چھ سو سال تک مشرق و مغرب میں نصاب کے طور پر پڑھایا جانیوالا

طبِ اسلامی کا انسائیکلوپیڈیا

عظیم مسلمان سائنسدان بوعلی سینا کی شہرہ آفاق کتاب

"قانون" کا اردو ترجمہ

برقی کتب کی دنیا میں خوش آمدید

آپ ہمارے کتابی سلسلے کا حصہ بن سکتے ہیں

مزید اس طرح کی شان دار، مفید اور نایاب کتب

کے حصول کے لیے ہمارے واٹس ایپ گروپ کو

جوائن کریں

ایڈمن پینل :

محمد ثاقب ریاض :03447227224

سدرہ طاہر :03340120123

حسنین سیالوی :03056406067

Imagitor

HaSnain Sialvi

طبِ اسلامی کا انسائیکلوپیڈیا

چھ سو سال تک مشرق و مغرب میں نصاب کے طور پر پڑھایا جانیوالا

طبِ اسلامی کا انسائیکلوپیڈیا

عظیم مسلمان سائنسدان بو علی سینا کی شہرہ آفاق کتاب

"قانون" کا اردو ترجمہ

جلد چہارم و پنجم

مترجم

مولوی حکیم سید غلام حسنین صاحب کنتوری

HaSnain Sialvi

نگارشات ○ میاں چیمبرز ○ ۳، ٹمپل روڈ ○ لاہور

فون: ۳۶۲۴۱۲

HaSnain Sialvi

ACCESSION

15324

ناشر
آصف جاوید

مطبع
بک پرنٹرز لاہور

۱۹۹۲

تزئین
نعیم احسن

قیمت
مکمل سیٹ ۔/۱۲۵۰

HaSnain Sialvi

فہرست مضامین ترجمۂ کتاب چہارم حمیات از کتب پنجگانہ قانون شیخ الرئیس

صفحہ	مضمون
۲	کتاب چہارم حمیات اسمین سات فن ہین
″	فن اول مین پانچ مقالے ہین
″	مقالہ پہلا فن پہلا مشتمل بر ۳۱ فصل پر۔
″	فصل اول عام حمیات کا بیان۔
۴	فصل دوم۔ اوقات اربعہ حمیات کا بیان۔
۵	فصل ۳۔ پہچان اوقات مرض کا بیان۔
۸	فصل ۴۔ بیان حمیات یومیہ بطریق کلیہ
۹	فصل ۵
″	حمیات سے انکو جدا کرین
۱۰	فصل ۶۔ بیان انتقال حمی یوم کا۔
۱۱	فصل ۷۔ معالجہ بطور عام حمیات یومیہ کا۔
۱۲	فصل ۸۔ بیان اصناف حمیات یومیہ کا۔
″	فصل ۹۔ بیان حمی یوم غمی کا۔
″	فصل ۱۰۔ بیان حمی یوم ہمیہ کا۔
″	فصل ۱۱۔ بیان حمی یوم فکریہ کا۔
″	فصل ۱۲۔ بیان حمی یوم غضبیہ کا۔
″	فصل ۱۳۔ بیان یوم حمی سہریہ کا۔
″	فصل ۱۴۔ بیان حمی یوم نومی وراحتی کا۔
۱۴	فصل ۱۵۔ حمی یوم فرحیہ کا بیان۔
″	فصل ۱۶۔ حمی یوم فزعیہ کا بیان۔
″	فصل ۱۷۔ حمی یوم تعبی کا بیان۔
″	فصل ۱۸۔ حمی یوم استفراغی کا بیان۔
″	فصل ۱۹۔ حمی یوم وجعیہ کا بیان۔
″	فصل ۲۰۔ حمی یوم غشیہ کا بیان۔
″	فصل ۲۱۔ حمی یوم جوعیہ کا بیان۔
″	فصل ۲۲۔ حمی یوم عطشیہ کا بیان۔
″	فصل ۲۳۔ حمی سددیہ کا بیان اور علامات۔
۱۸	فصل ۲۴۔ حمی تخمی امتلائی کا بیان۔
۱۹	فصل ۲۵۔ حمی ورمی کا بیان اور علامات۔
۲۰	فصل ۲۶۔ حمی یوم تشفیہ کا بیان۔
۲۱	فصل ۲۷۔ حمی حریہ کا بیان اور علامات۔
″	فصل ۲۸۔ حمی استحصافیہ جو سردی سے ہوتی ہے۔
۲۲	فصل ۲۹۔ حمی استحصافیہ جو تقابض پانی سے ہوتی ہے۔
″	فصل ۳۰۔ حمی یوم شرابیہ کا بیان۔
″	فصل ۳۱۔ حمی یوم غذائیہ کا بیان۔
″	مقالہ دوسرا فن پہلا کتاب چہارم کا اس
″	مقالے مین ابتدا حمیات عفونت سے کرکے حمیات
″	دمویہ اور صفراویہ پر ختم کلام کیا جائیگا۔
″	بحث حمیات عفونت کا عام طور پر۔
۲۶	بیان علامات حمیات عفنہ کا عام طور پر۔
۲۷	علامات حمی لازمہ کا بیان۔
″	چند امور مشترک اور چند امور خاص کا بیان۔
۲۸	اعراض حمیات کے دلائل کا بیان۔
۲۹	نافض اور برد اور قشعریرہ اور تکسر کا بیان۔
۳۰	عام طور کا معالجہ حمائے عفونت کا۔
۳۵	محمومین کے غذا دینے کا بیان۔
۳۸	بیان قانون آب جو اور سکنجبین پلانے کا۔
۳۹	معالجہ حمیات حادہ کا۔
۴۱	جو اعراض حمیات حادہ مین دشواری لاتے ہین۔
″	اونکا بیان۔
″	لرزہ اور پھریری اور سردی کی تدبیر
۴۲	تدبیر افراط عرق کی حمیات مین۔
″	رعاف زائد کی تدبیر
۴۳	تدبیر قے مفرط کی جو حمیات مین ہو
۴۳	اسہال مفرط کی تدبیر
″	پیاس کی تدبیر
″	سبات جو عارض ہو اوسکی تدبیر
۴۴	تدبیر بیداری مفرط کی۔
″	درد شکم کے رفع کی تدبیر
″	خشونت زبان کے دفع کرنیکی تدبیر
″	چھینک جو پے درپے آئے اوسکی تدبیر
۴۵	درد سر اگر محموم کو عارض ہو اوسکی تدبیر
″	کھانسی جو محموم کو عارض ہو اوسکی تدبیر
″	بطلان شہوت طعام محموم کی۔
″	بولیموس جو محموم کو عارض ہو۔
۴۶	سیاہی زبان جو محموم کو عارض ہو۔
″	شہوت کلبی جو محموم کو عارض ہو۔
″	غشی جو محموم کو عارض ہو۔
″	ضیق نفس جو محموم کو عارض ہو۔
″	شدت کرب جو محموم کو عارض ہو۔
″	دشواری نوالا اتارنیکی جو محموم کو عارض ہو۔
″	برد اطراف جو محموم کو عارض ہو۔
۴۷	بیان عام حمی صفراوی کا۔
″	غب مطلق کا بیان اور اوسکو طریطاوس بھی کہتے ہین۔
۴۸	فرق بیان غب خالص اور غیر خالص کے۔
″	غب لازم کا بیان۔
″	غب خالص کا علاج۔
۵۰	غب غیر خالص کا علاج۔
۵۲	حمی محرقہ جسکا نام قاوسوس ہے۔
۵۳	علاج تپ محرقہ کا۔
″	حمی دموی کا بیان۔

HaSnain Sialvi

صفحہ	مضمون
۵۹	حمی بلغمیہ کا بیان۔
//	علامات بلغمیہ دائرہ کے۔
۶۰	علامات حمی لازمہ کے۔
//	چند حمیات جو اکثر از قسم بلغمی تپ کے معدود ہیں۔
،	حمی بہ برودت اندرونی اور گرمی جسم ظاہر ہیں۔
//	جس تپ میں اندر گرمی ہو اور باہر سردی ہو۔
۶۲	تپ جس میں اندر باہر دونوں جگہ گرمی سردی ہو۔
//	حمی لثغی بلغمی کا بیان۔
۶۳	حمی غشیہ وثیقہ رتیقہ کا بیان۔
//	بیان تپ لیلی اور نہاری اقسام بلغمی کا اور علاج تپ بلغمی کا
۶۴	نسخہ دوائے تبرید کا۔
۶۶	قرص جسمہ جو بروقت مزمن ہونے اور شدت لرزہ کی مستعمل ہیں
۶۷	زیادتی شدت کا تدارک۔
-	تدارک اسہال مفرط کا۔
۶۸	علاج حمی بلغمیہ لازمہ کا۔
-	علاج انقیاریوس اور ایغوریا کا۔
۶۹	علاج حمی غشیہ خلطیہ کا۔
-	علاج حمی غشیہ وثیقہ رتیقہ کا۔
۷۰	تدبیر تپ لیلی اور نہاری کی۔
//	ربع دائرہ کا بیان۔
۷۶	بیان ان حمیات کا جن کی وجہ سے بعد نضج ہوتی ہے
//	تپ ربع و تجرب اگر ربع دن میں ایک مرتبہ استعمال ہو۔
//	تغذیہ اصحاب ربع اور علاج ربع لازمہ کا۔
۷۷	حمی خمس اور سدس اور سبع وغیرہ اور انکا نام ضیاطوس
//	ذکر اور تجربہ لوگ ان حمیات کو دوارہ بھی کہتے ہیں۔
۷۸	علاج اصناف حمیات اقسام مذکورہ کا۔
۷۹	حمی دق کا علاج۔
//	علامات دق کے
۸۱	علامات ذبول کے اور علاج۔

صفحہ	مضمون
۸۳	ادویہ مبردہ کا بیان۔
۸۴	بیان ادویہ کا جنسے مدقوق کے مزاج میں ترطیب پیدا ہو
۸۵	تغذیہ اصحاب دق۔
۸۶	تدارک احوال تابع دق کا بیان۔
//	دق شیخوخت کا بیان۔
//	علاج دق شیخوخت کا۔
۸۷	حمیات وبا کا بیان۔
۸۸	علامات تپ وبائی۔
۸۹	علاج حمی وبائی کا۔
۹۰	طریقہ احتراز کا وبا سے۔
//	چیچک کا بیان۔
۹۲	علامات ظہور جدری کے۔
۹۵	بیان حفاظت و رعایت کا جدری اور حصبہ سے۔
۹۶	طریقہ رفع نشانات جدری کا۔
//	حمیات ورمی کا بیان۔
۹۷	ذکر علامات واحکام حمیات اورام کا۔
۹۸	ذکر علاج حمیات ورمیہ کا۔
//	حمیات مرکبہ کا بیان۔
۹۹	ذکر شطر الغب کا
//	علامات شطر الغب کے۔
۱۰۱	شطر الغب کے علاج کا بیان۔
۱۰۳	فن دوسرا پیشین بینی اور پیشین گوئی شناخت احوال وامراض کے اور احکام بحران کے بیان۔
//	مقالہ پہلا بحران کا بیان وطرق استدلال
۱۰۸	قول کلی علامات بحران کے ذکر میں۔
۱۰۹	علامات حرکت مادہ کی اوپر کیطرف بحران میں۔
۱۱۰	تفصیل علامات ہر ایک کی بحرانات فوقانیہ سے حکم علامات مذکورہ کا کہ کون مشترک ہیں اور کون خاص
۱۱۱	علامات میل مادہ کے پسینے کی طرف۔

صفحہ	مضمون
۱۱۱	علامات میلان مادہ کے اعضاء سے بول کی طرف۔
//	علامات میلان مادہ طرف براز کے۔
۱۱۲	علامات اوس بحران کے جو بطریق رحم ہو۔
//	علامات بحران بذریعہ کھلنے رگ مقعد کے جو بوجہ جدید انتقال ہو
//	علامات انتقال کے بطرف اسافل جسم کے۔
//	علامات انتقال اعلے کی طرف۔
۱۱۳	علامات انتقال دوسرے مرض کی طرف۔
//	علامات بحران خارجی کے۔
//	بیان احکام خراجات کا۔
۱۱۴	علامات وقوع تشنج کے۔
//	علامات واقع ہونے لرزے کے۔
//	علامات دلالت بحران جیدہ۔
۱۱۵	علامات دلالت بحران ردی۔
//	احکام ان علامات کے جو دلالت بحران ردی پر کرتے ہیں۔
//	علامات نضج واحکام علامات نضج۔
//	احکام علامات برسبیل اطلاق۔
۱۱۶	ذکر علامات جیدہ کا۔
//	احکام علامات ردیہ کے۔
//	ذکر علامات ردیہ کا۔
//	ذکر ان علامات کا جو ظاہر جلد اور رنگ سے متعلق ہیں
۱۱۷	علامات ردی جو باعتبار دوسرے کے ماخوذ ہیں۔
۱۱۸	علامات ردیہ جو حواس مریض سے متعلق ہیں۔
//	علامات ردیہ جو آنکھ میں پائے جائیں۔
۱۱۹	علامات جو ناک سے متعلق ہیں۔
//	علامات جو احوال کان سے ماخوذ ہیں۔
//	علامات جو دانتوں کے اعتبار سے ماخوذ ہیں۔
//	علامات جو زبان وغیرہ سے ماخوذ ہیں۔
//	علامات ماخوذ حالات حلق و مری و قصبہ۔
//	علامات فم معدہ۔

صفحہ	مضمون
۱۲۰	علامات ماخوذہ اعضائے تنفس۔
〃	علامات جو رگون کی صورت اور رنگ سے ماخوذ ہین علامات
〃	ردیئہ استرخائے بدن اور بری طرح لیٹنے کے۔
〃	علامات ردیہ جو صورت لیٹنے سے ماخوذ ہین۔
۱۲۱	علامات جو جلد سے ماخوذ ہین۔
〃	علامات ماخوذہ شکم و نواحی شراسیف سے
〃	علامات جو باعتبار نقدسے کے ماخوذ ہین۔
〃	علامات ردیہ جو نصیب اور ایشن کے حال سے معلوم ہوتی ہین
〃	دریافت علامات بواسطہ رحم۔
〃	علامات اطراف بدن۔
۱۲۲	علامات جو سونے اور جاگنے سے ماخوذ ہین۔
〃	علامات جو باقوت کے کامون سے دریافت ہوتی ہین۔
〃	علامات باعتبار درد۔
〃	علامات جو زور زور بات کرنے اور سکوت سے ماخوذ ہین
〃	علامات بحالات عقل۔
〃	علامات بحرکات مریض۔
۱۲۳	علامات ماخوذہ جمائی و انگڑائی۔
〃	علامات باعتبار چیزون کے جو مریض کو دکھائی دین۔
〃	علامات ماخوذ بھوک و پیاس۔
〃	ذکر اون احکام کا جو بحرانی استدلال پر محمول ہین۔
〃	علامات جو ورمون سے ماخوذ ہین۔
〃	علامات جو پھوڑون اور پھنسیون سے ماخوذ ہین۔
〃	علامات جو لرزے سے ماخوذ ہین۔
〃	حکم استفراغ کا۔
〃	احکام پسینے کے۔
〃	بیان وجہ زیادتی عرق کا۔
〃	بیان اعضا کا جنمین عرق زیادہ اور جنمین کم برآمد ہو۔
۱۲۵	بیان اوقات کا جنمین عرق زیادہ برآمد ہوا کرے
〃	ذکر اون ایام کا جنمین عرق زیادہ یا کم برآمد ہو۔

صفحہ	مضمون
۱۲۵	وجوہ استدلال کے بذریعہ عرق کے۔
〃	علامات جو کیفیت عرق سے ماخوذ ہین
۱۲۶	علامات ماخوذہ نبض۔
〃	احکام نکسیر پھوٹنے کے۔
۱۲۷	دلائل ماخوذہ رعاف۔
〃	دلائل جو چھینک سے ماخوذ ہین۔
〃	احکام براز کے۔
〃	علامات ماخوذہ براز۔
〃	احکام متعلقہ قے
۱۲۸	علامات ماخوذہ قے۔
〃	بیان احکام متعلقہ بول۔
〃	علامات بلحاظ قلت وکثرت بول۔
〃	علامات ماخوذہ رقت بول۔
۱۲۹	علامات ماخوذہ بول کدر و غلیظ القوام۔
〃	علامات ماخوذہ رنگ بول۔
〃	علامات سیاہی بول بوقت حمیات۔
۱۳۰	علامات ماخوذہ قدرت بول بامراض حادہ۔
〃	علامات جو رسوب سے ماخوذ ہین۔
۱۳۱	علامات احوال اجتماع چند دلائل لون و قوام وغیرہ۔
〃	علامات ردیہ ماخوذہ بخروج بول۔
۱۳۲	علامات ردیہ جو بول مین پائے جاتے ہین۔
〃	علامات ردیہ اجناس مختلفہ۔
۱۳۳	علامات طول مرض کے۔
〃	علامات اسکے کہ مرض بذریعہ بحران منقضی ہوگا یا بطریق تحلل
۱۳۴	احکام نکس کے۔
〃	علامات نکس کے۔
〃	اسباب موت کے۔
〃	اقسام موت بر وقوع قیامت علامات کیفیت موت مریض
۱۳۵	علامات موت بغیر بحران کے۔

صفحہ	مضمون
〃	بیان اون حالات کا جو ضعیف الطبیعہ لوگون کو لاحق ہون
۱۳۶	تدبیر ضعیف لوگون کے واسطے۔
۱۳۷	غذا ناقہ کی۔
۱۳۸	حرکات امراض کا بیان۔
〃	مقالہ دوسرا۔ اوقات بحران اور بحران کے ایام اور دورے بحران کے ابتدائے مرض مین اور اول حساب بحران کا۔
۱۳۹	سبب ایام بحران اور اوسکے دورون کا۔
۱۴۳	مناسبات ایام بحران کے۔
۱۴۴	ایام بحران واقع فی الوسط کا بیان۔
〃	قوت وضعیف ایام واقع فی الوسط۔
۱۴۵	بیان ایام نیک و بد بہ ترتیب بحران خواہ ایام انذار
〃	بیان اون دنون کا جو ایام بحرانی نہین ہین بقصد اول یعنی بطریق انذار اور بقصد ثانی یعنی بطریق بحران
〃	ایام انذار کا بیان۔
۱۴۶	معرفت ایام بحران بوقت اشکال کے۔
۱۴۷	بیان نسبت اکثر امراض کی طرف بحران کے۔
〃	**فن تیسرا۔** اورام اور بثور کے بیان مین۔
〃	اور اسمین تین مقالے ہین۔
〃	**مقالہ پہلا۔** اورام حارہ اور فاسدہ کا بیان۔
〃	بیان اورام اور بثور کا۔
۱۴۸	فلغمونی کا بیان اور علاج۔
۱۵۱	حمرہ کا بیان۔
۱۵۲	نملہ و جاورسیہ کا بیان۔
〃	علاج نملہ کا۔
۱۵۳	علاج جاورسیہ کا نملہ کے اقسام مین۔
〃	حمرہ اور نار فارسی کا بیان۔
〃	علاج نار فارسی اور حمرہ کا
۱۵۴	نفاطات اور نفاخات کا بیان اور علاج۔
۱۵۵	دوائے مرکب کا بیان

صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون
۱۵۵	دواے مجرب قدما و اطباے متاخرین۔	۱۶۲	اورام صلبہ کا بیان اور علاج۔	۱۹۵	کیفیت جراحات کے بندش کی۔
"	شری کا بیان۔	۱۶۴	صلابت مفاصل کا بیان۔	۱۹۶	ادویہ ملحمہ خراج کی۔
"	علاج شری کا	"	مسامیر کا بیان۔	"	ادویہ ملحمہ جراحت وغیرہ کی۔
۱۵۶	کروفسا و عضو و ترش سیلان خانزا یا دستا تقسوس کے	۱۶۵	سرطان کا بیان۔	۱۹۷	مرہم کتان۔
"	معالجات۔	"	سرطان کا علاج	۱۹۸	صفت مرہم جو مشائخ کو مفید ہو۔
۱۵۷	طواعین کا بیان۔	"	تدبیر اسہال کی۔	"	ادویہ منبت لحم خراج و قروح۔
۱۵۸	طواعین کا علاج۔	"	بیان ادویہ موضعیہ کا۔	۱۹۹	جراحت مخلج کا بیان۔
"	فصل ان اورام کے بیان مین جو غدد مین پیدا ہون	۱۶۷	اورام ریحی و نفاخات مفصل کا بیان و علاج۔	"	مقالہ دوسرا۔ رض اور دق اور فسخ اور وثی و سقطہ
۱۵۹	خراجات حارہ کا بیان۔	۱۶۸	عرق مدنی کا بیان اور علاج۔	"	و صدمہ و نزف الدم کا بیان۔
۱۶۰	دلائل ورم کے پھوڑے ہونے پر۔	۱۶۹	مقالہ تیسرا۔ جذام کے بیان مین۔	"	فسخ اور ہتک کا بیان اور علاج۔
"	دلائل نضج و علامات نضج۔	"	ماہیت جذام اور اوسکے سبب کا بیان۔	۲۰۱	پتھر لگنے اور دیوار گرنے کا صدمہ۔
"	احکام مدہ کے۔	۱۸۱	جذام کا علاج۔	۲۰۲	صفت دوائے مرکب رض اقراص۔
"	باطنی پھوڑے کے دلائل۔	۱۸۵	ادویہ مرکب جو مجذوم کو نافع ہین۔	۲۰۳	صدمہ اور ضربہ جو شکم اور احشا مین پہونچے۔
"	دلائل نضج خراج باطنی کے۔	"	صفت معجون سلاجہ ہندی از قسم برزبلی۔	"	حال اوس شخص کا جو کوڑے اور زنجیر سے مارا جائے
"	دلائل جو قریب پھوٹنے پھوڑے اندرونیکے پیدا ہوتے ہین	۱۸۶	صفت احراق فولاد کی۔	"	دق کا بیان۔
"	ظاہری پھوڑون کا علاج۔	"	صفت سلاجہ صفری۔	"	موزے وغیرہ کی رگڑ لگنے کا بیان۔
۱۶۲	تدبیر نضج پیدا کرنے اور حیلہ انفجار کا ظاہری پھوڑونمین	"	صفت دوا کی جو نافع ہو جذام کو۔	۲۰۴	ذخر و درز اور کانٹے کا گڑنا خواہ پیکان اور
۱۶۴	تدبیر ظاہری پھوڑون کی بعد نضج کے۔	۱۸۸	صفت طلا کی واسطے جذام کے۔		ہڈی کی کرچ چبھنا۔
۱۶۵	پھوڑون کی شگافتہ کرنے والی دوا۔	"	غذا مجذومین کی۔	۲۰۶	زہر مین بجھائے ہوئے تیرون کی تدبیر
۱۶۶	اندرونی پھوڑون کی تدبیر	"	فن چوتھا۔ تفرق اتصال کا بیان علاوہ جبر کے	۲۰۷	ادویہ جاذبیہ و ادویہ حیوانیہ و مرکبہ۔
"	دمامیل کا بیان اور علاج۔	"	اور اسمین چار مقالے ہین	"	قانون علاج آگ کے جلنے کا۔
۱۶۷	توثہ کا بیان اور علاج۔	"	مقالہ پہلا۔ جراحات اور زخمون کا بیان۔	"	ادویہ حرقیہ بحسب غرض اول۔
"	مقالہ دوسرا اورام باردہ کا بیان۔	"	بیان عام تفرق اتصال کا۔	"	ادویہ حرقیہ موافق غرض دوم۔
"	ورم رخو و بلغمی کا بیان اور علاج۔	۱۸۹	مجمل بیان جراحات کا۔	"	دوسرا نسخہ مرہم نورہ کا۔
۱۶۸	سلع کا بیان اور علاج۔	"	بیان عام جراحات لحمیہ کا۔	۲۰۸	پانی سے جل جانا۔
۱۷۰	غدد کا بیان اور علاج۔	۱۹۰	ادویہ منبت لحم و ادویہ خاتمہ اکالہ کا بیان۔	"	نزف الدم اور حبس دم کا بیان۔
"	شہد غدودیہ کا بیان اور علاج۔	۱۹۱	زخم وغیرہ کا پاک کرنا کھلون کے واسطے۔	۲۰۹	قانون علاج نزف الدم کا۔
۱۷۰	فوخیلا کا بیان اور علاج۔	"	تدبیر ان زخمون کی جنمین ورم اور درد ہو۔	۲۱۳	بیان ادویہ بسیطہ و مرکبہ بقوت حبس نفس الدم
"	خنازیر کا بیان۔ اور علاج۔	"	جراحات احشا ظاہری و باطنی کی تدبیر کلی کا بیان	۲۱۴	مقالہ تیسرا۔ قروح کے بیان مین

صفحہ	مضمون
۲۱۳	بیان عام قروح کا۔
۲۱۶	علامات صوت سریع مع افضل دلائل۔
۲۱۸	قانون علاج قروح کا۔
۲۲۱	علاج قروح صدیدیہ کا۔
۲۲۲	علاج قروح وسخہ کا۔
۲۲۲	علاج قروح غائرہ و کہوف و سحابی کا۔
۲۲۳	قروح کے کیڑون کا علاج۔
〃	قروح مین گوشت پیدا کرنیکی تدبیر
۲۲۴	دواے جید جمیع قروح کی
〃	علاج قروح متآکلہ غیر متعفنہ کا۔
〃	علاج قروح متعفنہ ردیہ کا۔
۲۲۵	علاج قروح عسیرة الاندمال و قروح خبیثہ۔
۲۲۶	دواے جید و صفت مرہم ذہبی۔
۲۲۸	علاج نواسیر و داون جلد دکا جو چسپندہ نہ ہون۔
۲۲۹	جراحات پر گوشت زائد کا بیان
۲۳۰	تدبیر مواضع جو بعد اندمال کے پھول جاتے ہین۔
〃	بعد قروح اچھے ہونیکے جو نشانات باقی ہون۔
۲۳۱	مقالہ چوتھا۔ پٹھے اور ہڈیون کا تفرق اتصال
〃	فصل بیان جراحات و اجسام عصبانی و قروح اجسام
۲۳۲	قانون علاج تفرق اتصال عصب کا۔
۲۳۴	ادویہ خراج عصب و قروح عصب کے۔
۲۳۵	اورام عصبی بحالت جراحت۔
۲۳۶	پٹھہ کا کوفتہ اور پیچ جانا اور بیکار ہونا۔
۲۳۷	حکم عصب فاسد کا۔
۲۳۸	عصب کا سخت ہونا اور پیچیدہ ہو جانا۔
〃	ہیچ خشکر و فساد استخوان کا بیان۔
〃	علامات فساد استخوان کے۔
۲۳۸	صفت نشتر عظم فاسد کی
〃	ہڈی کی گرہین اور پوست جو قروح مندملہ میں عارض ہوتی ہین

صفحہ	مضمون
۲۳۸	ہڈی کا ٹوٹ جانا۔
۲۳۹	فن پانچوان جبر کے بیان مین اور اسمین تین مقالے ہین
〃	مقالہ پہلا۔ خلع کا بیان۔
〃	بیان عام خلع کا۔
۲۴۰	علامات خلع کلی کے مع علامات میل۔
۲۴۰	مفصل کا طول زیادہ ہو جانا بدون خلع کے
〃	علاج میل اور خلع کا۔
۲۴۱	علاج طول مفصل کا۔
〃	جبڑے کا اوتر جانا۔
۲۴۲	چنبر گردن کا اوتر جانا۔
〃	منکب کا اوتر جانا۔
۲۴۳	علامت عضد کے اوتر جانے کی۔
۲۴۵	شانے کا اوتر جانا۔
〃	چھوٹی ہڈی کا مونڈھے سے اوتر جانا اور علاج
〃	مرفق کا اوتر جانا۔ اور علاج۔
۲۴۶	مفصل رسغ کا اوتر جانا۔
〃	انگلیون کا اوتر جانا اور اسکے علامات۔
〃	انفکاک رسغ کی ہڈیون کا۔
〃	مہرۂ گردن کا اوتر جانا اور ٹل جانا۔
۲۴۸	عصعص کے اوتر جانے کا بیان۔
〃	ورک کا اوتر جانا۔ مع علامات و علاج۔
۲۵۱	خلع رکبہ کا بیان۔ و علاج۔
〃	رضفہ کا خلع اور یہی زانو کا ڈبہ ہے۔
〃	پاشنہ پا کا جوڑ کعب کے نزدیک کا اوتر جانا۔
〃	قدم کی ہڈیون کا اوتر جانا۔
۲۵۲	مقالہ دوسرا۔ قواعد کلیہ کسر یعنے ٹوٹ جانے
	اعضا کا بیان۔
〃	بیان عام ٹوٹ جانے کا
۲۵۳	احکام انجبار اعضائے جبار کے۔

صفحہ	مضمون
۲۵۴	قواعد کلیہ جبیرا اور سے بندش کے۔
۲۵۵	قصبہ مجبورہ کا بیان
〃	رباطات اور زائدہ کا بیان
۲۶۰	بندش کی کیفیت کی تفسیر و تفصیل۔
۲۶۱	کیفیت بندش کا بیان۔
۲۶۲	تفصیل کیفیت استعمال جبائر کی اور تفسیر اوسکی
۲۶۳	کسر کے ہمراہ جراحت کی تدبیر۔
۲۶۴	کسر کا بیان۔
〃	کسر کیواسطے کون کونسے طلا وغیرہ مفید ہین۔
〃	طلا مانع ورم اور حرارت خارش۔
۲۶۵	بیان طلاؤن کا جو وشیدہ مین ملائمت پیدا کرین
	بیان تدبیر تعدیل وشیدہ کا مع صفت مرہم جید
۲۶۶	بیان ایسی چیزون کا جو استرخا دور کرین۔
〃	استعمال آب گرم اور روغن کا۔
〃	مجبور کے تغذیہ کا بیان اور تقلیلکا
۲۶۶	صفت غذاے موافق جسکا استعمال بوقت انفجار کیا جاتا ہے
〃	مقالہ تیسرا۔ عضو کے ٹوٹ جانے کے بیان مین۔
	بیان عام قحف کے ٹوٹ جانے کا۔
۲۷۳	لحی کا ٹوٹ جانا۔
۲۷۴	چنبر گردن کا ٹوٹ جانا۔
۲۷۵	کتف کا ٹوٹ جانا۔
〃	استخوان سر سینہ کا ٹوٹ جانا۔
۲۷۶	پسلیون کا ٹوٹ جانا۔
〃	بوجہ کسر جو حوادث پیدا ہوتے ہین۔
۲۷۷	عضد کا ٹوٹ جانا۔
۲۷۸	ساعد کا ٹوٹ جانا۔
〃	رسغ کا ٹوٹ جانا۔
〃	انگلیون کی ہڈیون کا ٹوٹ جانا۔
۲۷۹،۲۸۰	چوڑی ہڈی اور ورک کا ٹوٹ جانا۔

صفحہ	مضمون
۲۷۹	ران کا ٹوٹ جانا۔
۲۸۰	فلکہ کا ٹوٹ جانا۔
"	ساق کا ٹوٹ جانا۔
۲۸۱	کعب کا ٹوٹ جانا۔
"	پاشنہ پاؤن کا ٹوٹ جانا۔
"	پاؤں کی انگلیون کا ٹوٹ جانا۔
"	**فن چھٹا**۔ کتاب چہارم سے سموم مشروبہ کا بیان اور اس فن مین پانچ مقالے ہین۔
"	**مقالہ پہلا** سموم مشروبہ کا علاج۔
"	بیان عام سموم مشروبہ سے بچنے کا اور علاج اونھین سموم کا عام طریقہ سے۔
۲۸۲	بیان عام سموم مشروبہ کا۔
۲۸۳	استدلال اقسام سموم پر۔
"	علامات ردی کا بیان۔
"	قانون علاج زہر خوردہ کا۔
۲۸۴	نسخہ تریاق طین مختوم کا۔
"	ادویہ مشترکہ تمام سموم کے واسطے
۲۸۵	اجمالاً بیان سموم حجریہ معدنیہ وغیرہ کا
"	بیان مرتک اور برادہ رصاص واسفیداج کا۔
۲۸۶	بیان حسین شنگرف و سنکھیا و برادہ آہن خبث الحدید دہرتال وچونے کا مع علاج۔
۲۸۷	بیان آب صابون و زاج و شب کا مع علاج۔
"	بیان مجملی سموم نباتیہ کا اور علاج
۲۸۸	بیان ادویہ سمیہ کا جو گرم ہین۔
۲۹۲	مجملی بیان ادویہ سمیہ باردہ از قسم نباتات۔
"	مقالہ دوسرا سموم حیوانی کا بیان۔
۲۹۵	جن حیوانات کے تمام اعضا سم قاتل ہین
۲۹۷	قسم دوسری جنکا سمیت عارضی ہوتی ہے۔
"	جنس دوسری سموم حیوانیہ کی۔

صفحہ	مضمون
۲۹۸	جنس تیسری از قسم حیوانات کے۔
۳۰۰	**مقالہ تیسرا**۔ تدبیر عام نہش یعنی کاٹنے سے جانورونکے جو زہر پیدا ہوتا ہے۔
"	ابتدائی قول نہوش کے بیان مین۔
۳۰۱	ادویہ مشروبہ بعد کاٹنے حیوانات کے۔
۳۰۲	طلاؤن کا بیان۔
"	ایسی طلاؤنکا بیان جنکو بدن مین لگانے سے ہوام پاس نہ آسکین۔
"	طرد ہوام بالکلیہ کا بیان۔
۳۰۳	درندہ جانورون کی ہلاک کرنیوالی چیزین۔
"	سانپ کے بھگانے کی تدبیر۔
"	بچھو کے مارنے اور بھگانے کی تدبیر۔
۳۰۴	بخور جو اخراج عقارب کرتی ہے۔
"	کھٹملون کے بھگانے کی تدبیر
"	پسو اور مچھر کے بھگانے کی تدبیر
"	نیولے کے بھگانے کی تدبیر
"	چوہے کا بھگانا اور مار ڈالنا۔
"	چیونٹی کے بھگانے کی تدبیر
"	مکھی کے بھگانے کی تدبیر
"	شہد کی مکھی اور بھونرہ کے بھگانے کی تدبیر
"	گرگٹے کے بھگانے کی تدبیر
"	دیمک کے بھگانے کی تدبیر
"	سوس کے نکالنے کی تدبیر
"	اقسام سانپ کے۔
۳۰۶	باسلیقوس کے کاٹنے کا بیان۔
"	علامت ننکر یا بجاگر سانپ کے کاٹنے کی
"	حرمان کا بیان۔
"	علامات کاٹنے اوس سانپ کے جسکا نام ذات ہے۔

صفحہ	مضمون
۳۰۷	علامات اوس سانپ کے کاٹنے کے جسکا نام سقیوس ہے اور یہ بھی بجاگر کی قسم مین ہے۔
"	بزاقہ اور اسقلیوس کے کاٹنے کا بیان۔
"	مقرنہ کا بیان اور علاج۔
"	بیان اوس سانپ کا جسکا نام اودریس اور کدرو سوزروس ہے۔
"	آذریس کا بیان
۳۰۸	بیان عام نسع افاعی اور اوسکے احکام کا۔
۳۰۹	علاج مارگزیدہ کا بطور قاعدہ کلی کے۔
"	بیان تمام مشروبات معدودہ کا جو سانپ کے کاٹنے مین لوگون نے لکھے ہین۔
۳۱۰	ضمادات جو باہر سے لگائے جائین۔
"	بیان اون سانپون کا جو کل مسامات بدن سے خون جاری کردیتے ہین۔ جیسے امودیوس اور سطس۔
"	حیہ معطشہ کا بیان اور علاج۔
۳۱۱	بلوطیہ جسے دردیوس بھی کہتے ہین۔
"	بیان اوس سانپ کا جسکا نام رقاسیسطالی ہے۔
"	حیہ دقشا جس کے رنگ مختلف ہون۔
"	حیہ بارسطالیس کا بیان۔
۳۱۲	فنخر نیوس کا بیان۔
"	انفودی طس اور لواعوس کا بیان۔
"	افعی سہر کا بیان۔
"	اون سانپون کا بیان جو بوجہ جراحت کے ایذا دیتے ہین نہ بوجہ زہر کے۔
"	تنین (یعنے اژدہے) کا بیان۔
۳۱۳	دریائی اژدہے کے کاٹنے کا بیان۔
"	طرد عودون وغیرہ کا بیان۔
"	مقالہ چوتھا۔ آدمی اور بھیڑیے کے کاٹنے کا بیان اور چوپائے کے کاٹنے کا بیان اور علاج

HaSnain Sialvi

صفحہ	مضمون
۳۱۳	بیان عام کاٹنے کے علاج کا۔
"	آدمی کو آدمی کاٹنے اور اس کا بیان اور علاج۔
۳۱۴	پلا ہوا کتا جو دیوانہ نہ ہو اور بھیڑیے کا کاٹنا۔
"	دیوانہ کتا اور دیوانہ بھیڑیا اور شغال دیوانہ کی صفت کا بیان
۳۱۵	باقیماندہ حیوانات دیوانہ شدہ کا بیان۔
"	احوال جو دیوانہ کتے کے کاٹنے سے ہوں۔
۳۱۶	عجائب احوال۔
"	فرق دیوانے کتے کے کاٹنے اور باولے حیوانات کے کاٹنے میں۔
۳۱۷	صفت مسہل جید مع نسخہ دیگر
۳۱۹	ادویہ مشروبہ۔
"	ادویہ مرکبہ۔
"	نسخہ دوائے ذراریح کا۔
۳۲۰	نسخہ مختصر دوائے ذراریح کا۔
"	ضمادات جہت جذب سمیت و توسیع زخم۔
"	پانی پلانیکا طریقہ مختار۔
"	چیتا اور پاڑھا اور شیر کے کاٹنے کا بیان اور ان کے پنجوں کے زخموں کا علاج۔
۳۲۱	تمساح کے کاٹنے کا بیان
"	بندر کے کاٹنے کا علاج۔
"	بلی کے کاٹنے کا علاج۔
"	نیولے کے کاٹنے کا علاج۔
"	سوغالی کے کاٹنے کا علاج۔
۳۲۲	مقالہ پانچواں۔ حشرات کے کاٹنے اور ڈنک مارنے کا بیان۔
"	لسع حشرات کا بیان۔
"	اصناف عقرب کے۔
"	اعراض بچھو کے کاٹنے سے کیا کیا پیدا ہوتے ہیں۔
۳۲۲	تریاقات جید و مجرب۔

صفحہ	مضمون
۳۲۳	مشروبات داخلیہ و اضمدہ کا بیان۔
۳۲۵	فصل بیان میں عقرب جرارہ کے۔
"	بیان اقسام عنکبوت اور رتیلات کا۔
۳۲۶	رتیلات کے کاٹنے سے جو اعراض پیدا ہوتی ہیں
۳۲۸	تمام اقسام شروبات کے۔
"	یشب کا بیان اور علاج۔
"	عنکبوت کا بیان اور علاج۔
۳۲۸	دو حیوان غیر معلوم اور چار جبر ون کا حیوان۔
"	سوعرقنیا کا بیان۔
۳۲۹	قتال اغنسر کا بیان۔
"	طیوع اور حرز العطین کا بیان۔
"	زنابیر کا بیان اور علاج۔
"	فصل۔ بیان میں نحل کے کاٹنے کے۔
۳۳۰	فصل اوڑنے والی چیونٹی کے بیان میں۔
"	فصل۔ سام ابرص و غظایہ کا بیان۔
"	فصل۔ اربعہ اور اربعون کا بیان۔
"	فصل۔ سالامندرا کے کاٹنے کا بیان۔
"	فصل۔ سوتقیندریون بری و بحری کا بیان۔
۳۳۱	فصل۔ دریائی بچھو کا بیان۔
"	فصل۔ مینڈک دریائی کا بیان۔
"	فصل۔ جانور دریائی جونک کا بیان۔
"	فن ساتواں۔ کتاب الزینت۔
"	مجملی بیان زینت کا اور اس میں چار مقالے ہیں۔
"	مقالہ پہلا۔ شعر یعنے بالوں کا بیان۔
"	فصل اول۔ ماہیت شعر کا بیان۔
"	فصل دوم۔ بطلان شعر کا بیان
۳۳۲	فصل سوم۔ بیان ادویہ محافظ شعر۔
۳۳۳	فصل چہارم۔ ادویہ محافظ شعر ابرو۔
۳۳۴	فصل پنجم۔ بالوں کی دراز کرنے والی ادویہ

صفحہ	مضمون
"	فصل ۶۔ انبات موہائے قوی کا بیان۔
۳۳۵	قریطین کا نسخہ۔
"	ادویہ حواجب کے واسطے۔
۳۳۶	فصل ۷۔ بیا ن میں داء الثعلب و داء الحیہ کے حفظ کے واسطے
۳۳۸	فصل ۸۔ بال تراشنے والی ادویہ کا بیان۔
"	فصل ۹۔ جو شخص چونے سے جل گیا ہو۔
۳۳۹	فصل ۱۰۔ نورے کی بو کھونے کی تدبیر۔
"	فصل ۱۱۔ بالوں کی اوگنے کے روکنے والی دوا
"	فصل ۱۲۔ مجعدات شعر کا بیان یعنی گھنگھریالے بال بنانے کی ادویہ۔
"	فصل ۱۳۔ بالوں کے سوختہ ہونیکے بیان میں۔
"	فصل ۱۴۔ تشقیق شعر کا بیان۔
"	فصل ۱۵۔ باریک کرنیوالی بالوں کی ادویہ۔
"	فصل ۱۶۔ جوانی اور پیری کا بیان۔
"	فصل ۱۷۔ بیان ان چیزوں کا جو دیر میں پیری کو آنے دیتی ہیں۔
۳۴۰	صفت معجون معتدل جید کی۔
"	فصل ۱۸۔ بیان لطوخات مانع پیری۔
۳۴۱	فصل ۱۹۔ خضابات کا بیان۔
۳۴۲	فصل ۲۰۔ بالوں کے سیاہ کرنیوالی ادویہ کا بیان
"	صفت خضاب جید۔
۳۴۴	فصل ۲۱۔ غالیہ کے بیان میں۔
"	فصل ۲۲۔ ان ادویہ کا بیان جو سرخ یا اشقر رنگ پیدا کریں۔
"	فصل ۲۳۔ مبیضات کا بیان۔
"	فصل ۲۴۔ تدارک احوال جید جو بعد خضاب کے عارض ہوتے ہیں۔
۳۴۵	فصل ۲۵۔ خرازہ کے بیان میں۔
"	فصل ۲۶۔ ادویہ ملینہ شعر زنانی۔

صفحہ	مضمون
۳۴۶	فصل ۲۶ - عزاز قوی کے ادویہ کا بیان۔
″	فصل ۲۸ - دو ا نسخۂ اطبائے جدید۔
″	مقالہ دوسرا - احوال جلد بنظر رنگ۔
″	فصل - بیان مین ادن اسباب کے جو رنگ کو متغیر کرتے ہین۔
″	فصل - رنگ کو زرد کرنیوالے اسباب۔
″	فصل - ادن اشیا کا بیان جو رنگ کو اچھا کرین
۳۴۸	فصل - بیان حفظ جلد کا دھوپ اور ہوا اور سردی سے۔
″	فصل - آثار اور نشان چوٹ لگنے کے دور کرنا اور سیاہ نشان کا دور کرنا۔
۳۴۹	فصل - چیچک کے داغون اور زخمون کے نشان
″	فصل - خون مردہ اور برش اور کلف اور نمش کا بیان۔
۳۵۱	فصل - وشم اور اوس کی دوا کا بیان۔
″	فصل - بادشنام وغیرہ مفرط کا بیان
″	فصل - بیان مین بہق اسود و قبع اور برص ابیض اور اسود کے۔
۳۵۳	فصل - علاج بہق اسود کا۔
″	فصل علاج وضح اور برص کا۔
۳۵۷	رنگ جو برص پر طلا کئے جاتے ہین۔
″	غذا مبروص کی۔
″	علاج برص اسود کا۔
″	مقالہ تیسرا - ادن امراض اور عوارض کا بیان جو رنگ سے تعلق نہین رکھتے ہین۔
″	فصل سعفہ کے بیان مین۔
۳۵۹	فصل - ادویہ موضعیہ سعفہ خشک کی۔
″	فصل - قوبا کا بیان۔
۳۶۰	قوبا کا علاج۔
″	معالجات موضعیہ

صفحہ	مضمون
۳۶۱	فصل - ثبور لبنہ کا بیان۔
″	فصل - جرب اور حکہ کا بیان۔
۳۶۲	علاج جرب کا۔
″	دواے قوی جرب مزمن کی۔
۳۶۴	فصل - حصف کا بیان۔
۳۶۵	فصل - بنات اللیل کا بیان۔
۳۶۶	فصل - ثالیل کا بیان۔
۳۶۷	فصل - قرون کا بیان۔
″	فصل - شقوق کا بیان۔
۳۶۸	ہونٹھ پھٹ جانے کا علاج۔
″	پاؤن کے پھٹ جانے کا علاج۔
۳۶۹	فصل - ہاتھونکے پھٹ جانے کا علاج۔
″	انگلیون کی گھائیونکے پھٹ جانے کا علاج۔
″	فصل - تقرح قطاۃ۔
″	رائحہ سنکرہ کا علاج۔
″	جلد کی بدبو کا علاج۔
۳۷۰	فصل - بیان مین صنان کے۔
″	فصل - صفت ایک ذرور کی جس کے استعمال سے بدن خوشبو ہو جائے۔
″	فصل - بول و براز کی بوے بد کا بیان۔
″	پیشاب کی بدبو کا بیان۔
″	فصل - قمل و صیبان کا بیان۔
۳۷۲	مقالہ چوتھا - امراض متعلق بدن و اطراف بدن کا بیان۔
″	فصل - لاغری دور کرنے کا بیان۔
۳۷۸	فصل - تسمین عضو عضو کی۔
″	فصل - فربہی کے عیوب کا بیان۔
۳۷۹	فصل - لاغر کرنیکی تدبیر۔
۳۸۱	فصل - تہزیل اعضاے جزئیہ۔

صفحہ	مضمون
۳۸۱	فصل - داحس کا بیان اور علاج۔
۳۸۲	دواے مزیل داحس۔
″	فصل - اذان الفار اور رنگا رنگی ناخون کے بیان مین۔
″	فصل - تشنج و تعفت و تجذم متعلقہ اظفار کا بیان اور علاج۔
″	فصل - بیٹھتے ناخن اکھڑنے کے بیان مین
۳۸۴	فصل - مزاعات اور نگہداشت اوس ناخن تازہ کی جو بعد اوکھڑنے کے جاتا ہے۔
″	فصل - ناخن کے برص کا بیان اور علاج۔
″	فصل - زردی جو ناخن پر آجاتی ہے۔
″	فصل - رض اظفار کا بیان۔
″	فصل - خون مردہ زیر ناخن کا علاج۔
″	اختتام کتاب ہذا
۳۸۵	خاتمۃ الطبع۔

تمت

بعون صناع مکین و مکان فضل خلاق زمین و زمان

کتاب مستطاب افادات انتساب حاوی مطالب طبیہ جامع مآرب حکمیہ مخزن
عوائد معدن فوائد مستند حکما معتمد اطبا اعنی جلد چہارم

قانون شیخ بو علی سینا

۱۳۴۷ھ

بزبان اردو مترجمۂ قدوۂ ارباب تحقیق و زبدۂ اصحاب تدقیق یکتائے زمن ماہر علوم مولوی حکیم
سید غلام حسنین صاحب مرحوم حسب ایمائے جناب منشی بشن نرائن صاحب بھارگو مالک نولکشور پریس

مطبع منشی نولکشور لکھنؤ میں طبع ہو کر مطبوع جہان ہوئی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

بعد حمد و صلوٰۃ کے بندہ خاکسار غلام حسنین کنتوری مولداً و الکاظمی نسباً و جداً لکھتا ہے کہ یہ جلد چہارم ہے مجلدات ترجمہ اردو قانون شیخ الرئیس
سے فن طب مین جسے خاکسار نے حسب فرمائش سرآمد امرائے نامدار و گل سرسبد گلستان فتوت و اقتدار منشی عالی گوہر اعنی نولکشور کے
ترجمہ کیا ہے اور جو جو شرط ہر ایک مجلد مین ملحوظ رہے ہین اس مین بھی مع شے زائد ملحوظ ہین اور زیادہ تر اعتماد اس جلد مین اُس نسخہ کی عبارت پر کیا
گیا ہے جو لکھنؤ مین مطبوع ہو چکا ہے سوائے چند مقامات خاص کے جن کی تصریح اپنے مقام پر مترجم نے کر دی ہے اُمید ناظرین با تمکین
سے اصلاح اور عفو کی کر کے شروع مقصود کرتا ہون کتاب چہارم قانون سے اُن بیماریون کے بیان مین کہ جب پیدا ہوتی ہین تو کسی عضو
خاص مین بالتخصیص نہین ہوتی ہین بلکہ تمام بدن مین عام ہوتی ہین اور اس کتاب مین سات فن ہین فن اول شامل ہے پانچ مقالون کو جن مین
حمیات کا بیان ہے مقالہ پہلا فن اول کتاب چہارم کتب قانون سے مشتمل ہے اکتیس فصلون پر فصل پہلی بیان عام حمیات کا حمی یعنی
تپ ایک حرارت غریبہ اجنبیہ ہے جو قلب سے مشتعل ہو کر بتوسط روح و خون کے شرائین اور عروق کی راہ سے تمام بدن مین پھیل جاتی ہے اُسوقت
ایسا اشتعال حرارت کا تمام جسم مین ہوتا ہے کہ اُس کی وجہ سے اکثر افعال طبعیہ مین ضرر پیدا ہوتا ہے۔ کبھی جب آدمی خشمگین ہوتا ہے خواہ کسی قسم کا تعب
اُسے پہونچتا ہے اُسوقت بھی ایک قسم کا اشتعال حرارت ہوتا ہے مگر یہ اشتعال حمی کے اشتعال سے جداگانہ ہے۔ ہان اگر غضب خواہ تعب اتنی دیر
تک باقی رہے اور اس درجہ کا ہو کہ اس اشتعال سے افعال طبعی مین ضرر پیدا ہو اُسوقت اشتعال حمی و غضب کا یکسان ہو جاتا ہے جسے ہم حمی غضبیہ خواہ تعبیہ
نام رکھتے ہین آئندہ اوراق مین تفصیل انکا ذکر آتا ہے بعض لوگون نے اولی قسمین حمی کی فقط دو مقرر کی ہین حمی مرض اور حمی عرض۔ اور جسقدر حمیات بوجہ
اورام کے عارض ہوتے ہین اُنھین حمی عرض مین ہی داخل کیا ہے۔ اُن کی مراد حمی عرض سے یہ ہے کہ جو تپ ایسی ہو کہ درمیان اُسکے اور اُن کے سبب کے کوئی
مرض واسطہ نہو وہ تو حمی مرض ہے مثلاً حمی عفنیہ کہ اس تپ کی علت عفونت ہے اب عفونت اور تپ کے بیچ مین کوئی تیسری شے ایسی نہین ہے کہ واسطہ پڑے اور
عفونت خود مرض نہین ہے بلکہ وہ سبب ہے مرض کا یعنی حمی عفنہ کا۔ بخلاف حمیات اورام کے اسلیے کہ پہلے ورم پیدا ہو لیتا ہے پھر اُسکی تبعیت سے تپ

بھی عارض ہوتی ہے اور تابقائے ورم تپ بھی رہتی ہے۔ پھر چونکہ سبب تپ کا یہاں بھی عفونت اخلاط ہو گو اس سے پہلے پیدائش مرض ورم کی ہوتی ہو۔ بعد
ازان حمی کی اس صورت مین درمیان سبب حمی و نفس حمی کے ایک اور تیسری چیز واسطہ ہو کہ وہ خود مرض ہے۔ اس تقسیم پر خواہ تعریف حمی عرض پر ایک
اعتراض صریح ہوتا ہے کہ حمی ورمیہ کو تم لوگ تابع ورم کے کہتے ہو اگر یہ تپ تابع حرارت ورم کی ہو اور بوجہ تعب و حرج کے تپ لازم ہو جاتی ہے اس صورت مین لازم
آتا ہے کہ اکثر حمیات جو بوجہ درد خواہ گرمی آفتاب وغیرہ کے عارض ہوتی ہین حمی عرض مین داخل ہون حالانکہ تم ان حمیات کو حمی مرض کہتے ہو اور اگر حمی ورمیہ
تابع عفونت ورم کے ہو اس صورت مین محض ورم سبب اولی حدوث حمی کا نہوگا بلکہ بنظر اس عفونت کے جو ورم مین ہے یعنی ورم سبب حمی کا بالذات نہوگا بلکہ
بالعرض بواسطہ عفونت کے سبب ہوگا اور سبب اصلی عفونت یہان بھی ٹھہر گئی پھر کیا ضرور ہے کہ ہم عفونت کو سبب مستقل حمی کا نہ کہین اور ورم کو سبب قرار
دین اور معترض یہ بھی کہہ سکتا ہے کہ اگر یہ بات نہین کہ حمی ورمیہ تابع اذیت درد خواہ عفونت کی ہے بلکہ تم نفس ورم کو سبب حدوث حمی ورمیہ جانتے ہو اور
تمھارے لئے مین یہ بات ہو کہ وجود حمی ورمیہ کا تا وجود ورم ہوتا ہے تو ہم کہین گے یہی حال حمیات عفنیہ کا بھی ہے کہ تابقائے عفونت حمی عفنہ باقی رہتی
ہے یعنی حمی ورمیہ اور عفنہ دونون کو تم حمی عرض قرار دو کیونکہ ان دونون مین کچھ فرق نہین ہے خواہ حمی ورمیہ کو بھی حمی مرض نام رکھو۔ مگر ایسے جھگڑے اور اعتراضات
علم طب مین طبیب کو کچھ مفید نہین اور چونکہ منشا نزاع کا رسم خواہ حد حمی مرض اور عرض کا ہوا یا تسمیہ حمی کا ان دونامون سے موجب مناقشہ ہو اس جہت
سے طبیب کو یہ مناقشہ اپنے فن سے جدا کر کے مباحث منطقیہ کی طرف لیجائیگا اور اس صورت مین طب کو چھوڑ کر مشغول مباحثات منطقیہ کا ہوگا۔
لہذا ہم بھی برطبق عادت سلف اور بموجب اصطلاح جمہور کے فرض کرتے ہین کہ حمیات اورام اور حمیات سدد حمیات عرض ہین تمہید تمثیلی اب
مناسب ہے کہ ہم بدن انسان کو مثل حمام کے فرض کرین اور بیان کرین کہ تمام چیزین جو بدن انسان کی اجزا ہین ان کی تین قسمین ہین پہلے تو اعضا ہین جنمین
رطوبات بدنیہ اور ارواح بھری ہوئی ہوتی ہین جس طرح حمام کی دیوارون کا حال ہے۔ دوسرے رطوبات بدنیہ ہین جو ان اعضا مین بھری ہوئی ہین جس طرح
پانی حمام کے حوضون مین بھر رہتا ہے تیسری ارواح نفسانی خواہ ارواح طبعیہ یا حیوانیہ اور بخارات جو تمام بدن مین منتشر رہتی ہین ان کی مثال ہوائے
حمام سے دیجاتی ہے حرارت غریبہ سے جو پہلے اشتعال بدن انسان مین ہوتا ہے ان تین چیزون مین سے ایک مین ضرور ہوتا ہے اس لئے کہ انسان
کے بدن کی کوئی فرد ایسی نہین ہے جو ان اجزائے ثلثہ سے مرکب نہو اشتعال اولی و مشتعل اولی سے ہماری یہ مراد ہے کہ جس وقت اس مشتعل کا اشتعال
فرد ہو جائے تو اس کے قریب کی چیزین خود بخود ٹھنڈی ہو جائین اور برعکس اسکے اگر قریب کی چیزون کی حرارت بجھائی جائے تو مشتعل اول کا سرد
ہونا کچھ ضرور نہو بلکہ ممکن ہے کہ وہ اپنے اشتعال پر باقی رہکر پھر دوبارہ اپنے قریب کی چیزون کو گرم کر دے۔ اگر حرارت غریبہ کا اشتعال اعضائے اصلیہ
یعنی جو اعضا کہ منی سے پیدا ہوئے ہین ان مین باشتعال اولی ہو جس طرح شورش اور حرارت حمام کی دیوارون کو گرم کرتی ہے خواہ لوہا کی دیگ کی
یا تانبے کی دیگ کو آگ گرم کر دیتی ہے اس قسم کے حمی کا نام تپ دق ہے۔ اور اگر اشتعال اولی اصطلاحی اس مقام خاص کا اخلاط مین پیدا ہو کر پھر
اس کے حرارت اعضا تک پہونچے جیسے گرم پانی حمام کا دیوارون مین لگ جانے سے دیوارون کو گرم کر دیتا ہے خواہ گرم شوربا اور کوئی طعام دیگ
مین رکھنے سے دیگ بھی گرم ہو جاتی ہے ایسے حمی اور تپ کو حمی خلطی کہتے ہین۔ اور اگر حرارت پہلے پہل ارواح بخارات جسمانیہ کو مشتعل کرے اس کے بعد
اعضا اور اخلاط تک پہونچے جیسے کبھی ہوائے گرم حمام مین پہونچتی ہے خواہ حمام کے اندر آگ سلگائی جاتی ہو اس جہت سے ہوائے حمام پہلے گرم ہو جاتی ہے
بعد ازان پانی حوضون کا اور دیوارین بھی گرم ہو جاتی ہین ایسی تپ کو حمی یوم نام رکھتے ہین اس لئے کہ اس کا تعلق بوجہ اشتعال اولے ایک لطیف چیز یعنے
ارواح اور ابخرہ سے ہوتا ہے اسی وجہ یہ تپ بہت جلد دفع ہو جاتی ہے حتی کہ ایک شبانہ روز سے زیادہ یہ تپ باقی نہین رہتی بشرطیکہ اس تپ کا
انتقال کسی حمی عفنہ یا تپ دق کی طرف نہو جائے۔ اس تمثیل مین جو جو تعریفات حمیات کی مذکور ہوئین وہ علاوہ نامہ کے قریب ہین اور گویا ہر ایک حمی کی

تعریف جنس و فصل سے کی گئی اور یہ تقسیم حمیات کی جو مذکور ہوئی ایسی ہے جیسے کسی مفہوم عام کو مختلف فصول سے مقید کرکے تقسیم کرین کبھی حمیات کو اور طرح سے بھی تقسیم کرتے ہین کہ مآل اُس تقسیم کا حمیات ثلثہ کے اصناف کی طرف ہوتا ہے مثلاً کہتے ہین کہ حمیات مین کچھ حادہ ہوتے ہین اور بعض اقسام غیر حادہ ہوتے ہین بعضی تپین مزمنہ یعنی دیرپا ہوتی ہین اور بعضی غیر مزمنہ ہوتی ہین بعض اقسام لیلیہ ہوتی ہین کہ انکا دورہ شب کو اور بعض نہاریہ کہ وہ دن کو دورہ کرتی ہین بعضی سلیمہ اور مستقیمہ ہوتی ہین کہ اُن کے اعراض مہلک اور مخوف نہین ہوتے اور بعض حمیات مین اعراض شدید اور ردی ہوتے ہین بعضی تپین لازم ہوتی ہین کہ ہر وقت رہتی ہین اور بعضی غیر لازم ہوتی ہین کہ کسی وقت منفک نہین ہوتین بعضی تپین لازمہ حارہ ہوتی ہین کہ اُن مین سوائے حرارت کے برودت کسیطرح محسوس نہین ہوتی اور بعض کی حرارت کے ساتھ برد اور پھریری خواہ لرزہ بھی ہوتا ہے بعض حمیات بسیطہ ہین اور کچھ مرکب بھی ہوتی ہین مستعد حمیات کے لوگ کس مزاج کے ہوتے ہین اطبا کہتے ہین کہ زیادہ تر قابلیت حمیات کی وہ لوگ رکھتے ہین جن کا مزاج گرم تر ہے بالخصوص جن کے مزاج مین رطوبت بہ نسبت حرارت کے زیادہ ہو اُن کی ایک شناخت یہ بھی ہے کہ اُن کا بول و براز و پسینہ بدبودار ہوتا ہے اور جن لوگون کا مزاج گرم خشک ہے انھین بھی استعداد حمیات حادہ کی ہے ۔ مگر ابتداً اُن کو حمی یومیہ عارض ہوتی ہے بعد ازان بہت جلد اُن کی تپ حمی عفنہ کی طرف منتقل ہوتی ہے اور بوجہ یبس مزاج کے احتراق ہو جاتا ہے اور اکثر یہ تپ منجر دق کی طرف ہو جاتی ہے ان دونون مزاجون کے بعد پھر استعداد حمی کی اُن لوگون مین ہے جو رطوبت اور یبوست مین مساوی ہون اور حرارت اُن کے مزاج مین غالب ہو ایسے لوگون کو ابتدا مین حمی حادہ عارض ہو کر طرف حمی غلطیہ کے منتقل ہو جاتی ہے ۔ پھر اس مزاج کے بعد وہ لوگ مستعد حمیات کے ہین جن کے بدن مین حرارت و برودت تو برابر ہو مگر رطوبت کا غلبہ اور کثرت ہو اُن کی ابتدا مین بجز حمی عفنہ کے اور قسم کی تپ اکثر اوقات عارض نہین ہوتی ہے اور جن لوگون کے مزاج بارد رطب خواہ بارد یابس ہین ان سے حمیات دور رہتی ہین خصوصاً حمیات یومیہ اُن کو شاذ و نادر کبھی عارض ہوتی ہین **فصل دوسری بیان مین اوقات اربعہ حمیات کے** حمیات کیواسطے بھی مثل اور امراض کے اوقات اربعہ ثابت ہین ایک وقت ابتدا کا ہے دوسرا صعود اور ترقی کا تیسرا وقوف اور سکون کا جو قریب بزمانہ منتہائے مرض ہوتا ہے چوتھا وقت انحطاط کا جب سے مرض گھٹنے لگتا ہے اور یہ اوقات رابعہ بطور کلی بھی ہوتے ہین یعنی ابتدائے حمی سے تا زوال اور بحیث اعتبار اوقات اربعہ کیا جاتا ہی اور بطور جزئی بھی ہوتے ہین کہ ہر ایک نوبت کیواسطے جداگانہ اوقات اربعہ کی تجویز کی جاتی ہے خوف و خطر ہلاکت مریض کا اس بیماری کی وجہ سے زمانہ ابتدا سے لیکر تا وقت انتہا ہوتا ہے اور جب سے مرض کا انحطاط شروع ہوا پھر محض بوجہ تپ کے بیمار ہلاک نہین ہو سکتا ہان اگر وہ اسباب پیدا ہو جائین جن کا ہم آگے ذکر کرین گے مثلاً طبیب کو علاج مین خطا واقع ہو خواہ مریض بخوبی اطلاع کرے وقت ابتدا بطور جزئی ہر نوبت مین یہ ہی کہ جس وقت حرارت غریزی اور اصلی اپنے تصرفات سے زیادہ رہے اور مادہ مرض جو عضو مین بھرا ہے وہ حرارت اصلی کی گنجائش کو ایسا روک دے کہ حرارت غریزی مین اختناق پیدا ہو ۔ اور ابتدائے کلی کا زمانہ وہان تک ہے جب تک اثر ظاہر نہو کہ طبیعت نے مادہ پر غالب آکر اثر نضج ظاہر کر دیا ہے خواہ یہ ظاہر نہو جائے کہ طبیعت کو مادہ نے بالکل مرعوب کر دیا اب نضج کی امید نہین ہے ۔ ابتدا ایک عام وقت ہے جو ہر ایک مرض مین پایا جاتا ہے لیکن بعض امراض مین زمانہ ابتدا کا مخفی ہوتا ہے جس طرح سونوخس ۔ جو تپ دموی ہے چونکہ اُس مین روز اول سے شدت اعراض کی ہوتی ہے معلوم نہین ہوتا ہے کہ ابتدا کس وقت ہوئی اور شدت اور صعود کا زمانہ کون ہے ۔ اسی طرح صرع اور سکتہ مین چونکہ مادہ طبیعت پر فوراً غالب آجاتا ہے ۔ بایں وجہ زمانہ ابتدا کا ظاہر نہین ہوتا ہے ۔ کبھی زمانہ ابتدا کا بوجہ کمی اعراض مرض کے پوشیدہ ہوتا ہے پس گمان کرتے ہین کہ وقت ابتدا کا اس مرض مین نہین ہے اسی طرح اکثر چونکہ اول روز تپ شدید مین یعنی حمی حادہ مین ایک حسم سطح جسے غمامہ کہتے ہین بالائے بول نظر آتا ہے خواہ کوئی اور علامت نضج کے بروز اول پائی جاتی ہے تب بھی یہی خیال ہوتا ہے کہ اس تپ مین زمانہ ابتدا نہین تھا اگر واقع مین ایسا نہین ہے اس لئے کہ

ان سب صورتوں میں زمانہ ابتدا تو ضرور ہوتا ہے مگر ایسا پوشیدہ ہوتا ہے کہ محسوس نہیں ہوتا۔ تزید یعنی صعود کا وہ زمانہ ہو کہ حرارت عزیزی اُسوقت بخوبی حرکت کرتی ہے اور مقاومت خواہ مقابلہ مادہ کا اچھی طرح کرکے اگر غالب ہوئی تو آثار نضج کے ظاہر ہونے کی اُمید بجہت وقوف مرض کے بڑتی ہے ورنہ خلاف نضج کے آثار کا شروع ہونا مترقب ہوتا ہے۔ **وقوف** یعنی انتہا کا وہ زمانہ ہے کہ طبیعت اور مرض میں اُسوقت محاربہ عظیم ہوتا ہے اور غالب مغلوب کی شناخت خواہ طبیعت ہو یا مادہ اُسوقت سے تھوڑے زمانہ کے بعد بخوبی ہو جاتی ہے اسی وقت کو یعنی منتہی کو ملحمہ یعنی زمانہ حرب یا جنگ گاہ کہتے ہیں اور انتہا کی مدت اُن تپوں میں جن کی نوبت تیزی سے ہوتی ہے ایک ہی نوبت ہوتی ہے مگر شناخت اس نوبت کی جو زمانہ منتہی تجویز کی گئی اسکے بعد جو نوبت بخفت اعراض ہو اُس میں ہوتی ہے کیونکہ وہ زمانہ تو مقابلہ طبیعت اور مرض میں بسر ہو جاتا ہے دوسری نوبت میں انجام محاربہ کا دریافت ہوتا ہے کبھی ایسے تپوں میں امتداد زمانہ منتہی کا دو نوبت تک ہوتا ہے اُن کے بعد تیسری نوبت از روز شروع محاربہ جو ہوتی ہے اُس سے زمانہ منتہی کا پہچانا جاتا ہے پس دو نوبت سے زیادہ امتداد زمانہ منتہی کو اکثر امراض میں نہیں ہوتا ہے۔ البتہ امراض مزمنہ میں وقت انتہا کا زمانہ دو نوبت سے بھی متجاوز ہو جاتا ہے کہ بیشتر امراض مزمنہ میں چند نوبے ایک صورت کے اعراض میں ہوتے ہیں اور احکام اُن نوائب کے متشابہ ہوتے ہیں پھر جو نوبہ اخیرہ ایسے نوائب کا ہوتا ہے اُس میں آثار ایسے نضج کے پورے ظاہر ہو جاتے ہیں اگر طبیعت مادہ پر غالب ہوئی ہے خواہ رداءت کیفیت بخوبی معلوم ہو جاتی ہے اگر طبیعت مادہ سے مغلوب ہوگئی ہو۔ انحطاط کا وہ زمانہ ہے جسوقت حرارت عزیزیہ بخوبی مادۂ مرض پر غالب آ کر مادہ کو مغلوب کر دیتی ہے اور جتنی مقدار مادہ کی فراہم و مجتمع ہے اسکو قدرے قدرے متفرق کرتی ہے پھر اُسوقت حرارت اندرونی مرض کی کم ہو کر بطرف اطراف بدن کے دفع ہوتی ہے تاکہ فنا اور تحلل ہو جائے۔ اور چونکہ اطراف خارجیہ میں اُسوقت حرارت کی شدت ہوتی ہے اس جہت سے اکثر لوگ براہ اشتباہ غلط تجویز کرتے ہیں اور جانتے ہیں کہ یہ زمانہ اشتداد مرض کا ہے یا اس طرح غلطی واقع ہوتی ہے کہ مرض طبیعت پر بالکل غالب آ گیا اور طبیعت اُس کے مقابلہ سے بالکل عاجز ہو گئی اس سے اعراض میں خفت واقع ہوئی اور حرارت باطن میں خفت ظاہر ہوئی طبیب بغلط گمان کرتا ہے کہ مرض کا انحطاط شروع ہوا حالانکہ امر بالعکس ہو رہا ہے یعنی مرض نے طبیعت کو بالکل مغلوب کر دیا ہے۔ اس خفت کا نام افاقۃ الموت رکھا گیا ہے اس لئے کہ بعد ایسے افاقہ اور سکون کے موت اور ہلاکت واقع ہوتی ہے۔ منتہی کا زمانہ بنظر قرب و بُعد کے بہ نسبت اختلاف امراض کے مختلف ہوتا ہے جو امراض نہایت حاد اور شدید ہوتے ہیں اُن کا زمانہ منتہی زیادہ سے زیادہ چار دن کا ہوتا ہے اور یہی مقدار حمیات یوم کی منتہی کی بھی ہے مگر اصطلاح فن میں اُن کو امراض حادہ میں داخل نہیں کیا اس لئے کہ مرض کے حاد ہونے کے واسطے فقط قرب زمانہ منتہی کافی نہیں بلکہ با این ہمہ وہ مرض مہلک و پر خطر بھی ہو تب اُسکا شمار امراض حادہ میں کیا جائے۔ جو امراض بنہایت حاد اور نہایت شدید ہیں ان کے بعد امراض حادہ علی الاطلاق کا منتہی القرب ہوتا ہے اور اُس کی مدت زیادہ سے زیادہ سات دن کی ہے جیسے حمّی محرقہ خواہ غب لازم۔ اور جو امراض کہ اُن کی حدت اور شدت اس سے بھی کم ہو اُن کا زمانہ منتہی چودہ دن خواہ دو ہفتہ کا ہوتا ہے اسکے بعد امراض حادہ مزمنہ کی مدت انتہا اکیس روز کی ہوتی ہے اور امراض مزمنہ کی مدت منتہی چالیس خواہ ساٹھ دن کی ہوتی ہے اور اس سے بھی زیادہ برسوں کے بعد زمانہ منتہی بعض امراض کا ہوتا ہے۔ امراض حادہ کے مراتب جو باعتبار منتہی مذکور ہوئے اُس کی شناخت اور اسی طرح امراض مزمنہ کی معرفت اُسوقت بہت بکار آمد ہوگی جب ہم تدبیر تغذیہ مرضا کو بیان کریں گے بہت سے حمیات کے اوقات کلی ابتدا اور تزید اور انتہا تینوں ایک ہی نوبہ میں گذر جاتے ہیں اور دوسری نوبت سے انکا انحطاط شروع ہوتا ہے اگر طبیعت کو غلبہ مرض پر ہوا تھا ورنہ دوسرے نوبہ میں آثار ہلاکت کے ظاہر ہو جاتے ہیں جملہ حمیات ان اوقات اربعہ میں بہت سا اختلاف رکھتے ہیں بعض اقسام کا زمانہ تزید اور اشتداد زیادہ ہوتا ہے۔ اور بعض کا زمانہ انحطاط طولانی ہوتا ہے **فصل تیسری بیچ بیان معرفت وقت**

مرض کے خصوصاً شناخت زمانہ منتہی کے! اور اوقات کلیہ امراض کے بہت طرح سے پہچانے جاتے ہین۔ کبھی بلحاظ نوع اور قسم مرض کی معرفت اوقات اربعہ کیجاتی ہے مثلاً تشنج جیسی خواہ صرع اور سکتہ اور خناق چونکہ امراض حادہ شدیدہ مین سے ہین پس انکا زمانہ منتہی بھی چار دن سے زیادہ نہ ہوگا اور غب خالص اور تپ محرقہ چونکہ امراض حادہ کی دوسری قسم مین داخل ہین اُن کا منتہی سات دن سے زیادہ نہین ہوتا۔ اور ربع اور فالج کہ امراض مزمنہ سے ہین اُنکا منتہی سال بھر تک اور اُس سے زیادہ بھی ہوسکتا ہے۔ ۲ کبھی شناخت اوقات مرض حرکت مرض سے بھی ہوسکتی ہے۔ چنانچہ اگر زمانہ شروع ہونے نوبت کا قصیر ہو معلوم ہوگا کہ اس مرض کا منتہی قریب ہے جیسے غب خالص چونکہ زمانہ اُس کے نوائب کا تین گھنٹے سے لیکر چودہ گھنٹے تک ہوتا ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ اسکا منتہی قریب ہے اور اگر زمانہ اخذ نوبت کا طویل ہو دلیل برودت اور غلظ مادہ پر ہوگا اور یہ بھی معلوم ہوگا کہ منتہی بعید ہے جیسے غب غیر خالص۔ اگر ایسے امراض ہون تو اُن مین نوبت نہین ہوتی بلکہ مادہ اُن کا گرم ہو اور ایکسی طور پر مستمر رہین جیسے سونوخس وغیرہ ایسے مرض کو مرض حاد کہتے ہین۔ اور اگر مادہ مرض کا غلیظ و بارد ہو یا مائل طرف غلظ کے ہو اُس مرض کو غیر حاد کہتے ہین۔ ۳ کبھی سحنۂ مریض یعنی آثار بشرہ وغیرہ سے بھی معرفت اوقات مرض کی ہوتی ہے مثلاً اگر تھوڑے زمانہ کی حرارت سے نقاہت اور لاغری اور ضعف پیدا ہوجائے کہ چہرہ دُبلا ہو اور سر اشیف لاغر ہوجائین تو معلوم ہوگا کہ مرض حاد ہے اور اگر سب اعضا بحال خود رہین تو مرض اتنا حاد نہ ہوگا اور منتہی صورت اول مین قریب ہے اور دوسرے مین بعید۔ ۴ کبھی بلحاظ بقا اور زوال قویٰ کی شناخت اوقات مرض کی ہوتی ہے اگر بہت جلد قوت زائل ہو اور ضعف پیدا ہوجائے تو مرض حاد ہے اور منتہی قریب اور اگر ضعف نہو بلکہ قوت باقی رہی ہو تو مرض غیر حاد ہے اور منتہی بعید ہے۔ ۵ کبھی بنظر اوقات فصول اور سن مریض کے شناخت مدت امراض اور اوقات کی ہوتی ہے مثلاً سن حار جیسے شباب خواہ فصل ربیع اور صیف جو گرم ہین اُن مین جو امراض پیدا ہوتے ہین اُن کا منتہی بسرعت ہوتا ہے اور بارد سن خواہ دونون بارد فصلون مین یعنی خریف اور زمستان کہ اُن کی بیماریون کا منتہی بدیر ہوتا ہے۔ اور یہی حال بلاد حارہ اور باردہ کا ہے۔ ۶ کبھی معائنہ نبض سے شناخت اوقات مرض ہوتی ہے اگر نبض سریع متواتر عظیم ہو تو مرض حاد ہوگا اور منتہی قریب ہوگا ورنہ غیر حاد ہوگا۔ ۷ کبھی بوجہ لرزہ کے شناخت مرض اور منتہی کے ہوتی ہے اگر لرزہ دیر تک ٹھہرے تو مرض مزمن ہوگا اور منتہی بعید ہوگا اور اگر زمانہ لرزہ کا کم ہو تو وہ مرض مائل بحدت ہے اور منتہی قریب ہے اور اگر لرزہ کسی قدر نہ ہو پس اس مرض کا منتہی بہت قریب ہے اور زمانہ بقائے مرض کا بہت تھوڑا ہے۔ ۸ کبھی شناخت اوقات امراض کی بنظر اوقات نوائب ہوتی ہے مثلاً اگر کوئی تپ ایسی ہو کہ اُس کی ہر نوبت مین زمانہ تقدم کا محفوظ بنظام واحد ہو اور جسقدر زمانہ تقدم ہر نوبت کا ہو وہ اصل زمانہ نوبت اول پر ہر روز بڑھتا جائے تو معلوم ہوگا کہ ابھی یہ مرض زمانہ تزید مین ہے اس لیئے کہ بعض امراض ایسے ہوتے ہین کہ آخر اوقات یعنی زمانہ انحطاط تک اُن کا تزید باقی رہتا ہے مترجم کہتا ہے مثلاً ایک تپ کہ پہلی نوبت اُس کی ٹھیک بارہ بجے دوپہر دن کے ہوئی اور تین بجے اُتر گئی دوسری باری جب دوپہر بجنے مین پانچ دقیقہ خواہ منٹ باقی تھے شروع ہوئی اور پورے تین بجے موقوف ہوئی اور تیسری نوبت جب دس دقیقہ خواہ منٹ بارہ مین باقی رہے شروع ہو کر پھر وہی تین بجے اُتری یہ صورت ایسی ہے کہ اُس مین نظام تفاصل کا مستمر بھی ہے اور جسقدر روز مقدار زیادہ ہوتی ہے اصل مقدار اول یعنی تین گھنٹے پر بڑھتی جاتی ہے متن کبھی ایسا بھی ہوتا ہے کہ ایک قسم کی تپ مثلاً غب خواہ حمی مواظبہ کہ اُس کے چند نوبے بتفاصل مذکور بسبیل تقدم کے ہون اخیر مین ایک وقت خاص پر ٹھہر جاتی ہے اور زیادتی اُس کی مادہ کی بھی ایک مقدار معین پر پہونچ کر آگے نہین بڑھتی یہ صورت بھی دلالت صریح اُس کے زمانہ منتہی پر کرتی ہے اور معلوم ہوتا ہے کہ اب مادہ مرض ٹھہر گیا اور حرکت زیادتی کی اُس کی موقوف ہوگئی۔ اگر ایسی صورت مین وقت نوبت کا متاخر ہوجائے یعنی اگر بعد مقدم ہونے نوبت کے چند نوبے وقت واحد پر آئین بعد اُن کے اُس وقت کی نسبت کچھ تاخیر ہونے لگے تو بالیقین جاننا چاہیئے کہ زمانہ انحطاط

HaSnain Sialvi

HaSnain Sialvi

مرض کا آگیا۔ جو تپ ایک ساعت خواہ گھنٹہ مخصوص پر نوبت کرتی ہو وہ دیر میں زائل ہوگی۔ ۱۹ اسی طرح اوقات مرض کی شناخت زیادتی اعراض
کمی سے خواہ اعراض کے ایک شدت اور ضعف پر قیام کرنے سے خواہ اُس کی نوبت کی زیادتی اور کمی طول مدت اور کمی سے پہچانے جاتے ہیں۔
اس طرح کہ اگر مقدار زمانہ نوبہ کی یکسان اور برابر ہے تو مرض کی ابتدا ہے اور اگر کسی قدر گھٹ جائے تو زمانہ انحطاط کا ہے اور اگر مقدار زیادہ ہو تو
اکثر حکم تزید کا کیا جائے گا اور کبھی یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ زمانہ انتہا کا آگیا اور کبھی نوائب میں اختلاف ہوتا ہے کہ زیادتی اور کمی میں تشابہ
نہیں ہوتی۔ ۲۰ کبھی شناخت اوقات اربعہ مرض کی بذریعہ استفراغات کے ہوتی ہے مثلاً اگر کسی نوبت میں عرق زیادہ برآمد ہوا اور اسکے
بعد جو نوبت آئے کسی قدر کمی اور خفت اعراض میں پائی جائے خواہ جس نوبت میں عرق یا اسہال ہوا اُس کے بہ نسبت یہ نوبت کچھ شدت
میں زیادہ ہو تو معلوم ہوگا کہ استفراغ بوجہ کثرت مادہ کے تھا قوت نے طبیعت کی اس مادہ کو بذریعہ استفراغ دفع نہیں کیا ورنہ دوسری نوبت
میں خفت ضرور ہوتی اور ایسے استفراغات سے واضح ہوتا ہے کہ اس مرض کا زمانہ طولانی ہے خواہ یہ استفراغ زمانہ تزید میں ہو خواہ زمانہ ابتدا
میں۔ ۲۱ کبھی شناخت اوقات بوجہ نضیج مادہ خواہ نہونے نضیج کے ہوتی ہے جیسا اوپر ہم نے ذکر بھی کیا مثلاً اگر ظہور نفس ہمراہ کسی قدر نضیج
کے ہو خواہ بول کے اور غمامہ نمودار ہو تو یہ زمانہ اول تزید کا ہے پھر اگر نفث میں کثرت ہو خواہ اُس کی ضد واقع ہو کہ باعفونت نفث برآمد
ہو معلوم کرنا چاہیئے کہ اب منتہی مرض کا یہی وقت ہے اور ایسے ہی اگر نضیج یا خلاف نضیج کا بہت جلد ظاہر ہو خواہ بوجہ برآمد ہوئے نفث
کے یا بول میں غمامہ ہونے سے تو جاننا چاہیئے کہ منتہی قریب ہے اور اگر نضیج بدیر ظاہر ہو دلیل ہے بعید ہونے منتہی کے۔ اب اوقات جزئیہ کی
شناخت یہ ہے کہ ہر نوبت کی ابتدا کا وقت وہی ہے جس وقت نبض میں انضغاط پیدا ہو یعنی نبض کی حرکت میں سستی اور ضعف اور صغر اور بطو ظاہر
ہو اور رنگ اطراف بدن کا مائل بہ تیرگی ہو جائے اور اطراف میں سردی پیدا ہو خصوصاً بن گوشہا اور اسی طرح کنارہ بینی بھی سرد ہو جائے
اور یہ سردی اُس وقت تک باقی رہتی ہے کہ انتشار حرارت کا تمام بدن میں محسوس ہو جائے۔ اکثر ایسا بھی ہوتا ہے کہ ابتدا نوبت میں رنگ
بدن کا متغیر ہوتا ہے اور کسل اور غم پیدا ہوتا ہے حرکات بدنی سست ہو جاتے ہیں گھڑی بیداری اور گھڑی نیند سے آنکھ جھپکی جاتی ہے پلکوں بوجہ پیدا
ہوتا ہے اور بوجہ استرخا خواہ ڈھیلے ہونے اعضا کے پلکوں کا اُٹھنا دشوار معلوم ہوتا ہے کلام کرنے میں ثقل اور گرانی پیدا ہوتی ہے دونوں
شانوں کے بیچ میں قشعریرہ یعنی پھریری پیدا ہوتی ہے اور اسی طرح پشت میں بھی قشعریرہ اُٹھتا ہے اکثر ابتدا نوبت میں بشدت لرزہ آجاتا ہے
اور بشتر سیلان لعاب دہن عارض ہوتا ہے دونوں کنپٹیاں پھڑکنے لگتی ہیں۔ کان گونجنے لگتے ہیں چھینکیں بہت سی آتی ہیں سب جوڑ بدن کے
کھنچتے ہیں اور ضعف قوت کا زیادہ یا ابتدائے نوبہ میں ہوتا ہے یا انتہائے نوبہ میں۔ وقت صعود خواہ تزید کا ہر نوبت میں اُس کے دو وقت ہیں
نصف اول میں تو نبض کی حرکت کا ظہور شروع ہوتا ہے اور عظیم سریع ہونے لگتی ہے اور حرارت تمام بدن میں منتشر برابر ہو جاتی ہے اور نصف آخر
زمانہ تزید کا وہ ہے کہ جب حرارت تمام بدن میں برابر منتشر ہو چکی ہے اُس میں زیادتی ہوتی جائے اور بڑھتی جائے اور انتہائے نوبت کا وقت وہ ہے
کہ جس قدر حرارت اور سب اعراض بڑھ چکے ہیں وہ کچھ دیر تک بدستور رہیں نہ گھٹیں اور نہ بڑھیں اور نبض نہایت عظیم اور سریع اور متواتر ہو جائے اور
انحطاط نوبت کا وقت وہ ہو کہ اُسمیں نقصان حرارت اور اعراض کا شروع ہوتا ہو اور نبض حرکت اور قوام میں معتدل اور مستوی ہو جاتی ہو جس
تپ کا معمول یہ ہو کہ اُس کے اُترنے وقت پسینہ آتا ہے تو ادھر بدن میں عرق نمودار ہوا اُدھر تپ اُتر جاتی ہے اکثر یہ حالات خفت کے جو زمانہ
انحطاط میں ہم نے بیان کئے بوقت نزدیکی موت کے بھی پیدا ہوتے ہیں اور ایسا معلوم ہوتا ہے کہ اب مریض کو صحت ہو ایسے خیال سے ان
اُمور کو ذریعہ شناخت نہ کرنا چاہیئے بلکہ توجہ کامل بطرف ادراک اور شناخت حالات نبض کے کرنی چاہیئے اگر ان حالات کی نبض قوی اور عظیم

ہے تو ضرور یہ انحطاط مرض کا زمانہ ہے اور افاقۃ الموت نہیں ہے۔ اگر ناظر کتاب کی خواہش ہو کہ ہم مثلاً حمی غب کی اوقات اربعہ کے بالتخصیص شناخت
بیان کریں تو اس لیے کہ اُس کے اعراض بہت خفی ہوتے ہیں پس وہ بخوبی تامل کرے اور معلوم کرے کہ غب اکثر اوقات قشعریرہ سے ابتدا کرتی ہے اُسکے
بعد برد اطراف اور لرزہ ہو جاتا ہے پھر لرزہ میں سکون اور برد اطراف میں کمی پیدا ہو کر تمام بدن میں گرمی یکسان پیدا ہوتی ہے یہاں تک تو
زمانہ ابتدا کا حال ہے بعد اُس کے گرمی کی زیادتی ہوتی ہے اور یہ زمانہ صعود خواہ تزید کا ہے اُس کے بعد یہ حرارت بحال واحد ٹھہر جاتی
ہے اور یہی وقت منتہی کا ہے بعد ازان حرارت میں کمی واقع ہوتی ہے حتی کہ تپ زائل ہو جاتی ہے۔ یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ اسباب طول ہونے
مرض کے کثرت مادہ اور غلیظ ہونا مادہ کا جیسے مادہ سوداوی خواہ برودت مادہ کی ہوتی ہے اور کبھی طول مدت کی اعانت فصل بارد اور بلد بارد بھی کرتے
ہیں اور ضعف حرارت غریزیہ اور کھرا ہونا جلد کا بھی طول مدت المرض کی معین ہیں

فصل چوتھی بیان حمیات یومیہ کا بہ نہج کلی

جمیع اقسام حمیات یومیہ کے
اسباب ایسی چیزیں ہیں جو کہ جوہر بدن انسان میں داخل اور بالذات تسخین اور حرارت پیدا کرتی ہیں اور اُن کو ہم اسباب بادیہ کہتے
ہیں یا وہ چیزیں ہیں جو بالعرض جسم انسانی میں بوجہ اتصال اور ملاقات کے حرارت پیدا کرتی ہیں خواہ از قسم ملاقات خارجیہ کے ہوں جیسے حرارت
آفتاب خواہ آگ کی یا کھانے پینے کی چیزیں۔ خواہ انفعالات بدنیہ جو بوجہ ریاضت بدنیہ کے عارض ہوتے ہیں یا انفعالات نفسانیہ جو بروقت
غضب اور خوف وغیرہ کے ہوتے ہیں خواہ درد اور ورم جو ظاہری اعضا میں واقع ہوتا ہے کہ ایسے درد اور ورم سے جو حرارت پیدا ہوتی ہے وہ صورت
فقط حمی یومیہ کی ہوتی ہے۔ کبھی حمی یومیہ بعض اقسام کے سدہ سے بھی پیدا ہوتی ہے جسکا سبب ظاہری اور خارجی نہیں ہوتا بلکہ یہ سدہ خواہ تخمہ کا
سبب داخلی ہوتا ہے اور بدنی یہ جتنے اسباب حمیات یومیہ کے لکھے گئے اُن کا اشتداد اور اشتعال اولی اتنا نہیں ہوتا کہ ارواح اور بخارات سے بڑھکر
اخلاط خواہ اعضا تک پہونچے اس لئے کہ اگر بقدر اشتعال بڑھے تو پھر تپ دق خواہ کوئی قسم حمی خلطی کی پیدا ہو جائے گی ہم اسباب بادیہ سے حمی خلطیہ
کا پیدا ہونا معتبر نہیں سمجھتے اس لئے کہ اسباب خارجیہ بیشتر ایسے اسباب کی تحریک بدن میں کر دیتے ہیں جو سانس سے مخفی موجود تھے اور اُن کی تحریک
اگر اسباب خارجیہ کر دینگے تو حمی خلطی ضرور پیدا ہو جائے گی۔ بعض کم فہم آدمی نے خیال کیا ہے کہ حمی یوم بدون اس کے کہ بدن کو کسی قدر تعب پہونچے
خواہ روح کو تعب ہو عارض نہیں ہوتی۔ یہ خیال محض غلط ہے اس لئے کہ محض فرح اور سرور سے بھی کبھی حمی یومیہ عارض ہوتی ہے اُس میں تعب جسمانی
اور روحانی دونوں نہیں ہوتیں۔ حمیات یومیہ کا زوال بیشتر ایک ہی روز میں ہو جاتا ہے اور تین روز سے زیادہ اُن کی مقدار بقا بہت کم ہوتی ہے اور اگر
تین روز سے زیادہ حمی یوم کا زمانہ گذرے اُسوقت قیاس کرنا چاہیے کہ یہ تپ منتقل کسی اور قسم کی طرف ہوئی ہے اور انتقال کے معنی یہ ہیں کہ اشتعال
حرارت کا ارواح سے تجاوز کر کے اعضائے بدنی خواہ اخلاط تک پہونچا ہے علاوہ اس کے بعض طبیبوں نے بیان کیا ہے کہ حمی یوم چھ روز تک
رہتی ہے اور پھر زائل ہو جاتی ہے بدون اس کے کہ حمی خلطی خواہ حمی دقیہ کی طرف انتقال کرے کیونکہ اگر منتقل کسی دوسری قسم کی طرف ہوتی تو اس
عمدگی اور صفائی سے ازالہ نہ ہو سکتا حمی یومیہ کا علاج نہایت آسان ہے مگر شناخت بہت مشکل ہے اسی طرح ابتدا مرض دق کی اُس کی شناخت دشوار
ہوتی ہے اور معالجہ آسان ہوتا ہے گرم خشک جن کا مزاج ہے وہ لوگ بہت جلد حمیات یومیہ میں مبتلا ہوتے ہیں اور انھیں ان حمیات کا ضرر بھی
بہت پہونچتا ہے اگر تدبیر معالجہ میں غلط واقع ہو مثلاً زیادہ پرہیز اُن سے کرایا جائے خواہ دیر تک وہ لوگ بھوکے رہیں اور اس قبیل سوء تدبیر سے یہ
لوگ بہت جلد حمی یومیہ سے مدقوق ہو جاتے ہیں اگر سخونت اعضاء اصلیہ تک پہونچ گئی خواہ حمی غب میں مبتلا ہو جاتے ہیں اگر گرمی تپ کی اخلاط تک
پہونچے۔ پھر جس کا مزاج گرم تر ہے اُس کی نسبت حمی یوم میں سوء تدبیر کا زیادہ احتمال ہوتا ہے کہ طبیب اُس کی تپ کو مادہ رطوبت سے تجویز کر کے
مسخنات کا استعمال بہت کرتا ہے اس وجہ سے حرارت زیادہ بڑھ کے اخلاط تک منتقل ہو جاتی ہے اور حمی عفنہ کی طرف منتقل ہو جاتی ہے۔ ایسے مزاج کے بعد جو

ہوں کہ اُن کے مزاج مین گرمی زیادہ ہے اُن کے بعد جنکا مزاج یابس زیادہ ہے وہ مبتلا حمی یوم ہوتے ہین گرم خشک مزاج کا آدمی جسوقت اُسے بھوک ہو اور ہمراہ بھوک کے اُسے بیخوابی بھی عارض ہو خواہ کوئی تعب نفسانی یا بدنی عارض ہو فوراً حمی یوم اُسے عارض ہو جاتی ہے اور تپ کے ساتھ قشعریرہ بھی ہوتا ہے بلکہ اگر اُس کی بھوک اور تعب کا تدارک نہ کیا ۔ اور فوراً اُس کو غذا نہ دیجائے بہت جلد حمی عفونت مین مبتلا ہو جائے گا فصل پانچوین

بیان خاص علامتوں حمیات یوم کا جو اور حمیات سے اُن کو جدا کرین بعض حمیات یومیہ سے یہ ہر کہ یہ حمیات بسبب اسباب قدیمہ کے جو بدن مین مخفی تھے عارض نہین ہوتے جیسے کہ خاصہ حمیات عفونت کا اکثر یہی ہے اور حمیات یومیہ کا شروع بہ نہج تفسا غط نہین ہوتا اور تفسا غط کے ابتدا ہونے سے یہ مراد ہے کہ اکثر لرزہ اور پھُرپھُری اور برد اطراف اور حرکات اندرون جسم مین چلا جانا اور مریض کا میل بطرف کسل اور نوم کے ہونا نبض کی حرکت بخوبی ظاہر نہونی اور اسمین اختلاف پیدا ہونا اور صغیر ہو جانا یہ سب اُمور ابتدائے حمی یوم مین نہین ہوتے بلکہ اکثر ابتدا مین ان حمیات کی ایک حالت شبیہ بہ برد عارض ہوتی ہے اور اُنکے قشعریرہ بھی ہوتا ہے اور تھوڑی دیر کانٹے کی چُبھنے کی کیفیت جسے نخس کہتے ہین پیدا ہوتی ہے اسکا سبب بخار ہے ایک کیموس ردی اور بہت جلد یہ کیفیت زائل ہو جاتی ہے اور کبھی ان حمیات مین بندرت لرزہ بھی عارض ہوتا ہے اگر بدن مین کثرت ابخرہ کی ہو وہ بخارات جو ایذا دہندہ ہین اور عضلات مین چھپتے ہین لیکن جب ان بخارات کی کثرت بہت ہو تب یہ بات پیدا ہوتی ہے ۔ ان بخارات مین جو اشتعال تپ کا پیدا ہوتا ہے اور لذع یعنی سوزش نہین ہوتی ہے بلکہ اس کی گرمی خوشگوار ایسی ہوتی ہی اور جسقدر کہ تعب خواہ تپ شراب سے بدن مین گرمی پیدا ہوتی ہو اگر بول اول روز تپ کے بانضج ہو اور نبض مین لون حالی ہو تو حمی یوم کا حکم اس تپ مین کرنا چاہیے ۔ یہ بات اسواسطے ہی کہ بول مین حمی یومی بنظر ذات کے کچھ تغیر نہین کرتی اس لیئے کہ اس تپ کی حرارت سے کبد کے فعل کو کچھ ضرر نہین پہونچتا ہے اور ثقل بول کا نضیج یافتہ ہوتا ہے کہ اس مین کسی خلط کا رنگ نہین ہوتا ہے اس لیئے کہ خلط سے بیان کیا مطلب ہرا اور کبھی بول مین غمامہ بھی معلق ہوتا ہے اور کبھی یہ غمامہ بالکل اوپر سطح بول کے ہوتا ہے کہ اس کا رنگ اچھا ہوتا ہے اور شاید اگر کبھی ایسا اتفاق ہو کہ رنگ بول کا معتدل نہو تو قوام ضرور معتدل ہوگا اور رنگ کا تغیر بوجہ تپ کے نہ ہوگا بلکہ کوئی اور سبب حادث ہوگا جس نے بول کے رنگ کو بدل دیا ہے اور وہ سبب بدون حمی کے بھی تغیر بول مین کر دینا اُس کی شان سے ہوتا ہے جیسا ہم حمی تعبیہ کے بیان مین اُس سبب کا ذکر کرینگے ۔ نبض کی حالت حمی یومیہ مین ایسی ہوتی ہے کہ مائل بجانب تواتر اور قوت اور عظم کے ہوتی ہے سوائے ان خاص حمیات یومیہ کے جو ضعف اور انفعالات کے سبب سے واقع ہون یا آنکہ فم معدہ مین ایک خلط لاذع یا برودت موجود ہو خواہ اور کوئی سبب ایسا ہو جو نبض کی عظم کو منافی ہے اور صغیر کر دیتا ہے بروقت نسخ اس تپ کے اور حمی یوم مین کمتر یہ ہوتا ہے کہ نبض مین اختلاف کسی قسم کا پیدا ہو اور اگر کبھی اختلاف ہوتا بھی ہے تو اختلاف منتظم ہوتا ہے اگر اختلاف کا نظام برہم ہو تو اور کسی سبب سے ہوگا خواہ وہ سبب قبل از حمی کے پیدا ہو یا کہ حمی کے ساتھ ہی وہ بھی حادث ہوا ہے جیسے تعب شدید خواہ احشا مین لذع شدید کسی مادہ کی وجہ سے اور ایسے ہی اور اسباب موجب اختلاف نظم کے ہو سکتے ہین کبھی حمی یوم مین نبض کی یہ صورت ہوتی ہے کہ اُس مین صلابت شدید پیدا ہوتی ہے خواہ کوئی برودت شدید جو تکثیف ارواح کرے پہونچتی ہو یا حرارت نے آفتاب کی شدت تخفیف کی ہو خواہ تعب شدید کی تخفیف باعث اس صلابت کی ہو یا بھوک خواہ بیداری مفرط اور غم اُن مین سے کوئی امر باعث صلابت نبض کا ہو کبھی بھیت پڑا اس تپ مین انبساط نبض کا پیدا ہو جاتا ہے اور انقباض مین بطوء واقع ہوتا ہی مگر سرعت مقدار طبعی سے زیادہ نہین ہوتی الا شاذ و نادر ۔ سرعت نبض کی حمیات یومیہ مین کمتر ہوتی ہے اس لیئے کہ حاجت ترویح قلب کی اس تپ مین بہ نسبت حاجت اخراجات بخار فاسد کے زیادہ ہوتی ہے اس لیئے کہ بخار اس تپ مین بہ نسبت بخار معتدل کے فاسد نہین ہے البتہ بقیاس معتدل کے گرم تو ہوتا ہی جب نبض کی کیفیت صحیحہ کا ادراک

اور اس کی حرکت انقباضیہ کی شناخت میں دشواری ہو تو حرکت انفاس سے شناخت کرنی چاہیئے اور ان حرکتوں کے نسبت دریافت کرنے کے بعد پھر آسانی ہوگی جب حمی یوم زائل ہوتی ہے فوراً نبض اپنی حالت طبعی پر آجاتی ہے جیسے عادت اس بدن میں نبض چلنے کی بحال صحت ہو اور ایسی حالت پر نبض کا بعد تپ کے ہو جانا اچھی حالت ہے۔ مجملاً یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ جس قدر کیفیت نبض کی بہتر اور اسی طرح بول بھی جید ہو دلیل کامل ہے کہ حمی یوم ہے اور یہ بات ضروری نہیں ہے کہ اگر نبض اور بول جید نہو تو حمی یوم کا ہونا بھی ضرور نہو اس لیئے کہ اکثر بوقت رنگین ہونے بول کے اور خلاف نبض خواہ ضعیف اور صغیر ہونے نبض کے حمی یوم واقع ہوتی ہے مترجم کہتا ہے مراد شیخ کی یہ ہے کہ موجبہ کلیہ متصلہ لزومیہ کی نقیض سالبہ کلیہ نہیں ہے بلکہ یہاں سالبہ جزئیہ لزومیہ صادق ہے اسی جہت سے موجبہ معدولۃ الطرفین کو بولا ہے متن یہ بھی ایک علامت حمی یوم کی خاص ہے کہ ابتدا اس تپ کی بہت خفیف ہوتی ہے اور زمانہ اُس کی تزید کا دو گھنٹے سے زیادہ نہیں ہوتا اور اُس کے زمانہ منتہی میں اعراض شدید نہیں ہوتے اور حمی عفونت میں ان باتوں کی ضد ہوتی ہے۔ یہ بھی علامت حمی یوم کی ہے کہ اُس میں اعراض شدیدہ اور تندی حرارت کی بہت تیز نہیں ہوتی اور درد سر خواہ درد پشت یا اوراوجاع بھی حمیات یومیہ میں کم ہوتے ہیں اگر کبھی درد سر خواہ کوئی اور درد پیدا بھی ہوتا ہے تو اُسکو ثبوت خواہ لزوم بعد زوال تپ کے نہیں ہوتا بلکہ ساتھ ہی زائل ہو جاتا ہے یہ بھی دلیل اُس تپ کی حمی یومیہ ہونے پر ہوتی ہے۔ اکثر حمی یوم پسینہ آنے کے بعد اُتر جاتی ہے خواہ بدن میں ایک قسم کی تری پیدا ہوتے ہی جیسے عرق طبعی ہوتا ہے اور جو پسینہ کسی خلط کی وجہ سے آتا ہے یہ رطوبت ویسی نہیں ہوتی ہے اور مقدار میں اس پسینہ کے بہت افراط نہیں ہوتی بلکہ جتنی مقدار عرق طبعی کی ہر جسم کے واسطے مقرر ہے اُسی قدر یہ بھی ہوتا ہے گویا کہ یہ عرق اُسی کے قریب مقدار میں ہوتا ہے اور بو بھی نہیں ہوتا۔ اگر پسینہ بکثرت تپ کے اخیر میں آئے تو معلوم کرنا چاہیئے کہ حمی یومیہ نہیں ہے ایک بہت عمدہ تجربہ حمی یومیہ کی شناخت کرنیکا یہ بھی ہے کہ مریض کو حمام میں داخل کریں اگر تھوڑی دیر کے بعد مثل قشعریرہ کے بدن میں پیدا ہوا اور وہ پھریری غیر معتاد ہو معلوم کرنا چاہیئے کہ یہ حمی عفونت ہے اُسوقت مریض کو فوراً حمام سے نکال لینا چاہیئے اور اگر حمام میں ٹھہرنے سے مریض کی حالت کچھ متغیر بر دارت نہو تو یہ حمی یومیہ ہے

فصل چھٹی بیان انتقال حمی یوم کا کبھی حمی یومیہ اور حمیات کی طرف منتقل بھی ہو جاتی ہے جس قدر بدن کے اخلاط مستعد بعفونت ہوتے ہیں اور بعض اسباب عفونت کے علاوہ حمی موجودہ کے اور پیدا ہو جائیں کہ مریض بھوکھا رہا ہے خواہ اُسے نیند کم آئے خواہ طبیب سے معالجہ میں اور تدبیر میں خطا واقع ہو مثلاً مناسب بحال مریض تو یہ تھا کہ اُس کی غذا اچھی طرح ہوتی اور طبیب نے اُسے بھوکھا رکھنا تجویز کیا اس صورت میں جو لوگ صفراوی مزاج ہیں اُن کی تپ منجر حمی دق کی طرف ہو جاتی ہے خواہ حمی محرقہ کی طرف انتقال کرتی ہے اور جو لوگ دموی مزاج ہیں اور گوشت اُن کے بدن میں زیادہ ہو وہ ایسی سوء تدبیر سے سونوخس میں مبتلا ہو جاتے ہیں مگر وہ تپ دموی جو بلا عفونت ہو نہ حمی مطبقہ اور بیشتر حمی مطبقہ بھی عارض ہو جاتی ہے۔ اسی طرح اگر کوئی حمی یومیہ محتاج سونت کی تھی تفتیح مسام میں خواہ اُس کے مناسب یہ تھا کہ اس بدن میں کسی قسم کا تخلخل پیدا ہوتا کہ حرارت باطنی کو بطرف ظاہر کے نکالے اور طبیب نے براہ اشتباہ مددگاری نہ کی اس وقت تپ کو اشتعال شدید اخلاط محتبسہ میں ہوتا ہے ایسا اشتعال کہ جس طرح کوئی قوی چیز بقوت گرم ہو اور متعفن ہو جائے **علامات انتقال حمی یوم کے اور قسم کی حمیات کی طرف** دلیل اُس کی یہ ہوتی ہے کہ اب بدون برآمد ہونے عرق کے خواہ اُس تری کے جو مشابہ عرق کے ہوتی ہے تپ میں کمی ہو خواہ عرق تو آئے مگر ابھی جسم عرق سے پاک نہ ہو کہ تپ اُتر جائے اور زمانہ انحطاط کا تا دیر رہے یعنی جس قسم کی تپ یہ ہے اُس کے زمانہ انحطاط کے بہ نسبت زمانہ زیادہ ہونے لگے اور انحطاط میں دشواری بھی ہو اور نبض سرارت کی کیفیت سے بالکل پاک نہو جائے بلکہ کچھ آثار حمی کے بعد مفارقت کے بھی نبض میں باقی رہا کریں اور درد سر اگر بوقت حمی کے عارض ہوا تھا بعد مفارقت کے بھی باقی رہے یہ سب باتیں دلالت کرتی ہیں کہ انتقال حمی یومیہ کا بطرف حمی

عفونت خلط کے ہوگیا ہے خواہ حمی دقیہ کی طرف منتقل ہوئی ہے اگر اسباب فیہ لتنے زیادہ ہون کہ حمی خلطیہ کے حدوث سے بڑھکر وہ فساد کا سطنہ
ہوا اسوقت بیشک حمی یومیہ کا انتقال خاص تپ دق کی طرف ہوگا جب دق کی طرف منتقل ہوجاتی ہے اسوقت جلد مقام شریان یعنی خاص جگہ رگ
نبض کی نہایت گرم ہوتی ہے باقی تمام اعضا مین گرمی تپ کی یکسان اور برابر ہوتی ہے اور یہ گرمی بوقت امتلاء معدہ خواہ کھانا کھانے ہی بہت تیز
ہوجاتی ہے اور نبض مین استواء حال ہوتا ہے یعنی جس قدر اُس کے کیفیات رویہ ہین ایک ہی سے ہر حال مین رہتے ہین اور صلابت زیادہ ہوتی جاتی ہے
اور صغر بھی بڑھ جاتا ہے اور وہ سب باتین جو ہم علامات حمی دق مین بیان کرینگے پیدا ہوجاتی ہین اگر انتقال حمی یومیہ کا سونوخس یعنی وہ حمی
دموی جو بلا عفونت ہے اُس کی طرف ہوا اُسوقت نبض مین امتلاء اور حرارت زیادہ معلوم ہوگی اور چہرے پر انتفاخ ہوجائیگا۔ اگر حمی یومیہ اور
اصناف حمیات عفونت کی طرف منتقل ہو قشعریرہ اور اختلاف نبض اور صغر نبض ظاہر ہوگا اور تضاغط جس کے معنی اوپر مذکور ہوچکے ہین پیدا
ہوگا اور حرارت مین لذع اور یبوست پیدا ہوگی اور باقی اعراض مین بھی شدت ہوجائے گی۔ بول کی صورت بوقت انتقال یہ ہوتی ہے کہ جس طرح
بوقت حمی یوم ہونے کے اُس مین نضیج تھا اب بھی ویسا ہی باقی رہتا ہے اور اکثر ایسا بھی ہوتا ہے کہ ظہور نضیج کا نہین ہوتا ہے **فصل ساتوین معالجہ علاج**
طور پر حمیات یومیہ کا سب بیمار جو حمیات یومیہ مین مبتلا ہون تدبیر ضروری اُن کی یہ ہے کہ اچھی غذا سریع الہضم اُن کو دیجائے۔ سریع الہضم
کی قید اسواسطے ہے کہ عموماً علیل ہے اور علیل کی قوت مین نقصان ہوتا ہے اور ناقص القوت کو بطی الہضم خواہ فاسد غذا کی ہضم کرنے کی قوت نہین ہوتی
مگر بعض مرضاء حمی یوم کیواسطے تغلیظ تدبیر کی اجازت ہے جیسے وہ لوگ جو حمی تعبی خواہ حمی جوعی یا حمی غمی مین مبتلا ہون خواہ وہ لوگ جن کے بدن مین
خلط صفراوی زیادہ ہو یا وہ لوگ جو ابتدا تپ مین قشعریرہ کی شکایت کرین اُن کے طعام کی تدبیر اس طرح کرنی چاہیئے کہ چند لقمہ طعام کے
پانی خواہ کوئی اور پینے والی چیز مین ڈبوکر دینا چاہیئے تاکہ غذا خوب نفوذ کرے اور غذا انکو ضرور دینی چاہیئے اگرچہ تپ شروع بھی ہوجائے
اور بعض بیمار حمیات یومیہ کی زیادتی غذا سے منع کئے جاتے ہین بلکہ اُن کی غذا مین تلطیف ضروری ہوتی ہے جیسے اگر حمی یوم سددی خواہ استحصانی ہے
خواہ ورمی ہو مناسب ان لوگون کے حق مین یہ ہے کہ تا انحطاط حمی کے اُن کو غذا نہ دیجائے سوائے ان اشخاص کے جن کو ہم مستثنیٰ کرچکے ہین یعنی مریض
حمی تعبی اور جوعی اور غمی کے۔ آب سرد کی ابتدا تپ مین کچھ ممانعت نہین اسلیئے کہ اس زمانہ مین قوت قوی ہوتی ہے آب سرد سے کچھ اس مین ضعف نہوگا
بلکہ آب سرد تبرید روح کیواسطے افضل علاج ہے لیکن اگر احشا مین ضعف ہو خواہ تپ کو زمانہ دراز گذر جائے خواہ حمی سددی ہو البتہ کثرت استعمال
آب سرد کا ان صورتون مین ہرگز مناسب نہین۔ حمام کا استعمال قرین مصلحت ہے اور اُسکا مشورہ اکثر دیا جاتا ہے مگر جب کہ تپ کا زوال ہوجائے
اور چند اغراض معالجہ استعمال حمام سے پیش نظر ہوتے ہین ترطیب بدن کی ہوتی ہے اور عرق بخوبی برآمد ہوجاتا ہے اور مسامات مین تخلخل پیدا
ہوتا ہے اور آئندہ جب حرارت عارضی آب حمام کی دفع ہوجاتی ہے پھر تبرید بھی کرتا ہے۔ اگر مظنہ یا خوف عفونت کے وقوع کا ہوتا ہے تو
استحمام سے وہ بھی برطرف ہوجاتا ہے۔ البتہ جنکی تپ سددی ہو اُسکو حمام بیشک مضر ہوتا ہے کہ بیشتر کوئی مرض عفونت کا ایسے شخص کی نسبت پیدا
ہوجاتا ہے استعمال حمام سے اور اسی طرح حمی تخمی کی حالت مین استحمام مضر ہے مگر آخر مین جب اتساع مسام ہوجائے اور غذا خواہ تخمہ منحدر
ہوچکے اسوقت استحمام واجب ہوتا ہے جو شخص زکام مین گرفتار ہو البتہ اُس کو استحمام نہ کرنا چاہیئے مگر اینکہ مادہ احتراقی ہو اُس مین ترطیب کے خیال
سے حمام جائز ہے کل اصحاب حمیات یومیہ کو زیادہ ٹھہرنا ہولے حمام مین نہ چاہیئے بلکہ جتنی دیر تک اُن کا جی چاہے پانی مین حمام کے ٹھہرین ہان
جسے بوجہ استحصاف اور تکاثف کے تپ یومیہ عارض ہو اُس کو ہولے حمام مین ٹھہرنا دیر تک جائز ہے تا اینکہ عرق برآمد ہو۔ تمریخ یعنی کوئی چیز
بدن مین ملنا بطور صب کے ہو یعنی دور سے کوئی شے جسم پر گرائی جائے خواہ بطور طلا کے ہو تو یہ دونون صورتین بُری ہین کہ مسامات بند کردیتی ہین

اور بسقدر بخارات بذریعہ مسامات جلد نکلتے تھے اب بوجہ بند ہونے راہون کے چونکہ دیر مین برآمد ہون گے اسوجہ سے زمانہ قیام تپ کا بعد تمریخ کے بڑھ جاتا ہے خواہ وہ تپ بوجہ سدہ ظاہریہ کے ہو جیسے کہ حمی استحصافیہ اور تشفیہ خواہ بوجہ سدہ باطنی کے ہو جیسے حمی سددی ہان اگر تمریخ کے ساتھ دلک یعنی مالش بھی کرین البتہ مسامات کھلجائینگے۔ باین ہمہ فائدہ تمریخ کا یہ ہے کہ اگر بدن مین رطوبت زیادہ ہو اُسکی تحلیل ہوجاتی ہے اور اگر تھوڑی سی رطوبت ہو بذریعہ تمریخ اور دلک کے خشک ہوجاتی ہے۔ جتنے بیمار حمیات یومیہ کے ہین کسی کو استفراغ کی ضرورت نہین ہے سوائے اسکے جو سدہ یا امتلا کی وجہ سے خواہ بوجہ تخمہ کے۔ حمی مین مبتلا ہوا اسی طرح جیسے حمی یوم استحصافیہ ہو اور اُس کا بدن مواد سے پُر ہو

فصل آٹھوین بیان مین اصناف حمیات یومیہ کے

اقسام حمیات یومیہ کے بعض قسمین احوال نفسانیہ کی طرف منسوب ہین اور بعض اقسام احوال بدنیہ کی طرف منسوب ہین اور اقسام امور خارجیہ کی طرف نسبت دئے جاتے ہین۔ احوال نفسانیہ کی طرف منسوب اتنی قسمین ہین غمی اور ہمی اور فکری اور غضبی اور سہری اور نومی اور فرحی اور فزعی۔ احوال بدنی کی طرف جو حمیات منسوب ہین اُن مین کچھ تو اُن امور بدنی کی طرف منسوب ہین جو افعال اور حرکات بدنیہ مین خواہ سکون بدنی ہین اور کچھ اقسام ایسے ہین جو افعال اور حرکات بدنی کی طرف منسوب نہین۔ جو اقسام کہ حرکات اور افعال بدنی کی طرف منسوب ہین وہ یہ ہین تعبی اور راحتی استفراغی اور اس مین حمی وجعی بھی داخل ہے اور حمی غشیہ اور جوعی اور عطشی۔ اور جو اقسام غیر افعال اور حرکات بدنی کی طرف منسوب ہین۔ اُن مین سے ایک سددی اور تخمی اور ورمی اور تشنجی۔ جو حمیات یومیہ امور خارجی کی طرف منسوب ہین جیسے احتراقی ایک تپ ہے جو احتراق شمس کی طرف منسوب ہے خواہ جو بوجہ برودت ہوا وغیرہ کے عارض ہو جسے استحصافیہ کہتے ہین یا جو نہانے اور غسل کرنے سے عارض ہو جسے اغتسالی کہتے ہین اب ہم ہر ایک قسم کو جدا جدا مع اُن کے علاج کے ذکر کرتے ہین

فصل نوین حمی یوم غمی کا بیان

کبھی بجہت حرکت روح کے بطرف اندرون جسم کے اور محتقن ہو جانے روح کے باطن مین بسبب زیادہ رنج اور غم کے حرارت بڑھ کر حمی یومیہ عارض ہوجاتی ہے **علامت** اُس کی بول کا رنگ ناری ہوجاتا ہے اور بوقت خروج بول کے اسقدر تیزی اور حدت ہوتی ہے کہ مریض اُسے بخوبی احساس کر لیتا ہے اور یہ حدت بوجہ غلبہ یبوست کے ہوتی ہے اور حرکت آنکھ مین غوض یعنی پستی عارض ہوتی ہے اور حلقے آنکھون کے بیٹھے ہوئے اور ٹھہرے ہوئے اور یہ بات تحلل کی اور سکون آنکھ کی حرکت مین بوجہ فتور اور ضعف قوی کے پیدا ہوتی ہے۔ چہرے پر زردی ہوتی ہے اس لئے کہ حرارت اندر کی طرف چلی گئی ہے اور نبض مین صغر اور ضعف پیدا ہوتا ہے اور کبھی نبض مین اندر کے صلابت بھی پیدا ہوجاتی ہے **علاج** اس کا یہ ہے کہ آبزن مین داخل کیا جائے بشرطیکہ اُس مین گرمی اور سردی معتدل ہو اور اگر اسکا ارادہ استحمام کا ہو تو آب حمام مین اُسکو ٹھہرانا چاہیئے ہوائے حمام مین اُسے ٹھہرنے کی ممانعت ہے اور بعد حمام کے مالش روغن کی اُس کے بدن مین کرائی جائے اس لئے کہ روغن اُس کے واسطے بہت نافع ہے اتنا حمام نافع نہین ہے اور مفرحات قلبیہ مین اُس کو مشغول کرنا چاہیئے کہ اُسکا استعمال کرے اور سرد مزاج کی عطر سونگھے اُس کے سینہ پر سرد تر طلا جو مرکب لعابات اور عصارات سے ہون لگائے جائین اور اُن طلاؤن مین گلاب خواہ کیوڑہ وغیرہ جو نفیس عرق ہین داخل کئے جائین۔ شراب جس مین پانی بکثرت ملا ہوا اُن کو پلائی جائے کہ اُن کیواسطے بہت اچھی دوا ہے

فصل دسوین حمی یوم ہمیہ کے بیان مین

کبھی بسبب زیادہ اہتمام کے کسی امر مطلوب کی طرف حرکت تند اور عنیف روح کو ایسی ہوتی ہے کہ اس مین گرمی بہت پیدا ہو جاتی ہے یہانتک کہ تپ واقع ہوتی ہے **علامات** اس تپ کے مشابہ علامات حمی غمیہ کے ہین لیکن حرکت آنکھ کی باوجودیکہ بوجہ تحلل کے غائر ہوتی ہے مگر بطرف خارج کے ہوتی ہے اور نبض مین ذبول اور انخفاض نہین ہوتا بلکہ نبض اگر ضعیف ہوتی ہے تب بھی کسیقدر شہوق ہوتا ہے **علاج** اس تپ کا مثل علاج حمی غمیہ کے ہے

فصل گیارہوین حمی یوم فکریہ کے بیان مین

کبھی بجہت کثرت فکر کے امور معاش خواہ معاد مین حمی ایسی عارض ہوتی ہے جیسے ہمی غمی اور ہمی ہوتی ہے مگر اس تپ مین آنکھ کی

حرکت معتدل ہوتی ہے نہ اندر کو بیٹھی ہوئی اور نہ باہر کو نکلی ہوئی مگر مائل عور اور فرو رفتگی پر ہوتی ہے اور نبض کے شہوق اور غموض میں اختلاف ہوتا
ہے مگر اکثر نبض ان دونوں کیفیت میں معتدل ہوتی ہے اور چہرے کا رنگ اس تپ میں بھی زردی مائل ہوتا ہے **علاج** اس تپ کا مثل
معالجہ حمی یومیہ کے ہے **فصل بارہوین حمی یوم غضبیہ کا بیان** کبھی بجہت زیادتی حرکت روح کے بطرف خارج کے حالت غضب میں ایک
حرارت مفرطہ روح قلبی میں ایسی لاحق ہوتی ہے کہ اُس کی وجہ سے تپ عارض ہو جاتی ہے **علامت** اس تپ کی چہرے کا سُرخ ہو جانا ہے لیکن اگر
غصہ کے ہمراہ خوف بھی ہو تو پھر چہرہ زرد ہوتا ہے اور چہرہ پر ایک بھر بھرا پن جیسے حمی یوم سہریہ میں ہوتا ہے اُسی قدر اس تپ میں ہوتا ہے
اور آنکھیں دونوں سرخ اور ڈھیلے آنکھوں کے باہر نکلے ہوئے اس لیئے کہ حرکت روح کی بطرف خارج کے شدید ہوتی ہے اور کبھی
بعض آدمیوں کو تھر تھری بھی اسی حالت میں لاحق ہوتی ہے اس جہت سے کہ اُن کے بدن میں کوئی خلط متحرک ہوتی ہے خواہ اُن کی طبیعت میں
کسی قدر ضعف ہوتا ہے اسوجہ سے تمام جسم کانپنے لگتا ہے۔ بول کا رنگ اس تپ میں سُرخ اور بر وقت خروج کے حدت محسوس ہوتی ہے۔
اور کسی قدر اُس میں چمک بھی ہوتی ہے۔ نبض اس تپ میں ضخیم یعنی گندہ اور تیلی و شاہق یعنی خوب اچھلتی ہوئی اور حرکت میں تواتر ہوتا ہے **علاج** اس تپ کا غنکے
غصے کا فرو کرنا خواہ جو حرارت غضب کیوجہ سے پیدا ہوئی ہے اُس کے مسکنات کا استعمال کرنا اور جو امور مفرح قلب ہیں از قسم حکایات مزاح آمیز اُن کی
طرف متوجہ کرنا خواہ بہت خوش آواز جن کی آواز درد ناک ہو اُن کا گانا سنانا بشرطیکہ وہ الحان خواہ راگ درد انگیز نہوں بلکہ طبیعت کو اُن کے سننے
سے محض سرور حاصل ہو خواہ کھیل اور تعب کے امور عجیبہ مثل شعبدہ وغیرہ کے اُن کی طرف مشغول کرنا اور حمام میں اچھے ہمراہیوں کے ساتھ لیجانا جس کا پانی
نیم گرم ہو اور اُسمیں حرارت زیادہ نہو اور مالش بہت سے روغن کی بدن میں کرنا کہ یہ مالش اُن کو نہایت مفید ہے اگر روغن سے بجائے کہ آب گرم
جو خالی از تسخین نہیں ہے اُس کی مالش چنداں مفید نہیں ہے۔ غذا جو بارد رطب ہو اُن کے واسطے تجویز کرنی چاہیے اور شراب کے استعمال سے بالکل احتراز
واجب ہے کہ اُن کے حق میں نہایت مضر ہے اس لیئے کہ قوت غضبی کو برانگیختہ کرتی ہے **فصل تیرہوین حمی یوم سہریہ کے بیان میں** کبھی بوجہ بیداری
کے بھی تپ عارض ہو جاتی ہے **علامات** اُسکے یہ ہیں کہ قبل از تپ کے بیداری واقع ہوئی ہو اور پلکیں بوجھل ہو جائیں اسقدر کہ آنکھیں کھول نہ سکیں اور آنکھیں
بیٹھی ہوئی نظر آئیں بوجہ تحلل رطوبات اور روح کے (جو بسبب حرارت حرکت بیداری کے پیدا ہوتا ہے) اور پپوٹے سوجے ہوئے نظر آئیں بجہت فساد غذا
کے اور کثرت بخارات جو سوء ہضم میں ہوتی ہیں اور بول میں کدورت ہو بوجہ ہضم نہونے کے نبض میں بھی ضعف ہوتا ہے اس لیئے کہ قوت بوجہ تحلل کے ضعیف
ہو جاتی ہے اور چہرا بوجہ سوء ہضم کے زرد ہو جاتا ہے اور پھر بھرا پن چہرے کا بوجہ تہیج کے اور بوجہ سوء ہضم کے عارض ہوتا ہے مگر اس تپ کی انتفاخ وجہ
اور تہیج میں سُرخی نہیں ہوتی جیسے حمی یوم غضبی میں ہوتی ہے مترجم کہتا ہے لطف عبارت کا اس مقام پر یہ تھا کہ چونکہ سوء ہضم علت زردی اور
انتفاخ چہرے کی ہے اس لفظ کو مکرر کہنا خوب نہیں مگر ایک ہی جگہ کہنے سے ذکر تہیج وجہ کا بدقت ہوتا ہے اس لیئے تکرار ہی بہتر ہے **علاج** اس تپ کا
تو دیع یعنی مریض کو بحال خود چھوڑ دینا اور تسکین حرارت اور ایسی تدبیر کرنی کہ نیند آجائے اور سر پر تریڑے بارد رطب دوا ڈالی کے اور ایسے حمام
میں لیجانا جہاں رطوبت زیادہ ہو یعنی آب حمام کا استعمال بہ نسبت ہوا کے زیادہ ہو اور غذائیں جلکے کیموس لطیف معتدل اور جید ہوں جیسے چوزہائے مرغ خواہ تیتر و غیرہ کھلانا اور کم
ایسے تلیونکی جو زیادہ طیب میں گی کریں اور شراب لیسے بیمار کو سب چیزوں سے زیادہ مفید ہو کہ بحفظ ملائی جائے بشرطیکہ درد سر نہو **فصل چودہوین حمی یوم نومی**
وراحتی کا بیان روح کے بخارات گرم اکثر تحلل ہوتے ہیں حالت بیداری میں بوجہ حرکت کے بعد اسکے جب آدمی دیر تک سوتا ہے اور راحت پاتا ہے
خصوصاً اگر اسقدر نوم یا راحت کا عادی نہو بلکہ خلاف عادت کے اسقدر نوم غالب ہو جائے وہ بخارات تحلل نہیں ہو سکتے انخیں بخارات کی وجہ سے
روح میں عفونت پیدا ہوتی ہے اور تپ عارض ہوتی ہے **علامت** اس تپ کے پہلے سے خواب اور نوم طویل واقع ہونا خصوص جنہیں اسقدر سونا

خلاف عادت ہو۔ استفراغ بخاری جو نبض سے دریافت ہوتا ہے وہ بھی اس تپ کے وجود پر دلیل ہے **علاج** تعریق ہے جھلے حمام مین تاکہ بخارات
متحلل ہون اور غسل معتدل گرم پانی سے کرنا اور غذا کم استعمال کرین کہ اُسکا مزاج بھی مائل برودت اور رطوبت کی طرف ہو اور معتدل طور پر ریاضت
کرانی اور شراب کا پلانا ضرور نہین **فصل پندرہوین حمی یوم فرحیہ کے بیان مین** کبھی زیادہ خوشی سے بھی تپ پیدا ہوتی ہے جس طرح زیادہ غضب سے
پیدا ہو جاتی ہے **علامت** اس تپ کی قریب بعلامات حمی غضبی کے ہے مگر آنکھ کا انداز مثل انداز فرحان اور دلخوش آدمی کے ہوتا ہے غضب ناک
آدمی کی چتون سے الگ ہوتی ہے اور نبض مین تواتر بھی کم ہوتا ہے **علاج** اس تپ کا علاج حمی غضبی کے قریب ہوتا ہے **فصل سولہوین حمی یوم فزعیہ
کے بیان مین** کبھی بوجہ خوف شدید کے تپ عارض ہوتی ہے جیسے بوجہ غم کے عارض ہوتی ہے اسلئے کہ خوف کو غم سے ایسی نسبت بالضد ہے جیسے نسبت
غضب کو فرح سے ہے کہ حرکت روح کی فزع اور خوف مین بطرف داخل کے ہوتی ہے اور حرکت غضب بطرف خارج کے ہوتی ہے اور یہ بھی بات ہے
کہ حرکت خوف اور غضب کی دفعۃً ہوتی ہے اور غم اور فرح کی حرکت بتدریج آہستہ آہستہ ہوتی ہے **علامت** اس تپ کی قریب علامت حمی یوم غمی کے
ہے مگر اس تپ مین اختلاف نبض کا بہ نسبت حمی غمی کے زیادہ ہوتا ہے اور تیور آنکھ کے خوف زدہ کی طرح پر ہوتے ہین **علاج** بھی اس تپ کا قریب
بعلاج حمی غمی کے ہے اور جس وجہ سے خوف زدہ ہوا ہے اُس سے بےخوف کر دینا چاہیے اور اخبار ایسے سنانے چاہئین کہ دل خوش ہو جائے شراب
بھی اس تپ مین نفع کرتی ہے **فصل سترہوین حمی یوم تعبی کے بیان مین** تعب یعنی تھک جانا کبھی ایسی شدید گرمی روح کو پہونچاتا ہے کہ افعال روح کو
ضرر شدید پہونچتا ہے لیکن فقط افعال روح حیوانی اور نفسانی کو تعب سے ضرر شدید پہونچتا ہے **علامت** اس تپ کی ایک تو یہی ہے کہ پہلے تعب پہونچا ہو
اور مفاصل خواہ جوڑ بدن کے سب گرم ہون بہ نسبت اور اعضا کے اور تھکاوٹ خواہ ماندگی اور خشکی تمام بدن مین محسوس ہو اور اکثر آخر مین جب تپ کم ہونے
لگے کسی قدر تری بدن مین پیدا ہوتی ہے بشرطیکہ تعب بوجہ ریاضت معتدلہ کے حادث ہوا ہو اور کچھ تخفیف نہ پہونچا ہو اور نہ برودت خارجیہ مانع
تعریق کی ہو اور اگر تعب شدید ہو تو بدن مین عرق خواہ تری کم برآمد ہوتی ہے اور تعب شدید کے بعد اکثر خشک کھانسی بھی پیدا ہوتی ہے کہ ریہ کی رطوبت
بھی بمشارکت اور رطوبات بدنیہ کے خشک ہوتی ہے اور نبض اس تپ مین صغیر اور ضعیف ہوتی ہے اور بیشتر بوجہ یبس کے نبض مین صلابت بھی پیدا ہو جاتی
ہے اور بول زرد رنگ اور حاد ہوتا ہے بوجہ حرکت کے جس سے ہیجان خلط مراری کا ہوتا ہے اور بوجہ تحلل کے رقیق بھی ہو جاتا ہے **علاج** اس تپ
کا راحت رسانی مریض کو تعب سے محفوظ رکھکر اور استحمام اور آبزن اور بعد حمام خواہ آبزن کے تیل کی مالش خصوصاً مفاصل پر اور کھلانا ایسی غذا کا
جس سے کیموس جید ہو اور ترطیب بھی کرے اور مقدار غذا کی اُسی قدر ہو جسے بلا دقت مریض ہضم کرے مرغ کے چوزے ہون خواہ بکری کا بچہ کم عمر خواہ
سمک رضراضی اس لیے کہ اُن کی قوت بوجہ زیادتی تحلیل کے ضعیف ہوتی ہے اس لیے اُن سے اُمید اُن غذاؤن کے ہضم کی نہین ہے جو بحال صحت
کھا کر ہضم کر لیتے تھے بلکہ اب اس سے کم غذا تجویز کرنی چاہیے۔ اسی سبب سے اگر ایسی غذا اُن کو دیجائے کہ جس کی تھوڑی مقدار سے تغذیہ کثیر حاصل ہوتا ہے
مثل اُن لحوم کے جو ہم ذکر کر چکے خواہ زردی نیم برشت انڈے کی خواہ خصیہ مرغ خانگی کے کہ ان غذاؤن کا استعمال اُن کے حق مین بہت عمدہ ہے
بعض طبیبون کی یہ رائے ہے کہ جو حمی تعبی مین گرفتار اور ماندگی کی وجہ سے بیمار ہوا اُس کے حق مین تلطیف تدبیر یعنی کمی غذا کی بہت مناسب ہے بہ نسبت
اور بیمارون کے اور یہ رائے صائب نہین ہے۔ اگر کمی غذا سے کمی مقدار غذا مراد ہے گو تغذیہ اُسکا زائد ہو تو صحیح ہے ورنہ غلط ہے۔ تر فواکہ ایسے بیمار کو
دینا بہت ضرور ہے جیسے انار امرود سیب انگور ترش۔ اور شراب کثیر المزاج جسمین زیادہ ملا ہوا اُسکا پلانا بھی جائز ہے اگر خوگر شراب کا نہین تو شربت
شکر خواہ مصری وغیرہ خواہ آب انار آب سیب پلانا چاہیے اسکے بدن مین تیل کی مالش بہ نسبت اور بیمارون کے زیادہ چاہیے تاکہ اسکے اعضا خواہ مفاصل
جو خشک ہو گئے ہین اُن مین ترطیب حاصل ہو اور جو اعضا اور مفاصل مین جو تمدد خواہ تناؤ واقع ہوا ہے وہ برطرف ہو جائے بذریعہ تمریخ دہن کے دو غرض بنفشہ

کا ملنا سب سے افضل ہے اور تمام بدن میں روغن کی مالش کرنی چاہیے خصوصًا سر اور گردن اور مہرے پشت کے اور سب مفاصل کی خصوصًا بعد حمام کے مالش ان اعضا کی بہت مفید ہے اس بیمار کے بچھونے خوب نرم چاہئیں اور کپڑے خوشبودار مکان معطر کر دینا واجب ہے۔ اگر بعد حمام اور مالش کے بغرض بنظر کسی بقیہ کے رائے طبیب کی ہو دوبارہ حمام کرنا چاہیے اور تمریخ آبزن وغیرہ جو جو تدبیریں اوپر بیان ہوئیں سب کو دوبارہ کرنا بنظر احتیاط کچھ ممنوع نہیں ہے

فصل اٹھارویں حمی یوم استفراغی کا بیان کبھی جب اخلاط مضطرب ہوکر بذریعہ اسہال کے خارج ہوتے ہیں اسوقت حرکت شدیدہ جو روح میں پیدا ہوتی ہے اس کے اشتعال سے روح میں ایسی حرارت پیدا ہوتی ہے کہ تپ واقع ہوتی ہے اور اشتعال حرارت اکثر تو اسی وجہ سے ہوتا ہے کہ بعد اسہال کے ایک ماندگی پیدا ہوتی ہے اور کبھی ادویہ مسہلہ مثل تربد اور سقمونیا کے بھی چونکہ گرم بالطبع ہیں اُن سے بھی حرارت پیدا ہو جاتی ہے کبھی چونکہ فصد کی وجہ سے ہمراہ خون کے رطوبت اور دمویت ابخرہ کی زائل ہو جاتی ہے اور اس وجہ سے دخانیت اور صفراویت کا غلبہ اُن بخارات پر ہوتا ہے حرارت تپ کی پیدا ہو جاتی ہے **علاج** اس تپ کا اول تو یہ ہے کہ حابس چیزیں جن سے اطلاق طبیعت اور روانی اخلاط کی موقوف ہو استعمال کیجائیں اور ان چیزوں کو ہم اسہال و حبس کے ابواب میں بخوبی بیان کر چکے ہیں اور غذا ایسی دینی چاہیے کہ علاوہ تبرید اور ترطیب کے جسقدر ہضم ہو اس سے زیادہ قوت بخشے اور مراد یہ ہے کہ سریع الہضم مقوی ہو اور ترطیب اور تبرید کا فائدہ بخشے اور غذا میں بھی قابضات کی شرکت مناسب ہے مثل آب انار ترش خواہ آب سیب وغیرہ کے معدہ پر ضماد حابس لگائیں اور نطول مقوی جو بالفعل گرم ہو ٹھنڈا نہو استعمال کریں بلکہ شیر گرم نطول کا بھی استعمال جائز نہیں اسلیئے کہ جو چیز شیر گرم ہوتی ہے وہ مرخی اور محلل القوت بھی ہوتی ہے اور رفع قبض میں معین ہوتی ہے اور یہاں قبض درکار ہے منجملہ تراکیب نسخہ قابض کے مناسب اس مقام کے یہ ہے کہ ایک کپڑا روغن ناردین خواہ کوئی اور روغن جو اس سے بھی زیادہ سرد ہو اور خوشبو ہو اسمیں ڈبو کر نچوڑیں کہ بہت سا تیل تو نچوڑنے سے نکل جائے اور اُس کو معدہ پر رکھے اور قلب اور جگر پر ایسی چیزوں سے ضماد کریں جو تبرید کرتی ہیں جیسے صندل گلاب وغیرہ

فصل انیسویں حمی یوم وجعیہ کے بیان میں درد کسی مقام پر کیوں نہو کبھی روح میں ایسی گرمی اس سے پیدا ہوتی ہے کہ منجر بحمی وجعیہ ہو جاتی ہے **علامت** اُس کی یہی ہے کہ سر یا آنکھ خواہ دانت خواہ مفاصل اور اطراف یا قولنج اور بواسیر میں درد ہو اور اور قسم کے اوجاع جو دنبل وغیرہ کی جہت سے ہوتے ہیں **علاج** پہلے ازالہ درد کی تدبیر کریں جس طرح ہر ایک کی تدبیر مقام خاص میں اُس کے لکھی ہے اُس کے بعد حمی کا علاج مثل حمی تعبیہ کے کرنا چاہیئے اگر شراب پلانے سے زیادتی درد کا خوف ہو ہرگز نہ پلانی چاہیئے

فصل بیسویں حمی یوم غشیہ کے بیان میں جس شخص کو غش آتا ہے کبھی بوجہ اضطراب حرکت روح کے ایسی گرمی پیدا ہوتی ہے کہ اس گرمی سے حمی لاحق ہو جاتی ہے اور مستبعد ایسا ہونا ہے کہ بعد زوال غش کے خطرے کی تپ باقی رہتی ہے **علامت** اس تپ کی یہی ہے کہ قریب حالت غشی کی ہوتی ہے اور قوت بالکل ساقط ہوتی ہے اور کبھی اور ایسے تپ کی علامت جس سے سقوط قوت ہو جائے نہیں ہوتی یعنی وہ تپ کہ حمیات یومیہ سے خارج ہو اسلیئے کہ حمیات یومیہ میں کوئی ایسی تپ نہیں ہے جسمیں سقوط قوت کا ہو سوائے اس تپ کے۔ اور نبض کا حال اس تپ میں نہایت مختلف ہوتا ہے کبھی جب برودت غالب ہوتی ہے نبض سے ساقط ہو جاتی ہے کبھی جب غلبہ حرارت کا ہوتا ہے نبض میں سرعت پیدا ہو جاتی ہے اس تپ کی نبض مشابہ نبض اصحاب ذبول کے ہوتی ہے وہ ذبول شدید جسمیں خشکی جلد کی بہت غالب ہوتی ہے جیسے دق کا بیمار اور مشابہت اس نبض کو اصحاب ذبول کی نبض سے صلابت اور دودی ہونے میں ہوتی ہے **علاج** اس تپ کا پہلے غشی کا علاج اور غذا جو زود ہضم ہو اور جسکا کیموس جید ہے کھلائیں جسکا ذکر اوپر ہو چکا اور اگر احتیاج ہو تو شراب پلائیں اور اسکا کچھ خوف نکریں کہ لیکن تسخین سے حرارت زیادہ ہوگی جب بیمار کو غشی سے افاقہ ہو جائے اور تپ غشیہ حمی ذبول سے باقی رہے اُسکا علاج بموجب اُس قاعدہ کے کیا جائیگا جو قاعدہ تبرید اور ترطیب کا ہے

فصل اکیسویں حمی یوم

جوعیہ کے بیان مین کبھی حرارت بخارات بدن کی تیز ہو جاتی ہے اگر غذا نہ پہونچے اور اسوجہ سے تپ عارض ہوتی ہے نبض اس تپ مین ضعیف اور
صغیر اور بتدریج مائل بصلابت ہو جاتی ہے **علاج** اس تپ کا پہلے غذا دینا اگر تپ موجود ہو تو آش جو مین آب کدو خواہ پالک کا ساگ یا اور سرد تر بقول
کا استعمال کرانا چاہیئے اور غذا مین اس بات کا ضرور ہے کہ اُن سے کیموس جید پیدا ہو اور قوت دار غذا بھی ہو اور بعد ازان حمام کیوایا جائے اور
اُس کے سر پر نیم گرم پانی بکثرت ڈالا جائے اور ایسے پانی مین بٹھلایا جائے اور بدن مین روغن بنفشہ خواہ روغن گل اور روغن کدو کی مالش واسطے ترطیب
کے کرنی چاہیئے **فصل بائیسوین حمی یوم عطشیہ کے بیان مین** یہ تپ اعراض مین قریب حمی جوعی کے ہے اور پیاس کی وجہ سے اسکا پیدا ہونا
بہ نسبت حمی جوعیہ کے زیادہ قریب لوجود ہے اسلیئے کہ پانی نہ پہونچنے سے جو حرارت قوی بخارات کی فرو ہو گی تو ضرور تپ پیدا ہو گی **علاج**
ٹھنڈا پانی پلانا اور آب لو اور تخم ہندی خصوصاً آب انار کا زیادہ استعمال کرین اور آبزن سے ترطیب ان کی ضرور کرین اور اگر ممکن ہو یعنی ضرر کا گمان
نہو تو آب سرد سے غسل کرائین **فصل تئیسوین حمی یوم سددیہ کے بیان مین** سُدہ کبھی جلد کے مسام مین پڑتا ہو بوجہ سوختگی جلد کے حرارت جسم سے
بوجہ اس کے کہ دھونا جلد کا بہت کم ہو اور بکثرت گرد وغبار آلودہ ہونے سے جلد کے اور بوجہ پہونچنے برودت غسل کے اور مجفف پانی مین نہانے سے
جیسے پھٹکری ملی پانی سے کوئی نہائے اور آفتاب کی سوزش سے جو احتراق جلد کا ہوتا ہے کہ جلد مثل کوئلے کے پوست مین ہو جاتی ہے اور کبھی
سُدہ ریشہ ہائے عروق اور اُن کے سولئے مین بھی پڑتا ہے اور رگون کے منھ مین بھی اور جو مابین رگون مین ہین اُن مین سُدہ پڑتا ہے حمی یوم سددی
مین یہی پچھلا سُدہ مراد ہے مسامات کا سُدہ یہان مراد نہین ہے۔ اس قسم کے سُدہ پڑنے سے کبھی تحلل کم ہو جاتا ہے تو امتلاء عروق بڑھ جاتا ہے
اور زیادہ دیر تک امتلاء سے احتقان بخارات پیدا ہوتا ہے اور تنفس مین کمی کی وجہ سے ارواح مین حرارت پیدا ہوتی ہے اور بخار گرم زیادہ
جمع ہوتے ہین کہ تحلل نہین ہوتے ان وجوہ سے حرارت مفرط پیدا ہوتی ہے جبتک اس حرارت کا اشتعال لطیف اجرام مین یعنی روح مین رہتا ہے
تب یوم سددیہ پیدا ہوتی ہے اور اگر حرارت روح سے بڑھ کر خون تک پہونچے سونوخس عارض ہوگی اور آیندہ اوراق مین اس تپ کا بیان کیا
جائیگا کہ سونوخس اُن حمیات خلطیہ مین داخل ہے جنمین تعفن اخلاط نہین ہوتا ہے بلکہ محض اشتعال حرارت اور غلیان خون اور سخونت زائدہ کا اثر یہ تپ ہے
اگر یہی اشتعال جس سے حمی یوم سددی خواہ سونوخس عارض ہوتی ہے اور اسقدر بڑھ جائے کہ سدہ قوی پڑے اور اُس مین عفونت حاصل ہو اور تنفس
مسدود ہو جائے تو اور تمام حمیات عفونت کی طرف انتقال ہو جاتا ہے اور ایسا سدہ جو موجب حمی عفونت کا ہو یا بوجہ کثرت اخلاط اور خصوصاً
خون بلغمی کے ہوتا ہے۔ یا بوجہ غلاظت اخلاط کے ہوتا ہے خواہ اخلاط کی لزوجت سے۔ یا اس سبب سے کہ کوئی شے اسباب سدہ سے نفس اعضا مین جو بمنزلہ
آلہ تنفس ہین واقع ہوئی ہو مثلاً اینکہ نقطہ مجری تنفس مین یہ سبب پیدا ہوا ہے جیسے کہ برودت منقبضہ اعضا مین پیدا ہو خواہ ایسا ورم پیدا ہو کہ راہ مین
تنگی واقع ہو جائے خواہ کوئی چیز زائد مثل گوشت وغیرہ کے پیدا ہو جائے یا اور کوئی سبب نفس اعضا مین حادث ہو جائے جنکا ذکر فن کلیات مین ذیل
موجبات سدہ تام مین ہو چکا ہے اس مقام کو یاد کرنا چاہیئے۔ یہ حمی حمیات یومیہ مین ایسی ہے کہ جسکا انتقال دق کی طرف نہین ہوتا ہے خواہ بہت کم ہوتا
ہے اسلیئے کہ بدن اس تپ مین کثیر المادہ ہوتا ہے اسی حمی سددیہ مین تشنگی اور لزوم حرارت اور التہاب اور رنگ قارورہ متوسط درمیان ناری اور نیم
کے بنسبت یہی تپ ایسی ہے کہ عرق اسمین بدبوی برآمد ہوتا ہے اور حمیات خلطیہ سے جسقدر یہ تپ مشابہ ہے اور کوئی حمی یومیہ اسقدر شبیہ نہین
ہے یہ تپ ایسی ہے کہ تیسرے دن تک باقی رہتی ہے اور کبھی چار یا پانچ روز کے بعد زائل ہوتی ہے اور سدے بکثرت پڑ جائین اور قوی ہون اور انمین
تکاثف خواہ احتقان خارج بدن سے ہو۔ اگر سدے کم ہون تو زوال اس تپ کا بہت جلد ہوتا ہے بشرطیکہ علاج اور اطاعت مریض مین
شناخت مرض مین خطا واقع نہو۔ یہی تپ حمیات یومیہ مین ایسی ہے کہ بعد زوال کے پھر پلٹ آتی ہے بوجہ باقی رہنے بعض سدون کے جو علت مرض واقع

ہے اسوجہ سے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ اس تپ کیواسطے نوبے سفر نہین - اور یہی تپ اکثر منتقل بطرف برد اور قشعریرہ کے ہوتی ہے اسوقت گمان ایسا ہوتا ہے کہ یہ تپ عفونت کی طرف منتقل ہوگئی حمی سدی اگر لبعد فصد کے بائین جانب مین بدن کے درد پیدا کرے بدون اعادہ فصد کے کوئی چارہ نہوگا خصوصًا کہ بعد فصد کے تپ زائل ہوجائے اور درد قائم ہے **علامات حمی یوم سدی** کے جسوقت حمی یوم عارض ہو اور اسکا کوئی سبب ظاہری اور مادی دریافت نہو سکے اور زمانہ انحطاط اسکا طولانی ہو تو فورًا معلوم کرنا چاہیئے کہ حمی سدیہ ہے خصوصًا اگر انحطاط بدون استفراغ نداوت کے واقع ہو اس تجویز مین یاد قوت ہوتی ہے اگر بدن مریض ممتلی ہو کہ اس مین خون کی کثرت ہو اور بکثرت پیدا ہوتا ہو خواہ اخلاط اس بدن کے غلیظ اور لزج ہون فرق درمیان ان دو صورتون کے یعنی امتلاء خون اور امتلاء اخلاط غلیظہ سے جو تپ واقع ہوئے ہے کہ جو حمی سدی بوجہ کثرت اخلاط از جہ غلیظہ کے پیدا ہوگی اسپر علامات خاصۂ ان اخلاط کی دلالت کرینگے اور بدن مین انتفاخ اور تمدد اور سرخی منھ کی اور پر ہونا رگون کا خون سے اور باقی علامات کثرت خون کے نہونگے - اور جو تپ بوجہ کثرت خون کے سدہ پڑکر پیدا ہوئی ہے اسمین علامتین امتلاء خون کی شلًا سرخی چہرہ اور پُری رگون کی خون سے اور پھولنا منھ کا خواہ تمدد وغیرہ جتنے علامات کثرت خون کے ہین بدن مین ظاہر ہونگے اگر سدے بہت سے پڑجائین نبض صغیر ہوجائیگی اور اگر افراط سددن کی نہو صغیر ہونا نبض کا کچھ ضرور نہین **علاج** اس تپ کا یہ ہے کہ اگر بسبب کثرت اخلاط خواہ بوجہ کثرت خون کے حمی سدی پیدا ہوئی ہے تو فصد اور استفراغ مین اخلاط کی جلدی چاہیئے اگر بعد فصد کے پھر تپ نہو تو اس سے بہتر کیا ہے اور اگر بعد فصد کے پھر تپ عارض ہو پھر بدون اس خوف کے کہ انصباب مواد قلب وغیرہ کی طرف نہ ہوجائے دوبارہ فصد لینا مناسب نہین ہے بلکہ فصد مین انتظار نضیج کے توقف بہتر ہے اسواسطے کہ فصد سے اجرائے اخلاط کا ہوتا ہے اور اخلاط صالحہ اخلاط فاسدہ سے ملکر فساد شدید پیدا کرتے ہین - اگر بدون دوبارہ کھولنے فصد کے چارہ نہو یعنی شلًا ضرر پہونچنا بطرف قلب وغیرہ کے متیقن ہوجائے اسوقت پھر دوبارہ کھولنے مین تاخیر کچھ ضرور نہین اور استفراغ اخلاط بھی کرنا چاہیئے بعد فصد اور استفراغ کے استعمال ایسی چیزون کا چاہیئے کہ تفتیح سدہ کی کرین اور مجاری کو مواد خواہ سددن کی آلائش سے پاک کرین - قبل از استفراغ کے تفتیح سدہ اور تنقیہ مجاری کی طرف مبادرت کرنی جائز نہین ہے اس لیے کہ یہ بات اکثر سبب اس قباحت کا ہوتی ہے کہ جذب اخلاط دفعۃً بطرف مجاری کے ہوتا ہے اور بعد جذب یہ اخلاط اُن مجاری مین بستہ ہوجاتے ہین اور اس امر مین بہت سے خطرے پیدا ہوتے ہین بلکہ اکثر سدے زیادہ ہوجاتے ہین اگر مواد غلیظ بدن مین ہون خصوصًا اگر کسی بدن کے منافذ تنگ مخلوق ہون علاوہ براہ فصد اور استفراغ خود بھی کبھی ان فضول دخانیہ کو (جو مورث بستگی اخلاط ہوکر سبب حدوث تپ کی ہوتی ہین) نکال دیتی ہے اور اُن اخلاط کو عفونت سے باز رکھتی ہے خصوصًا اگر فصد مین اخراج خون کا اتنا مبالغہ کیا جائے کہ اُس کے بعد مریض قریب بغشی ہوجائے اگر کثرت اخلاط سبب عروض اس تپ کا نہو بلکہ ایسا دریافت ہو کہ سدہ بوجہ غلاظت اور لزوجت اخلاط کے پڑا ہے تو پھر اسوقت فصد اور استفراغ ایک امر زائد تجویز کرکے کچھ اُن کی طرف حاجت نہوگی بلکہ فقط تفتیح سددن کی حاجت ہوگی - تفتیح ایسے وقت مین جلا دینے والی دوا خواہ غذا سے کرنی چاہیئے اور چونکہ بیماری گرم تپ کی ہے اس جہت سے جو گرم چیزین جلا دینے والی ہین اُن کا استعمال تو کسی طرح جائز نہین ہے بلکہ شل سکنجبین سادہ اور آخر درجہ تک سکنجبین بزوری کا مضائقہ نہین ہے اور آب کاشنی سے آب بادیان تک استعمال ہوسکتا ہے - اور غذا ایسی دینی چاہیئے جو فضول کو دھوڈالے اور جلا دے اور اسمین لزوجت نہ ہو جیسے کشک جو اور شکر مین یہ لطف ہے کہ باوجود غذائیت تفتیح اور جلا بھی کرتی ہے - اگر شکر کشک شعیر مین آمیز کرکے کھائین تو کچھ مضائقہ نہین ہے بعد استفراغ اس مادہ کے جسکا استفراغ واجب ہو خواہ بعد تفتیح سدہ کے جہان تفتیح ضرور ہے یہ بھی ملاحظہ کرنا ضرور ہے کہ ان دونون تدبیرون سے تپ مین کسی قدر افاقہ ہوا خواہ اگر نوبت آتی تھی تو استفراغ خواہ تفتیح کے بعد جو نوبت واقع ہوئے ضعیف ہے اور اسی طرح بول کو دیکھنا چاہیئے کہ ان تدبیرون کے بعد عدیم النضج مائل بطرف اعتدال قوام اور رسوب اور لون کے ہوا اور نبض کو معاینہ کرنا چاہیئے کہ اب عفونت پر اس کو دلالت بھی ہے یا نہین - اگر یہ فوائد

ان تدبیرات سے حاصل ہون بدستور تدبیر مذکور جاری کرکے تیسرے روز بعد اس نوبت کے جو خفیف ہوئی ہے مریض کو حمام مین داخل کرنا چاہیئے ایسے وقت جسمین نوبت کے واقع ہونے کا گمان نہو اور پانچ گھنٹہ کا زمانہ کم سے کم وقت نوبت مین باقی ہو اور اس مین بدن مین روغن کی مالش اور جو چیزین باعتدال جلا دیتی ہین اُن کی مالش کرنی چاہیئے اور وہ چیزین آرد باقلے سے شرکے آٹے تک استعمال کرنا جائز ہے خواہ ملتھی پسی ہوئی اور زراوند سائیدہ کہ اُسمین کسیقدر شہد اور پانی ملایا جائے اگر اس سے زیادہ تیز چیز پر جسارت کیجائے تاکہ زیادہ جلا حاصل ہو تو پھر کف بورہ ارمنی کے ملنے سے خوب جلا حاصل ہوگی اگر یہ بات دریافت ہو کہ حمام مریض کی طبیعت مین کچھ تغیر مضر پیدا کریگا اور قشعریرہ پیدا ہو تو بقدر چشم زدن اُسکو حمام مین ٹھہرانا چاہیئے اس لئے کہ یہ سُدہ اُس قسم کا نہین ہے جس کی حمام تفتیح کرے اور کھولدے جسوقت مریض حمام سے برآمد ہو اُسے کھانے پینے کی چیزین نہ دینی چاہئین جبتک پورا اطمینان اس بات کا نہو کہ وقت تپ کے نوبت کا گذر گیا اور اب تپ لاحق نہوگی اگر مریض کی ایسی کیفیت ہو کہ بے کچھ کھائے ہوئے صبر نہین کرسکتا ہے بجائے غذا ایسی تر چیز پلائین کہ جس سے تفتیح سدہ ہو جائے جیسے پتلا آش جو کہ اسمین پانی زیادہ ہو اور جو کم ہون اور خوب پکایا جائے تخم کرفس بقدر حاجت ملاکر پھر اگر نوبت عود نہ کرے دوبارہ حمام کرانا چاہیئے بشرطیکہ مریض کی خواہش اس بات پر ہو اور اسکو غذا دینی چاہیئے اور اگر تپ کا دورہ ہو اگر پہلی نوبت سے کم اور بول جلد الاوصاف ہو اس معالجہ کی صحت پر اعتماد کرنا چاہیئے اور جاننا چاہیئے کہ اب سدے اس کے بدن مین کم باقی رہے اور بعد زوال اس خفیف دورے کے مثل سابق کے علاج کرنا چاہیئے اور غذا دینی چاہیئے اگر دورہ بلا خفت مثل سابق کے ہو خواہ سابق سے قوی تر ہو اور بول جیسا اچھا ہونا چاہیئے ویسا نہو تو مرض نے حمائے عفونت کی طرف انتقال کیا ہوگا اُس کا علاج وہی ہے جو حمیات عفنہ مین آیندہ مذکور ہوتا ہے

فصل چوبیسوین

حمی یوم تخمی امتلائی کے بیان مین کبھی بوجہ تخمے اور بدہضمی کے بخارات ردی پیدا ہوتے ہین جنمین اشتعال حرارت ہو کر روح مین ایک بھڑک پیدا ہوتی ہے اس جہت سے تپ عارض ہوتی ہے خصوصًا وہ بدن کہ صفراوی مزاج ہون اور وہ بدن کہ جن کے مسامات تنگ ہون اس لیئے کہ اکثر فضول ایسے بدن سے بطور ابخرہ دخانی اُٹھتے ہین اور متعفن ہوتے ہین اور انھین کھٹی ڈکارین کم ہوتی ہین . زیادہ تر مستعد حمائے تخمی کے وہ لوگ ہین جو بعد بدہضمی کے کسی قسم کی ریاضت کرتے ہین خواہ حرکت زیادہ کرتے ہین یا دھوپ مین زیادہ ٹھہرتے ہین اور تخمے کے حمام مین نہاتے ہین اسوجہ سے انمین بخارات دخانی کی کثرت ہوتی ہے خصوصًا جسوقت اُن کے بدنون مین کسی قسم کا درد ہو یا چنگ ہو خاص کر یہ درد اگر اُن کے احشا مین ہو اور جن مین مادہ کھٹی ڈکار کا ہوتا ہے اُن کے بدن مین اکثر تپ امتلائے تخمی پیدا ہوتی ہے اور اگر پیدا ہوتی ہے تو نہایت ضعیف ہوتی ہے بلکہ ہرگز نہین پیدا ہوتی ہے میرا گمان یہ ہے کہ اگر کھٹی ڈکار کے ساتھ تپ ہو اسکا سبب سوائے تخمہ کے اور کوئی چیز ہوگی اور یہ لوگ جسوقت ان کی طبیعت ملین ہو جائے بہت اُن کو فائدہ ہوتا ہے اور اُن کی تپ دور ہو جاتی ہے اس لیئے کہ فضلۂ دخانی بسبب استفراغ فاسد غذا کے کم ہو جاتا ہے . انمین سے جس کی طبیعت مین حبس ہو اور جسکی طبیعت ملین ہو ان دونون کے علاج مین فرق ہے جس کو تپ بسبب تخمہ کے عارض ہوئی ہو اور دو مرتبہ اجابت نرم واقع ہو یا تین مرتبہ بعد اس کے اُس کی فصد لیجائے اسہال قوی اُس کو عارض ہوگا اور بیشتر وہ اسہال کبدی مین مبتلا ہوگا - اسہال کبدی کی دلیل اس مقام پر بعد فصد کے خفقان عارض ہونا اور زبان کا سیاہ ہونا ہے . اکثر اعراض حمی امتلائی اور اکثر اعراض حمی تخمی کے حمائے مطبقہ سے مشابہ ہو جاتی ہین کہ دونون کی آنکھین اور چہرے نہایت سُرخ ہو جاتے ہین اور التہاب شدید عارض ہوتا ہے نبض عظیم اور سریع ہو جاتی ہے قارورہ سُرخ ہو جاتا ہے مگر نہایت درجہ یہ کیفیت تین دن تک باقی رہتی ہے - یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ حمائے تخمی کبھی چار دورے خواہ سات دورے تک آتی ہے اور پھر حمائے یوم کہلاتی ہے لیکن نبض اس تپ مین صحیح رہتی ہے علامتین اس تپ کی ڈکار کا بدل جانا کھٹی ڈکار کی طرف خواہ ترشائے دخانی کی طرف ہے جب ڈکار صاف آئینگے صحت کی دلیل ہوتی ہے اور بول ان لوگون کا عدیم النضج مائی ہوتا ہے اور اگر تخمہ یا فساد ہضم بسبب زیادہ جاگنے کے عارض ہوا ہو اُن کے چہرہ پر

پھر بجرابٹ ہوتی ہے اور اُن کی پلکیں بھاری ہو جاتی ہیں **علاج** اس تخمے کا مریض دو حالت سے خالی نہیں یا اُس کی طبیعت نرم نہیں ہوتی ہے یا نرم ہوتی ہے
اگر طبیعت ملائم نہ ہو تو بھی مناسب ہے کہ نرم کیجائے اور اگر کسی قدر طعام یعنی فضلہ طعام معدہ میں باقی ہو تو واجب یہی ہے کہ پہلے اُس کو قے کرائیں اس کے بعد
ایسی دوا دیں کہ طبیعت نرم ہو جائے اور یہ بھی خیال کریں کہ ثقل یہ بیمار کس مقام پر مبتلا ہے اور اسکا استفراغ حقنہ اور حمول سے مناسب ہے یا پینے کی دوا
سے تاکہ دفع اُسکا سہل ہو جائے اور اگر معدہ سے اوپر یہ نیچے اُتر آئے اور ہضم ہو جائے ان سب چیزوں میں رائے کے صائب ہونے پر ڈکار کی کیفیت
دیکھنی اچھی بات ہے کہ بیشتر اگر طعام معدہ کے اوپر ٹھہرا ہوا ہوتا ہے اور قے دشوار ہوتی ہے تپ کی طرف کچھ التفات نہیں کرتے معجون فلافلی جو نہایت
گرم ہے کھلائی جاتی ہے تاکہ غذا منحدر ہو جائے اور ہضم ہو کر اُتر آئے خواہ اس معجون سے کم قوت کا معجون مثل جوارش کمونی وغیرہ کے استعمال
کرتے ہیں یا تلطول وضماد ہاضم جو باب ہضم میں معروف ہیں ضماد طلین جو باب اطلاق میں بیان ہو چکے اُن کا استعمال کرتے ہیں جسوقت غذا منحدر
ہو جائے یا تو بجنسہ خود نکل آتی ہے یا باعانت حمول کے نکالی جاتی ہے اور اتنی دیر بیمار کو بھوکا رکھتے ہیں کہ پھر شبہ بطلان تخمہ میں باقی نہ رہے اس کے بعد غذائے
سبک سریع الہضم جید الکیموس کھلاتے ہیں اور اگر بھوکا بیمار سو جائے تو تخفیف امتلا اسیقدر تدبیر سے دفع ہو جاتی ہے۔ اگر طبیعت نرم ہو دیکھنا چاہیئے کہ جو تپ
براہ براز دفع ہوتی ہے وہی چیز ہے جو فاسد ہو گئی یا نہیں اگر وہی چیز ہو تو جنبش نہ کرنا چاہیئے جبتک کہ سب کا اخراج نہ ہو جائے اور انتظار انحطاط نوبت
کا کرنا چاہیئے اگر تپ میں کمی ہو تو اسوقت حمام میں لیجانا چاہیئے اور بعد استحمام کے غذا دینی چاہیئے مگر اسکے ضعف قوت نے بہت تنگ حالی لاحق کی ہو
اُسوقت حمام نکرانا چاہیئے بلکہ اس کو غذا دینی چاہیئے اور تقویت معدہ کی ایسی چیزوں سے کرنی چاہیئے جو معلوم ہیں اور بعض ان دواؤں کی باب اسہال میں
مذکور ہو چکی ہیں اُن میں سے ایک یہ بھی ترکیب ہے کہ پشمی کپڑا روغن زیتون جسمیں تھوڑی سی افسنتین شریک ہو ڈبوئیں یا روغن ناردین بعد اُس کے اسے
نچوڑیں تاکہ اکثر روغن اس میں سے جدا ہو جائے اور معدہ پر رکھیں اگر گرانی شکم متصل باقی رہے اور جو چیز نکلے وہ شے فاسد نہ ہو تو روغن سفرجل عمدہ تازہ
اس صفت کا استعمال کریں گے جیسا بیان روغن زیتون کا اوپر کیا گیا اور روغن مصطگی بھی جائز ہے ایضاً روغن ناردین کے استعمال میں اُن کے واسطے کچھ قباحت نہیں
کبھی قیروطی کا بھی استعمال مناسب ہوتا ہے یعنی انہیں روغنوں کو بطور قیروطی استعمال کرتے ہیں جسوقت مریض کی حالت ایسی ابتر ہو کہ اسکے پیٹ پر بندش نہو سکے
کبھی احتیاج اُن قوی ضمادوں کی ہوتی ہے جنکا بیان ہیضہ کے باب میں کیا گیا اور فواکہ جیسے آب انار یا آب بہی خواہ آب سیب بھی پلانا مریض کو دل خوش
کرتا ہے اور غذا اُسکی سبک سریع الہضم مثل خصیہ مرغ خانگی خواہ سمک رضراضی تجویز کرنی چاہیئے اور غذا کے پیشتر کسی قدر فواکہ عصارات مثل عصارہ انگور
یا رب قابضہ کے دینی چاہیئے۔ اگر اُن کی خواہش طعام باطل ہو جائے اُس کو پیدا کرنا چاہیئے اس تدبیر سے جو سقوط اشتہا کے باب میں بیان کی گئی
خصوصاً اُن غذاؤں سے جسمیں سرکہ کی شرکت ہو۔ جب ان تدبیروں سے فراغت ملے اور معدہ کی اصلاح بخوبی ہو جائے کچھ مضائقہ نہیں ہے کہ کسی
جوارش قوی کا استعمال کرائیں جو ہاضم اور مقوی معدہ اور مفتح سدوں کی ہو استعمال بعد زوال تپ کے کرنا چاہیئے بعد ازانکہ اعراض تپ کے زائل
ہو جائیں فصد کے بارے میں تجویز مناسب یہی ہے کہ اس تپ میں فصد کی عجلت نہ چاہیئے جبتک کہ تپ مانہ انحطاط کو نہ پہنچے اور بعد انحطاط کے استعمال
فصد کا جائز ہے۔ سب سے بہتر جو چیز کہ مریض کو بروقت ارادہ فصد کے پلائی جائے آش جو ہے اور غذا جسمیں انگور اور کدو اگرچہ کم ہوں داخل ہوں
اُس کی خوابگاہ ٹھنڈی تجویز کرنی چاہیئے اور سونگھنے کی چیزیں بھی ٹھنڈی چاہیئں اور اگر قرص کافور اُسکے واسطے تجویز کیا جائے تو اسمیں راوند شریک
نکرنی چاہیئے اسواسطے کہ زبان سیاہ ہو جائے گی **فصل چھبیسویں حمی یوم ورمی کے بیان میں** اندرونی اورام کے تابع جتنی تپیں ہوتی ہیں وہ
سب عفنہ ہوتی ہیں اور بیشتر اُن کے ہمراہ دق بھی ہوتی ہے اور وہ تپیں اقسام حمیات یومی سے نہیں ہیں۔ مگر ظاہری اورام جیسے دمل خواہ اور کوئی جراحت
یعنی پھوڑے کی قسم سے جو اعضائے ظاہری میں پیدا ہوتے ہیں خصوصاً اورام اُن ہڈیوں کے جو اعضائے غددی میں ہوتے ہیں خواہ اورام کو شقوق کے

جن کا نام رخورہ ہے جیسے وہ ورم جو بن ران میں فضول کبد خواہ بغل میں فضول قلب سے حادث ہوتا ہے خواہ وہ ورم جو بن گوش فضول دماغ سے حادث ہوتا ہے ان سب ورموں کی جہت سے تپ عارض ہوتی ہے اس ورم سے تپ کا عارض ہونا دو حال سے خالی نہیں یا تو مادہ ان اورام کا ہی قلب تک ہو نچکر اپنی گرمی سے نقطۂ دل کو گرم کرے یا اس میں عفونت بھی پیدا ہو پس اگر گرمی پیدا کرے تو جو تپ اس سے عارض ہوگی از قسم حمیات یومی ہوگی۔ اور اگر گرمی مع عفونت کے پیدا ہو تو یہ تپ حمیات اورام باطنی میں سے ہوگی اکثر جو تپیں کہ تابع اورام خارجی کی ہیں تابع اسباب ظاہری کی ہوتی ہیں قروح اور جرب سے خواہ اوجاع خواہ ضربات اور سقطات کہ مواد ان قروح کی طرف دفع ہوکر اثنائے راہ میں قریب گوشت نرم کے محتبس ہو جاتا ہے بس یہ تپیں حمیات یومی کہلاتی ہیں۔ اکثر جو حمیات تابع ورم کی ایسے ہوں کہ ان اورام کے اسباب سابق سے مثل امتلاء اور سدی وغیرہ کے موجود ہوں وہ حمیات عفنہ ہیں اور اکثر اورام کے تابع حمیات یومیہ جب ہوتی ہیں کہ حمیات بمنزلہ تابع اور فرع کے ہوں اور اورام بمنزلہ اصل کے ہوں اور انھیں اورام میں حمیات عفونت اکثر اسیوقت ہوتے ہیں جب حمیات بمنزلہ اصل کے ہوں اور ورم حمیات کے طبیعت سے پیدا ہوا ہو۔

اور کبھی جب بعد ورم کے عفونت پیدا ہوتی ہے تو امر بالعکس بھی ہو جاتا ہے انھیں حمیات ورام کو حمیات جنبیہ کہتے ہیں یومیہ ہوں خواہ عفنہ حمیات یومیہ یہ اکثر تابع اورام دموی کے ہوتے ہیں اور کبھی تابع ورم حمرہ وغیرہ کے بھی **علامات** جتنی علامتیں اوپر مذکور ہوئیں ہی اس تپ کی علامت ہیں کہ پہلے ورم ہوتا ہے اور چہرہ سُرخ ہوکر بھری بھری چڑھ جاتی ہے اور یہ دونوں اثر بہت نمایاں ہوتے ہیں بہ نسبت زمانہ صحت کے یعنی چونکہ یہ تپ اکثر اسی شخص کو عارض ہوتی ہے کہ زمانہ صحت میں جسکے خون کثیر پیدا ہو۔ تو اگرچہ بحال صحت بھی اس کا چہرہ سُرخ اور کسیقدر تہیج ہوتا ہے مگر زمانہ تپ میں یہ دونوں اثر زیادہ نمودار ہوتے ہیں اور اس تپ کی حرارت میں لذع شدید نہیں ہوتی اگرچہ حرارت زیادہ ہوتی ہے کیونکہ ایسے اورام اکثر دموی ہوتے ہیں ہاں مگر وہ تپ جو بوجہ ورم حمرہ جو صفراوی ہے پیدا ہو کہ اسمیں بوجہ حدت خلط کے لذع بھی شدید ہوتی ہے۔

ان حمیات کے بعد یعنی زمانہ منتہی میں اندک بدن میں تری اور نداوت پیدا ہوتی ہے جو بدن سے بطور ترشح کے نکلتی ہے نبض ان حمیات میں عظیم ہوتی ہے اور سریع اور متواتر عظم بوجہ امتلاء خلط کے اور سرعت اور تواتر بجہت حرارت کے۔ بول کا رنگ سپیدمائل ہوتا ہے اس لئے کہ مواد بطرف اورام اور قروح کے متوجہ ہیں بطرف آلات بول دفع نہیں ہوتے **علاج** پہلے سب تدبیروں سے فصد کو مقدم کرنا ضرور ہے مگر ایسے مقام کی فصد کرنی چاہیئے کہ جسمیں اس مادہ کا امالہ قریب ہو جائے اس کے بعد مسہل دینا چاہیئے اور ورم کا علاج جیسا اسکے حق میں مناسب ہو کرنا چاہیئے اور غذا وغیرہ میں تقلیل کرنی لازم ہے کہ خون بدن میں کم پیدا ہو اور شراب ہرگز نہ پلانی چاہیئے اور غذا اگر کسیقدر ہو بھی تو بعد ازاں کہ بخوبی انحطاط ہو جائے۔ اور جو چیزیں مطفی حرارت خون ہیں اور تبرید اور ترطیب کرتی ہیں انکا استعمال ضرور کرنا چاہیئے جو ضماد کہ ورم پر لگایا جائے پہلے برف میں ٹھنڈا کر لیا جائے بشرطیکہ ورم کو اس تدبیر سے مظنہ مضرت کا نہ ہو اور اُسے خام کرنے کا خطرہ نہو بلکہ عضو متورم اور قلب تک جو راہ ہے اُس کی تبرید کیجائے خواہ بوجہ اختیار کرنے مقامات خوشبو اور سرد کے تدبیر کرنی چاہیئے تاکہ برودت قلب تک پہونچے یا جو ضمادہ باردہ مستعمل ہوں اُسمیں سرکہ ملایا جائے تاکہ بخوبی نفوذ پاکر قلب تک برودت پہونچے **فصل چھبیسوین حمی قشفیہ** کے بیان میں یہ تپ بھی بوجہ تخلخل نہونے بدن کے عارض ہوتی ہے جو میل اور چرک بدنی کی وجہ سے پڑتے ہیں اور اندر تک غائص نہیں ہوتی اکثر وہ لوگ جو حمام کے خوگر ہوں اور یکایک ترک کریں اُن کو اسیوجہ سے تپ لاحق ہو جاتی ہے اور جن لوگوں کے بدن میں بخار مراری پیدا ہوتا ہے خواہ بوجہ صفراویت مزاج کے یا کہ ایسی غذائیں کھاتے ہیں جو مولد صفرا ہوں۔ خواہ ایسی ترچیزیں پیتے ہیں جنسے صفرا پیدا ہوتا ہے خواہ ایسے حالات انھیں عارض ہوتے ہیں کہ مولد صفرا کے اسباب ہیں جیسے بیداری اور تعب وہی لوگ اکثر اس تپ کے مریض ہوا کرتے ہیں علاج

اس تپ کا پاک صاف کرنا بدن کا چرک وغیرہ سے اور حمام میں نہانا اتنی دیر تک کہ عرق نکل آئے جسوقت کہ تپ کا زمانہ انحطاط ہو پہنچ جائے اور جو ستو اور
آرد باقلہ یا دام تلخ تخم خربزہ اشنان اور بورہ ارمنی سے بدن کی مالش کرانی چاہیئے۔ اور غذا ایسی دینی چاہیئے کہ حرارت کو طفا کرے اور ترطیب کا بھی
فائدہ دے اور شراب میں پانی کی آمیزش زیادہ کرکے پلانی چاہیئے۔ اور حمام میں بار بار نہلانا مفید ہے **فصل ستائیسوین حمی حریہ کے بیان**
میں ہوا خواہ حمام وغیرہ کی گرمی سے کبھی کبھی تپ پیدا ہوتی ہے اور منجملہ آفتاب کی حرارت سے یہ حمی عارض ہوتی ہے اول تعلق اس حمی کا روح نفسانی
سے ہوتا ہے اکثر پہلے یہ اذیت سر کو پہونچتی ہے پھر سر کی ہوا گرم ہوکر قلب تک جاتی ہے اسوقت تپ عارض ہوتی ہے اُس کے بعد تمام بدن میں گرمی
پھیل جاتی ہے کبھی اگر سر کی حفاظت کیجائے تو بذریعہ نسیم اور ہوا کے پہلے ہی مرتبہ گرمی قلب تک پہونچ جاتی ہے مگر اکثر آفتاب کی حرارت سے جو تپ
ہوتی ہے اُس کا اثر اول دماغ میں ہوتا ہے۔ اسیطرح اگر بدن ممتلی اخلاط سے ہو اور دھوپ کی گرمی اُسے پہونچے تو بوجہ حدت حرارت کے متنکس گرمی
پہونچ جاتی ہے سوائے حمی حریہ شمسیہ کے قیلیہ اور حمامیہ وغیرہ پہلے قلب میں اثر کرتی ہے **علامات** جو سبب حرارت کا ہوا ہے وہ خود دریافت ہوگا اور سر میں
التہاب شدید ہوتا ہے اگر بوجہ حرارت آفتاب کے تپ واقع ہوئی ہو اور سر میں گرانی اور امتلا بھی محسوس ہوتا ہے جب کہ بدن اخلاط سے پُر ہو اور حرارت قلب سے
اگر تپ ہو تو سانس دراز اور ظاہر بدن کی گرمی بہت زیادہ ہوتی ہے بسبب اندرونی حرارت کے اور اس بات کی شناخت یہ ہے کہ جسقدر گرمی اس
مریض کے بدن میں ہے اگر اتنی خواہ اُس سے کم گرمی کسی اور مریض کے بدن میں ہو تو اُس کو پیاس بہت زیادہ معلوم ہوگی بہ نسبت اس بیمار کے یہ تپ
اس خاصیت میں بخلاف حمی استحصافیہ کے ہے کہ اُس میں حرارت باطنی کی زیادتی کی وجہ سے پیاس کی بہت شدت ہوتی ہے اور یہی نسبت پیاس کو
حرارت سے متعاکسہ وہاں محفوظ رہتی ہے **علاج** آغاز معالجہ ایسی چیزوں سے کرنا چاہیئے کہ تبرید اور ترطیب کریں نطول بارد سر پر استعمال کریں اور
سینہ پر ادہان باردہ شل روغن بنفشہ وغیرہ کا استعمال کریں خصوصًا روغن گل کو برف سے ٹھنڈا کرکے اگر سر و سینہ پر مقام بعید سے ڈالیں تو بہت نفع
میں کریگا ٹھنڈا پانی خواہ اسکے عوض اور ٹھنڈے عصارات وغیرہ پلائیں اور یہی تدبیر کرتے رہیں تا آنکہ تپ اُتر جائے اُتر نیکے بعد حمام میں لیجانا
چاہیئے۔ اور اگر کسی قدر نزلہ کی شکایت ہو اُسکا کچھ خوف نہیں شیر گرم پانی سے اس کو نہلانا چاہیئے۔ مگر اسکا خیال رہے کہ ہولے ہولے گرمی
اُس کو زیادہ گرمی نہ پہونچے۔ گرم پانی اس بیمار کے سر پر خوب ڈالنا چاہیئے اور کچھ نہ کرنا چاہیئے اسلیئے کہ وہ ترطیب بھی کریگا اور تحلیل بھی اس بیمار
حمام کا غسل بہ نسبت تمریخ یعنی مالش کے زیادہ مفید ہے جب حمام سے نکلے بہت سے روغن سرد سے اُس کا سر بھگو دینا چاہیئے اتنا
کہ ڈوب جائے جیسے روغن گل خواہ روغن نیلوفر **فصل اٹھائیسوین بیان میں اُس حمی یوم استحصافیہ کے جو کہ سردی سے پیدا ہوتی**
ہے کبھی بوجہ برودت کے خواہ سرد پانی میں نہانے سے چونکہ ظاہری مسامات بدن کے بند ہو جاتے ہیں اور بخار دخانی بند ہو جاتا ہے جس طرح
حمی یوم قشفیہ میں ہم لکھ چکے اسوجہ سے حمی استحصافیہ پیدا ہوتی ہے اور اکثر یہ تپ منجر بطرف عفونت ہو جاتی ہے۔ یہ سردی اور احتقان بخار اسیوقت موجب
حمی کا ہوگا کہ جو بخارات محتبس ہوں وہ حاد اور تیز ہوں نرم آمیز شیرین نہوں اسلیئے کہ بخار شیرین مولد حرارت کا نہیں ہوتا ہے **علامات** جب
یعنی بر پہلے سے ہو چکا ہو اور بدن چھونے کے وقت تو جسقدر گرم معلوم ہو اور جتنا زیادہ ہاتھ رکھا رہے حرارت بڑھتی ہوئی معلوم ہو اور نبض تنگی متغیر
جیسے حمیات عفونی اور وجع مفاصل ہوتی ہے نہ ہو اسلیئے کہ اس تپ میں تحلیل اور راحت نہیں ہوتا بلکہ مریض زیادہ ہوتی ہے کہ تعب کو حاجت ترطیب کی زیادہ ہے مگر شدت برد میں بطی ہو جاتی ہے
اور بیشتر مائل بصلابت ہو جاتی ہے اور آنکھیں اندر کی طرف بیٹھی ہوئی نہیں ہوتی ہیں بلکہ اکثر کھلی خواہ پھولی ہوئی ہوتی ہیں کیونکہ بخار غلیظ ممتلی ہوتا ہے اور بول کبھی بوجہ احتقان حرارت کے
سپید رنگ ہوتا ہے اور کبھی رنگت زیادہ ہوتی ہے بوجہ حرارت مسامات کے بطرف تحلیل جانی ہے بوجہ انسداد مسام کے بطرف بول کے نفوذ ہوتا ہے **علاج** عین تپ میں نہانے سے پرہیز کریں اور کھانے پانی
تا پسینہ نکلے اور تپ میں کمی ہو پھر بعد انحطاط حمام میں جاکر گرم پانی سے نہلائے جائیں اور ہوا سے گرم حمام میں ٹھہلائے جائیں اور ... سینے

ہاتھ تر کریں ے ویرا اس پانی سے جسمین مرزنجوش اور شبت اور بابونہ جوش دیا ہوا اور حمی قشفیہ مین جو دوا مذکور ہوئی اُسے اپنے بدن پر ملین کہ مسامات
مین جلا پیدا ہو اور نرم ہو جائین ۔ اور روغن کی مالش مین اتنی تاخیر کرین کہ پسینہ نکل چکے پھر جو دوائین کہ توسیع مسامات کرتے ہین اُن کو ملنا چاہیے
اور سر پر اُن کے روغن شبت اور خیری اور بابونہ دور سے گرانا چاہیے اور سبک غذا دینی چاہیے اور خوشبو ملین اور سونگھین سپید شراب رقیق
خواہ پانی ملا کر پیئین کہ وہ خالی پانی سے اُن کے حق مین بہتر ہے اسلئے کہ تعریق اور ادرار کرتی ہے ۔ روغن کی مالش بدن مین تعب رسیدہ آدمیونکو
زیادہ نافع ہے بہ نسبت استحصاف رسیدہ کے **فصل بیان مین اُس حمی یوم استحصافیہ کے جو قابض پانی سے پیدا ہوتی ہے** جن کے بدن
مین سردی قابض پانی کی بوجہ نہانے کے پہونچتی ہے اور اسوجہ سے تکاثف ظاہر مسامات کا ہو جاتا ہے اُن کے بخارات بدنیہ بھی محتقن ہو کر حرارت
پیدا کرتے ہین اور تپ عارض ہوتی ہے اور یہ پانی وہ ہے جنمین قوت شب و زاج وغیرہ کی غالب ہوتی ہے اور یہ تپ اکثر منجر بہ حمی عفونت ہو جاتی
ہے علامات سبب کا وجود اور جلد کا کھرکھرا پن جیسے سوکھائی ہوئی اس تپ پر دلالت کرتا ہے اور جلد چھونے سے ایسی معلوم ہوتی ہے کہ جیسے
پھٹکری خواہ انار کے چھلکے اور پانی مین جوش کر کے دباغت کی گئی ۔ اور حرارت کے زیادہ ہونیکی صورت بعد ہاتھ رکھنے کے تھوڑی دیر کے بعد جیسے
اور تپ سدود مسام سے عارض ہوتی ہے اس مین ہوتی ہے وہی حال اس تپ مین بھی ہوتا ہے اور نبض ضعیف صغیر اور سرعت مین شدید اور بول
سپید رنگ رقیق جیسے بکری کا پیشاب اور اُن کے بدن مین لاغری اور آنکھون مین غور یعنی فرورفتگی نہین ہوتی **علاج** جس طرح بیان کیا گیا وسا ہی
علاج اُن کا بھی مناسب ہے مگر شراب البتہ اُن کو دینی مناسب نہین ہے جب تک یقین کامل اس امر کا نہ ہو کہ مسامات خوب کھل گئے ۔ ہان اگر
شراب کا ضرر تھوڑا پہونچا ہو اُس سے جو سُدہ پڑتا ہے فقط شراب کے پینے سے کھل جاتا ہے اور تدبیر اُن کی تلطیف غذا کی زیادہ ملحوظ رہے اور حمام مین
اُن کا ٹھہرنا اور گرم پانی سے نہانا زیادہ مناسب ہے اور مالش روغن کی اُن کے بدن پر کرنی چاہیے **فصل تیسوین حمی یوم شرابیہ کا بیان**
شراب کے پینے سے بھی کبھی تپ پیدا ہو جاتی ہے اور علاج اس تپ کا مثل علاج شراب خوار کے ہے اور کبھی بنظر اطلاق پیدا کرنے کے طبیعت مین آب فواکہ
کی حاجت ہوتی ہے ۔ کہ اسہال کیوجہ سے جو بخارات دماغ پر چڑھ جاتے ہین اُنکا امالہ بطرف اسفل کے ہو جاتا ہے اور فصد اور قے بھی مناسب ہوتی
ہے خصوصاً اگر درد سر ہر وقت رہے اور حمام مین بعد انحطاط کے داخل کرنا چاہیے **فصل اکتیسوین حمی یوم غذائیہ کا بیان** گرم مزاج کی
غذا سے کبھی حمی یوم پیدا ہو جاتی ہے اور جس طرح سے اکثر تپ تخمیہ دماغی ہوتی ہے اور اُسکا اثر روح نفسانی مین زیادہ ہوتا ہے اور جو تپ حرارت حمام
سے پیدا ہوتی ہے قلبی ہوتی ہے اور اُس کا اثر روح حیوانی مین زیادہ ہوتا ہے اسی طرح سے حمی یوم غذائی کبدی ہوتی ہے اور زیادہ اثر اسکا
روح طبیعی مین ہوتا ہے **علاج** اور اسہال مبردات معروفہ سے کرین اور طبیعت کو شیر خشت اور تمر ہندی وغیرہ سے ملین کرنا ضرور ہے اور اصلاح جگر کی
آب برگ کاسنی اور بقول باردہ سے مقدم الامور ہے اور سکنجبین سادہ کا استعمال بعد تلیین طبیعت کے درکار ہے اور ضماد باردہ صندل اور کافور
گلاب خواہ گلاب تازہ کے عصارے سے اور دیگر بقول باردہ کا عصارہ ملا کر اس کو شورہ خواہ برف مین سرد کر کے کرنا چاہیے اور اطفائے
حرارت بارد رطب غذا سے کرین **مقالہ دوسرا فن اول کتاب چہارم سے** اس مقالہ مین ابتدا حمیات عفونت سے کر کے حمیات دمویہ اور
صفراویہ پر ختم کلام کیا جائیگا **عام طور پر بحث حمیات عفونت کی** عفونت ایک طور کا فساد رطوبت مین ایسا پیدا ہوتا ہے کہ جسمین حرارت غریبہ کے
اثر سے اکثر اُن رطوبات کے خواص بدل جاتے ہین اور جن باتون کی استعداد رطوبات مذکورہ مین ہوتی ہے اُن سے ظہور مین نہین آتی عفونت کے پیدا
ہونیکا سبب غذائے ردی ہے کہ جو اُس غذا سے پیدا ہوگا وہ آمادہ بر عفونت ہو سبب اسکے کہ یا تو جوہر اس غذا کا ردی ہو جیسے گوشت
بقر و بعض گوشت کبوتر بچہ یا جوہر غذا اُسکا ردی نہو بلکہ جید الجوہر ہو مگر فساد کو جلد قبول کرے جیسے دودھ خواہ اُس غذا مین غلبہ مائیت کا ہو کہ جو

خون اُس سے بنے متانت قوام اُس خون میں حاصل ہو جیسے فواکہ رطب سے جو غذا ہوتی ہے اُس سے خون بننے کی یہی کیفیت ہے پس یہ خون عفونت جلد قبول کرتا ہے۔ ۴۔ خواہ وہ ایسی غذا ہو کہ اس سے بوجہ غلبہ برودت کے خون صالح کم پیدا ہو بلکہ پیدا نہ ہو اور بلا استحالہ ایک خلط ردی بن کر باقی بچے کہ حرارت عزیزی اس میں پورا تصرف نہ کر سکے اور حرارت عزیزی اُس میں عفونت پیدا کر دے جس طرح طبیخ انگوری امرود وغیرہ سے جو خلط پیدا ہوتی ہے اُس کی یہی صورت ہوتی ہے۔ ۵۔ خواہ جوہر غذا تو ردی نہ ہو مگر پخت اور طبخ میں بدات پیدا ہو جائے جیسے گوشت خام رہ جائے اور روٹی فطیر یعنی وہ خمیری روٹی جسکا خمیر نہ اُٹھے پکائی جائے۔ ۶۔ خواہ جوہر بھی صالح ہو اور صنعت میں بھی کوئی خرابی واقع نہ ہو مگر کھانا ایسے وقت اور ایسی بے ترتیبی سے کھایا جائے۔ کہ اس سے رداءت حاصل ہو جیسے قبل از اشتہاء صادق اور بلا رعایت تقدیم و تاخیر اطعمہ و اشربہ کے کھایا جائے جسکا بیان کتاب اول میں بخوبی ہو چکا۔ کبھی سبب عفونت کا سدہ ہوتا ہے جو مانع تنفس اور ترویح کا ہو یہ سدہ بجہت رداءت مزاج بدن کے پیدا ہو کر احتباس حرارت غریزیہ کا کرتا ہے اسی وجہ سے عفونت واقع ہوتی ہے اور رداءت بدن کی بوجہ اُس کے پیدا ہوتی ہے کہ بدن ہضم جید کی طاقت نہیں رکھتا اور اسقدر طاقت بھی نہیں ہو جاتا کہ غذا میں کسیطرح کا تصرف نہ کرے اور بالکل خلط خام پیدا ہو۔ ایسا مزاج جسے ہضم جید پر قدرت نہ ہو تو اخلاط ردی پیدا کرتا ہے یا جو چیز اُس بدن میں پیدا ہوتی ہے اُسے فاسد کر دیتا ہے کیونکہ ہضم کامل میں تو قاصر ہے اور جو چیز پیدا ہوتی ہے اُس کی تدبیر یہ مزاج خواہ یہ بدن پوری اور تمام نہیں کرتا ہے۔ اور یہ اسباب توالد سدہ میں معین ہیں اور سدوں کی وجہ کر عفونت پیدا ہوتی ہے۔ ۲۔ کبھی عفونت بوجہ اسباب خارجی کے مثل رداءت ہوا کے پیدا ہوتی ہے مثلاً ہوا وبائی اور نالی موریوں کی ہوا خواہ مزبلے اور گھورے وغیرہ کی ہوا جو متعفن ہوتی ہے۔ ۳۔ کبھی چند اسباب عفونت کے یکجا ہو جاتے ہیں مگر اکثر عفونت بسبب سدہ کے پیدا ہوتی ہے اور سُدہ یا تو کثرت خلط سے پیدا ہوتا ہے خواہ خلط میں غلاظت اور لزوجت ہو اسباب کثرت اخلاط اور غلاظت اور لزوجت کے کتاب اول میں بیان ہو چکے اور یہ بھی مذکور ہو چکا کہ ایسے اوصاف سدہ کے مورث ہیں۔ پھر جب سُدہ پیدا ہو عفونت بھی پیدا ہو جاتی ہے اس لیے کہ ترویح کو سدہ مانع ہے۔ خصوصاً جب بعد وقوع سُدہ ایسی حرکات ناروا بے وقت سرزد ہوں جیسے ۱۔ خواہ حالت امتلاء معدہ میں قبل انحدار غذا کے یا کہ تخمہ موجود ہو اور حرکات بیجا واقع ہوں۔ ۳۔ یا بیوقت استحمام کرے۔ ۴۔ خواہ دھوپ میں چلے۔ ۵۔ خواہ گرم چیزیں تناول کرے اور معدہ میں امتلاء موجود ہو۔ ۶۔ اور رعایت ہضم معدہ اور کبد کی ترک کرے۔ ۷۔ یا اگر معدہ اور جگر کے گرم کرنے کیواسطے ضماد سخن کا استعمال بیوقت کرے اور تسخین شدید غیر مطلوب حاصل ہو اُس کی تلافی نہ کرے اور پھر اس تقصیر کا تدارک نہ کرے۔ یہ سب امور ایسے ہیں کہ اُن کی وجہ سے تبخیر عفونت پیدا ہوتی ہے عفونت کبھی تمام بدن میں پیدا ہوتی ہے اور کبھی کسی خاص عضو میں پیدا ہوتی ہے خواہ وہ ضعیف ہو یا حرارت غریبہ بشدت اُس عضو میں پہنچے اور حدت حرارت کی عفونت کو برانگیختہ خواہ اُس عضو میں ورم ہو جس خلط میں قابلیت عفونت کی ہے وہ یا تو صفرا ہے اُس کے لائق بحال یہ ہے کہ بطور دخان لطیف متبخر ہو اور حدت لیے ہوئے خون بھی لائق عفونت کے ہے اور اُس کے لائق یہ ہے کہ بطور بخار لطیف متبخر ہو اور بلغم کی عفونت میں بخار غلیظ متبخر ہونا چاہیئے اور اگر سودا متعفن ہو بطور دخان کثیف کے متبخر ہو گا اور غبارت لیے ہوئے۔ صفرا کی عفونت سے حمی غب پیدا ہوتی ہے خواہ اور حمیات صفراویہ۔ خون کی عفونت سے مطبقہ۔ اور بلغم کی عفونت سے وہ تپ جو ہر روز نوبت سے آئے جسے ایک ترا ہی کہتے ہیں سودے کی عفونت سے حمی ربع خواہ مخمس وغیرہ پیدا ہوتی ہے۔ خون کی عفونت اندر عروق کے ہوتی ہے اس لیے کہ اس کا مکان بھی داخل عروق ہے لیکن صفرا اور بلغم اور سودا ان تینوں کی عفونت کبھی داخل عروق ہوتی ہے اور کبھی خارج عروق۔ اخلاط سہ گانہ مذکورہ سے اگر کوئی خلط خارج از عروق متعفن ہو اور کوئی اور سبب دیگر زیادتی رداءت کا نہ ہو اور نہ عفونت کسی ورم باطن میں پیدا ہوئی ہو جہاں سے قلب تک متصل عفونت پہونچتی رہے اُسوقت جو تپ عارض ہوگی اُسکے واسطے دورات ہوں گے کبھی عارض ہو گی اور کبھی دفع ہو جائے گی۔ لیکن تپ لازمہ گو بوجہ عفونت خارج عروق کے بھی ہو

بالکل رفع نہین ہوجاتی بلکہ بعد زمان نوبت کے بدن مین کسی قدر بقیہ اس تپ کا رہتا ہے۔ اگر یہی اخلاط ثلثہ داخل عروق مین متعفن ہوتی تو پھر تپ لازم پیدا ہوتی ہے اور مقلعہ نہین ہوتی اور آثار مین قریب مقلعہ کے ہوتی ہے بلکہ دائمہ لازمہ ہوتی ہے۔ مگر ایسی حمی دائمہ کے واسطے اوقات شدت کے ہین کہ اُن کے ذریعہ سے اوقات نوبت کی دریافت ہوتے ہین۔ پھر اگر عفونت اخلاط کی اندرون عروق پر ہو خواہ اکثر جو رگین متصل قلب کے ہین کہ اُن کے اندر عفونت ضرور ہو تو ایسے وقت مین تپ کی شدت اور نقصان بہت کم ظاہر ہوگا بلکہ یکسان رہیگی اور اگر تمام عروق خواہ عروق متصل با قلب مین عفونت نہو تو البتہ تغیرات جو تپ مین واقع ہون گے بخوبی ظاہر ہون گے۔ عفونت خارج عروق کو جو یہ لازم ہوا کہ اُس کی تپ مین نوبت ہوتی ہے اور بعد نوبت کسیقدر زمانہ مین تپ نہین ہوتی ہے اُس کی دلیل یہ ہے کہ جو مادہ متعفن ہوا ہو زمانہ خلو نوبت مین اُس پر عفونت طاری ہوتی ہے اور بوقت نوبت وہ رطوبت جس سے حرارت متعلق ہوتی ہے۔ فنا ہوجاتے ہین اور تحلل ہوکر اُن کی رمادیت اور ارضیت باقی رہجاتی ہے اور چونکہ حرارت متعلق ارضیت اور رمادیت سے نہین ہے بعد فنا اُن رطوبات کی حرارت بھی زائل ہوجاتی ہے اور تحلل ہوجانا ان رطوبات کا اس وجہ سے ہوتا ہے کہ وہ رطوبات داخل عروق مین متعفن نہین ہوتے ہین کہ اُنکا نکلنا دشوار ہو بلکہ خارج عروق متعفن ہین بذریعہ مسامات بدن کے متحلل اور فنا ہوجاتے ہین۔ مثال بعض اخلاط کی خارج عروق ایسی ہے کہ جیسے بول و براز وغیرہ ترچیزین مزبلہ ادگھورے وغیرہ مین جمع ہون کہ اُن مین رفتہ رفتہ عفونت پیدا ہوتی ہے یہانتک کہ جب بالکل سڑکے پانس ہوجائین اور حرارت آفتاب کی اُن کو خشک کرے اسوقت ان مین بالکل عفونت اور بدبو باقی نہین رہتی اور خاکستر محض باقی رہجاتی ہے پھر جب کسی طرح کی رطوبت اُن مین پڑے از سر نو وہ خاک متعفن ہوتی ہے اور اُن مین حرارت پیدا ہوتی ہے اور اسی واسطے جب تحلیل اجساد کے واسطے کوئی چیز دفن مزابل کیجاتی ہے تو اُس مین جو تھے یا پانچوین روز پانی ضرور چھڑکا جاتا ہے تاکہ رطوبت نئے متعفن کی جو حامل حرارت ہے باطل ہو جو خلط بذریعہ عفونت محترق ہوا ہے اگر اُس کی حرارت بالکل زائل ہوجائے بوجہ تحلل کے پھر تپ بھی زائل ہوجائے گی تا اینکہ پھر دوبارہ محل عفونت مین کہ بوجہ بقاء رمادیت کے کسی قدر حرارت عفونت اول سے باقی ہے) بوجہ پہونچنے رطوبت کے حرارت پیدا ہو اور متعفن ہو خواہ جو علت عفونت کی مادہ اولی مین پیدا ہوئی تھی وہی علت دوبارہ مادہ قریبہ پہلے مادہ کے پیدا ہوکر اس دوسرے مادہ کو متعفن کرے کہ دوسری نوبت تپ کی انھین دو وجوہ سے پیدا ہوگی پس عفونت کا دورہ اسی بات پر موقوف ہے کہ جب ایسی حرارت کم ہوگی کہ پورا نضج نہ کرسکے تو اخلاط متعفن ہون گے اور بعد تعفن تحلل رطوبات ہو ہوکر زیادہ خاکستر باقی رہے گی اور قریب کے مادہ مین اثر حرارت سے تعفن پیدا ہوا کریگا یہانتک کہ جلد مشترک وہ سے جو قریب اولی دہ متعفنہ اور متحللہ اولی کے منقطع ہوجائے اُنکا وہ بالکل فنا ہوجائے اور اپنے قریب کو مادہ قابل عفونت کے نہ پائے اور نہ بقیہ تپ کا ایسا رہے کہ منتظر کسی اور مادہ کی عفونت کا ہو کہ اُس کی عفونت کے بعد وہان پہنچ جائے اُسوقت ازالہ تپ کا بالکل ہوجائیگا خواہ یہ صورت محض بفعل طبیعت واقع ہو خواہ باعانت ادویہ و ترکیب کے زوال مادہ عفونت کا بالکلیہ کیا جائے جو فن طب مین بیان ہوتا ہے اگر عفونت اخلاط داخل عروق کے ہو چونکہ تحلل تام متعذر ہے دوران عفونت بھی اسیطرح متعذر ہے اسلیئے کہ عروق کے بطون باہم دیگر متصل ہین ایک جگہ کا تعفن بوجہ اتصال کے دوسری جگہ سرایت کرتا ہوا اور وہان سے ایک ہمسایہ اور پاکر آگے بڑھتا ہے اسیطرح لزوم تعفن اور دوام حرارت کا ہوتا ہے اور پھر چونکہ عروق مین جو مادہ متعفن ہوا ہے اُسے قلب کے ساتھ نہایت اتصال ہے تو اُسکا بخار متعفن ہمیشہ قلب مین پہونچ کر بعض افعال طبعی قلب کا ہوا کرتا ہے اور تپ مین زمانہ فترت کا پیدا نہین ہوتا ہے یہ حمیات جن کے واسطے نوائب ہوتے ہین خواہ بعد نوبت کے خواہ بالکل اقلاع اور زوال تپ کا ہوجاتا ہے الغرض اُنکے نوائب کا انتظام کبھی متروک ہوجاتا ہے اسلیئے کہ جو ادو مورث تپ ہوتے ہین اُن مین کمی اور بیشی اور غلظ اور رقت کی وجہ سے زمانہ فترت اور سکون کا بھی تخلف ہوا کرتا ہے اور کبھی جب جنس مادہ کی بدل جاتی ہے مثلاً مادہ بلغم جو متعفن تھا بوجہ شدت حرارت کے صفرا ہوگیا اسوقت نوع تپ کی

بھی بدل جاتی ہو کہ بلغمی کی صفراوی ہو جاتی ہے اور یہ اختلاف فقط قلت اور کثرت اور غلظ اور رقت مادہ مین نہوتا بلکہ جنس اور طبیعت کا اختلاف بھی پیدا ہو جاتا ہے
کبھی اختلاف زمانہ نوائب کا بوجہ سوء تدبیر علیل کے اور کبھی بوجہ ضعف مریض کے بھی پیدا ہوتا ہے مثلاً اگر غذا کثیر غلیظ کھاے تو مادہ مین غلظ پیدا ہوگا
اور مادہ غلیظ چونکہ بدشواری اور دیر مین متحلل ہوتا ہے زمانہ مدت کا طویل ہو جائیگا اور ضعف مین غذائے مناسب بھی بدیر ہضم ہونے سے طول
مدت لازم ہوگا۔ جو تپ مقلعہ ہو یعنی اسمین کسیقدر زمانہ زوال کا بھی ہو اکثر اس کی نوبت برد اور قشعریرہ اور نافض سے شروع ہوتی ہے اور پسینہ
کے ذریعہ سے یہ حرارت متحلل اور فنا ہوتی ہے جو تپ برد اور قشعریرہ سے اکثر ابتدا کرتی ہے اسکا سبب یا برودت خلط ہوتی ہے خواہ
بوجہ حدت کے خلط عضل مین لذع پیدا کرتی ہے یا چونکہ حرارت سب کی سب لطیف مادہ کے باطن کی طرف متوجہ ہوتی ہو خارج بدن
مین برودت پیدا ہوتی ہو خواہ بوجہ ضعف قوت مریض کے برد پیدا ہوتا ہے خواہ ہوائے بارد کے اثر سے برد ہوتا ہے۔ جو سردی بوجہ لذع
خلط کے پیدا ہو اُسکا قشعریرہ نام رکھنا بنسبت برد کے اولی ہے اکثر لذع خلط سے یہ کیفیت پیدا ہوتی ہے کہ ہر عضو بدن مین کانٹے سے چبھنے لگتے
ہین ایسے حمیات مین تحلل مادہ کا بذریعہ عرق کے اسوجہ سے ہوتا ہے کہ جو حرارت موجب عفونت ہے رطوبت کو متحلل کرتی ہے کہ وہ بذریعہ مسامات
نکل آتی ہے عرق ہوکر اور مادیت باقی رہجاتی ہے۔ اگر یہ رطوبت متعفنہ اندر عروق کے ہو تو اُسکا دفع بذریعہ مسام کے نہایت آسان ہوتا ہے۔
لازم تپ کے نوائب مین خفت اور تغیر تو ہے مگر قلاع اور زوال بالکل نہین ہوتا اور سوائے اسکے کہ بیمار ضعیف القوت ہو برد اور قشعریرہ سے ابتدا نہین کرتی
اور حرارت بالکل اندرون جسم کے طرف مادہ چلی جاے تو فقط برد اطراف عارض ہو جاتا ہے اور اس تپ مین برد اطراف بری علامت ہے کبھی بعض حمیات
مین برد اور قشعریرہ ساتھ ہی مرکب ہو جاتا ہے اسلئے کہ جو مادہ متعفن ہوا ہے مرکب خلط بارد اور خلط لاذع دونون سے ہوتا ہے اور کبھی حمیات عفنہ مین
ایسی ترکیب ہو جاتی ہے کہ باوجود تفتر اور قلاع کے مشابہ لازمہ کے معلوم ہوتی ہے اسکی مثال ایسی ہے کہ مثلاً ایک مادہ مین عفونت پیدا ہوئی کسی خاص مقام پر
پس جب اُسپر عفونت آگئی بعد ازان ایک اور خلط اُسی کے جنس سے خواہ غیر جنس مین عفونت شروع ہوئی اور جسقدر زمانہ فرد ہونے حرارت اور عفونت خلط
اول کا تھا اُستنے زمانہ مین یہ دوسرا بھی متعفن ہوا اور تپ اُس کی عفونت کی وجہ سے کوئی اور انحطاط بھی پاکے پھر دورہ عفونت خلط اول کا آپہونچا اور اسیطرح دونون
اخلاط کی عفونت کا اتصال چلا گیا۔ ایسی صورت مین اگرچہ تپ دونون مقلعہ ہین مگر بصورت لازمہ دائرہ ہونگی تا وقتیکہ ایک تپ زائل ہو جائے اور بہت وجوہ سے
حمیات عفنہ مین ترکیب ہوتی ہے اُسکا تفصیلی بیان اول باب حمیات مرکبہ مین کیا جائے گا حمیات کے دورے طولانی اور قصیر بھی ہوتے ہین طول اُنکا بوجہ
غلاظت مادہ خواہ لزوجت یا بوجہ کثرت کے ہوتا ہے خواہ مادہ مین سکون زیادہ ہوتا ہے خواہ ضعف قوت کی وجہ سے تحلل مادہ کا نہین ہو سکتا۔ یا مریض کو حس
کمتر ہوتی ہو اور ضعف حس ہوتا ہے خواہ مسام مین تکاثف زائد ہو کہ جلد مادہ کو تحلل نہونے دے اور کوتاہی زمانہ دورہ کی اُن ساتون صورتون کی ضد مین ہوتی ہے
اور نوبت مین عجلت اور بطوء ہوتا ہے بطوء زمانہ نوبت کا یا بسبب قلت مادہ متعفنہ کے خواہ اس سبب سے کہ مادہ کی حرکت بطئی ہو طرف معدن عفونت کے
اسلئے کہ مادہ غلیظ ہو جسطرح مادہ بلغم کا اور سرعت زمانہ نوبت کی اس سبب سے ہوتی ہو کہ مادہ کثیر ہو جیسے بلغم سوائے بلغم زجاجی کے اس لیے
کہ اُس کو عفونت کی تپ سے نوبت کبھی بدیر ہوتی ہے لطیف مادہ صفراوی سبب سرعت نوبت کا ہوتا ہو اسلئے کہ اُس کی حرکت معدن عفونت کی طرف
بہت جلد ہوتی ہو بدترین حمیات عفنہ وہی تپ ہو جو لازم ہو اور اُسکا مادہ داخل عروق متعفن ہو بعد اُس کے حرارت متعلقہ تپ کی ہر جسم بدن عفونت
تمام بدن مین منتشر ہو خواہ اطراف قلب کے عروق مین عفونت مادہ کی ہو مشائخ کو زمانہ شیخوخت مین ایسی شدید جو دائمی ہو عارض نہین ہوتی اس لیے کہ
اُنکا مزاج بنظر سن کے بارد ہو اور تخمہ اُنھیں کم عارض ہوتا ہو جس سے غذا مستحیل بدخانیت ہو اور معدہ پیدا کر کے متعفن ہو جائے بعض کا اختلاف
حمیات عفونت مین بسبب اختلاف اجناس حمیات کے ہوتا ہے اور کبھی ایک جنس مین بسبب لواحق تپ کے شدت اور ضعف مین مختلف ہوتے ہیں بوجہ ...

اختلاف نبض کا ہو اور قوت اور ضعف اعراض حمیات سے نبض بھی ضعیف اور قوی ہوتی ہے کبھی نبض مائل بصلابت ہو جاتی ہے انھیں حمیات میں خواہ بوجہ ورم گرم کے جسمیں تمدد شدید ہو خواہ کسی عضو عصبی میں ورم گرم ہو خواہ سخت ورم کسی عضو میں کیوں نہو خواہ شدت یبس مزاج مریض میں ہو خواہ ابتدائے نوبت میں غلبہ برد کا ہو جائے کہ ان صورتوں میں صلابت نبض کی پیدا ہوتی ہے کبھی نبض میں نرمی پیدا ہوتی ہے بسبب رطوبت مادہ لثیہ بلغمیہ کے خواہ مادہ دمویہ کے یا آنکہ ورم عضو نرم میں ہو مثلاً نفس کبد کا ورم حمی ذات کبد میں خواہ حمی ذات الریہ اور اسیطرح لشیرغس۔ نرمی اسوجہ سے بھی نبض میں آتی ہے کہ جسوقت تپ منقطع اور زوال کی طرف آتی ہے اور عرق نکلکر دفع ہونیکا وقت آتا ہے اُسوقت نبض میں نرمی آجاتی ہے ابتدا نوائب میں نبض ضعیف ہوتی ہے اور انضغاط یعنی تنگی نبض میں پیدا ہو جاتی ہے اسلیئے کہ قوت بکلیہ متوجہ بطرف مادہ عفنہ کے ہوتی ہے اور تنقیہ اور ترویح سے اُسے اتنی وسعت نہیں ملتی کہ شریان نبض کے انبساط کو بڑھائے **عام طور پر بیان علامات حمیات عفنہ** حمیات عفونت پر بڑی دلیل تو یہ ہوتی ہے کہ اسباب عفونت جو مذکور ہو چکے انمیں سے چند خواہ کوئی جمع یا موجود ہو چکا ہے خصوصاً جب کوئی اور سبب ظاہری تپ کا ایسا دریافت نہو جو حمیات یومیہ میں مذکور ہو چکے ہے سرعت نبض اور سرعت انقباض نفس بھی دلیل حمی عفنہ پر ہے اسلیئے کہ بوجہ عفونت کے احتیاج تنقیہ اور دفع بخار دودی کی قلب کا زیادہ ہوتی ہے ہے حرارت تپ کی تیز اور لذع ہوتی ہے خوشگوار مثل گرمی حمی یوم کے نہیں ہوتی ہے اکثر حمیات عفنہ سے پہلے ایک کیفیت ایسی طاری ہوتی ہے کہ تھوڑی سی گرمی بدن میں ظاہر ہوتی ہے اور اسکو طلیلہ کہتے ہیں اور ہاتھ پاؤں ٹوٹنے لگتے ہیں اور ماندگی اور سستی بدن میں پیدا ہو جاتی ہے انگڑائی اور جماہی آتی ہے بیداری اور خواب میں اضطراب واقع ہوتا ہے تنگی نفس میں اور رگیں کھنچی جاتی ہیں اور شراسیف بھی اسیطرح ۔ اور درد سر اور چشم پیدا ہوتی ہے یہ کیفیات جب دیر تک رہیں تپ عفونت کی پیدا ہو جاتی ہے اور خود بھی کیفیات قبل لحوق تپ کی ضعف شدید پیدا کر دیتی ہیں اور رنگ چہرے خواہ جسم کا زرد ہو جاتا ہے اکثر ہمراہ طلیلہ کے جسکا ابھی ذکر ہو چکا کثرت فضول اور امتلا تنبی کے اور تلی اور مشابہ زیادہ از حد معین اور بیاز بھی اسیطرح گرم بدبو اور گرانی سر اور چہرے پر بھر بھرا پن پیدا ہوتا ہے اور نبض میں تواتر بلا سبب ظاہری خارجی کے پیدا ہوتا ہے کہ مثلاً غصہ اور غضب خواہ تعب وغیرہ واقع ہو جب نبض میں انضغاط اور کوتاہی پیدا ہوئی فوراً نوبت آجاتی ہے اور انضغاط کے یہ معنی ہیں کہ نبض اندر کو ڈوب جائے اور صغر میں اسقدر مختلف ہو کہ اُس میں نبضات کبار تو یہ واقع ہوں اور سرعت نبض کی قوی ہو نبض میں اختلاف زمانہ ابتدا اور تزاید میں پیدا ہونا یہ دلیل خاص حمی عفونت کی ہے اگرچہ حمی غب میں بوجہ خفت مادہ صفراویہ کے یہ اختلاف بخوبی ظاہر نہیں ہوتا یہ بھی ایک خاص علامت حمی عفونت کی ہے کہ پہلا دورہ عرق سے خالی ہوتا ہے اور تری بھی بدن پر نہیں آتی اس لئے کہ حمی یومیہ اسکے برخلاف ہے اور زمانہ تزاید کا مختلط اور غیر متناسب ہونا اور نامتشابہ ہونا یہ بھی اور زمانہ تزید کا طولانی ہونا بھی علامت خاص حمی عفونت سے ہے نبض کا عظم بڑھنا بالاستمرار دلالت کرتا ہے طول تزاید پر۔ یہانتک علامات مشترکہ حمیات عفنہ کی تھی اب لازمہ مفترہ اور غیر مفترہ خواہ مقلعہ کا تفرقہ بیان ہوتا ہے پھر اگر تپ مقلعہ ہے نافض اور قشعریرہ سے شروع کرتی ہے اور اکثر بعد برآمد ہونے عرق خواہ نداوت کے رہا کرتی ہے اور اُس کے نوائب کے دورے ہوتے ہیں اور اگر تپ لازم ہے خواہ اُس میں تفتیر ہوا ہو اُسے حمی یومیہ سے نبض اور بول تمام تر میں مشابہت نہیں ہوتی اور سکون اسکے اعراض کا بھی مثل حمی یومیہ کے نہیں ہوتا۔ اکثر حمی عفنہ کیساتھ اعراض کثیرہ مثل تشنگی اور درد سر اور سیاہی زبان کے ہوتی ہے خصوصاً بوقت منتہی کے۔ اور قلق اور تشویش خاطر کرب اور اضطراب شدید عارض ہوتا ہے اسلیئے کہ طبیعت اور مادہ کا مقابلہ ہوتا ہے کبھی مادہ غالب ہوتا ہے اور کبھی طبیعت۔ اور نبض کی بھی یہی کیفیت ہوتی ہے کبھی جب غلبہ قوت کا ہوتا ہے نبض قوی اور عظیم ہو جاتی ہے اور کبھی جب قوت مغلوب ہوتی ہے صغیر اور ضعیف ہو جاتی ہے۔ مگر صلابت کا نبض میں ہونا کچھ دائمی نہیں ہے کبھی ہوتی ہے اور کبھی نہیں مگر جب تپ کے ہمراہ ورم سوداوی ہو کسی عضو میں خواہ کسی عضو سخت میں ورم پیدا ہو گو کہ ورم سخت نہ خواہ بہت سا پانی سرد کا استعمال کرے خواہ کوئی اور سبب جو موجب صلابت نبض کے ہوتی ہے واقع ہو

اسوقت البتہ نبض مین صلابت بخوبی پیدا ہوگی اور مستمر بھی رہیگی زمانہ ابتدا اور تزئید مین اختلاف نبض کا سرعت اور بطور خواہ صلابت اور لین مین خواص دلائل حمیات عفنہ سے ہے اور دلائل قویہ سے حمیات عفونت کی ہے گو یہ اختلاف حمی غب مین بوجہ خفت کے بخوبی ظاہر نہین ہوتا جب تک نبض مین قوت اور سرعت مذکور پیدا نہو معلوم کرنا چاہیے کہ ابھی حمی یومیہ باقی ہے اور اسکا انتقال حمی عفونت کی طرف نہوا۔ بول ابتدا مین حمیات عفونت کی بالکل بے نضیج خواہ قلیل النضج ہوتا ہے اور شبیہ حدت اسمین بھی پیدا ہوتی ہے ضروری بات یہ قابل لحاظ رکھنے کے ہے کہ جو حمیات حادہ مہلک ہین نسے بدن اسکے کہ کوئی عضو از کار رفتہ ہو جائے نجات کمتر نصیب ہوتی ہے اور جسوقت تپ بعد سکون ورم کے ذات الجنب وغیرہ مین باقی سمجھا کرے تو یقین جاننا چاہیے کہ ابھی وہ بکلی زائل نہین ہوا بلکہ کسی طرف مائل ہوا ہے جہان درد کا ظاہر ہونا ممکن نہین **علامات حمی لازمہ** دائمی تپ مین اختلاف نبض کا جیسا اس تپ کے لائق ہے بخوبی ظاہر ہوتا ہے اور اکثر اوقات نبض مین نظم اور وزن مناسب نہین ہوتا اور بقا اس تپ کا چوبیس گھنٹے تک رہتا ہے کہ اترتی نہین اور جو احوال مطلقہ مین بیان ہوئے اس تپ مین نہین ہوتے یعنی اسکے قبل نافض و قشعریرہ وغیرہ نہین ہوتے اور لزوم اس تپ کا اور شدت اختلاف بروقت تزئید کے کہ ابھی کم تھی اور فوراً زیادہ ہوگئی اور پھر کم ہوگئی یہ بڑی دلیل ہے اس کے لازمہ ہونے پر **چند امور مشترک اور چند امور خاص کا بیان**۔ جو تپ بوجہ عفونت صفرا کے ہو اُس کی حرکت ایک روز درمیان ہوتی ہے خواہ ابتدائے نوبت کی حرکت غب ہو جیسے غب نائبہ مین خواہ ابتدا اشتدادی نوبت جیسے غب لازم مین مگر ایک تپ صفراوی جسکا نام محرقہ ہے اسکی حرکت بہت پوشیدہ ہوتی ہے اور تپ مثل حمی مطبقہ لازمہ کے ہے غب خالص جسکا مادہ بلغم وغیرہ سے خالی ہو بہت تیز ہوتی ہے اسواسطے کہ اسکا مادہ لطیف ہوتا ہے اور اسکی حرارت بہت زیادہ اور لذاع ہوتی ہے اس لئے کہ مرہ صفراوی قوی ہے مگر با این ہمہ اسمین خوف ہلاکت کا کمتر اور اعراض ردی سے سلیم ہوتی ہے اسلئے کہ صفراوی خلط سبک ہے طبیعت پر اور کسیقدر زمانہ راحت کا بھی اسمین ہوتا ہے غب غیر خالص کی مدت مین طول ہوتا ہے بہ نسبت غب خالص کے اور غب خالص سات نوبت سے بڑھکر بہت کم باقی رہتی ہے۔ مگر اسکے معالجہ خواہ تبرید مین خطا واقع ہو اور دائمہ کبھی ایک ہی ہفتہ مین جاتی رہتی ہے جو تپ عفنہ خون سے پیدا ہوتی ہے وہ دائمی اور لازم ہوتی ہے اور حرارت اس کی بہت اور تمام گرم تری کیساتھ وہ تیزی صفراوی تپ کی سی اس مین نہین ہوتی اور کبھی دموی تپ چار ہی دن مین جاتی رہتی ہے۔ بلغمی تپ جو ہر روز مواظبت کرتی ہے یعنی ہر روز ایک وقت خاص کی محافظت کے ساتھ آتی ہو اس کی حرارت بہ نسبت صفراوی تپ کے نرم ہوتی ہے مگر حدت دورہ کی اس کی طولانی ہوتی ہے اسلئے کہ مادہ بلغم بوجہ لزوجت اور برودت کے دیر مین تحلل ہوتا ہے اور با ایں ہمہ بہ نسبت صفرا کے کثیر بھی ہوتا ہے اور خطرہ ہلاکت مریض کا بھی اس تپ مین زیادہ ہے اسلئے کہ زمانہ اسکے زوال کا خواہ زمانہ تفتیر اور خفت کا بہت کم ہوتا ہے اور اسکے ہمراہ فساد اور ضعف بھی فم معدہ مین ضرور ہوتا ہے جسکی وجہ سے اکثر اعراض ردی مہلک مثل غشی اور خفقان اور سقوط اشتہا پیدا ہوتے ہین بلغمیہ لازمہ جسکو لثقہ کہتے ہین نہایت مشابہ دق سے ہوتی ہے مگر نبض مین البتہ نرمی ہوتی ہے اور کبھی اگر بلغم مائل بسوداویت ہوا تو پھر نبض مین بھی صلابت مثل دق کے پیدا ہو جاتی ہے اُسوقت تفرقہ لثقہ اور دق کا ماہران فن پر بھی دشوار ہوتا ہے سوا ہے چند علامات خاص کے جو تپ دق کے آگے مذکور ہوتے ہین وہی مدار تفرقہ ہونگے۔ جسقدر مادہ بلغمی خالص نہو گا اسیقدر زمانہ ایک نوبت سے دوسری نوبت تک کم ہوگا یعنی جلد جلد نوبت کریگی ہان اگر باوصف اختلاط صفرا کے مائل بسوداویت بھی ہو اُسوقت زمانہ کا طولانی بھی ہو سکتا ہے ربع سوداوی حادہ نہین ہوتی ہے اس لئے کہ مادہ سرد ہے اسی جہت سے طولانی ہوتی ہے اور کبھی ربع خالص سال بھر تک رہتی ہے اور غیر خالص کی مدت کم ہے ہر قسم کے ربع مین اندیشہ ہلاکت کا کم ہوتا ہے اسواسطے کہ زمانہ راحت و سکون کا زیادہ ہوتا ہے اور حدت بھی اس مین اسقدر نہین ہوتی ہے کہ جسکے پیچھے اعراض شدیدہ پیدا ہوں ربع اور غب دائرہ ہو یا مغترہ بذریعہ قے اور دستون کے اور پسینے اور ادرار بول کے دفع ہوتی ہے تپ محرقہ صفراوی بذریعہ امور مذکورہ بالا بھی دفع ہوتی ہے اور کبھی رعاف سے زائل ہوتی ہے۔ اس کا جاننا ضرور ہے کہ زمانہ ابتدا غب مین طولانی ہوتا ہے اور زمانہ انتہا کا مطبقہ مین اور

انحطاط کا زمانہ تپ محرقہ مین اور انحطاط اور منتہا دونون کا تپ بلغمیہ مین طولانی ہوتا ہے علاوہ بران کمتر یہ بات ہوتی ہے کہ ربع لازمی اور دائمی ہو اور مواظبہ بالکل اپنی حرارت بدن سے فنا کردے البتہ کسی قدر خفت اور تغییر ہوجاتی ہو۔ کل تپین اگر ان کا معالجہ کما ینبغی نہ ہو خصوصًا وہ تپ جو بوجہ ورم باطنی کے پیدا ہوئی ہو انجام کار منجر بدق ہوجاتی ہین علی الخصوص جو حمیات حادہ ایسے ہین جنمین مریض کو غذا دینا واجب ہو اور طبیب بوجہ خطائے تجویز کے حکم غذا کا نہ دے بلکہ یہ تجویز کرے کہ حالت گرسنگی مین کل توجہ طبیعت کے بطرف نضج مادہ ہوگی تو وہ تپین ضرور منجر بدق ہوجاتی ہین یا جن تپون مین سرد پانی دینا واجب ہو اور نہ دیا جائے اس غرض سے کہ سرد پانی کی برودت سے مادہ مین خامی پیدا ہوتی ہو اور باوجود سرد پانی کے ترک کے اطفاء حرارت کا اور کسی وجہ سے بھی نہ کیا جائے اُسوقت فورًا منجر بدق ہوجاتی ہے جسوقت غذا دینی اور سرد پانی پلانے کی غرض زیادہ ہو اور نضج مادہ اور خام رہنا مادہ کا اسقدر مضر نہ ہو اُس مقام پر مقدم یہی ٹھہرایا جائیگا کہ مریض کو غذا دین اور سرد پانی بھی پلائین اور اس مقام خاص کو ہم آگے ذکر کرینگے اعراض حمیات کے دلائل کا بیان تمام دلائل حمیات کا ماخذ یہی ہو کہ قبل عارض ہونے تپ کے سوء تدبیر ہی کیا ہوئی اور مریض کی کیا کیفیت تھی اس کے بعد جو احوال اور اعراض کہ تپ مین موجود ہوتے ہین مثل دردسر و ہذیان و بیخوابی وغیرہ کے اُن کو دیکھنا چاہیے اور عرض بلد اور فصل اور مزاج اور نبض اور بول اور قے اور براز اور رعاف ان کا لحاظ کرنا چاہیے اور دیکھنا چاہیے او رحال تپ کا لرزہ اور عرق کے برآمد ہونے مین کیسا ہے اور نوبت کیسی ہوتی ہو اور اشتہائے طعام کیسی ہو پیاس کی کیا کیفیت ہو سوء تنفس تو نہین ہو اور باینہمہ اعراض مقارنہ مثل دردسر اور بیخوابی اور ہذیان اور قلق اور اضطراب وغیرہ انکا بھی لحاظ کرنا چاہیے اس لیئے کہ حمیات کیواسطے مختلف اعراض ہین جو مختلف احوال پر دلالت کرتے ہین بعض اعراض تو حمیات کے عظیم اور صغیر ہونے پر دلالت کرتے ہین جیسی کیفیت حرارت اور مقدار حرارت کی کہ بعض حرارت مین لذع شدید شروع تپ سے آخر تک رہتی ہو ایک قسم کی حرارت تو ایسی ہوتی ہو کہ ابتدا مین لذع شدید پیدا ہوتی ہو پھر ضعیف ہوجاتی ہو اسلیئے کہ مادہ متحلل ہو کر حرارت مین ترقی پیدا ہوتی ہو ایک قسم کی ایسی حرارت ہو کہ اسمین بالکل لذع نہین ہوتی ہو ایک قسم مین تو ساتھ حرارت کے رطوبت بھی محسوس ہوتی ہو اگر تپ بلغمی ہو اور ایک قسم مین خشکی پائی جاتی ہو۔ بعض اعراض ایسے ہین کہ جو خباثت حمیات پر دلالت کرتے ہین جیسے اعراض کہ غب مخصوص مین مثلًا ابتدائے نوبت مین نبض کی تنگی اور چھپنا یا پھر سردی پیدا ہونا خواہ لذع کا ظاہر ہونا۔ بعض اعراض خباثت حمیات پر دلالت کرتے ہین جیسے قلق اور ہذیان اور سہر کا تپ کے ساتھ ظاہر ہونا۔ کچھ اعراض نضج اور غیر نضج پر دلیل ہوتی ہین مثلًا احوال بول کے جو اوپر ہم نے ذکر کیئے ہین کچھ اعراض ایسے ہین جو بحران پر دلیل ہوتے ہین جن کو آگے ذکر کرینگے۔ کچھ اعراض ایسے ہین جو سلامت یا ہلاکت مریض پر دلالت کرتے ہین ان سب کو آخر مین اس فن کے بیان کرینگے۔ سحنہ یعنی حال بدن کا فربہی و لاغری و رونق و بیرونقی و رنگ اس کے بھی بہت احکام ہین مثلًا جس شخص کا رنگ سپیدی اور سرسبزی سے رصاصیت کی طرف متغیر ہو معلوم کرنا چاہیے کہ اخلاط مین برودت آگئی ہو اور حار غریزی یعنی روح اور خون کم ہوگیا ہو چہرہ پر تہیج یعنی بھربھراپن اور انتفاخ پیدا ہو جیسے حالت تخمہ مین ہوتا ہے یا جھٹ پٹ چہرہ لاغر ہوجائے اور ناک پتلی ہوجائے یہ بات یا شدت حرارت پر دلالت کریگی یا اسکی کہ اخلاط رقیق ہون اور جھٹ پٹ متحلل ہوجائین اور مسامات کھلے ہوئے ہون اُس پر دلیل ہوگی۔ حرکات بدنی یا نفسانی بھی بہت سے اُمور پر دلالت کرتے ہین اُنکا موافق عادت کے ہونا یا خلاف عادت ہونا خواہ حرکات کا بالکل ساقط ہوجانا ہر طرح سے کسی خاص حالت مرض پر حرکات بدنی پر دلیل ہوتے ہین جیسا ہم آگے ذکر کرینگے بعض اعراض حمیات کے ایسے ہین جن کا وقت زمانہ منتہی مین ہو جیسے ہذیان یا اختلاط ذہن کہ بسبب اس کے کہ حرارت سے التہاب شدید سر مین بوقت منتہی پیدا ہوتا ہے۔ بعض اعراض ایسے ہین کہ اُنکا وقت زمانہ ابتدا مین ہوتا ہو جیسے پھریری یا سردی معلوم ہوتی اور نیند گھری جو اوائل حمیات مین اکثر بسبب ضعف دماغ کے پیدا ہوتی ہو اور حرارت بطرف باطن کے جہان مادہ ٹھہرا ہوا ہو رجوع کرتی ہو اور بہت سے بخارات صعود کرتے ہین بوجہ اُس اضطراب کے جو بدن مین شروع ہوتا ہو اور زیادتی اشتعال حرارت کی اُن کو فنا کرتی ہو اور کبھی اگر کسی کا دماغ فی نفسہ بارد ہوتا ہو تو اُس کی برودت زیادہ اس نیند کے حدوث پر معین ہوتی ہو اسیطرح

ہی طرح جس خلط میں عفونت آنیوالی ہو اور بعد اسکے وہ گرم ہو جائیگی وہ خلط اگر بارد ہو تو پھریری اور سردی اور نیند کے حدوث مین تعین ہوتی ہو جن چیزون
سے حال تپ کا معلوم ہوتا ہو یا یہ بات معلوم ہوتی ہے کہ یہ تپ کس قسم کی ہو وہ چیزین بھی ہین کہ تپ کی حالت کو نرمی اور تیزی مین خیال کرنا اور یہ دیکھنا
کہ اس تپ کا وقوع اسباب ظاہری سے ہو جو بالفعل پیدا ہوئے ہین یا اسباب سابقہ اس تپ کی علت ہین اُسی شرط جس کو ہم نے باب حمیات یومیہ مین ذکر
کیا ہو اور بھی تپ کا لازم ہونا اور مفارق ہونا اور اُسکے فترات یعنی زمانہ خفت کو دیکھنا چاہیئے اور لحاظ کرنا چاہیے کہ شروع مین تپ کے لرزہ سردی پھریری ہوتی
ہے یا نہین اور کون چیز کس وقت ہوتی ہو پھر تپ کے اُترنے کے وقت دیکھنا چاہیئے کہ بہت پسینہ آکر اُترتی ہے یا تھوڑا آیا ہے پسینے کے اُتر جاتی ہو اور
بدن پر سابق کا بھی لحاظ کرنا چاہیے یعنی خیال تپ کے مریض سے کیا سو تدبیر واقع ہوئی اور سن مریض کا کیا ہے اور سحنہ کیسا ہے اور فصل کونسی ہے اور پیشہ
مریض کا کیا ہو اور نبض اور بولون کی کیا حالت ہو **بیان نافض اور برد اور قشعریرہ اور تکسیر کا** قشعریرہ یعنی پھریری ایک حالت ہو کہ اُسوقت بدن
مین ایک اختلاف سردی مین پایا جاتا ہو اور جلد اور پسلی مین ایک چبھن سی پیدا ہوتی ہو اس سے پہلے ہاتھ پاؤن ٹوٹنے لگتے ہین اور تکسر گویا قشعریرہ سے ضعیف
ہوتا ہے - برد یعنی سردی اس طرح پر ہوتی ہے کہ تمام اعضا مین اور پسلیون کی پشت مین سردی صاف معلوم ہوتی ہے - نافض یعنی لرزہ وہ اضطرابیہ
ہوتا ہو کہ اعضا کی جنبش اور لرزے کو مریض روک نہین سکتا اور اُسوقت اکثر حرکات غیرارادی واقع ہوتے ہین کبھی سردی قوی ہوتی ہے اور لرزہ قوی
نہین ہوتا جیسے بلغمی تپون مین اور ربع مین - لرزہ کی شدت کے اسباب سے ایک یہ بھی ہو کہ فصل مین قوت دافعہ بہت ہو اور جتنا مادہ نافض مین لذع زیادہ
ہوگی اُتنا لرزہ شدید ہوگا خون کی گرمی کثرت نافض کو روک نہین سکتی اس لیئے کہ بروقت لرزہ کے خون داخل بدن مین واسطے محافظت بڑے
عضو رئیس کے چلا جاتا ہو اسی جہت سے رنگ بشرہ کا زرد ہو جاتا ہے یہ بھی جاننا چاہیئے کہ جو خلط بارد سبب لرزہ کا ہے اگرچہ وہ قبل از لرزہ کے بدن
مین موجود ہوتا ہو مگر ایک مکان خاص مین ٹھہرا ہوا اور ساکن ہوتا ہو اور وہ عضو جو مکان اس خلط کا ہو چونکہ مدت سے خوگر اس کی سردی کا ہو رہا ہے کچھ
اس کی سردی سے متاثر نہین ہوتا ہے اور اُس کی برودت اُس عضو کو محسوس نہین ہوتی ہاں جسوقت اس خلط بارد کو حرکت ہو اور اپنے مکان خاص کو
چھوڑے خواہ حرکت قوی ہو یا ضعیف کسی سبب سے مثل حرارت کے جو خلط کو متفرق کر دیتی ہے یا اور کسی وجہ سے اس وقت جو عضو اس خلط سے نہین ملا
ہوا تھا اور نہ اُس کی برودت کا خوگر تھا بجہت اختلاف مزاج کے اسکی برودت کا احساس کر کے متاذی ہوتا ہے اور اسی جہت سے لرزہ پیدا ہوتا
ہے - کلیات کے فن مین جہان اصول کلیہ علم طب کے بیان ہوئے ہین اس مسئلہ کی بخوبی توضیح ہو چکی ہو - جبکہ بسبب بلغم زجاجی کے جو بدن مین پھیلا ہو لرزہ
پیدا ہوتا ہے اور تپ نہین ہوتی ہو اور اکثر ایسے لرزہ کے دورے ہوتے ہین مگر اس لرزہ کی قوت اتنی نہین ہوتی ہے کہ بعد اسکے تپ آئے جو مادہ ماندگی اور کسل بدن
مین بجانب قلب پیدا کرتا ہے جب وہ کثیر ہو جاتا ہے مگر متعفن نہین ہوتا ہے تو فقط لرزہ پیدا کرتا ہے اگر اس مین عفونت نہ آئے تو اسیقدر اُس کی اذیت
رہیگی کہ نافض واقع ہوا کرے کبھی برد اور نافض بجہت اندر چلے جانے حرارت کے واسطے ہضم غذا کے پیدا ہوتی ہین یا حرارت غریزی کم ہو اور غذا کھائی
جائے اُس کے ہضم کے واسطے اجتماع حرارت کا اندرون جسم مین ضرور در کار ہوتا ہے تب بھی برد اور نافض پیدا ہوتا ہے نافض اور برد تپ سے
بیشتر واقع ہوتا ہے اسلیئے کہ پہلے خلط خام عضل پر گرتا ہے اور اُس کی برودت بنظر مزاج عضل کے موذی ہے اسلیئے کہ عضل عضو لحمی ہو اور گرم مزاج
سے وہ خلط خام یعنی بلغم بارد المزاج اور بارد بالفعل بھی ہے پھر جسوقت اس خلط مین عفونت شروع ہوتی ہے اور گرمی پیدا ہوتی ہے جتنی جتنی گرمی اُسمین
آتی جاتی ہو اسیقدر برد اور نافض کم ہوتا جاتا ہے کبھی لرزہ تپ کے پیشتر اس جہت سے آتا ہے کہ خلط صفراوی مین لذع شدید ہوتا ہے اور قوت دفعیہ
جو عضل مین ہو قوی ہوتی ہے جیسے آدمی بہت گرم پانی اپنے بدن پر ڈالے خصوصاً اگر پانی شور ہو اور خوب گرم ہو اُسوقت بھی لرزہ کی کیفیت پیدا
ہوتی ہو کبھی جو خلط کم لذع رکھتی ہے اُس کی تہمت سے بھی حار غریزی یعنی خون اور روح بطرف باطن کے گریز کرتا ہو اسیوقت استیلائے برد ہوتا ہو

ایسے وقت میں لذع اور بردسا محسوس ہوتا ہے بردتو تمام بدن میں محسوس ہوتا ہے اور لذع اندر کی جھلی میں پایا جاتا ہے کبھی اورام باطنیہ کے نضج کے واسطے جب حرارت متوجہ اندرون جسم کے ہوتی ہے لرزہ پیدا ہوتا ہے کبھی لرزہ اور پھر یری لازم ہونگی تو صحت پر دلالت کرتی ہے اس نظر سے کہ مظنون ہوتا ہے مادہ تپ کا داخل عروق سے جدا ہو کر خارج عروق میں آیا ہے مگر یہ لرزہ اگر بانضج مادہ اور بوقت بحران واقع ہو اور اس لرزہ کے بعد تپ میں خفت ہو اسوقت دریافت کرنا چاہیئے کہ انتشار مادہ کا خارج عروق میں اس جہت سے نہیں ہوا ہے کہ قوت نے غالب آکر مادہ کو پریشان کیا ہے بلکہ یہ جاننا چاہیئے کہ مادہ میں اسقدر کثرت ہوئی ہے کہ بطون عروق ممتلی ہو کر باہر نکل آیا ہے ایک قسم کا وہ لرزہ ہے جو موت پر دلالت کرتا ہے یعنی جو لرزہ بعد ضعف قوت اور سقوط حرارت غریزی کے ونیز بعد سقوط تنفس کے واقع ہو اس کے بعد موت ضرور ہوتی ہے پھر یری کے واسطے اسباب بہ نسبت نافض کے کم درکار ہیں بخیر اور وحشت کا ہیجان اور دوران سر اکثر ہونا ان حمیات میں جو دے کی خبر دیتی ہیں مشائخ کی تبیین اکثر مدفونہ یعنی پوشیدہ ہوتی ہیں کبھی تپ میں طول اس جہت سے ہوتا ہے کہ اندرونی اعضا میں کسی جگہ غلظ یا ورم موجود ہوتا ہے مناسب ہے کہ بیمار کو چت لٹائیں اور دونوں پاؤں اسکے پھیلا دیں اور ہاتھ سے دیکھیں کہ ورم کس مقام پر ہے بعد اس کے مناسب اس عضو کے تدبیر کریں تپ کے مرض میں جب زبان سیاہ ہو جائے اور تپ خفیف ہو اسکا نام حمائے مدفونہ ہے کبھی تپ اور فالج دونوں جمع ہو جاتے ہیں اسوقت پہلے علاج تپ کا کرنا چاہیئے جو دوا ان دونوں بیماریوں کے مناسب ہیں یہ ہیں سکنجبین میں گلقند ملا کر استعمال کریں اور چنے کا پانی روغن زیتون کے ساتھ اگر تپ تحمل اس دوا کی قوت کی ہو۔

سر سڑانے سے تپ میں چونکہ تکثیف جلد ہوتی ہے بخارات سر میں پیچیدہ ہو کر پلٹ جاتے ہیں اور تپ میں شدت ہوتی ہے عام طور کا معالجہ حمای عفونت کا ان تپوں میں علاج کی غرض کبھی تو یہ ہوتی ہے کہ تپ جاتی رہے اسوقت تبرید اور ترطیب دوا و غذا سے کیجاتی ہے اور کبھی غرض علاج سے یہ ہوتی ہے کہ مادہ تپ کی اصلاح کیجائے خواہ اُس کو نضج کیا جائے یا استفراغ مادہ کیا جائے اور نضج مادہ رقیق اور غلیظ دونوں کا ہوتا ہے غلیظ کا نضج یہ ہے کہ اُس کو رقیق بقدر معتدل کریں اور رقیق کا نضج یہ ہے کہ اُس کو بقدر معتدل غلیظ کریں مترجم کتاب ہے آخر میں اس فصل کے جو مباحثات اس مسئلہ میں ہیں آتے ہیں متن کبھی تپ کی خواہش ایسی تدبیر کی ہوتی ہے اور خلط کی خواہش توجہ نضج یا استفراغ یا تحلیل کے جس قسم کی ہوتی ہے ان دونوں میں تناقض ہوتا ہے مثلاً تپ مستدعی تبرید کو ہوتی ہے اور نضج خلط استعمال گرم دواؤن کا چاہتا ہے اسواسطے کہ اکثر دوائے نضج یا مسہل گرم اور تیز ہوتی ہے بلکہ سرد مزاج کی دوا میں نضج اور استفراغ کی قوت کم تر ہے ایسے وقت میں رعایت اہم کی کرنی چاہیئے یعنی جس کی مضرت زیادہ ہو پہلے اسکی تدبیر کریں کبھی تناقض مقتضا اور مادہ میں اس قسم کا ہوتا ہے کہ تپ کا مقتضا یہ ہوتا ہے کہ آب تربز خواہ آب کاسنی یا آب کدو یا آب خیار وغیرہ سے تبرید کیجائے اور یہ آب فواکہ بمقدار کثیر ملایا جائے اور مادہ کی نضج میں کثرت استعمال سے خامی واقع ہوتی ہے اسکا مقتضا یہ ہے کہ تھوڑے تھوڑے دیئے جائیں لیکن اگر مادہ میں کمی ہو تو انکا دینا چنداں ممنوع نہیں ہے پھر بھی مقتضائے ہوشیار طبیب یہی ہے کہ آب فواکہ ایک ہفتہ تک محموم کو نہ دینا چاہیئے اور آب جو پر کیفا کرنی چاہیئے اتنی مدت میں حال مادہ کا بخوبی دریافت ہو جائیگا۔ بعض فواکہ محموم کو مضر ہیں مادہ میں غلیان پیدا کرتے ہیں اور معدہ میں فساد پیدا کر کے خود بھی فاسد ہو کر متعفن ہو جاتے ہیں بشرط حسب اتفاق ایسی بھی دوا پیدا ہو جاتی ہے کہ بارد المزاج بھی ہے اور نضج اور تلطیف اور استفراغ بھی کرتی ہے جیسے سکنجبین سادہ۔ ضرور جاننا چاہیئے کہ اکثر تپ میں اسقدر شدت اور حدت ہوتی ہے کہ مہلت اصلاح مادہ کی نہیں ملتی بلکہ اسوقت علاج صرف تبرید کرنی مناسب ہے خصوصاً اگر مریض میں اتنی قوت نہ ہو کہ مقابلہ مرض کا کر سکے اور اذیت مرض پر صبر نہ کر سکے اگر قوت اسقدر ہو کہ مقابلہ مرض اور صبر اذیت مرض پر ہو سکے پس قطع سبب کو مقدم کرنا چاہیئے اس طرح پر کہ خلط کا نضج کیا جائے اور غذا ترک کیجائے اور تبرید اتنی نہ ہو جو تحلل مادہ کو منع کرے۔ اگر قوت میں کمی ہو تو جو منافی قوت خواہ سقوط قوت کی

ہو اُس کی تعدیل کرنی چاہیئے اور قوت کو از سر نو بذریعۂ غذا کے پیدا کرنی چاہیے جب قوت کسیقدر آ جائے اور اُسکا مخالف دفع ہو جائے پھر از سر نو توجہ اصلاح مادہ
پر ہونا چاہیئے ان تو نہیں تبریدی دواؤن سے کرنی چاہیئے کہ جنمین قبض و تکثیف ہو جیسے تمر کافور و زعفران قرص طباشیر وغیرہ البتہ بعد نضج اور استفراغ کے ایسی دواؤن کا استعمال
ہو سکتا ہے یہ بھی ضرور جاننا چاہیئے کہ حمی عفونت کا علاج مخالف تپ دق کے علاج کے ہے اسلیئے کہ دق مین مادہ نہین ہوتا اُسکا علاج یہی ہے کہ
نفس مرض کا علاج کیا جائے یعنی تبرید اور ترطیب سے فقط اُسکا علاج ہوتا ہے اور حمیات عفونت مین فقط علاج مفید مرض نہین ہوتا بلکہ اُس مین
قطع مادہ کی بھی تدبیر ضرور ہوتی ہے گو تدبیر قطع مادہ کی مناسب مرض کے ہو مثلاً مرض حار مین اجزائے حارہ منضجہ یا مستفرغہ دیئے جائین غذا قوت کی
دوست بھی ہے اور دشمن بھی ہے دوست اسوجہ سے ہے کہ قوت کو برانگیختہ کرتی ہے اور دشمن اسوجہ سے ہے کہ قوت کی دشمن یعنی مادہ کی دوست
ہے اسلیئے کہ تحلیل مادہ ہو کر مخالفت قوت کی کرتی ہے اس سے معلوم ہوا کہ مادہ اور قوت دونون کی غذا معین ہے باین نظر غذا کے تدبیر کا ایک قاعدہ
مقرر کرنا چاہیئے ہم ایک باب جداگانہ اس قاعدے کے بیان کے واسطے لکھتے ہین۔ یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ علاج کسی تپ کا بے اُس کی شناخت
کے ممکن نہین جب تک کہ تپ پہچانی جائے تدبیر تلطیف کرنی چاہیئے اور اس باب مین کوشش کرنی نہ چاہیئے کہ مریض بوقت نوبت کے گرسنہ ہو اور
ہر روز نوبت کسیطرح مادہ کو چھیڑنا نہ چاہیئے جہانتک ممکن ہو اور نہ علاج کرنا چاہیئے اور سب باتون مین رعایت قوت مریض کی ضرور کرنی چاہیئے
پس اگر قوت قوی ہو اور تپ دموی ہو یا جو خلط غالب بدن مین ہو اُس کے ہمراہ خون ہے اس صورت مین فصد بہت ضرور ہے خصوصاً اگر بول مین سرخی
ہو اور غلیظ ہو اور نبض در بھی ممتلی ایسا ہو کہ بعد فصد کے غلبہ صفرا کا خوف معلوم ہو یا صفرے مین حدت کا گمان ہو بعد فصد کے تلطیف اسہال کرنا چاہیئے خصوصاً
اگر فصد کی جہت سے خشکی پیدا ہوئی ہو اجزائے مسہل مثل آب جو اور تھوڑی سی شیر خشت یا آب جو اور سکنجبین تجویز کرنا چاہیئے اگر اسقدر اجزا سے
طبیعت نرم نہ ہو تو شربت بنفشہ بڑھانا چاہیئے اور مطلوب اس تدبیر سے تلئین طبیعت ہو نہ اسہال مادہ اور نہ سخت مسہل مجکو نہایت پسند ہے کہ ایسے
مقام پر حقنہ کا استعمال کیا جائے مگر حقنہ کی نرمی اور تیزی قوت مین مناسب کا لحاظ رہے بعض حقنہ جو مشترک النفع اور سکھ ہے اسکے اجزا یہ ہین روغن بنفشہ
آب برگ چقندر زردی بیضہ شکر سرخ بورہ ارمنی۔ ابتدا مین جب ان اجزا سے تلئین کیجائے پھر دوبارہ ان دواؤن کی نسبت ضعیف تر دواؤن کی
حاجت ہوگی اور ابتدا مین قوی دواؤن کی حاجت اسی وجہ سے ہوتی ہے کہ طبیعت مین احتباس ہوتا ہے بعد تلئین کے ادرار کرنا چاہیئے مثلاً سکنجبین
کو تخم کرفس وغیرہ اور مدرات کے ساتھ پانی مین جوش کرکے دینا چاہیئے اس کے بعد تعریق یعنی پسینہ نکالنے کی تدبیر کرنی چاہیئے اور تفتیح مسام
کی ایسی دواؤن سے جن کی حرارت قوی نہ ہو کرنی چاہیئے مثلاً روغن بابونہ کی مالش کیجائے اور سپید شراب آب شیرین جو شیر گرم ہو ان چیزون
سے نطول کرنا چاہیئے اگر تپ بڑی تک آتی ہو یہ مالش اور نطول ہرگز جائز نہین ہے پھر اگر اول امر سے یہ معلوم ہو کہ خلط معدہ کی طرف مائل ہے
مثلاً متلی ہوتی ہو اور ساتھ اُسکے اُلٹی بھی آتی ہو تے کرانا چاہیئے بشرطیکہ خلاف عادت نہ ہو بلکہ محض سکنجبین سادہ آب گرم مین ملا کے قے کرانا چاہیئے
اور اگر سیلان خلط کا طرف اسفل کے ہو اور قراقر خواہ گرانی کا اور پایانے کی طرف معلوم ہو اُسوقت ہرگز قے کرانا نہ چاہیئے بلکہ اجزائے مسہلہ
یا ملینہ جیسے مناسب ہون استعمال کرانے چاہیئین ابتدا مین تپ کے مریض کو سونے نہ دینا چاہیئے خصوصاً اگر تپ کے ساتھ پھریری یا سردی یا
لرزہ ہوتا ہو اس لیئے کہ سونے سے سردی اور لرزہ مین طول ہوتا ہے کہ نیند اعانت کرتی ہے مواد کے متوجہ ہونے کو طرف احشا کے اور نضج خلط
کو منع کرتی ہے اور بروقت انحطاط کے نیند بہت نفع کرتی ہے اور شیر زبانہ منتہی مین بھی نیند نہین ہوتی ہے آب سرد پینے سے مریض کو ممانعت نہ کرنی
چاہیئے مگر اسکا خلط مین خامی اور غلاظت ہو اُسوقت استعمال آب سرد کا نضج کو منع کرتا ہے یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ فصد کے بعد اگر کسیقدر نفع معلوم
ہو اور کچھ طرح کی بدتدبیری آب سرد وغیرہ پلانے سے ہو جائے جو شفا نہین ہوتی خلط صفراوی کا نضج یہ ہے کہ اندک کے اُسمین غلاظت پیدا ہو جائے

فقط سرد پانی اس بات کیواسطے کافی ہوتا ہے لیکن سرد پانی کے استعمال کی شرط یہ ہو کہ معدہ اور جگر مین ضعف اور برودت نہ ہو اور اعضائے باطنی مین ورم نہ ہو یا انھیں اعضا مین درد نہ ہو اور بدن مین مریض کے خون کی قلت نہ ہو اور حرارت غریزی اسقدر ضعیف نہو کہ بعد پینے آب سرد کے ضعف پیدا ہو خواہ مریض خوگرفتہ یا عادی آب سرد کے نہ پینے کا ہو جیسے گرم ملکون کے رہنے والے اور یہ لوگ آب سرد پینے سے فوراً تشنج مین مبتلا ہوتے ہین اور جو لوگ لاغر اور نحیف ہین اُنکا حال بھی انھین گرم ملکون کے رہنے والون کا سا ہے لیکن اگر مادہ گرم ہو یا غلیظ ہے تو نضج پاچکا ہے اور بدن توانا ہے اور حرارت غریزی بکثرت ہو اور قوت قوی ہو اور اعضائے اندرونی ورم سے اور آفات سے صحیح و سالم ہین اور مزاج اصلی ان اعضا کا سرد نہین ہے اور نہ مریض غیر معتاد آب سرد کا ہے بلکہ آب سرد پینے کا خوگر ہو ایسے اوقات مین آب سرد سے بہتر کوئی چیز نہین اسلیئے کہ تنہا آب سرد کا استعمال مادہ کو اکثر بذریعہ روانی شکم یا قے یا بول یا پسینہ کے دفع کر دیتا ہو یا آب سرد کے پینے سے ایسے وقت مین ان سب طریقون سے مادہ نکل جاتا ہے اور فی الفور صحت حاصل ہوتی ہے بیشتر طبیب بنظر مصلحت وقت کے مریض کو اسقدر زیادہ سرد پانی پلاتا ہے کہ اُس کا رنگ سبز ہو جاتا ہے اور اُس کے جوڑ بند ہلنے لگتے ہین اگرچہ وزن مین من خواہ نصف من تک کی نوبت ہو پہنچے اکثر ایسا بھی ہوتا ہے کہ فقط اسی تدبیر سے صفراوی تپ بلغمی ہو جاتی ہو اور اگر طبیعت قوی ہوئی اور مادہ کو بطرف عرق اور بول اور اسہال کے دفع کیا تو صحت اور عافیت حاصل ہوتی ہو اگر بعض اعضائے اندرونی مین ورم ہو مع ذلک حرارت اور پیاس کی بھی مضرت کا اسقدر خوف ہو کہ اس تپ کا منجر بدق ہونا بہ گمان قوی مظنون ہو جائے اُسوقت ورم کا خوف نہ کرنا چاہیئے اور آب سرد پلانا چاہیئے اس لیئے کہ ورم کا زیادہ ہونا یا خام رہجانا بہ نسبت دق کے آسان ہو ایسے مقام پر آب سرد بہ نسبت سکنجبین کے زیادہ مفید ہو اسلیئے کہ تشنگی مین تسکین دیتی ہو بلکہ پیاس بجھا دیتی ہے اور دست لانیوالی بھی ہو اور مثل سرد پانی کے ورم کو اذیت نہین پہنچاتی ہے مگر مادہ کا جمع کرنا اور تکثیف کرنے کی طاقت سکنجبین مین نہین ہو اسیطرح جلاب جسمین پانی زیادہ ہو وہ بھی مفید ہو جس مقام پر آب سرد کا پلانا جائز نہ ہو اور پھر پلایا جائے وہان خوف اس بات کا ہوتا ہے کہ مسامات بند ہو جائینگے اور اسوجہ سے ایک سدہ دوسرا پڑیگے ایک دوسری قسم کی تپ پیدا کرے گا بیشتر یہ تپ بادسدہ بہ نسبت پہلی تپ اور پہلے شدید ہوتا ہے آب سرد کا یہ قاعدہ ہو کہ جب ضعیف عضو سے ملتا ہو اسکے فعل کو فاسد کر دیتا ہے اور دشواری لقمہ اُتارنے کی اور دشواری سانس لینے کی آب سرد کے پینے سے پیدا ہوتی ہے اور حشہ تشنج ضعف مثانہ و گردہ ضعف قولون بھی آب سرد کے استعمال سے پیدا ہوتا ہو جس شخص کو حالت صحت مین آب سرد مضر کرتا ہو حالت بیماری مین بہت ضرور ہے کہ اُس کو آب سرد کے استعمال سے منع کرین بلکہ اگر آثار قوت کے بدن مین ظاہر ہون اور پسلی موٹی ہو اور مزاج گرم خشک ہو اور استفراغ مادہ کا ہوچکا ہو اُسوقت آب سرد کے استعمال کی اجازت اسقدر دینی چاہیئے کہ گویا مریض اُسمین بھیگ جائے۔ زمانہ انحطاط مین اور بروقت ظہور علامات نضج کے اور بعد استفراغ اخلاط کے بخوف استعمال حمام کرنا چاہیئے اور شراب رقیق جسمین بہت سا پانی ملا ہو پلانی چاہیئے اور مالش بدن مین ایسے تیل کی چاہیئے کہ محلل ہو جسوقت استعمال قواعد مذکورہ بالا کا ابتدائے عروض تپ مین ہو چکے اُس کے بعد نضج مادہ کی طرف اشتغال ضروری اور بعد نضج کے اُس قسم کا استفراغ نہ کرنا چاہیئے جس سے مادہ مین کمی اور خشکی پیدا ہوتی ہو اور اُس کا بیان اوپر ہو چکا بلکہ استفراغ اس طرح پر کرنا چاہیئے کہ بسبب مرض بالکل منقطع ہو جائے اور بلا نضج کسی مادہ کا استفراغ کرنا جائز نہین ہو خواہ گرم مزاج ہو یا سرد اس لیئے کہ اکثر بے نضج کے جب استفراغ کیا جاتا ہو تو جو خلط آمادہ استفراغ کے نہین ہوتی وہ بھی نکل جاتی ہے اور اکثر خلط ناقص کے ہمراہ خلط صالح بھی کھنچ جاتی ہے اکثر استفراغ بلا نضج واقع ہو جس شخص کا یہ مذہب ہو کہ نضج خلط سے غرض یہی ہے کہ خلط غلیظ رقیق ہو جائے اور جو خلط خود رقیق ہو اُس کے رقیق کرنے کی ضرورت نہین ہو تو اُس کا نضج بھی نہ کرنا چاہیئے ایسے شخص کے کلام کو گویا واقع سننا چاہیئے اسلیئے کہ نضج کے فقط یہی معنی نہین ہین جو وہ

بیان کرتا ہے غرض تنضیج دینے سے مادہ کے قوام کو معتدل کرتا ہے تاکہ وہ آمادہ دفع پر بسہولت ہو جائے جو شے پتلی اور رقیق زیادہ ہو اور غلیظ خلنده یا لزوجت دار اور چسپنده ہو یہ تینوں ہرگز سہل الدفع نہیں ہیں بلکہ رقیق میں کسیقدر غلظ آنے کے بعد اور غلیظ میں اسکے رقت قوام ہو کر اور لزوجت میں کسیقدر بھربھرا پن آکر قابلیت سہولت دفع کی ہوتی ہے۔ اگر یہ شخص جو منکر انضاج رقیق ہے متقدمین اطبا کے مقالات جو بہ نسبت وجوب انضاج رقیق میں نہیں سنتا اور فقط کیفیت اُن اخلاط کی جو کھنکھار اور تھوک خواہ براہ بینی دفع ہوتے ہیں بنظر سرسری دیکھتا تو اسے ضرور معلوم ہوتا کہ رقیق شے بے کسیقدر غلیظ ہوئے اور غلیظ بدون کسیقدر رقیق ہوئے کس دشواری سے دفع ہوتی ہے معائنہ اس کیفیت کا اُس کو ہدایت کرتا اور وہ ایسی گمراہی میں نہ پڑتا پھر یہ منکر پیش خود یہ نہیں سوچتا ہے کہ ابتداء حمیات میں بول میں رسوب کیوں نہیں ہوتے اور آخر میں جب طبیعت از خود تنضیج اخلاط کر دیتی ہے رسوب پیدا ہوتا ہے اور کیا اس کے نزدیک رسوب محمود جو بعد تنضیج پیدا ہوتا ہے مرض کا مادہ نہیں ہے اور اسکے دفع سے رخصت مرض میں نہیں ہوتی پھر اگر رسوب محمود کو مادہ نضیج یافتہ قرار دیتا ہے تو ہم پوچھتے ہیں کہ قبل از تنضیج طبیعت اسے کیوں دفع نہیں کرتی اور اوائل مرض میں اخراج اگر سہل تھا پھر طبیعت جو مدبر بدن ہے کیوں عاجز ہوتی ہے اور اگر تنضیج سے فقط یہی مطلب ہے کہ خلط میں رقت پائی جائے تو اُن کے حمیات دمویہ خواہ صفراویہ میں ضرور ہے کہ رسوب محمود بول میں ہو پھر جب طبیعت کا یہ حال ہے کہ بدون ایسے وقت کے کہ مادہ میں تنضیج آجائے اور دفع سہل القبول ہوئے اخراج مادہ نہیں کرتی اسیواسطے صناعت طب کے جو خادم طبیعت ہے اور ایضاً طبیب کو بھی اقتدار اور پیروی طبیعت کی درکار ہے یعنی ضرور ہے کہ طبیب پہلے اعتقاد کرے کہ استفراغ کسی خلط کا (قبل از تنضیج کے اور قبل از آنکہ قارورہ سے آثار تنضیج کے ظاہر ہوں) ممتنع ہے خواہ نہایت دشوار اور کبھی اگر براہ ضرورت خواہ سہواً تحریک مادہ بے تنضیج کے کریگا تو استفراغ تام نہ ہوگا یا ہوگا تو مادہ فاسد کے ہمراہ خلط صالح بھی نکل جائے گی اور اس شخص کو تو یہی مناسب تھا کہ پہلے حسن ظن بہ نسبت بانیان فن مثل بقراط اور جالینوس کے کرکے اُن کے اقوال کو بہ نسبت وجوب انضاج خلط رقیق کے بنظر غور و تامل کے دیکھتا اور خوب تامل اور خوض اُن کے حسن و قبح میں کرکے بعد ازاں اُن کے اقوال کی مخالفت کرتا اور اپنی تجویز پر دلائل خواہ تجربات پیش کرتا اگر بعد غور و تامل کے اس مخالفت میں راہ صواب پر ہوتا تو ہم اُسے معذور جانتے اور قدما کی مخالفت کی تشنیع علاوہ تشنیع اختیار امر باطل کے نہ کرتے اس سے پہلے تو مناسب یہی ہے کہ بخوبی کلام قدما میں غور و نظر کرے مگر مجھے گمان ہے کہ اس شخص نے چند تجربات کیے ہیں کہ بدون تنضیج کے اخراج مواد کیا اور تدبیر مفید ہوئی ہے پس اسی وجہ سے یہ معتقد اس مسئلہ کا ہو گیا کہ رقیق کے انضاج کی ضرورت نہیں حالانکہ ایسے تجربات جو خلاف قوانین عقلیہ ہوں اُنکا کیا اعتبار ہے کبھی اتفاقیہ چل جاتے ہیں اور مفید ہوتے ہیں اور کبھی ایک بھی نہیں چلتا بلکہ قول صحیح اور واجب الاذعان یہی ہے جو ہم نے اوپر لکھا کہ رقیق اور غلیظ اور لزج ہر ایک کا تعدیل قوام تنضیج سے ہوتا ہے اگر مادہ میں ایسی کثرت ہو کہ جوش و ہیجان ہو کر ایک عضو سے دوسرے عضو کی طرف منتقل ہوتا نظر آئے اور گمان قریب بہ یقین اس بات کا ہو کہ مہلت تنضیج کی نہیں ہے یا یہ گمان ہو کہ اگر تنقیہ میں دیر ہوئی تو یہ مادہ اورام سرسامی وغیرہ پیدا کریگا یا اگر بدن میں باقی رہا تو قبل از آنکہ اس مادہ میں تنضیج آئے ہلاکت مریض کی ہو جائے گی اسلئے کہ زمانہ اسکے تنضیج کا بوجہ زیادتی رقت کے طولانی ہے بہ نسبت زمانہ انضاج ایسے خلط کے جو بہ نسبت اس خلط کے رقیق کم ہو اور معتدل ہو پس بدون تنضیج کے اسکا استفراغ بلا تنضیج میں کم ہے بہ نسبت اسکے کہ یہ مادہ کسی عضو رئیس کی طرف گرے اور طبیعت کا آمادہ ہو اسکے اخراج پر ہونا یہ بھی ایک عمدہ موقع ہے کہ اگر تھوڑی اعانت طبیعت کی تدبیر استفراغ میں کیجائیگی مناسب طبیعت ہوگی اور ضرور اسکا استفراغ کر دینا چاہئے فصد کا استفراغ ایسا نہیں ہے کہ اسمیں انتظار تنضیج کا کیا جائے جیسا مسہل میں ہے

جاتا ہے انتظار نضج سوائے خون کے اور اخلاط مین کیا جاتا ہے اگر ابتدائے مرض مین فصد نہ ہو تو پھر انتہائے مرض مین ہرگز نہ کرنی چاہیئے اسواسطے کہ انتہائے مرض مین فصد سے کیا واسطہ بلکہ اکثر جو کہ فصد ضعف قوت مین بہت پیدا کرتی ہے مریض ہلاک ہوجاتا ہے اگر انتہائے مرض مین فصد ہو۔ اسیطرح انتظار نضج کا جائز نہین ہے اگر خوف غلبہ خلط کا ہو اور قاعدہ احتیاط مقتضی استفراغ کا ہو۔ اگر مادہ مین نضج نہو تو ابتدائے مرض مین اسکی تحریک استفراغ جائز ہے مگر انتہائے مرض مین جبتک غلبہ طبیعت کا ثابت نہو اور نضج تام نہ ہو کسی طرح کی تحریک کرنی چاہیئے پھر اگر طبیعت بذات خود تحریک کرے طبیب کو چاہیئے کہ مناسب طبیعت کی حرکت مین لائے اور اگر طبیعت متحرک ہو چکی ہو اُسے بحال خود چھوڑ دینا چاہیئے اور اسیکا نام بقراط ہائج رکھتا ہے جس مقام پر اُسنے کہا ہے مناسب ہے کہ استعمال دوائے مسہل کا بعد نضج مادہ کے کرین مگر کسی مرض مین نہین لائق ہے استعمال دوائے مسہل کا مگر اسیکہ مادہ مرض ہیاج ہو یعنی بکثرت ہیجان مین ہو) اور شاید کہ اکثر تو ایسا ہوتا ہے کہ مرض ہیاج نہین ہوتا مثال اس استفراغ ضروری کی جو غیر وقت مناسب مین تجویز کیا گیا ہے مثل اس تغذیہ ضروری کے ہے جو خلاف وقت تجویز کیا جاتا ہے اور جسطرح سے یہ استفراغ ضرر مادہ سے محفوظ رکھتا ہے جسمین نسبت وہ تغذیہ ضروری سقوط قوت کو منع کرتا ہے پھر جب استعمال کسی قسم استفراغ کا ہو اس مین رعایت اسباب کی ضرور ہے کہ یا تو جب تپ اُتر جائے اسوقت خواہ سکون کے وقت خواہ جو وقت نہایت ٹھنڈا ہو اُسوقت استفراغ کیا جائے مگر مسہل بروز نوبت نہ تجویز کرنا چاہیئے اور نہ فصد لینی چاہیئے اور جسطرح خواہش طبیعت کی استفراغ مادہ کا چاہتی ہو اُس کے خلاف جہت مین استفراغ مادہ کا نہ کرانا چاہیئے اور کسی قسم کا استفراغ کہ جس سے اخلاط مین قوران پیدا ہو بروز نوبت نہ کرنا چاہیئے خلاصہ یہ ہے کہ بروز نوبت اور دورہ تپ کے جہانتک ممکن ہو تدبیر غلیظ نہ کرنی چاہیئے یہانتک کہ آش جو مین شکر تک بھی نہ ڈالین ورنہ جلاب یا گلقند اسدن کھلانا چاہیئے ایسا نہ ہو کہ دورہ مین شدت ہوجائے بجہت تنگ ہوجانے مسامات کے کہ یہ نہایت پرخطر ہے بلکہ طبیعت کی اعانت کرنی چاہیئے غذائے لطیف سے مگر یہ کہ تسعف مین افراط ہو اُسوقت آش جو مین شکر ڈال کر دینے کا مضائقہ نہین اسلیئے کہ طبیب طبیعت کا معین ہے طبیعت سے نزاع کرنا طبیب کا کام نہین یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ اکثر ایسے مسہل کی ضرورت ہوتی ہے جو قوی بھی ہو اور ضعیف بھی ہو قوی تو اس نظر سے ہو کہ خلط غلیظ بالزوجت ثبوت دفع کرنے اور ضعیف اتنا ہو کہ ایک یا دو دستون مین کفایت ہوجائے زیادہ اسہال نہو۔ مادہ کثیر کا ایکبارگی استفراغ نہ کرنا چاہیئے تاکہ سقوط قوت پیدا ہو فصد کی نسبت ہماری یہ رائے ہے جہانتک ممکن ہو ٹالنا چاہیئے پھر اگر چارہ نہو تو یکبارگی خون کثیر نکالنا بہتر نہین ہے بلکہ اسقدر خون چند مرتبہ فصد لیکر نکالنا چاہیئے بہت خون نکالنے سے ارواح اور اخلاط صالحہ بھی نکلجاتے ہین جن کے نکلنے کی حاجت نہین اور باقیماندہ خون مین سازو سامان ایسا باقی نہین رہتا کہ آیندہ طبیعت جو استفراغ کرے گی اُسمین بکار آمد ہو باوجودیکہ اکثر اسکی حاجت پڑتی ہے اور قوت آنے والی بحران کی تحمل اور برداشت مین ضعیف ہوجاتی ہے درد سر اور تپ جب ساتھ جمع ہون پہلے علاج تپ کا کرنا چاہیئے یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ اکثر بوجہ درد سر کے کم ہوکر تپ پھر زیادہ ہوجاتی ہے اسواسطے کسی تدبیر سے مدد کرنی چاہیئے کہ درد مین تسکین ہوجائے دودھ پیتے ہوئے لڑکے کو اگر تپ آئے تو اسکی ماں کے دودھ کی اصلاح ایسی دواؤن سے کرنی چاہیئے کہ دودھ کے اثر سے لڑکے کا مرض جاتا رہے اور قارورہ یرقانی تپ مین ورم جگر پر دلالت کرے اُسوقت مین علاج یہ ہے کہ آش جو اور سکنجبین بلا ثمر جبتک تپ مین سکون ہو اُسوقت علاج ورم جگر کرنا چاہیئے اگر تپ کے ساتھ قولنج ہو جبتک نضج شدہ نہو اور راہ صاف نہوجائے آش جو نہ دینا چاہیئے بلکہ شوربائے مرغ بشرط ضرورت دینا جائز ہے اور حقنہ نرم جسمین چکنائی زیادہ ہو استعمال کرنا چاہیئے بعد نضج کے آش جو اور املتاس کا استعمال ہوسکتا ہے اور کبھی تھوڑی سی سقمونیا بھی ڈالدیجاتی ہے اور کبھی جلاب مین یعنی شہد کو گلاب مین پکا کر فقط سقمونیا ملا کر بھی استعمال کراتے ہین اور کبھی تھوڑے سے ایلوا ملانے کی بھی احتیاج ہوتی ہے اگر مادہ غلیظ ہو اور بہتر یہ ہے کہ ایلوے کے

آب کاسنی خواہ آب لعضید مین جو شانہ کاسنی کے ہو دھو کر خشک کرین بعد اس کے گولی باندھ لین۔ ہلیلہ زرد کا استعمال بھی ایک قوم نے جائز جانا ہے۔ مگر جبتک ممکن ہو اسکے استعمال سے احتراز کرنا چاہیئے اسلیئے کہ بعد اسہال کے وہ مسامات مین تنگی اور قبض پیدا کرتا ہے اور احشا یعنی روڈہ مین خشونت پیدا کرتا ہے اگر بے استعمال ہلیلہ زرد کے چارہ نہ ہو تو بعد نضج کے مضائقہ نہین۔ آب انار مین نفع زیادہ ہے خصوصاً اگر مع پوست اندرونی کے نچوڑین یا اُن اوقات مین استعمال کرین کہ یبوست مزاج پر غالب ہو اور صفرے کی زیادتی ہو اور ترطیب بدن کی حاجت ہو جس مسہل مین بنفشہ اور سقمونیا شریک ہونا چاہیے کہ بنفشہ کا وزن ایک مثقال ہو اور سقمونیا بوزن ایک قیراط کے ہو یعنی سقمونیا کے وزن کو بنفشہ کے وزن سے ۱/۲۴ کی نسبت ہو۔ کبھی مسہل مین تھوڑا سا لبوب بھی داخل کرتے ہین تاکہ قوت نافذہ ادویہ مسہلہ کی بڑھ جاوے اور معدہ کی تقویت ہو اور سقمونیا اور بنفشہ کی اصلاح ہو جائے کبھی ایسی دوائین جیسے تربد اور بجھانا حرارت کا مطلوب ہوتا ہے اُن مین سقمونیا داخل کرتے ہین جیسے یہ گولی جسکا نسخہ یہ ہے۔ دھنیا۔ طباشیر کیسو د گل سرخ ہر ایک نصف درم کافور دو جو سقمونیا نصف دانگ یا ایک دانگ اسکی گولی بنا کے دیتے ہین دوسرا نسخہ شیرخشت دو درم ترنجبین یا نکدرم عصارہ سیب شامی عصارہ بہی ہموزن آب کشنیز تر تازہ ایک سدس تینون پانی ملا کر کے شیرخشت اور ترنجبین کی اسمین بھگو کر بہیا گاڑھا قوام بناتے ہین کہ قریب جم جانے کے ہو پہنچے بعد اسکے کافور ڈیڑھ دانگ سقمونیا ایک درم پیسکر اور اس قوام کو آگ پر سے اُتار کر چھڑکتے ہین اور مکان محفوظ مین رکھتے ہین تاکہ بوجہ بخار کے متحلل نہ ہو جائے اور اتنی دیر تک بنے دیتے ہین کہ خود بخود یہ دوا بستہ ہو جائے مقدار شربت دو درم سے ڈھائی درم تک یہ بھی ہو سکتا ہے کہ کہ شیرخشت اور ترنجبین اور شکر طبرزدی سے شل ریوڑی کے بنائین اور اسمین سقمونیا اور کافور اتنا ڈالین کہ اگر پوری مقدار شربت تینون دواؤن مذکورۂ بالا کی استعمال کیجائے تو کافور سے بوزن دو جو اور سقمونیا سے بوزن ایک دانگ کے مسہل ہو مترجم کہتا ہے مثلاً اگر ترنجبین تین مثقال اور شیرخشت بھی تین مثقال ہو اور شکر طبرزدی بھی یعنی قند بھی تین مثقال ہو اُسوقت کافور بوزن دو جو ہو اور سقمونیا بوزن ایک دانگ ملانا چاہیئے اسی نسبت سے کمی اور بیشی کا اختیار ہے بعض شراح اس فقرہ کا مطلب لیا سمجھے ہین کہ اگر مجموع تینون اجزا بقدر ایک مثقال کے ہون تو اُسمین کافور اور سقمونیا بوزن دو جو یا ایک دانگ ہونا چاہیئے مترجم کی رائے یہ ہے کہ چونکہ اوپر شیخ نے مقدار سقمونیا اور کافور کو تصریح ذکر کیا ہے وہی نسبت اگر اس جگہ پر بھی ملحوظ رہے تو بہتر ہے متن یہ ہے دولاب مرکب جو بشکل ریوڑی کے بنائی جائے نہایت مرغوب و طبیعت پر گریہ نہ ہوگی جس شخص کو فصل گرما مین تپ سرد مادہ سے عارض ہو خسخانے خواہ اور ایسی جگہ جو کتان کے خشک پردون وغیرہ کے ذریعہ سے سرد ہو رہی ہو اسمین بیٹھنا جائز نہین ہے خصوصاً جسوقت عرق نکلتا ہو تاکہ بوجہ برودت خسخانے وغیرہ کے مادہ تحلیل سے باز رہکر اُلٹا نہ پڑ جائے اور طبیعت پر زیادہ دشواری لائے۔ قرص بنا کر استعمال دوا کا ابتدا مین ان تپون کے موافق نہین ہے البتہ بعد نضج اور استفراغ کے قرص کا استعمال ہو سکتا ہے بہت موافق اور مفید قرص اُس شخص کے واسطے ہے جس کی تپ معدہ مین پھیلی ہو ایسا معلوم ہو کہ حمی دقی ہے جس شخص کی کوئی عادت پڑ گئی ہو جیسے اُسے ترک کرتا ہے تو اُسے کبھی کبھی تپ کا شبہ ہوتا ہے مگر یہ گرمی یا تپ اتنی مضر نہین ہے جتنی تپ مضر ہوتی ہے اسلیئے کہ سبب اسکا فقط ترک عادت ایسی تدبیرات ضروری مین ہوتا ہے اور فقط بر طبق عادت کے تدبیر کرنا علاج اس حرارت کا ہو سکتا ہے

محمومین کے غذا دینے کا بیان

مناسب تر غذا محمومین کی وہی چیز ہے جو تر ہو خصوصاً اُس شخص کے مزاج مین رطوبت ہو جیسے لڑکے یا کم مشقت لوگ خواہ عورتین کہ ان لوگون کو غذائے تر دو وجہ سے مناسب ہے اول تو مشابہ مزاج اصلی کے ہے دوسری یہ کہ ضد ہے مرض کی کیونکہ تپ مرض یابس ہے جسوقت تپ شروع ہو اور طبیعت مین یبوست ہو ہرگز غذا نہ دینی چاہیئے تا اینکہ خوب شکم فضلہ دفع نہ ہو جائے یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ جو لوگ مبتلائے تپ ہون اُنکا وقت نوبت خواہ وقت شدت مرض ایسے وقت ہونا چاہیئے کہ شکم خالی ہے اور معدہ مین غذا بالکل نہ ہو اسلیئے کہ اگر بروقت نوبت خواہ

بر وقت شدت معدہ مین غذا ہو گی طبیعت متوجہ ہضم غذا پر ہو کر نضج مادہ اور دفع مواد سے باز رہیگی اور مرض مستحکم ہو جائے گا اسی واسطے ضرور ہے کہ
تا زمانہ انحطاط خواہ بعد زمانہ انحطاط غذا دیجائے اور اگر بسبب اتفاق ایسا ہو جائے کہ زمانہ انحطاط نوبت کا اور وقت غذا کا معمولی ایک ہی
ہو اس سے بہتر کوئی بات نہین ہے۔ یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ تغذیہ اور تدبیر نہایت لطیف ہوتی ہے اور نہایت غلیظ ہوتی ہے اور بین بین
بھی ہوتی ہے اس طرح پر کہ بعض تدبیر مائل بطرف لطافت کے زیادہ ہوتی ہے اور کوئی تدبیر بطرف غلاظت کے زیادہ مائل ہوتی ہے نہایت
درجہ کی لطافت تدبیر مین یہ ہے کہ غذا بالکل نہ دیجائے اور نہایت درجہ کی تدبیر غلیظ یہ ہے کہ غذا مثل حالت صحت کے تجویز کیجائے وہ تدبیر
متوسط جو مائل بجانب لطافت ہو یہ ہے کہ فقط آب انار کھلائین خواہ جلاب یعنی تھوڑی شکر کو گلاب مین پکا کر بجائے غذا کے کھلائین کہ اس سے
جو خون پیدا ہو گا نہایت لطیف ہو گا اور اسکے بعد آب جو رقیق بعد اسکے آب جو گاڑھا اور ساگ جو سرد تر ہون جیسے بتھوا خواہ پالک یا چولائی وغیرہ
اور بعد ان کے آش جو جسے صاف نکرین اور یہ غذا پوری درجہ اوسط مین ہے کسی جانب مائل نہین ہے جو متوسط غذا کہ مائل بجانب غلاظت ہو جیسے
مرغیان اور پائے بکری اور بھیڑ کے اور اس سے زیادہ لطیف کبک اور چوزہائے مرغ اور اس سے بھی لطیف تیہو اور مچھلی اور اس سے زیادہ لطافت بازو
مرغ کے چوزون کی اور باند تیہو کی رکھتے ہین اور بیضہ نیمبرشت جسکا قوام رقیق ہو اور بہت چھوٹی چھوٹی مچھلیان اور اس سے زیادہ لطیف وہی آش
جو جو ابھی مذکور ہوا اور اس سے زیادہ لطیف میدہ کی روٹی جو کسی سرد پانی مین کہ بھگا ہو گھل جائے۔ غذائے غلیظ ہم اُسی غذا کو کہتے ہین جو قوی
ہو اور جو خون اُس سے پیدا ہو غلیظ اور متین ہو آش جو سے بہتر کوئی غذا محمومین کے واسطے نہین ہے اسلئے کہ اسمین بارہ صفات جمع ہین غلیظ
القوام ہے اور ملاست اور لسا مجاری مین پھنس نہین جاتا ہے اور جلا دیتا ہے اور ترطیب پیدا کرتا ہے اور غذائے نرم ہے اور تپ کی حرارت سے
مخالف ہے کہ سرد مزاج ہے تشنگی کو فرو کرتا ہے بشرط النفوذ ہے کہ بہت جلد ہضم ہو جاتا ہے جس راہ سے گذرتا ہے اُس مین لپٹ نہین جاتا اور نہ مری
مین چمٹتا ہے اور بشیر بلغم کی جلا کرتا ہے اور اچھی طرح بکایا جائے نفخ شکم نہین پیدا کرتا ہے قدیم زمانہ میں اطبا کو جب ضرورت تلطیف غذا کی اسقدر ہوتی
تھی کہ وہ تلطیف آش جو سے حاصل نہین ہو سکتی اور آب جو سے وہ لطافت پیدا ہوتی ہے وہ لوگ ماء العسل جسمین پانی زیادہ تجویز کرتی تھی اسلئے
کہ غذائیت ماء العسل مین بہت کم ہے اور پانی کا نفوذ اس ترکیب سے معدہ وغیرہ مین بہت اچھی طرح ہوتا ہے اور اسیوجہ سے ترطیب بھی خوب
کرتا ہے اور جلا اور تنقیح اور ادرار بوجہ آمیزش عسل کے بخوبی ہے اور شہد کی حرارت پانی کی شرکت سے جاتی ہے اور چونکہ جزو بدن ہوتا ہے کسی نہ
کسی قدر قوت بھی پیدا کرتا ہے اگرچہ قلیل کیون نہ ہو کثرت غذائیت مین ماء العسل کے بعد سکنجبین عسلی کا مرتبہ ہے کہ وہ زیادہ غلیظ اور تقطیع اخلاط لزجہ مین
قوی تر ہے اور جلا بھی زیادہ کرتی ہے اور بہ نسبت ماء العسل کے اسمین گرمی اور ضرر حشا کا بھی کم ہے۔ اب اس زمانے مین بجائے شہد کے گنے کا رس
جس کی شکر بنتی ہے بلکہ شکر خواہ اگر قند یا مصری ملے تو شہد سے افضل ہے اگرچہ بہ نسبت شہد کے اسمین جلا کم ہے اسیطرح سکنجبین جو شکر
سے بنائی جائے وہ بھی سکنجبین اصلی سے افضل ہے لیکن فقط سکنجبین پر غذا مین اقتصار کرنے سے اکثر سحج امعاء یعنی خراش رودہ مین پیدا ہوتا
ہے اور امراض حادہ مین سحج کا نہایت خوف ہوتا ہے ہم ایک قول جداگانہ ماء الشعیر اور سکنجبین کے بنانے اور استعمال کے قواعد مین لکھتے ہین
تلطیف تدبیر کو طبیعت مادہ مرض مقتضی ہے اسلئے کہ پیدائش مادہ کی جسقدر غذا کم ہو کم ہو گی اسیقدر طبیعت انضاج مادہ اور تحلیل اور استفراغ
پر زیادہ قادر ہو گی۔ زیادہ مناسب تلطیف تدبیر کے وقت منتہی مرض کا ہے کہ اسوقت طبیعت بخوبی قتال مادہ اور دفع مواد پر متوجہ ہوتی ہے لہذا اسکو
بہضم غذا وغیرہ کی طرف مشغول کرنا جائز نہین ہے خصوصاً بحران کے وقت تلطیف زیادہ تر مناسب ہے اور قبل زمانہ منتہی خواہ بحران چونکہ اسکا کام
اس قتال کا نہین ہوتا ہے چندان تلطیف کی ضرورت نہین ہے۔ سوائے زمانہ منتہی اور بحران کے اگر حاجت فصد خواہ مسہل یا حقنے کی ہو خواہ تسکین

وجع کی حاجت ہو تو یہ بھی تلطیف تدبیر کو مقتضی ہے ایسے اوقات میں بعد قضائے حاجات مذکورۂ بالا غذا دینی چاہیئے بشرطیکہ غذا دینے کی ضرورت شدید ہو اور کوئی اور مانع پیدا نہ ہو جائے تغلیظ تدبیر کی ضرورت بنظر حفظ قوت خواہ ازدیاد قوت کے ہوتی ہے مناسب تغلیظ تدبیر کے وہی زمانہ ہے جبتک طبیعت کو زیادہ اشتغال دفع مادہ پر نہ ہو یعنی ابتدائے مرض میں تغلیظ تدبیر اولیٰ ہے مگر ایسی غذا کو دفعہ دفعہ دینا واجب ہے تاکہ ضرر تغلیظ کا تدارک ہو جائے اسلیئے کہ غذائے سنگین اگر بدفعات دیجائے قوت پر چنداں گراں نہیں ہوتی اور بسہولت ہضم ہو جاتی ہے گرمی کی فصل میں چونکہ تحلیل قوت زیادہ ہوتی ہے ہو اسلئے زیادتی غذا کی ضرورت ہوتی ہے مگر متفاریق غذا ہونی چاہیئے اسلیئے کہ غذا کثیر کے ہضم پر دفعۃً قوت کو امکان نہیں ہے اور پھر چونکہ تحلیل قوت بھی دفعہ دفعہ ہوتی ہے مناسب ہے کہ بدل کا بھی استعمال متفاریق ہو۔ جاڑون کی فصل کا حال بالکل مخالف ہے فصل صیف کے چونکہ تحلیل قوت کمتر ہوتی ہے بدل کثیر یعنی غذائے وافر کی بھی حاجت نہیں ہوتی لہذا اگر محموم کو فصل زمستان میں بدل مساوی تحلیل قوت کی خواہ بدل قلیل دفعۃً دیا جائے چونکہ قوت بحال خود ہی غالباً ہضم کریگی اور تدبیر غذائی سے دفعۃً فراغ حاصل ہوگا اور تفریق کی زحمت سے نجات ہوگی خریف کی فصل چونکہ ردی ہوتی ہے اُسوقت حاجت ایسی تلطیف تدبیر کی نہیں ہے کہ حفظ قوت اور قہر مادہ نہ ہو سکے بلکہ ایسی تدبیر درکار ہے جسمیں دونوں امرون کی رعایت ہو یعنی قوت بھی باقی رہے اور مادہ میں کثرت بھی نہ ہونے پائے پس تھوڑی تھوڑی غذا چند مرتبہ دینی فصل خریف میں اولیٰ ہے مجملاً یہ حکم عام ہے کہ جسوقت قوت میں ضعف پایا جائے غذا متفاریق کھلانی چاہیئے یہ بھی ضرور معلوم رہے کہ اگر قوت میں کمی روز بروز نہ ہوا کرتی تو ہم غذا میں جسقدر ممکن ہے تلطیف اور کمی کا عموماً حکم دیتے لیکن چونکہ قوت اس کی متحمل نہیں بلکہ ایک تو بوجہ مرض اسمین ضعف پیدا ہو جاتا ہے اور تقلیل غذا سے زیادہ ضعیف ہو جائے گی اور جب قوت میں ضعف بدرجہ غایت ہوا کوئی علاج سودمند نہیں ہو سکتا اسلیئے کہ معالج مریض کے واسطے قوت اور طبیعت ہے طبیب معالج نہیں ہے بلکہ وہ تو خادم طبیعت کا ہے کہ آلات اور اسباب معالجہ از قسم دوا و غذا کے قوت تک پہونچاتا ہے پس منتہے کا طبیب کو نگاہداشت قوت کی ہے قواعد مذکورۂ بالا کی تصور کے بعد پھر غور کرنا چاہیئے کہ اگر مرض حاد ہے یعنی اُسکا منتہی بہت قریب ہے کہ چوتھے خواہ ساتوین دن تک ہو جائیگا اور حدس صحیح حاکم ہے کہ اتنی مدت میں جو درمیان ابتدا اور انتہائے مرض کی مظنون ہوئی ہے قوت چنداں ضعیف نہ ہو جائے گی تو پھر طبیعت کو حتی الوسع کسی اور طرف مشغول نہ کرنا چاہیئے بلکہ مادہ کے نضج اور دفع پر اُسے مقرر رکھنا ضرور ہے اور غذائے کثیر کے ہضم کی تکلیف بھی طبیعت کو نہ کرنی چاہیئے بلکہ تدبیر لطیف کرنی چاہیئے یہانتک کہ ترک غذا کی بھی کبھی نوبت آجائے خصوصاً بروز بحران کے اگر مرض زیادہ حاد نہ ہو بلکہ حاد مطلق ہو جسمین منتہی بعید ہوتا ہے تو تلطیف تدبیر بدرجہ غایت مناسب نہیں ہے سوائے وقت منتہی اور روز بحران کے بالتخصیص تلطیف تدبیر بدرجہ غایت کرنی چاہیئے مگر کوئی سبب عظیم ایسا پیدا ہو تو بحران کے روز بھی غذا ضرور ہوگی اگر مرض مزمن ہو خواہ طول منتہی میں قریب مزمن کے ہو پھر تدبیر لطیف جائز نہیں ہے اسلیئے کہ بوجہ بعد منتہی کے قوت باقی نہیں رہ سکتی اگر تدبیر لطیف کیجائے مگر ہر جگہ اس بات ضرور خیال رہے کہ اول تدبیر غلیظ ہو اور آخر میں بروقت منتہی کے لطیف ہو اور درمیانی تدبیرات غلیظ سے بطرف لطیف کے درجہ بدرجہ گھٹتی بڑھتی جائیں تاکہ قوت زمانہ منتہی میں محفوظ رہے اور جب منتہی آجائے بہمہ تن قوت بطرف دفع مادہ کے متوجہ کیجائے اور اسوقت کسی طرف اسکا توجہ باقی نہ رہے اگر کسی مریض کی قوت قوی معلوم ہو تو ایک ہفتہ تک فقط جلاب وغیرہ پر اکتفا ہو سکتی ہے خصوصاً حمیات اورام میں پھر اگر تلطیف تدبیر سے خوف ضعف قوت کا مظنون ہو فقط آب جو پر اقتصار کرنا مناسب ہے جب کسی مرض کی شناخت دشوار ہو یعنی اُسکے حاد اور مزمن ہونے میں اشتباہ ہو ایسے وقت تلطیف تدبیر کرنا بہ نسبت تغلیظ تدبیر اور زیادتی غذا کی بہتر ہے بشرطیکہ قوت کی رعایت بھی رہے اور اسکا لحاظ رہے کہ اس غذا کا عمل بھی ہو سکتا ہو یا نہیں جس شخص نے یہ کہا ہے کہ مرض حاد صفراوی میں عرق ۔ حریہ اور تقویت مریض کی درکار ہے اور تغلیظ تدبیر مناسب ہے اسلیئے

کہ اس مادہ کے نضیج کی حاجت نہین ہے ہر وقت طبیب کو ختیار ہے طبیعت آمادہ اخراج پر ہو یا نہ ہو چونکہ اس قول کا مبنی یہی ہے کہ انضاج
رقیت کی حاجت نہین ہے ہم اسکی خطا پہلے ثابت کر چکے ہین ہان اگر امراض حادہ مین خوف سقوط قوت کا ہو اسوقت تغذیہ نہایت مناسب
ہے جن بیمارون کے ابدان مین خلط صفراوی زیادہ ہو تدبیر لطیف اور ترک غذا اسکی مناسب نہین ہے خصوصًا اگر عادی پرخوری کے ہون
اگر انھین غذا نہ دیجائے گو شروع تپ کیون نہ ہو بلکہ اس زمانہ سے بھی زیادہ سخت زمانہ منتہی مین بھی اگر اُن کو غذا نہ پہونچے تو وہ حال سے نکی
کیفیت خالی نہ ہوگی اگر وہ ضعیف القوی ہین بوجہ بے غذائی کے اُنپر غش طاری ہوگا اور بہت جلد مرجائینگے اور اگر قوی تر ہون گے بوجہ ترک
غذا کے مدقوق ہو جائینگے اور علامات ذبول بدن سے ظاہر ہون گے کہ ہنسی باریک ہو جائیگی اور آنکھین اندر کو بیٹھ جائینگی اور کنپٹی بیٹھ جائینگی اور کبھی قبل از ظہور
دق اُنپر غشی طاری ہوگی اسلئے کہ اُن کے معدہ پر صفرا گرتا ہے اور لذع شدید پیدا ہوتی ہے بعض آدمی ایسا بھی ہوتا ہے کہ نہایت فربہ اور
گوشت اُس کے بدن مین زیادہ ہو مگر فاقہ کا تحمل اُسے بہت کم ہوتا ہے اگر چند بار غذا نہ پائے ضعیف اور لاغر ہو جاتا ہے اس کو تحمل زیادہ غذا
کا نہین ہے اور جس شخص کی حرارت غریزی زیادہ قوی ہوتی ہے یا حرارت غریزی اُس کی نہایت ضعیف اور قلیل ہو ترک غذا پر یہ دونون قادر نہین
ہین بعض بیمارون کے معدے مین ہر وقت درد رہتا ہے اور بشرکت معدہ درد سر بھی ہوا کرتا ہے یہ لوگ بھی ترک غذا پر صابر نہین ہوتے اور غذا مین
فقط آش جو پر قناعت کر لیتے ہین اور کبھی آش جو مین آب انار کے ملانے کی حاجت ہوتی ہے تاکہ اُن کے فم معدہ کی تقویت ہو جائے کبھی
ایسے بیمارون کو قبل از غذا بہ نرمی قے کرانے کی بھی ضرورت ہوتی ہے اور بہت سے مریض اس قسم کے بوجہ ترک غذا کے جب ضعیف ہوتے
ہین انھین غش آجاتا ہے اس غش کا سبب شدت ضعف نہین ہوتی بلکہ انصباب صفرے کا فم معدہ پر بوجہ لذع کے اُن کو غشی مین ڈالتا ہے
اگر انھین سکنجبین تھوڑی سی بہت سا پانی ملاکر پلائین خواہ تھوڑی شراب مین پانی زیادہ ملاکر پلائین صفراوی قے اُن کو فوراً عارض ہوتی ہے اور
بعد قے کے قوت بحال خود عود کرتی ہے غذا پائین خواہ نہ پائین پھر بعد استفراغ اگر تھوڑی سی مقدار آب سیب خواہ بہی وغیرہ جو قابض ہین
اُن کو چکھائی جائے اُن کے ضعف اور درد سر اور وجع معدہ مین فوراً تسکین ہو جاتی ہے مشائخ اور ضعفا اور لڑکے ہرگز گرسنگی پر صبر نہین کر سکتے
مگر کہول اور اُن کے بعد شبان کو صبر بھوک پر بہت ہوتا ہے خصوصًا اُن مین جن کے اعضا استوار ہون اور رگین موٹی اور موٹی رگون کے پھیلے ہوے
اور ہوا مین برودت ہو۔ اکثر طبیب کو ایسے ہی بیمارون کی تدبیر مین ایک قسم کا دھوکا ہو جاتا ہے کہ بوجہ قوت اور صابرت کے اوائل مرض مین
تو اُن کو غذا سے طبیب منع کرتا ہے اور جب زمانہ منتہی کا قریب آتا ہے اور معلوم ہوتا ہے کہ اب اگر غذا مین زیادتی نہ ہوگی قوت بالکل ساقط
ہو جائے گی پھر ناچار اُسوقت غذا وافر تجویز کیجاتی ہے اسلئے دو خطا کا صدور طبیب سے ہوتا ہے کہ جو زمانہ ابتدائے مرض کا تغلیظ تدبیر کے لائق
تھا اُس مین تلطیف کرتا ہے مگر منتہی مین کہ تدبیر لطیف چاہیے غلیظ تدبیر کرتا ہے اگر ابتدائے مرض مین اُن کو غذا دیجاتی اور بالفرض کسی وجہ خاص
سے اُسوقت کا تغذیہ خطا بھی ہوتا تاہم اس دوہری غلطی سے وہ خطا کمتر ہے ایسے ہی بیمارون کو یہ بات عارض ہوتی ہے کہ نزلے خام پیدا ہوتے
ہین اور صفراویت کا غلبہ اور بیخوابی اکثر رہتی ہے اسلئے کہ بوجہ عدم نضیج کے جو بخارات صعود کرتے ہین نیند مین قلق اور تشویش پڑجاتی ہے اور اکثر
قلق مین رہتے ہین اور بے چینی اور ہذیان مین گرفتار اور مواد فاسد اُن کے قوی مین تنگی پیدا کرتے ہین اور بخارات بکثرت اُن کے معدے سے اُٹھتے
ہین اور سر تک پہونچتے ہین اسی وجہ سے اکثر ایسی آوازین اُن کی سماعت مین پہونچتی ہین کہ اُن کا وجود نہین ہوتا اور فرش خواب پر کروٹین لیا
کرتے ہین اور خیالات بیجا مین گرفتار رہتے ہین اور اُن کے نیچے کے ہونٹ مین رعشہ اور اختلاج اکثر رہا کرتا ہے بوجہ درد فم معدہ کے اور ثقل معدہ کی وجہ سے
رنجیدہ خاطر رہتے ہین علاج ان کا آب جو اور سکنجبین پلانا ہے آب جو کہ جسمین جرم شعیر بہت کم مل جائے اور اگر ملے تو فقط اتنا کہ صورت پانی کی متغیر ہو جائے علاج

مین بہی بکار آمد ہے اور اسی کا فائدہ مترتب آب ہے جسکے پکانے مین بخوبی اہتمام کیا جائے عمدہ طریقہ اُس کے طبخ کا یہ ہے کہ بیس استکر جو پانی مین ایک ستکر جو
جو بڑے مینی چھٹانک بھر جو قریب سواسیر پانی مین پکائے جائین اور پانی جلتے جلتے قریب دو خمس کے رہجائے مثلا سواسیر مین آدہ سیر باقی رہے اس مین
جسقدر پانی تحریخ اور رقیق ہو لیا جائے یہ وہی آب رقیق ہے جس مین غذائیت کم ہے اور ترطیب زیادہ اور غسل اور جلا اسمین کثیر اور اخراج فضول بخوبی آتا
ہے اور نضیج بھی اچھی طرح سے کرتا ہے اور تبرید اسکی معتدل ہے۔ ایک قسم آب جو کی وہ ہے جسمین کسیقدر جرم شیر کا بھی ملتا ہے اور آرد جو اسمین داخل
ہو جاتا ہے اس قسم کی ترکیب مین مجھے پسند یہی ہے کہ خوب اچھی طرح پکایا نہ جائے بلکہ اسیقدر پکائین کہ جو پھول کر سمٹ جائین اور پھولے نہ رہین پختہ
ہو کر لزوجت پیدا نہ ہو یعنی زیادہ پختگی مین جیسے لزوجت پیدا ہوتی ہے ایسا آب جو زیادہ غذائیت پیدا کرتا ہے اور غسل اسکا اور نضیج خلاط اسمین کمتر
ہے اور بیشتر سرد مزاج معدہ مین ترش ہو جاتا ہے اگرچہ اس معدہ مین حرارت عزیبہ بوجہ سوء مزاج کے موجود بھی ہو مگر وہ حرارت بسبب ہضم جید نہین ہوتی
آب جو کبھی اسطرح بنتا ہے کہ جو کو مقشر نہین کرتے تاکہ فوائد قشر یعنی بھوسی مین جو کے ہین وہ بھی حاصل ہون اور کبھی جو کو مقشر کرکے آب جو بناتے ہین۔
سکنجبین بہی عمدہ ہو جو اسطور سے بنائی جائے کہ پہلے شکر دیگچی مین بھرین بعد ازان شکر پر سرکہ تند خواہ کہنہ گرائین اتنا کہ شکر سے اوپر تک نہ آنے پائے بلکہ
شکر کھلی رہے پھر دیگچی کے نیچے دھیمی آنچ کوئلے کی خواہ خاکستر گرم کی کرین تاکہ شکر پگھل کر سرکہ سے ایک ذات ہو جائے اور جوش نہ آنے پائے اور جسقدر
کف خواہ میل شکر کا ہو اوپر سے اُتار لین اور زیادہ آنچ نہ کرین بعد ازان دو انگشت آب خالص جو خوب گرم ہوا ہو اوپر ڈالکر اسقدر جوش دین کہ قوام درست
ہو جائے سکنجبین سادہ اور آب جو کیبارگی استعمال کرنا کرب اور اذیت پیدا کرتا ہے اور آب جو کی سکنجبین مفید ہے۔ اگر طبیعت مین خشکی ہو اور نرم نہ ہو آب جو کا
استعمال مناسب نہین بلکہ حقنہ کرکے فضول محتبس کا اخراج کر لیا جائے تب آب جو پلانا چاہیئے۔ اگر آب جو معدہ مین ترش ہو جائے تو قسم رقیق کا استعمال کرنا چاہیئے
اگر وہ بھی ترش ہو تخم کرفس بیخ بادیان وغیرہ مسخنات معدہ بھی جوش دیکر آب جو مین ملائین اگر پھر ترش ہو تھوڑی سی مرچ سیاہ داخل کرین خصوصا اگر مادہ
تپ کا صفراوی رقیق نہایت گرم نہو اگر آب جو سے نفخ شکم زیادہ ہو تو محرورین کے واسطے تھوڑا سا سرکہ شراب انگوری پلانا چاہیئے اگر صبح کو سکنجبین
پلانے سے اخلاط قطع ہوئے ہون اور فضول آمادہ دفع اور خروج پر معلوم ہون ایسی صورت مین جمع درمیان آب جو اور سکنجبین کے جائز ہے پس سکنجبین
پلانے سے دو گھنٹہ کے بعد آب جو رقیق جو اوپر مذکور ہو چکا جسمین جرم شیر کمتر ہوتا ہے پلانا چاہیئے تاکہ جس قدر اخلاط اُکھڑ چکے ہین اُنھین آب جو دہو ڈالے
اور نکالدے بذریعہ عرق خواہ ادرار کے اور جلا پیدا کرے بروقت غشی کے اگر غذا معدہ سے اُتر چکی ہو گو وہ غذا آب جو کیون نہ ہو سکنجبین کے پلانے مین کچھ
ضرر نہین ہے کبھی آب جو سے پہلے جلاب کے پلانے کی ضرورت ہوتی ہے تاکہ ترطیب زیادہ حاصل ہو اور یہ ضرورت اسیوقت ہوتی ہے کہ تمام بدن اور زبان
پر خشکی غالب ہو کبھی آب جو اور جلاب دونون سے پہلے آب تمر ہندی پلانے کی ضرورت ہوتی ہے لیکن خواہ جلاب پلائین خواہ آب تمر ہندی دو گھنٹے آب جو
سے پہلے پلانا چاہیئے۔ **معالجہ حمیات حادہ کا**۔ جو جو تدبیرین از قسم تلئین اور ادرار اور تعریق اور نضیج کرنے مادہ کی اُس کے بعد استفراغ
بذریعہ دوا کے کرنا خواہ غذا دینا وغیر ذلک اوپر مذکور ہو چکین اُنھین محفوظ رکھکر اور جنکا محل ہو اُن کے استعمال کا خیال کرکے حمیات حادہ
مین اسقدر اہتمام زیادہ درکار ہے کہ سردست شدت حرارت کو کسی تدبیر سے بجھا دینا چاہیئے اور یہ بات ہوا کے سرد کرنے اور سرد غذا کھلانے
خواہ طلا اور ضمادات باردہ بالفعل اور بارد مزاج کے استعمال سے حاصل ہوتی ہے اور دوائین سرد بالفعل و بالقوہ بھی اس مطلب کو پورا کر سکتی ہین
اور لعاب اسپغول اور بہدانہ اور آب بقلۃ الحمقا یعنی خرفہ منہ مین رکھنے سے بھی تسکین حرارت ہوتی ہے اور رب السوس منہ مین رکھنا موجب تسکین عطش ہے
خبر گیری خشکی اور تری حلق اس بیمار کی جو مرض حاد مین گرفتار ہو اسقدر کہ حلق تر رہے خشک ہو جائے پر ضرور ہے اور بہت نافع ہے ورنہ تھوڑے زمانے
مین تشنج یبسی پیدا ہو جاتا ہے مترجم ہم نے ایک مریض کو حمی محرقہ مین دیکھا کہ دوپہر کے بعد تمام رگین حلق کی خشک ہو گئین اور پانی کا اُترنا بلکہ لعاب دہن کا

بھی دشوار ہوگیا آخر وہان بارد مثل روغن بنفشہ اور کدو وغیرہ سے جب پوری ترطیب کی گئی تب یبس رفع ہوا اور دوائے مشروبکے پلانے کا موقع ملا بحرتپ کا علاج کیا گیا متن یہ لوگ اگر آب تربوز اور آب خیار و کدو و خرفہ روغن گل مین ملاکر تھوڑا سا کافور شریک کرکے حقنہ لیتے ہین بہت نفع پاتے ہین۔ ہوائے مکان کے سرد کرنے کی اور زیادہ کرنے کی یہ تدبیر ہے اور جہانتک ممکن ہو اسمین زیادہ کوشش کرنی چاہیئے اسطرح کہ بدبو کوئی چیز مکان مین نرہے اور فرشی پنکھے متعدد لگا دیئے جائین اور برف بچی اُسی جگہ جمائی جائین اور اگر مکان خام نو طیار ہو تو اسمین سوندھی مٹی سے کہگل کیاجائے جیسے ولایت مین طین حر اور ہندوستان مین پنڈول وغیرہ خصوصاً اگر بجائے بھوسہ کے کہگل مین کوندل کی روئی پڑے اور سڑائی نجائے تو بہتر ہے۔ اگر مکان مین فوارے جاری کئے جائین اور موریان کھولدی جائین اور آب شیرین خنک اُن مین روان ہو اور عین حوض پر بیمار کا پلنگ خواہ چارپائی گہوارہ وغیرہ رکھا جائے اور حوض پر ایک جال پانی گیرون کے جالون سے بچھا ہو اور بچھونا بوریائے طبری کا ہو اور فرش سارا برگ بید کی کنارون کا خواہ برگ بہی اور ریحان کا ہو اور گلاب اُس پر چھڑکا ہوا جابجا سیب اور گل نیلوفر اور گلاب کے پھول اور گل بنفشہ فرش پر پڑے ہوئے گرد فرش کے گلدستہ خواہ ڈالیان جنمین پتلی پتلی شاخین تر و تازہ اُن فواکہ کی جو نہایت خوشبو اور سرد مزاج ہین جیسے بہی سیب امرود ہر ایک قسم کا اُن مین عرق گلاب اور نیلوفر اور عرق بید پڑا ہو اور صندل اور کافور چھڑکا ہوا تھوڑا عطر بھی خواہ عطر ٹپکا کر رکھے جائین پھر تو اعلیٰ درجہ کی تدبیر ہوائے مکان مین پیدا ہوگی۔

غذا کی تبرید تو ابھی مذکور ہو چکی ہے اور اگر باوجود تبرید غذا کے تلئین بھی درکار ہو تو آب کدو تربز اور خیار شوی یعنے بھنا ہوا بالخصوص زیادہ مفید ہے اور اگر اور اگر ککڑی کا پانی آب برگ کاہو کے ساتھ سرکہ ملاکر استعمال کرین نہایت تبرید حاصل ہوگی۔ اُن کی پیاس کی تسکین کے لائق فقاع ہے یعنی ڈبہ اس طرح طیار کرین کہ میدہ کی روٹی کو دس وہی ماء الجبن مین سڑائین جسکا مکھن نکال چکے ہون اور خوب اُسے صاف کرلین۔ اگر یہ درکار نہ ہو کہ تبرید بھی حاصل ہو اور حبس طبیعت تو آب انار میخوش اور ترش اور آب انگور آب توت شامی اور آب لیمون ترش بے نمک اور آب ترنج وغیرہ مثل آب زرشک کے استعمال کرین۔ طلاء اور ضماد بارد رطب عصارات کے جو اوپر مذکور ہو چکے ہین مفید ہوتے ہین بالخصوص گلاب خواہ تازہ پھول گلاب کا نچوڑ کر تھوڑا صندل گھس کر اور قدرے کافور ملائین اور ضماد کرین اور اگر آب برگ کشنیز آب برگ کاسنی اضافہ کرین نہایت تبرید حاصل ہوگی اور لعاب اسبغول ہمراہ سرکہ خواہ گلاب کے یہی خاصیت رکھتا ہے۔ سرد تر چیزون سے نطول موضع جگر پر عظیم النفع ہے اسلیئے کہ اگر جگر کا مزاج معتدل ہو جائے کل اعضا کی اصلاح ہو جائے اور کبھی فقط سرد پانی سے نطول جگر کافی ہوتا ہے اگر تپ کے ہمراہ نزلہ کی شکایت ہو اور کھانسی آتی ہو اور سر مین گرانی خواہ تمدد ہو جو کثرت صعود بخارات پر دلیل ہے ایسے وقت واجب ہے کہ سر پر تیز پانی خواہ سرکے کا نہ ڈالین بلکہ ادویہ مفتح مسام کو جوش دیکر مریض کا سر جھکا کر بخارات ان دواؤن کے پہونچائین اور دواؤن کی قوت اور ضعف بحسب مقتضائے مقام ملحوظ رکھین۔ اگر نزلہ اور درد سر خواہ گرانی اور تمدد کی سر مین شکایت نہ ہو استعمال نطول اور طلاء ہر قسم کا سر پر جائز ہے۔ امتلاء بخارات سے اگر اعراض مذکورہ بالا پیدا ہون اُس وقت بہت مضر نطول یہ ہے کہ بکری وغیرہ کا دودھ سر پر دوہا جائے کہ بیشتر سر مین ورم پیدا ہوتا ہے اور بعد ازان مریض ہلاک ہو جاتا ہے بہترین اوقات نطول سر پر کرنے کا جس مین آفت سے سالم رہے اگر سر بخارات سے ممتلی ہو یہ ہے کہ بخارات صفراوی ہون جن مین یبوست غالب ہوتی ہے کہ ایسے وقت مین نطول سے ضرر نہین ہوتا بلکہ اگر ہوتا ہے تو کسی قدر فائدہ ہوتا ہے اور شناخت بخارات صفراوی کی خواب و بیداری اور نتھنون کی خشکی اور تری سے ہو سکتی ہے اگر نیند کا غلبہ ہو خواہ خشکی غالب رہے اور نتھنے تر رہین ہرگز تنطیل خواہ تمریخ یعنے مالش روغن کی نہ کرین کہ یہ علامت بخارات صفراویہ کی نہین ہے بلکہ ایسی کوشش کرنی چاہیئے کہ مادہ بجانب اسفل جذب ہو جائے اگر منہ پر خواہ ناک مین سرخی بہت ہو ناخن سے کھجا کر نتھنون سے خون نکالنا کچھ خوف کی بات نہین خواہ ادویہ

جن سے رعاف پیدا ہوا اُن کا استعمال کرے جگر کی تبرید اگر ضماد وغیرہ سے کیجائے تو اسکا لحاظ رہے کہ بروقت برآمد ہونے عرق کے اور تحلل ہونے بخارات کے نہونی چاہیئے اسلیئے کہ تبرید جگر بذریعہ ضمادات کے مانع تعریق اور تحلل ہوکر اکثر مرض مین طول پیدا کرتی ہے لیکن اگر مرض مین طول ہوجانا بہ نسبت حدت مرض کے سلامت حال مین انسب معلوم ہو اُسوقت تبرید جگر خواہ کوئی اور تدبیر جس سے مرض کی حدت کم ہوا ور طول پیدا ہو ممنوع نہین ہے حمیات حادہ مین قوبع یعنی خراش امعاء سے بہت ڈرنا چاہیئے اسلیئے کہ اگر سحج پیدا ہوگیا تو قوت مین ضعف ہوجائیگا اور بعد خراش امعاء کے طبیعت متنفر ہوجاتی ہے بوجہ خراشت امعاء کے کہ فضول امعاء کی طرف گرائے اور وہان سے براہ بول یا براز دفع کرے ہان اگر جب بساہی غلبۂ فضول ہوتا ہے اُسوقت بدون دفع کے چارہ نہین ہوتا اور کبھی سحج کیوجہ سے بھی ضرر پیدا ہوتا ہے کہ فضول برعکس عالی بدن کی طرف رجوع کرے اور شراسیف کو ایذا دیتے ہین حتی کہ شراسیف مین نفخ پیدا ہوتا ہے اور اُنکے بخارات بطرف سر کے صعود کرکے دماغ کو اذیت دیتے ہین شربت خشخاش یعنی دانہ خشخاش کا شربت ایسے موقع مین نہایت بکار آمد ہوتا ہے کہ مادہ رقیق کو بقدر غلیظ کرکے نضیج دیتا ہے اور نیند بھی بخوبی لاتا ہے جو عوارض حمیات حادہ مین دشواری لگتے ہین اُن کا بیان — جو اعراض حمیات حادہ مین شدید اور سخت ہوتے ہین پہلے ہم اُن کو ذکر کرین اور اُن کے علاج کا بیان کرلین بعد ازان حمیات حادہ کا مفصل بیان کرینگے یہ اعراض جو اکثر حمیات حادہ مین پیدا ہوتے ہین اُن کی تفصیل یہ ہے اور شمار مین اُنیس ہین ۱ نافض یعنی لرزہ ۲ برد یعنی سردی ۳ قشعریرہ یعنی پھریری ۴ پسینہ بکثرت نکلنا ۵ رعاف مفرط یعنی نکسیر بافراط پھوٹنی ۶ دست بقدر آئین کہ ضعف ہوجائے ۷ خشکی دہان ۸ قشفی یجیدکہ اسپر صبر نہ ہوسکے ۹ سبات یعنی گہری نیند ہر وقت ہو ۱۰ بیداری لازم ۱۱ زبان مین بوجہ خشکی کے کھر کھراہن آجائے ۱۲ چھینک پے درپے آئے جس سے بیچینی رہے ۱۳ درد سر مین شدت رہے ۱۴ کھانسی متواتر آئے کہ دم نہ لینے دے ۱۵ کھانے کی بالکل خواہش جاتی رہے ۱۶ جوع البقری پیدا ہو ۱۷ جوع کلبی ۱۸ ذی عارض ہو ۱۹ ہچکی بہم آئے لرزہ اور پھریری اور سردی کی تدبیر اگر تینون اعراض بافراط ہون اور بعد ہر ایک کے اُن مین سے پسینہ نکلتا ہو وہ خود بخود بعرق زائل ہوجاتا ہے اور محتاج بتدبیر نہین ہے اور جو لرزہ خواہ برد اور قشعریرہ بحران مرض کا اسی سے ہوتا ہو اسکا ادویہ رادعہ جالبہ سے دفع کرنا بھی نچاہیئے اور نہ اُسکے آنے سے ضعف ہوتا ہے اگر یہ تینون بحرانی نہون اور خفیف ہون کبھی فقط ہاتھ پاؤن باندھنے سے یا خفیف مالش خواہ کمل کی گرمی سے تسکین ہوتی ہے اور روغن سوئے کے بیج کا اور بابونے کے تیل کے ملنے کی کبھی ضرورت ہوتی ہے اگر لرزہ وغیرہ قوی ہو اور ہمیشہ رہے خواہ تپ مین ہو یا بلاتپ کے اطراف کا باندھنا واجب ہے اور چند مقامات مین بندش کرنی چاہیئے اور روغن بابونہ شبتی کی مالش بدن مین کرنی چاہیئے بعض اطباء اس دوا کی قوت بڑھانے کے واسطے الائچی اور جند بیدستر اور سداب یعنی تتلی اور شیح یعنی درمنہ اور فودنج یعنی پودینہ کوہی اور بورہ ارمنی اور فلفل سیاہ عاقرقرحا بھی ملاتے ہین اور کبھی اگر سبب لرزہ کا قوی ہوتا ہے نطول مرکب بنائی اور ہینگ کے استعمال کرتے ہین اور کبھی یہ دوائین یعنی الائچی سے عاقرقرحا تک جو مذکور ہوئین پانی مین پکاکر اُسمین روغن مذکور پکاکر مالش کرتے ہین ۔ آب جرجیر یعنی پالون کا لرزہ کی روک مین تنہا بقوت کافی ہے خواہ کسی روغن کو اُسمین پکائین اور بدن مین ملین اسیطرح جوشاندہ حبق یعنی پودینہ کوہی خواہ اسکے پتون کا عرق نچوڑا ہو صفت روغن جیدکی سویا خشک ورکنوچہ اور پودینہ اور تتلی اور سیاہ مرچ عاقرقرحا لیکر شراب انگوری مین پکائین نرم آنچ سے اور چھانکر نصف وزن اسکے روغن کنجد ڈالکر پھر جوش دین تاکہ پانی جل جائے اور روغن باقی رہے اور مالش کرین ۔ ایسا قوی روغن جو لرزہ مین ربع کے مفید ہو روغن قسط یعنی کٹکی اور روغن قیسوم یعنی برنجاسف جسے گندنا کہتے ہین اور روغن بلسمی خواہ روغن ادام نلخ اسطرح پر کہ ایک اوقیہ روغن مین یعنی دو تولہ نو ماشہ چھ رتی مین دو درم خواہ ساڑھے دس ماشہ مرچ ایک دانق یعنی چھ رتی عاقرقرحا پیس کر ملاتے ہین اور کبھی افسنتین کو روغن مین پکاکر خواہ روغن زیتون کر فس پکاکر استعمال کرتے ہین اور روغن زیتون گرم مین بٹھانا بھی منع لرزہ مین بہت مفید ہے اکثر منع لرزہ کے واسطے کوائے شرب کی بھی حاجت ہوتی ہے چنانچہ فقط آب گرم جس کی گرمی بخوبی محسوس ہو لرزہ کو روک لیتا ہے خواہ اسکے بخارات پر سر جھکاکر گرمی لینا یہ بھی مفید ہوتا ہے اگر فقط گرم پانی نکالنا

ہنوز تسکین نہ ہوا اور مادہ غلیظ تر ہو تو نیسون نوتخ تخم کرفس مصطگی حرجیر شبت وغیرہ پانی میں پکا کر ملائیں یا بخور ایسے پانی سے کریں جس میں تل شیخ دفیسوم فودنج
شبت ذخریبنی گندہ بیس اور سداب مرزنجوش یعنی دونامرو اور فسطا اور گرم دوائیں کے پکائے گئے ہوں جتنی دوائیں بنا اور زیادہ قوی ہے لرزہ کو تسکین
دیتے ہیں شدید لرزہ کی تسکین دینے کو حتی کہ ربع اور مخمس وغیرہ میں سکطاغیرین ایک مثقال گرم پانی میں ملا کر پلائی جائے ۔غاریقون ایک مثقال آب گرم کے ہمراہ
پلائیں غاریقون بلغمی لرزہ میں بہت فوائد پر مشتمل ہوتا ہے کبھی اسکے ساتھ تھوڑی سی افیون بھی داخل کیجاتی ہے کہ نیند آجائے اور پسینہ نکلے اور شدت لرزہ کو
مٹائے درنلق وغیرہ دفع کرے ۔ایرسا یعنی بیخ سوسن ایک مثقال آب گرم کے ہمراہ پلائیں ۔امدابھل یعنی دیودار بھی گرم پانی کے ہمراہ ایک مثقال
اور نطراسالیون جو کرفس کوہی ہے ایک مثقال ہمراہ آب گرم کے مرکبات ادویہ میں لرزہ کو مفید ہے تریاق فاروق اور تریاق حکیم غزہ اور معجون گمونی اور فوتنجی
اور فلافلی اور شربت شہد جس میں سداب حلتیت عاقرقرحا اور فلفل کو جوش دیا ہو **حب مجرب** لرزہ سے ایک گھنٹہ پیشتر کھلائی جاتی ہے اور بیمار کو حب
لگاتے ہیں اور ہوا نکال کے آگ ورکمل وغیرہ سے گرم کیجاتی ہے تو لرزہ میں خفت ہوتی ہے خواہ نہیں آتا صنعت اس کی یہ ہے کہ سعیدہ
مرافیون جاوشیر فلفل ہموزن پیسکر کھمن میں لت کرکے گولی بقدر باقلے کے بنائیں دوسری گولی جاوشیر جندبیدستر دوقو یعنی تخم کرنب بری اور
حلتیت افیون عاقرقرحا برابر پیسکر بہ ترکیب مذکورہ بالا گولی بنائیں ۔ایک اور نسخہ اس سے بھی عمدہ استعمال کیا جاتا ہے جاوشیر سکبینج الخدان کوے
کرمانی تخم کرنس فلفل سیاہ ہر ایک دیڑھ مثقال برزالبنج زعفران زراوند جندبیدستر فرفیون دمرنا نخواہ زنجبیل ہر ایک ایک دانگ تخم حرمل عاقرقرحا ایک مثقال
پیسکر شہد میں گولی بنائیں اور بقدر ایک بندق گرم پانی کے ہمراہ کھلائیں ۔کبھی لرزہ میں شراب گرم اور ادویہ سخنہ کی حاجت ہوتی ہے اور ایارج کی بھی مسہل میں
ضرورت ہوتی ہے اور معجون سفرجلی اور تریاق بھی مستعمل ہوتی ہے بلکہ اگر لرزہ ایک روز درمیان آئے خصوصًا بدون تپ کے اگر ہو تو حب منتن کے پلانے سے شفا
ہوجاتی ہے مترجم کہتا ہے نسخہ حب منتن کا یہ ہے ایارج فیقرا دس درم تخم حنظل قنطوریون دقیق عصارہ قثاء الحمار فرفیون جندبیدستر فلفل حلتیت سکبینج جاوشیر
خردل ہر ایک مثقال انکو ماذ آب سداب میں گھول کر گولی باندھیں **تدبیر افراط عرق کے حمیات میں** جو عرق ہمیں بحران برآمد ہو خواہ بحران بذریعہ عرق
ہونا امکان اسے بند کرنا جائز نہیں اگر حد ضرورت سے بڑھ جائے اور ضرورت بند کرنے کی شدید ہو جائز ہے کہ مرحصا بق کریں یا اور کسی ذریعہ سے
ترویح کریں اور مقام عرق کو سرد کریں اگر یہ تدبیر عرق کے بند کرنے میں کافی نہ ہو ضرور ہے کہ بچھونا درست کریں اور گہوارہ میں ہلائیں کہ ہوا ساعت
بساعت ہو پہنچے اور مقام سرد میں اس کی جگہ تجویز کریں جسقدر پسینہ برآمد ہو چکا ہے اوسے بار بار پونچھنا ضرور نہیں اسلیئے کہ بار بار پونچھنے سے زیادہ
ادرار اُسکا ہوتا ہے اور کبھی اس جہت سے جب غشی پیدا ہوتی ہے اُسوقت پونچھنے سے غشی میں زیادتی پیدا ہوتی ہے بوجہ تفتیح مسام کے اور پونچھنے کو ترک
کرنے سے پسینہ نکلنا موقوف ہوجاتا ہے بدن میں روغن گل کی مالش ضرور ہے بشرطیکہ قوی ہو اور روغن بید اور گلنار فارسی یا اینکا ایک
روغن ایسا بنایا جائے جسمیں یہ بھی خواہ مازو کچھ بھی اور کھٹا سیب ورگلاب کے پھول اور گلنار یا دیگر قوابض پانی میں جوش دیکر روغن کے دوغیرہ
اس پانی میں پکایا جائے اور کبھی حب الآس اور گلنار اور کہربا باریک پیسکر اوپر سے چھڑک دیتے ہیں روغن وغیرہ میں تو یہ اجزا عرق کے نکلنے کو خوب بند کرتے
ہیں اور کبھی سرکہ پانی ملا ہوا کافی ہوتا ہے اور آب انگور ترش یا غورہ یا گلنار خواہ چھلکہ مازو جوشاندہ حب الآس آب برگ بید عجیب النفع ہے اور آب حی العالم کا بہت مفید ہے
اگر عرق بکثرت نکلے کہ دشواری پیدا ہو اور اُسکا بند کرنا بہت ضرور معلوم ہو لعاب ہائے باردہ طلاء استعمال کرنے چاہیئں اور صمغ عربی گھول کر لگانا
مفید ہوتا ہے خصوصًا اگر ایسی قابض چیزوں میں صندل اور کافور داخل ہو علی الخصوص ان طلاؤں کے بعد پنکھے وغیرہ سے ٹھنڈی ہوا بدن پر لگے اگر ضرورت
محسوس ہو تو اس سے بھی زیادہ ہو ہاتھ پاؤں کے اطراف پر برف کے کپڑے رکھنے سے خواہ برف میں ان اعضا کو داخل کرنے سے خواہ نہایت
ٹھنڈے پانی میں نہانے سے بشرطیکہ طاقت وفا کرے بند کرنا چاہیئے رعایت نہ امدکی تدبیر اگر بذریعہ پسینہ چھوٹ جائے بحران تپ کا ہوا ہے اگر بند

کرنے مین جلدی کرنی چاہیے اور نا بمقدار جاری رہنا اُسکا بہتر ہی اور جسوقت رعاف کا بند کرنا بنظر مصلحت کے ہو جب ہو حمیات حادہ کی رعاف مین اطراف کو
باندھ کر اُن مین پچھنے لگانے چاہیئین اُس نتھنے کی طرف جدہر سے خون روان ہو اُس کے بعد اس مقام کی تدبیر کرنی چاہیے جہان پچھنے لگائے ہون اور اگر تنہا
بذریعہ تدبیر کے رعاف بند ہو سکے تو پچھنے لگانے نہ چاہیئین اور جو قطورات باب رعاف مین لکھے ہین اُن مین سے کوئی نسخہ تجویز کر کے ٹپکانا چاہیے اور اگر
کوئی امر مانع نہو سر کی تبرید بھی کرنی چاہیے اُن سرد اجزا سے جن کا ذکر اپنی جگہ پر ہو چکا ہے کبھی اصحاب تپ کو ایسے رعاف ہوتا ہے تو ایسی دوا کا استعمال کرنا چاہیے
کہ خوب کھلکر اُن کی نکسیر چلے اس لیے کہ تپ کی شفا رعاف سے بہت جلد ہوتی ہے اگر ایسی دوا کے استعمال سے خوف افراط رعاف کا ہو تو بذریعہ ادویہ
حابسہ حبس کیا جائیگا۔ **تدبیر قے مفرط کی جو حمیات مین عارض ہو** بحران قے کا بھی بند کرنا درست نہین ہے مگر اینکہ کوئی ضرورت ہو اور اکثر اوقات اگر قے
کرائی جائے تو تسلی اور قے دفع ہو جاتی ہے اور اگر بغایت خلط موذی کی کرے سکنجبین سادہ اور آب گرم ملاکر قے کرائین تب بھی بند ہو جاتی ہے کبھی تدبیر قوی
کی ضرورت ہوتی ہے اسوقت بجائے سکنجبین سادہ کے سکنجبین بزوری مستعمل ہوتی ہے اگر خلط متشرب ہو یعنی معدہ مین پھیلا اور کچھ غلیظ اور گاڑھا ہو اُسوقت لائق ہے
کہ صبر اور ایارج سے بذریعہ اسہال دفع کیا جائے اور اگر متشرب نہو تب بھی اکثر ایارج اور صبر مفید ہوتا ہے اور اگر رقیق تو ہو مگر غلیظ کی آمیزش ہو سکنجبین اور آب گرم
سے دفع ہو جاتا ہے بعد اس کے آب انارین سے اسکی تعدیل کر دیجاتی ہے اگر اُسے قے کرتے قصداً خواہ بلا قصد پھر دوبارہ پلانا چاہیے تاکہ خلط مین اعتدال
آجائے اور حرارت مین سکون آئے۔ اسیطرح جو شربت پودینہ اور انار سے بنتا ہے وہ بھی مفید ہے کبھی قے کو فقط معدہ کو ٹھنڈا کرنا خارج سے باز رکھتا
ہے جو دوا کبھی قے کی مسکن ہی کہ بوجہ اپنی عفوصت اور حموضت کے قبض پیدا کرتی ہے اگر مادہ قے کا متشرب ہو اُسوقت استعمال اسکا جائز نہین ہی اسلیے
کہ وہ ردی ہی اور تشنج یا مادہ پیدا کر کے زیادہ تکلیف دیگی لیکن اگر مادہ غیر متشرب ہو تو کبھی یہ دوا مادہ کو گرا دیتی ہے اگرچہ غلیظ ہو اور بجانب اسفل مائل کر دیتی
ہے اور کبھی معدہ کو قوی کر کے بذریعہ قے کے مادہ کو دفع کر دیتی ہے اگر صفرا کا بذریعہ قے برآمد ہونا مداومت کرے اور متشرب نہو استعمال قوابض کا واجب
ہے خصوصاً ضماد بہت سودمند ہوتے ہین مثلاً وہ ضماد جو انار کی جڑ کے چھلکے اور مازو وغیرہ سے شراب مین یا پانی ملاکر بنائین خواہ سرکہ مین پانی ملاکر طیار کرین
سوداوی قے کے بند کرنے کے واسطے اسفنج کو سرکے مین ڈبو کر معدہ پر رکھتے ہین اور اگر اس سے زیادہ ضرورت ہو جو ادویہ باب حبس قے مین بیان
ہو چکین ہین اُنکا استعمال کرنا چاہیے **اسہال مفرط کی تدبیر** اسہال کے بند کرنے کی تدبیر خواہ معالجہ اور طرح کا جو مناسب ہو باب اسہال مین جداگانہ
یہ سب اُمور ہم بیان کر چکے ہین وہان پر ملاحظہ کرنا چاہیے اور بطور غذا جو حبس اسہال مین مفید ہے مونگ خواہ مسور خواہ دھنیا بھون کر جوش دین اور پانی
پھینک کر دانہ انار سے ترش کر کے تناول کرین **پیاس کی تدبیر** یہ ہی کہ سر پر سرد روغن برف سے ٹھنڈا کر کے اسطرح پر ملین کہ پہلے یافوخ پر
ڈالین اور کوئی مانع نہ ہو اور سرد پانی سے سر کو برودت پہونچائین اور لعاب بہدانہ منہ مین رکھین جو بذریعہ روغن گل کے نکالا گیا ہو خواہ روغن گل
اس مین شریک ہو کہ اس سے بخوبی تسکین پیاس مین ہوتی ہے زلال آلو بخارا اور آب خیارین اور کدو اور تخم خشخاش سیاہ و اصل السوس بھی
نافع ہے اور قرابادین مین ایسی کتاب کے جو حب مذکور ہوگی وہ بھی پیاس کو فرو کرتی ہے مترجم کہتا ہے اُس کا نسخہ یہ ہی تخم خیار آٹھ درم کتیرا
چار درم بیاض بیضہ مرغ مین کتیرا بھگو کر بیج کو پیسکر ڈالین اور گولی تیار کرین اور سایہ مین خشک کرین منہ مین چبانے اور چوسنے کی چیزین جیسے املی
پیاس کبھی بسبب خشکی کے ہوتی ہے وہ فقط سونے سے جاتی رہتی ہے اور پیاس جو بوجہ حرارت کے ہوتی ہے بیدار رہنے سے فرو ہوتی
ہے **سبات جو عارض ہوتی ہی اُس کی تدبیر** جسوقت اُونگھ آتی ہو قصہ کہانی کی طرف مشغول کرین اور زور زور سے باتین کرین اور اطراف کو شدت
تنگ باندھین کہ ایذا معلوم ہو مگر بمقدار ایذا ہو کہ اُسکا صدمہ اُٹھا سکے اور کوئی مانع بندش اطراف کا نہو۔ اور ایک شیاف لطیف کا حمول کرائین اگر
طبیعت بستہ ہو اور جسوقت تپ مین کمی ہو خواہ فرو ہو جائے درمیان دونوں شانون کے پچھنے لگائین اور گردن کے نقرہ مین بھی پچھنے لگانا مفید ہے

تدبیر بیداری مفرط کی خواہ محمومین کو خواہ اور کسی کو اگر بیداری مفرط عارض ہو اُس کی دوا روغن خشخاش اور اُسکا ناک مین پہونچانا تخم کاہو کے روغن کے ہمراہ اور ہمراہ روغن بنفشہ و نیلوفر اور کدو کے خواہ چپانا اشیاء مخدرہ کا جیسے افیون بزرالبنج وغیرہ خواہ سر جھکا کر بخار لینا ان چیزون کا خواہ سونگھنا نیلوفر اور لفاح اور تلسی کا جو دورے پھر لگی جائے کہ یہ سب تدبیرین نیند لانے کیواسطے کیجاتی ہین خواہ جو نطولات ترطیب دینے والے ہوتے ہین یہ سب باتین ایسی ہین جنھین ہر کس و ناکس جانتا ہے اسیطرح اگر مانع نہ ہو تو شربت خشخاش خواہ سعوط خشخاش کا استعمال کیا جاتا ہے پھر جب تبرید مخدرات کی دماغ مین پہونچتی ہے بہت سے چراغ اسکے سامنے روشن کیئے جاتے ہین اور بہت سے آدمی باواز بلند باتین کرنے لگتے ہین اور اطراف دست و پا ایسی مدہی سے گرہ لگائے جاتے ہین کہ بآسانی کھل جائے اور بندش کسیقدر سختی کیساتھ ہوتی ہے کہ اُس سے ایذا ہو پہنچے اور بتکلف اُسے آنکھ بند کرکے سو رہنے کی تکلیف دیجاتی ہے ادھر اس کی آنکھ جھپکی کہ فوراً سب چراغ دفعۃً بجھا دیتے ہین اور یکبارگی سب چپ ہو جاتے ہین اور گرہین اطراف کی فوراً کھولدیتے ہین اور پھر اُسے سونے دیتے ہین۔ اگر نوبت مین اس تنویم کی وجہ سے خفت خواہ سکون ہو جائے ہمیشہ اسکا منھ دُہلائینگے جوشاندہ خشخاش سیاہ اور لفاح اور اُسکی جڑ یعنی بیبروج الصنم سے۔ اگر خلط بورقی شور اور بہ مادہ مرض ہو تو یہ جوشاندہ مفید ہوگا کہ بابونہ اور اکلیل الملک اور اقحوان اور خشخاش کو پانی مین پکا کر منھ دُہلائین اور اُسکے بخارات پر سر جھکا کر بیٹھین ورد شکم کے دفع کی تدبیر خلط صفراوی معدہ پر گرنے سے درد شکم پیدا ہوتا ہے اگر شروع دورہ مین عارض ہو تھوڑا سا شربت سیب سکنجبین کے ہمراہ دینا کافی ہے

خشونت زبان کے دفع کرنے کی تدبیر لزوجت جو زبان مین پیدا ہوتی ہے بہت کی لکڑی کی وجہ سے زائل ہو جاتی ہے خواہ بید کی لکڑی اور روغن گل اور طبرزد کے ملنے سے یہانتک کہ ساری لزوجت برطرف ہو علاج کرتے ہین۔ خواہ اسفنج اور تھوڑا سا نمک اور روغن گل سے ملتے ہین کہ اسطرح چھیلنے اور ملنے سے نہایت تخفیف پیدا ہوتی ہے اور مریض پر تخفیف تعب بھی ایسی تدابیر سے زیادہ ہوتی ہے اور بعد ترکیب کے کچھ زیادہ ایذا بھی نہین ہوتی اگر زبان مین خشونت خود بخود بوجہ یبوست کے پیدا ہو اور لزوجت کے دفع سے یہ خشونت نہ ہوئی ہو پس چاہیئے کہ منھ مین پستان خواہ گٹھلی آلو بخارا کی رکھے خواہ وہ نمک سپید جو ہندوستان سے آتا ہے جسکو تنک بر اور مزہ مین شہد سے زیادہ شیرین ہے اُسے منھ مین رکھے چوسین۔ مترجم کہتا ہے شاید مراد اُس سے مصری سپید ہے جو ہند مین طیار ہوتی ہے مگر مترجم نے ایک قسم کی مصری بہت عمدہ مصر کی بنی ہوئی دیکھی ہے جو ایک شخص نہایت خوش عقیدگی سے واسطے جناب ملاذی و ابا استاد الکل جامع علوم عقلیہ و نقلیہ سیدی سندی مجتہد العصر وحید الدہر مولانا و مولی المؤمنین ممن جدہ ابی عبداللہ الحسین یعنی جناب مولانا سید حسین عرف میرن صاحب قبلہ ملقب بعلیین مکان کے لایا تھا اور بیان کرتا تھا کہ متقدد سے یہ مصری بنائی گئی ہو اور قیمتی کتنی ہے صاف اور سفید بہت تھی مگر چراغ کے عکس سے ایک سُرخی کی جھلک ایسی نظر آتی تھی کہ اُسکی لطافت جب یاد آتی ہے کمال مستعجب ہوتا ہو غرض اس حکایت سے یہ ہو کہ قدیم زمانہ مین شاید مصری اور قند وغیرہ ولایت مین کم پہونچتا تھا جو شیخ اپنا مشاہدہ نہین بیان کرتا ہے اب اس زمانہ مین تو ادنی سے اعلی تک بخوبی ہندوستان کی چیزون سے واقف ہو چکا ہو تشنیع لغرض اس مصری سے بموجب قول حیکانس حکیم بقدر باقلے لیکر ہدانہ کے ساتھ زبان پر رکھین کہ ترطیب کامل کرتی ہے اور خشکی و لاغری زبان سے برطرف ہوتی ہو مریض کا منھ اکثر اوقات کھلا رہنا اور چت لیٹنا اچھا نہین اور اس ہیئت پر سونا برا ہے کہ زبان مین خشکی زائد پیدا ہوتی ہو

چھینک پے درپے جو آئے اُس کی تدبیر اگر چھینک بار بار آتی ہو تو کبھی اس سے ضرر پیدا ہوتا ہے یعنی بیمار کو تکلیف اور ایذا ہوتی ہے اور بخارات سے سر ممتلی ہو جاتا ہو اور قوی مین ضعف عارض ہوتا ہو اور کبھی چھینکتے چھینکتے نکسیر جلنے لگتی ہے لہذا ضرور ہو کہ پیشانی اور آنکھ اور ناک کی مالش کیجائے اور اُنکے منھ کھولدیئے جائین اور حنک یعنی زیر ذقن کی مالش بشدت کیجائے اور اُن کے سر کھینچے جائین اور نشست برخاست کی وضع بدل دی جائے یعنی پہلی وضع سے دوسری وضع کی طرف لائی جائین اور اطراف یعنی کنارے اعضا کے دبائے جائین اور اُن کے کانون مین روغن نیمگرم مائل بحرارت ڈالے جائین اگر ان روغن کی حرارت مزاج خفیف ہو بہت گرم نہون اور ان کے عضل اور فک یعنی جبڑے کی ترطیب روغن ہائے رطب کرنی چاہیئے۔

اور ان کے زیر پشت تکیہ خواہ سہارا لگانے کے کوئی اور شے رکھی جائے جسکے رکھنے سے تسکین پیدا ہو اور دفعۃً سونے سے جگتے جائین اور اسیطرح کا غبار اور دخان بلکہ جو شے کہ اسکی بو مین تیزی ہو اُس سے اُن کی حفاظت کرنی چاہیئے اور ستو جو کا اور طین بنجاح جو طین ماکول ہے اور نیشاپوری مٹی بھی کہتے ہین ہمراہ اسفنج دریائی کے بھگو کر سونگھانا چاہیئے درد سر اگر محموم کو عارض ہو اُس کی تدبیر اطراف کو بخوبی باندھین خصوصاً ران کو اور پٹی وغیرہ سے خوب کسین اور قدمون کی مالش کرین اور شیافات ملین کا استعمال کرین جو مادہ کو اعلےٰ سے بطرف اسفل کے جذب کرے اور سر ادویہ سے جو اوپر مذکور ہوئی ہین تقویت سر کی کرین اور کوئی شے مانع از قسم نزلہ اور کھانسی وغیرہ کے نہو جوشاندہ گل سرخ اور بنفشہ اور جو اور برگ سادہ وغیرہ سے سر کو تر بتر کردینا چاہیئے اسیطرح بشرط نہونے مانع کے روغن گل اور روغن بید سادہ کا استعمال مالش وغیرہ سے کرنا چاہیئے اگر ایسی تدبیرات تسکین اور درد کم کرنے مین درد سر کے کافی نہون اُسوقت نطولات مبردہ کے ہمراہ ملینات بھی شریک کرین مثلاً بابونہ خواہ مخدرات کو اضافہ کرین جیسے خشخاش وغیرہ اور دودھ سر پر بجز اُسوقت کے کہ تپ اُتر جائے اور کسیوقت جائز نہین پھر بعد زوال تپ کے یعنی بعد گذرنے اُس کی نوبت کے اگر قوت مریض کی قوی ہو بکری کا دودھ سر پر دوہنا چاہیئے اور اگر قوت ضعیف ہو عورتون کا دودھ اگر بدن مین امتلاء رطوبت جو مورث ہوتا ہے سبات کا موجود ہو اُسوقت دودھ کے دوہنے سے اجتناب کرنا واجب ہے اسیطرح جمیع تدبیرات جن سے ترطیب پیدا ہوتی ہے انکا ترک بھی ضرور ہے البتہ مرطبات کا استعمال اسیوقت کیا جاتا ہے کہ بخار دخانی اُٹھتا ہو اور سر مین خشکی اتنی ہو کہ نیند کم پڑے اور اگر سر مین امتلاء بخارات رطبہ کا ہو مناسب ہے کہ بذریعہ شیاف خواہ حقنہ کے اسفل کی طرف جذب کرین اور اعضاء اسفل کو باستحکام باندھین حتی کہ خصیتین بذریعہ لنگوٹے وغیرہ کے کھانسی جو محموم کو عارض ہو کھانسی اکثر اوقات محمومین کو حرارت خواہ خشکی سے عارض ہوتی ہے ایسی کھانسی کے دفع کیواسطے منھ مین گولیان کھانسی کی اور لعوق خشخاش جن کی ساخت لبوب باردہ سے اور نشاستہ وغیرہ سے ہوئی ہو رکھین اور جن قیروطیون کے استعمال سے تبرید اور ترطیب حاصل ہوتی ہے جیسے وہ قیروطی جو خالص روغن گل اور لعاب اسبغول اور عصارہ برگ خرفہ سے بنائی جائے اُس کا استعمال کرین بطلان شہوت طعام محموم کی اکثر سقوط اشتہا کا سبب فم معدہ مین ہوتا ہے اور انھین علامات سے جو باب سقوط اشتہا مین مذکور ہو چکے پہچان سکتے ہین اور بذریعہ قے خواہ دست کے اس مادہ کا اخراج بھی ہو سکتا ہے اور یہی تدبیر کافی ہے کبھی اس تدبیر سے بھی نفع ہوتا ہے کہ اُنگلی حلق مین ڈالکر خلط اور مادہ کو جو معدہ مین ہے آمادہ نکلنے پر بذریعہ قے کے کرین خصوصاً اگر معدہ سے مرہ خواہ کوئی شے کھٹی نکل چکی ہو کہ اسوقت یہ تدبیر بہت مفید ہے اور جو سقوط اشتہا بوجہ ضعف کے ہوتا ہے اسوقت اُس سوء مزاج کا علاج کرنا چاہیئے کہ جسکی وجہ سے یہ ضعف پیدا ہوا ہے انھین قاعدہ سے جو طریق علاج بالضد مین معلوم ہین ان بیمارون کے پاس ایسی چیزین جنکے بو سے تنبہ اشتہا رسا ہوتی ہے رکھنی چاہیئین اور سونگھانی چاہیئین جیسے جو کے ستو پانی مین بھگو کر خواہ پانی اور سرکہ مین تر کرکے اور ایسی جوارشات جو محمومین کے واسطے خاص ہین جیسے طباشیر خواہ جوارش آملہ وغیرہ کھلانی چاہیئے اور تھوڑی سی شراب بھی پلانی چاہیئے اور کھٹے فواکہ جن کی بو پاکیزہ ہو جیسے سیب اور بہی بروقت نیم خام ہونے کے ایسے فواکہ بھی تھوڑے تھوڑے کھلانے چاہیئین اور سرکا اُس غذا کا جسے قریص کہتے ہین جو گوشت اور ترکاری اور سرکہ سے طیار کرتے ہین خواہ مچھلی اور حلوان سے جو قریص طیار ہو خواہ اور کسی چیز سے بنائین بطور لعوق کے چٹانا چاہیئے اور معدہ پر بعد ایام اولی کے ضمادات لگانے چاہیئین جو فواکہ سے بنائے جائین اور اُن مین کسی قدر افسنتین اور ایلوا بھی بہ نسبت ادویہ وزن معلوم شریک کیا جائے اور مالش خوشبو دہان کی معدہ پر بہت مفید ہے بولیموس جو محموم کو عارض ہو معدہ کی اشتہا کا سقوط اور تمامی اعضا کا بھوکا ہونا جسے جوع البقر بھی کہتے ہین اگر محموم کو عارض ہو اُسکا علاج شموم یعنی سونگھانے کی چیزون سے کرنا چاہیئے اور گل خراسانی خواہ گل ارمنی سرکہ مین تر کرکے سونگھانا چاہیئے اور مصوصات جو ایک غذا خاص مرکب

گوشت کبوتر بچہ اور ترکاریوں و سرکہ سے پختہ کرتے ہیں وہ سونگھوانا چاہیئے اور فقط روٹی گرم گرم اور گوشت بریان کی بو اُن کے دماغ تک پہونچائی جائے اور اطراف میں بندش کیجائے اور کان اُن کے زور سے کھینچے جائیں اور بال بھی خوب کھینچے جائیں اور تقویت دماغ کی نطولات معہودہ سے کیجائے جو ترطیب بھی پیدا کرسکیں یاد رکھنا چاہیئے کہ اکثر بولیموس خواہ جو سوء تغذی بوجہ بطلان حس فم معدہ کے عارض ہوتی ہے اور فم معدہ حس میں بطلان بوجہ مشارکت فم معدہ دماغ سے بذریعہ اُن شعبوں کے عصاب دماغ کے (جس کی راہ سے حس معدہ تک پہونچتی ہے) ہوتا ہے یعنی چونکہ دماغ مبدء حس میں فساد پیدا ہوتا ہے لہذا فم معدہ میں بھی بوجہ مشارکت دماغی کے بذریعہ اُن شعبوں کے بطلان حس ہوجاتا ہے اور تمام بدن خواستگار غذا کا رہتا ہے مگر حس فم معدہ کی خواستگار غذا کی نہیں ہوتی سیاہی زبان جو محموم کو عارض ہو زبان کی سیاہی کو واجب ہے کہ بہت جلد چھیل ڈالیں جلا کرنے والی دواؤں سے ورنہ سرنگ بخارات خبیثہ چڑھ کے مریض کو مبتلائے سرسام کردیں گے شہوت کلبی جو محموم کو عارض ہو اسکا علاج چکنی چیزوں سرد مزاج اور شیرینی سے کریں غشی جو محموم کو عارض ہو کبھی ان کو غشی اس وجہ سے عارض ہوتی ہے کہ فم معدہ پر صفرا بشدت گرتا ہے اور اذیت پیدا کرتا ہے ایسی غشی کا علاج یہ ہے کہ قبل از نوبت خواہ بروقت نوبت کے میدہ کی روٹی کا ٹکڑا آب انار اور آب انگور کے ہمراہ کھلائیں یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ اگر غشی اور تپ مجتمع ہو مقدم اور مناسب علاج غشی کا ہے۔ اگر بوجہ ضعف کے حاجت غذا دینے کی بروقت غشی کے ہو تھوڑی سی روٹی میں ایکدم شراب کہنہ ملا کر کھلائیں اور اگر حاجت طعام کی نہ ہو شراب سیب کہنہ جسکے فضول لطیف متحلل ہوچکے ہیں پلائیں فصد اکثر غشی کو زیادہ کرتی ہے اور حقنہ نرم بہت مناسب ہوتا ہے اور قے کرانی بھی نافع ہے دونوں پنڈلیوں کا باندھنا اور ہاتھ پاؤں کا گرم پانی میں رکھنا مفید ہے اور جیسے ہی غشی سے افاقہ ہو مقتضائے حزم اور ہوشیاری یہی ہے کہ جو کے ستو جسمیں آب انار بھی شریک ہوں ٹھنڈے ٹھنڈے فوراً کھلانے چاہیئں ضیق النفس جو محموم کو عارض ہو ضیق نفس ان لوگوں کو یا بوجہ عروض تشنج اور خشکی عضل نفس میں بوجہ حرارت حمی کے عارض ہوتی ہے یا کوئی مادہ گلوگیر دماغ سے حلق میں اُترتا ہے اُس سے ضیق نفس عارض ہوتی ہے یا اُس پٹھے میں جو دماغ سے عضلات تنفس تک آتا ہے غلبہ ضعف کا ہوتا ہے لہذا نفس میں تنگی پیدا ہوتی ہے پہلی قسم کا علاج ایسے مرہم سے کرنا چاہیئے جس سے خشکی دفع ہو اور دوسری قسم کا ایسی چیزوں سے جو انصباب مادہ خانقہ کو منع کریں اور تیسری قسم کا علاج یہ ہے کہ مزاج دماغ کی تعدیل کریں اور جس سوء مزاج سے ضعف عصاب حاصل ہوا ہو اُسکا علاج کریں اور مالش گردن میں ایسی چیزوں کی کریں جن سے تبرید اور ترطیب حاصل ہو اور بیشتر معدہ پر بھی مثل تراشہ کدو اور خرفہ اور صندل و روغن گل وغیرہ ملا کر رکھا جاتا ہے شدت کرب جو محموم کو عارض ہو اگر شدت اور کثرت کرب کی بوجہ فم معدہ کے ہو کہ اسمیں ایک لذع اور چبھنے والی چیز پیدا ہو کر اذیت اُس کے قلب تک پہونچتی ہو ایسی صورت میں معدہ کی تبرید اُن غذاؤں سے کرنی چاہیئے جو مفصلاً مذکور ہوچکی ہیں اور ٹھنڈی ہوا پنکھے وغیرہ سے اُن کی ترویح کرنی چاہیئے اور جو مقام قریب متحرک پانی کے ہو وہاں اُنکا بستر اور خوابگاہ تجویز کرکے بچھونے پر کونپل اور شاخیں سرد مزاج درختوں کی اور بھی سرد پھول جیسے گلاب نیلوفر وغیرہ بکھیرے جائیں خواہ ایسے موضع سے جسکے قریب نضوحات ہوں یعنی عرق خواہ پانی جو خوشبو اور سرد چیزوں سے نکالا گیا ہو اکثر کرب میں ان لوگوں کو حقنہائے باردہ نافع ہوتے ہیں جو آب کدو اور خیار آب برگ خرفہ سے مع آب حی العالم اور روغن گل کے طیار کی جائیں دشواری نوالا اُتارنے کی جو محموم کو عارض ہو نوالہ خواہ لقمہ اُتارنے میں دشواری اگر حمی مطبقہ میں پیدا ہو فصد کرکے تھوڑا سا خون نکالڈالنا چاہیئے اور سرکا اور کاہو سے سبز تخیہ کرکے غذا دینی چاہیئے اگر اس تپ میں کسیقدر اشتہاء طعام میں جودت ہو اور اچھی طرح مریض کھالے کو کھا سکے ورنہ فقط آب جو پر اکتفا کرنا لازم ہے مگر ایسی غذا جو قبض شکم پیدا کرے ہرگز نہ دینی چاہیئے اور اگر باوجود عسر ازدراد کے قبض بھی ہو حمول اور حقنہ سے رفع قبض کرنا بہتر ہے بہ نسبت مسہل شرب کے بردِ اطراف جو محموم کو عارض ہو اکثر محموم کی حرارت اندر جسم کے بیٹھ جاتی ہے

اور ہاتھ پاؤں ٹھنڈے ہو جاتے ہیں اور حرارت اندرونی کی تبخیر سے بخارات سر پر چڑھنے لگتے ہیں ایسے وقت میں چاہیے کہ ان کے ہاتھ پاؤں گرم پانی میں رکھیں جائیں اور آب سرد پینا دیں یہاں عام حمی صفراوی کا صفراوی تپ کی تین قسمیں ہیں غب دائرہ اور غب لازم اور محرقہ۔ غب دائرہ یا خالص ہے محض عفونت صفراوی سے پیدا ہوتی ہے یا غیر خالص ہے کہ صفرائے غلیظ سے جس میں آمیزش بلغم کی ہے پیدا ہو مگر خلاف دونوں خلط یعنی صفرا اور بلغم کا ایسا ہو ہو کہ دونوں ملکر ایک ہو جائیں اور اجزا میں تفرقہ باقی نہ رہے اور یہی اتحاد فارق ہے درمیان غب غیر خالص اور شطر الغب کے اسلیئے کہ شطر الغب کی پیدائش دو مادہ صفرا اور بلغم سے ہوتی ہے مگر دونوں جدا جدا ہوتے ہیں اور اس تپ یعنی غیر خالص کا باعث ایک ہی مادہ ہے جو مرکب دو مادے ہو یعنی بلغم اور صفرے سے اور گرم کا اختلاط خاطر خواہ بخوبی ہو جائے اور بدشواری بعد اس مرکب مادہ میں عفونت پیدا ہوتی ہے اور بعد عفونت کے زوال عفونت بھی اس مادۂ مرکبہ کا دشوار ہوتا ہے اور دیر میں ہوتا ہے اور چونکہ شطر الغب میں دونوں مادہ الگ الگ متعفن ہوتے ہیں دونوں تپ کی نوبت بھی جدا جدا ہوتی ہے اور غب غیر خالص میں بوجہ اتحاد اور اختلاط کے ایک ہی نوبت ہوتی ہے اور غیر خالص کبھی اس قدر دیرپا ہو جاتی ہے کہ ایک ششماہی تک انحل نہیں ہوتی اور اکثر بوجہ اس تپ کے اعضا میں ترہل اور ڈھیلا پن اور طحال کی مقدار بڑھ جاتی ہے۔ محرقہ اور قسم لازم ہے مگر اسکی کمی بیشی کا فرق محسوس نہیں ہوتا اور اعراض اسکے بہت شدید ہوتے ہیں اسلیئے کہ مادہ بہت زیادہ اور تیز ہوتا ہے اور قریب قلب کے رگوں میں کم معدہ کے خواہ اطراف جگر میں خاص کر متعفن ہوتا ہے اور حاصل یہ ہے کہ محرقہ کا مادہ انہیں شریف اعضا میں ہوتا ہے جو قریب قلب کے ہیں اور غب دائرہ میں عفونت صفرا گوشت خواہ جلد میں ہوتی ہے جو قلب سے دور ہیں اور غب لازم میں مادہ مرض پھیلا ہوتا ہے تمام بدن کی ان رگوں میں جو قلب سے دور ہیں پیاس بشدت اور کرب اور قلق اور بیداری ہذیان تلخی دہان ہونٹھ کی خشکی اور انکا پھٹ جانا اور درد سر یہ سب اعراض صفراوی حمیات میں بہت ہوتے ہیں اور طبیعت اکثر اوقات مائل بخشکی ہوتی ہے اور قبض رہتا ہے اسلیئے کہ مادہ صفراوی بوجہ لطافت کے بطرف اعلی کے متوجہ رہتا ہے اگر کیفیت سرسامی پیدا ہو یا ظاہر بدن کی طرف آتا ہے جسوقت بذریعہ عرق کے بحران ہو

غب مطلق کا بیان اور اسکو طریطاوس بھی کہتے ہیں نوبت غب دائرہ پہلے قشعریرہ سے شروع ہوتی ہے اور کانٹے سے چبھنے لگتے ہیں پھر سردی لگ کر لرزہ شروع ہوتا ہے اور بہت شدید اور سخت ہوتا ہے بہ نسبت اور لرزوں کے کہ اس لرزہ میں بالکل سردی نہیں ہوتی خواہ بہت کم ہوتی ہے اور جب سردی اس لرزہ میں محسوس ہوتی ہے اس کا سبب یہی ہوتا ہے کہ حرارت اندرون جسم کے جہاں مادہ تپ ٹھہرا ہے متوجہ ہو کر بیٹھ جاتی ہے اور بیرون جسم پر برودت محسوس نہیں ہوتی ہے اور کانٹے سے چبھتے ہیں اور یہ لرزہ باوجودیکہ شدید ہوتا ہے مگر اسمیں سکون اور گرمی جلد نمودار ہوتی ہے اور ایسے لرزہ کے حدوث کا سبب اوپر بیان ہو چکا ہے۔ غب دائرہ کے پہلے تین چار اول نوبت میں لرزہ قوی پیدا ہوتا ہے اور شدید بھی ہوتا ہے اور حمی ربع میں اس کا برعکس ہے۔ ایضاً غب کا لرزہ شروع بقوت ہوتا ہے پھر تھوڑا تھوڑا ضعیف اور نرم ہوتا جاتا ہے اور بہت جلد برطرف ہوتا ہے اور ربع میں اسکے برعکس ہے پسینہ غب میں بروقت اترنے نوبت کے زیادہ برآمد ہوتا ہے اور بول سرخ رنگ قریب بناری کے اسمیں زیادہ غلیظ قوام نہیں ہوتا مگر اینکہ غب غیر خالصہ ہو تو پھر البتہ بول خام اور غلیظ ہوتا ہے۔ حرارت غب کی بہ نسبت محرقہ کے اسلم ہوتی ہے اور ہاتھ لمس پر جتنی دیر تک رکھا جائے التہاب کی زیادتی نہ ہوگی بلکہ آناً فاناً کمی التہاب کی محسوس ہوگی اور محرقہ میں دمبدم التہاب کی زیادتی محسوس ہوتی ہے جو عوارض کہ غب میں پیدا ہوتے بیداری بدون گرانی سر کے مگر بعض اقسام غب غیر خالص میں کہ سر گران بھی ہوتا ہے پیاس اور غضب اور تشنگی بولنا کسیکا ناگوار اور نبض میں حدت اور سرعت باعتبار نبض جمیع حمیات کے اور انقباض اور انبساط کا اختلاف اس لیئے کہ خلط صفراوی نبض کو بسرعت متحرک کرتی ہے اور بروقت منتہی کے اختلاف میں زیادتی پیدا کرتی ہے مگر اختلاف نبض کا غب میں تمام حمیات خلطی سے کم ہوتا ہے اور باایں ہمہ نبض میں صلابت بھی ہوتی ہے اور قوت بھی نبض میں بہت ہوتی ہے بلکہ غب کی نبض میں سوائے اسکے اختلاف خاص کے جو قوت حرارت عفونت سے عارض ہوا ہو

اور اسی نے تب پیدا کی ہے اور کسی قسم کا اختلاف اکثر واقع نہیں ہوتا۔ ابتدا میں ہر نوبت کی جب تک کہ تپ خوب پھیل نہ جائے نبض میں تضاغط یعنی تنگی پیدا ہوتی ہے بعد ازان قوت نبض سرعت اور تواتر پیدا ہوتی ہے اور اختلاف نبض کا اتنا زائد نہیں ہوتا غب کے وجود پر سن اور عادات اور بلد اور پیشہ اور سحنہ یعنی انداز جسم کا اور فصل بھی دلالت کرتی ہے اور جو زمانہ کثرت وقوع غب کا ہو وہ بھی دلیل غب کے وجود پر ہوتا ہی اگر دو غب مرکب ہو جائیں ہر روز ایک تپ کا یوم نوبت ہوگا پس جو شخص غب کی شناخت میں رعایت نوبت کی کرے اسے غلط واقع ہوگا بلکہ واجب ہی کہ ذریعۂ شناخت اور دلائل کو جانے اور نوبت کو ان دلائل کی تائید اور تائید میں رعایت کرے غب کے بیمارون کو کبھی بیداری اور محبت خلوت اور تنہائی کی پیدا ہوتی ہے اور کبھی انھیں ایسا محسوس ہوتا ہے کہ قریب جگر کے کوئی شے جوش میں آرہی ہے

فرق درمیان غب خالص اور غیر خالص کے

غب خالص لطیف اور خفیف ہوتی ہے اور اسکی نوبت چار گھنٹے سے بارہ گھنٹے پر ختم ہو جاتی ہے اور بارہ گھنٹے سے بہت زیادہ نہیں ٹھہرتی پھر اگر زیادہ ٹھہرے غب غیر خالص ہے اور اس کی نوبت کا زمانہ اکثر سات گھنٹے رہتا ہے اور گرمی بدن میں بہت جلد پیدا ہو جاتی ہے اور ایسا معلوم ہوتا ہی کہ حرارت بدن کی پراگندہ ہوتی ہے حالانکہ ابھی اطراف سرد ہوتے ہیں اسیطرح غب خالص کی تدبیر مین اگر غلط واقع ہو سات دورہ سے زیادہ نہیں رہتی اور بیشتر بوجہ لطافت مادہ کے ایک ہی نوبت مین بوجہ واقع ہونے تے خواہ اسہال صفراوی کے دفع ہو جاتی ہے بشرطیکہ تے خواہ اسہال سے تنقیہ کل مادہ کا ہو جائے اس تپ میں نضج بول پہلے خواہ تیسرے یا چوتھے نہایت درجہ ساتوین روز ظاہر ہوتا ہے اگر سات دورہ سے زیادہ طول ہو غب غیر خالص سمجھنا چاہیئے اسیطرح اگر لرزہ دیر تک رہا کرے وہ بھی غیر خالص ہی غب خالص سے نوائب کی زیادتی اور لرزہ کا ہر نوبت میں بہ نسبت سابق کے مقدم ہونا محفوظ اور منتظم نسبت سے ہوتا ہے اور غیر خالص میں تزید مختلف اور بدون کسی نسبت معین کے ہوتا ہی اسیطرح اگر چند نوبت بہم برنہج واحد بلا کسی وحشی اعراض کے واقع ہون غب خالص خیال کرنی چاہیئے۔ جملہ علامات حمی کی طولانی ہونیکے ابھی بیان ہو چلے اگر ابتدائے تپ میں لرزہ شدید اور چھبنا کا سوزش کا پایا جائے اور اُترتے وقت عرق کثیر برآمد ہو پھر اُس تپ کی غب خالص ہونے میں ہرگز شک نہ کرنا چاہیئے غب خالص میں اگر مریض پانی پیتا ہے اس کے بدن میں ایک قسم کا بخار رطب اٹھتا ہے گویا پسینہ نکلا چاہتا ہی اور اکثر بعد اس کے پسینہ برآمد ہو جاتا ہے غیر خالص میں سرگرانی زیادہ اور امتداد پیدا ہوتا اور زمانہ نوبت کا دراز ہوتے ہوتے چوبیس خواہ تیس گھنٹے تک ہو جاتا ہے جس قدر زمانہ اٹھائیس گھنٹے میں باقی رہتا ہے وہ زمانہ سکون اور فترت کا اس تپ کے ہوتا ہے مثلاً اگر تیس گھنٹے نوبت رہی تو اٹھارہ گھنٹے سکون و فترت رہی اور چوبیس گھنٹے کی نوبت میں فترت بھی چوبیس گھنٹے ہی اور جسقدر زمانہ نوبت کا بارہ گھنٹے سے ہوا اسیقدر اسکو خالص سے دوری ہوتی ہے اور ترکیب سے قرب اور غب غیر خالص میں نضج مادہ کا دیر مین ظاہر ہوتا ہی اور سحنہ بدن مین ضعف یعنی دبلا پن اور لاغری ظاہر نہیں ہوتی اور بیشتر تپ کی برآمد کے عرق کثیر نکلے اتر جاتی ہے اور اکثر بدون لرزہ شدید کے شروع ہوتی ہے اور حرارت اس تپ کی ایسی قوی نہیں ہوتی جیسی غب خالص کی اور تزید اسکا یعنی مقدار نوبت کی زیادتی مستوی اور برابر نہیں ہوتی وقت میں تقدیم پیدا ہوتا ہی بھر کبھی ہو جاتی ہے اور اعراض تحت اس تپ میں کم ہوتے ہیں

غب لازم کا بیان

شناخت اُس کی یہی ہے کہ باوجود یکہ تپ ہر روز رہے مگر ایک دن درمیان کرکے نوبت میں شدید ہو جاتی ہے اور جو اعراض غب اثر کے بیان ہوئے اُن کی شدت ایک دن کے بعد ہوتی ہے جالینوس کی رائے یہ ہی کہ خون کی عفونت سے غب لازم پیدا ہوتی ہے ہم کو اس رائے میں کچھ خدشہ ہی آئندہ بحث حمی دم میں ذکر کرینگے علاج تپ خالص کا پہلے جو قواعد اور علاج حمیات میں بطور عام بیان ہوئے انھیں یاد رکھے جو چھوٹی قسم اسہال خواہ تغذیہ یا دواؤں کی مراعات تپ میں ضروری کرنی چاہیئے اور جو شخص ابتدا میں مسہلات قوی خواہ استعمال ادویہ کی اجازت دیتا ہے اُس کے قول کی طرف التفات نہ کرنا چاہیئے ہاں اگر وہ ضرورت ہو جیسا ہم نے بیان کی ہے کہ مرض محتاج ہو

اسوقت مضائقہ نہین بلکہ ابتدا مین بہت جلد کسی قدر تلیین طبیعت تمر ہندی وغیرہ سے بمقدار بارہ تولہ نمکینا آب گرم مین تمام شب بھگو کر صاف کرکے شیرخشت یا ترنجبین ڈالکر پلائین خواہ آب انارین اور شکر سے اور یا جوشاندہ لبلاب ہمراہ ترنجبین اور زبیب پختہ برآوردہ یا زلال آلوے بخارا ہمراہ ترنجبین اور شیرخشت کے خواہ شربت بنفشہ اور شیر لعاب اسپغول ہمراہ شربت آلو وغیرہ ازلاق اور تلیین دونون کرتا ہے یا تلیین بذریعہ جوشاندہ عدس اور لبلاب کے کرین اور حقنہ ہاے نرم جیسے جوشاندہ خطمی اور عناب اور سپستان اصل السوس بروغن بنفشہ اور آب برگ چقندر روغن بنفشہ و بورہ جیسا کہ معلوم ہوچکا ہے تلیین اور ازلاق وغیرہ سے اور حقنہ کا استعمال بروقت حاجت کے اولی ہے اسلئے اچھا ہے کہ آب جو خواہ کوئی اور غذا بدون تلیین کے نہ دی جائے علاوہ یہ ہو کہ مسہل کا استعمال ابتدائے غب خالص مین اتنا مضر نہین ہے جسقدر اور حمیات مین اگرچہ عالمہ خواہ فساد مسہل کا عظیم ہو اگر ممکن ہو تین دورے تک فصد نہ کرین تو بھی کرنا چاہیئے۔ اور اسیطرح اگر مرض ہیاج ہو اور بدون فصد کے خوف ضرر زیادہ ہو اس مین فصد کرنا چاہیئے بس جو خطا تدبیر ای فصد کی وجہ سے واقع ہوگی از قسم ضعف قوت وغیرہ بہت کم ہے بہ نسبت اس خطا کے جو ترک مین اس تدبیر کے واقع ہوگی اور بروز نوبت واجب ہے کہ مرض مین کسی طرح تحریک کیجائے مگر کسی ضرورت سے اور غذا نہ دیجائے مگر بعد حصول شرائط مذکورہ کے اور ادرار بول کا شیرجات تخمہائے مدرہ سے کیا جائے اور اسکا لحاظ رہے کہ بروقت نوبت آنے کے مریض گرسنہ ہو بلکہ اس کے معدہ مین کوئی شے ہضم یافتہ بھی نہ ہو بلکہ واجب ہے کہ ہر صبح کو پہلے سکنجبین پلائی جائے اور اس کے دو گھنٹے بعد آب جو۔ مگر یہ تدبیر اس دن کی ہے کہ جس روز نوبت نہ ہو اور بروز نوبت بعد نوبت کے سکنجبین کا استعمال بہتر ہے اسیطرح پاؤن کا گرم پانی مین رکھنا مناسب ہے بعد نوبت کے تاکہ بقایاے حرارت کو بطرف اسفل کے کھینچ لائے۔ مجھے پسند ہے کہ اواخر ایام مین ہمراہ سکنجبین کے شیرجات بزور بارد کے جو مدر ہین بھی شریک ہون خواہ قبل از نوبت تین چار گھنٹے سکنجبین پلائی جائے اور بعد نوبت کے آش جو کا استعمال کیا جائے اگر تدبیر لطیف کی ضرورت ہو آب انار آب تربوز وغیرہ پلانا چاہیئے بجائے غذا کے رفتہ رفتہ تدبیر کی تلطیف وغیرہ جیسا اوپر بیان ہوچکا کرنی چاہیئے اور جسقدر منتہی قریب ہو تلطیف زیادہ کیجائے اور ایام اوائل مین آش جو کھلائین خواہ سرد پانی مین روٹی کے ٹکڑے بھگو کر سلم ٹکڑے کھلائین خواہ اسکو چھانکر ترید کرکے کھلائین اور کبھی مونگ خواہ مسور کا شوربہ بنایا جاتا ہے اگر معدہ مین غذا ترش ہوکر فاسد ہوجاتی ہو تو اسوقت دوسری قسم آش جو کی جو بہت رقیق نہین ہوتی نہ دینا چاہیئے پھر اگر اسکے پلانے کی حاجت شدید ہو تھوڑی سی بیخ کرفس اسمین جوش کرکے ڈالین کہ قوی ہوجائیگی اور اگر معدہ کی برودت اس سے بھی زیادہ اور تپ بہت شدید اور صفراوی محض ہو موجب تجویز صاحب بقراط کے تھوڑی سی مرچ سیاہ آش جو مین شریک کرین اگر بذریعہ علامات کے دریافت ہوجائے کہ بحران قریب ہے فقط آش جو اور آب انار سکنجبین پر اکتفا کرنا چاہیئے فواکہ جو لائق ایسے محموم کے ہین انار شیرین اور خربوز اور آلو بخارا پختہ اور خام اور تربوز اگر گرم ہو تو نہایت نافع ہے اور لذیذ بھی ہے طبیعت کو نرم کرتا ہے اور مدر بھی ہوتا ہے اور شدت حرارت کو توڑتا ہے اور پسینہ بھی نکالتا ہے۔ اور کبھی ککڑی جسے اہل دیہات پھوٹ کہتے ہین ایسے وقت مین مضر نہین کرتی ترکاری مین کدو کھیرا ککڑی کا ہونا سب سے بہتر ہے یہ بھی ضرور جاننا چاہیئے کہ کبھی غب مین غذائے مریض سے مقصود ترطیب ہوتی ہے جس طرح اخیر زمانہ تپ مین پائے تیہو اور خصیہ مرغ اور دماغ بزغالہ یعنی بھیڑ کا بشرطیکہ تلی نہ ہو خواہ زردی بیضہ کی کھلائی جاتی ہے کہ ان سب چیزون سے ترطیب زیادہ حاصل ہوتی ہے باغرض تبرید اور ترطیب دونون ہوتی ہین جسطرح شیر دیتے ہین مگر تبرید مین مثل انجماد افراط جائز نہین ہے خصوصاً ابتدائے غب مین مگر اسیکہ التہاب شدید ہو یا غب کا انقلاب محرقہ کیطرف مظنون ہو خواہ غب سے لازم ہوجانے کا خوف ہو جب بحران کا وقت اور اس کی آمد دریافت ہوجائے اور بول مین نضج معلوم ہو یعنی رسوب محمود پیدا ہون جیسا فن کلیات مین بیان ہوچکا ہے اسوقت خیال کرنا چاہیئے اگر طبیعت بقدر غالب آچکی ہے کہ جس طرح نضیج کیا ہے خود بحران بذریعہ

اور اگر خواہ کسی اور طرح کے مادہ مقہور کرے گی اور زوال مرض کا ہو جائے گا تو کیا اچھی بات ہے ورنہ ایسی تدبیر علاجی کرنی چاہیے کہ طبیعت کی اعانت کرے خواہ ادرار بول خواہ اسہال یا قے اور عرق پر اور جو دوا خلاف توجہ طبیعت ہو اسے ہرگز دینا جائز نہیں ہے اور اگر سیلان طبیعت کا کسی استفراغ خاص کی طرف ظاہر نہ ہو طبیعت کو اجزائے مسہلہ دینے مناسب ہیں مثلاً سقمونیا بقدر یک دانگ جلاب میں شریک کر کے خواہ جوشاندہ ہلیلہ زرد لال تمر ہندی اور ترنجبین اور زبیب مع بیخ کاسنی اور رازیانہ اناس کے ہمراہ بموجب مقدار اور طریق معلوم کے استعمال کرنا چاہیے اور ان اجزاء کی تقویت شاہترہ اور سنا اور سقمونیا سے بھی جائز ہے۔ قرص طباشیر مسہلہ بھی ایسے مریض کے مناسب طبع ہے اور ایک نسخہ یہ بھی اچھا ہے ہلیلہ زرد خستہ بر آوردہ چار درم شکر طبرزد بیس درم سقمونیا ایک دانگ سفوف کر کے ہمراہ آب سرد کے پینا چاہیے بعد از مسہل مدرات کا استعمال کرنا چاہیے اگر التہاب شدید ہو اور استفراغ ہو چکا ہے تو مطفیات قوی کا پلانا مضر نہیں ہے جیسا امراض حارہ کی تدبیروں میں بیان ہو چکا اور کبھی یہ التہاب فقط ضماد بارد جگر پر کرنے سے دفع ہو جاتا ہے۔ حمام قبل از نضج کے جائز نہیں اور بعد نضج اور بوقت انحطاط کے بہت افضل علاج ہے خصوصاً جو عادت غسل حمام کی رکھتا ہو۔ علاوہ یہ ہے کہ غب میں قبل از نضج کے حمام میں غسل تجویز کرنا ایسی بڑی خطا نہیں ہے جیسے اور حمیات عفنہ میں خطا ہے۔ حمام وہی مناسب ہے جس کی گرمی معتدل ہو اور ہوا خوشبو اور تر ہو کہ اس میں بہ آسانی عرق برآمد ہو اور قلب میں حرارت حمام سے التہاب پیدا نہ ہو اور روغن بنفشہ اور روغن گل پانی میں ملا کر بدن میں بخوبی مالش کی جائے۔ دیر تک حمام میں نہ ٹھہریں بلکہ بہت جلد نکل آئیں دیر تک ٹھہرنے سے تو چند بار جانا بہتر ہے۔ نکلتے وقت نیم گرم پانی سے بدن بھگونا خواہ اس میں غوطہ لگانا اور اتنا ٹھہرنا جب تک ناگواری پیدا نہ ہو بہتر ہے جب حمام سے باہر آئیں شراب سپید رنگ پلانا چاہیے جس میں پانی کی آمیزش زیادہ ہو کمبل وغیرہ اوڑھ کر بیٹھیں کہ خوب سا پسینہ نکلیگا اور بقیہ مادہ مرض اگر ہوگا نضج پائے گا بعد اسکے غذا بارد رطب اور بقولات بھی اسی مزاج کے کھائیں گے بعد انحطاط مرض کے شراب پانی ملی ہوئی کے پلانے میں کچھ خوف نہ کرنا چاہیے اس لیئے کہ جس شراب کا سکر خواہ شدت کم ہو جائے یا ٹوٹ جائے باقیماندہ کیفیت سکر کی جو خفیف ہوتی ہے تنے محتاج بہ تحلیل کے اچھی طرح تحلیل کرتی ہے اور پانی کی برودت تب اس میں سرایت کر کے نافذ ہوتی ہے تھوڑی سی تسخین باقی ماندہ کی تدارک میں بخوبی کافی ہوتی ہے اسی وجہ سے یہ شراب بخوبی تبرید اور ترطیب کرتی ہے اگر اعراض شدید مثل پیاس اور درد سر اور بیخوابی وغیرہ کے ہوں ان کا علاج تو فرداً فرداً بیان ہو چکا اور اگر بعد بحران کے کسی قدر حرارت باقی رہجائے کہ لازم ہو اسوقت سکنجبین سادہ مع عصارات مبردہ کے دینا چاہیے خواہ ان بزور مدرہ جوش کر کے داخل کریں یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ علاج غب لازم کا بعینہ علاج غب دائرہ کا ہے فرق اتنا ہے کہ چونکہ غب لازم کا مادہ داخل عروق میں ہوتا ہے اس لیئے مراعات احوال نضج کی اور خبر گیری زیادہ کرنی چاہیے اور تبرید بھی بذریعہ سکنجبین بزوری جس میں تخم خیار اور تخم کاسنی خصوصاً دونوں کو نیم کوب کر کے بخوبی کرنی چاہیے اور سکنجبین مذکور کے دو گھنٹے بعد آب جو دینا چاہیے اور تلطیف غذا کا خیال غب لازم میں زیادہ رہے اور نرم حقنہ آئندہ میں استعمال کیئے جائیں اور ادرار بخوبی کرانا چاہیے اور ہر ایک تدبیر میں نرمی اور سہولت کا التزام رہے کہ مسہلات قویہ ابتدا میں تجویز نہ کیے جائیں خواہ جو ادویہ قریب بہ مسہل ہیں ان سے بھی احتراز واجب ہے ہاں بقدر شربت بنفشہ مضائقہ نہیں اور آب فواکہ جو مسہل خواہ ملین ہیں اور سوائے حقنہ ملینہ کے اور کسی طرح کی ملین خواہ مسہل کا استعمال درست نہیں ہے

علاج غب غیر خالص کا چند امور ایسے ہیں کہ جن کی وجہ سے علاج غب غیر خالص اور غب خالص میں فرق ہے وہ ایسے امور ہیں کہ جمیع حمیات باردہ اس میں شریک ہیں انھیں امور میں سے ایک یہ بھی ہے کہ اکثر چیزوں کی اجازت غب غیر خالص میں نہیں دی جاتی ہے اور غب خالص میں ان کی اجازت دیسکتے ہیں مثلاً غب خالص میں بلا انتظار نضج مادہ استفراغ کی اجازت ہے خواہ اگر سیقدر انتظار نضج کا

غب خالص میں کریں تو انتظار انحطاط کا اکثر نہیں کرتے۔ اسیطرح حمام کا استعمال غب خالص میں جائز ہے اور غیر خالص میں بالکل ناجائز ہے اسلئے
کہ چونکہ مادہ غب غیر خالص کا بلغم سے مخلوط ہوتا ہے اور حمام بلغم ناپختہ کو اس مادہ سے ملا دیتا ہے جو موضع عفونت پر گر رہا ہے اور وہ
گرنے کے ردی و متعفن خلط سے مشابہ ہے اور بقدر لطیف متحلل ہو جاتا ہے اور کثیف باقی رہجاتا ہے یہ بھی فرق ہے کہ غب خالص میں غذا ہر روز دینی
چاہیئے اور غیر خالص میں غذا خواہ وہ چیزیں جو قریب بغذا ہیں جیسے آب جو جو تیلا ہو ایک دن چاہیئے اور ایک دن نہ چاہیئے جو دورہ نوبت ہو۔ غیر
خالص میں غذا ایسی جو اندر کے تغیر میں ہوا اور کسیقدر سخونت بھی پیدا کرے جائز ہے اور ابتدائے مرض میں غذائے غلیظ بھی درست ہے بخلاف
غب خالص کے کہ اسمیں اسقدر تغلیظ جائز نہیں ہے پھر جب تلطیف غذا کیجائے تو جتنے جتنے چڑھتے اسقدر تلطیف ہو سکتی ہے کہ اتنی غب
خالص میں درست نہیں ہے اور غب غیر خالص میں اگر اوائل میں غذائے غلیظ کا موقع نہ ہو اور تلطیف کریں تو غذائے لطیف دینے
سے بھوکا رہنا بیمار کا انسب ہے بخلاف غب خالص کے کہ اسمیں یہ بات درست نہیں۔ تبرید بھی غب غیر خالص میں بوجہ شرکت بلغم کے کم ہوتی ہے
اور ابتدا میں تیز حقنہ سے احتقان بھی غیر خالص میں جائز ہے اسہال قوی میں انتظار نضج کا بخوبی کرنا پڑتا ہے اور بہت زیادہ انتظار کرنا چاہیئے۔
اور آب جو میں ادویہ منضجہ مثلاً تخم کرفس وغیرہ کے جیسا کہ اوپر بیان ہوا ہے غب غیر خالصہ میں جائز ہے جس طرح کسی معدہ میں غذا ترش ہونیکے
سبب سے آمیزش کا جواز اوپر مذکور ہو چکا ہے بلکہ غب غیر خالص میں اس سے بھی قوی تر چیزیں آب جو میں پڑ سکتی ہیں تا اینکہ بیشتر زوفائے خشک
اور سعتر اور فوتنج اور سنبل الطیب وغیرہ بھی شریک کرنے کی بحسب مزاج ضرورت ہوتی ہے۔ چقندر اس کو بہت سود مند ہے اگر آب جو کیساتھ
پکایا جائے اور آب نخود اور آب جو میں ملا کر بھی مفید ہے اور آخر میں فغلطچنے کا پانی مفید ہوتا ہے بخلاف غب خالص کے اسکا بھی خیال
رکھنا بہت ضرور ہے کہ مادہ غیر خالص کا غب خالص کے مادہ سے کسی قدر قریب اور بعید ہے یعنی آمیزش بلغم کی صفرا سے کس قدر ہے کہ
بر طبق اسکے علاج میں اختلاف کیا جائے اگر تھوڑی سی شرکت بلغم کی ہونے سے غب غیر خالص پیدا ہوا اور قریب غب خالص کے ہے تو پھر معالجہ میں تھوڑی
سی مخالفت کرنی چاہیئے جب قارورہ غب غیر خالص میں غلیظ ہو جائے تو فصد کرنی چاہیئے اور فصد کے بعد حقنہ کی ضرورت نہیں ہے غب غیر خالص
میں بعد غذا کے قے کرانے سے کچھ فائدہ نہیں ہے جو مسہل اول میں اس تپ کے دیا جائے اور مزاج اسکا معتدل ہو ان اجزا سے ترکیب
اُس کی اچھی ہے گلقند کو پانی میں پکائیں اور سکنجبین اُس میں داخل کریں اور بیشتر گلقند اور سکنجبین میں املتاس بھی شریک کیا جاتا
ہے اور اس سے قوی تر یہ ہے کہ تھوڑا تربد داخل کیا جائے اگر بلغم کی زیادتی معلوم ہو ابتدا میں حقنہ کا استعمال مجھے زیادہ پسند ہے بہ نسبت
اور قسم کے مسہلات کے اجزا حقنہ کے یہ ہیں گوکھرو بابونہ چقندر قرطم یعنی کر بنفشہ سپستان انجیر تھوڑا سا تربد اور ان اجزا میں املتاس اور روغن
کنجد اور بورہ ارمنی وغیرہ بھی شریک کریں اور کبھی ان مذکورات میں سے ایک ہی جزو کی حاجت ہوتی ہے بحسب کمی بیشی جز کے غب خالص
سے یعنی جسقدر زیادہ غیر خالص ہوگی اسیقدر قوی اور مسہل بلغم کی ضرورت زیادہ ہوگی۔ نضج کی مددگار دوا جیسے کہ سکنجبین جسمیں کسیقدر گلقند
شریک کریں خواہ سکنجبین اصولی اور بعد روز ہفتم کے طبیخ افسنتین دینا چاہیئے کہ وہ نفع کرے و تلطیف مادہ کی اور تقویت معدہ بھی حاصل ہوگی اسیطرح
آب زیانہ اور کرفس ہمراہ سکنجبین کے بھی نافع ہے اگر چودہ دن سے یہ تپ زیادہ ٹھہرے پھر قرص ورد صغیر جسکا نسخہ قرابادین میں مذکور ہے اور اسکا
استعمال کچھ مضر نہیں اور اگر اس سے بھی زیادہ تپ کو طول ہو جائے پھر بدون استعمال قرص غافث کے چارہ نہ ہوگا اور جوشاندہ غافث کا بھی
ضرور دینا چاہیئے کہ اب زیادہ تفتیح اور تحلیل و تسخین کی ضرورت ہے اور اطراف شراسیف کی تسخین کماد یعنی سینک کے ذریعہ سے کرنی چاہیئے
اور اگر ضماد سے تسخین کریں ہو سکتا ہے اور مراق پر اُن کے ضماد منضج اور محمر لگائیں اگر اس مقام پر تمدد خواہ کسی طرح کی سختی وغیرہ عارض ہو

ایسی تدبیرات کے بعد جب یقین کامل ہو کہ نضج ہو چکا پھر استفراغ اسہال اور ادرار سے کرنا چاہیئے۔ اگر بعد اسہال اور ادرار کے کچھ گرانی شراشیف میں یا اُسی طرف پائی جائے اُس سے خوف نہ کرنا چاہیئے اور یہ سفوف جدید ایسے وقت میں یہ ہیں ایارج پانچدرم تربد سات درم آب برگ کاہو یا کاسنی اور غافث تین درم تخم کرفس ہلیلہ زرد کابلی ہر یک پانچدرم کوٹ پیسکر آب کرفس میں گولی باندھکر خشک کریں اور دو درم مقدار شربت تجویز کریں اور قلیل یہ جوشاندہ مجوزہ خاص ہمارا ہے۔ غافث اور افسنتین اور ہلیلہ کابلی ہر ایک پانچدرم تخم خربزہ تخم خیار تخم کرفس اونٹ کٹارا بادآورد ہر ایک دس درم تربد ایک درم املتاس چھ درم زبیب خستہ برآوردہ بیس عدد سپستان تیس عدد انجیر زرد دس عدد گلقند جو گلاب سے بنی ہو پندرہ درم بدستور معمول سب کو جوش دیں اس قدر پانی میں جو ان اوزان کو مناسب ہو اور ایک بڑا پیالہ لبریز کریں اور اسمیں سقمونیا بقدر ربع دانگ کے اضافہ کریں اور پی جائیں۔ کبھی احتیاج ایسی دوا کی ہوتی ہے جو ایک جہت سے قوی ہو اور ایک جہت سے ضعیف ہو قوت تو اسکی اس مراد سے درکار ہوتی ہے کہ خلط لزوجت دار چسپی ہوئی کو بقوت نکالے اور ضعف بوجہ سے کہ دفعۃً بہت سا مادہ خارج نہ کرے اور یہ صفت قوی اور دست آور دوائیں جب بمقدار کم کرکے استعمال کریں پیدا ہوتی ہے کہ رفتہ رفتہ خلط ردی جو قابل استفراغ ہے اُسے چند دفعہ میں نکال دیتی ہے اور فائدہ اس تدبیر کا یہ ہے کہ بوجہ اسہال کے ضعف عارض نہیں ہوتا۔ یہ دوا قوی دست آور ایسی ہے کہ تھوڑی سی مستعمل ہو سکتی ہے اور بہت سی بھی استعمال میں آتی ہے۔ تھوڑی اگر پلائی جائے کم دست آئیں گے اور بہت پلانے سے زیادہ دست آئیں گے سلاقات یعنی جو دوائیں عصارہ اور کسی چیز کی ہیں اُن کی مقدار قلیل سے بیشتر کچھ برآمد کار نہیں ہوتا۔ وہ دوا جسکی صفت قوت اور ضعف کی بیان ہوئی مثل تربد کے ہے اگر ضعف درکار ہو خواہ اس کو بھی کم لیا جائے بقدر حاجت کے خواہ سفوف بنا قریب باوجہ کے لیں یا اس سے زیادہ سیقدر استعمال کریں اسطرح کہ گلقند میں ملا کر لیا جائے خواہ خار بقولی اور تربد ہر دو وزن بقدر مناسب ترکیب دیں گلقند موصوف کے ہمراہ پلائیں خواہ تازہ پھول گلاب کا عرق نچوڑ کر بقدر ایک اوقیہ خواہ شربت انار ترش دو ہم وزن خل کریں حمی محرقہ جسکا نام فاسوس ہے محرقہ کی بھی مثل غب کے دو قسم ہیں ایک محرقہ صفراوی ہے کہ اس کا سبب کثرت عفونت صفرا یا اندرون عروق کے ہو خواہ اُن رگوں میں جو متصل اطراف قلب کی ہیں خواہ وہ رگیں جو گرد قعر معدہ کے ہیں اور یہ محرقہ مثل غب خالص کے ہے۔ دوسری قسم محرقہ کی بوجہ بلغم شور کے ہوتی ہے جس کی عفونت نواحی قلب کے عروق میں ہوتی ہے بنابر قول بقراط کے جیسا کتاب ابیذیمیا میں لکھا ہے بلغم شور کی پیدائش جیسے کلیات میں بیان ہو چکی ماہیت بلغم سے بآمیزش صفرائے حادہ کی ہوتی ہے پس جب صفرا کہ متعفن ہوتا ہے اُس کی رمادیت بلغم کی ماہیت سے ملکر شوریت پیدا کرے گی اس لیئے کہ نمک کی پیدائش بدون رمادیت اور مائیت کے نہیں ہوتی جیسا کلیات میں ثابت ہو چکا ہے مترجم کہتا ہے غرض اس بیان سے یہ ہو کہ چونکہ دخول اس قسم کا حمی غب میں بظاہر دشوار ہے اور بقراط امام فن نے اسے داخل کیا وجہ اسکی یہ ہو کہ یہ بلغم بمنزلہ صفراوی کے ہے اور جس طرح غب خالص مرکب بلغم اور صفرائے ردی سے ہوتی ہے یہ تپ بھی رمادیت صفرا اور مائیت بلغم سے ملکر جو بلغم شور پیدا ہوتا ہے اُسی سے پیدا ہوتی ہے متن چونکہ حمی محرقہ میں بنسبت غب کے اعراض شدید ہوتے ہیں اسی جہت سے مدت بقا اس تپ کی بھی کم ہے غب کی مدت سے مشائخ کو باوصف باقی ہونے مزاج شیخوخت کے تپ محرقہ کمتر عارض ہوتی ہے اگر شاذ و نادر کسی کو عارض ہوئے تو ہلاک ہو جاتا ہے اسلیئے کہ یہ تپ اُن میں بدن جو ضعیف ہی کے جو دفعۃً اُن کی رطوبت کو فنا کردے عارض نہیں ہوگی اور پھر چونکہ قوی اُن کے نہایت ضعیف ہوتے ہیں اس مرض کی تکلیف شدید کے تحمل نہیں ہو سکتے باین وجہ ہلاک ہو جاتے ہیں مترجم نے بچشم خود شہر گوالیار میں ایک شیخ نوے برس کا ایسا قوی دیکھا ہے کہ اُس کی نبض اگرچہ صغیر تھی مگر بقدر سریع اور قوی تھی جس طرح شبان کی ہوتی ہے اور اشتہائے طعام اور استمرا بھی اُسکا جوان قوی سے زیادہ تھا اور سبب اس

قوت کا استعمال بعض دوا یہ بند یہ کا تھا وہ شخص مرض وجع مفاصل مین گرفتار تھا مگر سیڑھیون پر بلا اعانت خود چڑھ کر آیا تھا اور خلط صفراوی کے ہیجان سے اُسکا
وجع مفاصل ہوا۔ اسیوجہ سے قید لقاسے مزاج شیخوخت ہم نے زیادہ کی ہے متن جوان اور لڑکون کو اکثر حمی محرقہ لاحق ہوتی ہے مگر لڑکون مین تیزی اس
تپ کی کم ہوتی ہے اسلیئے کہ اُن کا مزاج مرطوب ہے کبھی لڑکون مین جب یہ تپ پیدا ہوتی ہے تو اس کثرت سے بخارات بطرف سر کے اُٹھتے ہین کہ اُنکی
طرف اشارہ ہو سکتا ہے یعنی بخوبی اُٹھتے ہوئے معلوم ہوتے ہین اگر ہاتھ سر کے اوپر رکھا جائے بقراط نے فصول مین بیان کیا ہے جس شخص کو حمی محرقہ
مین رعشہ عارض ہوجائے تو بیکلی بیہوشی اور اختلاط جو اس تپ کی وجہ سے ہوتی ہے بوجہ رعشہ کے زائل ہوجاتی ہین۔ شاید مراد بقراط کی یہ ہو کہ چونکہ
دماغ مین گرمی زیادہ ہوتی ہے اور عصب بھی زیادہ گرم ہوجاتا ہے اس سے اختلاط ذہن اور رعشہ پیدا ہوتے ہین اور یہ بھی محتمل ہے کہ زوال
اختلاط ذہن کا سبب رعشہ کے اسوجہ سے ہوتا ہے کہ مواد حارہ دماغ بطرف عصب کے ریزش کرتے ہین اور دماغ صاف ہوجاتا ہے اکثر تپ محرقہ کا زوال
قے خواہ روانی شکم اور رعاف سے ہوتا ہے علامات اس تپ کا ہمیشہ لازم رہنا اور فترات یعنی زمانہ سکون پوشیدہ ہوتا ہے اور اعراض مین شدت ہوتی ہے کہ
پہلے زبان مین خشونت اور زردی پیدا ہوتی ہے بعد ازان سیاہ ہوجاتی ہے پسینہ سوائے بوقت بحران برآمد نہین ہوتا۔ پیاس بہت ہی بیتابی کی
ہوتی ہے بقراط کہتا ہے کہ اگر تپ محرقہ مین تھوڑی سی کھانسی پیدا ہو تو پیاس مین تسکین ہوجاتی ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ اس تپ مین پیاس
جھوٹی بوجہ ریہ کے عارض ہوتی ہے جب پھیپھڑے کو تھوڑی سی جنبش بوجہ کھانسی کے ہوئی نرم گوشت مثل لغانغ اور مری سے جو تری اُس پر ٹپکتی ہے
اُس تری سے بھیگ کر حرارت اپنی بجھا لیتا ہے اور پیاس بھی زائل ہوجاتی ہے حرارت تپ محرقہ کی اکثر جسقدر باطن مین شدید ہوتی ہے اُتنی
ظاہر مین نہین محسوس ہوتی اور تشنگی عضا کی بہ نسبت اور خون کے محرقہ مین کم ہوتی ہے محرقہ صفراویہ مین اعراض و یہ شدید ہوتے ہین مثل بیداری کے
اور قلق اور احتراق یعنی سوزش اور رعاف اور درد سر اور کنپٹیون کا دھمکنا آنکھون کا اندر بیٹھ جانا اور براز مین صفرائے خالص کا برآمد ہونا بھوک بالکل
نہ ہونی اور لڑکون کو جب یہ تپ عارض ہوتی ہے دودھ منھ مین نہین لیتے بلکہ چھاتی کی طرف سے منھ پھیر لیتے ہین اور جسقدر دودھ بجبر پلایا جائے فاسد اور ترش
ہوجاتا ہے علاج تپ محرقہ کا جو علاج غب خالص کا ہے وہی اس تپ کا بھی علاج ہے اور اگر احتیاج استفراغ کی ہو پھر جلدی مناسب ہے اس لیے
کہ مہلت اس تپ مین کم ہے مگر پورا استفراغ بعد نضج کے کرنا چاہیئے فصد سے کبھی محرقہ مین پھر تپ زیادہ بڑھ جاتی ہے اگر صفرا بمقدار کثیر برآمد ہو
اور کبھی نفع ہوتا ہے اگر قارورہ مین کدورت اور حمرت زائد ہو کہ یہ دلیل زیادتی خون کی ہے مگر تپ محرقہ تلطیف تدبیر کی زیادہ لائق ہے اور جو چیز
کھلائی پلائی جائے برف وغیرہ مین خوب سرد کر کے دینی چاہیئے اور اگر سقوط قوت کا خوف ہو تو پھر تدبیر غلیظ بھی درکار ہوتی ہے پھر اچھی طرح غذا
دینی چاہیئے اگرچہ بظاہر مریض شکایت بھوک کی نہ کرے خواہ غذا کی طرف طبیعت مائل نہ ہو خصوصاً جس شخص کے بدن سے اجزا کثیر گھلتے
جاتے ہون اس لیے کہ اکثر اس تپ مین بولیموس یعنی سقوط اشتہائے طعام بھی عارض ہوجاتا ہے اور ابتدا مین اس تپ کے تلیین قوی کی طرف حاجت
ہوتی ہے اور معالجات حمیات حادہ جو اوپر مذکور ہوچکے ہین اُن کے جمیع اقسام مذکورہ کی ضرورت ہوتی ہے کبھی یہ تدبیر اچھی ہوتی ہے کہ جسوقت
کسی قدر تپ کے اعراض مین کمی محسوس ہو سو جانے کی تدبیر کرنی چاہیئے اسطرح پر کہ تھوڑا آب لال تمر ہندی اُس مین تازہ کافور داخل
کر کے پلا دین اور پھر وہ سو رہے مین پسند کرتا ہون تبرید قوی کے واسطے سکنجبین یا شیرہ تخم خرفہ خواہ شیرہ تخم کاسنی اور آب تربز اُن کے واسطے بہت
سودمند ہے اور برف پانی پلانے کے جو شروط اوپر بیان ہوچکے ہین اُن کا لحاظ کر کے پلانا چاہیئے پھر اگر مانع نہ ہو یہان تک پلانا جائز ہے کہ رنگ
بدن سبز ہوجائے بشرطیکہ مریض قوی الجثہ ہو کبھی بوجہ اختلاط ذہن کے باوجود نہایت تشنگی کے پانی طلب نہین کرتے اسواسطے واجب ہے کہ گھونٹ
گھونٹ ہر وقت کثرت سے پلایا جائے جب اُن کی زبان سوکھی ہوئی نظر آوے۔ جو اعراض اس تپ کے شدید ہین اُنکا معالجہ جدا جہان مذکور ہوا ہے

کرنا چاہیئے۔ مسہلات اور رعاف سے ایسے بیماروں کو بچانا ضرور ہے کہ محرقہ میں رعاف سے بڑی دشواری عارض ہوتی ہے۔ پیہم سانس چلنی بھی اس مرض میں بہت بڑی مصیبت ہے فوراً نخلخہ وغیرہ سے اسکی تدبیر کرنی چاہیئے اور اطراف سینہ میں ان کے کسی طرح تشنج پیدا نہ ہونے پائے۔ ان کے سر پر سرکہ اور روغن گل اور صندل گلاب وہ کافور وغیرہ لگا کر ملا جائے اور اسکی خشکی کی حفاظت بخوبی کیجائے۔ اگر بیداری زیادہ عارض ہو تو منومات خفیفہ مثل شیرہ تخم کوکنار و تخم کدو سے علاج کرنا چاہیئے اور شربت خشخاش سیاہ بھی ایسے وقت دینا کچھ مضر نہیں ہے اور اخیر تپ میں جو قرص منوم ہیں وہ بھی مستعمل ہو سکتے ہیں جیسے قرص کافور اور قرص کے ہمراہ سکنجبین شیرہ تخم ککڑی اور تخم کاسنی اور تخم خرفہ بھی شریک کرنا چاہیئے ہر ایک تخم کی مقدار دو درم اور سکنجبین پندرہ درم سے پچیس درم تک اگر ایسے وقت اسہال ہو قرص طباشیر ممسک دینا چاہیئے قرص بہت عمدہ یہ ہے طباشیر گل سرخ ہر ایک ڈھائی درم زعفران دو دانگ تخم خرفہ سیاہ تخم کاسنی ہر ایک تین درم تخم کدو اور تخم خیار دو درم صندل ڈیڑھ درم رب السوس نشاستہ ایک درم کافور ڈیڑھ دانگ ان دواؤں کو اسپغول پانی میں قرص بنائیں دوسرا نسخہ قرص کا گل سرخ چار درم تخم خیار تخم خربزہ و تربز اور ککڑی اور خرفہ ہر ایک دو درم زعفران دو دانگ کافور ایک دانگ اور نصف صمغ عربی نشاستہ کتیرا رب السوس ہر ایک ایک درم بذریعہ پانی اور کوٹکے قرص بناویں مقدار شربت دو درم۔ جب تپ محرقہ میں انحطاط صریح پیدا ہو اور بخوبی خفت ہو جائے۔ پھر حمام مائل برودت کرانا کچھ مضر نہیں۔ حمی محرقہ کی دوسری قسم جو مادہ بلغم شور کر پیدا ہوتی ہے اسمیں جسقدر حمام بعد انحطاط کے مجھے پسند ہے اتنا دوسری قسم میں نہیں بلکہ اسی قسم میں حمام کی اجازت بھی ہے۔

حمی دموی کا بیان۔ جالینوس کا یہ خیال ہے کہ عفونت خون سے کوئی تپ پیدا نہیں ہوتی ہے اسلئے کہ خون میں اگر عفونت پیدا ہو تو وہ صفرا بنجاتا ہے اور خون نہیں رہتا نہ اسکا نام اسوقت خون ہے اور نہ اس سے فائدہ خون کا برآمد ہو سکتا ہے پس جس تپ کو اور لوگ دموی کہتے ہیں واقع میں وہ تپ صفراوی ہے دموی نہیں ہے یا وہ تپ تپ محرقہ میں داخل ہوگی خواہ حمی غب کی کسی قسم میں یہ قول جالینوس کا مخالف مذہب بقراط کے ہے اور غیر واجبی بھی ہے یعنی درست نہیں ہے زیادہ تر وقوع خلط کا اس مذہب میں یہ قول مناسب ہے جو وہ کہتے ہیں کہ خون جسوقت متعفن ہو صفرا ہو جاتا ہے اس لئے کہ اس قول کے دو معنی سمجھ میں آتے ہیں ایک معنی تو یہ ہیں کہ خون میں اگر عفونت پیدا ہو اس مرتبہ کو پہونچتا ہے کہ بعد عفونت کے صفرا ہو جائے جیسے کہتے ہیں کہ لکڑی جسوقت مشتعل ہو جب اسکا اشتعال تمام ہو جائے راکھ ہو جاتی ہے دوسرے معنی یہ ہیں کہ خون جسوقت متعفن ہو اسی حال میں صفرا ہو جاتا ہے جیسے کہتے ہیں کہ لکڑی جلتے وقت راکھ ہو جاتی ہے اب دیکھنا چاہیئے کہ ان دونوں معنوں میں کونسے درست ہیں پہلے معنی تو یوں درست ہیں فاسد لانہ میں اول تو یہ ہے کہ خون جسوقت متعفن ہوتا ہے جز رقیق مائی اسکا مستحیل بعفونت دخانی کیطرف ہوتا ہے اور جز کثیف کا استحالہ سوئے کثیف کیطرف ہوتا ہے پس مجموع اجزا خون کے مستحیل بصفرا نہیں ہو جاتے اور ظاہر قول جالینوس سے یہی سمجھ میں آتا ہے کہ جمیع اجزا خون کے متعفن ہو کر صفرا ہو جاتے ہیں مترجم کہتا ہے غرض شیخ کی یہ ہے کہ چونکہ عفونت سے خون کی دو خلط صفرا اور سودا بنتے ہیں تپ فقط صفراوی کیونکر ہوگی بلکہ مرکب صفرا اور سودا سے سمجھنی چاہیئے۔ **متن** دوسرا فساد یہ ہے کہ خون کا صفرا ہو جانا بعد عفونت کے ہوتا ہے اور ہم بحث کرتے ہیں کہ جس وقت عفونت میں خون سے تپ پیدا ہوتی ہے جس طرح بروقت عفونت ہر خلط کی تپ عفنہ ہر قسم کی پیدا ہوتی ہے اسلئے کہ اوپر تعریف میں تپ کے بیان ہو چکا ہے کہ عفونت ہر خلط کی اسیطرح ہوتی ہے کہ حرارت غریبہ کسی خلط میں اثر کرے کہ ایسی حالت نا ملائم پر کرے مگر وہ خلط اپنے نوع اور قسم پر باقی رہے یعنی صفرا خواہ بلغم اگر متعفن ہو تو نوع صفرا خواہ بلغم بدل نجائے اور پھر حالت نامناسب بوجہ حرارت غریبہ کے پیدا ہو پس اگر اسقدر تغیر ہو جائے کہ خون کا صفرا بنجائے اُسے عفونت نہ کہیں گے بلکہ وہ تو استحالہ ایک خلط کا دوسرے خلط کی طرف ہو گیا اس لئے موضوع بحث سے خارج ہوا تیسرا فساد قول جالینوس میں یہ ہے کہ فرض کیا ہم نے کہ خون کی عفونت سے صفرا پیدا ہوتا ہے مگر یہ کیا ضرور ہے کہ صفرا متعفن پیدا ہو اور تپ صفراوی صفرائے متعفن سے

پیدا ہوتی ہے اس لیئے کہ اکثر چیزیں اس طرح متعفن ہوتی ہیں کہ اُن کے اجزائے رقیق اور کثیف بعد عفونت متمیز تو ہوتے ہیں مگر جز رقیق سے جو نئی چیز پیدا ہوتی ہے متعفن ہوتی ہے اور جز کثیف سے بھی متعفن سے کسی اور چیز کا پیدا ہونا وجوباً اسکا مستدعی نہیں ہے کہ نئی چیز جو پیدا ہو وہ بھی ضرور متعفن ہو اور اگر ضرور ہو کہ شے عفنی سے جو چیز پیدا ہو وہ بھی ضرور متعفن ہو تو خون کی عفونت سے جو شے کثیف تحلیل ہو سودا ہوتی ہے وہ بھی متعفن ہو اور تپ صفراوی کے ساتھ اس جگہ سوداوی بھی ہو اور یہ بات محض باطل ہے یہ تین مفسدے اسوقت پیدا ہوتے ہیں کہ قول جالینوس کو معنی اول پر محمول کریں اور اگر یہ معنی کہیں کہ خون بروقت عفونت کے صفرا ہو جاتا ہے تو یہ معنی غلط محض ہیں اس لیئے کہ عفونت ایک قطرہ فساد اخلاط اور استحالہ کا ہے نفس استحالہ نہیں اور یہ وجہ ہے عفونت چونکہ استحالہ کیفیت کا ہے کہ اُس سے تبدیل نوع نہیں ہوتی اور استحالہ کیفی زمانی ہوتا ہے اور استحالہ نوعی مثلاً استحالہ خون بطرف صفرا آنی ہے زمانی نہیں ہے بلکہ عفونت ایک قسم کا فساد ہے جو کیفیت میں خون کے عارض ہوتا ہے اور خون اپنی ماہیت پر باقی رہتا ہے جیسے بلغم جب متعفن ہوتا ہے تو بلغم باقی رہتا ہے سودا نہیں ہوتا ہے اور نہ صفرا بنجاتا ہے بعد تمام ہونے عفونت کے پھر دفعۃً خواہ تحلیل بسودا ہو یا تحلیل بصفرا ہو بلکہ حق یہ ہے صحیح قول بقراط کا ہے کہ خون کی عفونت کبھی حمی پیدا ہوتی ہے اور اس قول کو درست نہ کر اب ہم کہتے ہیں کہ حمی دموی کی دو قسمیں ہیں ایک حمی عفونت اور دوسری حمی سخونت اور غلیان اور اس دوسری قسم کا بقراط سونوخس یعنی مطبقہ نام رکھا ہے اور پہلی قسم کو وہ مطبقہ نہیں کہتا ہے اور اکثر غلیان اس تپ کے مادہ کا بوجہ وقوع سددوں کے باطنی عروق میں ہوتا ہے کہ حرارت غریزی بوجہ اُن سددوں کے محتقن ہوتی ہے۔ اور کبھی ہے اور کبھی اور ایسے اسباب پیدا ہوتے ہیں جو اسباب حمیات یوم کے بہ امتداد سے زائد ہوں اور سونوخس کا نام کبھی بقراط شائبہ قویہ بھی رکھتا ہے یعنی بہ نسبت حمی یوم کے قوی تر ہے اور یہ شائبہ قویہ وہی تپ ہے کہ درمیان حمیات عفونت اور حمیات یومیہ کے واقع ہے حمیات یومیہ سے اسکو فرق ہے کہ اسمیں اشتعال اول خلط کو ہوتا ہے اور حمیات یومیہ میں جیسا بیان ہو چکا اشتعال اولی روح کو ہوتا ہے اور حمیات عفونت سے اسمیں فرق یہ ہے کہ عفونت خلط کی اس تپ میں نہیں ہے فقط غلیان اور جوش خون میں ہو گیا ہے اور یہ تپ بہ نسبت حمی یومی کے حادہ ہوتی ہے نہ حمی یومی ہے اور نہ حمی دق ہے اور نہ حمی عفونت ہے لیکن اکثر بطرف حمی عفنہ خواہ حمی دقیہ کے منتقل ہو جاتی ہے جالینوس نے اکثر اس تپ کو مثل حمیات یومیہ کے تحریر کیا ہے اور اُس کی یہ بھی رائے ہے کہ حمی دموی اور حمیات کے ہمراہ مرکب نہیں ہوتی کس واسطے کہ عفونت اگر خون میں پیدا ہوئے تو جمیع اخلاط متعفن ہو جائیں گے پھر ترکیب کیونکر ہوگی اور یہ قول جالینوس کا اُسکے اکثر اقوال سے متناقض ہے کہ ہم طول کلام اس کے ذکر سے نہیں چاہتے اس لیئے کہ طبیب کو مناقشہ کچھ مفید نہیں ہے طبیب کو اس جگہ تو وہی کلام مفید ہے۔ جو اس تپ کے معالجہ میں بکار آمد ہو سبب اس تپ کا امتلا اور سدد ہے اور اکثر بسبب ریاضت خصوصاً ریاضت بے عادت سے پیدا ہوتا ہے اور ریاضت کرکے کسی قسم کا استفراغ نہ کرنا امتلا اور سدہ کا معین ہے اور تارک استفراغ جب ریاضت سخت کرتا ہے زیادہ سخونت اخلاط پیدا ہوتی ہے کبھی موجب عفونت یہ امر بھی ہوتا ہے کہ بکثرت فواکہ شاداب و تر کھائے جائیں کہ مستحیل بطرف عفونت ہو جائیں خواہ خلط خام یعنی بلغم زیادہ پیدا ہو کہ خون کو آمادہ عفونت پر کر دے جس طرح گڑی اور کھیرا امرود وغیرہ کے کھانے سے پیدائش مائیت کی خون میں خواہ پیدائش خلط بلغمی کی ہوتی ہے یہ تپ لازم ہوتی ہے کہ اسمیں زمانہ فوت او خفت کا نہیں ہوتا اس لیئے مادہ جمیع عروق کو شامل ہے اور تا وقت بحران جید خواہ تا زمانہ مرگ اسکا لزوم باقی رہتا ہے اقسام اس تپ کے تین ہیں اسلم قسم متناقصہ ہے جو شروع میں بہت شدید ہوتی ہے اور رفتہ رفتہ گھٹتی جاتی ہے اور وجہ سلامت زیادہ ہونے کی اس قسم میں واضح ہے کہ تحلل اور رفت اخلاط موذی اور تعفن کا اسمیں زیادہ ہے اور تعفن روز بروز کم ہو جاتا ہے اس قسم کے بعد پھر اسلم وہ قسم ہے جو تا زوال حال واحد پر باقی رہے نہ شدید سات دن

نقصان اعراض مین رہتی ہے اور تپ بد تر وہ قسم ہے جو ہر روز اعراض مین زیادہ ہوتی جائے اور اسکو متزایدہ کہتے ہین اسلئے کہ برعکس قسم اول کے
تحلل کمین ہے اور تعفن روز بروز بڑھتا ہے۔ بحران اس تپ کا بروز ہفتم اکثر ہوتا ہے اور زوال اس تپ کا کسی استفراغ محسوس سے
مثل عاف وغیرہ کے خواہ استفراغ غیر محسوس مثل تحللات مخفی کے ہوتا ہے کبھی اس تپ کا انتقال محرقہ صفراویہ کی طرف ہوتا ہے اور کبھی سرسام
بھی اس سے پیدا ہو جاتا ہے کبھی بعد زیادہ تبرید کے اکثر غشی ملثی کی طرف منتقل ہو جاتی ہے اور کبھی حصبہ اور جدری کی طرف انتقال کرتی ہے جبوقت
اس تپ مین سبات پیدا ہوا اور پیٹ اسقدر پھولے کہ بجانے سے آواز طبل کی پیدا اور باوجود اسہال کے پیٹ ذرا بھی نہ پچکے اور نفخ کم ہو اور
اسکے ساتھ تملل عارض ہو اور اسہال کسی قسم کا فائدہ نہ بخشے بعد اس کے چھوٹے دانہ برنگ سبز برآمد ہون تو یہ امور علامات موت کے ہین علامات
حمی دموی تپ کا ہمیشہ لازم رہنا اور آنکھون کا سرخ ہو جانا اور چہرے کا بھی سرخ ہو جانا اور رگ یعنی ساکن گون کا پھول جانا اور کنپٹی کا پھولنا اور
ہر طرح کی امتلا رہنی اور لرزہ کا نہ آنا اور سینہ کا برآمد ہونا سوائے بروز بحران کے اور اکثر اسکے ہمراہ ناک مین کھجلی ہوتی ہے اور محاجر یعنی حدقہ
چشم مین حکاک پیدا ہوتا ہے اور سانس رک جاتی ہے اور اکثر ان کو سبات اور دشواری کلام کرنا عارض ہوتا ہے یہ علامات زبون ہے اسیطرح اکثر
اورام حلق اور لوزتین عارض ہوتے ہین اور لہاۃ یعنی کوے مین ورم ہوتا ہے اور آنسو روان ہوتے ہین اس تپ کی حرارت کثیر ہوتی ہے مگر رطوبت
بھی حرارت کیساتھ پیدا ہوتی ہے اور حرارت بخارات حمامیہ کی سی ہوتی ہے کہ بہت تیز مثل حرارت محرقہ کے نہین ہوتی نبض اس تپ مین عظیم ہوتی
ہے اور نرم اور متواتر اور ممتلی اور قوی اور سریع اور باینہمہ مختلف بھی ہوتی ہے مگر زیادہ اختلاف نہین ہوتا اور بہ نسبت محرقہ اور غب کے اختلاف اور
سرعت مین کم ہوتی ہے اور اس تپ کی حرارت حرارت محرقہ اور غب کے حدتک نہین پہونچتی ہے یہ علامات اس تپ دموی کے ہین جو
غلیان خون سے پیدا ہوتی ہے اور اگر خون مین عفونت آجانے سے پیدا ہوئی ہو اس کی حرارت اور اعراض شدید تر اور اسکا معالجہ نہایت
مشکل ہوا اور وہ نہایت مشابہ محرقہ سے ہے خون کی رقت اور غلاظت کی شناخت انھین چیزون سے ہوتی ہے جو چیزین اس تپ مین برآمد
ہون ہمراہ بول اور براز اور عرق اور نفث وغیرہ کے رسونوخس جو بسبب غلیان خون کے پیدا ہو ابتدا مین نہایت مشابہ حمی یومی کے ہوتی ہے
مگر حرارت مین اس کی لذع کمتر ہے اور اذیت کم ہوتی ہے اور التہاب ورم اور سے پیدا ہوتے ہین اور زیادہ اثر اس تپ کا نزدیک
دل کے ہوتا ہے۔ حمی دموی جو عفونت سے خون کے پیدا ہوتی ہے اسکی حرارت تمام بدن مین برابر ہوتی ہے خواہ قریب برابر کے ہوتی ہے یعنی اگر
کسی جگہ کمی اور بیشی ہوتی ہے وہ خلاف بدقت محسوس ہوتا ہے علامات انتقال اس تپ کی بطرف خناق وغیرہ وہی ہین جو ان امراض کے علامات
یعنی خناق وغیرہ کے ہوتے ہین اور انکا بیان بخوبی ہو چکا ہے یا وہ علامات جو ورم حلق اور لوزتین کے ہین اور علامات
جدری کے آیندہ بیان ہونگے اور علامات سرسام اور درد سر اور اختلاط ذہن وغیرہ کے امراض خاصہ مین اور نیز اور کے مباحث مین
بیان ہو چکے اس تپ کی طولانی ہونے کی شناخت جلیا اوپر معلوم ہو چکا یہ ہے کہ علامت نضج کی تدبیر پیدا ہو اور چہرہ دبلا ہو جائے اور مدت
مین زیادتی اور کمی تو قف کے خلاف پیدا ہو اور وقوف خواہ سکون کا زمانہ ایسا ہو جو مفترہ کے مشابہ معلوم ہونے لگے یہ بات دلیل ہے اسپر کہ بدن
مین خلط بھری ہوئی ہے ورنہ حرارت غریزی اثر کرکے اوقات مین انتظام پیدا کرتی ہے اس تپ کے بحران کے علامات پر علامات نضج دلالت
کرتے ہین اگر تیسرے چوتھے روز تک نضج نہ ہوا پھر بحران بروز ہفتم نہ ہوگا اور اکثر اس تپ کا بحران بروز چہارم ہو جاتا ہے **علاج حمی دموی کا**
اس تپ کے معالجہ مین غرض اصلی یہ ہوتی ہے کہ اسقدر خون نکالا جائے کہ غشی پیدا ہو اور قوام مین خون کی تغلیظ پیدا ہو جائے اگر رقیق مائی ہو خواہ
صفراوی ہو اور پھر خون کی گرمی جاہیے اور اسکا تنقیہ کرکے رقیق کیا جائے اگر غلیظ ہو اور سوداویت غالب ہو بوجہ کثرت استعمال ایسی

چیزوں کی جن سے خون سوداوی پیدا ہوتا ہے خواہ ایسی چیزوں کا استعمال ہوا ہو جن سے خلط خام رقیق پیدا ہوتی ہے اور دوسری غرض یہ ہوتی ہے کہ مادہ تپ کا نضج دیکر اسکی تحلیل کیجائے۔ استفراغ اس مادہ کا ہاتھ کی فصد سے بڑھکر کوئی نہیں ہے جس فصل میں یہ تپ کیوں نہ عارض ہو اور فصد کے استفراغ میں کچھ انتظار نضج کا نہیں اور نہ فصد میں انتظار بحران کا کیا جاتا ہے البتہ اگر تخمہ ہو اس وقت اس کے خوف سے تامل کرکے پہلے اصلاح تخمہ اور اخراج مادہ تخمہ کرکے پھر فصد کرنی چاہیئے۔ پھر اگر تپ ہر وقت ہے تو فصد کرنی چاہیئے اور پیہم فصد کیجائے یہاں تک کہ مریض قریب بغشی ہو جائے خواہ غشی میں پڑ جائے بشرطیکہ بدن میں طاقت ہو اسلئے کہ بذریعہ غشی کے مزاج قوی میں برودت پیدا ہوتی ہے۔ یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ فصد کھولنا اور سرد پانی پلانا اس تپ کے زوال میں کبھی کافی ہو جاتی ہیں اور دوسرے معالجہ اور تدبیر کی ضرورت نہیں ہوتی مگر فصد چند مرتبہ کھولنی مناسب ہے اگر کوئی ایسا سبب ہو جو زیادہ خون کے استفراغ کو ایک ہی مرتبہ میں جب کرے اسلئے کہ اکثر تھوڑے سے خون نکالنے میں تپ کا زوال ہو جاتا ہے اور قریب بحد غشی مریض نہیں ہونے پاتا۔ کبھی جب پوری فصد ہو چکتی ہے اسکے بعد فوراً اسہال صفراوی ہوتا ہے اور عرق بھی بکثرت برآمد ہوتا ہے اس عرق کو پونچھنا چاہیئے تاکہ پیہم نکلے اور رک نہ جائے اور کبھی جب تنقیہ کامل بذریعہ فصد کے بالیقین ہوتا ہے خروج عرق کو منع بھی کرتے ہیں اور جو ضعف اور غشی عارض ہوتی ہے اسکا تدارک غذائے لطیف سے کیا جاتا ہے اور سکون آرام مریض کو دیا جاتا ہے طبیعت کو ملین رکھنا ہر وقت ضرور ہے ان اجزاء سے جو معروف ہیں مثل آب انار میں خواہ شیریں اور میخوش انار کا پانی اور زیادہ تلیین کی ضرورت ہو شیر خشت اور تمر ہندی تک ہو اور خفیف شیافات جو ابھی مذکور ہو چکے ہیں اور کبھی ہر وقت نضج کے استفراغ کی حاجت ہو تو طبیخ زرد آلو اور شاہترہ اور املتاس وغیرہ سے کیا جاتا ہے اگر مریض کی حالت ایسی ہو کہ ہاتھ کی فصد نہ ہو سکے مثلاً لڑکا ہو تو رگ پیشانی کی فصد کھولنی چاہیئے خواہ دونوں شانوں کے بیچ میں پچھنے لگانے چاہئیں۔ اگر یہ بھی ممکن نہ ہو سکے کسی عارض مانع کی وجہ سے مثلاً ضعف کی شدت ہو پھر بذریعہ اسہال کے دفع مادہ کرنا چاہیئے جسطرح کہ محرقہ میں بیان ہو چکا ہے پھر اس تپ میں ایسے اجزاء سے کرنی چاہیئے جو تبرید کریں اور صفرا قطع ہو جائے اور خون کے جوش میں تسکین ہو جیسے شربت عناب خواہ شربت انار وغیرہ۔ اگر فصد سے غشی پیدا ہو روٹی آب انگور کے ساتھ کھلانی چاہیئے۔ اگر نکسیر خود بخود جاری ہو اسکا بند کرنا مناسب نہیں ہے مگر جب قریب بغشی ہو جائے خون کی تغلیظ رب عناب سے خوب ہو سکتی ہے اور رب عناب اس طرح بناتے ہیں کہ سو دانہ عناب کے پانچ رطل پانی میں پکائے جائیں اسقدر کہ ایک ثلث پانی یعنی ۱ ۲/۳ رطل باقی رہجائے اور شکر سے قوام کیا جائے اور شکر جسقدر کم ہو اتنی ہی اچھی بات ہے اور مسور بھی تغلیظ میں خون کی بہت مفید ہے خصوصاً سرکہ تند میں اگر مسور کو پکائیں جو خوب کھٹا ہو اور اگر مادہ غلیظ ہو تو ہرگز رب عناب خواہ مسور کا استعمال نہ کرنا چاہیئے تبرید خون کی اسطرح پر کریں کہ مسور کو پانی میں بھگو کر اسکا نقوع بنائیں اور برف سے ٹھنڈا کرکے پلائیں خواہ آب برگ کاہو سرد کرکے پلائیں اور فقط سرد پانی بھی کافی ہے بشرطیکہ کوئی مانع موانع مذکورہ بالا سے نہ ہو۔ اکثر اس کثرت سے پانی پلایا جاتا ہے کہ جوڑ ہلنے لگتے ہیں اور رنگ بدن کا سبز ہو جاتا ہے اور اسی تدبیر سے شفا حاصل ہوتی ہے اور کبھی تپ کا انتقال بلغمی تپ کی طرف ہو جاتا ہے اس وقت قے اور ورم وغیرہ جو اور دوسری حمی بلغمی کے ہیں ان سے علاج کیا جاتا ہے ایسا علاج بعض متقدمین کیا کرتے تھے یعنی پانی بکثرت پلا دیتے تھے اور بعض متاخرین نے براہ کذب اپنی ایجاد سے اس معالجہ کو لکھا ہے آب جو کا پلانا یہ بھی علاج اس تپ میں نافع ہے بشرطیکہ طبیعت نرم ہو اور بہترین اوقات استعمال آب جو کا وقت شدت غلیان اور کرب کا ہے اور جس وقت اشتعال حرارت زیادہ ہو اور خفقان کا دورہ متواتر ہو رہا ہو۔ یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ فقط تبرید پر اقتصار کرنے سے اور اسہال کا ترک کرنا شدت سے زیادہ پیدا کرتا ہے اور خفقان حرارت کا زیادہ کرتا ہے اس سبب سے عفونت اور حرارت

دوبارہ پیدا ہو جاتی ہے تنقیہ اس مادہ کا مسہلات صفراء سے کرنا چاہیے جس طرح قوت اور ضعف مریض مقتضی ہو اور ضعیف اجزاء مسہلہ کے ہوں اور منضجات ایسے دینے چاہئیں کہ جو تنضیج بلغم کے واسطے مقرر ہیں اسلئے کہ اکثر بلغم سبب عفونت خون کا ہوتا ہے اور آخر میں اس تپ کے قرص طباشیر دینا چاہیے اور یہ قرص بھی بہت عمدہ ہے۔ طباشیر تین جزو تخم خرفہ پانچ جزو تخم خیار چار جزو تخم کدو چھ جزو صمغ عربی کتیرا نشاستہ ہر واحد تین جزو رب السوس سات جزو کوٹ پیس کر قرص طیار کریں دوسرا نسخہ مخصوصاً اگر ضعف جگر ہو بہت مفید ہے گلسرخ تین درم عصارہ زرشک دو درم تخم خیارین دو درم تخم خربزہ تخم خرفہ طباشیر ہر واحد ایک درم صمغ عربی نشاستہ کتیرا النصف درم ربوند چینی زعفران کافور ہر ایک ربع درم ان کے قرص بنائیں۔ غذا اس تپ میں مزورات عنابی اور عدسی جو ترش کئے ہوئے ہوں اور مزورات رمانی اور سماقی مناسب ہیں اور اگر ان غذاؤں سے کسی غذا کے استعمال میں خوف قبض کا ہو تو شدت ترشی کی کم کر دینی چاہیے شیر خشت ملا کر اور آلو بخارا ڈال کر اور غذا جو کدو سے اور حماض سے طیار کیجائے اور فواکہ اس تپ میں امرود اور انار اور سیب مناسب ہیں۔ اور ترکاری کدو ککڑی اور کاسنی کھیرا اور لوبیا حماض یعنی چوکا اور کشنیز اور امثال اس کی جو بقولات سرد اور مسکن غلیان خون ہوں اگر درد سر خواہ بیداری یا خفقان خواہ سبات یا رعاف یعنی جو قوت کو فنا کرے خواہ اور اعراض ردی عارض ہوں اور سخت ہوں ہر ایک کا علاج اسی طور پر کرنا چاہیے جو سابق میں جداگانہ بیان کیا گیا حمی بلغمیہ کا بیان اوپر بیان ہو چکا کہ بلغمی تپ نائبہ بھی ہوتی ہے اور لازمہ بھی ہوتی ہے اور نوبت لزوم کا سبب بھی اوپر بیان ہو چکا کہ داخل عروق کی عفونت سے لزوم ہوتا ہے اور خارج عروق کی عفونت سے نوبت اور دورہ پیدا ہوتا ہے اور یہ بھی معلوم ہو گیا کہ جس طرح اور حمیات کیواسطے اوقات کلیہ خواہ جزئیہ ہیں بلغمی تپ کیواسطے بھی اوقات اربعہ مقرر ہیں کم سے کم وقت ابتدا حمی کا اکثر بیماروں کے اٹھارہ دن ہوتے ہیں اور زوال اس تپ کا درمیان چالیس اور ساٹھ دن کے ہوتا ہے۔ اسلم حمیات بلغمیہ وہی ہے کہ اس کے زمانہ فترت اور سکون میں بدن حرارت سے پاک ہو جایا کرے خصوصاً اگر عرق بر آمد ہو کر سکون پیدا ہو کہ اس قرینہ سے مادہ اور قلت مادہ کی اور بدن کا متخلخل ہونا اور بذریعہ مسامات کے تحلل مادہ کا ہونا ثابت ہوتا ہے طول اوقات اس تپ کے زمانہ تزید کا ہے علاوہ یہ ہے کہ زمانہ اس کے انحطاط کا بھی اطول ہوتا ہے بہ نسبت زمانہ انحطاط غب کے اور زیادہ طول اسکا زمانہ انحاد میں محسوس ہوتا ہے بلغم میں جو عفونت آتی ہے کبھی زجاجی ہوتا ہے اور کبھی ترش ہوتا ہے اور کبھی شیریں ہوتا ہے اور کبھی نمکین ہوتا ہے اور یہ بات اوپر بیان ہو چکی کہ حمی محرقہ کس طرح بلغم شور سے پیدا ہوتی ہے اور اکثر تپ بلغمی انہیں کو عارض ہوتی ہے جن کا مزاج مرطوب ہے خواہ جو لوگ تارک ریاضت کے ہوتے ہیں خواہ مشائخ کو اور لڑکوں کو اور ارباب تخمہ کو اور جو لوگ کہ ریاضت خواہ استحمام حالت امتلا میں کریں اور جن لوگوں کو اکثر کھٹی ڈکار آتی ہو خواہ وہ لوگ جن کے معدہ میں بوجہ امتلاء کے نزلہ اترے اور متعفن ہو جائے ان کے فم معدہ میں اکثر الم محسوس ہوا کرے۔ یہ بھی جاننا ضرور ہے اگر تپ کیسا ہی برد بھی ہو تو نبض میں ضیق اور صغر پیدا ہوتا ہے علامات بلغمیہ دائرہ کے اس تپ کو زبان یونانی میں امفیمریوس کہتے ہیں جس تپ کا سبب بلغم زجاجی ہو خواہ بلغم ترش اس میں برد بہ نسبت زیادہ ہوتا ہے اور لرزہ زجاجی بلغم کی تپ میں زیادہ ہوتا ہے مگر برد اس تپ میں دفعۃً نہیں شروع ہوتا ہے بلکہ تھوڑا تھوڑا اطراف میں پیدا ہو کر بمقدار بڑھ جاتا ہے کہ جیسے بدن برف ہو گیا اگر اسکو گرم کرنا چاہیں بہت دشواری سے گرم ہوتا ہے اور اگر گرم بھی ہوتا ہے تو دفعۃً گرم نہیں ہوتا ہے اور نہ بتدریج گرمی پیدا ہوتی ہے بلکہ گرمی پیدا ہو کر پھر سرد ہو جاتا ہے اور پھر گرم ہوتا ہے اور کبھی برد اس تپ کا قشعریرہ سے ملا ہوا ہوتا ہے اسوقت برد تو اس حصہ سے خلط کے پیدا ہوتا ہے جس میں تعفن نہیں ہوا اور قشعریرہ خلط متعفن سے پیدا ہوتا ہے زیادہ تر برودت خواہ لرزہ منتہی کے دوروں میں ہوتے ہیں اور یہ تپ اس مادہ سے نہیں ہے جو بحجت

عادت سے گزشتہ تپ رہے تاکہ بطریق باہر نکالنے مادہ کے لرزہ پیدا کرے جس طرح مادہ صفراوی سے پسینہ پیدا ہوتی ہے اسلئے کہ عفونت اس مادہ کی عفونت سے نرم کی ہے اور یہ تپ بدن مین گرانی پیدا کرکے شروع ہوتی ہے اور بسا بھی ابتدا مین عارض ہوتا ہے اور بیشتر اوائل مین جو نوبتین ہوتی ہین اُن مین برد نہین ہوتا اور نہ لرزہ ہوتا ہے بلکہ ایک مدت کے بعد برد اور لرزہ پیدا ہوتا ہے اور کبھی مدت تک ایسا بھی ہوتا ہے کہ فقط برد ہوتا ہے لرزہ نہین ہوتا ۔ اور اکثر اس تپ کا شروع غشی سے ہوتا ہی اور کبھی غشی نہین بھی ہوتی ہے مگر اس بیماری مین غشی منتشر ہوتی ہے اسلئے کہ فم معدہ ضعیف ہوتا ہے اور اشتہا ساقط اور ہضم جید بھی نہین ہوتا جس کے ذریعہ سے خون پیدا ہو اور جزو بدن ہو کر قوت پیدا کرے ۔ جو تپ بلغم شور سے پیدا ہوتی ہے اس سے بیشتر پھریری ہوتی ہین جن مین پھریری ہوتی ہے اور برد اس مین شدید نہین ہوتا ۔ اور جو تپ بلغم شیرین سے پیدا ہوتی ہے اکثر اس مین بہت سی نوبتین اوائل کی ایسی ہوتی ہین جن مین نہ پھریری ہو خواہ برد ہو یا لرزہ ہو ۔ اکثر دورہ بلغمی تپ کے غشی عارض ہو کر ابتدا کرتے ہین اور کبھی اوائل کے دورے مین حرارت شدید پائی جاتی ہے اور آخر مین کم ہوتی ہے سبب اسکا شاید یہ ہو کہ عفونت پہلے بلغم شیرین اور شور رقیق مین پیدا ہوتی ہے اس وقت حرارت شدید ہوتی ہے بعد ازان بلغم غلیظ اور بارد مین تعفن پیدا ہو آتا ہے ۔ مریض کے تلمس کی گرمی کا یہ حال ہوتا ہے کہ ہاتھ رکھتے وقت تو گرمی کم اور ضعیف مثل حرارت بخارات کے معلوم ہوتی ہے پھر جب دیر تک ہاتھ رکھا رہے ایک حدت اور حرقت محسوس ہوتی ہے مگر جمیع بدن جسقدر ہاتھ کے نیچے ہوتا ہے سب جگہ برابر اور یکسان گرمی نہین ہوتی جیسے دق مین بلکہ حرقت کسی مقام پر زیادہ اور کہین کم اور نرم معلوم ہوتی ہے اور ایسا معلوم ہوتا ہے جیسے حرارت پیچھے کسی ایسی چیز کے جو چھلنے وغیرہ مین چھنتی ہے صاف ہو کر آتی ہے اس لیئے کہ بلغم لزج ہے اسکا انفعال اور پتلا ہونا حرارت سے مختلف ہوتا ہے جس طرح تمام لزوجت دار چیزون کا بھی دستور ہے کہ حرارت انہین اسیطرح اثر کرتی ہے کہ کہین کوئی جزو گرم ہوجاتا ہے اور کہین سرد باقی رہتا ہے خواہ کسی مقام پر لزوجت دار چیز پھٹ جاتی ہے اور کسی مقام پر نہین پھٹتی ہے ۔ کچھ ہو مگر حرارت اس تپ کی اکثر تو اس مقدار سے کم ہوتی ہے کہ التہاب پیدا ہو اور کرب و بیچینی ایسی ہو کہ شوق سرد ہوا کا پیدا ہو خواہ ٹھنڈے پانی کو جی چاہے یا کپڑے پھاڑے اور بستر پر پہلو بدلا کرے ایک کروٹ پر بوجہ کرب کے آرام نہ کر سکے اور بڑی بڑی سانس لے اور پنکھے ہلانے کی زیادہ ضرورت ہو ۔ اکثر اس تپ کی حرارت تزید کے زمانے مین کبھی ایسی ہوتی ہے کہ گھنٹہ دو گھنٹہ ٹھہر جاتی ہے اور ایسا گمان ہوتا ہے کہ اب یہ تپ زائل ہو گئی اور یہ تپ یکایک پھر موجود ہو کر تزید اور زیادتی کرتی ہے اس لیئے کہ ہم کو معلوم ہوتا ہے کہ بعد توقف پھر جب شروع کرتی ہے بتزید شروع کرتی ہے اور بڑھتی جاتی ہے اگر اسکا وقفہ انتہائی ہوتا تو بعد وقفہ کے زیادہ نہ ہوتی ۔ اسیطرح اس تپ کے زمانہ انحطاط مین بھی وقفے ہوتے ہین ۔ کل بلغمی حمیات مین نداوت اور تری زیادہ ہوتی ہے اسلئے کہ مادہ بلغمی مین رطوبت زیادہ ہے اور بخارات اس مادہ کے پسینے کی طرف بہت کم دفع ہوتے ہین اسلئے کہ بلغم مین لزوجت زیادہ ہے اور اگر کبھی پسینا بہہ آیا بھی ہوتا ہے تو کبھی کبھی قطرے قطرے معلوم ہوتا ہے اور تمام بدن مین شائع نہین ہوتا ہے کمی عرق کی بلکہ عرق کا بالکل مفقود ہونا خاص دلائل سے اس تپ کے ہے ۔ پیاس بلغمی تپ مین کم ہوتی ہے ہان اگر بلغم شور ہو خواہ عفونت شدید عارض ہو کر گرمی زیادہ پیدا کرے اس وقت کسیقدر پیاس جو ہوتی ہے وہ بھی اور تپ کی بہ نسبت بہت کم ہوتی ہے پیشانی کا پھول جانا اس تپ کے بیمارون کو زیادہ ہوتا ہے اور پہلو کی جلد مین یہ بات پیدا ہوتی ہے کہ رقیق ہوجاتی ہے اور تمدد پیدا ہوتا ہے رنگ بیمار کا حمی بلغمی مین مائل بسبزی اور زردی ہوتا ہے اور

دونوں رنگ سپیدی سے بلغم کے ملکر پھیکے پیدا ہوتے ہیں اس طرح کہ سبزی سپیدی سے مل کر مثل رصاص کے رنگ پیدا ہوتا ہے اور منتہی تک لون کے یہی کیفیت رہتی ہے اور کمتر سرخی رنگ میں بوقت منتہی پیدا ہوتی ہے جیسے کہ اور حمیات میں بوقت منتہی کے رنگ میں سرخی پیدا ہوتی ہے نبض بلغمی تپ میں ضعیف اور منخفض یعنی پست اور صغیر ہوتی ہے پہلے تو اس میں تفاوت پیدا ہوتا ہے بعد اس کے اخیر میں تواتر ہو جاتا ہے اور تواتر اور صغر نبض کا بہ نسبت تواتر ربع اور غب کے شدید تر ہوتا ہے اور ربع غب کے صغر سے بھی اس میں صغر زیادہ ہوتا ہے اور تواتر میں شدت بوجہ زیادتی صغر کے ہوتی ہے مگر سرعت اس کی نبض میں مربوع کی سرعت سے زیادہ نہیں ہے کبھی ربع سے زیادہ بطی خواہ مثل اُسکے سرعت اور بطوء میں اول مرض میں ہوتی ہے مگر اختلاف میں شدید اور نظام میں ابتر اور نبضات صغار اور ضعاف اس اختلاف میں زیادہ ہوتے ہیں بہ نسبت نبضات قویہ اور کبار کے نبض کے دلائل اس تپ کے واسطے اصح دلائل ہیں۔ بول اس تپ کے اول میں اجبل اور رقیق ہوتا ہے اس لئے کہ سدوں کی کثرت ہوتی ہے اور برودت زیادہ ہوتی ہے اور قاعدہ برودت کا ہے کہ جسم کا رنگ سپید کیا کرتی ہے اور بعد ازاں بول میں سرخی بوجہ عفونت کے پیدا ہوتی ہے اور قوام میں کدورت آتی ہے اس لیئے کہ نضج ناقص ہوتا ہے اور کبھی تپ میں حال بول کا وقتاً فوقتاً متغیر ہو جاتا ہے پھر جس وقت بدن مادہ غلیظہ سے پاک ہو جائے اور جسقدر مادہ متعفن ہوا ہو تحلل ہو جائے اور مجاری میں سدہ مانع باقی رہ جائیں جو مادہ صابغہ بول کو اُترنے نہ دیں سپید ہو جاتا ہے پھر بعد اس کیفیت کے جب مادہ کثیر متعفن ہو کر دفع ہوا اور تفتیح سدہ کی ہو جائے سُرخ ہو جاتا ہے یہاں تک کہ پھر سدے پیدا ہوں کہ وہ مانع ہو جائیں مادہ صابغہ کے نکلنے سے دوبارہ کہ پھر سپید ہو جائے گا اور اسیطرح سپیدی اور سُرخی رنگ کی بدلتی رہتی ہے۔ براز اس تپ میں نرم اور رقیق بلغمی برآمد ہوتا ہے از جملہ دلائل حمی بلغمی کے ہونے پر یہ ہے کہ اٹھارہ گھنٹے تک تپ ہے اور چھ گھنٹے کا وقفہ ہوا اور حالت سکون میں نبض تپ سے بالکل پاک نہ ہو جائے اس لیئے کہ مادہ بوصف غلاظت اور لزوجت کے بہت بھی ہوتا ہے کہ تھوڑا زمانہ سکون بعد تحلیل کے بھی باقی رہتا ہے۔ کبھی سن اور فصل اور عادت اور بلد اور غذا بھی اس تپ پر دلیل کامل ہوتی ہے اور اسباب سابقہ کا ایسا مجمع ہو یا تخمہ وغیرہ سے بھی دلیل حمی بلغمیہ پر ہے اور سحنہ از قبیل رنگ چہرہ کا جیسا مذکور ہوا یعنی رصاصی اور تہیج اور ملمس کا نرم ہونا اور فم معدہ کا ضعیف ہونا اور سقوط اشتہا یہ دلائل خاص اس تپ کے ہیں۔ کبھی طحال اس تپ میں بڑھ جاتی ہے اور تپ سے پہلے کھٹی ڈکاریں بہت سی آتی ہیں۔ علامات بلغمی لازم کے اور اس تپ کا نام لثقہ ہے سب علامتیں بلغمی تپ کی جو اوپر بیان ہوئیں اس میں ہوتی ہیں ہاں یہ تپ اُترتی نہیں ہے ہاں مگر نزد مشابہ اُترنے کے ہوتی ہے اور ابتدا میں اس کے لرزہ اور برد اور پھریری نہیں ہوتی اور دق سے نہایت مشابہ ہوتی ہے اور نہ چھ گھنٹے کی خفت ہوتی ہے خواہ اس سے کچھ کم و بیش برخلاف بلغمی دائرہ کے اسلیئے کہ دائرہ اگرچہ بوقت فترت بالکل برطرف نہیں ہو جاتی مگر پھر بھی اس میں جو بقیہ حرارت رہتی ہے بہت پوشیدہ ہوتی ہے ظاہر نہیں ہوتی ہے چند حمیات ایسے جو اکثر احوال میں از قسم بلغمی تپ کے معدود ہیں اور خلط صفراوی سے بھی کبھی ایسے حمیات ہوتے ہیں مگر خلط سوداوی سے ہرگز نہیں ہوتے ہیں اور حمیات از قسم بلغمی خواہ صفراوی با تسمائے مخصوصہ اور احکام خاصہ مختص ہیں اون میں ایک حمی افیلوس اور دوسری لیفوریا اور یہ دونوں حمیات بلغم سے ایسی قسمیں ہیں کہ جن میں جگہ حرارت اور برودت کی مختلف ہوتی ہے کہ کسی میں حرارت داخل جسم میں ہوتی ہے اور کسی میں خارج از جسم از حرارت پائی جاتی ہے اور منشاء اس اختلاف کا اختلاف محل عفونت مادی کا ہے اور یہ بلغمی حمیات تین قسم پر ہیں اور منجملہ اون حمیات کے جسکا نام خاص ہے حمی غشیہ خلطیہ ہے اور حمی نہاری اور حمی لیلی ہے حمی جس میں اندر جسم کے برودت ہو اور ظاہر جسم میں گرمی جسکا نام

ہے اور بلغم زجاجی سے پیدا ہوتی ہے جو باطن اور قعر بدن میں پیدا ہوتا ہے اور جہاں وہ بلغم موجود ہے اس جگہ سردی ہوتی ہے پھر جب اس میں عفونت آجاتی ہے اس سے بخارات اٹھتے ہیں اور ان بخارات میں جزء لطیف حار صفراوی کی جو شرکت ہوتی ہے اس لئے ظاہر میں گرمی پیدا ہوتی ہے اور جو شئے غیر متعفن مختلط خلط سوداوی سے اندرون جسم میں ہوتی ہے وہ سرد رہتی ہے اور قبل از وقت عفونت کے بلغم زجاجی کی سردی اندرون جسم میں اسلئے ظاہر نہیں ہوتی کہ چونکہ وہ ایک مکان خاص میں مدت سے ٹھہرا ہوا تھا اور وہ عضو اس کی برودت سے عادی ہو گیا تھا اور بوجہ عفونت کے جب اس میں حرکت پیدا ہوئی اور قریب کے اعضا جو اس کی برودت کے خوگر نہ تھے ان سے کسی قدر اتصال ہوا تب اس کی برودت محسوس ہوئی علامات اس تپ کی بھی وہی ہیں جو علامات حمی بلغمی کے مذکور ہوئے اور پھر یہ بھی پہچان ہے کہ ابتدا اس تپ میں سردی اور خام ہونا بہ اور نسبت اور تپہائے بلغمی کے بول میں گرمی کم ہوتی ہے اور نبض لطیف اور متفاوت ہوتی ہے اور اکثر اس تپ میں ہر روز شدت پیدا ہوتی ہے مگر بوجہ غلیظ ہونے مادہ کے کبھی ربع کی طرف منتقل ہوتی ہے اور کبھی غب کی طرف کیونکہ ایسا مادہ بدن میں کم ہوتا ہے اور بعض میں کمتر اور شاذ و نادر واقع ہوتا ہے اور کبھی نقص خواہ کمی مقدار سے دورہ میں بعد اور دیر ہوتی ہے مگر غب خواہ ربع کی طرف انتقال سے اس تپ کا بلغمی ہونا موقوف نہیں ہوتا اس لئے کہ مادہ بلغم میں عفونت آجانے سے یہ تپ پیدا ہوتی ہے اور دورہ کی طرف التفات بعد ادراک اصل سبب کے جائز نہیں ہے اور نہ انقسام حمیات کا فقط دورہ پر ہے ورنہ بلغم تپ کو ہر روز خواہ صفراوی کو بطور غب کہنا بھی اس کے ادراک مادہ کے واسطے کافی ہے اس تپ کی نوبت چار گھنٹے سے چوبیس گھنٹے تک رہتی ہے اور بیشتر اس سے کم بھی رہا کرتی ہے اس لئے کہ یہ مادہ بمقدار کثیر نہیں ہے کہ چوبیس گھنٹے تک نوبت باقی رہے جس تپ میں اندر گرمی ہو اور باہر سردی اسکا لیفوریا نام ہے یہ تپ اکثر بلغمی ہوتی ہے اور کبھی صفراوی بھی ہوتی ہے مگر صفرائے غلیظ سے پیدا ہوتی ہے۔ بلغمی ہونا اس تپ کا اس طرح سے ممکن ہے کہ چونکہ بلغم اندرون جسم کے متعفن اور مشتعل ہوتا ہے تو وہ مقام گرم ہوتا ہے اور چونکہ تحلل اس بلغم کا نہیں ہوتا ہے اس جہت سے خارج بدن میں گرمی پیدا نہیں ہوتی اس لئے کہ اس کے بخارات کا زیادہ انتشار خارج بدن میں نہیں ہو سکتا لہذا سخونت اور گرمی زائد بھی نہیں پیدا ہوتی اور یہ بھی ایک سبب ہے کہ قوت غریزی اور حرارت اصلی ہر مقام سے اندرون جسم محل عفونت متعفن میں جمع ہو جاتی ہے واسطے تنضیج مادہ کے اس لئے کہ ظاہر بدن حرارت سے خالی ہو جاتا ہے اور سرد ہو جاتا ہے خصوصاً اگر اکثر جگہ بلغم خام زجاجی موجود ہوں اور ان میں عفونت واقع نہ ہو اور حرارت اندرونی اسقدر نہ ہو کہ بیرونی بلغم کی تحلیل خواہ تسخین کر سکے۔ یہ بھی ایک دلیل ہے خارج کے بارد رہنے کی کہ اکثر بلغم باطن سے بخارات غیر متعفن اٹھتے ہیں جس وقت وہ بلغم متعفن ہوتا ہے مگر وہ بخارات صعود کر کے ظاہر بدن تک آتے ہیں اور جدا ہوتے ہیں اور صعود ان بخارات کا بوجہ اس حرارت کے ہوتا ہے جو مادہ کو متعفن کرتی ہے اور یہ حرارت تھوڑی دیر تک ہمراہ ان بخار صاعد کے رہتی ہے اور بعد تھوڑی دیر کے بخارات سے جدا ہو جاتی ہے جس طرح گرم پانی کے بخارات سے حرارت جلد تر جدا ہوتی ہے پھر جب حرارت غریبہ بخارات مذکور سے جدا ہوتی ہے اور یہ بخار جس مادہ کا ہے وہ مادہ بلغمیہ قبل از عفونت کے چونکہ نہایت سرد تھا لہذا اصلی برودت عود کرتی ہے اس سبب سے ظاہر بدن جہاں پر یہ بخارات پہونچتے ہیں سرد ہو جاتا ہے لیفوریا کے صفراوی ہونے کا بیان یہ ہے کہ صفرا جب تھوڑا ہو اور اندرون جسم کے متعفن ہو اور اسمیں سخونت پیدا ہو اور اس کے مکان میں سخونت واقع ہو اس وقت بھی ظاہر بدن اسی طرح سے سرد رہے گا جیسے بلغم کے بیان میں ابھی ہم کہہ چکے۔ یعنی چونکہ بمقدار صفرا سے زیادہ بخار نہیں اٹھ سکتا جو ظاہر جسم تک حرارت پہونچائے اسلئے فقط موضع عفونت گرم ہوگا اور ظاہر بدن سرد رہے گا۔ اس قسم خاص کا نام طیفودس ہے اور لیفوریا بمنزلہ جنس کے ہے کہ بلغمی اور صفراوی دونوں پر اسکا اطلاق

ہوتا ہے۔ لیفوریا کی مدت شطر الغب سے زیادہ ہے سوال معترض اس مقام پر یہ اعتراض کرسکتا ہے کہ اوپر تعریف حمی کی یہی کی ہے کہ اشتعال حرارت غریبہ کا قلب میں ہو کر بتوسط روح اور شرائین کے حرارت تمام بدن میں پھیل جاتی ہے اور لیفوریا کیسی تپ ہے کہ نہ اسمیں اشتعال حرارت قلب میں ہوتا ہے اور نہ بذریعہ شرائین اور ارواح کے تمام بدن میں حرارت منتشر ہوتی ہے جواب اس اعتراض کا یہ ہے کہ حدود خواہ رسوم ایسی چیزوں کی جسقدر ہیں سب میں ایک شرط معتبر ہوتی ہے وہ یہ ہے کہ بشرطیکہ کوئی مانع نہ ہو مثلاً پانی کی تعریف میں کہتے ہیں کہ پانی سرد و تر ہے اس سے مراد یہ ہے کہ پانی جس وقت اپنی ذاتی حالت پر ہو اور کوئی مانع خارج نہ ہو تو اس کی برودت اور رطوبت محسوس ہوگی خواہ ثقیل اور وزنی کی تعریف یہ کرتے ہیں جو نیچے کی طرف گر پڑے یہاں بھی مراد یہی ہے کہ بشرطیکہ مانع کوئی نہ ہو۔ اور ان حمیات میں حال یہی ہے کہ حرارت قلب تک پہونچتی ہے اور شرائین کے ذریعہ سے بدن میں منتشر ہوتی ہے مگر کسی تپ میں کوئی ایسا مانع پیدا ہوتا ہے کہ ظہور اس انتشار کا نہیں ہوسکتا ہے جیسے اگر تپ میں کسی مقام پر برف رکھیں کہ وہ جگہ سرد ہوجاتی ہے مگر عنوا اسکا اشتعال طبعی میں تو جملہ تمام میں ہوتا ہے وہ تپ جسمیں گرمی سردی دونوں جگہ ہو یعنی اندر اور باہر ایسی تپ کا وجود اگر ممکن ہے تو وہیں ہوگا جہاں دو مادے سرد بسبب تعفن کے متحرک ہوں ایک اندر ہو اور ایک باہر ہو اور دونوں میں کوئی کثرت نہ ہو جو پھیل سکے پھر جب تعفن شروع ہو دونوں سے بخار لطیف اس کے گرد پہونچے گا اور جہاں خود مادہ ہوگا وہ مقام سرد رہیگا اور حالت حرکت میں جو خلط بارد سے سردی پیدا ہوگی اُسکا سبب تو ابھی بیان ہوچکا ہے کہ جو عضو غیر معتاد ہے برودت سے بلغم کی ایذا کا احساس کرتا ہے حمی غشی خلطی یہ تپ اکثر بسبب بلغم خام کے ہوتی ہے جو تخمہ میں اور بوجہ کثرت مقدار کے متفرق ہوجاتا ہے اور بوجہ کثرت کے قوت کو مغلوب اور ضعیف کر دیتا ہے اور اکثر اس بلغم کا فساد ضعف معدہ پیدا کرتا ہے جب اس بلغم میں حرکت بوجہ عفونت کے پیدا ہوتی ہے قوت حیوانی اور طبعی کو زیادہ مغلوب کرتا ہے اور اُسے متحیر کرتا ہے اگر قوت کو بحال خود چھوڑ دے اور مادہ کی تحریک سے مدد قوت کی نہ کرے تو تنہا قوت تدبیر قلع اور دفع مادہ میں کافی نہیں ہوتی اور اگر باسانی استفراغ مادہ کا قصد کریں مادہ عاصی ہو مستفرغ تو نہیں ہوتا مگر ایسی حرکت ناملائم کرتا ہے کہ قوت کی گلوگیری اور روح کی بیقراری پیدا ہوتی ہے یا روح کا اختناق ہوجاتا ہے اگر استفراغ شدید کا قصد کیا جاتا ہے کہ بذریعہ اسہال شدید خواہ فصد قوی کے اخراج اس مادہ خبیثہ کا ہوجائے قوت اس کی تحمل نہیں ہوتی اور قوت کیونکر متحمل ہو حالانکہ اس تپ میں اوقات سکون مادہ کے غش پر غش چلے آتے ہیں پھر جب تحریک قوی کی جائیگی تو کیسا ضرر پیدا ہوگا مگر باینہمہ استفراغ کی ضرورت اس مرض میں شدید ہے اس لیئے کہ مادہ کیفیت میں ردی اور کمیت میں کثیر ہے اور پھر تغذیہ کی حاجت زیادہ ہے اس لیئے کہ جو اخلاط بدن میں بالفعل موجود ہیں بوجہ خامی اور نادرستی کے قابل اسکے نہیں ہیں کہ جزو بدن ہوں اور اُن کے جزو بدن ہونے سے قوت میں کسیقدر انتعاش ہو اور بدن چونکہ غذا اخلاط خام سے نہیں پاتا ہے اب یہ ایک اور خرابی ہے کہ اگر بہ تکلف غذائے جید پہنچائے چونکہ ضعف ہضم پیدا ہوچکا ہے وہی اخلاط خام پیدا ہوں گے اور فساد مادہ میں زیادتی ہوگی اور اگر غذا قطعاً متروک ہو قوت یکسر ساقط ہوگی اس تپ کی ابتدا میں ایسا ہوتا ہے کہ ایک سرد چیز بطرف قلب گرتی ہے اور اس سے غشی پیدا ہوتی ہے اور نبض صغیر ہوجاتی ہے اور بطی اور متفاوت ہوتی ہے اور پھر جب طبیعت کوشش کرکے مادہ مذکور کو گرم اور لطیف کر دیتی ہے اور جس عفونت نے بعض اجزا اس مادے کے قلب تک پہونچائے ہیں وہ طبیعت کی اس فعل میں اعانت کرتی ہے اسوقت قلب ضرر سے اس شے بارد کے جو سبب غشی کا ہے نجات پاتا ہے لیکن اب اُس کی حرارت سے قلب کو ضرر پہونچتا ہے اس سبب سے نبض میں سرعت پیدا ہوتی ہے خصوصاً حرکت انقباض میں سرعت زیادہ ہوتی ہے بہ نسبت انبساط وغیرہ کے علاوہ بریں کہ پھر نبض میں باوجود

سرعت سے کہ صفرا و رطوبت اور تفاوت غالب ہوتا ہے۔ دورہ اس تپ کا جیسے اور بلغمی حمیات کا ہو ویسا ہی ہوتا ہے کچھ تغیر تبدل یا فرق نہیں ہوتا اور تہیج چہرے اور بدن کا ڈھیلا ہونا اس تپ میں زیادہ ہوتا ہے۔ رنگ ان بیماروں کا ایک طور پر نہیں رہتا ہے کبھی مائی اور رصاصی ہوتا ہو اور کبھی زرد ہوتا ہے اور کبھی سیاہ ہوتا ہے اور کبھی ہونٹ کا رنگ ایسا اُودا ہوتا ہے جیسے توت کھانے والوں کے ہونٹ کا رنگ۔ آنکھوں میں تیرگی سبزی لئے ہوئے ہوتی ہے اور بند ہو جاتی ہیں بروقت ہیجان مادہ مرض کے اور کبھی آنکھیں مخنوق کی ایسی ہو جاتی ہیں شرسیف کے نیچے انتفاخ زیادہ ہوتا ہے اور اسی طرح احشا میں نفخ زیادہ پیدا ہوتا ہے کبھی مریض کو گھٹی لگتی بھی ہوتی ہے اگر اندرون احشا کے کسی مقام پر ورم ہو اس تپ کی وجہ سے اُس مریض کی صحت کی امید قطعاً نہیں ہوتی ہے۔ کبھی صفرا سے غالب در غلیظ سے بھی یہ تپ پیدا ہوتی ہے ایسے وقت سوزش احشا میں بہت ہوتی ہے اور قے صفراوی بار بار ہوتی ہے اور دورے بلغمی تپ کے خلل ہونے میں حمی غشیہ قریبہ قیقیہ یہ تپ حادہ ہو بعض سقوط اور قوت کا ایک ہی نوبت خواہ دو نوبت میں کر دیتی ہے اور رطوبت ثانیہ قریب الانعقاد کا ذوبان بہت جلد ہو جاتا ہے اور اکثر اس تپ میں قوت چوتھے دن تک باقی نہیں رہتی بلکہ فنا ہو جاتی ہے اس تپ کی پیدائش اکثر کیموسات رقیق صفراوی سے ہوتی ہے جن میں رقت اور عفونت زیادہ ہوتی ہیں اور ان کا جوہر ردی ورمی ہوتا ہے کہ ان میں عفونت پیدا ہوتی ہے اُن لوگوں کے بدنوں میں جن کا مزاج نہایت گرم خشک ہو اور اکثر اسکی نوبت بطور غب کے ہوتی ہے حمی لیلی اور نہاری اقسام بلغمی سے نہاری وہ تپ ہے جس کے دورے دن کو ہوں اور رات کو فترت اور کمی ہو جائے اور لیلی وہ تپ ہے کہ رات کو دورہ ہو اور دن کو سکون ہو یہ دونوں ہیں مگر نہاری زیادہ ردی ہے اور بوجہ طول مدت اور دن کے عارض ہونے کی زیادہ تر اسمیں یہی خوف ہے کہ دق کی طرف منتقل ہو اسکی خباثت کی ظاہر دلیل ایک یہی ہے کہ بروقت حرارت نہار اور کھلنے مسامات کے عارض ہوتی ہے اور باوجود کہ ایسے وقت بخارات تحلل زیادہ ہوتے ہیں پھر بھی بدن میں اسقدر کثرت مادہ کی ہے اور اسقدر مادہ قوی ہے کہ تحلل نہیں ہوتا جب تو حمی پیدا ہوتی ہے بالجملہ مریض کو اس تپ میں بوقت شب غذا و پینے کی ضرورت ہو اور پیٹ بھر جانے کے بعد سونا اُسکے حق میں مضر ہے تکلیف جاگنے کا حکم دیا جاتا ہے تا اینکہ غذا کا انحدار اور ہضم ثانی شروع ہو اور یہ بات ایسی ہے کہ قوت کو جلد تر ساقط کر دیتی ہے اور تپ کا صدمہ اٹھانا دن کی گرمی میں اور رات کی سردی میں جاگنا مقتضی اسکا ہے کہ تپ دق میں پڑ جائے حاصل یہ ہے کہ یہ تپ عسیرۃ البرء ہے کہ اُس سے نجات مریض کو کمتر ہوتی ہے۔ علاج بلغمی تپ کا علاج اس تپ کا بحسب اوقات اربعہ یعنی ابتدا اور انتہا اور انحطاط کے مختلف ہوتا ہے اور بحسب ظہور نضج و عدم ظہور اور نیز بحسب اختلاف مواد بھی مختلف ہوتا ہے کبھی بلغم ترش اور کبھی بلغم تفہ پھیکا اور کبھی مالحہ اور شور اور کبھی بلغمیہ حلو اور شیریں سے ہوتی ہے اور جمیع اقسام اس تپ کے ابتدا میں جن چیزوں میں مشترک ہوتے ہیں تلیین معتدل۔ اور قے کرانا اور ملطفات اور مقطعات اور مدرات کا استعمال کرنا۔ اور جیسے تین دن اس تپ میں گزرتے ہیں کہ انمیں مادہ رقیق ہوتا جاتا ہے بسبب تپ کے اور قبل ازیں متحرک ہوتا ہے اور اذیت دیتا ہے اور کچھ نفع کا فعل ظاہر نہیں ہوتا تقویت دینا طبیعت کو تلطیف تدبیر بوجہ اعتدال اس میں بھی جمیع اقسام یکساں ہیں بلکہ مثل آب جو پر تین روز ابتدا میں اقتصار کیا جاتا ہے بایں امید کہ شاید کہ منتہی قریب ہو خواہ قرب منتہی کا بوجہ رقت مادہ کے ہو خواہ بوجہ قلت مادہ کے اگر یقیناً دریافت ہو جائے کہ منتہی دور ہے اس قدر تلطیف تدبیر کی نہ ہو گی علاوہ بریں گرسنہ رہنا اور اسی حالت میں ریاضت کرنا بشرطیکہ ریاضت سے ضعف زیادہ نہ ہو جائے اس مرض میں بہت نافع ہے بلکہ تغلیظ تدبیر کی طرف روز ہضم تک توجہ کریں گے پھر

رفتہ رفتہ جس قدر قرب منتہی ہوتا جائے گا تلطیف بڑھائی جائے گی مگر مقتضائے احتیاط یہی ہے کہ اولاً تلطیف تدبیر کریں پھر جب بخوبی ظاہر ہو جائے کہ منتہی دور ہے تو تلافی اس ضعف قوت کی تغلیظ تدبیر سے کریں بعد ازاں آہستہ آہستہ تلطیف کریں تا اینکہ زمانہ منتہی کا آجائے اس لئے کہ طول زمانہ تپ کا ایسا ہے کہ اسمیں تغیرات تلطیف و تغلیظ اور اس کے بعد پھر رفتہ رفتہ تلطیف ممکن ہے حمی حادہ میں البتہ یہ تدبیرات ممکن نہیں ہوتے اور جب سات دن سے زیادہ زمانہ گذر جائے پھر تلطیف تدبیر پر قیام کرنا چاہئے ورنہ ضعف شدید عارض ہوگا اور فم معدہ ضعیف ہو جائے گا۔ اور جسقدر مرض میں طول زیادہ محسوس ہوتا جائے تلطیف میں کمی کرنی چاہئے با اینہمہ بنسبت ربع کے اس تپ میں تلطیف زیادہ واجب ہے اور اسیوجہ سے ضرور ہے کہ مریض کو جلد بچہ ہائے مرغ وغیرہ جو خون غلیظ پیدا کرتے ہیں نہ دینے چاہئیں بلکہ روٹی کیساتھ شوربا فقط کھلانا چاہئے ہاں اگر ضعف کا زیادہ خوف ہو خواہ انحطاط کا ظہور ہو جائے پھر گوشت وغیرہ کھلانا مضر نہیں ہے پھر اختلاف اس تپ کا بوجہ مادہ شور اور شیرین کے اور بوجہ مادہ نباجی اور ترش کے اگر دیکھا جائے تو حمی فردوس جو مادہ نباجی خواہ ترشی سے ہوتی ہے اور جسمیں بدن کی تسکین چند ساعت تک نہیں ہوتی ہے اسمیں فرق معالجہ کا یہ ہے کہ پہلے دونوں مادہ کی تپ یعنی بلغم شور اور شیرین کے تلیین ایسی دوا سے مناسب ہے جو نرم ہو اور کسیقدر تبرید بھی کرے اور نباجی اور ترش مادہ سے جو تپ آئے اسمیں دوائے سخت درکار ہے اسیطرح پہلے دونوں مادہ یعنی مادہ شور اور شیرین میں تقطیع مادہ کی ایسے ملطفات اور مقطعات سے مناسب ہے جو گرم زیادہ نہ ہوں اگرچہ خشکی ان میں زیادہ ہو اور دوسرے دو مادہ یعنی نباجی اور ترشی میں گرم چیزیں جو لطف ہوں نہایت تیزی سے تقطیع پیدا کریں ان کی ضرورت ہے خصوصاً اگر بلغم کے ہمراہ سودا بھی ملا ہو اسوقت استعمال کمونی اور معجون کبریت کا مناسب ہے اور تکمین چیزیں بھی استعمال کرنی چاہئیں مناسب تر وہ دوا جو ابتدا میں درکار ہے گلقند ہے ساتویں دن نمک ورد اگر آب رازیانہ اور آب کاسنی اور آب کرفس ہمراہ گلقند بحسب حاجت دیا جائے اسمیں بھی کچھ مضائقہ نہیں سکنجبین بھی مفید ہے اور ماء العسل ہمراہ زوفا کے بھی خالی از فائدہ نہیں ہے۔ کبھی یہ بھی مناسب ہوتا ہے کہ جسقدر تلیین طبیعت زیادہ مطلوب ہو مقدار گلقند کی خواہ ادویہ مذکورہ بالا کی زیادہ کیجائے خصوصاً وہ مسہل جو شربت وردفارسی سے بنایا جائے کہ وہ مسہل بلیّن ہے اگر ضرورت ہو کہ اسکی تلیین قوی کی جائے آب لبلاب زیادہ کریں اور اگر چاہے املتاس بڑھادیں اور شکر خواہ قند شریک کریں گلقند جس کی ساخت شیرہ ترنجبین سے جو لبلاب کے پانی میں نکالا گیا ہو سے ہو وہ بھی قوی ہے۔ زیادہ مبالغہ ابتدا میں ادویہ مسہلہ کا مناسب نہیں ہے اور بعد زمانہ ابتدا کے تھوڑا سا توقف مسہل میں ضرور ہے خصوصاً اگر مادہ بلغمی کے ساتھ صفرے کی بھی شرکت ہو اس لئے کہ اسوقت مسہل سے مزاج میں فساد پیدا ہوتا ہے اکثر آدمی ابتدا میں واسطے اسہال اور ادرار کے ہر شب کو دوائے تربد کا استعمال کرتے ہیں نسخہ دوائے تربد کا زنجبیل مصطگی دس درم ہر ایک کو لیکر برابر کے مجموع بیس درم تربد ملاتے ہیں۔ اور شکر طبرزد برابر مجموع کے یعنی چالیس درم شریک کرتے ہیں اور ہر شب ایک مثقال استعمال کراتے ہیں مگر اس دوا کا استعمال اسوقت چاہئے کہ طبیعت نرم نہ ہو اور اگر ہر روز دو مرتبہ اجابت از خود ہوتی ہو پھر اس دوا کی ضرورت نہیں ہے مگر مجھے پسند یہی ہے کہ یہ دوا بعد تنضیج مادہ کے دی جائے اور پہلے ان دواؤں سے تلیین کیجائے جنکا ذکر اوپر ہو چکا ہے بلکہ میرے نزدیک مناسب ہے کہ تھوڑے سے بلغم کا اخراج ایسی دوا سے پہلے کرکے تب بقیہ مادہ کا تنضیج کریں ورنہ تا تنضیج استعمال ادویہ مسہلہ پر صبر کریں اور جب تنضیج ہو جائے استفراغ میں نرمی ملحوظ رکھیں کہ تھوڑا تھوڑا مادہ نکالیں ایسا نہ ہو کہ ضعف شدید پیدا ہو جائے بعد اسہال کے مدرات کا استعمال کریں اسیطرح مجھے ناپسند ہے استعمال مثل آب انگور اور تخم خربزہ کی وغیرہ کا جیسے معدہ ضعیف ہوتا ہے اور خلط رقیق کا اخراج کرتے ہیں اور اگر مادہ زیادہ سرد ہو ان کے ہمراہ قرطم بھی شریک کریں اور اگر مادہ صفراوی کی شرکت ہو شربت بنفشہ یا شیرخشت خواہ خشک بنفشہ میں شکر ملائیں مسہلات کی مدد کے واسطے حقنے کا استعمال کریں جو ان اجزا سے

بنایا جائے شہد اور نمک اور آب برگ چقندر اور روغن کنجد کہ یہ حقنہ ابتدا میں مفید ہے اور آب ترب درمیانی جو سکنجبین بزوری میں ترکی ہوا شامل
اس کے اور چیزیں سکنجبین سے قے کرائیں اور اگر قے کی حاجت ہو مثلاً متلی زیادہ ہوتی ہو خواہ ذائقہ منہ کا بہت متغیر ہوتا ہے تو جب نمل جسکا نسخہ
قرابادین میں لکھا ہوا ہے استعمال کریں اور ایک مثقال یہ دوا ٹھنڈے پانی کے ہمراہ استعمال کریں سونے باوجودیکہ معدہ میں ضعف پیدا کرتی ہے
مگر اس مرض تپ کو دفع کرتی ہے قے کرانے میں انتظار نضیج کا روز ہفتم تک ضرور کرنا چاہیئے تاکہ ابتدا میں بوجہ سختی قے کے ورم معدہ
نہ ہو جائے اگر کسی شخص کو دست بدشواری شدید آتی ہو خواہ نہایت اس پر جبر ہو تو ہرگز جبر کرنا مناسب نہیں ہے اگر اس مرض کی ابتدا میں
قذف یعنی قے عارض ہو خصوصاً اگر ابتدائے دورہ میں واقع ہو اسکا روکنا مناسب نہیں ہے اسواسطے کہ دفع طبعی ہے ہاں اگر بجہت قذف
بے طاقت ہو جائے اور ضعف اند کا خوف ہو اسوقت شراب بہی اور شربت نعناع سے خواہ ان دواؤں سے جو آئندہ اسی فصل میں
مذکور ہوتی ہیں بند کر دینا چاہیئے ۔ اگر درد عارض ہو وہ نطولات جن میں بابونہ خرعمود ہے استعمال کریں اور ہاتھ پاؤں گرم پانی میں رکھیں اور
دونوں پنڈلیاں بقوت اور مضبوط باندھیں ۔ اور اگر آب جو کی حاجت ہو بالاصول اس میں جو ترش دیگر بلا میں بقدر مناسب سکنجبین عسلی اس میں
شریک کریں اگر غذا معدہ میں ترش نہ ہو جاتی ہو اور اگر ترش ہوتی ہے ماء العسل شریک کریں آب جو کا پلانا اسوقت مناسب ہو کہ پہلا قارورہ نگین ہوا
ہو تو ایسے وقت میں پہلے گلقند ملا کر پھر بعد دو گھنٹے کے آب جو پلائیں ایسے بیمار کے بدن میں ملنے والی چیزیں جنمیں تحلیل ہے مطلق مناسب نہیں اور نہ
نطولے ایسے جن سے تلطیف ہوتی ہے استعمال کریں شروع مرض میں خواہ جسوقت بدن میں کوئی خلط متحرک معلوم ہو اس لیے کہ یہ چیزیں خلط
طلب کو گرم کر کے حشا میں نرمی پیدا کریں گی اور رطوبت کا سیلان حشا میں ہوگا ۔ سرد پانی سے احتراز واجب ہو کہ مادہ میں خامی اور غلظ
پیدا ہوگا جسوقت عمل میں سرخی اور غلاظت ظاہر ہو فصد کرنے میں کچھ خوف نہیں ہے پھر اسوقت توجہ استعمال سکنجبین کی طرف کیجائے دلک
یعنی بدن کی مالش علاج نافع ہے کہ جسقدر بلغم میں غلظ اور لزوجت زیادہ ہو دلک زیادہ تر مفید ہوتا ہے بعض طبیبوں نے تجربہ کیا ہو کہ کڑی
کا جالہ اور روغن زیتون سے اگر بدن ملا جائے بہت مفید ہوتا ہو جب اس مرض کا زمانہ تزاید شروع ہوا اور یہی زمانہ انتہا میں اکثر توجہ
طبیب کو معدہ کی طرف اور اسکی اصلاح کی طرف چاہیئے مقویات معدہ جانے کی دوائیں میں جو پودینہ اور مصطگی اور انیسون سے مرکب ہیں
اور قے کا استعمال جیسا اوپر ذکر کیا گیا مولی کے ذریعہ سے کریں اور غذا کم کرنے کی بھی ضرورت ہوتی ہو اور گلقند ایسے وقت تزاید خواہ
انتہا میں اگر پلائیں خواہ بعد روز ہفتم کے استعمال کریں ضرور اسمیں وہ چیزیں ملائیں جو معدہ کی تقویت کریں اور ان میں اوراق کشیز کی قوت ہو مثل
انیسون اور مصطگی سے اور گرم پانی میں گھول کر گلقند پلانا چاہیئے خصوصاً ابتدائے نوبت میں کہ یہ ترکیب لرزہ اور برد کو بھی روکتی ہے اور پیاس کو
بھی بجھاتی ہو اگر پیاس کی شدت ہو اکثر اجازت استفراغ بلغم اور خلط خام کی ایسے وقت انتہا خواہ تزاید میں دیجاتی ہو اور مناسب یہی ہو کہ تمام
نضیج کا پھر بھی انتظار کریں ۔ اگر مرض میں حدت پیدا ہو یہ قرص بہت نفع کریگا بلیلہ زرد صبر اور عصارہ غافث عصارہ افسنتین ہر یک پانچدرم
زعفران مصطگی ہر یک نیم درم سب اسکا قرص بنائیں اور دن کو بقدر ایک درم کے اور رات کو نصف درم استعمال کریں اگر ظہور نضیج کا ہونے لگے اعانت
نضیج کی بزر کرفس اور رازیانہ اور بیخ اذخر اور پرسیاوشاں سے کرنی چاہیئے اور اگر یہ امر مخفی ہو جائے کہ مادہ میں برودت زیادہ ہو تو تھوڑے فلفل
سیاہ کا استعمال بھی ممکن ہے اور شراب رقیق بہت تھوڑی سی بھی دیسکتے ہیں زیادہ نہیں کبھی نضیج کی اعانت قوی مرخات معتدلہ سے بھی کیجاتی ہے اور
مرخات کا استعمال اس وقت اس مرض کے واسطے جیسا مناسب ہو کسی اور تپ کو ایسا مناسب نہیں ہے ہاں مرخات کے استعمال میں قوت اور تپ
اور ان تینوں چیزوں کا خیال کرنا چاہیئے کہ اگر قوت قوی ہو اور تپ بادہ شدید نہ ہو مرخات کی قوت زیادہ کرنی چاہیئے ورنہ ادہان لطیف جو

مستدل قوت مین اپنی استعمال کرنی چاہئین جب چودھوان روز گذر جائے تو استعمال ملطفات کا اکثر کرنا چاہیئے جیسے رازیانہ اور کرفس اور کبھی تخم کرفس اور رازیانہ کی حاجت ہوتی ہے اور افسنتین خواہ اسکنجبین بزوری کی بھی حاجت ہوتی ہے جس مین زوفا اور حاشا شریک ہو خواہ حاجت استعمال قرص ورد کی ہوتی ہے اور کبھی قرص ورد مین تقویت معدہ کیواسطے کندر اور مصطگی بھی بڑہائی جاتی ہے اور سعد کوفی اور افسنتین وغیرہ جیسا مشاہدہ حال مریض سے مناسب اور معلوم ہو اضافہ کیا جائے۔ شراب رقیق بعد چودہ روز کے ان کو نفع کرتی ہے کہ ملطف مادہ اور تقویت حار غریزی اور ادرار اور پسینہ نکلنا اس سے حاصل ہوتا ہے اگر نضج کے ساتھ قوت بھی مریض کی دریافت ہو کہ تحلیل مواد کرے گی تو قرص افسنتین دیگر اگر اسکے بعد سردی ابتدائے نوبت میں ایسی دریافت ہو کہ ایذا دیتی ہو اور مرض زمانہ ابتدا سے گذر گیا ہو گرم پانی مین تخم کرفس اور انیسون اور پودینہ کسی قسم کا پکا کے پلانا چاہیئے۔ اور ایسی دواؤن کا استعمال خواہ ان سے قوی تر جیسے اکلیل الملک وغیرہ بذریعہ نطول کرنا چاہیئے اور انکا تجویز ادرار کے ذریعے سے بھی استعمال کیا جائے۔ کبھی شدید لرزہ مین یہ نسخہ پلایا جاتا ہے۔ زنجبیل صعتر نانخواہ ہر ایک تین درم کشنیز چار درم گلسرخ فودنج ہر ایک تین درم زبیب خستہ برآوردہ سات عدد برسم معمول جوش دیکر بقدر تین اوقیہ یعنی ساڑھے آٹھ تولہ نیم گرم پلایا جائے جب نضج کامل ہو جائے استفراغ اور ادرار کرنا چاہیئے ایسی دوا سے جو قوی ہو اور بعد کبریت اسکو پلانی چاہیئے اگر مادہ تپ کا نہایت سرد بلغم سے ہو تریاق کبیر دینی چاہیئے اور واجب ہے کہ اکثر صورتون مین کبیر انکو پلائے جائین کی پہلے زیادہ کیساتھ اور ہر شب کو پلائے تریاق کے استعمال پر جرأت کیجائے اور حب صبر جو غافث ڈالکر طیار ہو خواہ افاویہ یعنی خوشبودار چیزین مثل قرنفل دارچینی وغیرہ کی شرکت اسمین ہو استفراغ کرنے کیواسطے منجملہ ادویہ کے یہ بھی ایک دوا ہے ایارج سات درم تربد دس درم ہلیلہ سیاہ پانچدرم غافث نمک ہندی تین درم بادآورد دو شکاعی ہر ایک چار درم انیسون تین درم آب کرفس مین جوش دیکر بقدر حاجت پلایا جائے اور اس سے قوی تر یہ اجزا ہین بیخ بادیان بیخ کاسنی اصل السوس ہر واحد دس درم ایارج آٹھ درم عصارہ غافث پانچدرم تخم کرفس اور رازیانہ ہر ایک چار درم گلسرخ سنبل الطیب پودینہ ہر واحد سات درم قرص بنا کر استعمال کرین مطبوخ جید بیخ بادیان بیخ کاسنی دس درم زبیب خستہ برآوردہ سات درم انیسون مصطگی ہر ایک تین درم شکاعی بادآورد غافث ہر ایک چار درم تین رطل پانی یعنی ستو تولہ مین جوش دین تاکہ ثلث باقی رہجائے اور چند روز نہار منہ انکو مریض پیا کرے قرص جید جو بروقت مزمن ہونے اور شدت لرزہ کے مستعمل ہے ایارج عصارہ غافث افسنتین شکاعی بادآورد ہر ایک سے پانچدرم تخم کرفس رازیانہ انیسون ہر ایک سے تین درم نمک سیاہ چار درم کشوث ہلیلہ کابلی ہر ایک دس درم غاریقون پندرہ درم قرص ورد بیس درم تربد تیس درم ان سب اجزا سے قرص طیار کرین اور یہ قرص باوجود نضج دینے کے مسہل قوی بھی ہین ایضاً صبر ہلیلہ زرد ریوند مصطگی عصارہ غافث افسنتین ہر ایک ایک درم زعفران نصف درم کوٹ پیسکر استعمال کرین اور یہ نسخہ بنسبت اول کے ضعیف ہے ایضاً ایارج ہلیلہ کابلی نمک ہر واحد چار درم تخم کرفس رازیانہ انیسون ہر واحد سے ڈیڑھ درم افسنتین پانچدرم قرص ورد تین درم شکاعی بادآورد ہر ایک سے دو درم پیسکر گولیان طیار کرین مطبوخ جید غافث پانچدرم اصل السوس نانخواہ ہر واحد سے دس درم تخم کرفس رازیانہ ہر واحد سے چار درم گلسرخ پانچدرم جوش دیکر ہر روز تین اوقیہ پلائین ایضاً بیخ بادیان بیخ کاسنی بیخ کرفس ہر واحد دس درم انیسون تخم کرفس ہر واحد دو درم شکاعی بادآورد غافث افسنتین ہر واحد پانچدرم فسطوریون تین درم جوش دیکر چار اوقیہ یعنی گیارہ تولہ پلانا چاہیئے۔ ایضاً لکڑی غافث کی شاہترہ شکاعی بادآورد افسنتین ہر واحد پانچدرم زبیب بیس عدد ہلیلہ زرد دس عدد اور یہ اجزا واسطے شور بلغم کے خواہ جسمین صفرا غالب ہو مناسب ہین غاریقون اگر تین وزن برابر ثلث درم کے انداز پر استعمال کیجائے طول کو اس مرض کی منع کرے گی خواہ شہد ملا کر آب گرم کے ہمراہ پلائی جائے اور تخم انگنن بعد نضج مادہ کے عجیب النفع ہے سفوف بنا کر کھلائین یا شہد کے ساتھ کھلائین اور اگر مسہل کی ادویہ گولی بنا کر

محموم کو دیجائیں تو برعایت ضعف جگر کے ریوند اور تخم کشوث ضرور زیادہ کرنا چاہیے اور برعایت ضعف معدہ کے مصطگی اور انیسون بڑہانا چاہیے
اور برعایت ضعف طحال اور غلظ طحال کے بیخ کبر اور اوسقولوقندریون اضافہ کرنا ضرور ہوا سلئے کہ اس مرض مین اکثر طحال بڑہ جاتی ہے اکثر
بوجہ ضعف خواہ غلظ طحال کے سدد اور حب لسان اور حلبہ بڑھایا جاتا ہے اور باینہمہ عایت شدت تپ کی بھی اہم ہے ایسا نہو زیادہ گرمی
سے بڑھ جائے جوادویہ مستفرغ ان ادویہ مذکورہ بالا سے قوی تر ہین اگر اُن کی اس مرض مین حاجت ہو بعد نضج کے۔ از انجملہ یہ ہوکہ حب تربد
جسکا نسخہ قرابادین مین مذکور ہوگا انھین مسہلات مین زیادہ کرین اور قوی تر حقنہ کا استعمال کرین اور ازین قبیل یہ ہو حب مصطگی ایک دانگ عصارہ
افسنتین ربع درہم تخم حنظل ایک دانگ ایارج فیقرا نصف درم غاریقون نصف درم سکنجبین عسلی گولی باندھ کر گرم پانی کے ساتھ پلائین ازین قبیل
حب مصطگی اور حب جن کے نسخے قرابادین مین ذکر کیے گئے اگر مادہ مائل بحرارت ہو قرص طباشیر مسہل تین عدد اور تربد ایک مثقال اور سقمونیا نصف
مثقال عصارہ غافث دو مثقال لیکر بقدر قوت پلائین۔ غافث اور افسنتین پرسیاوشان اور بلیلہ زرد شاہترہ زبیب خستہ برآوردہ ہموزن لیکر بقدر
حاجت پلائین۔ اگر بدن متحمل اسہال کا بوجہ ضعف کے نہو ادویہ ملطفہ اور مدرہ اور عرق نکالنے والی دواؤن کی استعمال پر توجہ کرنا چاہیے منجملہ ان
دواؤن کے جو بوقت عدم تحمل مسہل کے مستعمل ہونی چاہیئن جنیانذہ صبر کا ہے ہمراہ شہد کے جب مرض مین انحطاط ہو جائے قبل از
طعام کے حمام مین داخل ہونا مریض کا کچھ مضر نہین ہے۔ غذا ان بیمارون کی لطیف ہو جیسے سرکہ اور روغن زیتون اور کبھی اسمین تھوڑی سی مقدار
مری یعنی آب کامہ کے بھی شریک کیجاتی ہو خصوصاً آخر مرض مین اور قوی غذا جیسے تیہو اور چوزہائے مرغ اور چکوے وغیرہ مگر یہ غذا بعد انحطاط
مرض کے ضرور ہوکہ غذا مین بوقت نضج کے ایسی چیز شریک کرین جسمین تقطیع ہو مثل سرکہ اور رائی اور مری کے۔ اور اگر بلغم ترش اور ردی اور
لزوجت دار ہو تو گندنا اور آب نخود عمدہ تر غذا ہو جسوقت اسمین زیرہ اور سویا اور روغن زیتون شریک کرین۔ اور بوارد یعنی وہ غذا
کہ تنبولات کی جڑون مین ترش چیزین ڈالکر پختہ کرین مثلاً چقندر اور مرے اور سرکہ اور زیت مغسول کو پکا کر کھلائین یہ بھی غذا بہت مفید
ہے اور نانخورش جیسے کامخ کبر اور نانخورش سویہ کی یا صعتر کی اور انجدان اور بلبیون کی نانخورش بھی عمدہ ہو جن ترکاریون مین تبرید اور
ترطیب ہے انکے استعمال سے احتراز واجب ہے غذا کا وقت یہ ہو کہ یا نوبت مین کمی ہو جائے خواہ تپ اترجائے اور قبل نوبت کم سے کم چار گھنٹے پیشتر غذا دینی چاہیے
اور چھ گھنٹے پہلے بہت مناسب ہو۔ سونے کا انداز یہ ہو کہ بیداری کے برابر ہو یعنی زمانہ خواب کا زیادہ زمانہ بیداری سے نہو تاکہ نضج سودا برقت خواب کے
ہوا کرے اور تحلیل بوقت بیداری کے حمام اُنھین بہت مضر ہو مگر بعد انحطاط کے مضر نہین کرناز یادتی قے کا تدارک مناسب ہو کہ ایسے
وقت میں اور شربت انار سیخورش جسمین پودینہ شریک ہو اور اُسکی ترکیب مشہور ہو استعمال کرین اگر اس سے قوی تر زیادہ دوا کی ضرورت ہو دانہ
انار سیخورش دس درم کندر سپید اور مصطگی ہر واحد پانچ درم پودینہ سات درم دو رطل پانی یعنی ۔۔ را مین جوش دین اور پودینہ کی گڈیان پڑی ہون
تاکہ نصف پانی جلجائے تدارک اسہال مفرط کا بند کرنا اسہال مفرط کا اُس کی دوا اور تدبیرات پہلے سے معلوم ہوچکی ہین اور مکرر بیان
ہوچکا ہو اور ضعف کی تلافی یہ ہو کہ چوزہائے مرغ بریان خواہ پختہ کرکے کھلائے جائین اور بخورات مقویہ دماغ اور اُنکے خوشبو جن سے دماغ
معطر ہو جائے اور قوت کو تازگی حاصل ہو اور اگر تہیج یعنی ورم بھر ان منہ مین خواہ اطراف مین عارض ہو اس قرص کے استعمال سے بہت نفع
ہوتا ہے انیسون الک مغسول ہر ایک پانچ درم بادام مقشر زعفران مرکوری ہر ایک چار درم تخم کرفس بازیانہ شگوفہ اذخر ہر واحد تین درم عصارہ غافث
ساڑھے تین درم سنبل الطیب ایارج فیقرا سات درم گل سرخ دس درم بستور قرص طیار کرکے استعمال کرین اور کبھی احتیاج ہوتی ہو امروسیا کی جو
دوائے مرکب ہو اور دوالمسک اور دوائے لوز مر یعنی بادام تلخ کی قرص کہ اگر تپ مین طول ہو اور سردی بھی معلوم ہو اسکے لئے مفید ہو حب مصطگی سنبل الطیب

رازیانہ تخم کرفس تخم کاسنی عصارہ غافث افسنتین ہر ایک چار درم طباشیر پانچ درم قرص طیار کرین مقدار شربت ایک درم سے دو درم تک ہمراہ دو درم
گلقند کے جو شاندہ رازیانہ بقدر دو اوقیہ کے۔ ناخواہ کو شہد سے ملا کر معجون کر کے استعمال کرنے مین ایسی وقت بہت منفعت ہے جب مرض
مین طول ہوا ہو کبھی جب سردی بدن مین دیر تک رہتی ہے دلک کی حاجت ہوتی ہے اُسکا عمدہ طریقہ یہ ہے کہ دونون مونڈھون سے اور دونون
رانون کی جڑون سے شروع کرین جب ہاتھون مین گرمی پھیل جائے اور پاؤن مین بھی اسیطرح حرارت منتشر ہو جائے اور دونون گرم ہو جائین اور ماندگی سی
معلوم ہونے لگے پھر اطراف دلک کے استعمال کرین جب خوب گرمی پیدا ہو تیل سے مالش اور دلک کرنا چاہیے تاکہ جو عضو محتاج گرمی کا ہے اُس تک
گرمی پہونچے پھر اُس عضو کی مالش چھوڑ کر دوسرے عضو کو ملنا چاہیے۔ ادہان جیدہ سے روغن زیت شیرین جسمین قبض نہ ہو اور روغن بابونہ اور سویہ کا
تیل جو دوہرے برتن مین پکایا جائے جب روغن ملنے سے فراغت ہو جائے تو اُسے پونچھ ڈالنا چاہیے۔ تاکہ بشدت کرب پیدا نہ کرے۔ کچھ
مضائقہ اسمین نہین ہے کہ پہلے خالی مالش بدن کی کر کے پھر تیل کی مالش کیجائے معدہ کی حفاظت ضعف سے کرنے کی ایک تدبیر یہ بھی ہے کہ اُن کے
معدے کے سرے پر مالش روغن بابونہ اور ناردین اور روغن شبت کی کرین اور اُس سے قوی تر یہ ہے کہ رازقی یعنی رائے بیل کے پھول کا تیل ہمین
ادویہ جو اس باب مین مفید ہین از انجملہ یہ ہے کہ بابونہ کسیقدر مصطگی شراب مین پکا کر دو چند وزن مجموع کا شہد ملا کر ضماد کرین اور اگر سقوط شہوت ہو گیا
ہو تو بہتر یہ ہے کہ شراب کا استعمال نہ کرین بلکہ میفختج (یعنی دو شاب انگور جسمین جوش آچکا ہو اور اُس کے دو ثلث جل گئے ہین اور شکر ملائی گئی ہو) اسمین
خرما جو پختہ نہو اور خرمائے خشک اور اکلیل الملک افسنتین جوش دیکر ضماد کرین علاج بلغمیہ لازمہ کا جسکو لثقہ کہتے ہین جو علاج اُس بلغمی تپ کا ہے
جس کا ہر روز نوبہ ہوتا ہے وہی علاج لثقہ کا بھی ہے فرق اتنا ہے کہ لثقہ مین استعمال ملطفات حادہ کا بہ نرمی ہوتا ہے اور اگر سکنجبین اور گلقند خواہ جلاب
عسلی پر اقتصار کرین خواہ ماء العسل اور آب رازیانہ خواہ آب کرفس اور آب بیخ کاسنی بیخ بادیان بیخ کبر پر قناعت کرین شاید نافع ہو گا کبھی
اُن کو ناخوش شربت یعنی سویا خواہ ناخوش کبر کی مفید ہوتی ہے خصوصاً جس وقت آثار نضج کے ظاہر ہون اُن کی غذا کی تدبیر مین برعایت
ازمان اور دیرپا ہونے مرض کے خواہ برعایت خلاف ازمان کے تغلیظ اور توسیع کرنا چاہیے تاکہ قوت مین ضعف نہو جائے اور اگر خلاف
ازمان کے رعایت کیجائے تو اُسوقت تقلیل و تلطیف غذا کی چاہیے بہرحال جیسی تدبیر فصل گذشتہ مین حمی نائبہ کے واسطے لکھی گئی ویسی
یہان بھی کرنی چاہیے۔ دوا رجید اُن کے واسطے قرص عشرہ ہے جس مین دس دوائین ہین جسکا نسخہ قرابادین مین مذکور ہو گا ایضاً یہ دوا بہت اچھی
اذخر سبز گلسرخ چھ درم رب السوس شاہترہ سنبل الطیب ہر واحد سے چار درم مصطگی تین درم کہربا تین درم انیسون دو درم ایضاً
غافث نسخہ اسکا یہ ہے غافث چار درم گلسرخ یا طباشیر اڑھائی درم ایضاً غافث تین اوقیہ یعنی ساڑھے آٹھ تولہ گلسرخ نصف رطل
یعنی تیرہ تولہ سنبل الطیب بھی اسیقدر طباشیر چار اوقیہ یعنی گیارہ تولہ ایضاً قرص افسنتین اسکا نسخہ یہ ہے افسنتین اسارون تخم کرفس انیسون مغز بادام
تلخ تخم کاسنی بادآورد عصارہ غافث مصطگی سنبل الطیب ایک ایک درم **علاج القیاقرا ورلیفوریا کا** ان دونون تپون کا علاج قریب
بعلاج اُس تپ کے ہے جسکا اوپر ہم نے ذکر کیا اور یہ دونون تپین طریق علاج مین قریب قریب ہین۔ ضرور ہے کہ ابتدا علاج کی سکنجبین عسلی اور
شکری سے کیجائے۔ ان دونون کے علاج مین رب انگور کی بھی اجازت دیجاتی ہے جو شہد کیساتھ پکایا گیا ہو اور شربت ورد کا بھی استعمال
جائز کیا جاتا ہے بعد اُس کے رفتہ رفتہ جو شاندہ بزور مثل تخم کرفس اور رازیانہ اور انیسون وغیرہ کے خواہ ان کے پانی کو ملا کے پلاتے خیساندہ
ہر تک پہونچتے ہین اور قرص ورد کو مصطگی اور حب الصبر کیساتھ اور ایارج فیقرا اور حب غافث کا استعمال کراتے ہین ان دونون تپون مین معدہ
کی رعایت پر توجہ تام کرنی چاہیے کہ ضعیف نہو جائے پودینا اور مولی اور سویا اور فودنج کے پانی سے قے کرانی چاہیے اور مدرات اور مسہلات

کے نافع اجزا ان دونوں پتوں میں ہیں لطیفہ زرد رنگ کہ بہت زیادہ نفع ان پتوں میں ان حقنوں سے ہوتا ہے جو مائل بحدت ہوں کہ ان میں لب
قرطم اور قنطوریون دقیق اور سوبا اور بابونہ اور خشک یعنی گوکھرو اور اکلیل الملک ورمی اور شہد پڑا ہو۔ تدبیر لطیف ورا کی زیادہ نرمی سے کرنی چاہیے بہ نسبت
انتبالوں کے علاج حمی غشیہ خلطیہ کا اس تپ کا علاج بہت دشوار ہے عمدہ تدبیر اسکے علاج میں یہ ہے کہ استفراغ مادہ کا ادویہ لطیفہ سے رفتہ
رفتہ تو بیخ دوزن تک کریں خصوصاً اگر طبیعت خود بخود نضیب ہو حقنہ کے ذریعہ سے تنقیہ اس مادہ کا جو امعا اور قریب کی رگوں میں ہو کرنا چاہیے اور
باقی مادہ جو دور کی رگوں میں ہو اس میں تلطیف تدبیر بذریعہ دلک وغیرہ کے استعمال کرنا چاہیے جالینوس نے ایسا گمان کیا ہو کہ اکثر اس تپ کے
بیماروں کی استفراغ مادے سے عاجز ہو کر سوائے دلک اجزائے قوی سے اور کوئی تدبیر نہیں کر سکتے اچھا طریقہ ان کے واسطے دلک کا یہ ہو
کہ دونوں رانوں سے پنڈلیوں تک شروع کرکے اوپر سے نیچے تک اترے اور دلک میں رومال بخت پڑے کے ایسا اختیار کریں کہ جلد کے
چھیلنے والے ہوں پنڈلیوں کی مالش کے بعد دونوں ہاتھوں کا دلک اسطرح کریں کہ مونڈھے سے کف دست تک مالش کیجائے حتیٰ کہ جلد
سرخ ہو جائے پھر پشت اور سینہ کی مالش کریں پھر پنڈلیوں سے مالش کریں اور رطیب ول کو ملحوظ رکھیں جتنا زمانہ اس تدبیر کا نکل سکے اسکے
نصف مقدار میں استعمال دلک اور نصف زمانہ میں ان کی تنویم یعنی سولانے کی تدبیر بشرط امکان کرنی چاہیے حاصل یہ ہو کہ قانون ان کے علاج
کا ملطف تدبیر ہے اور یاد رہے یقین کہ جس سے مادہ میں سختی آجائے نہ کرنی چاہیے ملطفات میں سے ماء العسل ہے خصوصاً تھوڑا سا زوفہ یا تخم کرفس
صبح کے وقت دینا چاہیے اور شامل اسکے سکنجبین اور جلاب وغیرہ بھی جائز ہے اگر اسہال بافراط ہو ماء العسل کو خوب پکا کر دینا چاہیے کہ پھر وہ
بہت نقصان جلاب کے اسہال نہیں کرتا مگر تھوڑا سا اسہال جو معتدل اور نافع ہے وہی باقی رہجاتا ہے سکنجبین عسلی بھی ان کو نفع کرتی ہو فصل
گرما میں خواہ اگر عادت ٹھنڈے پانی پینے کی ہو تو آب سرد ملا کے یہ دوائیں دینی چاہیے جاڑوں میں ضرور ہے کہ سرد پانی نہ پئیں اور گرم پانی
پر قصار کریں شربجار کا دینا انکے واسطے ہر حال میں افضل ہے مگر بنظر ضرورت گرمی کے اور شدت کرب حرارت کی ترک بھی ہو سکتا ہے بہت مناسب
ان کے پیاس کے دفع کرنے کیواسطے سکنجبین عسلی ہے اور شراب انگور ابتدائے مرض سے نفع کرتی ہے خصوصاً اگر تپ قوی نہ ہو تو ایسا کم ہوتا
ہے کہ تپ خفیف ہو خصوصاً مشائخ میں کہ ضرور قوی ہوتی ہے اور بعد غذا کے استعمال شراب انگور کا ضرور ہے طبیب کو واجب ہو کہ ہمیشہ
اس مرض کے حالات نبض کی رعایت کرتا رہے جسوقت دیکھے کہ نبض میں دفعتہً ضعف یا سقوط شروع ہوا ہے فوراً شراب پانی ملی ہوئی میں
روٹی بھگو کر کھلا دینی چاہیے اگر ورم حشا مانع نہ ہو اسلیئے کہ ورم حشا یعنی اوجھ کا ورم جب اس تپ میں پیدا ہو پھر علاج کا موقع باقی
نہیں رہتا اور نہ امید صحت کی ہو سکتی ہے میری مراد یہ ہو کہ جسوقت ایسا تغیر یعنی ضعف اور سقوط کا نبض میں پیدا ہو اور ورم احشا میں ہو-
اسوقت کھلانا روٹی کا کچھ مفید نہیں ہے ایسی تدبیر سے کھلانے کے وہ لوگ بروقت غشی کے بھی محتاج ہوتے ہیں مگر بعد کھلانے کے دلک
بھی ضرور کرنا چاہیے رات کو جو غذا کھا کر سو رہنے کے مناسب ہو وہ خشکاش جو کے ہو اس سے زیادہ قوت کی غذا سوائے اسکے کہ خوف
سقوط قوت کا ہو نہ دینی چاہیے اور اگر ضرورت ہو تو روٹی جلاب یا ماء العسل میں بھگو کر دیجائے حمام ان لوگوں کو بہت مضر ہے اور زیادہ
گرم یا زیادہ سرد ہوا بھی مضر ہے اسلیئے کہ زیادہ گرم ہوا میں خوف سیلان اخلاط کا ہے اور تب اور دماغ کی طرف چڑھتا ہے اور زیادہ سرد
ہوا تحلیل اخلاط کو منع کرتی اور نہیں انجماد کے سبب سے پیدا کرتی ہے اس مرض میں کسیقدر غلط صفراوی ہو اور قے کرنا سہل اور آسان ہو تو بہت
نافع ہوگی حیلہ یہ ہو کہ قے کرانا اس تپ میں حاجت برازی کی زیادہ دلاتی ہے علاج حمی غشیہ دقیقہ، قیقہ کا بیمار کے سینے پر ضماد
صندل اور گلاب کا لگانا واجب ہے اور اسکا ہوشیار کرنا تھوڑی تھوڑی غذا دینا مناسب ہے غذا اسکو اس قسم کی دینی چاہیے جیسے سوئی آب انار مینا

بھگو کر برف مین سرد کرکے کھلائین اور اگر خواہش اور بھوک ہو اسیطرح آب فواکہ قابضہ بھی دینے جائز ہین اور اگر واسطے بڑھانے قوت کے مصوصات کے دینی ناگزیر ہو جو چوزہائے مرغ اور سرکہ اور آب انگور اور سبز ترکاریون سے بنائی جاتی ہین اُسکی حاجت ہو اور خصوصاً اسمین دھنیا شریک کرکے کھلائین بہت نفع کرے گی تدبیر حمی لیلی اور نہاری کی اُن کی تدبیر بعینہ اور علاج بلغمی تپ جو مذکور ہو چکی ہے ویسی ہی کچھ فرق نہین ہے -

ربع دائرہ کا بیان اسکا نام طَطرَاطاوس ہے اکثر نوبت ربع کا دورہ ہوتا ہے اور ربع لازم بہت کم ہوتی ہے اسباب ربع کے وہی ہین جنسے تولید سودا کی ہوتی ہے اور پھر سودا کو متعفن کر دیتی ہے اور اسطرح کی چیزین اوپر کے ابواب مین بتفصیل مذکور ہو چکی ہین اور یہ بھی معلوم ہو چکا ہے کہ سودا کی ایک قسم تو تفل خون ہے اور یہ سودائے طبعی ہے اور ایک قسم حراقی اور خاکستر خلاط ہے اور پھر حراقی مین بھی ایک تو سودائے ذہنی بنتا ہے اور ایک بلغمی ہوتا ہے اور ایک صفراوی اور ایک حراقی وہ ہے کہ سودائے سوختہ کی خاکستر ہوتی ہے بعض آدمیون نے ایسا گمان کیا ہے کہ حمی ربع سودائے طبعی سے پیدا نہین ہوتی اسلیئے کہ سودائے طبعی متعفن نہین ہوتا ہے ایسا قول قابل اسکے نہین ہے کہ سنا جائے بلکہ جب رطوبت ہے اسکی شان سے ہے کہ متعفن ہو جائے گو استعداد تعفن کی کسی مین کم ہے اور کسی مین زیادہ اکثر ربع کی پیدائش امراض حمیات مختلفہ کے بعد ہوتی ہے خواہ حمیات متفقۃ النوع جن کا مادہ مختلف ہو اون کے بعد ہوتی ہے کہ ان مختلف اخلاط مین عفونت آجائے اور جب سوختہ ہو کر راکھ ہو جائین اور سودا پیدا ہو اور استفراغ ان کا بذریعہ طبیعت کے خود بخود ہو سکے اور نہ استفراغ صناعی طبی کیا جائے اور سودا متعفن ہو جائے تو ظاہر ہے کہ ربع پیدا ہو گی اکثر بعد مرض طحال کے جسمین تلی جذب سودا سے عاجز ہوتی ہے حمی ربع پیدا ہوتی ہے اسلیئے کہ جب طحال سے جذب خلط سوداوی کا نہین ہوتا تمام بدن مین منتشر ہو کر متعفن ہو جاتا ہے اور ہر گونہ ربع خالی طحال کی وجہ خواہ صلابت سے نہین ہوتی ہے - حمی ربع ایسی جسمین سلامت مریض زیادہ مظنون ہے وہی سبب ہے کہ بوجہ ورم طحال خواہ کسی زمر کی عادت نہوئی ہو - اور بعد حدوث ربع کے طحال مین ورم آگیا ہو اسواسطے کہ جو ربع ورم طحال سے پیدا ہوتی ہے اکثر انجام اسکا استسقا خواہ قبلیہ جو ورم سوداوی نشین کا ہے ہوتا ہے جو ربع کی سلیم قسم ہے اکثر امراض سوداوی مثل مالیخولیا اور صرع سوداوی نجات دیتی ہے اور جب تک مرض سے تشنج رطوبی سے امان ہوتی ہے اس لیئے کہ خلط یابس اکثر اسمین ہلاکت سے بے خوفی ہوتی ہے اگر اس تپ کی تدبیر اور معالجہ مین خطا نہو سال بھر سے زیادہ نہین رہتی ہے اور بیشتر بارہ برس تک بھی خواہ اس سے کم و بیش رہتی ہے مترجم کہتا ہے علی گیلانی اس مقام پر بمفاخرت کہتے ہین کہ مین نے ہزارون بیمارون کا جو مرض ربع تھے علاج کیا اور چھ مہینے سے کم مین انھین صحت حاصل ہوئی اور صاحب غایۃ المفہوم بھی اسکی نقل کے بعد کہتے ہین کہ شاید اس مفاخرت مین کوئی اور بھی علی گیلانی کا شریک ہو اگر خدمت ماہران فن کی اُسنے کی ہے اور خاندان اطبائے ماہرین سے ہو یعنی مین بھی اسیطرح اس تپ کا علاج کر چکا ہون مترجم خاکسار نے بنظر قواعد تدبیر نفسانی یعنے عمل جذب اور سلب امراض کے تجربہ کیا تو قطن ہندوف یعنی روئی دھنی ہوئی مربوع کے ہاتھ پر لپیٹ کر دینے از نفسانی کے جیسا کہ ماہران فن پر واضح ہے قبل از نوبت نصف ساعت آگے اور دونون پاؤن مین بھی انگلیون کی پتی کعب پر باندھے اور مریض اطراف روئی کے دیکھتا ہے پہلے دور اس تپ اور لرزہ سے نجات پاتا ہے اور لکھنؤ مین بعض احباب نے بارہا امتحاناً چند مریض پر اپنے روبرو یہ تدبیر کرائی اور شفا ہوئی اور معمول اور مجرب اکثر احباب مترجم کا حمی ربع اور ناقص شخص غیرہ مین یہی تدبیر منہر ثابت ہوئی ہے اور نہایت بحفظ کے ساتھ صحت حاصل ہوتی ہے کبھی شاذ ایسا ہوتا ہے کہ دوسری نوبت یہ تدبیر کرنی پڑے سال بھر اور چھ مہینے کے علاج کا انتظار کیا ضرور ہے ایک ہی روز مین زوال مرض ہوتا ہے پس مین حمد الٰہی ہزار زبان سے کرتا ہون کہ یہ دوا خاص میرے واسطے اُسنے اُٹھا رکھی تھی وکم ترک الاول للآخر تتمہ حمی ربع جو طولانی ہو اخیر کو منجر باستسقا ہوتی ہے

یہ بھی ضرور جاننا چاہیئے کہ فصل خریف ربع کی دشمن ہے اسلئے کہ اس فصل میں غلیظ مواد زیادہ ہوتی ہے اور سبب اسکے وہ ربع کا بڑھنا ہے علامات معلوم ہو کہ حمی ربع پہلے تھوڑی سردی سے شروع ہوتی ہے بعد اسکے برودت زیادہ ہوتی جاتی ہے پھر نزدیک قریب ختم نوبت کے تھوڑی تھوڑی سردی کم ہوجاتی ہے جیسے تپ بلغم کی۔ تپ سردی کا بھی یہی حال ہے جب ربع میں دورہ ہو اور بدن گرم ہوتا جائے تو گرمی زیادہ نہیں ہوتی اگرچہ بہ نسبت بلغمی تپ کے اسکی گرمی زیادہ تر ظاہر ہوتی ہے اسلئے کہ حرارت ربع کی چونکہ بدشواری مشتعل ہوتی ہے کہ مادہ بارد ہے اور غلیظ بھی ہے اور مشتعل ہوتی ہے تو بقدر معتد بہ بھڑکتی ہے یعنی دیر تک ٹھہرتی ہے جیسے موٹی لکڑی سوکھی کہ اسمیں اگرچہ آگ دیر میں اثر کرتی ہے مگر دیرپا بھی ہوتی ہے ربع کی حرارت تمام بدن میں نہیں ہوتی بلکہ وہ ایسی گرمی ہوتی ہے کہ بوجہ لذع خلط کے قشعریرہ پیدا ہوتا ہے اور رونگٹے جلد پر کھڑے ہوتے ہیں اور ثقل یا گرانی بھی پیدا ہوتی ہے اسکا سبب غلاظت مادہ کی ہے کہ اسکا بخار بھی ثقیل ہوتا ہے اور اس تپ کی سردی کے ہمراہ درد اسقدر ہوتا ہے گویا ہڈیاں ٹوٹی جاتی ہیں اور لرزہ کی شدت ایسی ہوتی ہے کہ دانت بردانت بجتے ہیں مگر ایسا لرزہ نہیں جیسا کہ بلغمی تپ میں ہوتا ہے اور ربع کے لرزہ کے وقت ضعف بصر بھی عارض ہوتا ہے یہ تاریکی اسی بخار کی ہے جو سودائے متعفن سے مظلم اور تاریک اٹھتا ہے مگر یہ تاریکی بروقت نضج کے زائل ہوجاتی ہے اسلئے کہ کدورت مادہ کی بعد نضج کے کم ہوجاتی ہے اور جیسی ابتدا میں ہوتی ہے ویسی باقی نہیں رہتی علامات ربع سے جو ہماب اس تپ سے پہلے ہوتے ہیں از قسم طولانی حمیات کے خواہ ضعف طحال اور درد ہونا تلی میں ایضاً علامات ربع سے حال مزاج کا اور دلائل سوداوی ہونے مزاج کے خواہ سن اور فصل اور غذائے بارد یابس کا استعمال اور سحنہ کا تضعیف یعنی نحیف ہونا اور عادت کا لحاظ کہ غسل زیادہ کرتا ہو خواہ کپڑے خشونت دار پہنے اور گرم خشک مکان میں سکونت اختیار کرتا ہو اور مثل اسکے اور چیزیں۔ دورہ اس تپ کا چوبیس گھنٹہ کا ہوتا ہے یعنی وہ زمانہ جس میں تپ شروع ہو کر اتر جائے اور اڑتالیس گھنٹہ زمانہ فترت کا ہوتا ہے کہ مریض تپ سے خالی ہوتا ہے پس مجموع زمانہ ایک دورہ کا بہتر گھنٹہ ہوتا ہے اکثر فصل صیف میں جو تپ ایکدن درمیان کرکے آتی ہو جاڑوں میں وہی تپ ربع ہوجاتی ہے اکثر وہ حمیات جن کے مادہ مختلف ہوتے ہیں ان سے ایسے حمیات ربع پیدا ہوجاتے ہیں کہ انتظام میں ان کے خلل ہوتا ہے سبب اسکا اختلاف اخلاط باقیہ کا ہوتا ہے جو بعد زوال پہلے حمیات کے باقی رہجاتے ہیں پھر جس وقت ان اخلاط باقیہ کا استقرار ترمد یعنی خاکستر ہونے پر حال واحد پر ہوجاتا ہے ربع منتظم پیدا ہوتی ہے جو ربع بلغم کے احتراق اور سودا بننے سے پیدا ہوتی ہے اسکے دورے طولانی ہوتے ہیں اور اکثر یہ ربع بعد مواد طبیہ بلغمیہ کے پیدا ہوتی ہے اور عرق وہ میں کمتا ہو اور بول غلیظ ہوتا ہے اور صلابت نبض میں کم ہوتی ہے اکثر تو یہی ہو کہ یہ ربع بعد حمیات بلغمی کے پیدا ہوتی ہے اور جو ربع خون کے احتراق سے پیدا ہوتی ہے اس سے پیشتر علامات خون کے پیدا ہوتے ہیں کہ منہ میں حلاوت اور اشتہائے طعام کم اور ثقل بدن اور ماندگی زیادہ ہوتی ہے اور دموی تپ کے علامات مطبقہ ہو یا سونوخس قبل اس ربع کے واقع ہوتے ہیں اور سرخی بول کی بھی اس ربع پر مقدم ہوتی ہے اور سحنہ بدن کا بوجہ سرخی اور انتفاخ کے اور سن شباب یا طفولیت اور فصل ربیع یہ بھی اسی پر دلیل ہوتی ہیں کہ انتقال حمی دموی کا ربع کی طرف ہوا ہے اور اکثر بعد حمیات دموی کے یہ ربع واقع ہوتی ہے جو ربع احتراق صفرا سے ہو اسمیں نبض بہت سریع اور متواتر ہوتی ہے اور لرزہ اور سردی سے شروع کرتی ہے اور ایسا معلوم ہوتا ہے کہ گوشت پسا جاتا ہے پیاس بہت لگتی ہے پسینا بھی خوب نکلتا ہے اور غضب اور پیاس میں التہاب یعنی بھڑک پیدا ہوتی ہے سحنہ بدن اور سن اور فصل بھی اسپر دلالت کرتی ہیں اور کبھی بعد حمی صفراوی کے اس ربع کا پیدا ہونا اسی پر دلالت کرتا ہے کہ احتراق صفرا سے پیدا ہوتی ہے نبض اس ربع میں مائل بصلابت ہوتی ہے بسبب یبوست خلط کے اس لیے کہ یہ خلط جذب کرتی ہے شریان کو اندر کی طرف پس شہوق اس نبض کا باطل ہوجاتا ہے جیسے نبض شیخ کی بڑا انتہائی میں ہوتی ہے اور کیفیات میں نبض مستوی ہوتی ہے جب تک خلط سوداوی نہ حرکت

نہ پیدا ہو۔ جب مادہ متحرک ہو نبض میں اختلاف تواتر پیدا ہو جاتا ہے اسلئے کہ فضول میں غلاظت ہے اور تفاوت اس نبض کا بروقت فترت کے بخوبی ظاہر ہوتا ہے اور یہ تفاوت کامل دلالت ربع پر کرتا ہے اکثر نبض میں انبساط غیر مستوی اور انقباض جس میں سرعت زیادہ ہو بر خلاف غب کے پیدا ہوتا ہے نبض ربع کی بہ نسبت بلغمیہ کے زیادہ صغر اور تواتر میں محسوس ہوتی ہے مگر بطی ہونے میں بلغمی کی مثل ہوتی ہے اور ابتدائے نوبت میں اسکا بطوء زیادہ ہوتا ہے اور تفاوت و اختلاف میں کثرت ہوتی ہے اختلاف کل حمیات کی نسبت بعد ابتدائے نوبت کی عظم اور تواتر اور سرعت شروع ہوتی ہیں بول ربع میں جمیع اوقات میں عدم نضج پر مشابہ ہوتا ہے اس لیئے کہ مادہ بارد اور غلیظ ہے لیکن منتہی کے وقت جید ہو جاتا ہے مگر اسکے احوال اور الوان مختلف ہوتے ہیں اسواسطے کہ سودا چند اخلاط سے پیدا ہوتا ہے ربع میں نضج پیدا ہونے کی علامت یہ ہے کہ لرزہ میں نرمی پیدا ہو۔ مگر بول ابتدا میں سپید مائل بہ سبزی اور خام ہوتا ہے کہ اسمیں رسوب جید نہیں ہوتا اور بعد ابتدا کے اسکا حال مختلف اور رنگ برنگ ہوتا ہے اسلیئے کہ تولد سودا کا چند اخلاط سے ہوتا ہے اور انحطاط کے وقت اکثر سیاہ ہو جاتا ہے اور پیشاب ربع میں بہ نسبت بلغمی تپ کے زیادہ نکلتا ہے اور صفراوی تپ کی بہ نسبت کم نکلتا ہے اور پیاس کم ہوتی ہے ہاں اگر سودائے صفراوی سے ربع پیدا ہو تو پیاس بھی زیادہ ہوتی ہے **علاج** اس مرض میں پہلے یہ دیکھنا چاہیئے کہ یہ ربع سودائے دموی سے ہے یا سودائے بلغمی سے یا سودائے صفراوی سے یا سودائے سوداوی سے بعد اس کے جیسا مادہ ٹھہرے اس کے مناسب جو تدبیر ہم بیان کرتے ہیں کرنی چاہیئے مگر جمیع اقسام اس تپ کے بعض احکام علاج میں شریک ہیں اسلیئے کہ جمیع اقسام کی ابتدا میں لرزہ پیدا ہوتا ہے اسواسطے ضرور ہے کہ تامل کریں آیا خون میں غلبہ ہے خصوصاً جسوقت کہ ربع سودائے دموی سے پیدا ہوتی ہو کہ اسوقت فصد کرکے خون بقدر حاجت نکالا جائیگا اور بیشتر بوجہ کثرت اور رداءت خون کے مقدار کثیر کا نکالنا واجب ہوتا ہے اگر فصد بے حاجت کی جائیگی تو دو وجہ سے مضر ہوتی ہے اول تو ضعف پیدا کرتی ہے دوسرے سودا کی غذا یعنی خون جو نکلجاتا ہے اور حرارت اور رطوبت کم ہوتی ہے تو برودت اور یبوست غالب ہوتی ہے اور تحریک اخلاط فاسدہ کی بطرف خارج کے ہوکر اچھے اخلاط کو بھی فاسد کر دیتی ہے ایک یہ بھی حکم مشترک جمیع اقسام میں مشترک ہے کہ ابتدا میں استفراغ مادہ مرض کا تھوڑا سا واسطے تخفیف مرض کے کرنا چاہیئے بالکل اخراج مادہ کا کہ جس سے بالکل بدن پاک ہو جائے نکرنا چاہیئے۔ کہ یہ بات وقت نضج کے مناسب ہے جیسا ہم آگے اس کی طرف اشارہ کرینگے اور استفراغ سب ابھی ایک دن بعد نوبت کے کرنا چاہیئے اور تبرید اس مرض میں نکرنا چاہیئے۔ استعمال مرطبات کا یعنی جو دوائیں مزاج کو مائل برطوبت کریں واجب ہے اور اگر شرب دوائے مرطب بوجہ نسبت معدہ کے مناسب ہوں ان کے عوض ایسی فائدہ کے حقنہ کی دوائیں قوی نہ ہوں تو ہی دواؤں کا حقنہ بوقت منتہی کے البتہ جائز ہے اگر طبیب بارادہ تعود یعنی جرأت جاہلانہ ابتدا میں سودا کا اخراج کئی مرتبہ قوی حقنوں سے کرکے مرض کو دور کرے تو کبھی یہ تدبیر کارگر ہو جاتی ہے مگر بصواب تیر ایسا ہے کہ خطا کرنے کے بعد پیدا ہوا ہے اور اس صفت کو ایسی سوء تدبیری سے تپ ایسی دائمی نہ جاتا چاہیئے بروز نوبت کے کھانے سے منع کرنا چاہیئے اور فاقہ کی تکلیف دینی چاہیئے اور آب سرد سے قطعاً باز رکھنا چاہیئے ہر روز گوشت تیہو خواہ چوزہ مرغ کا ابتدا میں تین خواہ چار دن تک دینا چاہیئے پانچویں دن سے فقط چوزہ مرغ کا دینا چاہیئے کہ اسوقت یہی بہتر ہے سوائے روز نوبت کے ہر روز گلقند ارم یا زنان سکر دو مرتبہ بلانا چاہیئے یا تین سیر گلقند دس درم سکنجبین ملاکر استعمال کریں اور یہ معلوم ہو چکا ہے کہ اگر سودا صفراوی ہو تو ابتدا میں ایسی چیز کا استعمال ہو طبیعت میں لطافت صفرا پیدا کرے ضرور ہے مثلاً بلیلہ زرد و بنفشہ و تخیر دو اور اگر سودا بلغمی ہو ایسی چیز کا استعمال واجب ہے کہ جس سے کیفیت اخراج بلغم کا ہو مثلاً دواؤں میں تھوڑا سا تربد شریک کریں اگر سودا سوداوی ہو تو ایسی دوا ابتدا میں جسمیں کیفیت بسفائج اور افتیمون شریک ہو واسطے اخراج بلغم کے ضرور ہے یہ بھی معلوم ہو چکا ہے کہ ماءالجبن میں جس قوت کی دوا ملاکر استعمال کریں

اچھی طرح اُس قوت کو اُٹھا لیتا ہے اور بیشتر تنہا ماء الجبن کا استعمال خصوصًا اگر حرارت غالب ہو انجاح مرام اور برآمد کام مین کافی ہوتا ہے اور گلقند
اور اُسکا صاف پانی جو خوب پانی پکا کر نکالا جائے قائم مقام ماء الجبن کے ہے خصوصًا اگر معدہ مین ضعف ہو تو ماء الجبن سے افضل ہے اسیطرح
اگر خلط بارد ہو یعنی سودائے بلغمی ہو جب بھی گلقند کا استعمال اسکنجبین ہو اور قے کرانا بھی بہت نافع ہے خصوصًا قبل از طعام کے اور بعد طعام کے نہایت
مناسب ہے بالتخصیص سوز نوبت کے قبل از نوبت علی الخصوص اگر سودائے بلغمی ہو بہت سودمند ہے اور قے کا نفع فقط ابتدائے مرض مین تخصیص نہین
بلکہ یہ تدبیر ہر وقت مفید ہے اسیواسطے واجب ہے کہ زمانہ ابتدا اور اوائل نضج مین بہ سختی استفراغ فضول کا ایسی چیز سے نکر دیا جائے جسمین
سخونت قوی ہو یا وہ دوا جو خشکی زیادہ پیدا کرے خواہ ترک غذا سے خشکی پیدا ہو اور ایسی دوا کا استعمال کرین جو ضعف پیدا کرے اسلئے
کہ اُس سے اگر ابتدا مین اسہال ہوگا سواد صالح زیادہ نکلجائینگے اسیطرح ابتدا مین تدبیر لطیف بھی نہ کرنی چاہیے کہ اُس سے بھی ضعف
پیدا ہوگا یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ اگر صیف مین خواہ جاڑون مین ربع شروع ہو پہلے آب جو ہمراہ سکنجبین کے واسطے نضج اُن اخلاط
جن سے ربع پیدا ہون سے اخراج اور ادرار فضول کا ہوتا ہی پلانا چاہیے اور اس فصل کی ربع جلد تر زائل ہو جاتی ہے استعمال آب شعیر اور سکنجبین کا بعد
نوبت اول کے دوسری نوبت مین تین چار گھنٹے پیشتر کرانا چاہیے ۔ اگر جاڑون مین ربع عارض ہو تو مدرات کا استعمال مناسب ہے اسلئے
کہ قے اور اسہال اس فصل مین دشوار ہے قرص کا استعمال کسی طرح درست نہین یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ سرد تر چیز جو بآسانی نہ ہضم
ہو سکین اور کیموس خون کا جید ہے اس مرض مین کبھی موافق ہوتے ہین اسلیئے اُن کی برودت ضد تپ کی ہے اور رطوبت سودا کے یبوست
کی ضد ہے اسلیئے واجب ہے جسوقت ضرر کا خوف نضج مین نہ ہو ایسی چیزون کا استعمال کیا جائے اور وہ مقدار جسمین خوف نضج کی منفعت کا
نہین ہے تنہا خواہ کوئی ایسی چیز شریک کرکے جو حار رطب ہو دیجائے کہ اُن چیزون کی برودت کی تعدیل کرے اور رطوبت مین کمی نکرے
ایسی چیزین وہی ہین جنمین حرارت اعتدال کے ساتھ ہو۔ سرد خشک چیزون سے نہایت احتراز کرنا چاہیے کہ اُن کی جہت سے خلط سوداوی
بھی پیدا ہوتی ہے اور نضج مین خامی بھی واقع ہوتی ہے سرد تر چیزین جو اس مرض مین موافق ہین۔ جیسے کاسنی کاہو خربوزہ شفتالو۔ کبھی
ایسی چیزون سے اجتناب یا بوجہ شدت برودت کے کیا جاتا ہے جیسے کاہو مین ہے اور میٹھے خربوزے مین نہین ہے یا بخوف ادرار جسکی
جہت سے خون مین غلاظت پیدا ہوتی ہے اور یہ بات خربوزے مین ہے یا اس جہت سے پرہیز کیا جاتا ہے کہ اُس شے مین ایک ایسا بھی جزو
ہے جو عفونت پر آمادہ ہے یہ بات شفتالو مین ہے الغرض سرد تر چیزون کے استعمال مین ان قباحتون کا لحاظ رکھنا چاہیے ۔ گرم غذا جس مین گرمی
باعتدال ہو اور رطوبت زیادہ ہو بہت نافع ہے خصوصًا جسوقت اُسکی گرمی کی تعدیل کردی جائے اور مادے کے نضج مین اس غذا سے کچھ اعانت
نہ چاہی جائے اور سرد تر غذا ملائی جائے جیسے انجیر کو کاسنی مین ملا کر کھلائین شروع تپ مین ایسی چیزون کا کھانا جسمین شوریت اور تیزی
اور تقطیع ہو کچھ مضر نہین بشرطیکہ حرارت کے بڑھجانیکا خوف نہو اور آخر مین چونکہ حرارت نرم ہو جاتی ہے ایسی چیزون کا استعمال ضرور چاہیے ۔
قرص افسنتین ابتدا سے انتہا تک نافع ہے منجملہ اُن چیزون کے جو اس مرض مین نافع ہین گرم پانی مین بیٹھنا خواہ میٹھے پانی مین ہر روز قبل
غذا کے اور حمام ایسا کرنا جس سے ترطیب حاصل ہو اور عرق برآمد نہو اور حرارت ہیجان مین نہ آئے اور خوش حالی اور آسایش کا التزام کرنا
اور ریاضت اور حرکات بدنی اور نفسانی کا ترک کرنا کل سوداوی بخارون مین احتیاج ترطیب کی ہے بعد اُسکے تبرید اور تسخین کے محتاج الیہ
ہونے مین اختلاف ہے اور مفتحات کی طرف اسواسطے حاجت ہے کہ اُن مین تقطیع اور جلا اور اطلاق کی قوت ہوتی ہے بغرض تخفیف
کے محتاج الیہ مفتحات نہین ہین معدہ کی بھی رعایت ایسے ضمادات سے جو مقوی ہون اور حرارت اُن کی قوت اور لطافت کی درمیانی ہو

بحسب مقتضائے حال کے ضرور ہے اور طحال و جگر کی رعایت کرنی چاہیے کہ ان میں سے کسی میں ورم یا سختی پیدا نہ ہو جائے کبھی قے سے تنقیہ کرتے ہیں آب خواہ تخم ترب کی بھی حاجت ہوتی ہے کہ سکنجبین ملا کر استعمال کریں اور کبھی قے کرانے میں پہلے چقندر اور نمکین مچھلی اور رائی وغیرہ بنظر استفراغ کھلاتے ہیں اور کبھی بعد ان چیزوں کے کھلانے کے بہت سا پانی ملا کر سکنجبین پلاتے ہیں اور قے کراتے ہیں منجملہ ان چیزوں کے جو بروز نوبت کھلا کر قے کرائیں اگر مقصد برد اور لرزہ تیزی تپ سے امان حاصل ہو یہ ہے کہ لہسن اور شہد کھلا کر سکنجبین عسلی پلائیں اور پیٹ بھر کے کھانا کھلائیں پھر گرم پانی سے قے کرائیں جب نوبت کا زمانہ گذر جائے رات کو تھوڑا سا کھانا دینا چاہیے اور صبح کو حمام کرانا چاہیے ۔ قے کرانے کے واسطے کھانا پانچ گھنٹے نوبت سے پہلے کھلانا چاہیے اسلیے کہ تدبیر اکثر نافع ہوتی ہے اگرچہ قے نہ آئے قبل از نوبت کے قے کرانا ہر خلط کی تپ کی نوبت میں خفت پیدا کرتا ہے اور اس تپ کو زائل بھی کر دیتا ہے ایک عمدہ تدبیر یہ بھی ہے کہ بروز نوبت فاقہ کرائیں اگر کوئی مانع ضعف وغیرہ کی قسم سے نہ ہو اور تب تک نوبت تمام نہ ہو جائے کچھ نہ کھائیں اور نوبت کے دوسرے روز حمام میں داخل ہوں اگر مادہ میں نضج آ چکا ہو تو بر رسم متعارف حمام کریں ورنہ فقط گرم پانی اتنا بدن پر ڈالیں جس سے لذت بدنی اور ترطیب حاصل ہو مگر اسقدر پانی گرم نہ ہو جو خلط میں ثوران اور جوش پیدا کرے اور نوبت کے تیسرے دن قے کا استعمال کرانا چاہیے سواسطے کہ فضلہ طعام پانی ہوتا ہے اور واسطے اخراج اس فضلہ کے جسمیں استحالہ نے رقت پیدا کر رکھی ہے علاوہ برین مناسب ہے کہ قے بروز نوبت بھی کرائی جائے اگر سوداوی دموی ہو فصد باسلیق نافع ہے اور بعد فصد کے استفراغ لطیف ایسی دواؤں سے جنسے تنقیہ خون کا ہو اور مزے کی شکایت بادآورد و بسفائج شاہترہ ہلیلہ کابلی اسمیں داخل ہو ۔ یہ قسم ربع کے علاج کو جلد قبول کرتی ہے اگر سوداوی صفراوی ہو تبرید اور ترطیب میں بذریعہ دوا اور غذا کے مبالغہ کرنا چاہیے اور معتدل پانی میں بٹھلانا اور ایسے ہی پانی سے نہلانا واجب ہے اور تلیین طبیعت کی ایسی دواؤں سے جیسے بنفشہ اور ماء الجبن سے ہوتی ہے جسمیں تھوڑی سی بسفائج اور سکنجبین افتیمونی شربت ورد و آب لبلاب مناسب ملا ہوا ابتدا میں کرنی چاہیے لیکن پورا اسہال مشتر تو بعد بیس دن کے موثر ہوتا ہے اسلیے کہ نضج مادہ کا سوداے صفراوی میں بعد بیس دن کے ہوتا ہے بعد استعمال ان میں خفیف کے رفتہ رفتہ ایسی دوا دیجاتی ہے جس سے تلطیف اور تقطیع حاصل ہو اگر ایسے بیمار کے معدہ کی اصلاح کی حاجت ہو مرہمات اور بان سے اور ایسا طلا جس کی قوت حرارت کی بابونہ اور برگ افسنتین اور اکلیل الملک وغیرہ سے زیادہ نہ ہو کرنی چاہیے ۔ زیادہ فاقہ کرنا تا اینکہ بروز نوبت بھی اس بیمار کیواسطے مناسب نہیں ہے اگرچہ بروز نوبت تھوڑی سی غذا بے مزا پر کیوں نہ اقتصار کیا جائے تنقیہ کرنے والی دواؤں میں جو اس قسم میں نافع ہیں ان میں ایک جوشاندہ ہے ہلیلہ فتیمون سنا سکنجبین جسمیں بنفشہ بھی جوش دیا گیا ہو ان دواؤں سے جوشاندہ طیار کر کے پلائیں کبھی ایسے بیمار کو حلتیت یعنی ہینگ بھی پانی میں گھول کر نہار منہ پلاتے ہیں اگر متلی پیدا ہو تو قے کریں ۔ اگر سوداوی بلغمی ہو سکنجبین عسلی کی اصلاح آب کرفس اور رازیانہ وغیرہ سے کر کے استعمال کریں گے اور اگر تلیین کی حاجت ہو ان دواؤں میں پہلے تھوڑا سا تربد جو مخرج بلغم ہے اور بسفائج شریک کریں گے اور رفتہ رفتہ غاریقون تک نوبت اجزائے مسہلہ کی بڑھائیں گے اور سکنجبین بزوری جو شہد سے بنے اور اس کے ذریعہ سے قے کرائیں گے خواہ مثل سکنجبین کے اور دوا تا اینکہ نضج شروع ہو جائے اور معدے کی سینک اور ضماد قوی تر دواؤں سے بہ نسبت سوداے صفراوی کرینگے یہانتک کہ خرماے خشک اور انجیر خشک و مثل اسکے استعمال کرینگے اسیطرح مالش معدہ کی ادویات حارہ سے بڑھتے بڑھتے روغن قسط تک کرینگے کبھی قے کرانے میں سکنجبین کیساتھ تھوڑی سی خربق سفید بھی ملانی پڑتی ہے اور اگر مادہ اس سے زیادہ غلیظ ہو تو خربق سفید کو مولی میں داخل کر کے رکھتے ہیں خواہ رات کو خربق مولی میں رکھ کر صبح کو خربق نکالکر مولی کھلاتے ہیں خواہ خربق کو مولی میں بجائے خود چھوڑ کر استعمال کراتے ہیں اگر خوف ضعف قوت کا نہ ہو اگر سوداے سوداوی ہو یعنی خالص درد خون سے پیدا ہوا ہو اسکا اسہال ابتدا میں گو نسبت بستہ ہو آب لبلاب اور قند

سے مناسب ہو اور یہ بھی اچھا کہ گلقند عسلی خواہ گلقند شکری کا استعمال کیا جائے اور آخر مین تپ کے استفراغ ایسے جوشاندہ سے کرنا چاہیے جسمین ہلیلہ زرد ہلیلہ سیاہ شاہترہ زبیب داخل ہو مرض مین نضج پیدا ہو اسوقت بھی فصد کا عمدہ موقع ہے رگ باسلیق کی فصد لینی چاہیے اور کھانا کھانے کے بعد قی خواہ بقوت یا بہ نرمی کرانی چاہیے جیسا مقتضائے وقت ہو اور جیسی حاجت ہو اور قے کی مداومت کرانی چاہیے کہ وہ اصل تدبیر ہے اور کامل علاج ہے اور استفراغ مادہ کا مشروب دواؤن سے اور قوی حقنون سے کرنا چاہیے جو دوائین ایسے وقت قابل استعمال کے ہین وہ یہ ہین افتیمون بسفائج غاریقون اسطوخودوس حجر ارمنی مغسول یا غیر مغسول لاجورد مغسول یا غیر مغسول عصارہ برگ بنجنکشت شراب عسل اور کبھی اگر مادہ زیادہ غاسی ہو خربق اسود کی بھی حاجت ہوتی ہے اور کبھی ربع صفراوی مین سنا اور شاہترہ مع افتیمون کے ہمراہ سکنجبین کے دیتے ہین اور اسی پر قناعت کرتے ہین بعد استفراغ کے مدرات کا استعمال کرتے ہین اور اسوقت جب استفراغ سے فراغت ہوچکے ربع بلغمی اور سوداوی مین تریاق اور مثرودیطوس اور دوائے حلتیت اور دوائے کبریت پلاتے ہین اور مرچ سیاہ تنہا پانی مین تپ کے پلانی چاہیے اور رائی کا استعمال ہر روز درست نہین ہے بلکہ تین دن مین ایک دن دیسکتے ہین داخل ہے اس تپ کے اور قبل استفراغ کے بیچ ایسے اوقات کے دین کہ ان مین فاصلہ بعید ہو یعنی کبھی کبھی استعمال کرین اسیطرح سے معجون فلافلی اور مثل اسکے تیز جوارشات کا استعمال کرنا چاہیے اور ان دواؤن کے دینے مین قبل نضج کے جلدی نہ کرنی چاہیے اسلیے کہ اگر تریاق وغیرہ اول تپ مین دیئے جائین ایک نئی قسم کی ربع پیدا ہوگی اور بیشتر اور قسم کے امراض پیدا کرے گی- خصوصاً جاڑون کی فصل مین اور آخر مین مرض کے اگر فصد واجب ہو مین اسپر جسارت کرتا ہون جالینوس کہتا ہے مین نے ایک خلق کثیر کو ربع سے نجات دی ہے اسطرح پر کہ ان کو بعد نضج کے مسہل پلایا ہے اس کے بعد عصارہ افسنتین اسکے بعد استعمال تریاق کا کیا ہے مین کہتا ہون کہ فقط حلتیت اور فلفل نہایت نافع ہین اگر نضج ظاہر ہو جائے اور مرض منتہی کو پہونچ جائے صحنا یعنی ماہیابہ جو ایک طور خاص پر مچھلی کو طیار کرتے ہین اور نان خورش کبر اور رائی اور مری کی بھی اسکو کھلانی چاہیے اور جو چیز کہ اسمین قوت تلطیف کی زیادہ ہو وہ بھی مناسب ہے اور کبھی بعد چالیس دن کے ہر روز صبح شام بقدر کنار دشتی کے دوائے حلتیت کھلانے کی حاجت ہوتی ہے اگر تپ مین تیزی نہ ہو اور مادہ سوداوی صفراوی نہ ہو بعد ظہور نضج اور پہونچنے منتہی کے یہ قرص نافع ہے عصارہ غافث زعفران ہر ایک پانچ درم سقولوقندریون انکلوند طباشیر ہر ایک پانچ درم تخم جماش تخم خرفہ گل سرخ سنبل الطیب تخم کشوث انیسون تخم کرفس بیخ کبر حب البان تخم رازیانہ ہر ایک سے چار درم آب کرفس مین قرص طیار کرین اور آب رازیانہ اور کاسنی اور کشوث کیساتھ پلائین یہ دوا وجوہ کثیرہ سے نافع ہے جب نضج اچھی طرح سے مادہ مین آجائے اسوقت مرستانیش ۲۷ درم سنبل الطیب تیرہ درم فطراسالیون پندرہ درم انیسون پندرہ درم عاقرقرحا قسط فقاح اذخر پانچ درم شراب کہنہ خواہ شیرہ ترنجبین ڈالکر معجون بنائین مقدار شربت اس معجون کی سات درم کبھی آخر مین اس تپ کے جب مریض نقیہ ہو جاتا ہے اس غرض سے کہ تپ کی اذیت کم ہو جائے اور کثرت حرارت مین تخفیف ہو اور مادہ کی تلطیف بھی ہو جائے یہ دوا پلاتے ہین بزرالبنج بیبرنج ایک قیراط حلتیت قریب ثلث یا ثلثان کے ازین قبیل یہ بھی دوا ہے فوتنج بستانی چار مثقال تخم ادسنگن مثقال افیون ایک مثقال چھوٹے چھوٹے قرص بنا کر سایہ مین خشک کرین مقدار شربت اس دوا کی ایک درم یہ بھی دوا جید ہے اسکا استعمال بعد ظہور نضج آخر مرض تک ہو سکتا ہے زبیب بستانی یا نہری سوم بری یعنی لہسن اور انجیر تازہ ہموزن پہلے پانی مین بھگوئین اس کے بعد جوش دین اسقدر کہ خوب اثر نکل آئے اور صاف کرکے بقدر ایک دقیقہ کے پلائین ایضاً تخم کرفس انیسون قردمانا ہر ایک سے پانچ درم سعتر بری غافث ہر ایک سے سات درم نانخواہ چار درم تنکار تین درم زبیب [illegible] تین رطل پانی مین پکائین جب ایک رطل باقی رہجائے تب پلائین یہ بھی دوا ان کیواسطے بہتر ہے نانخواہ

سنبل الطیب مُر دبیخ ہر ایک سے ایک درم زیرہ رومی انیسون ہر ایک ساٹ درم حلتیت پانچدرم زنجبیل چار درم سلیخہ تین درم بقدر کفایت کے شہد ڈال کر معجون بنائین آب کرنس اور رازیانہ کے ہمراہ پلائین بقدار شربت اس معجون کی ایکدرم القضیا یہ بھی قرص نافع ہے عصارہ غافث دس درم سقولوقندریون طباشیر رازیانہ سنبل زعفران پانچ پانچدرم لک بوزنجی چار چار درم تخم خرفہ تخم خیار چھ چھ درم آب کرنس مین قرص بنائین القضیا ربع بلغمی کیواسطے مر پانچدرم زعفران فطراسالیون پانچ پانچ درم سنبل الطیب ساڑھے چار درم جند بیدستر تین درم انیسون ساڑھے تین درم تخم کرنس کردیا یعنی زیرہ رومی چار چار درم حماما پوست سلیخہ سیعہ ہر ایک دو درم سیالیوس اندروخون معجون ہر ایک سے ایکدرم۔ اگر لرزہ مین شدت ہوجائے شیر گرم پانی اور سکنجبین سے قے کرانا نافع ہے اگر اس سے قے نہ آئے تقویت اس دوا کی جو دوا مین اوپر مذکور ہوچکین ہین ان سے تحسب تت کرنی چاہیئے تجزاس مطبوخ سے جسمین بیخ و بابونہ وغیرہ جوش دیا گیا ہو کے بہت سے چادرے اڑھانا سخونت کو جمع کرتیا ہے بیان اُن نسخجات مسہل کا جن کی حاجت بعد نضیج کے ہوتی ہے ہلیلہ کابلی چھ درم افتیمون افسنتین ہر ایک پانچدرم ہلیلہ زرد عصارہ غافث آملہ ہر واحد چار درم تخم کرفس انیسون رازیانہ ہر ایک دو درم اسکا جوشاندہ بنائین بنرمی اسہال کرتا ہے۔ یا کشمش دس درم ہلیلہ کابلی افتیمون ہر ایک آٹھ درم شاہترہ سات درم شکاعی قنطوریون غلیظ ہر واحد چھ درم غافث بیخ اذخر ہر واحد پانچدرم پانچ رطل پانی مین جوش دین جب ایک رطل باقی رہجائے استعمال کرین حب خفیف اگر پانچ دن مین ایک مرتبہ استعمال کیاجائے نافع ہوگا اور مجرب ہے۔ افتیمون تربد ہر ایک دس درم کردیا انیسون ہر ایک سات درم نانخواہ آٹھ درم تخم کرفس رازیانہ ہر واحد تین درم بسفائج چھ درم غاریقون سفید آٹھ درم نمک ہندی پانچدرم ایارج فیقرا گیارہ درم پودینہ کے پانی مین گولی بنائین مقدار شربت ۱ ایکدرم اگر مادہ بلغمی ہو یہ گولی نفع کرے گی نانخواہ غاریقون افتیمون ہر ایک آٹھ درم تخم کرفس انیسون تخم رازیانہ ہر ایک تین درم ملح نفطی پانچدرم ایارج ہر ایک ایکدرم مقدار شربت ۲ دو درم اگر تپ کیا تھ طحال مین درد ہو یہ دوا نفع کرے گی اور بنرمی اسہال کریگی سقولوقندریون پندرہ درم غاریقون بارہ درم ہلیلہ سیاہ ایارج ہر ایک دس درم ہلیلہ کابلی افسنتین ہر ایک آٹھ درم شکاعی بادآورد کمافیطوس یعنی کگرونہ عصارہ غافث ہر ایک سے سات درم ثمرۃ الطرفہ یعنی جھاؤ کا پھل بیخ کبر ہر ایک پانچدرم تخم کرفس انیسون تخم رازیانہ ہر ایک تین درم خواہ اس سے معجون بنائین یا گولی تیار کرین تغذیہ اصحاب ربع کا صواب یہی ہے کہ اُن کی تدبیر مین ہفتہ اول سے تین ہفتہ تک اسقدر تلطیف کیجائے نہ اتنی کہ جس سے ضعف پیدا ہو اور یہ تدبیر اسطرح پر ہو کہ گوشت اور زہومات یعنی اُن چیزون سے جنمین بساہند اور بدبو آتی ہے بالکل پرہیز کرایا جائے اسلیئے کہ یہ تدبیر اُن کے مادہ کو کم کرے گی اور اسمین خفت پیدا کرے گی اور اُن کی مدت مرض مین کمی ہوجائے گی بعد تین ہفتون کے البتہ قوت کے زیادہ کرنے کی تدبیر کرنی چاہیئے اور مثل نمک سفراضی خواہ نیمبرشت خواہ چوزہائے مرغ اور تیہو وغیرہ کے کھلائین جب ایسی غذا تین ہفتہ تک دیجائے اور مع اُن تین ہفتون کے جسمین تدبیر لطیف ہوچکی ہے۔ اب چھ ہفتہ گذر جائین اور مرض مین نقصان پیدا نہ ہو پھر رعایت قوت کی اس سے زیادہ قوی غذا سے کرنی چاہیئے اور ایسی چیزین کھلانی چاہیئین جو زیادہ قوی ہون مثلاً گوشت مرغ جوان و بزیکسالہ اور جس طائر کا گوشت نرم ہوتا ہے جیسے تدرو اور دراج اور وہ مچھلی جو بہت بڑی نہو۔ یہ بھی ضرور جاننا چاہیئے کہ مربوع کی غذا مین شرط یہ ہے کہ اسمین چند خصلتین جمع ہون۔ اول تو یہ کہ نفخ پیدا نہ کرے بلکہ محلل ہو اس نفخ کی جو خلط سوداوی سے پیدا ہوتا ہے دوسرے یہ کہ غلیظ نہ ہو بلکہ لطیف غلیظ کی ہو تیسرے یہ کہ قابض نہو خواہ تنگی طبیعت کی مورث نہو بلکہ روانی شکم پیدا کرے۔ چوتھے خون جو اس غذا سے پیدا ہو تھوڑا ردی جسا بیع ہو اکثر ایسی غذا وہی ہوتی ہے جسمین حرارت مع رطوبت ہو۔ اور یہ بات تو پہلے معلوم ہوچکی ہے کہ قبل از نوبت کیونکر غذا دیجاتی ہے اور نفٹ گھنٹے نوبت سے پہلے اسقدر بروز نوبت دیسکتے ہین اور یہ بھی اوپر بیان ہوچکا کہ بیشتر عین وقت نوبت خواہ قریب اسوقت کے دیجاتی ہے

اگر غلبہ ضعف کا خوف ہو پھر یہی صواب ہی ہے کہ تپ چالیس گرسنگی مین آئے تاکہ طبیعت مشغول کسی اور چیز کی طرف سوائے مادہ مرض کے نہو جائے اور
نقطہ مادہ مرض کے دفع اور ہضم مین مشغول رہے ۔ یہ شرب معالجات رقیق اس مرض مین نافع ہے علاج ربع لازمہ کا مثل اس تپ کا جیسا ہم اوپر بیان
کر چکے وہی ہے کہ بندرت واقع ہوتی ہے اور قانون علاج کا موافق قاعدۂ علاج ربع منفردہ کے ہے اتنا فرق تو ضرور ہے کہ چند چیزین اسمین بالتخصیص
ایسی ہوتی ہین کہ اسمین نہین ہوتی ۔ اُن مین سے یہ بھی ایک بات ہے کہ ربع لازمہ مین اگر ادویہ سخنہ کا استعمال ہو تو سیلان بجانب اعتدال خواہ برید ہے کہ
ان تپچکے مناسب یہی ہے اسلیئے کہ تپ لازم ہے اسیواسطے واجب ہے کہ اسکے علاج مین سکنجبین یا دو گلقند اور سکنجبین بزوری اور ماء الاصول جسکا
مزاج معتدل ہو اور فشوہ سرد جو شہد سے تیز مین کی جائین ۔ از جملہ خصائص یہ بھی ہے کہ فصد اس مرض مین واجب تر ہے اسلیئے کہ مادہ عروق کے اندر
محصور ہے ۔ از آنجملہ یہ بھی ہے کہ اس مین اجازت گوشت کی بہ نسبت ربع مفترہ کے کمتر ہے حمی خمس اور سدس اور سبع وغیرہ اور اُن کا نام
فیماطوس ہے اور کچھ لوگ ان حمیات کو دوائر بھی کہتے ہین یہ سب حمیات ایسے مادہ سے پیدا ہوتے ہین جو ہم جنس مادہ ربع کی بسوداویت
مین ہوتا ہے مگر انکا مادہ زیادہ غلیظ ہوتا ہے اور کمتر ہوتا ہے اور اکثر سوداے بلغمی سے یہ حمیات پیدا ہوتے ہین سدس اور سبع اور اُن کے علاوہ
تسع وغیرہ اُن کی نسبت بقراط کا یہ حال ہے کہ ذکر کرتا ہے اور قائل اُن کے وجود کا ہے لیکن جالینوس کا بیان یہ ہے کہ مین نے اپنی تمام عمر مین کوئی تپ
ان اقسام کی نہین دیکھی بلکہ خمس بھی جو بخوبی متمیز ہو اور بنوبت دورہ کرے نظر سے نہین گذری شاید اگر اس تپ کا وجود ہو تو مخفی اور پوشیدہ ہو گی ۔
جالینوس نے توجیہہ قول بقراط مین لکھا ہے کہ اگر موجب قول بقراط ایسی حمیات کی موجودگی مانی جائے تو حمی سبع خواہ تسع کا سبب حدوث فقط سوء تدبیر
جو کھانے اور پینے کے امور مین واقع ہو ٹھہرے گی اسطرح پر کہ جسوقت کوئی شخص استعمال سوء تدبیر کا کرے اور اسی طور پر چند روز کرتا رہے اور لا
تو اُس سے حمی پیدا ہوگی پھر جب ایسی تدبیر کو اپنی عادت مقرر کرے وقت اُسکا ایسا ہی ٹھہرائے اجتماع مادہ اور سوء تدبیر سے برابر اوقات سبع اور تسع
کے ہو اور یہ تپ پیدا ہو اور اگر اس عادت کو ترک کرین اور صلاح کرے تو پھر آئندہ تپ اس قسم کی عارض نہوتی پس ظاہر ہوا کہ سبب ایسی تپ کا اعادہ سوء
تدبیر کا اوقات معینہ پر ہے اور دورات انہین تدبیرات کے ہین کچھ ایسے مواد نہین ہین جنکا دورہ ہوتا ہے پھر اسکے بعد **جالینوس** نے یہ بھی کہا
ہے کہ ایسے حمیات کے امتحان مین ایسی ہی سوء تدبیرات کے رعایت کیجائے تاکہ غلط واقع نہو اور مریض کو حکم ترک کرنے ایسے ماکولات اور مشروبات
کا ایسے اوقات مین کیا جائے جو مستلزم سوء حمیات کے ہونے ہین علاوہ برین خود جالینوس گویا ایسے حمیات کے وجود کا منکر ہے اور گویا اسکی
رائے مین اگر ایسے حمیات کا وجود ہو تو اسکا سبب خواہ اصل در موجب کوئی اور چیز علاوہ مادہ کے ہو مثلاً سوء تدبیر وغیرہ مگر بقراط ابد تحقیق کے قائل
حمیات سبع اور تسع کا ہوتا ہے اور پھر چونکہ محال ہونا ایسی حمیات کا خواہ متعذر ہونا بوجہ مادہ کے بین اور بدیہی نہین ہے اور بخوبی واضح نہین ہوا ہے کہ
احتیاج اُس تاویل کی ہو جو کہ جالینوس نے سوء تدبیر وغیرہ تجویز کی ہے مترجم کہتا ہے کہ مراد شیخ کی یہ ہے کہ جسطرح دوران مادہ عفونت کا ربع مین
چوتھے دن ہوتا ہے اگر پانچوین خواہ ساتوین خواہ نوین روز کوئی مادہ متعفن دورہ کرے تو کون سا استحالہ اور تعذر پیدا ہو گا پھر ظاہر وجہ کوئی
کرکے تاویل بعید حدوث ایسے حمیات کی کیون پیدا کیجائے اور جالینوس نے جو مادہ کو سبب حمیات کا نہین تجویز کیا باوجودیکہ ربع مین اُسکی
نظیر موجود ہے اُس سے صاف یہی پیدا ہے کہ وہ ان حمیات کو عفونت مادہ کے سبب سے نہین تجویز کرتا ہے بلکہ محال جانتا ہے **متن** و • بامنجملہ
بقراط نے ان حمیات کے بارہ مین ذکر کی ہین یہ ہین کہ حمی سبع طویل ہوتی ہے اور قتال نہین ہوتی اور حمی تسع اُس سے زیادہ طولانی ہوتی ہے
اور یہ بھی قتال ہوتی ہے ۔ یہ بھی بقراط نے کہا ہے کہ حمی خمس سب حمیات زیادہ ردی کی ہے اس لیئے کہ وہ مرض سل سے پیشتر ہوتی ہے خواہ
بعد سل کے ہوتی ہے اور جالینوس کا قول بہ نسبت حمی خمس کے جیسا ہے وہ اوپر لکھا گیا کہ جالینوس منکر ہے اور کہتا ہے کہ مین نے اس قسم کی

تپ نہیں دیکھی۔ مجھے بہ نسبت قول بقراط کے ایسا گمان ہے کہ وہ حمی خماسی کو جو ازدواج حمیات کہتا ہے اسکی یہ وجہ ہے کہ سل سے اُس کی مراد دق ہے یعنی لازم کو ذکر کیا ہے اور ملزوم مراد لیا اور لفظ الخماسیہ کی سبب قول میں موضوع قضیہ مہملہ کی ہے کہ اس الف لام سے استغراق و عموم نہیں مراد لیا ہے اور چونکہ قضیہ مہملہ حکم میں جزئیہ کے ہوتا ہے اس سے یہ برآمد ہوگا گویا بقراط نے اسطرح پر کہا کہ خماسیہ کی ایک قسم ایسی ہے کہ جو ازدواج حمیات ہے اسلیئے کہ وہ قسم قبل دق کے اور بعد دق کے ہوتی ہے اور اس قول کے معنی کہ قبل دق یا بعد دق کے ہوتی ہے یہ ہیں کہ حمیات میں جسوقت طول ہو جاتا ہے اور اذیت بڑھ جاتی ہے اور اختلاط اور اختلاف پیدا ہوتا ہے اکثر استعمال ان چیزوں کا اعضائے رئیسہ تک ہوتا ہے اور منجر بہ دق ہو جاتی ہیں اور ایسے حمیات کی شان سے یہ بات ہے کہ اخیر میں ایک اسلوب معین پر ٹھہر جاتی ہیں اکثر یہ اسلوب ایسا ہی ہوتا ہے کہ تپ ربع پیدا ہوا اسکو ہم نے ربع کی بحث میں بیان بھی کر دیا اگر ان حمیات کا ربع کی طرف منتقل ہونا اُسوقت ہوتا ہے کہ اخلاط اور رطوبت میں کثرت ہو لیکن اگر ذوبان زیادہ ہو جائے اور استفراغ محسوس اور غیر محسوس متواتر ہو چکے ہوں اور رمادیت اخلاط کی قدرے جسمیں غلظت ہو باقی رہجائے اُسوقت ربع کا ہونا ضرور نہ ہوگا بلکہ نوبت اس تپ کی ربع سے زیادہ بڑھے اور دیر میں ہونی چاہیئے اور جس مادہ کو ربع کی طرف انتقال کرنا چاہیئے تھا اُس سے خمس پیدا ہو جائیگی اور یہی تقسیم میں لائق حال مرض کے یہ ہے کہ اسمیں استعداد ایسے انتقال کی ہو جائے جس سے دق پیدا ہو یہ وجہ حمی خمس کی قبل از دق ہونیکے بیان ہوئی بجز اسکے کہ دق جسوقت پہلے پہل پیدا ہو کچھ دور دراز نہیں ہے کہ اواخر دق میں اخلاط موجودہ بدن میں تھوڑی رمادیت میں عفونت عارض ہو کر ایک تپ پیدا کرے گی حمی خمس کی جہت سے چونکہ بدن پہلے نحیف ولاغر ہو چکا ہے اب اس تپ عفنہ کے پیدا ہونے سے رداءت اور زیادہ بڑھے گی اسلیئے کہ یہ تپ خلطی علامت سل و دق کی ہوگی کہ احتراق اُس خلط میں بھی پیدا ہو گیا جس میں سے مقدار قلیل باقی تھی اور اسی جہت سے حرارت اور سوزش اس کی کم ہوگی اور یہ بھی ایک سبب اُسکی زیادتی رداءت کی ہے کہ یہ تپ خلطی حمی دق کی زیادہ ہونے اور دو چند ہونے کی سبب ہوگی ضرور نہیں ہے کہ جن امراض کے مشاہدہ کا اتفاق کسی زمانہ یا کسی بلد میں نہ ہو تو اُن امراض کے وجود سے مطلق انکار کیا جائے جیسا جالینوس نے کیا ہے اور یہ بھی ضرور نہیں کہ اگر حمی خمس کا وجود مانا جائے تو اُسکے واسطے ایک پانچواں مادہ علاوہ اخلاط چہارگانہ کے تجویز کیا جائے اس لیئے کہ خلط سوداوی کا دورہ جو ربع میں ہوتا ہے اُسکی یہ وجہ نہیں ہے کہ مقتضا اس خلط کا یہی ہے کہ چوتھے دن عود کرے بلکہ اُسکی وجہ یہ ہے کہ چونکہ یہ مادہ غلیظ اور کم ہوتا ہے بہ نسبت قلت اور غلظ کے اس کے زمانہ میں اتنی مدت کھچتی ہے اور کبھی یہ بھی ہو سکتا ہے کہ بعض ابدان میں سوداے غلیظ بہ نسبت مقدار بدن مرطوب شخص کے کم ہو کہ اُسمیں عفونت پانچویں خواہ ساتویں خواہ نویں دن عارض ہو کسی معترض کو یہ منصب نہیں ہے کہ ہمارے اس دعوی میں یہ احتمال پیدا کر کے باطل کرے اور کہے کہ مادہ بلغم کو بھی ممکن ہے اگر اُسمیں کمی اور غلاظت زیادہ ہو اُس کی جہت سے ایک دور نوبت سوائے غب کے پیدا ہو مثلاً ربع یا خمس وغیرہ مادہ بلغم سے پیدا ہوں اسلیئے ہم جواب دیتے ہیں کہ تجویز اور فرض ایک امر واسع ہے کمتر کوئی مدعی ایسا ہو جو اپنے دعوے کے نقیض سے براہ تجویز ملزم نہ ہو مگر مجرد تجویز اور فرض محض اُس چیز کی جسکا وقوع کبھی دیکھا نہ گیا ہو اور نہ سنا گیا ہو اور نہ کسی تجربہ کار یا عالم نے اُسکا مشاہدہ کیا ہو کافی ابطال مدعی میں نہیں ہو سکتی اور نہ یہ تجویز برابر اُس تجویز کے ہو سکتی ہے جسکا مشاہدہ مثل **بقراط** بانی فن نے کیا ہے مجھے ایک ثقہ اور معتمد نے خبر دی ہے کہ اُسنے حمی تسع کا مشاہدہ کیا اور خمس کا مشاہدہ خود میں نے چند بار کیا ہے اور اُسکے معالجہ میں مجھے باضطرار اس بات کا قائل ہونا نہیں پڑا کہ اس تپ کا مادہ سوداء کے سوائے اور خلط بھی ہے **علاج اصناف ان حمیات کا** حمی خمس وغیرہ کا علاج مانند ربع بلغمیہ کے ہے اور اُس کے علاج میں حاجت فاقے اور تلطیف تدبیر کی زیادہ ہے اور منفذ ایسی جس سے مادہ غلیظ متحلل ہو جائے اور نضج پائے بھی پیدا کرنی چاہیئے اور تغلیظ تدبیر کی بھی حاجت اسواسطے ہے کہ قوت میں زیادہ ضعف نہ ہو تلطیف تدبیر اور تغلیظ تدبیر دونوں میں غذا ہے اسلئے ایک ایسی تدبیر چاہیئے کہ دونوں کا

احتیاج ہو جائے چونکہ حمیات ایسے ضعیف ہین کہ اُنکی حرارت سے قوتون مین زیادہ ضعف پیدا ہوا ہے اسلیئے ہم کو خوف ہے کہ طبیعت سیر کے ہونے مین اور کثرت تک تکلیف فاقہ کی مریض کو دیتے ہین اور اُسکے ضرر کی تلافی جسوقت ہم چاہتے ہین ایسی غذا دیکر کرتے ہین جو غذائیت جید رکھتی ہو اور سریع الہضم ہو جو خون صالح اُس سے زیادہ پیدا ہو اور تغلیظ مادہ کی نکرے اور نہ مادہ مین زیادتی پیدا کرے ۔ نہایت نافع معالجہ اس تپ کا یہ ہے کہ خربق اور تخم ترب جسمین خربق داخل ہو اور جوز القی اور تنبوے کے بیج سے قے کرائین اور استفراغ مسہل مین بارج کا استعمال کریں اسکے بعد استعمال تریاق وغیرہ کا مناسب ہے بروقت استفراغ کے تعرق بذریعۂ ادویہ کے حمام گرم مین نفع کرتی ہے مگر آب حمام کا استعمال نہ کیا جائے اور مرطبات کا استعمال ہو **حمی دق کا علاج** اوپر معلوم ہو چکا ہے کہ اعضائے بدنی مین مختلف قسم کی رطوبتین ہین اُن مین سے بعض رطوبتین ایسی ہین جو واسطے تغذیہ اور ترطیب مفاصل کی آمادہ کی گئی ہین اور اخلاط انھین کا نام ہے ایک قسم کے رطوبات یہ بھی ہین جو رگون مین مخزون رہتی ہین اُن مین سے ایک وہ بھی قسم ہے جو تمام اعضائے اصلیہ مین پراگندہ ہین مثل شبنم کے اور یہ دونون قسمین یعنی جو عروق مین مخزون ہین اور جو اعضا مین پراگندہ ہین اور اُن کی پہلی قسم جو تغذیہ اور ترطیب مفاصل کرتی ہے حمی عفونت کا مادہ جیسے ابتدا مین حمیات کے بیان ہو چکا اسواسطے کہ کل غذا جسقدر بدن مین داخل ہوتی ہے صرف نہین ہو جاتی بلکہ اُسمین سے ایک حصہ تغذیہ اعضا مین صرف کرنے کیواسطے باقی رہتا ہے اور بعض رطوبتین ایسی ہین جن کے بستہ ہونے کا زمانہ قریب ہو گیا ہے یہ وہ رطوبتین ہین جو بقوت قریب بالفعل غذا اعضا کی ہوتی ہین یعنی اُس مقام تک پہنچ جاتی ہین اور اُس عضو تک پہونچ جاتی ہین جسکی جز متحلل کا یہ بدل بنین گی اور اُس کے قائم مقام ہون گی اور یہ رطوبات اُس عضو مین زیادتی پیدا کر کے اسکے مشابہ ہون گے اگرچہ زمانہ اُن کے سیلان کا قریب ہے اور ابھی پیوستہ نہین ہوئی ہین اُن مین سے کچھ رطوبتین ایسی ہین جن کے ذریعہ سے اعضا متشابہۃ الاجزا اول خلقت سے اپنے اجزا مین اتصال بہم پہونچاتے ہین اگر یہ رطوبت باقی نہ رہے تو اُن اجزا مین تفرق ہو جائے اور تفتت یعنی ریزہ ریزہ ہونا اور تشرب یعنی خاکستر ہو جانے کی کیفیت پیدا ہو جائے مثال رطوبت اولی کی یعنی اُس رطوبت کی جو مثل شبنم کے پھیلی ہے چراغ کے تیل کی ہے جو چراغ مین بھرا ہو مترجم کہتا ہے رطوبت اولی کی تفسیر مین شراح قانون اختلاف کرتے ہین ہم نے بلحاظ ترتیب ثانی اور ثالث کے فاضل شریف خان کے قول کو اختیار کر کے ترجمہ کیا ہے ۔ متن مثال رطوبت ثانی کی یعنی وہ رطوبت جسکی بستگی کا زمانہ قریب ہے ایسی ہے جس تیل کو چراغ کی بتی نے پی لیا ہو اور مثال تیسری رطوبت کی وہ رطوبت ہے جسکے ذریعہ سے اجزا روئی کے آپس مین متصل ہین جس سے بتی بنائی گئی ہے جسوقت اعضائے اصلی جو منی سے پیدا ہوتے ہین خصوصاً قلب مین اشتعال اولی پیدا ہو اس سے وہ مرض پیدا ہوتا ہے جسکا نام دق ہے چنانچہ اوائل حمیات مین اسکا بیان ہو چکا ہے ۔ حرارت جگر کی بھی اگرچہ کبھی منجر بدق ہوتی ہے لیکن محض حرارت جگر کو دق نہین کہتے بلکہ دق وہی ہے جو بسبب حرارت قلب کے ہو یہی حال حرارت ریہ اور معدہ کا ہے کہ وہ بھی بذات خود دق نہین ہوتی گو منجر بدق ہو جاتی ہے یہ اشتعال اول جو قلب مین پیدا ہوتا ہے اگر پہلی اعضاء کے رطوبت کو فنا کرے خصوصاً قلب سے اس رطوبت کو جذب کرے جیسے چراغ کی حرارت چراغ کے تیل کو جذب کرتی ہے یہ پہلا درجہ دق کا ہوتا ہے اور اسپر اطلاق لفظ دق کا جو اسم جنس ہے کیا جاتا ہے اور زبان یونانی مین اسکو اطیقوس کہتے ہین اسلیئے کہ اس درجہ کا کوئی خاص نام جداگانہ مثل درجہ دوم اور سوم کے نہین ہے جسوقت حرارت دق قسم اول کی رطوبت کو فنا کر کے دوسرے قسم کی رطوبت کی تحلیل شروع کرے یعنی جس رطوبت کی بستگی کا زمانہ قریب ہے اس رطوبت کے فنا کرنے مین مصروف ہو جیسے شعلہ چراغ کا سارے تیل کو جلا کر اُس تیل کو جلانا شروع کرے جسے بتی نے پیا ہے اسوقت دوسرا درجہ دق کا ہوتا ہے اور اس درجہ کا نام ذبول ہے اور یونانی مین مارسموس کہتے ہین اس درجہ کیواسطے ابتدا ہے اور تین زمانہ اسکے ابتدا اور وسط اور انتہا کے پیدا ہوتے ہین ہر شخص انتہائے ذبول کو پہونچ جائے جانبر نہین ہوتا اور اکثر اس زمانہ مین قابلیت علاج کی باقی رہتی ہے مگر مشیت الٰہی مین غالب ہے خصوصاً جب

اس درجہ کو پہونچے کہ اُسکا گوشت باریک اور کم ہو جائے یہ جب فنا ہو چکتی ہے تو تیسری کی رطوبت مین اشتعال پیدا ہو جیسے شعلہ چراغ کا بتی کے جرم کو اور وہ رطوبت جو روئی کے اصلی اجزا مین اتصال پیدا کرتی ہے جلائے یہ تیسرا درجہ دق کا ہو اُس کو مفتت اور متشف کہتے ہین اور یونانی مین رجمیس اسکا نام ہو یہ دق ایسا مرض ہو کہ اسکے واسطے نوبت نہین ہوتی اور نہ نوبت کے اوقات مقرر ہین ایک قوم نے یہ کہا ہو کہ تعلق حمی دقیہ کا یا اُن رطوبات سے ہو جن کی بستگی کا زمانہ قریب ہو یا اُسکا اشتعال مثل گوشت وغیرہ سے متعلق ہو یا اعضائے اصلی جو سخت ہون مثل ہڈی اور پٹھے کے اُس سے متعلق ہو۔ اس قول سے اگر یہ معنی سمجھے جائین کہ تعلق دق اسطرح پر ہو کہ فنا اس رطوبت کا کرتی ہے جو رطوبت اسکے متعلق یعنی عضو خاص مین موجود ہو پھر ہماری تفسیر اور اس قول مین کچھ فرق نہو گا اور اگر یہ مراد ہو کہ پہلی دق انھین رطوبات کو فنا کرتی ہے جن کی بستگی کا زمانہ قریب ہو اسوقت یہ قول صحیح نہو گا یعنی بدن مین فنائے رطوبت اولی جو مثل شبنم کے ہو اس رطوبت قریب الجماد کا فنا ہونا بعید از قیاس ہو کبھی دق بعد حمی یومی کے واقع ہوتی ہو اور کبھی بعد حمیات عفونت اور حمیات اورام کے پیدا ہوتی ہو اور یہ نہین ہو سکتا ہو کہ دق ابتداءً عارض ہو اسطرح پر کہ اعضائے اصلیہ مین پہلے پہل اشتعال پیدا ہو اور کسی خلط اور روح مین اس سے پہلے اشتعال نہو مگر بحسب عادت یہی واقع ہوتا ہے کہ پہلے خلط یا روح مین سخونت عارض ہو بے اسکے بہت دنون بعد اعضائے اصلی مین سخونت پیدا ہوتی ہو ہان اگر کوئی ایسا ہی سبب قوی عارض ہو جسکی حرارت ابتداءً اعضائے اصلی تک پہونچے ایک ہی سبب کبھی دق پیدا کرتا ہو اور کبھی حمی یوم پیدا کرتا ہے اگر تعلق اسکا بشدت ہوا دق پیدا ہو گی اور اگر بضعف ہوا تو حمی یوم پیدا ہو گی جیسے آگ لکڑی کو دو طرح سے فنا کرتی ہے کبھی اس مین گرمی پیدا کرتی ہے کہ اسمین دھوان اُٹھتا ہو اور کبھی لکڑی مین آگ بھڑک جاتی ہو حمی عفونت اور حمی ورم اکثر دق کی طرف منتقل ہو جاتی ہے اس لیے کہ عفونت مین شدت زیادہ ہوتی ہو اور بشدت لطیف غذا کی اس مین حاجت ہوتی ہے اور سرد پانی کی قطعاً ممانعت ہوتی ہے اور مراعات جانب قلب کی طلا اور ضماد سے کم کیجاتی ہو خصوصاً اُن اعضا کی بیماریون مین جو گرد دل کے ہین جیسے حجاب اکثر اضطرار طبیب کا جو بوجہ سقوط قوت مریض اور تواتر غشی کے ہوتا ہے اور شراب و رب اللحم پلانے اور دوار المسک وغیرہ کھلانے کی اجازت دیتا ہے یہ تدبیر انجام کار مین دق پیدا کرتی ہو کبھی دق عفونت اور اورام کے ساتھ مرکب ہو جاتی ہے دق کا پہلا درجہ پہچاننا دشوار ہے اور علاج اس درجہ کا سہل ہے اور آخر مین یعنی دوسرے درجہ مین شناخت آسان اور علاج دشوار ہے اور آخر درجہ دوم یعنی ذبول مین یقیناً قابلیت علاج کی باقی نہین رہتی ہے پھر تیسرے درجہ کا کیا مذکور علامات دق کے نبض نبض صلب متواتر ضعیف ہوتی ہو اور ایک ہی کیفیت پر ثابت رہتی ہو لمس مدقوق کا ایسا ہوتا ہو کہ ابتدا مین جو ہاتھ بدن پر رکھا جائے تو حرارت سوزش سے کمتر گرمی محسوس ہوتی ہو خواہ اور کوئی حرارت جو دیگر اخلاط مین مشتعل ہو اُن سے بھی مدقوق کے بدن کی گرمی کم معلوم ہوتی ہو جب ہاتھ تھوڑی دیر تک رکھا رہے حرارت کا ظہور بقوت اور لذع ہوتا ہو اور ساعت بساعت بڑھتی جاتی ہو سب مقام سے زیادہ گرمی اس تپ مین جہان عروق اور شرائین ہین ہوتی ہے اور اُن بیمارون کی حرارت متشابہ اور یکسان ہر وقت رہتی ہو لیکن جسوقت معدہ مین غذا پہونچی ہو حرارت مین ترقی اور التہابگی پیدا ہو کر شدت ہو جاتی ہے اور نبض قوی اور عظیم ہو جاتی ہے ایسے خوف سے بعض جہال اطبا مدقوق کو غذا سے منع کرتے ہین اور بہت جلد بیمارون کو ہلاکت مین ڈالتے ہین دق کی حرارت بڑھنے کی مثال بعد غذا کے ایسی ہی جیسے چراغ کی روشنی تیل ڈالنے سے بڑھجاتی ہے خواہ دیگ کی گرمی پانی چھڑکنے سے زیادہ ہو اور یہ علامت یعنی شدت حرارت بعد غذا کے پیدا ہونے کی علامات قویہ مین سے ہو۔ غذا سے سب قسم کی حمیات اور خصوصاً دق مین یہ بھڑک پیدا ہوتی ہو مگر واجب نہین ہے کہ یہ بھڑک ضرور پیدا ہو اگرچہ اضطراب حرکات کا واسطے طبیعت کے ضرور ہے۔ دق مین یہ بھڑک ایسی نہین ہے جو اور حمیات مین بعد انقضاء غذا کے پیدا ہوتی ہو اور نہ بطور دورہ معینہ کے یہ اشتعال دق مین ہوتا ہے بلکہ جسوقت غذا کا استعمال ہوا اُسیوقت یہ بھڑک پیدا ہوتی ہے۔ دق کا مریض جسقدر حرارت اُس کے بدن مین ہوتی ہو

اُسپر آگاہ نہیں ہوتا ہے اسلیئے کہ اُس کی حرارت ایسی ہوتی ہے کہ اُسکا خوگر ہو جاتا ہے اور گویا عضو کا مزاج اصلی وہی ہو جاتا ہے اور کتاب اول مین خوبی بیان
ہو چکا ہے کہ ایسی حرارت جسکی خوگری ہو جائے اُسکا کیا حال ہے مگر اُس مریض کو بفقط بعد غذا کھانے کے حال اُس حرارت کا معلوم ہوتا ہے اس لیے
کہ اسوقت اس حرارت کا اشتداد ہوتا ہے حمی یوم کا منتقل ہونا بطرف دق کے اُس کی یہ بھی ایک دلیل ہے کہ تیسرے دن حرارت زیادہ اور
اکثر بارہ گھنٹے کے بعد تپ مین انحطاط ہو اور اگر حمی یوم بارہ گھنٹے سے تجاوز کر جائے اور تیسرے دن تک برابر رہے اور شدت کرے پھر اسکو ضرور دق
جاننا چاہیئے دق کا مرکب ہونا اور حمیات کیساتھ اُس کی علامت یہ ہے کہ جب تپ اُتر جائے اُس کے بعد حرارت یا بسبب بعد آخر انحطاط کی باقی رہے
اور بعد زمانہ عرق بہا ہونے کے بھی حرارت باقی رہے اور ذبول اور طاقت بھی زیادہ ہو جیسے اس دق کا خاصہ ہے اور براز اور بول مین دہنیت
پیدا ہو اگر ظاہر مین نوحمی دق پیدا ہوا اور پوشیدہ کوئی اور تپ بھی ہو اُس کی شناخت یہ ہے کہ نبض مین بروقت ابتدائے نوبت کے انقباض واقع
ہو جس کے معنی اوپر بیان ہو چکے اسلیئے کہ انقباض حمی دق مین نہین ہوتا یہ بھی ضرور جاننا چاہیئے کہ اکثر جو تپ دق بذریعہ معدہ کے پیدا ہوتی
ہے یعنی پہلی حرارت معدہ مین پیدا ہوکر قلب مین سرایت کرے اور دق پیدا ہو تو ایسی دق مین مزاج کبد بھی فاسد ہو جاتا ہے بوجہ قرب معدہ کے
اور تہیج قدم اور منھ پر بھی پیدا ہوتا ہے علامات ذبول کے جسوقت حمی دق مرتبہ ذبول کو پہونچے صلابت نبض کی اور ضعف اور صغر اور تواتر
بڑھ جاتا ہے خصوصاً اگر دق مین پڑنے کا سبب ایسے ورام ہون جو تحلل ہو سکین اُسوقت نبض مین تواتر اور بھی زیادہ ہوتا ہے اور اسیطرح سرعت بھی
بڑھجاتی ہے اور نبض کی وہ قسم ہو جاتی ہے جسے ذنب الفار کہتے ہین اگر بہت پینے شراب حار کے درجہ ذبول مع ورم کے پیدا ہوا ہو نبض کی قسم بدنی
ذنب الفار کی مسلی ہو جائے گی اور ذبول کے اعراض زیادہ شدید نہین ہونگے اسلیئے کہ اسمین اسقدر مہلت نہین ہوتی اور پیشاب مین چکنی اور چھلکے چھلکے
سے پیدا ہون گے اور آنکھ اندر کو بیٹھنے لگے گی جسوقت ذبول انتہا کو پہونچے آنکھیں بالکل بیٹھ جائین گی اور براز خشک مثل مینگنی کے ہوا کریگا اور
ہر ایک عضو کی ہڈیون کے سرے اونچے ہو جائین گے خصوصاً چہرے کی ہڈیان بالکل نمودار ہو جائین گی اور دونون کنپٹیان بیٹھ جائین گی اور
کھال پیشانی کی کھچ جائے گی رونق جلد کی جاتی رہیگی ایسا معلوم ہوگا کہ چہرہ غبار آلودہ ہے اور آفتاب نے جلاکر خشک کر دیا ہے پلکون پر ایسا بوجھ
ہو جائے گا کہ اُٹھ نہ سکین گی آنکھ ایسی ہو جائے گی جیسے نیند بھری ہوئی اور بند رہیگی حالانکہ نیند نہ آئے گی ناک کی بڑی پتلی ہو جائے گی اور
بال بڑھ جائین گے جو بہت بڑے ہین گے پیٹ ایسا دبلا ہوگا کہ پیٹھ سے ملجائیگا گویا ایک خشک جلد کھنچکر دونون جلدین ایک ہو جائین گی اور اُسکے
ساتھ سینہ کی بھی جلد کھچ جائے گی پھر جسوقت ناخن ٹیڑھے ہو کر مثل قوس کے ہو جائین مرتبہ ذبول کا تمام ہوا اور تفتت کا مرتبہ آگیا جب اس مرتبہ کو
پہونچے تو غضروف پگھلنے لگتے ہین پھر اُس کے اچھے ہونے کی اُمید نہین ہے علاج دق کا تبرید اور ترطیب سے ہوتا ہے منضج اور مسہل کی اسمین
ضرورت نہین اور ہر ایک تبرید اور ترطیب اپنے اسباب کی موجودگی سے تمام ہوتی ہے اور اپنے ضد کے اسباب کے دور ہونے سے کبھی سبب ایک کا
واسطے دوسرے فائدہ کے ضد ہوتا ہے مثلاً سبب تبرید کا کہ وہ سبب تخفیف کا بھی سبب ہے اور تخفیف ضد ہے ترطیب کی جیسے قرص کافور یا قرص طباشیر
وغیرہ سے تبرید کرنی اس سے یبس بھی پیدا ہوتا ہے کبھی سبب ترطیب کا بھی بعینہ سبب تسخین اور حرارت کا ہوتا ہے اور یہ ضد تبرید کی ہے جیسے شراب
پلانا کہ اُس سے ترطیب حاصل ہوتی ہے مگر حرارت بھی پیدا ہوتی ہے لہذا اسکے معالجہ مین اس امر کی رعایت کرنی چاہیئے کہ ایک تبرید دوسرے کی
ضد واقع ہو اور اگر تبرید قوی کی حاجت ہو اور کوئی چیز بارد ایسی میسر نہ ہو جو خالی از یبوست ہو اسکے ساتھ خواہ اس سے پہلے یا پیچھے ایسی چیز
دینی چاہیئے جسمین قوت ترطیب کی بھی ہو یا اگر حاجت ترطیب قوی کی ہو جسمین بہت جلد ترطیب حاصل ہو جیسے ماء اللحم یا شراب لیس وجب ہو
کہ اُسکے ساتھ خواہ پہلے یا پیچھے ایسی چیزین جسمین قوت تبرید کی ہو بھی دینی چاہئین اگر سبب دق کا کوئی ورم خواہ کسی عضو اندرونی کا ہو اُسکا

علاج جیسے واجب ہو جسکو ت پسند ہو کہ اپنی تدبیر علاجی کو مختلف طریقون سے مرکب کرے کہ ہر ایک طریقہ مناسب حال محموم کے یقینا ہو تو اُس شخص پر واجب
ہے کہ شروع معالجہ کا اسطرح پر کرے کہ تڑکے علی الصباح مریض کو قرص کافور وغیرہ مع سکنجبین کے پلائے اور بعد طلوع آفتاب کے آش جو کو
مع ... ان میں لیکنے کی غلہ سے اگر مریض سرطان کا استعمال ناپسند نہ کرتا ہو اور مکروہ نہ جانتا ہو یا آش جو مع جلاب یا آب انار کے پلائین اور سوتے
وقت تمام کو لعاب اسبغول کا استعمال کرائے اگر کوئی مانع از قسم ضعف معدہ وغیرہ کے نہ ہو۔ تدبیر بارد کا بیان حمی محرقہ مین بخوبی ہو چکا ہے اور ٹھنڈی
تر کاریون کا بھی استعمال کرانا چاہیئے۔ قرص کافور کا بھی استعمال مناسب ہے اور ضمادات باردہ اور ملنے کی چیزین سرد مزاج کی جو قلب اور جگر پر رکھی جائین
اور ہوائے مکان کی تبرید حتی کہ جاڑون مین بھی کرنی چاہیئے اگر بوجہ ضعف کے متحمل ہوائے سرد کا نہ ہو تو ایک چادر اُڑھا دینی چاہیئے اسواسطے کہ ہوا کی
تدبیر دق کے واسطے بہت افضل ہے۔ صندل مین رنگے ہوئے کپڑے خواہ کافور مین اُسکو بچھانے چاہیئین نطخہ جسمین گلاب کافور صندل پڑا ہو اور
فواکہ سرد اور شاہسفرم وغیرہ کی مثل جس پر گلاب چھڑکا ہو استعمال کرنا چاہیئے اور بخارات نکالنا بذریعہ عرق اور حمام کے کرنا چاہیئے کہ بوقت برآمد ہونے عرق کے
حمام مین سکنجبین اور زیادہ ضماد سرد کا لگانا اُن اعضا پر جو قریب اعضائے تنفس کے ہین جائز نہین ہے کہ ایسی تدبیر کبھی نفس اور صوت کو ضرر عظیم ہو پہنچاتی ہے
واجب ہے کہ میل خاطر مریض کا بطرف راحت اور آسایش اور نوم اور خوشی کے رہے اور جس سے غصہ یا حزن یا غم پیدا ہو اس سے اور بھوک اور
پیاس سے بچانا چاہیئے۔ ضماد سرد جس کا استعمال مدقوق کے واسطے مناسب ہے اُسکا خوشبو ہونا ضرور ہے اسلیئے کہ خوشبو ضماد کا نفع زیادہ ہے
خصوصًا سینہ پر اور متصل سینہ کے اور اُسکا سرد بالفعل ہونا بھی برف وغیرہ سے واجب ہے مگر چاہیئے کہ اُن مین اجزائے قابضہ شریک نہون
اس لیئے کہ قبض جسطرح تخفیف پیدا کرتا ہے نفوذ کو قوت دوا کے مانع بھی ہوتا ہے اور ضماد کو جلد بدل دینا بھی واجب ہے اتنی دیر تک باقی رہے کہ اسمین
گرمی آجائے اور عارضی گرمی سے بدن اور قلب مین حرارت پیدا ہوئے ضماد مین اس بات کی بھی رعایت رہے کہ زیادہ تبرید نہ ہو اسلیئے کہ
اگر تبرید شدید پیدا کرے گا دور نہین کہ عضو مین ضعف آجائے یا اگر قریب اعضائے تنفس کے ہو گا دور نہین کہ حجاب وغیرہ مین تخدیر پیدا کرکے
تو سانس برآمد نفس کو منع کرے۔ تدبیر ایسی کہ جس سے ترطیب پیدا ہو غذائے لبنی سے بھی ہوتی ہے اور فواکہ سے بھی اور آبزن اور مرطبات
یعنی ملنے کی چیزین اور ضمادات اور نشوقات یعنی سونگھنے کی چیزون اور سعوط اور راحت اور آسایش سے بھی ہوتی ہے اور اب ہم بھی ترطیب
حاصل ہوتی ہے اور یہ سبزہ کا بیان ترطیب پیدا کرنے والی سب چیزین از قسم غذا کی ہین خواہ اُنپر غذائیت غالب ہے جیسے آب جو مین سرطان
اگر بجنسہ زمین بجہت شرکت سرطان کے سرد اور مرطب ہو گا مگر سرطان کے اوپر کے جلد وغیرہ اُتھا ڈالنا ضرور ہے اور سرد پانی اور نمک خیر ین
اور خاکستر سے اُنکو خوب دھونا چاہیئے تین مرتبہ خواہ زیادہ تاکہ خوب صاف ہو جائے اور زہومت یعنی بوئے ناخوش خواہ شحم وغیرہ جو کچھ ہو سب نکل
جائے بعد ازان آب شعیر مین پکانا چاہیئے۔ خواہ مادہ گاؤ کے دودھ کی چھاچھ مین لیلنے پتلے دہی مین خواہ عصارہ بقولات مشہور کے جواوپر اور حیات
کے بیان مین مذکور ہو چکے خواہ لعاب اسبغول کہ یہ بھی مرطب ہے۔ سرکہ مین تخفیف شدید ہے اور قوت تحلیل کی بھی زیادہ ہے اسلیئے استعمال دونون
فائدے کے لیئے ضرور ہے مگر بہت سا پانی خواہ اور مرطبات لعابیہ ملا کر ملانا چاہیئے۔ گدہی کا دودھ گمان غالب ہے کہ باوجود ترطیب کے تبرید بھی پیدا
کرے تا اینکہ ایک گروہ اطبائے مادہ گاؤ کے دہی پر اسکو فضیلت دی ہے مگر اسی مریض کو مادہ خر کا دودھ موافق ہوتا ہے کہ سوائے دق کے
کوئی اور تپ خلطی مین مبتلا نہو اور نہ کوئی ایسا مادہ یا خلط اُس کے بدن مین ہو جو عفونت پر آمادہ ہو پھر اگر دودھ پلانے کی سلامتی مسلم ہو تو اُس کے کھٹے
ہو جانے اور معدہ مین دہی بنجانے کا بچاؤ ضرور کرنا چاہیئے شکر کا استعمال اُسکے ہمراہ اس ضرر کو دفع کرتا ہے اگر دودھ پلانے سے کسی عفونت کا
خوف ہوا ہو تو نرمی اُسکا اسہال کر دینا چاہیئے۔ اور اجزائے مسہل سے اگر خوف زیادہ ہونے عفونت کا ہو چند روز تک ٹھہر جانا مناسب ہے اور قرص

کافور خواہ اقراص طباشیر سے علاج کرنا چاہیئے اور آب فواکہ کا استعمال جاری ہے بعد ازاں پھر از سر نو وہی سماقیہ جس سے خوف عفونت کا پیدا ہوا تھا اور
اب اطمینان ہوگیا کرنا چاہیئے جو دوائیں تبرید محض کرتی ہیں اُن میں ترطیب مطلق نہیں ہے جیسے قرص کافور یا قرص سپید علاوہ اُن کے یہ قرص بھی بکار آمد ہے طباشیر
گل ارمنی ہر واحد چار درم گل سرخ چھ درم تخم خرفہ تخم خیار تخم کدو کہربا ہر واحد تین درم ان اجزا سے قرص طیار ہوں مقدار شربت دو درم ہو اور یہ قرص بہت
ہی عمدہ ہے ایضاً قریب بادل بارتنگ نشاستہ صمغ عربی کثیرا ہر واحد تین درم گل ارمنی طباشیر ہر واحد چار درم خشخاش پانچ درم گلسرخ تخم کدو تخم خیار
تخم خرفہ ہر واحد چھ درم ہیدانہ مقشر تخم خربزہ و ککڑی کے بیج ہر واحد سات درم رب السوس دس درم لعاب بہیدانہ میں گوندھ کر قرص طیار کریں مروخات اور
طلا اور ضمادات مبردہ اور نشوقات اور سعوطات مبردہ اُن کا بیان کتاب ثالث میں ہو چکا ہے سب سے بہتر وہ مروخات ہیں جنمیں روغن کدو اور خشخاش
اور نیلوفر اور بید سادہ اور بنفشہ پڑتا ہو بچھاون اور فرش خواب مریض مدقوق کے ایسی چاہیئں کہ پھسلتے ہوں اور پاؤں اُن پر ٹھہر نہ سکے جیسے کسی
چمڑے سے بنائی جائیں کہ جسمیں گلاب خواہ کتان یعنی السی چھڑکی ہو جیسے طبرستان میں بنائے جاتے ہیں اور اُس کے اندر بجائے روئی کے ریشہ
کتان محلوق یعنی دُھنی ہوئی بھرے جائیں اور ہر روز بدل جایا کریں خواہ بچھاون چمڑے کے ہوں کہ اُن کے اندر پانی بھرا رہے جیسے مشک اور
پکھال وغیرہ مگر اُن کی وضع ایسی ہو کہ پانی پھیلا رہے اور یکجا نہ ہو سکے جیسے لحاف وغیرہ میں لیے ڈورے ڈالتے ہیں کہ روئی سمٹنے نہیں
پاتی اور فرش کی جگہ قریب پانی اور چشموں کی ہو اور نیچے بچھونے کے سرد تر درختوں کے پتے مثل بید خواہ حی العالم کے اور ترکاری کی چیزیں
اور پھول بھی سرد مزاج کے جیسے گلاب وغیرہ اور تیلی تیلی ڈالیاں انگور کی اور مثل اُسکے بیان ادویہ کا جن سے مدقوق کے مزاج میں
ترطیب پیدا ہو جن دواؤں سے ترطیب اور تبرید دونوں پیدا ہوتی ہیں اُن کا بیان تو اوپر ہو چکا اب طریقہ استعمال دودھ اور چھاچھ جسکا
مکھن نکال لیا ہو اُسکا طریقہ خواہ استعمال آب زن اور حمام اور استعمال مروخات اور تیل کی مالش اور طلا وغیرہ تمام تدابیر میں کلام باقی ہے دودھ
کے پلانے کا طریقہ باب سل اور سبب معدہ میں ذرا بیان ہو چکا اُسے قانون کلی سمجھکر اُس پر کاربند ہونا چاہیئے کوئی دودھ بعد عورت کے
دودھ کے مقابلہ گدھی کے دودھ کا نہیں کر سکتا ہے اور اُس کے بعد دودھ بکری کا ہے لیکن اُس کے چرنے کیواسطے سرد تر گھاس اور
ترکاری بھی ایسے مزاج کی تجویز کرنی چاہیئے اور جس طرح یہ چیزیں توڑی جائیں ویسی ہی تازہ اور تر کھلائی جائیں یہ سب قسمیں دودھ کی خصوصاً
شیر مادہ خر دق کو زائل کر دیتی ہیں اور دودھ پر اور کوئی چیز مقدم نہیں کیجاتی جبتک کوئی مانع از عفونت موجود و خواہ عفونت متوقعہ بہ نسبت کسی
مادہ کے ہو استعمال میں دودھ کے ابتدائے دق کے انتہا تک برابر فائدہ مترتب ہوتا ہے اور عورتوں کا دودھ بطور رضاع کے جیسے لڑکے
پستان سے پیتا ہے اسطرح پلانا چاہیئے اور چھاچھ پلانے کا طریقہ بھی دودھ کے پلانے کے قریب ہے مناسب ہو کہ دس درم سے شروع
کر کے تیس درم خواہ اس سے زیادہ تک بڑھاویں اگر قوت ہضم کی ہو اور قرص جنسے تبرید حاصل ہوتی ہے اُن کا بھی دودھ چھاچھ میں
شریک کر دینا جائز ہے اور جو وزن ابتدائی دس درم کا مذکور ہے خواہ تیس درم کا انتہائے وزن لکھا ہے اُس سے کم و بیش بھی کرنا ممکن ہو بشرطیکہ
قوت مریض میں باقی ہو اور ہضم بھی ہو سکے اور آب زن کے لیے افضل ہو جو شیر گرم ہو اور اُس میں زیادہ گرمی نہ ہو اور بانیمہ اُس میں اثر اعتدال اور خشکی
بارد رطب کا ہو اور اُس کے استعمال سے بدن میں سیلن خواہ تری بھی نہ آنے پائے چہ جا کہ پسینا برآمد ہونے کی نوبت آئے اور نہ آب زن سے بخار
گرم اُٹھے اور اگر آب زن ٹھنڈا کرنے کا کوئی مانع ہو تو اُسے گرم کو اختیار کرنا جائز نہیں ہے مگر ضعف بدن مریض کا سرد آب زن کے استعمال کا
مانع ہوتا ہے اور ابتدائے دق میں فقط آب زن سرد سے شفا حاصل ہوتی ہے اور بحالت ضعف بدن کے آب زن سرد سے شفا ہوتی ہے مگر
تھوڑی سی برودت مدقوق کے مزاج میں پیدا کرتا ہے جس کی اصلاح آسانی سے ہو سکتی ہے اور اگر ضعف بدن میں زیادہ ہو ابتدائے دق

میں بھی خوف اس بات کا ہوتا ہے کہ سرد آبزن سے دق شیخوخت میں نہ پڑ جائے مگر یہ بات کمتر ہوتی ہے اور اگر دق شیخوخت پیدا ہو بھی جائے
تب بھی بہ نسبت دق کے موت اسمیں دیر میں آتی ہے اور ایک مدت تک زندہ رہتا ہے اکثر یہی مناسب ہوتا ہے کہ مدقوق کی ایسی دوا کریں
کہ انجام میں اسکو دق شیخوخت عارض ہو آبزن کرنے کی جو تدبیر باقی رہی صواب اسی تدبیر میں ہے کہ کسیقدر گرم آبزن سے ابتدا کریں اور رفتہ رفتہ
اتنا بارد آبزن کریں جسکی برودت معتدل ہو اور تحمل اسکا ہو سکے کہ اس آہستگی سے بدن قابل سرد پانی کی برداشت کا ہو جاتا ہے اسواسطے کہ
تکلیف اور الم اسیوقت ہوتا ہے کہ دفعۃً مخالف مزاج کے کوئی چیز مستعمل ہو۔ ایضاً چونکہ بدن گرم پانی سے ایک تازگی اور توانائی ایسی پاتا ہے
کہ اس توانائی کی جہت سے متحمل سرد پانی کا ہو جاتا ہے اگر تمام دن میں تین مرتبہ آبزن کیا جائے تو بہتر ہو ورے استعمال آبزن کا آسانی کرنا چاہیئے
تاکہ قوت ساقط نہ ہو جائے اور آب جو کا استعمال آبزن سے پہلے دو گھنٹے بہتر ہے اور اگر بدن پر واسطے کھولنے مسامات کے دودھ دینے کے
بعد پہلے آبزن کریں اور پھر آب جو وغیرہ پلائیں بعد اسکے تھوڑی دیر صبر کر کے پھر آبزن کا استعمال کریں تاکہ غذا تمام بدن میں پھیل جائے
یہ طریقہ بہت اچھا ہے اور بعد آبزن اور حمام کے استعمال مالش کا ایسے تیل سے جو تبرید اور ترطیب کریں مناسب ہے جیسے روغن بنفشہ خصوصاً
اگر روغن بنفشہ روغن کدو میں بنایا جائے اسیطرح روغن کدو اور نیلوفر اور اگر بعد آبزن گرم کے انتقال ایسے آبزن کی طرف کریں جو مائل بہ اندک برودت
ہو اور اس برودت کا تحمل بھی ہو سکے بعد اسکے مالش تیل کی کریں یہ بھی اچھا ہے اور اگر پہلے تیل کی مالش کریں اس کے بعد آبزن نہایت سرد
کا استعمال کریں جب بھی اچھا ہے مگر سرد پانی میں داخل ہونا بقدر برداشت کے چاہیئے اور رفتہ رفتہ اس تدبیر کو کرنا کچھ مضر نہیں ہے اس تدبیر کا عمدہ
وقت یہی ہے کہ بعد ہضم طعام کے واقع ہو۔ اگر ممکن ہو کہ بعد گرم آبزن کرنے کے دفعۃً آب سرد میں غوطہ لگائیں علاج کی راہ سے یہ طریقہ بہت
کامل ہے اور اندیشہ ضرر کا اسمیں شدید ہے اور آسانی سے سرد پانی مریض کے بدن پر گرانا بہ نسبت غوطہ لگانے کے خطرناک کم ہے مگر منفعت بھی اسمیں
کم ہے جو پانی مدقوق کے بدن پر ڈالا جائے اسکی برودت اتنی ہو جیسے گرمیوں کا پانی سرد ہوتا ہے کہ اسکی سردی نہ بہت گرم اور نہایت سرد کے بیچ
میں ہوتی ہے اگر خالص دودھ کا دوہنا اسکے بدن پر بشرطیکہ ضعیف نہو خواہ گرم پانی ملا کر دودھ میں اگر ضعیف ہو مقدم کر کے بعد اس کے استعمال
آبزن کا کیا جائے یہ بھی بہتر ہے اسلیئے کہ دودھ دوہنا بدن پر ترطیب زیادہ کرتا ہے دودھ عمدہ جو قابل دوہنے کے بدن پر ہو وہی ہے جنکو دودھ میں
بجواہر لکھے گئے ضرور ہے کہ پستان سے بدن پر دوہے جائیں مناسب ہے کہ سرد تیلوں کی مالش بعد کل بدن اور مفاصل پر کر کے رات اسیطرح
پر سویا کریں۔ حمام میں اس مریض کے داخل ہونے کی اجازت نہیں دیجا سکتی ہے لیکن اگر اتنی گرمی نہو کہ پسینا آجائے خواہ اور کسی طرح کی گرمی بدن
میں پیدا کرے اور ٹھنڈی سانس کی طرف بدل نہ دے۔ اس حمام میں جانا کچھ مضر نہیں وہ حمام ایسا ہونا چاہیئے کہ پانی تو اسکا گرم ہو اور ہوا
اس کی گرم نہ ہو اور پانی کی گرمی بھی اتنی ہو کہ وہ نہ بہت گرم اور مسامات میں نفوذ کر جائے ایذا نہ دے اور نہ پسینا نکالے اور اگر اسکے بدن میں کوئی مادہ
ایسا نہو جو آمادہ عفونت ہو خصوصاً اگر ایسا مادہ ہو اور ہضم طعام نہ ہوا ہو جب بھی استعمال حمام جائز ہے بلکہ استعمال حمام کا اسوقت جائز ہے کہ غذا
ہضم شدہ کا بدن میں پھیلنے کا وقت ہو اور پھر حمام میں جا کر زیادہ ٹھہرنا نہ چاہیئے بلکہ جلد اس سے نکل آئے اور بعد نکلنے کے حمام سے کوئی چیز
ترطیب کرنیوالی پتلی غذاؤں میں سے مثل حریرے وغیرہ کے کھائے جو اسکو ضرر نہ کرے جیسے وہ چیزیں کہ جو اور دودھ سے بنائی جاتی
ہیں اگر حمام میں اسکو پیاس معلوم ہو اس کی تسکین آب جو خواہ دہی کے توڑ خواہ گدھی کے دودھ پینے سے کرے۔ ان بیماروں کا حمام میں
داخل کرنا اور پھر حمام سے ان کو نکالنا اسیطرح چاہیئے کہ ان کو آنے جانے میں کسی طرح کی مشقت اور تعب زیادہ روی سے نہ پہونچے اسکو ہم نے
چند مقامات میں بیان کیا ہے اور کچھ دوبارہ یہاں بھی بیان کرتے ہیں۔ مناسب ہے کہ مدقوق کو حمام میں عماری دار سواری پر بٹھاویں جس میں

بچھونے نرم بچھے ہوں اور بے تکان لیجائیں تا اُنکے سامنے بیت اول حمام کے ہو بخیں اُسکے بعد ایسا بچھونا جو نرم ہو اُسپر اُتار لیں جو حمام میں لیجانے کے لائق ہوں بیت اول خواہ بیت وسط میں اُس کے کپڑے اُتار لیں مگر خیال رہے کہ یہ دونوں مقام بہت گرم نہ ہوں اور ان دونوں مقام میں سے کسی جگہ اس سے زیادہ نہ ٹھہرائیں جو زمانہ عماری سے اُتارنے میں نرم بچھونے تک درکار ہو اور اُسکے بعد چند نفس وہ ٹھہرنے دیں خواہ جتنا زمانہ کپڑے اُتارنے میں درکار ہو بعد اُسکے تیسرے درجہ میں حمام کے داخل ہوں اُس کی گرمی بہی زیادہ نہونی چاہیے اُس درجہ میں اسکو اتنا ٹھہرائیں جتنی دیر میں آبزن کا تحمل کر سکتا ہو یہ تدبیر الطبائے تجربہ کی ہے مگر مجھے پسند یہ ہو کہ اُس کا آبزن درجہ اوسط میں باعتدال کیا جائے اسلیے کہ تیسرا درجہ غالباً حرارت شدیدہ سے کمتر خالی ہوتا ہے جب آبزن سے فراغت ملے ایک رومال اُسکے بدن پر رکھیں یا ایسا کپڑا جسکے دو کڑے ہوں بدن پر اوڑہا کر اُسی نرم بستر پر لٹا کر پھر عماری میں سوار کریں اور پسینے کو رومال وغیرہ سے پونچھیں پھر روغن بنفشہ وغیرہ کی مالش کر کے غذا دیں تغذیہ اصحاب دق کا غذا اُن لوگوں کو بدفعات دینی چاہیے ایک ہی مرتبہ پیٹ بھر کے نہ کھلانا چاہیے عمدہ غذا آبجو خواہ جو یا گیہوں کی روٹی جو سرد پانی میں بھگوئی ہوئی ہوں یا دودھ جو اوپر مذکور ہو چکا بشرطیکہ مانع مذکور موجود نہو اور بہا بچہ گائے کی اسمین غذائیت زیادہ ہے اور مونگ ورلدو سے بھی غذا ہو سکتی ہے اور فواکہ میں تربوز ہندی مناسب ہو اگر توجہ اور رغبت طبیعت کی پوری دریافت ہو پھر کھلانا پنیر کا کچھ مضر نہیں ہو مگر اسمیں نمک نہ ڈالیں اور اگر قوت ضعیف ہو تو شوربا زیرباجہ جو بشرکت سرکہ کے پختہ کیا جاتا ہے دینا چاہیے اور اُس گوشت سے خوشبو کریں کہ پکتے وقت اسمیں ڈالدیں اور شوربا دراج اور تیہو کے گوشت کا بنائیں اور کبھی شراب رقیق پلانے کی بھی حاجت ہوتی ہو جسمین پانی زیادہ ملا ہو اور کبھی مصوصات یعنی شوربائے ترش جو گوشت سے دراج اور تیہو اور چکور اور چوزہ ہائے مرغ کے پختہ کریں جو منات ملا کر اور طعام ترش یعنی گوشت غلیظ جو سرکہ میں پکایا جائے خواہ قریض یعنی گوشت جو خالص سرکہ میں پختہ کریں اُن کو نافع ہوتا ہو اور مقوی بھی ہو ایسے وقت اور کبھی بدن استعمال ماء اللحم کی شراب فواکہ کے ہمراہ چارہ نہیں ہوتا مگر فواکہ سرد مزاج اور ترش ہونی چاہئیں خواہ زردی نیمبرشت کی ضرورت ہوتی ہے اگر ضعف کو زمانہ زیادہ گذر جائے اور غشی کی نوبت پہونچے اسوقت ماء اللحم جو بزغالہ کی پسلیوں سے طیار ہو دینا چاہیے کہ بہت جلد قوت پیدا کریگا اور یہ ماء اللحم اسطرح بنائیں کہ اسکی پسلیوں کو قدرے نمک سے صاف کر کے ہموزن اُس کے آب سیب ملائیں اور دسواں حصہ شراب ریحانی داخل کر کے نیم گرم پلائیں سرد پانی جسکی برودت زیادہ نہو اُس کے پینے میں خوف نہیں ہو مگر اینکہ کوئی مانع ہو اور یہ مانع یا تو ورم ہو جو شراسیف کے نیچے کسی جگہ ہو۔ خواہ بدن میں کیموسات ردی متعفن ہوں یا کیموسات خام اور چونکہ دونوں قسم کی کیموسات محتاج نضج کے ہیں اور آب سرد مانع نضج کا ہوتا ہے اس لیے اُسکا استعمال ایسے وقت ممنوع ہے جبتک علامات نضج کے ظاہر نہ ہوں اور بعد ظہور علامات نضج کے خوف استعمال میں آب سرد کے کم ہے اسطرح استعمال آب سرد کا ناجائز ہے اگر سام سے انتقال بطرف دق کے ہوا ور اس صورت میں ممانعت آب سرد کی زیادہ تر مناسب ہو کہ دق جب بعد امراض مضعف قوت کے اور قوت کی مرخی اور سست کرنیوالے امراض کے پیدا ہوتی ہو اور گوشت اور استخوان کے لاغر کرنیوالی امراض سے منتقل ہوتی ہو اسوقت ضعف شدید قوت میں ہوتا ہو پھر اگر دق کا ورود زمانہ ضعف میں ہوا ور اُسی زمانہ میں سرد پانی کا بھی استعمال ہو فوراً دوسری قسم دق کی یعنی دق شیخوخت پیدا ہو جاتی ہے اور یہ قسم یبس اور خشکی میں تو مثل تپ دق کے ہے مگر حرارت اور برودت میں اُس کی مخالف ہو اور اُسکا نام دق الہرم بھی رکھتے ہیں اور یہ مرض نہایت سخت ہو کہ اسمیں قوت غریزی کا بالکل بطلان ہو جاتا ہے اسیطرح جس پانی میں برودت شدید اور بکثرت ہو اگر پیا جائے وہ بھی کبھی اسکو مضر ہوتا ہے اور اُن کے اعضا کی قوت غریزی باطل کر دیتا ہو اور بیشتر موت اُن کی بہت جلد استعمال سے آب سرد کے واقع ہوتی ہو خواہ اُن کو دوسری قسم کی دق میں

جسکا ابھی مذکور ہوا ہے ڈال دیتا ہے۔ **تدارک اُن احوال کا جو دق کے تابع ہوتے ہین۔** منجملہ اُن چیزون کے غشی ہے اور اسکی تدبیر غذائی اوپر بیان کی گئی از آنجملہ اسہال بھی ہے اُسکا معالجہ بہت ضرور ہے جلد تر اُسکا تدارک کرنا چاہیئے کہ اسمین اندیشہ بڑا ہے اول معالجہ اسکا یہ ہے کہ اُن کی غذا سویق حب الرمان اور تفاح سے مقرر کرنی چاہیئے یا اُن کے آش جو مین بھنا ہوا جو ملانا چاہیئے خواہ گوندیا مسور یا بنبرشہ جسکا طبیخ مکرر ہو کھلانا چاہیئے خواہ دودھ جسمین سنگریزے گرم کیئے ہوئے ڈالے گئے ہون خواہ رائبزی کے طور پر بنایا گیا ہو کہ اُس کی ماہیت بالکل جاتی رہی ہو خصوصاً ایاجہ بکیاتھ بہت مفید ہے اور یہ قرص نافع ہے گل ارمنی یا پخدرم شاہ بلوط ہر یا ن گل سُرخ ہر واحد چار درم طباشیر کہربا ہر واحد تین درم تخم حماض مقشر دانہ زرشک ہر ایک چھ درم آب بہی مین قرص بنائین اور امرود کا پانی نچوڑ کر صمغ دم اُسکے ساتھ پین اور سوتے وقت اسبغول بھنا ہوا پھانکنا چاہیئے اسیطرح سفوف طباشیر جسمین تھوڑی سی مقل کی شرکت ہو بہت نافع ہے اگر اسہال منجر بہ سحج یعنی خراش امعا ہو جائے جو حصہ اول کتاب ثالث مین مذکور ہوئے اُن کے ذریعہ سے علاج کرنا چاہیئے **دق شیخوخت** عادت طبیبون کی جاری ہے کہ بعد حمی دق کے شیخوخت کو بیان کرتے ہین ہم بھی اسی طریقہ معتاد پر چلتے ہین۔ دق شیخوخت کی معنی یہ ہین کہ مزاج پر خشکی غالب آجائے اور تپ نہو اور حرارت اور برودت مین اعتدال ہو مگر یہ بات کمتر ہوتی ہے اور کبھی برودت غالب آتی ہے اس حالت کا نام دق شیخوخت اور دق ہرم ہے اسواسطے کہ بدن مین خلاف سن شیخ کے ذبول اور یبس اسوقت عارض ہوتا ہے جبکا سن زیادہ ہو بہ نسبت جوان کے وہ اس مرض مین زیادہ مبتلا ہوتا ہے اور جوان لڑکون کی بہ نسبت زیادہ اس مرض مین گرفتار رہتا ہے علاوہ یہ ہے کہ کبھی جوان اور لڑکون کو بھی یہ دق عارض ہوتی ہے جس سبب سے یہ دق عارض ہوتی ہے یا برودت ہے جو بدن پر غالب آجائے بر وقت ضعف بدن کے پس قوت غاذیہ کو اپنی پوری فعل سے منع کرے جیسے آخر عمر مین خود بخود یہ بات پیدا ہوتی ہے اور منجملہ اسباب برودت کے سرد پانی غیر وقت مین پینا خواہ بحالت ضعف بدن کے سرد پانی کا استعمال کرنا کہ اسوقت تپ بھی ہو جسوقت غذا نیم ہضم ہو جائے خواہ بعد اُس ریاضت کے جسنے تحلیل قوت کر کے تفتیح مسامات کی ہو اور حشا کو آب سرد کے کھینچنے پر دفعتاً آمادہ کیا ہو ایسے اوقات مین سرد پانی پینے سے یہ دق پیدا ہوتی ہے یا بخارات ردی سر قلب کی طرف صعود کرکے اُسکے مزاج کو سرد کر دین یا حرارت رطوبت کو تحلیل کر کے گھلادے اور حرارت غریزی بجھ جائے اور اُس کے بعد برودت اور خشکی غالب ہو کہ اسوقت بھی یہ دق پیدا ہوتی ہے کبھی زیادہ استفراغ کے بعد یہ دق پیدا ہوتی ہے کبھی اگر زیادہ تبرید اصحاب حمیات کی کیجائے اور بارد مشروب خواہ ضماد کا زیادہ استعمال ہو جب بھی یہ دق پیدا ہوتی ہے یہ مرض جسوقت محکم ہو جائے اور دیر تک ٹھہرے علاج پذیر نہین ہوتا اور اگر بعد استحکام کے اسکے دفع کرنیکا کوئی حیلہ ہوتا تو ہر آئینہ موت سے روکنے کا بھی کوئی حیلہ ضرور ہوتا **علامات** اس مرض کے بیمارون مین علامات ذبول اور خشونت کے جلد پیدا ہوتے ہین اور اشتعال حرارت اور التہاب اُن کے بدن مین نہین ہوتا بلکہ اکثر اُن کے ملمس سرد پائے جاتے ہین اور اُن کی نبض مثل مدقوق کے نہین ہوتی بلکہ اُن کی نبض صغیر بطی متفاوت ہوتی ہے مگر جسوقت ضعف شدید ہو جاتا ہے نبض مین تواتر پیدا ہوتا ہے خصوصاً جس شخص کو یہ مرض سرد پانی پینے سے عارض ہوا ہے اکثر حالات مین یہ لوگ مشابہ مشائخ کے ہوتے ہین **علاج دق شیخوخت کا** طبیب معالج اس مرض کا علاج جب تک مستحکم نہ ہوا ہو اُمید کرتا ہے کہ اسمین استحکام نہ ہو جائے اور بعد استحکام کے اس اُمید پر کرتا ہے کہ جلد ہلاکت نہ واقع ہو شفا اور صحت کی اُمید کسی حال مین نہین ہوتی۔ قاعدہ اُن کی معالجہ مین یہ ہے کہ تسخین اور ترطیب پیدا کیجائے۔ حمام ایک ذریعہ ترطیب کا ہے جیسا اوپر بیان ہوا مگر قبل ہضم غذا کے نہ کرنا چاہیئے کہ اگر بعد غذا کے استعمال حمام کا ہو گا قوت بہت جلد ساقط ہو جائیگی حقنہ کے ذریعہ سے بھی ترطیب حاصل ہوتی ہے ترکیب حقنہ کی یہ ہے کہ کلے پائے اور چنے گیہون جو بطور حریرہ کے پکائے گئے ہون اور

انجیر خشک اور گوکھرو بابونہ اجزائے حقنہ مین داخل ہون نصف رطل یہ اجزا اور دو اوقیہ روغن گنجد اور تھوڑا سا دہن البان ملاکر استعمال کرین دلک غذا
کے اوپر استعمال کرنا چاہیئے اور دودھ پستان سے پلانا اُن کو بہت فائدہ کرتا ہے شہد بھی نہایت درجہ اُنکو مفید ہے جیسے حمی دق مین نہایت مضر ہے اور جو
غذا کہ ترطیب پیدا کرے اور باسانی نافذ ہوجائے اور جلد پیٹ معدہ سے اُتر جائے اور اُسمین لزوجت نہو جیسے ماء اللحم یا زردی بیضہ نیمبرشت کی خواہ شراب
رقیق خوشبو تھوڑی سی ایسی چیزین بہت نافع ہین واسطے ترطیب کے جو تدبیر آبزن وغیرہ کی تپ دق مین بیان ہوئی اُنکی یہان بھی رعایت کرنی چاہیئے
ایسے اجزا ملاکر جو گرمی پیدا کرین اور خوشبو ہون اور ضمادات اور مروحات اور غذائین وغیرہ جن سے دونون فائدے حاصل ہون استعمال کرنی چاہئین ۔
حمیات وبا اور وہ حمی جو از قسم حمی وبائی ہین جیسے حمی جدری اور حصبہ حمی وبا ہوا مین ایسا تغیر پیدا ہونے سے جس کا بیان کلیات مین ہم کر چکے ہین عارض ہوتا ہے جیسا
پانی مین ہوتا ہے کہ پانی کی کیفیت کا استحالہ حرارت اور برودت کی طرف ہوجاتا ہے یا اسکی طبیعت ایسی متحیل ہوتی ہے کہ طعم اور لون اسکا بدل جاتا ہے اور
عفونت آجاتی ہے جیسے پانی متغیر اور بدبو اور متعفن ہوجاتا ہے اور یہ تغیر جسطرح پانی کو حالت بساطت مین نہین ہوتا بلکہ بسبب ملنے خبیث اجسام ارضی کے
جو خبیث ہوتے ہین اور پانی سے ملجاتے ہین اور مجموع کیواسطے کیفیت ردی پیدا کرتے ہین بیشتر یہ خرابی اس جہت سے ہوتی ہے کہ موضع جبلکی طرف
ہوا کمین بخارات ردی کدورت انگیز تی ہین اُن مقامات بعیدہ سے جن کے نالون کا پانی کہنہ درختون کے سایہ مین سڑ رہا ہے اور اجسام گندہ جنگ گاہ
مین پڑے ہوئے ہین یا اُن مقامات سے جہان مردے بوجہ بہلائے قتال کے خواہ للشئے کشتون کے غیر مدفون ہین اور بند نہین ہوتے ہین اور نہ ابھی
جلائے گئے ہین وہان کی ہوا آکر اس مقام جبلکی ہوا کو خراب کر دیتی ہے ۔ کبھی سبب بانی قریب اس مقام کے ہوتا ہے جہان وباحادث ہوا اور بیشتر عفونت اندر
زمین کے ایسے اسباب سے پیدا ہوجاتی ہے کہ ہم کو آگاہی انکے جزئیات پر نہین ہوتی پس آب وہوا تک عفونت کو پہنچا دیتے ہین جو حمیات بوجہ
ہوائے خشک کے جسقدر پیدا ہوتے ہین وہ بہت کم ہین بہ نسبت اُن حمیات کے جو ہوائے مرطوب سے پیدا ہوتی ہین مگر خلط صفراوی ہوائے یابس مین زیادہ
پیدا ہوتی ہے اور اس خلط سے بھی حمیات صفراوی پیدا ہوتے ہین اور حمیات وبائیہ کی پیدائش ہوائے مکدر مرطوب سے ہوتی ہے ہوائے مرطوب مین
اگرچہ حمیات زیادہ پیدا ہوتے ہین مگر اُن مین حدت کم ہوتی ہے اور مدت اُن کے بقا کی زیادہ ہے اور صیف یابس مین جسمین پانی کم برسے اگرچہ حمیات کم
پیدا ہوتے ہین مگر اُن مین حدت زیادہ ہوتی ہے اور فیصلہ اُن کا بطرف صحت خواہ ہلاک کے جلد ہوجاتا ہے ۔ افضل فصول وہی فصل ہے جو اپنی طبیعت
پر محفوظ ہو ۔ اور مبدا جمیع تغیرات کا جیسے استحالہ کیفیت خواہ تغیر طبیعت کا ہوجائے کوئی ہیئت اور شکل آسمانی ضرور ہوتی ہے کہ اسکو بتخصیص ہم
نہین جانتے کہ وہ کیون موجب اس تغیر کی ہے اگرچہ ایک قوم یعنی منجمین اُسکے ہونیکا دعوی کرتے ہین اور اسکی دلیل خواہ طبیعت سے خارج
براہ تجربہ وجود اوضاع خاصہ کو ایجاد پر احوال معلومہ کے موثر بیان کرتے ہین بلکہ واجب ہے یہ بات معلوم رہے کہ سبب بعید تغیرات کا
شکل آسمانی ہے اور سبب قریب احوال زمین کے ہوتے ہین اور جب قوی فاعل سماوی اور قوی منفعلہ ارضی ترطیب شدید ہوا مین اسطرح
کی پیدا کرتے ہین کہ بخارات اور ادخنہ اُٹھکر ہوا تک جاتے ہین اور ہوا مین پھیل کر حرارت ضعیف الجرہ کی ہوا مین اثر کرتی ہین پس جب ہوا اس کیفیت
پر پہنچتی ہے قلب پر ناگوار ہوکر بوجہ غلبہ حرارت کے مزاج روح قلبی کو فاسد کر دیتی ہے اور جو رطوبت گرد قلب ہے اُس کو متعفن کر دیتی ہے
پھر اسوقت ایسی حرارت جو خارج اعتدال طبعی سے ہے پیدا ہوتی ہے اور بذریعہ عروق اور شرائین کے تمام بدن مین منتشر ہوتی ہے پس یہی
کیفیت پیدائش حمی وبائی کی ہے اور خلق کثیر مین یہ تپ پھیل جاتی ہے جسمین فی نفسہ استعداد ایسے تغیر کی موجود ہے ۔ اسلیئے کہ تنہا فاعل کا وجود
اگر منفعل قبول فعل پر مستعد نہو کافی حصول فعل اور انفعال مین ہے اور ہوائے وبائی کی وجہ سے منفعل ہونا ابدان کا سبب قوی یہ ہے کہ اخلاط کی
بدن مین کثرت ہو اسلیئے کہ اخلاط سے جو بدن پاک ہو اُسکا انفعال اس ہوائے سے قدر نہین ہوتا اور جو ابدان بوجہ کثرت جماع کے خواہ کسی

اور وجہ کے ضعیف ہوں وہ بھی مستعد ایسے حمیات کے ہوتے ہیں خواہ جن ابدان کے مسامات وسیع اور تر ہو جائیں اور بکثرت استحمام کا استعمال ہوا ہو وہ بھی اس تپ کے قبول کرنے پر زیادہ آمادہ ہوتے ہیں **علامات حمی وبائی** یہ تپ ظاہر میں نرم ہوتی اور باطن میں اسکی اذیت زیادہ ہوتی اور اکثر مہلک ہوتی ہے بیمار کو اس تپ میں ایک سوزش اور اشتعال قوی معلوم ہوتا ہے اور اس تپ میں سانس بڑی ہوتی ہے اور بلند ہوتی ہے اور متواتر اور اکثر تنفس میں تنگی پیدا ہوتی ہے اور بوئے بد سانس میں پیدا ہوتی ہے پیاس بہت غالب ہوتی ہے اور زبان پر خشکی رہتی ہے کبھی متلی اور سقوط اشتہا ایسی ہوتی ہے کہ اگر بھوک پر صبر کرے کے مقابلہ اس ضعف کا جو بوجہ سقوط اشتہا کے ہوتا ہے تناول غذا سے نہ کریں اور اسکا تدارک نہ کریں ضرور ہلاک ہو جائے اور درجع فوادیعنی درد فم معدہ میں ہوتا ہے اور کرب شدید عارض ہوتا ہے طحال بڑھ جاتی ہے اور تملل یعنی بے چینی اور کرب عارض ہوتا ہے کبھی خشک کھانسی پیدا ہوتی ہے اور قوت ساقط ہو کر نوبت غشی اور اختلاط عقل کی پہونچتی ہے اور تپنج خراسیف یعنی سرا ستخوان پہلو کے تمدد پیدا ہوتا ہے اور بیداری اور بدن کا ڈھیلا ہونا اور سستی بھی پیدا ہوتی ہے اور کبھی پھنسیاں گلابی رنگ کی خواہ سرخ بر آمد ہوتی ہیں اور کبھی یہ بثور ظاہر تو بہت جلد ہوتے ہیں اور مٹتے دیر میں ہیں اور قلاع اور قروح بھی عارض ہوتے ہیں نبض اکثر متواتر صغیر ہوتی ہے اور رات کو یہ تپ کثر شدید ہو جاتی ہے کبھی ان کو ایک حالت ایسی عارض ہوتی ہے جیسے استسقا میں پیٹ پھول جاتا ہے اور کبھی صفراوی دست بھی آتے ہیں اور بلغمی خلط بھی بر آمد ہوتی ہے اور براز نرم اور خراب ہوتا ہے قوام اور لون اور بو خلاف براز طبعی کے ہوتا ہے اور کبھی سوداوی بھی اور بعض میں بہت اور بدبو کم میں کسیقدر ایسی چیز کی ہوتی ہے جو اعضا اور اخلاط تحلیل کر بر آمد ہوتی ہے۔ بول مائی اور مرہ سوداکی رنگت لیے ہوئے ہوتا ہے اور اکثر قے سوداوی بھی عارض ہوتی ہے اور صفراوی قے بہ نسبت سوداوی کے بہت زیادہ ہوتی ہے عرق اُن کے بدن سے بدبو نکلتا ہے۔ یہ تپ اعراض مذکورہ بالاسے ابتدا کرتی ہے اور قی پیدا ہوتی ہے اور آخر میں غشی اور برد اطراف کی نوبت پہونچتی ہے اور تشنج اور کزاز پیدا ہوتا ہے۔ کبھی ان حمیات وبائیہ کی حرارت خود مریض کو خواہ اسکے قریب بیٹھکر احساس کرنا چاہیے زیادہ محسوس نہیں ہوتی اور نبض اور بول میں بھی زیادہ تغیر پیدا نہیں ہوتا اور باوجود بہت جلد مہلک ہوتی ہے کہ طبیبوں کو نہایت حیرت ہوتی ہے بایں وجہ کہ آثار ہلاکت کے نبض اور قارورہ وغیرہ سے کچھ بھی ظاہر نہیں ہوتے اور پھر جھٹ پٹ مریض مرجاتا ہے اکثر اُن میں سے جنکی سانس میں بدبو پیدا ہو تو تپ میں خفت ہو یا کہ بدبوئے نفس ہمراہ اور اعراض کے شدید کے ہو مرجاتا ہے اس لیے کہ عفونت سانس کی دلیل اس بات پر ہے کہ قلب تک عفونت مستحکم ہو گئی **علامات وبائی** وبا پر دلالت کرنے والی ایسی چیزیں جو قائم مقام اسباب وبائی کے ہیں ستاروں کا زیادہ ٹوٹنا اوائل خریف میں طلوع کے مہینے میں اگر اس زمانہ میں ستارے زیادہ ٹوٹیں تو منذر وبا کے ہوتے ہیں یعنی آگاہی دیتے ہیں تو قرع وبا پر آئندہ جس طرح اور اسباب اپنے سبب کے وجود پر آگاہی دیتے ہیں اگر ہوائے جنوبی اور صبا چند روز کانون اول کانون آخر میں چلے یعنی فصل شتا میں دکھنی ہوا زیری چلا کرے چونکہ رطوبت مستعد عفونت پر ہوتی ہیں اسلیے یہ بھی دلیل حدوث وبا پر ہے اور جسوقت ہوا میں غلاظت پیدا ہو اور ابر گھرا رہے اور گمان ہو کہ اب پانی برسیگا یا مطلع غبار آلودہ ہو اور خشک غبار چھایا ہوا اور پانی نہ برسے دریافت کرنا چاہیے کہ مزاج فصل سرما کا فاسد ہو گیا ہے۔ جو وبا فصل گرما میں پیدا ہوتی ہے اور اُس کی خباثت اور رداءت بہت زیادہ ہے اُسپر دلیل یہ ہے کہ ربیع میں پانی کم برسا ہو اور برودت رہے پھر جب ہوائے جنوبی صیف میں بکثرت چلے اور ہوا میں کدورت آجائے اور چند روز مکدر رہے بعد اسکے صاف ہو اور ایک ہفتہ تک خواہ اس سے زیادہ آسمان صاف رہے اور رات کو سردی ہونے لگے اور دن کو گرمی کی شدت ہو اور ابر گھرا رہے اور کدورت اور حرارت پیدا ہو پھر وبا کے آنے میں کچھ دیر نہیں ہوتی اور حمیات وبا اور جدری وغیرہ کی اُمید قوی ہوتی ہے اسیطرح اگر گرمی فصل صیف میں بخوبی ہو اور کدورت زیادہ ہو اور درختوں کا یہ حال ہو کہ غبار آلودہ ہو جائیں اور اس سے پہلے

فصل خریف مین شہب یعنی تارے ٹوٹ ٹوٹ کر گرین اور نیازک یعنی ہوا مین آگ کے سے شعلے اور نیزان یعنی شعلے آتشی پیدا ہوں جیکہ ہون تو بھی علامت وبا کی ہے اسیطرح اگر ہوا دن بھر مین چند مرتبہ بدلے اور ایکدن تو صاف ہوا اور آفتاب صاف برآمد ہو دوسرے روز مکدر ہوا ور آفتاب پردہ غبار مین طلوع کرے تو حکم وبا کے آنیکا یقیناً کرنا چاہیئے جو اسباب ہمراہ وبا کے حادث ہوتے ہین جیسے مینڈک بہت پیدا ہون اور حشرات ارض عفونت سے زیادہ پیدا ہون از آنجملہ یہ بھی علامت ہمراہ وبا کے ہوتی ہو کہ چوہے وغیرہ اور حیوانات جو زمین مین سوراخ کرکے گھر بناتے ہین وہ زمین کے اندر سے باہر نکل آئین اور اندر کا رہنا چھوڑ دین اور تاریکی اُن کے بصر مین پیدا ہو کہ اپنے سوراخ کو شناخت نہ کرسکین اور جو قسم حیوان کی ذکی الطبع اور قوی الحس ہو جیسے لقلق یعنی لکلک وغیرہ اپنے آشیانہ کو چھوڑ دین اور کبھی بیضا وغیرہ اسیطرح آشیانہ مین چھوڑ کر چلے جائین اور اکثر ایسے مقام پر جہان وبا نمودار ہوتی ہو وہ حیوانات بطمع گوشت مردار کے جمع ہوجاتے ہین علاج حمی وبائی کا تمام علاج اس تپ کا یہی ہو کہ سیلان خلط مین کمی پیدا کی جائے اور تخفیف بذریعہ فصد اور اسہال کے پیدا ہو اور اس تنقیہ مین جلدی کرنی چاہیئے جب تک خوب تنقیہ نہو اور بخوبی استفراغ اخلاط متعفنہ کا نہو جائے پھر اگر فاسد خون ہے فصد کرنی چاہیئے اور اگر سوائے خون کے اور اخلاط فاسد ہوگئے ہین مسہل وغیرہ سے استفراغ کرنا چاہیئے مگر مکان مریض کا خوب سرد کیا جائے اور ہوائے مکان کی بخوبی اصلاح کیجائے مکان کے سرد کرنے کی یہ تدبیر ہے کہ اُس مکان کے گرد فواکہ اور پھول خوشبو سرد مزاج کے رکھے جائین اور سنبل درخت کی جیسے بید اور انگور وغیرہ بھی گرد مکان کے رکھی جائین اور لخلخہ اور خوشبو جو فواکہ سرد سے اور قسم کافور اور صندل اور گلاب وغیرہ سے طیار ہو مہیا کیا جائے اور تمام دن مین چند مرتبہ مکان مین چھڑکاؤ کیا جائے خصوصاً گلاب اور عرق بید سادہ سے خواہ عرق نیلوفر سے اور اگر ولیسے جاری ہون اور فوارون کے ذریعہ سے چھڑکاؤ کیا جائے تو بہتر ہے ہوا کے اصلاح کی تدبیرات کا آئیندہ سطرون مین بیان کیا جاتا ہے قرص کافور اور لوبیا سردہ اور آب سیب خمسہ کا عکس نکالا ہوا ہو اور گلاب جسمین مصل حامض جو ایک قسم کا مصنوعی روغن تمیین ہو اور سرکہ اور پانی بھی جو بہت سرد ہو اور سرکہ کثیر المقدار ہو دفعتہً پلایا جائے بہت نافع ہوتا ہے اور تھوڑا سرکہ پینے ردی ہے ملانے سے ہیجان حرارت کا ہوتا ہو اگر یہانتک نوبت پہونچے کہ تنفس مین تمدد پیدا ہو اور برد اطراف اور بیداری طویل اور اختلاط ذہن عارض ہوا اور سینہ اور اُسکے اوپر کے پٹھے مثل صدری وغیرہ اوپر کو اٹھین اور پھر نیچے کی طرف بیٹھین اسوقت ایسی جا در جو حرارت کو بطرف خارج کے جذب کرے ضرور اُٹھانی چاہیئے۔ اگر اشتہائے طعام مین سقوط پیدا ہو بجبر کھانا کھلانا چاہیئے اسلئے کہ اکثر تجربہ اسیطرح ہوا ہو کہ اس حالت مین جرأت کرکے اگر غذا دیدی ہو اور بارہا کھلائی گئی ہو طبیعت اُسکو قبول کرلیتی ہو اور زندہ رہتا ہو پس بالضرور اُن پر جبر غذا کا کرنا چاہیئے مگر غذا اُن کی ترش اور مجفف تجویز کرنی چاہیئے اور مقدار مین تھوڑی اسلئے کہ غذا بھی اُن کے بدن مین جا کر فاسد ہوجاتی ہو اگر مقدار کثیر ہوگی اُسکی برودت بکثرت مضر ہوگی اور مثلاً بھی غذائے کثیر سے زیادہ ہوتا ہے کہ وہ بھی مضر ہو ہوائے وبائی کی اصلاح بنظر صحیح لوگون کے بھی ہوتی ہے اور بیمارون کی نسبت بھی ہوتی ہو۔ صحیح لوگون کے واسطے اصلاح اس ہوا کی بایں مراد ہوتی ہو کہ ہوا مین خشکی پیدا ہو کر عفونت سے محفوظ رہے اور خشکی ہوا مین کسی طرح پیدا ہو یعنی اگرچہ استعمال مسخنات سے خشکی پیدا ہو جب بھی کچھ مضر نہیں ہے مصلحات ہوا کے یہ اجزا ہین عود خام عنبر کندر مشک قسط اشنہ میعہ سائلہ سندروس حلتیت علک قرنفل علک البطم لادن شہد زعفران سک سرو برگ اشنہ غار اذخر الجبل مرج ترکی شنا باکیب بادام تلخ اسارون کبھی ان اجزا سے مرکبات طیار کرکے استعمال کرتے ہین اور مکان کو مرطب کرکے اور رہنگ سے چھڑکتے ہین اور اصلاح ہوا جو بیمار اور صحیح دونون کو مفید ہو یہ ہو کہ صندل اور کافور اور انار کے چھلکے اور سیب اور آس اور بہی اور آبنوس

اورساج اور جھاؤ اور ریاس خشک سے دھونی دیجائے اور دھونی کا دور سے دینا ضرور ہے کہ دماغ کو گزند نہ پہونچے طریقہ احتراز کا وبا سے جس کو وبا کی ضرر سے حفاظت منظور ہو بطور تقدم بالحفظ بذریعہ فصد کے رطوبات اپنے بدن کی نکال ڈالے اور بہمہ جہت ایسی تدبیر کرے کہ بدن میں خشکی پیدا ہو خصوصاً تقلیل غذا سے خشکی ضرور بدن میں پیدا کرے مگر ریاضت کی وجہ سے خشکی بدن میں پیدا نہ کرے بلکہ ہرگز استعمال ریاضت کا نہ کرے اور نہ حمام کا استعمال کرے اور نہ شرابوں کا استعمال کرے اور پیاس پر صبر بھی نہ کرے اور ہوا کو اُنہیں دواؤں سے اصلاح کرے جو اوپر مذکور ہو چکیں اور غذا ترش کی طرف میل کرے اور دوپہر کو غذا تناول کرکے قیلولہ کرے اگر گوشت کا استعمال کرے تو اُسمیں بہت سی کھٹائی ملا کر پکایا جائے اور ہلام اور قریص اور مصوص کا استعمال کرے خواہ سرکہ میں بنایا جائے خواہ اور کسی ترشی میں مثل سماق اور آب انگور ترش خواہ آب لیموں آب انار وغیرہ میں ۔ سرکہ میں پڑی ہوئی چیزیں اُسکو بہت نافع ہیں خصوصاً کبر جو سرکہ میں پڑا ہو خواہ ہینگ سرکہ میں پروردہ کی ہوئی بالخاصہ مفید ہے اور عفونت کو منع کرتی ہے ۔ وبا کے ضرر سے محافظت تریاق کا استعمال بھی کرتا ہے اور مثرودیطوس بھی اسیطرح ہے بشرطیکہ قبل از تاثیر ہوائے وبائی کے استعمال کیا جائے اور باقی تدابیر صابئہ بھی عمل میں آتی ہیں اور دوا جو صبر اور زعفران اور مرکی سے بنائی جائے ہر روز قریب ایک درہم کے استعمال اسکا مناسب ہے کہ بہت نافع ہے **چیچک کا بیان** کبھی خون میں ایک قسم کا جوش بسبیل عفونت پیدا ہوتا ہے از قسم ایسے غلیان کی جو عصارہ انگور وغیرہ میں پیدا ہو کہ جس غلیان اور جوش میں اجزا خون کے آپس میں جدا ہوتے ہیں اور اس غلیان کا سبب کبھی ایک امر طبعی سا ہوتا ہے کہ خون میں جوش پیدا کرے جو کچھ بقیہ غذائے طمثی خواہ حیض کے خون سے اس خون میں ملا ہوا ہے اُس بقیہ کو کہ از وقت حمل آمیختہ چلا آیا ہے اس خون سے کم کرتا ہے خواہ جو چیز ناقص اس خون میں بعد از وقت حمل پیدا ہوئی ہے بوجہ استعمال غذائے ردی بجوہر کے جسمیں بگاڑ اور تغیر زیادہ پیدا ہو اور حرارت ایسی ہو کہ قوام خون کا تخمیر کرکے اسکو فوراً جوش میں لائے تاکہ اس خون کا نیا قوام بہ نسبت قوام اول کے قوی اور اطہر پیدا ہو جیسے طبیعت عصارہ انگور میں فعل کرتی ہے کہ اسمیں جوش پیدا کرکے شراب ایسی بنا دیتی ہے کہ جوہر اسکا یک رنگ ہو جاتا ہے اور جو شے بمنزلہ رغوہ اور کف کی اجزائے ہوائی سے ہوتی ہے اور جو شے ثقیل اجزائے ارضی کی ہے اُس شراب سے کم ہو جاتی ہے کبھی غلیان خون کا سبب ایک امر خارجی ہوتا ہے کہ خارج سے وارد ہو کر اخلاط کو خون سے پہلے بذریعہ تعفن ان کے آمیختہ کرکے پھر غلیان شدید مجموع اخلاط اور خون میں پیدا کرتا ہے اور آواز چلکر کھانے اور بیج بجانے کی جیسے بروقت جوش کے اُٹھتی ہے پیدا ہوتی ہے جسطرح بروقت تغیر فصول خصوصاً بروقت تغیر ربیع کے بشرطیکہ وہ اختلاط ایسا ہوا ہو کہ اخلاط کو اصلی کیفیت سے منحرف کرکے اپنے انتظام اصلی تبدیل کرے ۔ جدری اور حصبہ ایسے امراض بدن سے ہیں کہ انکے مواد دور دراز ہے پہونچتے ہیں اور جیسے کوئی بیمار ایک کا دوسرے تک پہونچ جائے اسیطرح جدری اور حصبہ کے حالات ہیں کہ ایک شہر سے دوسرے شہر اور ایک آدمی سے دوسرے آدمی تک پہونچتے ہیں جنوبی ہوا جب کثرت کو چلتی ہے اُسکے بعد چیچک کی پیدائش ہوتی ہے جو بدن گرم تر ہے اسمیں استعداد چیچک نکلنے کی ہوتی ہے خواہ جس بدن کی رطوبت میں کدورت ہو یا جس بدن کا خون فصد وغیرہ سے کم نکالا گیا ہو ۔ غذاؤں میں بھی ایسی چیزیں ہیں جن کے کھانے سے مرض چیچک کا پیدا ہوتا ہے خصوصاً اگر ویسی غذا کھانے کی عادت نہ ہو اور اُن غذاؤں کے اوپر دوائیں یا غذائیں گرم کھائی جائیں جیسے دودھ ہر قسم کا خصوصاً اُونٹنی اور گھوڑی کا دودھ جسوقت بکثرت کھایا جائے اور عادت اُس کے کھانے کی نہ ہو بعدہ شراب بکثرت پی جائے یا اور گرم دواؤں کا استعمال ہو تو چیچک ضرور نکلے گی ۔ چیچک کی بیماری گویا ایک قسم ہے بحران کی اور اکثر چیچک لڑکوں کو عارض ہوتی ہے اُسکے بعد جوانوں کو اور بڈھوں کے بدن میں چیچک کم نکلتی ہے مگر ایسے ہی اسباب قوی ہوں یا اُس شہر کی حرارت اور رطوبت شدید ہو اور جس بدن میں رطوبت زیادہ ہے اسمیں نکلنا چیچک کا اکثر ہے بہ نسبت اس بدن کے جسمیں خشکی ہے فصل ربیع میں جدری

بہ نسبت جاڑون کے زیادہ پیدا ہوتی ہے اور ربیع سے کم آخر مین خریف کے خصوصًا جب خریف سے پیشتر فصل گرما نہایت گرم خشک گذر چکی ہو اور اس خریف مین بھی گرمی اور خشکی کسیقدر باقی ہو۔ جدریکا نکلنا فقط جلد مین بدن کے یا جو چیز متصل جلد کے ہو نہین ہوتا بلکہ جتنے اعضا متشابہتہ الاجزا مین ظاہر مین ہون خواہ باطن مین حتی کہ حجاب اور پردہ باطنی اور پٹھے وغیرہ سب مین جدری پیدا ہوتی ہو جسوقت جدری کا ظہور ہوتا ہو پہلے بدن مین کھجلی سی اُٹھتی ہو پھر ایسی چیزین نمودار ہوتی ہین جیسے کانٹون کے سرے اور گول شکل باجرے کے اُسکے بعد سب دانے نکل آتے ہین اور پیپ سے بھر جاتے ہین بعد اُسکے ٹوٹ کر مواد نکل جاتا ہو اور خشک ریشہ رنگ برنگ کے ہو جاتے ہین اُس کے بعد پپڑی گر جاتی ہے اور صحت حاصل ہوتی ہے کبھی جدری کا انتقال فلغمونی اور شرہ کی طرف ہوتا ہو اور کبھی اسکا انجام دبیلہ کیطرف ہوتا ہے اسمین سب مادہ جمع ہوتا ہو۔ اکثر جدری جب ظاہر ہوتی ہے اسکا رنگ شکل رنگ فلغمونی کے سُرخی مائل ہوتا ہو مگر کبھی رنگت مختلف شکل خاکستری اور بنفشئی اور سیاہ بھی ہوتی ہو اسلئے کہ جدری کی بہت سے اقسام اور الوان بھی مختلف ہوتے ہین ایک قسم سپید رنگ ہوتی ہو ایک کا زرد رنگ ہوتا ہو کوئی سبز ہوتی ہے کوئی بنفشئی اور کوئی مائل بسیاہی ہو سبز اور بنفشئی رنگ کی جدری نہایت بد ہو اور جسقدر رنگت مین سیاہی زیادہ ہو خباثت اُسکی بڑھ جاتی ہو اور جتنی سیاہی کم ہو برائی کم ہوگی اور سپید رنگ کی جدری سب سے زیادہ بہتر ہے خصوصًا اگر چند دانہ نکلین اور حجم مین بڑے ہون نکلنے مین اُن کے آسانی ہو کرب بہت کم ہو تپ نرم ہو اور بعد نکلنے کے تپ جاتی رہے اور اول زمانہ اسکے نکلنے کا تیسرا دن شروع تپ سے ہو خواہ قریب تیسرے دن کے ہو ایک قسم کے دانہ جسکو ہندوستان کے اکثر شہرون مین موتی جھرا کہتے ہین اُسپر یہ اوصاف جو شیخ نے سپید رنگ چیچک کے ذکر کئے صادق آتے ہین بعد ان سپید بڑے دانون کے اچھی قسم چیچک کی وہ ہو جسکے دانے بڑے ہون اور عدد مین بہت ہون اور نزدیک نزدیک ہون مگر دانہ آپس مین مل نہ جائین اسلئے کہ جو دانہ ملجاتے ہین اسطرح جسکے بہت سے گوشت کو گھیر لیتے ہین اور اُن کے اجتماع سے ایک شکل مضلع یعنی پہل دار یا گول پیدا ہوتی ہے وہ بہت بد ہوتے ہین اسطرح وہ بڑے دانہ دوہرے کہ ایک پر دوسرا نکلے وہ بھی ناقص ہین سپید دانہ چھوٹے سخت قریب قریب جو بدشواری نکلین اگرچہ ابتدائے مرض مین گمان سلامت مریض کا زیادہ ہوتا ہو لیکن آخر مین اس بات کا خوف ہوتا ہے کہ بدشواری دانون کا نضج ہوگا اور حالت مریض کی بری ہوجائیگی اور نوبت ہلاکت کی ہو پہنچیگی اسلئے کہ سبب اس قسم کے جدری کا مادہ غلیظ ہوتا ہو۔ ایک قسم بڑی خوفناک جدری کی جسمین ہلاکت مریض کی محتمل زیادہ ہوتی ہو وہ ہی کہ اسکے حال مین اختلاف ہو کبھی دانہ نمودار ہو جائین اور کبھی اندر بیٹھ جائین خصوصًا اگر بنفشئی رنگ کی یہ چیچک ہو اور بجوج ہو یعنی جلد کے اوپر بخوبی نہ اُبھرے اور نہ اُسکے بخوبی اُبھرنے کی اُمید ہو بسبب ضعف قوت کے اور کسی عضو کے سبز ہوجانے یا سیاہ ہوجانے سے ہلاکت مریض کی ہوجاتی ہو اگر عضو کا سبز یا سیاہ ہونا بعد ابھرنے دانون کے ہوا ہو قوت ساقط نہین ہوتی بلکہ بڑھتی جاتی ہو تو خوف ہلاکت کا نہین ہوتا مگر قروح خبیثہ پیدا ہوتے ہین پہلے تپ ہو کر جدریکا نکلنا اسمین سلامت زیادہ ہے بہ نسبت اسکے کہ پہلی جدری نکل لے تب تپ عارض ہو جس شخص کو جدری عارض ہو اُس کی سانس اور آواز کا بہت خیال رکھنا چاہیئے اگر یہ دونون اچھے ہون تو مرض مین سلامت ہو اور اگر جدری کے مریض کی سانس پے در پے چلے اسیطرح حصبہ کے مریض کی سانس کا حال ہو تو یقینًا جاننا چاہیئے کہ قوت ساقط ہو چکی یا حجاب مین ورم پیدا ہو گیا ہے پھر اگر پیاس کی شدت بڑھتی جائے اور کرب مین ساعت بساعت زیادتی ہو ظاہر بدن سرد ہو جائے اور جدری یا حصبہ سرد ہونے لگے اسوقت مریض قریب ہلاکت ہوتا ہو اور اس دلیل کی زیادہ تر تائید اس سے ہوتی ہو کہ جدری ایسے قسم کی ہو جسکا نکلنا اور ظاہر ہونا دیر مین ہوا ہو اکثر جدریکا بیمار ختاق یا بعد ظاہر ہونے ختاق کے مرجاتا ہو اور کبھی سقوط قوت ہو کر یا جو

یعنی خراش بودہ یا غسال میں مبتلا ہو کر مرجاتا ہے۔ اگر بنفشئی رنگ کی جدری یا حصبہ اندر بیٹھ جائے معلوم کرنا چاہیئے کہ بیمار کی غشی قریب ہے
اگر خون کا پیشاب ہو اور اُس کے بعد سیاہ پیشاب ہو تو فوراً ہلاکت ہو جائے گی خصوصاً اگر قوت ساقط ہو اور دست سبز یا خون کے یا
غسالی یعنی جیسے گوشت کا پانی ہر رنگ کے ہوں اور قوت ساقط ہوتی جائے پھر موت میں کچھ شک نہیں چیچا ایک قسم کی چیچک ہے
درمیان جدری اور حصبہ کے اور وہ ان دونوں سے اسلم ہے یعنی سلامتی زیادہ ہوتی ہے اکثر جدری انسان کے بدن میں دو مرتبہ نکلتی
ہے جسوقت مادہ دوبارہ جمع ہو اور مادہ دفع کا ہو اور موم رصاصی ایک قسم جدری کی ہے کہ جس کے دانہ چہرے اور سینہ اور پیٹ پر کے
بہ نسبت پنڈلی اور قدم کے زیادہ نکلتے ہیں اور ردی ہے اور مادہ غلیظ پر دلالت کرتی ہے جب اطراف میں دفع نہیں ہوتا علامات ظہور جدری کے کبھی
جدری کے ظہور سے پیشتر پشت میں درد اور ناک میں کھجلی ہوتی ہے اور سوتے وقت مریض ڈرتا ہے اور بدن میں کانٹے سے چبھتے ہیں تمام
بدن میں بوجھ پیدا ہوتا ہے رنگ چہرہ کا اور آنکھ کا سرخ ہو جاتا ہے آنسو بہنے لگتے ہیں حرارت تمام بدن میں مشتعل ہوتی ہے انگڑائی جمائی
بہت ہوتی ہے سانس میں تنگی پیدا ہوتی ہے آواز بیٹھ جاتی ہے تھوک گاڑھا ہو جاتا ہے سر میں بوجھ اور درد پیدا ہوتا ہے منہ خشک ہو جاتا
ہے کرب اور درد گلے میں اور سینہ میں پیدا ہوتا ہے پاؤں کپنے لگتے ہیں جسوقت چت لیٹے اور چت لیٹنے کی رغبت زیادہ ہوتی ہے ان سب باتوں
کے ساتھ تپ مطبقہ موجود ہوتی ہے۔ حصبہ گویا ایک قسم جدری صفراوی کی ہے ہندی میں اسکو کھسرا کہتے ہیں۔ جدری اور حصبہ میں اکثر احوال کا
کچھ فرق نہیں ہے اتنا فرق ہے کہ حصبہ صفراوی ہوتی ہے اور اُسکے دانہ چھوٹے گویا جلد کے اوپر نہیں نکلتے اور جلد میں ایسی بلندی نہیں ہوتی
جسکا کچھ خیال کیا جائے خصوصاً ابتدا میں حصبہ بہت کم جلد کے اوپر معلوم ہوتی ہے ابتدا میں جدری کے دانہ اونچے ہو جاتے ہیں حصبہ کے
دانہ جدری سے شمار میں کم ہوتے ہیں اور آنکھ میں حصبہ بہ نسبت جدری کے کم نکلتی ہے علامات ظہور جدری کے اور حصبہ کے قریب قریب
ہوتے ہیں مگر شروع یعنی اُبکائی آنا حصبہ میں زیادہ ہوتی ہے اور کرب اور اشتعال حرارت زیادہ اور درد پشت کم ہوتا ہے اسلیئے کہ یہ باتیں
جدری میں بسبب امتلائے خون فاسد کے ہوتی ہیں جو کثیر ہوتا ہے اور حصبہ میں خون کی حرارت شدید ہوتی ہے مگر کثرت اسقدر نہیں ہوتی ہے
جسقدر جدری میں ہوتی ہے۔ حصبہ اکثر اوقات یکبارگی نکل آتی ہے اور جدری تھوڑی تھوڑی نکلتی ہے جو جو علامات سلامت مریض کے
جدری میں ہیں وہی حصبہ میں ہیں کہ جو قسم حصبہ کی سریع الظہور اور بزور ہو اور اسمیں نضج جلد ہو وہ سلیم ہے اور سخت اور سبز اور بنفشئی گون حصبہ بھی ردی ہے
اور جس قسم کی حصبہ میں نضج دیر ہو غشی متواتر عارض ہو وہ قاتل ہے اور اگر دفعۃً نکلکر غائب ہو جائے وہ بھی ردی اور غشی آور ہے جدری کے
علاج میں مبادرت کر کے اخراج خون کا بقدر کافی کرنا چاہیے اگر شرائط اخراج خون کے جمع ہو جائیں اور اسیطرح اگر مرض حصبہ
کا بوجہ امتلائے خون کے ہو زمانہ اخراج خون کا روز چہارم تک باقی رہتا ہے جب دانہ جدری کے نکل آئیں پھر فصد نہ لینی چاہیئے ہاں
اگر امتلائے شدید ہو اور غلبہ مادہ کا زیادہ پیدا ہو جائے پھر بذریعہ فصد کے اتنا خون نکالنا چاہیئے کہ تخفیف غلبہ میں مادہ کے پیدا ہو فصد کھولنی
اس مرض میں بہت ہی موافق ہے اور اگر ناک کی رگ کھولی جائے فائدہ رعاف کا حاصل ہوگا اور نواحی عالیہ یعنی اوپر کے جانب کے اعضا کی مضرت
جدری سے حفاظت ہو جائے گی اور لڑکوں کے واسطے اسمیں آسانی ہوتی ہے اگر فصد لینی واجب ہو اور بخوبی اخراج خون کا نہ کیا جائے
کسی جانب بدن کے فساد کا خوف ہے اسیطرح جو شخص ہمیشہ اپنے بدن کی حرارت بذریعہ مبردات کے بجھاتا ہو اُس کے نسبت فساد کسی جانب
بدن کے ہو جانے کا خوف ہے اول مرض جدری اور حصبہ میں ایسی غذا کھلانی چاہیے کہ مقوی ہو اور اطفائے حرارت بھی کرے اور مادہ کو بطرف خارج
کے دفع کرے اور طبیعت میں قبض پیدا نہ کرے اور خون کو غلیظ نہ کرے جیسے ناخورش عنابی ہمراہ زلال تمر ہندی کے خواہ شگوفہ خرما اور مسور کا

شوربا اسیطرح جس غذا مین تلیین طبیعت کی ہو مگر زیادہ نہ ہو اسیواسطے ضرور ہو کہ ان غذاؤن مین تمر ہندی شریک ہو خواہ جو چیز مثل تمر ہندی کے کہ ہو
اور کدو سے جو غذا طیار ہو وہ بھی مناسب ہو اور تربوز بڑے قسم کا بھی جائز ہے بلکہ ابتدائے مرض مین طبیعت کا نرم رہنا واجب ہو اور جمیع ملینات
سے تمر ہندی افضل ہو اور اگر فقط تمر ہندی سے اجابت نہو شیر خشت بھی زیادہ کرین مگر یہ کہ نرمی طبیعت بآسانی ہو جائے اور زیادہ اسہال سے
احتراز واجب ہو خواہ کسیقدر ترنجبین خواہ آلو شریک کرین کبھی اول ظہور مین جدری کے تین درہم رب گذر یعنی گیہوں کا رب ہمراہ قرص کافور اور
شراب شگوفہ خرما کے بہت مفید ہوتا ہو اگر دریافت ہو جائے کہ مرض مین طول ہو گا اور دو سرا دن گذر جائے اور جدری کا ظہور شروع ہو
اسوقت تبرید کا استعمال بیشتر سبب خطائے عظیم کا ہوتا ہو اسواسطے کہ فضول جو اون کو بوجہ تغلیظ کے اندر روک رکھتا ہو اور اعضائے رئیسہ پر بوجھ
اس چیز کا جسے گنجائش ہو وہ اور ظہور کی نہین ہے ڈالتا ہے اور قلق اور کرب پیدا کرتا ہو اور اکثر غشی عارض ہوتی ہے بلکہ ایسے وقت مین لطافت
مادہ کی ایسی دواؤن سے کرنی چاہیے جو غلیان کو زیادہ کرین اور سدے مواد بستہ کی کھولدین جیسے رازیانہ کرفس ہمراہ شکر کے بطور عصارہ کے یعنی
ان دونون کے پتون کا عرق نچوڑ کر شکر سے شیرین کر کے پلائین یا جوشاندہ حلبہ اور بروز کا جن مین زیادہ حرارت نہ ہو کبھی ان دواؤن مین بقدر
خوشبو آجانے کے زعفران بھی شریک کرتے ہین اور آب انجیر بہت نافع ہے اسلیئے کہ انجیر مین طاقت باہر نکالنے مادہ کی بہت ہو اور باہر
نکلنا مادہ کا ایک سبب ہو اس مرض سے نجات پانے مین ایسے وقت مین یہ بھی ایک دوا نہایت نافع ہو کہ مسول پانچدرم عدس مقشر سات درم
کتیرا تین درم نصف رطل یعنی سترہ تولہ پانی مین جوش دین جب نصف جلجائے تب پلائین اس سے بھی زیادہ جدری نکالنے پر مددگار یہ دوا ہو انجیر
زرد سات عدد عدس مقشر تین درم کتیرا تخم رازیانہ ہر واحد دو درم اڑھائی پاؤ پانی مین جوش دین جب ایک ثلث باقی رہے صاف کر کے پلائین حرارت
قلب کو گرد سے باہر نکالدیگی اور خفقان کو منع کرے گی ایسے وقت مین تیل بیمار کے پاس بھی نہ لیجانا چاہیئے اور کپڑے سے اڑھانا واجب ہو تاکہ تفتیح
مسام ہو اور سرد ہوا سے خصوصا جاڑون مین بہت بچانا چاہیئے اور اگر اسکے ساتھ ایسا معاملہ ہر وقت جاری ہے جو تدبیر پسینا نکالنے کیواسطے کیجاتی ہو
اسواسطے کہ سردی سے مسامات بند ہو جاتے ہین اور جو مواد آمادہ نکلنے پر ہوتے ہین اندر کی طرف پلٹ جاتے ہین بکثرت سرد پانی پینا جیسے برف
سے ٹھنڈا کیا ہو اور جنبش مین دخل کرنا یعنی اس مکان مین جس کی ہوا سرد کرنے کیواسطے پردے کتان کے چھوڑے گیئے ہون بہت برا ہو کبھی فصد کی مضرت
اسطرح پر ہوتی ہے کہ بعد فصد کے جو برودت پیدا ہوتی ہے اس کی وجہ سے مادہ مستعد بخروج اندر کو پلٹ جاتا ہے پس مناسب ہو کہ بعد گذرنے
دو دن یا تین دن کے فصد سے بچائین اگر کسی تدبیر کیوجہ سے خواہ اوڑھانے وغیرہ کی گرمی سے ایک حالت مثل غشی کے پیدا ہو یا غشی خود بخود عارض
ہو ہی ہو اسوقت تبرید اس ہوا کی جو بذریعہ سونگھنے کے دماغ تک پہونچتی ہے بالتخصیص کرنی چاہیئے اور خوشبو کافور اور صندل کی سونگھانی چاہیئے
اگر بدن کے کھولنے سے چارہ نہو اور خنکی یا ہوائے اندک بار دمین بے دخل کیئے ہو کہ نہ بن پڑے تو پھر کچھ مضائقہ نہین اسیطرح اگر مادہ کی حالت
بذریعہ تسخین یا ترک تبرید کیواسطے جلدی نکلنے جدری کی کیجائے اور اس تدبیر سے مریض کو کسی طرح کی خفت ظاہر نہ ہو بلکہ حرارت کا اشتعال بڑھتا
جائے اور زبان کی سیاہی ساعت بساعت زیادہ ہوتی جائے اسوقت تسخین سے ڈرنا چاہیئے اور ترک کر دینا چاہیئے اور کسیقدر تبرید کا
استعمال کرنا چاہیئے جدری اور حصبہ کی بیماری مین پیٹ پر لیپ اور ضماد کرنے سے بیمار کو بچانا چاہیئے کہ اس تدبیر مین دو خطرے ہین ایک تو سانس اپنی جگہ پر
تنگ ہو جائیگی اور اسہال دوی و بول الدم عارض ہو گا اور آخر میں اس مرض کی حفاظت طبیعت کے اسہال وغیرہ سے کرنی چاہیئے غرض عدس سلم کے بھنی
ہوئی مسور چند بار بدل بدل جوش دے کر کے کھلاتے ہین اور ہریسہ اس مسور کے جو تمر ہندی سے ترش کیجائے اور آب انار خواہ آب سماق خواہ
آب لیمو وغیرہ سے ترش کر کے کھلانے مین دوائین جو خون کی تبرید اور تغلیظ کرین اور اس کے جوش کو منع کرین ابتدائے مرض مین ایسی دوائین جائز

ہین جیسے رب ریباس اور رب انگور اور آب فواکہ سرد شربت گلقند خصوصاً اور شراب شگوفہ خرما خواہ خود شگوفہ خرما یا درخت خرما کا دودھ۔ شربت کیوڑے کے بہت سے نسخہ ہین جن کو ہم قرابادین مین ذکر کرین گے یہان پر ایک نسخہ عجیب اور قوی التاثیر ہم ذکر کرتے ہین کہ اسکی ساخت دہی کے توڑ سے جو ترش اور کھٹا ہوتی ہے اور قوت اس کی بہت زیادہ ہے اور ابتدائے مرض مین اسکا استعمال بہتر ہے نسخہ رب کدو چھلے ہوئے اگر رب کدو نہ میسر آئے تو خود کدو مسلم لیکر سکو ترشین اور اسکا برادہ لیکر ایک چینی پیکر بقدر نصف اُس کے صندل لیکر سرکہ مقطر یا آب انگور خالص مین چند روز تک بھگو دین جبانکے نرم آنچ سے اتنی دیر تک پکائین کہ لکڑی کیوڑہ کی گل جائے اور اسکے بعد نچوڑ لین اور اس نچوڑے ہوئے پانی کو رب لیمون یا جسقدر سرکہ یا آب انگور زیادہ ہو) بہتر ہو لیجائے آب دوغ ترش جسکا مکھن نکال لیا ہو ٹپکانے کے ذریعہ سے آلائش وغیرہ سے پاک کرین یا شتل یا راجقین کے اس طرح پکائین کہ اُس سے مائیت دہی کی یعنی توڑ جدا ہو جائے بعد اُسکے آرد جو کو اُس پانی مین ملا کر فقاع یعنی در بھرا طیار کرین اور ترش کرین بعد اُسکے پھر اُس در بھرے کو بذریعہ ٹپکانے وغیرہ کے صاف کرین اور پھر آرد جو ملا کے اُسی سے فقاع بنائین اور دھوپ کی گرمی سے ترش کرین جسقدر مکرر اس عمل کو کرین گے بہتر ہوگا اس پانی سے پانچ جز لیکر آب امرود آب سفرجل ترش جسمین اجزائے مائی زیادہ ہون اور آب انار ترش آب سیب ترش جسمین رطوبت زیادہ ہو اور آب عور رجو بموجب تصریح خود شیخ کی تفاح بری یعنی جنگلی سیب ہی) آب لیمو آب لو بخارا جو ترش ہو آب شگوفہ خرما جو نچوڑ لیا ہو اور آب کندش تازہ آب توت شامی جو خوب پختہ نہ ہو آب خوبانی خام ترش عصارہ انگور عصارہ ریباس عصارہ شاخہائے باریک انگور عصارہ دوفاسی عصارہ نیلوفر عصارہ بنفشہ ہر ایک سے تین حصے عصارہ ترنج عصارہ ترشا وہ نارنج ہر واحد سے ثلث ایک جز کے عصارہ کشنیز عصارہ کاہو عصارہ برگ خشخاش سبز عصارہ برگ کاسنی عصارہ برگ خرفہ ہر ایک سے ربع جز اور عصارہ برگ بید اور برگ سیب اور برگ امرود برگ نعرود برگ گل عصارہ برگ خبصی ارامی یعنی لال ساگ عصارہ لحیۃ التیس اور گل سرخ خشک گل نیلوفر خشک عصارہ نرشک خشک تخم کاسنی تخم کاہو گلنار تخم نیلوفر تخم گل ہر ایک سیوان حصہ ایک جز کا عصارہ لودینہ ترچھٹا حصہ ایک جز کا عصارہ قند نس نصف ایک جز کا سیب ادویہ اور اجزا جمع کرکے آگ پر چڑھائین مائدہ سوچار جز اور جو مقشر دو جز اور سماق تین جز و دانہ انار تین جز و داخل کرکے پکائین تاکہ نصف باقی رہجائے بعد ازان اُتار کے خوب ملیدا اور چھان کر وزن کرین اور فی تین سو درہم یعنی قریب پختہ سیر کے ایک مثقال خواہ ۳ ماشہ کافور خوب پیسکر ظرف کے پیندی مین چھڑک دین اور اُس کے اوپر دوائے مذکور آہستگی سے ڈالین اور اُسکا منہ خوب تنگ سر پوش سے بند کرین کہ بخارات باہر نکل نہ سکین اور پھر آگ پر چڑھائین جب گمان ہو کہ اب جوش آگیا ہے اُتار کر خوب ساہلائین اور مستبوقہ یعنی جس برتن مین آچار وغیرہ رکھا جاتا ہے جیسے مرتبان وغیرہ اسمین رکھکر خوب وصل کرین کہ اس سے کافور کے اُڑ جانے سے اطمینان ہو اور مقدار شربت اسکی دس درہم یا قریب تین تولہ کے ہے بعض لوگ اس دوا مین کسیقدر سنبل الطیب قرنفل اور دارزیانہ انیسون فلفل اور سعد کو بھی شریک کرتے ہین جسقدر مناسب معلوم ہو جب اخراج جدری کا تمام اور کمال ہوجائے اور دانے سب پختہ ہو جائین اور ساتواں دن گذر جائے تدبیر صائب یہی ہے کہ سونے کی سوئی سے چھید کر رطوبت دانہ کی نکال لیجائے اور روئی سے پونچھ لین اور نمک ملنا بہت ضرور ہے لیکن بعد دانہ توڑنے اور رطوبت نکالنے کے نمک ملنے مین کسیقدر تاخیر کرنی مناسب ہے اسلئے کہ زخم تازہ پر نمک چھڑکنا ایذا اور الم پہنچاتا ہے بلکہ بڑے دانے کے سوا اور دانے ٹوٹے ہون یا نہون اُن پر نمک ملنا ضرور ہے اور بڑے دانون کو بحال خود چھوڑ دینا چاہیے کہ راہ نکلنے رطوبت کی بند ہو جائے پھر اُسکے بعد تملیح کیجائے اور قبل خوب پختہ ہونے کے مالش نمک کی نہ کرنی چاہیے کہ ورم پیدا ہو جائیگا اور درد شدید عارض ہوتا ہے مگر بعد تنضیج کے تملیح ضرور ہے اور تملیح کا طریقہ یہ ہے کہ پانی مین نمک گھول کر اور تھوڑے زعفران بھی داخل کرین اور گلاب مین اگر نمک گھولین تو بہت بہتر ہے اور اگر پانی

مین جھاؤ اور مسور اور گلاب کے پھول جوش دیکر نطول کرین یہ بہت خوب ہی خصوصاً اگر اسمین صندل کافور بھی شریک کرین تطلیخ سے تنفیج بخوبی پیدا ہوتا ہے اور خشکی دانون مین بہت جلد آجاتی ہے اور پھر بھی جلد گر جاتی ہے ۔ جھاؤ کی لکڑی کا دھوان بھی بہت نافع ہے اور جاڑون مین جو لکڑی آگ کیواسطے جلتی ہے وہ جھاؤ کی لکڑی ہونی چاہیے اور اگر جدری مین رطوبت شدید ہو اُسوقت آس اور برگ آس کی دھونی دینی چاہیے اور جید تدبیر بروقت تنفیج کے اور بروقت اہتمام اسکے خشک کرنے کے مریض کے سلانے مین اہتمام زائد کرتا ہی اور آرد گندم اور جوار اور جو باقلا بچھونے پر ڈالنا چاہیے اور بہتر طریقہ یہ ہی کہ آٹے کو کسی توشک کے اندر بھرین جسکا کپڑا اچھونا جھرجھرا ہو اور سنگین نہ ہو اور اُسکے اندر سے ازان دواون کا یقوت ہو پہنچے اور برگ سوسن یعنی ملمی تجفیف رطوبت جدری کیواسطے بہت مناسب ہی کہ باوجود خشکی پیدا کرنیکے خوشبو بھی پیدا کرتی ہے تیل کا استعمال ہر وقت بھی بہت برا ہے کہ خشک ہونے سے منع کرتا ہے جب جدری خشک ہونے لگے ایسی دوائین طلا کرین جو خشکی پر معین ہون اور کسیقدر ایسی دوائین جو اوپر مذکور ہوچکین مین انمین تھوڑی سی زعفران شریک کرین اور اگر جدری سے زخم پڑ جائین مرہم ابیض خصوصاً اسمین قدرے کافور شریک کرکے لگانا بہت نافع ہے اور تھوڑا سا تراشہ بیخ سرکنڈہ کا خواہ بید سادہ کی تیلی جڑون کا خواہ زنگار کا مرہم ابیض مین طلا مین اور بیشتر سپیدہ کاشغری اور مردار سنگ کا چھڑکنا کافی ہوتا ہے اگر تاکہ مین خشک بتہ پڑ جاے یہ قیروطی نافع ہی روغن گل خالص سمین تھوڑا سپیدہ اور اقلیمیا طلا کر استعمال کرین اور بعد خشکی کے یا جب زخم پڑ گئے ہون استعمال روغن کا ایسے دانہ مین خشکی بڑی جلد گرنے والی ہو مناسب ہی اور بروقت قرحہ پڑ جانے کے چونکہ روغن مادہ اور اصل جمیع مرہمون کی ہی اُسکا استعمال ضرور ہوتا ہی مرہم سرخ واسطے قروح جدری کے بہت نافع ہے

بیان حفاظت اور رعایت اعضا کا آفت جدری اور حصبہ سے

جن اعضا کا جدری کی آفت سے بچانا واجب ہی وہ یہ ہین آنکھ اور حلق اور نتھنے پھیپھڑا انتڑیان یہی اعضا ایسے ہین کہ جدری کے مرض مین انمین قرحہ پڑ جاتا ہی آنکھ تو کبھی جاتی رہتی ہی اور کبھی اُسپر ایک سپیدی پڑ جاتی ہے اور حلق مین بیشتر خناق عارض ہوتا ہی اور کبھی ایسے زخم پڑ جاتے ہین کہ بلع یعنی نگلنا دشوار ہوتا ہی اور کبھی اکلۃ الفم پیدا ہوتا ہی جو مہلک ہی اور نتھنون مین کبھی ایسے قروح پیدا ہوتے ہین کہ ہوا کی آمد ورفت بند ہو جاتی ہے اور پھیپھڑے مین جدری کے دانے ایسے پڑجاتے ہین کہ ضیق النفس پیدا ہوتا ہی اور اگر ان ثبور مین قرح پڑجاے سل پیدا ہوتی ہے امعا مین کبھی بوجہ جدری کے سحج یعنی خراش اور زخم پیدا ہوجاتا ہی کہ اُس کی تلافی اور دوا بہت عسیر اور دشوار ہوتی ہی ۔ آنکھ کی حفاظت کا عمدہ طریقہ یہ ہی کہ مری اور آب کشنیز سے جسمین سماق شریک ہو اور تھوڑا سا کافور بھی ملا ہو اکتحال کرین بروز اول اور تنہا مری بھی کافی ہی اسیطرح نقط سرمہ سیاہ جو آب کشنیز مین پروردہ کیا جاے اور آب سماق جسمین کافور کی ساخت ہوئی ہو اور عصارۂ تخم رمان یعنی وہ چھلکے جو اندر سے انار کے زرد زرد برآمد ہوتے ہین وہ بھی جید ہی خصوصاً اوائل مین اور اگر جدری ظاہر ہو جاے پھر اسوقت گلاب اور کافور سے اکتحال مناسب ہی ۔ یہ بھی کہتے ہین کہ سپیدہ کا اکتحال بہت مفید ہی آنکھ کی سپیدی وغیرہ کیواسطے روغن پستہ جس کو ہماری ملک کی عورات بعد جدری کے اور آنکھون مین کوئی آفت آجانے کے استعمال کرتی ہین ۔ غمامۂ چشم یعنی پردہ سا جو پڑ جاتا ہی اُسے دور کرتا ہی اور آنکھ کی اصلاح کرتا ہی اور شیاف ابیض بعد دانے ابھر آنے کے آنکھ مین بہت مفید ہی منہ اور حلق کی حفاظت اسطرح کرین کہ انار چوسین اور دانہ انار کو ابتدا مین چبائین خواہ توت شامی چوسین اور توت کے رب کا غرغرہ کرین خصوصاً اگر درد گلو کی شکایت ہو اور اُسوقت رب توت کا چاٹنا بھی تھوڑا تھوڑا مفید ہی نتھنون کی حفاظت کیواسطے ماقیثا اور صندل اور رب انگور اور سرکہ سے طلا کرین اور نفط سرکہ سونگھنا بھی کافی ہے اور پھیپھڑے کی حفاظت کیواسطے کوئی چیز لعوق سے بہت اچھی نہین ہی کہ اسمین تخم خشخاش شریک کرین ، اور قلب کی حفظ کیواسطے جوشاندہ انجیر اور مسور جو قبل اس فصل کے بیان ہوچکا

ہے کہ وہ حرارت کو نواحی قلب سے منع کرتا ہے اور امعا کی حفاظت بعد زمانہ ابتدا کے واجب ہے کہ اسی زمانہ میں اسہال کا زیادہ خوف ہوتا ہے واجب ہے کہ استعمال قوابض کا کریں اور اگر آخر مرض میں اسہال عارض ہو قرص طباشیر اور رب ریباس سے علاج کریں خواہ قرص تخم حماض سے معالجہ کریں۔

نشانات جدری کے دفع کرنے کا طریقہ اس مقدمہ کا بیان ہم آگے جہاں زینت کا ذکر ہوگا بتفصیل کرینگے اور یہاں پر مخصوص دوا جو مناسب مرض کے بھی ہے اور نشان چیچک کا بھی مٹا دیتی ہے لکھی جاتی ہے منجملہ ان ادویہ کے جن سے نشان چیچک کے برطرف ہوتے ہیں سوکھی جڑ بانس کی اور آرد باقلا اور تراشہ چوب بید اور تراشہ چوب عنزروت اور تخم خربزہ کے چھلکے خشک کیے ہوئے اور چاول ہوئے ہوئے اور آب جو اور سپیدہ بیضہ مرغ اور مٹی مچھلی ہوئی ہندیہ سر مہنے کے اور مردار سنگ شکر طبرزد اور نشاستہ بادام شیریں اور بادام تلخ اور روغن اور راوحان کی قسم سے روغن سوسن اور روغن پستہ چربی گدھے کی مع روغن گل اور جو مزاج میں قریب اس کے ہو اور وہ پانی جو اونٹ کے سموں سے نکلتا ہے جسوقت سم کو بھونیں اور جلائیں کہ نہایت مفید ہے اور اس سے زیادہ قوی سندروس اور جارہ فلفل یعنی وہ سنگریزے گول جو مرچ سیاہ میں ملے ہوتے ہیں اور مرچ کی تاثیر اُن میں سرایت کر جاتی ہے اور قسط اور اشق کندر صابون بورہ کا ارمنی استخوان سوختہ پورانی ہڈیاں جو کہ چونا ہو جائیں تخم ترب اور ترب سوکھا یا ہوا اور بادنج ترمس کھلانے کی چیزیں بہتر جیسے رنگ کی خوبی پیدا ہو انار میخوش اور شراب خوشبو پاکیزہ بیضہ نیمبرشت شوربا مرغ اور کبک اور دراج اور تیتر وجوز ہے۔ اہتمام اس مریض کو ہمیشہ کرنا ضرور ہے مرکب ادویہ اس فائدے کیواسطے استخوان سوختہ اور سنگی جھیڑ کی بشرطیکہ پرانی ہوں مٹی کی اینٹ اور نشاستہ برنج شستہ نخود ہر واحد بس سم حب لبان ترمس قسط زراوند طویل ہر واحد پانچدرم بانس کی جڑ سوکھی بیس درم اس مجموعہ سے طلا بنا کر آب خربزہ خواہ جنگلی کھیرے کے پانی میں اور آب جو خواہ آب باقلا میں ملیکر عضو ماؤف پر رات کو لگائیں اور صبح کو بنفشہ پانی میں جوش دیکر دھوڈالیں اقریطن نامی حکیم کا نسخہ ہے خشت جدید پرانی ہڈی اصل قصب فارسی نشاستہ ترمس تخم خربزہ برنج سائیدہ شستہ حب لبان قسط اجزا ہموزن لیکر ادویہ طیار کریں ترمس اور نخود سیاہ کو ملیکر مالش کریں

حمیات ورمی کا بیان اور باب حمیات یومیہ میں بیان ہو چکا ہے کہ جو حمیات تابع اورام ظاہری کے ہوتے ہیں وہ اکثر حمیات یومیہ میں داخل ہیں اسلیئے کہ اورام ظاہری بیشتر اُن کے سخونت قلب تک پہونچتی ہے اور اُن کی عفونت قلب تک نہیں پہونچتی اور اکثر یہ اورام اسباب بادیہ یعنی غیر داخلی اسباب سے پیدا ہوتے ہیں لیکن اگر بوجہ بڑے ہونے خواہ قریب القلب ہونے اُن کی عفونت تا بہ قلب پہونچے اسوقت از قسم حمی یومی باقی نہ رہیگی بلکہ حمی عفونت کی طرف منتقل ہو جاویگی اور اکثر یہ بات یعنی حدوث ایسے اورام کا انتقال حمی کا بطرف حمی عفونت کے اسباب سابقہ بدنی کی وجہ سے ہوتا ہے اور امتلائے اخلاط جو بدن میں ہو رہا ہے وہ بھی اس ورم کا سبب واقع ہوتا ہے اور کبھی بوجہ ایسے قروح کے جن کے سوا خبیثہ متوجہ ہو کر محتبس ہو جاتے گوشت نرم میں مگر جو حمیات تابع اورام باطنی کے ہیں اُنکا وجود فقط قلب تک سخونت پہونچنے سے نہیں ہوتا بلکہ عفونت اخلاط کی قلب تک پہونچ جاتی ہے بدترین حمیات جو بوجہ اورام باطنی کے پیدا ہوں وہی ہیں جو ورم حار سے جو بعض احشا میں ہو جائے پیدا ہوں کہ اس تپ میں درد شدید اور پیاس اور التہاب عارض ہوتا ہے اور اس ورم پر دلائل اختلاط مرہ صفراوی جو بتسارہ خراں میں ظاہر ہوتے ہیں اور اورام باطنی جیسے ورم دماغ خواہ ورم حجاب دماغ اور صماخ یعنی کان کا پردہ جس کے ذریعہ سے سماعت ہوتی ہے اور کبھی ورم حلق جب عظیم اور دموی ہو اور اس حجاب کا ورم جو متصل سینہ کے ہے اور ورم جگر اور گردہ اور مثانہ اور رحم اور ورم امعا اور جو مشابہ انکے ہے کبھی حمیات اورام میں بوجہ قرب اور بعد کے قلب سے شدت اور ضعف میں اختلاف ہوتا ہے اسیطرح اگر ورم اعضائے لحمی میں ہو تو اس ورم کی تپ شدید ہوگی اور اعضائے عشائی میں خواہ غضروفی اور عصبانی میں تپ ضعیف ہوتی ہے خواہ جو ورم قریب بہ شرائین ہو اس کی تپ شدید ہوتی ہے اور جو ورم قریب اوردہ کے ہو اُسکی تپ ضعیف ہوتی ہے اور یہ سب حمیات بطور دورہ کے ہوتی

ہین جیسا جیسا مادہ ورم پر گرتا ہے اُسی قدر تپ کی نوبت ہوتی ہے اور جسقدر پیدایش مواد کی ہوتی ہے اُسقدر اُن مواد کو حرکت ہوتی ہے اور جتنا جذب حرارت اور الم کا یہ اورام کرتے ہین اُسیقدر دورہ حمیات کا ہوتا ہے پس ہر خلط کے لائق جیسا دورہ لائق ہے ویسا ہی ہوتا ہے یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ اگر ورم ذات الجنب وغیرہ کا ہوجاتا ہے اور تپ باقی رہجاتی ہے یہ دلیل اُسپر ہے کہ ابھی تنقیہ تمام نہین ہوا ہے یہ حمیات اورام اگر دیرپا ہون انجام مین دق پیدا ہوتی ہے خصوصاً اگر جگر مین ورم ہو اور حجابی اورام بہت جلد منجر بہلاکت ہوجاتے ہین قبل اُسکے کہ بطرف دق کے منتقل ہون ذکر علامات اور احکام حمیات اورام کا حمیات ورام جو اعضائے باطنی کے ورم سے پیدا ہون اُن کے ہمراہ تین قسم کے علامات ہوتے ہین کچھ علامات اور اعراض ایسے ہوتے ہین جن کی دلالت عضو متورم پر ہوتی ہے اور کچھ علامات اور اعراض حالات مادہ مرض پر دلالت کرتے ہین اور بعض علامات مریض کے حال پر دلیل ہوتی ہین سلامت ہونے یا ہلاک ہونے سے۔ قسم اول کی مثال جیسے نبض منشاری اور درد چبھتا ہوا اطراف سینہ کے اورام پر دلالت کرتا ہے اور اسیطرح خشک کھانسی ابتدا مین اور پھر تر کھانسی اور ثقل اسکے، وہ اعراض ذات الجنب کے جو اطراف سینہ کے ورم پر دلیل ہین جیسے سرخی رخسارہ اور ضیق نفس اور تپ وغیرہ خلاصہ یہ ہے کہ درد اور ثقل عضو علیل مین ہوتا ہے اور جمیع اعضا سے گرمی عضو ماؤف کی زیادہ ہوتی ہے اور گرمی خلاف عادت اس عضو مین ہوتی ہے اور جیسے تشنج کہ اعضائے عصبیہ کے اورام گرم مین ہوتا ہے۔ اور مثال دوسری قسم کی جیسے تپ کی شدت بطور غب کے اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ مادہ مرض کا صفراوی ہے اور تیسری قسم کے وہ اعراض ہین جو بیمار کے سلامت حال پر خوشخبری دین خواہ اُس کی ہلاکت پر منذر ہوتے ہین کبھی حالات اورام باطنی تپ کی ضرور ہوتی ہے اور اُسکے قوی اور دائم ہونے پر خواہ اُسکے مفترہ ہونے مین مختلف ہوتے ہین بسبب اختلاف اعضا کے عظم اور بزرگی مین اور اُن کی رگون کے بڑے ہونے مین خواہ بایں وجہ کہ بعض اعضائے باطنی قریب قلب ہین اور اُن کو قلب سے شرکت زیادہ ہوتی ہے جیسے جگر اور ریہ خواہ قلب سے دور ہون اُن کو شرکت قلب سے کم ہو جیسے گردہ کہ اُسکے ورم سے ہمیشہ حمیات لازم اور قوی کا ہونا کچھ ضرور نہین ہوتا بلکہ ایسے اعضا کے اورام سے حمیات مفترہ پیدا ہوتے اور از قسم حمیات مختلفہ خواہ حمی غب یا ربع اور خمس اور سدس پیدا ہوتے ہین اور اُن حمیات کے ہمراہ ناقض اور لرزہ بھی ہوتا ہے اور پھریری بھی موجود ہوتی ہے اور تفرقہ اس بات کا بہت دشوار ہوتا ہے کہ یہ حمیات ورام ہین یا حمیات عفونت خاص علامت اُن کے حمیات ورام ہونے پر ثقل موضع گردہ اور گرانی جانب قطن کے اور درد اور خصائص زیادتی حرارت کا زائد حرارت مقدار عضو متورم مین اگر کسی مین یہ بات پیدا ہو کہ عضو حس کے قریب ہو یا اس سے مشارکت قوی رکھتا ہو یا شدید الحس ہو اور با اینہمہ عضو عصبی بھی ہو پس ایسے وقت مین قطع نظر شدت اس تپ کے جو مانع ورم اس عضو کے ہوتی ہے قلق عظیم اور تشنج بھی عارض ہوتا ہے اور بنسبت اس ورم کے اور اعراض غریب پیدا ہوتے ہین جیسے ورم رحم کا کہ اسکے ہمراہ درد سر اور درد گردے کا بھی پیدا ہوتا ہے۔ حرارت اگرچہ ان اورام مین زیادہ مشتعل ہوکر حدت زیادہ اس حرارت مین نہین ہوتی جیسے تپ محرقہ مین مگر کوئی ایسا ہی سبب قوی و عظیم الخطر پیدا ہو اُسوقت حدت بھی ہوجاتی ہے حدت نہونے کا سبب یہ ہے کہ عفونت اُس تپ کی داخل عروق مین فرو رفتہ ایسی نہین ہے جیسے حمیات عفنہ مین ہوتی ہے اور نہ اُسکو بطرف خارج کے حرکت ہوتی ہے فقط عضو متورم مین عفونت ہوتی ہے اور مادہ متعفن اسی مقام پر پہنچ جاتا ہے بعض حمیات ورم باطنی کی شکل بعض حمیات عفونت کے ہوتی ہے کہ ابتدا مین صغیر اور بر وقت منتہی کے سریع الانقباض اور بعد ازان عظیم ہوجاتی ہے اور عنا اور تواتر بھی بحسب اقتضائے عضو اور مادہ کے جیسا کلیات مین بیان ہوچکا بعد اُسکے منشاری خواہ موجی ہوتی ہے بطبق عضو کے لحمی اور عصبی ہونے کے۔ اور بول اکثر حمیات ورام مین بطرف بیاض کے مائل ہوتا ہے اور رنگ مین کمی ہوتی ہے اسلیئے کہ مادہ بطرف ورم کے متوجہ ہوتا ہے اور رقیق

کو اپنے مقام میں جذب مادہ کا لازم ہے۔ **ذکر علاج حمیات ورمیہ** کا علاج ان حمیات کا بعینہ علاج حمیات حادہ کا ہے بعد از آنکہ اصل ورم کا علاج ہو چکے اسلئے کہ اصل معالجہ ورم کا ہے اور وہی مقدم ہے مگر اسمین رعایت تپ کی بھی بذریعہ تبرید اور ترطیب کے ضرور ہے حمیات اورام کے علاج میں یہ نسبت اور حمیات عفونت کے جو بلا ورم ہوں یہ فرق ہے کہ ورمی تپ میں اجازت سرد پانی پینے کی نہیں ہے اور نہ حمام میں داخل ہونے کی رخصت ہے اور اگر ورم از قسم حمرہ ہو سرد چیزوں کا رکھنا مقام ورم پر جن میں برودت بالفعل ہو نا جائز ہے جیسے عصارہ کاہو اور حی العالم اور خرفہ وغیرہ کسیقدر آرد جو سپید کے ہمراہ یخ میں سرد کرکے اور جب گرم ہو جائے پھر بدل دیں اور کبھی زیت الانفاق جو بحالت خامی نچوڑا گیا ہو اور روغن گل بھی شریک کرتے ہیں اور اگر کاہو کو دھو کے یخ میں سرد کرکے کھلائیں جائز ہے اور نافع بھی ہے **حمیات مرکبہ کا بیان** حمیات کی ترکیب ایک قسم سے دوسرے قسم کے ساتھ چند صورتوں سے ہوتی ہے ۔ا کبھی اصناف بعیدہ کی آپس میں ترکیب ہو جاتی ہے جیسے حمی دق کی ترکیب حمی عفونت کیساتھ ۔۲ اور کبھی ترکیب ایسے حمیات میں ہوتی ہے جو کہ جنس قریب میں متحد ہوں جیسے ترکیب اصناف حمیات عفونت کی مثلاً حمی غب حمی بلغمیہ کیساتھ مرکب ہو ایسے ہی مرکبات ثنائیہ سے وہ تپ ہے کہ جو بنام شطر الغب معروف ہے ۔۳ اور کبھی حمیات اورام کی ترکیب باہم ہو جاتی ہے ۔۴ اور کبھی نوع واحد کی حمیات میں ترکیب ہوتی ہے جیسے دو غب مرکب ہوں خواہ دو ربع میں ترکیب ہو یا تین ربع مرکب ہوں دو غب کی ترکیب میں کیفیت نوائب بلغمی کی ہوگی کہ یوم راحت غب اول کا عین روز دورہ اور نوبت غب ثانی کا ہوگا پس ظاہر میں نائبہ کا ایسا حال ہوگا اور یہی حال ترکیب میں ربع کا ہے کہ ہر دو یوم راحت کے بعد جو دن ہے وہ یوم نوبت ربع اول کا ہے اور اندک تخیل سے واضح ہوتا ہے کہ ہر روز ایک تپ کا نوبہ ہوگا پس مشابہ بلغمیہ لازمہ کے ہو جائے گی ۔۵ اور کبھی تین قسم حمیات غب کی مرکب ہوتی ہیں اگر ترتیب برسبیل مناوبت ہو اور تداخل کسی غب کا دوسری غب میں نہوا ہو تیسرے روز کی نوبت میں شدت زیادہ ہوگی اسلئے کہ یہ دن منتہی نوبت حمی اول کا اور ابتدا غب ثالث کا ثابت ہے اور اسیطرح پانچواں روز شدت میں زیادہ ہوگا اور یہی تپ شطر الغب سے مشابہ ہے جیسے دو غب سے مرکب ہونا بلغمیہ لازمہ کے مشابہ ہے مگر ایسے حساب اور نسبت کی طرف زیادہ التفات سے کچھ طبیب کو فائدہ متصور نہیں اور نوائب کے حال سے اشتغال سے چنداں ثمرہ نہیں ہے بلکہ اعراض کی طرف متوجہ ہو کر ملاحظہ کرنا چاہیئے منجملہ اعراض کے ایک یہ بھی ہوتا ہے کہ اگر ترکیب حمی کی غب خالص سے ہو جسکا مادہ صفراوی خالص ہے اور ایک تپ کا مادہ صفراوی کم ہو پس نوبت میں سرعت پیدا ہوگی اور کوتاہی زمانہ نوبت بوجہ شدت حرارت کے عارض ہوگی حالانکہ جس تپ کا مادہ قلیل ہے اور وہ تپ اعراض میں ضعیف ہے پہلے زائل ہو جائے گی کبھی تپ کے مرکب ہونے پر یہ بھی دلیل ہوتی ہے کہ ایک مرتبہ پھریری پیدا ہو کر سکون و آرام ہو جائے اور پھر از سر نو قشعریرہ طاری ہو جو طبیب عالم دلائل حمیات بخوبی ہو اور ہر ایک قسم کی تپ کو مع اسکے اعراض کے پہچانتا ہو اسکی نسبت نہایت قبیح یہ امر ہے کہ پہلے روز شناخت ترکیب تپ کی نہ کر سکے خواہ وہ مذکور ترکیب تپ دق کے ہمراہ حمی عفونت کی خصوصاً ہمراہ حمی نفقہ کے جسکا مادہ بلغم باہم ہو بہت دشواری سے شناخت کیجاتی ہے اسلئے کہ معالج اس حمی مرکب میں فترات اور سکون اور چند بار ابتدا ناقص اور قشعریرہ کی بار بار برآمد ہونے عرق کو بشرطیکہ تپ کے اوقات جزئیہ ہوں ملاحظہ کرتا ہے اور اکثر منفردہ ہوئی تو یہ امور بہت ظاہر اور واضح ہوتے ہیں اسوقت ظن بلکہ یقین بھی ہوتا ہے کہ فقط حمیات عفونت سے یہاں ترکیب ہے خواہ وہ حمیات لازم ہوں یا منفردہ اور لازمہ سے مرکب ہو اور حمی سے خارج کا قطعاً وہم و گمان نہیں ہوتا اور کبھی ترکیب متوالی پے در پے ہو جاتی ہے اسطرح کہ بعد نوبت ایک تپ کے فوراً دوسری شروع ہو جاتی ہے جیسے کہ زمانہ ابتدائے جزوی تپ ورم کا جسمیں فی الجملہ اعراض میں خفت ہوتی ہے زمانہ منتہی حمی اول میں متداخل ہوتا ہے اسوقت یہ تپ مرکب مشابہ ہو کر سونوخس کے جو غلیان خون

خارج عروق میں پیدا ہوتی ہے شبیہ ہو جاتی ہے پھر ایسے وقت بدون رجوع کرنے بطرف دلائل خاصہ ہر تپ کے چارہ نہیں ہوتا ہے اور علامات خاص جو سونوخس کے اوپر بیان ہوئے ان کے ملاحظہ سے تفرقہ کامل ہوتا ہے اور اگر نوائب قصیر المدت ہوں اسوقت دونوں تپ کا اتصال ایسا نہیں ہوتا کہ دونوں ملکر ایک تپ معلوم ہوں بلکہ درمیان دونوں کی نوبتوں کے کسیقدر وقفہ پیدا ہوتا ہے یہی فارق ہے مگر شاید کوئی ایسا ہی امر عظیم پیدا ہو کہ مثلاً جن حمیات سے ترکیب ہوئی ہے اُن کے عدد کثیر ہوں خصوصاً اگر زمانہ فترات کا طولانی ہو کہ اسوقت کثرت عدد کی بدون اتصال اور تلاصیق کے نہیں ہوتی اگر ترکیب حمیات مختلفہ سے ہو مثلاً ایک حمی حادہ ہو اور دوسری مزمنہ جیسے شطر الغب اس صورت میں حادہ پہلی رفع ہو جاتی ہے اور مزمنہ باقی رہتی ہے یہ دونوں تپ مفترہ ہوں خواہ دونوں لازمہ ہوں یا ایک لازمہ ہو دوسری مفترہ اور کبھی شطر الغب کے ہمراہ اور ایک غب مرکب ہوتی ہے خواہ بلغمی اور سوداوی ہوتی ہے ۔ اگر غب ہمراہ شطر الغب کے ہو تو پہلے بوجہ حدت کے غب کا زوال ہوتا ہے اور فقط شطر الغب باقی رہجاتی ہے اور اگر حمی بلغمی خواہ سوداوی ہمراہ شطر الغب کے ہو پہلے شطر الغب رفع ہوتی ہے اور خالص بلغمی خواہ سوداوی باقی رہجاتی ہے کبھی حمیات مرکبہ میں ترکیب ایسطرح سے پیدا ہوتی ہے مثلاً حمی مفترہ اور لازمہ جن کی جنس میں اختلاف ہو خواہ جنس واحد کے ہوں یا نوع واحد کے ہوں اُن سے تپ کی ترکیب ہوتی ہے جیسے غب دائرہ ہمراہ غب لازمہ کے مرکب ہو اور جیسے دو مفترہ مرکب ہوجاتے ہیں اسیطرح دو لازمہ بھی مرکب ہوتی ہیں بعض اطباء نے گمان کیا ہے کہ دو لازمہ میں ترکیب نہیں ہوتی وہ غب مرکب ہوتی ہیں اسلئے کہ مادہ جسوقت داخل عروق میں ہوا ممکن نہیں ہر کسی شے میں عفونت واقع ہو وہ مختلف ہو بلکہ جمیع مادہ جو اندر عروق کے ہے یکساں متعفن ہوگا اور تعفن اُسکا ہر جگہ ظاہر رہیگا یہ رائے ہمارے نزدیک واجب التسلیم نہیں ہے اس لئے کہ عفونت جو داخل عروق ہو ضرور اُس کی ابتدا کسی تاریخ اور وقت معین سے ہوتی ہے اور بعد ابتدا کے تعفن پھیلتا ہے اور اُس کے بعد احکام اشتداد اور تغیر کے اُسپر جاری ہوتے ہیں بنا بر تاریخ عفونت اول کے اور اس عفونت کو حرکات بنا بر اسی روز کے اور اسی حساب سے ہوتے ہیں پس کیا بعید ہے اگر ایسا اتفاق ہو کہ ایک جگہ داخل عروق میں کسی مادہ کی عفونت شروع ہو کہ اسکو غلبہ ہو اور بالاصالۃ متعفن ہو اور دوسرا جزو اسی مادہ کا جو دوسرے مقام میں ہو اسے اسقدر غلبہ نہو کہ خود بخود متعفن ہو بلکہ یہ اتباع اسی جزو کے اپنی ذاتی عفونت کو جو غالب تھی بڑھائی اور منشا اُسکی عفونت کا اصالۃً بھی ہو اور بہ اتباع بھی ہو پھر اُسکے واسطے زمانہ تغیر اور اشتداد کا جداگانہ ہوگا ۔ اقسام ترکیب حمیات کی تین ہیں مداخلہ اور مبادلہ اور مشابکہ ۔ مداخلہ یہ ہے کہ ابھی ایک تپ کا زمانہ تمام نہ ہوا ہو کہ دوسری شروع ہو جائے اور مبادلہ وہ صورت ہے کہ بعد فرو ہونے ایک تپ کے دوسری شروع ہو اور مشابکہ یہ صورت ہے کہ دونوں ساتھ ہی شروع ہوں اگر حمی مطبقہ ہمراہ لرزہ ہو اور عرق بر آمد نہ ہو خواہ چند بار لرزہ پیدا ہو کر ایک ہی مرتبہ عرق بر آمد ہو اُسوقت ترکیب میں گمان قوی کرنا چاہیے اسیطرح اگر مطبقہ میں بافراد اور برد اطراف ہو اور تقشعر یعنی سکڑنا پیدا ہو جب بھی ترکیب ہوگی اور اگر برد اطراف کم ہو تو فقط مطبقہ بھی ہو سکتی ہے ذکر شطر الغب کا شطر الغب مرکب دو تپ سے ہوتی ہے ایک حمی غب ہوتی ہے دوسری بلغمی اور اُسدن چونکہ بلغمی اور غب دونوں کی نوبت یکبارگی ہوتی ہے اس لئے اس روز شدت اعراض میں زیادہ ہوتی ہے یا دونوں کی ترکیب بسبیل مشابکت ہو یعنی دونوں ساتھ ہی شروع ہوں خواہ بسبیل مبادلہ کہ ایک کے اُترنے کے بعد دوسری تپ کی نوبت شروع ہو خواہ بسبیل مداخلت یعنی ابھی ایک تپ اُترنے نہ پائے کہ دوسری شروع ہو جائے سب سے زیادہ دشوار شناخت قسم اول کی ہے جسمیں دونوں ہمراہ شروع نوبت کرتی ہیں اسکے بعد دوسرے قسم کی شناخت کہ اُس کی ایک صورت یہی ہے کہ فوراً بعد اُترنے پہلی تپ کے دوسری شروع ہو اور گمان شروع کا خواہ اتحاد کا ہوتا ہے کبھی دونوں تپ لازمہ ہوتی ہیں اسلئے کہ عفونت داخل عروق سے دونوں پیدا ہوئی ہیں اور کبھی دونوں دائرہ ہوں کہ زمانہ اقلاع کا پیدا ہو جاتا

اسوقت کہ دونوں کی عفونت خارج عروق ہو۔ اور کبھی صفراوی لازم ہوتی ہے اس لیئے کہ اُسکی عفونت داخل عروق ہوتی ہے اور بلغمی برخلاف صفراوی کے ہوتی ہے اور کبھی دونوں برعکس اسکے ہوتی ہیں کبھی شطر الغب خالصہ اسی حمی کو بھی جو مرکب غب خارجہ اور بلغمی داخلہ سے ہو کہتے ہیں اور دوسرے اس قسم کے سب کو غیر خالصہ مقرر کرتے ہیں مگر اس بحث سے چندان فائدہ نہیں اسلیئے کہ مجرد امر اصطلاحی ہے کبھی بمقدم عفونت میں حمی صفراوی ہوتی ہے اور وہی پہلے ابتدا کرتی ہے بعد اُسکے بلغمی پیدا ہوکر مرکب ہو جاتی ہے اور کبھی دونوں مادہ میں ساتھ ہی عفونت پیدا ہوتی ہے اور کبھی غالب وہ بلغمی تپ کا ہوتا ہے اور کبھی صفراوی کا اور ہر ایک صورت میں شرکت مادہ بلغم سے نوائب صفراوی کی طولانی ہو جاتی ہے اور بحران اسکا دیر ہوتا ہے اور مادہ صفراوی بلغمی کا حال برعکس کرتیا ہے یعنی اُس کی مدت میں کمی ہو جاتی ہے اور بحران اسکا بہ نسبت بلغم ساذج کے جلد تر ہوتا ہے کبھی شطر الغب کا زمانہ بقا طولانی ہوتا ہے حتی کہ نو مہینے تک باقی رہتی ہے بلکہ اس سے بھی زیادہ اور کبھی شطر الغب سے عرض حادہ پیدا ہوتا ہے اور کبھی شطر الغب بہ نسبت اور حمیات کے بدتر اور قاتل ہوتی ہے اسلیئے کہ انجام اسکا بطرف دق خواہ اور امراض مزمنہ کے جنکا زوال دشوار ہو جاتا ہے علامات شطر الغب کے خاص تر علامت اور اول شناخت شطر الغب کی گو اُسکے ہمراہ اور قرائن بھی ہوتے ہیں یہ ہے کہ مدت تپ کی ایک روز طولانی اور حدت میں سکون لیئے ہوئے ہو بہ نسبت غب صفرو کے بعد اسکے دوسرے روز نوبت خفیف اور اعراض میں کم ہو اور قشعریرہ کبھی اس تپ میں مکرر واقع ہوتا ہے یعنی چند مرتبہ پھر پھری واقع ہوتی ہے اسلیئے کہ دونوں مادون میں تصارع اور کشتی واقع ہوتی ہے اگر بطور مشابکت ترکیب ہوئی ہو یا بوجہ دخول ایک مادہ کے دوسرے مادہ پر اگر متداخلہ ہوں کبھی یہ تکرار تین مرتبہ ہوتی ہے یعنی قشعریرہ تین مرتبہ معلوم ہوتا ہے اور کبھی بعض اعضا میں گرمی آجاتی ہے اور ہنوز قشعریرہ باقی ہوتا ہے اور یہی تپ شطر الغب ہے اسلیئے کہ بدن کا نقا اور خالص ہونا تمام اور کمال اس تپ میں نہیں ہوتا اور ابتدا اور زیادت کا زمانہ اس تپ میں زیادہ اضطراب پیدا کرتا ہے خصوصاً اگر ترکیب میں صنف مشابکہ سے ہو خواہ اور اگر قسم تشابک نہو بلکہ متداخلہ ہو تو جو وقت تداخل کا ہوتا ہے اُسوقت اضطراب عارض ہوتا ہے اُسوقت پھر پھری بار بار ہوتی ہے اور غشی میں طول ہوتا ہے اور جسوقت گمان ہو کہ اب بدن خوب گرم ہو چکا ہے اور اب قریب ہے کہ اُتر جائے کہ یکایک پھر قشعریرہ عود کرتا ہے اسلیئے کہ اعراض کا مجاہدہ اور کوشش بوجہ مجاہدہ اخلاط کے ہوتا ہے اور منتہی اسکا اوقات جزوی اور کلی دونوں میں قبل منتہی بلغمی کے ہوتا ہے اور بہ نسبت اُسکے جلد تر ہوتا ہے اور بہ نسبت صفراوی کے دیر میں ہوتا ہے اسلیئے کہ حرارت کا پھیلاؤ شطر الغب میں بڑی دقت سے ہوتا ہے خصوصاً اول مرض میں اور اُسکی حدت بروقت منتہی کے شدید ہوتی ہے اسیطرح زمانہ انحطاط کا بھی طولانی ہوتا ہے اسلیئے کہ متقضی بہم بسبب نزاع دونوں مادون کے واقع ہوتے ہیں اور عرق بر آمد ہو کر یہ تپ بہت کم اُترتی ہے اور اس تپ کا تیسرا دن پہلے دن کے مشابہ ہوتا ہے اور چوتھا دن دوسرے دن کے مشابہ ہوتا ہے شطر الغب کے وجود پر استدلال چند وجوہ مختلف سے ہو سکتا ہے کبھی بنظر عادات کے اور کبھی بذریعہ اعراض کے عادات کے راہ اسطرح کہ ایک آدمی کے بدن میں خلط صفراوی بکثرت تھی اور عفونت بھی اسمیں آگئی تھی اُسکے بعد مرفہ الحال ہوا اور ریاضات کو ترک کر کے اچھی اچھی غذا اور گوناگوں تدبیریں ایسی کیں کہ اُن سے بلغم پیدا ہو گیا خواہ کسی شخص کے بدن میں بلغم کی کثرت تھی اور بلغم میں عفونت بھی پڑ گئی تھی بعد ازاں اُسنے ایسی ریاضت کی اور ایسی چیزوں کا استعمال کیا جس سے صفرا پیدا ہو گیا خواہ سن کے بدلنے کی وجہ سے اسمیں یہ بات پیدا ہو گئی مثلاً لڑکے سے جوان ہو گیا اور غلبہ رطوبت سن کا کم ہو گیا خواہ سن کہولت کو بعد شباب کے پہونچا اور حدت مزاج تبدیل سن سے برطرف ہو گئی اور اعراض کے ذریعہ سے شناخت شطر الغب کی اسطرح ہوتی ہے کہ نبض اور بول کو دیکھے اور جو مادہ مقعد کی طرف سے نکلتا ہے اسکا خیال کرے اور براز کا حال بھی ملحوظ رکھے اور حال نضج کا اور اسکے علامات بھی دریافت کریں اور پیاس اور کیفیت لمس کی اور قشعریرہ اور لرزہ بھی دریافت کرتا رہے کہ مکرر لرزہ آتا ہے یا نہیں اور حالات اوقات

اور نوبت کے معلوم کرنے نبض کا حال تو یہ ہے کہ اس تپ میں بہ نسبت غب کے عظم میں کمتر ہوتی ہے اور بہ نسبت بلغمی تپ کے صغر اور بطوء اور تفاوت
میں زیادہ ہوتی ہے۔ بول اس تپ میں بدیر نضیج پاتا ہے اسلئے بلغم اور صفرا سے ملی ہوئی ہوتی ہے اور براز کی بھی ایسی کیفیت ہوتی ہے اور حالت
گرمی اور سردی بدن کی اور پیاس اور قشعریرہ اور کیفیت اوقات ادوار اور بے انتظام ہونا نوائب کا جسقدر ضرور تھا اوپر بیان ہو گیا البتہ جو خلط غالب
دونوں خلطوں میں سے ہوا سپر آگہی کی امید جو دلائل غالب ہوں انسے ہو سکتی ہے۔ اگر بلغم کا غلبہ ہو گا نوبت میں طول ہو گا اور پھر یری کم ہو گی
اور انضاغط یعنی تنگی اعضا میں خصوصاً نبض میں قوی تر ہو گی اور اطراف سردی کو بہت جلد قبول کرینگے ابتدائے مرض اور برودت اطراف کی
دیر تک باقی رہیگی پیاس کم ہو گی اور قے صفراوی بھی نہ ہو گی اور بول میں سپیدی اور رقت ہو گی اور پسینا بھی کم برآمد ہو گا سن لڑکپن خواہ بڑھاپے کا سن
اور مزاج بدن کا بھی کبھی اسپر دلیل ہوتا ہے گو سن میں حرارت ہو اسیطرح عادت خواہ نسل اور بلد اور صناعت دلیل ہو سکتی ہے اگر بارد ہو۔
صفراوی خلط اگر غالب ہو گی نوبت کا زمانہ قصیر اور اطراف جھٹ پٹ گرم ہو جائینگے اور پیاس کا غلبہ قے صفراوی کی کثرت پسینا بے اندازہ
کبھی بوجہ غلاظت صفرا کے پھریری لرزہ کی طرف مائل ہو گی۔ بول نہایت رنگین ہو سن جوانی کا اور مزاج گرم بدن کا گو سن شباب نہو تو
بھی غلبہ صفرا پر دلیل ہے اسیطرح عادت وغیرہ اگر حار ہو دلالت غلبہ صفرا پر کرتی ہے اگر دونوں خلط برآمد ہوں دونوں قسم کے دلائل
برابر ہوتے ہیں اور فقط قشعریرہ پیدا ہو گا لرزہ واقع نہ ہو گا اور نہ اس تپ کا قشعریرہ کسیوقت لرزہ کی طرف منتقل ہو گا اسلئے کہ اسمیں برد اور
لذع دونوں مفقود ہیں اگر ترکیب اس تپ میں دائرہ اور لازمہ سے ہو اور ایسے مرکب کو اکثر اطبا شطر الغب خالصہ نام رکھتے ہیں اور لازم تپ
بلغمی ہو اس صورت میں لرزہ اور ضعف بھی ہو گا اسلئے کہ مادہ صفراوی خارج عروق ہے اور خارج بدن میں کوئی شے مقابل مادہ صفراوی کے
نہیں ہے از طرف بلغم کے جو صفرا کی لذع کو توڑے پس لرزہ بوجہ لذع کے ضرور پیدا ہو گا مگر لرزہ ضعیف ہو گا اور بیشتر برد اور قشعریرہ
اکثر واقع ہو گا تا اینکہ منتہی میں مادہ غلیظ ہو جائے جیسا اوپر بیان ہو چکا اور حرارت حشا اور شکم کی زیادہ ہو گی باوجودیکہ اطراف میں برد
موجود ہے اور نبض میں صغر اور تفاوت زیادہ ہو گا اور اگر تپ لازم صفراوی ہو لرزہ ہو گا اور نہ زیادہ پھریری ہو گی اور نبض بہت عظیم اور سریع اور کرب
شدید ہو گا اور اگر دونوں تپ دائمی ہوں لرزہ یقیناً نہو گا۔ غب لازم کو یہ بھی عارض ہوتا ہے کہ اسمیں خفت قبل خفت بلغمی کے پیدا ہو اگرچہ اس تپ
صفراوی کا رجوع بطرف شدت کے قبل از اشتداد بلغمی کے ہو۔ **شطر الغب کے علاج کا بیان** واجب و ضروری امر علاج میں شطر الغب
کے یہ ہے کہ توجہ تمام بطرف استفراغ مادہ کے ہر قسم استفراغ سے رہے اسہال اور فصد اور ادرار تعریق کی طرف زیادہ توجہ اس غرض سے چاہیئے
کہ اطفائے حدت صفراوی کی اس سے ہوتی ہے اور مسہل کے استعمال میں انتظار نضیج کا ضرور ہے مگر تلیین خفیف کا استعمال بلا انتظار بھی
ہو سکتا ہے کہ روانی شکم پیدا ہو اور زیادہ تشویش مادہ کو بوجہ اضطراب کے نہو جیسے ماء اللبلاب ہمراہ گلقند کے اگر خلط غالب بلغم ہو اور ترنجبین
اور شیرخشت زلال تمر ہندی شربت بنفشہ اگر خلط غالب صفرا ہو اور دونوں قسم کی دوا مرکب کرکے اگر دونوں خلط برابر ہوں اور جب نضیج کا
بخوبی ظہور ہو جاوے پھر اگر استفراغ دوائے قوی سے کیا جاوے ہو سکتا ہے اور کچھ خطر نہیں۔ اور قے کرانے میں بھی خلط غالب کی رعایت
ضرور ہے مثلاً آب ترب ہمراہ سکنجبین کے گرم خواہ سکنجبین یا آب گرم کے ساتھ اگر صفرا غالب ہو اور ادرار ایسی دوا سے کرانا چاہیئے جسمیں اعتدال ہو۔ اگر
جوشاندہ مسہل قبل از نضیج کے جلدی کرکے پلائے جائیں خوف عروض سرسام کا ہو گا جو دوا زمانہ تزید سے زمانہ منتہی تک نافع ہے کہ اصلاح
مادہ کی کرے اور نضیج بھی پیدا ہو جائے اور آفات فساد مزاج اور ضعف معدہ وغیرہ کی تلافی ہوتی رہے مفردات میں خل العنصل افسنتین رومی
کے ہے مگر بعد روز ہفتم کے اور بشرط ظہور آثار نضیج کے اور قسم جدید دوسرے ہو اور اگر ساتویں روز سے پہلے جلدی کرکے استعمال کیجائیگی خلط کو

تحجر کرے گی گر استفراغ نہ کر سکے گی اس وجہ سے کرب در غم اور تشنج پیدا کرے گی اور پھر بطرف مادہ رجوع کر کے اپنے جز ہوائی اور تلخ کے مادہ کو خشک کرے گی
اور بوجہ اپنی قوت قابضہ کے مادہ کو تحلل سے باز رکھیگی اور جالینوس اور اس سے مقدم جو اطبا تھے اس مرض کا علاج ایسے وقت میں آب جو میں تھوڑی
سی مرچ سیاہ کی آمیزش سے کر لیا کرتے تھے مگر آمیزش اس سے کم ہوتی تھی کہ فقط بو فلفل کی آجائے اور ہم سے پیشتر زمانہ کے اطبا جو بعد جالینوس کے
ہوئے ہیں اس تدبیر کو نادر و اعجوبہ کہتے ہیں کہ اس تدبیر میں جالینوس نے بہت دھوکا کھایا بلکہ اس شخص نے جالینوس کی تجویز پر کمال تعجب کیا ہے مگر اس شخص کو یہ
خیال تو ہوا کہ مرچ سیاہ سے التہاب حمی کا ہوتا ہے اور اسکا کچھ خیال نہ ہوا کہ آب جو بوجہ برودت کے مرچ کی حدت کو توڑ دیتا ہے اور بہ قدر
گرمی اسمیں باقی نہیں رہتی کہ تپ کی حرارت میں التہاب پیدا کرے ایک اور خطا اس معترض کی ایسی ہے کہ خاص اس بیماری کی وجہ سے نہیں ہوتی ہے
مرکب دوا کے استعمال سے مرکب مرض میں اعتراض کرنا اس عام قاعدہ کو توڑتا ہے جس کی رو سے یہ لازم ہے کہ جب قوت مبنی مقابلہ امراض مرکبہ
کے سوا دیر قائم ہو اسوقت اعانت طبیعت کی ادویہ مرکبہ سے جسمیں مسخنات اور مبردات دونوں شامل ہونی چاہیئے کہ طبیعت دونوں قوت
میں دو کی تمیز کر کے دوائے مبرد سے تپ کی شدت اور اطراف قلب کی حرارت کا اطفا کرے اور دوائے گرم سے تحلیل اور نضاج
مادہ کا کرے وہ کون شخص ہے جو شطر الغب کا علاج بدون ترکیب دوا کے واسطے حار اور بارد کے کر سکتا ہے ہاں اگر طبیعت اسقدر ضعیف ہو کہ اسمیں قوت
تمیز حار اور بارد کی باقی نہ رہے اسوقت کسی قسم کا علاج نافع نہیں ہے اور وہ زمانہ محل بحث سے خارج ہے اس معترض نے اور چند وجوہ سے خطا
کی ہے ہم اپنی کتاب کو ان سب کے ذکر تفصیلی سے طولانی نہیں کرتے بلکہ باختصار ان کو بیان کرتے ہیں ایک یہ بھی اسکی خطا ہے جو کہتا ہے کہ جالینوس
کو واجب تھا کہ ایسے وقت استعمال ان ملطفات کا کرتا جنمیں قوت تسخین کی قوی نہ ہو جیسے کرفس اور شبت لیکن سویا اور اس معترض کو یہ معلوم نہ ہوا
کہ مرچ سیاہ کی بھی تدبیر ممکن ہے اس طرح سے کہ اسکی مقدار قلیل بہت سی دوائے بارد کی آمیزش سے ایسی ہو جاتی ہے کہ اس کی حرارت
ٹوٹ جائے اور قوت لطیف اس کی باقی رہتی ہے اور جسقدر اسکی قوت باقی رہتی ہے باوجود قلت مقدار کے کرفس کی تلطیف سے گو بمقدار زائد ہو کم نہیں ہوتی
سوا اسکے آب جو کہ خود اسمیں جلا اور سیلان ہے اس قوت ملطفہ کی اعانت کرتا ہے کہ بوجہ سیلان اور رقت کے اسکی قوت کو پہونچاتا ہے اور افراط حرارت کو
دفع کرتا ہے اور مادہ مرض کو اپنے سیلان سے مغلوب کر دیتا ہے کہ قوت ملطفہ فلفل کی اسمیں بخوبی نفوذ کرے بعد ان سب اغلاط کے نہایت عجیب معترض
سے یہ امر واقع ہوا کہ یہ شخص جالینوس کو اس بات سے جاہل سمجھتا ہے کہ فلفل تپ میں التہاب پیدا کرتی ہے جالینوس کا شمار ان لوگوں میں کرتا ہے جو
فلفل کی اس تاثیر سے غافل ہوں بوجہ اسکے کہ اس نے فلفل کی آمیزش آش جو میں تجویز کی ہے۔ ادویہ مرکبہ جنکا استعمال درمیان زمانہ تزید اور
انتہا کے مناسب ہے مثل قرص افسنتین اور قرص ورد کے ہیں اقراص جید خفیفہ جو واسطے شطر الغب کے بہت عمدہ نسخہ ہے گل سرخ اصل السوس ہر ایک
چار درم تخم کشوث تین درم سنبل الطیب عصارہ افسنتین طباشیر ہر ایک دو درم ان دواؤں سے قرص طیار کریں نسخہ دیگر جو شطر الغب التہاب شدید کے
ساتھ ہو اسکو مفید ہے گل سرخ چھ درم تخم حماض صمغ عربی ہر واحد چار درم نشاستہ تین درم زرشک طباشیر تخم خرفہ ہر واحد دو درم کتیرا زعفران
سنبل الطیب ہر واحد دو درم کافور ایک درم ان سے قرص طیار کریں قرص دیگر بہت عمدہ ہے واسطے شطر الغب کے مریض کے خصوصاً اگر باوجود التہاب
اور سوزش کے اسہال کی بھی شکایت ہو اور کھانسی بھی آتی ہو سنبل الطیب عود زعفران زرشک خواہ عصارہ زرشک ہر واحد تین درم ریوند چار درم
طباشیر گل سرخ مع جوز ہی کے صمغ عربی کہربا ہر واحد پانچ درم تخم حماض برشتہ چھ درم افسنتین رومی سات درم قرص طیار کریں۔
قرص منضج دیگر گل سرخ تین درم زرشک صمغ عربی تخم حماض ہر واحد چار درم سنبل الطیب غافث طباشیر نشاستہ تخم خرفہ تخم خیار ہر واحد دو درم
تخم کاسنی تخم کشوث ہر واحد ڈیڑھ درم رب السوس ایک درم لک لیونہ ہر واحد نصف درم سب دواؤں کو ملا کر قرص طیار کریں حبوب

واسطے اشتداد التہاب اور جمیع حمیات مزمنہ کے خواہ وہ حمیات احشا کو ایذا دیں خصوصاً اگر مادہ بلغمی زیادہ ہو صبر مصطگی ایلیہ زرد ریوند عصارہ افسنتین گل سرخ حب
اجزا ہموزن زعفران بقدر نصف وزن ایک دوا کے آب کاسنی میں گولی باندھیں مقدار شربت دو درہم ہمراہ سکنجبین کے نسخہ جیدہ کہ بہت عمدہ ہے اور
قریب لیے تپ تت نضج کے استعمال کرنا چاہیئے اور مسہل بھی ہے صبر مصطگی عصارہ غافث عصارہ افسنتین گل سرخ ہموزن اور زعفران بنصف وزن کسی ایک
دوا کے آب کاسنی میں گولی تیار کریں مقدار شربت دو درہم ہمراہ سکنجبین مترجم کہتا ہے اوقات اربعہ میں اس تپ کے مجرب خاکسار کا یہ ہے کہ برگ سدر
املی دو درم سے تین درم تک اور بقدر پیستا جو ایک پتی کی ہوتی ہے ملا کر استعمال کریں تساوی میں دونوں مادہ کے ہموزن اور اگر بلغم زیادہ ہو برگ
سدر کا وزن زیادہ کریں اور اگر صفرا زیادہ ہو پیستا زیادہ کریں بعون اللہ بر الساعت حاصل ہو حق نکس کے یہ معنی ہیں کہ مرض اول کسی بے اعتدالی
کی وجہ سے دوبارہ عود کرے بعد اسکے کہ بخوبی زائل ہو چکا ہو اصل مرض سے دوبارہ پلٹنا مرض کا بہت بد ہے تجویز مناسب نکس کے معالجہ
میں یہ ہے کہ جب تک حقیقت حال بخوبی واضح نہ ہو علاج میں غفلت نہ کرنی چاہیئے خصوصاً تلیین وغیرہ اسلئے کہ نکس اکثر خبیث اور زبون ہوتا ہے
اور چونکہ ہنوز طبیعت ضعیف ہوتی ہے مقابلہ مرض کا بخوبی نہیں کر سکتی اس جہت سے احتمال ہلاکت کا زیادہ ہوتا ہے فن ثانی پیشین بینی اور
پیشین گوئی شناخت احوال دوامراض کے اور احکام بحران کے بیان میں اس فن میں دو مقالہ ہیں ہم اس فن میں احوال بحران اور
ایام بحران اور علامات نضج اور جو چیزیں ایک ایک سے خصوصیت رکھتی ہیں از قسم دلائل حکمی بیان کرینگے اور علامات جید اور غیر جید کا بھی ذکر
کرینگے یہ علامات وہی باتیں ہیں جن پر مدار پیشین بینی معرفت کا ہے پیشین بینی سے یہ مراد ہے کہ دلائل موجودہ سے ایک امر جو آیندہ ہونیوالا ہے
اور جسطرح مآل کار مریض کا صحت خواہ ہلاکت سے ہونیوالا ہو اسپر پہلے سے حکم لگانے بسبب پہچاننے وقت کے اسطرح پر کہ ثابت رہیگی
یا ساقط ہوگی اور یہ بھی پہچان جائے کہ وقت صحت یا ہلاکت رات کو ہے یا دن کو اور کس طریقے سے ہوگا یا نہ ہوگا مقالہ اولی بحران کا بیان
اور طریقہ استدلال کے بحران پر اور اسکی خیر اور شر ہونے پر اور اسکی ماہیت اور احکام و اقسام بحران کے معنی لغت میں قول فیصل کے
ہیں اور اصطلاح میں طب کے جو تغیر مرض میں دفعتہً ہو خواہ بجانب صحت یا بجانب ترقی مرض و ہلاکت اسکو بحران کہتے ہیں بحران کے دلائل
ایسے ہیں کہ ان کے ذریعہ سے طبیب کو معلوم ہو جاتا ہے کہ آیندہ کیا ہونیوالا ہے تفصیل اس اجمال کی یہ ہے کہ مرض واسطے بدن کے مثل دشمن
بیرونی کے واسطے شہر کے اور طبیعت بدنی مثل سلطان محافظ کے ہر بدن کے ہیں اور کبھی درمیان دشمن بیرونی و سلطان حافظ کے ایسی خفیف لڑائیاں
ہوتی ہیں کہ ان کا شمار نہیں کیا جاتا ہے اور کبھی ان دونوں میں جدال و قتال بشدت ہوتا ہے اسوقت ایسے احوال و اسباب پائے جاتے
ہیں جیسے سواروں کے لڑنے سے زیادہ شور و غل مچے اور غبار اٹھے اور میدان آواز طبل جنگ سے گونجنے لگے اور خون کی ندیاں جاری ہوں
بعد اس معرکہ کے جب وقت فیصلہ کا کہ وہ زمانہ غیر محسوس ہے کہ گویا آن واحد میں ہوجاتا ہے جیسے تلوار کی لڑائی کا فیصلہ اسوقت بادشاہ
محافظ غالب ہوتا ہے یا دشمن باغی اور غلبہ بھی یا پورا ہوتا ہے کہ ایک جانب کے لوگ بالکل شکست پا جائیں اور ان سے شہر بالکل خالی ہوجائے
یا غلبہ ناقص ہوتا ہے کہ بعد شکست کے دوبارہ لڑائی واقع ہونے کی امیدواری ہوتی ہے لیکن ایک مرتبہ خواہ چند مرتبہ ایسی ہزیمت میں انفصال
اور شکست پوری سب سے اخیر کی لڑائی ہوتی ہے اور جسطرح بادشاہ بروقت غلبہ کے دشمن باغی پر اسکو دفع کرتا ہے اور کبھی اسکا دفع کرنا
قرار واقعی ہوتا ہے کہ شہر اور میدان اور تمام اطراف متصل شہر کے دشمن باغی سے خالی ہو جائیں یا اسے اسقدر دفع کرتا ہے کہ اطراف شہر کے قریب
میں دشمن باقی رہجائے اسیطرح یہ حال قوت بدنی کا ہے کہ بروز بحران جید یا مادہ موذی کو مکان و بدن سے یعنی قلب و دماغ اعضائے رئیسہ اور
ان کے اطراف سے بالکل دور کر دیتی ہے یا اعضائے رئیسہ سے تو دور کر دیتی ہے مگر اطراف سے اعضائے رئیسہ کے دور کرنے پر

تا در نہین ہوتی ہے بلکہ اس طبیعت کا فعل اسیقدر ہوتا ہو کہ مادہ مرض کو عضاے رئیسہ سے بطرف اطراف کے ہٹادے اُسکا نام بحران انتقال ہو اور جو مرض ائل ہوتا ہو اُسکا زوال یا بطور بحران ہوجاتا ہے جیسا بیان ہوا یا بسبیل تحلل ہوتا ہو یعنی مادہ تھوڑا تھوڑا تحلل ہو کر بتدریج فانی ہوجائے زوال مرض بطور تحلل امراض مزمنہ مین ہوتا ہو یا وہ امراض جن کے مواد بارد ہون اور ایسے زوال سے پیشتر علامات خوفناک و حرکات سخت واقع نہین ہوتے اسیطرح جو مرض مہلک ہو اُسکا ہلاک یا بسبیل بحران ہوتا ہو یا بسبیل ذبول اور ذبول کے یہ معنی ہین کہ قوت تھوڑی تھوڑی تحلیل ہو کر فانی ہوجائے افضل یہی بحران ہو جو تام ہو اور طبیب اُسپر اعتماد کرسکے کہ بدن مواد سے پاک ہوگیا اور دو واضح ہو اور ظاہر ہو اور سالم ہو ان اعراض سے جنکا انذار یعنی خوف ہو کسی دن قبل اس روز بحران کے ہوچکی ہو اور نوع اس بحران کا بروز بحرانی محمود کے ہو جو بحران ہو یا جید ہو یا ردی اور ہر ایک ان مین کا یا تام ہو یا ناقص بحران تام جید یا اسطرح پر ہو کہ طبیعت مادہ کو تمام بدن سے دفع کردے اور یا انتقال مادہ کا عضو شریف سے طرف عضو خسیس کے کردے کبھی ناقص بحران بھی متصل و مشابہ بحران تام کے ہوتا ہو تام جید کی مشابہت تحلل مین ہوتی ہو اور ردی کی مشابہت ذبول مین ہوتی ہو بحران ناقص کا دن بحران تام کا منذر یا مخبر ہوتا ہو اگر انذار اُس قاعدہ پر ہو جسکا حال ہم ایام بحران و آثار انذار کے بیان مین ذکر کرینگے اور یہ انذار جید اور ردی دونون قسمون مین ہوتا ہو چنانچہ ہشتاد اس بحران کی جو دفع تام کرے ان امراض مین کرنی چاہیے جن کے مواد رقیق اور تیز اور قوت قوی ہو اور بحران انتقال کی اُمید ان امراض مین کہ قوت ضعیف ہو اور مادہ غلیظ ہو ایضاً بحران تام کا حال مختلف ہوتا ہو کہ اگر مادہ مین قوت زیادہ ہو بحران بذریعہ عرق کے ہوتا ہے اور اگر قوت اس سے کم ہو مثلاً حرارت زیادہ ہو بحران بذریعہ رعاف کے ہوتا ہو اگر قوت اس سے بھی کم ہو بحران بذریعہ ادرار ہوگا اور اس سے بھی کم ہو بذریعہ اسہال و قے کے بحران ہوگا معلوم کرنا چاہیے کہ مخاط یعنی رینٹ اور کان کا سیل اور آنکھ کا کیچڑ اور آنسو سر کے بیماریون کا بحران ان چیزون سے ہوتا ہو اور نفث یعنی خون یا ریم یا کھنکھار اور تھوک مین نکلنے سے امراض بحران سینہ کا ہوتا ہو کھل جانا اور جاری ہونا خون بواسیر کا اکثر بیماریون کیواسطے بحران جید ہو لیکن یہ بات اکثر اُنھین لوگون کو ہوتی ہے جنکا خون بواسیر جاری ہونا معتاد ہو۔ جمیع بحرانات مین افضل عمدہ اور قریب بانفصال مرض کے وہ بحران ہے جو بذریعہ رعاف ہو اسلیئے کہ وہ مادہ کو ایک ہی مرتبہ مین پریشان کردیتا ہو اسکے بعد عمدہ بحران اسہال ہو اسکے بعدہ بحران جو بذریعہ قے کے ہو اسکے بعدہ بحران ہو جو بذریعہ ادرار بول کے ہو اسکے بعد بحران بذریعہ عرق کے اسکے بعد بحران خراجات جسمین بدن پر پھوڑے دنبل وغیرہ پیدا ہوتے ہین اور خراجات از قبیل بحران انتقالی ہین کبھی ایسا اتفاق ہوتا ہو کہ بحران خراجات کا قوی تر بحران عرق سے ہوتا ہو اور اکثر بذریعہ خراجات کے امراض دفعتہً زائل ہوتے ہین اگر خراجات سلیم ہون اور اگر ردی ہون جن اعضا مین خراجات واقع ہوئے ہین اُن کی موت متوقع ہوجاتی ہو اسلیئے کہ جن خراجات کے ذریعہ سے بحران ہوتا ہو چند اقسام کے ہوتے ہین دمل و سلعہ طاعون نملہ حمرہ نار فارسی کثرہ جلدی خوانیق قروح جو بدن مین بکثرت ہون کبھی بحران تام یا ناقص بستگی عضل اور عصب سے ہوتا ہو اور کبھی بذریعہ خارش اور اسکے اقسام اور درد کے ہوتا ہو ایضاً بذریعہ سرطان اور برص اور بہق اور دار الفیل دوالی انتفاخ اطراف وغیرہ کے ہوتا ہو اقسام بحران انتقالی سے ایک وہ بھی قسم ہے جسمین خراج تک نوبت نہین پہونچتی بلکہ مثل لقوہ و تشنج و استرخا و وجع الورک و درد پشت و نزول الماء و داء الفیل و دوالی پیدا ہوجاتے ہین یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ جو بحران بذریعہ انتقال کے ہو جب تک وہ انتقال پورا نہ واقع ہولے جسکے ساتھ بحران ہو نیوالا ہو عافیت مریض کی نہین پیدا ہوتی البتہ انتقال کا معین اور مستقر ہوجانا مثلاً خراج کسی عضو مین ہوجائے یا کسی اور قسم کا انتقال خاص شخص ہوجانا بعد عافیت کے بھی ہوتا ہو انتقالات کے اقسامات مین بہتر وہی قسم ہے جو بجانب سفل ہو اور خروج اور انتقال ہین عمدہ وہی بات ہو کہ بطرف خارج بعد نضج تام کے ہو اور عضو شریف سے ہو جو مستدل یا مخبر کو ممکن ہو کہ لڑائی کا حال دیکھکر بطور پیشین گوئی کے انجام کار کی خبر دے یا پیشتر خود تجویز کرے کہ بادشاہ محافظ غالب

ہوگا یا دشمن باغی اسیطرح طبیب کو بھی ممکن ہے کہ بذریعۂ مشاہدہ احوال کے استدلال بحران جید اور ردی پر کرے اور جیسے دشمن باغی جب لڑائی کا قصد کرکے شہر کے قریب آئے اور خوب ہنگامہ دار وگیر کو گرم کرے اور رعایائے شہر کو ہر طرح کی تنگی مین ڈالے اور فتنہ و آشوب برپا ہو اور علامات محاربہ شدیدہ کے پیدا ہون اور بادشاہ محافظ ابھی تک اپنا سامان جنگ وجدل کا درست نہ کر چکا ہو اور نہ آلات حرب وضرب کے استعمال پر قادر ہو اسوقت علامات مشاہدہ کی دلالت اوپر بدحالی سلطان کے کرینگے اور اگر بادشاہ کا سامان ہر طرح درست ہو اور دشمن باغی کا ساز و سامان نادرست ہو اسوقت حال بالعکس ہوگا اسیطرح اگر مرض ان علامات بحران کو حرکت دے جس کو ہم آئندہ ذکر کرینگے قبل از وقوع ہونے نضیج کے یہ بات دلیل متین ہوگی بحران ردی پر اور اگر نضیج ہو چکا ہو تو اس حرکت کو دلالت اوپر بحران ناقص کے نہ ہوگی اور اگر نضیج تام ہو چکا ہو اس حرکت کو دلالت اوپر بحران جید تام کے ہوگی۔ بحران تام بروقت زمانہ منتہی کے ہوتا ہے اور کبھی شروع انحطاط مین اور بوجہ سے بہت تھوڑے زمانہ مین بحران تام کی تعویق ہو جاتی ہے اسلئے کہ مرض کا زمانہ منتہی بدشواری ہوتا ہی رہ جائیگا زمانہ انحطاط کو پہونچے اکثر بے وقت طبیب پر واجب ہوتا ہو کہ تلافی ضرر برودت کی کرے پس مکان کو گرم کرے اور بیمار کے پیٹ پر روغن گرم ملائے تا اینکہ پسینا شروع ہوسکے بعد روغن گرانا موقوف کرے اور پسینے کو پونچھے مکان کو گرمی اور سردی مین معتدل بننے دے ۔ یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ حرکات بحران کے اگر ایسے ایام اور اوقات مین واقع ہون جنمین عادت طبیعت کی اسطرح پر جاری ہو کہ اگر اسوقت طبیعت مقابلہ مرض کا کریگی اختیار وقت اور اعتبار حال مین باذن اللہ تعالی قوی رہیگی ایسے وقت بحران کے واقع ہونے سے امید بحران جید کی ہوسکتی ہے اور اگر قائم ہو یا طبیعت کا مقابلہ مرض پر قبل اسوقت کے ہو جسمین طبیعت باختیار خود مقابلہ کرلے یہ مقابلہ طبیعت کا مرض سے اضطراری ہوگا اور یہ مقابلہ کو دلالت اس بات پر ہوگی کہ مرض کی مزاحمت طبیعت پر زیادہ ہے اور ثقل مادہ کا بعد ہے جیسی طبیعت قائم ہوتی ہے بروقت ایذا دینے کسی خلط کے فم معدہ کو پس حرکت قے کی پیدا ہوتی ہے ۔ یا اگر کوئی چیز فم معدہ کو ایذا دے تو اسی شے کی تحریک طبیعت بذریعہ اسہال کرتی ہو اور یہی حال ہو طبیعت کا کھانسی اور چھینک کے پیدا کرنے مین اسیطرح اگر دلائل حاضر کا مقتضا یہ ہو کہ بحران کسی روز معین مثل چودھوین دن کے واقع ہوگا اور اس سے پہلے ہی واقع ہو جائے کہ مبادی بحران کے قبل چودھوین دن کے کسی دن اگرچہ وہ یوم باحوری ہو مثل گیارھوین دن کے متحرک ہون یہ بات دلیل کامل ہوگی کہ بحران تام نہین ہے گو جید ہو جائے اسلئے کہ طبیعت کو قبل از وقت مناسب کے اضطرار نے بعجلت مقابلہ مرض پر آمادہ کیا اگر ایسی صورت مین مرض خبیث اور ردی ہوگا تو امید بحران جید کی نہ ہوگی اور اگر مرض سلیم ہو تو بحران تام نہوگا۔

خلاصہ یہ ہو کہ حرکات بحرانی قبل اس منتہی کے جسکا استحقاق اس مرض کو ہو یا بوجہ قوت مرض کے ہوتی ہین یا بوجہ شدت حرکت اور حدت مرض کے یا بسبب امر خارج کے جو مرض ساکن مین حرکت بیقراری کی پیدا کرے ۔ مثلا ماکول اور مشروب خواہ ریاضت وغیرہ مین خطا واقع ہو خواہ کوئی امر نفسانی ایسا عارض ہو اسلئے کہ عوارض نفسانی کو تحریک مین بحران کے بڑا دخل ہو اور بحران کی جہت بھی بوجہ عوارض نفسانی کے متغیر ہو جاتی ہے کہ خوف کے عارض ہونے سے جو بحران بذریعہ عرق کے ہونے والا ہو بذریعہ اسہال خواہ بطرف قے کے یا بطرف ادرار بول کے ہو جاتا ہے اور سفر کے پیدا ہونے سے بحران بولی خواہ اسہالی بذریعہ عرق کے ہوتا ہو اور یہ معاملہ بوجہ حرکت روح کے طرف داخل کے جیسے خوف مین اور بطرف خارج کے جیسے غصہ مین واقع ہوتا ہو اگر مقدم ہونا حرکت بحران کا طبیعت کو سقدر ضعیف کردے کہ زمانہ منتہی تک کوئی فعل طبعی نہ ہوسکے یہ نشانی موت کی ہو اور اگر زمانہ منتہی تک قوت کسیقدر باقی رہجائے پس سلامت حال مریض پر دلیل ہو۔ یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ بحران کسی مرض مین بروقت راحت خواہ سبا کرنے نوبت مرض کی یا سکون شدت اور فترت کے واقع نہین ہوتا

اگر بندرت اور خصوصاً بروقت راحت کے تو بہت کم واقع ہوتا ہے ارکاغانیس طبیب نے اپنی تمام عمر کے تجربات مین دو مرتبہ اور جالینوس نے ایک مرتبہ بحران بوقت راحت کے واقع ہوتے ہوئے دیکھا۔ افضل بحران وہی ہے جو بروقت منتہی حقیقی اور وقتی کے واقع ہو کہ اُسوقت منتہی ہونے مین طبیب کو کسیطرح کا شک نہو اور جو بحران اس زمانہ سے پہلے واقع ہوا اُسپر اعتماد نہین ہے بلکہ یا تو ناقص ہوگا یا ردی اور ازعاجی یعنی اضطراری ہوگا اور زمانہ ابتدا کا بحران ضرور مہلک ہوتا ہے۔ اور حاصل یہ ہے کہ ظہور علامات بحران کے اوائل مرض مین ہلاکت مریض پر دلیل ہوتے ہین۔

اور زمانہ تزید مین اگر علامات پسندیدہ ظاہر ہون علامات بحران ناقص کے ہون گے اور زمانہ انحطاط مرض مین ہرگز بحران نہین ہوتا رہی یہ بات کہ موت کسطرح حالت انحطاط مین واقع ہوتی ہے خواہ ایسی حالت پیدا ہوتی ہے جو مشابہ بحران جید کے ہو اُسکا حال ہم آئندہ اوراق مین لکھتے ہین۔ یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ بحران سلیم امراض کا اکثر بدیر ہوتا ہے اسلیے کہ ان امراض مین طبیعت مضطر نہین ہوتی پھر اُسکو یہ امر ممکن ہوتا ہے کہ مقابلہ بعد غور تا وقت اتمام نضج کے صبر کرے اور امراض حادہ اور مہلکہ مین بحران مقدم ہوجاتا ہے اور مریض اپنے عمدہ مرض اور کیفیت علالت سے یکبارگی خلاص نہین پاتا کہ تحلیل مادہ بتدریج نہ ہو اور دفعتہً نجات مرض سے ہوجائے مگر اینکہ استفراغ محمود واقع ہو یا خراج محمود کے ذریعہ سے بحران واقع ہو کہ اسطرح خلاص دفعتہً بھی ہوتا ہے اور تحلیل تدریجی کی ضرورت نہین ہوتی جس تحلیل کی وجہ سے نجات مرض سے ہوتی ہے یا جس ذبول کی وجہ سے ہلاکت پیدا ہوتی ہے اُن سے پہلے اعراض خوفناک پیدا نہین ہوتے اور نہ استفراغات محسوسہ پیدا ہوتے ہین یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ امراض کے حالات مختلف ہین بعض امراض زمانہ ابتدا مین متحرک ہوتے ہین اور پھر ٹھہر جاتے ہین اور اُن مین سکون عارض ہوتا ہے اور بعض امراض ان کے برعکس ہوتے ہین کہ ابتدا مین سکون اور بعد ازان متحرک ہوتے ہین اور اکثر دلائل اس حال پر دلالت کرتے ہین کہ بحران مین طبیعت مادہ کو کسی طرف دفع کرے گی جسطرف مادہ کے دفع ہونے سے ضرر ہے اُسوقت طبیب پر واجب ہوتا ہے کہ اس جانب کو قوی کرے خواہ اس عضو کو ایسا قوی کرے کہ مادہ کا انصباب ادھر ہونے پائے اور کسی اور طرف مادے کو برخلاف خواہش طبیعت کے رجوع کرے یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ اکثر بحران جید واقع ہوتا ہے اور طبیب بوجہ ناواقفی کے اُس دن کو یوم ششم تجویز کرتا ہے حالانکہ واقع مین وہ دن ساتوان ہوتا ہے اور وجہ اشتباہ کی یہ ہوتی ہے کہ مریض بروز اول مرض چونکہ صحیح تھا اسلیے طبیب اُسدن کو مرض کے ایام مین شمار نہین کرتا اسواسطے روز ششم بحران قرار دیتا ہے اور یہ غلطی تجویز کی ہے اسلیے کہ بحران جید چھٹے دن کم ہوتا ہے اقسام تغیر امراض کے چھ ہین پہلی قسم یہ ہے کہ مرض کا تغیر بطرف صحت کے دفعتہً ہو دوسری قسم یہ ہے کہ مرض کا تغیر بطرف موت کے دفعتہً ہو۔

تیسری قسم یہ ہے کہ مرض بطرف صحت کے تھوڑا تھوڑا متغیر ہو چوتھی قسم یہ ہے کہ مرض بطرف موت کے آہستہ آہستہ متغیر ہو پانچوین قسم یہ ہے کہ تغیر دفعی اور تدریجی بطرف صحت کے مجتمع ہون کہ دفعتہً بطرف صحت کے متغیر ہوکر ٹھہر جائے اور پھر رفتہ رفتہ صحت حاصل ہو چھٹی قسم یہ کہ تغیر دفعی اور تدریجی بطرف موت کے مجتمع ہون یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ لفظ بحران کی۔ بنابر قول اُس شخص کے جسکا قول معتمد اور معتبر ہے زبان یونانی مین مشتق ہے فصل خطاب سے یعنی وہ حکم اخیر جو حاکم یا قاضی مدعی اور مدعا علیہ کے درمیان صادر کرے گویا اُسی حکم پر فیصلہ مقدمہ کا ہوجائے اور بعد اُسی حکم کے مقدمہ باقیات سے خارج اور ذمہ داری قاضی خواہ حاکم کی اُس کی سماعت سے برطرف ہو۔ قول کلی علامات بحران کے ذکر مین بحران سے بیشتر دن کو اگر رات کو بحران ہوگا خواہ رات کو اگر دن کو امید بحران ہے چند احوال اور علامات ایسے ہوجاتے ہین کہ وہ بحران کے واقع ہونے پر پیش از وقوع دلائل ہوتے ہین جیسے قلق اور کرب اور بستر خواب پر بےچین ہونا اور بدن کا بھاری ہونا ذہن مین اختلاط پیدا ہونا درد سر اور گردن اور دوران اور خیالات آنکھون مین اور طنین اور دوی یعنی کان کا گونجنا اور پھڑپھڑانا ناک مین کھجلی کا پیدا ہونا

چہرے کا رنگ متغیر ہونا اور نوک بینی کا دفعۃً بدل جانا بطرف سرخی خواہ زردی کے ہونٹھ میں اختلاج یا پھڑک پیدا ہونی تشنگی اور پیاس اور خفقان درد
فم معدہ میں اور جگر اور دشواری کہ دفعۃً پیدا ہوئی ہے اور شراسیف میں گرانی اور تمدد پیدا ہوتا ہو اور پشت میں درد اور عضل بطن میں اختلاج اور مروڑہ
پیدا ہوتا ہو اور کبھی ناقص پیدا ہوتا ہے کہ اُس کو بھی دلالت بحران پر ہوتی ہو اور درد ایسا جیسے جھٹکے اور ماندگی میں ہو پیدا ہوتا ہے اور کبھی نبض اپنی
حالت سے متغیر ہو جاتی ہے اور بحران پر دلالت کرتی ہے اور کبھی بوجہ بحران کے نکلنا ایسی چیزوں کا بند ہو جاتا ہے جن کا نکلنا مناسب خواہ
معین ہے جیسے خون حیض یا بواسیر خواہ اسہال و دریں سے دلالت کرتا ہے کہ طبیعت نے مادہ کو کسی اور طرف دفع کیا ہو جو علامات متقدم
رات کو قبل از بحران ہوتے ہیں وہ نہایت شدید ہوتے ہیں اور اسکا سبب یعنی تقدم علامات کا یہ ہو جس مادہ سے مرض پیدا ہوا ہے وہ بہت
سے اعراض اور دلائل ایسے برانگیختہ کرتا ہو کہ اُن کی دلالت بسبب حرکت اسی مادہ کے ہوتی ہے اور اُن دلائل میں اختلاف پیدا ہوتا ہے
خواہ بوجہ اختلاف مادہ کے یا بوجہ اختلاف جہت حرکت کے۔ جو اختلاف بسبب مادہ کے ہوتا ہے اُس کی مثال یہ ہو کہ اگر حرکت مادہ
کی بجانب فوقانی ہو بعد اُس کے دلائل از قسم مرض اور سن اور مزاج وغیرہ کے اسپر دلالت کریں کہ مادہ دموی ہے طبیب کو اُسوقت اُمید
یہ ہوتی ہے کہ بحران بذریعہ رعاف کے ہوگا اور اگر دلالت ان دلائل کی یہ ہو کہ مادہ صفراوی ہو اُسوقت اکثر یہ ہو کہ طبیب منتظر بحران کا
بذریعہ قے کے ہوگا مگر کچھ اور دلائل خاص ایسے پیدا ہوں کہ اس بحران کو رعاف سے خاص کریں اور اکثر جب صفراوی ہوتا ہے اسکا
بحران بھی بذریعہ رعاف کے ہوتا ہے اور اس سے پہلے خیالات میں یعنی آنکھوں میں پتنگے سے زرد زرد خواہ تارے اُڑنے لگتے ہیں
اور رعاف شدید جس سے خوف معلوم ہو اکثر امراض کے مواد خبیثہ کا ایسا استیصال کر دیتا ہے کہ فوراً صحت حاصل ہو جاتی ہے جہت
حرکت کی بوجہ سے اختلاف دلائل میں اسطرح ہوتا ہے کہ مثلاً مادہ کی حرکت ایسی معلوم ہو کہ اسکو طبیعت اعضائے رئیسہ پر گرائے گی خواہ جو
اعضا متصل اعضائے رئیسہ کے ہیں اُن کی طرف مواد کو دفع کریگی جیسے بطرف احشا کے اور اسوجہ سے اس حال میں اعضاء مذکورہ کے آفات
عارض ہوں گے اور بہت سے ضرر ان اعضا کو لاحق ہوں گے جس طرح بطرف دماغ کے اگر مادہ رجوع کرے اختلاط ذہن اور درد سر پیدا ہو
اور جو چیزیں ہم نے صداع کے ہمراہ ذکر کی ہیں مثل دوار اور سدر اور خیالات وغیرہ کے اور اگر مادہ بطرف نواحی قلب کے متوجہ ہو خفقان
اور سوء تنفس اور وجع فم معدہ اور ضیق النفس وغیرہ عارض ہوں گے اور اگر مادہ بطرف خارج کے دفع ہو اُسکے دفع کی دو صورتیں ہوتی
ہیں ایک تو یہ ہر طرف سے اور ہر بعد سے ابعاد ثلثہ کی دفع ہو اُسوقت تمام اعضائے ظاہری میں دفع مادہ کا ہوگا اور یہ صورت عرق اور
پسینہ برآمد ہونے میں پیدا ہوتی ہو یا یہ کہ دفع بطرف خارج کے ایک طرف سے ہو اور پھر جب اُس جانب کو اختیار کرے جدھر سے مادہ کا دفع ہونیوالا
ہے اُسوقت بدون اُسکے کہ اعضائے رئیسہ سے ہو کر گذرے کچھ اور چارہ نہیں ہوتا اسلئے کہ بعض اعضائے رئیسہ اس راہ میں واقع ہیں جیسے اگر
سیلان مادہ کا اوپر کی طرف ہو وہ مادہ نواحی سینہ اور اعضائے نفس میں ہو کر ضرور گذریگا اور اعضائے دماغ سے بھی گذر اُسکا ضرور ہوگا تو پھر اُسوقت
بھی ویسے ہی اعراض ردی اور شدید پیدا ہوں گے جو اعراض بروقت گرنے مادہ کے فقط اعضائے رئیسہ پر پیدا ہوتے اور کبھی جہت مرور مواد
کی اعضائے رئیسہ سے الگ بھی ہوتی ہے جیسے فم معدہ جسوقت ارادہ مادہ کا جو بذریعہ بحران آمادہ اندفاع ہو یہ ہو کہ قے کی طرف سے دفع
ہو خواہ یہ عضو اعضائے رئیسہ میں سے ہو مگر تحمل ایسی مشقت کا ہو سکتا ہو کہ اسمیں فساد دیر میں پہونچے گا جیسے اگر مادہ اطراف جگر میں گرے اور
مثانہ کی طرف سے دفع ہو خواہ مرارہ سے ہر طرف بدن میں راہ دفع بحرانی کی ہو جیسے معدہ میں راہ قریب اُس کے مادہ کے واسطے یہ ہو کہ
قے سے مندفع ہو اور جانب سر کے واسطے رعاف وغیرہ کے اور طرف جگر واسطے بول کے اور جانب امعا کے واسطے اسہال کے اور جب یہ

بات متحقق ہوئی کہ ہر ایک بحران کی بنیاد جداگانہ ہے پھر کچھ دور نہیں کہ واسطے حرکت مادہ کے ہر جہت میں خاص خاص علامات بھی ہوں جو اس بات
پر دلالت کریں کہ اس مادہ کا بحران جو متوقع ہے وہ خاص فلاں جہت میں ہونیوالا ہے اگر بحران جیدہ ہو خواہ اس بات پر دلالت کریں کہ پہلی لہذا اور
بہانا ضرر رساں ردی مادہ کے اٹھانے کا اس عضو خاص کو پہونچے گا اگر بحران ردی ہو۔ اکثر ایک ہی علامت ایسی ہوتی ہے کہ اسکو صلاحیت دلالت
کے جہات کثیرہ پر ہوتی ہے جیسے خفقان کبھی دلالت کرتا ہے کہ مادہ کا بوجھ قلب پر پڑے گا اور کبھی ایک ہی علامت ایک ہی امر کلی پر جو
مشترک جمیع انتقالات اور حرکات میں ہو دلالت کرتی ہے اور اس کے بعد اور علامات کی توقع ہوتی ہے جس سے خصوصیت اس جہت
کی واضح ہوتی ہے جدہر مادہ دفع ہوگا جیسے درد سر اور ضیق نفس اور تمدد شراسیف میں اوپر کی طرف یہ باتیں دلالت کرتی ہیں کہ مادہ کی
حرکت فوقانی ہے لیکن اسکی تمیز نہیں ہوتی کہ فوقانی حرکت بطرف قے کے ہوگی یا بطرف رعاف کے جبتک ان علامات کیساتھ اور علامات
شریک کیے جائیں کبھی بحران واقع ہونیوالے پر کسی جہت سے اعتبار اس چیز کا دلالت کرتا ہے جو روان تھی اور جدا ہوتی تھی مخالف
میں اس جہت کے جسطرف بحران واقع ہونیوالا ہے مثلاً امساک طبیعت کا اسہال سے باوجود علامات بحران جیدہ کے دلالت کرتا ہے اس بات
پر کہ حرکت بحران کی فوقانی ہے تحتانی نہیں ہے یا بحران بادرار ہوگا یا بالعرق یا قے یا رعاف سے۔ کبھی قسم مریض کی خود اپنی جہت بحران پر
دلالت کرتی ہے مثلاً ورم جگر اگر جانب محدب میں ہو اسکا بحران یا داہنے نتھنے سے بذریعہ رعاف کے ہوگا یا بذریعہ عرق محمود یا بول کے اور
اگر ورم جگر جانب مقعر میں ہو بحران باسہال یا قے یا عرق کے ہوگا۔ یا مثلاً حمائے محرقہ کہ اکثر اسکا بحران رعاف یا عرق سے ہوتا ہے اور بحران
سے پیشتر لرزہ آجاتا ہے اور کبھی بذریعہ قے اور اسہال کے بھی ہوتا ہے خصوصاً غب کا بحران اور مثل حمی محرقہ کے وہ تپ ہے جو اورام سر کی وجہ سے
پیدا ہو کہ اسکا بحران بھی رعاف خواہ عرق کثیر سے ہوتا ہے اور حمیات باردہ اور بلغمیہ کا بحران رعاف سے نہیں ہوتا اور نہ ذات الریہ اور نہ غیر عفن
کا بحران رعاف سے ہوتا ہے مگر ذات الجنب کا حال ہی یہ ہے کہ نفث مدہ اور رعاف دونوں طرح سے بحران اس مرض کا ہوتا ہے اکثر
امراض چند قسم کے بحران ناقص سے بحران کرتے ہیں کہ مجموعے کے اجتماع سے انکا بحران تمام ہوتا ہے مثل تپ محرقہ کہ پہلے رعاف سے
بحران اسکا شروع ہو کر تمام بحران کا عرق کثیر سے ہوتا ہے زن حاملہ کا بحران اکثر اسقاط سے ہوتا ہے یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ جب علامات
بحران کے پیدا ہو جائیں پھر بحران جیدہ خواہ ردی کا واقع ہونا کچھ واجب نہیں بلکہ اکثر بعد ظہور علامات کے کسی قسم کا بحران واقع نہیں ہوتا ہے اس وقت
کہ جسوقت کہ توقع پر علامات نے دلالت کی ہو اگرچہ بدون وقوع بحران کے بعد علامات مذکورہ کے چارہ نہیں ہے یعنی اسدن نہ ہوگا تو اور
کسی روز ضرور ہوگا پس یہ بات واجب نہیں ہے کہ جب عرق برآمد ہو یا قے خواہ اسہال اور درد خواہ اختلاط ذہن اور سوء تنفس پیدا ہو خواہ
سبات وغیرہ دیگر علامات مذکورہ موجود ہوں ان کے بعد علی الاتصال بحران ضرور ہو جائے گو اکثر یہی ہے کہ بحران ہوتا ہے بعض ان دلائل
کے فقط علامت بحران پر ہوتی ہیں اور بعض امور علامت بھی ہیں اور جہت یعنی راہ بحران پر بھی دلالت کرتے ہیں پھر جسوقت علامات بحران کے
ظاہر ہوں اور بحران واقع نہ ہو یہ بات بنا بر قول بقراط کے یا علامت موت پر ہوگی یا اینکہ بحران کے تغیر پر دلیل ہوگی خواہ تغیر جہت
کا ہو یا وقت کا کبھی بعض امور جو بحران پر دلیل ہیں کسی اور عارض کی وجہ سے پیدا ہوتے ہیں سوائے قرب زمانہ بحران کے اگرچہ انکا وقوع
عین وقت نوبت علامت بحران میں ہوتا ہے جیسے غب متطاول یعنی غیر خالص میں قبل نوبت کے صعوبت پیدا ہوتی ہے اور اضطراب کثرت اوقات
قبل از نوبت عارض ہوتا ہے اور اسکو کچھ دلالت بحران پر نہیں ہوتی اور غب خالص میں اسکا واقع ہونا علامت بحران کی ہوتا ہے اور وہ قاعدہ
جس سے ہدایت کامل اس بات کی ہو کہ بحران سے مریض بسلامت جان بر ہوگا یا موت واقع ہو گی یہ ہے کہ حرکت کو مرض کی اور مرض کی قوت

اور طبیعت اور وقت موجود کو بخوبی لحاظ کرے پس ان امور کے لحاظ سے بخوبی واضح ہوگا کہ طبیعت اور مرض میں مصارعت اور لڑائی قوی ہوگی یا وہ مصارعت قوی سے باز رہیگی۔ یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ خوبی بحران کے وہی دلائل ہیں جو مرض پر غلبہ طبیعت کے دلیل ہوں اور ان دلائل سے اس دلالت کا تخلف نہیں ہوتا اور بحران ردی کے دلائل وہی ہیں جنکا منشا یہ ہے کہ جس مادہ اور طبیعت میں مقابلہ ہو بدشواری طبیعت اسکے زور کو رد کرتی ہے مگر یہ ضرور نہیں ہے کہ ایسے وقت طبیعت کے مغلوب ہونے پر حکم قطعی کیا جائے مگر انکیہ ایسی ہی کثرت دلائل ردی ہو طبیعت کے مغلوب ہونے پر ہم نے بارہا مشاہدہ کیا ہے کہ ایسے علامات خوفناک واقع ہوئے کہ سبات اور سقوط نبض ہوگیا اور پسینہ بہتے بہتے تھم گیا اور جسم ٹھنڈے تک ایسی کیفیت طاری ہوئیکہ گویا موت واقع ہوگی کہ یکبارگی آثار بحران تام جید کے نمودار ہوئے اور وجہ اسکی یہی ہوتی ہے کہ ایسے وقت طبیعت جمیع افعال سے باز رہتی ہے اور تمام و کمال دفع مرض پر متوجہ ہوتی ہے پس جب تمام قوت اپنی طرف مرض کے صرف کرتی ہے اسکو گرا دیتی ہے اور پچھاڑ ڈالتی ہے اور دفع کرتی ہے کبھی باوجود اسقدر اہتمام طبیعت کے دفع مرض پر پھر بھی پورا مقابلہ جیسا چاہیئے طبیعت کو مرض سے نہیں ہوتا ہے اسلیئے کہ جمیع افعال سے طبیعت کا معطل ہو جانا سوائے امر عظیم کے وقوع کے بآسانی نہیں ہوسکتا اور اس امر عظیم کے وقوع سے عجب نہیں کہ طبیعت عاجز ہوجائے اسوقت یہ خیال کرنا چاہیئے کہ تو ان علامات بحران کا باتصال دو دن پے در پے مثلاً تیسرے اور چوتھے روز رہنا سرعت بحران پر دلیل ہے اسکے بعد خوشحالی مریض کی خواہ بدحالی بموجب ان قرائن کے جنکو ہم آئندہ ذکر کرینگے خصوصاً اگر نوبت تپ کی بہت زیادہ مقدم ہو اور خصوصاً جسوقت نبض میں دفعۃً تغیر پیدا ہو جائے اور یہ تغیر اگر ایسا ہو کہ نبض میں عظم پیدا ہوا اور انخفاض نہ ہو خوش ہونا چاہیئے اور سلامت حال مریض پر یقین کرنا چاہیئے یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ خشکی اور ٹھہرا ہونا زبان کا ایام مرض میں بدیر واقع ہونے بحران پر دلیل ہوتا ہے اور جو امراض نہایت خشک ہیں یا قتال ہوتے ہیں یا ان کا بحران دیر میں ہوتا ہے بھی بحران کے اوقات اور تمامی احوال اور احکام علامات بحران پر حالات بیماروں کے دلیل ہوتی ہیں مثلاً اکثر بیماروں کی یہ کیفیت ہوتی ہے کہ کسی فصل خاص میں ان کے بحران یکساں ہوتے ہیں اور ایک ہی قسم کے ہوا کرتے ہیں کہ اکثر انکے بحران رعاف سے ہوتے ہیں پس ان کے عادات خواہ مقتضائے طبیعت اسی بات پر دلالت کرتی ہے مع اور علامات موجودہ کے کہ شاید اکثر ان کے بحران بذریعہ رعاف کے ہوں گے یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ نبض مشرف اور بلند گویا دلیل مشترک ہے واسطے تمام بحرانات استفراغیہ کے مگر نبض کی دلالت یہ ہے کہ استفراغ مادہ خارج میں بذریعہ عرق کے ہوگا خواہ رعاف واقع ہوگا اور سوائے عظیم کے اور بھی سوائے نبض سریع کے اور قسم کی نبض کو دلالت یہ ہے کہ حرکت مادہ کی بطرف باطن کے ہوگی اور اسی کی دلالت یہ بھی ہے کہ بحران بذریعہ قے خواہ اسہال کے ہوگا خلاصہ یہ کہ جسوقت شوق اعزم حزم طبیب کا دفع کرنے پر مادہ کے کسی طرح کا ہوا اور طبیعت قوی ہو جائے اسوقت نبض شہوق اور اشراف سے خالی نہ ہوگی طرفین یعنی جانبین میں میلان پیدا نہ ہوا اور قبل ازانکہ نبض قوی ہو جائے بالضرور انخفاض اور انضغاط پیدا ہوگا اور بیشتر دونوں علامات یکجا ہوتے ہیں اسوقت دونوں باتیں پیدا ہو جاتی ہیں جیسے قے اور عرق خواہ رعاف اور قے۔ اب کہ ہم قواعد کلیہ بحران کے بیان سے فارغ ہوچکے شرح بتفصیل احکام تھوڑا تھوڑا کرتے ہیں اور زیادہ تفصیل آئندہ کے ابواب میں کی جائے گی۔ علامات حرکت مادہ کے اوپر کی طرف بحران میں اس کی پہچان یہ ہے کہ دردسر پیدا ہو بوجہ صعود بخارات کے خواہ بوجہ مشارکت معدہ کے اور بھی جب علامات قے کے پیدا ہوں اور دردسر عارض ہو جائے وہاں بھی شرکت معدہ کی ہوتی ہے۔ ایضاً علامات سے حرکت مادہ کی بطرف فوق کے دوار اور ثقل کنپٹیوں اور صدغین اور گردن میں پیدا ہونا دفعۃً اور اسکے قریب خواہ اندک اس سے مقدم ضیق نفس اور درد گردن اور تمدد مراق اور شراسیف میں اوپر کی طرف بلا درد اور سر میں اشتعال پیدا ہوتا ہے یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ رات کو مرض اور ہم نبض

مرض مین شدت ہوتی ہے اسلیئے کہ شب کو طبیعت نضج مادہ کی طرف متوجہ ہوتی ہے اور ہر طرف سے توجہ طبیعت کا برطرف ہوجاتا ہے تفصیل علامات ہر ایک کی بحرانات فوقانیہ سے اگر ہمراہ توجہ مادہ کے بطرف فوق کے تاریکی بصر ہو اور پردہ سا آنکھ مین پڑجائے اور تباریق اُسکے ساتھ ہون یعنی آنکھ کے سامنے چمکتی ہوئی شے سُرخ سُرخ اُڑتی ہوئی معلوم ہون اور منہ مین تلخی اور ہونٹھ پھڑکنے لگے نیچے والا اور اگر فم معدہ مین درد پیدا ہو خواہ متلی شروع ہو اور لعاب منہ سے جاری ہو خواہ پانی سے کلی بھر بھر آئین اور خفقان معدی اور انضغاط اور انخفاض نبض مین پیدا ہو پھر اسوقت علامات مذکورہ اپنے نتیجہ پر موکد ہوجاتے ہین خصوصاً اگر اسکے بعد بیمار کے بدن مین لرزہ خواہ سردی پیدا ہو خواہ جسقدر گرمی پہلے تھی اُس مین کسیقدر کمی محسوس ہو بہرحال سردی خواہ کمی حرارت کی شراسیف کے نیچے پیدا ہو ایسی صورت مین حکم بحران کا بذریعہ قے کے کرنا چاہیئے خاصکر اگر مادہ صفراوی ہو مگر تپ صفراوی محرقہ ہو اور بااینہمہ رنگ چہرے کا اُسوقت زرد ہوجائے اور رنگ مین سقوط پیدا ہو اکثر جو قے بعد گرانی سر اور درد معدہ کے اُلٹون کبھی ہوتی ہو بجہت ضعف عصب کے نضج پیدا کرتی ہے اور عورات مین بوجہ خوگر ہونے رحم کے درد رحم پیدا کرتی ہے اور مشائخ مین چونکہ اُن کے قویٰ مین ضعف ہوتا ہے مختلف امراض بوجہ انتشار مادہ کے پیدا کرتی ہو اگر علامات رجوع مادہ بطرف فوق کے ہمراہ تمدد اور کشش کے جہت جگر مین پیدا ہون خواہ جہت طحال مین تمدد ہو مگر درد نہ ہو اسلیئے کہ طحال کو اعضائے فوقانی سے بوجہ عروق کے رجو طحال مین ہین اور قریب بجہت بینی کے ہین مشارکت ہو اور جو عروق کہ بجانب بینی کے ہین اُن کے وجہ سے اگرچہ بذریعہ ان عروق کے اتصال طحال بینی سے نہین ہو اور مریض کو سُرخ ذرے چمکتے ہوئے اور تباریق نظر آئین اور چہرہ خوب سُرخ ہوجائے خواہ آنکھ یا ناک خواہ ناک کی ایک جانب سُرخ ہوجائے اور دفعتہً خون روان ہو اور نبض شاہق اور موجی ہوجائے اور سرعت انبساط پیدا ہو اور ناک مین کھجلی اُٹھے اور اشتعال حرارت کا سر مین شدید ہو اور درد سر از قسم ضربانی ہوجائے اُسوقت اُمید رعاف کی کرنی چاہیئے خصوصاً اگر دلالت عمر اور سن اور عادت اور مزاج کی و نیز جملہ دلائل کے اسپر ہو کہ مادہ مرض کا دموی ہو اگرچہ امراض صفراوی کا بحران بھی اکثر بذریعہ رعاف کے ہوتا ہے مگر اسکا انداز یعنی جو ذرے تباریق اور خیالات خطی سے ہوتا ہو جو بشکل رنگ و آتش کے ہوتے ہین اور زردی غالب ہوتی ہے اور سامنے آنکھ کے معلوم ہوتے ہین اور اکثر بحران رعاف کا محرقہ صفراوی مین ہوتا ہے اور کبھی جانب چکنے شعاع کے اور جہت کھجلی اُٹھنے کے ناک مین دلالت کرتی ہو کہ عارف داہنے خواہ بائین نتھنے سے ہوگا خواہ دونون نتھنون سے ہوگا اور کبھی ان دلائل کی اعانت کیفیت کرتی ہو کہ بروز بحران سردی بدن مین پیدا ہوجاتی ہے اور خشکی شکم مین یا تبعض پیدا ہوتا ہو اور جلد مین پیوست پیدا ہوجاتی ہے اور کبھی سن کی وجہ سے بھی ان دلائل کو تقویت ہوتی ہے اسلیئے کہ رعاف کا بحران اکثر اُسی شخص کو عارض ہوتا ہو جسکا سن تیس برس سے کم ہے کبھی زیادتی مدت کی بھی اسقدر کہ بحران سے پہلے ہین جسقدر نہ ہو وہ بھی دلیل وقوع بحران رعاف پر ہوتی ہو اور درد سر کے ہمراہ اور قسم کے آلام مثل درد گردن اور خنجر گردن کے بھی ہوتے ہین اور تپ کا اشتعال و دیگر علامات جیدہ کا ظہور بشرطیکہ علامات موت کے نہ ہون وہ بھی وقوع رعاف پر یعنی استدلال ہوتی ہو اور ایسے وقت رعاف کا واقع ہونا ضروری ہو حکم علامات مذکورہ کا کہ کون مشترک ہین اور کون خاص ان علامات مشترک سے جنکا ذکر ہو چکا کچھ تو ایسے ہین کہ تعیین رعاف پر دلالت کرنے کی اولویت ہو جیسے آنسو اور طنین گوش اور گرمی اور تمدد شراسیف کسی جانب مین دو جانبون جگر خواہ طحال سے بلا وجع اور اشتعال سر کا اور بعض علامات خاص قے سے ہین مثلاً ضیق نفس اور تمدد شراسیف داہنے خواہ بائین آگے کی طرف اور اکثر یہ تمدد اگر ہمراہ درد فم معدہ کے ہو خاص قے پر دلیل ہو۔ یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ جو ضیق نفس علامات رعاف مین داخل ہو اُسکا عارض ہونا بروقت استعداد طبیعت کے واسطے دفع مادہ بطور رعاف کے ہوتا ہو اس سبب سے کہ رگ اجوف

جو پشت پر بسبب مادہ کے بھر جاتی ہے اور اپنے مادہ کو اوپر کی طرف دفع کرتی ہے اُسوقت اعضائے نفس کو مزاحمت پیدا ہوتی ہے اور ضیق النفس
عارض ہوتا ہے بعض علامات خاصہ قے اور رعاف کے ایسے ہیں کہ اُن میں تقابل ہے یعنی اگر ایک علامات قے میں ہے اُسکے مقابل دوسرے میں
رعاف پائی جاتی ہے جیسے تخیل خیالات براقہ کا رعاف میں اور اُسکے مقابل تخیل ظلمت اور غشاوے کا علامات قے میں ہوتا ہے خواہ سُرخی
چہرے کی دلائل رعاف میں سے ہے اُسکے مقابل سقوط لون اور صفرت یعنی زردی علامات قے میں ہے اور بعض علامات خاصہ ہر ایک کے
ایسے ہیں کہ اُن میں تقابل نہیں مثلاً اختلاج لب زیرین کا علامات قے سے ہے اور اُسکے مقابل کوئی علامت رعاف میں نہیں خواہ ناک
میں کھجلی رعاف کی علامت ہے اُسکے مقابل کوئی علامت قے میں نہیں ہے علامات میل مادہ کے پسینے کی طرف اگر نبض میں بشدت موجیت
پیدا ہو جائے اور ہاتھ جلد پر رکھنے سے ہاتھ کے نیچے تری سی معلوم ہو اور ہاتھ کے نیچے جسقدر جلد آئے سرخ رنگ ہو جائے اور بایں جلد
میں گرمی پیدا ہو زیادہ بہ نسبت اُس گرمی کے جو اور ایام میں تھی اور سُرخی جلد کی اور پھولنا جلد کا بہ نسبت ایام گذشتہ کے اسوقت زیادہ ہو اور بول
رنگین مائل بہ غلاظت ہو خصوصاً اگر رنگین چوتھے روز ہوا ہو اور غلیظ ساتویں روز پھر بحران کا بذریعہ عرق کے یقین کرنا چاہیئے اسیطرح اگر کسی مرض
مزمن میں لرزہ قوی عارض ہو اور بعد لرزہ کے تپ میں شدت پیدا ہو اور قوت قوی ہو اور سب علامات جید موجود ہوں اُسوقت بھی اُمید وقوع
بحران کی بذریعہ عرق کے کرنی چاہیئے خصوصاً اگر براز خواہ ادرار بول میں کمی واقع ہو اور اسی طور پر استمرار علامات کا رہے خلاصہ یہ کہ حمیات محرقہ کا
بحران اگر بذریعہ رعاف نہ ہو تو بذریعہ عرق کے ہوتا ہے اور عرق سے پہلے لرزہ آتا ہے اگر مریض خواب میں حمام کو دیکھے خواہ آبزن کو خواب میں
دیکھے اور اُسے ایسا معلوم ہو کہ گویا آمادہ غسل پر ہوتا ہے یا آبزن کرانے پر مستعد ہے یہ بھی دلیل ہے کہ بحران بذریعہ عرق کے ہوگا رنگین ہو جانا
بول کا بدلالت اولی اس بات پر دلیل ہے کہ مادہ کا بحران بطرف عرق کے ہوگا اور یہ طریق منحصر اسی میں ہے کہ یا عرق برآمد ہو یا ادرار بول کا ہو
بعد ازاں خاص دلائل سے ہر ایک کی امتیاز حاصل کرنی چاہیئے اگر طبیعت میں روانی ہو اور براز طین ہوتا ہے اور نرمی غالب ہے اسوقت توقع بحران عرق
کی نہ کرنی چاہیئے اور استفراغ مادہ کا بذریعہ عرق کے اسی وقت متوقع ہوتا ہے کہ حرارت میں زیادہ انتشار ہو اور مددگاری حرارت کی فعل قوت
پر مظنون اور قوت بھی دفع مادہ پر قوی ہو علامات میلان مادہ کے اعضائے بول کی طرف اس بحران کی نو علامتیں ہیں ثقل مثانہ اور
احتباس براز اور معدوم ہونا علامات اسہال کا جو آئندہ مذکور ہوتے ہیں اسی طرح فقدان علامات قے خواہ رعاف اور عرق کا جو مذکور ہو چکے ہیں
دلالت کرتا ہے یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ نائزہ میں سوزش پیدا ہونی اور مثانہ میں ثقل پیدا ہونا مع دیگر علامات کے دلیل قوی ہے کہ بحران مادہ
کا بذریعہ ادرار بول کے ہوگا اور کبھی بول میں جوش پیدا ہونا اور اُسکا قوام بہ سو غلیظ ہونا اور اسمیں رسوب کا موجود ہونا بیشتر دلائل براز کے وجہ
سے ادرار بول عارض ہوتا ہے۔ جیسے ہم نے بیان میں براز کے ذکر کیا ہے۔ یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ جسوقت اجتماع بول کا مثانہ میں زیادہ ہو جائے
اور دوائی شکم میں کمی اور پسینا بھی اسوقت کم نکلے یا طبیعت مریض کی اور اُسکے اعضا کی ہیئت ایسی ہو کہ پسینہ کم نکلتا ہو یا جلد ظاہری بدن کی
سخت ہو اسجگہ بحران بذریعہ ادرار بول کے ہوگا نہ بوسیلہ اسہال اور عرق کے خصوصاً جاڑوں میں علامات میلان مادہ بطرف براز کے پندرہ
علامتیں ہیں پہلے جنس فضلہ کے اسپر دلالت کرتی ہے جسوقت جانا جائے کہ فضلہ دموی نہیں ہے اور اُسکے ساتھ یہ بھی معلوم ہو کہ فضلہ کثیر ہے
اور اُسکی تاکید تشقیق کرتا ہے کہ بول میں کمی ہو اور تمام شکم میں پیچ سا پیدا ہو اور اسفل شکم میں بوجھ معلوم ہو اور علامات قے کے مفقود ہوں بلکہ
قراقر پیدا ہو اور جانب میں یعنی اسفل شکم میں نفخ پیدا ہو اور اس حالت سے پہلے براز رنگین زیادہ ہو جائے اور مقدار معتاد سے زائد ہو اور
نیچے شراسیف کے یعنی پیڑو بلند اور اونچا ہو اور قراقر ہوتے ہوئے درد پشت پیدا ہو مگر بیشتر یہ بات بوجہ اجتماع ریاح کے بھی ہوتی ہے اور

کثرت اور ادرار بول ہو جاتا ہے پس علامات بحران براز کا معارضہ کرتا ہے خصوصاً وہ مریض جسے ہمیشہ سے عادت ہو کہ دشواری دفع براز میں ہوتی ہو اور سختی شکم بیمن ہو اور مقام براز تنگ ہو خصوصاً جب ہوا سرد چلتی ہو اور نبض صغیر اور قوی ہو اور صلابت نہ ہو اور صغیر نبض کا بوجہ انقباض کے پیدا ہوا ہو بھی بحران اسہال پر بعادت قلت رعاف اور قلت برآمد ہونے عرق کی اور اکثر روانی شکم کی خصوصاً جو شخص خوگر سرد پانی پینے کا ہو دلالت کرتی ہے اور بعض لوگ یہ بھی کہتے ہیں کہ اگر بعد بحران کے حمی عفنی میں بول سپید رنگ اور رقیق ہو جائے ایسے اسہال کی توقع ہوتی ہے کہ خراش معا میں پڑ جائے اسلئے کہ مرار کا اخراج بطرف بول کے جب نہو گا بطرف براز کے ضرور برآمد ہو گا۔ بحران بذریعہ اسہال کے باوجود غلبہ عرق اور ادرار بول کے بہت کم ہوتا ہے علامات اس بحران کے جو بطریق رحم ہو اگر تمامی علامات مذکورہ بالا نہ پائے جائیں اور استفراغ اسہال بھی نہو اور رحم میں گرانی پیدا ہو اور قطن یعنی تہیگاہ میں بھی ثقل معلوم ہو اور وہاں درد بھی معلوم ہو اور تمدد بھی پیدا ہو اسوقت حکم بحران طمثی کا کرنا چاہیئے۔ علامات بحران بذریعہ کھلجانے رگ مقعد کے جملہ علامات مذکورہ بالا کا نابود ہونا اور عادت مریض کی اسطور پر ہونی کہ اکثر اسکی رگ مقعد کی کھلجاتی ہو اس بحران پر دلیل ہوتی ہے اور باوجود نبض کا عظیم مائل بلعبوت ہونا اور نواحی مقعد میں گرانی کا پیدا ہونا بھی دلائل سے اس بحران کی ہے علامات بحران کے جو بذریعہ انتقال ہو علامات بحران انتقالی سے حمی کا قوی ہونا اور کسی مقام میں درد کا ثابت رہنا اور جملہ استفراغات مثل بول براز نفس مدہ یا خون خواہ عرق کثیر کا بند ہونا اور نضج میں تاخیر خواہ عدم نضیج قطعاً باوجود صحت قوت اور درستی نبض کے خصوصاً امراض سلیمہ میں جو دیر پا ہیں اور جنمیں نضیج نہیں ہوتا دلیل بحران انتقالی کی ہے اور تعیین جہت انتقال کی اُسپر دلیل درد موضوع خاص کا ہے اور پھول جاتا رگوں کا اُن مقامات کی جو خالی ہیں اور متصل اسی جہت کے ہیں جیسے ابط اور حالب اُر خلف اذنین اور شدت التہاب کی بوجہ حدت مادہ کے ہے۔ علاوہ جہت خود دلیل انتقال پر ہوتی ہے جسمین کوئی عضو ضعیف واقع ہو۔ یا در دمفاصل میں ہونا خواہ ایسا درد اُٹھے جس سے تعب بیجا کسی عضو میں پیدا ہو۔ شراسیف میں اگر تمدد ہو اور درد کریں اس سے خاص کسی مقام پر انتقال کا استدلال نہیں ہو سکتا ہے اور یکسی جہت خاص کا انتقال معلوم ہو سکتا ہے اسلئے کہ یہ امر گویا مشترک ہے اکثر جہت میں سیلان مادہ کے یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ جمیع انتقالات اور خراجات سردی میں ہوتے ہیں اور فصل بارد میں اور سن کہولت میں اکثر ہوتا ہے سردی میں خراجات اسوجہ سے پیدا ہوتے ہیں کہ حبس اور مساک پیدا ہوتا ہے اور سن کہولت میں سبب خروج کا یہ ہے کہ سن کہولت میں قوت دفع تمام بحرانی سے عاجز ہوتی ہے بعض اطبا کا قول یہ ہے کہ جسکا سن پچاس برس بلکہ تیس برس سے متجاوز ہو جائے اسکا امراض کا بحران خراجی اور انتقالی بہت کم ہوتا ہے اور یہ قول معتمد نہیں بلکہ انتقال کے واسطے دو سبب درکار ہیں ایک مادہ کا ایسا ہونا کہ قابل دفع کلی کے نہو بوجہ غلاظت کے اکثر ابدان میں اور بوجہ کثرت کے کثر اشخاص میں دوسری قوت کا قوی اور شدید نہ ہونا کہ تمام مادہ کو بوجہ تسلط کے مقہور کرے اور ایسی ضعیف بھی نہ ہو کہ اعضائے رئیسہ سے دفع مواد میں عاجز ہو اور جو چیز اسباب ہے یعنی غلظ مادہ اور توسط قوت اوائل زمانہ شیخوخت کے مناسب ہیں یعنی زمانہ اکتہال کے اکثر علامات انتقال کے قائم ہوتے ہیں اسکے بعد استفراغ عظیم طاری ہوتا ہے خصوصاً استفراغ بذریعہ بول کثیر کے جو سپید ہوتا ہے اسوجہ سے انتقال نہیں ہوتا ہے علامات انتقال کے بطرف اسافل جسم کے درد کا بطرف اسفل کے پیدا ہونا اور التہاب و رانتفاخ حالبین یعنی دو رگ جو قریب ناف کے ہے اور دونوں رگ یعنی کولون میں پیدا ہونا علامت اس بات کی ہے کہ انتقال بطرف اسفل ہوگا علامات انتقال اعلی کی طرف اعلیٰ کی طرف کے انتقال پر گرانی سر اور ثقل حواس خصوصاً گرانی گوش تا اینکہ بعض اوقات کری گوش تک نوبت پہونچتی ہے بعد ازانکہ ضیق نفس اور تغیر نظام میں اسطرح پر کہ ادھر ہوا اور پھر ہٹ گیا اور یہ ظاہر ہونا اور رک جانا دفعۃً ہوا اور اختلال عظیم سر میں پیدا ہو اسطرح اگر سبات پیدا ہو اور اکثر یہ انتقال بذریعہ خراج کے ہوتا ہے جو کان کی ہے

جو سبب پڑتا ہے اسی طرح ہموارہ اگر اوداج کی پھڑک اور کنپٹی میں دھمک ہو اور سرخی چہرے کی اور رنگ ٹھہرے علامات انتقال دوسرے مرض کی طرف اگر کوئی مرض حاد زمانہ انحطاط میں قوت پکڑے دلیل ہو کہ انتقال اسکا کسی مرض مزمن کی طرف ہوگا علامات بحران خراجی کے اگر قوت صحیح ہو اور علامات جید اور بول رقیق رہے مدت تک ان علامات کو انذار خراج پر ہے اور مرض کا مادہ گرم ہو اور اسیطرح مریض کی صورت بطرف صحت کے مائل ہو اور کوئی بحران ظاہری نہو بلکہ سیلان بر سبیل انتقال ہو بعد ازان دونوں شریان صدغین کے زیادہ انبساط میں آئیں اور ضربان خواہ تنگ اُن میں بعید ہو ایسا کہ سکون انکی حرکت میں نہوا ہو اور رنگ بجھا ہوا اور بے رونق ہو جائے اور سانس میں تواتر پیدا ہوا ہو اور اکثر سوکھی کھانسی آئے جیسے یہ علامات مجموعا عارض ہون تو ایسے علامات سے بھی معلوم ہوتا ہے کہ اس شخص کے مفاصل میں خراج ہونیوالا ہے اور جس عضو میں زیادہ عرق کسی بیماری میں نکلتا ہو اکثر اسی میں خراج واقع ہوگا۔ فصل جاڑون کی اور سن کہولت کا علامات اور دلائل خراج سے ہے جیسا کہ مذکور ہوا بلکہ یہ فصل اور یہ سن اسباب وقوع خراج سے ہے۔

خراجات فصل شتا اور سن کہولت کے نضج کو بدیر قبول کرتے ہیں مگر بار بار خراجات کا واقع ہونا جاڑون اور سن شیخوخت میں کم ہوتا ہے اس لیئے کہ برودت سن اور فصل کی سکون مادہ کے موجب ہوتی ہے علاوہ یہ ہے کہ بعض آدمی خلاف اس حجت کے کہتے ہیں کہ پچاس خواہ تیس برس کے بعد خراج پھر ہرگز نہیں ہوتا۔ اگر زمانہ صعود میں تپ کے بول اکثر مائی ہو دلالت کرے گا کہ اسفل بدن میں کسی قسم کا درد خراجی ہوگا اور منجملہ دلائل قوی کے بحران خراجی پر اور تمام کے بحرانات میں تاخیر واقع ہوتی ہے اور مرض حار کا زمانہ بیس دن سے بڑھ جانا اور ایسے مرض میں جس وقت بعض مقامات بدن میں دفعتًہ جا بجا درد پیدا ہو امید وقوع خراجات کی ہوتی ہے اور حمیات اعیائی یعنی جو تپ بوجہ ماندگی اور تعب کے پیدا ہوئی ہو جب ادرار بول غلیظ اور تحمین کا نہو اور نہ رعاف اور اسہال عارض ہو امید خراج کی مفاصل میں ہوتی ہے خصوصا بروز بحران کے۔ منجملہ قوی دلائل کے بحران خراجی پر یہ ہے کہ جو بحران دیر میں واقع ہوا ہو بحران تمام نہوا ہو باوجودیکہ بحران دیر میں ہوا معاودت اور علامات کی نہ ہو یعنی ایسے علامات دیگر اسکے ہمراہ نہوں کہ آیندہ اور کوئی بحران پھر ہوگا۔ حمیات اعیائی کا بحران اگر چہ چھٹے دن بول غلیظ سے نہوا امید بحران رعاف کی ہوگی اور اگر اس سے بھی زیادہ بحران میں تاخیر ہو تو ان مفاصل میں خراج کی امید ہوگی جن میں تعب پیدا ہوا ہو خواہ لحیین سے پیچھے خراج واقع ہوگا یہ ماندگی بوجہ افراط ریاضت کے پیدا ہوئی ہو یا خود بخود حاصل ہوئی ہو مگر جو خراج لحیین میں واقع ہو وہ عیائے مددی میں اکثر ہوتا ہے اسلیئے کہ مفاصل کا تعب چندان شدید نہیں ہوتا ہے اسوجہ سے حمیات میں مفاصل زیادہ جذب مادہ نہیں کرتے اور تپ حرارت کی تصعید کرتی ہے اور نرم گوشت جو پیچھے لحیین کے ہے ان بخارات کو قبول کرتا ہے اسوجہ سے خراج اسی مقام پر پیدا ہوتا ہے اور جو عیا اور تعب بوجہ حرکت کے پیدا ہوا ہو اسکا اثر مفاصل میں زیادہ ہوتا ہے اکثر امید خراج کی ہوتی ہے اور چند علامات خراج پر دلیل بھی ہوتے ہیں کہ یکایک مریض بول کثیر غلیظ سپید کرتا ہے لہذا مادہ خراج کا براہ بول دفع ہو جاتا ہے اگر تپ کا شروع لرزے سے ہوتا ہو اور عرق اگر آ جاتی ہو ایسی تپ میں خراج کمتر واقع ہوتا ہے جیسے غب خالص ربع مگر اینکہ مادہ کثیر ہو اور کثرت مادہ کی زیادہ ہو خلاصہ یہ کہ جو لرزہ معاود ہو بذریعہ جھاڑنے مادہ کے ہر دفعہ استفراغ کر دیتا ہے بہت سے مادہ کو اور کمتر مادہ بعد لرزہ آنے کے ایسا باقی رہجاتا ہے کہ جس سے خراج واقع ہو یہ بات اسوقت ہوتی ہے کہ نقط لرزہ واقع ہوا ہو پھر اگر لرزہ کے ہمراہ عرق بھی پیدا ہو اسوقت مادہ کہان باقی رہیگا کہ اُس سے خراج کی توقع کیجائے۔ اور ادرار بول غلیظ کا بھی جب ہوتا ہے تو خراج کمتر واقع ہوتا ہے جو خراجات اطراف مزمنہ متطاولہ میں واقع ہوتے ہیں اکثر اعضائے زیرین میں واقع ہوتے ہیں اور جو امراض حادہ ہیں اُن کے خراجات اعضائے فوقانی میں اور جو امراض حدت اور زمان میں متوسط ہیں ان میں خراجات اوپر اور نیچے دونوں جانب کے اعضا میں واقع ہیں اور اکثر عرق میں خراجات بیخ گوش میں واقع ہوتے ہیں اور ان خراجات سے بحران اکثر تام ہوتا ہے اور ذات الریہ میں اکثر بحران خراجات مفاصل کا ہوتا ہے یہان احکام خراجات کا جو خراج ایسے اقسام سے پیدا ہو اور غائب ہو جائے

بدون انفتاح اور کھلنے منھ کے اُسکا حال مرض حادث جدید سے خالی نہین ہوتا یا یہ کہ دوبارا اُس سے بڑا ہو کر کسی دوسری جگہ خواہ اسی جگہ برآمد ہو یا مرض کا
عود بعینہ واقع ہو اور یہ کوئی جدید مرض نہین ہی اسلیے اسکو جداگانہ شمار نہین کرتے) یا مادہ بطرف مفاصل اور عضلاے دردناک و تعب یافتہ اور ضعیف
کے مندفع ہو ان خراجات مین بہتر وہی خراج ہی جس کی جہت سے مرض مین خفت پیدا ہو اور بعد نضج مادہ کے پیدا ہوا ہو اور اسکا سیلان بطرف خارج
بدن کے زیادہ ہو اور جو ورم خراجی نرم ہو اور ہاتھ کے دبانے سے بڑھ جاے اسکا گزند کم ہوگا بنسبت اس ورم کے جو سخت اور گرم ہو مگر نرم کا
تحلل بہ یقین ہوتا ہی اسلیے کہ بارد ہی اور ضرر اسمین اسوجہ سے کم ہوتا ہے کہ اس مین درد شدید نہین ہوتا اور اگر ایسے اورام کے ساتھ تپ بھی ہو اور زائل
نہو تو اسکی پختگی ساٹھ روز مین ہوتی ہی اور جو ورم برودت مین اس سے کم ہو درمیان ساٹھ دن اور بیس دن کے اسکا مادہ جمع ہوتا ہی خراجات مین
سے مضر وہی خراج کا ہی کہ جس طرف اسکا میلان ہوا ہی وہ عضو سافل ہو اور نیچے کے اعضا مین بھی عضو خسیس ہو رئیس نہو اور گنجائش اس عضو مین
زیادہ ہو کہ تمام مادہ خراج کو بلادقت جگہ دے اور گنجائش مین کمی نہ ہو اور مادہ اسمین پوری گنجائش نہ پائیگا جہان سے آیا ہی جسوقت طبیب جاہل
استعمال ادویات کا کریگا اور یہ مبردہ سے اسیطرف پلٹ جائیگا اور بعد رجوع کے مقام سابق مین یعنی جہان سے آیا تھا ایسے حال سے کہ
اُسکی عفونت زیادہ ہو چکی اور آنے جانے کی حرکات سے اسمین حرارت اور حدت زائد پیدا ہو چکی اس جہت سے پلٹ کر قتل کریگا۔ بدترین
خراجات بحرانیہ وہ خراجات ہین جنکا سیلان اندرون جسم کی طرف ہو خواہ اندر جسم کے واقع ہون اور مناسب تر مقام وقوع خراج کا اندر خواہ باہر
وہی موضع ہی جو ضعیف ہو اور اسمین کوئی خوف خطر بھی نہو خصوصاً اگر بجانب اسفل کے ہو اور وہ بھی موضع اولی تر وقوع خراج کا ہے جس کو
خصوصیت سیلان عرق کی ہو افضل ترین خراجات جسمین نکس مرض کا احتمال بہت بعید ہوتا ہو وہی خراج ہی جسکا منھ کھلجاے جیساکہ اگر منھ نہ کھلے
تو اس سے زیادہ دلیل نکس پر کوئی اور خراج نہین ہی علامات وقوع تشنج کے لڑکون کو جب بحالت مرض خوف نیند مین زیادہ ہوتا ہو کہ چونک
چونک پڑین اور قبض شکم بھی عارض ہو اور اکثر رویا کرین اور انکی رنگت سرخی اور سبزی اور تیرگی کی طرف مائل ہو خوف عروض تشنج کا ہوتا ہی اور یہ حکم نو برس
کے سن تک ہے اور جتنا لڑکا چھوٹا ہی بعد عروض علامات مذکورہ کے خوف وقوع تشنج کا زیادہ ہوتا ہی جوان لوگ جسوقت اُن کی آنکھون مین حولی
پیدا ہو اور حمی حادہ ہو اور دھندلا کا زیادہ ہو یعنی آنکھ سے پانی زیادہ بہے اور پلکین جھپکا کرین اور گردن اور منھ کج ہو جاے دانت زیادہ پیسین کہ آواز
پیدا ہو اُسوقت حکم وقوع تشنج کا کرنا چاہیے اور اکثر گردن مین درد اور سر مین گرانی ہمراہ تپ کے خواہ بدون تپ کے پیدا ہوتی ہی اگر با اینہمہ ورم گرم خصوصاً
سر گردن مین موجود ہو پھر تشنج کے واقع ہونے کا یقین کرنا چاہیے۔ علامات واقع ہونے لرزے کے جسوقت حمی حادہ مین علامت سلامت
اور بحران جید کے پیدا ہون اور بول مین کچھ ہو جاے معلوم کرنا چاہیے کہ عنقریب لرزہ پیدا ہونیوالا ہی کہ اُس سے بحران مرض کا ہوگا مگر اینکہ اسہال حد اعتدال
سے زیادہ عارض ہو اور اسہال معتدل کے عارض ہونے سے لرزہ موقوف نہین ہوتا اور اکثر بعد ایسے لرزے کے عرق بھی نکلتا ہی اس لیے کہ لرزہ امراض حادہ
بحرانیہ مین مقدمہ عرق کا ہی علامات دلالت کرنے والے بحران جید پر عمدہ علامات بحران جید کے یہ ہین کہ نضج تمام ہو جاے اسکے بعد وہ دن جسمین بحران
ہوا ان ایام محمودہ سے ہو جسکا آیندہ ذکر کیا جائیگا اور اس بحران کا انذار یعنی خبر وہی پیش از وقوع ایسے دن ہوئی ہو جو مناسب اس بحران کے ایام انذار
سے ہو اور بحران استفراغی ہو انتقالی اور خراجی نہو استفراغ بھی اُسی خلط کا ہو جس سے مرض پیدا ہوا ہی اور ایسی جہت مین ہو جدھر سے اُس مادہ کا نکلنا مناسب
ہے اور اُسکا تحمل طبیعت پر آسان ہو کبھی خوبی بحران مین طبیعت نوعی مرض پر اعتماد کیا جاتا ہی مثل غب اور محرقہ کے کہ جسوقت ہر واحد ان دونون سے بحران
مناسب پائے مثلاً غب مین بحران عرق کا اور محرقہ مین رعاف کا ہو اعتماد اس بحران کی خوبی پر پورا ہوگا کبھی اعتماد خوبی بحران پر احوال بحران سے کیا
جاتا ہی جیسے وہ امراض جنمین قوت اور نبض کیفیت مناسب پر باقی رہین اور حالت قوت اور نبض کی اوقات سختی مین دیکھنا چاہیے اگر نبض ایسی حالت مین

قوی اور مستوی ہو خصوصاً قوت نبض کی بڑھتی جائے اور اختلاف کم ہو اور مستوی حال پیدا ہو یہ عمدہ علامات بحران جید کی ہیں کہ اُسپر اعتماد کیا جائے اور اگر با نہم از زیادہ قوت وغیرہ بعد بحران کے راحت اور خفت بھی پیدا ہو پھر بحران جید کے تام ہونے میں کچھ شک نہیں ہے یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ علامات ردی جسوقت یوم باحوری میں یکجا ہو جائیں اُسدم صحت کی قوی تر اور صحیح تر ہے بہ نسبت اُسکے کہ یہ علامات ردی ایسے دن مجتمع ہوں کہ وہ بحران نہیں ہے لیکن واجب ہے کہ اعتماد خوبی بحران میں یوم باحوری پر کرنا مناسب ہے نہ علامات ردی پر اکثر علامات خوفناک زیادہ ہوتے ہیں کہ اُن کے ہمراہ نبض کی صحت اور مستوی حال اور قوت بڑھتی جاتی ہے یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ جس شخص کے اخلاط اچھے ہوں اور بیمار ہو جائے پس اگر نضج اسکے بول میں ابتدائے مرض میں ظاہر ہو اُسکی ہلاکت سے بےخوف رہنا چاہیے اور جسقدر علامات بد پر خطر ظاہر ہوں اسکی سلامتی پر خوشوقتی زیادہ کرنی چاہیے کہ بحران مرض کا قریب ہے علامات دلالت کرنے والے بحران ردی پر پہلی اور اولی علامت بحران ردی کی یہ ہے کہ مخالف علامات بحران جید کے پائے جائیں جو اوپر مذکور ہوئے مثلاً حرکت بحران کی قبل از زمانہ منتہی اور قبل نضج کے ہو ایسے بحران کا نام بقراط سابق السبیل رکھتا ہے ردی ہونا ایسے بحران کا پہلے مذکور ہو چکا یہ بھی ایک علامت رداءت بحران کی ہے کہ روز باحوری میں واقع ہو اور نبض اُسدن سقوط اور صغر کی طرف مائل ہو یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ جسوقت علامات بحران کے قبل از منتہی اور نضج کے پیدا ہوں اور اُن کے بعد استفراغ کثیر متواتر عارض ہو اسپر فریفتہ ہو کر مطمئن نہونا چاہیے اسلیے کہ یہ استفراغ بوجہ کثرت مادہ کے ہے کہ طبیعت کے عاجز ہونے سے یہ استفراغ عارض ہوا ہے نہ اینکہ بتدبیر اور تصرف طبیعت سے جیسے وہ خفت کہ مریض کو بدون استفراغ ظاہری کے معلوم ہو اسی قسم کی ہے کہ اسپر بھی فریفتہ نہونا چاہیے اسلیے کہ یہ خفت بھی بسبب حرکت و سکون ہونے مادے کے ہوتی ہے نہ اینکہ طبیعت اصلاح مادہ کی کرے بلکہ اکثر ایسا ہوتا ہے کہ طبیعت نضج مادہ کا بھی کرتی ہے اور بوجہ اپنے ضعف کے اُس مادہ کے دفع سے عاجز ہوتی ہے **احکام اُن علامات کے جو دلالت کرنے والے بحران ردی پر ہیں** جب علامات ردی جمع ہوں کہ نضج نہ ہو یا نضج کیفیت مناسب سے متغیر ہو جائے خواہ اور قسم کے حالات ردی پیدا ہوں بیمار کی موت پر حکم کرنا چاہیے اور جلد یا بدیر موت کے واقع ہونے میں حکم کرنا موقوف ہے معرفت پر خیالات ان اسباب کے جو بحران سے مقدم ہیں جیسے ہم اوپر ذکر کر چکے کہ مثلاً حرکت بحران کی قبل از منتہی وغیرہ کے تھی مثال اُسکی جیسے اگر علامات ردی نبض اور قارورہ سے پائی جائیں اور رسوب سیاہ ہو خواہ گول اور علامت ردی نہ ہو اور یہ امور بعد چوتھے دن مرض کے واقع ہوں پس موت ساتویں یا چھٹے روز ہوگی بشرطیکہ اسباب مذکور تقدم بحران کو واجب کریں قبل از روز بحران کے **علامات نضج اور احکام علامات نضج کے** نضج بول سے پہچانا جاتا ہے اور اُسکا بیان کلیات کی بحث بول میں ہو چکا ہے واجب ہے کہ زیادہ رنگین ہونے بول سے بدون رسوب کے طبیب فریفتہ نہو اس لیے کہ یہ رنگ بسبب کثرت صفرا کے ہوتا ہے قوام میں نضج نہونا بہ نسبت لون میں نضج نہ ہونے کی زیادہ مضر ہے اسلیے کہ قوام میں نضج نہ ہونے سے مادہ بدشواری اور نضج ہونے سے بآسانی دفع ہوتا ہے جسوقت علامات نضج کی ابتدائے مرض سے ظاہر ہوں اُس مرض کے سلیم ہونے میں کچھ شک نہیں اور اگر علامات نضج کے ابتدا میں نہوں اُس مرض کا پرخطر ہونا کچھ ضرور نہیں اسلیے کہ اکثر مرض طولانی ہوتا ہے اور پرخطر نہیں ہوتا بلکہ ایسا مرض ضرور ہے کہ طولانی ہو جسوقت بحران جید ہوتا ہے نضج ضرور ہوتا ہے اور جسوقت نضج ہو ضرور نہیں کہ بحران جید ہو بلکہ اکثر بعد نضج کے مرض بذریعہ تحلل کے دفع ہو جاتا ہے اور بحران نہیں ہوتا یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ تپ میں بعد ظہور نضج کے طبیعت پر غلبہ مرض نہیں ہوتا جیسے بعد نضج رسوب کے درد شدید نہیں اگر نضج میں تاخیر ہو اور اعراض اچھے ہوں اور قوت ثابت ہو پس اُمید بحران کی رکھنی چاہیے **احکام علامات کے بر سبیل اطلاق** ہر ایک تغیر جو دفعتہً ہوں خواہ ملس میں واقع ہو ردی نہیں ہوتا بلکہ اکثر دلیل نیکی اور خیریت پر ہوتا ہے اور بحران سعد مندر پر بھی دلالت کرتا ہے بلکہ اعتبار حال بدن کا بعد تغیر کے ضرور کرنا چاہیے اور جسقدر علامات ذبول کے سحنہ اور چہرے پر خواہ اطراف بدن پر واقع ہوں بسبب بیداری اور ریاضت اور تعب اور اسہال کے و بسبب تسلیم میلی و حال مریض کا بسبب ان علامات کے بطرف درستی اور خوبی کے عود کریگا اور روز خواہ تپ

ہیں اور اگر یہی علامات بحبت احتراق اور سقوط قوت کے ہوں نہایت ردی ہیں **ذکر علامات جیدہ کا** علامات جیدہ وہ ہیں کہ مریض احتمال مرض کا بخوبی کر سکے اور قوت ثابت ہے اور سحنہ درست ہو اگر اعراض مرض کے شدید ہوں اور نبض قوی ہو اور شدید اور منتظم ہو اور علامات نضج کے ظاہر ہوں اور بحران بر وقت لائق ایسا واقع ہو کہ اس سے مطلب برآری ہو سکے اور علامات بحران کے جید ہوں اور بعد استفراغ بحرانی کے خفت مرض میں حاصل ہو اور نبض بسرعت درستی پر آتی جائے بخیر ہے جو بعد استفراغ کے حاصل ہو علامات جیدہ سے ہے اسلیئے کہ تقشعریرہ کو بعد استفراغ کی دلالت اسپر ہوتی ہے کہ سخونت مادہ کی مرتفع ہوئی اور بعد رفع ہونے مادہ کے برودت کا محسوس ہونا ضرور ہے اور فضل اس سے یہ ہے کہ استفراغ خلط موذی کا بآسانی ہو اور بہ پامردی طبیعت کے واقع ہو نہ بوجہ کثرت مادہ کے استفراغ بلا دفع طبیعت کے واقع ہو اور صحیح ہو کہ باقی رہنا قوت کا ہمراہ علامات ردی کے امیدوار صحت مریض پر کرتا ہے اسیطرح ثبات عقل اور درستی نفس کی اور بآسانی متحمل ہونا ان احوال خوف دہندہ کا جو عجیب اور غریب ہیں اور بعد نیند کے خفت کا پیدا ہونا منجملہ علامات جیدہ کے اشتہائے طعام باعتدال ہونی اور غذا کو بخوبی قبول کرنا اور غذا سے منفعت پانا اور باختیار خود مریض کا بھوکا رہنا اور چاق اور تیز ہوش ہونا اور بحالت طبعی فرش خواب پر لیٹنا اور نیند کا مطابق مقتضائے طبعی کے واقع ہونا اور تمام اعضا میں گرمی برابر اور بحالت وسط ہونی۔ یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ علامات جیدہ باوجود صحت قویٰ کے عافیت عاجل یعنی جلد آنے والے پر دلیل ہے اور اگر قوتوں میں ضعف ہو اسوقت علامات جیدہ اسپر دلیل ہے کہ عافیت دیر میں ہوگی **احکام علامات ردیہ کے** جو علامات نہایت ردی ہیں موت کی خبر دیتے ہیں پھر ایسے علامات کے ساتھ اگر قوت قوی ہو مرض طولانی ہو کر ہلاک کرتا ہے اور اگر باوجود علامات مہلکہ کے قوت میں بھی ضعف ہو فوراً موت واقع ہوگی اور اگر علامات مہلکہ کے ایام ردی میں ظاہر ہونے کے بعد بحران جید واقع ہوتا ہے اور انتقال مادہ کا کسی عضو کی طرف ہوتا ہے اسوقت سلامتی مریض کی ہوتی ہے علامات جیدہ اگر بوقت منتہی کے واقع ہوں اونپر وثوق اور اعتماد کرنا ضرور ہے اور جو علامات اپنے وقت سے پہلے ظاہر ہوں اس سے خوف ہلاکت کرنا چاہیئے مگر حکم ہلاکت اسیوقت کرنا لازم ہے کہ سقوط قوت ظاہر ہو اور تنہا سقوط قوت علامت ردی ہے چہ جائیکہ اسکے ہمراہ اور علامات بھی دلالت رداءت پر کریں بعد ازاں ضرور ہے کہ امراض حادہ میں جو ایسے ہیں کہ انکا مبدا ایک عضو معین ہو مثل سینہ کے ذات الجنب میں اسی عضو معین کی رعایت کریں یعنی لحاظ رکھیں کہ وہ عضو کیسا ہے اور اسکا کیا حال ہے کہ اسکے حال کی دلالت اس مرض میں زیادہ مفید ہے بہ نسبت دوسرے عضو کے پس نضج اور تحلیل نفث کی ذات الجنب میں بہ نسبت نضج بول کے زیادہ سلامت پر دلیل ہوتی ہے طبیب متفرس اور ذی ہوش پر واجب ہے کہ جب بیمار کے چہرہ اور آنکھ کی صورت دگرگوں دیکھے یعنی ردی اور غیر طبعی ہو اکثر فرضی نسبت پہلے شناخت کرے کہ یہ صورت اس شخص خاص کی نسبت بھی غیر طبعی ہے یا نہیں اور اگر ہو پھر بھی جزماً حکم اسکی ہلاکت پر نہ کرے تا اینکہ نبض اگر ردی ہو جائے جب بھی حکم جزمی فوراً نہ کرنا چاہیئے اور یہ بھی شناخت کرنا طبیب پر واجب ہے کہ یہ علامات بوجہ خاص مرض کے پیدا ہوئے ہیں یا کسی اور سبب خارجی سے مثلاً اکثر زبان کا رنگ برا اور خشونت زائد کسی شے کے کھانے سے پیدا ہو وہ فعل اس شے ماکول کا ہو نہ کہ مرض کا فعل ہے پس حکم ہلاکت کا بوجود ایسی علامات ردی کے نہ کرنا چاہیئے۔ **ذکر علامات ردیہ کا** علامات ردی میں بھی بحسب ایک ایک فعل اور ایک ایک عضو کے اختلاف ہوتا ہے لہذا مناسب ہے کہ ہم اسکو تفصیل ذکر کریں **ذکر ان علامات ردیہ کا جو ظاہر جلد اور رنگ سے متعلق ہیں** جسوقت سحنہ زندہ آدمی کا مثل سحنہ مردہ کے ہو نہ بوجہ بیداری اور بھوک کے اور نہ کسی استفراغ کی وجہ سے پس یہ علامت بری ہے چہرہ جو مشابہ چہرہ میت کے اور مخالف چہرہ صحیح آدمیوں کے ہے دیکھا ہے کہ آنکھیں بیٹھ جائیں اور ناک تیلی ہو جائے اور کنپٹی میں گڑھا پڑ جائے اور سمٹ جائیں اور کان ٹھنڈے ہو جائیں اور کانوں کی لو سمٹ کر پلٹ جائے اور چہرے کی جلد کھچ جائے اور رنگ چہرہ کا تیرہ خواہ سیاہ یا زرد ہو اور چہرہ غبار آلودہ سا ہو جائے خصوصاً اگر اسکا غبار آلودہ ہونا مثل دھنی ہوئی روئی کے ہو یہ سب علامات وقوع موت کے نسبت میں یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ جو شخص کم بیمار ہوتا ہے اسکی بیماری خطرہ عظیم پر دلالت کرتی اور اگر یہ تغیرات مذکورہ بوجہ کسی اور سبب کے علاوہ مرض کے

ہوں تو وہ بیمار بہت جلد حالت طبعی پر عود کرتا ہے تاہم نیکسہ اکثر ایک شبانہ روز میں صحیح ہو جاتا ہے اور جسکے بدن میں یہ علامات ردی بوجہ مرض کے پیدا ہوئے
ہوں اُسکا حال بطرف صلاح کے بآسانی عود نہیں کرتا۔ علاوہ بحران قسم اول یعنی جسکے علامات ردی بوجہ مرض کے نہ ہوں بلکہ بسبب بھوک خواہ
استفراغ خواہ بوجہ بیداری مفرط کے یہ علامات بد پیدا ہوئے ہوں خواہ بسبب اُن چیزوں کے جو ہمراہ بھوک وغیرہ دیگر علامات کے کتاب سوم میں
مذکور ہو چکے ہیں از قسم لغت وغیرہ جو بیداری سے پیدا ہوتے ہیں وہ بھی اچھے نہیں مگر بہ نسبت اسکے کہ نفس مرض سے یہ علامات پیدا ہوں وہ شخص یعنی قسم اول
کا ہلاکت سے زیادہ سالم ہے اگر ایسے علامات امراض حادہ میں نمودار ہوں جو بہت ردی ہیں اور اُسپر دلیل ہوں گے کہ مرض طبیعت پر قریب ہے کہ غالب
ہوا چاہتا ہے پھر بھی ابتدائے امراض حادہ میں ظہور ان علامات کا بوجہ نفس مرض کے اچھا ہے اور اُمید سلامت کی باوہ ہے بہ نسبت اسکے کہ منتہی
میں خود مرض کی وجہ سے بلا مساعدت سہر اور جوع اور استفراغ وغیرہ کے یہ علامات پیدا ہوں اسیطرح ضرور ہے شناخت انخراط اور لاغری اور
تغیر لون کی اس طرح سے بوجہ فساد مرض کے ہے یا بوجہ بیداری اور استفراغ کے کہ اگر بسبب مرض کے اسوقت زیادہ خوف نہیں ہوتا اسیطرح آنکھ
کے علامات بد اگر بوجہ مرض کے ہوں آنکھ کا بیٹھ جانا اگر بوجہ بیداری کے ہو پلکیں بوجھل ہوں گی اور میلان خاطر بطرف سبات اور سونے کے
رہیگا اور بعض میں تو اثر شدید پیدا ہوگا اور قبل ازیں بیداری ایذا دہندہ ہو چکی ہوگی اور اگر بسبب اسہال کے ہوں گے پہلے اسہال واقع ہوا ہوگا اور
بافراط اُسکے علامات نمودار ہوں گے اور بوجہ بھوک کے یہ علامات عارض ہوں گے اور رفتہ رفتہ پیدا ہوں گے دفعتہً نہ ہوں گے مرض کی
وجہ سے ان علامات کے وجود پر بتاکید یہ بات دلالت کرے گی کہ یہ امور جو ابھی مذکور ہوئے مثل بھوک کے سہر وغیرہ کے مفقود ہوں اور تیزی تپ
کی شدید ہو گئی ہو اور بہت بہت سی چیزیں مثل شراسوں کے محسوس ہوں جسوقت بدن مس کیا جائے۔ رنگ کا دفعتہً زرد ہو جانا بری علامت
ہے اور سیاہ ہو جانا یکایک بھی علامت بد ہے بہت زیادہ سیاہ ہو جانا نہایت بد ہے کہ اکثر سرعت طبیعت کے بعد نوبت سیاہ رنگ ہو جانیکی
ہوتی ہے اور تیرہ ہو جانا قریب سیاہ ہو جانے کے ہے اور سبز ہو جانا اچھا تو نہیں ہے مگر بہ نسبت سیاہی اور تیرگی کے اہلم ہے اسلئے
اگر کبھی بسبب حرارت کے بھی رنگت زرد ہو جاتی ہے جیسے یرقان میں اور ہمیشہ زرد رنگ ہونیکا سبب برودت نہیں ہوتی اور بیشتر بسبب بیداری یا بھوک
یا درد کے بھی رنگ زرد ہو جاتا ہے اُسمیں اُمید سلامت زیادہ ہوتی ہے اگر پیشانی یا ناک میں خشکی پیدا ہو کر چھلکے نہ بھی علامت بد ہے علامات
ردی جو باعتبار دردسر کے ماخوذ ہیں اگر دردسر ہمیشہ رہے اور قوت ضعیف ہو اور مرض میں تیزی ہو اور علامات ردی بھی اُسکے ساتھ
پائے جائیں وہ مرض قتال ہے اگر قتل نہ کرے تو ساتویں دن رعاف واقع ہوگا اور بعد ساتویں دن کے ناک اور کان سے ایک رطوبت
جاری ہوگی پھر اگر دردسر بیسویں دن تک رہے اور ساتویں دن رعاف واقع نہ ہو اس مرض کا زوال رعاف سے کمتر ہوتا ہے یا وہ پھٹنے یا
کانوں سے جاری ہوگا اخراج و نفع ہوگا خصوصاً دماغ کے پیچھے اکثر جس شخص کو ابتدائے مرض سے دردسر عارض ہو چوتھے یا پانچویں دن
اُسکو بہت اذیت ہوتی ہے اور ساتویں دن دردسر زائل ہو جاتا ہے بیشتر ابتدا دردسر کی تیسرے دن ہوتی ہے اور پانچویں دن صعوبت
ہوتی ہے اور نویں دن زائل ہو جاتا ہے یا گیارھویں دن۔ اطبا کہتے ہیں کہ اگرچہ قیاس مقتضی اس بات کا ہے کہ دردسر دسویں دن زائل ہو
اسلئے کہ دسواں دن بہ نسبت تیسرے دن کے ساتواں ہے لیکن چونکہ ساتواں دن یوم بحران نہیں ہے بلکہ آٹھواں دن یوم بحران ہے اسلئے
گیارھویں دن یہ دردسر زائل ہوگا اسواسطے کہ گیارھویں دن بہ نسبت تیسرے دن کے آٹھواں دن ہے یہ قول طبیبوں کا میرے نزدیک
صحیح نہیں ہے اسلئے کہ حساب بحران کا اس قاعدہ پر نہیں ہوتا یعنی ازدواج کا ایام بحران ہونا ضرور نہیں ہے اگر دردسر پانچویں دن
شروع ہو چودھویں دن زائل ہوگا بشرطیکہ مریض سلیم ہو اور طبیب معالجہ میں خطا نہ کرے اکثر یہ دردسر حمی غب میں عارض ہوتا ہے

علامات ردیہ جو حواس بعض سے متعلق ہیں مریض کا آنکھوں سے نہ دیکھنا یعنی بصارت زائل ہوجانی یا مد کانوں سے نہ سننا علامت ردی ہے آواز کے سننے سے گریز کرنا اور شوخ رنگ کے دیکھنے سے بھاگنا علامت ردی ہے کہ دلالت کرتی ہے روح نفسانی کے ضعف پر علامات ردیہ جو آنکھ مین پائے جائیں دونوں آنکھوں کا بیٹھ جانا اور سمٹ جانا بدون اسہال اور بیداری اور بھوک کے علامت اچھی نہیں ہے اور تیرہ ہونا سپیدی چشم کا اور سرخ ہوجانا اسکا مائل بہ فرفیریت کے یعنی ارغوانی سے بنفشی ہوجانا یا آسمانی رنگ کا بعد سرخی کے آنکھ مین پیدا ہوجانا یہ بھی علامت بری ہے ایک آنکھ کا چھوٹا ہوجانا امراض حادہ اور سرسام وغیرہ مین نہایت برا ہے مریض کی آنکھ سے کچھ نظر نہ آنا علامت ہلاکت کی ہے۔ التواے چشم یعنی بھینگی اور حول یعنی ڈھیڑا ہونا امراض حادہ مین علامت ردی ہے اگر یہ حول بوجہ تشنج خاص کے عضل چشم مین واقع ہوا ہو اور دماغ مین کچھ آفت نہ پہونچی ہو پیدا ہوا ہو اسکی پہچان یہ ہے کہ اختلاط عقل وغیرہ آفات دماغی اسکے ساتھ نہیں ہوتے وہ علامات ردی جو باعتبار بصارت خواہ دیکھنے والی یا حکمتی چیزوں کے معتبر ہیں اُن کی تفصیل یہ ہے سیاہ ٹکڑے چکتے ہوئے دیکھنے اکثر قے پر دلالت کرتے ہیں اور سرخ ریزے براق آنکھوں کے سامنے نظر آتے ہیں رعاف پر اکثر دلیل ہوتی ہیں اور اسیپر بھی دلالت کرتے ہیں کہ خون کا سیلان جانب فوقانی ہوا ہے اور بعد اسکے دلائل خاص تداوی رعاف کے جو اوپر مذکور ہو چکے اُنکی رعایت کیجاتی ہے آنکھوں سے آنسو بلا قصد جاری رہنا علامت ردی ہے خصوصاً اگر ایک آنکھ سے آنسو بہا کریں لیکن اگر اسکے ساتھ علامت بحران جاری ہو تو اتنی بحران حالی ہوگی اور جو آنسو نکلے اور علامات رعاف کے بھی بشرط سالم ہونے اور علامات کی دلیل رعاف پر ہوتے ہیں آنسوؤں کی کمی بیشی کا بھی لحاظ رکھنا چاہیے اور اسکا بھی خیال رہے کہ آنسو رقیق نکلتے ہیں یا غلیظ اور گرم ہوتے ہیں یا سرد اور بار بار اور دہ نکلتے ہیں یا بدون ارادہ کے روشنی سے مریض کو نفرت پیدا ہونی علامت ردی ہے اگر تاریکی کو زیادہ دوست رکھے پس مرض ضرور مہلک ہوگا مگر اسکے کسی درد کی شدت کی وجہ سے تاریکی پسند کرے اور اگر درد نہو مریض کو اندھیرے مین بیٹھنے کی رغبت بوجہ سقوط قوت روح نفسانی کے ہوتی ہے۔ نگاہ کا ٹھہر جانا بدون اسکے کہ کسی شئے کی طرف دیکھتا ہو خواہ کسی طرف آنکھیں پھیر کر ٹھہرالی ہون ردی ہے اور اسے آنکھوں کا پتھرانا کہتے ہیں۔ زیادہ چرک آنکھوں مین جمع ہونا اس طرح کہ پونچھا جائے اور پھر نکلتا چلا آئے بہت ہی زبون ہے اور خشک کیچڑ کا آنکھوں سے برآمد ہونا ردی ہے ایسا چرک آنکھوں بوجہ عجز قوت غریزی کے انضاج اور پختہ کرنے یا ادہ سے پیدا ہوتا ہے اور اسی جہت سے بروقت کثرت کے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ آنکھ کے اندر کوئی چیز زبردستی گھس جاتی ہے اور چبھتی ہے اور اسکا قصد آنکھ سے باہر نکلنے کا ہے یہ امر ممکن نہیں ہے اگر تجویز کیا جائے کہ یہ چرک بوجہ کثرت رطوبت کے جو آنکھ کی طرف آتی ہے پیدا ہوتا ہے بوجہ اسکے کہ طبیعت اُس رطوبت کے انضاج اور پختہ کرنے سے عاجز ہے اسلیئے کہ آنکھ بروقت پیدا ہونے اس چرک کے خشک اور اندر گھسی ہوتی ہے اور علامت یبس کی آنکھ مین غالب ہوتی ہے اسیوجہ سے یہ چرک بھی خشک ہوجاتا ہے منجملہ ایسے علامات کے جو مناسب علامات ردیہ کے ہیں ایک یہ بھی علامت ہے کہ حدقۂ چشم پر بروقت کھلی ہونے آنکھ کے ایک چیز مثل مکڑی کے جالے کے پڑے اور آنکھوں کے کونے مین جا کر یہ جالہ چرک خواہ کیچڑ ہوجائے اور اسیطرح بار بار جالہ پڑا کرے اور کنارے پر پپوٹے کے جا جا کر چرک ہوجایا کرے اسکو دلالت قرب موت پر ہے آنکھ کا سرخ شدید ہوجانا اور سرخ باقی رہنا تپ کی حدت مین علامت ردی ہے اور دلالت کرتا ہے کہ دماغ مین ورم گرم یا فم معدہ مین واقع ہے اور سرخی چشم کا انتقال طاؤسی خواہ آسمانی رنگ کی طرف نہایت ردی ہے آنکھ کے ڈھیلے باہر نکل آنے خواہ آنکھوں کا بڑا ہوجانا اور تباریق کا سامنے زیادہ پیدا ہونا دلیل بد ہے اور اکثر تباریق یعنی چمکتے ہوئے پتنگے بوجہ کثرت مواد حارہ کے خواہ اطراف دماغ کے متورم ہونے کے پیدا ہوتے ہیں۔ پلکوں کا سوتے وقت کھلے رہنا بدون عادت کے علامت ردی اور زبون ہے۔ پلکوں کا خشک ہونا علامت ردی ہے اور بحالت بیداری مین آنکھ کھلی ہو اور اسکے قریب انگلی لیجائیں اور ہلائیں مگر مریض کو خبر نہ ہو اور آنکھ نہ جھپکے دلیل ہلاکت کی ہے اور قاتل ہے

آنکھ کا ربا دو پھیل جانا ہمراہ ہذیان اور ضعف کے قاتل ہے۔ بعض اطبا نے لکھا ہے جس شخص کی دونوں آنکھ کے نیچے پھنسی مسور برابر سپید رنگ پڑے دسویں
دن پھنسی پڑنے کے مر جائیگا اور شیرینی کی خواہش اُسے زیادہ ہوتی ہے وہ علامات جو ناک سے ماخوذ ہیں ناک کا پیچیدہ ہونا اور پہن
و خم پڑجانا علامت ردی ہے ناک کا بیٹھ جانا بھی ردی ہے ناک خواہ نتھنوں میں لگا کر کوئی چیز سونگھنا اور بدون ناک سے لگائے سونگھ نہ سکے اور قادر سونگھنے
پر نہو یہ بھی علامات بُرا ہیں خود بخود ناک میں بوے مشک یا گھی اور مکھن خواہ سوندھی مٹی کی آنی علامت بد ہے زرد بالی حمیات حادہ میں ناک سے ٹپکنا
علامت قرب موت کی ہے عطسہ اور چیزوں سے مثل پھلکنی وغیرہ کے چھینک نہ آنی دلیل موت اور بطلان حس شامہ کی ہے۔ ناک کے زخمی ہونے خواہ
بشدت خشک ہونے سے رعاف کا پیدا ہونا بھی علامت بُرا ہے۔ ناک کا ٹمٹلانا اور بار بار اُنگلی ناک میں ڈالنی خواہ رگڑنی جیسے اُسکا میل وغیرہ
صاف کرتا ہے حالانکہ اندر میل وغیرہ نہ پڑی ہو بلکہ صاف ہو علامت بد ہے ناک سے پانی برآمد ہونا علامت ردی ہے علامات جو احوال کان
سے ماخوذ ہیں کان کی لو خشک ہونی اور اُسکا منقلب ہوجانا اور صدف گوش کا سمٹ جانا یعنی او نچی گگر خواہ باڑھ سمٹ جائے ردی ہے
کان کا میل جب کڑوا نہ رہے اور میٹھا ہو جائے جالینوس کے نزدیک علامت ردی ہے اور قدماے اطبا جو پہلے جالینوس کے زمانہ سے تھے
اُن کے نزدیک مہلک ہے کسی قسم کا الم کان میں ہمراہ حمی حادہ کے پیدا ہونا خطرناک ہے اور قاتل ہے لیکن اگر بعد الم کے رطوبت کان سے جاری ہو
اور الم میں سکون ہو جائے اُسوقت ہلاکت سے امان ہوتی ہے اور یہ حکم اخیر واسطے مشائخ کے ہے اور جوان آدمی بعد حدوث الم کے قبل جریان رطوبت اور
پیپ کے مر جاتے ہیں علامات جو دانتوں کے اعتبار سے ماخوذ ہیں دانت پر دانت بجنا حمیات حادہ میں یا خالی منھ دانت پیسنا جیسے کچھ
کھا رہا ہے علامت ردی ہے بعض اطبا نے لکھا ہے جس شخص کے دانتوں پر رطوبت لزج بکثرت جم جائے اور وہ مبتلائے تپ ہو اس سے دلالت
ہوتی ہے کہ اُسکی تپ میں شدت ہوگی اسلیئے کہ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ حرارت شدید ہے اور مادہ لزج جو دیر میں متحلل ہوگا پیدا ہوا ہے حرکت
دانتوں کی صفائی پر بیمار کا متوجہ ہونا بشرطیکہ اُسکے عادات ہمیشہ اسطور پر جاری نہ ہوں علامت اچھی نہیں ہے دانت پیسنا اور دانت پر دانت
پھیرنا کہ آواز پیدا ہو بدون عادت سابق کے علامت بد ہے کہ مشیر سنذر بجنون ہے اور اگر جنون پیدا ہونے کے بعد یہ کیفیت طاری ہو دلیل ہلاکت
مریض پر ہے ہاں اگر کوئی شخص بوجہ ضعف عضل فک یعنی جبڑے کے تھوڑے سے سبب دانت پیسا کرے اور اُسکی عادت یہی ہو اُسکی نسبت
یہ حکم نہیں ہے۔ دانت کا رنگ سبز ہو جانا علامت بد ہے خصوصاً وہ دانت جسکو ثنایا کہتے ہیں علامات جو زبان اور منھ وغیرہ سے ماخوذ
ہیں زبان کا سیاہ ہو جانا امراض حادہ میں زبون حالی کی نشانی ہے منھ کا خشک ہو جانا اور لعاب دہن سوکھ جانا علامت جید نہیں اگر ابتداے مرض
میں منھ خشک ہو اور منتہی میں خشونت پیدا ہو بعد اُسکے سیاہ ہو جائے تو قاتل ہے خصوصاً چودھویں روز یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ بہت بُری بو آنی منھ سے
امراض حادہ میں دلیل ہلاکت کی ہے اسلیئے کہ وہ دلالت کرتی ہے فساد کل اخلاط پر۔ اونچا ہونا ایک ہونٹھ کا دوسرے پر بشرطیکہ خلقی نہ ہو علامت
ردی ہے پیچیدہ ہونا ہونٹھ کا حمیات حادہ میں زبون ہے۔ دونوں ہونٹھ کا پھٹ جانا حمیات حادہ میں افراط التہاب پر دلالت کرتا ہے اور پھٹ
جانا اور ان دونوں کا سرد ہو جانا علامت غیر جید ہے بعض اطبا نے کہا ہے کہ جسوقت زبان پر حمی حادہ میں چھالا مثل سیاہ چنے کے اُبھر آئے خواہ
مثل دانہ رنیڈی کے پس موت قریب ہے اور اُسوقت خواہش تیز چیزوں کی خورش کی زیادہ ہوتی ہے خشونت اور سپیدی زبان دلیل برسام کی ہے
مگر زبان کی خشونت میں بخوبی تامل کرنا لازم ہے شاید اُسکا سبب استعمال کسی شے صابغ کا ہو یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ زبان کا خلط غالب
سے ہر حال میں رنگین ہونا کچھ لازم نہیں ہے جبتک جوہر اس خلط کا خواہ اُسکا جزء بخاری بعض اعضاے مشارکہ سے چڑھنے والا نہ ہو۔
علامات جو حالات حلق اور مری او رقصبہ سے ماخوذ ہیں انخناق یعنی بند ہو جانا الفوذ کا ریہ تک دفعتہً غیر روز بحران کے ردی ہے

اختناق بدون برآمد ہونے کف کے خفیف ہے اسلئے کہ از یاد یعنی کف برآمد ہونا اُسوقت ہوتا ہے کہ قلب میں زیادہ گرمی اور سخونت بقدر ہو پہنچے کہ نہایت سے معطل ہوں اور نیز افعال حجاب کے تباہ ہو جائیں اور سانس کا پھیرنا باستواء انتظام ممکن نہو اور یہ ازیاد برقت نہونے دم کے حلق میں بدون توسع کسی امر عظیم کے نہیں ہوتا اور کبھی اختناق بکثرت بلکہ اکثر اوقات بسبب امارغ کے ہوتا ہے بالجملہ اگر حمی قوی ہیں خوانیق شدید پیدا ہوں پس موت تیسرے روز ہو پہنچتی ہے اسلئے کہ قلب بوجہ شدت حرارت کے ہوائے بارد کا زیادہ محتاج ہوتا ہے اور خناق اسکی جانے کی راہ بند کر دیتا ہے پس التہاب قلب کا بڑھ جاتا ہے اور سوء مزاج قلب کا بافراط ہوتا ہے بایں وجہ تحمل حیات کا نہیں ہوتا اسیطرح گردن میں خم پڑجائے تا آنکہ اس کی سبب سے بلع یعنی لقمہ اُتارنا ممکن نہو خواہ بوجہ زوال فقرات گردن کے پیدا ہو یا بوجہ شدت یبس کے بہرحال یہ سے زیادہ آفت اور شر حمی میں اور تسیوں اسیطرح اتارنا لقمہ کا بدشواری دلیل زبون حالی کی ہے۔ اسیطرح اچھو آئے کہ پانی ناک کی طرف چڑھ کر نکل آئے اور ہر وقت تھوک کا پھندا پڑجایا کرے یہ بھی دلیل ردی کی ہے اور یہ ہے علامات جو معدہ اور فم معدہ سے ماخوذ ہیں ہچکی امراض حادہ میں ردی ہے خصوصاً بعد اسہال کے ہچکی کے سبب خوف ہوتا ہے اسیطرح معدہ میں التہاب پیدا ہونا اور خفقان معدی باوجود حرارت حمی کے ردی ہے علامات جو اعضائے تنفس سے ماخوذ ہیں ٹھنڈی سانس امراض حادہ میں ردی ہے کہ اسکو دلالت موت پر حرارت غریزی کے ہے۔ اسیطرح مختلف سانس بھی ردی ہے اور جب سانس مشابہ رونے والے کی سانس کے ہو کہ رک جائے اور اختناق ہو اگر سعدہ بھی ردی ہے اسیطرح سوء تنفس جو بوجہ اختلاط عقل کے پیدا ہو ردی ہے مگر وہ سوء تنفس جو بوجہ اورام کے اطراف صدر میں پیدا ہو سب سے زیادہ ردی ہے جو لوگ کہ اُن کی موت کا وقت حاضر ہوتا ہے اُسوقت اُنکا پیٹ پھول جاتا ہے اور سانس اُن کی بہم چلی جاتی ہے اور سرد اور دراز ہو جاتی ہے علامات جو رنگوں کی صورت اور رنگ سے ماخوذ ہیں بقراط نے کہا ہے جسوقت حمی لین نزدیک پیشانی اور پلک اور حنجرہ گردن کی کھڑی ہو جائیں یہ علامت ردی ہے جو رگیں ظاہر جسم میں نظر آتی ہیں اُن کا رنگ طاوسی اور ارغوانی مائل بہ بنفشی ہو جانا خواہ جو معتدل رنگ کی پہلے سے نمودار نہ تھی اور اب اسی رنگ پر ظاہر ہو جائے نہایت ردی ہے علامات ردیہ جو استرخائے بدن اور بری طرح لیٹنے سے ماخوذ ہیں بدن کا ڈھیلا ہونا اور بدسلوبی لیٹنے میں پیدا ہوتی اور ضعف کبھی بسبب کثرت اخلاط غلیظہ کے ہوتے ہیں جو احشا میں جمع ہوا اور کبھی بوجہ خشکی تمام بدن کے اور بشدت اخلاط میں کمی پیدا ہونے سے اور کبھی بوجہ افراط ضعف قوت کے جو عضل حرکت میں عارض ہوتی ہے اور ضعف قوت کا سبب طور باحشا کی وجہ سے جو یہ امور پیدا ہوں اسکا تفرقہ بدن کی غلاظت اور نحافت سے نہیں ہو سکتا ہے جیسے بعض لوگوں کو گمان ہوا ہے اسلئے کہ بدن اکثر فربہ اور سمین نہیں ہوتا ہے بلکہ لاغر اور نحیف ہوتا ہے اور احشا اخلاط سے مملو اور پر ہوتے ہیں اور اکثر ضعف قوی میں ہوتا ہے عضل کے اور بدن فربہ ہوتا ہے بلکہ علامت تمام دکمال اپنے مواضع اور مقامات مناسب میں مذکور ہو چکی علامات ردیہ جو صورت لیٹنے سے ماخوذ ہیں لیٹنا فرش خواب پر خلاف صورت عادت کے بلکہ عادت کی وضع اور خلاف عادت میں آمیزش کرنے علامت ردی ہے خصوصاً اگر بیمار فرش سے قدرے قدرے نیچے اُترے اور جب اُسے اچھی طرح لٹائیں خواہ عمدہ طور سے بٹھائیں پیٹھ کے بل پلٹ جائے اور اطراف کے کھولنے کو پسند کرے اور اطراف کو غیر طبعی اور نامناسب وضع سے گرا دے اگر حرارت ظاہری زیادہ نہو اور بہ نسبت کرب عظیم کے جو اذیت معدہ خواہ جگر خواہ قلب کو پہونچانا ہو یہ حالت اُسکی ہو مگر اس بارہ میں ایک بات کا لحاظ بہت ضرور ہے کہ اکثر اشخاص فربہ اور بدن اُن کا بھاری ہوتا ہے اور اُن کے جسم میں استرخا بہت جلد پیدا ہوتا ہے اور بوقت صحت بھی اُسے یہی پسند ہوتا ہے کہ ہر وقت اسیطرح سے لیٹا رہے یعنی چت لیٹنے کی عادت اسکی ہمیشہ سے ہوتی ہے تو ایسے شخص کے چت لیٹنے کو علامت ردی سمجھنا نہ چاہیئے خواہ اگر کوئی در ایسا ہو کہ سوائے چت لیٹنے کے اور کسی پہلو آرام

ملے اور کل نہ پڑے تو اس شخص کی بھی استلقا سے خوف عظیم نہیں ہے جو کوئی کسی طرح کی نشست خواہ استلقا امراض حادہ میں ایسی اختیار کرے کہ وہ بصورت اُس کی عادت زمانہ صحت کے مخالف ہو نہایت بری ہے یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ جو شخص استلقا اور لیٹنے کی خواہش حالت مرض میں کرتا ہے یا اسکے احشا میں اخلاط کی کثرت ہوتی ہے خواہ یبس اور تحلل اخلاط کی وجہ سے ضعف اُسکے عضل حرکت میں پیدا ہوتا ہے خواہ کسی اور وجہ سے عضل اُسکے ضعیف ہوتے ہیں اگر کوئی مریض عادت استلقا خواہ چت اور پٹ لیٹنے پر نہو بلکہ اسمیں ہر وقت بیٹھے رہنے کی خواہش پیدا ہو یہ بھی ردی ہے اور اکثر یہ خواہش بوجہ حدوث ایسے ورام کے پیدا ہوتی ہے کہ لیٹنے کی حالت میں سانس لینا دشوار ہوتا ہے خواہ اور آفات اعضائے تنفس میں پیدا ہوتے ہیں جس کی تفصیل کتاب سوم میں بخوبی بیان ہو چکی ہے آدمیوں کی صحبت و ملاقات سے مریض کا متنفر ہوتا اور دیوار کی طرف منھ پھیر کے بیٹھنا علامت اچھی نہیں ہے پیٹ کے بل سونا بدون عادت کے بھی علامت ردی ہے اسلیئے کہ یہ کیفیت یا بوجہ اختلاط عقل کے پیدا ہوتی ہے یا پیٹ میں کوئی ایذا ہو۔ اضطجاع رطب علامت محمود ہے اور اسکے معنی یہ ہیں کہ جوڑ بند مریض کے بآسانی ڈھیلے ہو سکیں اور حرکت میں تکلیف نہو علامات جو جلد سے ماخوذ ہیں اگر جلد بدن کی ایسی خشک ہو جائے کہ بعد کھینچنے کے جس قدر گوشت سے جدا ہو پھر گوشت سے نہ ملے بلکہ اسیطرح الگ رہے علامت ردی ہے اگر جلد سے بخار گرم بر وقت تنفس بارد کے برآمد ہو یعنی سانس تو ٹھنڈی نکلے اور جلد سے بخارات گرم برآمد ہوں دلیل ہلاکت کی ہے اور یہ بات اسی وقت پیدا ہوتی ہے کہ حرارت قلب کی بالکل فنا ہو جائے۔ علامات ماخوذہ شکم اور نواحی شراسیف کی پیٹ پھولنا امراض حادہ میں اور اسیطرح پیٹ کھنچنا باوجودیکہ دست آتے ہوں علامت موت کی ہے خصوصاً اگر باوجود اُن علامات کے دانہ تیرہ رنگ برآمد ہو۔ شراسیف میں تمدد پیدا ہونا اور ایک جانب کا دوسری جانب سے بلند ہو جانا بھی ردی ہے پھر ایک جانب شق بدن کا بقدر غیر مناسب یعنی جسقدر شکل ایسی جانب کو اونچا ہونا چاہیئے اُس سے زیادہ اونچی ہو خواہ اُس سے زیادہ نیچی ہو جائے علامت ردی ہے اسیطرح لمس مراق کی نرمی اور سختی بھی خارج از حد مناسب اُس جانب کے زبون ہے مراق کا پھولنا اگر ریحی نہ ہو اور باوجود پھولنے کے لاغری اور خشکی بھی پیدا ہو دلالت کرتا ہے کہ اندر اس پردہ کے ورم ہے مگر خاص جرم میں مراق کے ورم نہیں ہے بلکہ جو اعضا اندر اس پردہ کے ہیں وہ متورم ہو گئے ہیں اسلیئے کہ اگر خاص مراق میں ورم ہوتا تو یہ دبلا اور پتلا نہ ہوتا بلکہ پھولا ہوا ہوتا۔ تمدد شراسیف کا اگر مع درد کے ہو پس مادہ مائل بطرف اسفل بدن ہے اور اگر بدون وجع شراسیف میں تمدد پیدا ہو مادہ کا میلان بجانب فوق ہوگا علامات جو باعتبار مقعد کے ماخوذ ہیں۔ مقعد کا امراض حادہ میں خود بخود باہر نکل آنا دلیل ردی ہے علامات ماخوذہ جو قضیب اور انثیین کے حال سے معلوم ہوتے ہیں خصیتین کا ورم ہو جانا دلیل بد ہے اسیطرح ورم پیدا ہونا انثیین بشرطیکہ مرض حاد ہو اور انثیین کا اور قضیب کا سمٹ جانا حرارت غریزی کی فنا اور موت پر دلیل ہے اول مرض میں احتلام ہونا طول مرض پر دلالت کرتا ہے اور آخر مرض میں بہت اچھا ہے اگر حاجت نہانے کی ہو علامات جو بواسطہ رحم کے دریافت ہوتے ہیں رحم اور فرج عورت کا حمی حادہ میں باہر نکل آنا دلیل ردی ہے علامات جو اطراف سے بدن کے ماخوذ ہیں اطراف میں علامات ردی چند قسم کے ہوتے ہیں بعض بنظر کیفیت اطراف کے اطراف کا سرد ہو جانا حرارت حمی حادہ سے باوجودیکہ اطراف سرد ہوں اور تپ بدستور ثابت ہے اور نہ اُترے علامت ردی ہے مگر امراض مزمنہ خواہ حمیات مزمنہ میں برد اطراف چنداں بد نہیں حمیات حادہ میں سبب برد اطراف ورم عظیم جوف کا ہوتا ہے یا فسردہ ہو جانا حرارت غریزی کا خواہ غشی کا عنقریب طاری ہونا خواہ انحلال قوی پیدا ہونا برد اطراف کی دلالت قوی ہلاکت مریض پر جب ہوتی ہے کہ اوائل مرض میں برد اطراف پیدا ہو اسیطرح اگر زوال برد اطراف کی تدبیر مستحسن کیجائے اور گرمی عود نہ کرے۔ یہ سب اُسکی دلیل ہیں کہ خون بدن کا ظاہر سے بھاگ کر باطن بدن کی طرف چلا گیا ہے بوجہ اسکے ورم اندرون جسم کے موجب ہے۔ تیرہ رنگ ہونا ہاتھ اور پاؤں

ہی انگلیوں کا اور ناخن کا علامت ہلاکت کی ہے سُرخ رنگ ہونا اطراف کا خواہ بنفشئی رنگ بغیتہ زیادہ مہلک ہے بہ نسبت تیرہ رنگ ہو جانے کے پر اگر بعد سُرخ ہو جانے خواہ بنفشئی ہونے کے ثقل بھی اطراف خواہ تمام جسم میں پایا جائے پس موت قریب ہے اور نزدیک آ پہونچی ہے اسلیئے کہ ثقل دلالت کرتا ہے ضعف قوت نفسانی پر اور کمودت ضعف حرارت غریزی پر اور سُرخی اور بنفشئی رنگ فساد اور غلبہ اخلاط پر دلالت کرتا ہے سیاہ رنگ ہونا بہ نسبت کمودت کے اور نیز بہ نسبت سُرخی کے بہتر ہے اور بایں ہمہ اگر چند اور قسم کے علامات پیدا ہوں مریض کا ہلاکت سے بچ جانا کچھ بعید نہ ہوگا اور جو اطراف حالت اصلی سے متغیر ہوتے ہیں بیش ازیں نیست کہ وہ ساقط ہو جائیں گے۔ احتراق اطراف اور جلد کا مع برودت باطن کے دلیل موت ہے منجملہ تمام علامات ردی کے بنظر وضع اور شکل اطراف کی لحاظ کیئے جاتے ہیں جیسے تشنج اور خصوصاً اگر بعد اسہال کے تشنج ہو کہ وہ ضرور قتل کرتا ہے اگر نہ ہمراہ ہذیان کے اور شدت حمی کی دلیل ہوتے ہیں علامات جو سونے اور جاگنے سے ماخوذ ہیں دن کو نیند آنی اور رات کو نہ آنی علامت جید نہیں ہے اور اسوقت کہ نیند نہ آسے شب بہ روز کے سونے سے بہت بہتر ہے اسلیئے کہ بیخوابی کا سبب فساد دماغ ہے کسی قسم کا فساد کیوں نہ ہو دن میں اول روز سونا اسلم ہے اور یہ سبب اُمور منتہی نوائب حمیات میں بہتر ہیں مگر ابتدا میں اکثر ہوتے ہیں اور مضر نہیں ہوتے۔ سبات کا واقع ہونا بشرطیکہ نبض میں ضعف ہمدردی ہے اسلیئے کہ یہ سبات بوجہ ضعف قوت کے پیدا ہوتا ہے نہ بوجہ رطوبت دماغ کے اور خصوصاً اگر سبات کیساتھ اختلال عقل ہو اور اکثر یہ سبات بوجہ عفونت خلط بارد کے ہوتا ہے۔ زیادہ نیند آئی اُس مرض میں جسکے پیچھے اختلاط عقل پیدا ہوتا ہے اور اسکے ہمراہ برد اطراف بھی واقع ہوتا ہے ردی ہے جیسے حسن نیند کے بعد خفت اور سکون مرض میں پیدا ہو جید ہے علامات جو ہاتھوں کے کاموں سے دریافت ہوں کپڑے کے نگڑے چننا خواہ بدن سے جمع کرنا یا ہر وقت ایسے افعال کرنے جیسے اپنے بدن خواہ کپڑوں سے کوئی شے چنتا ہے خواہ دیوار سے کچھ چھڑاتا ہے علامت ملون ہے اور اُسکا سبب صعود بخارات ردی کا بطرف دماغ کے ہے کہ بوجہ سے نا موجود شئے نظر آتی ہے جب یہ بخارات آنکھ خواہ رطوبت بیضیہ کی طرف اُترتے ہیں علامات جو درد کے اعتبار سے دریافت ہوں درد شدید احشا کے حمیات حادہ میں علامت ردی ہے کہ دلالت احتراق شدید اور ورم عظیم باخراج اختیار کرتی ہے۔ اگر کسی عضو کا درد شدید خود بخود دفعتہً ٹھہر جائے اور کسی طرح کا اثر درد کا باقی نہ ہے اور کوئی سبب ظاہر سکون درد کا نہ ہو یہ علامت بھی ردی ہے علامات جو زور زور بات کرنے اور سکوت سے ماخوذ ہیں صوت قوی بہت جید علامت ہے اور کلام مسلسل اور منتظم بھی علامت جید ہے اور خلاف اُسکا ردی ہے سکوت جو طولانی ہو اکثر وسواس پر دلالت کرتا ہے اور عضل زبان کی استرخا اور عضل حنجرہ کی استرخا پر دلیل ہے اور تشنج حنجرہ پر دلیل ہے خواہ اسپر دلیل ہے کہ تخیل جو مبدء کلام ہے وہ جاتا رہا ہے مریض اگر عین بحران میں کلام کرے بہت اچھی علامت ہے خلاصہ یہ ہے کہ گویا کا چپ رہنا ابتدائے سبات وسواس پر خواہ اور کسی چیز پر جو اوپر مذکور ہوئے ہیں دلالت کرتا ہے اور کثرت کلام مردم کم گو کی دلیل ابتدائے ہذیان اور اختلاط عقل پر ہوتی ہے علامات جو حالات عقل سے دریافت ہوتے ہیں ہذیان کے ہمراہ اگر کثرت حرکت اور سر میں دھمک اور ضربان خواہ کنپٹیوں میں دھمک ہو بہتر ہے اور اگر ہذیان میں سکون اور اطمینان بتوالی ہوتا ہے علامات جو حرکات مریض سے ماخوذ ہیں کثرت اختلاط اور کثرت تقلب علامت اچھی نہیں ہے اور زیادتی بخار پر دلالت کرتی ہے حجم نفس کی سر کی طرف اُٹھتا ہے۔ کودنا اور پھاندنا بیمار کا اور بھی بیٹھ جانا ہر ساعت کا علامت بد ہے کہ بوجہ کرب اور اختلاط عقل اور ضیق النفس اور خناق اور ذات الریہ کے پیدا ہوتا ہے مگر ذات الریہ میں اچھلنا کودنا اور بیٹھنا نہایت ردی ہے اسلیئے کہ اس مرض میں اکثر جب خناق اور ضیق النفس پیدا ہوا اسوقت یہ حرکات پیدا ہوتے ہیں اگرچہ کبھی اور اسباب سے بھی حادث ہوتے ہیں اگر اعضا حرکت سے بھاری کی ہو کر بتکلف متحرک ہوں اور تو ثب اور جلوس بھی اس ثقل کے ہمراہ ہو یہ بھی ردی ہے۔ ناخن کا رنگ تیرہ ہو جانا حضور موت پر دلیل ہے

اگر عشرہ بحرانی نہ ہو علامت ردی ہو اور اگر بوجہ بحران جید کے ہو تو بہتر ہے یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ اگر مریض کو خوف موت زیادہ ہو یہ امر خالی از خطر نہیں ہے علامات ماخوذہ جمائی اور انگڑائی کے اعتبار سے جمائی اور انگڑائی کی پیدائش اسطرح پر ہوتی ہے کہ طبیعت اعضائے عضلانیہ کو واسطے دفع فضول کے حرکت دیتی ہے پھر وہ عضو جسمیں یہ فضول جمع ہیں نحیف ہو اور مادہ فضول کا قلیل اور محتبس ہو اس دفع کی چنداں حاجت نہیں ہوتی اگر عضو مذکور نحیف نہو بلکہ قوی ہو اور مادہ زیادہ ہو اسوقت دفع فضول کی ضرورت ہوتی ہے پھر اگر بدن انتقال حرارت طرف برودت کے ہو اسوقت طبیعت کو اعانت دفع فضول پر پڑتی ہے اسوقت متوقع تثاوب وغیرہ کا ردی نہیں ہے کیونکہ اکثر دلالت بھی ہوتی ہے کہ طبیعت قادر تحلیل مواد پر نہیں ہوتی مگر ساتھ صورت لیف کے بوجہ کثرت مادہ یا ضعف قوت کے اور یہ امر سہل ہے چنداں دشوار نہیں ہے علامات باعتبار چیزوں کے جو مریض کو دکھلائی دیں اکثر خواب میں بیمار وہی اشیا دیکھتا ہے جو اسکے بحران سے مناسب ہوتی ہیں مثلاً جسکا بحران عرق سے ہونیوالا ہے وہ خواب میں یہی دیکھتا ہے کہ حمام میں داخل ہوا ہے خواہ آمادہ دخول پر حمام کے ہے علامات ماخوذہ بھوک اور پیاس سے اشتہا کا برطرف ہو جانا امراض مزمنہ میں ردی ہے اور امراض حادہ میں بھی ردی ہے مگر اتنا برا نہیں ہے جیسے امراض مزمنہ میں اور حاصل یہ ہے کہ بطلان شہوت فساد اخلاط پر دلالت کرتا ہے خواہ قوت نفسانی کی موت یا قوت طبعی کی موت پر۔ اگر حمیات محرقہ میں پیاس باطل ہو جائے دلیل بد ہے خصوصاً اگر زبان سیاہ ہو جائے اور پیاس باطل ہو ذکر اُن احکام کا جو یرقانی استدلال پر محمول ہیں یرقان قبل از سابع یعنی ساتویں روز سے پہلے بُرا ہے اور اسیطرح قبل از نضج مادہ کے اگر یرقان ہو ہاں اگر تدارک اس فساد یرقانی کا اسہال سے ہو جائے جیسا بعض اطبا نے گمان کیا ہے اور قیاس بھی مقتضی اس قول کی صحت کا ہے یعنی کثرت مادہ کی دفع ہو جائے گی۔ اور مجملاً یہ حکم ہے کہ بحران قبل ساتویں روز کے چونکہ محمود نہیں ہوتا اسوجہ سے یرقان بھی ردی ہے اگر یرقان بعد ساتویں روز کے ہو پھر بھی بحران جید نہیں ہے اسواسطے خود ایک مرض مستقل پر خطر ہے بشرطیکہ اسکے ہمراہ اور علامات سلامت حال مریض موجود نہوں اگر یرقان بعد ہفتم خواہ نہم خواہ چہاردہم ہمراہ علامات محمودہ کے واقع ہو اور کوئی آفت بطرف جگر خواہ صلابت اور ورم نہ ہو تو وہ محمود ہے اور اکثر بحران تام اس طریق سے واقع ہوتا ہے اور اس بحران کی علامت یہ ہے کہ خفت جو اعراض میں مرض کے پیدا ہوتی ہے دلالت کرتی ہے اور بُرائی پر بعد بحران کے خفت نہوئی بلکہ اعراض میں زیادتی دلیل ہوتی ہے منجملہ علامات رداءت یرقان کے یہ ہے کہ صفراوی دست بکثرت آئیں اور جوش صفرا میں پیدا اور سوختہ اخلاط براز میں برآمد ہوں اور ایسے وقت میں بیمار کے مرنے کا خوف زیادہ ہوتا ہے پھر اگر اسہال بافراط جس سے تنقیہ کامل ورد کا ہو جائے خواہ پسینا بے اندازہ تمام جسم سے برآمد ہو اور قوت بھی قوی باقی ہے البتہ خفت مرض میں بہت جلد ہو جاتی ہے علامات جو ورموں سے ماخوذ ہیں جسوقت حمی حادہ کی وجہ سے اورام مثل بن یعنی بن ران اور ورم اطراف پیدا ہوں اسمیں سلامت زیادہ ہے بہ نسبت اسکے پہلے ورم پیدا ہو کر تپ بوجہ عفونت عارض ہوئی ہو اگرچہ بُرا یہ بھی ہے جو اورام بیخ گوش میں پیدا ہوں اور پختگی اُن کی قیح اور ریم سے نہ ہو وہ بھی ردی ہوتے ہیں مگر یہ کہ بعد ظاہر ہونے ورم کے کوئی اور استفراغ مادہ کو دفع کرے اور اگر یہ امور ہوں اور نہ پختہ ہو اور اُن کے ظہور کے بعد استفراغ قوی پیدا نہو پھر ورم کی رداءت یقینی ہے اور فقط اورام مذکورہ کی نضج سے بھی تخفیف نہ ہونا چاہیے جسوقت ایسے اورام کا میلان خروج کیطرف معلوم ہو اور تمام اخلاط میں نضج نہو کہ اسوقت فقط نضج ورم کا دلیل خوبی پر نہیں ہو سکتا جیسے اکثر یہی صورت واقع ہوتی ہے اور گمان انحطاط مرض کا ہوتا ہے اور بعد ازاں مریض کو ہلاکت عارض ہوتی ہے جو پھنسی اور ورم کہ نمودار ہو کر بیٹھ جائے وہ بھی ردی ہے مگر پھر دوبارہ برآمد ہو کہ وہ علامت بہتری اور قوت طبیعت پر دلالت کریگا اور بیشتر چونکہ بعض لوگ بدحیات سے خوگر ہوتے ہیں کہ ورم خواہ پھنسی اُن کے برآمد ہو کر بیٹھ جاتی ہیں اُن کے واسطے کچھ ایسی خرابی و ضرر متصور نہیں علامات جو پھوڑوں و پھنسیوں وغیرہ سے ماخوذ ہیں اگر نمود سیاہ کی شکل کی پھنسی حمیات

دو دن میں برآمد ہوں بہت بد علامت ہے اور اگر یہی ثبور ٹھہر جائیں خواہ جوشش اور ثوران اُنکے مادہ کا بوجہ کثرت کے ہو دوسرے روز مریض مر جائیگا
بدن کے زخموں کا رنگ مائل بسبزی خواہ سیاہی خواہ آسمانی خواہ زردی مائل ہو یا جو اہو مگر ردی ہے اسمیں کمتر اور سبک تر ہے بعض اطبا نے کہا ہے کہ اگر
مریض کے زانوں پر کوئی شے مثل مکوے سیاہ کے برآمد ہو اور اسکے گرد سرخی ہو بہت جلد مر جائیگا۔ اور اگر بعد برآمد ہونے اُس دانہ کے پچاس روز
تک زندہ رہیگا اُس کی موت کی علامت یہ ہے کہ عرق سرد بدن سے نکلے یہ بھی کہتے ہیں کہ اگر دو جبین پر کسی ایک طرف گردن کی کوئی شے مثل تخم
بیدانجیر کے نکلے اور اُسکے ساتھ تمام بدن میں ضعف ابیض یعنی سپید دانے بوجہ غلبہ صفرا کے پڑ جائیں پس مریض کی خواہش گرم چیزوں کے کھانیکی
پیدا ہوگی اور بیسویں روز مر جاتا ہے۔ زبان پر جو ثبور مہلک پیدا ہوتے ہیں اُنکا ذکر تفصیلی امراض خاصہ میں ہو چکا یہ بھی کہا ہے کہ اگر تپ میں کسی قسم کی
بیہوشی نہ ہو مگر اُنگلیوں میں دونوں ہاتھ کے ورم سیاہ مثل دانہ مٹر کے ظاہر ہو اور اُس ورم میں درد شدید پیدا ہو چھٹے روز مر جائے اور
اگر اُنکو ثبات ابھی لیسے مریض کو عارض ہوتا ہے پھر باوجود ان امور کے اگر طبیعت نرم نہ ہو اور مسام بھی پیدا ہوتا ہے اور کبھی اس قسم میں مواد
سماعیں اسقدر بستہ ہو جاتا ہے کہ شبیہ بعض اجمادی کی ہوتا ہے **علامات جو لرزہ لاحق ہونے سے ماخوذ ہیں** لرزہ جو کرر بار کسی تپ حادہ میں
آئے اور قوت ضعیف ہو مہلک ہے اور بحال ثبات قوت بھی پیہم لرزے کا آنا بشرطیکہ بوجہ لرزے کے تپ زائل نہ ہو اچھا نہیں اور سب سے بدتر وہ
لرزہ ہے جو باوجود نہایت قوت اور پیہم آنے کے اُسکے بعد استفراغ مفید واقع نہ ہو کہ بعد اُسکے تپ میں سکون پیدا نہ ہو اور اگر استفراغ لرزہ میں
باوجود ثبات قوت کے عارض نہو دریافت ہوگا کہ خلط متحرک ہے مگر غالب اسقدر ہے کہ طبیعت اُسکی دفع سے عاجز ہے اور یہ علامت ردی ہے
اور جو لرزہ کہ ایک ہی مرتبہ عارض ہوتا ہے اُسکی نسبت قول فیصل اور حکم قوی یہ نہیں ہوسکتا کہ بوجہ ضعف زائد کے عارض ہوتا ہے خواہ کسی اور
وجہ سے **حکم استفراغ کا** جو استفراغ نافع اور مفید ہے اسہال یا قے وغیرہ سے اُسکی علامت یہ ہے کہ بعد نضج مادہ کے واقع ہو اور جس خلط کا نکالنا
مناسب ہے اُسی کو نکالے اور بسہولت واقع ہو اور اسکے بعد خفت پیدا ہو۔ خلط کے تمام و کمال نکلجانے کے بذریعہ استفراغ دوائی خواہ طبیعی یہ شناخت
ہے کہ وہ خلط مستفرغ ہو کر دوسرے خلط نکلنے شروع ہوں اور استفراغ ردی وہ ہے کہ ظہور استفراغ سے جرد اور خراطہ اور خون سیاہ یا خلط
غیر برآمد ہو خواہ محض خلط بدون اور فضول کے دفع ہو اور یہی حکم نفع کا بھی ہے۔ اگر استفراغ ہو کر کمی کرے واجب ہے کہ اُسکے اخراج کی اعانت
بذریعہ تدبیر کی جائے اگر افراط استفراغ میں ہو اور ہنوز نضج مادہ نہیں ہوا ہے اُسکے فائدہ کا گمان نہیں ہوسکتا۔ استفراغ ضعیف اور قلیل جو عرق
سے ہو خواہ رعاف وغیرہ سے دلالت کرتا ہے کہ طبیعت دفع کی طرف متحرک ہوئی مگر قادر دفع پر نہ ہوسکی پھر اگر اُسکے ہمراہ علامات بد ہوں
دلالت موت پر کرینگے اور اگر علامات بد نہ ہوں طول عرض پر دلالت ہوگی **احکام پسینے کے** عرق کا برآمد ہونا اچھا بحران ہے امراض حادہ اور
مزمنہ میں جو بلغمی ہوں اور اورام حادہ میں اور اورام احشا میں **بیان وجہ زیادتی عرق کا** عرق کی افزایش یا بسبب کثرت اور رقت
یا بسبب قوت اشتداد دافعہ کے اور استرخائے قوت ماسکہ کے ہوتی ہے یا بسبب اسکے کہ مجاری عرق وسیع ہو جائیں کسی سبب اتساع
پیدا ہونے کی وجہ سے اور کمی عرق میں بوجہ حدوث اضداد ان امور کے ہوتی ہے۔ عرق کا یہ بھی دستور ہے کہ اگر پونچھا جائے خوب مدرار
ہوتا ہے اور اگر بحال خود چھوڑ دیا جائے بند ہوتا ہے **بیان اُن اعضا کا جنمیں عرق زیادہ برآمد ہوتا ہے** اور جنمیں کم جس عضو میں
مادہ مرض ہوتا ہے اُسی میں عرق زیادہ نکلتا ہے اور جس عضو میں مادہ مرض نہیں ہوتا اُسمیں عرق بھی کم برآمد ہوتا ہے اور اسیطرح جسم میں اسباب
تضیق مسام پیدا ہوں اُن میں بھی عرق کم نکلتا ہے اسیطرح جس پہلو پر مریض سوتا ہے اُس جانب بھی عرق کم برآمد ہوتا ہے اسلیئے کہ بوجہ اتصال زمین
خواہ فرش کے اُدھر انضغاط اور تنگی مسام پیدا ہوتی ہے اور مجاری ادھر کے خشک ہوتے ہیں کہ رطوبت کی روانی ادھر نہیں ہوتی ہے اور نہ

اس طرف سے پسینہ نکلتا ہے بیشتر پیچھے کی طرف جہاں عضلات ہیں جیسے پیٹھ وغیرہ انھیں میں عرق زیادہ برآمد ہوتا ہے بہ نسبت عضلات اگلی جانب کے نیچے پسینہ اور جانب اعالی یعنی سر و گردن سے زیادہ نکلتا ہے بہ نسبت اسافل جسم کے خصوصاً سر میں زیادہ پسینہ نکلتا ہے۔ بیان اُن وقتوں کا جنمیں عرق زیادہ برآمد ہو یا کم نوم اور خواب میں بہ نسبت بیداری کے عرق زیادہ برآمد ہوتا ہے اسلئے کہ تصرف حار غریزی کا رطوبات بدنی میں بوقت نوم کے زیادہ ہوتا ہے اور یہ بھی وجہ ہے کہ اذیت تنفس کی نوم میں سخت ہوتی ہے اور یہ امر محرک مواد کا بطرف باطن کے ہے بقراط نے کہا ہے کہ عرق کثیر حالت نوم میں بدون وجود کسی ایسے سبب کے جو مستلزم برآمد عرق کا ہو دلیل ہے کہ صاحب عرق نے غذا اسقدر کھائی ہے کہ اُسکا تحمل بدن پر دشوار ہے اور مقدار عمل سے زیادہ پھر اگر غذا اسقدر نہ کھائی ہو اور عرق بوقت خواب کے برآمد ہو معلوم ہوگا کہ بدن اُس شخص کا محتاج استفراغ کا ہے اور سبب اسکا یہ ہے کہ عرق کثیر باوجہ صحت قوت کے بدون اسکے کہ مادہ میں کثرت ہو اور وہ مادہ سزاوار دفع طبعی کے ہو نہیں نکلتا اور یہ کثرت یا سبب قریب سے ہوتی ہے جیسے امتلائے قریب العہد یعنی بعد کھانے کسی چیز کے فوراً جو امتلا اُسی وقت پیدا ہو ایسی امتلا کو بھوک اور ریاضت دفع کر دیتی ہے اور وہ پسینہ جو خود بخود محض بفعل طبیعت برآمد ہو وہ بھی اس امتلا کو دفع کر دیتا ہے یا امتلا سبب بعید سے ہو یعنی فضول غذائی سے جمع ہوتے ہوتے موجب امتلاء ہوئے ہوں اور اس امتلا میں جب تک ایسا استفراغ جو بدن کو خوب پاک کر دے نکیا جائے کوئی اور تدبیر کافی نہیں ہوتی اور پسینہ ایسے امتلا میں فقط رقیق اجزا فضول کو دفع کرتا ہے اور باوجود رقت کے وہ اجزا لطیف اور قلیل بھی ہوتے ہیں اور جو شے غاسد ہوتی ہے اور اخراج میں اسکے دشواری وہ بذریعہ عرق کے دفع نہیں ہوتی اور بعد اخراج عرق کے ایسی امتلا میں طبیعت زیر بار خلط فاسد کی ہو کر ضعیف ہو جاتی ہے۔ یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ جسقدر حرارت غریزی قوی ہوتی ہے تحلل مواد کا مخفی ہوتا ہے اسلئے کہ نوبت اجتماع مواد کی نہیں پہونچتی ہے اور تھوڑا تھوڑا مادہ جو پیدا ہوتا ہے ہر وقت متحلل ہوتا رہتا ہے پس بوقت قوت حرارت غریزی عرق برآمد نہ ہوگا مگر انکے اور اسباب مخالف قوت کے جمع ہوں اسواسطے عرق کو اعتدال طبیعت سے خارج کہتے ہیں کیونکہ برآمد عرق کی یا بوجہ امتلا کے ہوتی ہے یا مسام میں زیادہ وسعت پیدا ہو یا قوت ہضم جیسے عاجز ہو خواہ حرکت شدید رطوبات کو رقیق کرنے۔ ذکر اُن ایام کا جن میں عرق زیادہ یا کم برآمد ہو اکثر امراض مادی میں عرق تیسرے خواہ پانچویں روز برآمد ہوتا ہے اور چوتھے دن یہ امراض کثر بذریعہ عرق کے بحران پاتے ہیں مگر شاذ و نادر اور بموجب تجربہ مجربین کے ستائیسویں خواہ اکتیسویں یا چونتیسویں روز بہت کم عرق برآمد ہوتا ہے۔ وجوہ استدلال کے بذریعہ عرق کے وجوہ استدلال عرق کے یہ ہیں کہ بذریعہ لمس کے عرق کا گرم اور سرد ہونا دریافت ہوتا ہے اور بذریعہ رنگ کے اُسکا صاف اور زرد خواہ سبز ہونا معلوم ہو سکتا ہے اور چکھنے سے اسکا شیرین اور تلخ خواہ ترش ہونا دریافت ہوتا ہے اور سونگھنے سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ بدبو ہے یا خوشبو وغیر ذلک اور قوام اسکا رقیق اور لزج ہونے پر دلیل ہے اور مقدار اُس کی کثرت اور قلت پر آگاہ کرتی ہے اور محل عرق سے مثلاً پیشانی اور پشت اس امر کو ظاہر کرتا ہے کہ پورا نکلے گا یا تھوڑا نکل کر موقوف ہو جائیگا اور جس عضو سے زیادہ برآمد ہو مرض اسی عضو میں ہے اور وقت برآمد ہونے عرق کا دلالت کرتا ہے کہ ابتدا اسکے مرض سے ہے خواہ انتہا یا انحطاط اور انجام کار عرق کا اس بات پر دلیل ہے کہ بعد پسینہ برآمد ہونے کے مرض میں خفت ہوتی ہے یا نہیں بلکہ ایذا ہوتی ہے اور لرزہ خواہ قشعریرہ وغیرہ پیدا ہوتا ہے۔ علامات جو کیفیت عرق سے ماخوذ ہیں سرد پسینا بوقت حرارت حمی کے موجب ردی ہے خصوصاً اگر سر اور گردن سے نکلے اور یہ عرق منذر بہ غشی ہوتا ہے اور اگرچہ عرق سرد نہ ہو وہ بھی منذر بہ غشی ہے پھر سرد عرق کو کیا پوچھنا وہ بدترین اقسام عرق ہے کہ موجود وہ غشی پر دلیل ہے نہ غشی آئندہ پر دلالت کرے پھر اگر تپ شدید ہو اور عرق سرد برآمد ہو موت قریب ہے اور عرق بارد بدون سقوط حرارت غریزی کے نہیں پیدا ہوتا

اسلئے کہ جب حرارت غریزی ساقط ہوجاتی ہے رطوبات کی حفاظت نہیں کرسکتی بلکہ رطوبات کو چھوڑ دیتی ہے پس رطوبات کو متفرق کردیتی ہے اور حرارت غریبی کی وجہ سے ان رطوبات میں تبخیر پیدا ہوتی ہے پھر جب حرارت غریبی بخارات سے جدا ہوجاتی ہے بخارات اپنی کیفیت اصلی پر اگر سرد ہوجاتے ہیں عرق جو کہ رک رک کر نکلے ردی ہے اور عرق کثیر طول مرض پر دلالت کرتا ہے بوجہ کثرت مادہ کے اور ایسے مریض کو فصد اور اسہال بوجہ ضعف کے مفید نہیں ہے بلکہ حقنہ نرم البتہ مفید ہے لیکن بعد برآمد ہونے عرق کے اگر خفت مرض میں نہ ہو علامت جید نہیں ہے پھر اگر بعد خروج عرق کے مرض کی اذیت زیادہ ہو پس علامت ردی ہے اگرچہ تمام بدن میں عرق برآمد ہو عرق شائع جو منتشر ہو تمام بدن میں اگر ابتدائے مرض میں برآمد ہو ردی ہے کثرت مادہ پر دلالت کرتا ہے مگر اسکا سبب عرق کا رطوبت ہوا کی ہو جب بارش کثیر میں ہوتی ہے اسوقت عرق میں باوجود برودت کے اسکی رداءت بہ نسبت اس عرق کی رداءت کے جو حرارت قوی اور کثرت اخلاط سے پیدا ہو بہت کم ہے اکثر ابتدا عرق کی ہو کر بعد ازاں تپ پیدا ہوتی ہے اور تپ میں طول ہوتا ہے اگر بوجہ عرق کے پھر بھی عارض ہو بہتر نہیں ہے بلکہ ردی ہے اسواسطے کہ تشعریرہ کو دلالت انتشار خلط ردی پر ہوتی ہے جبکہ موذی ہو بدن میں اور عرق کا برآمد ہونا اس بات پر دلیل ہوتا ہے کہ بوجہ عرق کے تنقیہ بدن کا مادہ موذی سے ہوا لیکن خلط ردی سے جسقدر ایسی شے تھی کہ اُس کی حدت ٹوٹ گئی تھی بوجہ ملنے رطوبت کے وہ تو نکل گئی اور اُسکا تحلل بذریعہ عرق کے ہوگیا اور یہ عرق یا تشعریرہ اسپر دلالت کرتا ہے کہ مادہ کثیر ہے ایسا نہیں ہے کہ محض استفراغ عرق سے اُسکا تحلل ہو جائے جس وقت قوت اور نبض میں ضعف پیدا ہو اور پیشانی پر تھوڑا سا عرق برآمد ہو یہ علامت زبون ہے پھر اگر نبض ساقط ہوجائے موت واقع ہوگی عرق بہتر جس کے ذریعہ سے بحران تام اور جید واقع ہوتا ہے وہی عرق ہے جو بروز بحران واقع ہو اور تمام بدن میں برآمد ہو اور بہت سا نکلے اور بعد برآمد ہونے کے مریض کو خفت معلوم ہو اور اُسکے قریب بہ حرارت اور جبلی ہو وہ عرق ہے کہ اگرچہ تمام بدن میں برآمد نہ ہو مگر اُسکے ہونے سے خفت مریض کو پیدا ہو خلاصہ یہ کہ عرق کی حرارت اور برودت کی کیفیت اور اُسکے رنگ اور بو اور ذائقہ اور مقدار کثرت اور قلت اور زمانہ خروج کہ ابتدا ہے یا انتہا اور یا انحطاط ہے اور جو چیز ہمراہ عرق کے تپ وغیرہ سے ہو اُس کی قوت اور ضعف اور جو کیفیت بعد برآمد ہونے عرق کے خفت اور ثقل سے ہو ان سب امور کا لحاظ کرنا ضرور ہے اسلئے انہیں امور پر مدار حکم کا ہے۔ یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ جو شخص مرض سے نقیہ ہوتا ہے اُسکے بدن سے عرق بکثرت نکلتا ہے بجہت بقایائے مواد کے اور اگر نبض خفیف اُس کی کیفیت کچھ قباحت نہیں علامات جو نبض کی جہت سے ماخوذ ہیں نبض مطرقی اور نملی اور منشاری جو شدید ہو منشاریت میں خواہ جس نبض کی موجیت زیادہ ہو ردی ہے اور غزالی بروقت ضعف کے ردی ہے خلاف نبض کا جسمیں انقطاع شدید ہو اور حرکات ضعیف ہو کر تدارک اس ضعف کا ایک نبض واحد سے جو نہایت قوی ہو اسطرح پر ہو کہ یہ نبض قوی متصل اور نبضہ قوی سے نہ ہو بلکہ اوقات بعیدہ میں یہ تدارک پیدا ہو ایسا اختلاف بدتر اور ردی ہے۔ کہتے ہیں کہ اگر بائیں طرف کی نبض متواتر ہو اور داہنی متفاوت اور معہذا ضعف بھی ہو دلیل ردی ہے یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ اکثر آدمیوں کی نبض طبعی مختلف ردی ہوتی ہے حالانکہ وہ مریض نہیں ہوتے لہذا اُس کی شناخت بھی واجب ہے ورنہ غلط واقع ہوگا **احکام نکسیر پھوٹنے کے** سرسام دموی خواہ صفراوی اور ورم جگر جسمیں حرارت غالب ہو اور اورام جو زیر شراسیف واقع ہوں ان سب کا بحران تام بذریعہ رعاف کے ہوتا ہے۔ سرسام کے رعاف میں کسی نتھنے کی تخصیص کی ضرورت نہیں ہے ہاں اور جو ورم ہے اُسمیں رعاف اُسی نتھنے سے ہوتا ہے جو عضو متورم کے سیدھ میں اور قریب پڑے۔ اور حمیات محرقہ میں بھی بحران بذریعہ رعاف کے ہوتا ہے مگر کسی نتھنے کی تخصیص نہیں ہے۔ اور ذات الریہ کا بحران رعاف سے نہیں ہوتا اور ذات الجنب کا بحران متوسط ہے کہ بذریعہ رعاف اور نفث کے بھی ہوتا ہے۔ اور غب لازم کا بحران بھی کبھی رعاف سے ہوتا ہے اسلئے رعاف نافع اُس میں وہی ہے جو ایام انذار یعنی طاق ایام میں مثل پانچ سات نو وغیرہ کے ہو اور بہتر چوتھے روز واقع ہوتا ہے۔ مگر تیسرے

اور پانچوین اور ساتوین اور نوین روز چھینک ہوتا ہے۔ اگر بذریعہ رعاف کے امید بہبودی کی ہو اور یہ بھی دریافت ہو جائے کہ رعاف شدید نہ ہوگا بلکہ ضعیف اور خفیف ہونے والا ہے بموجب تعلیم بقراط کے اعانت رعاف کی کرنی چاہیئے۔ اسطرح کہ آب گرم سر پر ڈالین اور تکمید کرین جیسے اگر دریافت ہو کہ رعاف مفرط ہے تب آب سرد کے ذریعہ سے روکنا مناسب ہے خواہ محجمہ تیز اسفنج بآس طرف جس نتھنے سے رعاف بہ رہا ہو لگائین گے تاکہ امالہ قریب حاصل ہو۔ عمدہ رعاف وہی ہے جو بطرف جانب ماؤف کے واقع ہو اور جانب مخالف کا رعاف اسقدر اچھا نہین ہے مناسب اور لائق تر اور اکمل سے رعاف کے وہ ہین کہ جو ناف سے اوپر ہون خواہ سینہ اور سر کے قریب ہون ورم طبنی اور جو ورم صلب اور سخت کہ قریب تحجر کے پہونچا ہو اور دبت ملن کا ہوگیا ہو اسمین امید ریم پڑنے اور بیٹھ جانے کی ہوتی ہے اور بحران بذریعہ رعاف اسکا نہین ہوتا۔ نہ اور کسی قسم کا بحران۔ ایضا جو ورم بارد کہ دماغ مین ہو اور ذات الریہ مین بحران بذریعہ رعاف کے نہین ہوتا۔ دلائل جو رعاف سے ماخوذ ہین رعاف قلیل برا ہے اور اکثر ردی رعاف وہی ہے جسمین خون سیاہ برآمد ہو اور خون سرخ کا رعاف کمتر ردی ہوتا ہے خصوصا جب سرخی مین چمک ہو جو رعاف چوتھے دن واقع ہو دلالت تکرار کی بحران پر کریگا۔ بحران جید بذریعہ رعاف کے وہی ہے جو طاق دنون مین واقع ہو دلائل جو چھینک سے ماخوذ ہین چھینک اگر زمانہ منتہی مین آئے بہتر ہے اور اوائل مرض مین چھینک دلالت زکام کی ہے یا کسی خلط لذاع پر احکام براز کے کتاب اول یعنی فن کلیات مین گفتار عام بہ نسبت براز کے باختصار ہو چکی ہے اور اب کلام طولانی جیسا مناسب بحال امراض حادہ ہے بسبب براز کے کرنا ضرور ہے اور یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ جس مریض کے بدن سے عرق کثیر برآمد ہوتا ہے اسکا بحران تام بذریعہ اسہال کے نہین ہوتا علامات ماخوذہ براز سے اختلاف الوان براز بوجہ نکلنے ایسے فضول کے جن کے رنگ مختلف ہون دو وقت بہتر ہے اول تو جب اسہال بحرانی ہو اور بعد نضیج کے براز بحران جید واقع ہو اور اسمین علامات محمود بھی پائی جائین۔ دوسرے بعد پینے ایسی دوا کے جو مسہل اخلاط مختلف کی ہے اگر براز کا رنگ مختلف ہو وہ بھی اچھا ہے اور دونون صورتون مین اختلاف لون براز سے بدن کے صاف ہونے اور تنقیہ پر دلالت ہوتی اور امید کیجاتی ہے سوائے دونون وقت کے اور سب اوقات مین اختلاف لون براز احتراق اور ذوبان اور کثرت اخلاط فاسدہ پر دلالت کرتا ہے۔ براز متعفن جو مشابہ براز لڑکون کے اور بصورت اس براز کے ہو جو بوقت ولادت خواہ قبل کھلنے غذا کے لڑکے اپنے فضول برازی رفع کرتے ہین الغرض ایسا براز ردی ہے۔ زرد براز جس پر صفراویت غالب ہو اوائل مرض مین دلالت غلبہ صفرا پر کرتا ہے اور غیر جید ہے اور آخر مین جب زمانہ انحطاط کا ہو ایسا براز دلالت کرتا ہے کہ بدن کا تنقیہ ہو رہا ہے اور یہ دلیل جید ہے کہ براز مراری بکثرت نکلجائے اور مرض مین خفت حاصل نہ ہو علامت ردی ہے اسہال کثیر بعد علامت ردی کے اور بعد سقوط قوت کے اسطرح کہ اس سے خفت مرض مین پیدا نہ ہو دلیل موت کی ہے اگرچہ حمی مقلعہ بھی ہو یعنی ایسے براز کی ردائت مخصوص حمی لازمہ سے نہین ہے جس براز پر چکناہٹ پیدا ہو اور کسی چربی چیز کا استعمال نہوا ہو ذوبان اور اعضائے اصلی کے پگھلنے پر دلیل ہوتا ہے اور یہ دلیل ردی ہے مگر مہلک نہین ہے اسلیئے کہ دسومت کبھی پگھلنے سے بھی براز مین پیدا ہوتی ہے اور جسوقت براز مین کوئی شئے مثل صدید یعنی پیپ کے ظاہر ہو اور زردی پراگندہ ہو جائے اور بدبو غالب ہو اور یہ سب امور حمیات حارہ مین ہوتے ہین ایسا براز مہلک ہے جس اسہال کے براز مین گرد براز کے ایک شئے رقیق بیٹھ جائے۔

دریافت کرنا چاہیئے کہ یہ صدید جگر کا ہے اور اسکا خاصہ ہے کہ لذع اسمین ہوتا ہے اور براز بہت جلد برآمد ہوتا ہے اور کبھی تنہا بھی صدید بدون آمیزش براز کے ہوتا ہے اور یہ صدید بہرحال ردی ہوتا ہے جسوقت براز مین چھلکے ترس کے ایسے برآمد ہون جمیع امراض مین ایسا براز مہلک ہوتا ہے **بیان احکام جو قے سے متعلق ہین**۔ قے کا بیان بھی کتاب اول یعنی فن کلیات مین ہو چکا مگر اس مقام پر بھی بعض احکام قے کے جو بیان ہو چکے خواہ احکام جدید کا ذکر ضرور ہے بشرطیکہ وہ مناسب اس مقام کے ہون۔ قے فائدہ مند وہی ہے جو مرکب خلط بلغم اور

صفرا سے ہو اسلئے کہ دونوں میں خوب آمیزش ہو اور بہت غلیظ القوام نہ ہو اور جسقدر کہ صرف یعنی ایک ہی خلط کی ہو اسیقدر زبون ہے اسلئے کہ محض صفراوی شدت حرارت پر دلالت کرتی ہے اور محض بلغمی شدت برودت پر **علامات جو قے سے ماخوذ ہیں** جسکا رنگ مخالف عادی قے کے رنگ کے ہو کہ رنگ قے کا سپیدمائی ہو خواہ زرد ہو ایسی قے ردی ہے اور خلاف رنگ قے عادی کی یہ رنگ ہیں جیسے سبز خواہ کراثی خصوصًا اگر قے میں بدبو ہو خواہ چقندر کا رنگ ہو خواہ احمر قانی ہو خواہ تیرہ رنگ ہو اور سب سے بدتر قے زنگاری اور سیاہ بالخصوص۔ اگر قے کے ہمراہ مریض کے بدن میں تشنج پیدا ہو فورًا قتل کرتی ہے مگر اسکی قوت مریض کی قوی ہو کہ دو دن تک بقائے حیات کی اُمید ہوسکتی ہے۔ لیکن طبیب کو لحاظ اسکا ضرور ہے کہ رنگ قے کا کسی شے ماکول کی وجہ سے سبز خواہ سیاہ نہ ہوا ہو۔ اگر ایک مرتبہ قے کرنے میں یہ سب الوان مختلف برآمد ہوں وہ قے نہایت ردی ہے بدبو قے ہر طرح کی ردی ہے اور خالص ایک خلط کی قے بھی ردی ہے جیسا اوپر مذکور ہوا **بیان احکام کا جو بول سے متعلق ہیں**

ہم نے بہت سے احکام کلی بول کے فن اول کتاب اول میں جہاں بیان اعراض کا ہو بیان کر دیئے ہیں اور اب اس مقام پر بعض احکام مذکورہ بالا اور علاوہ اسکے اور بھی احکام بول جو مناسب اس مقام کے ہیں مذکور ہوتے ہیں پہلے ہم یہ کہتے ہیں کہ اگر بول میں علامات نضج کے پائے جائیں خواہ نضج قوی کے علامات مفقود ہوں فورًا ہلاکت مریض کا حکم کرنا ضرور نہیں ہے اسلئے کہ اکثر ایسی صورت میں مریض کو خلاص کسی اور استفراغ کے ذریعہ سے جو بوجہ قوت کے واقع ہو ہو جاتا ہے کہ اس استفراغ سے اخلاط پختہ اور خام سب نکل جاتے ہیں اور کبھی تحلل خلط مرض کا اگر مہلت زیادہ ملے بھی ہو جاتا ہے اور کبھی بحران بذریعہ خراج کے واقع ہوتا ہے خصوصًا اگر اس خلط میں حرارت شدیدہ نہ ہو مگر باین ہمہ ظاہر نہ ہونا نضج کا بول میں اکثر علامت ردی ہے اور دلالت کرتا ہے موت پر مرض کے اور کمتر دلالت اسکی یہ ہے کہ مرض میں طول ضرور ہوگا۔ اسیطرح جو بول برنگ صحیح آدمی کے حالت مرض میں باقی رہے اور چار دن زمانہ ابتدا یا انحطاط اسی حالت میں گذر جائیں جو بول زمانہ تزید مرض میں متغیر ہو جائے اور تغیر اسکا روز بروز بڑھتا ہو وہ نہایت اسلم ہے کبھی بول امراض وبائی میں جودت اور قوام اور لون اور رسوب میں طبعی ہوتا ہے اور مریض قریب بہلاکت پہونچ جاتا ہے یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ اکثر اوقات بیمار کے بول ردی ہوتے ہیں قوام اور لون اور رسوب میں و نیز دیگر علامات رداءت بول سے ظاہر ہوتے ہیں مگر سبب اس خرابی کا دفع بحرانی ہوتا ہے خصوصًا امراض حادہ میں جو بسبب جگر اور نواحی بول کے پیدا ہوں **علامات جو بول کی قلت اور کثرت پر مبنی ہیں** جو شخص ایک مرتبہ تھوڑا پیشاب کرے اور دوسری بار بہت اور ایک مرتبہ حبس بول اُسے عارض ہو یہ علامت بد ہے اور حمیات حادہ میں اس علامت کو دلالت ہوتی ہے کہ طبیعت کو ساتھ مرض کے مجاہدہ شدید واقع ہے کہ کبھی مرض غالب ہوتا ہے اور فضول محتبس ہو جاتے ہیں اور کبھی طبیعت غالب ہو کر اخراج فضول بذریعہ بول کے کرتی ہے۔ اسیطرح یہ کیفیت بول کی قلت اور کثرت میں غلاظت مادہ پر دلیل ہے اور یہ کہ مادہ بدیر اور بدشواری نضج کو قبول کریگا پس اگر حمیات حادہ نہ ہوں بلکہ خفیف حمیات ہوں ایسی کیفیت بول کی منذر بطول مرض ہوتی ہے **علامات جو بول کے رقیق ہونے سے ماخوذ ہیں** ۔ رقت بول کی کبھی مثل مرض ذیابیطس کے ہوتی ہے اور اُسوقت پیاس ہر وقت معلوم ہوا کرتی ہے اور بحفظہ پیشاب ہوا کرتا ہے اور بآسانی دفع ہوتا ہے اور رقت بول کی بوجہ خامی اور وقوع سدہ کے ہوتی ہے جو خروج مادہ کو مانع ہو اور کبھی بوجہ ضعف قوت منیرہ کے اور ایسے وقت میں خروج بول کا بسہولت نہیں ہوتا اور رقت میں خرابی بہ نسبت ذیابیطس کے کم ہے اگر بول رقیق امراض حادہ میں چند روز رہے تو بیم آنے اختلاط عقل کا خوف ہوگا پھر اگر بعد عروض اختلاط کے بھی رقت بول یکساں رہے تو موت سریع پر دلالت کریگا اسلئے کہ مواد حملہ آور دماغ پر ہوتے ہیں پس اپنے افعال سے معطل ہو جاتا ہے اگر بول میں غلاظت پیدا ہو مگر مرض میں خفت حاصل نہ ہو اکثر یہ غلظ بوجہ پگھلنے اعضائے بدن کے اگر بول سپیدمائی بکثرت خارج ہو زمانہ تزید حمیٰ میں یعنی زمانہ صعود کل میں نہ صعود نوبت واحدہ میں تو یہ رنگ اور کثرت بول اور ورم اعضائے زیرین پر

دلالت کریگا قوام بول مین بحث فصول آئندہ مین کیجاتی ہے اور جداگانہ اسکا بیان ہوگا یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ رقت قوام بول شاید بول سیاہ اور
سرخ کے ہمراہ جمع نہین ہوتی اگر کسی مقام پر ایسا اتفاق ہو دو صورت سے خالی نہ ہوگا یا کوئی شے مطعوم اور مشروب بسبب اس رنگ کی ہو خواہ جو خلط
کہ اسکا رنگ بول مین ہے اسقدر قوی ہے کہ باوجود قلت مقدار کے صبغ ہوا اسلیئے کہ اگر اسکے مقدار مین کثرت ہوتی بول مین غلظ بھی پیدا ہوتا علامات
جو بول غلیظ القوام و کدر ہونے سے ماخوذ ہین جسوقت بول رقیق حمی لازمہ مین غلیظ ہو جائے اور علامات جیدہ موجود ہون بحران مرض کا بذریعہ
عرق ہوگا اور علامات جیدہ نہ ہون اور تپ مین احتراق شدید ہو دلیل مشتعل ہونے حرارت کی قلب یا کبد مین ہے بول غلیظ کا صاف ہو جانا قبل بحران
کے علامات جیدہ نہین ہے اسلیئے کہ یہ امر جس مادہ پر دلیل ہے و نیز اس بات پر کہ طبیعت دفع مادہ مذکورہ سے عاجز ہے بول غلیظ یا کدورت جسمین کوئی شے
تہ نشین نہ ہو اور اس مین قوام کی صفائی کسی طرح پر نہ ہو جوشش اخلاط پر بوجہ شدت حرارت غریب کے اور ضعف حرارت عزیزی پر دلیل ہوتا ہے
یعنی حرارت عزیزی بوجہ ضعف کے نضیج مادہ کا نہین کرسکتی اور یہ علامات ردی ہے بول غلیظ سے خصوصًا بروز چہارم بیشتر بحران حمیات اعیائی
وغیرہ کا ہوتا ہے خصوصًا اگر ہمراہ اس بول کے رعاف بھی ہو **علامات جو بول کے رنگ سے ماخوذ ہین** بول سپید حمی حادہ مین میلان مادہ
کو مخالف جہت عروق اور آلات بول مین دلالت کرتا ہے پس اکثر یہ مادہ بطرف دماغ کے متوجہ ہوتا ہے اُسوقت درد سر اور سرسام پیدا ہوتا ہے
اور اکثر بطرف احشا کے رجوع کرتا ہے اسوقت ورم احشا پر دلیل ہوتا ہے پھر اگر علامات سلامت کی موجود ہو اکثر اسکا اخراج بذریعہ قے پر دلیل ہوگا
اور اکثر اخراج اسکا بذریعہ اسہال کے ہوتا ہے خصوصًا اگر علامت قے کی نہ ہو اور اسوقت سحج اور خراش امعا اس سے واقع ہوگا پھر اگر بول سپید
اور رقیق ہو اور حمی حادہ ہو بعد اُسکے کدورت اور غلاظت پیدا ہو مگر سپیدی رنگ کی باقی رہے تشنج اور موت پر دلیل ہے **علامات جو ماخوذ
ہین ہر وقت سیاہ ہونے بول کے حمیات مین۔** ہر وقت بول سیاہ سے امراض حادہ مین حکم ہلاکت مریض کا صحیح نہین ہے اگر بول سیاہ بذات
خود علامت ردی ہے اور اگرچہ ہمراہ بول سیاہ کے دیگر علامات ردی بھی موجود ہون مگر قوت قوی ہو اور استفراغ اخلاط مختلف پر قادر ہو کہ ہر جنس کے
مادہ کو استفراغ کر سکے اور اس بول کے بعد خفت اور استراحت عارض ہو جیسے وہ عورات جو استفراغ طمث خواہ حیض کے ساتھ اخلاط ردی کا بھی
استفراغ کرتی ہین اسلیئے بول سیاہ عورات مین اسلم ہے یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ بول سیاہ جس قدر مقدار مین کم ہو اسیقدر برا ہے کہ دلالت
فنائے رطوبت پر کرتا ہے ایضًا جسقدر بول سیاہ امراض مین غلیظ ہو برا ہے اگر بول سیاہ مائل برقت اور لطافت ہو اور اسمین ثفل متعلق ہو یعنی وسط
مین ٹھہرا ہے اور بو اسکی تیز ہو اور ظہور ان علامات کا بول مین امراض حادہ کے ہو درد سر اور اختلاط عقل کی خبر دیگا علی ہذا القیاس بول سیاہ کا یہ ہو کہ رعاف
خون سیاہ پر دلالت کرتا ہے اسلیئے کہ مادہ تیز اور غالب ہے اور بیشتر اس بول کے ہمراہ عرق بھی بوجہ حرارت کے برآمد ہوتا ہے بشرطیکہ حرارت نہ بہت کم ہو اور نہ
بافراط ہو اور بطرف عضل اور مسام کے دفع ہو اور عرق سے پہلے قشعریرہ پیدا ہوتا ہے اگر اس بول سیاہ کے ہمراہ جسمین کوئی شے گول اور مدور ہو عدم
رائحہ یعنی مطلق کسی قسم کی بو نہ ہو اور تمدد جنبین مین اور ورم شراسیف کے نیچے اور عرق بارد موت مریض پر دلیل ہے اور اسطرح کا تمدد شراسیف مین تشنج پر
اور اسطرح کا عرق ضعف قوت پر دلیل ہوتا ہے بول رقیق مائل جو مائل بسواد ہو بوجہ رقت کے طول مرض پر اور بوجہ سواد کے برودت پر دلالت کرتا
ہے یہ بھی لکھتے ہین کہ بول سیاہ اور لطیف جس شخص کے برآمد ہو اور اسے خواہش طعام کی ہو فورًا مر جائے گا۔ بول سیاہ رقیق جسوقت مستحیل بانعقاد
ہو جائے اور غلاظت بھی نمودار ہو اور باایں ہمہ راحت مریض کو پیدا ہو جگر کے مرض پر دلالت کریگا خصوصًا یرقان پر اسلیئے کہ یہ تغیر اور استحالہ بوجہ رقت کے
بطرف غلظ کے اور سواد سے بطرف شقرت کے ہوا ہے نقصان حرارت اور وقوع ہضم پر دلیل ہے اور نقصان حرارت اور درستی ہضم کے ہمراہ
خواہ اُن کے بعد خفت اعراض کی وجہ ہو اور یہان مفروض ہے کہ خفت نہین ہوتی اسلیئے کوئی مادہ جگر مین ضرور ایسا جائے گیر ہوا ہے کہ اسکا تغیر

نہین ہو سکتا اور بوجہ اسکے سدہ واقع ہوئے ہین بلکہ اگر یہ مادہ باحدت ہو بہت جلد دیکھتے ہی دیکھتے ورم پیدا کریگا۔ وہ بول سیاہ جو حمیات حادہ مین تھوڑا تھوڑا زمانہ طویل مین خارج ہو اور اسکے ہمراہ درد سر اور دگر دن بھی موجود ہو زوال عقل پر رفتہ رفتہ دلیل ہے مگر عورات مین یہ بول بہ نسبت مردون کے اسلم ہوتا ہے علامات ماخوذہ حمرت بول سے امراض حادہ مین جسوقت بول سرخ مین رقت ہو اور دیگر علامات اچھے اسکے ساتھ پائے جائین بحران کے جلد واقع ہونے پر دلالت کرتا ہے اور علامات ردی ہون تو سرعت موت پر دلیل ہے مگر ہر حال مین التہاب شدید پر دلالت اسکی ضرور ہے تہ بول مع سرخی کے امراض حادہ مین بطور اختلاط عقل پر دلیل ہے بول سرخ غلیظ امراض حادہ مین اگر تھوڑا تھوڑا اور متواتر آنےلگے بڑا ہی خطرناک ہے اسلیئے کہ ایسا بول حرارت شدید اور اضطراب پر جسمین عجز طبیعت پایا جائے دلیل ہے لیکن اگر کثرت سے ہو اور بڑا تفل لیا ہو تو دلالت کریگا کہ مادہ مرض کو طبیعت نے متفرق کردیا خصوصاً حمیات مختلطہ مین۔ محض خون کا پیشاب امراض حادہ مین قاتل ہے اسواسطے کہ امتلائے شدید خون پر دلالت کرتا ہے کہ جسمین تیزی اور غلیان ہے اور ایسے ہی بول سے خوف اُس اختناق کا ہوتا ہے جو بسبب امتلائے تجاویف قلب کے پیدا ہوتا ہے اگر یہ خون بطرف قلب کے متوجہ ہو اور سکتہ کا خوف ہوتا ہے اگر اسکا میلان بطرف دماغ کے ہو جو بول نہایت سرخ ہو اور حمیات اعیائی ہون اُسمین اگر غلظ پیدا ہو جائے بعد اسکے تفل بکثرت بالسلسل ظاہر ہو جو تہ نشین نہ ہو سکے اور درد سر بھی موجود ہو طول مرض پر دال ہوگا اسلیئے کہ مادہ خامی ہے قبول نضج نہین کرتا اسی جہت سے ابتدا مین غلیظ نہ تھا اور جب غلیظ ہوا ور سوب بسرعت پیدا نہ ہوا اسکا بحران بذریعہ عرق کے ہوگا اسلیئے کہ مادہ بطرف عروق کے مائل ہے اور یہی بول مشابہ بول یرقانی کے ہوتا ہے فرق اسمین اور بول یرقانی مین یہ ہے کہ یہ بول کپڑے کو رنگین نہین کرتا خلاصہ یہ ہے کہ بول سرخ جسکا تفل بھی سرخ ہو نیم خام اور خامی پر دلالت کرتا ہے اور طول مرض پر بھی دلیل ہوتا ہے خصوصاً سرخی جسوقت شدید نہ ہو اور مائل بہ کدورت ہو۔ بول اشقر حمی حادہ مین جسوقت مائل بسیاہی یا سپیدی ہو جائے ردی ہے اسلیئے کہ سپید ہونا اشقر کا سر کی طرف صعود مادہ پر دلالت کرتا ہے اور سیاہ ہونا اُسکا تیزی کیفیت مرض پر علامات جو رسوب سے ماخوذ ہین جو رسوب کہ اسکا قوام اور رنگ ایسا مختلف ہو جو کثرت اخلاط مختلفہ پر دلالت کرے ردی ہے اور نہایت ردی وہ رسوب ہے جسکے اجزا چھوٹے چھوٹے ہون کہ یہ رسوب اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ طبیعت دفع مادہ جب قادر ہوئی کہ اجزا چھوٹے ہوئے۔ ملاست یعنی چکنا ہونا رسوب کا اکثر خوبی حال پر دلالت کرتی ہے بہ نسبت بیاض کے لیس اکثر جس کے بول مین تفل چکنا ہو زندہ رہتا ہے اور جسکا تفل سپید ہو مرجاتا ہے بشرطیکہ تفل ابیض مختلف ہو اور اجزا اُسکے پراگندہ ہون اسلیئے کہ قوام کی درستی سے قابلیت دفع ہونے کی زیادہ پیدا ہوتی ہے بہ نسبت درستی رنگ کے ایضاً ملاست تفل دلالت کرتی ہے کہ اخلاط مرض سے زیادہ متاثر نہین ہوئے جیسے کہ رسوب جید کے اجزا چھوٹے چھوٹے ہو جائین دلالت کرینگے کہ طبیعت نے اپنا فعل رسوب مین زیادہ کیا اور مرض نے اُسمین کچھ فعل نہین کیا۔ رسوب جو بطور کف اور جھین کے ہو کہ اُس کی سپیدی مین اجزائے ہوائی کی آمیزش زیادہ ہو بہت ردی ہے اور خارج حد طبیعت سے ہے رسوب خام بھی ردی ہے جس رسوب کی فوقانی جانب باریک اور متحرک ہو نفعل ہے اس رسوب سے جسکی اوپر کی جانب مسطح اور بستہ ہو اور اسی رسوب متحرک کو زیادہ دلالت اس بات پر ہے کہ مرض کا منتہی قریب ہے اور مرض حاد ہے جس رسوب سے پہلے رقت بول نہ ہو اور تفل منقطع نہ ہو بلکہ وہ ابتدا سے موجود ہو دلالت کرتا ہے اس بات پر کہ خلط مین کثرت ہے مگر اسپر دلالت نہین ہے کہ خلط مین نضج بھی ہے بلکہ نضج اُسوقت دریافت ہوتا ہے کہ رسوب بعد زمانہ نضج کے آئے اور ابتدا مین بول رقیق ہو اور پہلے رسوب کم ہوتا ہو اور بعد نضج کے زیادہ ہوا ہو اور جب تک یہ باتین نہو دلالت یہی ہوگی کہ مادہ غلیظ اور ثقیل بکثرت ہے اور مرض بھی ثقیل ہے اسیطرح رنگ مین زیادتی بدون رسوب کے خیریت اور نضج پر دلالت نہین کرتی اور کبھی زیادتی رنگ کی بسبب الم اور شدت حرارت اور گرسنگی کے پیدا ہوتی ہے اسلیئے کہ بھوک مین رنگ بول کا بڑھ جاتا ہے۔ اور تفل کم ہو جاتا ہے رسوب سرخ کثرت خون اور نضج کی تاخیر پر دلالت کرتا ہے اور ہمراہ رسوب سرخ کے حمیات محرقہ مین کرب اور غم بھی پایا جاتا ہے اگر رسوب سرخ چالیس دن برابر پایا جائے مرض مین طول

ہوگا اور بحران کی اُمید ساتویں دن تک نہ ہوگی ایضاً رسوب سرخ جو متعلق ہو اور اسکو میلان اوپر کی جانب ہو جسوقت لطیف بول مین پایا جائے امراض حادہ
مین اختلاط عقل پر دلالت کرتا ہے پھر اگر ایسا رسوب ہمیشہ سے خوف ہلاکت کا ہے اور اگر قوام بول کا غلیظ ہونا شروع ہو اور رسوب متعلق بیٹھنے لگے
اور سفید ہوتا جائے سلامت مریض پر دلیل ہوگا جو رسوب بشکل پارہ گوشت کے حمیات حادہ مین بدون دلائل نضج کے پیدا ہو اسبات پر دلیل ہے کہ
اعضا سے کٹ کر گرتا ہے اور گردہ سے نہین۔ اور اگر اسوقت نضج موجود ہو اور تپ ایسی نہو جو اعضا کو پگھلائے حالات گردہ پر جیسا امراض گردہ مین بیان
ہوا دلالت کریگا۔ جو رسوب مشابہ مچھلی کے چھلکون کے سفید اور سخت ہو اور علامت نضج کی نہو اور حمی حادہ ہو دریافت کرنا چاہیئے کہ تپ پہلے اور
بڑی ہو اور رگون کو پگھلایا ہو اگر یہ باتین نہون تو یہ چھلکے مثانہ کے جاننا چاہیے۔ رسوب نخالی یعنی بشکل بھوسی کے بھی مثانہ کے چھلنے پر دلالت
کرتا ہو اور اس بات پر کہ تپ اندر اور عمق بدن سے نکلتی ہے اور فرق درمیان اس رسوب کے جو شبیہ پوست ماہی کی ہو اور درمیان رسوب
نخالی کے یہ ہے کہ نخالی مین باوجود علامات الم مثانہ کے نضج بول اور غلاظت قوام بھی ہوتی ہے علامات جن کا اعتبار چند احوال کے اجتماع
سے بسبب چند دلائل کے لون اور قوام وغیرہ سے ہوتا ہے اول اُن علامات کا جنکی بول سے مذکور ہوتا ہے بول دہنی وہ بول
ہے جسکا رنگ اور قوام مشابہ تیل کے ہو اور یہ بول اگرچہ ردی ہے لیکن جسوقت اور دلائل سلامت پر دلیل کرین اس بول سے کچھ اندیشہ نہین ہان اگر
رسوب نہ تیلی ہو تو نہایت ردی ہے خلاصہ یہ ہے کہ رسوب خالص تیلی ردی ہے اور وہ ایسا ہوتا ہے کہ تیل کے رنگ مین زردی اور سرخی ملی ہوئی نظر آئے
جسوقت زیتی بعد بول سیاہ کے پیدا ہو دلیل خوبی کی ہے جیسا حکیم روفس نے دیکھا ہے زیتی مین سب سے بدتر یہ ہے کہ ابتدائے مرض مین
ہو اور جسوقت دلائل رداءت کے موجود ہون اور چوتھے دن بول زیتی پیدا ہو مریض کے چھٹے روز مرجانے کی خبر دیتا ہے اور بدون علامات ردی
کے ساتوین روز جو بول دفعۃً علامات محمودہ سے متغیر ہو علامات ردی کی طرف امراض حادہ مین موت پر دلیل ہے اسلئے کہ یہ بول سقوط قوت پر
دلیل ہوتا ہے جو دفعۃً بوجہ صعوبت اعراض کے پیدا ہو بول دہنی مشتبہ اختلاط عقل پر دلیل ہوتا ہے اسلئے کہ یہ بول بوجہ خشکی کے پیدا ہوتا ہے
جس بول مین خون کے خشک ٹکڑے حمی حادہ مین برآمد ہون اگر اُسکے ہمراہ خشکی پیدا ہو علامت ردی ہے پھر اگر سیاہی بھی اسکے ساتھ ہو بہت
ردی ہے خون کا پیشاب حمی حادہ مین بدون شدت اور احتراق اور شگافتہ ہونے اوعیہ خون اور اُن رگون کے جو بنام جداول ملقب ہین نہین ہوتا
اور خون کا بستہ ہونا بوجہ شدت حرارت کے ہوتا ہے۔ بول سپید اور رقیق جسمین بدبو نہین اور سحابہ یعنی لکہ ابر سا ہو اور اسکا رنگ زرد ہو خطرۂ عظیم
پر دلالت کرتا ہے اسلئے کہ اُسکے دلالت اضطراب اور شدت تیزی مادہ پر ہوتی ہے۔ بول سیاہ و رقیق کے احکام فصل سابق مین بقدر کفایت بیان ہو چکے
بول رقیق اشقر ابتدائے حمیات حادہ مین جسوقت متغیر بطرف سپیدی اور غلظ کے ہو جائے بعد اُسکے حکمنا آتی ہے اور تیرہ رنگ مثل بول خر کے اور بدن
تصعد نکلنا شروع ہو اور بیداری اور قلق بھی ہو دونون جانب کے تشنج پر دلیل ہوتا ہے کہ اُس کے بعد موت واقع ہوتی ہے بشرطیکہ علامات جیدہ ان
علامات پر غالب نہون اسلئے کہ بول اشقر مین رقت بدون غلبہ خلط صفراوی اور حار کے نہین ہوتی اور اسمین غلاظت اور زردی بدون صعوبت مرض کے پیدا
نہین ہوتی اور بدون اسکے کہ اضطراب احوال مادہ مین ہو۔ بعض اطبا کا قول ہے کہ خونی رنگ کا بول جو مقدار مین تھوڑا ہو نہایت ردی ہے خصوصاً اگر
محموم کو مرض عرق النسا کا بھی ہو علامات ردیہ جو کیفیت خروج بول سے ماخوذ ہین جسوقت وہ مریض جو مبتلا حمی حادہ مین ہے دفع بول
قلیل پر قادر ہو اور بجز قلیل اخراج بول نہ کر سکے اور بروقت پیشاب کرنے کے درد بھی پیدا ہو مگر قرحہ خواہ ورم آلات بول مین نہو اور نبض مین تواتر اور
ضعف پیدا ہو پس علامت ردی ہے اگر حمی دائمی حادہ مین بول کا احتباس ہو جائے اور درد سر کی شدت اور عرق کی کثرت ہو دلالت حدوث کزاز
پر ہے جو بول قطرہ قطرہ حمی خفیف مین دیکھے اعراض مین سکون ہو برآمد ہو دلالت رعاف پر کریگا۔ پھر اگر حمی حادہ محرقہ ہو حالت ردی پر دلالت

برقی کتب کی دنیا میں خوش آمدید
آپ ہمارے کتابی سلسلے کا حصہ بن سکتے ہیں
مزید اس طرح کی شان دار، مفید اور نایاب کتب
کے حصول کے لیے ہمارے واٹس ایپ گروپ کو
جوائن کریں
ایڈمن پینل :
محمد ثاقب ریاض :03447227224
سدرہ طاہر :03340120123
حسنین سیالوی :03056406067
Imagitor

کرے گا جو دماغ پر طاری ہوئی ہے اور تپ خفیف اور سبب ہو کثرت امتلا اور ضعف طبیعت پر دفع بول کی دلیل ہوگی جو بول بدون ارادہ کے حمیات مین
خارج ہو سبب اُسکا ضعف قوت ماسکہ اور پیدا ہونا کسی آفت کا دماغ مین ہوتا ہو اور یہ کیفیت پیدا نہ ہوگی بدون اسکے کہ مادہ تیز اور گرم دماغ تک
پہونچے اور اسکی اذیت مین اعضائے عضلی بھی شریک ہون مثل مثانہ وغیرہ کے علامات ردیہ جو بول مین ہوتے ہین
بول رمادی اور اسود اور بدبو اور غلیظ اور زردی ہو اور جو بول کہ جو اسکے نیچے اور تنگ مثل دُخان کے ظاہر ہو بہت جلد مہلک ہوتا ہو ایضاً جو بول کہ اُسکا
رنگ مثل ماء اللحم کے ہو اور بدبو اُسپر غالب ہو قتال ہو علامات ردیہ اجناس مختلفہ کا بیان اور یہ کہ اُن مین سے کون قتال ہے جسوقت
تے اور مغص یعنی مروڑ اور اختلاط عقل مجتمع ہو یہ علامت قتال ہے جسوقت تفاوت بدن کا لمس مین ہو اور بول مین بھی اختلاف پایا جائے اور
تے اور دست کا رنگ بھی مختلف ہو واضح ہو گا کہ طبیعت مبتلائے اخلاط مختلف اور امراض مختلفہ کی ہے کہ اُن سب کی مقاومت کی محتاج ہے اور یہ مقاومت
ضرور آخر کار طبیعت کو عاجز کرے گی جسوقت حمی لازم مین برودت ظاہر جسم کی اور سوزش اور حرارت اندرونی اور شدت تشنگی کی یکجا ہو پس مرض قاتل ہی جسوقت
وقت ہچکی کیساتھ اختلاط عقل بھی مجتمع ہو مریض قریب بہلاکت ہوگا اگر بیمار کو دفعۃً اسہال سوداوی عارض ہو اور شکم مین سوزش اور لذع اور الم جو سوزش
پیدا کرتا ہے پیدا ہو اور خفقان اور غشی بھی عارض ہو پس یہ علامت موت مریض کی ہے جسوقت پیشانی سے عرق سرد برآمد ہو اور ناخن زرد ہو جائین خواہ سبز
اور سوت مین ناخن کے تغیر پیدا ہو اور زبان مین ورم ہو جائے اور زبان پر خواہ بدن مین کسی اور جگہ بثور غریب یعنی نئے طرح کے دانے پیدا ہون پس موت
قریب ہے جسوقت اطراف شراسیف مین جمع ضربانی ہو اور اختلاج بھی ہمراہ تپ کے ہو اور باین ہمہ آنکھ کی حرکت بُری ہو خرابی اور زبون حالی کی ضرور اُمید
کرنی چاہیے اسلیے کہ اختلاج ریاح نافخہ پر دلالت کرتا ہے اور ضربان بوجہ ورم شدید اور شدت حرکت رگ سے پیدا ہوتا ہے عرق کثیر اور نبض جس مین ضربت
شدید منتقل حرکت عظیم کی ہو ہمراہ جنون مرض کے ہوتی ہے پھر بھی تامل کرنا ضرور ہے کہ اکثر ضربان اور اختلاج اندرون احشا تک نہین پہونچتا بلکہ فقط
مراق مین ہوتا ہے اور یہ ضربان خطرناک نہین ہے اگرچہ ورم بھی اسکے ساتھ ہو لیکن اگر ورم بافراط عظیم ہو البتہ اسوقت ضربان مضر ہے اگر یہی حال
ضربان وغیرہ کا ہمیشہ مدت تک برابر رہے اور ورم اور تپ مین تسکین پیدا نہ ہو ظاہراً یہ ورم پھٹ کر خون جاری ہوگا اور بیشتر اس اذیت سے مریض کو نجات
اس طرح ہوتی ہے کہ بول بکثرت برآمد ہوتا ہے اور مادہ ورم براہ بول دفع ہو جاتا ہے اور انتقال مادہ کا بجانب اطراف خصوصاً پاؤن کی طرف
دفع ہوتا ہے جو لوگ بوجہ امراض کے ضعیف ہو گئے ہین جسوقت ان مریضا کو نفس متواتر اور غشی عارض ہو پس قریب بموت پہونچتے ہین اور چار گھنٹہ
سے زیادہ نہین رہ سکتے جسوقت کوئی شخص جو حمی محرقہ مین گرفتار ہو اور دفعۃً خفت اور سکون حرارت مین بدون آثار بحران کے پیدا ہو کہ نہ کسی
طرح کا استفراغ ظاہر ہو اور نہ انتقال مادہ کا اور نہ فرد ہونا بخوبی حرارت کا ظاہر ہو اور نہ ہوائے گرم سے بطرف ہوائے سرد کے ایک ہی شہر
خواہ دوسرے شہر مین گیا ہو اور باینہمہ نبض کی سرعت فرو اُٹھ جائے اور سکون پیدا ہو جائے حکم اسکی موت کا فوراً ہی کرنا چاہیے جسوقت کوئی مریض
تپ مین مبتلا ہو اور دفعۃً اسکا قلب پھڑکنے لگے اور قبض شکم بدون کسی سبب معلوم اور معروف کے پیدا ہو عنقریب مرجائیگا جو کوئی مرض گرم
مین مبتلا ہے اور پہلے اُسکا بول اشقر لطیف ہوتا ہو بعد ازان غلیظ ہو جائے اور اجزا مین پراگندگی بوجہ جوشش کے پیدا ہو اور رنگ بول کا
سپید ہو اور ایسا ہی متفرق الاجزا باقی رہے گویا گدھے کا پیشاب ہو اور بدون قصد اور ارادہ کے پیشاب ہوا کرے اور بیداری اور قلق کی زیادتی
ہو پہلے اُس کے بدن کی دونون جانب مین تمدد ظاہر ہوگا بعد ازان مرجائے گا۔ کہتے ہین کہ اگر پہلے سپید پیشاب ہوتا ہو اور پھر مری یعنی آبکامہ جو دوا
مرکب ہے اُسکے مانند ہو جائے اور اُسپر کف بھی نمودار ہو بعد ازان ناک سے دونون طرف خون سیاہ روان ہو یہ علامت بد ہے اور ردی ہے
بعض ایسے علامات ردیہ جو براہ تجربہ اطبا نے ذکر کیے ہین اور قیاسی دلائل سے اُنکا اثبات بہت دشوار ہے ہو سکتا ہے از انجملہ یہ ہو کہ جب

کسی آدمی کی وریدِ شریانی پر جو گردن میں ہے ایک دانہ مشابہ کدو دانہ کے برآمد ہو اور اُسکے ہمراہ سپید دانہ چھوٹے چھوٹے بہت سے نمودار ہوں اور تیز
چیزوں کے کھانے کی خواہش اور رغبت پیدا ہو بہت جلد مرجائے گا۔ یہ بھی کہتے ہیں اگر کسی آدمی کی کنپٹی پر دانہ سرخ اور سخت پیدا ہو اور اُس کی آنکھوں
میں خارش بشدت پیدا ہو چوتھے روز مرجائے گا اور بجائے جس شخص کے جسم میں دانے مثل مسور کے اُس کی آنکھ کے نیچے برآمد ہوں دسویں روز مرجائے گا
اور یہ مریض شیرینی کو بہت دوست رکھے گا اور خصوص حلوائے شیرین کو کہتے ہیں کہ مرض شدید کوئی کیوں نہ ہو اگر دفعتہً عارض ہو اور اُسکے بعد تے یا خلفہ عارض
ہو دلیل موت کی ہے کہتے ہیں جس وقت محموم خواہ اور کسی مریض کو ورم یا قرحہ زم عارض ہوں بعد ازاں اُس کی عقل زائل ہو جائے مرجائے گا۔ کہتے ہیں جب
کسی آدمی کے بدن میں خواہ چہرے میں ترہل یعنی ڈھیلا پن عارض ہو اور آنکھیں درد نہ ہو اور اوائل میں اس مرض کے ناک میں کھجلی پیدا ہو دوسرے روز
مرجائے گا خواہ تیسرے روز۔ کہتے ہیں کہ اگر کسی شخص کے زانو پر مثل نخود کے دانے گول اور سیاہ پیدا ہوں اُسکے گرد سرخی بھی ہو بہت جلد مرجائیگا
پچاس روز اُس کی ہلاکت کا انتظار کرنا چاہیئے اور علامات اُسکے موت کی یہ ہے کہ سر و سینہ نکلے **علامات طول مرض** کے طول مرض یا بوجہ غلاظت اخلاط
کے ہوتا ہے خواہ تدبیر میں غلط اور بے قاعدہ کرنے سے اور ہر حال طول مرض میں فم معدہ ضعیف ہو جاتا ہے اسلئے کہ طول مرض سے ہزال اور ناتوانی فم معدہ میں آجاتی
ہے علامات طول مرض کے نضج میں دیر اور تاخیر ہونی اُس قسم خاص کے نضج میں جس سے نضج پر استدلال کیا جاتا ہے یا سوب ورد نشین ہونے میں نقل میں
تاخیر ہو جو متعلق رہتا ہو خواہ ہمیشہ سوب احمر برآمد ہو۔ ایضاً لاغری بدن اور خصوصاً چہرے کی کم ظاہر ہونی طول مرض پر دلیل ہے اسی طرح اگر مرض حادہ
میں ضعف عظیم اور چہرہ پھولا ہوا ہو اور تنفس سریع متنفخ ہوں ایسے کہ دبلے نہ ہو سکیں۔ دریافت کرنا چاہیئے کہ تحلل ہو اور کم ہوتا ہے اور مرض میں طول ہوگا
اگر بحران کے علامات قبل نضج مادہ کے پیدا ہوں۔ اور قوت ساقطہ ہو خواہ علامات موت کے پیدا ہوں مرض میں طول ہوگا یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ
خوف دلانیوالی چیزیں اور آلام جو بروز بحران واقع ہوں اور اُن کے ہونے سے نہ کوئی ضرر پیدا ہو نہ فائدہ اور بحال خود باقی رہیں تو مرض میں طول ہوگا خصوصاً
اگر یہ علامات ابتدائے مرض سے شروع ہوں اور آخر مرض میں ظہور ایسے علامات ہائلہ کا اچھا ہے اور کثرت سے برآمد ہونا عرق کا بھی طول مرض پر دلیل
ہوتا ہے جس وقت ہمراہ استفراغ تحلیل کے ہو دلالت کرتا ہے کہ طبیعت نے مقابلہ مادہ کے لیے حرکت کی ہو اور باوجود تحریک کے دفع مواد سے طبیعت
کے عاجز ہونے کو تمام اور کمال ظاہر کرتا ہو خواہ یہ استفراغ عرق ہو خواہ رعاف خواہ اسہال وغیرہ حاصل یہ ہے کہ جب ایسے استفراغات کے ہمراہ اور علامات
جید پیدا ہوں یا علامات ردی ہمراہ اُن استفراغات کے موجود نہ ہوں طول مرض پر دلیل ہوں گے۔ اگر سوب سرخ چالیس روز تک برابر باقی رہے
اور سپید ہو خبر طول کی دیگا تا اینکہ اُمید بحران اور زوال کے ساٹھ دن تک ہوگی ابتدائے مرض میں احتلام دلیل طول مرض پر ہوتا ہے۔ اگر
علامات طول مرض کے اوائل مرض میں پائے جائیں اُن کی دلالت قوی نہیں ہے مثل اُن علامات کے جو بعد زمانہ ابتدا کے پائے جائیں اور طول مرض
پر دلیل ہوں اگر ایسے علامات جو مرض کی عسر زوال پر دلیل ہوں اور اُن کے ظہور کا زمانہ اوسط ایام خواہ اواخر ایام مرض میں مشتبہ ہو اُس وقت
حکم اندازہ میں تامل کرنا چاہیئے اور سوچنا چاہیئے کہ یہ علامات کس دن تھے اور یہ دن منذر کس دن کے واسطے ہے اور جو شرط ایام انذار کے مذکور
ہیں اُن کی مراعات کرنی چاہیئے اور حال قوت اور سن اور شہر اور فصل اور مزاج اور حال حرکات مرض کی کیفیت اور کمیت اور تقدم و تاخر میں اور
اُن کی اوقات میں نظر کرنی چاہیئے خصوصاً منتہی حمیات حادہ اور اُن حمیات کی طول اور قصر میں کہ یہ امور از قسم حرکت ہیں خواہ از قسم سکون اور جیسا مناسب
بحال علامت ہو ویسا حکم کرنا چاہیئے **علامات اس بات کے کہ مرض بذریعہ بحران منقضی ہوگا یا بطریق تحلل**۔ اگر قوت قوی ہو
اور مرض میں حدت ہو اور نوبتہائے مرض میں تزاید ہو مقدار اور کیفیت نوبت کی بڑھتی جائے اور سن اور فصل ایسی ہو کہ تحریک زدہ کو بطرف بحران کے مائل
کرے اور سکون مادہ کی باعث نہ ہو اور اسیطرح نضج خواہ عدم نضج کے علامات ہائلہ اور خوف دلانے والے موجود ہوں اور اُن کے ذریعہ سے

بعلت انقضائے مرض خواہ بتوقع موت دریافت ہو وہ مرض بذریعہ بحران کے دفع نہ ہوگا اور اگر اشیائے مذکورہ از قسم تنگی قوت اور اشتداد نوائب کم اور کیف مین برعکس سابق ہو علامات لطور کے موجود ہون مرض مین طول ہوگا پس خواہ بذریعہ تحلل کی ہلاکت مریض ہوگی خواہ زوال مرض کا بھی بذریعہ تحلل ہو جائے گا۔

اور اگر بعض امور مقتضی طول کے ہون اور بعض امور سے سرعت زوال مرض کا سمجھا جائے ایسی صورت مین بحرانات مرض کے ناقص ہونگے اور اوقات مین تاخیر اور تقسیم اُن کی انتقالی ہوگی۔ موت اور حیات پر استدلال براہ قوت اور بذریعہ تعیین کرنے والے علامات ہر ایک قسم کے کیا جاتا ہے **احکام نکس کے**

نکس اور دوبارہ واپس آنا مرض اول کا سب سے برا وہ ہے جو بعد ضعف قوت کے ہو کہ اُسکے ہمراہ بالضرور علامات ہلاکت کے ہوتے ہین اگر سوء تدبیر مریض یا طبیب سے نکس واقع ہو بہتر ہے بہ نسبت اُس نکس کے جو خود بخود باوصف صواب تدبیر کے پیدا ہو۔ منجملہ اُن خطاؤن کے جو موجب نکس ہوتی ہین مسخنات کا زیادہ استعمال کرنا خواہ ایسی دواؤن کا جن سے اشتہائے طعام اور درستی ہضم کی بہت جلد ہو جائے جیسے گلقند عسلی یا قرص ورد خواہ اور جوارشات جنمین تسخین زیادہ ہے جو بقیہ مادہ کا بعد بحران رہجاتا ہے اور اُسکے اخراج خواہ تحلیل کی تدبیر طبیعت خواہ صناعت سے نہ ہو نکس پیدا کرتا ہے

علامات نکس کے جس شخص کی تپ بعد بحران کے بشرطیکہ بحران تام اور جید ہو ٹھہر جائے خصوصاً اگر بحران بذریعہ جدری یا یرقان خواہ بذریعہ جرب کے ہوا ہو اور خلاصہ یہ ہو کہ جو بحران بذریعہ اخراج مادہ کے بطرف جلد کے ہوا ہو اور پھر تپ مین سکون اور خفت پیدا ہو نکس واقع ہوگا۔ کبھی نکس پر استدلال بوجہ ضعف قوت اور ضعف اشتہا اور غثیان سے کیا جاتا ہے اور خبث نفس اور قلت ہضم اور فساد طعام معدہ میں اسطرح کہ غذا ترش ہو جائے خواہ بطرف خمائیت کے مائل ہو اور ترہل سینہ مین اور نواحی جگر اور طحال مین انتفاخ پیدا ہو اور نوم مین فساد واقع ہو اور بیداری دیر تک ہو اور پیاس مین شدت ہو اور چہرے پر تہیج زیادہ پیدا ہو کہ بالخصوص یہ علامت نکس کی بہت بڑی ہے اور خصوصاً تہیج اوپر کی پلک مین علی الخصوص ورم اُس پلک کا اور اسیطرح اُسکا باقی رہنا اگرچہ تہیج چہرہ کا زائل ہو جائے۔ منجملہ دلائل نکس کے یہ بھی ہے کہ بدن مریض کا قبول طعام اچھی طرح نہ کرے اور بوجہ تغلیظ تدبیر کے لاغری بدن کی زائل نہ ہو خصوصاً اگر ایسے اعراض ردی روز بروز نمایان ہو اور اشتداد بروقت نوبت اس مرض کے جو پہلے تھا ہوا کرے کبھی استدلال نکس پر بذریعہ نبض کے کیا جاتا ہے اگر نبض مین سرعت اور تواتر باقی رہجائے اور خراجات بحرانی جو برآمد ہو کر اندر کیطرف غائب ہو جائین اور بول سے بھی استدلال کیا جاتا ہے اگر اسمین کسیقدر زیادتی رنگ کی زردی خواہ شقرت یا حمرت سے باقی رہ جائے یا خام ہو کہ نہ اسمین تعلق ہے اور نہ رسوب۔ ایضاً استدلال بذریعہ بول اُسوقت بھی کیا جاتا ہے کہ مریض صحت یافتہ کا بول ہنوز بول طبعی کو نہ پہونچا ہو۔ بعض فصول کو نکس پر زیادہ دلالت ہے بہ نسبت بعض فصول کے جیسے خریف کہ اُس مین نکس زیادہ واقع ہوتا ہے بہ نسبت اور فصلون کے۔ اور بعض اقسام مرض کے بھی زیادہ لائق نکس کے ہین اور اُنھین کی عادت زیادہ ہے نکس کے واقع ہونے پر جیسے حمیات اور اورام اگر بعد اُن کے زوال کے کسیقدر التہاب حرارت باقی رہجائے احشا مین خواہ صرع اور سدر یا درد گردہ اور طحال درد شقیقہ خواہ درد سر جسے بیضہ کہتے ہین اور امراض نوازل اور جو امراض کہ نزلہ سے پیدا ہون مثل رمد چشم وغیرہ اور امراض نفس کے

اسباب موت کے موت کے حدوث کا سبب ایسی شے ہے جس سے مزاج قلب کا فاسد ہوتا ہے خواہ ایسا سبب جو قوی کو متحلل کر دیتا ہے پس حرارت غریزی بجھ جاتی ہے فساد مزاج قلب کی وجہ سے جو موت واقع ہوتی ہے یا الم شدید ہے یا افراط کسی کیفیت مین کیفیات چہارگانہ سے پیدا ہو جائے خواہ کسی کیفیت غریب سمی زہر کی پیدا ہو خواہ احتباس مادہ نفس کا بوجہ تنگی اور اختناق کے پیدا ہو برسام کے مریض اکثر بوجہ عدم تنفس کے مرجاتے ہین اسواسطے واجب ہے خیال اس امر کا کہ وہ چت نہ لیٹنے پائین اور اُن کے حلق خشک ہونے پائین۔

اقسام موت کے جو حمیات مین واقع ہوتے ہین اور علامات کیفیت موت مریض کے

از انجملہ تحلیل وہ موت ہے جو بہت لئے نوبت مین تپ کے بوقت تزید اور دورہ حمی کے عارض ہوتی ہے اور یہ موت اکثر حمیات اور اورام باطنہ مین

جسوقت انصباب فضول کا بطرف باطن کے دفع ہوتا ہے اور ایسے خبیث امراض مین جن سے طبیعت بوجہ خباثت کے گریز کرتی ہے بروقت حرکت علی امراض کے کہ اسوقت قوت اُن امراض کے زیادہ ہوتی ہے خصوصاً اگر قوت ضعیف ہو زیادہ گریز کرتی ہے اور حاصل یہ ہو کہ اس کیفیت کی تمثیل شاخ خشک کے ہے خواہ جیسے بہت سی لکڑی آگ کو بجھا دے ازین قبیل موت ہو جو تپہای نوائب حمی مین بوجہ شکست کھانے طبیعت کے مرض سے واقع ہوتی ہے تیسری قسم کی موت ہوتی ہے جو زمانہ انحطاط مین پیدا ہوتی ہے اور یہ بہت کم اور نادر ہوتی ہے اور اگر ہوتی ہے تو زمانہ انحطاط جزئی اور خاص مین ہوتی ہے نہ در زمانہ انحطاط کلی مین اور سبب یہ ہو کہ طبیعت زمانہ انحطاط جزئی مین گویا بیخبری کی حالت مین ہوتی ہے اور حرارت منتشر متفرق ہو کر بوجہ اطمینان خلع مادہ مرض کے حافظ قلب یعنی روح اور حرارت مجتمعہ جو قلب مین ہے (اور اس کی حاجت اس سے پہلے کی جمیع اوقات مین تھی) اُس سے جدا ہوتی ہے اور اسی غفلت سے موت عارض ہوتی ہے۔ اکثر یہ بیمار بوجہ غشی کے دفعتہً مر جاتے ہین اور بعض لوگ بتدریج آہستہ آہستہ مرتے ہین اور کبھی انحطاط مین دور اور قریب بھی ہو جاتا ہو کہ قوت مین استرخا اور تحلل حرارت عزیزی کا ہوتا ہے اسوجہ سے گمان انحطاط حقیقی کا ہوتا ہے مگر بعض دونون انحطاط کی الگ الگ ہو کہ انحطاط وہمی اور صحیح مین نبض قوی ہوتی ہے اور انحطاط کاذب کی نبض مسترخی اور ڈھیلی ہوتی ہو کہ انحطاط حقیقی مین نبض مستوی اور انحطاط باطل مین مختلف ہوتی ہو اور نظام صحیح سے خارج ہو جاتی ہے اور انحطاط کلی مین مریض کی موت بدون اسباب سخت اور درشت کے جو خارج سے طاری ہون نہین ہوتی اور مریض کا ضعیف ہونا بھی بروقت طاری ہونے ایسے اسباب کے ضرور ہو جیسے حرکت شدید خواہ قیام جو تعب پیدا کرے یا غضب حد سے زیادہ اور کبھی ایسے اسباب انحطاط جزئی مین ہوتے ہین ایسی موت سے پہلے عرق لزوجت دار تھوڑا سا برآمد ہوتا ہے۔ جلدی مین آدمی اکثر زمانہ انحطاط مین مرتا ہے اور مرنے سے پہلے عرق مختلف مائل بہ برودت پیدا ہوتا ہے اور یہ عرق تنہا سر اور گردن مین برآمد ہوتا ہے یا فقط سینہ مین اور اگر جلد حالِ نزع مین خشک ہو اسوقت موت بعد عرق کے نہ ہوگی اور اگر جلد اسوقت تر ہو موت بعد عرق کے واقع ہوگی۔ اکثر موت جو امراض قتالہ مین ہوتی ہے اسیوقت ہوتی ہے جسوقت بحران جیسا امراض سلیم مین ہوتا ہو مثلاً اگر بحران مرض کا ازواج مین ہوتا تو موت بھی ازواج یعنی جفت مین ہوگی اور اگر بحران کا وقت طاق دنون مین ہو تو موت بھی افراد مین ہوگی یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ غب لازم مین موت بروقت منتہی قوت کے ہوتی ہے اور اسوقت ہمراہ مرض کے اعراض ردی پیدا ہوتے ہین جیسے اختلاط عقل اور شدت کرب و سبات و ضعف تحمل حمی کا بعد اُسکے پیدا ہوتا ہے اور آنکھون مین تاریکی یا وجع فواد اور قلق طبعی تپ کے اول نوبت مین موت واقع ہوتی ہے کہ بدن مین گرمی پیدا نہین ہوتی اور نبض صغیر زیادہ ہوتی ہے اور کیفیت نبض کی ردی اور سبات و کسل مین اشتداد و خلاصہ یہ ہو کہ اس تپ مین جب شدت ان اعراض کی ہوتی ہو موت واقع ہوتی ہے خواہ زمانہ ابتدا کا ہو خواہ تزید کا یا منتہی کا اور موت زمانہ تزید مین جو ظاہر ہو اور محقق ابھی بعد منتہی نہین ہو چکا ہے کبھی کبھی واقع ہوتی ہے اگر علامات موت کے وقت ابتدا بغور اور تامل دیکھے جائین انھین دلائل کی نظر سے جو ہم بیان کر چکے اور نہ پائے جائین پھر کچھ خوف نہ کرنا چاہیے اور اگر پائے جائین حکم وقوع موت کا کرنا چاہیے۔ پھر اگر باوجود علامات مذکورہ بالا کے اور علامات ردی بھی پائے جائین موت کے اسباب کی تعجیل زیادہ کرنا چاہیے اسلیے کہ وہ علامات اس حکم ظنی کے تقویت کرینگے اکثر اگر نوائب افرادی ہون ساتوین روز مر جائے گا اور نوائب ازواج ہون چھٹے دن خصوصاً اگر مرض کی حرکت سریع ہو **علامات موت کے بغیر بحران کے** ضعف قوت مین پیدا ہونا اور قوت کا مقابلہ مرض سے عاجز ہونا اور علامات نضج مین تاخیر ہونی خواہ مرض قوی ہو حرکت اُسکی بطی ہو کہ ہر واحد ان علامات کا دلیل ہے کہ موت بدون بحران کے واقع ہوگی اور اگر یہ سب مجتمع ہون دلالت زیادہ ہوگی **بیان حالات کا جو ضعیف او نقیہ لوگون کو لاحق ہون** ناقہین یعنی وہ لوگ جو بیماری سے صحیح ہون مگر ابھی ضعف اور نقاہت باقی ہے ایسے لوگون کو نکس مرض بیشتر ہوتا ہے جب اسباب مذکورہ بالا بکس پائے جائین اور کبھی اُن کی قوت شدید خواہ

ضعیف ہو جاتی ہے اگر تدبیر مناسب بحال ان کے جیسے ہم آئندہ ذکر کرتے ہین کیجائے اور یہ بھی ایک امر اُن کو عارض ہوتا ہے کہ غذا وغیرہ سے کچھ فائدہ اُنکو نہین پہونچتا اور نہ اُن کے بدن مین طاقت اور توانائی بڑھتی ہے اور خراجات اُن کے بدن مین اکثر پیدا ہوتے ہین اگر تنقیہ اُن کے بدن کا بخوبی ہوا ہو اُن اخلاط سے جو پہلے تھے اور کبھی اُن کے بدن کے بعض اعضا مین فساد عارض ہوتا ہے کہ بقیہ مادہ اسی طرف دفع ہوتا ہے اور کبھی اُن کو ایسے امراض لاحق ہوتے ہین جو بہ نسبت امراض سابقہ کے ضد اور متضاد ہوتے ہین اگر تدبیر بالضد بہ نسبت امراض سابقہ کے بافراط کی گئی ہو مثلاً ثقل زبان اور فالج اور قولنج بارد اور سکتہ اور صرع اور صداع لازم اور شقیقہ وغیرہ عارض ہوتا ہے اگر تبرید مین مبالغہ کیا گیا ہو اور قدر ضرورت سے زائد ہو گئی ہو اور اکثر خارش اُن کے بدن مین پیدا ہوتی ہے اور نیم گرم پانی مین نہانے سے زائل ہو جاتی ہے اور اُن کے بال اکثر سپید ہو جاتے ہین اسلیئے کہ بوجہ کثرت حرص اور آز کے غذا کا شعور اُن مین باقی نہین رہتا اور رطوبت غریزی جو بالون کو سیاہ باقی رکھتی ہے وہ بند ہو جاتی ہے جیسے کھیتی جب خشک ہوتی ہے سپید ہو جاتی ہے پھر جب اُن کی نقاہت دور ہوتی ہے بال سیاہ ہو جاتے ہین جیسے کھیتی خشک ہونے کے بعد پھر سے ہری ہوتی ہے تدبیر ضعیف لوگون کے واسطے ناقہ کی تدبیر مین نرمی کرنی ضرور ہے اور نرم شے کا استعمال بہ نرمی کیا جائے اور کوئی غذائے ثقیل اُس کے بدن پر وارد نہ کی جائے اور نہ کسی قسم کی حرکات خواہ حمام گرم سے اُس کی تدبیر کرنی چاہیئے اور جو اسباب ناگوار خاطر ہین حتی کہ سخت آوازین وغیرہ سے بھی اُس کی حفاظت ضرور ہو اور بتدریج ریاضت معتدل تک اُسکو پہونچانا چاہیئے اور نرم ریاضت سے ابتدا کرنی مناسب ہے کہ ایسی ریاضت اُس کو نافع ہے اور بہت سود مند ہے اور ایسی تدبیر مین مشغول ہون کہ خون اُسکے بدن مین زیادہ پیدا ہو اور ضرور ہے کہ اسے ایسے حال پر چھوڑین کہ فرحت اور سرور مین بسر کرے اور جمیع استفراغات سے خصوصاً جماع سے باز رکھین شراب معتدل ناقہ کو نافع ہے خصوصاً جو شراب لطیف اور رقیق ہو سب سے زیادہ وہ ناقہ زیادہ قابل ممانعت کے ہے۔ تو سین غذا مین جسکا بحران پوشیدہ ہوا تھا یعنی حالت مرض مین جو بحرانات واقع ہوئے تھے بخوبی ظاہر نہ تھے ایسا شخص کس مرض کا چونکہ مستعد ہوتا ہے اسواسطے افراط غذا خواہ اغذیہ ثقیل سے اُسکو باز رکھنا چاہیئے اور کبھی ایسا ناقہ محتاج استفراغ بقیہ مادہ کا بھی حالت نقاہت مین ہوتا ہے مناسب ہے کہ اسہال لطیف سے اسکے مادہ کا اخراج کرین خصوصاً اگر براز مین غلبہ صفراویت کا معلوم ہو خواہ کسی اور خلط کے رنگ اور قوام کی طرف مائل ہو جس خلط سے تپ اسکے بدن مین پیدا ہوئی تھی اور اشتہائے طعام مین خلل پیدا ہو اگر ایسی کیفیت پیدا ہو ناقہ کو ہر ایک تعب سے راحت دینی چاہیئے اور اُسکی قوت بڑھانی چاہیئے مگر بہ نرمی بعد ازان استفراغ کرنا چاہیئے اور کبھی احتیاج مسہل اور تقویت کیساتھ ہی ہوتی ہے تو پھر اسہال بذریعہ دوا اور تقویت بذریعہ غذا کے کیجاتی ہے بلکہ غذائے دوائی بھی مسہل ہو جیسے شربت وردا ور گلقند وغیرہ سے کیجاتی ہو یا اُسمین قوت ادویہ مسہلہ کی بھی شریک کرین جو مسہل ہون اور غذائے دوائی کے مزاج کے موافق اور مخالف مزاج مرض کے ہون جیسے آلو بخارا اور تمر ہندی شیر خشت اور ترنجبین وغیرہ صفراوی مزاج کیواسطے اور کبھی ادرار بول سے منتفع ہوتے ہین کہ فقط ادرار سے اُنکے عروق کا تنقیہ ہو جاتا ہے اور کبھی یہ فعل مدرات مشہورہ سے حاصل ہو جاتا ہے جیسے خیارین گوکھرو وغیرہ فصد کی حاجت ناقہ کو بہت کم ہوتی ہے اور خون کے اخراج سے بے پروا ہے مگر کبھی اس کی بھی ضرورت ہو جاتی ہے اور انتفاخ سحنہ اور پھولنا رگون کا دلیل ہوتا ہے اور دیگر علامات غلبہ خون کی بھی دلالت کرتے ہین خصوصاً اگر تپ کا کسی قدر بقیہ معلوم ہو کہ رگون مین اُسکا مادہ ابھی کسیقدر باقی ہے اور بحوشی مین چھپا برآمد ہون کبھی طبیب کو حاجت فصد محجومی کی ہوتی ہے بنظر حرارت خون کے کہ جسمین کسیقدر خاکستر اخلاط وغیرہ کی باقی رہ جاتی ہے اسوقت اخراج خون فاسد کا ضرور ہوتا ہے اور تولید خون صالح کی تدبیر سے نشو و نما جب تک ہی ہے مگر ایسی تدبیر مین مناسب یہ ہے کہ جب استفراغ از قسم مسہل خواہ فصد وغیرہ کے کیا جائے اسمین رفق اور نرمی ملحوظ رہے اور تنقیہ کوئی تحریک کی جائے اور کو موضع ہمیشہ ناقہ کو مضر ہوتا ہے کہ اُن کے

بدن کو ڈھیلا کر دیتا ہے اور کبھی سود مند بھی ہوتا ہے کہ خواب کی گرمی حرارت عزیزی میں انتعاش اور جنبش واری پیدا کرتی ہے اور جس ناقہ کو نیند مفید نہیں ہوتی اکثر اُسکے بدن میں تپ ہوتی ہے اسلئے کہ مادہ میں خامی پیدا ہوتی ہے اور حار عزیزی میں کسر قوت پیدا ہوتی ہے مقتضائے احتیاط جمیع ناقہین میں خواہ اُن کے بدن بقیہ اخلاط سے پاک ہوں کہ نہ ہوں یہی ہے کہ جو تدبیر غذائی بنسبت اُن کی حالت مرض میں جاری رہی ہے مثل شوربا اور آب جو وغیرہ کے دو تین روز خواہ تھوڑے دن وہی تدبیر جاری رہے خلاصہ یہ ہے کہ بعد صحت کے جو روز بحران حالت نقاہت میں آنے والا ہے اسدن تک تدبیر غذائے وہی جاری رہے جو پہلے ہوئی تھی اور مفید ہوئی تھی بعد اُس روز کے افزائش غذا میں ایسی کیجائے کہ خون صالح بخوبی پیدا ہو اور جو ناقہ کہ اُسکا بدن بخوبی اخلاط سے پاک ہو اور نیز وہ شخص کہ جس کی تپ سلیم تھی اور ردی نہ تھی اُسکے حق میں یہی بہتر ہے کہ لطیف تدبیر نکل جائے ورنہ اُسکے بدن میں کمی غذا سے گرمی پیدا ہوگی اور اُسکا حال ابتر ہو جائے گا اور جو شخص لاغر اور نحیف ہو گیا ہو بہت جلد اُسکو فربہی اور خوشحالی کی طرف لانا چاہیئے اسلئے کہ قوت اُس کی باقی ہے اور جسکا بدن پاک نہ ہو اُس کی تدبیر فربہی دیر میں کرنی چاہیئے اگر اشتہا ناقہ کی بعد صحت کے زیادہ نہ ہو اسکے معدہ میں امتلا موجود ہے اور اگر اشتہا تو ہو مگر ہضم بخوبی نہ کر سکے تو وہ غذا اپنی طاقت سے زیادہ کھاتا ہے اور جسقدر اُس کی طبیعت قابل قبول غذا کی ہے اُس سے زیادہ کھا کر قادر اُسکے ہضم پر نہیں ہوتا ہے اور وہ غذا بعد ہضم کے اُس کے بدن میں پھیلتی ہے یا اُسکے بدن میں اخلاط کثیرہ موجود ہیں کہ طبیعت اُنکی تدبیر میں مصروف ہے اسلئے ہضم کی طرف توجہ نہیں ہوتی ہے یا اُسکے معدہ کی قوت ساقط ہو گئی خواہ تمام بدن کی قوت اور حرارت عزیزی ساقط ہو گئی پس غذا میں تغیر بخوبی نہیں کرتی کہ جس سے طبیعت اسمیں امتیاز کر سکے اور ایسے لوگ اگر اول صحت میں خواہش طعام کی کرتے ہیں آخر آخر اُنکا حال یہ ہوتا ہے کہ اُن کی اشتہا ساقط ہو جاتی ہے اسواسطے کہ آفات اور امتلا اخلاط ردی کی روز بروز بڑھتی جاتی ہے اگر بعد صحت کے اشتہا کم ہو اور پھر بڑھتے بڑھتے زیادہ ہو جائے یہ بات بہت خوب ہے اس سے کہ پہلے اشتہا زائد ہو اور پھر کم ہو جائے پھر اگر اشتہا ہمیشہ یکساں رہے اور باوجود تغذیہ کے بدن میں تغیر بجانب قوت اور فربہی کی نہ ہو پس قوت اشتہائی اور قوت آلہ اشتہا یعنی عصب کی جو کہ معدہ جس سے طرف فم معدہ کے آیا ہے ساقط نہیں ہے بلکہ صحیح ہے مگر قوت ہضم اور آلہ ہضم یعنی قعر معدہ کی ساقط ہے اور ضعیف ہے۔ مناسب یہ ہے کہ ناقہ کو تبدریج گوشت تیہو اور چوزہائے مرغ سے گوشت جدی یعنی بچہ گاؤ کا کھلائیں اور عادت پر اس شخص کو مقدار خواہ مرغوب غذا میں نہ آنے دیں جب تک کہ عروق میں بقیہ مادہ کا باعث ضیق مسامات ہو خواہ ابھی بس عروق کا باقی ہو۔ سکنجبین سے کبھی تنبہ امعا پیدا ہوتا ہے بجہت ضعف امعا کے اسیطرح اور ترش چیزوں کے استعمال سے منجملہ تدبیر ناقہین ایک یہ بھی ہے کہ اُن کو ہوائے مخالف مرض کی طرف لیجائیں بہ نسبت اس ہوا کے جہاں ان کو مرض لاحق ہوا تھا منجملہ تدبیر ناقہین کے رعایت اس چیز کی ہر وقت رکھنی ہے جسکا خوف عود اس مرض سے ہوا تھا تاکہ جس چیز سے ان کی ضرورت ہے اُسکا مقابلہ ناقہ نہ کر سکے جیسے صاحب برسام کو خوف خشونت سینہ کا مرض برسام سے پیدا ہوا تھا مناسب ہے کہ بعد زوال مرض کے بھی خیال رکھیں کہ اُسکے سینہ میں خشونت پیدا نہ ہو۔ حمام میں ناقہ کے بدن سے آہستہ قدر عرق نکالنا چاہیئے کہ اُسکا جسم ضعیف بھی متحلل ہو جائے اگر حمام میں جا کر ناقہ کے بدن سے عرق بکثرت برآمد ہو نہ جائے کہ اُس کے بدن میں کثرت فضول کی ہے احتراز سے بال ترا شنا زمانہ نقاہت میں بھی مضر ہے جیسا باب حمیات میں مذکور ہوا ہے تغذیہ ناقہ کا واجب ہے کہ غذا ناقہ کی کیفیت میں ایسی ہو کہ اُسکا کیموس جید بنے اور بسہولت ہضم ہو جائے اور بھوک پر اُسکو صبر کرنا ضرور ہے اور پیاس کا روکنا نہ چاہیئے اگر اُسکی بھی ضرورت ہوتی ہے کہ غذا کا مزاج مخالف مرض سابق کے ہو تاکہ بقیہ از مرض کو برطرف کرے اور احتیاطاً بھی ایسی غذا دینے کو مقتضی ہے۔ یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ تر اور پتلی غذا ت تغذیہ بدن کا جلد ہوتا ہے اور گرانی اس غذا سے کم پیدا ہوتی ہے اور غذا سے غلیظ اور کثیف اُسکے مخالف ہیں طعام کی قسم سے ہوں خواہ شراب کے اقسام سے۔ سرد چیزیں ناقہ کو ہرگز نہ دینی چاہئیں جب کہ بوجہ بقیہ حرارت کے ضرورت داعی نہ ہو بلکہ اُسکی تدبیر حرارت اور

برودت مین معتدل سے کرنی واجب ہو جسمین حرارت لطیف مع رطوبت کے ہو اور قبول اُسکا معدہ پر آسان ہو اور روئے ہضم کے اور مقدار مین اُس کی غذا اسقدر ہو جسے بخوبی ہضم کر سکے اور معا سے اُسکا انفصال اچھی طرح ممکن ہو اور بتدریج زیادتی مقدار کی ہوتی ہے اگر معدہ مین ثقل پیدا نہ ہو اور نہ قراقر خواہ عسر انحدار اور دیر مین ہضم ہونا پیدا ہو اور اگر اُن مین سے کوئی چیز زبون اور ناپسند معلوم ہو مقدار کم کر دینی چاہیے اگر دفعتہً امتلاء معدہ پیدا ہو اور معدہ مین تمدد اور کشش معلوم ہو اکثر ایسے وقت مین تپ پیدا ہوتی ہے اسی طرح یہ بھی واجب ہے کہ دفعتہً کوئی چیز مشروب کا استعمال نہ کرے کہ اکثر اُسمین خطرہ ہوتا ہے ناقہ کی غذا دینے کا وہ وقت ہو کہ ہوا اُسوقت حرارت اور برودت مین معتدل ہو جیسے گرمیون کی فصل مین اول شب اور جاڑون مین دوپہر دن چڑھے ۔ لیکن اگر ضرورت بعجلت داعی ہو یعنی مثلاً بھوک سے بے طاقت ہو اُسوقت واجب ہو کہ اُس کی غذا کے دو حصے کرین اور تھوڑی تھوڑی کھلائین جس سے شکم سیر نہ ہو۔ بہت سرد پانی سے ناقہ کو بچانا ضرور ہے اسلیے کہ اکثر بعض احشا کی حرارت پر گرانباری پیدا کرتا ہے اور اکثر موجب تشنج ہو جاتا ہے اور ہم نے ایسا دیکھا ہے کہ سرد پانی پینے سے حالت نقاہت مین آدمی مر گیا ہے ۔ یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ اشتہا ناقہ کی کبھی بوجہ ضعف معدہ کے خواہ بوجہ اجتماع اخلاط کے معدہ مین پیدا ہوتی ہے اور اُسکے ہمراہ اکثر ایک حالت مثل غشی کے پیدا ہوتی ہے اور کبھی بوجہ ضعف جگر کے چونکہ جذب کیلوس بہت کم کرتا ہے اور لون بدن اور براز مین جو رقیق اور سپید ہو یہ ضعف بخوبی ظاہر ہوتا ہے اور اشتہا کم ہو جاتی ہے کبھی بسبب امتلائے اخلاط کے تمام بدن اور حدوث تخمہ کے اشتہا مین کمی ہوتی ہے کبھی بسبب ضعف قوت بدن اور حرارت غریزی کے خواہ محض بوجہ ضعف معدہ قلت اشتہا پیدا ہوتی ہے ہر ایک قسم قلت اشتہا کی تدبیر جیسے معلوم ہو چکی ہے کرنی چاہیے مگر رفق اور نرمی کا لحاظ ضرور کرنا چاہیے یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ سکنجبین سفرجلی بہت ہی عمدہ دوا ناقہین کے واسطے ہے خصوصاً جبکہ اُن کی اشتہا ساقط ہو بوجہ ضعف معدہ کے اور چونکہ سفرجل مقوی معدہ ہے ضرر بیج کا جو سرکہ مین ہے اُس سے امان ہوتی ہے اور دوا یہ مقوی معدہ جو بہ نسبت سکنجبین سفرجلی کے گرم ہین جیسے قرص ورد وغیرہ اُن سے اکثر نکس کا خوف ہوتا ہے **حرکات مرض کا بیان** اوقات اربعہ مرض کی ابتدا در حمیات مین مفصل بیان ہو چکی اب یہ جاننا چاہیے کہ حرکات ادوار کے کبھی درشتی مین زیادہ ہوتے ہین یہ بات انتہائے مرض پر دلالت کرتی ہے اور کبھی دور کی حرکت بہ طرف نقصان کے ہوتی ہے یہ دلیل ہے انحطاط مرض کی اور رات کو حرکت امراض اور امراض کے اعراض مین شدت زیادہ ہوتی ہے اسواسطے کہ بوقت شب طبیعت کو اشتغال طرف انضاج مادہ کے زیادہ ہوتا ہے اور ہر طرف سے فارغ ہو کر متوجہ مقابلہ مرض کے ہوتی ہے **مقالہ دوسرا اوقات بحران اور بحران کے ایام اور دورے بحران کے ابتدائے مرض مین اور اول حساب بحران کا بیان** بعض اطبا کہتے ہین کہ اول مرض جسوقت سے شمار ایام بحران کا کیا جاتا ہے وہ زمانہ ہے کہ مریض اُسوقت آثار مرض جیسے تکسر اعضا اور ملیلہ حمیات مین دریافت کرتا ہو اور بعض لوگ یہ کہتے ہین کہ نہین بلکہ جسوقت سے مریض صاحب فراش ہوتا ہے اور بستر رنجوری پر گرتا ہے اور ضرر فعل کا بوجہ مرض کے بخوبی واضح ہوتا ہے اُسوقت سے شمار ایام بحران کا کرنا چاہیے ۔ ثمرہ اس نزاع اور اختلاف کا انھین حمیات مین ظاہر ہوتا ہے جو دفعتہً عارض نہ ہون اور جو حمیات کہ دفعتہً عارض ہوتے ہین اُن مین اول وقت پوشیدہ نہین رہ سکتا ہے جیسے بعض محمومین کی تپ دفعتہً شروع ہو جاتی ہے اور ابتدا تپ کی خوب ظاہر ہوتی ہے اور تپ سے پہلے وہ مریض ایسا خوشحال تھا کہ اُسے کسی طرح کی ایذا اور تعب محسوس نہین ہوتا تھا اور ناگاہ سو گیا خواہ حمام مین داخل ہوا خواہ اور کسی قسم کا تعب پہونچا اور یکایک تپ آگئی لیکن جن تپون مین ہاتھ پاؤن ٹوٹنا خواہ درد سر وغیرہ مقدم ہوتا ہے خواہ اور قسم کے آثار پہلے شروع ہو کر بعد ازان تپ شروع ہوتی ہے ایسے حمیات مین یہ اختلاف شمار یوم بحران کا چل سکتا ۔ ہے ہمارے نزدیک رائے صحیح اور مذہب مختار شروع حساب بحران کا یہ ہے کہ خاص تپ کے وقت ابتدا کو اول یوم شمار کرین نہ وہ زمانہ رہی ہے جسوقت خروج مزاج انسان کا حالت اصلی اور طبعی سے بخوبی ظاہر ہوا ہے اور ابتدا اکثر خواہ درد سر اور

اسہال وغیرہ کا کچھ اعتبار نہیں ہے جیسا فریق اول کہتے ہیں اور اسیطرح صاحب فراش ہونا خواہ نہونا بھی قابل اعتماد کے نہیں ہو سکتا اسلیئے کہ اکثر مریض صاحب فراش نہیں ہوتے اور تپ موجود بھی ہوتی ہے اگر حاملہ کو بعد از ولادت تپ عارض ہو اور روز ولادت حساب کرنا چاہیئے کہ محض خطا ہے گو اسکے قائل ایک قسم ہین اور اکثر زمان حوامل کو تپ بعد دو تین روز خواہ تیسرے روز وضع حمل کے عارض ہوتی ہے بیان سبب ایام بحران اور اسکے دوروں کا اکثر لوگ سبب مقرر ہونے زمانہ بحران امراض حادہ کا ماہتاب کی حرکت اور دورہ سے تجویز کرتے ہین اور خیال کرتے ہین کہ قوت ماہتاب کی تمامی رطوبات عالم مین پھیلی ہوئی ہے کہ بذریعہ اسی قوت کے اقسام تغیرات کے پیدا ہوتے ہین نضج ثمرات اور اغذیہ پر بھی قوت قمری معین ہوتی ہے خواہ عدم نضج اور عدم ہضم پر جیسی جس مادہ کی استعداد ہو اور اسی دعوے پر ایک استدلال تجربہ کا یہ لاتے ہین کہ دریا کے پانی کا جذر اور مد ہر مہینے مین بسبب اختلاف زیادتی نور قمر کے ہوتا ہے اور کیفیت حدوث جذر اور مد کی یہ ہے کہ جسوقت سے ماہتاب کا نور بڑھتا جاتا ہے دریا پانی مین زیادہ ہوتا جاتا ہے یعنی بڑھنا پانی کا شروع ہوتا ہے اور جتنا ماہتاب کا نور زیادہ ہوتا جاتا ہے اسیقدر پانی کا مد زیادہ ہوتا جاتا ہے تا انکہ نہایت زیادتی کو چاند پہونچ جاے اسوقت انتہاے مد کو آب دریا پہونچ جاتا ہے جب ماہتاب بدر ہو یعنی تاریخ قمری سے ہر مہینے کے گھٹتا ہو جزر یعنی کشش اور کمی پھیلاؤ مین شروع ہوتی ہے پھر جب چاند چھپ جاتا ہے آخر مہینہ کے ایام محاق مین اسوقت انتہا کو پانی پہونچکر جہان سے مد شروع ہوا تھا اسقدر کم ہو جاتا ہے اور پھر جب ماہ محاق سے نکل کر بشکل ہلال نظر آتا ہے دوسرا مد شروع ہوتا ہے اور یہی سلسلہ جذر اور مد کا برابر چلا جاتا ہے ملاح اور کشتی کے مسافر اس بات کو بدیہی جانتے ہین اسیطرح جو لوگ کنارہ بحر اعظم کے ہین اُن کو اس قول کی بخوبی تصدیق ہے اور روزانہ جذر اور مد کا طریقہ بعد ہی جو مفصلاً کتب قسم مین مذکور ہے دوسرا تجربہ تاثیر نور قمر کا یہ ہے کہ حیوانات کے سرون کا بھیجا بقدر زیادتی نور قمر کے زیادہ ہوتا جاتا ہے حتی کہ چودھوین تاریخ قمری اعظم بلاد معمورہ مین جسقدر بھیجا اور دماغ سر مین نکلتا ہے اور تاریخ مین اسقدر نہیں ہوتا قصاب وغیرہ جو ذبح حیوانات کا پیشہ کرتے ہین وہ اس سے بخوبی آگاہ ہین تیسرا تجربہ بہ نسبت سرعت نضج اور پختگی پھل درختہاے باردار کی خواہ زیادتی ترکاری اور بقولات کی زمانہ بدر ہونے مین قمر کی جب زیادتی نور کی ہوتی ہے اور یہ لوگ بھی دعوی کرتے ہین کہ رطوبات بدن انسان کے قمر سے اثر پذیر ہین پس ان کے احوال مین ضرور اختلاف ہوتا ہے بنظر اختلاف احوال قمر کے اور جسقدر ظہور اختلاف احوال قمر کا شدید ہوگا بدن کے رطوبات کے حالات اختلاف بھی زیادہ ظاہر ہون گے بہت شدید زمانہ ظہور اختلاف احوال بدنی کا وہی وقت ہوگا جسوقت قمر مقابلہ پر اُس وضع کے پہونچے جس نقطہ پر کوئی تغیر جسم انسان مین ہوا ہو یعنی ایک سو اسی درجہ پر مثلاً اول درجہ حمل پر جب ماہتاب تھا اور کوئی مرض جسم انسان مین پیدا ہو پھر آخر سنبلہ مین ماہتاب ہوا اسدن نہایت تغیر کذائی کا ظہور ہوگا اور اس سے کم ظہور اشتداد کا وہ دن ہو کہ قمر وضع تربیع پر اس نقطہ کے پہونچے یعنی نوے درجہ کا فاصلہ مثلاً درمیان مبداء تغیر کے اور مقام قمر کے ہو جیسے مثال مفروض مین آخر درجہ ثور کا مضر ہوگا اور یہ خیال اطبا کا واجب کرتا ہے کہ دورہ قمر کی تنصیف ہو پھر تنصیف کی تنصیف یعنی تربیع ہو جاے جیسا مثال مذکور مین ہم بیان کر چکے ہین یہ لوگ کہتے ہین کہ چونکہ دورہ قمر کا ۲۹$\frac{1}{3}$ روز یعنی انتیس روز اور تہائی ایک دن کی جو مساوی آٹھ گھنٹے کے تقریباً ہے تمام ہوتا ہے اس مین سے ایام اجتماع یعنی محاق کا زمانہ کم کرنا چاہیئے کیونکہ قمر کو ایام محاق مین کچھ تاثیر نہیں ہوتی ہے اور یہ زمانہ تقریباً دو دن اور نصف اور ثلث ایکدن کا ہوتا ہے جو برابر ہے ۲$\frac{5}{6}$ دن کے یعنی دو دن اور بیس گھنٹے کا تخمینا ہوتا ہے بعد تفریق اس مقدار کے چھبیس دن اور نصف روز باقی رہیگا یعنی ۲۶$\frac{1}{2}$ اور اسکا نصف ۱۳$\frac{1}{4}$ یعنی سوا تیرہ روز یعنی چودھوان روز بحران ہو اور اسکا نصف ۶$\frac{5}{8}$ یعنی چھ دن اور پانچ ثمن ایک دن کے یعنی ساتوان روز بحران کا اور اُسکا نصف ۳$\frac{5}{16}$ یعنی تین دن اور پانچ سولھوین ایک دن کی یعنی چوتھا دن بحران کا اور یہ چوتھا روز چھوٹا سا دورہ اُسکا ہے۔ اور بعض لوگ اس حساب کو دوسرے طور پر لیتے ہین کہ

اسمیں اور اس حساب میں تھوڑا سا فرق ہے یعنی وہ لوگ دو دن اور آٹھ گھنٹے یعنی تخمیناً ثلث ایک دن کو ایام محاق کے نکال کر ستائیس میں سے تنصیف شروع کرتے ہیں پس اُن کی تنصیف اسطرح پر ہو ستائیس کا نصف ½ ۱۳ اور اُسکا نصف ¾ ۶ اور اُسکا نصف ⅜ ۳ پس حساب اول سے حساب دوم آخر تنصیف میں بقدر ایک نصف ثمن کے زیادہ ہوتا ہو کیونکہ حساب اول میں آخر تنصیف $\frac{5}{16}$ ۳ ہو اور حساب دوم میں ⅜ ۳ پس بقاعدہ تفریق کسور چونکہ ⅜ = $\frac{6}{16}$ اور $\frac{6}{16}$ - $\frac{5}{16}$ = $\frac{1}{16}$ یعنی سولھواں حساب دوم میں زیادہ ہے لیکن اس دوسرے طریقہ میں کسی قدر تعصب اور اصرار بیجا ہے اسلئے کہ اکثر تیرہویں روز بھی بحران واقع ہوتا ہے اگر ساڑھے تیرہ روز تنصیف اول ٹھہرین تیرھوین روز کبھی بحران ممکن نہوگا چنانچہ آیندہ مفصلاً مذکور ہوتا ہے اب یہ ایام جو اوپر مذکور ہوئے یہ وہ ازمنہ اور اوقات ہین کہ اُن مین اختلافات عظیم ظاہر ہوتے ہین وہی ادوار صغرے کہلاتے ہین اور ادوار سابیع بھی انھین کا نام ہے اور ادوار کبرے خواہ ادوار اربعینیات کہلاتے ہین جسوقت کوئی مدت ان ایام مذکورہ کے مثلاً چوتھے خواہ ساتوین روز کی شروع ہو یعنی روز بحران کا آئے اور بادہ صالح ہو اور عاصی نہو بروقت انتہا اُس مدت کے مرض مین کوئی تغیر ایسا ہوگا جو صلاح اور خوشحالی مریض پر شامل ہو اور روز بحران کا آئے اور آثار بحرانی شروع ہون اور مادہ اور دیگر احوال فاسد ہون جو تغیر بروقت اختتام اس مدت یعنی زمانہ بحران کے ظاہر ہوگا اس سے فساد اور بدحالی مریض کی واضح ہوگی جو امراض خواہ اعراض مزمنہ ہین اور ایک مہینہ سے زیادہ باقی رہتے ہین اُن کے بحران کا حساب حرکت شمس سے کیا جاتا ہو اگرچہ اندازہ مقدار کرنا بحران کا ان اوقات مخصوصہ مین ایک مشکوک امر ہے اور اس تجربہ مین گنجایش بحث اور منع کی زیادہ ہو اور کوئی دلیل برہانی اسکے ثبوت پر کما ینبغی قائم نہین ہوسکتی ہے لیکن طبیب کو مناسب ہے کہ جو شے کثرت مشاہدہ اور تجربات سے معلوم ہوا سی پر مدار معالجہ اور علاج کا رکھے اور اُسکی علت واقعی کی شناخت کے درپے نہو اسلئے کہ بیان اس علت کا طبیب کو درجہ صناعت تک پہونچاتا ہے اور طبیعیات خواہ فلسفہ اولیٰ تک لیجاتا ہے بلکہ واجب ہو کہ طبیب ایام بحران کے وجود کا قائل اور معتقد بسبیل تجربہ ہوجاے خواہ مسئلہ بحران اور تعیین اوقات مذکورہ کا بطور اصول موضوعہ کے مانلے خواہ اگر اسکے دل مین خلش باقی رہے پس بنظر ضرورت معالجہ کے مصادرات سے اس حکم کو تصور کرین یہ بھی جاننا ضرور ہو کہ اکثر اطبا دور اس زمانہ کا نام رکھتے ہین کہ اگر اسکو دو ٹکڑے کرین حاصل تضعیف جو مقدار ہو وہ بھی یوم بحران ہو اور پھر جسقدر اُس کی تضعیف کرتے جائین حاصل تضعیف یوم بحرانی ہوتا جاے اور غیر بحرانی کوئی دن نہ پڑے تاکہ آخر مین تضعیف کا حاصل مساوی ساڑھے چھبیس کے ہو جو زمانہ دور قمری بعد نقصان ایام محاق کے فرض کیا گیا ہو مثال اس دور کی رابوع اور سابوع سے دیتے ہین اسلئے کہ یہ دونون دن ایسے ہین کہ اُن کے تضعیف سے (بموجب اعتبار ایام بحران ان امراض کے جسکے لائق رابوع اور سابوع ہے) ہمیشہ یوم بحران پیدا ہوتا ہے اسلئے کہ رابوع جن امراض کیواسطے لائق ہے جب اُسے دوچند کرین ساتوین دن حاصل ہوگا اور جس مرض کا بحران چوتھے دن ہوتا ہے اور اُسکا ساتوین بھی ہوتا ہے اور دوسری تضعیف مین چودھوان روز پیدا ہوگا یہ بھی یوم بحران ہے اور تیسری تضعیف مین ستائیسوان روز پیدا ہوتا ہو اور وہ بھی یوم بحران ہو مگر عشرینیات کا دورہ سب سے زیادہ پورا ہے کہ جو عشرہ بعد کسی عشرہ کے ہو برابر بحران کا دن ہو اور دونون دورے جو رابیع اور سابیع کے ہین عشرینیات سے اس بات مین کم ہین کہ پوری تضعیف ہر ایک دورے کی بحران کی سر ہو اسلئے کہ جو کسر اور جذر صحیح ½ ۲ مین واقع ہوا ہے اُسکی رعایت کرنی پڑتی ہے اور اسی جہت سے تین ہفتہ بیس یوم مین پورے ہوتے ہین اکیس دن تین ہفتہ کے شمار نہین ہوتے پس الربع پہلا پورے چار دن کا معدود ہوتا ہے اگرچہ فی الواقع ⅜ ۳ خواہ $\frac{5}{16}$ ۳ ہے مگر اُسکی کسر دوسرے دورے مین نکل جاتی ہے کہ وہ ساتوان دن قرار دیا جاتا ہے کیونکہ دوچند $\frac{5}{16}$ ۳ کا = $\frac{10}{16}$ ۶ = ⅝ ۶ یا چھ دن اور سولہ گھنٹے ہوتا ہے اور تیسرا بحران گیارھوین دن ہوتا ہو کیونکہ ⅜ ۳ + ۶ ۱/۳ = ⅛ ۱۰ یعنی دس دن اور تین گھنٹے پس اس تیسرے بحران

میں دورے کی دستگی رہتی ہے یعنی کسر نکل جاتی ہے اس طرح پر کہ روز یازدہم مشترک رابوع سوم اور چہارم میں شمار کرتے ہیں پس چوتھا بحران بروز چہاردہم ہوتا ہے
اور اس وقت ابوع کی کسر مذکور کے آخر رابوع چہارم روز چہاردہم ہوا اسلئے شمار کرتے ہیں جسمیں سابوع دوم کا آخر اور رابوع چہارم کا متحد ہو جائے
اور چودھواں روز بحساب رابوع اور سابوع کے ہر طرح سے یوم بحران ٹھہرے پھر چونکہ جبر نقصان تیسرے سابوع کا کرتے ہیں پانچویں بحران
بیسویں روز پڑتا ہے اسلئے کہ چوتھا اور گیارھواں روز مشترک شمار کیا گیا ہے اسکے لحاظ سے دو دن ادھر بڑھائے جاتے ہیں ورنہ اٹھارھویں
روز پانچواں ہونا چاہیے تو تنقیح شمار ایام بحران کی یہ ہے ۱ + ۲ + ۳ + ۴ پہلا بحران پھر ۴ + ۵ + ۶ + ۷ دوسرا بحران ہے اور یہ بحران
موصول ہے اسلئے کہ آخر روز بحران اول اور اول روز بحران دوم کا مشترک ہے بعد ازاں ۸ + ۹ + ۱۰ + ۱۱ تیسرا بحران ہے اور یہ بحران منفصل ہے
یعنی اسکا اول روز آخر بحران مقدم سے جدا ہے پھر ۱۱ + ۱۲ + ۱۳ + ۱۴ چوتھا بحران ہے اور یہ بھی موصول ہوا اسلئے کہ روز یازدہم تیسرے اور
چوتھے بحران میں مشترک ہے پھر چونکہ اب دو دن مشترک لئے گئے یعنی چوتھا اور گیارھواں لہذا یہ دونوں پانچویں بحران میں اضافہ کئے گئے اسوجہ سے بحران
بیسویں روز پڑتا ہے اور یہ دورہ پنجم بھی منفصل ہے موصول نہیں ہے رابوعات میں بالاتفاق یہی طریقہ جاری ہوا ہے کہ رابوع اول اور دوم موصول ہے
اسلئے کہ روز چہارم دونوں میں مشترک واقع ہوا ہے اور دوسرا اور تیسرا منفصل ہے پھر تیسرا اور چوتھا موصول ہے اسلئے کہ ساتواں روز دونوں میں شمار
کیا جاتا ہے پھر جب چودھویں روز سے بڑھکر پانچواں دورہ رابوع کا شمار کیا جائے اسمیں اطبا کے خلاف واقع ہے افاضل الاطبا مثل بقراط
اور جالینوس کے خلاف قاعدہ سابقہ بنظر قوت نسبت مقابلہ کے ابتدا میں پانچویں دورہ کے چودھواں روز موصول قرار دیتے ہیں پس ترتیب اسطرح
پر ہوتی ہے کہ سترھواں روز دو رابوعات یعنی پنجم اور ششم میں موصول ہوتا ہے اسلئے کہ چودہ سے بیس تک شمار کرتے ہیں ۱۴ + ۱۵ + ۱۶ + ۱۷
رابوع پنجم اور پھر ۱۷ + ۱۸ + ۱۹ + ۲۰ رابوع ششم ہوا اور خلاف قاعدہ یہ ہے کہ چودھویں روز کو منفصل کرنا چاہیے اسلئے کہ ہر ایک رابوع
موصول کے بعد رابوع منفصل بڑھتا چلا آیا ہے اور بحساب سابوع کے اکیسواں روز تیسرے سابوع کا آخر ہے اگر تیسرا سابوع
منفصل ٹھہرایا جائے اور اگر دو سابوع منفصل لیکر تیسرا موصول قرار دیں بیسواں روز آخر سابوع سوم پڑے گا اور دونوں دورے رابوع اور سابوع
کے حساب سے بیسواں روز بحران قرار دیا جائے گا پس رابوع ششم اور سابوع سوم کا آخر بیسواں روز ہوگا اسطرح پر کہ سابوع اول اور دوم
منفصل شمار کریں اور سابوع سوم موصول ٹھہرائیں اور اکیسواں روز مضاعف سابوعات ٹھہریگا اگر تینوں سابوع کو منفصل قرار دیں اگر اس قاعدے کی
رعایت کریں کہ دو سابوع منفصل کے بعد تیسرا سابوع موصول شمار کریں تو روز بستم بحران اور آخر سابوع سوم ہوگا پھر بیسویں روز کے بعد دورہ ربوعات
کا اسطرح پر ہے کہ اکیسویں روز سے شمار کریں پس چوبیسویں روز بحران پڑیگا۔ اور رابوع منفصل ہے کہ بہ نسبت ابتدائے مرض کے رابوع ہفتم ہے
اور تیسرا رابوع منفصل ہے اور اسکے بعد ستائیسواں روز بحران کا رابوع ہشتم موصول ہے اور سابوع چہارم منفصل ہے اسکے بعد اکتیسواں روز
رابوع نہم منفصل ہے بعد اسکے چونتیسواں روز رابوع دہم موصول ہے اور سابوع پنجم منفصل اسکے بعد چالیسواں روز سابوع پنجم موصول ہوگا
اور یہی قاعدہ کہ ہر دو سابوع منفصل کے بعد تیسرا سابوع متصل خواہ موصول واقع ہوگا اور یہ بیس روز میں ابتدائے روز بستم لغایت یوم چہلم
کے بھی تمام ہوں گے اور یہ مقدار نہایت اور انتہائے زمانہ بحران امراض حادہ کی ہے اور جب بیس بیس کے دو تمام ہو جائیں عمل بحران خواہ اخیر
مرض کا باعتبار تاثیر قمری کے ضعیف ہوگا اور مرض مزمن ہو جائے گا بجائے سات روز چودہ روز کا ایک دور بحران کا شمار کیا جاتا ہے اور بعد اسکے
تین ہفتہ یعنی بیس روز پر تضعیف خواہ زیادتی فرض کرینگے پس علی الاتصال روز شستم خواہ ہشتادم خواہ صد و بستم ایام بحران قرار دیے جائیں گے
اور ان کے درمیان چند منزلات پڑتے ہیں جیسے پچاس اور ستر وغیرہ اگرچہ وہ بھی ایام بحران بموجب قاعدۂ مذکورہ بالا ہیں مگر اب کہ مرض مزمن ہو چکا

بوجہ ضعف تاثیر کے اُن کی طرف چندان التفات نہین ہے۔ اور اطبا سوائے بقراط اور جالینوس کے مثل ارکاغانیس وغیرہ اسکے قائل ہین کہ دور البوعات مین بعد چہاردہم کے اٹھارہوان روز یوم بحران ہی۔ مگر منفصل ہی اسکے بعد اکیسوان روز بحران متصل اور موصول ہی اُسکے بعد چوبیسوان منفصل ہوکر ستائیسوان موصول پڑتا ہے اُسکے بعد تیسوان روز منفصل اُسکے بعد اکتیسوان متصل پڑتا ہی چونتیسوان سے جو متصل ہی پینتیسوین سے اور یہ سلسلہ چالیسوین تمام ہوتا ہے بعض اطبانے بیالیسوان اور پینتالیسوین کو ایام بحران سے شمار کیا ہی اسطرح کہ اُنھون نے دور رابوع بعد بیالیسوین روز کے جو یوم بحران ہی متصل قرار دیئے ہین مگر اس شمار مین اُنھون نے ناحق بہت کوشش کی ہی اسلیئے کہ امراض مزمنہ مین اعتبار رابوع کا ساقط ہی جیسا اوپر بیان ہوچکا اب بنظر غور دیکھنا چاہیئے کہ ان لوگون نے تفصیل بحرانات رابوع اور سابوع مین کیسی بے ضابطگی کی ہے اور کیسے خلاف قاعدہ تجویز ایام بحران کی کرتے ہین اور جو سلسلہ معتبر اور نظام صحیح مطابق قاعدہ تاثیرات قمری کی ہی فصل اور وصل ان سے قطعاً ساقط کردیا ہی چونکہ چوتھے روز کے بحران جسقدر ہین اُن کی قوت بیسویں روز تک ابتدائے مرض سے قوی رہتی ہے اور بعد ازان قوت سابوعات کی شروع ہوتی ہے جو بیسوین روز تک ہیں جب مریض کو بیس روز مرض مین گذر جائین اُسکے مرض کا بحران بحساب سابوعات بموجب بیان بالا کرنا چاہیئے کیونکہ مادہ مرض غلیظ ہوجاتا ہی اور ارکاغانیس کے نزدیک اکیسوین روز اکثر بحران جید ہوتا ہی۔ بہ نسبت بیسوین روز کے جیسے روز ہفتم سترھوین روز کی فضیلت پر اور اٹھارھوین کے گواہی دیتا ہے بحساب سابیع کے مترجم کہتا ہے مراد یہ ہی کہ بیسوان روز سترھوین روز کے فصل ہونے پر گواہ ہی بحساب سابوع کے اسلیئے کہ تیسرا سابوع اپنے ماقبل سے متصل ضرور ہوتا ہے چنانچہ اوپر بیان ہوا اس حساب سے ابتدا سابوع سوم کی چودھوین روز سے ہی اور انتہا اسکی بیسوین روز ہوگی اور چونکہ جس روز سے سلسلہ رابوعات کا شروع ہوا ہے اسی دن سے سابوعات کا شروع ہی جس دن سے بعد روز چہاردہم کے سابوع شروع ہوگا اسی دن سے رابوع بھی شروع ہوگا اور وہ روز یہی روز چہاردہم ہے اُسکا چوتھا روز سترہوان روز ہے نہ اٹھارھوان اسوجہ سے ظاہر ہوا کہ جسطرح بیسوان روز بحران بحساب سابوع سوم کے ہی اسیطرح سترہوان روز بحساب رابوع کے ہی انفصل یوم بحران ہی متن بقراط اور جالینوس کے تجربہ مین اکیسوین روز بحران جید کا اکثر ہونا درست نہین ٹھہرا اسیطرح ستائیس اور اٹھائیسوین روز کے بحران جید ہونے مین اختلاف واقع ہے کہ ارکاغانیس نے ستائیسوین پر اٹھائیسوین روز کو ترجیح اور فضیلت دی ہی اور اسیطرح اکتیسوین اور بتیسوین روز مین اور چونتیسوین اور پینتیسوین مین اور چالیسوین اور پینتالیسوین مین باعتبار فصل اور وصل کے اختلاف واقع ہی اگر سلسلہ وار حساب کیاجائے تو غلط واقع نہ ہوگا یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ بعض امراض کا بحران سات مہینے بلکہ سات برس کے بعد ہوتا ہے اور چودہ برس اور اکیسوین برس تک بحران کا امتداد ہوتا ہے بعض اطبانے ایسا خیال کیا ہی کہ بعد چالیس روز کے بحران کسی مرض کا باستفراغ قوی نہین ہوتا ہے اور واقع مین یہ رائے صحیح نہین ہے بلکہ معتبر لوگون نے مشاہدہ کیا ہی کہ باستفراغ قوی بعد چالیس روز کے واقع ہوا اور یہ بھی کچھ ضرور نہین کہ بعد الاربعین کے بحران باستفراغ قوی محتاج اسکا ہو کہ پہلے مرض مین حدت از سر نو پیدا ہوئے تب استفراغ قوی سے بحران ہو خواہ کسی مرض کا ہو کہ بعد الاربعین کے ہو خواہ مرض مین ترکیب ہو اسطرح پر کہ حدّت مرض مزمن کے چند دنون بعد ایک اور مرض حادہ پیدا ہوا اور دونون ملکر ایک ہوجائین اسوجہ سے بعد الاربعین بحران استفراغ قوی سے ہوا اسلیئے کہ مرض مزمن مین کچھ محال نہین کہ طبیعت آہستہ آہستہ انضاج مادہ کا کرتے کرتے اسکی دفع اور اخراج پر ایک ہی دفعہ مین قادر ہو اور استفراغ قوی بحرانی اسی روز واقع ہو۔ اگرچہ وقوع ایسے بحران کا بعد الاربعین کمتر ہوتا ہے اور اکثر یہی ہوتا ہے کہ بعد الاربعین بحران باستفراغ قوی نہین ہوتا اور ناقص بحرانات سے خواہ بذریعہ خراج کے جنکے مادہ کی حرکت بدیر ہوتی ہی بحران بعد الاربعین ہوتا ہے خواہ مادہ رفتہ رفتہ متحلل ہوتا ہے بقراط نے کہا ہی کہ ایام بحران کے جفت بھی ہوتے ہین اور

طاق بھی ہوتے ہیں بلکہ افراد یعنی طاق دنوں کی قوت بنا بر تجربہ کے بحران میں زیادہ ہے اور شمار میں بھی ایام افراد زیادہ ہیں ایام ازواج سے مثل چوتھا چھٹا آٹھواں دسواں چودھواں بیسواں چوبیسواں اور اس مثال میں بقراط اور ارکاغانیس دونوں کے مذہب کے موافق شمار ایام کا ہوا ہے۔ مثال ایام افراد کی تیسرا پانچواں ساتواں نواں گیارہواں سترھواں اکیسواں ستائیسواں اکتیسواں۔ جالینوس نے اس مثال میں جو بقراط نے آٹھواں اور دسواں روز ایام ازواج میں شمار کیا ہے ناجائز تجویز کیا ہے اور کہا ہے کہ بموجب اصول اور قواعد بقراط یہ دونوں روز یوم بحران ہو نہیں سکتے اور شاید کہ تصحیف بقراط کے کلام میں واقع ہوئی ہو تو قبل ازانکہ خوبی اور استحکام علم ایام بحران کا بقراط کو ہوا ہو حجت کلام بقراط سے صادر ہوا ہے یا آنکہ اس قول کی کوئی اور تاویل صحیح بجالائے یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ اکثر ایام بحران میں اتصال ہو جاتا ہے پس دو دن بحران کے مع ایام درمیانی بمنزلہ ایک دن کے ہو جاتے ہیں لیکن یہ کیفیت اکثر بعد بیس روز کے پیدا ہوتی ہیں خواہ بحران استفراغ کا ہو یا خراج کا یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ جو روز بحران جید اگر علامات بد ظاہر ہوں نہایت مجربہ اور موت پر دلالت کرتا ہے جیسے اگر علامات ردی ساتویں روز خواہ چودھویں روز پیدا ہوں کہ ان کی دلالت ہلاک مریض پر زیادہ ہوگی **مناسبات ایام بحران کے** مقدم روز بحرانی آیندہ یوم بحران سے وہی مناسبت رکھتا ہے جو دوسرا تضعیف سے پہلے کے حاصل ہو جیسے ساتواں اور چودھواں اور مراد یوم بحران سے چوبیس گھنٹہ کا زمانہ ہے خواہ تمام اس مدت میں آثار بحرانی کا ظہور ہو خواہ بعض میں خواہ دن میں ہو خواہ رات میں خواہ دونوں میں۔ بہر حال ایام باحوری بعض بدرجہ غایت قوی ہیں کہ شاید ان میں ہمیشہ امید وقوع بحران ہوتی ہے اور بعض ایام بدرجہ غایت ضعیف اور بعض ایام متوسط ہیں اور ان سب کی تفصیل ہم بیان کرتے ہیں مگر پہلے ہم کہتے ہیں کہ اول ایام بحران روز چہارم ہے گو ضعیف ہے اسی لئے اکثر اس میں وقوع بحران کا نہیں ہوتا مگر روز چہارم بوجہ مناسبت تضعیف کے منذر ہے روز ہفتم کا یعنی اس میں وقوع بحران کی خبر دیتا ہے اور ساتواں روز یوم بحران قوی ہے اسکی خبر چوتھا روز دیتا ہے اور ساتواں بوجہ قوت کے ایسا ہے کہ اول طبقہ عالی میں قرار دینے کے لائق ہے اسلئے کہ نصف مقابلہ اور ربع دورہ قمری پر واقع ہے اور گیارہواں روز مثل چودھویں روز کے اگرچہ قوی نہیں ہے لیکن وہ امراض صفراوی جن کا دورہ افراد میں ہوتا ہے جیسے حمی غب وغیرہ ان امراض میں گیارہواں روز بحران قوی ہے بہ نسبت چودھویں روز کے۔ چودھواں روز بھی روز قوی ہے اسلئے کہ یوم مقابلہ دور قمری کا ہے اور منجملہ وجوہ قوت کے ایک وجہ اسمیں یہ ہے کہ جو روز بحران ایسا ہے کہ اسے مناسبت روز چہارم سے ہو اسمیں قوت احکام بحران اور سلامت آثار بحرانی کی تعیین ہوتی ہے جیسا کہ اس دن بحران تام اور جید کی امید کی جائے سترھواں روز یوم بحران قوی ہے اور چودن اسکی مناسبت تضعیف میں ہے جیسے نواں روز وہ قوی تر ہے اور سترھویں روز کو تئیسویں روز سے وہی مناسبت ہے جو گیارہویں روز کو چودھویں روز سے ہے یعنی جیسے کہ روز ہفتم ہم رابوع اول ہے اور تیسرے سابوع کا اسیطرح گیارہواں روز رابوع اول سابوع دوم کا ہے اٹھارہواں روز یوم بحران ہے مگر کمتر اسمیں بحران واقع ہوتا ہے اور کمتر امراض میں اٹھارہویں روز ہوتا ہے بہ نسبت اکیسویں روز کے چوبیسویں روز اور اکتیسویں روز بھی کمتر بحران ہوتا ہے اور اس سے کم سینتیسویں روز بلکہ سینتیسویں روز بحران واقع نہیں ہوتا ہے کہ اسکے قریب چالیسواں روز موجود ہے چالیسواں روز بہ نسبت چونتیسویں کے قوی تر ہے اور بعد اس کے چونتیسواں روز بھی صلاحیت بحران قوی کی بہ نسبت اکتیسویں کے رکھتا ہے اس لئے کہ آخر میں سابوعات کے واقع ہے یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ جن امراض کی نوبت افراد میں واقع ہوتی ہے جیسے غب خواہ اور امراض حادہ انکا بحران جلد تر ہوتا ہے اور اکثر ان امراض کا بحران ایام افراد میں واقع ہوتا ہے کہ یہی ایام نوبت امراض مذکورہ کے ہیں اسواسطے حمی غب میں گیارھویں روز انتظار بحران کا کیا جاتا ہے اور چودھویں روز نہیں کیا جاتا ہے مگر قلت جیسے کہ اگر نوبت میں تقدیم خواہ تاخیر پیدا ہو اگرچہ کبھی غب کی ساتویں نوبت میں بلحاظ ایسا ہوتا ہے کہ تیرھویں روز واقع ہوتی ہے پس بحران بھی تیرھویں روز ہو جاتا ہے جن امراض کی نوبت ازواج میں ہوتی ہے جیسے ربع وغیرہ انکا بحران بدیر ہوتا ہے اور اکثر ایام ازواج میں انکا بحران ہوتا ہے۔ اکثر ایام باحوری سابوعات کے جو طبقہ عالی میں شمار کئے گئے ہیں کہ ان میں بحران جید اکثر ہوتا ہے یہ ہیں

ساتواں اور گیارہواں اور چودھواں اور سترھواں کبھی دورے کسی مرض کے مطابق شمار ایام بحرانات دوسرے مرض کے ہوتے ہیں خلاصہ سات دورے غب کے مطابق سات دن محرقہ کے ہو جاتے ہیں یعنی ساتویں دورے سے غب میں عجلت ہوتی ہے اور کبھی بجائے مرض مزمن مہینوں اور برسوں میں موجب شمار ایام امراض حادہ ہوتا ہے پس یہ سات معینہ میں تمام ہوتی ہے جیسے محرقہ سات دن میں اور ان امراض کا انداز ماہانہ مثل انداز ایام امراض حادہ ہوتا ہے مثلاً چوتھا مہینہ ربع میں منزلہ ساتویں ماہ کا ہو جاتا ہے اور تقدیم اور تاخیر بھی ان امراض میں مثل امراض حادہ کے واقع ہوتی ہے اور عنقریب ہم بیان کرینگے ایام جو وسط میں واقع ہیں جن ایام کا اوپر کی فصل میں بیان ہوا وہی ایام باحوری اصلی ہیں اور بموجب اصول اور قواعد خواہ تجربات کے وقوع بحران کے وہی ایام میں اور قیاسی حکم ظہور آثار بحران کا انھیں ایام میں کرنا چاہیئے لیکن کبھی بنظر بعض وجوہ اور اسباب عارضی جو خارج سے پیدا ہوں جو انفس مرض سے بوجہ عسر حرکت مادہ حادہ یا بطور حرکت مادہ باردہ کے خواہ بوجہ سوء اور ضعف بدن مریض کے خواہ اور اعراض کی جہت سے جیسے بیداری مفرط پیدا ہو کسی امر خارجی کی وجہ سے مثلاً مطالعہ کتب علمی کرنے سے خواہ بدنی اسباب سے مثلاً خشکی دماغ وغیرہ سے خواہ نفسانی جیسے خوف وغیرہ جو بافراط پیدا ہو الغرض ایسے وجوہ سے کبھی ایسا اتفاق ہوتا ہے کہ بحران مرض میں تقدیم خواہ تاخیر ہو جاتی ہے اور ایام مذکورہ بالا کے پہلے خواہ اُن سے پیچھے بحران واقع ہوتا ہے اگرچہ یہ بحران غیر وقت کا قائم مقام بحران واقع کے نہیں ہوتا بلکہ اس سے کم ہوتا ہے اور اگر سبب قوی عارض ہوتا ہر آئینہ بروز یوم حقیقی بحران واقع ہوتا اور تقدیم اور تاخیر واقع نہ ہوتا مگر چونکہ عارض قوی ہو اُسنے وقت اصلی سے انحراف پیدا کرکے غیر وقت میں آثار بحرانی پیدا کیئے ہیں اور اگر یہ عارض ضعیف ہوتا الحاصل فقط استعداد رہتا کہ بحران اپنے یوم اصلی میں ہوتا مگر بدشواری اور بحران تام نہ ہو سکتا الغرض جو ایام کہ انہیں بسبب ایسے عوارض کے کہ خلاف قاعدہ رالبوع اور سابوع کے بحران واقع ہوتا ہے اُن ایام کو ایام واقع فی الوسط یعنی ایام درمیانی کہتے ہیں اسلیئے کہ وہ ایام درمیان ایام بحران کے واقع ہیں اور ان ایام کیواسطے بھی چند احکام خاص ہیں مثل ایام بحران کے ایک حد خاص سے جو ابھی مذکور ہوئی اور یہ ایام جیسے تیسرا دن خواہ پانچواں خواہ چھٹا خواہ نواں ۔ یا تیرھواں ہیں پس تیسرا اور پانچواں دن اول بحران یعنی روز چہارم کو گھیرے ہیں اور نواں دن بیچ میں ساتویں اور گیارھویں کے واقع ہے ۔ کبھی جو دن واقع وسط میں دو ایام بحران کے ہو اولی اور انسب واسطے بحران کے ہوتا ہے اور یہ دونوں روز بہ نسبت اس درمیانی روز کے اعلی نہیں ہوتے جیسے نواں روز درمیانی بہ نسبت ساتویں اور گیارھویں روز بحرانی کے ۔ اور کبھی جو یوم بحران درمیان دو یوم واقع فی الوسط کے ہو وہی لائق تر بہ نسبت دونوں ایام درمیانی کے ہوتا ہے جیسے ساتواں روز جو بیچ میں چھٹے اور آٹھویں روز کے واقع ہے پہلی صورت کی دلیل یہ ہے کہ گیارھویں ۔ دن کا بحران نویں دن واقع ہو جاتا اکثر ہے بہ نسبت اسکے کہ ساتویں دن کا بحران نویں دن تک مؤخر ہو جائے ۔ اگرچہ یہ دونوں باتیں یعنی تقدیم گیارھویں کے نویں دن اور تاخیر ساتویں کی نویں تک اکثر واقع ہوتے ہیں قوت اور ضعف ایام واقع فی الوسط ۔ نواں دن جو یوم درمیانی ہے وہ یوم قوی ہے اور تمام ایام واقع فی الوسط میں یہی دن قوت میں مقدم ہے اسکے بعد پانچواں دن بعد اسکے تیسرا دن اور نواں اور پانچواں دن چوتھے دن سے جو روز بحران اصلی ہے بہت کم نہیں ہے اور تیرھواں دن شاید بوجہ ضعف قوت کے اسمیں کبھی بحران نہیں ہوتا چھٹے دن میں کبھی بحران ہو جاتا ہے مگر ردی ہوتا ہے اگر ردی نہ ہو تو بحران بدشواری ہے اور پوشیدہ ناقص ہوتا ہے اور خطرہ سے سلیم نہیں ہوتا گویا کہ چھٹا دن ساتویں دن کے تین باتوں میں ضد ہے اول چھٹے دن میں بحران کم ہوتا ہے اور ساتویں دن زیادہ ہوتا ہے دوسرے چھٹے دن کا بحران ردی ہوتا ہے اور ساتویں دن کا سلیم ہے تیسرے چھٹے دن بحران بدشواری ہوتا ہے اور ساتویں دن باآسانی و سہولت ۔ چھٹے دن کے بحران کا انداز برائی میں چوتھا دن کرتا ہے اور کمتر ایسا اتفاق ہوتا ہے کہ چوتھا دن منزلہ خیریت چھٹے دن کا ہو مگر بہت دشواری سے جب چوتھا دن منزلہ چھٹے دن کے شر کا ہوتا ہے اُسوقت چوتھے دن اکثر علامات خوفناک پیدا ہوتے ہیں جیسے سکارت اور غشی خصوصاً اگر بحران استفراغی ہو اور غشی بوجہ قے کے واقع ہوتی ہے اور قے سے سقوط قوت اور لرزنا مفاصل کا اور رعشہ اور بطلان نبض کا پیدا ہوتا ہے اگر اُس دن پسینا برآمد ظہور عرق

یکسان نہ ہوگا اور بیشتر ایسے بحران استفراغی بہ نقصان ہوتا ہے کہ اُس نقصان کا تمام خراج ردی یا یرقان کر دیتا ہے ۔ بول بھی لون اور قوام میں ردی ہوتا ہے رسوب بھی بُرے پیدا ہوتے ہیں یہ باتیں اُسوقت پیدا ہوتی ہیں کہ جب مریض بعد بحران کے سلامت رہے اور اگر سلامت نہ رہے پس کیا حال ہوگا سلامت مریض بذریعہ خلاص رستگاری ہوتی ہے اور سلامت اُس کی بوجہ عارض نکس کے ہوتی ہے اور جالینوس کا قول ہے کہ ساتواں دن مثل بادشاہ عادل کے ہے اور چھٹا دن مثل متغلب جابر کے اور آٹھواں دن بُرائی میں چھٹے دن کے قریب ہے بیان اچھے اور بُرے دنوں کا بترتیب ایام بحرانی ہوں یا درمیانی خواہ ایام انذار افضل جمیع ایام میں ساتواں اور چودھواں دن ہے اور ان دنوں کے بعد سترھواں اور بیسواں اور اُسکے بعد پانچواں اور اُسکے بعد چوتھا اور اٹھارھواں اور بعد اُسکے تیرھواں ۔ یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ جو ایام قریب با بتدائے مرض اور مقدم نسبت مقابلہ سے تا روز چہاردہم واقع ہیں اُنھیں ایام میں حکم بحران کا قوی تر اور اُمید وقوع بحران کی اقوی اور صفت ایام انذار ہونے کی بخوبی ہوتی ہے اور جسقدر ابتدائے مرض سے بعد بڑھتا جاتا ہے ضعف ان امور میں زیادہ ہوتا جاتا ہے ۔ بیان ان دنوں کا جو ایام بحرانی نہیں ہیں نہ بقصد اول یعنی بطریق انذار اور نہ بقصد ثانی یعنی بطریق بحران روز اول اور دوم اور دہم اور دوازدہم اور شانزدہم اور نوزدہم بھی وہ دن ہیں جو دونوں طرح سے ایام بحران نہیں ہیں اور سیزدھواں دن بھی اُنھیں میں داخل ہے اور سبب یہ ہو کہ اکثر ایام اُن میں سے متصل یوم بحرانی کے واقع ہیں اور پھر بھی نہ اُن میں بحران ہوتا ہے اور نہ انذار واقع ہوتا ہے ایام انذار کا بیان یہ دن وہ ہیں جنمیں آثار ان چیزوں کے جو دلیل تغیر مادہ کے ہیں یا دلیل غالب ہونے ایک دو متخاصمین مرض اور قوت کی ہے ظاہر ہوتی ہے یا ان دونوں میں ابتدائے مقابلہ خفیف کا ہوتا ہے جو درمیان طبیعت اور مرض کے پیدا ہوتا ہے اور غرض اُس مقابلہ سے فیصلہ اور خاتمہ بخیر یا ہلاکت نہیں ہوتی بلکہ وہ مقابلہ واسطے چھیڑنے مادہ کے اور اُسکے ہیجان میں لانے کے ہوتا ہو بغیر مادہ کے دلائل کی مثال جیسے دلائل نضج کے یا خامی مادہ کے ۔ دلائل نضج کے جیسے غمامہ سرخ یا مائل بہ سفیدی بول میں پیدا ہونا اور غیر نضج کے دلائل مشہور و معروف ہیں جیسے رقت بول وغیرہ ۔ مثال غلبہ طبیعت یا مرض کی جیسے قوت اشتہا کا ظاہر یا ساقط ہونا یا اس دن قوت کا ظاہر اور ساقط ہونا یا حرکت میں سُبکی خواہ گرانی کا پیدا ہونا ۔ اور ابتدائے مقابلہ خفیف کی یہ مثال ہو کہ درد سر اور کرب و ضیق نفس اور جنبش مفاصل اور پسینا بدن میں کہیں کہیں اور استفراغ غیر تام پیدا ہوں پس یہ آثار جسدن ظاہر ہوں اسکے بعد جو یوم بحران ہیں اُن میں بحران ضرور واقع ہوتا ہے پس چوتھا دن اگر اُس میں علامات جید پائے جائیں منذر بحران ساتویں دن کا ہوتا ہے اور اگر علامات بُرے پائے جائیں منذر چھٹے دن کے بحران کا ہوتا ہو خصوصاً محرقہ اور نائبہ میں علاوہ یہ ہو کہ باوجود علامات ردی کے روز چہارم میں کبھی بحران ساتویں دن ہو جاتا ہے اور اکثر نویں دن ہوتا ہے لیکن غب میں اکثر بحران ساتویں دن چوتھے دن کے انذار کے بعد ہوتا ہے علاوہ یہ ہو کہ چھٹے دن بھی غب میں بحران ہوتا ہو اور نواں دن یا منذر گیارھواں دن کا ہوتا ہے لیکن اکثر چودھویں دن کا اور گیارھواں دن بھی چودھویں دن کا منذر ہوتا ہے ۔ اور چودھواں یا سترھویں دن یا اٹھارھویں دن یا بیسویں دن یا اکیسویں دن کا منذر ہوتا ہے اور سترھویں روز بھی بیسویں خواہ اکیسویں روز کا منذر ہے اور اٹھارواں روز اکیسویں روز کا منذر ہے اور بیسویں دن انذار چالیسویں روز کا ہو جو ایام واقع فی الوسط اور درمیانی ہیں اُنمیں سے تیسرا دن پانچویں روز کا منذر ہے اور اگر بحران ردی ہو تو اُسوقت تیسرا دن چھٹے دن کا منذر ہوتا ہے اور پانچواں دن منذر نویں دن کا ہوتا ہے ۔ اور اگر ردی ہو پس آٹھویں دن کا منذر ہوتا ہو ۔ یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ دلائل انذار کے بھی اکثر قاعدہ کے خلاف واقع ہوتے ہیں جسطرح دلائل بحران میں انحراف ہو جاتا ہے اور جو انذار کسی یوم کا مقرر ہوا ہے اُس کے سوا اور دن کا انذار واقع ہوتا ہے اور سبب اس بے ضابطگی

کا بعینہٖ وہی ہے جو بحران کے بسبب ہونے میں ذکر کیا گیا خواہ بسبب تقدیم کا ہو یا تاخیر کا یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ اگر کسی یوم انذار کے بعد دوسرے دن بھی کوئی تغیر مثل روز انذار کے واقع ہو اُس مرض کے مادہ کی حرکت میں سرعت ہوگی جیسے چوتھے روز کے بعد پانچویں دن بھی کوئی تغیر مثل یوم چہارم کے پیدا ہو جتنے علامات بحران کے جلد واقع کرنے والے خواہ بحران میں تاخیر کرنے والے ہیں اُنمیں بخوبی تامل کرنا چاہیئے اور ہمواری اور تنگی سے ایام انذار میں غور کرنا چاہیئے کہ بحران واقع ہوئے ہیں یا تاخیر ہوتی ہے **معرفت ایام بحران کی بروقت اشکال کے** ایام بحران کی شناخت کا فائدہ چند وجہ سے ہوتا ہے اسواسطے طبیب پر لازم ہے کہ اگرچہ دریافت ہو کہ بحران قریب ہونے والا ہے تو اُس کی اور طرح کی تدبیر کرے اور اگر بحران میں تاخیر ہو تو اُسکے لائق دوسری تدبیر کرے اور بروز بحران خواہ قریب بر یوم بحران ایک تدبیر خاص کرنی چاہیئے کہ اُسدن تحریک طبیعت کی زیادہ دوا سے مناسب نہیں اسلیئے کہ اکثر ایسی تدبیر سے اگر راست آئے طبیعت کی اعانت بخوبی ہو کر استفراغ زائد اور بحد افراط عارض ہو جاتا ہے اور ضعف پیدا ہوتا ہے اور نیز اگر تحریک طبیعت مخالف خواہش کی ہوتی ہے اور جس استفراغ کی خواہش طبیعت کو ہو دوا سے وہ استفراغ نہیں ہوتا بلکہ اور طرح کا استفراغ پیدا ہونا چاہیئے ایسی صورت خواہش طبیعت اور دوا میں بوجہ تضاد کے تعارض پیدا ہو کر دونوں قسم کا استفراغ باطل ہو جاتا ہے اور اُسکا ضرر جیسا ہو وہ مخفی نہیں ہر شناخت میں ایام بحران کی رعایت اس امر کی بھی ضرور ہے کہ جو امور ایام بحران میں تغیر اور تبدیل کرتے ہیں انکا بھی لحاظ بخوبی کیا جائے اور وہ اوپر معلوم ہو چکے ہیں طریقہ شناخت ایام بحران کا دو طرح کا ہے ایک تو شناخت بحران مرض کی علی الاطلاق یعنی شناخت اس بات کی کہ اس مرض کا بحران کس قسم کے استفراغ وغیرہ سے ہوگا دوسرا طریقہ یہ کہ منجملہ ایام بحران مذکورہ بالا کے اس مرض کا بحران کسدن ہوگا پس ایسا ہوتا ہے کہ احوال اور اعراض بحران کے دو دن خواہ تین روز تک برابر رہتے ہیں اُسوقت یہ اشکال پیدا ہوتے ہیں کہ اب کونسا دن روز بحران قرار دیا جائے پہلی بات کی شناخت دو وجہ سے ہوتی ہے اول تو مرض طول اور کوتاہی سے اور دوسری طبائع امراض اور قوت سے اس طول کی شناخت ہوتی ہے یہ استدلال طول اور قصر سے مرض کی بیماری انقضا اور تمامی پر ہوتا ہے مثلاً کوئی مرض ایسا ہو کہ چوتھے خواہ تیسرے روز اُسکا زوال نہ ہو سکے اسلیئے کہ اُسمیں زیادہ حدت ہو اور ساتویں دن اُسکا زوال ممکن ہو خواہ بعد ساتویں دن کے ایسے مرض میں اگر علامات نضج کے قریب بروز چہارم بخوبی ظاہر ہو جائیں اُمید بحران کی ساتویں روز ہو سکتی ہے اور اگر علامات طول مرض کے ذیل سے ظاہر ہوں جو اوپر بیان ہو چکے ہیں معلوم ہوگا کہ اُسکا بحران ساتویں روز بہت دیر کے بعد ہوگا اور یہ بھی دریافت ہوگا کہ نجات اُس مرض سے بدون بحران کے بذریعہ تحلیل وغیرہ کے ہوگی اور اگر دونوں باتوں میں سے کوئی امر ظاہر نہ ہو یعنی نہ ظہور نضج قریب ایام کے واقع ہو اور نہ آثار طول مرض کے نمودار ہوں اُمید ہے کہ درمیان روز چہارم اور ہفتم کے مرض کا زوال ہو جائے مرض کی طبیعت سے استدلال بحران پر یوں کیا جاتا ہے کہ طاق دن میں حرکت امراض صفراویہ کی اول ہے اور ایام ازواج میں حرکت امراض بارده وغیر حاره کی ہوتی ہے تعیین یوم بحران کی چند وجوہ سے کیجاتی ہے بقیاس ادوار اور عدد اوقات بحران اور زمانہ بحران اور استحقاق ایام اور مؤثر قوتیں جو ہر ایک دن کی ہیں۔ قیاس ادوار سے استدلال یہ ہے جس روز میں مرض نوبتی کے واقع ہونے کی دو نوبت ہے اور طاق دن لائق بحران مرض حاد کے ہے زمانہ بحران سے استدلال اسطرح پر ہوتا ہے کہ جن دنوں میں آثار بحران پیدا ہوئے اُن میں سے زیادہ تحمل شدید کسدن ہوا اور دیر تک کس روز رہا پس روز بحران وہی قرار دیا جائے گا لیکن اگر کوئی اور دلیل اُس دن کی بحران ہونے کو منع کرے اور اُس دلیل میں قوت زیادہ ہو اسوقت بناچار دوسرے ہی روز بحران قرار دیا جائے گا جسمیں مقاسات کم تھے مثلاً جسدن شدت اعراض بحران اور دیر تک ظہور آثار تھا اُسکے اجلاد کسیدن رعاف خواہ اسہال یا قے عارض ہو اُسوقت ہم بھی تجویز کرینگے کہ روز بحران وہ دن جسمیں تکلیف شدید ہوئی نہ تھا اسی قسم کے استدلال سے جو بر طبق زمانہ بحران ہوتا ہے حکم وقوع بحران کا یوم درمیانی میں ایام ثلثہ کے کیا جاتا ہے

بشرطیکہ یہ روز آخر کا حکم بہ نسبت بحران کے قوی تر نہ ہو۔ استدلال بنظر قوت ایام اور بنظر طبیعت ایام کے اسطرح پر ہوتا ہے کہ مثلاً ساتوین شب کو برآمد ہونا عرق
کا شروع ہوا اور آٹھوین روز صبح سے شام تک برابر نکلتا رہو پھر اُسوقت یہی حکم کرنا چاہیے کہ بحران ساتوین روز ہوگا نہ آٹھوین روز اگرچہ تپ کا زوال
آٹھوین دن محسوس ہوا اور اگر اُسکے خلاف ہو کہ عرق تیرہوین روز سے نکلنا شروع ہوا اور چودھوین روز تک برابر نکلا کرے اور تپ چودھوین
روز اُترے بحران کا حکم چودھوین روز کیا جاوے گا اسلیے کہ آٹھوان روز اور تیرھوان روز حکم مین ساتوین اور چودھوین کی خیریت مین نہین ہے
اور موت کا چھٹے روز واقع ہونا اولی ہے بوجہ علامات ہالکہ کے بہ نسبت ساتوین روز کے اور دسوان بہ نسبت نوین روز بنظر وقوع موت
کے اولی ہو۔ استدلال اجتماع احکام بموجب بیان گذشتہ کے کرنا چاہیے مثال مین چودھوین روز کے اسلیے کہ اگرچہ عرق کا ظہور
تیرھوین روز ہوا تھا مگر برآمد عرق اور زوال حمی دونون کا اجتماع چودھوین روز چونکہ ہوا اسلیے یوم بحران وہی ہے۔ استدلال بذریعہ
ایام انذار کے اسطرح پر ہوتا ہے کہ جتنی مثالین اوپر گذر چکین ان مین سے اگر چوتھے روز علامات انذار کے پائے جائین یقین کرنا چاہیے
کہ بحران منسوب بروز ہفتم ہے گو زوال مرض آٹھوین روز ہو خواہ عین ساتوین روز بحران ہوگا اور اگر علامات انذار کے گیارھوین روز پیدا
ہون بحران چودھوین روز ہوگا بیان نسبت اکثر امراض کی طرف بحران کے یہ بات اوپر معلوم ہو چکی ہے کہ جو امراض نہایت درجہ حاد ہین اُنکا
بحران ساتوین روز تک ہو جاتا ہے اور جو امراض قریب بحدت ان امراض کے ہین اُن کا بحران چودھوین روز خواہ بیسوین روز تک ہو جانا چاہیے اور
ان امراض ہے کے متصل جن کی حدت ہے اُن کا بحران چالیس روز تک ہوتا ہے اور چالیس روز کے بعد ساٹھ دن خواہ اسّی دن مین بحران امراض مزمنہ
کا ہوتا ہے اگر حمی محرقہ کی شدت ایام ازواج ہوتی ہو یہ نہایت ردی ہو اور اکثر چھٹے روز قتل کرتی ہے اور اس قتل کا انذار چوتھے روز ہوتا ہے اور
ٹھنڈا پسینہ چوتھے روز برآمد ہوتا ہے اور ازین قبیل علامات بھی ردی سرسام وغیرہ کے پیدا ہوتے ہین بحران گیارھوین روز ہوتا ہے اگرچہ حدت
کے ساتھ پیدا ہوا ہوا سلیے کہ ابتدا اکثر آثار سرسام کی بعد تیسرے خواہ چوتھے روز کے ہوتی ہے اُس کے بعد ایک اسبوع مین بحران واقع ہوتا ہے
اور وہ روز یازدہم ٹھہرتا ہے بحرانات کا بیان یہان تک ختم ہوا فن سیزدہم اورام اور بثور کے بیان مین۔ اور اس مین تین مقالہ مین مقالہ پہلا
اورام حارہ اور فاسدہ کے بیان مین کتاب اول فن کلیات مین بیان اورام اور اجناس اورام اور معالجہ عام اورام کا ہو چکا جو شخص اس مقام کو جواب ہم تحریر کرتے
مین ملاحظہ کرنا چاہے اسے لازم ہے کہ قواعد مذکورہ کو یاد کرے اور اُن کی طرف رجوع کرے اس لیے کہ اس مقام پر فقط قواعد جزئیہ باقی ماندہ کو بموجب
وعدہ کے ہم بیان کرتے ہین بیان اورام اور بثور کا جو ورم خواہ بثر یعنی پھنسی وغیرہ ہو مادہ حارہ سے پیدا ہوگا یا غیر حارہ سے اور مادہ حارہ سے جو ورم
پیدا ہو یا وہ مادہ خون ہو خواہ اور رطوبات جو قریب بمزاج خون کے ہون یا مادہ صفراوی ہے خواہ جو رطوبت قریب بمزاج صفراوی خلط کے
ہو خون سے جو ورم پیدا ہو۔ یا تو خون صالح سے ہوگا یا خون فاسد سے پھر خون صالح یا رقیق ہو یا غلیظ اگر ورم خون صالح غلیظ سے
پیدا ہو اُس کو فلغمونی کہتے ہین جو گوشت اور جلد دونون مین پیدا ہوتا ہے اور اُسمین ضربان بھی ہوتا ہے اور جو ورم خون صالح رقیق سے پیدا ہوتا
ہے فلغمونی کی وہ قسم ہے جو فقط جلد مین عارض ہوتا ہے اور عمق تک اُس کا اثر نہین ہوسکتا ایسے ورم کو حمرہ یعنی پتی کہتے ہین اور اس مین ضربان نہین ہوتا
جو ورم خون غلیظ فاسد سے پیدا ہو اُس سے اقسام جراحات کے پیدا ہوتے ہین جو ردی اور فاسد ہین ایسے خراجات حرارت اور احتراق اگر شدید ہو جاوے
حمرہ پیدا ہوگا اور احتراق اور خشک ریشہ حادث کرےگا اُنھین خراجات کے اقسام مین سے بدترین اقسام وہ ہے جسے نار فارسی کہتے ہین جو ورم خون فاسد
رقیق سے پیدا ہو اُس سے وہ قسم فلغمونی کی عارض ہوتی ہے جو مائل بطرف حمرہ کے ہو اور اُسمین برودت اور خبث ہوتا ہے پھر اگر رقت اس خون مین زیادہ
ہو حمرہ فلغمونیہ پیدا ہوگا اور اگر حرارت زیادہ ہو وہ حمرہ پیدا ہوگا جس مین نفاخات اور نفاطات اور احتراق اور خشک ریشہ ہوتا ہے صفراوی ورم کا عروض

ایسے صفرائے لطیف سے ہوتا ہے جو نہایت لطیف ہے کہ اسکا احتباس اس مقام مین جو ظاہر جلد کے اندر ہی نہین ہوتا ہے - اور باوجود لطافت کے اُسمین حرارت بھی ہوتی ہے اور اس ورم مین نملہ بھی داخل ہے ساعیہ نملہ کا عروض نہایت لطیف صفرا سے ہوتا ہے ساعیہ اکالہ صفرائے ردی سے پیدا ہوتا ہے جو صفرا اُس سے غلیظ ہو اور سوزش اُسمین کم ہو اور بہ نسبت صفرائے مذکورہ کے کچھ اندر کی طرف پہنچکر محتبس ہو اور اُسمین کسیقدر آمیزش بلغم کی بھی ہو ایسے صفرا سے نملہ جاورسیہ پیدا ہوتا ہے کہ اُسمین التہاب کم ہوتا ہے اور انحلال خواہ تحلیل اُس کی دیر مین ہوتی ہے اگر اس سے زیادہ غلاظت مادہ مین ہو نملہ اکالہ پیدا ہوگا پھر اگر یہ صفرا اپنے قوام کی غلاظت مین خون کے قوام سے بڑھ جائے اور ردی بھی ہو حمرۂ ردی پیدا کرے گا اور ان سب صورتون مین مادہ ردی اور لطیف ہوتا ہے اور بعد ازان کہ لطیف ہو اگر اُس کی لطافت اس درجہ پر ہو کہ طبیعت اسے اعماق بدن سے دفع کر دیتی ہے اور سوائے جلد کے اور کسی جگہ ٹھہر نہین سکتا ہے یا قریب جلد کے ورم گرم کا مادہ اگر زیادہ ہو اور ورم بھی مقدار مین عظیم ہو وہ از قسم اورام طاعونیہ خبیثہ سے نہ ہوگا اور داخل اس قسم مین ہوگا جو بنام برانیا معروف ہے - یہ جتنے اقسام اورام ردی کے مذکور ہوئے جس سال وبا پیدا ہوتی ہے اسی سال یہ اورام بھی عارض ہوتے ہین جو اورام حارہ مین ورد دی ہین جب تک مادہ انحطاط کو نہین پہونچتی نرم اور میٹھے ہوتے ہین اور مدہ اُن مین اچھی طرح جمع نہین ہوتا بلکہ عضو متورم کے انفجار پر زیادہ مائل ہوتے ہین اور یہ انفجار ہمیشہ بوجہ عظیم ورم اور کثرت مادہ سے نہین ہوتا ہے بلکہ اکثر بوجہ خبث مادہ کے انفجار پیدا ہوتا ہے یہ بھی جاننا ضرور ہے اورام اکثر مفرد اور خالص ایک ہی مادہ سے ہوتے ہین اور اکثر مرکب چند مادہ سے ہوتے ہین یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ جو ورم ظاہر اور محسوس ہو اور اُسمین ضربان نہ ہو اُسمین تیج اور ریم نہین پڑتی اور جو باطن مین اسیطرح کا ہو اُسکا حال تو ہم بیان کر چکے **فلغمونی کا بیان** فلغمونی کی شناخت اور اس کی علامت حرارت اور التہاب اور زیادتی حجم اور تمدد اور مدانت اور ضربان بھی ہوگا اگر اندر کی طرف فرو رفتہ ہو اور قریب شرائین کے ورم ہو اور اس عضو مین کوئی بڑا عصب جس سے آیا ہو اور مثل اکثر خشک کے جو عصاب سے خالی ہین اور اُنکا حال ورم کے ابواب مین تجربی مذکور ہو چکا ہے ہو اور جسقدر عضو متورم مین شرائین زیادہ اور مقدار اُن کی اعظم ہوگی اسی قدر ورم مین ضربان اور درد رسانی اُسکی اشد ہوگی اور تحلل اور جمع اُسکا جھٹ پٹ ہوگا اگر فلغمونی کسی عضو حساس مین پیدا ہوا سکے تابع درد شدید ضرور ہوگا کسی قسم کا ورم فلغمونی کیون نہ ہو اور جسقدر چھوٹی چھوٹی رگین اس عضو متورم مین ہونگی سب نمایان اور ظاہر ہونگی گو قبل از ورم وہ رگین مخفی تھین اور قابل ظہور کے نہ تھین واضح ہو کہ فلغمونی زبان یونانی مین لفظ اسم جنس کے ہر ایک التہاب کے اوپر علی الاطلاق بولا جاتا تھا بعد ازان ہر ایک ورم گرم کو کہنے لگے اُسکے بعد ہر ایک ورم گرم جو بصفات مذکورہ بالا متصف ہو اسی پر اطلاق کرنے لگے مگر خالی التہاب سے یہ ورم نہین ہوتا اسلئے کہ اتصال خون کا اور انسداد منافذ اور راہون کا ہو جاتا ہے - فلغمونی اکثر بسیط اور مادہ واحد سے عارض ہوتا ہے اور اکثر اُسکے ہمراہ حمرہ یا صلابت یا تیج ہوتا ہے اور اُس کی پیدایش کے چند اسباب ہوتے ہین کہ بعض اقسام اُن کے اسباب سابقہ کے بدلے ہوتے ہین از قسم امتلا اور ردارت خلط مع ضعف عضو قابل کے خواہ محض عضو قابل کا ضعف اگرچہ امتلائے خلط اور ردارت نہ ہو کبھی اسباب بادی مثل فسخ اور قطع اور کسر اور خلع کے خواہ قرحہ جو بکثرت کسی عضو مین پیدا ہون اور اُن کی جہت سے بوجہ درد کے مادہ اسی عضو کی طرف کھنچے خواہ بوجہ ضعف عضو کی وجہ سے حدت مادہ زیادہ ہو - کبھی ان قروح کی طرف اسقدر مواد مائل ہوتے ہین کہ مسالک ضعیف کو بند کر دیتے ہین اسکی مثال یہ ہے جیسے ہمراہ قروح اور جرب کے اورام عارض ہوتے ہین مواضع جالبہ مین اور زیادتی تلیین کی بقدر زیادتی حجم کے ہوتی جاتی ہے اور تمدد اور انتہائے تمدد منتہائے ورم کے پیدا ہوتا ہے اور ابتدا منتہی مین مدہ جمع ہوتا ہے اگر جمع کے قابل ہے اور انحطاط کا زمانہ اُسوقت سے شروع ہوتا ہے جب سے ترقی اور ضعف پیدا ہو فلغمونی ردی وہ ہے کہ جسکا انحطاط نہ ہو اور نہ اُسکا مدہ جمع ہوا کرے ایسا ہی ورم عضو متورم کی موت اور بحس وحرکت ہونا لازم کرتا ہے اور تعفن بھی اسی عضو مین پیدا کرتا ہے اور اکثر یہ امور بوجہ بزرگی ورم اور کثرت مادہ کے بھی عارض ہوتے ہین اور کبھی بوجہ خبث مادہ کے بھی پیدا ہوتے ہین

اگر ورم صغیر ہو یہ بات سب پر ظاہر ہے کہ جو ورم بیٹھ جاتا ہے اُس وقت ضربان میں آرام تپک میں سکون پیدا ہوتا ہے اور مدہ کے جمع ہونے کی علامت یہ ہے کہ ضربان میں زیادتی ہو اور حرارت بھی بڑھ جائے اور پھر دونوں مقدار واحد پہ ٹھہر جائیں تعفن کی شناخت اس سے ہوتی ہے کہ تنفیخ میں شوزی ہو اور رنگ تیرہ ہو جائے اور تمدد شدید پیدا ہو یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ جب تک طبیعت مادہ کو مقصورہ کیے رہتی ہے اور ورم فلغمونی کا ظاہر جلد میں نہ ہوگا یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ بثور دملی جب بثرز حد قریب قریب پیدا ہوں خبر دیں گے کہ ایک دمل بہت بڑا اور خبیث پیدا ہوگا ان سے ملکر واجب ہے کہ مریض اورام باطنی کو آب برگ کاسنی اور مکو ہمراہ املتاس کے پلایا جائے علاج فلغمونی اگر فلغمونی کسی سبب بادیہ سے پیدا ہوا اُس وقت بدن کا حال دو صورت سے خالی نہیں کہ یا تو بدن اُسکے ہمراہ خواہ بعد حدوث ورم کے اخلاط اور مواد سے پاک صاف ہو یا بدن میں امتلا مواد کا ہو اگر ہمراہ ورم کے بدن مواد سے خالی اور پاک ہو اُس وقت ورم کا علاج خاص جو بنظر اس کے کیا جاتا ہے کچھ ضرور نہیں ہوتا خاص معالجہ ورم کا یہی ہے کہ اخراج اُس مادہ کا کریں جو غریب ہے اور جسنے ورم پیدا کیا ہے اور یہ اخراج مادہ کا بذریعہ ادویہ مرخیہ یا ادویہ محللہ لینہ کے جیسے یہ ضماد ہے کیا جاتا ہے کہ لیموں کو پانی اور روغن میں جوش دیں اور فقط کبھی پچھنے لگانے کفایت کر جاتے ہیں خصوصاً اگر ورم کا مادہ زیادہ ہو اُس وقت پچھنے کی ضرورت شدید ہے کہ پھر اگر ورم کے ہوتے وقت خواہ بعد حدوث ورم کے بدن میں امتلائے اخلاط ہو اُس وقت لحاظ رہے کہ مرخیات ورم سے چھو نہ جائیں ورنہ جذب مادہ کا بہ نسبت تحلیل ورم کے بہت زیادہ ہوگا بلکہ پہلے استفراغ مادہ کا بذریعہ فصد کے کرنا لازم ہے البتہ اسہال کی بھی ضرورت ہوتی ہے جب فصد اور اسہال سے فراغت ملے اُسکے بعد استعمال مرخیات کا کرنا چاہیئے اس ورم کا علاج قریب ہے اُس ورم کے علاج کے جسکا سبب امتلائے بدنی ہو اور فرق اس ورم کے علاج میں بہ نسبت اس ورم کے جو بہ نسبت امتلائے بدن کے ہو یہ ہے کہ یہ ورم زیادہ روادع کا محتاج نہیں ہے جیسے کہ اُسے اسکی احتیاج ہے بلکہ یہ ورم اُس سے کم محتاج روادع کا ہے جس ورم کا سبب سابق ہو اور بادی نہ ہو واجب ہے کہ ابتداء اسکی استفراغ سے کریں اور پورا استفراغ جیسا اُسکا حق ہے کر کے فصد خواہ اسہال وغیرہ بشرط حاجت کے کریں اور حاجت کبھی اس جہت سے ہوتی ہے کہ بدن اخلاط ردیہ سے پاک نہیں ہوتا اور کبھی بوجہ عظیم اور پرخطر ہونے مرض کے استفراغ اور تقلیل مادہ کی ضرورت ہوتی ہے خواہ جذب مادہ کا بطرف جانب مخالف کے واجب ہوتا ہے اسلئے اگرچہ بدن میں کثرت فضول کی نہ ہو تا ہم عضو میں کبھی اس قدر اور ضرر پیدا ہوتا ہے جو ضعیف کر دیتا ہے اور بوجہ ضعف کے مواد بدن کے اُسی عضو کی طرف پہنچتے ہیں اگرچہ مواد فضول نہ ہوں مگر استفراغ اور جذب الی الخلاف میں جو جو شرط اپنے اپنے مقام پر مذکور ہو چکے ہیں ان سب کی رعایت واجب ہے اور سستی اور طبیعت حاضر وغیرہ جو جو امور لائق لحاظ کے منجملہ اُن اُمور کے جو فصل استفراغ میں فن کلیات کے درج ہیں اُنکا خیال کرنا ضرور ہے ہم کو مناسب ہے کہ اس ورم کے علاج میں ابتداء روادع سے کریں سوائے اُن مقامات کے جنھیں کتاب اول میں ہم نے مستثنیٰ کیا ہے کہ وہاں ابتداءً استعمال روادع کا جائز نہیں ہے پھر جب زمانہ تزاید کا سامنا ہو مرخیات کا ضماد روادع کے ہمراہ کرنا چاہیئے اور جیوں جیوں تزاید بڑھتا جائے مرخیات کی بھی زیادتی کرتے جائیں مگر ہر روز تھوڑی تھوڑی زیادتی کرتے رہیں اور جب زمانہ منتہی اور وقوف کا ہو پہنچے اور حجم ورم کا درجہ غایت کو بڑھ جائے اور تمدد بھی انتہا کو پہنچ جائے اُس وقت مرخیات کی مقدار غالب ہونی ضرور ہے بہ نسبت روادع کے اور ان میں تصرف اور تبدیل کا اہتمام کما ینبغی کرنا چاہیئے اور بعض اقسام مجففات مرخیہ کے ایسے ہیں کہ زمانہ منتہی میں اُنکے استعمال سے صحت تام حاصل ہوتی ہے اور مرخیات مرطبہ کا استعمال اس غرض سے کرتے ہیں کہ مسامات میں توسیع ہو جائے اور درد میں آرام اور سکون پیدا ہو اور مجففات بھی اسواسطے ہیں جس سے شفا حاصل ہوتی ہے اور جو مادہ ریم مدہ ہونے کے لائق رہ گیا ہے اُسے باقی نہیں رہنے دیتی ہے اگر بسبب اتفاق پوری صحت حاصل نہ ہو اور کسیقدر کسر باقی رہ جائے اُسکی مقدار اُسی قدر ہوتی ہے کہ جس کی تحلیل دوا سے حادث کر دیتی ہے کبھی بوجہ استعمال روادع کے وجع شدید عارض ہوا ہے وجہ اسکی یہ ہے کہ اختناق مادہ میں پیدا ہوتا ہے اور عضو متورم میں گویا یہ مادہ متکرز ہو جاتا ہے الیضاً روادع سے کبھی یہ ضرر

پیدا ہوتا ہے کہ مادہ ورم بطرف اعضائے رئیسہ کے رجوع کرتا ہے اور کبھی روادع سے ورم مین صلابت پیدا ہوتی ہے اور کبھی یہ ضرر ہوتا ہے کہ عضو متورم
کا رنگ مائل بہ سبزی اور سیاہی ہو جاتا ہے خصوصاً اگر روادع سے علاج آخر زمانہ انتہا مین کیا جائے یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ شدت وجع سے محتاج
استعمال ایسی ادویہ کی ہوتی ہے جو مرخی ہون اور جاذب نہ ہون اور کبھی انہین ادویہ مین اگرچہ کسیقدر تبرید ہوتی ہے مگر وہ مانع ارخا کی نہین ہوتی رجوع کرنے سے مواد کا
بطرف اعضائے رئیسہ کے اس سے بخوبی بذریعہ استفراغ کے حاصل ہوتی ہے ہان جو اعضا ایسے ہین کہ ان کی طرف مواد خبیثہ کو اعضائے رئیسہ دفع
کرتے ہین جیسے بغل واسطے قلب کے یا اور اعضائے خسیسہ جو بطور مفرغہ کے واسطے اعضائے رئیسہ کے مخلوق ہوئے ہین کہ ان کے مواد کا ردع البتہ
بہ نسبت اعضائے رئیسہ کے بہت مضر ہے اور ہرگز مناسب نہین ہے اور اس کو ہم نے مقامات مناسب مین بخوبی تحقیق کے ساتھ بیان کر دیا ہے جب
خون اسکا ہو کر ورم مائل بہ صلابت ہو گیا ہے اسوقت ایسے مرخیات کا استعمال کرنا چاہیئے جن مین کسیقدر تسخین بھی ہو اور ترطیب قوی پیدا کرے ادویہ
رادعہ مین جو متوسط ہین ان کی مثال یہ ہے جیسے عصارات البقول باردہ جن کا اکثر ذکر کر چکے ہین اور مواضع متعددہ مین بیان ہو چکا جیسے عصارہ خرفہ اور
کدو اور کاسنی اور عصی الراعی بغیرہ اور عصارہ عنب الثعلب خاص کر اور انہین ادویہ کے اجرام کوٹ کر ضماد کے قابل ہین اور عصارہ اسفنول بھی ازین قبیل ہے اور
تر روٹی آب سرد کی اور کبھی اس علاج مین فقط اسیقدر کافی ہوتا ہے کہ اسفنج کو سرکہ خواہ آب سرد مین ڈبو کر استعمال کرین کا کنج کا فائدہ قوی زمانہ ابتدا مین ہے
اسیطرح پوست انار اور حی العالم اور سویق جو خوب بھگایا گیا ہو خصوصاً سرکہ خواہ سماق ملا کر طلب لینی کائی بھی بہت عمدہ ہے اگر اس سے زیادہ قوی دوا
کی حاجت ہو جو صندل اور اقاقیا اور ماشیا اور فوفل اور بھنگ اور دوہ گھاس جو بنام حشیشۃ الاورام اور بموجب تصریح شیخ کے حاشیہ مین اس کا نام
سیدروہ ہے یہ گھاس بھی بہت مفید ہے مگر زمانہ ابتدا مین کبھی تخفیف اورام مین زعفران سے بھی اعانت ہو سکتی ہے ابتدائے اورام مین ترطیب پیدا
کرنا خطرناک ہے اور اگر تبرید عضو کی زیادہ کرے اکثر منجر بافساد عضو متورم اور فساد اس خلط کی ہوتی ہے جو ورم مین بھری ہوئی ہے اور رنگ ورم کا
بوجہ تبرید زائد کے سبز اور سیاہ ہو جاتا ہے اگر اسکا خوف ہو مقام مقام ورم پر ضماد آرد جو اور لبلاب کا خواہ ایسی دوا کا جسمین ارخا کی قوت ہو کرنا
چاہیئے پھر اگر سبزی خواہ سیاہی ظاہر ہو جائے استعمال شرط کا کرین اور ورم کو چاک کر دین اور انتظار جمع مواد اور نضج کا اسوقت کچھ ضرور نہین اور یہ تدبیر اسوقت
مناسب ہے جب مادہ کو گرتا ہوا دیکھین کہ بکثرت انصباب کر رہا ہے کہ اکثر یہ انصباب موجب موت عضو کا ہوتا ہے۔ شرط کے بھی چند اقسام ہین ایک قسم ظاہر
ہوتی ہے یعنی ظاہر جلد مین اسکا اثر زیادہ ہوتا ہے اور کوئی قسم اغور یعنی اندرون جسم کی طرف زیادہ مائل ہوتی ہے الغرض بمقام ورم اور حال عضو متورم
جس قسم کے لائق ہو اسیکا استعمال کرنا چاہیئے اور بعد استعمال شرط کے نطول آب دریا سے کرنا چاہیئے اور ضماد ایسے ادویہ سے جو ارخا پیدا کرنا چاہیئے۔ اگر
حاجت پانی چھڑکنے کی خواہ نطول کی ہو فقط مرخیات پر اقتصار کرنا لازم ہے یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ استعمال ایسے ادویہ کا جسمین ردع قوی ہو ابتدائے ورم
مین اور محللات قویہ کا استعمال آخر ورم مین مسدی ہے پس تا بہ امکان اس سے احتراز کرنا چاہیئے اسلئے کہ تبرید شدید سے وہی ضرر پیدا ہو گا جو ابھی مذکور
ہو چکا ہے آب سرد کے استعمال سے وہی ضرر متصور ہے چاہیئے کہ ترک کرین ایضاً سوائے ورم حمرہ کے اور اورام مین آب سرد سے گریز چاہیئے
اور تحلیل شدید سے درد مین شدت پیدا ہوتی ہے اگر ابتدائے ورم مین بوجہ تسکین وجع کوئی تدبیر کرنی ضرور ہو آب گرم اور روغن جو مرخی ہین اور اسیطرح ضماد
جو اسی غرض سے ایسے ادہان کے بنائے جاتے ہین ادویہ معلومہ سے ان سب سے احتراز کرنا ضرور ہے اسلئے کہ یہ ادویہ نہایت مضاد ہین اس مادہ کے
جسکا انصباب ہو رہا ہو ہان گل ارمنی آب سرد مین گھول کر خواہ روغن گل مین بھگو کر استعمال کرنا چاہیئے روغن گل اورام کے واسطے وہی افضل ہے جو گل
سرخ اور زیت سے بنایا جائے اسلئے کہ زیت مین بھی کسیقدر تحلیل ہے خواہ عدس کو ہمراہ گل سرخ کے جوش کر کے استعمال کرین خواہ مردار سنگ
روغن گل کے ہمراہ استعمال کرین اگر ان ادویہ سے برآمد کار نہ ہو خواہ ازین قبیل اور دوا ان کے استعمال سے کچھ ترتب اثر نہ ہو لبلاب کا استعمال

کریں کہ ابتدا میں مستحق مفید ہے اور انتہا میں بھی سود مند ہے سرکہ یعنی تھوڑا ورخشک اور کرفس اور بادروج بھی ازیں قبیل ہے اور اکثر شراب شیرین و روغن گل میں ملا کر بلکہ شیرۂ انگور اور تھوڑا سا موم کسی پارچہ صوف کو آلودہ کرکے خواہ صوف نرم کو خواہ صوف زوفا گرمیوں میں سرد کرکے اور جاڑوں میں گرم کرکے خواہ اسفنج کو شراب قابض خواہ سرکہ اور آب سرد میں ڈبوکر بھی مفید ہے زعفران کی شرکت واسطے تسکین وجع کے ہوتی ہے اگر ورم کا حال ایسا نظر آئے کہ اب پھوڑا ہوا چاہتا ہے اُسوقت تبرید کو قطعاً ترک کرنا چاہیئے اور ایسی تدبیر کرنی چاہیئے جس سے نضج اور تفتیح پیدا ہو جب ورم زمانہ منتہی کو پہونچ جائے شبت اور بابونہ اور خطمی اور تخم کتان وغیرہ کا استعمال ضرور کرنا چاہیئے بلکہ مراہم دخلیون اور باسلیقون کا استعمال ضرور ہے اور مرہم قلقطار تجفیف پیدا کرتا ہے اور لطف یہ ہے کہ اُس کی تجفیف سے درد میں شدت نہیں ہوتی اسیطرح اسکا استعمال بروقت سکون لیپ فلغمونی کے مناسب ہے اور جسوقت خوف جمع مواد کا نہ ہو اسوقت بھی اُسکا استعمال بہت مناسب ہے اور بہتر یہ ہے کہ اُس مرہم کو لگاکر اوپر سے پارچہ صوف شراب قابض میں ڈبوکر رکھیں اگر ورم کا موضع لحمی ہو بہ نسبت موضع عصبانی کے حاجت تجفیف کی اسے زیادہ ہوگی اسلیئے کہ پٹھے اپنے مزاج اصلی کی طرف جو یابس ہے تھوڑی سی تدبیر اور تصرف اور اندک تجفیف سے پھر جاتا ہے اور جس گوشت میں تبرید کم ہے اسکو حاجت تجفیف کی کم ہے اکثر حاجت پچھنے کی قبل از نضج کے ہوتی ہے اور بیشتر عضو شریف کے ورم کا جذب بطرف عضو خسیس کے اولاً بذریعہ جاذب کے کرکے پھر اُسکا علاج اور تفتیح کرنے میں جو ورم گرم محتاج تفتیح کا ہو چاہیئے کہ اُس کے منہ پر ضماد مبغول کا کریں اور ادویہ ملطفہ کا ضماد گرداگرد ورم کے کریں اور جو کچھ ورم پر از قسم ضماد خواہ طلاء کے لگائیں چاہیئے کہ پر وغیرہ کے ذریعہ سے لگائیں اسلیئے کہ اُنگلی سے ایذا اور الم پہونچتا ہے **حمرہ کا بیان** اسباب حدوث حمرہ اور اصناف حمرہ کے کتاب اول فن کلیات میں بخوبی بیان ہوچکے کہ اس بیان سے ماہیت اسکی بخوبی دریافت ہوچکی اب وہ اُمور جو فلغمونی اور حمرہ کے درمیان میں فارق ہوں یہ ہیں کہ حمرہ بخوبی ظاہر اور احمر ناصع یعنی درخشندہ ہوتا ہے اور فلغمونی کی سرخی سے سیاہی خواہ سبزی پیدا ہوتی ہے اور اکثر اسکی سرخی جلد میں پوشیدہ اور اندر کی طرف ہوتی ہے اور حمرہ کی سرخی موضع ورم کے مس کرنے سے مٹ جاتی ہے اور اتنی جگہ بوجہ لطافت مادہ حمرہ کے سپید ہو جاتی ہے خواہ فی الفور سرخی متفرق ہو جاتی ہے اور پھر بسرعت پلٹ آتی ہے اور فلغمونی کی سرخی ایسی نہیں ہے یہ بھی ایک علامت خاص ہے کہ سرخی حمرہ کی زعفرانی اور زردی کسیقدر ظاہر کرتی ہے اور فلغمونی کی سرخی میں یہ بات نہیں ہوتی اور حمرہ کا ورم فقط ظاہر جلد میں ہوتا ہے اور فلغمونی اندر جلد کے بھی پیوست ہوتا ہے حمرہ خالص چلتا ہوا نظر آتا ہے اور فلغمونی اپنی جگہ پر ٹھہرا ہوا ہوتا ہے حمرہ صدیدی میں آبلہ پڑتا ہے اور فلغمونی میں یہ بات بہت کم ہوتی ہے اور حمرہ خالص میں بوجہ سختی کے تدافع نہیں ہوتا ہے اور فلغمونی میں ایسا تدافع ہوتا ہے کہ ہاتھ کے دبانے سے خوب نہیں دبتا ہے اور جسقدر زیادتی خون کی صفراوی خلط پر ہوتی ہے مدافعت زیادہ ہوتی ہے اور وجع اور ضربان شدید ہوتا ہے حمرہ میں تپ زیادہ شدید ہوتی ہے بہ نسبت فلغمونی کے کبھی حرارت حمرہ کی اس قدر تیز ہوتی ہے کہ جلد اور بشرہ سوختہ کر دیتی ہے اور فلغمونی کی شورش اور التہاب اس قدر نہیں ہوتی فلغمونی میں تمدد اور درد پیدا کرنا اُس کا بوجہ تمدد کے البتہ بہ نسبت حمرہ کے زیادہ ہوتا ہے اسیوجہ سے درد حمرہ کا اکثر لذع ہوتا ہے اکثر حمرہ جب عارض ہوتا ہے چہرہ پر عارض ہوتا ہے اور ناک کے بیچ کی ہڈی سے حمرہ کی ابتدا ہوتی ہے اور بڑھتے بڑھتے ورم تمام چہرہ میں پھیل جاتا ہے اگر حمرہ بوجہ ٹوٹنے کسی ہڈی کے جلد کے نیچے سے پیدا ہو نہایت ردی ہے حمرہ فلغمونی اور فلغمونی حمرہ میں جو فرق ہے اسکا بیان فن کلیات میں ہوچکا ہے یہاں اُسکے اعادہ کی ضرورت نہیں ہے **علاج حمرہ کا** اس مرض میں پہلے استفراغ بدن کا مسہل صفراوی سے کرنا چاہیئے پھر اگر حاجت فصد کی ہو فصد بھی کرنی چاہیئے زیادہ فائدہ فصد کا اسیوقت ہے کہ مادہ دونوں جلد کے بیچ میں ہو اور اگر اندر کے جلد مادہ گوشت تک پیوست ہو فصد کا فائدہ اُسوقت کمتر ہے بلکہ بیشتر حدت مادہ کی وجہ سے ضرر کا گمان ہوتا ہے بعد فصد کے اگر ضرورت تکرار مسہل کی ہو کرنا چاہیئے اور پہلے تخمینہ اسکا کرنا ضرور ہے کہ مادہ صفراوی اور دموی میں کسقدر کمی بیشی ہے اسی حساب سے اجزائے

مسہل کی تجویز میں عجل کرنا چاہیئے بعد فراغ کے مسہل سے تبرید مادہ کی تدبیر بذریعہ مبردات قوی کے جو معلوم ہیں کرنی چاہیئے اور جو ادویہ فلغمونی کی تدبیر کے واسطے مذکور ہوئیں ہیں اُنھیں کا استعمال کرنا چاہیئے۔ سرد پانی بھی حمرہ پر ایسے وقت گرانا چاہیئے اور بقدر پانی کا استعمال رہے کہ رنگ حمرہ کا متغیر ہو جائے اگر حمرہ خالص ہو فقط اپنی ہی تدبیر سے بعد مسہل کے زائل ہو جائے گا کہ اسکا رنگ متغیر ہو جائے اور لون میں نقصان پیدا ہو اور حاصل یہ ہے کہ تبرید حمرہ کی بہ ضرورت ہو اسلیئے کہ لیپ اور وجع التہابی حمرہ میں زیادہ ہوتی ہے اور استفراغ زائد کی حاجت فلغمونی میں ہے کہ اُسکا مادہ عاصی اور اغلظ ہوتا ہے مبردات جو ابتدائے حمرہ میں استعمال کیئے جائیں ضرور ہے کہ تقبض کی قوت تبرید سے زیادہ ہو زمانہ انتہا کے قریب میں برودت بہ نسبت تقبض کے زیادہ درکار ہے اور باینہمہ استعمال مبردات میں اسکا لحاظ ضرور رکھنا چاہیئے کہ مادہ کسی عضو باطنی کی طرف رجوع نہ کرے خواہ کسی عضو شریف کی طرف متوجہ نہ ہو اور اُسکا بھی خیال رہے کہ عضو متورم میں سیاہی نہ آجائے اور تیرگی اور فساد کی راہ پیدا نہ ہو اگر ان خرابیوں میں سے کوئی امر ظاہر ہو جائے کہ چند قبض اور تبرید کو اختیار کریں پھر اگر حمرہ جلد پر دوڑتا پھرتا ہو خبث رصاص اور شراب زوفا کو برگ چقندر کے ہمراہ جوش دیکر علاج کرنا چاہیئے اور جو دوا کہ اُسمیں تحلیل اور تخفیف قوی ہو اور تبرید بھی ہو اُسے استعمال کریں جیسے صوف کہنہ سوختہ ناشستہ ساڑھے بارہ درہم انگشت یمیہ صنوبر یعنی اُس لکڑی کا کوئلہ جو صنوبر کے درخت کے بیچ میں نکلتی ہے ساڑھے بارہ درہم موم پندرہ درہم خبث رصاص نو درہم پیہ کہنہ بز مغسول پانی سے پندرہ درہم روغن آس پانچ اوقیہ ایضاً ایک مرہم اُس سے بھی سبک تر ہے خبث رصاص اور عصارہ سداب روغن گل اور موم کو یکجا کرکے مرہم طیار کریں **نملہ جاورسیہ کا بیان** نملہ ایک دانہ خواہ چند دانہ ہوتے ہیں کہ پیدا ہو کر ورم پیدا کرتے ہیں مگر ورم تھوڑا سا پیدا ہوتا ہے اور پھر خارش اُس کی بڑھ جاتی ہے اور دوڑتا پھرتا ہے بیشتر اس ورم سے قرحہ پیدا ہوتا ہے اور بیشتر عضو متورم سڑ جاتا ہے اور ان سب چیزوں کے اسباب اچھی طرح سے بیان ہو چکے رنگ نملہ کا مائل بہ صفرت ہوتا ہے اور التہاب در قوام اُسکا ٹولولی یعنی سخت لطوبر سر کے گول ہوتا ہے اور اکثر دانے نملہ کے چھوٹے اور چپٹے ہوتے ہیں مگر ایک قسم نملہ کی جسکا نام افزخوردن ہے کہ وہ اصل میں ہوتے ہیں اور اُن کی جڑیں باریک ہوتی ہیں جیسے لٹکتے ہوئے اور چھبن نملہ کے ہر دانہ میں شہد کی مکھی کے کاٹنے کی سی ہوتی ہے حاصل یہ ہے کہ جو ورم جلدی ہو اور ساعی ہو اور اس ورم میں غوص کی قوت نہ ہو اُسے نملہ کہتے ہیں کوئی نملہ جاورسیہ بشکل باجرے کے ہوتا ہے۔ اور ایک نملہ آکالہ ہوتا ہے جیسا اوپر مذکور ہو چکا اور جسوقت یہ بثور قروح ہو جائیں اور عفونت پیدا کریں بنام تعفن موسوم ہوں گے علاج نملہ کا نملہ وغیرہ جو ایسے اورام ہیں اگر اُنمیں ابتدائے معالجہ کی اسطرح نہ ہو کہ استفراغ خلط کا کریں اور جب استفراغ واجب ہو اسیطرح کا کریں بلکہ پہلے علاج قروح کا کرکے اُنھیں قروح کو اچھا کردیں ایسے علاج میں یہ خرابی درپیش ہوتی ہے کہ یہ بثور دوسرے مقام پر خواہ مقام اول کے قرب جوار میں یا بعید اس مقام سے دوبارہ پیدا ہوتے ہیں اور جلد کو سڑایا کرتے ہیں ماء الجبن ہمراہ سقمونیا کے استفراغ مادہ نملہ وغیرہ میں بہت نافع ہے اور جس طریقہ خاص سے نملہ کا علاج کرنا چاہیئے وہ یہ ہے کہ نملہ آکال کے علاج میں اُن مرطبات سے اجتناب کرنا چاہیئے جو حمرہ کیواسطے مستعمل ہوتے ہیں اسلیئے کہ ترطیب قروح کے مناسب نہیں ہے اوائل حمرہ میں مثل کاہو اور کدو اور نیلوفر اور حی العالم اور طحلب اور جلبہ یعنی خرفہ کے استعمال کرنا جائز نہیں بلکہ اگر تبرید ضرور ہو مثل کمو کے خصوصاً خشک کمو بیکر استعمال کریں کہ اسمیں تخفیف ہے خواہ بارتنگ اور علیق یعنی دردا اور عدس بعد اسکے سویق شعیر لوبیت اور قضبان انگور کو استعمال کریں اور اگر مرنے اور تقرح کا خوف ہو ان ادویہ مبردہ کے ہمراہ کسیقدر شہد وغیرہ خواہ دقاق کندر ہمراہ سرکہ کے اور وہ پانی جو انگور کی لکڑی سے بروقت جلانے کے ٹپکتا ہے بہت عمدہ ہے۔ بکری کی مینگنی اور فضلہ گاؤ ہمراہ سرکہ کے۔ اور جسوقت تقرح ظاہر ہو قرص اندرون شراب خالص خواہ سرکہ جسمیں آمیزش پانی کی خواہ عصارۂ قثاء الحمار خواہ نمک یا تخم زغ اور سداب و نطرون اور فلفل یا نطرون ہمراہ پیشاب لڑکے جالینوس کو یہ طریقہ پسند ہے کہ ایک شئے مثل انبوبہ کے پر وغیرہ کے کنارہ

بنائیں کہ اسکا سر تیز اور نوک دار ہو اور ایسا ہو کہ نملہ کی پھنسی اُسکے اندر سما جائے پھر ایسی ہی شے کو اُس پھنسی پر رکھکر گرد پھنسی کے اس نرمی سے گردش کر نملہ کو کاٹ ڈالے اور جڑ سے اُسے بے بنیاد کر دے لڑکون کا نملہ دور کرنے کی تدبیر یہ ہے کہ اُنھین حمام مین داخل کرین اور یہ ہو چونکہ انھین عرق آ جائے چاہیئے کہ بسرعت نکال لین اور روغن گل خواہ گلاب کو ظاہر کرین علاج جاورسیہ کا نملہ کے اقسام مین جاورسیہ مشابہ ہے علاج مین نملہ سے مگر جو مسہل صفراوی اس مین دیا جائے اسمین کسیقدر شرکت تبرید کی بھی ضرور کرنی چاہیئے اور اگر کسی قدر ہلیلون داخل کرین یہ سب سے بہتر ہے، اسلیئے کہ اسکے مادہ مین ہمراہ صفرا کے سودا اور بلغم کی بھی آمیزش ضرور ہوتی ہے اُسکے بعد مازو اور کرمازک عدس لین اور انار کے چھلکے گل ارمنی ان سب اجزا کو سرکہ اور گلاب جمع کرکے اسقدر طلا ئین جو لذع پیدا نہ کرے اور زیادہ سرکہ کچھ ضرور نہین ہے اور پر کے ذریعہ سے اس دوا کو لگائین دودھ تازہ دوھا اس مرض کے لیئے نہایت مناسب ہے جب مادہ ابتدا کا گذر جائے چاہیئے کہ سمک ملیح کا سر جلا کر زراوند خواہ اور کوئی قوی تر چیز آمیختہ کرکے استعمال کرین اور بشرطیکہ احتیاج تجفیف شدید کی ہو ورق یا دروج کوٹ کر اسمین قلقدیس داخل کرکے استعمال کرین یا اس سے زیادہ قوی تر یہ ہے کہ زنگار اور کبریت زرد سوختہ اس سے بعوض بذریعہ شراب کے طیار کرین۔ خواہ چوب تازہ انگور کے پانی سے جو بروقت جلانے کے ٹپکتا ہے

جمرہ با جیم اور نار فارسی کا بیان

یہ دونوں اسم کبھی ہر ایک پھنسی پر جو اکال ہو اور منفط یعنی آبلہ دار اور سوزان اور خشک ریشہ پیدا کرنے والی ہو بولے جاتے ہین اور اُس پھنسی کی سوزش اور احراق ایسی ہو کہ جیسے آگ کی سوزش خواہ داغ لگانے کی ہوتی ہے۔ اور کبھی بالتخصیص نار فارسی اس بثرہ کو کہتے ہین جو از قسم نملہ اکال محرق منفط کے ہو جسمین سعی ہو یعنی پھیلتی ہو اور بڑھتی جاتی ہو اور رطوبت بھی ہو اور مادہ صفراوی زیادہ ہو اور سوداوی کم ہو اور بعض اسمین کم ہو اور بہت سے دانہ چھوٹے چھوٹے اس مقام پر برآمد ہون جہان خلط حادہ ایسی ہو جسمین غلیان اور جوش زیادہ اور پھولنا پیدا ہوا ور جمرہ بجیم موحدہ کا اطلاق اُسپر کرتے ہین جو مکان خاص کو سیاہ کر دے اور مثل کوئلہ کے سیاہ اور خشک کر دے عضو خاص کو اور رطوبت کسی قدر اسمین نہ ہو اور سوداویت اُس کے اندر کی طرف فرو رفتہ اور بلندی خواہ اُبھار اُسکا کم ہو جو جرم اُسکا مثل برنگ ترمس یعنی باقلائے مصری کے اور کبھی بثر کا وجود نہین ہوتا بلکہ اول ہی جمرہ پیدا ہوتا اور جمیع اقسام کی ابتدا مین کھجلی ضرور ہوتی ہے اور جمرہ بجیم موحدہ اور نار فارسی مین بھی کبھی آبلہ پیدا ہوتا ہے اور جمرہ ایک طرح رطوبت ایسی بہا کرتی ہے جیسے کسی عضو پر داغ لگانے سے بوجہ جلنے کے رطوبت برآمد ہو اور مقام ماؤف کا رنگ مادی ہوتا ہے اور سیاہ زیادہ اور کبھی سماسی بھی ہوتا ہے اور سوزش اسمین بشدت اور گرداگرد اسکے سوزش نہ رہتی ہے اور اُس پر جمرہ کا صدق نہین ہوتا ہے بلکہ سیاہی کی طرف میلان مادہ ہوتا ہے خاص نام جمرے کا اسی پر اطلاق کیا جاتا ہے جسکی جڑ ناری ہو اور اسمین چمک آگ کی چنگاری کی سی ہو نار فارسی کا ظہور ان دونون قسمون مین زیادہ ہوتا ہے اور بسرعت حرکت کرتی ہے اور جمرہ بہ نسبت اسکے دیر مین ظاہر ہوتا ہے اور اندر کی طرف زیادہ پیوست ہوتا ہے گویا کہ اُسکا مادہ بثر اور قوبا یعنی داد کا مادہ ہوتا ہے لیکن یہ مادہ نار فارسی مین زیادہ حدت رکھتا ہے اور جو قسم ان دونون مین سے بوجہ صفراوی مادہ کے عارض ہو اُس کے صفرے مین احتراق پیدا ہوکر مخالطت مادہ سوداوی کی ہوتی ہے اور اسی جہت سے ان دونون مادہ کی آمیزش کی وجہ سے خشک ریشہ سیاہ پیدا ہوتا ہے۔ نار فارسی مین غلبہ صفراویت کا ہوتا ہے اور جمرہ مین سوداویت کی شدت ہوتی ہے یہ بھی ممکن ہے کہ ہر ایک نار فارسی اور جمرہ کو اسلیئے ایک علم اور مشترک نام سے نام رکھتے ہین مثلاً جمرہ کہین اور پھر دونون قسم خاص کی طرف تقسیم کرین خواہ دونون کو نار فارسی سے موسوم کرین اسے عام معنی کی نظر سے بعد ازان تقسیم کرین خواہ ہر ایک معنی کا اسم جداگانہ تجویز کرین اور یہ سب صورتین نام اور تسمیہ کی اصطلاح اطبا مین مروج ہین مگر کچھ فرق چندان نہین ہے کبھی ہمراہ نار فارسی اور جمرہ اور جہان نملہ اور جاورسیہ ردی کی حمیات شدیدہ ایسے ہوتے ہین جن کی روادت زیادہ ہوتی ہے اور مہلک ہوتی ہین اور جس نار فارسی خواہ جمرہ بوجہ وبا کے پیدا ہوتی ہے اور اکثر مشابہ طاعون کے ہوتی ہے اور اسکا سبب سوداوی ہے جیسے کہ ابتدا مین سیاہ ہوتی ہے خصوصاً جبکہ سال باردہ ہو

علاج نار فارسی اور جمرے کا۔ پہلا فصد کھولنی ضرور ہے تاکہ خون صفراوی کا استفراغ ہو جائے اور اگر

مرض قوی ہو کہ خوف اس سے زیادہ مظنون ہو فصد ایسی گہری چاہیئے کہ نوبت غشی کی پہونچے اور کبھی حاجت ہوتی ہے خصوصاً جرے میں گہرے پچھنے لگانے کی تاکہ جو خون بستہ اور گھٹا ہوا ہے اُس میں سے سب نکل جاے کہ اس خون کی طبیعت سم کی ہے مگر یہ تدبیر بوقت صعود ادّی ہونے مادہ کے نہیں کیجاتی ہے۔ علاج موضعی یعنی خاص مقام کا علاج جمرہ بجائے نملہ کے کرنا چاہیئے مگر نملہ رخ میں زیادہ تبرید نہ ہونی چاہیئے جس طرح جمرہ میں اوپر لکھ چکے ہیں اسلیئے کہ اس مرض کا مادہ بطرف غلاظت کے مائل ہے اور اسوجہ سے کہ اس مادہ کی تھوڑی سی مقدار بھی بطرف باطن کے نہیں جاسکتی ہے اسوجہ سے کہ مادہ سمی ہے اور نیز زیادہ قبض کا استعمال کرنا اس مرض میں جائز نہیں ہے اسلیئے کہ مادہ غلیظ ہے اور دیر میں تحلل ہوتا ہے اور محللات کا استعمال نہ ابتدا میں جائز ہے جب ظہور مرض کا ہو اور نہ بوقت سکون التہاب کے کہ اسوقت کیفیت مادہ میں ادویہ محللہ زیادتی پیدا کرینگے بلکہ ایسی ادویہ مجففہ کا استعمال کرنا چاہیئے جن میں کسیقدر تبرید کے ہمراہ تحلیل بھی ہو اور کسیقدر دفع مادہ کا بھی کریں جیسے بارتنگ اور عدس اور وہ روٹی جس میں بھوسی زیادہ ہو ان اجزا سے ضماد طیار کریں اسلیئے کہ جس روٹی میں بھوسی زیادہ ہوتی ہے اور وہ لطیف زیادہ ہے ایضاً اسی قسم کے اور ضمادات جو قرابادین میں مذکور ہیں ایضاً مازو کو سرکہ انگوری خواہ پھٹکری کو اسی سرکہ میں داخل کرکے ضماد کریں دوائے جید ایسے وقت میں اور بعد اسوقت کے یہ ہے کہ انار ترش کو چاک کرکے سرکہ میں اسقدر پختہ کریں کہ نرم ہو جاے لبعد ازان خوب پیسکر کسی کپڑے پر لگاکر استعمال کریں یہ دوا ہر وقت مفید ہوتی ہے اور ابتدا اور انتہا مرض میں ازالہ مرض کر دیتی ہے کبھی ایسے وقت کی سوا میں یعنی ابتدائے ظہور خواہ سکون التہاب کے وقت جوز طری یعنی تازہ اخروٹ اور اسکے پتے بھی مع سویق اور زبیب اور انجیر اور شراب اور خشخاش سیاہ داخل کرتے ہیں اور بہتر یہ ہے کہ مجموع ادویہ مذکورہ سے ضماد طیار کریں منجملہ ایسی ادویہ کے جو لایق استعمال اکثر اوقات کے ہیں افیون اور اقاقیا اور دوزاج جسے موری کہتے ہیں یعنی سرخ رنگ کی پھٹکری پوست انار ملہ دو درم زہرہ نحاس ایک درم بزرالبنج درہم لیکن ایسی ادویہ ان اسیوقت تک مستعمل ہوتی ہیں جب تک قرحہ پیدا نہ ہو پھر جب قرحہ پیدا ہو جاے اسوقت مجفف قوی کا استعمال ضرور ہے جیسے دوائے اندرون خواہ دوائے قرسیون یا فاسون یا ابوبانندروس کے قرص یا دوائے قیسور شراب حلو یا سکنجبین میں ملاکر ضماد کریں اسیطرح جو دوائیں جمرہ منفجر اور نملہ جاورسیہ کے علاج میں مذکور ہوئیں اُنکا استعمال کریں نیز ضرور ہے کہ ضماد کا استعمال ان اوقات میں ہر روز دو مرتبہ کیا جائے اور رات کو بھی ایک مرتبہ خواہ دو مرتبہ ضماد لگائیں جن دواؤں سے عفونت تبرید وغیرہ میں پیدا ہوتی ہے تا مقدور انکا استعمال کرنا جائز نہیں ہے کہ ان سے ردارت مرض میں زیادہ ہوتی ہے اور جب ہو کہ گرداگرد مقام ماؤف اور مواضع احتراق کے بالتزام گل ارمنی اور سرکہ اور مامیثا اور جملہ وہ چیزیں جو مبرد اور رادع ہیں خواہ جن کی تاثیر قریب رادع ہے لگایا کریں جیسے صوف وفا شراب میں ڈبو کر استعمال کریں جب التہاب میں سکون پیدا ہو اور قرحہ باقی رہجائیں اُنکا علاج مرہم اسفیداج اور مرہم ذبابلوطالبین سے کریں خواہ جو مراہم قرحہ خبیثہ کیواسطے قرابادین میں مذکور ہیں اُن سے علاج کریں جو زخم کہنہ جو روغن دار ہو بعد علاج کے نار فارسی کے نار فارسی کے سکون التہاب اور باقی رہنے قرحہ کے لیئے بہت مفید ہے۔ **نفاطات اور نفاخات کا بیان** نفاطات کا حدوث دو طرح سے ہوتا ہے ایک صورت یہ ہے کہ غلیان اخلاط سے بطرف ظاہر جلد کے ایک رطوبت مندفع ہوتی ہے اس طرح پر کہ دفعۃً واحد میں مادہ اُس رطوبت کو لیکر بطرف ماتحت جلد کے صعود کرتا ہے اور چونکہ ماتحت جلد تکاثف زیادہ اس جہت سے اُس رطوبت کا نفوذ جلد میں بخوبی نہیں ہونے پاتا بلکہ نفاخہ مائیہ باقی رہجاتی ہے یعنی جیسے پانی بھر جانے سے جلد میں کسی طرح کا نفخ پیدا ہوتا ہے اسیطرح یہاں بھی کیفیت نمودار ہوتی ہے اور دوسری صورت اُسکے حدوث کی یہ ہے کہ بعد اذیت کے خون ایک جگہ بھر جاتا ہے اور زیر جلد نفخ پیدا ہوتا ہے **علاج نفاطات اور نفاخات کا** تنقیہ بدن کا اور فصد وغیرہ جیسے معلوم ہو چکا ہے بدستور کرنا چاہیئے اور دیگر تدابیر غذا وغیرہ کے بھی جیسے اورام اقسام مناسب میں مندرج ہیں وہی یہاں بھی جاری رہیں اور ابتدائے ظہور میں مرض کے عدس کو پانی میں پختہ کرکے خواہ پوست انار خواہ پوست شاخہائے درخت انار پانی میں جوش دیکر موضع مرض پر بعد طبیخ اور تلیین کے

بکثرت ضماد کرنا چاہیئے اگر نفاخات سے پھوڑے پیدا ہو جائیں اور خاص صاحب نفاخات کے پھوڑوں کا منتظر ہو تدبیر یہ ہو کہ جن کی جلد موٹی ہو اور دباکر توڑنے سے درد ہوگا لہذا کسی سوئی وغیرہ سے اسمین سوراخ کریں اور جو رطوبت اس خراج میں ہے اسے نکالڈالیں اور باریک جلد کا خراج کبھی خود بخود منھ کرلاتا ہے تاہم اگر خود بخود منھ نکرے ضرور سوئی وغیرہ سے چھید کر بہ نرمی تمام رطوبت نکال ڈالنی چاہیئے بعد اس رطوبت کے نکالنے کے دو حال سے خالی نہیں یا تو اچھا ہو جائے گا یا قرحہ پڑے گا اگر قرحہ پڑے مرہم اسفیداج اور مرداسنج وغیرہ سے علاج کریں خصوصًا جب ان مراہم میں ایرسا داخل کریں اور مرہم جرہ کا استعمال سوقت کرینگے جب پھیلنے لگے خواہ سڑنے کی نوبت پہونچے اور نملہ کا علاج خواہ اور جو علاج مناسب ہو تب کے مذکور ہو چکے انکا استعمال کرینگے دوائے مرکب مردہ سنگ ایک رطل زیت کہنہ ڈیڑھ رطل زرنیخ ایک رطل مرداسنج کو زیت کہنہ میں اسقدر پکائیں کہ زیت کی جھاگ جاتی رہے اسکے بعد زرنیخ پیسکر چھڑکیں۔ ایضاً ایک دوا ایسی ہے جو مذاکیر یعنی حشفہ یعنی سپاری اور ہونٹھ پر لگانے کے لائق ہے خلاصہ یہ ہے کہ دوا لائق ان عضاؤ کے ہے جنھیں حاجت تجفیف کی زیادہ ہے قلقطار اور قلقدلیس آٹھ جزو بورہ ارمنی دو جزو پانی میں پیسکر استعمال کریں اور بکری کی مینگنی شہد میں ملاکر بھی مفید ہے جب ان پھوڑوں کی پپڑیاں بھی گر جائیں اور گوشت فاسد ہو جائے اور گوشت صحیح باقی رہے اسوقت خالص پھوڑوں کا جو علاج ہے اسی طور پر معالجہ کرنا چاہیئے۔ اور شہر اسکندریہ کے اطبا ایک لکڑی سے ان دونوں کو گرا دیتے ہیں جسے سارا فیاس کہتے ہیں اور نیز نارخس اور طرماکیس روغن اقحوان بھی انکے اسقاط کیواسطے بہت مفید ہے حاصل یہ ہے کہ خشکریشہ کے اسقاط کے بعد بقیہ کا علاج مثل علاج خراجات کے کرنا اور انھیں تدبیرات میں مشغول رہنا بہت ضرور ہے۔ دوائے مجرب قدما کی ہے اور متاخرین نے اپنی طرف اسکی نسبت کی ہے انزروت صبر کندر سفیدہ زنگار ہموزن لیکر ہموزن مجموع کے گل ارمنی شامل کریں اور گولیاں بنا رکھیں بقدر حاجت سرکہ خواہ پانی میں گولی گھول کر طلا کریں اور طلا کرکے پھر اسی پر دوبارہ دوا کو طلا کریں تاکہ اسمیں خوب سا تقبض پیدا ہو جائے اور سمٹ کر خشکریشہ پڑ جائے اگر اس پپڑی کے نیچے رطوبت ہوگی خود بخود گر پڑے گی ورنہ چھوڑانے کی ضرورت ہوگی اور ہمیشہ یہی تدبیر جاری رکھیں تاکہ سب مقام سے پپڑیاں چھوٹ کر گر پڑیں

شری کا بیان

شری اسکو کہتے ہیں اسکی صورت یہ ہے کہ چھوٹے چھوٹے دانے اور چپٹے مثل نفاخات کے مائل بسرخی ہوتے ہیں اور کھجلی انمیں زیادہ ہوتی ہے اور گڑتے ہیں اور اکثر دفعۃً تمام بدن میں پیدا ہو جاتے ہیں اور کبھی انمیں شہد سے ایک قسم کی رطوبت بھی ہوتی ہے بیشتر شری سری ہوتی ہے اور رات کو اکثر اسمیں شدت ہوا کرتی ہے اور کرب اور غم بھی اسکا سبب کو زیادہ ہوتا ہے سبب حدوث اس مرض کا ایک بخار گرم ہوتا ہے جو تمام بدن میں دفعۃً ثوران میں آتا ہے اور وجہ اسکی ثوران کی یا یہ ہے کہ صفراوی ہوتا ہے خواہ بلغم بورقی کی اسمیں شرکت ہوتی ہے صفراوی خون سے جو شری پیدا ہوتی ہے اسمیں سرخی اور حرارت زیادہ ہوتی ہے اور ظہور اسکا بسرعت ہو جاتا ہے اور بلغمی میں ان سب امور کی کمی ہوتی ہے مگر بلغمی کی شدت رات کو بنسبت صفری کے زیادہ ہوتی ہے اگر شری کسی موضع وسیع میں برآمد ہوئی ہو اور فصد نہ کھولی جائے تو غب پیدا ہونے کا خوف ہوتا ہے اور واجب ہے کہ فصد اس مرض میں ایسے وقت کھولیں جو درمیان ابتدا اور نوبت ثانی کے ہو اور جسطرح حمی غب دائرہ خواہ غب دائمہ میں بروقت راحت کے نہ بروقت شدت حمی کے فصد کھولتے ہیں اسیطرح اس مرض میں فصد کا وقت اختیار کریں علاج شری کا اگر غلبہ خون کا ہے بہت جلد فصد کھولنی چاہیئے اس کے بعد تحمل ہو سکے تو مسہل صفرے کا استعمال کریں کہ ہلیلہ دو حصہ اور ایارج فیقرا ایک حصہ مقدار شربت مجموع کے تین درہم سکنجبین میں حل کرکے استعمال کریں اور تسکین اس مرض کی تمر ہندی اور آب انار میں خواہ آب انار منجوش کا مع اس کے چھلکے کے اور خیسانده شمش اور رب الرائب اور اقراص طباشیر جس میں کافور داخل ہے ہمراہ آب انار کے اور آب گرم کا پینا دن بھر میں چند مرتبہ اس مرض میں بہت نافع ہے اور مریض کی طبیعت نرم کرتا ہے۔ منجملہ مسکنات کے خیسانده سماق مصفیٰ کا بقدر تین اوقیہ کے۔ غذا ان کے لائق مقشر یعنی مسور مقشر جو سرکہ میں پکائی ہو اور سرکہ اور زیت ہمراہ روغن بادام خواہ سرکہ ہمراہ انگور

اور زیت کے اور مار اگر اب لیکن اگر خلط مرض کی ابھرتی ہو تو استفراغ مادہ کا بدن سے بذریعہ ہلیلہ اور نصف اسکی ترب سے کہ مجموع کی مقدار تین درہم ہو استعمال
کریں خواہ خرزہرہ بسر تر و تازہ ایک وقیہ ہمراہ صبر زرد ایک درہم کے دیں۔ یا عصفر کو پیس کر سرکہ ترش میں آمیختہ کر کے پلائیں خواہ آب سفرجل یعنی گل مختوم
اور آب جرہ جدید یعنی نئی اینٹ کا پانی پلائیں۔ اگر مرض میں بلغم کی شرکت ہو ایک درہم کہربا اور تین درہم سکر خواہ تین درہم تخم تخنگشت لیں جلیب میں استعمال
کریں۔ ہر قسم کی تشریح میں از روئے تجربہ کے یہ دوا مفید ہوتی ہے نو درہم برنج دو درہم طباشیر ایک درہم گل سرخ نصف درہم کافور ایک قیراط آب انار
ترش میں پلائیں خواہ نہار منہ ابل کا استعمال کریں اکلہ اور **فساد عضو اور فرق درمیان غانغرایا اور سقاقلوس کے** ان امراض میں کلام کرنا بنظر ثبات
امراض مذکورہ بالا کے بہت اچھا ہے۔ اب ہم کہتے ہیں کہ عضو جسمانی میں فساد اور تعفن یا کسی ایسے سبب سے پیدا ہوتا ہے جو اس عضو کی روح حیوانی
کو فاسد کر دے خواہ روح حیوانی مذکور کو اس عضو خاص تک وصول سے منع کرے خواہ وہ سبب مفسد روح بھی ہو اور مانع وصول بھی ہو۔ مفسد
روح کی مثال جیسے سموم حارہ اور باردہ جو بنظر اپنے مادہ اور جوہر کے متضاد اور مخالف روح حیوانی کے ہیں۔ جو لوگ اورام اور شبر اور قروح
ردی جو پھیلتے ہوں اور مادہ انکا سمی ہو۔ یا وہ قروح جن کے معالجہ میں طبیب کے خطا کرنے سے کسی قسم کی خباثت پیدا ہو جائے جیسے قروح
غائرہ میں روغن ٹپکانے سے گوشت متعفن ہو جاتا ہے خواہ اورام گرم کی تبرید شدید کرنے سے مزاج عضو کا فاسد ہو جاتا ہے وصول روح
کا مانع سدہ ہوتا ہے اور یہ سدہ یا عرضی اور یا ذاتی ہے جس طرح بعض اعضا کو بہت زور سے پٹی وغیرہ سے کسکر باندھنا کہ اگر یہ کیفیت اثر کریگی
عضو کو فاسد کر دے گی اسلئے کہ روح حیوانی کا وصول اس عضو تک نہیں ہو سکتا ہے جو قوت کہ قلب میں نفس سے روح حیوانی سے اس عضو
خاص کی تشریح ہوتی ہے اسے یہ بندش محتبس کر دے گی اسی وجہ سے مزاج اسکا فاسد ہو جائے گا اور ہلاکت عضو کی واقع ہو گی کبھی
احتباس روح کا بوجہ کسی سدہ بدنی کے ہوتا ہے جیسے ورم گرم ردی اور نابت ورم عظیم غلیظ المادہ ہو کہ منافذ اور مداخل نفس کو جس سے
آمد و رفت حیات روح حیوانی کی ہے بند کر دے اور اس انسداد سے باوجود احتباس روح کے فساد مزاج میں بھی پیدا ہوتا ہے جو
انسداد حیاتی فساد ہے اسکے زمانہ ابتدا میں جب تک عضو حساس کے حس میں فساد کامل عارض ہوا ہو اسکو غانغرایا کہتے ہیں خصوصاً اگر ابتدا میں
تلفظونی ہو پھر جب اس مرض میں ایسا استحکام ہو جائے کہ حساس کی حس باطل ہو اور یہ کیفیت اسیوقت پیدا ہو گی جب لحم اور اسکے قریب کی ہڈی
ابتداً خواہ ورم کے بعد فاسد ہو جائے۔ اسوقت اسکا نام شقاقلوس ہو اور کبھی غانغرایا سے شقاقلوس پیدا ہوتا ہے بلکہ غانغرایا ہو کر ہمیشہ
شقاقلوس پیدا ہوتا ہے اور یہ سب خرابیاں گوشت میں عارض ہوتی ہیں ایسا ہی ہڈی وغیرہ میں بھی پیدا ہوتی ہیں جب اس مرض کا درجہ یہ پہنچے کہ عضو کے
فساد میں ترقی روز بروز نظر آئے اور بڑھتا جائے اور جو چیز گرد کے فاسد کے ہو اس میں ورم بھی پیدا ہو کر گرد کے عضو کے فساد کا ذریعہ ہو ایسے
وقت میں مجموع اس عارضہ کا نام آکلہ ہے اور جو حال کیفیت عضو ماؤف پر طاری ہوتی ہے اسکا نام تعفن موت رکھتے ہیں اور اگر یہ مادہ مفسد
اور غلیظ نہ ہوتا مقام خاص میں اسقدر گزیں کیوں ہوتا۔ بلکہ ہر طرف منتشر ہو جاتا **معالجات** غانغرایا کا علاج ابتدا میں ہو سکتا ہے اور اس
سے اتنی صحت بھی ہوتی ہے جب گوشت میں فساد مستحکم ہو گیا لازم ہو گا کہ تمام گوشت اسوقت نکال ڈالیں جب معلوم ہو کہ عضو کا رنگ متغیر
ہو چلا ہے بس معلوم کرنا چاہیئے کہ طریق تعفن میں آگیا ہے اسوقت بہت جلد ایسے لطوخ کا استعمال کریں جو مانع عفونت ہو جیسے گل ارمنی
اور گل مختوم سرکہ میں ملا کر استعمال کریں۔ اگر اس دوا سے کچھ فائدہ نہ ہو گہرے پچھنے کے بدون کچھ چارہ نہ ہو گا کہ مختلف طریقوں سے اور مختلف
مقامات سے پچھنے کا استعمال کریں اور جونک لگائیں اور جو رگیں قریب قریب کی ہوں خواہ مقابل کے جہت میں واقع ہیں اور جھبڑی ہیں ان کی
فصد کھولیں تاکہ خون فاسد کا اخراج ہو جائے مگر ان تدابیر کے ہمراہ موضع ماؤف کے گرد کی بھی حفاظت ایسی طلاؤ وغیرہ سے کرتے رہیں۔

جو مذکور ہوچکے ہیں اور پچھنے کے مقام پر ایسی چیزیں رکھیں جو مخالف عفونت کی ہوں اور خوب طرح سے اندر جسم کے اثر کرتی ہوں جیسے آرد کرسنہ ہمراہ سکنجبین کے خواہ آرد باقلہ خصوصاً اسمیں نمک آمیزش ہو منجملہ طلاؤں کے یہ ہے کہ حلتیت طلا کریں اور لحم قریص یعنی گوشت کھائے گردن کا دوائے مجرب ہے زراوند مدحرج اور عصارہ ورق بنگ ایک ایک حصہ زنگار نصف حصہ پانی مین بقدر پیسین کہ شہد کے شکل گاڑھا ہو جائے اور قرحہ پر طلا کریں اور گرد قرحہ کے بھی لگائیں منجملہ اُن دواؤں کے جو مانع حدوث آکلہ کے ہیں یہ دوا ہے کہ زنگار اور بھٹکٹیری اور شہد ہموزن لیکر بطور بطوخ کے استعمال کریں کہ یہ دوا بھی مانع عفونت خواہ مانع حدوث آکلہ کی ہے اور مقدار متعفن کو ساقط کردیتی ہے اور صحیح مقدار کی حفاظت کرتی ہے۔ اگر نوبت ورم اور فساد دونوں کی گذر کے ترہل شروع ہوگیا ہو تھوڑی سی ترطیب بھی پیدا ہوئی ہو اور یہی طریقہ شروع عفونت کا ہو کہ اسوقت واجب ہو کہ زراوند مدحرج اور مازو ہموزن پیکر چھڑکیں تاکہ خشکی پیدا ہو اسی طرح اگر زاج اور قلقطار کو استعمال کریں بہت مفید ہے خصوصاً ہمراہ سرکہ اور ورق جوز کے اور اسی طرح قشار انار اور اُسکا عصارہ اگر طلا کریں پھر اگر تھوڑا سا گوشت سڑ گیا ہے اسے قطع کر ڈالنا چاہیئے۔ یا گرا دینا چاہیئے۔ بذریعہ قرص انزروت کے اور اس سے قوی تو یہ دوا ہے کہ قلقدیون کے ذریعہ سے گرادیں۔ اور بعد گرا دینے کے چربی سے اُسکا تدارک کریں۔ یعنی چربی اُسپر رکھیں جب عفونت کی وجہ سے حدت دوا کی برطرف ہو جائے تقیہ لحم کو جو ناقص ہو اسے بھی ساقط کردیں تا اینکہ صحیح گوشت باقی رہجائے زاج احمر کا چھڑکنا بروقت ترہل و تعفن کے بہت بہتر ہے اور جب تعفن ظاہر ہوجائے اسقاط میں قدر متعفن کی تاخیر کرنی جائز نہیں ہے ورنہ بڑی دشواری واقع ہوگی اور اگر گرد ورم کے تعفن زائد پیدا ہو جائے اسوقت دوا کے استعمال کی نہایت تعریف کرتے ہیں کہ سویق ہمراہ عصارہ بیخ کے استعمال کریں اور میری رائے میں یہ دوا جید نہیں ہے بلکہ ایسی دوا کا استعمال موضع صحیح پر کرنا چاہیئے تاکہ عفونت کو منع اور روع مادہ کرے جب کسیقدر عضو متعفن کو کاٹ ڈالیں واجب ہو کہ اُسکے گرد داغ دیں آگ سے کہ مقتضائے حزم اور ہوشیاری یہی ہے خواہ ادویہ کاویہ سے جو محرق ہیں اُن کے ذریعہ سے داغ دیں خصوصاً جو عضا عفونت کو بسرعت قبول کرتے ہیں خواہ بوجہ اپنی حرارت کے خواہ بوجہ قرب اور مجاورت ان فضول کے جو عضائے مذکور سے جاری رہتے ہیں جیسے مذاکیر اور دبر وغیرہ۔ اسقدر تدبیر اور علاج کو ہم اس مقام پر بیان کرتے ہیں اور قروح متعفنہ کے باب میں ایسی تدبیریں مذکور ہوں گی جو اس فصل پر اضافہ کے لائق ہیں

طواعین کا بیان

قدمائے طب طاعون کا استعمال اپنی زبان یونانی میں ایسے معانی کے واسطے کرتے تھے کہ زبان عربی میں اسکا ترجمہ یہ ہوسکتا ہے طاعون وہ ورم ہے کہ عضائے غدودی میں پیدا ہو خواہ جو عصب سے خالی ہے اسکا ورم جیسے وہ لحم جو بغل میں خواہ پستان اور بیخ زبان میں ہو خواہ جو گوشت بجنس ہو اُسکا ورم جیسے وہ لحم غدودی جو زیر بغل ہے خواہ اربیہ یعنی بد جو بیخ ران کے قریب ہو اور ازینقبیل اور لحوم کے ورم کو طاعون کہتے تھے بعد ازان استعمال لفظ طاعون کا ہر ایک ایسے ورم کے واسطے ہوا جو مواضع مذکورہ میں ہی ہو اور مہلک ورم حار اور قتال بھی ہو کہ اُسکا جوہر سمیت کی طرف مستحیل ہو کر مفسد عضو ہو اور قرب جوار کے مقامات کے رنگ کو متغیر کرے اور قیح اور ریم سے خون اور صدید وغیرہ مترشح ہو اور اُس کی کیفیت ردی قلب تک بذریعہ شرائین کے پہونچکر مورث قے اور غشی اور خفقان کی ہو کر قاتل ہو اور شائد یہ دوسری اصطلاح بہ نسبت طاعون کے جو ہوئی ہے یہ وہی ورم ہے جو اب بنام ورم خس موسوم ہے اور اوائل اطبا اُسکا نام قوماطار کہتے تھے لیکن یہ ضرور ہے کہ عروض اس ورم کا اکثر اعضائے ضعیفہ میں ہو جیسے ابط اور اربیہ خواہ پس گوش وغیرہ اور اس کی نہایت ردی وہی قسم ہے جو ابط یعنی زیر بغل اور اربیہ یعنی کش ران میں ہو اسلئے کہ یہ عضا قریب ہیں ان اعضا کے جن کی ریاست کامل ہے جیسے قلب اور دماغ۔ اسلم طاعون غیر قتال ہے

فساد وہ طاعون ہے جسکا رنگ سُرخ ہو اُسکے بعد جسکا رنگ زرد ہو اور جو طاعون مائل بہ سیاہی ہو اُس کی وجہ سے کوئی ہلاک نہین ہوتا الا در نادر نہین ملتا ہے۔ طاعون اکثر اُنھین بلاد مین پیدا ہوتا ہے جنمین وبا کی کثرت ہو زبان یونانی مین اکثر الفاظ ایسے امراض کے واسطے موضوع ہوئے ہین جو مشابہ طاعون کے ہین جیسے طرفیس اور قوماطا اور قوماجلار بولوس مگر ہماری زبان مین ان اسمار کی مسمیات کی زیادہ تفصیل نہین ہے علاج بعد فصد کے استفراغ کرنا کبھی بہ نظر قوت کے اسکا تحمل ممکن ہوتا ہے اور کبھی بہ نظر حرارت اس خلط کے جو برآمد ہوتی ہے استفراغ بذریعہ فصد کے واجب ہوتا ہے بعد فصد کے واجب ہوتا ہے بعد فصد کے واجب ہے کہ قلب کی تقویت اور حفظ پر متوجہ ہون اور ایسی دواؤن کا استعمال کرین جنمین عطریت و تبرید ہو مثلاً حماض اترج اور سیو خواہ رُب نفاح اور دیگر فواکہ کے خواہ ہی اور انار ترش اور سونگھانے کی چیزین جیسے گل سرخ اور کافور اور صندل وغیرہ تجویز کرین اور غذا مین عدس جو سرکہ مین پکایا ہے خواہ مصوص حامض جو ایک قسم کا کھانا تھا اور جدی کے گوشت سے پکتا ہے بیمار کے مکان کی نزہت اور آرائش برف کے ٹکڑون اور برگ بید سادہ اور بنفشہ اور گلاب کے پھولون سے خواہ گل نیلوفر وغیرہ سے کرین اور قلب پر ضماد مبرد اور مقوی جو ادویہ صاحب خفقان مذکور ہو چکے ہین اُنسے کرنا چاہیئے خواہ جو ادویہ صاحب وبا کے واسطے لکھی گئی ہین خلاصہ یہ ہے کہ تدبیر اصحاب وبائی کی کرنی ضرور ہے اور خاص ورم طاعون خواہ جو ادویہ قائم مقام طاعون کے ہے اسکا علاج ادویہ مذکورہ ذیل سے کرنا چاہیئے۔ ابتدا مین ایسی دوا جو تبرید اور قبض پیدا کرے خواہ اسفنج کو سرکہ اور پانی مین خواہ روغن گل یا روغن نفاح یا روغن درخت مصطگی یا روغن آس مین ڈبو کر استعمال کرین۔ یہ تدبیر ابتدائے مرض کی ہے اور پچھنے لگانا اگر ممکن ہو لگائین اور جو رطوبت وغیرہ اس سے بعد شرط کے نکلتی ہو جاری رہنے دین اور بند نہ کرین اور نہ منجمد ہونے دین ورنہ سمیت زیادہ ہو جائے گی۔ پھر اگر ایسے محجمہ کی حاجت ہو جو مادہ لطیف کو چوس لے لگانا چاہیئے اور جو طاعون بطور پھوڑے کے ہو اسکی زمانہ منتہی یا قریب منتہا مین تفتیح کی طرف متوجہ ہونا چاہیئے اور اگر ہمراہ اخراج کے تب بھی ہو تبرید موضع مین درنگ کرنا چاہیئے ایسا نہ ہو کہ مادہ بطرف خلف کے پلٹ کے زیادہ رداءت پیدا کرے۔ تفتیح بذریعہ نطول کے کرنی چاہیئے اسطرح پر کہ بابونہ اور شبت خواہ مفتحات لطیفہ کو پانی مین جوش دیکر نطول کرین اور ایسے مفتحات کا ذکر خراجات کے علاج مین آتا ہے۔ کہتے ہین کہ قوماطا اور بولوس کو ضماد پر سیاوشان اور سرتق اور لبلاب اور بیخ خطمی کا جسمین تھوڑی اشق اور شہد اور شراب ملی ہو خواہ دبق یعنی موزک علی مفید ہے اور قیروطی یا حبک دریل اور شہد مکھی کے چھتے کا اور ترمس سرکہ مین بھگو کر یا بیخ کرنب اور علک البطم یا لطرون ہمراہ انجیر کے خواہ ہمراہ خمیر کے جو ایک میوہ مثل انجیر کے ہوتا ہے

فصل ان اورام کے بیان مین جو غدد مین پیدا ہوتے ہین

جو اورام غددی مثل طاعون کے نہ ہون کبھی بوجہ دفع بحرانی کے پیدا ہوتے ہین اور کبھی بوجہ دفع اعضائے اصلی کے ظاہر ہوتے ہین اور کبھی قریب قریب اورام دوسرے قسم کے ایسے اطراف مین ایسے اورام کو پیدا کرتے ہین جو جدھر سے مواد ان اورام کے جاری ہوتے ہین اور ان طرق اور راہون مین بہ لحوم غددی واقع ہوتے ہین اور اسی وجہ سے لحوم غددیہ مین یہ مواد ٹھہر جاتے ہین جیسے ارنبیہ اور ابط کا یہی حال ہے کہ ان کے ورم کا عروض اس شخص کے بدن مین ہوتا ہے کہ جسکے بدن مین کھجلی یا قروح ہاتھ یا ٹانگ مین ہین اور کبھی یہ اورام بوقت امتلائے بدن کے مادہ کو پیدا ہوتے ہین اور کبھی بدن مین زیادہ امتلا نہین ہوتی اور ان اورام کا علاج مخالف اور اورام کے ہے جیسا کہ معلوم ہو چکا یعنی کہ ان کے علاج مین ابتدا دفع مادہ سے نہین کیجاتی ہے اور نہ ان مین عجلت دفع مواد کی ہوتی ہے استفراغ بذریعہ فصد اور اسہال کے اس مرض مین پر ضرور ہے باقی اور اقسام کے علاجات کے استعمال مین جبتک بخوبی انکشاف نہو توقف کرنا چاہیئے مثلاً اگر یہ ورم بطور بحران خواہ بوجہ دفعہ طبعی کے کسی عضو رئیس سے بطرف عضو خسیس کے ہوا ایسے مادہ کو روکنا اور منع کرنا جائز نہین بلکہ اعانت طبیعت کی کر کے اچھی طرح اسی عضو کی طرف جذب کر لینا چاہیئے جس طرح پر جذب ممکن ہو خواہ بذریعہ دوا یا محجمہ وغیرہ کے اور اگر ورم بوجہ کثرت مادہ کے پیدا ہوا ہو اور امتلائے خلط

صورت اُسکا یہ ہو کہ بوقت استفراغ مادہ کرنا اصل معالجہ ہو اور غذا کی تعلیل اور تلطیف بھی ضرور رہی اور دنمات کا استعمال نہ کرنا چاہیئے بلکہ مرخیات کو استعمال کریں اور مرخیات کا استعمال بھی بدون استفراغ مادہ کے جائز نہیں ورنہ اکثر عضو متورم پر بوجہ کثرت جذب مادہ کے گزند پہونچتا ہے لہذا جب مرخیات کا استعمال منظور ہو پہلے استفراغ مادہ کا کرکے بعد ازان جذب مادہ کا بطرف خلاف جہت کے کرین - و نمات کے استعمال مین یہ ضرر متصور ہے کہ رد مادہ کا بطرف احشا کے خواہ عضائے رئیسہ نہ ہو جائے اور مرخیات کے استعمال مین بھی خطرہ ہے کہ مادہ کی مقدار زیادہ ہے اور استفراغ مادہ اور ازالہ مادہ کا مرخیات کی مضرت سے امان دیتا ہے اگر درد مین شدت ہو اُسوقت تسکین درد کی ضرور کرنی چاہیئے اسطرح پر کہ صوف کو زیت گرم مین بھگو کر استعمال کرین اور آخر مین تھوڑا سا نمک بھی شریک کرین تا اینکہ درد مین تسکین پیدا ہو اسلیئے کہ درم مین تحلیل اس کی وجہ سے ہوتی ہے اوائل مین اسکے استعمال سے درد زیادہ پیدا ہوتا ہو اگر بدن مواد سے پاک ہو خواہ بوجہ استفراغ کے پاک کیا جائے پھر تحلیل درم کی بخطر کرنی چاہیئے کبھی تحلیل فقط آرد گندم کے استعمال سے حاصل ہوتی ہے اس سے بہتر یہ ہو کہ آرد جو کا استعمال کرین اور کبھی جس دوا مین قوت تحلیل کی زیادہ ہوتی ہو اسکے استعمال سے درم مین زیادتی پیدا کرتی ہے لہذا اس قوی دوا کا استعمال نہ کرنا چاہیئے مگر جسوقت یہ منظور رہو کہ جذب مادہ کا اعضائے رئیسہ سے بطرف درم کے ہو جائے اور اگر جذب کرے اعضائے رئیسہ کی نسبت خوف پیدا ہو - اگر ابتدائے درم مین فقط زیت کو گرم کرکے درم پر ٹپکا مین مزمل درم کسی لحم رخو یعنی نرم گوشت مین ہو اور عضو متورم شریف ہو جیسے پستان اور خصیہ اور منع مادہ سے کسی طرح کا خوف اور کوئی آفت متصور نہو منع مادہ اور ردع کرنا کچھ مضر نہین ہے اور اگر سیلان ہر درم کا بطرف سختی کے محسوس ہو نرم کرنے کی تدبیر ضرور کرنی چاہیئے

خراجات حارہ کا بیان خراج دبیلہ کی وہ قسم ہے جو اورام حار مین جمع مادہ پر شامل ہو - شاید لفظ دبیلہ کی ہر ایک درم پر واقع ہوتا ہے جو وقتاً فوقتاً بھر جائے اور باطن مین اس ورم کے ایک مقام ایسا ہو جہان انصباب مادہ کا ہوا کرے اور بعد ازان کہ اس مقام مین انصباب مادہ کا ہو جتنا مادہ وہان پہونچے وہین ٹھہر جائے ایسے ورم کو خراج جب کہین گے کہ مادہ اس ورم کا حار ہو اور اُس مین اجتماع مدہ کا ہوتا ہو - کبھی ورم گرم کی ابتدا اسی طرح سے ہوتی ہے کہ باوجود اجتماع مادہ کے تفرق اتصال باطن ورم مین بھی ہوتا ہے اور کبھی اس طرح سے ابتدا نہین ہوتی کہ ابتدائے ورم حار صحیح کی ہو کر آخر کار مین بوقت منتہی کے جمع مادہ کی نوبت پہونچتی ہے - ہم ان دبیلات بارده کو جو شامل مادہ مخاطی اور خلط حصی اور حصوی یعنی بشکل سنگریزے کے اور رملی یعنی مانند ریگ کے اور خلط شعری یعنی بشکل بالون کے ہین - آئندہ سطور مین ذکر کرینگے بعد ازان کہ خراجات حارہ کا بیان کرلین علاوہ یہ ہو کہ بعض اطبا نے ایسے دبیلات کو جو شامل ایسے ہی اخلاط پر ہون بھی بنام دبیلہ مخصوص کیا ہے لیکن ابھی ہم انھین اورام اور اخراجات کا ذکر کرتے ہین جسمین اجتماع مدہ کا ہوتا ہے اسلیئے کہ یہ خراج جب تک ابتدا کرتا ہے بوجہ کسی ایسے مادہ کے جسے طبیعت نے دفع کیا ہے اُسکا نفوذ جلد مین ممکن نہین ہوتا اور نہ گوشت مین اُسکا تشرب اور سما جانا ممکن ہوتا ہے بلکہ اس سے تفرق اتصال ظاہر پیدا ہوتا ہے بوجہ غلاظت اسی مادہ کے اور اندر اُنھین شگاف اور سوراخون کے جنھین یہ مادہ متفرق ہوا ہو پوشیدہ ہو کر ٹھہر جاتا ہے اور اکثر اوقات ان اورام کے سرے پر ایک نوک تیز اونچی بلند ہو جاتی ہے اور یہ نوک اس پھوڑے کا منھ کہلاتی ہے خصوصاً اگر مادہ خراج کا حاد ہو اُسوقت یہ نوک ضرور اونچی ہوتی ہے یہ خراجات شروع ہو کر اجتماع مدہ ان مین ہوتا جاتا ہے اور بعد اجتماع کے مدہ مین پختگی اور نضج پیدا ہوتا ہے بعد ازان خود بخود پھوٹ جاتے ہین اور کبھی تقویت انضاج کی بھی ضرورت ہوتی ہے یعنی استعمال ادویہ منضجہ کا اُن پر اس غرض سے کرتے ہین تا کہ طبیعت کو نضج مادہ مین مدد ملے اور شگافتہ ہونا اُن کا بآسانی ہو سکے اور کبھی اس تدبیر کی ضرورت نہین ہوتی جسقدر پھوڑا زیادہ اونچا ہو اور نوک اس کی زیادہ باریک ہو اور اُسمین سرخی زیادہ نمایان ہو

اُسی قدر اُس کے خلط میں حرارت زیادہ ہوگی اور نضج اور تحلل اسکا زیادہ سُرعت سے ہوگا اور بسرعت شگافتہ ہو جائیگا خصوصًا وہ پھوڑا بلند چوٹی کا صنوبری برآمد ہو اور جو پھوڑا اسکے برخلاف پست اور چوڑا ہو سرخی اُس میں کم ہو اُسکا مادہ غلیظ اور ردی اور مائل بطرف باطن کے اور درد اُس میں بسبب کم حرکت مادہ کی ثقیل اور گران ہو ایسے پھوڑے کی نہایت ردی وہ قسم ہے جو اندر کی طرف پھوٹے کہ جو رطوبت خواہ ریح وغیرہ اُس پر ہو کر گزرتی ہے سب کو فاسد کرتا ہے ایک قسم پھوڑے کی وہ بھی ہے جو اندر باہر دونوں طرف پھوٹتا ہے بہت عمدہ پھوٹنا پھوڑے کا وہی ہے جس سے اس عضو خاص اندرونی کی تخفیف حاصل ہو جسمیں پھوڑا پیدا ہوتا ہے اور اس عضو اندرونی کے مواد نکلنے کی راہ بطرف خارج بھی کشادہ اور اچھی ہو جیسے معدہ کا پھوڑا اندر کی طرف پھوٹے خوب ہے بہ نسبت اسکے کہ باہر پھوٹے خواہ بطرف ان تجاویف کے پھوٹے جس کو مراق محیط ہے کہ یہ بھی زبون ہے اسی طرح پھوٹنا خراج دماغ کا بطرف دونوں بطن مقدم کے بہت بہتر ہے بہ نسبت اس کے کہ بطن مؤخر کی طرف پھوٹے اس لیئے کہ دونوں بطن مقدم دماغ کے رطوبات کی راہ بطرف خارج کے منہ اور ناک اور کان سے ہو کر بہت کشادہ ہے اور اگر دماغ کا پھوڑا بطرف ان غشاؤں کے جو دماغ سے محیط ہے پھوٹے خواہ بطرف بطن مؤخر کے منہ کر کے اس مادہ کو باہر نکلنے کی راہ نہ ملیگی اور ضرر شدید پیدا کرے گا۔ ہر ایک عضو اسکے لائق نہیں ہے کہ اسمیں پھوڑا نکلے مثلاً مفاصل میں پھوڑا اکثر نکلتا ہے اسلیئے کہ مفاصل میں اخلاط فضلی بھرے ہوئے ہیں اور جگہ اُن اخلاط کی کشادہ ہے کہ مادہ جو دکی گھٹنے اور تنگی میں پڑنے کی نوبت نہیں پہونچتی اور نہ کوئی چیز خالص ان مواد کے مفاصل میں ایسے پائے جاتے ہیں کہ بوجہ جس کے مادہ کو تعفن کرے ایسی وسیع جگہ میں پھر اگر بندرت کوئی پھوڑا پیدا ہو کسی امر عظیم اور پرخطر کی وجہ سے ہوگا۔ سب پھوڑوں سے بدتر وہ پھوڑا ہے جو اطراف عضلات میں پیدا ہو جسمیں اعصاب کثیرہ موجود ہیں اقسام خراجات کے پختہ ہونے کی مدت بھی مختلف ہوتی ہے بنظر لطافت اور غلاظت خلط کے اور بنظر مزاج خلط کی حرارت اور برودت اور اعتدال میں اور بحسب فصل اور سن اور جو ہر عضو خاص کے جسمیں پھوڑا نکلا ہے پھوڑے کا خام رہنا اور پختہ رہنا اور اُسکے مادہ کا قیح کی طرف مستحیل ہونا اسی وجہ سے ہوتا ہے کہ حار غریزی کی اسمیں قلت ہوتی ہے خواہ جوہر مادہ خراج کا غلیظ ہو اور انہیں خرابیوں کی وجہ سے یہ بُرائی پیدا ہوتی ہے کہ اندر کی طرف قیح پڑتی ہے اور باہر بذریعہ حس کے کچھ دریافت نہیں ہوتا اسلیئے کہ ریم اندر کی طرف ہوتی ہے اور خارج کی طرف مادہ غلیظ اسے نمایاں ہونے نہیں دیتا۔ مدہ کا حال یہ ہے کہ کبھی اپنے نضج پر بسرعت ٹھہرتا ہے اور کبھی نہیں ٹھہرتا جیسا مادہ میں غلظ ہو اسیقدر بسرعت نرم نہیں ہوتا اور اگر مدہ میں نضیج بحال رہتے پیدا ہو بہت جلد نرمی پیدا ہوتی ہے اور جسقدر اُسپر گوشت کی قلت اور کثرت ہوگی اسیقدر نرمی بھی کم و بیش ہوگی اسباب خراج کے اور اسمیں مدہ کے پیدا ہونے کے اسباب یہ ہیں کہ امتلاء اور کثرت مادہ اور فساد مادہ کا پیدا ہو اور اُن تینوں کے اسباب تخمہ اور ریاضت بری اور وہ امراض ہیں جنکا بحران استفراغ ظاہری سے ہو خواہ آفات نفسانی مثل غم اور ہم جو مفسد خون کے ہیں عارض ہوں ایک قسم خراج کی جسکا نام مقبوس ہے وہ ایسا پھوڑا ہوتا ہے کہ بعد پھوٹنے کے اُسکے نیچے جو گوشت بھرا ہوتا ہے گوشت اچھا اور جید بے عیب نظر آتا ہے اسکے بعد اسی گوشت سے مدہ برآمد ہوتا ہے ایک قسم پھوڑے کی وہ ہے جسکا نام مین ہے وہ گول پھوڑا سرخ رنگ ہوتا ہے اور جس کے یہ پھوڑا نکلتا ہے تپ سے ضرور لاحق ہوتی ہے اور اکثر یہ پھوڑا سر میں نکلتا ہے کبھی اور مقامات میں پیدا ہوتا ہے۔ دلائل ورم کے پھوڑے ہونے پر۔ جب ورم میں ضربان کثیر اور صلابت اور حرارت پیدا ہو گمان کرنا چاہیئے کہ اس ورم سے پھوڑا پیدا ہوگا دلائل نضج و علامات نضج کے جب پھوڑے میں نرمی اور درد میں سکون پیدا ہو معلوم کرنا چاہیئے کہ پھوڑے میں نضج شروع ہوا۔ احکام مدہ کے۔ مدہ بہتر وہی ہے کہ سپید اور چکنا ہو اور رائحہ کریہہ اسمیں پیدا نہ ہو اور سوائے حرارت غریزی کے اور کسی حرارت وغیرہ نے اس میں تصرف نہ کیا ہو اگرچہ شرکت حرارت غریبہ سے چارہ نہیں ہے لیکن غلبہ تصرف کا حرارت غریزی کو اور چکنے ہونے کی شرط اسواسطے ہم کرتے ہیں تاکہ معلوم ہو کہ خلط مذکور کو قوت ہاضمہ سے انفعال یکسان ہے اور

یہ بات نہیں ہے کہ تھوڑا سا مادہ مطیع ہے اور کسقدر عاصی اور غیر مطیع اور بو مین شدت کراہت کی نہ ہونی اسواسطے مشروط ہے تاکہ عفونت سے بعید ہو اور سپیدی رنگ کی اس غرض سے مطلوب ہے کہ رنگ اعضائے اصلی کا سپید ہے مدہ کو اس رنگ کی طرف تبھی رنگ لیتے ہیں وقت طبیعت کریگی جب قادر تصرف تام پر ہو۔ مدہ ردی وہ ہے جو بدبو ہو کہ اسے دلالت عفونت پر ہے اور چونکہ عفونت نضج کی ضد ہے اسیواسطے ردی ہوگا اور استیلا اور غلبۂ حرارت غریبہ پر دلالت کریگا جب مدہ مختلف الاجزا رنگ برنگ مختلف قوام کا برآمد ہو یہ قسم بھی مدہ جنیہ کی مخالف ہے جو مدہ کسی بدن مین پیدا ہو عفونت خواہ نضج یا برودت خواہ کسی اور قسم کے استحالہ سے خالی نہ ہوگا باطنی پھوڑے کے دلائل ۔ جب کوئی ورم گرم حشا مین پیدا ہوا اور اسکی جہت سے قشعریرہ اور حمیات غیر مرتب اور بے نظام عارض ہون اور درد مین شدت ہوا اور ثقل مین طول ہو رت مین پھر ہمیشہ اُس کی مدت اخذ اور ترک کی گھٹتی جائے اور ثقل ورم کا بڑھتا جائے اسوقت یقین کرنا چاہیئے کہ ورم کا جوڑا ہو گیا اور اب اس ورم کا مادہ جمع ہوتا ہے یہ درد ابتدا مین شدید اسواسطے ہوتے ہین اور جسقدر منتہی قریب ہوتا جاتا ہے شدت گھٹتی جاتی ہے کہ ابتدا مین تمزق اور پھٹنا ہوتا ہے اور تمزق اور تفرق اتصال جسوقت پیدا ہوتا ہے اسیوقت درد بھی پیدا ہوتا ہے اور زیادہ ہے جو اور رو بہ ترقی حصول تفرق اتصال سے پیدا ہوتی ہے اور جسوقت مادہ ورم میں ہوتا ہے حرارت شدید مین بھی تسکین ہوتی ہے اور التہاب بھی کم ہو جاتا ہے اسی وجہ سے تپ جو بشرکت قلب کے عارض ہوتی ہے اسمین بھی تخفیف نمودار ہوتی ہے یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ صلابت نبض کی گواہ معتبر اور پورا شاہد ہے ورم کے خراج ہونے پر۔ پھر اگر علامات خراج اور دبیلہ کے حشا مین ظاہر ہون اور نبض مین صلابت پیدا نہ ہو حکم قطعی خراج باطنی پر نہ کرنا چاہیئے اسلیئے کہ ایسی کیفیت یعنی باوجود ظہور علامات ورم کے نبض مین صلابت پیدا نہ ہونی کبھی بوجہ ورم متعلق کے (یعنی اس پردے کے جو حشا پر محیط ہے کبھی پیدا ہوتی ہے، طبیب کو احساس اس جانب کا جو ہر خراج ہے بذریعہ ثقل اور گرانی اسی جانب کے اور بذریعہ وجع اور درد کے ہوسکتا ہے

دلائل نضج خراج باطنی کے

جب اندرونی پھوڑے کے دلائل پیدا ہو کر اعراض مین اسکے شمول تپ اور قشعریرہ اور درد وغیرہ کے کسیقدر سکون پیدا ہوا اور گرانی اور ثقل باقی رہے یقین کرنا چاہیئے کہ مدہ مستحکم ہو گیا اور نضج ہو چکا جو دلائل کہ قریب پھوٹنے اندرونی پھوڑے کے پیدا ہوتے ہین بعد سکون اعراض کے پھر جب دوبارہ اعراض مین شدت پیدا ہوا اور نخس یعنی چبھنا اور لذع اور شدت ثقل نمودار ہو اور حمیات متشابہ اور یکسان عارض ہون زمانہ پھوڑے کے پھوٹنے کا قریب ہے پھر اگر کسی دن لرزہ دفعتہً پیدا ہو کر ثقل اور وجع مین سکون پیدا ہو جائے معلوم کرنا چاہیئے کہ اب پھوڑا ٹوٹ گیا جبکہ مدہ کا استفراغ بعض مجاری سے ہوا اور جدھر سے یہ مدہ نکلے (خواہ بول یا براز یا کسی اور طرف کے) اُدھر راہ مین جو جو عضائے اندرونی واقع ہین اُن مین لذع پیدا کرے پھر تو پھوٹنا پھوڑے کا بشرکت مشاہدہ کے ہو جائے گا اور قوت کا ذبول اور ضعف مدخل ضرور ہوتا ہے اگر اندرونی پھوڑا دفعتہً پھوٹ جائے اور بہت سی ریم وغیرہ اُسمین سے برآمد ہو اکثر کثرت اخراج مدہ سے خفقان اور غشی مہلک عارض ہوتی ہے اور بیشتر اگر سینہ مدہ پھوڑے کا گرتا ہے اور مقدار اسکی زیادہ ہوتی ہے خناق بھی پیدا ہوتی ہے

ظاہری پھوڑے کا علاج

جو استفراغ اور علاج ابتدائی اورام کے بشرطیکہ اُن علاجات سے رجوع مادہ کا بطرف عضو شریف کے خوف نہو جیسا اوپر مذکور ہو چکا ہے اور نیز ایسی تدبیر جو عوام اور جہال جراح کرتے ہین الغرض یہ تدبیر خراج حارہ اور اورام حارہ مین جو درجہ خراج تک پہونچی ہون مشترک ہے اور جو تدبیر خراج سے مختص ہے وہ یہ ہے کہ تحلیل مادہ مجتمع کی کرین اور تحلیل دو طرح سے ممکن ہے ایک طریقہ بہت استواری کے ساتھ جاری ہو بشرطیکہ مرض حد معتاد سے زیادہ خارج نہ ہو تدبیر یہ ہو کہ نضاج مادہ کا تھوڑے دنون تک کرین اور اسکے بعد پھوڑے شگافتہ کرنے اور توڑنے کی تدبیر کرین اور قوت کی نگاہداشت مین اہتمام بلیغ کرتے رہین کہ اس کی حفاظت سب امور سے بڑی ہے جو عمل وہ ہے خواہ کبالی پھوڑے کے ٹوٹنے سے چونکہ اخراج مادہ کثیر کا ہوتا ہے ستو [illegible] قوت کا نہ ہو جائے اسلیئے کہ اکثر لوگ بوجہ غشی کے اور ذبول قوت کے مرجاتے ہین کبھی ضرور ہے کہ طبیب

ہر وقت نگران رہے کہ حفظ قوت ہو سکتا ہے اور جو جو تدابیر حفظ قوت کے ہیں انکا استعمال کرتا رہے اسطرح کہ جید غذا اور ضمائے دبیلہ کو دیتا رہے ہاں اگر پھوڑا اندرونی اعضا میں ہو کہ اسوقت تلطیف تدبیر کی ضرورت ہو۔ دوسری تدبیر طریقہ سداد اور راستی سے خارج ہے اور اسکا استعمال بنظر ضرورت وقت کے اضطراراً ہوتا ہے وہ تدبیر اسوقت کیجاتی ہے کہ مرض عظیم ہو اور پھوڑا اسقدر بڑا ہو کہ اعتدال سے بڑھا ہوا ہو اور نضج کے انتظار میں ہلاکت اور زیادتی حرارت پر وقتاً فوقتاً یقین کامل ہو جائے خواہ بالیقین ثابت ہو کہ قوت مریض کی جمیع مادہ کی انضاج پر کافی نہ ہوگی اور اگر قصد انضاج کا کیا جائے اس تدبیر کا نتیجہ کچھ نہ ہوگا اور نہ خلاف نضج کی تاثیر ہوگی ایسے وقت پھوڑے کو چاک کرتے ہیں اور چاک کرنے میں بچاؤ کا خیال کرتے ہیں کہ اعضائے کریمہ جو قریب پھوڑے کے ہیں اُن سے استرہ وغیرہ آلہ حدید مس نہ کرے کہ ان اعضا تک لوہے کے پہونچنے میں خطرہ عظیم ہے اسی وجہ سے اگر یقیناً معلوم ہو کہ ایسا مادہ غلیظ ہے کہ اثر نضج کا قبول نہ کرے گا یا اسکا خوف ہو کہ حار غریزی عضو ماؤف میں اسقدر قوت پر ہو کہ نضج نہ ہوگا خواہ اسقدر قوت کم ہے کہ انضاج مادہ میں تقصیر کرے گی اور امالہ مادہ کا بطرف نضج کے جو کہ حق نضج ہو نہ کرے گی یا آنکہ خراج قرب مفاصل کے عارض ہو خواہ اعضائے رئیسہ کے قریب پھوڑا پیدا ہو کہ چاک کرنے سے اُس کے فساد کا خواہ لوہے کی اذیت پہونچنے کی مضرت کا خیال ہو اور اگر انضاج مادہ کا بذریعہ ادویہ مخدرہ اور منضجہ کے کریں کچھ دور نہیں ہے کہ ادویہ مخدرہ کے استعمال سے یہ خرابی پیدا ہوگی کہ نفوذ نسیم کو مجری نفس کی طرف سے مانع ہو اور ادویہ منضجہ حرارت ضعیف پیدا کریں کہ اُس سے نضج کامل نہ ہو سکے لغرض یہ سب صورتیں ایسی ہیں کہ ان سے تعفن مادہ پر اعانت ہوتی ہے۔ اسی وجہ سے ایسی صورتوں میں گہرے پچھنے لگانے چاہئیں اور اگر چاک کریں وہ بھی عمیق ہو اور بعد شرط اور بطے کے ادویہ ایسے مستعمل ہوں جنمیں قوت تحلیل کی اور تخفیف پیدا کرنے کی شدید ہو اور واجب ہے کہ چاک کرنا اور پچھنے لگانے لیف میں حسب عضو کی جہت طول میں ہو۔ ہاں اگر ارادہ یہ ہو کہ فعل اس عضو کا باطل ہو بنظر خوف وقوع تشنج کے اُسوقت لیف کو عرض میں قطع کرنا چاہئے۔ اور اس خوف سے اُمید سلامت کی ہوتی ہے۔ اکثر طول لیف کا طول بدن میں ہوتا ہے سوائے چند اعضائے مخصوصہ کے اور اسیطرح اکثر لیف بھی طول بدن میں موضوع ہے باوجود کثرت شعبہ اور شاخوں کے۔ مگر چند اعضائے مخصوص سے جیسے جبہہ۔ جس عضو کو چاک کریں خواہ اسمیں پچھنے لگائیں چاہئے کہ روغن خواہ جو شے ایسی ہو کہ اُسمیں چربی کا لگاؤ ہو قریب اُسکے نہ لیجائیں اور اگر بدن دھونے کے چارہ نہ ہو شہد اور پانی یا شراب اور سرکہ سے دھوئیں جب ورم اور التہاب میں بعد چاک کرنے سے شدت پیدا ہو عدس کا ضماد کریں اور اگر اسقدر حاجت نہ ہو ادویہ ملحمہ اور مرہم کا استعمال کریں۔ یہ بھی جاننا ضرور ہے۔ کہ یہ چاک کرنا پھوڑے کا مورث ہوتا ہے حمدیہ اور یم اور ناصور کا لیکن اگر چارہ کار اسی میں منحصر ہو اور کوئی اور حیلہ سوائے چاک کرنے کے نہو پھر مجبوری ہے۔ اور مناسب اسمیں بھی یہ ہے کہ جو مواضع لحمی ایسے ہیں کہ اُنمیں گہرین اور پٹھے کم ہیں انکا نضج ہو جائے یہ بھی جاننا ضرور ہے۔ کہ جو پھوڑے بشکل صنوبری اور بلند ہوں اور سرُان کا باریک ہو اُن کو حاجت چاک کرنے کی بہت کم ہوتی ہے نہ قبل نضج کے اور نہ بعد نضج کے تدبیر نضج پیدا کرنے کی اور حیلہ انضاج کا ظاہری پھوڑوں میں۔ ادویہ منضجہ کو ضرور ہے اُن کی حرارت قریب حرارت بدن کے ہو اور ان میں تجزیہ بھی کسیقدر ہو انھیں ادویہ میں سے درجہ اول میں یہ ہے کہ نطول آب گرم سے اور تنقیہ آرد گندم یا آرد جو سے کریں اور گیہوں منہ سے چبا کر ضماد کریں بہت عمدہ ہے اور روئی ہمراہ پانی اور زیت اور موم اور زعفران اور وقاق کندر اور زفت مع روغن گل اور چربی سور کی خواہ ضماد خطمی اور السی کا استعمال کریں ایضاً ایک ضماد انجیر خشک شیریں اور بادسوخت اسمیں ہو تنہا یا دقیق شعیر اور آرد جو بھی خصوصاً اگر اسمیں زوفا اور سعتری بھی شریک ہو خواہ اسمیں تھوڑا سا نمک جو بحد افراط نہ پہونچے پانی میں جوش کریں اور کبھی اسمیں چربی خواہ روغن بھی زیادہ کرتے ہیں۔ اس سے زیادہ قوی یہ ہے کہ حرف یعنی بالم ہمراہ علک البطم کے استعمال کریں اور جو ادویہ زیت اور سیبہ سے مع شورہ کے مرکب ہوں اور مراکلاذن اور راتینج اور مسکہ اور مصطگی اور زوفائے رطب اور

دیو قیار الماریخ ودم الاخوین کا استعمال بھی مفید ہے اور مرہم جالینوس بدون بیدانجیر و بدون موم خصوصاً اگر اس مرہم کو زیت میں گھلائیں اسطرح مرہم دو لوس حکیم اور مرہم باسلیقون اور عمدہ یہ ہے کہ دوائے حجر مارتشیشا اور اشق سے تیار کرکے اسپر رکھیں شاید اسی بچاؤ سے تدبیر ظاہری پھوڑوں کے بعد تنضیج کے اگر پھوڑے کی ایسی صورت ہو کہ پختہ ہو جانے کے بعد امید پھوٹ جانے کی نہ ہو اور جہاں پھوڑا نکلا ہے وہاں پر رگیں اور اوتار اور عصب کی کثرت ہو اسوقت واجب ہے کہ پھوڑے کو چاک کریں اسواسطے کہ اگر ایسے پھوڑے کو ایسے وقت بھی چاک کریں اور مدہ کو بحال خود باقی چھوڑ دیں خود فاسد ہو جائے گا اور فساد پیدا کرکے عروق اور لیف و رعصاب کو سڑا دیگا اور فساد ایسے پھوڑے کی وجہ سے اسوقت مترتب ہوتا ہے کہ جب قریب حاصل کے ہو۔ چاک کرنے میں پھوڑے کے اسکا خیال ضرور ہے کہ جہاں مدہ پڑ گیا ہے اور دکھائی دیتا ہے اسی جگہ کو چاک کر دینا چاہیے اور راہ چاک کرنے کی بطرف اسفل کے ہو نہ بطرف جدھر سے نکلنا مدہ کا دشوار ہو۔ اگر پھوڑا بکا حجم لندہ نظر آئے اور اس پھوڑے کو شق کریں فقط راہ کھول دینی چاہیے اسلیے کہ سمین کا قاعدہ یہی ہے کہ اپنے پیچھے یعنی سامنے کی جانب مقابل میں پوشیدہ نہیں ہوتا ہے اور اگر مقدار میں پھوڑا کم اور نحیف ہو سارے پھوڑے کو طول میں شق کرنا چاہیے یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ جس مقام میں مدہ ہو مس کرنے سے معلوم ہو جاتا ہے خصوصاً اگر پھوڑے کو انگلی سے دبائیں اور دوسری انگلی سے اسکو آتا ہوا دیکھیں کو دوسرے ہاتھ کی انگلی ہو اور دیکھنے کے لائق یہ بات ہے کہ انگلی کے جانے سے کسی قدر مدہ ہلتا اور ہٹتا ہے یا نہیں اور مدہ کے ہٹنے کے بعد جسمیں مدہ بھرا ہوا ہے وہ اپنے اصلی رنگ پر آتا ہے یا نہیں اور بطرف سپیدی کے اسکا رنگ مائل ہوتا ہے یا نہیں ہوتا ہے اسلیے کہ جب تک نضج نہیں ہوتا رنگ میں سرخی باقی رہتی ہے اور مقام کبھی مدہ کا مائل بہ سبزی اور زردی بھی ہوتا ہے اگر مدہ اچھا نہ ہو اور ردی ہو معتمد اور پختہ طریقہ شناخت کا چھونا اور دبانا ہے فقط آنکھ کے ذریعہ سے اسکا امتحان پختہ اور صحیح نہیں ہو سکتا ہے گو آنکھ کے دیکھنے کو بھی کسی قدر دخل ہے اور معین ہو سکتا ہے واجب ہے کہ پھوڑے کے چاک کرنے میں جو خطوط جلد میں خلقی اور طبعی بنے ہوئے ہیں انھیں خطوط پر چاک کریں اور انھیں خطوط پر چاک استرہ کا واقع کریں سوائے کسی ضرورت خاص کے اور جس اعضا کے ریشہ اور رگوں میں تو ریب ہو خواہ بکھرے ہوں ان اعضا میں استرے کو لیف کی طول میں جھکا کر چاک کرنا چاہیے اسلیے کہ اگر پیشانی کے پھوڑے کو سیدھی طور سے چاک کریں پیشانی جلد کٹ کر چہرہ پر گر پڑے گی بلکہ مخالف وضع استرہ کے چاک کرنا چاہیے ارنبہ یعنی ناک کے بیچ کی ہڈی کا پھوڑا جلد کے عرض میں چاک کریں جب پھوڑے کو چاک کر چکیں اور جو آلائش اسمیں ہے نکال ڈالیں بعد ازاں واجب ہے کہ گوشت اور جلد کے التیام کی تدبیر بہت جلد کریں تاکہ جلد میں حرقت اور صلابت پیدا نہ ہو کہ اس کی وجہ سے بری کیفیت ہو جائے گی کہ چسپیدگی اور پیوند ہونا دشوار ہوگا اور اسمیں بلندی ایسی پیدا ہوگی جو ہر روز ممتلی ہو ہو کر پھر دوبارہ پھوڑے کی صورت پیدا کرے گی اور جسقدر اس کی صفائی چرک اور ریم سے کیجائے گی پھر بہت جلد بھر آئے گا اور درحقیقت بمنزلہ ناصور کے ہو جائے گا اور قبل ازانکہ دونوں بازو میں چاک کی وصل ہو جائیں انکا تنقیہ ضرور ہے اور اگر احتیاج ہو تو سلائی کے سرے پر کپڑا سخت لگا کر داخل کریں تاکہ چرک وغیرہ کو پاک کرے اور بخوبی اندر زخم کے جاکر گھمائے اور بعد صاف کرنے کے دونوں سرے آپس میں ملا کر ایسی بندش کریں جسے ہم آئندہ سطور میں لکھتے ہیں یعنی وہ بندش جو غار اور قروح غائرہ کے واسطے تجویز کریں گے اسی کو یہاں بھی استعمال کرنا بہت خوب ہے اور جو شرط اوپر بیان ہو چکے ہیں چاک کرنے میں ان کا لحاظ کریں اور جو مقام بخوبی نضج یافتہ ہو چکا ہے اور پر گوشت یعنی گوشت کی زیادتی اس پر سب مقام سے زیادہ ہے اور وہ اور شرائین اور اوتار بھی اس مقام سے زیادہ دور ہیں بہ نسبت کل مقام ماؤف کے اسی مقام کو چاک کرنا چاہیے انطیلس حکیم نے کہا ہے کہ پھوڑا اگر سر میں ہو اسے برابر چاک کریں اور بالوں کی جڑوں سے چاک کرنا چاہیے اسطرح پر

اور جو نیز نہ ہو مگر طول میں واقع ہو تاکہ مقام شگاف کو بعد وصل اور چونکہ بال چھپا لیں اور بعد صحت کے نشان چاک کرنے کا ظاہر میں باقی نہ رہے اور اسی حکیم کا یہ بھی قول ہے کہ اگرچہ خراج موضع چشم کے مقابل میں واقع ہو اسکو عرض میں چاک کرتے ہیں اور اگرچہ ناک میں پھوڑا پیدا ہو شق مستوی سے چاک کریں گے اور جسقدر ناک لانبی ہے اسیقدر چاک کا زخم طولانی لگائیں گے۔ اگر ناک کا پھوڑا قریب آنکھ کے ہوگا اُس کو اس شکل سے چاک کریں گے جیسے چاند کا سر ترچھا ہوتا ہے اور ترچھا اُس کا نیچے کی طرف رکھیں گے اور اگر فک اعلیٰ خواہ فک اسفل میں پھوڑا پیدا ہو اُسے بھی سیدھا چاک کریں گے اسلیے کہ ترکیب خلقی اس مقام کی سیدھی ہے اور شیوخ کے جہاد کی شکل جبڑوں کی مستوی ہونے پر دلالت کرتی ہے پس گوش کا پھوڑا بھی برابر اور سیدھا چاک کرنا چاہیئے ذراعین اور مرفقین اور دونوں ہاتھ اور انگلیاں اور دونوں کش ران یعنی بڑے پھوڑے طول میں چاک کیے جاتے ہیں اسی حکیم نے کہا ہے کہ اگر قریب ران کے پھوڑا نکلے اُسے بشکل مستدیر چاک کریں گے اور بط مستدیر سے مراد یہ ہے کہ طول بدن میں بھی اور عرض میں بھی اسیقدر واقع ہو اسی حکیم نے کہا ہے کہ اگر اس مقام پر چاک مستدیر نہ ہو کھٹکا اس بات کا رہیگا کہ پھر مواد مجتمع ہو کر ناصور پیدا کرے اور اسی شکل سے جو پھوڑا مقعد سے قریب ہو اُسے بھی مستدیر چاک کریں گے باین خیال کہ اس عضو میں رطوبت زیادہ مجتمع ہوتی ہے وہی رطوبت تحلیل یا دخراج کی نہ ہو جائے اور پہلو اور پسلیوں کا پھوڑا بشکل مورب چاک کرنا چاہیئے اور خصیے اور قضیب کا خراج بط مستوی سے چاک کرو یہی حکم ہے کہ اُسے تلاش اسبابات کی ہمیشہ ہے کہ چاک بشکل کیانی تا بمقدور واقع ہو دونوں ساق اور دونوں عضو کا پھوڑا طول میں چاک کرنا چاہیئے اور پٹھے تک ضرر پہنچنے کا نہ پہونچنے پائے یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ چاک کرنے کی صورتیں مختلف ہوتی ہیں بحسب اختلاف مقامات اور مواضع کے اگر آنکھ کے قریب پھوڑا ہو اُسکا چاک شبیہ اور ہمشکل کی وضع کے ہونا چاہیئے اور ناک کے پھوڑے کا چاک طول انف میں اور جبڑے اور قریب کان کی شق مستوی کرنا چاہیئے اسلیے کہ ترکیب اس مقام کی مستوی واقع ہے اور شیوخ کے جہاد سے اسکی صورت ظاہر ہوتی ہے اور پس گوش اور ذراع اور ساق اور ران اور عضد ان سب مقامات میں بشکل مستوی طول میں چاک کرنا چاہیئے اور اسیطرح عضل بطن کا اور پشت کا پھوڑا بھی اسیطرح اور اربیتین یعنی کش ران کا اور بغل کے پھوڑے کا چاک عرض میں بھی لینا چاہیئے ایسا نہ ہو کہ اسمیں جوڑ رہ جائے اسی طرح جو پھوڑا مقعد کے قریب ہو اُس کو عرض میں چاک کرو تاکہ جوڑ رہ پیدا ہو کر ناصور نہ ڈالے ۔ انثیین اور قضیب میں بط مستوی کرنا چاہیئے ۔ طول میں اور جنب اور اضلاع میں طرح تاکہ مقرن ہو یعنی بندش ہو سکے اسلیے کہ وضع پسلیوں کی اسی طرح پر ہے اور جو گوشت پسلیوں پر واقع ہے وہ بھی ایسا ہی واقع ہے ۔

اسی حکیم اطلیس نے کہا ہے کہ ہموار گوشت کی وضع پھوڑے کے مقام سے دیکھنی چاہیئے اور لیف عضلہ کا بھی خیال رکھنا چاہیئے اسلیے کہ ہم چاک کرنے میں احتیاط اسی بات کی زیادہ کرتے ہیں کہ ایسا نہ ہو کوئی رگ یا عضل وغیرہ کٹ جائے اور چاہیئے کہ موضع التحام اچھا ہو وحشی نہ ہو کہ یکسانی اُس پر گوشت بھر جائے اور ہر وقت خراج ہمت ہمہ تن اُسیطرف مصروف رہے کہ چاک کرتے وقت کوئی شریان خواہ بڑی رگ اور پٹھا اور لیف عضلہ کی کٹ نہ جائے ۔ بعد چاک کرنے خراج عظیم کے اگر بط عظیم نہ ہو جو یا دہ پھوڑے کا ہے اس شگاف سے بہتا ہو پھر اُسکو اسی مقام تک زیادہ کھولدینا چاہیئے اور اگر خراج عظیم ہے اُسمیں چاک اور شگاف درمیانی لگانا چاہیئے اسکے بعد انگشت شہادت بائیں ہاتھ کی زخم کے اندر ڈال کر جہاں تک اُنگلی کا سرا پہونچے چاک کر دینا چاہیئے پھر دوبارہ چاک کرنے کے واسطے پھر اُنگلی کو اندر ڈال کر یہی تدبیر کرنی چاہیئے اور اسی طرح کرتے جائیں تاکہ تمام پھوڑا چاک ہو اور سب آلائش نکل جائے اگر پھوڑا ایسے مقام مستفل میں ہو کہ اُس کی آلائش کا نکلنا اسی مقام سے ممکن ہو تو ہم اسی جگہ سے پھوڑے کو چاک کریں گے بشرطیکہ اُس مقام کی شکل مستدیر ہو اور اگر ایسی شکل ہو کہ ایک ہی مرتبہ کے چاک کرنے سے ساری آلائش پھوڑے کی نکل نہ جائے گی اس مقام کے پھوڑے کو نیچے سے دو جگہ خواہ تین جگہ سے چاک کریں جیسی تجویز اُسکے آلائش نکلنے کے واسطے

ہو

سفید نظر آئے۔ اسی جگہ شیخ نے کہا ہے کہ اگر پھوڑا کسی مفصل میں خواہ کسی عضو شریف میں ہو خواہ کسی ایسے مقام میں جو ہڈی سے قریب ہو خواہ غشا کے نزدیک
واقع ہوا ہو اسکے چاک کرنے میں جلدی کرنا چاہیے قبل از انکہ نضج اس پھوڑے کا مستحکم ہو جائے تاکہ ریم پڑنے سے عضلا اور اشیاء مذکورہ بالا میں
کسی طرح کا فساد واقع نہ ہو میں کہتا ہوں کہ یہ سب تدبیرات جو بیان ہوئے اسوقت کی ہیں جب سوائے چاک کرنے کے اور کوئی تدبیر بن نہ پڑے
اور اگر اس کی یہ امید ہو کہ یہ پھوڑا خود بخود پھوٹ جائیگا اور جتنا زمانہ اسکے پھوٹ جانے میں درکار ہے اسمیں کسی عضو کا فساد وغیرہ پیدا نہ ہوگا
پھر ہرگز چاک کرنے پر جسارت کرنی مناسب نہیں ہے۔ اسی طرح اگر ادویہ جرہ کے استعمال سے امید ٹوٹ جانے کی ہو جب بھی چاک کرنے پر جسارت
نہ کریں کبھی بعض ادویہ منضجہ ایسی ہوتی ہیں کہ انکا استعمال قائم مقام چاک کرنے کے ہوتا ہے اور اکثر وہ دوائیں جلد کو ستیقدر چاک کرکے پھر دو بارا جب ان کا
استعمال ہوتا ہے زیادہ گہرا اثر پیدا کرتا ہے اور اندر کی طرف خوب در آئیں پھوڑوں کی شگافتہ کرنے والی دوا ۔ جو پھوڑے سلیم اور
بے خطر ہوں ور زیادہ دولت اُن میں نہ ہو آب گرم سے اُن کی تفتیح ہو جاتی ہے اور فقط گرم پانی سے ان کا انفجار بھی ہو جاتا ہے اور جن میں عفونت
ہوتی ہے اُن کو آب گرم سے ضرر شدید پہونچتا ہے اسلیئے کہ آب گرم کی جہت سے مادہ اُن کی طرف کھنچتا ہے۔ اگر کسی پھوڑے کی کیفیت آب گرم
کے استعمال سے اچھی ہوتی نظر آئے اور روز بروز صلاح پذیر ہوتا جائے اس پھوڑے کے جید ہونے پر اعتماد کرنا چاہیے اور معلوم کرنا چاہیے
کہ پھوڑا اجنبیۃ الشادہ نہیں ہے یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ بیخ نرجس کے ضماد کرنے سے ہر ایک ورم سخت اور پھوڑا سخت پھوٹ جاتا ہے
خصوصاً اگر پانی اور شہد کے ہمراہ روغن سوسن میں پختہ کریں یا بیخ نے تر و تازہ ہمراہ شہد اور زفت یابس اور ہمراہ جمک درہیل کے جو شہد
مکھی کے چھتے میں ہوتا ہے یا مرہم ادبسلوس خواہ موم اور راتینج اور مسکہ ہر واحد ایک رطل اور زفت یابس اور شہد نصف رطل اور زنگار تین اوقیہ
اور زیت بقدر کفایت ملا کر استعمال کریں اور دوائے ثوم بہت عمدہ اور خوب مفید ہے یا یہ کہ شحم چھ اوقیہ موم چار اوقیہ بطم چار اوقیہ کبریت زرد
تین اوقیہ نطرون تین اوقیاں سب اجزا سے مرہم تیار کریں ہمارے تجربہ میں یہ دوا آچکی ہے۔ لب حب القطن اور جوز بیخ خوشل سیب ایک پھل ہے اور حیم
یعنی تخم اسپغول اور کبریت مطبوخ جو دودھ وغیرہ میں جوش دیا گیا ہو اور اصل مطبوخ اور خردل بنجال کبوتران سب کا ضماد بنا کر استعمال کریں بہت جلد
توڑ دیگا الضماد خطمیون کو لعاب خردل اور صابون کو تیمیم میں ملا کر ضماد کریں منجملہ ان ادویہ کے جو قائم مقام نشتر یعنی چاک کرنیکے ہیں ایک دوا
ہے کہ زفت رطب و عسل بلادر کو ہموزن لیکر آگ پر پکائیں بعدازاں نصف یوم تک پھوڑے پر اُسے لگا رہنے دیں یقین ہے کہ ٹوٹ جائے
اس سے زیادہ قوی یہ ہے کہ سجی اور چونا جو ہنوز بجھایا نہ گیا ہو اُن دونوں کو ڈیڑھ گونے پانی میں بھگوئیں اور نتھاریں اور پھر مکرر چونا اور سجی اُسی
پانی میں ڈالتے رہیں اور صاف کرتے جائیں تاکہ اثر شوریت کا اس پانی میں اچھی طرح پیدا ہو جائے بعدازاں تانبے کے برتن میں آتش نرم
پر اس پانی کو جلائیں کہ بستہ ہو کر نمک ہو جائے۔ ایک حصہ اس نمک سے اور چار حصہ نوشادر لعاب بالم میں گھولیں اور اسیقدر عسل بلادر بھی اسمیں
شریک کریں اور استعمال کریں خواہ ذراریح کو پیسکر تھوڑا سا کہنہ اسمیں داخل کرکے کوئلے کی آنچ پر جو نرم ہو رکھیں تا آنکہ سب یکذات ہو جائے
بعدازاں مثل مرہم کے پیسیں اور ضماد تیار کریں خصوصاً اگر اسمیں باز کی بیٹ داخل ہو یا کبوتر یا گنجشک یا بط کی اور بعض اطبائے کبیلج یعنی
انشمری کو واسطے توڑنے پھوڑے کے ذکر کیا ہے۔ جو دوائے محلل دن بھر میں کسی عضو پر دو مرتبہ لگائی جائے بشرطیکہ پہلے اس عضو کی تسخین
اور تخلخل کی تدبیر ہو چکی ہو بذریعہ ایسے کمادات کے جو یہی اثر پیدا کرتے ہیں اور اُن میں رطوبت حارہ موجود ہے الغرض ایسی دوا کے مکرر استعمال
کرنے سے اثر بین ظاہر ہوگا اور جسقدر تحلل پیدا ہو باقی مادہ کے واسطے پھر چند مرتبہ دوا کا استعمال اور تکمید کرنی چاہیے اور جو تدبیر کہ بیان آئندہ
ادویہ ملینہ کی شرکت ضرور ہے کہ پھوڑے کی صلابت نرم ہوتی جائے اور مدہ منجمد نہ ہونے پائے پھر اگر مدہ کا زوال ہو جائے اور متحلل ہو چلے

صلابت کسیقدر رہجاتی ہے یعنی باقی ہو سو ان نفطاد و یہ مینہ کا استعمال واجب ہے ادویہ ملینہ اور محلل مدہ کی یہ ہیں جیسے بورہ ارمنی خردل بچیال کبوتر لوزہ زنجبیل تر و ماما اور آمیزش اُن کی نسوز علک سیطر مصطگی اور روق یعنی لاسے سی ہوتی ہے اور جمیع ان اجزا کا سرکہ اور زیت کہنہ سے کیا جاتا ہے جو دوا ندر یولس کے شمار ہوتی ہے خواہ اُخوان سے بنائی جاتی ہے یا عاقرقرحا اور مویزج اور بورق سے شہد ملاکر طیار کرتے ہیں یہ سب دوائیں ایسی ہیں کہ اُن کے استعمال سے پہلے موضع خروج کو آب گرم سے دھوکر پاک اور صاف کرنا ضرور ہے اور دوسرے مارقیشیا اسکا نسخہ یہ ہے مارقیشیا بارہ درہم افتق بارہ درہم زیتی باقلا چھ درہم رال پنج تازہ ملاکر جلد پر لگائیں اور جہاں پر مدہ ہو وہاں اتنی دیر تک رکھیں کہ خود بخود سوکھ کر چھٹ جائے اور گر پڑے اور جسوقت یہ دوا طیار ہو فوراً استعمال کریں کہ بہت جلد سوکھ جائے۔ ایک دوا نوشادر سے بناتے ہیں اُسکا نسخہ یہ ہے نوشادر ایک جزو بارزد ربع جزو مرتک یک جزو اور ثلث جزو زیت کہنہ ایک جزو اور دو ثلث ان سب اجزا سے لطوخ طیار کریں اور جب دواؤں سے کچھ فائدہ مرتب نہ ہو بموجب بیان بالا چاک کرنے کی طرف حاجت ہوگی خواہ داغ لگانے کی تدبیر کرینگے اندرونی پھوڑوں کی تدبیر باطنی دنبلات کی تدبیر بذریعہ استفراغ کے کرنی چاہیئے اور اگر مدار براہ براز خارج ہوتا ہو یا براہ بول خروج مدار کا ہوتا ہو اسوقت تدبیر استفراغ کی ضرور ہے اسلیئے کہ خروج مدار دلیل ہے اس بات پر کہ سب خون میں رداءت پیدا ہوئی ہے جب بول و براز کی اصلاح ہوجائے اور طبیب بحدس صناعی دریافت کرے کہ خون جسید ہو چکا اور فاسد کا اخراج خواہ اصلاح ہوگئی اور اب فاسد خون اسی قدر باقی ہے جو بطرف اخراج کے رجوع کرکے دفع طبیعت سے آیا ہے پس بعد استفراغ کے نضج مادہ خراج کا ادویہ منضجہ سے جو معتدل ہیں جیسے شراب رقیق لطیف اگر تھوڑی تھوڑی پلائی جائے اور زیادہ ہضم نضج دینے پر اس مادہ کے جو اس سے نضج نہ پائے۔ ایسی ادویہ پرہیز جو ملطف اور مجفف ہوں جیسے مر اور دارچینی اور تمام افاویہ کہ بعد شراب رقیق مائل بسیاہی کے استعمال کرنا چاہیئے۔ اور ادویہ مرکبہ میں سے تریاق اور مثرودیطوس اور امروسیا کا استعمال کریں دمامیل کا بیان۔ دمامیل جمع دمل کی ہے دمل بھی پھوڑے کی قسم ہے اور اکثر دمل کا پیدا ہونا زوائد ہضم سے ہے خواہ امتلا پر حرکات کرنے سے خواہ از قبیل ان امور جو واقع ہوں بدترین دمل وہی ہیں جو اندر کی طرف زیادہ غائر ہوں علاج دمامیل کا جب دمل ظاہر ہوجائے اُسکا علاج قریب قریب اُن کے مثل علاج اورام حارہ کے ہے اور بعد میں ان کے تحلیل اور انضاج کی طرف متوجہ ہونا چاہیئے کبھی تحلیل ہوجاتا ہے مگر اکثر پیدا ہوتا ہے اور بیشتر یہی ہے کہ اُسمیں نضج پیدا ہوتا ہے اور دمل کے علاج سے غافل نہ رہنا چاہیئے کہ اکثر انجام کار میں اسکے بڑا پھوڑا پیدا ہوتا ہے اور اس ضرر سے اطمینان کا طریقہ یہی ہے کہ استفراغ بقدر ضرورت بذریعہ فصد اور اسہال کے کرلیں اور اگر دمل میں ضربان ہو اور جرم بھی پکڑ چکا ہو اور بدون نضج کے چارہ نہ ہو اُسپر توجہ کرنی چاہیئے جو کوئی کثرت خروج دمامیل میں مبتلا ہو بعد اسہال کے اس سے نجات پاتا ہو اور حمام کے ذریعہ سے آدمی کی جلد میں تخفیف پیدا کرنی چاہیئے اور ریاضت سے بھی سخافت جلد کی پیدا کریں۔ منجملہ منضجات دمامیل کے تخم مرو دودھ میں کوٹ کر یا ہمراہ انجیر اور شہد خواہ فقط انجیر اور شہد کی استعمال کریں گیہوں چبائے ہوئے انضاج مادہ دمل کے واسطے بہت مفید ہیں اسیطرح زبیب کو پورہ انجیر میں گوندھ کر خواہ ہمراہ انجیر اور شہد کے روغن سوسن میں ملاکر استعمال کریں اور دمل کی جو دوائیں مشہور ہیں اُن میں سے ایک دوا یہ بھی مفید ہے کہ بآسانی نضج پیدا کرتی ہے سکر ڈیڑھ اوقیہ خمیر ترش دو اوقیہ تخم مرو کوفتہ بزرقطونا ایک اونگ ڈیڑھ اوقیہ مغز انجیر تین اوقیہ حلبہ کتان کبد پانچ درہم دودھ میں جوش دیکر استعمال کریں کہ دوائے معتدل ہے اگر دمل بہت سخت ہو کہ اسمیں ورم کا پڑنا بہت دشوار ہو اور حرارت اُس کی ٹھہری ہوئی ہو اور ثقل اُس میں زیادہ ہو جانا چاہیئے کہ جس رگ سے اسمیں مادہ آتا ہے اسی کی فصد کھولیں بعد ازاں مقام دمل کی حجامت کریں اور یہ تدبیر ابتدائے ورم میں کرنی چاہیئے ورنہ خون صدید ہی نکل جائے گا اور خون غلیظ باقی رہیگا اور اس مقام میں گرہ صلب اور سخت پیدا ہوگا اور جب دمل میں نضج پیدا ہوجائے اور از خود منہ نہ کرے چاک کرنا چاہیئے خواہ ادویہ حادہ یا لوبت کے ذریعہ سے

جیسا اوپر مذکور ہو چکا ہے خراجات کے بیان میں ۔ دمل کی توڑنے والی بہت عمدہ یہ دوا ہے کہ تخم کتان اور سنجال کبوتر اور خمیر کا استعمال کریں **توثہ کا بیان** ۔ یہ ورم قروحی ہے گوشت زائد سے ایسے گوشت میں جو نحیف اور کمزور ہو پیدا ہوتا ہے اور اکثر مقعد اور فرج میں عارض ہوتا ہے کبھی یہ ورم سلیم ہوتا ہے اور کبھی خبیث اور مولم ہوتا ہے **علاج توثہ کا بیان** جو توثہ بہت اونچا اور بلند ہوئے لوہے سے کاٹ ڈالنا چاہیے بعد اس کے استعمال مراہم مدملہ کا کریں اور کبھی جو توثہ کہ اس کی جڑ باریک ہوتی ہے اسکی جڑ بریشم خواہ گھوڑے کے بال کے تنگ باندھنے سے کٹ جاتی ہے اور کبھی دیگ برد گیلے اور فلد فیون وغیرہ سے بقدر تحمل اور برداشت بدن کے استعمال ادویہ کا کیا جاتا ہے بعد ازاں اصلاح زخم کی مرہم سے کرتے ہیں

مقالہ دوسرا اورام باردہ کا بیان اخلاط باردہ خواہ اور چیزیں جو بدن میں تمام مقام اخلاط باردہ کی ہیں وہ بلغم اور سودا اور جو ریح ان دونوں سے مرکب ہو اور ان سب چیزوں کا بیان فن کلیات میں بخوبی ہو چکا بہر حال اورام باردہ بلغمی ہوتے ہیں یا سوداوی یا ریحی خواہ مرکب ریح اور مادہ سے جو ورم فقط بلغم خاص سے پیدا ہو اس کو ورم رخو یعنی ڈھیلا کہتے ہیں خواہ ورم مائی ہو جیسے کسی عضو میں بہت سا پانی جمع ہو جائے جیسے استسقائے مائی میں بھی کیفیت ہوتی ہیں خواہ دملات لینہ پیدا ہوں جیسے سلع لینہ یعنی تھوڑی جو نہایت نرم ہو خواہ ایسے اورام جن کے اوپر کی جلد سخت ہو جیسے خنازیر اور سخت تھوڑی خواہ اور سوداوی ورم مثل سقیروس اور سرطان کے اور سقیروس اور سرطان میں جو فرق ہے اُسے ہم آئندہ ذکر کرینگے یا اورام ریحی ہوں اُن کی دو قسمیں ہیں تہبج اور نفخہ تہبج اُس وقت پیدا ہوتا ہے جب ریح منتشر ہو اور ریح میں مخالطت بخارات کی ہو اور نفخہ کی پیدائش اس ریح سے ہوتی ہے جو مقام واحد میں مجتمع اور گرمی ہوئی ہو کبھی یہ اقسام اورام باہم مرکب ہو جاتے ہیں اور کبھی اُن کی ترکیب ورام حارہ سے بھی ہوتی ہے **ورم رخو بلغمی** جس کا نام اوذیما ہے یہ ورم سپید اور سرخی ہوتا ہے اور اُس میں حرارت نہیں ہوتی اور جسقدر مادہ رقیق زیادہ تر ہوتا ہے اتنا ہی زیادہ ڈھیلا ہوتا ہے اور اُسیقدر انگلی سے زیادہ دبتا ہے اور باوجود دب جانے کے کسیقدر ممانعت اُس میں اسقدر ہوتی ہے جو تہبج میں نہیں ہوتی اور جسقدر مادہ زیادہ غلیظ ہوتا ہے اُسیقدر سخت اور مائل بہ برودت زیادہ ہوتا ہے اکثر یہ قسم اوذیما کی بخار اور بلغم سے پیدا ہوتی ہے اُس وقت یہ ورم از قبیل تہبج ہوتا ہے اوذیما اور ورم سوداوی میں فرق ہے کہ اوذیما کی سختی اور کمودت یعنی تیرگی کم ہوتی ہے اور اگر کسی چوٹ وغیرہ کے لگ جانے سے اوذیما پیدا ہوتا ہے سوائے مادہ بلغمی کے اپنے موضع خاص کی طرف اور کسی مادہ کو جذب نہیں کرتا اور اسی وجہ سے سوائے ورم بلغمی کے اور کسی قسم کا ورم پیدا نہیں کرتا مگر یہ تخلخل اور نرمی درد سے خالی نہیں ہوتی ۔ **علاج ورم رخو کا** استفراغ مادہ کا بذریعہ اسہال کے اور باہر نکال ڈالنا اُس شے کا جو مولد بلغم ہے یہ تدبیر ضرور ہے جب اس تدبیر سے فراغ حاصل ہو چکے پس ابتدا میں [illegible] رادع ایسی دواؤں سے جن میں تجفیف و تحلیل دونوں ہوں لازم ہے اور ضرور ہے کہ ابتدا میں مکان ورم کو رومال وغیرہ سے خوب سختی سے مالش کریں اسکے بعد استعمال مجففات کا کریں اور پانی کا چھوجانا ابتدا میں ہرگز جائز نہیں ہے اور عمدہ تدبیر یہ ہو کہ ابتدا میں جدید اسفنج کو خل ممزوج میں خواہ ماء البورق میں ڈبو کر ورم پر پھیریں اسلیئے کہ جوہر اسفنج میں تجفیف و تحلیل دونوں موجود ہیں اور جوں جوں مرض بڑھتا جائے سرکہ اسفنج کے ڈبونے کیواسطے بڑھا اور ترشی میں اکثر اختیار کرنا چاہیئے اور منتہی کے وقت زیادہ ترشی جو نہایت درجہ حموضت کو پہونچا ہو اور تنہا سرکہ اسفنج کے ذریعہ سے استعمال کرینگے اور اُسمیں روغن جو بقوت شدید محلل ہیں ملا دیں اسی منتہی کے زمانہ میں اسفنج کو آب خاکستر انجیر اور انگور و بلوط وغیرہ میں ڈبو کر استعمال کریں اور ضرور ہی کہ اسفنج مذکور جملہ اطراف ورم میں باندھا جائے کوئی جگہ چھوٹ نہ جائے ایسا نہ ہو کہ مادہ کسی طرف خاص میں ریزش کرے کبھی بوقت طلے اسفنج کے خرقہ لیے پیچیدہ کی دو گدیاں تلے اوپر آب خاکستر ہائے مذکورہ میں ڈبو کر استعمال کرتے ہیں اور اگر ورم پر ایک ہی خرقہ اسطرح مستعمل ہو اکثر کافی ہوتا ہے اب آگے جیسا اوپر بیان ہو چکا زیادہ قوی ہے روغن گل اور سرکہ اور نمک اور کبریت سوختہ بھی نہایت درجہ مفید ہے

اور خود کبریت تنہا بھی سودمند ہو اور نخود آب کبریت کے ہمراہ بہت اچھا ہے اور نفع عجیب پیدا کرتا ہے ماميثا ابتدائے ورم میں تنہا خواہ ہمراہ بعض مجففات کے حارہ جید ہے اور رباط کو باندھنا بشرطیکہ مادہ ورم کا غلیظ ہو بہت نفع کرتا ہے اور رباط کی مالش میں اسفل سے شروع کریں اور بطرف فوق کے ملتے چلے آئیں عصارہ آس کا استعمال زمانہ ابتدا میں خوب ہو اور بعد زمانہ ابتدا کے اس عصارہ میں درد اور دیہ ملا کر استعمال کریں۔ اگر یہ ورم کسی عضو عصبی کثیف میں پیدا ہو خواہ کسی رباط یا وتر میں عارض ہو اسوقت دواؤں میں ایسی چیزیں ملانی چاہئیں کہ جنمیں تقطیع کے ہمراہ تلئین بھی ہو اور اگر باینہمہ کہ ورم ایسے مقامات میں پیدا ہو بوجوہات مذکورہ بالا اسمین درد بھی ہو پہلے تسکین درد کی زوفائے رطب اور سیفنج اور تیر دھی سے جوزیت سے بنائی جائیں کرنی لازم ہے اور نطول شراب سیاہ قابض کا کرکے اسکے بعد استعمال مارالرما وغیرہ کا کریں بہت عمدہ ایک طلا یہ ہے کہ مرد اسفنج سعد اور صبر اور عفران اور اقاقیا اور گل ارمنی تھوڑی سی لیکر سرکہ اور آب کرنب میں گوندھیں ایضاً برگ جھاؤ اور زیت اور نمک اور گل ارمنی سے سرکہ ملاکر ضماد طلیا کریں۔ ایضاً جس ورم کہنہ میں درد بہت دنوں سے ہو بیخال کبوتر کو جوش دیں اور چونہ میں قوام درست کریں یعنی اسقدر چونہ اس میں ڈالیں جیسے نرم خمیر کو گوندھتے ہیں اور بعد ازاں طلا کریں۔ ایضاً ایسے ورم کے موضع پر زیت کو طلا کریں اور اسفنج خواہ صوف سرکہ میں بھگوکر باندھیں دوائے بخیر بھی نافع ہے زیادہ نافع یہ دوا ہے کہ برگ سوسن کو نرم نرم آنچ میں بریان کریں اور طوبت اسکی نچوڑکر ورم پر رکھیں کہ عجیب النفع ہے۔ زیادہ نافع یہ دوا ہے۔ دونوں کو سرکہ میں پیکر خواہ مارالرما میں پیکر طلا کریں منجملہ قوی طلا کے یہ ہے کہ سرگین گاؤ اور کندر اور میعہ اور اشنہ اور قصب الذریرہ اور سنبل اور نستین یہ سب نافع ہیں اور جمیع ادویہ جو اورام کے واسطے مفردات ادویہ میں مذکور ہیں خواہ جو قرابادین میں مذکور ہیں انکا استعمال کریں اور کبھی زنان حاملہ کے پاؤں پر جو ترہل عارض ہوتا ہے اسے زیرہ سینک کا جس کی جھاڑو بناتے ہیں سرکہ میں پیکر ضماد کرنا بہت مفید ہوتا ہے اور بہتر وہی زیرہ ہے جو کوٹنے کے بعد برآمد ہو اور تمولیا سرکہ اور پھٹکری میں ملاکر بھی مفید ہے نطولات میں آب کرنب درشبت اور طبیخ پوست اترج کا استعمال کریں جو ترہل تابع استسقا کی ہو خواہ اور امراض کے تابع اسکا ابطلان اور زوال اسی علاج سے مناسب ہو جو موافق اس مرض کے ہے۔ سلع کا بیان۔ تبوڑی دنبلہ بلغمی کو کہتے ہیں کہ اسمیں اخلاط بھرے ہوئے ہوتے ہیں وہ اخلاط بلغمی جمتے ہیں خواہ بلغم سے کوئی اور شے پیدا ہوکر تبوڑی میں بھر جاتی ہے جیسے گوشت بلغمی خواہ کوئی گرہ پیدا ہو خواہ کوئی شے غلیظ مثل شہد کے خواہ اور کسی قسم کی کوئی شے پیدا ہوتی ہے خصوصاً وہ تبوڑی جو مفاصل اور جوڑ کے اندر پیدا ہوتی ہے خواہ کوئی چیز سخت ایسی جسکا الحاق مادہ سوداوی سے بعید نہیں ہو مگر ہم نے اسے بلغمی اسی واسطے تجویز کیا ہے کہ اسکی اصل بلغم ہوتی ہے اور بوجہ عارض ہونے یبوست کے غلیظ ہوگئی ہے اور کبھی بچہ کو لبستر کے مشابہ سلع کے کردیتی ہے اگرچہ واقع میں وہ سلع نہیں ہوتی اسمیں اور سلع میں فقط اسقدر فرق ہوتا ہے کہ ہر طرف سے زائل نہیں ہوتی اور سرکتی نہیں ہے بلکہ یمین اور یسار میں سرکتی ہے اکثر بوجہ چوٹ لگنے کے سلعہ پیدا ہوتی ہو اگر ابتدا میں تبدش کے ذریعہ سے علاج کیا جائے زائل ہو جائے گی اور متحلل ہو جاتی ہے سلع کا علاج جو سلع غددی ہو اسکا علاج کاٹنے اور چاک کرنے سے کرنا چاہیئے فقط اسی طرح خوشگوار علاج اس تبوڑی کا جو عسلی ہو یا مثل اسکے اور اقسام کی تبوڑی جو مذکور ہو چکی ہیں فطلس حکیم نے لکھا ہے سلع کا علاج اسطرح پر کریں کہ پہلے اس جلد کو کھینچیں جو تبوڑی کے اوپر ہے بائیں ہاتھ سے اور جس طرح پر اسکا کھینچنا ممکن ہو اسیطرح اسے کھینچتے رہیں اسلئے کہ اسمیں احتیاج اس امر کی ضرور ہے کہ تبوڑی کا ظرف جو بطور کیسہ کے ہے شق نہ ہونے پائے کہ اگر پھٹ جائیگا۔ چھلنے کی آسانی کو روک دیگا جب جلد اور پردہ ان نرمی کے ساتھ جدا ہو جائے اسوقت تبوڑی کو بہ نرمی چاک کرنا چاہیئے اسلئے کہ اکثر یہی ہوتا ہے کہ حجاب سلعہ کا اسکے ہمراہ کھچ جاتا ہے۔ لہذا اتنی دیر کرنا چاہیئے کہ حجاب مذکور بخوبی ظاہر ہو جائے بعد ازاں جلد کو دونوں طرف سے کھینچیں

موچنے وغیرہ سے اور کیسہ سلع کو چھیلنا شروع کرین یعنی گوشت سے اُسکو جدا کرین اسلیئے کہ اکثر اسکا چھیلنا ممکن ہوتا ہے اور اکثر بوجہ زیادہ متصل ہونے کیسہ کے گوشت سے چھیلنا دشوار ہوتا ہے اسوقت قمادین یعنی رائی وغیرہ سے او دھیڑ لینا چاہیئے تاکہ توتڑی کی تھیلی مین جو شے ہے صحیح اور پوری نکل آئے پس یہ تدبیر نہایت استوار اور درست ہو جب اخراج اُسکا ہوچکے اور جلد وہان کی زیادہ موضع خراج سے ہو بوجہ چھوٹے ہونے مقدار سلعہ کے پس خون کو پونچھکر زخم کو ماء العسل سے دھو ڈالین اور ٹانکے لگاکر ملا دین اور اگر جلد اُس مقام کی زائد ہو یعنی بوجہ توتڑی کے عظیم ہونے کے جلد بڑھ گئی ہو جتنی زیادہ ہو اُسے کاٹ ڈالین بعد ازان علاج کرین اور اگر توتڑی پھٹ خواہ رگ سے تجاوز کر گئی ہے مگر چھیل جانا اُسکا آسان ہے کے چھیل ڈالنے مین کچھ حرج نہین اور اگر محتاج اُدھیڑنے کا بذریعہ قمادین کے ہوا اور بوجہ شدت اتصال عصب وغیرہ کے خوف یہ ہو کہ سوائے سلعہ کے اور بھی کوئی چیز کٹ جائیگی پس جسقدر نکل سکے اُس کو نکال لین اور جسقدر باقی رہے اُسپر ولائے حاد رکھکر اتنا انتظار کرین اور زخم کو کھلا رہنے دین کہ باقیماندہ کیسہ سب کا سب گر جائے اور کسیقدر کا بھی اس سے باقی نرہے کہ پھر عود کرنے کا خوف ہو اگر بڑی مقدار کی توتڑی نکال لینے سے گڑھا مقام سلع مین پڑ گیا ہو اُسدن اُس مین روئی بھر دینی چاہیئے اور بذریعہ دوا کے انشاء اللہ اُسکا گڑھا بھر جائے گا اور اگر چاک کیا ہے اُسوقت واجب ہے کہ سارا کیسہ جسمین توتڑی ہو نکال لینا چاہیئے کو بذریعہ موچنے کے نکل سکے اسلیئے کہ اگر تھوڑی سی مقدار بھی باقی رہجائے گی پھر عود کرے گی اور اگر اُدھیڑنا اُسکا ممکن ہو اور توتڑی تھیلی سمیت نکل سکے نہایت عمدہ ہے اور اگر کیسہ کی کسیقدر مقدار باقی رہجائے دوائے حاد اُسمین لگاکر باقیماندہ کو گرا دینا چاہیئے جو سلع سرٹی اور مشکل عسل کی ہو اُسکا حق علاج یہ ہو کہ کوشش کرین کہ اُسکا کیسہ پھٹنے نہ پائے اور جو حیلہ ممکن ہو ایسا ہی لحاظ رکھین کہ سلع مع کیسہ کے نکل آئے اسلیئے کہ ایسی توتڑی کا کیسہ اگر پھٹ جائیگا پھر اُسکا اخراج بہت دشوار ہو گا پھر شاید بوجہ سوء تدبیری کے پھٹ جائے اُس کے واسطے تدبیر صائب یہ ہو کہ اُسمین جو باقیماندہ ہے اُس سمیت ٹانکے لگا دین تاکہ کھا اور مجتمع ہو جائے۔ اور مضبوط اور مستحکم ہو جائے اور اسی رباطات کے ذریعہ سے باندھ دین اگر اُسمین سے رطوبت زیادہ بہا کرے اور ڈان ہو مریض کی قوت کی تدبیر بذریعہ مقویات کے کرنی چاہیئے اور سوتے وقت اُس کی نگرانی زیادہ کرنی چاہیئے کہ اکثر ایسے وقت اُسپر غشی طاری ہو جاتی ہے واجب ہو کہ جس شخص پر غشی عارض ہونے کا خوف ہو اُسکا علاج مناسب حال کیا جائے اکثر جو لوگ نازک مزاج ہوتے ہین اُنھین تحمل سلع اور اُدھیڑنے کا نہین ہوتا اور نہ ادویہ حادہ کا استعمال اُن کے مناسب ہوتا ہے اور کبھی بوجہ زیادتی مرض کے بھی اُن کی یہی کیفیت ہوتی ہے کہ اس تدبیر کی ایذا ہو جاتی اُنھین مناسب نہین ہوتی اور سوائے چاک کرنے کے اور کوئی تدبیر اُسکے حسب حال نہین ہوتی پس واجب ہو کہ ایسے بیمارون کے پھوڑے چاک کر ڈالین اور جو کچھ اُسمین سے نکل سکے اُسے خارج کر ڈالین اور کیسہ سلع سے متعرض نہ ہون بلکہ ہر روز کیسہ مین جو کچھ مجتمع ہو جائے اُسے نکال کر نیم گرم روغن زرد ڈالا کرین کہ اسی تدبیر سے کیسہ متعفن ہو کر خود بخود گر پڑے گا۔ سلع عسلی اور شہدیہ کا علاج عمدہ یہ ہو کہ پہلے کسی گرم چیز سے تکمید اُس کی شروع کرین بعد ازان زبیب ختہ بر آورد کا ضماد کرین اور اولی یہ ہو کہ پہلے جلد کو چھیل ڈالین بعد اُسکے اُسپر مرہم وغیرہ رکھین کبھی بعض ادویہ حادہ ایسی اچھی طرح سے جلد کو چھیلتے ہین کہ جو مقدار مطلوب ہے اُسیقدر چھیل ڈالتے ہین جیسے چونا اور صابون اور خاکستر وغیرہ کہ جسکا ذکر اوپر ہو چکا ہے پھوڑے کی توڑنیوالی دوا کرن مین ایضا چار حصہ چونہ اور قدوست لب سوختہ دو درہم اور نطرون دو درہم گیرو ایک درہم چند بار ماء الرماد مین جوش دین اور سیسہ کے ڈبہ مین بھر رکھین اور مقام سلع پر ٹپکایا کرین تاکہ تر رہے اور خشک ہونے پائے یہ دوا اکسیل ہے یعنی مسون اور غدود کیلئے بکار آمد ہے خربق زرد زنجار حصبہ قشور نحاس یعنی تانبے کا چھیلن جو خرادنے سے پیدا ہوتا ہے چار حصہ روغن گل مین ملاکر بطرح طیار کرین یا تخم اوشتگن اور قشور نحاس اور زرد زنجار سے روغن گل مین ملاکر طیار کرین۔ سلع عسلی کے واسطے یہ ضماد بہت جید ہے اور سب پھوڑون اور اورام حارہ کو مفید ہے اور اسمین کوئی خلط لین نہین پہلے دفنس

یعنی مہرہ وزنہ حشیش مقل شہد مکھی کے چھتے کی بیٹ علک البطم سب اجزا ہموزن لیکر ضماد طیار کریں۔ جیسا کہ ہوئی ادویہ میں ایک دوا یہ بھی ہے کہ جسمیں زیادہ دلدح اور سوس
نہیں ہے بورہ ارمنی اور اسکا نصف حصہ خراطین لیکر روغن گل اور موم کے ذریعہ سے موم روغن طیار کریں ایضاً بورہ ایک جزء قلقطار ایک جزء زرنیخ
ایک جزء سب کو جمع کرکے استعمال کریں۔ جو غدد کہ مشابہ سلع کے ہیں اور یہ ایک قسم کی تعقد اور سنگی سے پیدا ہوتے ہیں ان کا اخراج ممکن ہو اور
مثل تبوری کے شکل سکیں یا ان کے اخراج سے پٹھے وغیرہ کو ضرر نہ پہنچے خواہ کسی اور عضو قریب کو گزند نہ پہنچے تو تمام کا اخراج کر دینا چاہئے
اور اگر غدد ہاتھ پاؤں میں خواہ ایسے مقام میں جو پٹھے کے قریب پیدا ہوں خواہ اوتار کا قرب غدد سے ہو اسکے نکالنے کے درپے نہ ہونا چاہئے
اسلئے کہ ایسے مقام سے غدد کے نکالنے سے مریض تشنج میں مبتلا ہو جاتا ہے بلکہ اس غدد کو پارہ پارہ کرکے کوئی وزنی شئے اسپر باندھ دینی چاہئے
کہ اسکو منتشر کرے اور نابود ہو جائے ایسے غدد کی علامت یہ ہے کہ اگر اسے دبائیں عضو میں خدر پیدا ہوتا ہے **غدد کا بیان** کبھی بعض اعضا میں ورم
غددی پیدا ہوتا ہے مدور جیسے ریٹھ کا پھل یا مثل جوزہ کے اور کبھی مقدار میں کم بھی ہوتا ہے اور اکثر یہ ورم غددی کنپٹی اور پیشانی پر ظاہر ہوتا
ہے اور ابتدا میں یہ ورم ایسا ہوتا ہے کہ اگر دبائیں جدا ہو جاتا ہے اور پھر مل جاتا ہے اور کبھی بعد متفرق ہونے کے پھر نہیں ملتا ہے **علاج غدد کا**
اسکا علاج مثل سلع کے ہے اور کبھی یہی تدبیر کافی ہوتی ہے کہ لت توڑیں اور ریزہ ریزہ کر ڈالیں بعد ازاں اسقدر حرکت دیں کہ جمیں سا مادہ اسکا
پھیل جائے اسکے بعد اسرب وزنی اور لنگر دار چیز سے اونچا کریں یعنی اس شے کو اسپر باندھ دیں تاکہ منہضم ہو جائے خصوصاً اگر اسرب کے
نیچے کوئی طلاء یا مرہم لگا کر باندھ دیں۔ جو ادویہ مذکور ہو چکیں ہیں اور انسے منہضم اور مٹ جانے کے بعد بہت دنوں تک بندش اسپر چلی جائے کہ اس کی وجہ
سے دوبارہ عود نہیں کرتا ہے **ثؤلول غددیہ کا بیان** کبھی چھوٹے چھوٹے ثؤلول غددی پیدا ہوتے ہیں **علاج** انکا سر توڑ کر جو رطوبت ان میں ہو
نکالدیں اور خوب سا نچوڑیں اور اسکے بعد اسرب کی بندش بطور بیان بالا اسپر کریں **فوخیلا کا بیان** فوخیلا بھی ایک ورم غددی ہے اور شاید جو ایسا
ورم بس گوشت ہو اسی کو فوخیلا کہتے ہیں ہم نے بیان عام بہ نسبت ایسے اورام کے کر دیا ہے اور اب مکرر بیان کی کچھ ضرورت نہیں ہے **علاج** فوخیلا کا علاج
بھی مثل علاج اورام غددی کے ہے اور مثل علاج ان اورام کے جو بس گوشت پیدا ہوتے ہیں اور خاص دوا اس ورم کے واسطے خاکستر خر مہرہ کلاں یعنی
سنکھ کی راکھ پرانی چربی جو نمک آلودہ ہو ملا کر استعمال کریں یہ دوا بے نظیر ہے۔ ایضاً سوئے کی راکھ روغن سوسن میں ملا کر پرانی کریں یعنی زمانہ دراز تک رہنے
دیں اور جب کہنہ ہو جائے استعمال کریں **خنازیر کا بیان** خنازیر بھی سلع کے مشابہ ہوتا ہے اور فرق یہ ہے کہ خنازیر گوشت اور جلد سے الگ اور جدا
مثل تبوری کے نہیں ہوتا بلکہ خنازیر گوشت سے متعلق ہوتا ہے اور اکثر جب عارض ہوتا ہے گوشت نرم میں عارض ہوتا ہے اور ایک حجاب عصبی
اسکے واسطے ہوتا ہے اور کثر خنزیر ایسا پیدا ہوتا ہے جو زیادہ عظیم ہو اور اکثر ایک غدد خنزیر سے بہت سے خنازیر پیدا ہو جاتے ہیں اس بارہ
میں خنازیر اور ثالیل یکساں ہے اور کبھی گرہیں سی پڑ کر مثل گردن بند خواہ ہنسلی کے ہو جاتی ہیں جیسے انگور کسی ڈورے میں گوندھے ہوئے
ہوں خلاصہ یہ ہے کہ خنازیر غدد سقیروسی ہوتے ہیں اور بعض خنازیر کے ہمراہ درد بھی ہوتا ہے اور اسی خنازیر کے ہمراہ ورم گرم بھی ہوتا ہے اور
بعض خنازیر کے ہمراہ درد نہیں ہوتا ہے اسکا علاج نہایت دشوار ہے اور اکثر ایسے خنازیر کے علاج میں چاک کرنے کی احتیاج ہوتی ہے جیسے ابھی مذکور
ہو چکا ہے اکثر حلق کے نیچے گردن کے اور مرطوب المزاج ہوتے ہیں ان میں استعداد عروض خنازیر کی زیادہ ہوتی ہے اور اکثر مقام عروض خنازیر کا
رقبہ اور زیر بغل ہے۔ کیا عجب ہے کہ نام خنازیر کا اسوجہ سے خنازیر رکھا گیا ہے کہ مشابہ خنازیر کے ہوتا ہے شکل میں خواہ شر اور فساد میں مشابہ
خنازیر کے ہوتا ہے خواہ بیماران خنازیر کے گردن کی شکل مشابہ خنازیر کے ہوتی ہے۔ خنازیر کی دو قسم نہایت سہل ہے جو بزرگوں کو عارض ہوتی ہے
اور زیادہ شدید اور پرخطر دوسری قسم ہے جو شبان اور جوانوں کو عارض ہوتی ہے **علاج** تا حاجت اصلی جسپر اعتماد کامل خنازیر کے معالجہ میں استفراغ

اور تلطیف تدبیر ہے اور تنقیہ میں عمدہ طریقہ تنقیہ کا ہے اور تنقیہ مسہل سے بلغم غلیظ کا استعمال کرنا بھی ضروری ہے خصوصاً جو حب بنام منتن اصل معروف ہو ایضاً تربد
زنجبیل شکر ہموزن لیکر قریب دو درہم کے استعمال کریں یہ سفوف باوصفیکہ مخرج بلغم غلیظ ہے تسکین پیدا کرتا ہے ورنہ خراش سا پیدا ہوتی ہے بعض بھی خنازیر
میں نافع ہوتی ہے لیکن بیمار کی اصلاح کو ملحوظ رکھنا چاہیئے اندر تدبیر تلطیف یہ ہے کہ غذا ہائے غلیظ سے اور ان کے بعد پانی پینے سے اجتناب کریں۔ اسیطرح
تخمہ اور امتلا اور گرسنگی زیادہ سے تا امکان احتراز کریں اور جو چیزیں کہ ان کے استعمال سے مادہ سر میں پیدا ہوتا ہے سب سے پرہیز رہیں اور جسمی حرکات ایسی جن
کہ ان کے سبب سے سر کی طرف سیلان مواد کا ہوتا ہے جیسے سجدہ میں دیر تک سر رکھنا خواہ رکوع میں دیر تک سر جھکائے رہنا خواہ ایسا تکیہ لیکر
بچھونا جس سے سر بطرف زمین کے مائل ہو اور سر رکھنا ان سب سے احتراز کرنا چاہیئے نہ خیال سے مواد بطرف سر کے جذب ہوتے ہیں جیسے کلام کثیر اور
چلانا اور دل تنگ ہونا انہیں بھی ترک کریں حجامت اصحاب خنازیر کو موافق نہیں ہوتی اور اکثر مضر ہوتی ہے وجہ اسکی یہ ہے کہ حجامت میں اسقدر قوت
نہیں ہے کہ استفراغ مادہ خنازیر کا کرے خواہ جو مادہ مثل خنازیر کے ردی اور قوی ہو اسکا اخراج کرے بلکہ مادہ کو جذب کرکے تغلیظ کر دیتی ہے
سو واسطے کہ خون رقیق کا اخراج بوجہ حجامت کے ہو جاتا ہے اور غلیظ باقی رہ جاتا ہے اور جو خنازیر ذبول اور تحلیل خود بخود پیدا کرتے ہوں اسکی
کیفیت اور حالت اولی پھر اعادہ کرتی ہے خلاصہ تدبیر خنازیر کی بنظر نفس مرض کے مشابہ سقیروس کے ہے اگر خنازیر بڑے بڑے ہوں اکثر خراج
ان کا علاج لوہے کے ذریعہ سے خواہ دوائے حادہ سے نہیں کرتے۔ اسیطرح اوسع ایسے خنازیر کے علاج میں لوہے وغیرہ سے اجتناب کرتے
ہیں بایں نظر کہ ایسی تدابیر موجب فساد اور تقرح خنازیر کی ہوتی ہیں پس ضرور ہے کہ ایسی قسم میں خنازیر کے استفراغ اور تنقیہ اور تلطیف غذا اور استعمال
ادویہ محللہ موضعیہ بنرمی کریں۔ ہم نے مرہم رسل جسکا موجد شلیخن حکیم ہے اور اسکا نسخہ قرابادین میں مذکور ہے خنازیر قادحہ متقرحہ میں بہت موثر
اور نہایت درجہ مفید پایا ہے لیکن اس مرہم کا استعمال برفق اور نرمی کرنا چاہیئے جن مراہم سے تسکین خنازیر میں پیدا ہوتی ہے جیسے مرہم باسلیقون
اور کبھی اس مرہم میں ایک اور دوا شریک کرتے ہیں کہ اسکی شرکت سے عمل اس مرہم کا زیادہ ہوتا ہے جیسے بیخ سوسن خصوصاً بنظر اس خاصیت
کے جو بیخ مذکور میں ہے خواہ بکری کی مینگنی خواہ بھیڑ کی مینگنی خواہ حرف بابلی اور کریلے کی جڑ اور زبیب کوہی اور حب الخیر قبل از پختگی کے ٹوٹ کر گر پڑے
اور سپید اور خشک ہو جائے اور آرد باقلا اور بادام تلخ اور مقل یہ دوائیں اس مرہم پر اضافہ کرنے کے لائق ہیں ایک اور مرہم بہت ہی عمدہ اسکی صفت
یہ ہے۔ آرد باقلا آرد جو بط کی چربی مکلہ بیخ [illegible] حنظل [illegible] اصل السوس زوفا رطب نصف جزو مجموع اجزا کو زیت کہنہ میں بطریقہ معلوم سحق کریں اور
چربی اور زفت کو زیت میں گداختہ کریں۔ ایک اور مرہم ہے جو خنازیر سخت کو ایک ہفتہ خواہ دو ہفتہ سے کم میں تحلیل کر دیتا ہے اس مرہم کا موجد
جالینوس ہے کہ اس نے قاطاجانس میں تجویز کیا ہے [illegible] اور تخم [illegible] کرنب اور [illegible] مقل اشق زیت کہنہ موم مجموع ادویہ سے مرہم
درست کریں۔ منجملہ ادویہ کے جو خنازیر پر رکھی جاتی ہیں دوا یہ ہے کہ زفت کو آرد جو خواہ عسل میں آمیختہ کرکے استعمال کریں خواہ بیخ کرنب محرق اور بیخ
کبر ہمراہ مقل اور ترمس ہمراہ شہد اور سرکہ کے خواہ سکنجبین سے خواہ سرگین [illegible] یہ سب اجزا کے خواہ سرکہ میں جوش دیکر ان سب اجزا پر تخم خردل
خواہ زیت کو اضافہ کرکے استعمال کریں۔ یہ دوا بھی بہت عمدہ ہے حلبہ چار جزو بورہ نطرون ایک جزو شہد میں [illegible] کرکے استعمال کریں ایضاً بیخ کرنب
ورق غار ہمراہ ملح اسلم کے کوٹ کر خون دونوں سے ضماد تیار کرکے استعمال کریں ایضاً آرد کرسنہ اور بکری کی مینگنی اور کبوتر کی خصوصاً پہاڑی لڑکے کے پیشاب
میں پیسکر اسطرح طلا تیار کریں۔ ایضاً یہ دوا بے مثل ہے مرمکی دس جزو [illegible] اشق سات جزو [illegible] پانچ جزو [illegible] جسکو بارزد بھی کہتے ہیں اور شہد مکھی کے چھتے کا
نصف [illegible] ایک ایک جزو سب کو کوٹ کر استعمال کریں۔ ایضاً کسی ہاون [illegible] میں دلق منسوخ یا منسوج اور [illegible] ایک طل [illegible] تین اوقیہ
سب کو ایک جا کرکے استعمال کریں۔ اسیطرح بہت نافع اور جید ہے۔ منجملہ ادویہ جید کے تخم صنوبر تخم خنزیر جسمیں نمک کی آمیزش نہو فراسیون

خنازیر سب جزء ہوں لیکر بطوخ کریں ایضاً تمیخ ایک جزو قشور نحاس و جزو شب یمانی ہمہ در زیر ہر اعد جاجز جزمان ادویہ سے بطوخ طیار کریں منجملہ ادویہ جیدہ
کے دوائے قطران اور دوائے ثمار الحمار اور دوائے کندش اور وہ دوا ہے جسکا نام اسقلوس ہے جو دواحیات یعنی سانپ سے بنائی جاتی ہے اسمیں سے
سادہ یہ دوا ہے کہ مرا ہوا سانپ لیکر کسی دیگ کو گل حکمت کر کے اسمیں رکھکر سر بند وصل کر کے تنور وغیرہ میں رکھیں جب خاکستر ہو جائے سرکہ اور نصف اسکے
کے شہد ملا کر استعمال کریں۔ منجملہ ادویہ جیدہ کے وہ دوا ہے جو قرباناًت اور جرعوا ور بیخال کبوتر ہمراہ زیت کے بنائی جاتی ہے اور یہ سب ادویہ
جدا جدا بھی نافع ہوتی ہیں اسطرح آرد کرسنہ ہمراہ ان ادویہ کے اور تنہا دقیق کرسنہ ہمراہ سرکہ اور شہد کے اور ہمراہ زفت اور موم کے بنیاز یب جبلی اور
نطرون اور راتینج اور دقیق کرسنہ شہد اور سرکہ میں آمیختہ کرکے استعمال کریں۔ یا بیخ سوسن اور تخم کتان کو شراب میں جوش دیں اور بعد جوش کے بیخال کبوتر
بحسب حال اور مناسب وقت اور مرض کے ملاکر استعمال کرنا چاہیئے کہ اس سے بطور ضماد کے بنا لیں عجیب النفع ہو پیشاب اُنٹنی کا اور اسکو پیستہ کرکے
لگانا بھی اس مرض کے علاج میں مجرب ہو چکا ہے خواہ بطور مرہم کے اسی پیشاب میں ستھک چربی وغیرہ ملا کر استعمال کریں۔ سناۃ یعنی سیدہ لکڑی بھی
منفعت عجیب النفع خنزیر کی چربی وغیرہ کے مثل ہے حکیم کندی کا قول ہے کہ گوسپند کے سینگ کے نرم نرم ٹکڑے جو اُن کے سر پر ہوتے ہیں وہ بھی
اسی طرح پر مفید ہیں کہ اُن کو سوختہ کرکے ہفتہ تک ہر روز دو درہم پلائیں غالباً خنازیر بیخ و بن سے جاتا رہیگا۔ واجب ہے کہ ہر مہینہ میں ایک ہفتہ پلائیں
تا اینکہ زائل ہو جائے۔ یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ بعض خنازیر ایسے ہوتے ہیں کہ اُن میں سرطانیت بھی ہوتی ہے ایسی ہی سرطان کے علاج میں
واجب ہے کہ ادویہ حارہ مذکورہ بالا روغن گل میں ملاکر چند روز تامل کرکے استعمال کریں تاکہ حدت ادویہ حارہ کی گھٹ جائے اور جو خنازیر زیادہ گرم
مزاج ہیں اُن کے علاج میں بافراط استعمال ادویہ حارہ کا نہ کریں۔ بلکہ فقط آرد گندم ہمراہ آب کشنیز کے اور اس سے قوی تر یہ ہے کہ مرکی ہمراہ دخنیہ
ورد اُس کے حصص جو آب کشنیز میں تر کی ہو اُس کا استعمال کریں۔ اور آب کشنیز جزو غالب ہو خواہ کوئی اور جزو بحسب مشاہدہ حال کے زیادہ
کریں یعنی ایسی دوا جو بنظر التہاب خواہ قلت التہاب کی کمی بیشی مناسب ہو اسکا لحاظ رکھیں خستہ شفتالو سوختہ کا روغن بھی ایسے وقت نافع ہے اگر
خنازیر کے علاج میں احتیاج عمل جراحی کے بذریعہ دستی کے ہو جاوے تو چاہیئے کہ جو خنازیر قریب قریب بڑی رگوں کے ہیں اُنمیں پہلے باحتیاط تمام
چاک کریں خواہ جو خنازیر قریب اعصاب کے ہیں اُن کو نہایت ہوشیاری سے درست کریں اور حتی الوسع اگر اُن کے چاک وغیرہ سے کسی طرح کا صدمہ
عروق شریفہ اور اعصاب کو پہونچتا ہو بچاکر چاک کریں۔ ایک جراح نے بعض خنازیر متصل عصب کو چاک کیا اور براہ خطا آلہ حدید عصب راجع یعنی جو پیچ گردن
میں بنام راجع باب تشریح میں موسوم ہو چکا ہے اُس پر جا پڑا مریض کی آواز باطل ہو گئی کبھی باوجودیکہ احتیاط کامل کی وجہ سے عصب تک جراحت نہیں
پہونچتی لیکن پھر کسی قدر نمایاں اور ظاہر ہو جاتا ہے بوجہ برودت کے اور اسی جہت سے اسکا مزاج نادرست ہو کر فعل خاص عصب کو باطل کر دیتا ہے
تا اینکہ پھر جب اُسکی تسخین کیا کرتے ہیں اور اپنے مزاج اصلی پر عود کرتا ہے جب اُس کا فعل پورا اور درست ہوتا ہے کبھی جراح کی خطا سے نشتر
دواج پر پہونچ جاتا ہے اور زیادہ برائی جب ہوتی ہے کہ دواج خارج تک نشتر کا صدمہ پہونچے اسیواسطے ضرور ہے کہ جب ارادہ کسط اور چھیلنے
کا جانب صحیح سے کریں چاہیئے کہ جو مقدار متصل خنزیر کے ہو اُسی کو چھیلے اور باقی کو بذریعہ دوائے حادہ کے ساقط کرے اور جانب اُذن کے
چھیلنے پر متوجہ ہو مترجم کے مجربات میں سے ایک نبات ہندی ہے جسے بجھیجے کہتے ہیں اسکے پتے اکثر ٹیلے اور اونچی زمین پر ہوتی ہے اور جس کو چرنا
پانی کہتے ہیں اُس کے سوا ہے اس مرض کے واسطے حکم اکسیر کا رکھتی ہے حتی کہ اگر خنازیر میں سرطانیت بھی ہو اور ناصور کی نوبت پہونچے اور تاکل
پیدا ہوا ہو جب بھی اُسکا فائدہ کم نہیں ہوتا بارہا تجربہ کیا ہے اور کتب مفردات میں اسکا ذکر نہیں ہے **اورام صلبہ کا بیان** ورم صلب وہ
ہے جسکا سقیروس نام ہے سقیروس خالص وہ ہے جس کے ہمراہ حس ہو اور الم نہ ہو اور اگر تھوڑی سی حس باقی رہجائے اسکو سقیروس خالص نہ کہنا

چاہیئے اور سقیروس غیر خالص اس ورم کو کہتے ہیں جسکے ہمراہ حس نہ ہو مگر درد میں اُس کو حس نہ ہوگا۔ یہ ورم سقیروس کبھی سودائے عکر الدم سے پیدا ہوتا ہے یا سودائے اصلی سے پیدا ہوتا ہے اور اسکا رنگ آبی یعنی شکل سرب سوختہ کے ہوتا ہے اور کبھی سقیروس کا حدوث سودائے مخلوط بلغم سے ہوتا ہے اُسکا رنگ بدن کے رنگ کی طرف مائل ہوتا ہے اور کبھی محض بلغم سے سقیروس پیدا ہوتا ہے یعنی جس بلغم میں کسی طرح کی صلابت عارض نہ ہوئی ہو سقیروس خالص کا رنگ اکثر شکل سرب کے ہوتا ہے اور اسمیں تمدد شدید اور صلابت زیادہ ہوتی ہے اور کبھی اُسمیں چھونے سے پھٹتے ہیں اور کھرکرا ہوجاتا ہے اور ایسے ورم سقیروس سے نجات اور صحت ممکن نہیں ہے۔ کبھی وہ سقیروس جسکا رنگ شکل لون بدن کے ہو منتقل ایک عضو سے دوسرے عضو کی طرف ہوتا ہے اسکا نام نونوس رکھا جاتا ہے اور کبھی جسد کے ہمرنگ سخت اور عظیم ہوتا ہے نہ اسمیں بلندی ہوتی ہے اور نہ کسی طرح منتقل ہوتا ہے جو سقیروس ہر یا ابتدائی ہوتا ہے یا مستحیل سقیروس ابتدائی تھوڑا تھوڑا ظاہر ہوتا ہے اور بڑھتا جاتا ہے اور سقیروس مستحیل فلغمونی وغیرہ سے پیدا ہوتا ہے خواہ کسی خاص مقام کے پھوڑے سے پیدا ہوتا ہے۔ اکثر احشا میں جو صلابت عارض ہوتی ہے بعد ورم حار کے ہوتی ہے اور اگر سقیروس کا علاج مبردات یا لزوجت سے کریں سرطان کی طرف منتقل ہوجاتا ہے سقیروس اور سرطان کا قرب در بعد بموجب کثرت اور قلت التہاب اور قلت ظہور ضربان اور خفائے ضربان کے اور ظہور رگوں کا گرد ورم کے یا رگوں کا ظاہر نہ ہونا اس سے دریافت ہوتا ہے علاج جو ورم سقیروس ایسا ہو کہ اسمیں حس ہو اُسکا علاج کرنا چاہیئے بعد ازانکہ پہلے بدن کا تنقیہ اس خلط سے جس سے مرض پیدا ہوا ہو کرلیں اور اکثر تنقیہ بذریعہ فصد کے کرتے ہیں۔ اگر خون میں کثرت سودا کی ہو اُسکے علاج میں اعتماد ایسی دواؤں پر کرنا چاہیئے جو تحلیل اور تلیین ساتھ ہی پیدا کریں اور جو دوا تحلیل اور تجفیف پیدا کرے اُس سے اُسکا علاج نہ کرنا چاہیئے کہ اس سے بشدت تحجر پیدا ہوتا ہے اسلیئے کہ مادہ غلیظ میں تجفیف پیدا ہوتی ہے اور لطیف کی تحلیل ہوجاتی ہے اور واجب ہے کہ اُس کے علاج میں دو دو دوے پے در پے کیئے جائیں ایک دوسرے میں تحلیل ایسی دوا جسمیں زیادہ تجفیف کی قوت نہ ہو اسلیئے کہ دوائے محلل اکثر مجفف بھی ہوتی ہے اور جس دوا میں ترطیب کا اثر ہے اس سے تحلیل کمتر پیدا ہوتی ہے اور دوائے محلل کا درجہ حرارت دوسرے درجہ سے لیکر تیسرے درجہ تک ہو اور تجفیف کا درجہ اول سے زیادہ نہ ہو اور دوسرے دورہ معالجہ تلیین کا کرنا چاہیئے اور یہ دونو دورے دونوں متعاقب ہوں اور ایک کی اعانت دوسرا دورہ کرتا رہے اور تحلیل کے دورہ میں عضو متورم کو اُسکی غذائے خاص سے باز رکھنا چاہیئے اور اسی عضو کی جانب مقابل کی طرف جذب غذا کرنا چاہیئے اسطرح پر کہ عضو مقابل میں حرکت پیدا کریں اور اُس میں ریاضت ایسی پیدا کریں کہ اپنی غذائے خاص سے زیادہ غذا کا طالب ہو اور عضو مقابل جو متورم ہو اسکی غذا کو بھی جذب کرلے اور جب دورہ تلیین کا آئے غذائے عضو متورم کو پُر کریں اور اُس کی تدبیر یہ ہے کہ عضو متورم کو دلک وغیرہ سے قابل جذب غذا کا کریں اور زفت کا طلا کریں اور یہ مطلا اور ملینکی قوت اور ضعف بمقدار تحلل اور تکاثف تجویز کرنی چاہیئے ایضاً شدت صلابت اور ضعف صلابت کا بھی قوت ادویہ میں لحاظ رہے اور ترکیب ادویہ ایسی ہو کہ اسمیں دونوں قوتیں مجتمع ہوں حمام میں بکثرت ٹھہرنا ایسے بیماروں کو نہ چاہیئے اسلیئے کہ مادہ لطیف کی تحلیل ہوتی ہے اور مادہ کثیف مجتمع اور فراہم ہوکر سختی زیادہ پیدا کرتا ہے اور ایسی قوت حمام میں نہیں ہے کہ مادہ کثیف کی تحلیل پیدا کرے جن مطلات میں کیفیت تحلیل ہے وہ یہی ہیں جیسے شحم دجاجی و مرغابی اور بط کی چربی اور بچہ گاؤ اور نرگاوان اور ایل خصوصاً بچہ ایل کے اور ایل کی چربی اور بکری کی چربی اور گدھے کی چربی بھی بہت عمدہ ہے اور چربی درندہ جانوروں کی جیسے شیر اور چیتا اور بھیڑیا اور چیتا وغیرہ کی از قسم لومڑی اور سوسمار کی خواہ چربی شکاری طائروں کی جیسے باز اور شاہین وغیرہ واجب ہے کہ ان چربیوں میں مثل صمغ یعنی اشق اور مقل اور شونیز اور سکبینہ اور مصطکی کے بروقت آمادگی تحلیل کے ملائیں اور تنہا یہ دوائیں بحیثیت آمادگی تلیین کے مستعمل ہوں سب چربیوں سے بہتر مغز مذکور بالا اور تیسر کی چربی اور ریچھ کی چربی اور لعاب حلبہ اور کتان ہے کہ ان میں تحلیل اور تلیین دونوں کی قوت ہے۔ واجب ہے کہ ان چربیوں میں اور بھی دیگر ملینات میں نمک کی شرکت نہ ہو اسلیئے کہ نمک سے تجفیف پیدا ہوتی ہے اور صلابت زیادہ بڑھتی ہے بعض ادویہ کا اثر مثل آفتاب کے اور حرارت کے ہوتا ہے کہ جسطرح دھوپ میں موم پگھل بھی جاتا ہے اور نرم بھی ہوتا ہے اسیطرح ان دواؤں میں بھی یہی قوت ہو کہ تلیین اور تذویب دونوں پیدا کریں اور درجہ تجفیف تک نہ پہنچیں جیسا ان

اور یہ ملطخ کہ جن مین تلئین بھی ہے مثل صمغ بطمی اور زیت کہنہ اور دہن حنا اور روغن سوسن اور شورہ ہے اور لادن اور میعہ سائلہ اور زوفائے رطب ہیں اور بہتر یہ ہے کہ اگر گشنگی مین زیادہ نہ ہو اور رطوبت میں اشد ہو مصطگی بھی قریب قریب ادویہ مذکورہ کے ہے اور روغن حنا و روغن سوسن و روغن انجیر ملی اور روغن بید انجیر مین تحلیل اور تلئین ساتھ ہی اسقدر ہے کہ قدر کفایت سے زیادہ ہے منجملہ ملینات کے تلچھٹ روغن بزر اور تلچھٹ روغن کنجد غیر مقشر کے دونون کو جوش دیکر اور بعد خوب جوش دینے کے بال الیہ اسپر ڈالین ۔ اور استعمال کرین دوائے جید جس سے تحلیل وغیرہ حاصل ہو یہ ہے کہ قنارا لحمار اور خطمی کی جڑ دونون کو سرکہ مطبوخ طیار کرین اور دونون کے ہمراہ میعہ بھی شریک ہو بہت عمدہ ہے ایضاً جس وقت ورم مین نرمی ظاہر ہو جاوے کہ پرانے سرکہ مین اشق کو محلول کرین ۔ بہت دنون تک اسطرح کی طور سے استعمال کرین اور پھر دوبارہ تلئین کی تدبیر کرین خواہ شورہ اور جاؤشیر کو بگا مین یا شورہ اور اشق اور مقل کو ملا کر کے پیسین اور روغن بلسان اور روغن سوسن ملاکر اور تھوڑا سا لعاب حلبہ اور لعاب کتان داخل کر کے جب مثل مرہم کے ہو جائے اسوقت استعمال کرین جبکہ حمام بھی اس بارہ مین زیادہ نافع ہے اگر اورام صلبہ کے مراہم کو داخل کرین اور اگر جبکہ حمام دستیاب نہ ہو سکے عوض مین خطمی اور نطرون داخل کرین اضمدہ جیدہ بروقت تحلیل کے وہی مناسب ہین جو خنازیر کی تحلیل کے واسطے بیان ہو چکے اور ضماد نارلس اور قویاون بھی مفید ہے ۔ اگر ورم مین زیادہ غلاظت ہو اسوقت سرکہ کا استعمال ضرور ہے کہ تقطیع پیدا کرے قوت مین عضو کے سستی پیدا کرتا ہے خصوصاً اگر عضو متورم عصبانی ہو کہ ایسا عضو بوجہ استعمال سرکہ کے مادہ کو زیادہ چھوڑ دیتا ہے اور زیادہ تحلیل مادہ کا اس سے ہو جاتا ہے اور جو سبب خارج مادہ کے تحلیل وغیرہ مین اثر کرنے والا ہے اس کی اطاعت کرنے پر مادہ عضو عصبانی کو زیادہ آمادہ کر دیتا ہے بعد استعمال سرکہ کے لیکن استعمال سرکہ کا اور شرکت اس کی ادویہ مذکورہ مین آخر زمانہ ورم مین ہونی چاہیئے اول زمانہ مین اسکا استعمال مناسب نہین ہے اور اسوقت تلئین مین مبالغہ واقع ہونے کا احتمال ہو یا دورات ملئین مین تحلیل کے فترات ہو چکے ہون اسوقت بہ نرمی استعمال سرکہ کا کرنا چاہیئے ۔ اگر سرکہ کے استعمال مین نرمی کا لحاظ نہ ہے کا ضرر پہنچنے کو متعذر ہوگا اور تحجر پیدا کریگا ۔ زیادہ تر جرأت طبیب کو استعمال مین سرکہ کے اسوقت مناسب ہے کہ ورم مذکور کسی عضو لحمی مین پیدا ہوا ہو مثلاً جیسے طحال وغیرہ مین ورم سقیروس ہو ۔ کبھی محلل متورم پر سرکہ طلا کرتے ہین اور تبخیر موضع کی سرکہ سے کرتے ہین بعد اسکے جاؤشیر کو طلا کرتے ہین بعد ازان اشق کو طلا کرتے ہین لیکن ابتدا مین بہت کم اور ہلکا لیپ کرتے ہین اسکے بعد قوت زیادہ کرتے ہین لہذا اسکے رفتہ رفتہ تلئین تک پہونچتے ہین ۔ واجب ہے کہ ورم پر ایسا روغن لگائین جسمین قوت قبض مطلق نہ ہو ایسا روغن بہ نسبت پانی کے بہت مناسب ہے خصوصاً روغن شبت تر و تازہ سوئے سے طیار کیا جائے اور اگر اوتار مین صلابت پیدا ہوئی ہو اور اس صلابت کی وجہ سے ورم سقیروس پیدا ہوا ہو اسکا علاج مقطعات سے کرنا چاہیئے ۔ ایک علاج عمدہ اسکا یہ بھی ہے کہ حجارہ تقعیدہ سے تبخیر کرین خصوصاً حجارہ رحی یعنی سنگ آسیا سے بہت بہتر یہ ہے کہ سرکہ سے تبخیر کرلیں سے بہتر یہ ہے کہ مارقشیشا پیکر سرکہ مین ملاکر تبخیر کرین وجہ یہ ہے کہ تبخیر و تدخین مین بقدر مبالغہ و اہتمام کرین کہ عرق نمودار ہو جائے اور مارقشیشا پیکر ہمراہ سرکہ کے ملاتے ہین یہ بھی نفع کرتی ہے اور سرکہ کے استعمال مین رفق اور نرمی کا لحاظ ضرور ہے ایسا نہو کہ ترقیق مادہ لطیف کی اور تصلیب مادہ کثیف کی پیدا ہو اور ایسا نہو کہ قوت عصب کی باطل ہو جائے اور بعد افراط پر استعمال سرکہ کا اعتدال مین لے دی ہے لہذا مناسب ہے کہ اسکے استعمال کے واسطے فترات مقرر کرین اور زمانہ فترہ مین ایسی چیز کا استعمال کرین جسمین تلئین کی قوت ہو جب منتہی کو پہونچے تبخیر عضو کی ایسی دوائے کرین جو اوپر مذکور ہوئی اور طلا ادویہ مناسبہ سے کرین اور یہ ترکیب عضو لحمی کے ورم مین انشاءاللہ تعالیٰ بہت اسلم ہے

صلابت مفاصل کا بیان ۔ کبھی مفاصل مین صلابت ایسی عارض ہوتی ہے کہ اس کی تحریک کو منع کرتی ہے اور آسانی حرکت مفاصل مین پیدا نہین ہو سکتی ہے اور حس باطل نہین ہوتی اور کبھی یہ صلابت عصبانی ہوتی ہے اور کبھی لحمی ہوتی ہے اور علاج سب کا وہی ہے جو معلوم ہو چکا

مسامیر کا بیان مسمار ایک گرہ گول اور سپید سی پیدا ہوتی ہے جیسے کیل کے سرے پر گرہ ہوتی ہے اور اکثر یہ گرہ بوجہ خراش کے خواہ بعد خراجات کے پیدا ہوتی ہے خواہ خراجات کے علاج کرنے کے بعد مسمار پیدا ہوتی ہے بعد ازان تمام جسم مین مسامیر کی کثرت ہوتی ہے اور اکثر اسکے حدوث کا مقام پاؤن

اور پاؤں کی انگلیاں اور اسافل بدن ہے کہ چلنے پھرنے سے مانع ہوتے ہیں واجب ہے کہ اُسے جاگ کے نکال لیں خواہ ہاتھ سے ترجیح کرتے ہیں اور اسپ کو جو وزنی ہو سکا میں اس مقام کے مسمار میں جہاں اخراج ممکن نہ ہو اور اکثر مسمار کا جب علاج نہیں کرتے ہیں بطرف سرطان کے رجوع کرتا ہے سرطان کا

بیان سرطان ورم سوداوی ہے اسکا تولد اُس سودائے احتراقی سے ہوتا ہے جو مادہ صفراوی کے احتراق سے پیدا ہو خواہ اس مادہ کے احتراق سے جسمیں مادہ صفراوی ملا ہوا ہو اور مل کر احتراق عارض پیدا ہوا ہو اور فقط سودائے عکری سے یعنی جو سودا عکر دم ہے۔ سقیروس میں اور سرطان میں یہ فرق ہے کہ سرطان میں درد اور حدت اور ضربان ہوتا ہے اور بہت جلد بڑھتا جاتا ہے بوجہ کثرت مادہ کے اور انتفاخ بھی اُسمیں زیادہ ہوتا ہے اسلئے کہ اس مادہ میں جوش اور غلیان زیادہ پیدا ہوتا ہے جسوقت یہ مادہ سرطانی منفصل ہو کر کسی عضو پر گرتا ہے ایک فرق سرطان اور سقیروس میں یہ بھی ہے کہ سرطان اپنے گرد چند ریشہ اور رگیں ایسی چھوڑتا ہے جیسے کیکڑے کے پاؤں ہوں اور یہ رگیں ویسی سُرخ نہیں ہوتی ہیں جسطرح فلغمونی میں پھیلتی ہیں بلکہ سرطان کے پاؤں خواہ رگیں مائل بہ سواد و کدورت اور سبزی ہوتی ہیں۔ کبھی سقیروس اور سرطان میں یہ بھی فرق ہوتا ہے کہ اکثر سرطان کا حدوث ابتدائی ہوتا ہے اور ورم صلب یعنی سقیروس کا حدوث بوجہ انتقال کے ورم حار سے ہوتا ہے اور سرطان گے حار سے ہوتا ہے اور سرطان میں حس باطل نہیں ہوتی اور سقیروس خالص میں حس باطل ہوتی ہے اکثر عروض سرطان کا اعضائے متخلخلہ میں ہوتا ہے اور اسی جہت سے عورات میں یہ مرض بکثرت ہوتا ہے اور اعضائے عصبیہ میں بھی اکثر پیدا ہوتا ہے اول ظہور اسکا بہت خفی اور پوشیدہ ہوتا ہے اور جب ظہور سرطان کا ہوتا ہے پھر بڑی دشواری واقع ہوتی ہے اور پہلے ورم سرطانی ظاہر ہو لیتا ہے اس کے بعد اسکے علامات نمودار ہوتے ہیں ابتدا میں ایک دانہ باجرے کی شکل کا چھوٹا اور سخت پیدا ہوتا ہے گول گول اور تیرہ گون اُسمیں کسی قدر حرارت بھی ہوتی ہے بعض اقسام میں سرطان کے درد شدید ہوتی ہے اور بعض اقسام میں درد کم اور ساکن بعض اقسام اُس کے تا بہ تقرح پہونچ جاتے ہیں یہ وہی قسم ہے جو حرارت سے صفراوی خالص کے عارض ہوتی ہے اور بعض قسم سرطان کی ثابت رہتی ہے اور تقرح نہیں ہوتی ہے اور کبھی انتقال قسم متقرح کا بطرف غیر متقرح کے ہوتا ہے اور کبھی علاج بذریعۂ آہن کے سرطان میں تقرح پیدا کرتا ہے اور اسکی بارہیں موٹی اور سخت بوجہ استعمال حدید کے پیدا ہو جاتی ہیں اس ورم کا نام سرطان شاید دو وجہ سے رکھا گیا ہے اول یہ کہ عضو میں اس ورم کا تشبث اور درنگ کرنا مثل تشبث اور چپلنے سرطان کے ایسا ہوتا ہے جسکے ذریعہ سے سرطان کو شکار کریں جیسے شست اور جال وغیرہ۔ یا وجہ تسمیہ یہ ہے کہ اسکی صورت استدارت وغیرہ میں اور رنگ میں اور پاؤں وغیرہ میں جو گرد اس ورم کے ہوتے ہیں مثل سرطان کے ہوتی ہے

علاج جو علاج کارگر اور جس کے نفع کی اُمید اس ورم کی ابتدا میں ہو سکتی ہے اور جس سے سرطانی مادہ کی روک اور ٹھہرا دینا اسکا جسقدر ابتدا میں نمودار ہو کہ اُس سے زیادہ بڑھنے نہ پائے خواہ متقرح نہ ہونے پائے اور اکثر ایسے ادویہ اگر ابتدا میں استعمال کیجائیں شاید صحت بھی ہو جاتی ہے مگر جب مستحکم ہو جائے پھر اُمید صحت کی نہیں ہوتی اور اکثر عروض سرطان کا باطن میں پوشیدہ ہوتا ہے الغرض اس کے علاج میں درست تدبیر یہی ہے کہ قول بقراط پر عمل کریں انہوں نے کہا ہے کہ ہرگز اسکی تحریک نہ کرنی چاہیئے اسلئے کہ تحریک اُسکی کرینگے منجر بہلاک ہوگا اور اگر بحال خود اُسے چھوڑ دینگے اور کچھ علاج نہ کریں اکثر زمانہ دراز تک سلامت جان مریض کی رہتی ہے خصوصاً اگر غذائے صالحہ کا استعمال کرتا ہے اور وہ غذا ایسی ہو کہ تبرید اور ترطیب پیدا کرے اور مادہ بادیہ کو یعنی جس مادہ میں نرمی حرارت کی ہو پیدا کرے اور وہ مادہ سالم آفات سے بھی ہو جیسے ماء الشعیر اور سمک رضراضی اور زردی بیضۂ نیمبرشت وغیرہ اور اگر ایسے سرطان باطنی میں حرارت بھی ہو مخیض لبن جس طرح جمایا جاتا ہے یعنی اُس کا مسکہ وغیرہ نکالا ہو اور اسی طرح جو غذا القبول مرطب طیار ہوتی ہے حتی کہ ترکاری کدو وغیرہ بھی فائدہ دیتی ہے کبھی چھوٹے قسم کے سرطان قابل ایسے ہوتے ہیں کہ قطع کیے جائیں اگر کسی طرح سے ممکن ہو کہ سرطان کی بنا اور جڑ مٹ جائے اور کچھ اسکا اثر باقی نہ رہے اسکی تدبیر

یہی ہے کہ جو سرطان شدید الاتصال ہو۔ اسکو ایسی طرح قطع کریں کہ جو چیزیں گرد ورم کے از قسم غدد اور عروق ہیں وہ بھی کٹ جائیں اور جن چیزوں سے سرطان وغیرہ کو مدد مادہ وغیرہ کی ملتی ہو انکا بھی اثر اور نشان باقی نہ رہے اور بخوبی اطمینان نمائے مادہ سرطانی کا گرد و پیش کے عروق وغیرہ سے ہو جائے اور بعد قطع کرنے کے خون کثیر اس سے جاری ہو کر سہا سہا باقی مادہ ہمراہ اس خون کے بہ جائے اور اس کاٹنے سے پہلے تنقیہ مادہ کا بذریعہ اسہال اور فصد کے ہو چکا ہو بعد اس قطع اور تنقیہ کے حفظ قوت کیواسطے غذائے جید کمیت اور کیفیت میں دینی چاہیئے اور تقویت عضو کی کرنی چاہیئے۔ اگرچہ کاٹنا سرطان کا اکثر شر اور فساد زیادہ کرتا ہے اور کبھی بعد کاٹنے کے داغ کرنے کی بھی حاجت ہوتی ہے اور بشتر داغ کرنے میں خطرہ عظیم ہوتا ہے جسوقت سرطان قریب اعضائے رئیسہ کے ہو۔ بعض اوائل نے حکایت کی ہو کہ ایک طبیب نے ایک پستان جو متورم بورم سرطانی تھی جڑ سے کاٹ ڈالی بعد کاٹنے کے دوسری پستان میں ورم سرطانی پیدا ہوا میرا گمان یہ ہے کہ اسکا سبب یہ نہیں ہے کہ بوجہ قطع کے دوسری پستان میں سرطان پیدا ہوا بلکہ دوسری پستان میں پہلے سے مادہ سرطانی جمع ہوتا جاتا تھا اور حسب اتفاق اس مرض کا ظہور اس پستان میں اسوقت ہوا جب تدبیر قطع کی اس پستان میں کی گئی اور کبھی یہ بھی ممکن ہوتا ہے کہ مرض سرطان کا بوجہ انتقال کے ایک مقام سے دوسرے مقام میں پیدا ہو چنانچہ اظہر احتمال پستان کے ورم سرطانی کا یہی ہے **تدبیر اسہال کی** ورم سرطان میں یہ ہو کہ چند مرتبہ چند دنوں تک تھوڑے دنوں کا فاصلہ دے کر چار مثقال افتیمون ہمراہ ماء الجبن کے اور ماء العسل کے پلائیں خواہ طبیخ افتیمون ہمراہ سکنجبین کے اور جو لوگ قوی مزاج ہیں اُن کے واسطے ایارج خربق کا استعمال کریں **بیان ادویۂ موضعیہ کا** ۔ خاص ورم سرطان پر لگانے والی دواؤں سے چار قسم کے اغراض متعلق ہوتے ہیں ابطال سرطان کا اصل ہے اور یہ اُس کی شانی اور اس غرض کا حاصل ہونا دشوار ہے دوسری غرض یہ ہو کہ زیادہ بڑھنے نہ پائے تیسری یہ کہ متقرح نہ ہونے پائے چوتھے اگر متقرح ہو گیا ہے اُسکا علاج کرنا جس دوائے ابطال سرطان کا کیا جائے چاہیئے کہ ہمیں قوت تحلیل کی ہو بہ نسبت اس مادہ ردی کے جو بالفعل سرطان میں حاصل ہو گیا ہے اور قوت دفع کی ہو بہ نسبت اس مادہ کے جو مستعد اور آمادہ ہے سرطان میں حاصل ہونے اور آنے پر اور یہ بھی واجب ہو کہ ایسی دوا میں قوت شدیدہ نہ ہو اور نہ تحریک شدید پیدا کرے اسلئے کہ قوی دوائیں جتنی ہیں سرطان میں شر و فساد زیادہ پیدا کرتی ہیں۔ اسوجہ سے واجب ہے کہ ادویہ لذاعہ سے اجتناب کریں اور بنظر اسی فائدہ کے ادویہ معدنیہ مغسولہ کا اختیار کرنا اولی ہے جیسے توتیائے مغسول کہ اُس میں روغنہائے معلومہ بھی ملائے جائیں۔ جیسے روغن گل یا روغن خیری جس دوا سے مادہ کا روکنا مطلوب ہو اُسمیں قوت قطع مادہ کی چاہیئے اور غذائے مریض خواہ عضو خاص کے غذا کی اصلاح بموجب بیان بالا کے اور تقویت اسی عضو کی بذریعہ ادویہ رائجہ مشہورہ کے اور استعمال لطوخات معدنیہ کے جیسے لطوخ برادہ سنگ سیاہ اور برادہ حجر المسن یعنی جس پتھر سے تلوار وغیرہ پر باڑھ رکھتے ہیں جسے سان کہتے ہیں اُسکا استعمال کریں خواہ کھرل کے رگڑنے سے کف سنگ و زہرب کا کسی رطوبت کے ذریعہ سے مثلاً روغن گل خواہ آب کشنیز وغیرہ کی پیدا کریں جیسے صیقل گر کھرل وغیرہ پر تیل ٹپکا کر رگڑنے کے ذریعہ سے پیدا کرتے ہیں اور اسکا استعمال کریں۔ ایضاً انگور کو پیس کر ضماد کرنا بھی نہایت درجہ نافع ہے جس دوا سے منع تقرح مطلوب ہو اُسکے واسطے وہی لطوخات مذکورہ کافی ہیں جو واسطے منع زیادتی مادہ کے مذکور ہوئے اور جن لطوخ میں لذع نہ ہو وہ سب اس غرض کو پورا کرینگے اور بہت نافع ہوں گے خصوصاً اگر ایسے لطوخ میں کھرل وغیرہ کا چھیلن اور کف بھی اُسمیں داخل کیا جائے اور اگر ان سب دواؤں میں گل مختوم اور گل ارمنی اور اسفیدیت نفاق اور آب حی العالم اور سپیدہ کاشغری عصارہ برگ کاہو لعاب اسبغول سپیدہ قلعی بھی داخل کریں۔ یہ ترکیب بہت ہی جید ہو منجملہ اُن دواؤں کے جو زیادہ نافع ہیں اور اُسکا نفع بعید ہے یہ ہو کہ سرطان نہری تازہ کا ضماد لگائیں خصوصاً اگر اسمیں اقلیمیا بھی شریک کریں زیادہ مفید ہوگا جو سرطان متقرح ہو گیا ہو اُسکا علاج عمدہ یہ ہو کہ ہر وقت اسپر

پارچہ کتان آب عنب الثعلب مین ڈبو کر رکھا جائے اور جب خشک ہونے لگے پھر وہی پانی اُسپر ٹپکاتے رہین خواہ آب قمح یعنی گندم اور کُندر اور سپیدۂ قلعی ملا
ایک مرہم گل مختوم گل ارمنی صبر مغسول و دو دہم سب کو ملاکر کے اگر سرطان مین رطوبت ہو بطور ذرور کے استعمال اور خشکی سرطان مین ہو تو بطور مرہم کے استعمال
کرین روغن گل کی شرکت سے انکا مرہم طیار کرین کبھی خاکستر سرطان اور روغن گل کے قیروطی کا استعمال اس ورم کو نافع ہوتا ہے اور اجود یہ ہے کہ
ہموزن یا زیادہ سرطان کے اقلیمیا بھی داخل کرین کبھی دو لئے توتیا اور توتیائے مغسول آب خرفہ اور لعاب اسبغول ملا کر نافع ہوتی ہے مترجم کو بذریعہ
بعض مجربین کے مرہم اکسیر جسکا نسخہ اکثر لکھ چکا ہون ایسا عمدہ دستیاب ہوا ہے کہ پیر ہشتاد سالہ کا سرطان اور اتنی مقدار عظیم کا جسکا بیان مبالغہ سے
خالی نہین ہے فقط اسی مرہم کے ذریعہ سے اچھا ہوتا ہے اور اوقات اربعہ مین اسکا استعمال افعال اور آثار لاالقہ اوقات اربعہ کے کرتا ہے اور تجربات
مکررہ سے یہ دریافت ہوا کہ اس ورم کی صحت مین کسی طرح کا تردد نہین ہوتا والحمد للہ علی منہ و کرمہ

اورام ریحی اور نفاخات عضل کا بیان ۔

بعض اورام ریحی بخار نرم سے پیدا ہوتے ہین اور وہ اورام مشابہ تہبج اور قائم مقام تہبج کے ہوتے ہین اور بعض اورام بخار ریحی سے پیدا ہوتے
ہین اُسکا نام نفخہ ہے اور اُسمین مدافعت اور چمک بھی ہوتی ہے اور کبھی اگر ہاتھ کی ضرب ان پر پڑے آواز بھی پیدا ہوتی ہے خصوصاً اگر تمام جلد جسقدر
متورم ہے سب پر صدمہ ہاتھ کا نہ پہونچے اور عضو متورم مین کسی قدر فضا اور خلا بھی ہو جیسے معدہ امعا اور درمیانی جلد ان جھلیون کی جو گرد ہڈیون کے
ہین خواہ گرد ہڈی اور عضل کے جو غشا محیط ہے اسی طرح جو پردہ اور جھلی گرد اوتار کے ہے اور کبھی یہ ورم اندر فضا کے نہین پیدا ہوتا بلکہ اعضائے
متصلہ کو پھاڑ کر آپس مین جدری پیدا کرتا ہے بعد تفرق اتصال کے ورم بیچ مین آجاتا ہے خواہ بیچ مین پیدا ہو کر ان اعضائے متصلہ کو بااضطرار
شگافتہ کر دیتا ہے ریح کا قاعدہ ہے کہ باقی رہتی ہے اور بوجہ کثافت کے محتبس بھی ہو جاتی ہے اور غلاظت ریح مین بوجہ کثافت اُس عضو کے
ہوتی ہے جیسے ریح محیط ہوتی ہے اور اس عضو کے مسامات بند ہوتے ہین ۔ کبھی کسی عضو مین جیسے زانو وغیرہ ایک ورم سا محسوس ہوتا ہے جب
اسے چاک کرتے ہین فقط ایک قسم کی ریح نکل جاتی ہے اور پھر کچھ اثر باقی نہین رہتا ہے علاج جو ورم ریحی مشابہ تہبج کے ہے اُسکا علاج مثل
علاج تہبج کے ہے اور نفخہ کا علاج یا محتاج تخلخل جلد کا ہوتا ہے اور تحلل اس شے کا جو کہ جلد مین موجود ہے اور شاید قیام اُس کا موضع
مذکور مین زمانہ دراز تک رہتا ہے مگر علاج کو چاہیئے کہ بدرجہ غایت لطیف ہو تاکہ وہ دوا بوجہ لطافت اپنے اجزائے کے بخوبی غواص ہو کر اندر اثر
کرے اور کبھی حاجت وضع محاجم بلا شرط کی بھی ہوتی ہے اور یہ ضرورت تنفس نفخہ کی ہے اور منجملہ ادویہ موضعیہ کے روغنہائے گرم مثل زیت
لطیف الاجزا کہ اُسمین سداب اور کمون اور بزور لطیفہ مثل تخم کرفس اور انیسون اور نانخواہ وغیرہ کے مطبوخ ہون اور مراہم محللہ بھی استعمال کرنی چاہیئے
خصوصاً اگر یہ ورم ریحی اعضائے وتریہ مین پیدا ہو خواہ اعضائے عضلیہ مین ۔ لازم ہے کہ چرک کبوتر کی کسی طنجیر مین رکھکر ایک آب نارسیدہ اُسپر اسقدر
ڈالین کہ اُسکا قوام مثل گوندھی مٹی کے پیدا ہو اور استعمال کرین کبھی خمیر اور نورہ سے مرہم طیار کرکے استعمال کرتے ہین ۔ ایک مرہم معتدل مزاج بہت
عمدہ یہ ہے جسکا تجربہ ایسے ورم کی نسبت ہوا ہے ۔ زوفائے خشک لیکر ایک قیروطی جو موم اور روغن سے بنائی ہو اُسپر زوفائے سائیدہ کو
چھڑکین اور اُسکا مرہم طیار کرین خواہ لطوخ بنائین ۔ جو ورم ریحی بوجہ نفخہ کے عضل مین کسی کوفتگی اور شکستگی کی وجہ سے پیدا ہوتا ہے واجب ہے
کہ اس ورم مین ادویہ حارہ اور حریفہ کے استعمال سے اجتناب کرین تاکہ اعضا مین وحشت بوجہ ان ادویہ کے پیدا نہ ہو اور نہ اضطرار یعنی ناگواری
اور درد اور حالی پیدا ہو بلکہ اگر ایسے ورم کا علاج بذریعہ محللات کے کرین اس دوا مین مسکنات وجع کو بھی شریک کرنا ضرور ہو جیسے پشم زیت
مالک صوف زوفا اسمین ڈبو کر استعمال کرین اور باوجود ورم کے کسیقدر حرارت بھی ہو روغن گل مین صوف زوفا بھگو کر خواہ زوفائے تر کو روغن گل
مین محلول کرکے استعمال کرین اور یہ سب ادویہ کمگرم مائل بحرارت مستعمل کرنی چاہیئے اور اتنی دیر نہ ہونے پائے کہ دوا سرد ہو جائے اسلئے

کہ برودت ایسے ورم کو مضر ہے اگر ایسے ورم میں ابتدا سے درد بھی عارض ہو موضع ورم پر روغن مستعمل ہوں جنمیں تسکین وجع کی قوت ہو اور مادہ ابتدائی کو منع فساد اور اجتماع سے بھی کرتے ہیں جیسے روغن بنفشہ اور روغن گل جسمیں کسیقدر روغن شبت بھی شریک ہو جب کسی قدر خفت پیدا ہو دوا میں محللات زیادہ شریک کریں جیسے نطرون اور سرکہ اسکے بعد ماء الرماد اسکے بعد مراہم محللہ جیسے اوپر مذکور ہو چکے **عرق مدنی کا بیان** ہندی زبان میں اسکو نارو کہتے ہیں اس کی ابتدا اس طرح سے ہوتی ہے کہ بدن کے کسی مقام پر پہلے ایک دانہ سا پیدا ہو کر پھول جاتا ہے اُس کے بعد آبلہ ہو جاتا ہے پھر آبلہ ٹوٹ کر ایک سوراخ پڑتا ہے اس سوراخ سے ایک چیز سرخ مائل بہ سیاہی نکل کر دفعتاً فوقتاً بڑھتی جاتی ہے اور کبھی یہی شے مثل کیڑے کے متحرک بھی ہوتی ہے جلد کے نیچے جیسے کوئی زندہ چیز حرکت کرے گویا کیڑا ہے کہ حرکت کر رہا ہے اور شاید کہ نارو درحقیقت کیڑا ہی پیدا ہوتا ہے تا اینکہ بعض اطبا نے گمان کیا ہے کہ نارو ایک حیوان ہے جو بدن انسان میں پیدا ہوتا ہے اور بعض کا قول یہ ہے کہ لیف کا شعبہ ہے جو فاسد ہو کر غلیظ اور سخت ہو گیا ہے اکثر نارو کے نکلنے کا مقام دونوں ساق پر دیکھا گیا ہے اور میں نے دونوں ہاتھ اور پہلو میں بھی نکلتے ہوئے دیکھا ہے اور بچوں کے بدن میں اکثر جبین پر نارو نکلتا ہے جب نارو کو بقدر کھینچیں کہ پورا نہ نکلے اور ٹوٹ کر رہ جائے بڑی مصیبت پیدا ہوتی ہے اور درد بھی زیادہ پیدا ہوتا ہے بلکہ اُسکا کھینچنا درد پیدا کرتا ہے گو ٹوٹ نہ جائے **جالینوس** کہتا ہے کہ مجھ کو اب تک اسکی کوئی بات صحیح معلوم نہیں ہوئی اور نہ اسکی حقیقت پوری دریافت ہوئی اور نہ کوئی ایسی واضح چیز دریافت ہوئی کہ اُس پر اعتماد کروں اور وجہ یہ ہے کہ جالینوس نے کبھی نارو نکلتے ہوئے آنکھ سے نہیں دیکھا میں کہتا ہوں کہ سبب نارو کے حدوث کا خون گرم اور ردی اور سوداوی خواہ بلغم محترق غیر جید مع شدت حس مزاج کے ہوتا ہے اور کبھی بعض شہروں کے پانی میں ایک خاصیت ایسی ہوتی ہے کہ اُن سے نارو پیدا ہوتا ہے اور اسی طرح بعض اقسام بقول اور ترکاریوں کے براہ خاصیت نارو پیدا کرتی ہیں اکثر جن غذاؤں سے نارو پیدا ہوتا ہے وہ گرم خشک ہوتے ہیں اور جسقدر مادہ مولدہ نارو حاد اور تیز ہوتا ہے اُسی قدر درد کی شدت ہوتی ہے اور کبھی ایک ہی شخص کے بدن میں چالیس اور پچاس نارو مختلف مقامات پر پیدا ہوتے ہیں اور باینہمہ مریض کو صحت ہو جاتی ہے اور اس مرض سے نجات پاتا ہے جو بدن مرطوب ہیں ان میں تولد نارو کا بہت کم ہوتا ہے اسیطرح جو لوگ استحمام اور اغذیہ رطب کا استعمال کرتے ہیں خواہ جو لوگ استعمال شراب کا بمقدار مناسب کرتے ہیں ان کے ابدان میں بھی نارو کمتر نکلتا ہے اور اکثر نارو مدینہ منورہ زادہا اللہ شرفاً کے باشندوں کے ابدان میں زیادہ نکلتا تھا اسی وجہ سے اُسکا نام عرق مدنی منسوب بطرف مدینہ کے رکھا گیا ہے اور بلاد خوزستان وغیرہ میں بھی نارو نکلتا ہے اور بلاد مصر وغیرہ دیگر بلاد میں بھی پیدا ہوتا ہے **مترجم** کہتا ہے ہندوستان میں زیادہ کثرت اس مرض کی بڑودہ گجرات اور کوہ آبو جودھپور ملک مارواڑ اور جو ایسے بلاد ہیں کہ قرب سمندر کے آباد ہیں وہاں کے لوگوں میں پائی جاتی ہے **متن علاج** اول تو نارو کے نکلنے سے حفاظت اور حراست کی تدبیر کرنی چاہیے اُن بلاد میں جہاں بکثرت نکلتا ہے اور یہ تدبیر منحصر ہے اسی بات میں کہ مخالفت سبب اور مادہ کی کیجاوے مثلاً خون فاسد کا استفراغ بذریعہ فصد باسلیق یا صافن کے جہاں کی فصد مناسب ہو کریں اور تنقیہ اور تصفیہ خون کا شربت ہلیلہ زرد اور سیاہ سے اور طبیخ افتیمون خواہ استعمال حب قوقایا سے بالخصوص اور استعمال اطریفل کا جو سنا اور شاہترہ سے مرکب ہو کیا جائے اور ترطیب بدن کی اغذیہ مرطبہ سے اور استحمام سے خواہ اور تدابیر جو مقامات گذشتہ میں مفصل مذکور ہو چکے ہیں اُن کا استعمال کریں جب اثر نارو کا پہلے پہل ظاہر ہو تدبیر صائب ہے کہ اس عضو کی تبرید ضمادات سردہ مرطبہ سے جیسے عصارات باردہ معروفہ مع صندلین اور کافور کے بعد تنقیہ بدن کے ایضاً خاص موضع ماؤف پر جونک لگا کر بھی کسیقدر اخراج پر مداومت کریں منجملہ طلاہائے جید کے یہ طلا ہے صبر اور صندل اور کافور اور مرد اور بزرقطونا شیر تازہ میں پیس کر لیپ کریں اگر مادہ پلٹ نہ جائے اور دانہ خواہ

البتہ نمودار ہونے لگے ایسے وقت اکثر انع ظہور اور زیادتی مرض اور پھیلنے والی مادہ کو بطرف دوسری جہت کے اور موجب تخفیف ایذا اور تکلیف کے یہ تدبیر ہوتی ہے کہ مریض پے در پے تین روز برابر ایک درہم منشر (ابا صبر) کو استعمال کرے خواہ ایک روز نصف درہم اور دوسرے روز پورا درہم اور تیسرے روز ڈیڑھ درہم استعمال کرے اور خاص مقام پر صبر کو طلا بھی کرے خواہ نارو کے منھ پر گھیکوار کے لعاب اور زردچوب کو لگائے اور یہی طرح ابتدائے ظہور میں نارو کی یہی تدبیر در کار ہے اگر کارگر نہ ہو اور نارو نکل آئے اسوقت تدبیر یہ ہے کہ اسکی بندش اور پیچیدہ کرنے کے در پے ہو اور کسی چیز سے برفق اسے تھوڑا باندھے اور یہان تک صبر کرے کہ تمام و کمال نارو اندر سے باہر نکل آئے اور ٹوٹ کر رہ نہ جائے۔ بہت اچھی تدبیر یہ ہے کہ ایک ٹکڑا رصاص کا ایسی طرح سے لپیٹا جائے کہ اسی کی بوجھ پر اختصار کرین اور وہی وزن اس کو اندر سے باہر کی طرف جذب کرنے مین کافی ہوگا اور بآسانی جذب کریگا۔ ٹوٹ رہنے کا احتمال اس تدبیر مین نہین ہے۔ اور بآسانی نکل آنے مین نارو کے زیادہ کوشش کرنی چاہیے۔ اسطرح پر کہ ہمیشہ عضو ماؤف کی تسخین اور اسکا ڈھیلا کرنا بذریعہ نطول آب گرم کے اور لعابات مبردہ کے اور ادہان کے چوبارہ ہون۔ اور حرارت لطیف بھی اُن مین ہو خواہ اور تدبیرات جو ازین قبیل ہون کہ اُن کے ذریعہ سے نارو کا اخراج بآسانی ہو جائے کرنی چاہیے۔ کبھی ایسی تدبیرات سے خروج نارو کا بہ آسانی نہین ہوتا بلکہ احتیاج اسکی ہوتی ہے کہ روغن خیری خواہ روغن زنبق بلکہ روغن بان کی تلطیخ کرین۔ اگرچہ کسی مرہم خواہ ذرور کا استعمال نہ کرنا پڑے یعنی اگرچہ اسقدر زیادہ دشواری نہ پیدا ہو کہ مرہم وغیرہ لگانے کی ضرورت ہو۔ اگر حدث طبیب مقتضی اسکا نہ ہو کہ چاک کرنے سے تمام و کمال نارو کا اخراج ہو جائیگا۔ اور فرق اور مانع چاک کرنے سے نہ ہو بلا تردد چاک کرنا چاہیے۔ اور چاک کر کے نارو کو نکال ڈالیں اور اگر اخراج نارو کا نہ بذریعہ جذب مذکور آسان ہو اور نہ چاک کرنے سے بھی پورا نکلنا اسکا آسان نظر آئے اسوقت نارو کی تعفین اور سڑانے کی تدبیر بذریعہ سمن یعنی روغن زرد کے کرنی چاہیے جیسے اوپر بعض اورام کے باب مین مندرج ہو چکے کہ سڑنے کے بعد تمام و کمال نکل آئے گا۔ ہمیشہ طبیب کو احتیاط کرنی چاہیے کہ استعمال ادویہ حادہ کا ہرگز نہ کرے اسلئے کہ ایسے ادویہ کا مآل کار اکثر بطرف اکلہ کے ہوتا ہو۔ اگر اواخر مین اسکی تھوڑی تھوڑی نمک کی مالش بجانب خلف کے کرین۔ اور ہمیشہ بلطف اور نرمی اسیطرح ملا کرین تمام و کمال نکل آئے گا خصوصاً اگر بجانب پشت کے تھوڑی دور اور ہٹ کر چاک کرین اور ایک سلائی کو اسی مقام پر داخل کرین اور اٹھائین یعنی اونچا کرین۔ اور ہمیشہ ملتے رہین اور نمک لگا کر تھوڑا تھوڑا نکالیں۔ کہ اسطرح اگر تدبیر کرتے رہین پورا نارو نکل آئیگا۔ اگر ٹوٹ کر نارو اندر کی طرف رہجائے اور پوشیدہ ہو پھر بدون چاک کرنے کے کوئی چارہ نہ ہوگا چاک کر کے ہمکا پتا جب لگ جائے اور پھر از سر نو اسکا منھ ظاہر ہو پھر وہی تدبیر کرین گے اور اسے نکالین گے اور موضع چاک شدہ کا علاج مثل علاج جراحات کے کیا جائے۔ فقط تمیر اسقالہ جذام کے بیان مین **ماہیت جذام کا بیان اور اسکے سبب کا** جذام ایک مرض ردی ہے اسکا حدوث بوجہ انتشار مرہ سوداء کے تمام بدن مین ہوتا ہے یعنی مرہ سوداء تمام بدن مین پھیل کر تمام اعضاء کے مزاج کو فاسد کر دیتا ہے اور ماہیت اور شکل اعضاء کی بھی بگڑ جاتی ہے اور بیشتر اسکا فساد اسقدر زیادہ بڑھ جاتا ہے کہ اعضا کا اتصال جو اسلوب خاص پر ہے وہ بھی باطل کر دیتا ہے تا اینکہ سڑ سڑ کے اعضاء گر جاتے ہین اور قریب بڑتا جاتا ہے۔ جذام کی مثال ایسی ہے گویا سرطان عام تمام بدن مین پیدا ہوا ہو یعنی متقرح ہوتا ہے اور کبھی تقرح نہین بھی ہوتا ہے کبھی جذام کی کوئی قسم ایسی ہوتی ہے کہ مجذوم زمانہ دراز تک زندہ رہتا ہے خلط سودا کبھی ایک ہی عضو خاص کی طرف دفع ہوتی ہے اسوقت بسلامت خواہ سقیروس یا سرطان بحسب احوال مذکورہ بالا پیدا ہوتا ہے اور اگر خلط مذکور رقیق ہوتی ہے اکلہ پیدا ہوتا ہے اور اگر بطرف بدن کے دفع ہو گئے برص پیدا ہوتا ہے خواہ بہق اسود اور قوابی یعنی داد وغیرہ پیدا ہوتا ہے کبھی خلط سوداوی تمام بدن مین منتشر ہوتی ہے اگر اسوقت

عفونت بھی اس خلط مین پیدا ہوگی سوداوی عارض ہوگی اور اگر منتشر ہوکر ٹھہر جائے اور متعفن نہ ہو جذام پیدا ہوتا ہے۔ جذام کا سبب فاعلی جو متقدم مرض یہ ہو سوء مزاج کبد کا یعنی جگر کا مزاج مائل بہ حرارت اور یبوست ہوتا ہے اور خون مین احتراق پیدا ہوکر سودا بن جاتا ہے۔ خواہ سبب فاعلی جذام کا تمام بدن کا سوء مزاج خواہ دونون بلکہ سبب جذام کے ہوتے ہین اسطرح پر کہ خون بسبب ان دونون سوء مزاج کے کثافت اور برودت پیدا کرتا ہے۔ سبب مادی جذام کا استعمال ایسی غذاؤن کا جو مولد سودا ہے اور جن اغذیہ سے بلغم پیدا ہوتا ہے وہ بھی سبب حادث جذام اُسوقت ہوتی ہین جب پے درپے تخمے بعد استعمال اُن اغذیہ کے پیدا ہون اور حرارت اُن مین عمل کرکے لطیف کی تحلیل کرے اور کثیف باقیماندہ کو سودا بنائے اسیطرح باوجود شکم سیر ہونے کے کھانے سے احتراز نہ کرے اور بیدھڑک بھوک ہو یا نہ ہو مثل بہائم کے کھاتا رہے یہ امتلا اور خورش بیجا بھی سبب مادی جذام کی ہوتی ہے۔ اسباب معین اور پر حدوث جذام کے یہ ہین کہ مسامات کا انسداد ہو جائے اور بوجہ انسداد مسام کے حرارت غریزی اندرون جسم کے مختنق ہوتی ہے اسیوجہ سے خون مین برودت پیدا ہوکر غلیظ ہوتا ہے خصوصاً اگر طحال یعنی مرض طحال کا بوجہ سدے کے عارض ہوا ہو اور خاص طحال مین ضعف پیدا ہو کہ جذب سودا بخوبی نہ کرسکے اور نہ خون کا تنقیہ خلط سوداوی سے اچھی طرح سے ہوسکے خواہ قوت دافعہ احشا مین ضعیف ہو اور اس درجہ ضعیف ہو کہ جو کچھ خلط سوداوی کو طحال نے جدا کر دیا ہے اسکا دفع عروق مقعد اور رحم کی طرف نہ کرسکے خواہ مسامات راہ اندفاع کے بند ہون کبھی ان سب معینون کی اعانت فساد ہوا بھی کرتا ہے اور مجذومین کے قریب اور متصل رہنا اور اُن سے اختلاط کرنا بھی معین ہوتا ہے۔ اسلیئے کہ یہ مرض بھی منجملہ امراض متوارثہ کے ہے اور کبھی بوجہ وراثت اور خرابی مزاج نطفہ کے جس سے مولود پیدا ہوا ہے خواہ بوجہ فساد اس رحم کے جہان اس نطفہ نے قرار پایا ہے بھی جذام پیدا ہوتا ہے اور وہ فساد اس رحم کا یہ ہے کہ مثلاً انعقاد نطفہ کا ایام حیض مین ہو جسوقت حرارت مع اغذا کی ردارت کے ہمراہ جمع ہوجائے مثلاً غذا از قسم مچھلی اور گوشت بریان اور خشک کے خواہ اور لحوم غلیظہ یا گوشت خنزیر کا ہو خواہ سور سے غذا تیار کی ہو لائق یہی ہے کہ جذام پیدا ہوگا جسطرح کہ اسکندریہ مین چونکہ اجتماع ایسے امور کا زیادہ ہوتا ہے جذام بھی زیادہ پیدا ہوتا ہے خلط سوداوی جب خون سے ملتی ہے اگر تھوڑی سی بھی زیادہ سودا پیدا کرتی ہے اسلیئے کہ خون مین اُسکے ملنے سے دو وجہ سے غلاظت پیدا ہوتی ہے اول تو جوہر خلط سوداوی کا غلیظ ہے دوسری قوت تجمید کی اس خلط مین بوجہ برودت مزاج کے ہے اور جب خون کی تغلیظ ہوتی ہے اسکی رطوبت کم ہوجاتی ہے پھر حرارت بدنی سے اُس خون کی تجفیف باسانی ہوسکتی ہے۔ کبھی مجذومین کے خون کی غلاظت اسقدر بڑھ جاتی ہے کہ اگر فصد اُن کی کھولی جائے خون کے عوض ایک شے مثل زیت اور بالو کے سیاہ سیاہ نکلتی ہے۔ جذام کو داء الاسد بھی کہتے ہین وجہ اسکی بعض اطبا یہ بیان کیے ہین کہ اکثر یہ مرض شیر کو عارض ہوتا ہے بعض کا یہ قول ہے چونکہ مجذوم کا چہرہ اور کلہ مثل شیر کے چہرے کے ہو جاتا ہے اور بعینہ چہرے کا مشابہ بعینہ اسد کے ہوتا ہے اس سے داء الاسد کہتے ہین اور بعض لوگ یہ سبب بیان کرتے ہین کہ چونکہ مجذوم کو جو شخص پکڑے اُس پر مثل شیر درندہ کے حملہ آور ہوتا ہے اسوجہ سے اسکا نام داء الاسد رکھا ہے۔ اگر جذام مرض ضعیف اور خفیف ہو علاج دشوار ہے اور قوی جذام کا علاج بنظر قواعد متعارفہ طبیہ کے ممکن نہین ہے جب یہ مرض شروع اور زمانہ ابتدا مین ہو اُسوقت زیادہ قبول علاج اور تدبیر کرتا ہے اور بعد رسوخ کے ہرگز قابل علاج نہین رہتا ہے جو قسم جذام کی سودائے صفراوی سے پیدا ہو اُسمین ہیجان اور اذیت زیادہ اور اعراض اُسکے نہایت سخت اور سوزش مین شدت اور تقرح بہت ہے [illegible] علاج سے زائل ہوتا ہے اور جس جذام کا مادہ سودائے ثقل خون ہو وہ نہایت بطی اور اُسکے اعراض مین سکون زیادہ ہوتا ہے [illegible] جو قسم جذام کی سودائے [illegible] سے پیدا ہو شاید سودائے صفراوی کے اعراض اُسمین ہوتی ہے لیکن قبول علاج [illegible] [illegible] مرض کا [illegible] فاسد ہوجاتا ہے [illegible] برودت اور یبوست غلاظت [illegible]

مادۂ الحیوۃ یعنی روح کے ہے کہ وہ حار رطب ہوتا ہے یہانتک کہ جب اس مادے کا اثر اعضائے رئیسہ تک پہونچتا ہے ہلاکت واقع ہوتی ہے۔ جذام کی ابتدا اطراف اور اعضائے نرم سے ہوتی ہے کہ اس مقام کے بال پراگندہ ہو کر بالون کا اور ان مقامات کا رنگ متغیر ہو جاتا ہے اور بیشتر نوبت تقرح کی بھی پہونچتی ہے پھر تھوڑا تھوڑا تمام بدن میں پھیلتا اور اثر کرتا ہے یہانتک کہ اگرچہ اول تولد اس مادہ کا احشا میں ہو جب بھی اول اثر اُسکا اطراف ہی میں ظاہر ہوتا ہے کیونکہ اطراف زیادہ ضعیف ہیں اور مادہ کے اثر قبول کرنے پر زیادہ مستعد ہیں بلکہ مجذوم اکثر مر جاتا ہے اور اثر مرض کا احشا تک پہونچنے بھی نہیں پاتا یعنی باوجودیکہ ظہور مرض اور زیادتی کا درجہ یہانتک ہوتا ہے اور پھر احشا محفوظ ہوتے ہیں اور اسیطرح اعضائے رئیسہ بھی سالم ہوتے ہیں مگر اطراف سب خواہ اکثر ماؤف ہوتے ہیں اور موت ایسے مریض کی بوجہ جذام اور سوء مزاج کے واقع ہوتی ہے اور چونکہ سرطان ایک عضو خاص کے جذام کو کہتے ہیں اور جس عضو میں سرطان پیدا ہوا اُسکی صحت اور اُسکا عود حالت اصلی پر مترتب نہیں ہوتا پھر جذام کہ سرطان عام ہے وہ تمام بدن کو فاسد کر دیتا ہے اس سے نجات کی اُمید کیونکر ہوگی۔ ہان اتنا فرق ضرور ہے کہ جذام میں ایک ہی چیز تمام بدن میں جاری ہو کر یعنی مرض ظاہر ہوتا ہے اگر استعمال علاج قوی کا کرین اشتغال دفع مرض میں ہوگا اور جو اعضائے سادہ جہہ میں یعنی سوداوی خلط سے سالم ہیں اُن کو بیمار نہ ڈالین گے اور سرطان میں یہ بات نہیں ہوتی۔ **علامات جذام** جب ہوتا ہے رنگ کی سُرخی مائل بہ سیاہی ابتدا کرتی ہے اور آنکھوں میں تیرگی مائل بہ سرخی پیدا ہوتی ہے۔ سانس میں تنگی اور آواز میں بیٹھی جاتی ہے اسلیئے کہ ریہ اور قصبہ ریہ کو ایذا پہونچتی ہے اور چھینکیں زیادہ آتی ہیں اور ناک میں خنہ پیدا ہوتا ہے جسے عوام لوگ ناک میں بولنا کہتے ہیں اور بیشتر ناک میں سدہ پڑجاتا ہے اور خشم یعنی فقدان قوت شامہ پیدا ہوتا ہے اور بالون میں کمی اور رقت یعنی باریکی پیدا ہوتی ہے۔ سینہ اور چہرے کے اطراف میں پسینا زیادہ نکلتا ہے بوئے بدن خصوصاً پسینا اور سانس کی گندگی یعنی بدبو ہوتی ہے اور جو اخلاق اور عادات افراط خلط سوداوی کے ہیں سب نمودار ہوتے ہیں مثلاً نیت فاسد اور حقد یعنی کینہ کشی۔ سوتے وقت بکثرت ایسے خواب دیکھتا ہے جو سوداوی مادہ پر دلیل ہون اور سوتے وقت اُسے ایسا معلوم ہوتا ہے جیسے تمام بدن پر بوجھ عظیم پڑا ہوا ہے اُس کے بالون میں انتشار شروع ہوتا ہے اور سپید ہو جاتے ہیں خصوصاً جو بال چہرے پر ہوتے ہیں خواہ چہرے کے گرد جسقدر بال ہیں کہ وہ سپید ضرور ہو جاتے ہیں اور کبھی بالون کی جڑون میں شگاف پیدا ہوتا ہے اور ناخن پھٹ جاتے ہیں صورت بری اور خشن ہو جاتی ہے اور چہرہ بوجہ بھر بھری اور تہیج کے بدنما اور بھیانک ہو جاتا ہے اور رنگ سیاہ ہونے لگتا ہے اور تمام عضل بدنی کے خون میں انجماد پیدا ہوتا ہے اور بدن پر گرہی گرہی (جو صورت میں شبیہ اس حیوان کے ہون جسے یونانی زبان میں طاطوس کہتے ہیں) پیدا ہوتی ہیں دونون ہونٹھ موٹے اور سیاہ ہو جاتے ہیں ضیق النفس کی استعداد ہوتی ہے کہ نوبت عسر النفس کی پہونچتی ہے اور پھر جو ایک دمہ کی قسم خاص ہے نمودار ہوتی ہے آواز بالکل بیٹھ جاتی ہے اسکے بعد بدن میں قرحے پیدا ہوتے ہیں اگر جذام ساکن نہو یعنی مادہ جذام کا متحرک ہو تو ناک کا غضروف سڑنے لگتا ہے اور اسی طرح جو غضروف اطراف اور جوڑون پر واقع ہیں ان میں بھی آکل پیدا ہوتا ہے اور صدید منتن یعنی رطوبت بدبو بہنے لگتی ہے آواز پست اور مخفی ہو جاتی ہے اور تمام بدن میں کوئی بال باقی نہیں رہتا جو گر نہ جائے اور رنگ بہت ہی سیاہ ہو جاتا ہے نبض مجذوم کی ضعیف ہوتی ہے اسلیئے کہ قوت میں اُسکے ضعف پیدا ہوتا ہے اور حاجت ترویح کی بوجہ برودت مرض کی کمتر ہے اسی جہت سے بطی ہوتی ہے مگر تواتر ضرور ہوتا ہے اسیواسطے کہ جب سرعت اور عظم نہو تو تواتر کا ہونا ضرور ہے جیسا کہ ذکر کیا گیا میں ثابت ہو چکا ہے **علاج**۔ واجب ہے کہ جذام کے مرض میں مبادرت اور جلدی استفراغ مواد کی کرین اور تنقیہ عام اتنا جلد کر ڈالین کہ مرض کا استقرار نہونے پائے اگر یہ بات ہو کہ بدن میں خون فاسد کی کثرت ہے بہت جلد فصد کرنی چاہیئے اور خوب گہری فصد کرکے

اخراج اس خون کا کریں اگر دونوں ہاتھ کی فصد کیوں نہ ہو اور اگر یہ بات یعنی کثرت خون فاسد کی دریافت نہو پھر فصد ہرگز کرنی چاہیئے اسلئے کہ فصد بڑی رگوں کی اکثر مجذوم کو زیادہ مضر ہوتی ہے اور اُس کی مضرت بہ نسبت منفعت کے زیادہ ہوتی ہے لیکن ایسے مرض میں فصد کی اجازت متفرق اوقات میں دینی چاہیئے۔ کہ چھوٹی رگوں کی فصد کھولی جائے جیسے عرق جبہہ اور دو اجبین اور ناک کی رگ وغیرہ اگر بڑی رگوں کی فصد کرنے میں خوف مضرت کا ہو اور خون سوداوی بار وظاہر بدن میں دریافت ہو کہ یہ فصد بہ نسبت حجامات کے زیادہ نافع ہوگی اسیطرح جونک لگانے سے بھی زیادہ نافع ہے لیکن اکثر اوقات تو ایسا ہی ہوتا ہے کہ اس مرض میں فصد کی ضرورت زیادہ ہوتی ہے ایک بھی ضرورت فصد کی ہے کہ ضیق النفس خواہ عسر نفس کو فصد زیادہ مفید ہے اور کبھی اوداج کی فصد کی بھی ضرورت ہوتی ہے جب کہ بحۃ الصوت کی شدت ہو اور خوف اسکا ہو کہ خناق پیدا نہ ہو جائے۔ جب مجذوم کی فصد کھل جائے پھر اسے ایک ہفتہ تک راحت دینی چاہیئے بعد ازاں استفراغ کریں دوسرے قسم کا کریں اور مسہلات میں ایارج لوغاذیا اور ایارج شحم حنظل کو اختیار کریں۔ اور ان مطبوخات و حبوب سے استفراغ کریں جو افتیمون اور اسطوخودوس بسفائج ہلیلہ سیاہ ہلیلہ کابلی خربق سیاہ لاجورد حجر ارمنی سے مرکب ہوں اور اگر شحم حنظل اور سقمونیا کو ان اجزا کے ہمراہ مرکب کریں کچھ خطر نہیں خصوصاً اگر خلط صفراوی بھی ہمراہ خلط سودا کے ہو ضرور ہے کہ اجزائے مذکورہ بالا پر صبر اور قثاء الحمار کو اضافہ کریں اور باد رنجبویہ ان بیماروں کے واسطے بہت عمدہ ہے اور ایارج فیقرا خصوصاً اگر سقمونیا سے اسکی تقویت کریں مجذوم کا عمدہ مسہل ہے خصوصاً اگر کسی قدر خربق بھی داخل کریں خواہ حجر ارمنی کو شریک کریں۔ گرمی کی فصل میں واجب ہے کہ ادویہ میں تخفیف کا لحاظ رہے اور مطبوخ میں کوئی دوا قوی الاثر نہ ڈالیں تاکہ مادہ کو فوران اور جوش میں لائے اور بعد اُس کے تعدیل میں خلط کے اسیطرح اخراج خلط کیواسطے ایسی دوا اختیار کریں جو فوران خلط کا پیدا نہ کرے مطبوخ مجذومین کے واسطے ہلیلہ زرد ہلیلہ سیاہ ملکہ دس درہم نانخواہ پانچ درہم ہیرا ہینگ نصف درہم زبیب خستہ برآوردہ نصف درہم تین ابلق پانی میں جوش دیں اور جب ثلث باقی رہ جائے نچوڑ کے صاف کریں اور آٹھ درہم شہد خالص داخل کرکے استعمال کریں بدن پر مجذوم کی تمریخ روغن زردکی کرنی چاہیئے اور بعد مالش کے دھوپ میں بیٹھے تاکہ روغن کھل جائے خواہ تیز قدم ٹہلے اور داہنے بائیں اُلٹے پلٹے اور پیٹ اور پیٹھ کے بل لیٹے اور روٹی شہد کیساتھ کھائے اور یہ دوا جو ابھی مذکور ہوئی سات روز پلانی چاہیئے اور ہر روز طبیخ جدید درکار ہے جن لوگوں کا مرض مستحکم نہیں ہوا ہے فقط ایک ہی استفراغ انکو کافی نہیں ہے بلکہ اکثر ایسا ہوتا ہے کہ ایک مہینہ میں دو مرتبہ خواہ ہر مہینہ میں ایک ہی مرتبہ استفراغ کی ضرورت ہوتی ہے جیسا مشاہدہ حال مریض کا حکم کرے اور استفراغ بذریعہ ادویہ معتدل کے کرنا چاہیئے کبھی ایسی ایک دوا ہر روز پلاتے ہیں کہ ایک دست خواہ دو بہ نرمی آجایا کریں وہ دوا اسی قسم کی ہے کہ چالیس دن تک مقدار شربت میں کم کرکے دیجاتی ہے اور پہلی ادویہ مسہلہ جو اوپر مذکور ہو چکیں اُنہیں میں سے کوئی نہ کوئی دوا اسکے واسطے تجویز کیجاتی ہے جو دوا زیادہ قوی ہے جیسے خربق وغیرہ خواہ دوائے غیر قوی بمقدار کثیر اُسکا استعمال سال بھر میں ایک مرتبہ فصل ربیع میں اور دوبارہ فصل خریف خواہ اس سے بھی زیادہ اور دو ایک مرتبہ استعمال کرتے ہیں مجذوم کے دماغ کا تنقیہ بھی بذریعہ ان غرغروں کے جو امراض سر کے ابواب میں مذکور ہو چکے ہیں ضرور ہے اسیطرح جو سعوط امراض سر کے ابواب میں مذکور ہو چکے ہیں اُن کا بھی استعمال کرنا چاہیئے نسخہ سعوط دارفلفل مامیران شیطرج جوف بیخ ملک ایک درہم عصارہ بنجنگشت تین فواطل پانی میں جوش دیں تاکہ سب پانی جل جائے اور کسی ظرف آبگینہ میں بحفاظت رکھیں اور جب تک کافی ہو دونوں نتھنوں میں ناس لیا کریں اور جب بکثرت ایسی ناس کا استعمال ہو جسکے سبب سے خشکی پیدا ہوتی ہے کوئی سعوط مرطب ایسا استعمال کریں جو سعوط سابق کی تعدیل کرے۔ یہ بھی واجب ہے کہ مجذومین استعمال سے کسی دوا کے جو مجفف اور مقلل رطوبت غریزی ہو باز رہیں اور تعب اور رنج سے بھی اُن کو بچانا چاہیئے اور ایک ہوا سے دوسری ہوا کو نقل

جو مخالف اثر ہو لے اول سے ہو اُن کو بچانا چاہیے اور پھر ایک تنقیہ کے بعد ادہان کا استعمال شروع کرانا چاہیے جیسے روغن بادام ہمراہ دوشاب انگور لیکن یہ
تدبیر اسوقت درکار ہے کہ چند مرتبہ تنقیہ ہو چکا ہو اور یبس کے پیدا ہو جانے کا خوف ہو۔ اور پھر صبح کو بعد قضائے حاجت اور دفع فضول امعا
کے ریاضت اُن سے کرانی چاہیے۔ اور آواز بلند سے پڑھنا خواہ کوئی اور مشق آوازی کرنا اُنھیں ضرور ہے اور آواز لگا کر اُسی پر ٹھہرے
رہنا چاہیے اور کود پھاند کی مشق کریں اور کشتی لڑیں۔ اور بعد کشتی لڑنے کے مالش اور دلک اُن کے بدن کا کیا جائے جب پسینہ نکلے پوچھ ڈالیں
اس کے بعد گرم پانی میں ادہان معتدلہ سے تدہین کریں اور جاڑوں میں ادہان مرطبہ سے اکثر اوقات مقویات ادہان کا استعمال مناسب ہے
اسلیے کہ اوائل میں اُن کو مقویات کی حاجت زیادہ ہوتی ہے جیسے ہلیلہ اور مازو ہمراہ سرکہ کے اور بیشتر تمریخ روغن کے ہمراہ عورت کے
دودھ کے مناسب ہوتی ہے اور اسیواسطے جب یبس زیادہ بڑھ جائے سعوط بھی کرایا جاتا ہے اگر تسلی کا ہیجان ہونے کراتی چاہیے بہتر یہ ہے
کہ پہلے استحمام کریں اسکے بعد تمریخ کیجائے جب استحمام کریں اسکے بعد تمریخ روغن آس اور روغن مصطگی اور روغن تفاح گرم یعنی شگوفہ انگور سے اور
روغن بزر شیشعان اور روغن قسط سے اطراف پر کرنی چاہیے۔ اسکے بعد معالج کو چاہیے کہ آدھے گھنٹے تک اُنھیں راحت دے اور پھر بذریعہ بید وغیرہ
کے تے کرائے بعد ازاں کسیقدر نشتین ملائے اور اکثر اُن کے بدن کی تمریخ میں حاجت لطاق کے جنمیں نطرون اور کبریت پڑتی ہے اور جب لطار
اور سرکہ جو بخار بذریعہ اُسکے رندہ خواہ آری وغیرہ کے نکالتے ہیں ملکہ رائی اور صعتر اور فلفل اور دار فلفل عاقرقرحا مویزج اور خردل اور صبر اور فسخ
کے ہوتی ہے اور اُنھیں ادویہ سے ضماد کرنے کی اجازت اُن لوگوں کو اُن کے بدن کے اوصال پر دینی چاہیے۔ بلکہ بیشتر احتیاج فرنیون تک کی ہوتی ہے
اور یہ تدبیر اُسوقت کرنی چاہیے جب بے تکلف اُن سے استحمام کرایا جائے۔ تاکہ اُن کے فضول کی تحلیل ہو اور پسینا اُن کے بدن سے برآمد ہو اسلیے
کہ پسینہ مجذوم کے بدن سے نکلنا قاعدہ جید ہے۔ مجذوم کے علاج میں کبھی اُن کے بدن کی تمریخ ربا اور سلینا اور تفار غان یعنی تفطار غان
سے بھی کیجاتی ہے اور کبھی ایسی ادویہ سے تمریخ اُن کے بدن کی تیز دھوپ میں ضرور ہوتی ہے بہت عمدہ اُنکے حمام میں نہانے کے واسطے وہ پانی ہے جسمیں
حلبہ اور صابون سپید کو جوش دیا ہو۔ مجذوم پر واجب ہے کہ جماع سے پرہیز کرے جو دوائیں اُن کے پینے کے لائق ہیں سب سے بڑھکر تریاق فاروق
ہے جو بشرکت سانپ کی پوست کے طیار ہووے اور تفار غان اور تریاق اربعہ اور دیگر چنانچہ اُسکا بیان آگے ہم کرینگے اور کبھی اُنھیں
ادویہ سے سعوط بھی کراتے ہیں اور تنہا اقراص افاعی بھی استعمال کرتے ہیں بوزن ایک مثقال کے ایک وقیہ شراب میں جو غلیظ ہو خواہ اُنھیں اقراص کو طلاء استعمال
کرتے ہیں اور اقراص عنصل بھی مفید ہیں یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ سانپ کا گوشت خواہ جسکے جسم میں قوت اور اثر ایسے گوشت کا ہو بہت عمدہ دوا ہے
مجذوم کیواسطے مگر مناسب نہیں ہے کہ سانپ میں شورہ زار کا ہو خواہ ریگستان سراب نما کا یا زمین نرم خواہ کنارہ دریا کا ہو کہ ان مقامات کے سانپ میں زہر کم
ہوتا ہے اور منفعت بھی کم ہوتی ہے اور نہ ایسا سانپ زہر دار ہو کہ جس سے ضرر پیاس پیدا کرنے کا خواہ ہلاک کر ڈالنے کا بہت مظنون ہو جیسے اکثر اقسام
سانپ کے مشہور ہیں جو پرانے ٹھیکرے پر ہوتے ہیں نعوذ باللہ من شرورہا بلکہ پہاڑی سانپ خصوصاً سپید رنگ کو اختیار کرنا چاہیے اور سر اور دُم اُس کی ساتھ
ہی کاٹ کر ملاحظہ کریں اگر سیلان خون کا بکثرت ہو اور دیر تک تڑپتا رہے وہی مطلوب ہو ورنہ اسے ترک کریں اور جسمیں یہ صفت نہ پائی جائے اسکو
اختیار نہ کریں کہ موافق اس غرض کے وہی سانپ ہو جو بعد سر اور دُم کاٹنے کے دیر تک تڑپے اور خون اُسکے بدن سے بکثرت جاری ہو پھر بعد ازاں اُسکا
تر نیا بر طرف ہو اور آلائش سے پاک کرکے اُسی طرح پختہ کریں جیسا ہم آگے بیان کرینگے۔ اور پختہ کرکے خود گوشت کو اور شوربا بھی کھلانا چاہیے جب
شراب میں سانپ مرجائے خواہ پھپھوند پیدا ہو اسکے استعمال سے ایک قوم نے محض براہ اتفاق خواہ بنظر قصد ہلاک کے مجذوم کو پلایا تاکہ وہ مر جائے
اور اُسکے زندہ رہنے سے مگر بتقدیر خدائے عز وجل مجذوم کو شفائے عاجل حاصل ہوئی خواہ یہ شراب بحکم حاکم واسطے پیدا کرنے مرگ مفاجات کے

پلائی تھی۔ یا اس سانپ کو غلط براہ اطاعت کسی خواب اور رویا کے کھلایا تھا۔ نمک افاعی کا بھی بہت مفید ہے مجذوم کو اور شوربا افاعی کے ساخت کی یہ تدبیر ہے کہ سانپ کا سر اور دم کاٹ کر صاف کرکے اندرونی آلائش سے کراث اور شبت اور جعلی اور تھوڑے نمک کی شرکت کرکے پکائیں بہت سے پانی میں تاکہ مہرا ہو جائے اسکے بعد ہڈیاں اور پسلیاں چن کر الگ کریں اور گوشت رہنے دیں پہلے گوشت کھلائیں اُسکے اوپر شوربا پلا دیں اسطرح سے کہ سپیدہ کی روٹی کا ٹکڑا کھلا کھلا کر تھوڑا تھوڑا شوربا پلائیں خواہ ایک ٹکڑا روٹی کا کھا کر پی جائے۔ کبھی ہمراہ سانپ کے کبوتر بچہ بھی پختہ کرتے ہیں تاکہ خوش ذائقہ ہو جائے۔ اسکا نفع کبھی ابتدا میں کچھ بھی ظاہر نہیں ہوتا اور تھوڑے دنوں بعد دفعتہ اسکا فائدہ بخوبی ظاہر ہوتا ہے اور کبھی صحت اور عافیت مریض سے پہلے چند روز زوال عقل مریض کا ہو جاتا ہے۔ علامت ظہور فائدہ کی اس مرض میں بعد معالجہ مذکور کے اور نیز علامت بہوجتی اسوقت کی جب اس معالجہ کو بوجہ استغنا کے کریں یہ ہے کہ مجذوم کا بدن پھولنے لگے پھر اکثر ایسا ہوتا ہے کہ بعد تہفاخ کے عقل اسکی زائل ہو جاتی ہے اسکے بعد پوست بدن کی گر پڑتی ہے پھر اچھا ہو جاتا ہے اگر مجذوم کو سدہ یعنی زوال عقل نہ ہو اور نہ بدن اُسکا پھول جائے مگر یہی تدبیر کرنی چاہیے جب تک اثر مذکور پیدا ہو جائے۔ اطبا نے مجذوم کے علاج میں ایک یہ بھی دوا بیان کی ہے کہ اسود سالخ یعنی کالا کینچلی ڈال چکا ہو ذبح کرکے دفن کریں یہاں تک کہ اس میں کیڑے پڑ جائیں اور کیڑوں سمیت نکال کر خشک کریں اور جسکو جذام بافراط عارض ہوا ہو تین ان میں سے ہر روز بوزن ایک درہم کے کھلائیں اور اسکے اوپر شراب عسل پلائیں جس چیز میں قوت سانپ کی ہو اُس کی مالش بھی مجذوم کے بدن پر مفید ہے جیسے اگر روغن زیت میں سانپ کو پختہ کرکے مالش کریں۔ اسی طرح کی یہ بھی دوا ہے کہ کالا سانپ جو کینچلی ڈال چکا ہے اُسے لیکر ایک دیگ میں رکھیں اور برابر اسکے آٹھ اوقیہ اور پانی ایک رطل تیہ شیطرج تر و تازہ بیخ لوف یعنی اروی بلکہ دو اوقیہ داخل کرکے آتش نرم میں پختہ کریں تا اینکہ سانپ خوب مہرا ہو جائے بعد ازاں اُس کی ہڈی اور پسلی نکال کر بدن کے بال تراشوا کر مالش کریں اور آٹھ دن تک یہی تدبیر کرتے رہیں یہ امر تجربہ میں آچکا ہے کہ ادویہ مذکورہ کے استعمال سے تھوڑے دنوں میں بدن کی کھال گر جاتی ہے جلد جو فاسد ہوتی ہے اور اُسکے بدن کی جلد اور گوشت صحیح پیدا ہوتا ہے علاوہ یہ ہے کہ تمریخ جسم مجذوم کی ادویہ مرطبہ معتدلہ سے جسمیں حرارت باعتدال ہو بعض اوقات میں جب میں زیادہ بہت مفید ہے اسیطرح ان ادویہ سے سعوط کرانا جیسے روغن بنفشہ کہ اسمیں تھوڑا سا روغن خیری داخل کریں۔ ایضاً چربی درندہ جانوروں کی مثل چربی گدھا سیاہ اور سیہی کی اور چربی طیور کی اور اسیطرح روغن قسط اور دار شیشعان اور روغن سوسن کی مالش بعد تنقیہ کے اطراف کے ضرر کو بچاتی ہے اور قبل تنقیہ کے ہرگز تمریخ جائز نہیں ہے ورنہ انسداد مسام پیدا کرکے مضر ہوگی۔ مشروبات جیدہ میں سے ہزرجلی اور دوائے سلاطین دودھ کے ذریعہ سے بھی علاج اس مرض کا بہت عمدہ علاج ہے خصوصاً صاحب ضیق کے نفس یا عسر نفس خواہ بجہ بعصوبت پیدا ہو اور جو زمانہ فصد اور آرام دہی کا دوا استفراغ کے درمیان میں ہوتا ہے اُسوقت بھی دودھ کا استعمال مناسب ہے لیکن واجب ہے کہ دودھ کا استعمال دوہنے کے بعد فوراً کریں کہ ابھی اسکی گرمی باقی ہو بہتر کا دودھ زیادہ مفید ہے اور اُسی قدر پلانا چاہیے کہ ہضم ہو جائے اور اگر تنہا اسی پر اکتفا کریں بشرطیکہ یہ بات ممکن بھی ہو یعنی کوئی ضرر اور اُن دوسری ترک سے پیدا نہو تو بھی جائز ہے اور اگر ملانا دوسری چیز کا ضرور ہو اور بے آمیزش کے چارہ نہو سوائے خبز نقی یعنی صاف اور پاکیزہ روٹی کے بشرط امکان اور کوئی چیز نہ داخل کریں خواہ شوربا گوشت حملان وغیرہ کا ملائیں جو آیندہ ہم بیان کرینگے اور جب سانس کسی قدر درست ہونے لگے لازم ہے کہ دودھ کو ترک کریں اور ایسی حریف اور تیز چیزیں استعمال میں لائیں کہ قے ہو جایا کرے نقلاً انھیں اشیا کی جہت سے تاکہ کسی اور شے کی ضرورت نہو اور استفراغ اُن چیزوں سے کرائیں جو اوپر مذکور ہو چکی ہیں پھر دوبارہ اگر حاجت ہو دودھ کا استعمال پھر کریں اسی حد تک جسکا ابھی ذکر ہو چکا ہے اور جب ہے کہ یہ تدبیر سال بھر میں چند مرتبہ کریں۔ جن بیماروں کا مرض مستحکم ہو چکا ہے اُن کی فصد کرنی کچھ ضرور نہیں ہے اور نہ انھیں مسہلات قویہ دینے کی ضرورت ہے اسلیے کہ مقصود اُن کے معالجہ میں کچھ ازالہ مرض نہیں ہے اور چونکہ اُن کے فضول میں حرکت پیدا ہوتی ہے اور اُن فضول کا انفصال بدن سے

نہیں ہوتا اور نہ اُن کا اخراج ممکن ہے بغلظ رقیق اُن کے مواد کی اسواسطے کی جاتی ہے تاکہ بطرف امعا کے امالہ ہو لہٰذا مسہلات خفیفہ اس غرض کو پورا کر سکتے ہیں کہ دار
خارج بدن سے وہ دوا استعمال کیجائے گی جو منافذ میں تحلیل پیدا کرے بشروبات صالحہ میں سے اُن کیواسطے ایک دوا یہ ہے سرکہ ڈیڑھ اوقیہ قطران ڈیڑھ اوقیہ عصارہ کرنب
بری تین اوقیہ سب ملاکر صبح کو استعمال کریں اور شام کو بھی یا برادہ دندان فیل دس قیراط ہمراہ تین اوقیہ شراب اسود و عفص زرد کے استعمال کریں خواہ بقدر ایک جزو
کے ہمراہ شہد کے خواہ عنصل بوزن دس قیراط ہمراہ شراب عسل کے جسکا قوام مثل لعوق کے ہو خواہ کمون یعنی زیرہ پانچ درہم ہمراہ شہد بقدر کفایت کے مثل لعوق
کے استعمال کریں عصارہ فودنج تین تولہ سے چھ تولہ تک اُن کے واسطے مفید ہے۔ اور نمکین مچھلی کا بھی کبھی کبھی بطور دوا کے استعمال کریں اور کل حریف
اور تیز چیزوں سے اجتناب کریں مگر واسطے قے کرنے کے اُن کا استعمال جائز ہے خواہ بطور ابازیر کے تھوڑی مقدار کا کچھ مضائقہ نہیں مگر وہ سی چیزیں جو صالح
گرم میں پڑتی ہیں اور تیز بھی ہیں جیسے فلفل سیاہ وغیرہ کبھی نہ برتیں اور داغ دینے اعضائے مخصوصہ پر بھی اُنکا علاج کیا جاتا ہے جیسے یافوخ اور درمیان
سر کے اور بیچ جبہہ اور صدغین اور قفا اور دونوں ہاتھ کے مفاصل اور پاؤں کے جوڑ بند بعض اطبا کہتے ہیں کہ ابتدائے عروض جذام میں مقدم
سر پر جو یافوخ سے اوپر ہے ایک داغ لگانا چاہیے اور دوسرا داغ اس سے نیچے قصاص کے نزدیک یعنی جہاں بال سر کے بطرف پیشانی نہیں اُگتے ہیں
ابرو کے اوپر اور ایک داغ سر کے داہنے اور ایک بائیں طرف اور ایک سر کے پیچھے نقرہ یعنی گدی کے اوپر اور دو داغ نزدیک دو رگوں کے جن کا
قشترین نام ہے اور ایک داغ طحال پر اور یہ سب داغ ایک لہ سبک اور باریک سے لگائے جائیں اور سر پر ایک داغ لگایا جائے چاہیے کہ ہڈی تک
پہونچے تاکہ ہڈی کھل جائے گو یہ بات چند بار میں پیدا ہو مگر اسکا خیال بھی ضرور رہے کہ صدمہ داغ لگانے کا دماغ تک پہونچے کہ اُسکے مزاج کو فاسد کرے
اسلیے کہ اکثر جہال جنکا ہاتھ سبک نہیں ہوتا اکثروں کو ہلاک کر ڈالتے ہیں مرکب دوائیں جو مجذوم کو نافع ہیں بزرجلی اور مثیی جو قائم مقام لحم افاعی کے
ہے اس مرض میں اور منجملہ اُنہیں ادویہ کے دواالسلاحہ ہے۔ بزرجلی کے نسخے بہت سے ایسے ہیں کہ ان کو حکمائے ہند نے ذکر کیا ہے اور تجربہ میں اُنکا فائدہ
پورا پایا ہے ایک مشہور نسخہ یہ ہے بلیلہ سیاہ شیطرج ہندی ہر ایک دس درہم دارفلفل پانچ درہم بہمن سپید ڈھائی درہم کوٹ کر روغن گاؤ میں لت کرکے
بذریعہ شہد کے معجون کریں مقدار شربت ایک مثقال سے دو درہم تک بعد تنقیہ بدن کے اگر اسکے ہمراہ ہموزن دواالمسک بھی شریک کریں۔
اُس کی مضرت کا خوف بالکل جاتا ہے کہ دواالمسک بزرجلی کے واسطے بمنزلہ فادزہر کے ہے صفت ایک معجون کی جس کا نام بزرجلی اکبر ہے
اور اسکو چاہندران دارو کہتے ہیں جو نافع ہے جذام کو اور برص اور بہق اور قوبا اور بادالصفر اور حکہ اور جرب کہنہ کو بھی نافع ہے اور عقل میں ثبات پیدا کرکے
نسیان کو دور کرتی ہے اور حافظہ کیواسطے بھی مفید ہے اور غش کو نافع ہے اور یہ وہ دوا ہے جسے حکمائے ہندوستان نے اپنے بادشاہوں کیواسطے ایجاد
کیا ہے۔ اخلاط اسکے بلیلہ بلیلہ آملہ شیطرج ہندی ہر ایک چودہ درہم جوزبوا تشور کندر اور مر اور فو اور فلفل دار فلفل وفلفلمویہ نارمسیر یعنی ناگیسر اور نارمشک
اور کندش اور عصارہ اسقیل ساذج ہندی ہر واحد آٹھ مثقال بیش کبود بہت عمدہ چار مثقال یہ سب دوائیں کوٹ پیسکر چھانی جائیں اور بیش کو جداگانہ پیسا
چاہیے اور پیسنے والے کو ضرور ہے کہ اپنا منہ اور ناک کے نتھنے بند کرکے اور قبل بند کرنے کے روغن گاؤ سے ان مقامات کو چکنے کرے اور پھر اُس کو پیسے
اسکے بعد قند خراسینی بہت عمدہ خواہ قند سنجری بوزن ڈھائی من بغدادی لیکر ٹکڑے ٹکڑے کرکے ایک نئی دیگ میں رکھے اور اسقدر پانی ڈالے جس میں قند
گھل جائے اور کسیقدر قوام بھی پیدا ہو اس کے بعد آگ پر سے اُتارے اور خوب طرح سفوف ادویہ مذکور چھڑک کے اور اچھی طرح ملائے اور بعد خوب
ملجانے ادویہ کے گولیاں بوزن ایک مثقال کے طیار کریں اور نہار منہ ایک گولی ہمراہ آب گرم خواہ نبیذ کے تناول کرے صفت معجون سلاخہ کہ وہ بھی
دوائے ہندی ہے از قسم بزرجلی کے اور یہ دوا بھی نافع ہے کہ بالوں کے پراگندہ ہونے کو اور بال کے سپید ہو جانے کو اور بہر یعنی دمہ کو اور خفقان
کو منع کرتی ہے اور خواہش طعام میں اگر فتور پیدا ہو خواہ اسہال مفرط اور استسقا اور یرقان عارض ہو یا قلت زرع اور ناسور کو مفید ہے اور

پیری مین لطف جوانی پیدا کرتی ہے اور حکّہ اور ترو ح کو بھی سودمند ہے نسخہ ہکا سلاخہ یعنی بول بز کوہی جو پاکیزہ اور مغسول ہو دو سو ساٹھ مثقال اس دوا کا نام سلاخہ اسواسطے رکھا گیا ہے کہ پہاڑی بکرا جن دنون مست ہوتا ہے ایک پتھر پر اس پہاڑ کے پیشاب کرتا ہے جسکا سلاخہ نام ہے اُس کے پیشاب کی تاثیر سے وہ پتھر سیاہ ہوجاتا ہے اور شل قار کے چکنا اور رقیق ہوجاتا ہے الغرض دو سو ساٹھ مثقال سلاخہ اور ہلیلہ بلیلہ آملہ اور دہمشت یعنی غارا اور قرفہ جوز لوا البیاسہ اور عود اور بالہ اور کبابہ اور بلا شیر اور کرنجوا اور برنج اور ماقشیش اور نارقیسر یعنی ناگیسر یکدہ چار مثقال و مقل یعنی گوگل دو سو ساٹھ مثقال شکر طبرزد ایک سو چالیس خواہ ایک سو چوالیس مثقال زر سرخ چاندی خالص نحاس احمر لوہا اور سیسا اور فولاد دہر واحد آٹھ مثقال اجساد و فلزات کو جلا کر کشتہ کرین اور کوٹ چھان کر ہمراہ ادویہ کے پھر دوبارہ چھانین اور سب دواؤن کو شہد کے ذریعہ سے ملائین اور کسی سبز رنگ برتن مین رکھین اور ایک مثقال اس کی مقدار شربت ہے شیر گوسپند کے ساتھ خواہ ہمراہ آب گرم کے اگر اسمین شہد کف گرفتہ چھیاسٹھ مثقال اور روغن زرد چونتیس مثقال کرین بہتر ہے اگر بعد ملانے شہد وغیرہ کسیقدر آنچ بھی دکھادین نہایت عمدہ ہوگا اسلیے کہ پکانے سے کچھ مقدار بھی بڑھ جائیگی اور اکیس دن مین بوجہ اعانت حرارت خارجی کے مزاج پکڑ لائیگی **صفت** احراق فولاد کے لوہے کے پر بنائین اور بعد ازان ہلیلہ بلیلہ آملہ پانی مین جوش دین اور بعد جوش دینے کے پانی کو صاف کرین اور تانبے کی دیگ مین رکھین اور اُسکے نیچے نرم آنچ کرین اور فولاد کے برادن کو اُس مین گرم کرین جب سُرخ ہوجائین اسی پانی مین بجھائین پھر دوبارہ آگ مین سُرخ کرین اور پھر بجھائین اسی طرح اکیس مرتبہ بجھا کر اس پانی کو نتھارین جو کچھ ثفل اسمین تہ نشین ہو وہی فولاد کا کشتہ ہے بعد ازان اس دیگ کو پھر آگ پر پیشاب مادہ گاؤ بھر کر چڑھائین اور فولاد کے ٹکڑے گرم کر کے اسمین بجھائین اکیس مرتبہ اور اسکا بھی ثفل جو کچھ ہو جدا کرین تاکہ آٹھ مثقال اُسکا ثفل اور آٹھ مثقال فولاد کا جو پہلے پانی مین برآمد ہوا ہے مجموعہ سولہ مثقال ہوجائے اسیطرح نحاس کو بھی بجھائین تا اُسکا ثفل بھی آٹھ مثقال کو پہونچے اور چاندی کے احراق کی تدبیر یہ ہے کہ پہلے بذریعہ سوہن کے ایسا باریک بُرادہ کرین جیسے مٹی پسی ہوئی ہوتی ہے بعد اُسکے ملح اندرانی خواہ نمک معمولی مین کسی لوہے کے برتن مین پکائین تاکہ نمک بھی جل جائے اور نقرہ نمک کے پانی مین پکانے سے احتراق ہو کسیقدر زرد گندھک اسمین شریک کرین کہ اب ضرور سوختہ ہوجائیگی اور آٹھ مثقال اُسمین سے بھی لینا چاہیے اور سونا بھی اسیطرح پہلے بُرادہ کر کے ایک مثقال سیسا بھی سوہن سے بُرادہ کرین اسکے بعد کسی ظرف آہنی مین دونون کو رکھکر ملح اندرانی ڈالکر جوش دین تاکہ سب پانی جلجائے اور سونا اور سیسا باقی رہجائے اسکے بعد ہاون دستہ مین اسقدر پیسین کہ خوب باریک ہوجائے اور بعد ازان ادویہ مین آمیختہ کرین **تصفیہ** سلاخہ کی تدبیر یہ ہے کہ آب خشک اور زبل البقر دونون کو سلاخہ پر کسی ایسے جدید برتن مین رکھکر ڈالین کہ سلاخہ کے اوپر تک پانی آجائے اور دھوپ کی تمازت مین رکھین لیکن ایک گھنٹہ تک بعد ازان خوب ملائین اور پانی اس سے جدا کر کے کسی نئے برتن مین رکھین اور تین دن تک اس پانی کو دھوپ مین رہنے دین اور جو کچھ ثفل اس پانی مین تھم جائے اس کو الگ کرلین پھر بار دیگر اسی طرح آب خشک و زبل البقر اُسپر ڈالین اور وہی تدبیر جو اوپر گذری کرین حتی کہ تین مرتبہ اسیطرح تدبیر کرین اور بعد ازان اکیس روز دھوپ مین رکھین تاکہ غلیظ ہوجائے اور مشابہ شہد کے ہوجائے قوام مین اور سیاہ مثل قار کے **صفت سلاخہ صغری** اور اُسکے منافع بھی مثل منافع سلاخہ کبری کے ہین سلاخہ مصفّی ایک جزو اور کندر یعنی مقل چار جزو لیکر دونون کے ہموزن شہد خالص اور سب کے برابر شکر اور نصف وزن شہد کے روغن گاؤ ملا کر کسی شیشہ کے برتن مین رکھ چھوڑین اور ایک مثقال شیر مادہ گاؤ نیمگرم کے ہمراہ استعمال کرین **صفت** دوا کہ جو نافع ہے جذام کو ہلیلہ سیاہ خستہ برآوردہ ہلیلہ زرد پنجاہ خستہ برآوردہ بخیل بکدس درم نانخواہ پانچ درم سیر اہنگ تین درہم زبیب خستہ برآوردہ نصف ملوک بارہ رطل بغدادی مین جو ہموزن تین دواریق کے ہے جوش دین اور جب ثلث یعنی آٹھ رطل پانی جلجائے اور چار رطل باقی رہجائے تو اُتارلین اور خوب نچوڑین اور صاف کر کے شہد بقدر ضرورت ڈالین اور بقدر ایک رطل کے مقدار شربت ہے اور جسطرح مریض میٹھا ہو بدن تحریک اُس کے بدن کی مالش روغن گاؤ سے کر کے اسے دھوپ مین بٹھائین اور آتی

دیر تک بٹھائیں کہ پسینا بر آمد ہو اور اگر طاقت وفا کرے ستر قدم ٹہلنے کی تکلیف اُسکو دیں اور تھوڑی دیر تک اُسے داہنی کروٹ اور تھوڑی دیر تک بائیں کروٹ لٹائیں اور بقدر پیٹ کے بھل اور اسیطرح پیٹھ کے بھل لٹائیں اور روٹی اور شہد بقدر میانہ اور معتدل ایک ہفتہ غذا دیتے رہیں اور ہر روز دوا کو خوشبو کرکے استعمال کریں **صفت طلا کی** واسطے جذام کے کالا سانپ جو ٹیلے پر اچکا ہو لیکر ذبح کریں اور کسی دیگ میں اُسے رکھکر اوپر پُرانا سرکہ آٹھ اوقیہ اور پانی ایک اوقیہ اور شیطرج ہندی تر و تازہ اور بیخ لوف ہر ایک دو دو اوقیہ سب کو آتش نرم میں پختہ کریں تاکہ سانپ بالکل مہرا ہو جائے بعد ازاں کپڑے وغیرہ سے ایسا صاف کریں کہ ہڈی اور پسلی وغیرہ جدا ہو جائیں اور بعد ازاں ثفل کو کسی شیشہ کے برتن میں رکھدیں جب ارادہ استعمال کا ہو یکبارگی دو دن بر دو روز کے بال منڈوا کر اسی دوا کو تین دن تک طلا کریں **دوسرا طلا**۔ مویزج اور ہلیلہ اور آملہ ہر واحد ہموزن لیکر زیت انفاق میں پختہ کریں اور مقام مناسب پر لگائیں لیکن اس دوا کے لگانے سے پہلے جوشاندہ بحوریج اور گلنار سے اس مقام کو دھو لینے کی ضرورت ہے۔

غذا مجذومین کی وہی چیز ہے جو سریع الہضم جید الکیموس ہو جیسے گوشت ان طائروں کا جو معروف و مشہور ہیں اور اُن کا شوربا طیار کرکے استعمال کریں اور مچھلی تر و تازہ جو خشک نہوئی ہو اور اُسکا گوشت سبک ہو اور اُسمیں ابازیر کی بھی شرکت کریں جو ضروری ہیں جیسے اوپر اُن کا بیان ہو چکا بہتر غذا مجذوم کی جو نشتر کی روٹی اور خندروس یعنی جوار کی روٹی اور حریرہ جو ان دونوں سے بنائے جائیں اور بقول اطبا ورکبھی حاجت اسکی بھی ہوتی ہے کہ اس غذا میں جسقدر خواہ سولی اور گندنا بھی ملائیں مقطعات کے استعمال سے غفلت کرنی چاہیے خصوصاً قبل تنقیہ کے جیسے کبر اور ازیانج اور کراث وغیرہ اسلیئے کہ ان دواؤں سے اُن کی غذا کا امر خوب درست ہوتا ہے اور فضول غذائی کا تنقیہ ہو جاتا ہے اور فضول کو آمادگی اندفاع پر بخوبی ہوتی ہے اور جب ادویہ محمودہ کا استعمال ہو جب بھی ان تدبیر کا استعمال کرنا چاہیے مچھلی نمکین اس مرض میں غذائے جید ہے اور ہم مریض کو زیادہ آمادہ کرتے ہیں مچھلی کے استعمال پر جسوقت اُسے قے کرانے کی حاجت ہوتی ہے خواہ جسوقت اُسے مسہل دینے کا ارادہ ہوتا ہے کرنب کا استعمال بھی مریض جذام کیواسطے نہایت درجہ مفید ہے اور یہ فائدہ محض براہ خاصیت کے ہے اور روٹی ہمراہ دودھ اور شہد کے بھی نافع ہے اور انجیر اور انگور تازہ خشک اور بادام بریان فرطم اور حب صنوبر اور جو چیز ان ادویہ سے بنائی جائے وہ بھی نافع ہے اگر ہضم ہو جائے دن بھر میں دو مرتبہ غذا دینی چاہیے اسلیئے ایک مرتبہ کی غذا اُن کو مضر ہے۔ اور شراب کا استعمال بوقت ہیجان مرض کے مناسب نہیں ہاں تھوڑی سی شراب کا مضائقہ نہیں ہے اور جب ہیجان مرض میں سکون ہو اُسوقت اگر شراب عتیق سے جو بہت کہنہ ہو مقدار معتدل تناول کرے جائز ہے جو بال بھوؤں اور پلکوں وغیرہ کے گر پڑے ہیں اُن کا علاج داء الثعلب یعنی بالخورہ کا کرانا چاہیے اور طلاء وہ چیزیں جو بابت زینت میں ہم بیان کرینگے اُن کے علاج کے واسطے مفید ہے

فن ۴ تفرق اتصال کا بیان۔ سوائے ان چیزوں کے جو متعلق جبر اور کسر کے ہیں اور اس فن میں چار مقالہ ہیں مقالہ پہلا جراحات اور زخموں کا بیان

بیان عام تفرق اتصال کا۔ ہمنے کتاب اول فن کلیات میں بیان تفرق اتصال کا جسقدر اس مقام کے مناسب تھا کردیا اور باقی مادہ کا حوالہ اس مقام پر کیا تھا اور اب پہلے ہم مجملاً چند احوال ایسے بیان کرتے ہیں جن کا معلوم ہونا قبل از بیان تفرق کے ضرور ہے اب ہم کہتے ہیں کہ ہمکو اکثر بعض ایسے اعضا جن کا اتصال جاتا رہا ہے اور اُن میں تفرق اتصال پیدا ہوا ہے اُن میں اس امر کی خواہش ہوتی ہے کہ پھر از سر نو اُن کا اتصال برطرف شدہ عود کرے اور جیسا حال اتصال کا پہلے تھا اسی طرح پھر ہو جائے اور یہ بات لحم زائد میں مقصود ہوتی ہے اور بعض مقامات کے تفرق اتصال میں اس امر کا خیال ہوتا ہے کہ ان اعضا کا ایکدوسرے سے مماس اور آمیزش بدستور محفوظ رہے گو اتصال اور وصل سابق عود نکرے اور یہ بات ہڈی کے تفرق اتصال میں مقصود ہوتی ہے ہاں لڑکوں کی ہڈیاں چونکہ بدرجہ نرم ہوتی ہیں اُن میں کبھی حالت سابقہ پر عود کرنے کا خیال اور اصلاح کامل کی اُمید ہوتی ہے بہ نسبت اور لوگوں کا یہ حال ہے کہ بعض اطبا ان کا بھی دوبارہ جوڑنا اور شکل سابق کے ہونا محال جانتے ہیں بلکہ وہ کہتے ہیں کہ اُن کی اصلاح بقدر

ہو سکتی ہے کہ مماس التصاقی محفوظ رہے یعنی دونوں سرے آپس میں متصل ہو کر مل جائیں اور بیچ میں کچھ فاصلہ باقی نہ رہے یہ نہیں کہ جوڑ کر سرے واحد مثل حالت سابقہ کے ہو جائیں اور ایک قوم کی یہ رائے ہے کہ دوبارہ جڑ کر ایک ذات ہونا فقط شرائین میں ناممکن ہے مجھے میں چندان دشوار نہیں ہے۔ جالینوس نے براہ تجربہ و قیاس اس رائے کو باطل سمجھ کر انکار کیا ہے اور کہا ہے کہ شرائین کا التحام اور ایک ذات ہونا مشاہدہ اور تجویز عقلی دونوں کے مخالف نہیں ہے۔ مشاہدہ کی یہ کیفیت ہے کہ باسلیق کے نیچے جو شریان ہے اور کنپٹی کی شریان اور ساق کو خود جالینوس نے جڑتے دیکھا ہے اور قیاس یہ ہے کہ ہڈی البتہ بوجہ زیادتی صلابت کے ایسا عضو ہے کہ بدن میں اس سے زیادہ کوئی عضو سخت مخلوق نہیں ہوا ہے گویا آخر درجہ صلابت پر واقع ہے کہ سوائے اطفال کے وہ بھی بقلت التحام نہیں قبول کرتی ہے اور گوشت آخر درجہ نرمی میں واقع ہے کہ زیادہ ملتحم ہوتا ہے اور جیسا ہڈی کا اتصال محال خواہ نادر ہے اسیطرح گوشت کا عدم التحام بعید از قیاس ہے اور عروق اور شرائین نرمی اور سختی میں ہڈی اور گوشت کے درمیانی ہیں قیاس مقتضی اسکا ہے کہ اس صفت میں بھی بین بین یعنی بہ نسبت گوشت کے قبول التحام میں کم ہوں اور بہ نسبت ہڈی کے اُن کا التحام سہل اور آسان ہو پس مناسب ہے کہ اگر مقدار قلیل کا شق عروق اور شرائین میں ہو اور بدن بھی نرم اور تر ہو جڑ جائے اور اگر ایسا نہو التیام نہ ہو سکے مگر یہ قیاس جالینوس کا برہانی نہیں ہے بلکہ خطابی کی ایک قسم معلوم ہوتی ہے لہذا چندان اعتماد کے قابل نہیں بلکہ اعتماد اس مقام پر فقط اس تجربہ پر ہے جو کہ مشاہدہ جالینوس میں آچکا ہے

مجملی بیان جراحات کا بعض اعضا ایسے ہیں کہ اُن میں اگر جراحت واقع ہو ضرر عظیم پیدا ہوتا ہے اکثر نوبت ہلاکت کی پہونچتی ہے اور شاذونادر کوئی بچ بھی جاتا ہے جیسے مثانہ اور گردہ اور دماغ اور امعائے دقاق اور جگر اگرچہ سلامت موت سے بھی ممکن ہے بشرطیکہ زخم خفیف ہو مگر قلب میں کیسی ہی خفیف جراحت کیوں نہ ہو بچے اُس کے بعد جان بر ہونے کی امید نہیں ہوتی اکثر جس شخص کو جراحت بطن کی پہونچتی ہے جب اسکو ابکائی اور ہچکی یا روانی شکم عارض ہو مر جائے گا اگر جراحت خود مقام پر ہوگی وجع اور ورم کی شدت ضرور ہوگی جیسے رؤس عضل خواہ عضلات کی نامی کے مقامات جو عصباتی ہیں اور جب تک ورم پیدا نہ ہو یہی معلوم کرنا چاہیئے کہ زخم اندرونی جانب میں ہے کہ انصراف مواد کا اطراف اُنکے ہو اس جراحت کیواسطے کسیقدر زیادہ نہیں پہونچتا ہے جو ورم پیدا کرے جو احکام اور قواعد باب قروح میں مذکور ہیں اُن کا تامل بھی جراحات کی تدبیر میں درکار ہے اسلیئے کہ اکثر امور قروح اور جروح کے مشترک ہیں اور دونوں تک اُن احکام مشترکہ کا ذکر ہم نے فقط باین غرض کیا کہ مناسبت اور موافقت دونوں میں تھی

بیان عام جراحات لحمیہ کا گوشت کا زخم یا سیدھی شکل پر اور بسیط ہوتا ہے یا گول اور دو اضلاع ہوتا ہے خواہ ایسا زخم ہو کہ مقدار گوشت کی کسیقدر گھٹ گئی ہو اور کبھی زخم ایسا گہرا ہوتا ہے کہ اندر کی طرف زیادہ اور باہر سے کم نظر آتا ہے اور کبھی کھلا ہوا کہ بخوبی باہر سے نظر آتا ہے بجملہ اقسام جراحات کے خون کے بند کرنے میں یکسان ہیں اور یہ تدبیر سب کیواسطے مشترک ہے اور اس خاص تدبیر کے بیان کیواسطے ہم نے ایک باب جداگانہ تجویز کیا ہے۔ کبھی سیلان خون کا بقدر معتدل ہوتا ہے کہ اتنی مقدار پر خون کا نکلنا زخم کیواسطے مفید ہے کہ ورم کو مانع ہوتا ہے اور تبثیر یعنی پھنسی پھوڑا ہونا اور تپ بھی ہونے نہیں پاتی اسلیئے کہ عمدہ تدبیرات جراحات کی یہی ہیں کہ زخم میں ورم پیدا نہونے پائے اور جب ورم پیدا نہ ہوگا ہر طرح کا علاج اور ہر ایک طرح کی تدبیر ہو سکے گی۔ پھر اگر زخم کی جگہ میں ورم ہو خواہ رض اور فسخ عارض ہوا ہو زخم کے درزوں میں کسیقدر خون ایسا جمع ہوگا جسے آمادگی ورم پیدا کرنے کی خواہ قیح بن جانے کی ہوگی ایسے زخم کا علاج بدون اصلاح اور تدبیر اس خون کی ممکن نہوگا پھر اُسکا علاج بطور ورم کے کرنا چاہیئے۔ اگر مقام رض میں کسیقدر خون مجتمع ہوا ہو اور مقدار اُس کی معتدبہ بھی ہو بہت جلد اُسکے تحلیل کی تدبیر کرنی واجب ہے اسطرح پر کریں کہ اسکا حالہ قیح کی طرف ہو جائے اور تحلیل بھی اسکی کرنی چاہیئے اور یہ غرض ہر ایک شے حار اور نرم سے پوری ہوتی ہے اور اُن اشیا کا بیان اوپر ہو چکا ہے اور اسواسطے واجب ہے کہ سیلان خون کی اعانت کریں اگر نکلنے میں خون کے کسیقدر نقصان پیدا ہوا ہو۔ پھر اگر زخم بسیط اور مستقیم ہو اور کسی قدر گوشت ساقط نہوا ہو اُس کی تدبیر فقط بندش سے ہو سکتی ہے اور چکنائی اور رطوبت

کے استعمال سے بچنا چاہیے اور حفاظت برابر کی ضرور ہے کہ دونون بازوؤن کے بیچ مین کوئی شے از قسم غبار اور بال وغیرہ کے نہ پہونچ جائے جو مانع التحام
کی ہو اور مزاج اس عضو کا جو زخم رسیدہ ہو بھی بخوبی درست کرنا چاہیے اور خوب کوشش کرنی چاہیے کہ سوائے خون طبیعی کے کسی طرح کا خون غیر طبیعی کا جذب
اس مقام تک نہونے پائے۔ اگر زخم کی مقدار بڑی ہو اور کنارے آپس مین نمل سکین اسوجہ سے کہ وہ متدیر ہو اور دور دور بوجہ پھیلنے کے ہوگئے ہین یا اسکی
شکل مختلف ہے خواہ کسیقدر جوہر لحم کا اس جگہ سے کم ہوگیا ہے اسکا علاج ٹانکے لگانے سے کرنا چاہیے اور بعد ٹانکے لگانے کے ایسی تدبیر جیسی درکار ہے
کہ اسمین کسی قسم کی رطوبت جمع نہونے پائے استعمال رادعات مخفف کا اور استعمال ملصقات کا جو آئندہ مذکور ہوتے ہین اس غرض کو پورا کریگا۔ اگر زخم
گہرا ہو اُس کی بندش کبھی کافی ہوتی ہے اسکے التصاق مین اور کچھ کھولنے کی ضرورت نہین ہوتی ہے اور کبھی بشرط امکان ہوتی بھی ہے اور یہ ضرورت
اُسوقت ہوتی ہے جب بندش باستواری سے کچھ زخم کو فائدہ نہو چنانچہ آئندہ ہم بہ تفصیل بیان کرینگے خصوصاً جہان پر بندش اصل قعر یعنی خاص مقام
پر گڑھے کی درست بندش نہو سکے پس بوجہ تنگی پیدا نہونے کے انصباب مواد کا اُسکی طرف ہوتا ہے اور ضعف عضو کا معین انصباب مواد پر ہوتا ہے خواہ
وجع اور درد کی وجہ سے جذب مواد ہوتا ہے خواہ اور وجوہ جذب مواد کے ہوتے ہین جنکا ذکر ہم باب قروح مین کرینگے جب کسی زخم کے کھولنے
کی ضرورت ہو اُسوقت روئی وغیرہ اُسکے منہ پر واسطے جذب رطوبت خواہ زخم پونچھنے کے ضرور رکھنی چاہیے خصوصاً اگر بندش ٹھیک مقام غور پر درست
نہوئی ہو جیسا ابھی مذکور ہو چکا خواہ زخم کی جگہ ایسی ہو کہ مادہ ردی کا خارج ہونا اُس زخم سے بدون پونچھنے اور صاف کرنے کے ممکن نہو خواہ
زخم مین کوئی ہڈی واقع ہو خواہ زخم بگڑ کر ناصور ہو گیا ہو خواہ اس مین رطوبت ردی بہت زیادہ ہو پہنچی ہو کہ اسوقت وہ زخم قروح کے حکم مین
ہے جراحات کے اقسام سے نکل گیا عالم فن **جالینوس** نے کہا ہے کہ زخم محتاج ایسی بندش کا جس سے دونون سرے مجتمع ہو جائین اسیوقت
ہوتا ہے جب ارادہ الصاق اور التحام کا کیا جائے لیکن ارادہ یہ ہو کہ اس مین از سر نو گوشت پیدا ہو اُسوقت کچھ بندش کی ضرورت نہین ہے مگر ایک مرتبہ محتاج
بندش کا ہوتا ہے تاکہ جو چرک وغیرہ اسکے منہ پر ہے نکل جائے اور پھر ایک مرتبہ حاجت بندش کی اسواسطے ہوتی ہے تاکہ دوائے لحم اس مقام پر ٹھہری
رہے۔ اسی حکیم کا قول ہے کہ اگر کسی زخم کا چرک وغیرہ دفع ہونے کیواسطے جو مکان ایسا ہو کہ اُدھر سے گمان چرک دفع ہو سکنے کا ہے اُسے کسیقدر
چاک کر دین اگرچہ خاص ٹھیک اسی جگہ پر واقع ہو جو مکان قابلیت خروج وسخ اور ریم کی رکھتا ہے سبحان اللہ اس سے بہتر کیا ہے ورنہ اُس کو اس شکل
پر چاک کر دین کہ با سانی اُدھر سے مادہ نکل کر اسی مکان تک پہونچ جائے۔ وہی حکیم کہتا ہے مین نے بہت سے زخم ایسے اچھے کر دیے ہین کہ اُنکا
گڑھا زانو مین تھا اور منہ بطرف خارج خواہ ران مین اُسکا منہ تھا ایسے زخم کے علاج مین کچھ مجھے اُس کی حاجت ہوئی کہ اُن کے واسطے کوئی اور منہ پیدا کرتا
جو زانو سے نیچے ہوتا بلکہ مین نے ران کو اسطور پر نصب کیا کہ گڑھا زخم کا اوپر ہو گیا اور منہ زخم کا نیچے ہوا اور بندش کی کچھ ضرورت نہین ہوئی۔ اسیطرح کبھی
ساعد اور کف کو مین نے اسطرح لٹکا دیا ہے کہ زخم کا منہ ہمیشہ نیچے رہا اور ریم وغیرہ سب اسی منہ کی طرف سے نکل جایا کیا یہ قول جالینوس کا تھا مین
کہتا ہون کبھی جراحت ایسے مقام پر واقع ہوتی ہے کہ بدون بالکل کاٹ ڈالنے کے اور عضو مجروح کے جدا کرنے کے کچھ چارہ نہین ہوتا ہے۔ اگر
زخم سے بہت سا گوشت کٹ کر نکل گیا ہو اسوقت حاجت ایسی ادویہ کی ہوتی ہے جو نیا گوشت پیدا کرین اور فقط وہی دوا جو مجفف رطوبات
اور مانع جذب مواد ہو کافی نہین ہوتی بلکہ اکثر ایسی دوا مضر بھی ہوتی ہے جو مجفف اور مانع ہو اسواسطے کہ جس مادے سے انبات لحم ہوتا ہے اسکو ردع
کرتی ہے کبھی غور اور نقصان ہڈی کا ہوتا ہے کہ وہ گڑھا تمامہ بھر نہین سکتا ہے بلکہ وہ گڑھا باقی رہجاتا ہے جیسے کبھی یہ بھی اتفاق ہوتا ہے کہ دوا کے استعمال
سے گوشت زیادہ از مقدار مطلوب پیدا ہوتا ہے جس مریض کے زخم مین گوشت جدید پیدا کرنا منظور ہو واجب ہے کہ غذائے محمود جید الکیموس اسکے واسطے
تجویز کرین کبھی دوا جو منبت لحم ہوتی ہے اسمین یہ طاقت نہین ہوتی کہ نئی جلد بھی پیدا کرے بشرطیکہ جلد بالکل کٹ گئی ہو بلکہ اس جلد کی جگہ سخت گوشت ایسا

پیدا کرتی ہے کہ اُس پر بال نہیں اُگتے۔ رگوں کا حال یہ ہے کہ اکثر اُن کے شعبے جدید پیدا ہوتے ہیں اور مثل گوشت کے اُن میں انبات از سر نو ہوتا ہے بعض اقسام جراحات کے ایسے ہیں کہ اُن میں خطرہ زیادہ ہوتا ہے جیسے وہ زخم جو اعصاب و عضل میں واقع ہوں اُن کا بیان ہم احوال عصب کے ہمراہ کرینگے اور اکثر ایسے جراحات کے تابع اعراض بد اور ردی ہوتے ہیں جسطرح کہ اکثر زخم کنارہ عضل کا تغیر لون اور سقوط نبض پیدا کرتا ہے اور سقوط نبض کے بعد تواتر اور سینے کے عارض ہوتا ہے اور نوبت غشی کی پہونچتی ہے اور قوت ساقط ہو جاتی ہے اور کبھی ایسے زخم کے بعد تشنج بھی پیدا ہوتا ہے اور اسی طرح وہ زخم جو لوہے کے لگے نزدیک سعفہ یعنی اُس ہڈی کے جو بطور ڈھکنے کے واقع ہے پہونچے کہ اُس کے بعد یہی اعراض بد اور منکر پیدا ہوتے ہیں اور وہ اعراض مہلک ہیں کمتر اُن سے جانبری ہوتی ہے اگر ایسے جراحات میں جو عضل پر واقع ہوں تشنج واقع ہو سکے اس عضلہ کو عرض میں قطع کر دینا چاہیے اور اُس کے عمل کے بطلان پر راضی ہونا چاہیے لیکن جب تک اصلاح تشنج کی ہو سکے اس تدبیر میں تاخیر کرنی چاہیے خواہ اگر احتمال عضل کی تدبیر کسی اور ذریعہ سے ممکن ہو عضلہ کو قطع نہ کرینگے یہی حال رکبہ یعنی زانو کے جراحت کا ہے اور یہی ضرر اُس سے بھی متوقع ہوتا ہے اور کبھی احتیاج شق صلیبی کی ہوتی ہے یعنی اس شکل کا + چاک وہ ضیاط مقتضی ایسی ہوتی ہے کہ اسکے اورام اور قروح میں فصد اور اسہال سے مدد چاہیے اور التحام کو منع کریں تا انکہ دونوں سرے بخوبی مل جائیں اور پھر تدبیر التحام کی کریں **ادویہ منبت لحم اور ادویہ خاتمہ اور اکالہ کا بیان** دوائے منبت لحم وہی ہے جو خون صحیح کو بستہ کر کے گوشت بنا دے اگر ایسی دوا میں تخفیف زیادہ ہو خون کے ورد کو موضع جراحت میں رد کرے بس مادہ گوشت بننے کا پیدا نہ ہوگا اور اگر دوا میں قوت جلا کی زیادہ ہوگی خون کو رقیق اور سائل کر کے جو مادہ موجودہ لحم ہے اسے مفقود کریگی لہذا واجب ہے کہ اس دوا میں نہ جلائے شدید ہو اور نہ زیادہ تخفیف ہو بلکہ ایک حد معین پر تخفیف بھی ہو اور کسیقدر جلا بھی کہ ریم وغیرہ کو پاک کرے اور زیادہ قبض معتدبہ کی ضرورت نہیں ہے اور حرارت اور برودت میں یہ دوا بقدر احتیاج جراحات اور قرحہ کی محتاج ہے اگر حرارت زائل ہونے والی ہو علاج بالقصد کریں کہ زوال ہو جائے اور اگر جراحت غیر زائلہ ہو یعنی اُسکا زوال بقدر معتدبہ نہ ہوتا ہو بلکہ کسیقدر باقی رہی ہو اُسکا علاج بالمثل اور بالمشاکل کرنا چاہیے کہ حار کا حار سے اور بارد کا بارد سے اور تاثیر دوا کی مراعات بھی واجب ہے یعنی جس مقام پر اور جس موضع پر دوا لگائی گئی ہو اُسکا حال بھی ہر وقت ملحوظ رہے اسلیے کہ اگر بافراط استعمال ہوگا خرابی مزاج عضو کی زیادہ ہو جائیگی ادویہ ملحمہ وہی ہیں جو زخم کی دونوں بازوؤں کو اگر پھیلی ہوں ملا دیں اور اُس دوا کو زیادہ احتیاج جلا کی اور حل کی زخم میں نہیں ہوتی فقط زخم کے سطح میں اثر کرے بوجہ اُسی ہداوت اور تری کے جو کہ جوہر سطح میں اور دونوں سروں میں زخم کے ہے وصل پیدا کر دیتی ہے اور اگر کسیقدر خون موجود ہو یہ دوائے ملحم خون کی تخفیف کر کے اُسقدر خون جو لصاق زخم کے واسطے کافی ہو چھوڑ دیتی ہے اور تخفیف خون کی اتنی جلد کرتی ہے کہ قیح نہیں پڑنے پاتی اور یہ بات اس دوا سے جب ہی ممکن ہوتی ہے کہ قوت تخفیف کی اُس میں زیادہ ہو لیکن ضرور ہے کہ اُس میں قوت جلا کی نہو اسلیے کہ جلا اور التحام میں ضد ہے وجہ یہ ہے کہ غرض اس دوا کے استعمال سے یہ ہے کہ جو خون موجود اور حاصل ہے اُس میں لیس اور چپک پیدا کرے اور جالی دوا سے یہ خون رقیق ہو کر بہہ جائیگا۔ اور جس مادہ کے پیدا ہونے سے اُمید چپکنے کی ہے وہ مادہ کم ہو جائیگا اور وہ خون جس سے وہ مادہ پیدا ہوتا ہے وہ بھی کم ہو جائیگا یہ دوائے ملحم تخفیف کے نقصان کی محتاج نہیں ہے جیسے کہ منبت لحم کو اس کی حاجت ہے اسلیے کہ منبت لحم کو حاجت یہ ہے کہ مادہ سیلان کر کے اسکی طرف آئے اور تخفیف اس سیلان کو منع کرتی ہے اور دوائے ملحمہ محتاج مادہ کی نہیں ہے بلکہ جو مادہ موجود ہے اُسی میں اثر کرتی ہے لہذا اُس کو تخفیف قوی اور قبض اندک کی حاجت ہے جو دوا مدمل اور خاتم ہے یعنی زخم میں پپڑی پڑنے کی غرض سے مستعمل ہوتی ہے اُسے احتیاج قبض کی ان دونوں سے بھی زیادہ ہے اسلیے کہ اس دوا کو حاجت خشک کرنے اس شے کی ہے جو بالطبع خشک ہے یعنی جلد میں جو رطوبت زخم کی ہے اسکے خشک کرنے کے بعد جلد میں بھی جب خشکی پیدا ہو اُسوقت تک اس دوا کو فعل تخفیف کرنا پڑتا ہے اور رطوبت

غریبہ اور رطوبت اصلیہ دونوں کو فنا کرنا اس دوا کو لازم ہوتا ہے اور وہ تینوں اقسام فقط رطوبت غریبہ کو خشک کرتے ہیں اور رطوبت اصلی میں ایسی قدر خشکی پہن
کرنے کی اُن کو ضرورت ہو کہ جسمیں پیدا ہو اور قوام غلیظ ہو جائے اور جوہر اصلی رطوبت میں کمی نہ ہونے پائے جو دوا کال ہو۔ اور گوشت اگر
کے واسطے خواہ کم کرنے کی غرض سے مستعمل ہوتی ہے اس میں جلا کی زیادہ ضرورت ہو زخم وغیرہ کا چاک کرنا کھولیں کیواسطے جالینوس کا قول
یہ ہو کہ زخم کا جو مقام زیادہ بلند ہو اس جگہ سے چاک کرنا چاہیئے اور جو مقام رگیک خواہ رقیق اور پتلا ہو وہاں پر چاک کرنا چاہیئے اور شگاف
کا منہ اسطرف ہو جدھر مادہ پیپ وغیرہ جاری ہو کر نکل جائے اور اسکی نکاس سفل کی طرف ہونی چاہیئے جیسا اوپر بیان بھی ہو چکا ہے۔ اور
چاک کرنے میں استرہ کا خیال ہو کہ جو شکن اور چین اُس عضو میں ہیں اُن کو بچا کر اور اُلٹے اور سیدھے تو ریب کا بچاؤ جیسا اوپر مفصل بیان
کر دیا ہے سب اچھی طرح ملحوظ رہیں اور جراحات اور پھوڑے چاک کرنے میں جو جو شرط اور قواعد لکھے گئے اُن کو دوبارہ لکھنے کی
کیا ضرورت ہے سوائے اُن مقامات کے جن کو ہم نے مستثنیٰ کر دیا ہو کہ وہاں ضرورت اس حفاظت کی نہیں ہے اور سب جگہ ضرور ہو کہ قواعد کا لحاظ رکھیں
ہاں البتہ اربیتین کش ران اور زیر بغل میں چاک اسطرح پر کریں کہ جلد کے ہمراہ کسیقدر اندر وار بھی چاک کا اثر پہونچ جائے بعد ازاں اُسپر مجففات
ایسے زخمیں جن میں لذع نہ ہو اور وہ مجففات جلد اول ادویہ مفردہ میں بخوبی اور بتفصیل تمام ہم نے لکھدیئے ہیں۔ دقاق کندر ایسے وقت کندر
سے افضل ہو اسلیئے کہ دقاق کندر میں قبض بہت تھا وہ جراحات اور زخم کا علاج اگر چاک کرنے کے ذریعہ سے کریں افضل یہ ہو کہ پانی
اس مقام پر نہ لگنے پائے اور اگر مریض کو بے استحمام کیئے ہوئے چارہ نہ ہو جیسے جنون وغیرہ پس واجب ہو کہ زخم کو مرہم وغیرہ سے چھپالیں تاکہ
اثر پانی کا زخم تک نہ پہونچے خواہ تیل میں کپڑا ڈبو کر زخم کے اوپر رکھ لیں جو آب حمام اور رطوبات حمام میں اور پانی میں حائل ہو خواہ کوئی اور حیلہ
اور تدبیر جسطرح ممکن ہو سے کریں تدبیر اُن زخموں کی جن میں ورم اور درد ہو ایسے جراحات اور زخم محتاج نرمی اور تسکین کے ہوتے ہیں۔
اور اسکا اعتقاد یا بالجزم کرنا چاہیئے کہ اندمال جراحت کا بدون تسکین ورم کے نہیں ہو سکتا ہے اور ورم کی تسکین اُسی چیز سے ہوگی جسمیں اول تبرید او
تجفیف ہو اور اس نزع کے بعد دوسرا اثر ارخا کا بھی اس دوا میں موجود ہو۔ اور یہ بھی جاننا چاہیئے کہ ایسے جراحات کا علاج مجملاً وہی ہو کہ ورم
کا علاج جسطرح ہوتا ہے اور خاص علاج ایسے زخموں کا از سرتا پا ایسا جسکا نفع عام ہو اور جملہ اعضا میں فائدہ اُسکا متیقن ہو یہ ہو کہ ایک انار شیرین
لیکر شراب عفص میں اُسے پختہ کریں اور موضع مجروح کے اوپر ضماد کریں واجب ہو کہ حال ورم کا بغور تامل دیکھیں کہ انجام کار اُسکا کس طرف ہونے والا ہے
مثلاً اگر مرہم سیاہ کا استعمال کریں اور اُس کے استعمال سے سُرخی اُسکی بڑھتی جائے اور چھالے پیدا ہونے لگیں اسوقت مبردات کی طرف زیادہ
مائل ہونا چاہیئے اور مرہم ابیض کا استعمال مناسب ہوگا اور اگر پہلے خواہ بعد استعمال مرہم اسود کے استعمال مرہم ابیض کا کیا ہو اور ترہل خواہ صلابت زخم
کی بڑھتی ہو پھر استعمال مرہم اسود کا کریں گے **جراحات احشا ظاہری اور باطنی کی تدبیر کلی کا بیان** باطن میں کسی عضو کے شق ہونے کا خواہ
پھٹ جانے کا اگر احتمال ہو اُس کے علاج کی غرض یہ ہو کہ پھر سے التیام ہو جائے اور اندر کی طرف خون منجمد نہ ہونے پائے اور نزف خون
بطرف خارج کے بھی نہ ہونے پائے پہلے دو غرض کے پورا کرنے کے واسطے اگر ملابس یعنی خشخاش نیری کو سرکہ میں پختہ کرکے استعمال کریں برآمد
ہو جائے گا یا قنطوریون کبیر ایک درہم خوراک اختیار کریں جب بھی مراد حاصل ہوگی اور گل مختوم ایسی شئے ہو کہ اُسکے استعمال کے بعد پھر دوسری
دوا کی احتیاج باقی نہیں رہتی۔ اور تیسری غرض یعنی منع نزف الدم کے واسطے ڈیڑھ دانگ بزرالبنج ماء العسل کے ہمراہ استعمال کریں خواہ
جملہ ادویہ جو باب نزف الدم میں مذکور ہو چکیں اُن میں سے جسے چاہیں اختیار کریں جو زخم اور شگاف ظاہر میں ہو اُسکے واسطے قول بقراط عالم کا یہ ہو
اگر مراق بطن کو پھاڑ کے بعض امعا باہر نکل آئی ہو اسوقت پہلے اس بات کو جاننا چاہیئے کہ امعا کیونکر آپس میں ملائی جائیں گی اور ان کے اقسام

کی کیا تدبیر ہے اور اُن کے اندر لیجانے کی کیا صورت اچھی پیدا ہو سکتی ہے اور اگر ثرب یعنی پردہ خاص باہر نکل آئی ہے تو اُسوقت اُس کی تدبیر میں خیال واجب یہ ہے دیکھیں کہ استوار بندش سے اُسکی بندش مناسب ہے یا نہیں اور اس بندش سے جراحت میں اتصال ہوگا یا نہ ہوگا اور ٹانکے لگانے کی گنجائش ہے یا نہیں جالینوس نے تشریح مراق کو ذکر کیا ہے اور ہم نے بھی تشریح میں اُسکا بیان کر دیا ہے جالینوس کا قول تو یہ ہے کہ بموجب بیان مذکور تشریح کے مناسب یہی ہے کہ اگر موضع پیرہ یعنی وسط بدن میں خرق اور شگاف عارض ہوا ہے موضع خضرین میں ٹانکے لگانا خواہ اور تدبیر کرنا کمتر خطرناک ہے اور خضرین دونوں جانب داہنے اور بائیں طرف میں بمقدار چار انگشت کے پیرہ یعنی درمیان جسم سے واقع ہیں۔ جالینوس کہتا ہے اگر شق موضع پیرہ میں واقع ہوگا ضرور امعا بھی نکل آئینگے اور امعا کا پھر اندر کی طرف پھیرنا ضرور دشوار ہوگا اسلیئے کہ امعا کو جو چیز روکے ہوئے تھی وہی دو عضلے تھے جو طول بدن میں اُترے ہیں سینہ سے تا استخوان عانہ اور اسی وجہ سے جب ایک عضلہ بھی ان دونوں میں سے منحرف اور کج ہو جائے گا بعض امعا بطرف خارج کے ضرور نکل آئینگی اور امعا کے باہر نکل آنے سے شگاف اور زخم میں نتو اور بلندی پیدا ہوگی۔ اسکی وجہ یہ ہے کہ جو عضلہ خضرین میں ہے اُس کی تنگ گیری سے یہ رکی ہوئی تھی اور وسط میں کوئی اور عضلہ قوی ایسا نہیں ہے جو اسے روک سکے پھر اگر ایسے اسباب مادہ اور مہیا ہوں کہ جراحت عظیم ہو جائے چند امعا باہر نکل آئینگے اُسوقت اُنکا اندر داخل کرنا اور اپنی اصلی جگہ پر واپس کرنا بہت دشوار کام ہے اور چھوٹے چھوٹے زخم میں بھی اگر ادخال امعا کا بہت جلد نہ کیا جائے پھول کر غلیظ ہو جاتے ہیں اُس کی وجہ یہ ہے کہ جسقدر ریح پیدا ہوتی ہے اُسی کے پیدا ہونے سے زخم پھول جاتا ہے اور اسی وجہ سے فرق اور شگاف اندر داخل نہیں ہوتا اسیوجہ سے اسلم جراحات وہی ہے کہ باوجود دیکہ مراق کو اُسنے پھاڑ ڈالا ہو مگر مقدار اُسکی عظم اور صغر میں معتدل ہو۔ پھر جالینوس نے کہا ہے کہ ایسے زخم کا علاج محتاج چند اشیا کا ہے پہلے تو امعا کو اندر کی طرف پھیر لیجانا اور جو آنت باہر کیطرف نکل آئی ہے اُسے اپنی خاص جگہ پر پہونچا دینا چاہیئے۔ دوسرے یہ ہے کہ بعد اُسکے کہ اُس کو اپنے اصلی مقام پر پہونچا دیں ٹانکے لگا کر تیسرے یہ کہ بعد ٹانکے لگانے کے اُسپر دوائے موافق اور مناسب لگائیں چوتھے اس امر کا خیال رہے کہ پوری کوشش کیجائے کہ اعضائے شریف کو اُن تدبیرات کی وجہ سے کسیطرح کا ضرر خواہ ایذا نہ پہونچے اب میں کہتا ہوں کہ اگر زخم بوجہ چھوٹے ہونے کے ایسا ہو کہ جو آنت باہر نکل آئی ہے وہ اندر پھیر نہ سکے اُسوقت معالج پر واجب ہے کہ تحلیل اُس ریح کی کرے جس سے انتفاخ پیدا ہوا ہے یا اُس شگاف کو بڑھا دے اور ریح کا تحلل کر دینا زخم کے بڑھانے سے بہتر ہے اگر قدرت تحلیل پر ہو آنت کے پھول جانے کا سبب برودت ہوا کی ہے اسوجہ سے واجب ہے کہ اسفنج کاٹ کر آب گرم میں ڈبوئیں اور نچوڑ کر سینک کریں شراب خالص کے ذریعہ سے اگر تکمید کرینگے ایسے موضع پر وہ بھی نافع ہوگی اسواسطے کہ شراب میں تسخین پانی کی تسخین سے زیادہ ہے اور امعا کو قوت بھی دیتی ہے پھر اگر ریح کا تحلل نہ ہو اور یہ علاج کچھ اثر نہ کرے اُسوقت زخم کے بڑھانے کی تدبیر کرنی چاہیئے اور بہت مناسب آلہ جس سے زخم کو بڑھائیں وہ آلہ ہے جو بنام سیطلو اصمیر معروف ہے اور وہ چھریاں اور چاقو جو چاک کرنے کے واسطے جراح لوگ بہت تیز بناتے ہیں اور اسیطرح جن کے دونوں سرے بہت تیز ہوتے ہیں اُن سے حذر کرنا چاہیئے بہت مناسب شکل مریض کی کھڑے کرنے کی بشرطیکہ جراحت پیٹ کے دھڑ میں ہو یہ شکل ہے کہ اُسے اُٹھا کر کھڑا کریں اور اگر زخم اوپر کے دھڑ میں ہے اُسکے ٹھہرانے کی شکل سیدھا کھڑا رہنا اور دونوں صورتوں میں غرض اصلی مریض کے ٹھہرانے کی یہی ہے کہ جو آنت باہر نکل آئی ہے اُسپر اور امعا کا بوجھ نہ پڑنے پائے جب اس غرض پر اطلاع حاصل ہوئی واضح ہو کہ اگر زخم داہنی جانب ہوگا مریض کو بائیں جانب میلان ضرور کرنا چاہیئے اور اگر زخم بائیں ہو داہنے شق کی میلان ضرور چاہیئے یعنی جانب زخم کے اوپر اور خلاف جہت مرکز ثقل میں ہونی چاہیئے اور یہ قاعدہ جمیع اقسام جراحات میں عام ہے اور عظیم النفع ہے اور آنت کا اسی مقام پر محفوظ رہنا جس موضع سے اُسے خصوصیت ہے بعد ازانکہ وہ اندر کی طرف داخل کر دیجائے بشرطیکہ جراحت عظیم

ہو اس بات کے پورے ہونے کے واسطے ایک چوڑی رسن خواہ تسمہ چمڑے کا درکار ہوگا اور اس سے غرض یہ ہے کہ مقام اس جراحت کا باہر سے ہاتھ میں
گرفت کرکے دونوں سرے زخم کے ملا دینے چاہیئے کہ دونوں کو یکجا کرکے جسقدر ضرورت ہو تھوڑا تھوڑا کھولتے جائیں اور آنت کو اندر داخل
کرتے جائیں خواہ ٹانکے لگاتے ہیں اور جہاں ٹانکے لگا چکے ہیں اُسے بھی زور سے گرفت کیئے ہیں ایسا نہ ہو کہ ٹانکا ٹوٹ جائے خواہ ڈھیلا
ہوجائے تا اینکہ تمام زخم کے ٹانکے لگ جائیں اور باسنواری خیاطت سے فراغ حاصل ہو اگر تسمہ وغیرہ سے بندش نہ ہوگی یہ صفائی اور
درستی نہ حاصل ہوگی۔ اب میں اندر کے ٹانکے لگانے کی ترکیب عمدہ بیان کرتا ہوں کہ ہطور سے زخم اندرونی کا سینا اور ٹانکے لگانا بہت عمدہ
اور بخطر ہے پس کہتا ہوں چونکہ غرض اصلی خیاطت اور ٹانکے لگانے سے یہی ہے کہ مابین صفاق اور مراق کے وصل پیدا ہو لہذا واجب ہے کہ ابتدا
دوخت اور ٹانکے لگانے کی اسطرح پر کرنی چاہیئے کہ باہر سے سوئی اندر کی طرف وبائیں اور ہر ایک ڈوب کی ابتدا باہر کی طرف سے کریں
جب سوئی ڈوب جائے اور اس عضلہ تک پہونچے جو طول بدن میں سیدھا ہو گیا ہے اُسوقت کہ پردہ کا وہ سرا جو اسی بارھر کی طرف واقع ہے اُسمیں
سوئی کو زیادہ نافذ نہ کریں بلکہ اُس سے نکال کر دوسرا صفاق کا اندر سے لیکر سوئی کو اُسمیں پیوست کریں کہ اندر ہی پھر دوسری بار ھمیں مراق کی
سوئی کی نوک داخل ہو اور باہر نکل آئے اور جسطرف زخم ہے اُدھر پورا ڈوب لگانا ضرور ہے یعنی جدھر زخم مائل ہے اُدھر کا سرا اور بار ٹانکے میں داخل
ہوجائے ایسا نہو کہ اُدھر اوچھا ڈوب ہے کہ اُسکے کھل جانے کا زیادہ خوف ہے اور پورا ڈوب صفاق کے اس جانب میں لگا کر باہر بطرف جلد
کے سوئی کو نکال لائیں اور دونوں سرے کو مع اُس جلد بیرونی کے وصل کریں جدھر زخم کا میلان ہے پھر سوئی کو اندر کی طرف لیجائیں اور دوسرا
سرا صفاق کا جو جانب مخالف میلان زخم کے ہے اُسے دوخت کریں اور اسیطرح ہر ایک ٹانکے کو پورا کریں کہ جسطرف زخم مائل ہے اُدھر کا سرا
صفاق کا اور جلد بہ نسبت دوسری جانب کے زیادہ ملاتے ہیں اور اسکی دوخت میں استحکام زیادہ ملحوظ رہے اور ٹانکے لگانے والے اس ترکیب
کو اپنے محاورہ میں کہتے ہیں کہ ایک طرف زیادہ دبا ہوا ٹانکا گہرا لگے اور دوسری طرف اوچھا ٹانکا لگانا چاہیئے دو ٹانکے کے درمیان میں
فاصلہ میں تھوڑی کی تعداد یہ ہے کہ زیادہ فاصلہ نہونا چاہیئے بلکہ جسقدر رکھنے اور قریب قریب ٹانکے بطور بخیہ کے ہوں وہی بہتر ہے۔ بہت زیادہ
اتصال میں یہ ضرر ہے کہ چونکہ سوراخ روزن کے متصل ہوں گے احتمال ہے کہ سب روزن ملکر ایک ہوجائے اور چاک سا پیدا ہو کر فائدہ
دوخت کا برطرف ہوجائے یعنی سب ٹانکے کھل جائیں اور دونوں بار ٹھیں الگ الگ ہوجائیں جیسے بہت دور ٹانکے لگانے میں خوف یہ ہے کہ بخوبی
وصل پیدا نہ ہوگا لہذا واجب ہے کہ فاصلہ مناسب چھوڑ کر ٹانکے لگائیں جس ڈورے سے ٹانکے لگاتے ہیں اگر سخت اور مفتولی ہوگا تو یعنی بدانی
خون زخم اور دندانہ دوخت کے پھاڑ ڈالنے پر معین ہوگا اور اگر کم زور نرم کچے تاگے کے ہوگا خود ہی ٹوٹ جائیگا لہذا ایسا ڈورا اختیار کرنا
چاہیئے کہ درمیان بٹے ہوئے اور بدون بٹے ہوئے کے ہو یعنی کسیقدر بٹ لیں کہ اُسمیں استحکام بھی پیدا ہو اور مخض کچا دھاگا بھی نہو اسیطرح
اگر پوری جلد میں سوئی کو داخل کرینگے اگرچہ بھی جانے سے امن ہوگی لیکن زخم کے اندر خواہ باہر بہت سے اجزا ایسے رہجائیں گے کہ اُن کا
التحام درست نہوگا اور بہت سے اجزا چھوٹ جائینگے کہ اُن میں وصل پیدا نہ ہوگا لہذا اسمیں بھی جانب اعتدال ملحوظ رہے۔ جالینوس نے یعنی
کہا ہے کہ زخم شکم کے ٹانکے لگانے میں غرض یہ ہے کہ صفاق مراق سے پیوند ہو جائے اسلیئے کہ اُسکے التصاق اور پیوند ہونے میں دشواری ہوتی
ہے اور وجہ اسکی یہ ہے کہ صفاق عضو عصبانی ہے بعض لوگ اسطرح پر ٹانکے لگاتے ہیں کہ جو بارٹہ مراق کے خارج کی طرف ہے اُسمیں سوئی گزرا کے
اندرونی بارٹھ میں سے داخل کرتے ہیں اور دونوں کنارے صفاق کو چھوڑتے ہیں اور پھر جب ڈوب پورا ہو گیا دوسرا ٹانکا لگاتے ہیں اور کسی
ٹانکے میں صفاق کا کسیقدر جزو شامل نہیں رکھتے اور بعد ازاں دوسری طرف سے صفاق میں بھی ایک ٹانکا جدا گانہ اسطرح پر لگاتے ہیں یعنی مراق

سے ٹانکے الگ اور صفاق کے الگ دیتے ہیں ایسا نہیں کرتے کہ چاروں تہ صفاق اور مراق کے یکجا کرکے ایک ہی ٹانکے میں داخل کرتے ہوں اور اسطرح
کی خیاطت اگرچہ ایک قسم کی ایذا پیدا کرتی ہے اور جب تک خیاطت سے فراغ نہیں ہوتا ہے زخمی کو تکلیف زیادہ اٹھانا پڑتی ہے لیکن نہایت درجہ کا استحکام
پیدا ہوتا ہے اور عوام جراح جو کہ چاروں تہ کو یکجا کرکے ایک ہی ٹانکا لگاتے ہیں گو وہ جلد لگا دیتے ہیں مگر اسطرح کی خیاطت میں بھی ضرر تعفن اور پیپ جانیکا
جو ہم نے بہت متصل بخیہ کا حال بیان کیا ہے اس میں بھی مظنون ہے جیسے بعض درزی کپڑا جوڑتا ایک ہی ڈوب میں سی دیتے ہیں کہ اس سیخت کا بھی وہی
حال خراب نظر آتا ہے اور صفاق در مراق کے الگ الگ سینے میں کبھی یہ فائدہ ہوتا ہے کہ صفاق مراق کے پیچھے چھپ کر اتصال محکم پیدا کرتی ہے جیسا کہ اسی حکیم
نے کہا ہے کہ بعد ٹانکے لگانے کے ادویہ ملحمہ کا استعمال کرنا چاہیئے۔ بندش کی حاجت ایسے جراحت میں زیادہ ہے اور صوف کو شراب و روغن زیت
میں بھگو کر (انھیں ایسا نہیں) اسطرح لپیٹیں کہ چاروں طرف سے لپٹ جائیں اور بعض ادویہ ملینہ سے (جیسے ادھان اور لعابات) زخمی کو
حقنہ دینے کی بھی ضرورت ہے۔ اگر جراحت امعا تک پہونچے گی اور آنت نکلکر باہر پہونچ گئی ہو اسکی بھی تدبیر وہی ہے جو ہم نے اوپر بیان کی ہے مگر اسوقت
حقنہ شراب سودا اور قابض سے کرنا چاہیئے جو نیم گرم ہو خصوصاً اگر جراحت نافذ ہوکر معاے صائم تک پہونچی ہو اسکے اچھے ہوجانے کا یقین
نہیں ہوسکتا اسلیئے کہ جرم اسکا رقیق ہے اور رگوں کی اس میں کثرت ہے اور طبیعت معاے صائم کی قریب طبیعت عصب کے ہے اور بکثرت انصباب
مرار کا اسپر ہوتا ہے اور حرارت اسکی شدید ہے اسلیئے کہ معاے صائم بہ نسبت اور معا کے جگر سے زیادہ قریب ہے اسکا زخم کیونکر اچھا ہوسکتا
ہے اور اسافل بطن کی جراحت میں ہم کو دوا کرنے اور تدبیرات کی جسارت اس جہت سے ہوتی ہے کہ ان مقامات کی طبیعت لحمی ہے اور لحم کا التصاق
اور پیوند زیادہ ممکن ہے بہ نسبت عصب کے جالینوس نے کتاب حیلۃ البرء میں کہا ہے کہ غرض معالج کی بروقت پھٹ جانے مراق بطنی مع صفاق کے
یہ ہونی چاہیئے کہ اسمیں ایسے ٹانکے لگائے جائیں تاکہ صفاق اور مراق میں باہم اتصال پیدا ہوجائے اسلیئے کہ یہ عضو عصبانی ہے اور التحام دیر میں
قبول کرتا ہے اور یہ غرض اسیطرح کے ٹانکے سے پوری ہوسکتی ہے کہ ویسے ٹانکے درست و مضبوط لگائے جائیں جو ہم نے بیان کردیئے ہیں
کہ ان ٹانکوں سے جمع اور چسپیدگی پیدا ہوتی ہے اور ہر ایک درباں واجب ہے کہ مراق کیساتھ صفاق کی بھی دوخت ہوتی رہے وہ کہتا ہے کہ جب کوئی
آنت باہر نکل آئے شراب سود قوی لاکر گرم کریں اور اسمیں صوف کو ڈبو کے آنت پر رکھیں تاکہ اسکا انتفاخ کم ہوجائے اور سمٹ جائے
اور اگر شراب مذکور دستیاب نہو بعض اور سیاہ قابض جو بقوت قبض پیدا کرتے ہیں انھیں استعمال کریں اگر وہ بھی نہ ملیں فقط آب گرم سے تکمید
کرنی چاہیئے تاکہ انتفاخ امعا کا برطرف ہوجائے اگر اسقدر نہ سمٹے کہ اندر داخل ہوسکے زخم کو زیادہ چاک کردینا چاہیئے بقراط نے کہا ہے
کہ اگر ثرب بطن بوجہ کسی جراحت کے باہر نکل آئے اگرچہ تھوڑی دیر باہر رہیگی مگر عفونت ضرور پیدا ہوگی اور ثرب میں یہ بات بہ نسبت اور معا کے
زیادہ ہے اور نیز بہ نسبت جگر کے اسلیئے کہ معا اور اطراف کبد اگر دیر تک خارج میں ٹھہرینگے تا اینکہ برودت خارج بھی ان میں اثر کرکے انھیں
سرد کردے پھر بھی جب انھیں اندر کی طرف داخل کرینگے اور زخم پور جائیگا امعا اور اطراف جگر اپنی طبیعت اصلی کی طرف عود کرینگے اور ثرب کا
حال ایسا نہیں ہے اگر تھوڑی دیر بھی خارج میں ٹھہرے گی اور پھر اُسے اندر رد کرینگے جو مقدار باہر آئی ہے وہ ضرور متعفن ہوجائے گی اسیواسطے
اطباء نے یہ تجویز کیا کہ جسقدر باہر نکلتی ہے اُسے فوراً کاٹ ڈالتے ہیں اور جو مقدار باہر نکل آئی ہو اسکو ہرگز اندر کی طرف واپس نہیں لیجاتے
اگر کسی کے ثرب میں اس خاصیت کے خلاف عدم تعفن بعد ادخال اندرون کے پایا جائے بہت قلیل اور نادر ہوگا اور غالب یہی ہے کہ ایسی
خاصیت پائی جائے۔ اگر ثرب سے کوئی مقدار باہر نکل آئے اُسوقت معلوم کرنا چاہیئے کہ قابل کاٹنے کے ہے یا نہیں اور اسکا زخم قابل ٹانکے لگانے
کے ہے یا نہیں اور اگر سیا جائے تو کیونکر دوخت کریں پھر اگر زخم بطن میں یعنی وسط بطن میں ہو وہ زیادہ خطرناک ہے اسلیئے کہ وہاں اطراف ان

عضلات کے ہین جو شکم پر پوشیدہ و پُرے ہین اور شکم اُس سے منڈھا ہوا ہر اور اگر زخم حضرتین مین ہو اور حضرتین دونون جانب مین وسط بطن کے نیچے اور باہین لعب در
چار انگشت کے واقع ہین یہ زخم اسلم ہے کہ اس مقام مین اطراف عضل عصبیہ مین کوئی شے نہین ہوتی ہر لیکن موضع بھر کے ٹانکے لگانے بھی نہایت
دشوار ہین اسلئے کہ اکثر معا اونچی ہو جاتی ہر یا باہر نکل آتی ہر اس مقام کے پھٹ جانے سے اور اسکا اندر کی طرف رد کرنا دشوار ہوتا ہر وجہ دشواری
کی یہ ہر کہ معا کو جو چیز ملائے اور گرفت کئے ہوئے تھی وہ بھی دو عضلے تھے جو طول بطن مین دراز ہوئے ہین اور خود ثدیین اور سینے سے رکب تک یعنی
استخوان عانہ تک اُترتے ہین اسیواسطے جب اس مقام مین جراحت واقع ہوتی ہر اُن عضلات کو قطع کر دیتی ہر اور اونچا ہونا معا کا اشد ہوتا ہر اسلئے
کہ جو عضلہ حضرتین اسی معا کو گرفت کرتا ہے وہ یہی ہر اور جب یہ کٹ گیا پھر کوئی عضلہ کہ جو بقوت امساک عضلہ کو کرے باقی نہین رہتا پھر اگر باوجود کٹجانے
اس عضلے کے جراحت بھی عظیم ہو ضرور ہر کہ چند معا باہر نکل آئین اور اونچے بھی ہو جائین اُنکا اندر کی طرف داخل کرنا بہت ہی دشوار ہوگا کیفیت
جراحت کی بندش کی اب زخم ظاہری اور شگاف کے بندش کا بیان ہم کرتے ہین اگر ارادہ یہ ہو کہ زخم اور شگاف مین التحام پیدا ہو وہ ترکیب
کرنی چاہیے جو ایک عالم نے اس صنعت کی بیان کی ہر اس عالم کا یہ قول کہ اگر کسیکو خواہش ہو کہ ایسا زخم اور شگاف ملتحم ہو جائے بشرطیکہ زخم بُرا
نہ ہو اور شگاف بھی زیادہ واقع نہ ہوا ہو ایک ہی کنگر دار دلبیٹ دینی چاہیے اور اگر زخم اور شگاف عظیم ہو اسکی بندش کے واسطے رفادہ مثلث
درکار ہو۔ اگر مقام بھر زخم کا ممتلی ہر اور خالی جگہ ہو باوجود بندش مثلثی کے خیاطت اور ٹانکے لگانا بھی ضرور ہر اور بندش بطور مثلث کے نہایت عمدہ
ہے بہ نسبت رفادہ مربع کے تمام اقسام مین جراحت اور شگاف کے اسلئے کہ بندش بطور مثلث کے نقطہ چاک اور شگاف کو کھینچتی ہے اور ایسی
بندش اس صورت پر ہوتی ہر X اور اور بندش بطور مربع فقط شگاف اور چاک کو یکجا کرتی ہر چاہیے کہ چاک کا خط مستقیم درمیان دونون
مثلثون کے ہو اور دونون رفادہ بشکل مثلث کے ان مین سے فرض کرو ایک ب ہر اور دوسرا ج ہر یہ دونون درست باندھے جاتے ہین
اسی شکل پر جو اوپر لکھی ہوئی ہر پھر جسوقت بندش اس موضع کی درست ہو جائے اور دونون سرون سے رباط کی استواری ہو اس صورت مین گرفت
رباط کے موضع شگافتہ کی بہت مستحکم ہوگی بہ نسبت اُسکے کہ بندش مربع ہوتی ہو اسواسطے زخم کے ملانے کے واسطے سوائے دوسرے والے رباط
کے اکھر اجائز نہین ہر اور انھین رفادہ مثلثہ کہتے ہین اور شکل بندش کی یہ ہر جالینوس نے کتاب حیلۃ البرء مین لکھا ہر کہ ایک شخص کے ایسا زخم کاری
لگا تھا کہ اسکا غار قریب رکبہ کے پہونچا تھا اور زخم کا منھ قریب کعبہ کے تھا جالینوس کہتا ہر کہ ہم نے اس زخم کو بدون چاک کرنے کے اچھا کیا ہر
اس تدبیر سے کہ اسکے رکبہ کے نیچے مناذ یعنی آلہ آہنی کہ جس سے زمین کو پھاڑتے ہین جیسے قلبہ خواہ پھاوڑا رکھکر رکبہ کو اونچا کر دیا اور اتنا
سیدھا کیا کہ اس زخم کا منھ اونچا ہو گیا اور بسہولت یہ تدبیر واقع ہوئی اسیطرح ہم نے بہت سے زخم جو ساق اور ساعد مین تھے اُن کو بھی بآسانی
اچھا کر دیا۔ پھر جالینوس کہتا ہے جو تجربہ اور مشاہدہ کریگا اُسے بیشک معلوم ہو جائے گا کہ جو زخم ایسے گہتے ہین کہ اُن کا خون مدہ ہونیکا محتاج ہوتا ہر
یعنی اُن کی صحت موقوف اس بات پر ہر کہ مدہ پڑے تب صحت پیدا ہوگی پس خون کا اندر اُس زخم کے ٹھہر ارہنا تاکہ کل رطوبت جسقدر اس مقام
پر ہر بطرف مدہ کے متغیر ہو جائے بہت عمدہ ہر اور تغیر حالت زخم کے واسطے بسرعت مؤثر ہر۔ اور جو زخم زیادہ پھیلے ہوے اور کھُلے ہوئے
ہون پہلے اُن کی ایسی بندش کرنی چاہیے کہ دونون سرے آپس مین مل جائین ہان اگر سرون کے ملانے سے وجع شدید پیدا ہو اُسوقت
البتہ یہ تدبیر مناسب نہین ہوتی خواہ اگر زخم مین ورم پیدا ہوا ہو کہ وہ بھی بندش سے بہت وجع پیدا کرینگے اگرچہ بندش نرمی سے بھی
کیجائے پھر بھی وجع ضرور پیدا ہوگی یا کوئی عضلہ عرض مین ٹوٹ پھٹ گیا ہو کہ وہ بھی جمع نہ ہو سکے گا بلکہ اُسکے اندر ایک فتیلہ رکھین گے
اس خوف سے کہ ایسا نہو قبل زخم کے بھرنے کے جلد مین التحام اور وصل پیدا ہو یعنی عضا۔ کا زخم ہنوز بھرنے نہ پائے اور جلد مندمل

ہو جائے اور اندر چور رہجائے۔ پھر جالینوس کہتا ہے کہ یہی حال ہے کہ جسوقت ہم جلد سر کو چاک کریں اور بیچ میں دونون سرون کے کوئی شئے ایسی رکھیں جو اُس چاک کو بھرے زخم کے دونون سرون کے جلد بطرف اندرون فرجہ کے شق ہوتی ہے اُسوقت ایسی بندش کی حاجت ہوتی ہے جو اُسکو باہر کی طرف کھینچ لائے۔ اگر جراحت طول مین واقع ہوا اُسوقت اکہری بندش کافی ہوتی ہے اور زخم کو بہت استحکام کے ساتھ جمع کرتی ہے اور اگر جراحت عرض مین ہو احتیاج ٹانکے لگانے کی اور سینے کی ہوگی اور جسقدر زخم گہرا ہوا اُتنا ہی ٹانکا گہرا لگانا چاہیے اور ٹانکے کا گہرا لگانا بہ نسبت زخم کے بڑھانے کے بہت اچھا ہے۔ پھر جالینوس کہتا ہے کہ ہم بھی باضطرار زخم کے بڑھانے کی طرف محتاج ہوتے ہین جبکہ وہ جراحت نیچے کی طرف ہو اور ہم کو خوف ہو کہ اگر اُسکو کھول نہ دینگے تو اوپر کی جانب اس زخم کی بھر جائے گی اور اندر کی طرف چور باقی رہجائے گا خواہ بروقت زخم رسیدہ ہونے کے عضو مجروح کے ایسی شکل ہو کہ اگر اپنی اصلی ہیئت پر عود کریگا اس سے نکلنا اور روان ہونا مدہ کا ممکن نہوگا اور نہ اُسکے اندر کوئی دوا داخل ہو سکے گی اور اگر اس شکل پر اُسکو رد کریں جس شکل پر زخمی ہوا ہے درد کا ہیجان ہوگا باین لحاظ ہم مضطر اسکے چاک کرنے کی طرف ہوتے ہیں اور بطور مناسب زیادہ چاک کرنے مین کم میلا اسقدر ضرر نہ ہو کہ جو زخم عضلہ کے عرض مین واقع ہوا اسکی دونون باڑھون مین بعد اور فاصلہ زیادہ ہوتا ہے اور اسیوجہ سے دونون سرون کے خوب ملانے اور وصل کرنے کی حاجت زیادہ ہوتی ہے اور اہتمام شدید درکار ہے ایسے زخم کی تدبیر مین اور بیشتر بدون خیاطت اور ٹانکے لگانے کے چارہ نہین ہوتا ہے اور بزن استعمال بفادہ مثلث کے جو اوپر مذکور ہو چکا اسکی درستی ممکن نہین ہوتی ہے خصوصاً اگر ایسے زخم کا وقوع موجب نقصان لحم کے ہو اور جو زخم طول مین واقع ہوا ہے اسقدر حاجت شدید بطرف اہتمام کے نہین ہوتی ہے اودیہ ملحمہ جراحات کے ایسی دواؤن کا بیان ہم نے بخوبی کر دیا ہے اور اُن کی قوت در موضع اتصال کو بھی بیان کر دیا ہے اسمین کچھ شک نہین ہے کہ جو دوائے ملحم خشک چھڑکی جاتی ہے بطور ذرور کے اُسکا زیادہ قوی ہونا درکار نہین ہے بہ نسبت دہان اور قیروطی کے اور دہان اور قیروطی کی طرف حاجت اس جہت سے ہے کہ خشک دوائین خصوصاً جیسے مردار سنگ خواہ اور دوا یہ معدنی قعر زخم مین در نہین آتی ہین اور نہ مسامات مین در آتی ہین جب تمھین ادویہ کو قیروطی بنا ئین اب نکا اثر تا سانی اندر تک پہونچ جائیگا اور سیلان ہین کا جہانتک کہ دوا کو پہونچنا ضرور ہے وہانتک پہونچا دیگا یہ ادویہ ملحمہ کبھی از قسم معدنیات کے ہوتی ہین اور کبھی نباتات کے قسم سے ہوتی ہین اور کبھی از قسم حیوانات کے ہوتی ہین اور ہر قسم مین سے ہر طرح کی دوا ہوتی ہے یعنی نباتات مین شاخ اور برگ اور بیخ اور تخم اور حیوانات مین ہر عضو خواہ تمام اعضا علی ہذا القیاس معدنیات مین سو جیسے سفیدہ روغن آس ہی یا مع موم مین داخل کرین اور نباتات مین اوراق یعنی برگ مبسوط الذکر کا ضماد کرین خواہ ورق بید سادہ کو اور ورق کرنب اور برگ درخت سیب اور پوست ریشہائے باریک درخت سیب اور برگ بارتنگ اور برگ خلفہ سرکہ یا معقو لیسی شراب مین بھگو کر استعمال کرین خصوصاً برگ صنوبر تر اور پوست ریشہائے باریک اُسکے اور برگ سرو اور اُسکی شاخین اور برگ قنطا فلون ہمراہ شہد کے مصنوع مین علک البطم بالتخصیص جبکہ زخم قریب اعصاب کبیرہ کے ہو۔ ثمرات اور حبوب مین جو زتازہ پانی مین پیسکر اور نمک یا شراب کو برگ حماض اور برگ چقندر یا کاہو کی پتی خواہ امرود جنگلی کی پتی مین جوش دین اور اُسمین اتنا فائدہ زیادہ ہے کہ مانع نزلہ بھی ہے اور جوز السرو اور توم جلا کر اور غبار آسیا اور موے سوختہ خصوصاً مشائخ کے واسطے ہمراہ موم اور روغن گل کے پھولون مین جیسے بندھی ہوئی کلی زعفران اور گیاہ ذنب الخیل خصوصاً اگر قریب بہ خشکی عضو کے جراحت واقع ہو خواہ نزدیک تخمے کے ہو یا عضلات کے سرون کے قریب زخم پڑگیا ہو۔ حیوانات مین جبکا دودھ ترش ہے الصاق زخم اور جراحات عظیمہ کا کرتا ہے مرکبات مین دوائے مارد فسل اور دوائے ذہبی اور دوائے سقولادس اور دوا را لکلاف ہمراہ شنگار شیع کے اور مرہم کتان ادویہ مدملہ اور خاتمہ جراحت وغیرہ کے ان دواؤن کے طبائع اور اوصاف کا بیان بخوبی ہو چکا ہے اور یہ بھی معلوم ہو چکا ہے کہ دوا مین اتنی قوت درکار نہین ہے جسقدر مرہم مین ہونی چاہیے اب سنا اور جاننا چاہیے کہ اسطرح کی دوائین اسوقت استعمال کیجائین جب سطح گوشت کی جلد کے بخوبی برابر ہو جائے جو گوشت نرم ہے کبھی برابر ہوتا ہے اور

کبھی زیادہ بھی ہوجاتا ہے لیکن جب اُسمین خشکی پیدا ہوتی ہے بہ نسبت نیچے کی طرف اُتر جاتا ہے اور جلد کو چھوڑ دیتا ہے بلکہ ایسی ادویہ کو اُس گوشت مین استعمال کرنا
چاہیے جس کی نسبت گمان غالب اور اطمینان ایسا ہو کہ اگر خشکی پکڑ لائے گا جلد کے برابر ہوجائیگا اور اس بات کی شناخت بذریعہ حدس اور تجربہ کے
ہوتی ہے اور جراح کامل کو زیادہ دقت اُس کی شناخت مین نہین ہوتی لہذا واجب ہے کہ دوائے مدمل کا استعمال قبل ایسے وقت کے کرین زخم مین
گوشت نیا پیدا ہوا ہو ورنہ تا پیدا ہوا ہو کہ اندمال زخم کا خود بخود ہو جائیگا سوا سکے کہ دوائے مدمل کا یہی اثر ہے کہ لحم کے حجم مین زیادتی پیدا کرتی ہے تاکہ مندمل ہوجائے
اور قوت طبیعیہ مین بھی زیادتی کرتی ہے اور اسی زیادتی کے ذریعہ سے درجہ اندمال تک گوشت کو پہونچاتی ہے بلکہ اس دوا کے استعمال مین یہ شرط ملحوظ
رہے اور ایسے وقت اتنی قوت کی استعمال کیجائے کہ جب یہ دوا خشکی پیدا کرکے اپنا فعل خاص کرنے لگے اُسوقت طبیعت اسقدر گوشت پیدا کرے جو مقدار
ضروری ہو اور خشکی پیدا ہونے سے دوائے مدمل اپنے انتہائے فعل کو پہونچ جائے تاکہ جلد اور گوشت دونون ساتھ ہی اس کیفیت پر درست ہون
کہ دونون برابر اور ساتھ ہی سطح عضو مجروح کو درست کردین اور تاہم مقدار مناسب پر بڑھکر مل جائین اور جو کوئی جراح اُسوقت اور ضعف کی نہایت
مذکر ہوگا یقین ہے کہ اثر زخم کا اور نشان قرحہ کا جلد کے اوپر پیدا ہوجائیگا۔ دوائے خاتم کا استعمال پہلے تری اور رطوبت کیساتھ کرنا چاہیے اسکے بعد
خشک دوا جب زمانہ پپڑی پڑنے کا قریب ہو پہنچے مناسب ہے اور ایسے وقت اس دوا کو سلائی وغیرہ کی نوک سے زخم پر پہونچانا چاہیے اور ادویہ خاتمہ جیسے
ریشہ باریک درخت صنوبر کا کہ اُسکی تیر وطی سو روغن گل اور روغن آس مین بنائی جائے اور رتیانج یا لبس قسیہ ربان مشہور نحاس فاق کندر و زنگار اسفیدہ
قنطوریون صغیر اور عروق یعنی ہلدی خصوصًا آنبہ ہلدی بہت عمدہ ہے اسیطرح استخوان سوختہ اور زرد اور سوختہ مین قوت اندمال کی زیادہ ہے اور پھٹکری
مازوئے خام اور برگ انجیر بھی اسیطرح ہے بقراط نے اس دوا کے کنایہ یہ رجل عقعق کے تعبیر کی ہے جیسے بعض شراح کلام بقراط نے سمجھا ہے اور میرا خیال
ہے کہ مراد بقراط کی رجل عقعق سے وہ گھاس ہے جسکو رجل الغراب کہتے ہین اور جو کتا ہڈیان کھاتا ہو اُسکی بیٹ اور سوسمار کی مینگنی مگر اسمین بہ نسبت کتے کی
پلیدی کے قوت جلا زیادہ ہے پس ضرور ہے کہ اسکا انکسار بشرکت ادویہ قابضہ اور اصل السوس آسمانگونی اور پوست باریک اصل جاوشیر اور توتیا سے کیا
جائے قرح پاک کرنیوالی دوا جسکا فعل عجیب ہے بشرطیکہ قرح کا مزاج حار ہو اور ورم بھی اُن مین پیدا ہو منجملہ اُسی دوا کے صندل اور نیلوفر اور صبر ہے خصوصًا
اطراف سعد اور بعد اکیرمین اور یہ کبھی ادویہ مین زاج اور قلقطار بھی داخل کیجاتی ہے اگرچہ یہ دونون از قسم ادویہ اکالہ کی ہین اور مقدار گوشت کی کم کردیتے
ہین لیکن اگر زخم مین رطوبت شدید ہو اور اول یہی کرتے ہین خصوصًا اگر پھٹکری کو جلا کر استعمال کرین اُسوقت قوت مدملہ قوت اکالہ سے کم نہ ہوگی اور اگر بعد
جلانے کے دھوڈالین پھر تو قوت اندمال کی زیادہ ہوجاتی ہے۔ زنگار اور جو دوائین قوت اکل کی زیادہ رکھتی ہین انکا استعمال کرنا بدون اصلاح اور
تدبیر قوی بغرض اندمال کے مناسب نہین اور اگر بعد ایسی تدبیر کامل کے استعمال جائز ہے تو انھین جراحت مین جائز ہے جن مین رطوبت زیادہ ہو نحاس محرق
اگر بعد جلانے کے دھویا جائے اور اندمال کیواسطے بہت عمدہ ہے قلقطار سوختہ اور زنگار اور سفیدہ بھی مفید ہے ان دواؤن کی ساخت کی کیفیت یہ ہے کہ مردہ سنگ
اور سفیدہ سرکہ مین گھول کر استعمال کیا جائے اور قلیمیا کو سیکر اور عمدہ یہ ہے کہ قلیمیا کو جلا کر اُسمین داخل کرین اور قلقطار بھی شریک کرلیں اور روغن آس اور
سرکہ اور شراب تابعض مین ترک کرین کہ جذب ہوجائے اور بشتر زاج سوختہ بھی اسپر زیادہ کرتے ہین اور گلنار اور مازو بھی شریک کرتے ہین اگر جراحت
اور قرحہ مین رطوبت زیادہ ہو مرہم کتان اور اُسکا نفع عجیب ہے پارچہ کتان دھویا ہوا اور پاکیزہ لیکر پہلے اُسے کوٹین اور ایسا باریک کرین کہ مثل غبار
اور سرسے کے ہوجائے اُس کے بعد جو قوی القبض ہے یا روغن آس کو لیکر اُس مین تھوڑا سا شورہ ڈالکر گھلائین اور گھلانے کے بعد کتان کا سفید
اُسمین ڈالین اور مرہم طیار کرین اور استعمال کرین یہ مرہم عجیب النفع ہے اور مرہم اسود بھی گھلا نبات لحم کرتا ہے اور اگر مرہم اسود کی قوت انبات کا زیادہ
کرنا منظور ہو اُس مین تھوڑی سی کندر اور جاوشیر کہ سب کا وزن برابر ہو ادویہ اربعہ مرہم اسود کے ہمراہ اضافہ کردین۔ ذرور خفیف

سپیدہ اور مرداسنگ ہر ایک ایک حصّہ خبث رصاص اور مر اور مازو ہر واحد نصف جزو مسکیر ذرور کرین **ذرور دوسرا** صدف سوختہ بارہ عدد انار کو جو
کہ درخت سے سوکھ کر خود بخود گر پڑین سولہ عدد قلقدیس ہموزن انار کے بارہ سنگھا جلا ہوا قیسور اقلیمیا ابار نج بیخ سوسن ہر واحد چار جزو دقاق
کندر پوست باریک درخت صنوبر کا ہر واحد چھ حصّہ پوست انار سپیدہ شب یمانی ہر واحد آٹھ جزو مازو یک درہم **ذرور دوسرا** ذرور فوہ استخوان سوختہ
مرداسنگ ہر واحد دو درہم کندر صبر ہر واحد تین درہم انزروت مامیثا ہر ایک ایک درہم۔ ذرور کی صفت ورد اسفیداج رصاص تخم گل شب یمانی
ہموزن مسکیر الفیضاً اصل السوس جاوشیر ہموزن زراوند دو مثقال دقاق کندر ایک مثقال **صفت مرہم کی جو مشائخ کے واسطے مفید ہے۔**
جر کو جلا کر روغن گل اور روغن آس اور سپیدہ قلعی مین مخلوط کرکے قیروطی بنائین **ادویہ منبت لحم خراج اور قروح کے** ادویہ کے ابواب مین صفت
ادویہ منبت لحم کی مفصلاً بیان ہو چکی اور یہ بھی مذکور ہو چکا ہے کہ ادویہ منبتہ لحم کا مزاج کیسا ہونا چاہیئے۔ یہان پر یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ ادویہ منبتہ
لحم کا استعمال اسوقت کرنا مناسب ہے کہ موضع جراحت چرک وغیرہ سے اچھی طرح پاک و صاف ہو چکا ہو اور قاعدہ جراحت استخوان واقع ہو یعنی
زخم کا مقام انتہائے ہڈی ہو اور کوئی چیز مجروح نہ ہوئی ہو لازم ہے کہ اُس ہڈی کو خوب پاک کرین اور کسیطرح کی کدورت خواہ کسی طرح کا
فساد ہڈی مین سوائے گرچین کے اور سوائے رطوبت خاص کی جو ہڈی مین ہوتی ہے اور کچھ باقی نہ رہے مگر یہ کہ اُسکی تخفیف کر چکے ہون خصوصاً اگر ہڈی
سر مین ہو اُسکے صاف کرنیکا اہتمام زیادہ کرین اسواسطے کہ ہڈی ملاست اور اُس کی رطوبت منجملہ اُن اسباب کے ہے جو مانع انبات لحم کے
ہڈی پر ہوتے ہیں اور جب ہڈی کو چھیلین اور خشونت اسمین پیدا کرین جو مادہ اُس کی طرف ایسا آئیگا کہ تازہ گوشت پیدا کرے بوجہ خشونت
کے زیادہ ثابت رہنے اور بوجہ چکنے ہونے کے پھسل کر بہ جائیگا یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ بعض دوا مین یہ خاصیت ہوتی ہے کہ کسی بدن خاص
مین انبات لحم کرتی ہے اور دوسرے بدن مین نہین کرتی ہے اُسکی وجہ یہ ہے کہ کسی بدن مین زیادہ تخفیف پیدا ہوتی ہے اسیوجہ سے انبات لحم نہین
کرتی ہے اور یہ بات موافق مزاج دونون بدن کی پیدا ہوتی ہے خواہ اور وجوہ جو بخوبی مذکور ہو چکے مانع اور معتری اس دوا کی قوت انبات کے ہوتے ہین
اور کبھی کوئی دوا بعض ابدان مین بافراط جلا پیدا کرتی ہے اور کسی بدن مین بافراط جلا پیدا نہین کرتی ہے خواہ مطلق جلا کا اثر اُس سے ظاہر نہین ہوتا
ہے اکثر اس دوا مین حاجت کسیقدر تخفیف کی ہوتی ہے خواہ ایک مقدار معین جلا کی حاجت ہوتی ہے اور دونون تخفیف و جلا محتاج الیہما کا اندازہ
بحسب مزاج بدن کے ہوتا ہے نہ کہ علی الاطلاق بہ نسبت ہر بدن کے ایک ہی درجہ کی احتیاج تخفیف اور جلا کی اس دوا کو ہو۔ پھر چونکہ جو چیز
ایسی ہو کہ اُسکی مقدار بہ نسبت بعض اُمور کے مختلف ہو بالضرور اُسکی تاثیر بھی ایسی چیز دل مین یکسان نہ ہوگی جن مین قوت انفعال کی مختلف ہے یعنی یہ
دوا بھی اثر مختلف دو مختلف بدن مین پیدا کرے گی۔ اور جو دوائے مجفف ایسی ہو کہ اُسکا اجفاف بہ نسبت اس بدن کی خشکی کے کم ہو جس بدن کا
علاج اُسی دوا سے کرنا منظور ہے بیشک بدن مذکور کے انبات لحم مین یہ دوا قاصر رہے گی بلکہ ضرور ہے کہ دوائے منبت لحم کا یبس زیادہ ہو بہ نسبت
خشکی اُس بدن کے جس کا معالجہ اس دوا سے کرنا مرکوز ہے اور اسی وجہ سے کندر انبات لحم نہین کرتی جس کی رطوبت درجہ اعتدال سے بڑھی
ہوئی ہو۔ تجربہ ایسی شے ہے جسکے ذریعہ سے جفاف و خشکی کا ٹھہر جانا یا انبات لحم کا مستمر رہنا خواہ چرک کے درد کا پڑنا دریافت ہو سکتا ہے اگر دریافت
ہو کہ اثر تخفیف کا اسقدر پیدا ہوتا ہے کہ اتنی تخفیف مین انبات لحم کا دشوار ہے اسوقت کسیقدر ترطیب ضرور کرنی چاہیئے اور اگر چرک زیادہ پیدا
ہوتا ہو دوائے یابس کی زیادتی درکار ہے اور جس زخم مین انبات لحم بالاستمرار ہوتا ہے اُسے بحال خود وہ بقوت چھوڑ دینا چاہیئے۔ کبھی بعض ابدان کو مناسبت
بعض ادویہ خاص سے ایسی ہوتی ہے کہ اُسکی علت بخوبی بیان نہین ہو سکتی لہذا واجب ہے کہ دوا مین چند قسم کی ادویہ ضعیف و قوی شامل
کرکے استعمال کرین مرہم کا بنانا۔ اور جو حاجت مرہم کے استعمال کی ہے اُسکا بیان بخوبی ہو چکا ہے کسی دوا مین فقط طبیب پر انحصار کرنا جائز

نہیں ہے اور نہ فقط تجفیف پر کمی کرنی چاہیئے۔ بلکہ دونوں فاعلی کیفیتوں کی رعایت ضرور ہو جس طرح پہلے ہم ذکر کر چکے ہیں اور نہ ترطیب اور تجفیف
پر اکتفا کرنا بعد لحاظ دونوں فاعلی کیفیتوں کے ضرور ہو بلکہ ہانہمہ رعایت حال قرحہ اور حالت مزاج کی بھی ضرور ہو اسلیئے کہ بدن کبھی رطب اور نرم ہوتا
ہے اور قرحہ میں یبوست ہوتی ہو اور کبھی بدن اور قرحہ دونوں میں رطوبت ہوتی ہو اور کبھی دونوں یابس ہیں پہلی صورت میں واجب ہو کہ دوائے ضعیف
کا استعمال کریں جیسے دقیق کندر اور آرد باقلہ اور آرد جو وغیرہ۔ اور اگر بدن یابس ہو اور قرحہ میں رطوبت ہو اسوقت احتیاج ایسی ادویہ کی ہو جسمیں
قوت تجفیف کی زیادہ ہو بہ نسبت اُن ادویہ کے جو نبت لحم ہیں یعنی جسقدر تجفیف ادویہ منبتہ کرتی ہو اس سے زیادہ قوت تجفیف کی اس دوا
میں ہونی چاہیئے جیسے زراوند اور ہیل جاؤشیر اور زاج سوختہ۔ اور باقی جو صورت منجملہ صور مذکورہ بالا کے رہی اُس میں متوسط درجہ کی دوا کا
استعمال کرنا لازم ہے جیسے ایرسا یعنی بیخ سوسن اور دقیق کرسنہ کبھی بعض ادویہ میں ایسے اوصاف ہوتے ہیں کہ اُن اوصاف کی حاجت
ادویہ منبتہ لحم کو ہوتی ہے جیسے تجفیف اور جلا وغیرہ لیکن چونکہ یہ اوصاف اُن ادویہ میں بافراط ہوتے ہیں اسی جہت سے یہی ادویہ بنظر شدت
تجفیف کے اس چرک کو حبس کرتی ہو جو زخم میں پڑتا ہو اور اس مادہ کو جو سیلان میں ہو مانع ہوتی ہیں اور بوجہ زیادہ جلا کے نوبت اکل ہونچتی ہو کہ وہ گوشت
اکال ہو جاتی ہو جب دواکسی دوسری دوا سے آمیزش کے بعد مستعمل ہو اور دوسری دوا جو مضاد کیفیت میں اس دوا کی ہو اسکی قوت مضرت کو توڑ دیتی
ہے اور تعدیل پیدا ہوتی ہو اُسوقت اس مجموع مرکب میں خاصیت اندمال کی پیدا ہوتی ہو۔ واجب ہو کہ زنگار جس قیروطی خواہ مرہم میں شریک کیا جائے
بقدر دسویں حصہ مجموع اوزان ادویہ مرہم کے ہو اور یہ وزن زنگار کا اسوقت درکار ہو جب ایسے ابدان کے علاج میں مستعمل ہو جنکی یبوست زیادہ
ہے اور بارھواں حصہ کل کا زنگار اس بدن کے واسطے مفید ہو جو مرطوب ہو اور جو طریقہ امتحان کا صفحہ گذشتہ میں بیان ہو چکا ہے اسکی بھی رعایت کرنی ضرور
ہے مشائخ کو حاجت ایسی دوا کی ہوتی ہو جن میں حرارت قوی ہو اور جذب کی قوت زیادہ ہو جیسے زفت اور کندر اور آرد جو آرد باقلہ آرد کرسنہ یعنی سیر
کا آٹا اصل السوس زراوند قلیمیا جو جاوشیر۔ اور جسوقت کوئی دوا اپنے فائدہ سے ممتنع ہو جائے یعنی کسی طرح کا فائدہ اس سے ظاہر نہ ہو دوسری دوا
تجویز کرنی چاہیئے اور جب اس سے بھی کچھ فائدہ ظاہر نہو جو خاص علاج قریع کا ہے اسکا استعمال کرنا چاہیئے **جراحت شجاع کا بیان**۔ ہڈی کے
شجہ کی تدبیر اور جو اعراض اس سے پیدا ہوتے ہیں اور خوفناک ہوتے ہیں اُن کی تفصیل اور اصلاح کے طریقہ باب استخوان میں مذکور ہیں وہان دیکھنا
چاہیئے اور جو قروح ہڈی سے خارج ہوں اُن کے التیام کے واسطے فقط وہی چیز کافی ہو جسمیں تھوڑی سی تجفیف ہو فقط دوائے راسی کا چھڑکنا
کافی ہو اور دوائے راسی کی ترکیب صبر اور مر اور کندر اور دم الاخوین سے ہوتی ہو اسیطرح دیگر ادویہ خفیفہ جو پھوڑون کے علاج میں مذکور ہو چکیں
اگر اس زخم سے خون کا سیلان ہوتا ہو ادویہ مذکور در باب نزف الدم سے خون کو بند کرین۔ غذا میں ایسے شخص کی دماغ مرغ بریان کر کے استعمال کرنا چاہیئے
اور نا امکان اسی کا استعمال ضرور ہو کہ بنا بر مشاہدہ اور تجربہ ایک قوم کے مرغ کا بھیجا بھُنا ہوا مقوی دماغ بھی ہو اور حابس نزف الدم کا ہو اگرچہ بعض لوگ
اُسکی نسبت برائی بھی تجویز کرتے ہیں اسیطرح آب نارنجوش کا استعمال غذا میں کرنا چاہیئے اور ضماد عصی الراعی کا لگانا چاہیئے ایک دوائے جدید کسر
جراحت اور نزف الدم دونوں کو مفید ہو یہ ہو کہ خمیر ترش اور خشک مکڑی زخم پر چھڑکیں اور اُسے تر نکرین۔ اور ورم پیدا نہ ہونے کی تدبیر یہ ہو کہ آرد جو
سیدہ زدہ نے ترمین ملا کر استعمال کرین خواہ آرد جو اور نوتنج کے ہمراہ استعمال کریں جو اسکے رنج کو مفید ہو اور باقیماندہ تدبیر باب عظام میں بہ تفصیل مذکور
ہے دوسرا مقالہ **ہیچ اور رض اور فسخ اور وثی اور سقطہ اور حرق اور صدمہ اور نزف الدم وغیرہ کے بیان میں** کتاب دل میں
مذکور ہو چکا ہو کہ فسخ اور ہتک کیا معنی ہیں اور وثی کے معنی یہ ہیں کہ کوئی عضو اپنے مفصل سے کسیقدر ہٹ جائے لیکن تمام سہ جدا نہو اور اسکا اُترنا
خواہ زائل ہو جانا بخوبی ظاہر نہ ہو اور نہ خلع کا اطلاق اُسپر ہو گا اور وہن بہ نسبت وثی کے بھی کمتر ہٹنے کو کہتے ہیں شاید وہن اس اذیت کو کہتے ہیں

برقی کتب کی دنیا میں خوش آمدید
آپ ہمارے کتابی سلسلے کا حصہ بن سکتے ہیں
مزید اس طرح کی شان دار، مفید اور نایاب کتب
کے حصول کے لیے ہمارے واٹس ایپ گروپ کو
جوائن کریں
ایڈمن پینل :
محمد ثاقب ریاض :03447227224
سدرہ طاہر :03340120123
حسنین سیالوی :03056406067
Imagitor

کہ رباطات مفصلیہ میں کسیقدر رخنہ پیدا ہونے سے ابتدا ہوئی ہے اور اگر یہی رخنہ دیگر مفصل کے جو ملحم ہے اُسمین پیدا ہو جو اذیت زوال مفصل مین ہوتی ہے اُتنی ایذا پیدا ہو اُسکا نام وثی ہے بعض اطبا دہن کو اور اس معنے کو جس سے ہم نے وثی مراد لی ہے باسم عام موسوم کرتے ہین اور بعض لوگ وثی کو یعنی زوال ایک جانب مفصل کے اطلاق کرتے ہین جیسے ایک جانب کعب کی جدا ہو جائے خواہ رسغ یعنی باریکی پیوند دست و پا کے کوئی جانب مفصل ہو اگرچہ یہ انفصال بخوبی ظاہر ہو اب ہم جس چیز کو پہلے بیان کرنا ضروری جانتے ہین اور اُسمین کلام کیا چاہتے ہین وہ فسخ ہے جو عضل کے وسط مین عارض ہو خواہ ہتک جو اطراف مین عضل کے عارض ہو۔ **فسخ اور ہتک کا بیان** جسوقت کسی عضلہ مین فسخ عارض ہوتا ہے اُسکے اجزا مین چند طرح کا تفرق اتصال پیدا ہوتا ہے اور خون کا انصباب چونکہ اُس کی طرف بکثرت ہوتا ہے لہذا ورم بھی بالضرور پیدا ہوتا ہے اور کمتر ضرر اُسکے احوال مین یہ ہے کہ خون مجتمع ہو متعفن ہو جائے اسلیئے کہ اکثر اُمید اُسکے تحلل کی منافس سے ہوتی ہے اور خصوصاً وہ رباین جو صدمہ خارج سے تنگ ہو گئی ہین خواہ وہ تنگی جو بوجہ حدوث ورم کے داخل کی طرف پیدا ہوئی ہے اور یہی وجہ ہے کہ اگر اسکا تدارک بخوبی نہ کیا جائے فساد اس عضو کا پیدا ہوتا ہے اور بیشتر بسبب فسخ اور سقطہ اور صدمہ یعنی کوفت کے چند امور پیدا ہوتے ہین چاہیئے کہ اسکے علاج مین مبادرت کرین ایسا نہ ہو کہ بطرف سرطان کے مائل ہو جائے اور ہتک کے علاج مین دوبارہ اتصال اس لیف کا جو منقطع ہو گئی ہے کرنا اور اُسکے درپے ہونا کچھ ضرور نہین ہے بلکہ فقط تسکین وجع کی تدبیر کرنی چاہیئے یہ علاج کبھی اس مرض مین سوائے فصد کے کوئی چارہ نہین ہوتا بلکہ اصحاب صناعت بطرف فصد کے مبادرت کرتے ہین اور اگرچہ بدن کا تنقیہ بھی ہوا ہو لیکن پھر بھی فصد ضرور کھول دیتے ہین۔ اگر فصد کے بعد فوراً استعمال اضمدہ بالغہ اور مشددہ کا کیا جائے پھر وہ خرابی پیدا نہ ہو گی جو محتاج علاج مخوف اور گردانیدہ کے ہو اور منع مادہ کی تدبیر بذریعہ تبرید اور قبض کے کیجاتی ہے خواہ فقط تبرید سے یا فقط قبض سے اور اگر اس تدبیر مین تاخیر ہوئی اور خون کی آمد تفرق کی تنگاف وہ خلل مین منتشر ہو جائے اور آفات مذکورہ بالا کے عروض کا خوف پیدا ہو پھر اسکے علاج مین اس خون کا اخراج پہلے ضرور ہے تاکہ یہ خون مانع عود اتصال کا اپنے حال اصلی پر نہ ہو۔ اگر ممکن ہو تو یہ خون بذریعہ لطولات میاہ حارہ کے تحلیل کر دیا جائے بشرطیکہ مسامات مین تسخیف پیدا ہو جائے۔ یا خود ہی قبل از تدبیر خراب کے سخیف ہون۔ چوٹ کے مقام پر جو چیزین لگائی جاتی ہین اُنکو یہان بھی استعمال کیا جاتا ہے۔ ایضاً جو ادویہ خون مردہ کے نشان مین اور اُس خون کو فنا کرتی ہین اُنکا بھی استعمال کرنا چاہیئے اور جو ادویہ محللہ اعیاء اور ماندگی کے زوال مین بکار آمد ہین وہ بھی مفید ہین پہلانے کی دوا بھی جو اندرون جسم سے موثر ہو اور تحلیل پر معین ہو اُسکا بھی استعمال ضرور اور مختصر بھی ہو سکتا ہے جو شربت وغیرہ معین تحلیل پر معین ہو جیسے فقراء السہو اور قسط اور قنطوریون غلیظ ہمراہ سکنجبین کے اور سکنجبین کی ضرورت اس نظر سے ہے تاکہ بذریعہ تقطیع کے تحلیل پر معین ہو جو ادویہ مراد از خون کو نشف کرتی ہین جیسے آرد جو اور دوائے رطب در سیدہ پانی مین گوندھ کر اور اُس سے زیادہ جیسے فودنج کوہی ہمراہ آرد جو کے خصوصاً اگر یہ صدمہ سر مین واقع ہوا ہے اور خلاصہ یہ ہے کہ جس چیز مین ارخا اور حرارت لطیف ہو وہ بکار آمد ہے کہ تحلیل لطیف کرتی ہے اور تخفیف لطیف بھی اُس سے پیدا ہو گی اسلیئے کہ جس چیز مین تحلیل اور تخفیف شدید ہو اُس کی تاثیر عجلت ہوتی ہے اور لطیف کی تحلیل کرکے کثیف کا حبس کرتی ہے اور مسامات کو بند کر دیتی ہے بوجہ تخفیف کے بس مضر ہو گی لہذا وہی مسک دوا اس مقام پر اکثر کافی ہو جاتی ہے جہان تفرق اتصال قریب جلد کے عارض ہوا اور اندر کی طرف غائر نہ ہو اور اگر تفرق اتصال قریب جلد کے نہ ہو خواہ چند طرح کا تفرق اتصال پیدا ہوا ہو اور اندر کی طرف غائر ہو اور ظاہر جلد سے دور ہو بدون شرط کے چارہ نہ ہو اور حال مریض کا ایسا ہو سبب کہ ورم اور قرح جو دی مین ہوتا ہے اور چوٹ لگتے کیسی اس کی کیفیت ہو اسلیئے کہ ضرب کا مادہ کبھی بطرف جلد کے جذب پاتا ہے اور جلد مین قرح پڑنے کی نوبت پہونچتی ہے اور یہ تفرق اتصال جس سے ہم بحث کرتے ہین غائر اور غائر ہوتا ہے اسوجہ سے سطحی اور خفیفہ کا نہین

ہوتا ایسے وقت میں استعمال جذابات قوی کا ضرور ضرور ہے کہ محجمہ یا نشرط لگائیں اور کبھی اس سے بھی زیادہ دشواری اور خرابی پیدا ہوتی ہے اور عضو ماؤف
متورم ہو جاتا ہے اور خارج تک ورم نمایاں ہو جاتا ہے ایسے وقت میں واجب ہے کہ بہت جلد تدبیر ایسی کریں کہ ورم تنقیح ہو جائے اور ریم بہ جائے اور جسقدر
مادہ مجتمع ہو چکا ہے اسکا مدہ بنجائے تاکہ درد میں بعد مدہ پیدا ہونے کے سکون پیدا ہوگا اور تحلیل مادہ کا بوجہ تنقیح کے ہو جائیگا اسلئے کہ یہ ورم
بہر حال کبھی نہ کبھی تنقیح ضرور ہوتا پھر اگر بذریعہ علاج اور اختیار طبیعت کے تنقیح ہو بہت اچھا ہے پس بسبب اسکے کہ خود بخود بعد امتداد زمانے کے
تنقیح ہو کبھی تحلیل کی ادویہ مفتحہ سے بدون تنقیح کے بھی ہو جاتی ہے خصوصاً اگر ان ادویہ مفتحہ کی اعانت حرارت غریزی بھی کرے اور مسامات
میں وسعت پیدا ہو لہذا اس تدبیر کے ادویہ سقطہ اور صعوبت میں سے جو دوا مناسب وقت ہو اختیار کرنی پڑتی ہے اور جو بندش درمیان فسخ کے واسطے
درکار ہیں اُن کی نسبت اسطرح بیان کیا ہے کہ اگر رض یا فسخ پیدا ہو اسکی بندش کرنی چاہیے کہ رباط نفس موضع فسخ اور رض پہ استوار اور محکم ہو
اور پٹی وغیرہ کا سرا اوپر کی طرف دور تک پہونچانا چاہیے اور نیچے کی طرف بہت کم سا مناسب ہے اور زیادہ جبیرہ اور رفادہ کی یہاں کچھ حاجت
نہیں ہے اور نہ اُسپر زیادہ گرم چیز طلا کرنے کی ضرورت ہے اسلیئے کہ ہر جذاب محتاج اسکا ہے کہ خون مردار کی تحلیل ہو جائے اور اوپر کی طرف
رباط کا زیادہ لیجانے کا محتاج اسواسطے ہے تاکہ اسکی طرف انصباب کسی رطوبت کا نہو اور جو سرا اوپر کی طرف پٹی کا لیجائیں لازم ہے کہ کسے ڈھیلا
رہنے دیں اور چاہیئے کہ وہ کپڑا باریک اور پتلا خواہ مضبوط ہو تاکہ بندش سے پھٹ نہ جائے اور بہت جلد اتصال لطون کا اُس سے ہو جایا کرے
اور عضو ماؤف کو اوپر کی طرف اونچا کرے تاکہ انصباب رطوبت سے امان حاصل ہو جسطرح نزف الدم میں بھی یہی تدبیر کرتے ہیں اور اُس علاج
یعنی بندش کا وقت قبل ورم کے ہے اسلیئے کہ جب عضو میں ورم پیدا ہوا پھر سوائے بندش معتدل کے کسی طرح کی سخت بندش کا تحمل نہیں
کر سکتا ہے چہ جائیکہ اسے بذریعہ بندش کے دبا دیں کہ اسوقت زیادہ ضرر پیدا ہوگا اسیواسطے ایسے وقت میں بذریعہ ضمادات اور گرم پانی ہو جائے
کے علاج کرتے ہیں جو غدد تابع فسخ کے ہوں اُنکا علاج بذریعہ آویزان کرنے اسرب کے کرتے ہیں اور اسرب کو اُسپر گھسوتے ہیں تاکہ غدد
میں بالیدگی پیدا نہ ہو اور اس تدبیر کو ہندوستان میں زیادہ استعمال کرتے ہیں اور چپٹا کر کے سیسہ کو ڈوردن سے باندھتے ہیں) کبھی یہ غدد سے
بڑھجاتے ہیں اور اُن میں فسخ پیدا ہو جاتا ہے پتھر لگنے خواہ دیوار گرنے کا صدمہ سقطہ اور کوفت کا الم اور اُن کی ایذا بوجہ فسخ اور رض
کے پہونچتی ہے اور اسمیں خطرہ اور اندیشہ بسبب تفرق اتصال ناخوان کے ہوتا ہے خواہ اس تفرق اتصال کا اندیشہ ہوتا ہے جو احشا کی جھلی یا عصب
یا عروق کبار میں واقع ہو ایضاً اسمیں خطرہ شدت الم کا بھی ہوتا ہے اور جسقدر جثہ آدمی کا بڑا ہوگا اندیشہ اس صدمہ کا زیادہ ہوگا اسیواسطے اطفال
اگرچہ دن بھر میں بار بار گرتے ہیں مگر اُنھیں زیادہ اذیت نہیں ہوتی جیسے کہ جوان اور مسن آدمی کو گرنے سے ایذا پہونچتی ہے اور گرنے اور کوفت لہد
ضرب پہونچنے سے غدد بھی پیدا ہوتے ہیں اور اُن کے تدارک میں بھی احتیاج اُنھیں تدبیرات کی ہوتی ہے جو ہم نے اوپر بیان کیے ہیں۔ کبھی
صدمہ اور سقطہ سے آفات عظیم پیدا ہوتے ہیں کہ قلب کی کوئی جانب منقطع ہو جاتی ہے خواہ معدہ کی کوئی شق قطع ہو جاتی اور آدمی فی الفور
مر جاتا ہے مہلت تدارک اور علاج کی بھی نہیں ملتی ہے کبھی ایسا صدمہ پہونچتا ہے کہ بول و براز بند ہو جاتا ہے خواہ بلا ارادہ بول یا براز جاری ہو جاتا
ہے اور کبھی قی الدم اور رعاف شدید بسبب انقطاع کسی رگ کے جو سر میں ہو عارض ہوتا ہے خواہ جو رگ جگر میں اور طحال میں ہے اسکی انقطاع سے
رعاف شدید بھی عارض ہوتا ہے اور کبھی نفخ شکم اور سدہ نفس اور انقطاع صوت اور بند ہو جاتا کلام کا پیدا ہوتا ہے جس شخص کو کوئی صدمہ یا سقطہ
پہونچا اور کلام کرنا بند ہو جائے اور اُسکا سر نیچے جھک جائے اور سانس اُکھڑ جائے اور پیشانی کی رگیں پھول جائیں خواہ گوشت پیشانی کا ہڈی
سے جدا ہو جائے اور چہرہ زرد خواہ سبز ہو جائے ایسا شخص گویا مردہ بمشکل زندہ ہے اور تھوڑی دیر میں مر جاتا ہے۔ لکڑی کی چوٹ جس کے

لگی ہو خواہ اور کسی قسم کی ضرب و صدمہ پہونچا ہو جسے پہونچے اور فوراً قئی الدم خواہ اسہال عارض ہو وہ بھی مر جائیگا اسلئے حال اس شخص کا ہے جسنے خون کی جلد اور خونکے ہمراہ غذا بھی بر آمد ہو
خصوصاً اگر ظاہر جسم میں ورم بھی پیدا ہوا ہو بجز اسکے ورم باطن میں بھی ہو پہنچ جاے اور ٹھہر جاے اور پیدا ہو کہ اُن کے قے میں سکے منہ بر آمد ہو وہ بھی اسیطرح مر جائیگا جسطرح ان کی بعض اُن جگہ مہلت اُٹھنے کی نہ پائیگا جس شخص
کے سوراخ گوش یا کان میں چوٹ کا صدمہ پہونچے اور خون کثیر جاری ہوا لابدیہ ہے کہ ورم پیدا ہوا اور بعد ورم کے ہلاک ہو جائیگا جس شخص کے سر پر سقطہ
کا صدمہ پہونچے اکثر اُسکا کلام کرنا بند ہو جاتا ہے اگر تیسرے روز تک اُسکا یہی حال رہا اور کسی طرح کی کمی بیشی نہوئی لازم ہے کہ تیسرے روز سے اُسکی
حقنہ کی تدبیر کریں اور ساتویں روز تک انتظار کریں یعنی کسی قسم کی تحریک دوائی وغیرہ نہ کریں جس شخص کو صدمہ سقطہ کا پہونچا ہو اور موضع سقطہ سرخ
نہ ہو جاے معلوم کرنا چاہیے کہ وہ عضو عصبی ہے **علاج** اگر کسر اور خلع عارض نہ ہوا ہو اور نہ نزف الدم پیدا ہوا واجب ہے کہ عضو مصدوم یعنی کوفتہ کی
خواہ جس عضو پر صدمہ سقطہ کا پہونچا ہے اُس کی تدبیر بعجلت کریں اور کوئی ایسی چیز اُس پر رکھیں جو عضو کو مضبوط کرے اور باینہمہ معالج کو ضرور ہے کہ بخوبی
شناخت کرے اور ثبات جاش اور باطمینان خاطر چلے اور اس امر کا کرے کہ اندر جسم کے کوئی سبب ایسا تو نہیں ہے جس سے اتلاف اور ضیاع
فوری پیدا ہوگا پھر اگر احتیاط زیادہ مطلوب ہو اور مقتضائے حال کے نظر سے فصد واجب ہو لازم ہے کہ فصد کھولنے میں جلدی کرے اور حقنہ لینہ
رقیقہ کا استعمال کریں اسکے بعد اگر ممکن ہو کہ استواری موضع کی کر سکے اور بندش بھی ہو سکے شاید کہ شفا حاصل ہو جاے بشرطیکہ اسطور سے تدبیر واقع
ہو جو ہم آگے بیان کرینگے بشرط اس امکان کے بہت جلد ایسی تدبیر کا استعمال کرے جو ادویہ ایسی جگہ اُن کی حاجت ہوتی ہے وہ ہیں کہ مشدد ہوں اور
مشدد اور منفری بھی ہوں اور تحلیل مادہ کی نرمی اور ادرار خاے کریں جیسے کہ نسخ میں درکار ہوتی ہیں اور دوائے طمہ اور الصاق پیدا کرنیوالی خارج
ہیں اور داخل میں بھی درکار ہیں جو دوائیں پینے اور کھانے کے لائق اس شخص کے ہیں جسے نسخ خواہ کوفت یا سقطہ پہونچا ہے اُس میں عمدہ مومیائی خاص
ہمراہ شراب کے اور اُس روغن کے جو بنام رتق کے مشہور ہے۔ غذا مونگ اور چنے سے بہتر کوئی چیز نہیں کبھی مومیائی کا استعمال بعد استعمال حقنہ کے خواہ
پلانے زراوند چینی کے مع ایک مثقال فوہ الصبغ جسے مجیٹھ کہتے ہیں شراب و رگل مختوم کے ہمراہ کیا جاتا ہے اسکے بعد لاے جو خاص مٹی ہے اور ارمنی
اور سماق اور عنزروت زیادہ نافع ہوتا ہے کہ التحام پیدا کرتا ہے شب یمانی بھی بوجہ تشدید کے نافع ہے اور نفع اُسکا زیادہ ہے۔ زرنیخ میں قوت
عجیب ہے کہ جسقدر فوائد درکار ہیں سب کو تنہا کافی ہے کہ التحام بھی پیدا کرتی ہے اور تحلیل خون مردار اور منع ورم اور منع آفت آیندہ سب کو مفید
ہوتی ہے بشرطیکہ اُسکا استعمال کیجاے۔ عصارہ قنطوریون کبیر اور ریوند اور قسط اور مقل جب ہمراہ سکنجبین کے یہ سب اجزا مستعمل ہوں نافع ہوتے ہیں
اطلاق طبیعت کیواسطے املتاس اور روغن بادام کو استعمال کرتے ہیں قرص جدید ریوند چینی تین جز الک مغسول فوہ چار جز گل مختوم تین جز ان سب
کی قرص طیار کریں اور دویہ موضعیہ میں سے زہرہ اور مر ہے اور مصطگی اور مغاث سے جسوقت ضماد کریں خواہ پلائیں اُس کی بھی خاصیت عجیب ہے اور قلع
اور کسر اور وثی اور نسخ اور ضربہ اور سقطہ اور صدمہ کے معالجہ میں مفید ہے اور صحت کامل پیدا ہوتی ہے اور التحام بسرعت اور درد میں تسکین حاصل ہوتی
ہے اور اگر بوجہ آفت کسر ٹوٹنے کے کوئی چیز گر در اور نرم ہو گئی ہو سخت اور قوی کر دیتی ہے اور دویہ مسددہ سے اقاقیا بھی عجیب النفع ہے اور جبر کیلیے
بھی بہت عمدہ ہے اور صبر اور گل ارمنی اور لاے اور گل مختوم اور مونگ و رسماق اور کج اور چونا بجھا ہوا اور گندم سائیدہ بھی مفید ہے ملصقات سے
انزروت ہے اور کمادات سے برگ سرو پانی میں پختہ کرکے اور نچوڑ کر زرنیخ ملاکر اسیطرح برگ اثل یعنی جھاؤ میں یہی فائدہ ہے اور اس میں شب یمانی
داخل کریں صفت دواے مرکب مغاث تین جز خطمی ابیض عنزروت ایک ایک جز زعفران تھوڑی سی سب کو ملاکر ضماد کریں یہ ضماد عجیب النفع
ہے کہ اُس کی قوت اندر تک پہونچتی ہے پھر اگر چوٹ لگنے سے سوائے درد شدید کے اور کوئی ضرر پیدا نہوا ہو اور خوف ایسے ورم عظیم پیدا ہونے
کا نہ ہو جس کی اصلاح کیواسطے تنقیہ بدن کا بعجلت ضرور ہوتا ہے اور نہ خوف تفرق کا ہو اور نہ اُس چوٹ کے مقام پر کوئی عضو مجوف اور کہیں تشکیم ہو

اسوقت واجب ہو کہ بہت جلد بند سرار خاکی بذریعہ زیت گرم وغیرہ کے کرین اور اس تدبیر کے لائق وہ مریض ہو جسکے پشت پر خواہ جسکے ہاتھ یا ران پر چوٹ لگی ہو کہ یہ تدبیر ایسے شخص کی نسبت تسکین دہ اور بدرجہ غایت مفید ہو **بیان صدمہ اور ضربہ کا جو شکم اور احشا مین پہونچے** بہت سا مرا ور تمام اُسکے کتاب سوم مین ہم اسقدر بیان کر چکے ہین کہ اب بیان کچھ بیان کرنے کی حاجت نہین ہو بلکہ اُسپر عمل کرنا چاہیے اور غذا ایسی تجویز کیا ہے جو ملین اور مبرد ہو جیسے لبلاب ورسرمق یعنی سلمہ اور خبازی اور مغربات سے بارتنگ بہتر ہے اور ابتدا مین عصارات مبرد جنمین کوئی ملین بھی داخل ہو جیسے فشردہ عنب الثعلب خواہ بارتنگ اور کاسنی ہمراہ الماس کے استعمال کرین مجربات سے اس مقام پر یہ بھی ہو کہ برگ اسغول ایک جزو لیکر کوٹین اور لک اور کہربا ہر واحد نصف جزو اور ربع جزو زعفران ساتوان حصہ ایک جزو کا مقدار شربت اس مجموع سے دو درہم ہمراہ آب گرم کے استعمال کرین خواہ اجزائے مذکورۂ ذیل سے باین ترکیب قرص طیار کرین نسخہ کہربا دس جزو گل سرخ پانچ جزو اقاقیائے مغسول ایک اوقیہ سنبل ہندی چھ جزو اکلیل الملک دس جزو مصطگی چار جزو قشور کندر چار جزو گل ارمنی سات جزو زعفران سات جزو جوز السرو آٹھ جزو ان سب اجزا سے آب بارتنگ مین قرص طیار کرین مگر وہ قرص بالخصوص بعد تجاوز مرض کے زمانہ ابتدا سے مفید ہوتا ہے اور ضماد اس قسم کا مفید ہوتا ہو وہ یہ کہ تفاح شامی کو مطبوخ ریحانی مین جوش دین تاکہ پانی جذب کرکے نرم ہو جائے اور بآسانی پس سکے اور اُس مین سے بقدر ایک درہم کے لین اور لادن سے بیس جزو گل سرخ سولہ جزو سنبل مصطگی اقاقیائے مغسول ہر واحد سے چودہ جزو سب کو آب سرد فشردہ اور آب بارتنگ اور آب کزبرہ (مجھے پسند زیادہ ہو) اُسمین گوندھ کر ضماد کرین اور یہ بھی جائز ہو کہ روغن سوسن ملا کر ضماد کرین **بیان حال اُس شخص کا جو کوڑے اور زیر بند سے مارا جائے** جو کوئی شخص کوڑے اور رسن وغیرہ سے مارا جائے اُسے پانی کے عوض آب نخود پلایا جائے اسطرح پر کہ چنے بھگو دین اور اسکا پانی نتھار کر پلائین اور جو ادویہ معدوم اور ساقط کو تجویز کیجائے خصوصاً گل ارمنی بہت مفید ہو ایضاً ربوند چینی زنجبیل آس مجموع ڈیڑھ درہم ہمراہ آب گرم کے پلائین چوٹ کے مقام پر لگانے کی عمدہ دوا یہ ہو کہ پوست گوسفند کہ بعد ذبح کے فوراً ادھیڑی ہو اور ہنوز اُسکی گرمی اور رطوبت کم نہ ہوئی ہو اُسے زخم پر لگائین تاکہ چسپیدہ ہو جائے اور اُس سے جدا نہ ہو سکے کہ اکثر ایک ہی دن مین اچھا کر دیتی ہو اور دوسرے روز نشان زخم کا باقی نہین رہتا اور ورم کی بھی تحلیل ہو جاتی ہو اور عفونت موضع سے بھی مانع ہوتی ہو خصوصاً اگر اس پوست کے نیچے تھوڑا سا نمک مسکیر اور بہت باریک کرکے چھڑکین کیونکہ وہ جو بھٹی اور چولھے سے زرد ہو کر چھوڑائی جاتی ہو اور اُسمین بھی کسیقدر شورت ہوتی ہو اس کھال پر چھڑکتے ہین نسخہ مرداسنگ اور سفیدہ ہموزن لیکر دونون سے ضماد طیار کرین یا قیروطی بذریعہ روغن گل اور موم کے بنائین ایضاً کتیرا اور زعفران برابر لیکر طلا طیار کرین اور بعد استعمال ان ادویہ کے کچھ نشان باقی رہجائے گا زرنیخ کے لگانے سے اُسکا بطلان اور زوال ہو سکتا ہو کہ ہڑتال کو ہمراہ ججر قلقل کے استعمال کرین بعض لوگ اس مقام پر خون مردار کا علاج بھی بیان کرتے ہین ہم نے اُسکا بیان کتاب زینت مین کیا ہے۔ **وثی کا بیان** بہتر علاج وثی کا جو مفاصل مین واقع ہو یہ ہو کہ البا و تمر کو اُسپر بطور ضماد کے استعمال کرین اور لگا رہنے دین کہ وہ درست اور صحیح ہو جائے ہم نے ہڈیون کے ٹوٹنے کے بیان مین ادویہ چند ایسی کہی ہین کہ وہ سبب وثی کے علاج مین بکار آمد ہین ناظر کتاب ہذا وہان ملاحظہ کرے اگر اس مقام پر درد باقی رہجائے بعد درستی وثی کے اُس کی رعایت بذریعہ بندش کے کرنی چاہیے ورنہ کچھ پروا نہ کرنی چاہیے **موٹے وغیرہ کی رگڑ لگنے کا بیان** سحج کے معنی خراش جلد کے ہین اور سطح جلد مین انتشار اور چھل جانا کسی درشت شے کے چھونے سے عارض ہو اُسی کو اصطلاح مین سحج کہتے ہین۔ کبھی سحج کے ہمراہ ورم پیدا ہوتا ہو اور کبھی بدون ورم کے بھی سحج عارض ہوتا ہو کبھی تمام جلد مین سحج پیدا ہوتا ہو اور رگڑ سے چھل جاتی ہو اور چھل کر منقطع ہوتی ہو خواہ لٹک جاتی ہے اور اُسکے الصاق اور ملانے کی حاجت پڑتی ہو اُسکا علاج ایسی چیزون سے کرنا

لازم ہے جو باب جراحات مین مذکور ہو چکی ہین اور تا امکان واجب ہے کہ جلد کو قطع نہ کرین بلکہ جلد پھیلاتے رہین گو چند مرتبہ کے پھیلانے سے یہ فائدہ حاصل ہو کہ آخر مین الصاق پیدا ہوگا اور اگر اس تدبیر سے الصاق پیدا نہ ہوگا بذریعہ مراہم کے تلافی جائے گی یعنی جو مرہم خاص اسی غرض کیواسطے بنائے جاتے ہین کھلی ہوئی جلد مین اگر بیچ کھلا ہوا واقع ہوا ہو پر الصاق دوا کا بدون بندش کے درکار ہو ہان اگر بدون بندش کے ممکن نہو اُس کی تخفیف بذریعہ دوا و بمعونت ہوا کے کرنی چاہیئے اور بہتر یہی ہے کہ ہوا کی اعانت سے دوا مجفف کا اثر اُسپر پہونچے یعنی کھلی ہوئی رہے خفیف بیچ جیسے سونے وغیرہ خواہ کفش پا کی وجہ سے جو بیچ پیدا ہوا اُسکا علاج یہ ہے کہ ریہ یعنی بھیپھڑا کسی حیوان کا خصوصاً بچہ بز کا بھیپھڑا لیکر اُسپر لگا دین وہ اچھا کر دیگا اور اگر ورم پیدا نہ ہوا ہو پرانے چمڑے کو جلا کر خواہ روغن گل اور ہرتال سرخ استعمال کرین اور کدو سوختہ عجیب النفع اور قابل اعتماد ہے موزہ کی رگڑ کیواسطے منجملہ ادویہ خاص کے اور طمرا اور مدملہ کے کل وہ دوائین ہین جن مین تھوڑا سا قبض ہو جیسے اقاقیا اور مازو خصوصاً مازو سوختہ کہ اگر اسکا استعمال خفیف سی رگڑ مین کرین شاید یہی کافی ہوگا خواہ تخوج مشجیہ یعنی جو رگڑ بوجہ شج کے عارض ہوئی ہو اسمین بھی ہر ایک کافی مفید ہے۔ اور اکثر اوقات مین فقط مرہم ابیض کا استعمال کافی ہوتا ہے ایک قوی دوا یہ ہے کہ سپیدہ اور اشق اور روغن گل اور روغن آس روغن بید انجیر اور روغن سوسن کو لیکر اشق کو پانی خواہ شراب مین محلول کرین اور ان دونون سے مرہم طیار کرین اور کبھی تنہا مرداسنگ شراب اور سماق کیساتھ مجفف ہوتا ہے اور بیچ اور بیچ خفیف کے ورم کو منع کرتا ہے منجملہ نطولات کے خصوصاً اگر شقاق بوجہ شج کے پیدا ہوا ہو یہ ہے کہ آب عدس کو اور بلیغ کش اور آب ربا نیگرم استعمال کرین اور تضمید ورد کی خشک کرین لیکن تمام جلد اُڑ گئی ہو اُسوقت منع ورم کی نظر سے ایسی دوا کی حاجت ہوگی جسمین تخفیف قوی اور ختم قوی کی قوت ہو اور اُس کا علاج بھی صعوبت کو خالی نہین۔ بیان وخز اور خرق اور کانٹے کا گڑنا خواہ پیکان اور ہڈی کی کریچ چبھنا وخز یعنی نیزہ وغیرہ سے جلد کا پھٹنا اور خرق مطلق شگاف کا پیدا ہونا یہ دونون قریب قریب ہین اسلیئے کہ دونون صورتون مین ایک جسم نیزہ اور نوک دار سخت اندر جلد کے نفوذ کرتا ہے اور اسیوجہ سے شگاف اور جلد کا پھٹنا پیدا ہوتا ہے فرق اتنا ہے کہ کوئی شے باریک چبھے گی اُسوقت شگاف باریک پیدا ہوتا ہے اور کبھی کوئی چیز موٹی چبھتی ہے اُسوقت شگاف موٹا پیدا ہوتا ہے پس وخز باصطلاح اطبا وہی صدمہ ہے جو باریک شگاف پیدا ہو اور چھوٹا ہو اور خرق بڑا ہے معجزہ وہ ہے جو عظیم ہو اور جسکا حجم بڑا ہو اور شاید وخز باوجود تنگی اور چھوٹے ہونے چبھنے والی شے کے مقدار طول مین چھوٹے ہونے پر بھی دلالت کرتا ہے یعنی چھوٹا اسقدر ہو کہ شاید جلد سے بڑھ کر گوشت تک نہ پہونچے اور پیاسا خرضر کم رکھتا ہے اگر اُسکے درپے نہ ہون اور چھیڑ چھاڑ کر نہ بڑھائین کہ اگر اُسے بحال خود چھوڑ دین گے خود بخود درست ہو جائیگا اگرچہ گوشت فاسد مین واقع ہو ہان اگر وہ گوشت شدید الرداءت ہو کہ اُسوقت البتہ ورم اُس مقام پر پیدا ہوتا ہے اور ضربان بھی عارض ہوتا ہے خصوصاً اگر غرز اور وخز شدید ہو اور لطیف چبھنے کے ایسے واقع ہون کہ اُسکا وصول گوشت تک ہوا ہو ایسی صورت مین بڑا علاج اور دے فائدہ کے یہ ہے کہ پہلے تسکین ورم اور وجع کی جائے اور تدبیر جراحت کی چندان حاجت نہین ہوتی خرق کا حال یہ ہے کہ وہ محتاج تدبیر جراحت کا ہوتا ہے اور جراحت کی تدبیر کے ہمراہ تدبیر وجع اور ورم کی بھی ضرورت ہوتی ہے اور جراحت کی تدبیر مناسب جو تھی وہ اپنے مقام پر بخوبی مذکور ہو چکی اور جسقدر کافی تدبیر ہے سب کا ذکر باب جراحات مین تفصیلاً ہو چکا ہے اب اس مقام پر جسکا ذکر ضرور ہے تدبیر وخز اور خرق سے وہ یہی بات ہے کہ بدن مین جو چیز چبھ کر پھنس رہی ہے کانٹا ہو خواہ نوک کسی چاقو یا سوئی وغیرہ کی اسکا پہلے اخراج ضرور ہے اس نوک کا نکالنا کبھی بذریعہ آلات کے ہوتا ہے وہ آلات کسی ایسے چیز کے ہون جو ان نوک وغیرہ کو باہر کھینچ لین جیسے اخراج فضول کا یعنی تیر وغیرہ کی گانسی کا بذریعہ کلبتین کے ہوتا ہے جس کے سرے پر دو کانٹے سے ہوتے ہین تاکہ اچھی طرح گڑ جائے اور قاعدہ عام یہ ہے کہ جب آلہ سے نوک وغیرہ کو نکالتے ہین اُسکی

نوک ٹوٹ کر رہجانے کا خوف ہو اور جس چیز کا نکالنا مرکوز خاطر ہے وہان نکلے اس لئے کہ پہونچنے کی وسیع ہوگئی ہے بخوبی ٹھہرنے اور رفت کرنے
کی جگہ ہو اور چاہیئے کہ نکالنے کے طریقوں سے سہل ترین کو اختیار کرین اور اگر دونون طرف سے نافذ ہوئی ہو اس جانب کی توسیع کرنی
چاہیئے جدھر سے اُسکا نکالنا اولی ہو اور بقدر حاجت اُس کو ہلانا چاہیئے اس لئے کہ خواہ موچنے کا ٹوٹ کر رہ جانا اُسکا حیلہ یہ ہے کہ دفعۃً اُس کو
حرکت قوی نہ دینی چاہیئے بلکہ پھانس اور نوک وغیرہ کو پکڑ کے جسقدر اس نوک کا چبھنا اندر کی طرف ثابت ہو اسی قدر ہلانے کی تدبیر کرنی چاہئے
تاکہ وہ نوک اپنی جگہ چھوڑ دے اور جنبش مین آ کر سہولت سے نکل آئے اور اکثر یہ تدبیر بھی مناسب معلوم ہوتی ہے کہ چند روز تک اُسے نہ چھیڑین تاکہ خود بخود اپنے
مقام مین جنبش پیدا کرے اور بعد ازان نکل آئے اس صناعت کے بعض علما نے اس بارہ مین جو کچھ کہا ہے ہم اُسے بعینہ بیان کرتے ہین وہ یہ
ہے کہ تیر وغیرہ کی نوک کا نکالنا محتاج اسکا ہے کہ پہلے اقسام سہام کو دریافت کرین اسلئے کہ بعض اقسام کی ساخت لکڑی سے ہوتی ہے اور بعض
ساخت کی نے اور بانس وغیرہ سے ہوتی ہے اور گانسی تیر کی خواہ نیزہ کی انی لوہے اور تانبے اور قلعی اور شاخ کی خواہ اور ہڈیون کی خواہ کسی قسم کے
پتھر کی خواہ لکڑی اور سونے وغیرہ کی ہوتی ہے بعض کی انی خواہ گانسی گول ہوتی ہے اور کسی کی سہ پہلو خواہ چار پہلو کی ہوتی ہے اور کسی مین ایک ہی
انی خواہ دو یا تین ہوتی ہین اور کسی مین ایک ہی انی نوک دار ہوتی ہے اور کسی کی انی مین نوک نہین ہوتی اور نہ گانسی مین نوک ہوتی ہے جیسے تعلیم
تیر اندازی خواہ تعلیم نیزہ بازی مین خواہ بانک سکھانے کے اسکی نوک نیچے کی طرف مائل ہوتی ہے اور بعض کی نوک خمدار ایسی ہوتی ہے کہ اگر بعد ڈالنے
کے جسم مین اسے کھینچین چربی تک نکل آئے اور بعض کی نوک آگے کی طرف مائل ہوتی ہے تاکہ بخوبی اندفاع اسکا ہو سکے۔ اور بعض کی انی مشابہ
لولبے ہوتی ہے جب سے باہر کی طرف کھینچیں انبساط پیدا ہو گا اور تیر کا نکلنا دشوار ہو گا بعض کی انی بہت بڑی ہوتی ہے اور اسکا کنارہ بقدر تین انگل
کے ہوتا ہے جیسے وہ تیر جو دستی کہلاتے ہین اور بعض کی بقدر ایک انگل کے ہوتی ہے اور اُسکا نام مزنا ہے یعنے دنبالہ دار ہے اور بعض کی انی خواہ
گانسی کھری ہوتی ہے اور کسی انی پر چند نوکین باریک باریک بنائی جاتی ہین کہ اگر تیر کے سرے خواہ نیزے کی ڈانڈ نکال لین یہ کچھ لوہے کا
اندر جسم کے رہجاتا ہے جیسے کوئین مین گرے ہوئے برتن اور ڈول وغیرہ کے نکالنے کے واسطے کانٹا بناتے ہین اُس شکل کی یہ گانسی وغیرہ بھی
ہوتی ہے بعض تیر کی گانسی خواہ نیزے کی انی مین سری خواہ ڈانڈ پیوست کیجاتی ہے اور بعض کی انی خواہ گانسی سرے اور ڈانڈ پیوست ہوتی ہے بعض
کی ساخت مین استواری اور مضبوطی کیجاتی ہے اور بعض کی انی وغیرہ مین استواری نہین ہوتی اُس سے یہ غرض ہوتی ہے کہ جب بدن مین گڑ جائے
اور باہر کھینچین سری اور ڈانڈ نکل آئے اور انی وغیرہ پیوست رہجائے بعض انی اور گانسی کو زہر مین بجھاتے ہین اور بعض مسموم نہین ہوتے الغرض
بسبب اختلاف ساخت نیزہ و تیر کا اسدرجہ تفاوت پر ہوا مجملاً اسکے نکالنے کے دو طریقہ مقرر ہین ایک بذریعہ جذب و کشش کے دوسرا بذریعہ دفع
کے اسلئے کہ اگر تیر وغیرہ خارج مین جسد کے ہے تو اُسکا نکالنا بذریعہ جذب کے ہوتا ہے اسی طرح جذب کا استعمال کیا جاتا ہے جب تیر عمیق جسم
مین در آئے اور جس مواضع مین تیر کی پیکان ہے اگر نکالی جائے نزف الدم مہلک عارض ہو گا خواہ اذیت شدید ایسی لاحق ہوگی کہ تحمل دشوار ہو گا
دفع کے ذریعے سے تیر وغیرہ اسوقت نکالتے ہین جب گوشت مین پیوست ہو اور جن اجسام مین اُس کی گزرانی پیدا ہوئے مقدار مین کم ہون
اور اسجگہ چاک کرنے سے کوئی مانع مثل عصب اور استخوان وغیرہ کے نہ ہو پھر اگر بڑی مجروح ہوئی ہو اُسوقت ہم جذب کا استعمال کرینگے اور ہم
ظاہر مین نظر آتا ہو جب بھی جذب کا استعمال کرینگے اور اگر پوشیدہ ہو اور نظر نہ آتا ہو اُسوقت وہ طریقہ اختیار کرینگے جو بقراط نے تجویز کیا ہے کہ اگر
زخمی کو اس شکل پر باقی رہنا دشوار نہ ہو جس شکل پر زخمی ہوا تھا اور اُسی صورت پر صبر کر سکے جسوقت انی خواہ گانسی وغیرہ نکلنے کے یعنی بروقت
نکلنے کے بوجہ شدت اذیت اور درد کے ہاتھ پاؤن کھینچنا اور تڑپنا وغیرہ اُس سے صادر نہو پس مناسب ہے کہ تیر کے موضع سے اسکی تحقیق کرین اگر

صبر کرنا مجروح کا دشوار معلوم ہو چاہیے کہ اُسے چت کریں اور جہانتک ممکن ہو اُسکی شکل ایسی درست رکھیں کہ نکالنے میں حرج اور دقت نہو بعد اسکے کانٹے نکالنے کی ترکیب خواہ دبانے اور نچوڑنے کی تدبیر کریں اور اگر گوشت میں پیوست ہو گئی ہو چاہیے کہ ہاتھوں سے خواہ لکڑی جذب کریں بشرطیکہ وہ لکڑی یعنی سری خواہ ڈانڈا الگ ہو گئی ہو خصوصاً اگر ڈانڈا اور سری زکی نہو پھر اگر لکڑی گر پڑے چاہیے کہ بذریعہ موچنے یا سنسی خواہ کسی اور آلہ کے جس سے انی اور گانسی نکالتے ہیں نکال لیں اور بعض مقامات پر گوشت کو پھاڑنا بھی درکار ہوتا ہے اور دوبارہ زیادہ چاک لگانا چاہیے اگر ایک مرتبہ چاک کرنے سے نکلنا ممکن نہو اور اگر پیکان تیر عضو مجروح کے آگے نکل گیا ہو اور جلد سے پیوست ہوا ہو اُسطرف سے نکلنا ممکن نہو اور جب ہو کر وہ مقامات چاک کریں جلد کو توڑ کر نکالا اور اسطرف سے نکالیں بذریعہ جذب کے خواہ بذریعہ دفع کے اگر لکڑی معہ پیکان رہگئی ہو اور اگر لکڑی الگ ہو گئی ہو پس اُسے کسی اور چیز سے دفع کرنا چاہیے اور پیکان وغیرہ کو بطرف خارج کے نکالیں اور مناسب یہ ہے کہ اسکے دفع کرنے میں کسی عصب خواہ شریان کو قطع نکریں اگر پیکان دوہرا ہو اور ٹوٹنے سے اُسکا پتہ لگ جاتا ہے ایسے پیکان کو ایسی نلکی کے اندر میں داخل کریں جس سے کرنا ضرور ہے اسلیے کہ اگر پیکان نکلے اور ہم اُسے دیکھیں کہ اس میں چند مواضع مقعر ہیں یعنی گڑھے پڑتے ہیں اور شاید اس سے زیادہ خار اور نوکیں اسمیں باریک ہوں جو نظر نہ آتی ہوں اُسوقت زیادہ تفتیش کرنی چاہیے اور خوب تلاش کر کے اُسے نکالنا چاہیے اگر ان نوکوں میں سے کوئی اور نوک خواہ کانٹا خواہ ٹکڑا نظر آئے اُسے بھی نکالنا چاہیے انھیں حیلوں اور تدبیرات سے جو اوپر مذکور ہو چکے ہیں پھر اگر پیکان وغیرہ کے چند نوکیں ہوں اور نکلنا اُسکا سخت دشوار ہو لازم ہو کہ چاک زیادہ بڑھائیں بشرطیکہ قریب اُس کے کوئی ایسا عضو نہو جس سے سیلان خون کا خوف ہو تاکہ پیکان بسہولت نکلجائے با آسانی ہم اُسے نکال لیں بعض آدمی اس چاک کو ایک تل میں داخل کر دیتے ہیں تاکہ گوشت اُسکے ہمراہ نکل آئے پھر اگر زخم میں سکون اور ورم نہ ہوگیا ہو اور ورم گرم نہ ہو پہلے ٹانکے لگانا چاہیے پھر ایسا علاج کرنا چاہیے کہ جو گوشت کو اوگاوے اور اگر جراحت میں ورم گرم عارض ہوا ہو مناسب ہے کہ اُسکا علاج نطولات اور ضمادات سے کریں زہر میں بجھائے ہوئے تیروں کی تدبیر اولی یہ ہے کہ جہانتک گوشت میں اثر زہر کا پہونچا ہے اور جدھر سے تیر گزر کر اندر گیا ہے سب کو جدا کر ڈالیں اور کاٹ ڈالیں اور شناخت اسکی یہ ہے کہ گوشت مسموم کا رنگ اچھے گوشت کے رنگ سے متغیر ہوتا ہے اور تیرہ گون ہوتا ہے جیسے مردہ کا گوشت پھر اگر تیر زہر کا بجھا ہوا کسی ہڈی تک پہونچ گیا ہے اُس کو کسی آلہ کے ذریعہ سے ہم نکال لیں گے اور اگر اُس تیر کے نکالنے سے کوئی چیز از قسم گوشت وغیرہ کے مانع ہو اُسے تراش لیں اور شق کر کے کسی آلہ کے ذریعہ سے نکالیں اور شناخت اس بات کی کہ وہ تیر ہڈی تک پہونچ گیا ہے یہ ہے کہ وہ تیر سیدھا ہوتا ہے اور جنبش نہیں کرتا ہے اور جب ہم اُسے ہلاتے ہیں کسیطرف نہیں جھکتا ہے لہذا ہم پر واجب ہے کہ پہلے ہم اُتنی ہڈی کو قطع کر ڈالیں جہانتک تیر وغیرہ پیوست ہو گیا ہے بعد اُسکے گرداگرد اُسکے کسی برمہ وغیرہ سے ایسا سوراخ کریں کہ تیر کا نکلنا دشوار نہ رہے اور یہ ترکیب اسی ہڈی میں کرنی پڑتی ہے جو ہڈی ثخین اور گندہ ہو اگر پیکان تیر کا کسی عضو رئیس میں در آئے جیسے دماغ خواہ قلب اور ریہ یا امعا اور رحم یا جگر میں پیوست ہوا ہو اور علامات موت کے نمودار ہوں لازم ہے کہ جذب پیکان سے منع کریں اسلیے کہ ایسے وقت جذب پیکان سے قلق کثیر اور اضطراب اور بیدا ہوتا ہے اور تاکہ ہم محل ملامت جہان کی نہوں اور باینہمہ کچھ نفع بھی بہ نسبت مریض کے بھی جذب پیکان کا ایسے وقت ظاہر نہیں ہوتا اور اگر علامات ردی ظاہر نہوں ایسی تدبیر اختیار کریں گے کہ جس امر مخوف کا ہم کو از قسم سیلان خون وغیرہ کے خوف ہے اس سے الگ ہو اور پہلے ہم اُسکا ذکر گذشتہ سطروں میں کر چکے ہیں اور جو امور مہلک اور ایذا دہندہ عارض ہوتے ہیں ان سب کا بیان مفصلاً ہم کر چکے ہیں اسکے بعد ہم علاج شروع کرتے ہیں اور اگرچہ زخم اعضائے رئیسہ میں ہے لیکن اکثر لوگ ایسے زخم کھا کر اچھے بھی ہو جاتے ہیں اور جانبر ہوتے ہیں اگرچہ اُمید سلامت نہیں ہوتی ہے اور نہایت تعجب ہوتا ہے اور اکثر اوقات کوئی ٹکڑا جگر کا نکل آتا ہے اور کیسہ صفاق اور پردہ بھی باہر

نکل آتا ہے جو شکم پر اور سرب اور رحم پر واقع ہو اور اُس کی وجہ سے موت واقع نہیں ہوتی ہے علاوہ یہ ہے کہ اگر ہم پیکان کو ان اعضا میں بعینہ چھوڑ دیں فقط
اُس کے باقی رہنے سے زخمی پر موت بہر حال طاری ہوتی ہو اور اگر نکالنے کی تدبیر کرتے ہیں عوام اور جہال جراحی سے منسوب کرتے ہیں اور اگر اسکا خیال
نہ کریں اور پیکان کو جس طرح ہو سکے نکال لیں اکثر بیمار صحیح اور سالم رہتا ہو ادویہ جاذبہ۔ وہ جب ہو کہ جس مقام پر تیر چبھ گیا اُس جگہ پر اشق کو لیں
کہ وہ جاذب قوی ہو خواہ سرکنڈے کی جڑ پیکر ضماد کریں اور کبھی روئی شہد میں گوندھ کر استعمال کریں۔ ایضاً برگ خشخاش سیاہ اور برگ درخت انجیر ہمراہ
آرد جو اور بزر البنج خصوصاً ہمراہ قلقدیس کے اور اسیطرح بنگ کا پھل سلم اور اسیطرح خیری کے جمیع اصناف اور زراوند اور بصل النرجس۔
ادویہ حیوانیہ بہت سے ہیں مثلاً مینڈک کہ اُس کی کھال اُتار لی ہو جو ہڈی میں چھپے ہوئے پیکان کے لئے عجیب النفع ہے اسیطرح ڈراوہ کے کیڑے میں نہایت
سود مند ہو اسی طرح سرطان کو پیکر استعمال کریں اور دونوں قسم کے ارنب ور جمیع حیوانات کے انفحہ۔ بعض کی رائے یہ ہو عصابہ جو ایک جانور مشہور ہے
اور شاید بندش بھی چھپی ہوئی چیز کی جذب میں بہت موثر ہے ادویہ مرکبہ میں عصابہ کا سر اور زراوند طویل اور سرکنڈہ کی جڑ بصل نرجس آپس میں ترکیب
دے کر استعمال کریں اور خاص فاسد ہڈیوں کی نکالنے والی دوا قروح مندملہ کے نیچے سے جسقدر ہیں اُن کا ذکر ہڈیوں کے بیان میں آتا ہے قانون
علاج آگ سے جلنے کا آگ کے جلنے کے علاج میں دو غرضیں متعلق ہوتی ہیں اول تو یہ ہو کہ آبلہ اور چھالا نہ پڑنے پائے دوسرے جسقدر جل گیا ہو
اُس کی اصلاح ہوتی رہے آبلہ پڑنے کی مانع دوا وہی ہو کہ جو تبرید کرے اور لذع پیدا نہ کرے اور خاص جلے ہوئے مقام کا علاج ایسی ادویہ سے
ہوتا ہو جنمیں جلا بھی کسیقدر ہو اور اُسکے ہمراہ تخفیف بھی لیکن زیادہ تخفیف کچھ ضرور نہیں ہے اور نہ اس دوا میں لذع کسیقدر رہونی چاہئے اور باہمہ
حرارت اور برودت میں معتدل ہونا ضرور ہے اور جب احتیاج دونوں قسم کے علاج کی ہو یعنی چھالا بھی نہ پڑنے پائے اور جلنے کا بھی علاج ہو جائے
پہلے سرد دوات سے تبرید کریں بعد ازاں اگر دوسرے قسم کی دوا کی حاجت باقی ہے اُسے بھی استعمال کریں ورنہ کچھ حاجت نہیں لیکن اگر جلا ہوا مقام
پختہ ہو جائے اور چھالا پڑ جائے اُسوقت دوسرے قسم کی علاج کا استعمال واجب ہو اور اُسکے واسطے ادویہ یہ ہیں کہ قیمولیا اور جو مٹی کہ اُسکا حکم رکھتی
ہے جیسے چولھے کی مٹی اور عدس مطبوخ اور سیاہی یعنی روشنائی جو ہندوستان میں تیار ہوتی ہو اور از قبیل ادویہ کا استعمال کریں
اور کندر خواہ علک البطم وغیرہ اس غرض کے واسطے صلاحیت نہیں رکھتے اسلئے کہ بعض ان ادویہ میں سے نہایت گرم ہیں اور قوت لذع سے خالی
نہیں ہیں اور بعض میں رطوبت حد مناسب سے زیادہ ہو ادویہ جزئیہ بحسب غرض اول کے صندل اور فوفل اور خشت سپید جدید خواہ بھنگری کو
پیسکر آب برگ عنب الثعلب و گلاب میں مخلوط کرکے ضماد کریں یا زردی بیضہ اور روغن گل سے مرہم تیار کریں ایضاً کاسنی اور آرد جو صندل اور
زردہ بیضہ اور روغن گل ایضاً عدس مسلوق ہمراہ روغن گل کے ایضاً گل ارمنی اور سرکہ ایضاً روغن گل اور موم بقدر مناسب سکے بعد
چونے کو خوب سا دھو کر سپیدہ اور افیون اور سپیدی انڈے کی اور کسیقدر موم بھی شریک کریں ایضاً برگ خبازی لیکر میٹھے پانی میں اُبالیں اُسکے
بعد جو چیزیں اسمیں از قسم دردہ نشین ہیں اُن سے پاک کریں اُس کے بعد مردا سنگ پروردہ اور سپیدہ قلعی ہمقدار ڈھائی جزو اور روغن گل چار جزو
آب برگ مکو اور آب برگ کشنیز ایک جزو داخل کرکے استعمال کریں ادویہ جزئیہ موافق غرض دوم کے عمدہ اشیا اس غرض کیواسطے مرہم
چونے کا ہو اُسکے بنانے کی ترکیب یہ ہو کہ چونہ کو لیکر سات مرتبہ دھودیں تاکہ اسکی تیزی اور حدت دور ہو جائے اُس کے بعد روغن گل اور زیت
میں گھیں لیں اور تھوڑا سا موم بھی ملائیں اگر اسکی حاجت ہو اور کبھی طین قیمولیا بھی ان اجزا پر اضافہ کرتے ہیں اور سپیدی بیضہ اور تھوڑا سا سرکہ
شراب بھی داخل کرتے ہیں دوسرا نسخہ مرہم نورہ کا چونے کو بدستور مذکور خوب دھو ڈالیں اور آب برگ چقندر اور آب برگ کرنب اور
روغن گل اور موم ملاکر تیار کریں اسمقام کے مناسب خواہ تبرّد اور تنقّط کا خوف نہو ایک دوا یہ بھی ہو کہ جھاؤ کی پتی اور خرنوب جلاکر چھڑکیں

اور گوبر سوکھا ہوا اور پوست درخت صنوبر شلطرا شیع کندر س درہم مرداسنگ نیم درہم خبث رصاص چار درہم خبث فضہ چار درہم ایک مغسول آب سرد سے چندبار پانچ درہم تنبولیا پانچدرہم طین قبرسی ادرومی اور ارمنی اور سپیدہ قلعی کہ پہتا دو درہم عصا الراعی کوفتہ دس درہم مداد فارسی خواہ مداد چینی چھ درہم توتیائے سبز سات درہم بھیڑ کی مینگنی وانز لباب خواہ برگ لباب دس درہم خبث الحدید عصارہ برگ خطمی اور خبازی ہر واحد دس درہم سوسن آزاد اور بصل سوسن آسمانگونی زعفران کندر پانچ درہم کافور چار درہم روغن گل اور حرام مغز بارہ سنگھا اور اسکی چربی بقدر حاجت ملاکر مرہم طیار کریں ایک اور نسخہ جو زیادہ قوی ہے اور قلیل الحرارت میں اسکا استعمال کرنا چاہیئے یہ ہے کہ برادہ نحاس اور برادہ آہن کو طین خر خواہ طین حرے گل حکمت کر کے کسی تنور خواہ بھٹی میں جلائیں اور قرص بنا کر رکھ چھوڑیں اور جس وقت تخفیف کی حاجت ہو بطور ذرور کے چھڑکیں خواہ روغن گل ملاکر طلا کریں قبیل بیدوہی دوا ہے جو بچال کبوتر پارچہ کتان میں بشکل جلائیں تاکہ جل کر خاک ہو جائے اور روغن گل ملاکر طلا کریں عجیب نفع ہے جن مقامات میں آبلہ جلدی کے پڑ جائے پیراث یعنی گندنا جھلا ہوا خواہ قبلہ کھمقا ہمراہ سویق و زرق اس کے سپیکر دونوں کو زرایت نافع ہے اگر اسکا نفع ظاہر نہو جھاؤ کی پتی خواہ خرنوب نبطی کی پتی جلا کر استعمال کریں اور اگر اس سے کچھ فائدہ ظاہر نہ ہوا دویہ مدملہ ترجیح خبیثہ کا استعمال واجب ہے پانی سے جل جانا کبھی کھولتے ہوئے پانی کے دیگ خواہ اور کوئی برتن کسی آدمی کے عضو پر گر پڑتا ہے اور وہی اثر پیدا کرتا ہے جو آگ سے پیدا کرتا ہے تدبیر صائب ہے کہ اُسکے علاج میں عجلت کریں قبل از انکہ اُس میں آبلہ پڑ جائے اور صندل اور گلاب اور کافور کو طلا کریں اور دوا کو خشک ہونے دیں بلکہ ہر لحظہ دوا پر ایک کپڑا آب سرد اور برف میں بھگوئے ہوئے کو پھیرتے رہیں کہ یہ تدبیر آبلہ پڑنے سے مانع ہوگی بعض اطبا مبادرت کر کے اس مقام پر آب زیتون خواہ آب رماد کو چھڑکتے ہیں اور بہتر یہ ہے کہ ان دونوں پانی میں سے کسی ایک کو آردجو میں ملاکر استعمال کریں اور مرہم نورہ بھی مفید ہے اور جو دوا بچال کبوتر سے بنائی جاتی ہے اور نسخہ اسکا ابھی ابھی مذکور ہو چکا بہت عجیب النفع ہے اور ایسے چلنے سے جو قرح پڑ جاتے ہیں اُن کا علاج کرات مسلوق خواہ کرات مجفف سے کرتے ہیں اور وہ سب سے بہتر دوا ہے اور اسی طرح جتنی ادویہ آگ سے جلنے کی اوپر کے باب میں بیان ہوئے ہیں وہ سب بکار آمد ہیں نزف الدم اور حبس دم کا بیان فن کلیات میں بیان ہو چکا ہے کہ خون کا نکلنا عروق سے ہوتا ہے خواہ کسی رگ کا منہ کھل جائے بسبب ضعف اُس رگ کے خواہ اُس رگ میں امتلا خون زیادہ حد معین سے ہو جائے خواہ کوئی حرکت قوی حتی کہ کھینچنا اور چلانا اور کودنا پھاندنا کہ اس سے بھی رگ کا منہ کھل جاتا ہے اور خون نکل آتا ہے خواہ کوئی چیز گرم خارج سے ایسی متصل ہو جو برودت اندرونی کو جذب کرے خواہ رگ کسی صدمہ کی وجہ سے پھٹ جائے اور وہ سبب بادی تفرق ہو یا انساخ خواہ کسی طرح کی سڑائن اندرونی خواہ بیرونی اعضا میں پڑے یا کوئی حرکت شدید ہمراہ امتلاء کے حادث ہو یا رگ سے خون بطور ترشح کے ٹپکے بوجہ اسکے جرم اُس رگ کا ڈھیلا ہو جائے اور صفاق جو اُس رگ پر ہے اسمیں تحلیل پیدا نہ ہو نہایت اولی اور اقدم واسطے سیلان خون کے بشرط ملنے راہ کی رگوں میں سے شریان ہے کہ اُس سے خون کا سیلان بہت جلد ہوتا ہے اس وجہ سے کہ اُسکا جرم متحرک ہے اور جو کچھ شریان میں ہے کبھی سمٹتا ہے اور کبھی منتشر ہوتا ہے اور جب مکان میں شریان کی تنگی واقع ہو بعد تفرق اتصال کے اور خلا پیدا ہو انجام کار ربو رسا کی طرف ہوتا ہے جسکا نام ام الدم ہے اور شریان اگرچہ اس قسم میں ہے جو ملتحم ہوتی ہے لیکن بہت دشواری سے اسکا التحام ہوتا ہے اور اکثر یہ ہے کہ شریان ملتحم نہیں ہوتی ہے اور جو چیز گرد شریان کے ہے اسمیں التحام پیدا ہوتا ہے اور جب گرد کے چیز میں بوجہ التحام کے تنگی پیدا ہوتی ہے اسی جہت سے شریان میں تنگی پیدا کرکے جریان خون کو مانع ہوتی ہے اور نہ بادہ اور البتہ سیلان خون کا نہیں ہونے پاتا ہے بلکہ بطور ترشح کے خواہ نہایت پتلی دھار جسقدر راستہ باقی رہجاتی ہے اور ملتحم نہیں ہوتی ہے اسیقدر آہستہ آہستہ خون نکلتا ہے جب اسکی تدبیر بہ نرمی بذریعہ غمز اور دبانے کے کریں پھر خون کا سیلان رُک جاتا ہے اور جہاں کا تھا وہاں ٹھہر جاتا ہے !!

جیسے عنق کا اکثر یہی حال ہوتا ہے اور شبیہ وہ رگ تنہا زیر جلد ٹھہر جاتی ہو اور بذریعہ نبض کے اور جنبش کے معلوم ہوتا ہو اور اکثر یہ ہو کہ شریان کو اندر کی طرف سے یہ بات پیدا ہوتی ہے کہ اندر ہی اندر پھٹ جاتی ہو اور جلد بدستور سلیم رہتی ہو اُسوقت جلد کے نیچے ابورسما پیدا ہوتا ہو اور ورم لین کا حدوث بوجہ خون اور ریح کے ہوتا ہے اور اس ورم کا سکون بوجہ غمز اور دبانے کے ہوتا ہو اور یہ کیفیت اکثر عنق اور ابنہ یعنی کنج ران میں عارض ہوتی ہے اور یا بعض میں بھی خودبخود یہی کیفیت ہوتی ہو اور اکثر اسکا عروض بہ سبب کسی امر خارج کے ہوتا ہو اور فصد سے بھی یہی صورت پیدا ہوتی ہو اکثر اطبا نے گمان کیا ہے کہ ہر ایک عنق شریان سے ام الدم پیدا ہوتا ہے اسلیئے کہ شریان کا شگاف کبھی ملتحم نہیں ہوتا ہو بلکہ جو عضو شریان کے گرد ہو اُسمیں التحام پیدا ہوتا ہے اور ورم مشہور بہ ابورسما پیدا ہو جاتا ہو اور خون شریان بعد خرق ہونے کے کبھی نہیں جڑتی ہے حالانکہ ایسا واقع میں نہیں ہے کہ شریان کبھی ملتحم نہو بلکہ جڑ سکتی ہو جو لوگ شریان کے جڑنے سے مانع ہیں اُن کی دلیل قیاسی بھی ہو اور تجربہ سے استدلال کرتے ہیں قیاسی دلیل یہ ہو کہ شریان بلا ایک طبقہ منجملہ دو طبقوں کے غضروفی ہو اور غضروف کا التحام نہیں ہوتا ہے پس بحکم ضرب و شکل اول کے نتیجہ یہ ہوا کہ پوری شریان ملتحم نہیں ہو سکتی - اور تجربہ کا بیان اسطرح پر کرتے ہیں کہ ہم نے کبھی شریان کو جڑتے نہیں دیکھا جالینوس نے ان لوگوں کا مغالطہ قیاس اور تجربہ دونوں طرح سے کیا ہے قیاس جو اس مقام پر جالینوس نے کہا ہے خطابی ہے یعنی اسکا صغری از قسم مظنونات خواہ مقبولات کے ہو صورت اس قیاس کی یہ ہو کہ شریان میں بین بین ہے گوشت اور ہڈی کے اور گوشت ملتحم ہوتا ہو اور ہڈی مطلق نہیں جڑتی ہو پس چاہیئے کہ شریان جڑنے اور نہ جڑنے میں بین بین کی کیفیت حاصل کرے وہ کیفیت یہی ہو کہ بہت دشواری سے ملتحم ہو اور تجربہ اپنا جالینوس نے یہ نقل کیا ہے کہ اکثر لوگوں کا علاج کیا کہ اُن کی شریان کا التحام ہو گیا اور شاید بحث ایسی ہو کہ ہم اُسکے بیان سے فارغ ہو چکے اور ادویہ کے ابواب میں اُسکو ذکر کر چکے ہیں لیکن پھر ہم کہتے ہیں کہ اعضا کا حال بروقت انبعاث خون کے مختلف ہوتا ہو کسی عضو سے خون بکثرت نکلتا ہو اور جب وہ عضو شگافتہ ہو جائے خون بکثرت جاری ہو جیسے جگر اور ریہ اور بعض اعضا ایسے ہیں کہ اُن سے کم نکلتا ہو اور ان دونوں قسموں میں بعض سے خون نکلنا پرخطر ہے اور بعض عضو سے ایسا پرخطر نہیں ہے جیسے پھیپھڑے سے خون کا نکلنا بہت کثرت سے ہوتا ہو خواہ ناک سے بھی خون بکثرت برآمد ہوتا ہو پھیپھڑے کا نکلنا پرخطر ہے اور ناک سے کسیقدر خون برآمد ایسا ہو خطرناک نہیں ہو اور جیسے برآمد ہونا خون کا مثانہ اور رحم اور گردہ سے کہ بہت ہی قلیل برآمد ہوتا ہے بلکہ بتیر تھوڑا تھوڑا خون نکلتے نکلتے انجام ہلاکی طرف پہونچتا ہے رگوں سے بھی خون کے نکلنے کی مختلف صورتیں ہیں کسی شریان کے خون برآمد ہونے کی صعوبت زیادہ ہوتی ہو اور خطرہ بھی زیادہ ہو جیسے ہاتھ اور پاؤن کے بڑے بڑے شرائین کہ اُن سے اگر خون جاری ہو اکثر نوبت بہلاکت پہونچتی ہے اور بند نہیں ہوتا ہو اور بعض شرائین کا خون ایسا پرخطر نہیں ہوتا جیسے شریان قحف یعنی جمجمہ استخوان سر کے پاس ہو کہ اسکے خون کا بند کرنا سہل ہو اور فقط باندھ دینا اُسکا کافی ہو اور اکثر چھوٹے چھوٹے شرائین سے خون جاری ہوتا ہو اور خودبخود بند ہو جاتا ہے کبھی درمیان شریان کے خون اور غیر شریان کے یہ فرق بیان کرتے ہیں کہ شریان کا خون ضربانی اور رقیق اور اچھا ارغوانی بہ نسبت غیر شریانی کے ہوتا ہے اور مائل بہ سواد مثل خون ورید کے نہیں ہوتا ہو اور نہ اتنا ہوتا ہو - یہ بھی جاننا ضرور ہو کہ جس شخص کو استفراغ دموی ہو خصوصاً استفراغ دموی شریانی اور استفراغ حد افراط کو پہونچ جائے اور نوبت تشنج کی پہونچے نہایت ردی ہو اسیطرح اگر ہچکی آنے لگے ایسا استفراغ مہلک ہوتا ہو اور ہچکی کے ہمراہ بوجہ استفراغ مذکور کے غشی بھی پیدا ہو تو بہت جلد موت واقع ہوگی اور ہذیان اور اختلاط عقل بعد استفراغ خون کے مہلک اور ردی ہو اور اگر ہذیان اور اختلاط عقل کے قریب تشنج پیدا ہو اکثر قاتل ہوتا ہو **قانون علاج نزف الدم کا** نزف الدم کے علاج میں ابتدا حبس خون کی تدبیر کرنی چاہیئے بعد ازاں اگر قرحہ پڑ گیا ہو اُسکا علاج کریں اور جس نزف الدم کا سبب برقرار ہو اُسکا بند

کرنا ممکن نہیں ہے جیسے کوئی مادہ اکال وغیرہ باعث اجرائے خون کا ہو کہ جبتک ازالہ اُس سبب کا نہ کرینگے کیونکر بند ہوگا پھر اگر بوجہ ضعف مفرط خواہ
کسی اور وجہ کے اتنی مہلت نہ ہو کہ پہلے ازالہ سبب کا کریں بعد ازاں حبس خون کریں جو حوابس خون کے ذریعہ سے ناچار اُسے بند کرینگے اور حابسات
خون کا بیان تفصیلی اگرچہ کتاب اول میں ہو چکا ہے تاہم اس مقام پر بطور مدد کے کسیقدر ذکر کرینگے واضح ہو کہ اسباب حبس خون کے بعض
وہ ہیں کہ جہت خروج کو بدل دیتے ہیں خواہ ایسے ہیں کہ جسطرف سے خون جاری ہے اُسیطرف آنیکو روکتے ہیں اور مقام جریان تک پہنچنے نہیں دیتے اور بعض حابسات ایسے ہیں کہ جو
مقام جریان خون سے اُسکو نکلنے نہیں دیتے اور بعض حوابس کا اثر مرکب دونوں اثروں سے ہوتا ہے کہ مانع وصول بطرف مخرج کے بھی ہوتے ہیں اور خود موضع جریان سے بھی روک دیتے ہیں خواہ
تینوں فائدوں کے جامع ہوتے ہیں پہلی صورت یعنی جو چیز خون نکلنے کی جہت بدلجائے اور خلاف جہت کی طرف مائل کرے اُسکی یہ بھی کیفیت ہے کہ نقطہ جذب
بطرف خلاف جہت کے کرے اور کوئی دوسری راہ برآمد خون کی جہت مخالف میں جدید پیدا نہ کرے جیسے جگر پر موضع محاجم اگر واسطے
حبس نزف الدم کے کریں داہنے نتھنے سے رعاف پیدا ہوگا اور یہ کوئی نیا سوراخ بوجہ اس ترکیب کے پیدا نہیں ہوتا اور کبھی نیا مخرج بذریعہ
جذب خلاف کے پیدا ہوتا ہے جیسے صاحب رعاف کی اس ہاتھ کی فصد کھولی جائے جو محاذی اُسکے نتھنے کی ہو بشرطیکہ فصد ضیق ہو
اور زیادہ کشادہ نہو دوسری قسم یعنی روکنے والی شے ایسی کہ مجری نزف تک آنے نہ دے وہی ہوگی جو مانع حرکت خون کی اور اُسکے
نفوذ کی ہو اور یہ صفت اُسمیں یا بسبب احتراق کے ہوتی ہے یا بوجہ تخدیر کے ہوتی ہے اور مخدر یا دوا ہوتی ہے خواہ کیفیت اور حالت خاص
کسی بدن کی جیسے غشی کا واقع ہونا کہ اکثر بوجہ غشی ہونے کے حبس نزف الدم کا پیدا ہوتا ہے تیسری قسم یعنی جو خاص موضع نزف الدم پر خون کو روکے
وہ ایسی ہی چیز ہوگی جو مخرج کو بند کرے خواہ بذریعہ بندش سخت کے یا بذریعہ رخنہ بندی اور کوئی چیز سوراخ میں بھر دینے کی جیسے کوئی دوا اخواد
بزا وغیرہ بھر دیں یا بطور رخنہ بندی کریں اور سوراخ میں کچھ نہ بھریں خواہ موضع نزف الدم پر خشک ریشہ پیدا کریں داغ دینے سے یا کوئی دوا
ایسی لگائیں جس سے پپڑی پڑ جائے خواہ جمود اور تنگی ایسی پیدا کریں کہ خون رک جائے خواہ کوئی دوا مغری اور چپیدہ لگائیں خواہ تجفیف پیدا
کریں خواہ دوا مرہم کا استعمال کریں خواہ اس گوشت کو جو گرد رگ کے ہے اسمیں تنگی پیدا کریں تاکہ اُسے بند کرے تہ بہ مسدود کرے بات ضروری یہ بات جاننے کے قابل ہے اگر جراحت کے ہمراہ
ورم بھی ہو تو اکثر یہ تدبیرات اور اعمال جو اوپر بیان ہو چکے ہیں انکا کرنا دشوار ہوگا اسلیئے کہ اسوقت نہ بندش بذریعہ ڈوروں کے ممکن ہوگی اور نہ فتیلہ وغیرہ کا داخل کرنا بن پڑے گا
اور نہ دشواری سے بندش ہو سکے گی ہاں اسوقت استعمال ادویہ مغریہ کا ضرور ہو سکتا ہے اور تبرید و تخدیر کا پیدا کرنا اور خون کا قوام کسی قدر غلیظ اور اثر
کرنا اور اگر علاج بذریعہ بندش کے خواہ بذریعہ چاک کرنے کے خواہ کسی دوا کے لگانے سے بشرطیکہ زخم میں درد زیادہ ہو کیا جائے وہ نہایت
ردی ہے اور جو شخص برعایت ایسی واقع کرے جس کی جہت سے درد پیدا ہو وہ بھی ردی ہے اُٹھانا عضو مجروح کا لازم ہے کہ جامع دو باتوں
کا ہو اول تو درد نہ ہونے پائے دوسرے جس طرف خون کا میلان ہے اُسکی جہت مخالف میں بلند کریں پس اعانت خروج دم کی بذریعہ تدلیہ اور
تعلیق کے نہ کرنی چاہیئے یعنی اسی طرح اُس عضو کو جھکانا اور لٹکانا درست نہیں ہے کہ اخراج خون کا آسانی ہو جایا کرے اگر ان دونوں غرض کے
حاصل ہونے میں ضد ہو یعنی درد کی زیادتی کا موقوف ہونا اُسی شکل پر اُٹھانے میں منحصر ہو کہ جس شکل میں خون آسانی نکلنے کا گمان ہے خواہ برعکس تو تب
مناسب بحال مریض کے ہو غرض زیادہ مناسب ہو اُسے اختیار کریں اور جسکا تحمل مریض پر آسان تر ہو اور سردست جو مفید زیادہ ہو اسی کا لحاظ
زیادہ کریں اب اسوقت ہم کو احتیاج ایک امر بات بیان کرنے کی ہے بعد ازاں کہ ناظر کتاب ہذا اس امر کا لحاظ بخوبی کرلے کہ جس رگ سے
خون جاری ہے شریان ہے یا شریان نہیں ہے بلکہ ورید ہے اور وہی شناخت جو اوپر جہندگی خون اور رنگ وغیرہ کے بیان ہو چکی اُسکے ذریعہ سے
اطمینان کرے تاکہ اگر شریان سے اجرائے خون کا احتمال خواہ یقین ہو اُسکی تدبیر میں توجہ زائد درکار ہے اور ورید کی نزف الدم میں چندان

اہتمام زائد نہیں ہے بعد اسکے ہم کہتے ہیں کہ جذب بطرف خلاف جو بطرف مخرج دم نہ ہو اُس کی تدبیرات مختلفہ میں سے ایک تدبیر یہ بھی ہے کہ عضو مجروح کو الم اور ایذا بذریعہ دلک اور بندش کے پہونچانی چاہیئے خواہ بذریعہ محاجم کے ایذا دینی چاہیئے اور جس عضو کی طرف جذب کرنا ہے واجب ہے کہ وہ عضو عضو ماؤف کا مشارک اور دونوں ایک ہی خط مستقیم طولاً خواہ عرضاً واقع ہو اور دونوں جہت عرض اور طول میں جو دور تر ہو بہ نسبت عضو ماؤف کے اُسکی طرف جذب کرنا چاہیئے اور قریب کی طرف مناسب نہیں ہے جیسے اگر جذب مخالف سر کے دونوں طرف کا کسی ایک جانب سر خواہ ہاتھ کے جانب مخالف کا جذب اُسی کے ہاتھ کے دوسری جانب میں کہ دونوں جذب قریب ہیں اُسکا چندان فائدہ ظاہر نہ ہوگا اور پورا انصراف اور جذب ہوگا اور یہ قواعد ایسے ہیں کہ بروقت اُن کے سمجھنے کے ناظر کتاب ہذا کو وہ اصول یاد کرنے کی ضرورت ہے جنھیں ہم نے کتاب اول فن کلیات میں ذکر کیا ہے جہاں پر قوانین استفراغ کے بیان کئے ہیں بندش خواہ دلک وغیرہ جو کچھ کریں واجب ہے کہ اس عضو کے قریب سے واقع ہو جس سے خون کی روانی ہو رہی ہو پھر اس سے اُتر کر دوسرے مقام پر کریں اور شریانیں کے شگافتہ ہونے میں ان تدبیرات سے اکثر امید قطعی نہ رکھنی چاہیئے کہ بس یہی تدبیرات کافی ہیں اور جس خون کو فقط انھیں تدبیرات سے ہو جائیگا بلکہ ان تدبیرات کو میں ٹھہر کر استعمال کریں اور یہی حال فصد جانب مخالف کا ہے جو بعد قطرین میں کھولی جائے دوسری قسم کی ایک صورت یعنی خون کے غلیظ اور جائز کرنے کی صورتوں میں ایک صورت یہ ہے کہ مثلاً اگر کسی شخص کو رعاف وغیرہ بکثرت جاری ہو اُسے اغذیۂ غلیظہ الکیموس کھلائیں جو خون کو خاثر اور غلیظ کر دیں جیسے عدس اور عناب وغیرہ اور دوسری صورت ہے کہ مخدرات اور آب سرد کا استعمال کریں اور بدن پر ادویہ مبردہ رکھیں اور کبھی غشی جو خود بخود واقع ہو کسی تدبیر سے پیدا کیجائے ایسی مفید ہوتی ہے کہ نزف الدم کو بند کر دیتی ہے قسم اخیر کی صورت یہ ہے کہ اسمیں فقط ایک ہی قاعدہ کی رعایت درکار ہے یعنی مثلاً کبھی کوئی شریان متصل قلب ایک ہی جانب سے ہوتی ہے اور دونوں جانب اُس کے متصل نہیں ہوتی اگر اُسکی بندش فقط ایک ہی جانب سے کر دیں روانی خون سے امان اور اطمینان ہو جائے بلکہ بیشتر دوسری جانب سے ایک شعبہ متصل ہوتا ہے دوسرے شریان کا کہ اسمیں ڈوب جاتا ہے اور خون اُسکی طرف پہونچتا ہے اور جب اُسکو بند کیا ہے اُس کی دوسری جانب سے خون اسمیں پہونچتا ہے اُسوقت دوہری بندش کرنی پڑے گی اور قبل از بندش اُس جانب کی شناخت کرنا چاہیئے جدھر اُس رگ کا مبدا ہے اور جہاں سے یہ رگ پیدا ہوئی ہے بعض مواضع میں مبدا اُسکا اسفل کی طرف ہوتا ہے جیسے عنق میں اور بعض میں اور بعض مقامات میں مبدا شریان کا اوپر کی طرف ہوتا ہے جیسے ران اور بازو میں جب یہ مقام اچھی طرح معلوم ہو جائے اُسوقت شد اور ربط کا استعمال کرنا چاہیئے ایک تدبیر اُسکی یہ بھی ہے کہ موچنے وغیرہ سے رگ کو باہر نکالیں اگرچہ اسکا نکالنا بدون چاک کرنے تھوڑے سے گوشت کے ممکن نہ ہو اور گوشت سے مراد وہ گوشت ہے جو محیط اسی رگ کے ہے اور اُس رگ کو چھپائے ہوئے ہے اُسکے بعد اُن ادویہ کو جن کا ذکر ہم کرتے ہیں استعمال کریں اگر یہ رگ ضارب ہو یعنی مثل نبض کے چلتی ہو اور خوب اُس کی حرکت محسوس ہو مناسب ہے کہ خرقہ کتان سے اُس کی بندش کریں اسیطرح اگر ضارب نہ ہو لیکن اتنی بڑی ہو کہ اُسمیں سے خون بکثرت نکلتا ہو اور بند نہ ہوتا ہو اور جب تدبیر کر کے فراغت حاصل ہو بعد از ان استعمال دواؤں کا کریں اور تین دن پٹی نہ کھولیں خواہ چار روز تک اور اثنا میں اگر دوائے مغری کو دیکھیں کہ خوب چسپان ہو گئی اور اچھی طرح گرفت کر لی ہے پر اُسے ہرگز چھوڑانا مناسب نہیں ہے بلکہ اور زیادہ اہتمام کرے اسکے گرد اسی قسم کی دوا لگائیں جو کسیقدر پہلے دوا کی خشکی بوجہ اپنی رطوبت کے کم کرے اور اگر دوا کے اوپر پٹی خواہ کپڑے اور کاغذ وغیرہ کے چھوڑانے سے وہ دوا بھی اکھڑ جائے موضع دوا کو انگلی کے نیچے دبا کر ایسی تدبیر کریں کہ خون کا اُچھل کر نکلنا رک جائے اور جسقدر دوا چھوٹ کر

الگ ہوگئی ہو باقی ماندہ بھی جو الگ ہو چکی ہے اُسے جدا کر دین اور اُسی جگہ پر اُس دوا کو دو ٹکڑے کرکے گرادین اور دوسری دوا اُسکی جگہ پر بدل کر رکھین اور ہر وقت دوا چھوڑانے کے عضو مجروح کو ایسے طرح اُٹھائین جیسا اُس کی نسبت مناسب ہو اور وہی شرط برتین جنکا اوپر بیان ہو چکا ہو اور عمدہ طریقہ اُسکا یہ ہو کہ زخم کا منھ سب اُوپر سے اونچا ہو مثلاً اگر نیچے کے اعضا مین ہو خواہ رحم مین ہو الیسا فرش بچھایا جائے کہ نیچے کے اعضا کو اونچا کر دے اور اوپر کے اعضا پست کر دے اور باینہمہ اس شکل کے پیدا کرنے سے درد پیدا نہ ہو جب لیا عنوان اُس کے ... جائے ... ٹھیکنے کا درست ہو جائے پھر تین روز تک مریض کو اُسی انداز پر رہنے دو تا اینکہ خون بند ہو جائے گو وہ وغیرہ بھرے خواہ اور کوئی چیز زخم کے اندر داخل کرکے جو تدبیر ہو اُسی وقت جلدی جبکہ شریان عظیم ہو اُسکی ترکیب یہ ہو کہ نیم ارنب خواہ مکڑی کا جالا یا باریک روئی یا بورا ناکہ اکتان کا لیکر اُسپر ادویہ مغریہ اور ادویہ مانع خروج خون چھڑکین اور فتیلہ یعنی بتی سی بنا کر شریان کے اندر داخل کرین اور اُسکے اوپر پٹی باندھین اور کبھی فقط نیم خرگوش کی بتی تنہا کام دیجاتی ہو اور کسی دوسری چیز کے ملانے کی ضرورت نہین رہتی لیکن بندش ایسی درست اور صفائی کے ساتھ کرنی چاہیے کہ جبتک التحام پیدا نہو کھل نہ جائے اور جو فتیلہ رگ کے اندر داخل کیا گیا ہو اُسکے خارج کرنے کی تدبیر طبیعت آپ ہی خود کر لیتی ہو اور جتنا جتنا زخم بھرتا جاتا ہو بتی باہر نکلتی آتی ہو خواہ اندر ہی اندر وہ بتی گھٹتی جاتی ہے اور پتلی ہوتی جاتی ہو اور دب دبکر ایسی باریک ہوتی جاتی ہو کہ بعض کے زخم سے مثل رشتہ باریک کے نکلتی ہے۔ ردم بطا التقام یعنی زخم کا منھ بند کرنا اور اُسکے اندر کوئی بتی وغیرہ نہ رکھنا اسکی صورت یہ ہو کہ بتی کی شکل کی کوئی شے زخم کے منھ پر رکھین اور اندر رگ کے داخل نہ کرین اُس کے اوپر گدی رکھکر باندھین خصوصاً اسفنج کی گدی اور پٹی ... درست باندھین اور خوب کسکر کہ احتمال کھلجانے اور ڈھیلے ہونے کا نہو۔ اور جذب کیواسطے بندش برخلاف اس بندش کے ڈھیلی اور نادرست ہونی چاہیے اسلیئے کہ پہلی بندش سے غرض یہ ہوتی ہو کہ زخم کا منھ بہم ملجائے اور پہلا پیچ پٹی کا خوب تنگ اور کسا ہوا اور دوسرا تیسرا پیچ بہ نسبت پہلے کے اور ہر ایک پیچ بہ نسبت اپنے ماقبل کے ڈھیلا ہونا مناسب ہو اور یہان پر یعنی جذب کے واسطے برعکس اسکے بندش چاہیے یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ بہت سی گدی اور پٹی کا باندھنا بشرطیکہ ضعیف ہون اکثر اُن سے ضرر شدید یعنی جذب کا پیدا ہوتا ہو اور منفعت شد کی یعنی حبس اور ردم کی حاصل نہین ہوتی اور شد خواہ بند کرنا اُس سے غرض اصلی یہی ہوتی ہو کہ خون کی آمد بند ہو جائے تا اینکہ الم اور ایذا ہو ہان اگر یہی ضرورت ایلام کی ہو کچھ مضائقہ نہین ہے کہ سختی سے بندش کرین لیکن بعد ازان تھوڑا تھوڑا ڈھیلا کرتے جائین۔ اکثر احتیاج اسکی بھی ہوتی ہو کہ گوشت کو ٹانکے وغیرہ سے سئین اور دونون بازھین یکجا کرکے اُسکے بعد پٹی وغیرہ باندھین اور بیشتر فقط دونون باڑھون کا ملا دینا اور ایسے رفادے اور پٹی وغیرہ جو زخم کے ملے رہنے کی حافظ ہون جنکا ذکر اوپر ہو چکا ہے کافی ہوتا ہو لیکن اسکے ایسی ادویہ کو چھڑکنا چاہیے جو ملحم ہین اگر کوئی رگ مثل وداج کے پھٹ جائے واجب ہو کہ اُسے ابتدا مین ایک ہاتھ کی انگلیون سے ملا کر دبا دین اور پٹی وغیرہ اُسپر دوسرے ہاتھ سے چڑھائین اور لگائین ردم بذریعہ علقہ کے کبھی بوجہ ہتواری علقہ یعنی لٹکنے والی چیز کے جو منھ پر شگاف کے لٹکی ہو اور ہر وقت اُس منھ کو چھیڑے رہے حاصل ہوتا ہو کہ وہی علقہ اسقدر رہتا ہے کہ آخر کار مین خون کو بستہ کر دیتا ہو اور فائدہ ردم کا پیدا ہوتا ہو خواہ کوئی شے زیادہ تر ... پیدا کرے اور خون کو منجمد کرے اسی مقام مین گوشت پیدا کرکے شگاف مین تنگی پیدا کرنیکا طریقہ ایک یہ بھی ہے کہ شاہ رگ کو عرض مین قطع کرین پس دونون طرف سمٹکر پہلی ہی مرتبہ اسقدر تنگی پیدا کرین گی کہ اُسپر گوشت دوڑ جائے گا۔ اس طرف جدھر سے سیلان خون کا ہوتا ہے اور یہ تدبیر اُسی مقام مین درست پڑے گی جو موضع لحمی ہو۔ اکثر حاجت قطع ایک شعبہ رگ کے کنارہ سے ہوتی ہو تاکہ دخول اسکا اندر کی طرف باستواری ہو بعد ازان اُسپر دوا لگائی جاتی ہے اکثر التحام مجرے کا بدون ام الدم کے ہوتا ہے

ہڈی پڑنے کی وجہ سے دشواری زخم کی نقطارگ کے ذریعہ سے بھی ہو سکتی ہے اگر سیلان خون کی وجہ سے کوئی ضرر عظیم پیدا ہو لیتا اور زیادہ مہلت
استعمال ادویہ کی نہ ہو اور کبھی بذریعہ استعمال ادویہ کا وریشل جو بند وغیرہ کے بھی ہوتی ہے خواہ زنگار اور پھٹکری کے اقسام اور اقسام زرنیخ کے
اور کون وغیرہ کے جو ضعیف العمل ہیں کہ ان ادویہ کو مقام شگافتہ پر چھڑکتے ہیں اسیطرح زہرالبحر سے بھی فائدہ حاصل ہوتا ہے۔ اکثر یہ
دوائیں چھڑک کر موضع ماؤف کی بندش کر دیتی ہیں پس خون بند ہو جاتا ہے مگر اسمیں خطرہ یہ ہے کہ اس تدبیر سے جو خشک ریشہ پیدا ہوتا ہے
بآسانی الگ ہو جاتا ہے اور فقط پانی لگنے سے خواہ ادنیٰ تفاوت سے کسی جسم کی پپڑی اُدھڑ جاتی ہے بلکہ اندر کا خون جس وقت روانی پر آکر پپڑی کی
مدافعت کرتا ہے فقط اُسی خون کی روانی کے صدمہ سے یہ پپڑی الگ ہو جاتی ہے اور تھوڑے تھوڑے سبب سے بھی اُس خشک ریشہ کا زوال
ہو جاتا ہے اور اُسکے گر جانے کے بعد پھر وہی دشواری پیدا ہوتی ہے اسیواسطے اطبا نے تجویز کی ہے کہ آگ کے سینکنے سے جو پپڑی ڈالنی
مطلوب ہو چاہیے کہ کسی لوہے سے کہ گرم ہے سے جسکی گرمی بہت زیادہ ہو اُس سے داغ دیکر سینکیں تاکہ خشک ریشہ ایسا پیدا ہو جو گہرا
ہو اور اوچھا اور کم زور نہ ہو اور بہ آسانی گر نہ سکے اور بہت دنوں میں گرے اور ایسا مستحکم ہو جیسے گوشت اُسپر ثابت ہو گیا اسلئے کہ اگر
داغ ضعیف لگاتے ہیں اُس سے جو خشک ریشہ پیدا ہوتا ہے اول تو ضعیف کہ ادنیٰ سبب سے گر جاتا ہے اور باینہمہ مادہ کثیر کو جذب کرتا ہے
اور تسخین شدید پیدا کرتا ہے اور جو داغ بقوت لگاتے ہیں اسکا ورم اور خستہ بندی خشک ریشہ قوی سے ہوتی ہے اور شگاف کو زائل کر دیتی ہے
اور اگر شگاف وسیع ہو اسکو چھوٹا کرتی ہے اور سمیٹ دیتی ہے۔ منجملہ داغ لگانے کی تدبیر سے ایک عمدہ اور معتدل تدبیر یہ ہے کہ سپیدی بیضہ
کی آہک ناآرسیدہ سے ملاکر پشم خرگوش وغیرہ اُسمیں آلودہ کریں اور مقام شگاف پر رکھیں اور باندھ دیں اس تدبیر سے بہتر یہ ہے کہ زیرہ
اور چونا پیسکر مقام شگافتہ پر رکھیں اور ان دونوں پر قلقطار بھی اضافہ کرتے ہیں زاجات یعنی جملہ اقسام پھٹکریوں کے بھی ازین قبیل ہیں کہ
اُن میں قبض اور کی دونوں کی قوت ہے اور چونہ میں فقط کی کی قوت ہے اور قبض کی قوت چونہ میں بہت کم اور معتدبہ نہیں ہے جو خشک ریشہ
ایسی دوائے کاوی خواہ محض کی کے ذریعہ سے پیدا ہوا ہو اور اُس دوا میں قبض بھی ہو ایسا خشک ریشہ بہت دیر تک ٹھہرتا ہے اور
عمیق بھی ہوتا ہے گدھے کے غلیظ کا عرق نچوڑا ہوا اور خود وہی غلیظ باوجود کی بحدت کے تفریہ کی بھی قوت رکھتا ہے۔ سوراخ کی بند کرنیوالی
دوائیں جیسے جبسین مغسول اور علک مطبوخ اور نشاستہ اور گرد آسیا اور صمغ اور کندر اور زرنیخ ایضاً زبیب عنب اور منفذ ع
یعنی مینڈک بھی اسی قبیل سے ہے جیسا کہ کہتے ہیں ایضاً کوکب ساموس بھی یہی خاصیت رکھتا ہے جو دوائیں بذریعہ تجفیف اور الحام
کے حبس خون پیدا کرتی ہیں جیسے صبر اور قشار کندر اور خستہ زبیب جو خوب باریک پسا ہو اور مازو ہمراہ روغن کے اُسے جلائیں اور
جب شعلہ دینا موقوف ہو جائے بجھا ڈالیں اسیطرح بردی سوختہ اور زرنیخ اور صدا الحدید بریان یعنی چرک آہن اور گھوڑے کی
لید اور گدھے کی لید دونوں جلی ہوئی خواہ بدون جلی ہوئی اور ہڈیوں کی راکھ اور سیپی کی راکھ بشرطیکہ دھو کر ان کا نمک جدا نہ
کیا ہو اسلئے کہ دھونے کے بعد یہ خاکستر از قسم مغری ادویہ کے ہو جاتی ہے اُسی طرح تازہ اسفنج جسکو زفت خواہ شراب میں ڈبو دیا ہو
اور ڈبونے کے بعد اُسے جلا ڈالیں اسی طرح بالوں کو جلا کر استعمال کرنا بیان ادویہ بسیطہ اور مرکبہ کا جو بقوت حبس نزف لازم
کرتی ہیں اور جالینوس نے اُنھیں ذکر کیا ہے اور بہت مبالغہ اُن کے وصف میں کیا ہے اور جالینوس کے بعد اور لوگوں نے اُنکا تجربہ
کیا در حقیقت اُن کا نفع زیادہ پایا ہے۔ منجملہ ان ادویہ کے ایک یہ نسخہ ہے قلقطار بیس جز و کندر سولہ جز و صبر علک البطم خشک دار فلفل اور
علک البطم یکدانہ مصر و زرنیخ چار جز انھیں پیسکر چھانیں اور بیس جز داخل کریں اور کل ادویہ سے ذرور طیار کرکے فتیلہ پر چھڑک کر

استعمال کرین خواہ موضع نزف پر چھڑکین عجیب النفع ہی یا عنزروت اور صبر اور مصطگی اور دم الاخوین کو پیسکر فتیلہ پر چھڑکین اور باستواری باندھین یا صبر اور کندر فقط ہمراہ پشم ارنب وغیرہ کے جیسا اوپر مذکور ہوچکا ہی استعمال کرین۔ خواہ اسفنج کو جلاکر جیسا اوپر بیان ہوچکا ہی استعمال کرین اور خشت سوختہ سائیدہ اور جبسین قلعی اور توتیا اور صبر خواہ صبر اور کبریت یا کندر اور کبریت سے ذرور طیار کرین یا استعمال فتیلہ کا سپیدی بیضہ کے ذریعہ سے کرین۔ خواہ قلقطار بیس جزو اور کندر اور دقاق کندر آٹھ جزو اور زرنیخ آٹھ جزو اور جبسین محرق آٹھ جز خواہ قلقطار اور نحاس محرق اور قلقدیس اور پھٹکری بریان ہموزن استعمال کرین عمدہ علاج نزف دموی کا خصوصاً اگر سر سے خون جاری ہوتا ہی یہ ہی کہ صبر ایک جزو اس بدن مین جو رطوبت کو زیادہ جذب کرتا ہو اور نصف جزو صبر کا اُس شخص کیواسطے جسکا بدن نرم ہو اور رطوبت کو کم جذب کرتا ہو اور قشار کندر بدن خشک مین ایک جزو اور خود کندر چرب بدن لین مین ایک جزو اور انھین دونون پر اختصار کیا جائے خواہ اُن کے ہمراہ دم الاخوین اور انزروت بھی شریک کرین اور شب کو سپیدہ بیضہ مین گوندھکر پشم ارنب کے ہمراہ خواہ مواضع نزف پر بطور ذرور کے استعمال کرین

مقالہ تیسرا قروح کے بیان مین

بیان عام قروح کا

قرحہ جسے ہندی مین گہرا خواہ زخم گہرا کہتے ہین اُسکی پیدائش زخم سے ہوتی ہی اور پھوڑون کے پھوٹنے سے خواہ بثور اور پھنسیون کے پھوٹنے سے اسلیئے کہ تفرق اتصال گوشت کا جب دیر تک ٹھہرے خواہ زیادہ بڑھ جاے اور اسمین ریم پیدا ہو اُسوقت اُسکا نام قرحہ رکھتے ہین ریم پڑنے کی وجہ بھی ہی کہ جو غذا اُس مقام تک پہونچتی ہی فاسد ہوجاتی ہی وجہ فساد کی یہ ہوتی ہی کہ عضو ماؤف ضعیف ہوجاتا ہی اور اُسکے ضعف کیوجہ سے جو غذا اسمین تک پہونچتی ہے فاسد ہوجاتی ہے اور پھر چونکہ وہ عضو ضعیف قطع نظر انصباب غذا کے اُس کی طرف فضول اعضائے مجاورہ یعنی قریب کے منجذب ہوتی ہین اور متحلل ہوکر اس عضو کی طرف آتے ہین خواہ علاج اُسکے تفرق اتصال کا ایسے مرہمون سے کیا گیا ہی کہ ان مرہم نے عضو کو ڈھیلا اور بیتلکر دیا ہے اور اُن مرہمون کی رطوبت اور چکنائی نے اسقدر اثر کیا کہ قوت عضو ماؤف کی ضعیف ہوگئی ہی اسوجہ سے قرحہ پیدا ہوگیا ہی۔ ریم کی جو قسم رقیق ہو اُسکو صدید کہتے ہین اور جو قسم غلیظ ہو اُس کو وسخ کہتے ہین اور وسخ ایک چیز خاثر یعنی نرم مثل مسیدہ کے اور خشک سپید رنگ خواہ مائل بسواد ہوتی ہی یا مثل ردی کے ہوتی ہی۔ صدید کی پیدائش رقیق اخلاط سے ہوتی ہی اور اخلاط کی مائیت سے اور اخلاط حادہ سے اور وسخ کی پیدائش اخلاط غلیظہ سے ہوتی ہی۔ صدید کی زیادتی تولید خون سے ہی اور محتاج ضعف کا ہوتا ہی اور وسخ کو حاجت بطرف دوائے جالی کے ہوتی ہی۔ قروح کبھی ظاہر مین زیادہ اور پھیلے ہوتے ہین اور اندر کی طرف زیادہ نہین غائر ہوتے ہین اور کبھی اندر تک گڑھا پڑجاتا ہی جو قروح غائر ہوتے ہین اگر اُنکے گرد کا گوشت سخت ہوگیا ہی اُسکا نام ناصور ہی اور ناصور کی شکل یہ ہی کہ جیسے چھوٹی نل عضو کے اندر سما گئی ہی اور اگر اُن کے گرد کا گوشت سخت نہوا ہو اُسکا نام مخبن اور کہف یعنی غار رکھا جاتا ہی اور بعض اطبا اسکا نام مخبا اسواسطے رکھتے ہین کہ زیر جلد اُسکا نفوذ ہوگیا ہی اور جلد اُس سے جدا ہوگئی ہی اور کہف اسواسطے کہتے ہین کہ بدن کی ہڈی کے نیچے خواہ زیر لحم وہ قرحہ پوشیدہ ہوگیا ہی اور اُس کی وسعت بڑھ گئی ہی اور بعض اطبا نے کہا ہی کہ قرحہ واسع کو کہف کہتے ہین اور جو قرحہ تنگ اور عمیق ہو اُس کا نام ناصور ہے اور نام رکھنے مین کچھ نزاع نہین ہے جسوقت صلابت و سختی گوشت وغیرہ کی قرحہ ظاہری مین ہو اُسکا نام قرحہ خرقیہ ہی ناصور ہر ایک ہی جو نظر نہ آئے اور جسقدر حس بصر سے دور ہی اور اُسی کو چور کہتے ہین اتنا ہی زیادہ بُرا ہی۔ ناصور کی بعض قسم مستوی اور سیدھی ہوتی ہے اور بعض قسم ناصور کی ترچھی ہوتی ہی اور جو ناصور عصب تک پہونچ جاتا ہے درد زیادہ پیدا کرتا ہی خصوصاً اگر جانب سفل اُس ناصور کے

سلائی وغیرہ سے چھوئیں اُسوقت درد بہت زیادہ پیدا ہوگا کبھی جس عضو میں ایسا ناصور درد پیدا کرنے والا پڑتا ہی اُس عضو کے فعل مین
دشواری پیدا ہوتی ہے اور اُسکی رطوبت رقیق اور لطیف ہوتی ہی جیسے اُس ناصور کی رطوبت جو ہڈی تک ہوپہنچا ہو یا کہ ہڈی مین پیدا
ہوا ہو جب ناصور کسی رباط تک ہوپہنچتا ہی اُس سے بھی جو رطوبت نکلتی ہی ایسی ہی رطوبت ہوتی ہی یعنی رقیق اور لطیف مگر ہڈی اور رباط کے ناصور
مین درد زیادہ نہین ہوتا ہے جو رطوبت اُس ناصور سے نکلتی ہی کہ ہڈی تک ہوپہنچا ہی رقیق اور مائل بہ زردی ہوتی ہی اور جو ناصور ورید
اور شریان تک ہوپہنچا ہی اکثر اُسکی رطوبت دردی ہوتی ہی اور کبھی جو ناصور ورید تک ہوپہنچا ہی اُس سے خون کثیر اور صاف بھی نکلتا ہی
اور جو ناصور شریان تک ہوپہنچا ہی اُس سے خون اکثر بطور نزف کے برآمد ہوتا ہی خواہ بطور نزف اور دور پڑنے کے یعنی اچھلتا ہوا
اور جو ناصور گوشت تک ہوپہنچتا ہے اُس سے رطوبت چسپندہ اور غلیظ با کدورت اور خام برآمد ہوتی ہی۔ کبھی ایک ناصور کے بہت منھ
پیدا ہوتے ہین اُسکے علاج مین دشواری زیادہ پیدا ہوتی ہی اور یہ نہین دریافت ہوتا کہ یہ ایک ناصور ہی یا چند ناصور یکجا ہو گئے
ہین اور کسی منھ سے اُس ناصور کی رطوبت رنگین برآمد ہوتی ہی اسکی شناخت اسطرح کرنی چاہیے کہ اگر ناصور واحد ہی سب سوراخون سے
ایک ہی رنگ کی رطوبت نکلیگی اور اگر چند ناصور مجتمع ہین رطوبت بھی چند اقسام کی نکلے گی **مترجم** کہتا ہے۔ اگر ناصور مختلف سے
رطوبت واحدہ نکلے اُسکا ذکر شیخ نے اسلیئے ترک کیا کہ تدبیر واحد ان سب کیواسطے کافی ہی **متن** ناصور کا رنگ بھی مختلف ہوتا ہے
کوئی سپید رنگ اور کوئی تیرہ گون اور کوئی سُرخ اور کوئی ناصور اور رنگ کا ہوتا ہی۔ قروح کے بھی نام بہت سے ہین بعض قرحہ
مین درد ہوتا ہے اور بعض قرحہ مین درد مطلق نہین ہوتا ہے کسی مین ورم ہوتا ہی اور کسی مین ورم نہین ہوتا ہے کوئی قرحہ آلائش سے
پاک رہتا ہی اور کوئی گندہ اور چرک آلودہ ہوتا ہے اور غیر نقی قرحہ کی وہی قسم ہی جو ڈھیلی اور بلبلی ہو اور اُسمین خلط کثیر اور رطوبت
زیادہ ہو اگرچہ وہ رطوبت ردی نہو بعضے قرحہ مین وسخ ہوتا ہی اور بعض مین صدید بعض قرحہ متعفن ہوتا ہی اور ایسے قروح عفنہ کو
باد جنوب سے زیادہ کوئی چیز مضر نہین ہی اور رطوبت ہوا کی بشرطیکہ وہ ہوا گرم مزاج ہو بھی نہایت مضر ہی جیسے ہمارے
بلاد ہندوستان مین پروا چلنے سے کسقدر زخم اور قرحہ مین خرابی پیدا ہوتی ہی اور جراحون کو کسقدر زحمت اسوقت عارض ہوتی
ہے، بعض قروح متاکل ہوتے ہین یعنی سڑ جاتے ہین اور بعض نرم اور ڈھیلے ہوتے ہین سرد ہون خواہ گرم ایسے نرم قروح مین جو
بال اُن کے متصل ہوتے ہین اُن کے التقاط اور چن لینے کی ضرورت ہوتی ہی کبھی بعض قروح رشارحہ ہوتے ہین یعنی اُن سے صدید
زرد گرم گرم ٹپکتا رہتا ہے اور کبھی ایسے قروح سے آب گرم کی شکل پر ایک رطوبت ٹپکتی ہی اور اسقدر گرمی اس رطوبت مین
ہوتی ہی کہ اُس قرحہ کے گرد کے گوشت اور کھال وغیرہ جل جاتی ہی یہ قرحہ مہلک اور ردی ہی بعض قروح کا اندمال دشوار ہوتا ہی
جو قرحہ متعفن ہی متاکل نہین ہوتا اگرچہ دلون پھیلتے ہین اور اس جگہ کو خراب کر دیتے ہین اور کبھی کوئی قرحہ ایسا اکال ہوتا ہی کہ اپنے
متصل اعضا کو بوجہ حدت کے سڑا دیتا ہی اور عفونت اُسمین نہین ہوتی اور نہ گرمی اُس مین یقیناً ظاہر ہوتی ہی۔ لیکن جو قرحہ متعفن
اور پھیلتا ہوا ہو اُسکے ہمراہ گرمی خواہ تپ ہوتی ہی اور یہ جراحت اُس سے جدا نہین ہوتی جالینوس مثل قروح نار فارسی اور نملہ
ساعیہ کو قروح متاکلہ نام رکھتا ہی اور قرحہ متعفنہ کو مرکب قرحہ اور مرض عفنی سے تجویز کرتا ہی اور ہر ایک ان قروح مذکورہ کیواسطے ایک
حال خاص ہی جسکا بیان کرینگے۔ جو قروح صلب و سخت ہون اور بطرف سپیدی کے ان کی رنگت مائل ہو خواہ سیاہی مائل ہون
اور اسیطرح اور جو قروح نرم اور ڈھیلے اور سرد اور سپید رنگ ہون اُن کی رحت الدوریہ سخنہ سے پیدا ہوتی ہی اور ایسے قروح جو

مسخن اور حار بالفعل ہون اور اُن قروح کی رنگت سُرخ مائل ہو جاتی ہو اور دیا بطے اور مرہم بارد سے انمین راحت پیدا ہوتی ہے۔ قروح ردیہ کے ہمراہ اگر بدن کا رنگ بھی بُری ہو جائے مثلاً سپید خواہ رصاصی خواہ زرد ہو جائے فساد مزاج کبد اور فساد پر اُس خون کی دلیل ہوگا جو قرحہ کی طرف آتا ہو اور اسلیوجہ سے اندمال ایسے قروح کا دشوار ہوگا۔ جن قروح کی جڑین باریک اور تیز ہون اور انمین کھجلی بھی ہو وہ فصل خریف مین پیدا ہوتے ہین اور جن کی جڑین چوڑی اور سپید رنگ اور کھجلی اُن مین کم ہو اُن کا مزاج سرد ہوتا ہو جو قروح بعد امراض کے پیدا ہون وہ بھی بُری ہوتے ہین اسلیئے کہ طبیعت نے بقیہ مواد فضول فاسدہ کا بطرف اُن قروح کے دفع کیا ہو جو قروح اپنے گرد بالون کو پریشان کردین وہ بھی بُری ہین علامات موت کے جو سریع ہونے والی ہو۔ اُن مین سے بعض اطبانے یہ علامت بھی ذکر کی ہو کہ اگر کسی آدمی کے بدن مین اورام اور قروح خبیثہ ہون اور اُسوقت اُسکی عقل زائل ہو جائے فوراً مر جائیگا قروح خبیثہ کا سبب کبھی ایسی جراحت ہوتی ہو جو فضول خبیثہ کو باقی ہو بدن مین خواہ کوئی تدبیر مفسد اُس بدن مین ہوئی ہو بعد اُسکے جراحت پیدا ہوئی ہو۔ کبھی قروح خبیثہ تابع شوررودی کی ہوتی ہو ان مین کوئی قرحہ بہت جلد متقرح ہو جاتا ہو بعد بثر کے یعنی بعد پھنسی خواہ دانے پڑنے کے۔ خباثت پر قرحہ کی تعفن قرحہ اور اسکا دوڑنا اور گرد کی جلد وغیرہ کو فاسد کرنا اور بدشواری اچھا ہونا باوجودیکہ علاج مین خطا نہ ہوئی ہو یہ سب اُمور دلالت کرتے ہین **افضل دلائل** جو سلامت قرحہ پر دلیل ہون خواہ پھوڑے کے اچھے ہونے پر دلالت کرین انجام کار مین مدہ بڑھ جاتا ہے چاہیے وہ مدہ بذریعہ استعمال دوائے منضج کے پیدا ہوا ہو یا کہ طبیعت نے خود بخود اُسکو پیدا کیا ہو اسلیئے کہ مدہ پیدا کرنا فعل طبیعت کا بمقتضائے مجری طبعی کے ہو اور بدون نضج طبعی کے مدہ ہرگز پیدا نہین ہوتا ہو اور مدہ کے ہمراہ بُری عوارض قروح ردیہ کے پیدا نہین ہوتی خصوصاً اگر مدہ محمودہ سپید رنگ اور چکنا مستوی القوام السیاستہ ہو کہ اُسکا نضج تمام ہو چکا ہو اور اُسمین بوئے بد نہ ہو اسلیئے کہ عفونت اُسمین نہین ہو اور کبھی کسیقدر بوئے بد بھی ہوتی ہو مگر بہت کم اسلیئے کہ مدہ کی پیدائش حرارت غریزی کی معاونت سے ہوتی ہو اور حرارت غریبہ سے بھی پیدا ہوتا ہو اور اس امر کا بیان ہم نے اور مقام پر کیا ہو جو قرحہ تشنج پیدا کرتا ہے اور قرحہ متعفنہ خواہ قرحہ سرطانیہ اور قرحہ خیر دنیہ اور قرحہ متاکلہ وغیرہ ازین قبیل اور قروح ہین کہ اُن مین مدہ پیدا نہین ہوتا ہے بلکہ جسوقت قرحہ مین مدہ خواہ ورم ظاہر ہو علامت بہتری کی ہو اور اُسکی نسبت خوف تشنج اور اختلاط عقل وغیرہ کا نہ کرنا چاہیئے اگرچہ وہ قرحہ ایسے اعضا مین ہو جہان کے قرحہ مین خوف تشنج وغیرہ کا ہوتا ہو جیسے اگلے پچھلے اعضا۔ ہان باوجود ظہور ورم اور مدہ کے بھی تشنج کا خوف اُسوقت ہوتا ہو کہ جب کوئی امر عظیم پیدا ہو اور حد اعتدال سے تجاوز کر جائے اسکا کہ تحمل بہ نظر عادت کے نہ ہو سکے اگر کسی قرحہ سے ورم دفعتہً غائب ہو جائے اور بوجہ قیح نکلنے کے متحلل نہوا ہو اور بھی قرحہ خواہ ورم قریب اعضائے عصبیہ کے ہو جیسے پشت کے قروح کہ وہ قرب مین صلب اور نخاع کے ہوتے ہین خواہ جو قروح ران کی جانب مقابل مین پیدا ہوتے ہین یا مقدم رکبہ یعنی زانون مین حادث ہوتے ہین کہ یہ قروح بھی اُس عضلہ عصبیہ پر ہوتے ہین جو ان اعضا مین واقع ہو لہذا ان قروح کا انجام کار بطرف تشنج کے ہوتا ہے اور اختلاط عقل بھی عارض ہوتا ہو اور اگر قروح رگ دار اعضا مین واقع ہون اور اکثر یہ قروح مقدم تنور بدن مین ہوتی ہین ان قروح سے خوف اسہال خون کا ہوتا ہے اگر نصف اسفل مین تنور بدن کے واقع ہون اور اختلاط عقل خواہ ذات الجنب اور تشنج کا خوف بعد ذات الجنب کے خواہ نفث الدم کا جوف دل کے متقرح ہوتا ہے اگر اوپر والے نصف تنور بدن مین واقع ہون تشنج کے معنی ابتدائے کتاب سوم یعنی فن اول کتاب

معالجات مین بخوبی بیان ہو چکے اور اسی قسم مین اختلاط عقل کا بھی ہوتا ہے منجملہ علامات جیدہ قروح کے یہ ہے کہ اُن کے گرد کے جو بال
منتشر اور پوشیدہ ہو گئے ہون وہ بال اُگ آئین بہت لائق اور افضل بدن واسطے علاج قروح کے وہی ہین جنکا مزاج اچھا ہو اور جنمین
رطوبت فضلیہ کم ہو باوجودیکہ خون جید بھی ان ابدان مین موجود ہو اور جو بدن زیادہ رطوبت ناک ہو خواہ اُسمین یبوست زیادہ ہو اُسکا قرحہ علاج
کو بدیر قبول کرتا ہے علاوہ یہ ہے کہ جس بدن مین رطوبت زیادہ ہے جیسے لڑکون کے بدن اس مین قابلیت اثر پذیر ہونے علاج کی بہت کم ہے
بہ نسبت اُس بدن کے جسمین یبوست زیادہ ہو جیسے شیوخ کے بدن خصوصاً اگر مزاج اصلی بھی خشک ہو اور اُسمین خون پاکیزہ اور مرضی نہ ہو اور
باینہمہ وہ بدن ڈھیلا ہو اور اس جہت سے جو لوگ مرض استسقا مین مبتلا ہون اُنکے قروح کا علاج نہایت دشوار ہوتا ہے اور حاملہ کے قروح
بھی دیر مین اچھے ہوتے ہین اسلیے کہ اُن کے فضول بوجہ بند ہونے خون حیض کے محتبس اور رُکے ہوتے ہین اور مشائخ کے قروح بھی اسی وجہ
سے اور بھی بوجہ قلت خون جید کے اچھے نہین ہوتے اور کبھی ایسا بھی اتفاق ہوتا ہے کہ قرحہ اچھا اور درست ہو کر پھر اُسمین کسیقدر نقصان یا کوئی
آفت پیدا ہو جاتی ہے اسلیے کہ اسمین چونکہ گوشت قبل از تنقیہ کے پیدا ہوتا ہے اور جب تک اس ایسے فضلہ کا جو صاف اور پاکیزہ نہین ہے ہو تو ضرور ہے
کہ جو اتصال نیا پیدا ہوتا ہے اسمین دوبارہ کوئی نہ کوئی فساد پیدا ہو جاے کبھی ناصور کی نسبت ایسا گمان ہوتا ہے کہ اچھی ہو گئی اور ایک خشکی سی
پیدا ہونے کی وجہ سے خواہ ایک مسامات در گزشتگی ظاہر ہونے سے ایسا معلوم ہوتا ہے اور بعض کو طبیب معالج کے ایک قناعت سے پیدا ہوتی
ہے اور گمان کرتا ہے کہ اب صحیح اور درست ہو گیا اسلیے کہ اسوقت اُس ناصور کی حالت بالکل ایسی ہوتی ہے جیسے مشابہ صحت کے ہو جیسا ہم آیندہ
اُس حالت کو بیان کرینگے لیکن بعد پیدا ہونے اس حالت کے یکبارگی تھوڑی سی حرکت کے عارض ہونے سے خواہ تھوڑے سے ہلنے
سے یا فقط کھانسی پیدا ہونے کی وجہ سے خواہ تھوڑا صدمہ پہونچنے سے خواہ بری طرح پر لیٹنے سے پھر اس ناصور کا حال دگرگون ہوتا ہے
اور دوبارہ وہی پچھلی کیفیت عود کرتی ہے جو قبل گمان صحت کے تھی یا اس سے بدتر کوئی کیفیت عارض ہوتی ہے۔ جس قرحہ مین گوشت پیدا
ہوتا ہے کبھی بہ اندازہ حاجت پیدا ہوتا ہے اور کبھی زیادہ نہین پیدا ہوتا ہے اور شاید جن قروح مین گوشت زائد پیدا ہوتا ہے وہی قروح ہین کہ بدون
تنقیہ کے استعمال ادویہ مدملہ کا انمین کیا جاے اور جن قروح مین گوشت زائد پیدا نہین ہوتا ہے غالباً وہی قروح ہین کہ اُن کا تنقیہ کر کے استعمال مدملات کا کیا جاے جب کسی قرحہ کے
بقا کا زمانہ دراز ہو جاے اور وہ مزمن ہو جاے یعنی اُسمین جو اُس عضو کے بہت کچھ آ گیا ہو کا اندمال نہین ہوتا بلکہ اگرچہ ہر طرف موضع متقرح کا بطرف عمق بڑھنے کم ہو گیا ہو یعنی وہ قرحہ گہرا یا زیادہ ہوا
ہو اور طول و عرض مین زیادہ نہوا ہو اس کے اندمال کی اُمید البتہ ہو سکتی ہے خصوصاً یہ نااُمیدی بہ نسبت اندمال قروح کے اسوقت زیادہ ہوتی
کہ قرحہ زیادہ کہنہ ہو جاے اور سال بھر تک باقی رہا ہو خواہ قریب سال کے رہے یا اینکہ وہ قرحہ مجوف ہو یعنی اُسمین ناصور پڑنے لگے ہون
اور جو قرحہ قدیم ہو جاتا ہے ضرور اُسکی بدرگی اس ہڈی سے تجاوز کر جاتی ہے جو گرد اُس قرحہ کے ہے قروح سوداویہ کا اچھا ہونا دشوار ہے ہان
اگر ایسے قروح سوداویہ مین جسقدر ریشے فاسد مجتمع ہین سب کی سب نکال ڈالی جاے اور جو فساد انکا گوشت تک پہونچا ہے وہ بھی دور کر ڈالا
جاے اور گوشت اور ہڈی دونون صحیح اور آفت سے بچی ہوئی ہون اُسوقت اُن کے صحت کی اُمید ہو سکتی ہے جو اسباب ہین کہ اُن کے
عروض سے قروح مین فساد پیدا ہوتا ہے انھین اسباب مین سے ایک تو ضعف عضو متقرح کا ہے دوسرے بُرا ہونا اُس خون کا جو اس عضو کی طرف
بطور غذا کے آتا ہے برائی اس خون کی یا کیفیت مین ہے یا کمیت و مقدار مین خون کی ردائت بسبب خراب ہونے مزاج کبد کے ہے اور اُسوقت
خون کا رنگ سپیدی مائل بہ رصاصی خواہ زردی مائل ہوتا ہے خواہ ردائت کیفیت خون کی بوجہ خرابی مزاج طحال کے ہوتی ہے اُسوقت
رنگ خون کا سیاہی مائل یا اُسمین کہین سپید اور کہین سیاہ ہوتا ہے یعنی نقطہ ہاے سپید اور سیاہ قطرات خون مین نمودار ہوتے ہین اور

ایسے وقت مین خرابی تمام اخلاط بدنی کے پیدا ہوتی ہو۔ اور ایسا خون ردی کہ جس سے گوشت بن نہین سکتا ہے اور اُسکا استحالہ بطرف لحم کے نہین ہوسکتا ہے اسکے علاوہ کبھی ایک اور قسم کا ضرر بھی اُس سے پیدا ہوتا ہے کہ اُسکی وجہ سے جرک زیادہ پیدا ہوتا ہو کیت خون کی ردارت یہ ہو کہ مقدار محتاج الیہ سے کم ہو یا زیادہ ہو۔ کم ہونے مین یہ نقصان ہوگا کہ وہ چیز پیدا نہ ہوگی جس سے قرحہ مین گوشت پیدا ہو اور قرحہ اسقدر صاف اور پاک ہوگا کہ تمل ازوقت مناسب کے ایسی پیڑی پڑے گی اُس سے سنگاری حاصل ہوگی اور جب تک زخم پورا بھر نہ جائے یہ خشک ریشہ ٹھہر نہ سکیگا بلکہ اُکھڑ جائیگا اور یہ ضرر سوقت پیدا ہوگا جب اُن مین مواد ردی کی زیادتی نہ ہو اور خون بھی اُسمین بہ قلت پیدا ہوتا ہو تیسرا سبب موجب فساد قروح وہ تحرف ہو یعنی قرحہ کے کنارے اور گرد کی جلد اور گوشت وغیرہ مین عارض ہو۔ چوتھا سبب ان رگون کا اتساع اور پھیلا ہونا جو اُسمین واقع ہین اور منتشر ہین یا اُن ہڈیون کا ہو جو متصل قرحہ کے واقع ہین خواہ فساد قروح کا بطور پر کہ انکا رنگ تیرگی یا سبزی مائل ہو یا زردی مائل ہو جائے خواہ کوئی عضو جو قریب اُس قرحہ کے ہو اسکا مزاج فاسد ہو ایسے قروح جن کا علاج دشوار ہو اور اُن کی صحت مین دشواری ہوتی ہو جیسے قروح مستدیرہ خواہ اور قسم کے قروح جو اوپر مذکور ہو چکے اگر لڑکون کے بدن مین پیدا ہون قاتل ہوتے ہین اسلیئے کہ لڑکے بوجہ نزاکت مزاج کے متحمل شدت الرجع کے نہین ہوتے اور نہ علاج دشوار کا تحمل کرسکتے ہین اور نہ صعوبت قروح کی اُن سے برداشت ہوسکتی ہو قانون علاج قروح کا پہلے یہ جاننا چاہیئے کہ جمیع قروح تجفیف کے محتاج ہین سوائے اُس قرحہ کے جو رض عضلہ سے خواہ عضلہ کے فسخ سے پیدا ہوا ہو کہ ایسا قرحہ پہلے محتاج ارخا اور ترطیب ہوتا ہو اور باوجودیکہ قروح اولاً محتاج تجفیف کے اکثر احوال مین ہوتے ہین پھر بھی کبھی اور احوال کی طرف بھی اُن کو حاجت ہوتی ہو جیسے تنقیہ خواہ جلا اور ان احوال کی ضرورت ایسی وجوہ سے ہوتی ہو جو قروح کو لاحق اور عارض ہو جائے اور بیرونی عوارض کیوجہ یہ اسباب پیدا ہوتے ہین نفس قرحہ کچھ ان احوال کا محتاج نہین ہوتا ہو جسقدر قرحہ بڑا اور گہرا ہوگا حاجت تجفیف کی اُس مین زیادہ ہوگی اور اُسکے اجزائے منتشر کا جمع کرنا زیادہ درکار ہوگا اور پورا اجفاف اور نہایت درجہ پر تجفیف دوا مین ہوگی اکثر اوقات خیاطت اور ٹانکے لگانے کی بھی ضرورت ہوتی ہو مگر مقدار حاجت کا لحاظ کرکے مبالغہ تجفیف اور جمع اجزا کی تدبیر مین کوشش کرنا چاہیئے اور اُنہین قواعد کی رعایت جو باب جراحات مین بیان ہوچکے ہین یہان بھی کرنی چاہیئے یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ قروح اپنے علاج مین کبھی محتاج ادویہ سیالہ نافذہ کے ہوتے ہین جو بذریعہ نے خواہ پچکاری کے پہونچائی جاتی ہین اور وہ غواص بھی ہون ایسے وقت مین ان ادویہ کو بشکل مرہم اور قیروطی کے ہونا ضرور ہی پھر چاہیئے کہ باطن مین وہ دوائین مجفف کامل ہون یعنی اثر خشکی کا پیدا کرین خصوصاً جو دوا قروح ناصوریہ کے علاج مین مستعمل ہون اُن کے یبوست کی قوت رطوبت جرم پر زیادہ غالب ہونی چاہیئے کبھی ان قروح کی دوا مین حاجت آمیزش ایسی چیز کی ہوتی ہو جو کسی دوسرے سبب سے سیلان پیدا کرے اور وہ اس غرض سے ہوتی ہو تاکہ رطوبت لزج اور الصاق پیدا کرین اس کا بھی خیال ضرور رکھنا چاہیئے کہ قروح محتاج پٹی اور بندش کے تین وجہ سے ہوتے ہین اول جرک کو بہاتا ہو اور روان کرتا ہو لہذا واجب ہو کہ استواری بندش کی انتہا اور بطرف اندرون قرحہ کے بسختی ہو اور منھ کے قریب کی بندش ڈھیلی ہو تاکہ نچوڑنا اور فشردہ ہونا جرک کا آسان ہو دوسرا سبب اُن کی بندش کا یہ ہو کہ دوا استعمال کرنے اور الگ ہونے سے محفوظ رہے اور جو قوت الحام اور گوشت پیدا کرنے کی دوا مین ہو بوجہ لزام ملے کے اسمین کسیطرح کا فرق نہ پڑے اس غرض کا حصول محتاج استواری بندش کا نہین ہو تیسرا فائدہ بندش سے یہ ملحوظ ہوتا ہو کہ قرحہ کے دونون سرے آپس مین مل کر ملتحم ہو جائین اس فائدہ کیوجہ سے لازم ہو کہ دونون بازوؤن کے پاس بندش ڈھیلی نہو بلکہ ایسی ہو کہ دونون سرے بخوبی ملجائین اور بہت اچھی طرح سے اتصال پیدا رہے مگر ایسی بھی سخت بندش کچھ مفید نہین ہو کہ اسکی وجہ سے درد اور ایذا پیدا ہو اور ورم عارض ہو معالج کو واجب ہو کہ

ایسی تدبیر کرے کہ قرحہ متورم نہ ہونے پائے اور جو چیزیں مانع ورم ہیں ان سے طبیعت کی اعانت کرنا ہے اسلیئے کہ بعد ورم کے تا زوال ورم قرحہ کا
علاج نہیں ممکن ہے پھر اگر ادویہ مانع ورم کا استعمال ممکن نہوا اور ورم ظاہر ہو جائے اُسوقت علاج خاص ورم کا کرنا چاہیئے مگر مراعات قرحہ کی بھی
کی جائے تا اینکہ علاج سے ورم کے فراغ ہو پھر خاص قرحہ کا علاج کرنا چاہیئے اسیطرح اگر قرحہ کے گرد و پیش کی چیزیں فاسد ہو جائیں مثلاً
سبز ہو جائیں خواہ سیاہ ہو جائیں اُسکا علاج بذریعہ پچھنے کے کرنا چاہیئے اور خون فاسد کو نکال ڈالنا ضرور ہے بعد ازان اسفنج خشک کے چپکائیں
کریں اس کے بعد ادویہ منبتہ کو استعمال کریں۔ جب قرحہ خالی ہے یا قرحہ ساذج بلا مادہ ہو پہلے تامل کرنا چاہیئے کہ بدن سے کوئی
شے بطرف قرحہ کی ریزش کرتی ہے یا نہیں کرتی ہے بلکہ جو طریقہ قرحہ کے کرنے کا تھا اب اُسکا انصباب برطرف ہو گیا ہے اگر اُسکا انصباب موقوف
ہو گیا تو خاص قرحہ کا علاج کرنا چاہیئے اور اگر ابھی انصباب کسی رطوبت وغیرہ کا بطرف قرحہ کے ہو رہا ہے پہلے اُس ریزش کو منع کرنے کی تدبیر
ضرور ہے بذریعہ فصد کے خواہ اسہال اور قے کے اسلیئے کہ قے ایسے وقت کبھی مفید بھی ہوتی ہے اور بقراط نے اسکے مفید ہونے کی شہادت دی
ہے اگر قروح کے اندر کرچیں ہڈی کی خواہ ٹکڑے چھلی وغیرہ کے ہوں خواہ اور کچھ پڑ گیا ہو اُسکے نکالنے میں عجلت نہ کرنی چاہیئے ہاں وہ تدبیر کرنی
چاہیئے جو باب عظام میں بیان ہو چکی ہے پھر جو تدبیر قرحہ کے واجب ہے وہ یہی ہے کہ اُسمیں تقیح پیدا ہو جائے بذریعہ استعمال دوا کے پھر اُس
تقیح کا تنقیہ بھی ادویہ سے کرنا چاہیئے بعد ازان نبات لحم کی تدبیر اور اندمال قرحہ کا اگر قرحہ چرک وغیرہ سے پاک صاف ہو جائے و اعوجاج یعنی کجی اور
ناہمواری اُسمیں نہوا اور زیادہ گہرا بھی ہو فقط اسکا اندمال کافی ہے اگر ایسی صورت میں کہ اس میں ریم وغیرہ نہ ہو اور جو قرحہ چرکین ہو دوائے جالی
اور لاذع کا استعمال اس میں ضرور ہے اور پہلے جو علاج اسکا کیا جائے لاذع کا محتاج ہوگا اسلیئے کہ حس اُسکا ادراک بخوبی نہیں کر سکتی
ہے پھر رفتہ رفتہ لذع میں کمی کرنی چاہیئے جوں جوں حس ادراک کرے تا اینکہ جب نبات لحم کی دوا کی نوبت پہونچے ایسی دوا مستعمل ہو جسمیں
کسیقدر لذع ہو اور ہر وقت اُسکا استعمال ہو اور خیال اور اہتمام اُسکا ضرور ہے خصوصاً اگر قرحہ میں حرارت خواہ التہاب ہو کہ درد پیدا ہوئے
تو جو جو اسباب واسطے سوء التہاب و درد کے ہیں اُنکا دفع کرنا ہر وقت ملحوظ رہے اور یہ وہی اسباب ہیں جنکو ہم نے بیان کیا اور ایک ایک کو
جداگانہ ذکر کیا کہ وہ سب قرحہ کو مائل بہ رداءت کرتے ہیں اسلیئے کہ اگر ان اسباب کی اصلاح نہ کرینگے خاص علاج قرحہ کا ممکن نہوگا اور
کارگر نہ ہوگا اکثر جو چیز مزاج عضو کی مصلح ہوتی ہے وہی اصلاح قرحہ کی بھی کر دیتی ہے اور اکثر جب قرحہ متعفن اور ڈھیلا ہوتا ہے اُسپر گوشت
ردی پیدا ہوتا ہے اور وہ گوشت مائل بہ سرخی اور باعفونت ہوتا ہے اُسکا علاج ادویہ مبردہ لحم سے جو گرد قرحہ کے ہے کرنا چاہیئے جیسے آب
برگ کوکنار رومی اور سرکہ اور طلائے صندل خواہ وہ طلاء جن میں کافور کی شرکت ہے اور برف سے ٹھنڈا کر کے استعمال کرنا چاہیئے کہ قرحہ
مندمل ہو جائے اور چھوٹا ہوتا رہے جو قروح ایسے ہوں کہ اُن میں درد شدید ہو اُسکے علاج میں پہلے اشتغال اور توجہ تسکین درد میں کرنا ضرور
ہے اور درد کی تسکین مخدر ادویہ سے کرنی چاہیئے جنکو بخوبی ہم بیان کر چکے ہیں اگرچہ وہ ادویہ بعض قروح کی اصلاح کی ضد بھی ہوں اسلیئے
کہ اگر ہم تسکین درد کی پیدا نہ کرینگے علاج قروح کے اسباب ہمارے پاس مجتمع نہ ہونگے اور جب درد میں سکون پیدا ہو جائے گا تدارک اس ضرر کا بھی
کرینگے جو ان ادویہ مسکنہ کے استعمال سے پیدا ہوا ہو چرک آلودہ قروح محتاج صاف کرنے کے ہوتے ہیں یہ وہی قروح ہیں جنمیں رطوبت
زیادہ ہوتی ہے اور بہا کرتی ہے اور بکثرت سیلان رطوبت کا اُن میں رہتا ہے کبھی شہد کے ذریعہ سے ایسے قروح کی صفائی پیدا ہو جاتی ہے اور
کبھی ذرورات کے استعمال سے خواہ مراہم کے استعمال سے جبتک قروح چرک سے پاک نہ ہو جائیں کوئی دوا اُن کی خاص جرم تک
پہونچ نہ سکے گی خصوصاً جو ادویہ بطور ذرور کے مستعمل ہوتی ہیں کہ اُن کی رسائی بہت دشوار ہے لہذا واجب ہے کہ پہلے تنقیہ اور صفائی اُنکی

کر لی جائے پھر انبات لحم یعنی گوشت اُگانے کی دوا کا استعمال کیا جائے جو دوا منقی ہے یعنی رطوبت کو پاک کرتی ہے اُسمین جلا زیادہ ہوتی ہے اور جو دوا گوشت پیدا
کرتی ہے بالنظر دوا اُسمین جلا بہت کم ہوتی ہے اور کبھی گوشت خراب وردی بھی پیدا کرتی ہے لہذا واجب ہے کہ کھانے کی دوا حاد اور تیز اختیار کیجائے
اور جلا کی دوا خارج بدن مین مبرّدات دو سے مین سے اختیار کرین پھر اس جلا کو ڈھنپین مثل بیرن سے پھر اُنمین جیسے خشک ہیشہ اور مُری کر جو چھڑکتے ہین بعد ازان علاج مناسب کیا ہی یہی طریقہ ہمارے نزدیک
علاج کا بھی ہے اسلئے کہ ہم کو احتیاج پہلے اُسکے صاف کرنیکی ہوتی ہے اور بعد ازان علاج خاص کو اختیار کرتے ہین ایک ہی دوا بہ نسبت بعض ابدان کے منبت لحم ہوتی ہے اور بہ نسبت
دوسرے بدن کے اکال اور شدید الجلا ہوتی ہے بشرطیکہ وہ بدن نرم اور زیادہ ڈھیلا ہو اور بہ نسبت تیسرے بدن کے وہی دوا نہ جالی ہوتی ہے
اور نہ منبت لحم اسواسطے دوا کی قوت کا توڑنا خواہ زیادہ کرنا اور بڑھانا خواہ اُسکا وزن کم و بیش کرنا خواہ کسی اور ترکیب کے ذریعہ سے اُس کی قوت کم
اور بیش کیجائے خواہ کسی دوا کی مقدار گھٹائین خواہ اُسپر کوئی دوا زیادہ کرین کہ اُسمین تخفیف یا جلا زیادہ پیدا ہو اور کسی اور بدن کی نسبت بھی دوا
اکال ہو جائے یہان تک کہ اُسکا وزن کم ہو جائے خواہ اُس کی دہنیت زیادہ ہو جائے خواہ اور بعض دوایہ قابضہ کا اسی دوا پر اضافہ
کرین زیادہ تر لائق دوا ملنے قوی کی کو ہی قروح ہین جنکا اندمال متعسر ہو واجب ہے کہ دوا کو تین دن تک قرحہ پر لگی رہنے دین بعد ازان اُسکو چھوڑ ڈا
ڈالین اسلئے کہ اب اگر یہ دوا پھر استعمال کیجئے کچھ اثر نہ کریگی روغن کو قرحہ سے متصل کرین اور اگر بدون استعمال روغن کے کچھ چارہ نہو
روغن بید انجیر اور روغن آس اور روغن مصطگی کو اختیار کرین اگر قرحہ مین اور کسی طرح کی خرابی ہو لازم ہے کہ جو عضو زیادہ حس رکھتا ہے اور اُسمین
قرحہ پڑگیا ہے بہ رفق اور نرمی علاج اُسکا کرنا چاہیے اور دوا ملنے قوی ہے اُس کو ایذا نہ پہونچائین اور جس عضو کی حس بلید ہو اُس کے معالجہ مین
غلطی واجب ہے درگزر نہ کرنا چاہیے جو قرحہ کسی عضو باطنی مین پڑے خواہ کسی عضو شریف مین واقع ہو جسکی وجہ سے خطرہ پیدا ہو خواہ وہ عضو
کثیر النفع ہو یا کہ قبول لعابات کو جلد کرتا ہو بسبب اُن عضو کی باب الحس کے علم مین داخل ہے اور اُن کے اضداد کا حکم بلید الحس مین داخل
ہے خواہ بیعت الحس ہین اور اسوجہ سے قروح باطنی تحمل دوا ملنے سخت کے نہین ہوتے ہین جیسے زنگار وغیرہ خصوصاً جو دوائین زیادہ جذب ہو جاتی ہین
اور بدن کے اندر ڈوب جاتی ہین اور یہ قروح باطنہ معزیات ادویہ کے زیادہ محتاج ہین جیسے کتیرا اور صمغ عربی خواہ وہ دوائین جو اندر مختص زیادہ ہوتی
ہین خواہ جن کی خاصیت درمیانی ہے صواب علاج مین یہ ہے کہ اعضائے متقرح ساکن ہین اور حرکت نہ ہونے پائے اور حرکت نہ دیے جائین
اگر پہلے زمانہ مین حرکت ملائم اور خفیف دیجائے اُسکی مضرت بہت کم ہے بہ نسبت اسکے کہ بعد زمانہ ابتدا کے حرکات قوی کا تحمل اُن سے کرایا جائے خصوصاً
اُس بدن مین جن کے اخلاط ردی ہون واجب ہے کہ علاج قرحہ مین اسکا خیال رہے کہ قریب کے اعضا مین التحام پیدا نہ ہو جائے جیسے لصق جو ایک
قسم کے فزونی زائد درمیان آنکھ اور پلک کے پیدا ہو جاتی ہے خواہ وہ انگلیون کے مابین جو گوشت یا کھال پیدا ہو کر انگلیون کو متصل کر دیتی ہے کہ
یعنی غار کا قرحہ اور جو قرحہ بطرف ناصور کے زیادہ متحیل ہوتا ہے اور جو قروح شرائین اور اوردہ سے تجاوز کر گئے ہین اُن کی جہت سے قریب کے گوشت
نرم وغیرہ مین ورم پیدا ہوتا ہے جیسے کہ بن ران مین ورم آجاتا ہے جیسے سپید ا ہوتا ہے اور پس گوش بھی جیسے خارش کا اثر وہان تک پہونچ جاتا ہے اور بعینہ
یہی علت اُسکی موجب ہوتی ہے خصوصاً اگر بدن مین حرارت ہو اور فضول سے بھرا ہوا ہو کہ اُسوقت درد مین شدت ہوتی ہے اور نوبت قرحہ کی ہو سکتی ہے
لہذا واجب ہے کہ علاج بدن کا بذریعہ تنقیہ کے کرین اور جو تدبیر اپنے مقام خاص مین مذکور ہو چکی ہے اسکو استعمال کرین اور جب تک ورم کا تنقیہ
نہ ہوگا اُسکے علاج کی اُمید نہین ہو سکتی ہے اور علاج مین اسکی بھی حاجت ہے کہ باسلیقون وغیرہ کے استعمال سے قرحہ کی تکلیف کو دور کرتے رہین اگر
تنقیہ بدن کا ہو چکا ہو اور تنقیہ کرتے وقت بھی ایسی تدبیر کرین کہ ایذا قرحہ کو نہ پہونچنے پائے ایک وصیت جامع الفوائد کا سننا بھی ضرور ہے وہ یہ ہے کہ
جس قرحہ کا علاج کسی شے سے کیا جائے [illegible] مگر فائدہ نہ ہو [illegible] اسکا عمل ضعیف ہے اسکی پہچان

اسطرح سے کرتے ہین کہ جس غرض سے استعمال دوا کا ہوا ہے اثر اُسکے ضد کا ظاہر ہو مثلاً اگر بغرض تجفیف یا تنقیہ کے استعمال کیا ہو افزونی مادہ کی اور رطوبت زیادہ ہوتی جائے خواہ کوئی اور فساد سوائے ان دو فساد مذکور کے پیدا ہو لہذا واجب ہو کہ اس دوا کی قوت بڑھائی جائے یا مخالفت اس دوا کی اور وجہ سے ہو مثلاً اس سے گرمی زیادہ از حد محتاج الیہ پیدا ہوتی ہو اسکی جہت سے حرارت اور التہاب پیدا ہو جائے اُسوقت احتیاج اسکی ہوگی کہ اس دوا کی قوت کم کیجائے اور اُسکے التہاب کو فوراً بجھا دینا چاہیے کسی مرہم مبرد کے ذریعہ سے خواہ اُس دوائے ناموافق کے استعمال سے رنگ قرحہ کا بطرف سیاہی خواہ کبودت کے مائل ہو جاتا ہو اسوقت معلوم ہوگا کہ دوا قرحہ مین تبرید پیدا کرتی ہو اور بقدر محتاج الیہ اس دوا سے تسخین پیدا نہین ہوتی لہذا لازم ہو کہ اُسکی تسخین کی قوت زیادہ کیجائے خواہ وہ دوائے ناموافق ترہل اور ڈھیلا پن قرحہ کا زیادہ کرتی ہو اُسوقت واجب ہوگا کہ اُس کی قوت قابضہ زیادہ کیجائے جیسے گلنار اور مازو وغیرہ خواہ اس دوا سے تجفیف بیش از حد پیدا ہوتی ہو لازم ہے کہ اسکا تدارک ایسی دوا سے کرین جسکو ہم اب ذکر کرینگے خواہ دوائے ناموافق قرحہ مین تاکل پیدا کرتی ہو اور عمق اس قرحہ کا زیادہ کرتی ہو جیسے آئندہ سطور مین اسکا ذکر آتا ہو لازم ہو کہ ایسی دوا کی قوت جلا توڑ ڈالی جائے ۔ اکثر دوا اسوجہ سے ناموافق ہوتی ہو کہ مزاج عضو متقرح کا کسی کیفیت خاص مین حد افراط کو پہونچا ہوا ہو اسوقت لازم ہوتا ہو کہ جو دوا استعمال مین مستعمل ہو اس کیفیت کی ضد مقابل ہو تاکہ مزاج اُسکا معتدل ہو جائے اور کیفیت موافق اس دوا کا مزاج ضعیف ہو علاج قروح صدیدیہ کا یہ قروح محتاج استعمال ادویہ مجففہ کے ہوتے ہین کہ صدید سے قرحہ پاک ہو جائے اُسکے بعد دوبارہ استعمال ادویہ منبتہ لحم کا کرنا چاہیے اگر یہ قروح ڈھیلے ہون اور گوشت لگانیوالی دوا کا استعمال کیا جائے زیادہ زخم غائر ہو جائیگا اور عفونت بڑھ جائے گی اسلیے کہ اجسام ان قروح کے ضعیف ہوتے ہین بلکہ واجب ہو کہ پہلے اُن کی تجفیف کرلی جائے تاکہ اندر کی سختی پیدا ہو اسکے بعد وہ دوا گوشت پیدا کرنیوالی لگائی جائے اگر ایسی دوا کا استعمال ہو اور رطوبت قرحہ کی کم نہ ہو خواہ روز بروز زیادہ ہوتی جائے اسوقت یہ بات ہوگا کہ اس دوا مین اتنی قوت نہین ہے کہ اُس بدن مین جذب رطوبت پیدا کرے لپس ضرور اُسکی قوت مجففہ زیادہ کرنی چاہیے اور تھوڑی سی جلا کی قوت بھی اسمین بڑھانی چاہیے مثلاً شہد کی آمیزش کرکے ادویہ قابضہ جیسے گلنار اور پھٹکری وغیرہ اور شرکت دہن کی بہت کرنی چاہیے اور اگر کوئی روغن مین پکے تو ایسا ہو جسمین قوت تجفیف کی ہوتی ہو اسطرح اگر قرحہ کی خشکی حد افراط کو پہونچی ہو اور تجفیف کی قوت گھٹا دینی چاہیے وہ جلا اور قبض کی قوت مین کمی کرنی لازم ہو اور اس حیثیت کو جلا اور منبتہ لحم میں رکھنا چاہیے اور ایک ہی دوا کے استعمال میں شدت اور تغلیظ کرنی چاہیے خواہ بار بار جو ظہور غلط اور دھوکے کی ایک ہی دوا کو یا اُسی کے مثل اثر پیدا کرنیوالی دوا بار بار استعمال نہ کرنا چاہیے مثلاً دوا مین قدر حاجت کے زیادہ جلا نہ ہو اور اگر ہوگی عضو متقرح کو کھا جائے گی اور اُسکی لحمیت کو ایسی رطوبت کی طرف مائل کریگی جو مثل اس صدید کے ہو جو قرحہ مین پیدا ہو رہا ہو اور باوجود ظہور اس ضرر کے پھر معالج قوت جلا کی بڑھاتا جائے یہی غلطی مراد ہو کہ جو ابھی مذکور ہوئی ۔ اور اس کیفیت کی دوا قرحہ کو زیادہ گہرا اور زیادہ گرم اور مشابہ ورم اور مشابہ پھٹے ہوئے خواہ ترچھے منھ کی کردیتی ہے اور علیل کو اس دوا کے استعمال سے ایک لذع ظاہر محسوس ہوتی ہو یہ بھی واضح ہو کہ ادویہ جو قروح کو خشک کرتی ہین اُن مین سے بعض ادویہ مین تبرید زیادہ ہوتی ہو جیسے بنگ دانہ نیون اور بیخ لفاح اور بعض ایسی دوائین مین تسخین زیادہ ہوتی ہو جیسے زرنباد بیخ اور زفت لپس معالج کو لازم ہو کہ ایک قسم کی اعانت دوسرے قسم سے کرے اور بحسب مقابلہ مزاج جزوی مرض اور دوا کی قوت مرکب کرے ۔ جو دوائین صدید خواہ ریم کا تنقیہ کرتی ہین ہی دوائین مین جو خشکی پیدا کرسکین جیسے پھٹکری اور مازو اور پوست انار اور قشار کندر اور مرداسنگ اور جو خواہ سویق جو اور شقائق نعمان اور برگ درخت شجرة البعوض یعنی درد ار اگر برگ جو تازہ خواہ جو تازہ کا ضماد کرین کہ مسلم جو کو پیسکر لگائین خواہ اُسے شراب مین جوش دیکر استعمال کرین بہت مفید ہوگا اور رطوبات کو خشک کریگا بدون کسیقدر ایذا کے مرہم سفید مرداسنگ کبھی ہمراہ سرکہ کے اور کبھی ہمراہ زیت کے صاف کرین تاکہ سفید ہو جائے

[illegible]

بعد اس کے مُر اور روسنج اور ہلدی و بابرد اور گلنار اور دم الاخوین اور پھٹکری اور اقلیمیائے نقرہ سب کو ہموزن لیکر خوب کوٹیں اور باریک پیسکر پھر دوا کے چھٹے حصہ برابر مرداسنگ کو ملاکر سب کو استعمال کریں یہ ادویہ جو قراباذین میں ذکر کیے ہیں اُن کا استعمال کرنا چاہیے اگر ریم وغیرہ دھونے کی حاجت سیال چیزوں سے ہوتی ہے چنانچہ اُسکا بیان قروح غائرہ کے علاج میں ہم کرینگے منجملہ ان سیال اور روان چیزوں کے آب دریا اس کام کے واسطے عمدہ چیز ہے پھٹکری کا پانی بھی چرک کو دھو ڈالتا ہے اور ردع اور تجفیف بھی پیدا کرتا ہے یہ سب ادویہ جو ابھی مذکور ہوئے ہیں بروقت ورم کے مضر ہوتے ہیں اگر ناگرموتھ کو پانی میں پکاکر چرک کے دھونے میں استعمال کریں تجفیف اچھی طرح پیدا کرتا ہے جوشاندہ ہلیلہ بلیلہ آملہ کا اور جوشاندہ آزاد درخت اور برگ سدر کا بھی اس غرض کو بخوبی پورا کرتا ہے **علاج قروح وسخہ کا** وسخ کے معنی اوپر مذکور ہو چکے ایسے قروح کے علاج میں ادویہ جالیہ کو استعمال کرنا چاہیے اور ابتدا علاج کی ایسی دوا سے کریں جو قوی زیادہ ہو اور لذع بھی زیادہ پیدا کرے جس طرح قانون عام میں ہم نے بیان کیا ہے بعد ازاں رفتہ رفتہ قوت گھٹانی چاہیے مثلاً شیطرج ہندی اور زراوند ہمراہ شہد کے اور تھوڑا سا سرکہ ایضاً علک البطم اور اُسکے مثل روغن گل خواہ روغن گاؤ ایضاً اصل السوس ہمراہ شہد کے ایضاً آرد کرسنہ اور گیاہ جاورشیر مرکبات میں مرہم ہندی اور سبز رنگ کے مرہم خواہ فقط زنگار سے بنے ہوں یا اُن میں اشق وغیرہ داخل کیا جائے اور مراہم قیسوریہ اور جو مرہم دقیق کرسنہ سے خواہ مرہم نمک اور قرص اسود اور قرص اخضر یعنی سبز جو بنام فرموجالس مشہور ہے تخفیف ادویہ میں کہ ایک دوا ہے دردی زیت اور شہد اور پھٹکری برابر ہموزن لیکر استعمال کریں خواہ سپیدہ اور جعدہ یعنی عنبر بید ہموزن اور جب وسخ زیادہ بڑھنے لگے اسوقت فراسیون ہمراہ شہد کے مفید ہوتی ہے منجملہ ادویہ جیدہ کے زیتون ملح یعنی نمک ملا ہوا اسی ترکیب خاص سے جو ادویہ مفردہ میں مذکور ہے مفید ہے کبھی اس مقام پر حاجت استعمال ایسے دوائے سیال کی پڑتی ہے جو وسخ کو دھو ڈالے جیسا قروح غائرہ کے مقام پر ہم بیان کرینگے اور یہ سب دوائیں بروقت ورم قرحہ کے مضر ہیں **علاج قروح غائرہ اور کھوف اور حجابی کا** قروح غائرہ سے مراد گہرے قروح اور کھوف بمعنی غار کے ہے اور حجابی یعنی جو درز خم جو نظر نہ آئے یہ تینوں اقسام محتاج گوشت بھرنے کے ہیں اور گوشت کا بھرنا بدون زیادتی غذا کے ممکن نہیں ہے اور بدون زیادہ پیدا ہونے خون کے دشوار ہے اور اس کے بعد احتیاج اُن دواؤں کی ہوتی ہے جن میں تجفیف زیادہ ہو اور تنقیہ بھی کریں اور رکھنا ان ادویہ کا اس طرز سے چاہیے کہ ریم اور چرک وغیرہ رک نہ جائے بلکہ بدستور جاری رہے اگر ایسا مقام بسبب تعلق بہم پہونچے اور قرحہ کی جڑ عضو کے اوپر کی طرف ہو اور منہ قرحہ کا نیچے کی جانب میں ہو یہی مطلوب ہے اور اگر اسکے برعکس اور الٹا ہو اور مریض کو تبدیل وضع بہ تکلف ممکن ہو کہ زخم کو اونچا نیچا کرنے سے وہی صورت پیدا ہو جائے جب بھی یہی فائدہ حاصل ہوگا تو اُٹھانا اور بٹھلانا خلاف وضع طبعی کے ہو اور اگر اس ترکیب کے بعد بھی وہ صورت پیدا نہ ہو اسوقت قرحہ کو چاک کرنا ضرور ہوگا اسطرح کہ اسکی جڑ تک چاک کریں اور چاک پورا کریں تاکہ کہف یا غار بھر کسیقدر ایسا باقی نہ رہ جائے کہ اُس کی رطوبت کا نکلنا دشوار ہو یا کوئی راہ اور مجری چرک اور ریم کا دوسرا پیدا کریں تاکہ کہف یا جو منھ اُسکا پہلے سے ہے اُسکے علاوہ دوسرا منھ پیدا کریں لیکن جراحی اور دستکاری کے اور اس جدید منھ کے پیدا کرتے وقت حال میں عضو کے تامل کریں کہ ایسے منھ پیدا کرنے سے کوئی خطرہ جدید تو پیدا نہیں ہوتا ہے جب منھ بنا چکیں قرحہ کی بندش پٹی وغیرہ سے اسطرح پر کریں کہ منھ کی طرف سے شروع کریں اور جڑ کی طرف ہو چکیں یعنی وہ مقام جو نیا کھولا ہے اور پہلے صورت کے قرحہ کی بندش اسکے برعکس ہے یعنی جو قرحہ دوسرے چاک کا محتاج نہیں ہے اسکی بندش جڑ کی طرف سے شروع کرکے منھ تک باندھی جائیں اور زیادہ استواری بندش کی دونوں صورتوں میں اوپر کی طرف درکار ہے اور اتنے زور سے بھی نہ باندھیں کہ درد پیدا ہو اور مریض عاجز ہو جائے اور شکوہ کرے اور اگر چاک کرنا اور دوسرا منھ نکالنا ممکن نہ ہو ہر وقت قرحہ کا ریم وغیرہ

دھویا کریں اور وہ فتیلے جو منبت لحم ہیں اُن کو اندر داخل کیا کریں اور جو فتیلہ باوجود قوت انبات کے چرک وغیرہ بھی پاک کرتے ہیں اُن کا
اُنکا استعمال کرتے رہیں تاکہ بوجہ زیادہ اجتماع چرک وغیرہ کے اُن کی قوت انبات باطل نہ ہو جائے اس لیے کہ دونوں قوتوں کا اجتماع
اُن کی قوت کو روکے رہیگا ہم نے خود تجربہ کیا ہے کہ مرہم رسل ایسے موقع پر خوب کام دیتا ہے اور بہ نرمی اور آہستگی قرحہ کو اچھا کرتا ہے اور
قنطوریون اگر قرحہ میں بھر دی جائے عجیب النفع ہے اگر اسکے بعد سو قوطون بعد اسکے ایرسا اسکے بعد آرد کرسنہ اگر حجابی کا منفیہ کامل اور
اچھی طرح دفعیہ چرک وغیرہ نہ کیا جائے کبھی اُن کے جلد میں التصاق پیدا نہیں ہوتا لیکن اتنا ہو سکتا ہے کہ جلد میں خشکی پیدا کرکے اس حالت
پر کردیں کہ وہ مثل صحیح جلد کے باہم چسپیدہ ہو جائے لہٰذا قروح اور جو زخم اور کھوٹ کا تنقیہ کامل دواؤں سے نہیں ہو سکتا
ہے اور وہاں گوشت پیدا ہو سکتا ہے اگر ان چیزوں کے ذریعہ پچکاری وغیرہ میں بھر کر دھویا کریں خواہ اُن میں ہر وقت فتیلہ اور بتی رکھی رہے خصوصاً اگر
اُن کی شکل ایسی نہ ہو کہ فقط اُن کے اونچا کرنے سے اُن کی چرک اور ریم وغیرہ نکل جائے خواہ نچوڑنے سے وہ ریم چرک نچڑ جائے
خواہ دھونے کی وجہ سے اُن میں صفائی پیدا ہوا کرے خصوصاً جب اُن میں شراب ملائیں خاکستر کا پانی بھی قوت سے چرک کو دھوتا
ہے مگر جو زخم چرک بہت کم رکھتا ہو وہ متحمل اسکا نہیں ہو سکتا ہے آب ریا بھی اسی کے قریب ہے کہ چرک کو بھی دھوتا ہے اور تخفیف بھی
پیدا کرتا ہے پھٹکری کا پانی غسال بھی ہے اور باینہمہ جو مادہ فاسد بطرف عضو کے آتا ہے اسکا مانع بھی ہے اگر ورم ہوگا اُن میں سے کوئی چیز
قابل استعمال کے نہیں ہے اور شراب بھی ایسے وقت کچھ مفید نہ ہوگی بلکہ ضرر پیدا کرے گی ان سب قروح کے دواکو مناسب یہ ہے کہ
پٹی کے اوپر پھاہے ڈبوکر رکھے جائیں ایسی دواؤں سے جس کی طرف عضو متقرح اپنے مزاج کی اصلاح میں محتاج ہو اور ان
مرہموں کی قوت کی مقاومت کر سکے جو اندر کی طرف سے استعمال کیے جاتے ہیں تاکہ منھ پر قرحہ کے وہ پھاہا رکھا جائے جسمیں دوائے
ضروری الاستعمال لگی ہوئی ہو قرحہ کے مل جانے پر دلیل یہ ہے کہ رطوبت اسمیں سے کم برآمد ہو اور نیچے اسکے جو اعضا ہیں ان میں
آرام اور سکون پیدا ہو اور لگی ہوئی سے بذریعہ نچوڑنے کے جو بندش کے زور سے واقع ہوتا ہے اور قوت سے دوا کے نچوڑتا ہے دفعتہً
رطوبات کثیر برآمد ہوتے ہیں بعد ازاں خشک ہو جاتا ہے اور خشکی کے بعد زخم بھر آتا ہے قروح کے کیڑوں کا علاج عصارہ فودنج
نہری قروح کے کیڑوں کو بہت ہی نافع ہے اور جو دوائیں کان کے کیڑوں کے واسطے کتاب سوم میں مذکور ہو چکیں اُن کو اُسی مقام پر ملاحظہ
کرو قروح میں گوشت پیدا کرنے کی تدبیر جب تک تنقیہ قروح کا نہ ہوئے تو ایک گوشت اُگانیوالی دوا کا استعمال جائز نہیں
ہے اور جب تک بطرف قرحہ کے غذائے جید کا جاذب ہو اور اگر غذا قرحہ کے بمقدار قلیل ہو اُس تک پہونچے گی جب قرحہ چرک
وغیرہ سے پاک ہو جائے پھر کوئی دوا الذراع اور جالی اکسیر لگانی درست نہیں ہے کیسے ہی قروح کیوں نہ ہوں اور کسی مقام پر کیوں
نہ ہوں واجب ہے کہ استعمال ادویہ منبتہ لحم میں وہ وصیتیں جو ہم نے اوپر بیان کی ہیں سب کا لحاظ رکھیں کہ زیادہ رطوبت پیدا ہونے
پائے اور نہ زیادہ خشکی پیدا ہو اور جو تدبیریں قروح صدیدیہ کے باب میں مذکور ہو چکی ہیں انھیں پر عمل کریں مگر وہ تدبیر فقط اسی غرض سے
نہیں ہے کہ تنقیہ رطوبت قروح کا ہو جائے اور اُن میں خشکی پیدا ہو اور بس بلکہ علاوہ ان دونوں باتوں کے یہ بھی غرض ہو کہ اسمیں
گوشت پیدا ہو اور اگر رطوبت زیادہ خشک ہوگی گوشت کیونکر پیدا ہوگا منجملہ ان چیزوں کے جو قرحہ میں خشکی زیادہ نہ کریں اول تو
یہ ہے کہ اُسے بہنے دیا کریں اور روغن اور موم زیادہ کریں اگر دوا بطور مرہم کے مستعمل ہے اور اگر تغلیظ مادہ کی کریں خواہ اُس کے
خارج کرنے کی تدبیرات کریں اور چکنائی دوا کی کم ڈالیں اور مقدار دوا کی زیادہ کردیں ان تدبیرات سے خشکی زیادہ پیدا ہوتی ہے اور تحلیل بھی

ان دو عضوین مین زیادہ کیا جاتا ہو گوشت پیدا کرنیکی غرض سے مرہم کا استعمال بہت عمدہ ہو اور دیر مین پیدا کرتا ہو اور زردو سکے استعمال سے اگرچہ پیدا ہوتا گوشت کا دشوار ہے مگر جلد پیدا ہوتا ہو تاہم کبھی زردو سکے استعمال سے نغث گوشت پیدا ہوتا ہے لہذا مناسب ہو کہ دونون تدبیر یکبار کرین پہلے زردو چھڑکین اوسکے اوپر مرہم لگائین اور شراب خصوصًا شراب قابض دوائے جید جمیع قروح کے حق اوسپر دھونا قرحہ کا اور پاک کرنا چرک وغیرہ سے اور تقویت پیدا کرنا سب فائدے اُس سے ہوتے ہین اُن کو ہم نے باب جراحات مین اور دیہ جنتہ لحم کے بیان مین ذکر کردیا ہو اور اب مناسب ہو کہ اُن مین سے جو جو دوائین اچھے اور اس مقام کے لائق ہین اُن کو بیان کرین۔ سرمہ سوختہ اور انزروت اور سریشم ماہی اور حلزون سائیدہ اور توبال شابورقان یعنی فولاد کا اور محرق اور ابار سوختہ اور زاج اور برنجاسف اور لوف اور سعد خصوصًا واسطے چرک کے ناگرسوختہ اور جعدہ بہت قوی ہو اور قنطوریون سے بڑھکر کوئی دوا نہین ہے اور آبگینہ سوختہ بھی عجیب النفع ہے کہ تجفیف اور اندمال کا فائدہ اُس سے حاصل ہوتا ہو۔

علاج قروح متاکلہ غیر متعفنہ کا قاعدہ کلی علاج جمیع قروح متاکلہ اور خبیثہ کا یہ ہو کہ پہلے بدن کا تنقیہ کرین یا اس عضو خاص کا تنقیہ جسمین قرحہ ہو بشرطیکہ تمام بدن ردی اخلاط اور مواد فاسدہ سے پاک ہو اور عضو خاص کا تنقیہ اسطرح ہو کہ اسمین پچھنے لگائین اور جونک لگائین اور اس عضو کا مزاج بذریعہ طلا وغیرہ کے بدل دین اور غذائے صالح اُسکی تجویز کرین اور اُس مین کسیقدر تاخیر اور مدافعت کو دخل نہ دین اسلئے کہ تاخیر اور مدافعت سے قروح مین فساد زیادہ بڑھتا ہو۔ کبھی تاکل قرحہ کا اسقدر پھیلتا ہو کہ قطع کرنے عضو کی ضرورت ہوتی ہے جس قرحہ مین تاکل اور عفونت نہو اُسکو آب سرد کی نطیل خواہ آب آس اور گلاب کا نطول خواہ آب عصی الراعی کا نطول اور شراب قابض کا بشرطیکہ قرحہ مین حرارت نہو اور سرکہ پانی ملا ہوا خواہ گلاب ملا ہوا بوقت حرارت قرحہ کے اسیطرح اور بھی میاہ باردہ کا نطول ایسے وقت مین سودمند ہوتا ہو بشرطیکہ ان نطولات مین قوت تجفیف کی بھی ہو اگر قرحہ مین عفونت ہو آب دریا وغیرہ سے نطول کرنا چاہیے اور اور چیزین جن کا ذکر ہم کرین گے قروح متعفنہ کے بیان مین اُن سے نطول وغیرہ کرین پھر باینہمہ عمدہ علاجات ایسے قروح کا استعمال قوابض تجفیف کا ہو جو بشرطیکہ کرین جیسے پوست انار اور عدس اور برگ مصطگی اور تخم گل اور شوکہ مصریہ اور حب الآس اور وہ نطولات جنمین یہ ادویہ داخل ہون اور اُن کی تقویت کسیقدر شب اور زاج وغیرہ سے کی ہو اسیطرح ضماد برگ حماض اور حماض کی شاخون کا شراب مین جوش دیکر خواہ ضماد طین رومی سرکہ خواہ سکنجبین مین گوندھکر یا کدوئے خشک سوختہ اور ہارزنگ وغیرہ ہمراہ سویق کے خواہ ورق زیتون تازہ کا ضماد سرکہ وغیرہ مین ملاکر

علاج قروح متعفنہ ردی کا ان قروح ردی کا علاج اصلی یہی ہو کہ بدن کا تنقیہ کرین اور اسکے بعد خاص عضو متقرح کا بھی تنقیہ کرین اسکے تنقیہ خاص سے جو از قسم محجمہ وغیرہ ممکن ہو اور استعمال طلا کا واسطے اصلاح مزاج کے بموجب بیان بالا کے کرین اور غذائے جید کا استعمال کرین اور اسکے علاج مین سستی نہ کرنی چاہیے جتنا یہ قرحہ کہنہ ہو گا اسیقدر اُسمین فساد اور شر زیادہ بڑھے گا اور ایسی تدبیرے جو ورم گرم پیدا کرنیوالی ہو اس قرحہ کو محفوظ رکھین لیکن ایسے قرحہ کی بندش اور سویق وغیرہ سے بھی اچھی طرح ہو سکتی ہو اور ایسے قسم کے قروح مین جب فساد بافراط پیدا ہو جائے کبھی اُنکا استیصال اور بیخ و بن سے دور کرنا بذریعہ آگ کے داغ دینے سے ضرور ہوجاتا ہو خواہ کسی دوائے حاد سے یا کاٹ ڈالنا کہ سوائے گوشت صحیح کے اور کچھ باقی نہ رہے واجب ہوتا ہو سوائے اس عمدہ لحم کے جو خون جید رکھتا ہو اور رنگ بھی اُسکا گوشت صحیح کا ہو اور سوائے استخوان صحیح سپید رنگ کے جو اور خرابیون سے پاکیزہ ہو کچھ باقی نہ رہے دوائے حاد جمیع خرف یعنی گوشت ناقص وغیرہ کو کھا جاتی ہو اور نکال کر پھینک دیتی ہو اور اس دوا سے جو الم اور ایذا پیدا ہو اُسکا تدارک روغن زرد رکھنے سے کیا جاتا ہے کہ وقتًا فوقتًا رکھتے رہین اور بعض ایسے قروح اگرچہ بحد نواصیر نہ پہنچے ہون اور پکے ہوئے ہون جب بھی ردی اور خبیث ہوتے ہین

ہین اور کبھی محتاج اسکے ہوتے ہین کہ عضو متقرح کو کاٹ ڈالین تاکہ عفونت سے محفوظ رہے جو نطولات ابھی مذکور ہو چکے ان مین سے آب دریا اور جو بات نواصیر مین مذکور ہین ان قروح کے واسطے بکار آمد ہین یہ قروح و نیز اور اقسام قروح کے سب مین یہی قاعدہ ضروری ہو کہ بعد استعمال دوا کے چند روز بحال خود چھوڑ دین تاکہ فائدہ دوا کا دریافت ہو اور بار بار انکا کھولنا اور باندھنا نہ چاہیے جو دوا خاص قروح متعفنہ کے ہین جیسے دقیق کرسنہ یعنی مٹر کا آٹا اسمین کسیقدر پھٹکری یا گوشت مچھلی نمکین کا جو مقدد ہو یعنی نمک سود اور خشک کی ہوئی اور کسیقدر لب خبز اور زراوند اور بیخ کرنب بیخ چقندر بیخ فثاء الحمار تخم کتان جو ہمراہ قلقدیس یعنی سبز پھٹکری اور حاشا کے پیسی جائے خواہ زبیب یا انجیر یا برگ انجیر یا نطرون اور زیرہ اور آرد جو ہمراہ شہد کے اور ضماد بصل الفار یعنی پیاز کی جڑ شہد مین خواہ کدوئے خشک و برگ زیتون تازہ دوائے مرکب زراوند عصارہ شقاقلوا ایک ایک جزو زنگار نصف درہم ان دواؤن سے بطرح پانی کے فدیہ سے مثل قوام شہد کے طیار کرین کبھی احتیاج اُس کی تقویت کی عصارہ فثاء الحمار اور سعد یعنی سرخ پھٹکری سے ہوتی ہو اور خشک جرنہ اُسپر ڈالتے ہین ایضاً زراوند اور مازو اور زیت برابر لیکر بطرح اطلیہ پر طیار کرین کہ اسکو پرانے سرکہ مین بوزن نصف قوطولی کے پختہ کرین تاکہ تمام سرکہ جل جائے بعد اسکے اسکی سلائی سی بناکر قروح پر لگائین ایضاً قلقطار اور زاج ہر ایک سے بیس جزو افیون حدید سولہ جزو مازو جسمین سوراخ نہ کیا ہوا آٹھ جزو خواہ نمک حرشف یعنی کنگر سوختہ کا نمک ایک جزو پھٹکری بھنی ہوئی اور برادہ نحاس اور قیسو سوختہ نصف جزو مرہم جید انزروت اور رد سنخج اور مازو اور زنگار اور زراوند کسیقدر علک البطم کے ہمراہ ملاکر بنائین تاکہ اسمین لزوجت اور چیپ پیدا ہو اور بعد پاک کرنے قرحہ کے استعمال کرین یہ دوا نہایت مجرب ہو زاج سُرخ چوبیس جزو انزروت حیہ یعنی آنکھ آبلا رسیدہ سولہ جزو پھٹکری سولہ جزو پوست انار سولہ جزو کندر اور مازو ایک سو بتیس جزو موم ایک سو بیس جزو ایک قوطولی زیت کہنہ دوسری دوا یہ بھی بہت عمدہ ہو قلی سوختہ جسکو گندھک کے ذریعہ سے خاک کیا ہو نابنا جلا ہوا اسپیدہ قلعی کندر مرداسنگ مرکی اقلیمیا اشق جاوشیر مصطگی ہر واحد دو دو درہم گردہ گاؤ کی چربی ریتیانج علک الانباط روغن آس ہر واحد مین درہم پگھلنے والی چیزون کو بمقدار مناسب سرکہ مین پگھلا کے اور جو پیسنے والی دوائین ہین انھین پیسکر طیار کرین۔ جالینوس وغیرہ نے اس دوائے مفید کے اجزا جمع کیئے ہین توبال نحاس ایک اوقیہ زنگار محلول ایک اوقیہ موم نصف رطل صمغ لارکس ڈیڑھ اوقیہ بطور مرہم سوم مرہم طیار کرین یعنی پیسنے والی چیزون کو پیسکر اور پگھلنے والی چیزون کو پگھلا کر اور موم کی زیادتی اور کمی جیسا مناسب ہو اور جیسا وقت ہو اُسیطرح کرین۔ اسکو اطبانے پسند کیا ہو کہ روغن وعالبس کو مخلوط کرین اور جالینوس نے اُسپر اپنے کلام طولانی سے اعتراض کیا ہو۔ اگر یہ قروح مثلاً مقام ذکر پر واقع ہون اُن پر دولے کا غذ سوختہ اور دولے کا اندرون اور کدوئے خشک جلاکر اور صوف و بیخ جلاکر یا ضماد برگ مرد خواہ برگ لب یعنی چنار سوختہ کا استعمال کرین

علاج قروح عسرة الاندمال اور قروح خبیثہ کا پہلے واضح ہو کہ عموماً جو قروح بدشواری مندمل ہوتے ہین وہی قروح ہین کہ متاکل اور متعفن نہون جیسے ہر ایک عام چیز بدون خاص کے متصور ہوتی ہو اسلیئے کہ قروح متاکلہ اور متعفنہ پھیلتے ہین اور یہ قروح عسرة الاندمال پھیلتے نہین ہین اور ایک ہی حال پر مدت تک رہتے ہین اسیطرح یہ قروح نواصیر سے بھی الگ ہین لیکن یہ قروح ضرور ریکھے ہوئے ہوتے ہین اور خلاصہ یہ کہ جو قروح متعفن خواہ متاکل خواہ بطور ناصور کے ہو عسرة الاندمال ضرور ہوگا اور کچھ ضرور نہین ہے کہ جو عسرة الاندمال ہو وہ متعفن اور نواصیر بھی ہو قروح خبیثہ وہی قروح ہین جنکا فساد درجہ غایت کو پہونچ جائے اور جنکا اندمال بہت بعید از قیاس معلوم ہو ایسے قروح کے علاج کا یہ قاعدہ ہو کہ اگر سبب قرحہ کا ردارت مزاج کی ہو پہلے اصلاح مزاج کی کرنی چاہیئے اور اگر فساد خون کی وجہ سے یہ قروح پیدا ہوئے ہین پس غذا ایسی تجویز کرنی چاہیئے جو خون صالح پیدا کرے اور اس خرابی کے مخالف ہو کیفیت مین اور اگر قلت خون کی موجب ان قروح کے ہو غذا مین

کثرت کرنی چاہیے اور غذائے جید میں ترطیب کرنا چاہیے پھر اگر سبب قرحہ کا ترہل اور ڈھیلا پن ہو خواہ زیادہ حرکت پیدا ہونے کی وجہ سے یہ قرحہ پیدا ہوئے ہوں تو علاج خاص ترہل اور وسیع کا ہو رہی کرنا چاہیے اور اگر سبب سست زائدہ کے قرحہ پیدا ہوا ہو اور ابھی تک حد ناصور کو نہیں پہونچا ہو بذریعہ ترطیب معتدل کے علاج کرنا چاہیے اور ترطیب کا عمدہ طریقہ یہ ہے کہ آب گرم کے بخارات عضو متقرح میں پسینا پیدا کریں اور اسکی تکمیر اور ترخیف کرنا اور تفتیح یعنی پھیلا دینا عضو کا پیدا کرنا چاہیے اُسکے بعد پھر اور کوئی تدبیر نہ کرنی چاہیے اور اس سے زیادہ کسی تدبیر کی ضرورت نہیں ہے اور نہ مناسب ہے کیونکہ اگر اس سے زیادہ تدبیر کریں گے تو مادہ کثیر بطرف عضو کے کھنچ آئے گا اور آفت عظیم پیدا ہوگی اور بعد اس تدبیر کے دوا ایسی لگائیں جسمیں تجفیف کم ہو کبھی نفط گرم پانی میں تر کیا ہوا کپڑا رکھنا کافی ہوتا ہے اور کبھی احتیاج قرحہ کے کھلانے کی ہوتی ہے اور خون نکالنا اس عضو سے اور اُسی عضو کی مالش اور استعمال مرہم جاذب جسمیں زفت یعنی رال پڑی ہو اور اگر سبب قرحہ کا خرابی کسی رگ و پٹھے کے گوشت وغیرہ کی ہو اور اسکا علاج بذریعہ پچھنے وغیرہ کے جیسا کہ معلوم ہے اور خون فاسد اُس مقام کا سب نکال ڈالیں اور بذریعہ مجففات کے تدارک کریں اور اگر قرحہ پڑنے کا سبب رگ قسم دوالی کے ہو اس قرحہ کو قطع کر ڈالیں اور خون اس سے روان کریں اور طول میں چاک کریں کہ اکثر اسی تدبیر سے راحت پیدا ہوتی ہے اور استلائے بدنی ہو تو ابتدا فصد سے کریں اور خلط سوداوی کا استفراغ کریں اگر خلط سوداوی موجود ہو بعد ازاں بطرف دوالی کے متوجہ ہوں اور اُس میں سے بھی خون بقدر امکان نکالیں تاکہ ایسا نہ ہو کہ دوالیہ سے تعرض کرنے میں قبل تدبیر مذکورہ وہ ضرر پیدا ہو جو قرحہ سے بہت زیادہ ہے بعد اسکے جراحت کا علاج کریں جو دوالیہ کی وجہ سے عارض ہوئی ہے اسکے بعد علاج قرحہ عسرۃ الاندمال کا کرنا چاہیے اگر سبب اس قرحہ کا ضعف عضو متقرح واقع ہوا ہے اور یہ ضعف بوجہ سوئے مزاج کے پیدا ہوتا ہے لیکن ہر قسم کا سوء مزاج اسکا باعث نہیں ہو سکتا ہے بلکہ وہی سوئے مزاج جو کہ بحد افراط ہو اور اعتدال سے بہت بعید ہو جو مناسب مزاج عضو کے ہے حرارت خواہ برودت سے جو چیزیں تابع مزاج کے ہوتی ہیں تحلل مفرط یا تکاثف زائد از حد اور پہلی صورت یعنی تحلل اکثر تابع حرارت اور رطوبت یا فقدان رطوبت کے ہوتا ہے اور تکاثف بیشتر تابع برودت اور یبوست خواہ فقط یبوست کے ہوتا ہے لہذا واجب ہے کہ موجب و سبب کا علاج کیا جائے اور ضد موجب خواہ جو چیز ضد موجب کو پیدا کرے اسکا استعمال کریں اکثر سبب قرحہ کا وہ حرارت ہوتی ہے جو مادہ کو جذب کرے خواہ مادہ کو کسیطرف روانہ ہونے کی معین ہو ایسی حرارت کے علاج میں احتیاج مبردات قابضہ کی ہوتی ہے اور اگر سبب قرحہ کا ناصور ہو تو خاص ناصور کا علاج کرنا لازم ہے اور اگر سبب قرحہ کا اس ہڈی کا فساد ہو جو متصل قرحہ کے ہے ہڈی کو کھول کر اور نمودار کر کے دیکھیں اگر کوئی چیز قابل دور کرنے اور الگ کرنے کے ہڈی پر لگی ہے اور وہی باعث رداءت قرحہ کا ہوا ہے چھیل ڈالنا چاہیے اور پوری مقدار اُس کی الگ کریں گے اور اگر کوئی شے جداگانہ اسکا سبب ہو خود ہڈی کو کاٹ ڈالیں گے اور وہی تدبیر کریں جو باب استخوان میں بیان ہوگی جالینوس نے ایک حکایت عجیب نقل کی ہے کہتا ہے ایک لڑکے کے سینہ میں ناصور پڑ گیا تھا اور وہ ناصور بڑھتے بڑھتے استخوان قص تک یعنی وہ ہڈی جو وسط میں واقع ہے پہونچ گیا تھا میں نے استخوان سینہ کو کھولا اور جمیع اشیاء از قسم جلد و عروق وغیرہ جو گرد اس کے ہیں سب کو چاک کر کے دیکھا تو اس ہڈی میں فساد آگیا تھا اب ضرورت ہوئی کہ اس ہڈی کو کاٹ ڈالنا چاہیے اور جو مقام اُس ہڈی کے فساد پر شامل تھا وہی جگہ تھی کہ علاقہ قلب اس پر مستقر تھا جالینوس کہتا ہے کہ جب ہم نے استخوان مذکور کا یہ حال دیکھا تو اسکے نکالنے اور کاٹنے میں نہایت نرمی اور ملائمت کو دخل دیا اور برفق و سہولت استخوان فاسد کو نکال لیا اور جو جھلی اس ہڈی کو ڈھانپے ہوئے تھی اندر کی طرف سے مجھے اسکے بھی باقی رکھنے کا خیال زیادہ تھا اور مجکو مد نظر یہی تھا کہ جسطرح ممکن ہو یہ جھلی محفوظ اور بحال خود سالم رکھی جائے حالانکہ جو جز اس ہڈی سے بطرف استخوان سر سینے کے ملی تھی وہ سڑ گئی تھی پھر جالینوس کہتا ہے کہ جسوقت میں یہ اعمال جراحی کر رہا تھا اُسوقت میں نقص

مذکور کے قلب کی طرف بغور و تامل اسی طرح دیکھتا تھا جس طرح کسی کا سینہ عمداً چاک کرکے براہ تشریح دیکھتے ہیں اس جراحت سے اگرچہ گمان غالب یہی ہوا تھا کہ وہ لڑکا زندہ نہ رہیگا لیکن وہ بچ گیا اور جس مقام سے استخوان مذکور کو کاٹ ڈالا تھا وہاں پر تھوڑا سا گوشت صحیح پیدا ہوا اور ایک دوسرے سے متصل ہوکر قلب کو بھی اُسنے ڈھانپ لیا اور جسطرح پہلے سرا غلاف قلب کا دل کے چھپانے اور پوشیدہ کرنے میں کام دیتا تھا اُسی گوشت نے وہ سب کام دیا پھر جالینوس نے بعد بیان اس حکایت کے یہ بھی کہا کہ ناصور اور زخم کچھ اُن جراحات سے بڑا اور خوفناک زیادہ نہ تھا جن زخمون سے سینے مین سوراخ پڑجاتا ہے مُراد اُس کی شاید یہ ہوگی کہ ان زخمون کے بیمار بھی اکثر بچ جاتے ہیں) اور مین کہتا ہون جب قروح متعفن ہوجائین ور کہنہ ہوجائین سوائے صائب یہی ہے کہ پچھنے کے ذریعہ سے خون اُنکا بہا دیا جائے جسقدر مناسب اور لائق اُن کے ہو جو دوائین مختص واسطے عسر الاندمال کے ہین اور اکثر حالات مین بکار آمد ہوتی ہین وہ یہ ہین توبال نحاس اور زنگار سوختہ یا غیر سوختہ اور توبال شابورقان اور توبال دیگر قسم کے لوہون کا یعنی آہن اور لزاق ذہب یعنی سونے کا مرہم جو زخم کے اچھے ہونے تک چھوڑے کہ ان ادویہ سے تیز دوائین بنائین اور قلقطار اور زاج اور جو چیزین اسکے مشابہ ہین مع ان چیزون کے جو مانع کھنچنے مادہ کی طرف عضو متقرح کی ہین اگر مادہ کھچ گیا ہو جیسے پھٹکری اور مازو۔ ایک دوا ایسی ہے کہ اُس سے قروح عسیرۃ الاندمال کا علاج کرتے ہین اقلیمیا اور لزاق ذہب یعنی سونے کا وہ مرہم جو زخم کو اچھا کرکے چھوڑے اور شب یمانی ہر ایک سے آٹھ جزو زنگار قشور نحاس ہر واحد ایک ایک جزو صمغ سر چار جزو موم اور روغن جتنا مناسب حال اور وقت کے ہو ایضاً قلقطار اور اقلیمیا کو آب پائے شور مین پرورش کرکے خواہ آب انگور مین یا جس پانی مین بجی اور چونا جوش دیا ہو مگر خفیف جوش دیا ہو بحسب مزاج عضو متقرح کے اور بعد جوش دینے کے قلقطار اور اقلیمیا کو اُس پانی مین ڈالین اور دھوپ مین رکھین پہلوں کے دنون مین اور چند روز کے بعد صاف کرکے جدا کرین مگر اسکا خیال رہے کہ آب دریا خواہ بجی کے پانی کا نمک و یہ ختم جلے ورنہ شوریت سب جدا ہوجائے گی ایضاً نحاس محرق اور ریتا نج اور ملح اندرانی ہر ایک سے دو دانگ موم اور روغن آس بقدر کفایت کے ان قروح کو ادویہ ناصورہ بھی مفید ہوتی ہین جس وقت وہ ادویہ خشک ہوکر پیس ڈالی جائین از انجملہ مٹر کا آٹا اور ایرسا زراوند سوختہ اور نحاس محرق اور کندر کی مٹی یا ورا ان مختلف جیسا ہر ایک ان مین جس زخم کے لائق ہو دوائے جید برادہ مس اور برادہ آہن پھٹکری کے پانی مین ڈالین اور سرخ مٹی جیسے گیرو وغیرہ کے گل حکمت کرکے تنور مین جلائین اور بعد جلانے کے نکال کر خوب سائیدہ کرین اور بطور ذرور کے استعمال کرین یا مرداسنگ ملاکر مرہم طیار کرین صفت مرہم ذہبی اور یہ مرہم بھی جید ہے۔ مرداسنگ نہی ایک من اور موم اور زنج مازریون چھتیس مثقال زنگار سولہ مثقال اور برادہ جالیس مثقال برادہ سونے کا لیا ہوا رانجہ مرداسنگ دیگر چالیس مثقال (دیکھو مفردات لعد قرابادین کو اُس مین رانجہ کے معنی مفصل بیان ہوچکے ہین) روغن کہنہ تین رطل پہلے مرداسنگ اور ذہب و زنگار کو ڈالین بعد ازان باقیماندہ ادویہ کو داخل کرین ایضاً تنور کے ٹھیکرے اور خاکستر بید یعنی روئی کی خاک اور قلعی سوختہ مغسول اُس سے مرہم طیار کرین روغن آس ملاکر اور ضرور اس مرہم کو مرداسنگ سے قوام دینا چاہیئے اسکا طریقہ یہ ہے کہ مرداسنگ مثلاً ایک اوقیہ اور سرکہ تند تین اوقیہ اور زیت اور روغن آس خواہ کوئی اور روغن دو اوقیہ نرمی ملاکر بقدر حرکت دین کہ مرداسنگ اسمین آمیختہ ہوجائے اور گاڑھا ہوکر مل جائے اور سوختہ خواہ اور قروح خبیثہ ردیہ کیواسطے یہ دوا ہے قشور نحاس زنگار ایک مغسول جو اچھی طرح دھویا گیا ہو ان سب سے ذرور طیار کرین خواہ شب یمانی سے میگر ذرور طیار کرین یا زوفا چار جزو نطرون دو جزو اس سے ذرور بنائین اور پہلے زخم مین شہد آلودہ کرین اسکے بعد اُس

نورہ کو چھڑکین قشور نحاس دو جزو شب یمانی دو جزو قیروطی س جزو اور شاید قیروطیس مُراد ہو (جسے یونانی مین بعنی لوکتے ہین)۔ دھوپ مین مالش کرین لوسعداذان استعمال کرین یا سپیدہ بھٹکری آٹھ جزو قشور نحاس تخم اندرانی کندر زنگار پوست انار ہر ایک سے دو جزو ایک ایک جزو موم دس جزو اور دو ثلث روغن آس بقدر کفایت کے اشیاء مردا سنگ زیت ایک وقیہ زراوند مازو بے سوراخ کیا ہوا ایک وقیہ افیم ایک وقیہ زاق کندر دو وقیہ آگ پر چڑھا کر لطوخ طیار کرین اور سرکنڈہ کی جڑ سے ہلاتے جائین

علاج نواصیر کا اور ان جلدون کا جو چسپیدہ نہ ہون

نواسیر کی ماہیت اور اُسکے احکام جو مقام جزو دوم مین مناسب تھے وہ سب بیان ہو چکے اب جو تدبیر اسکے علاج مین درکار ہی اور اُسکے صدید اور ریم نکلنے کی تدبیر کرنی چاہیے اور جو رطوبات فاسدہ نواصیر سے بہ نکلتے ہین اُنھین بطور نصبہ یعنی اونچا کر کے خواہ چاک کر کے اور جسطرح باسانی اُنکا اخراج ہو سکے اُسکا ذکر بھی کسیقدر اوپر کے بیانات مین کیا گیا ہی اب علاج خاص نواصیر کا بیان کرتے ہین نواصیر کا علاج بھی مختلف طور سے کیا جاتا ہی اسلئے کہ نواصیر کے بعض اقسام تازہ اور نرم ہوتے ہین اور کہنہ اور سخت ایسے ہوتے ہین کہ اُن کے درز اور شگاف گوشت تک پہنچ جاتے ہین اور زیادہ تر اُن کا فساد گوشت تک اثر کرتا ہی۔ یہ اقسام نواصیر کے بدشواری قبول علاج کرتے ہین ایسے نواصیر کا ضروری علاج یہی ہے کہ جسقدر ارخا اور لوسیدگی اُن کی جہت سے واقع ہوتے ہین پہلے اُس کو بذریعہ قطع بُرید کے اطراف اور جوانب سے دور کر ڈالین چھُری وغیرہ سے خواہ آگ مین جلا کر اور داغ دیکر خواہ کسی دوا تیز کے ذریعہ سے اور یہ طریقہ سخت دشوار ہی خصوصاً اگر ناصور قریب پیٹھ کے واقع ہو خواہ کسی اور عضو شریف کے قریب ہو اور بشیتر مریض کا سیلان خاطر اسی طرف ہوتا ہی تا انکہ یہ علاج کیا جاے اور جسقدر ایذا اور تعب ہو بسختی ہی اسکی برداشت کرتا ہی اور کبھی یہ بھی ممکن ہوتا ہی کہ تخفیف کرین اور جسقدر رخ پر بڑے گوشت کی ہو اُسی کو اندر کی طرف سے دور کر دیں اور گوشت کو باقی رکھین اور خشکی اُس مردار گوشت مین پیدا کر کے اندمال کی تدبیر کرین اور تھوڑی دیر تک اُسے بحال خود ساکن رہنے دین اور اس زمانے مین اگرچہ اندمال تام ظاہر نہ ہو لیکن کوئی اور قسم کی تدبیر نہ کرین جس شخص کا ارادہ ایسی تدبیر کرنے کا ہو چاہیے کہ پہلے ناصور کو گوشت فاسد سے پاک کرین اور جو چیز اُسمین بطور مردار کے فاسد نظر آتی ہو اُسے الگ کر کے اُسکے اندر خشک دواؤن کو بھرے اور تھوڑے دنون تک اسیطرح چھوڑ دے کہ وہ زخم بحال خشکی باقی رہیگا بشرطیکہ پھر کوئی سوء تدبیر اور خطا از قسم امتلا اور رطوبت مزاج خواہ رطوبت پانی کی خارج سے اُس تک پہونچے خواہ لیپنے کی شکل ایسی بُری نہ پیدا ہو جو الم اور صدمہ ہو نجاے خواہ کوئی صدمہ اور چوٹ وغیرہ ایسی نہ لگے جس کی وجہ سے جذب رطوبت بطرف زخم کے ہو جاے خواہ کھانسی بیقراری کے طور پر اُٹھے یا جنبش بدن مین ایسی پیدا ہو کہ مضرت ہو نجاے۔ نواصیر کے قلع اور استیصال کا علاج یہ ہی کہ اگر نواصیر کہنہ اور خبیث ہو اُس کی دوا سواے قطع بدگوشت وغیرہ سے [illegible] داغ دینے کے آگ کے ذریعہ سے اور کچھ نہین ہی چنانچہ ہم آیندہ بیان کرتے ہین اور جو نواصیر ترچھی اور اُسکے سوراخ اور منافذ پیچیدہ اور کج ہین اُسے چاک کرنا چاہیے اور داغ لگانے مین شناخت اسکی بھی ضرور ہے کہ یہ داغ کہان تک پہونچے گا اور اُسمین احتیاط اور حذر بھی ضرور ہی اور اسکا خیال واجب ہے کہ ایسا داغ لگایا جاے کہ جڑ سے یہ نواصیر جاتی رہے اور داغ لگانا بذریعہ ادویہ حادہ کے جیسے نورہ اور نوشادر اور زرنیخ اور کبریت اور زنجار کشتہ یا بھی انھین ادویہ مین داخل ہی اور انھین ادویہ مین داخل کیا جاتا ہی اور برادہ آہن اور نصف وزن اُسکے بھی اور اس کے نصف چونا لیکر قدر الاثال مین تصعید کرتے ہین اور اُس تصعید سے پارہ اُڑ کر قریب گردن اُس دیگچے کے جو خوب وصل کر کے آگ پر چڑھائی گئی ہی مختلط ہو جاتا ہی اور پارہ ایک خواہ بارہ تصعید دن مین جب دو یہ مجفف مذکورہ ملا کر تصعید کرین خاک ہو جاتا ہی جیسے ارباب اکسیر کے کتب مین مفصلاً اسکا بیان ہی اور مترجم نے بارہا تجربہ کیا ہی خصوصاً نواصیر کے علاج مین کشتہ سیماب کو مرہم اکسیر جو خاص نسخہ مترجم کا ہے

داخل کرکے ایسے فوائد اور منافع دیکھے ہیں کہ انکا ذکر مبالغہ سے خالی نہیں مگر بہرحال اجزائے مذکورہ بالا میں یہ خاک سیماب کی بھی داخل کرکے جب استعمال کرتے ہیں ایک التہاب سا پیدا ہوتا ہے اور گوشت فاسد کو برباد کرکے خصوصاً وہ چیز جو مثل چربی کے سڑی اور فاسد گوشت کی ہوتی ہو اُسے جلا دیتا ہے اور گوشت سے جدا کردیتا ہے پھر اس فاسد چیز کو کلبتین کے ذریعہ سے پکڑ کر نکال ڈالیں اور ہمیشہ اُسی دوا کو زخم پر چھڑکتے رہیں جبتک کہ سب فاسد چیز نکل جائے اور فقط گوشت مردار باقی رہجائے اور ہمیشہ روغن زرد اس عضو پر چھڑکتے رہیں تاکہ درد میں تسکین پیدا ہو اور بعد ازان قروح کا ایسا علاج کریں جو ناصور تر و تازہ ہو جاتا ہے کہ پہلے اُن کو ادویہ قویہ سے دھو ڈالیں اور قطران سے بہتر کوئی دوا دھونے میں مستعمل نہیں ہوا اور آب خاکستر اور آب دریائے شور اور آب صابون جسمیں زرنیخ اور نوشادر ملا ہوا اور جو بانی روسختج اور نوشادر سے بذریعہ تصعید لیا جائے بوقت خشک ہونے دونوں کے خواہ دونوں کوفتہ اور ترکیے ہوں مگر نہ اسقدر کہ سیلان میں آجائیں اور روان ہونے کی نوبت ہو پہنچے اسیطرح جسمیں بھی اور چونا پوست بیضہ کا اور نورہ یعنی چونا کہ اس سے بھی تنقیہ ناصور کا کیا جاتا ہے جب ہونے کے بعد حرکت وغیرہ سے ناصور پاک ہوجائے اُسپر دوائے کُردی یعنی جسمیں عنزروت شریک ہو اور مرہم زرنیخ مؤثر دغرب یعنی ناصور چشم کو بہت نافع ہے اور دوائے جالینوس جسمیں کاغذ جلا ہوا اور جو ادویہ مرکب زاج اور قلقدیس اور نحاس محرق سوختہ اور زنگار اور سوائے اسکے قنطوریون اور دقیق کرسنہ اور ایرسا اور سورنجان بحریین اسقولوقندریون کی جڑ بھی مفید ہوئی ہے کہ جب ناصور کو اُس سے بھردیں فوراً بھرجاتا ہے اسیطرح اگر خربق سے ناصور کو بھردیں اچھا کردیتی ہے بشرطیکہ تین روز تک دوا کو اسی طرح بھری رہنے دیں۔ اسیطرح سوری اور اسیطرح عصارہ قثاء الحمار ہمراہ ملک السطم یا عصارہ بیخ مجروث یعنی بیخ الحذر اور زنگار اور اشق ہمراہ خل خواہ انجبار اور قلقدریس کے اور زاج اور قلقطار اور صمغ ہمراہ سرکہ کے خواہ لڑکوں کا بول جو سن صبی کو پہونچے ہوں یا سن طفولیت کو پہونچے ہیں اور ایک کھرل میں پیستے پیستے قلعی کے دستہ سے تاانیکہ گاڑھا ہوکر سوکھ جائے۔ ایک دوا کو اہل اسکندریہ استعمال کرتے ہیں بیخ جاوشیر پھٹکری بریان اور قلقطار اور زنگار اور شب یمانی ہر ایک سے ایک جزو زراوند نصف جز اس سے ذرور طیار کریں خواہ مرہم بنائیں یا ہمراہ خل یعنی سرکہ کے جسمیں زراوند کو لگایا ہو اور بعض نسخوں سے زراوند کو حذف کردیا ہے اور دخل نہیں کرتے اور کبھی اسکے ہمراہ شہد ملاتے ہیں ایضاً صبر اور مرداسنگ اور زنگار اور بیضہ اگر اسکو جلا کر خاکستر کرلیا ہو وہ زیادہ قوی ہوگا اور آپس میں مخلوط کرکے استعمال کریں۔ ایضاً اور یہی ادویہ قوی ہیں جن کو ہم نے قروح عسرۃ الاندمال کے باب میں ذکر کیا ہے جب گوشت جید اور اچھا نمودار ہو جائے اب وہ ادویہ مستعمل ہوں گی جو جلدی سے پیدا کریں اور گوشت نیا اُگائیں اور اگر اس کے قریب ہڈی ہو اور فاسد ہو گئی ہو تو واجب ہے کہ اُسکی اصلاح کرکے علاج کریں اور جب رطوبات صدیدیہ کم ہو جائیں اور بطور مدہ کے رطوبت برآمد ہونے لگے اب شاید کہ علاج کا فائدہ ظاہر ہوگا جراحات پر **گوشت زائد کا بیان** جو گوشت زخموں پر زیادہ ہوتا ہے اُسکا علاج محتاج ادویہ جالیہ مجففہ کا ہوتا ہے جسقدر اُن دوائوں میں لذع کم ہوگا اُسیقدر خوب ہے واجب ہے کہ اُس گوشت کے کم کرتے میں طبیعت بدنی سے معاونت طلب کیجائے جسقدر نئے گوشت کے پیدا کرنے میں طبیعت کی اعانت درکار ہوتی ہے اسلیئے کہ نیا گوشت پیدا کرنا خود فعل طبعی ہے اور اسکا گھٹانا اور گرانا ایک فعل خلاف طبیعت ہے فقط دوائے اکال سے یہ فعل پیدا ہوتا ہے خواہ بدون معونت دوا کے مخالف فعل طبیعت کے صادر ہوتا ہے سو واسطے واجب ہے کہ ایسے وقت یا وہ اعانت پر معتمد علیہ فعل دوا کا ہے یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ جو قرص اس غرض سے طیار کیئے جاتے ہیں جب تک پرانے نہوں اور تازہ رہیں جب ہی تک اُنکا اثر باقی رہتا ہے اور اگر ایسی ہی ضرورت ہو اور تازہ نہ رہ سکیں چاہیئے کہ اُن کی حفاظت بذریعہ لفائف اور بذریعہ دفن کے کسی موضع محفوظ میں کی جائے اکثر

اطباء اس حفاظت کیواسطے سرکہ کا ڈالنا ممدوح اور پسندیدہ جانتے ہیں اور میرے نزدیک کچھ چنداں ممدوح نہیں ہے اور مین اس بات کو صحیح جانتا ہوں بلکہ اس دوا کو بطور قرص کے بنانا خواہ گولیاں اسکی طیار کرنی حفظ قوت کیواسطے کافی اور وافی ہے اور جو بعض آدمی کہتے ہیں کہ بقائے قوت کیواسطے حاجت چھڑکنے تیزاب زرنیخ خواہ لسن کے پانی یا عرق سرکہ کے ہوتی ہے یہ تجویز اولی ہے کہ اسکی وجہ سے دوا کی قوت متحلل ہوجاتی ہے اور بعض مفسد ادویہ کو نفاذ قوت پر معین ہوتی ہے جو دوا زیادہ غلیظ ہے اور زیادہ ثابت اور برقرار رہتی ہے اور اپنے حال کو ایک ہی طرح پر باقی رکھتی ہے وہی دوا اس کام میں زیادہ مفید ہے اور فائدہ کچھ بنظر قوت اس دوا کے نہیں ہے بلکہ اس سبب سے کہ قوت میں کبھی دوائے لطیف زیادہ ہوتی ہے مگر دوائے غلیظ چونکہ ہوا اور اخلاط مزاج سے منفعل کم ہوتی ہے اور اسمیں تغیر کم پیدا ہوتا ہے اس وجہ سے اسکا اثر زیادہ باقی رہتا ہے یہ ادویہ جیسے توتیا نحاس اور صدف سوختہ اور دونوں قسمیں قلقند یعنی خارشتت کے جلی ہوئی مع گوشت کے مگر قلقند کی کیفیت یہ ہے کہ باقی کم رہتی ہے اور گوشت کو بمقدار مناسب کے تیتی زیادہ ہے منجملہ ادویہ مفسدہ کے زہرۃ النحاس جو کہ سبز آسا ہے اور اس سے زیادہ قوی سرخ پھٹکری اور عز الذہب اور قلقطار اور مزاج اور جلانے سے دوا کی قوت اور لذع دونوں کم ہوجاتی ہیں اور لطافت زیادہ ہوجاتی ہے اور زہرہ نحاس بھی اس عمل میں قوی ہے لیکن پھر بھی اسکی قوت زنگار سے کم ہے خصوصاً جو زنگار قشور نحاس سے بنایا جائے سچی بھی گوشت زائد کو بخوبی فنا کردیتی ہے اور زنگار کا بھی حال ایسا ہے اکثر اوقات آب یا ئے شور میں کپڑے کو ڈبو کر گوشت زائد پر رکھنے سے گوشت زائد کٹ جاتا ہے اور جس پانی میں کڑوا نمک گھولا ہو وہ بھی اسیقدر مفید ہے کبھی سچی اور آہک آب نارسیدہ کو سات گونہ پانی ملاکر دھوپ میں سات دن برابر رکھتے ہیں اور ہر روز کسیوقت خاص میں اسکو ملا دیتے ہیں تا اینکہ غلیظ ہوجائے اور شل کیچڑ کے گاڑھا ہو پھر اسکی قرص طیار کرکے رکھ چھوڑتے ہیں اور بروقت حاجت انھیں امراض کو استعمال کرتے ہیں اسطرح سے قرص سطیلوفرس اور مرہم سبز عجیب النفع ہے اور سبز مرہم جو ملح اندرانی کی شرکت سے بنا ہو اور جس مرہم کا نام اسفر لیطاطی ہے وہ بھی گوشت زائد کو بدون لذع اور گزند کے اڑا دیتا ہے اور دوائے باروں اور جو دوائے پوست نحاس سے بنائی جاتی ہے اور دوائے دفاق کندر اس گوشت کی اصلاح کرتی ہے جو زیادہ بڑھ گیا ہو اور شل دھنی ہوئی روئی کے پھول گیا ہو اسیطرح وہ سب ادویہ جو دونوں یعنی پھول جانے اور بڑھ جانے کی اصلاح میں مستعمل ہیں وہ بھی اس غرض کو پورا کرتی ہیں **تدبیر اُن قروح کے جو بعد اندمال کے پھول جاتے ہیں** جو قروح بعد اندمال کے پھول جائیں اُن کا علاج یہ ہے کہ جسقدر گوشت بڑھا ہے اور جسقدر ہڈی بڑی متصل ان قروح کے ہے پہلے اُسے دور کردیں اس کے بعد قروح کے خشک کرنے کی تدبیر کریں جیسے اوپر بیان ہوچکی ہڈی نکالنے والی چیزیں کبھی ادویہ جاذبہ ہوتی ہیں جیسے برگ خشخاش سیاہ کو حسب قوت کے رق سرد اور سویق بزر قطونا کے ہمراہ ضماد کریں اور ہموزن ہر دوا کے فلفل بھی داخل ضماد مذکور کریں۔ **بعد قروح اچھے ہونے کے جو نشانات باقی ہوں** بعد قروح کے اچھے ہونے کے جو نشان باقی رہجاتے ہیں خواہ زخم کی صحت کے بعد جو نشان رہ جاتا ہے اُس کے دور کرنے میں حاجت ادویہ جالیہ کی ہوتی ہے کہ جن میں قوت جلا کی زیادہ ہو اور تنقیہ کی بھی قوت اُنمیں زیادہ ہو اور اُنکی قوت کو قابل قوت اس چیز کے ہونا چاہیے جسکی جلا کیواسطے انکا استعمال کیا جائے اور جس دوا میں قوت جلا کی کم ہو اس نشان کے دفع کرنے میں مستعمل ہوگی جو بہ نسبت ان کے کم ہو اور یہ تنقیہ جو قوی ہوں وہ بھی قوی نشان کے واسطے درکار ہوتی ہیں اور اُن کی مثال ایسی ہے جیسے سحالہ آہن ہمراہ نمک کے اور اطریفل کے اور اسکا طلا نشان باقیماندہ پر کیا جاتا ہے اور میرے نزدیک مناسب ہے کہ لوہے کا زنگ اس سے بہتر ہے اسیطرح زنگار کسی سوئی وغیرہ کے ذریعہ سے سوراخ کرکے اندر پہونچائیں اور اسکے اوپر چونا اور شہد کو طلا کریں اور خواہ مویزج اور شہد کو خواہ عصارہ قو تیج اور سپیدی انڈے کی اور جو نشان زخم کا دور تک پیوست ہو اسکے مٹانے کیواسطے ہڑتال اور حجر نلفل کو استعمال کرو جو ادویہ خفیف اور سب ہیں انکے واسطے

نشان خفیف تجویز کرنا چاہیے پس باقلا اور آرد نخود اور تخم تربلا دریۃ یعنی بھیبھڑا اور طین بخو یعنی چکنی مٹی جو بھینس بھیسی اور بورسی ہو اور پوست تربوز لگانے کی
سے بہت عمدہ ہو خصوصاً جب اُس میں بعض ادویہ مذکورہ بالا جو قوی ہیں شریک کریں خواہ انھیں ضعیف ادویہ کو اعضا میں چربی کے ہمراہ استعمال کریں مالنے
سے جو نشان پڑ جاتا ہے اسکے واسطے روغن سوسن کا ملنا کافی ہے اور بالکل وہ نشان دور کر دیتا ہے اور بہت جلد اُس دوا کا فائدہ ظاہر ہوتا ہے بعد
ان ادویہ کے اب وہ دوائیں جو باب زینت میں مذکور ہوں گی اُنھیں بھی دیکھنا چاہیے **چوتھا مقالہ** ہڈی کے تفرق اتصال کے بیان میں اور
ہڈیوں کا تفرق اتصال جو درست نہیں ہو سکتا ہے **فصل** بیان میں جراحات اور اجسام عصبانی کے اور قروح انھیں اجسام کے
پٹھے میں چونکہ حس زیادہ ہے اور دماغ سے متصل بھی زیادہ ہے لہذا اسکے جراحات سے درد ہائے شدید عارض ہوتے ہیں اور آلام عظیم پیدا ہوتے ہیں
جیسے تشنج اور اختلاط عقل اور اکثر نوبت تشنج کی پہونچ جاتی ہے اور اس سے پہلے کوئی الم صعب اور تکلیف زائد محسوس نہیں ہوتی اور اسکی جراحت
میں ضرور ہے کہ ورم عظیم بدون وجع اور درد کے عارض ہو آسان تر احوال اور اعراض جو پٹھے کے زخم سے عارض ہوں یہی ہیں کہ حمیات
پیدا ہوں اور ام کثیرہ جو ایسے مواضع میں عارض ہوں جہاں زیادتی حرارت نہیں ہوتی اور پیاس اور سہر یعنی بیداری مفرط اور خشکی زبان اور
خصوصاً جب اسجگہ ورم پیدا ہو جائے ایسا ہی حال اوتار عضل کا ہے خصوصاً جب عضلہ کے سرے پر زخم لگے جسوقت پٹھہ خواہ اور کوئی عضو عصبانی
متورم ہو جائے اور اس مقام پر برودت کا اثر پہونچے تشنج پیدا ہوگا اور اگر اسجگہ عفونت پہونچے وہ عضو فاسد ہو جائے گا بوجہ ورم کے اور عفونت
ایسے عضو کی طرف بہت جلد پہونچ جاتی ہے اسلئے کہ یہ عضلہ خواہ پٹھہ رطوبت سے منجمد ہو کر پیدا ہوا ہے اور برودت نے اُسے متعفن کیا ہے اور ایسی
چیز کی طرف عفونت بہت جلد بوجہ حرارت رطبہ اور رطوبت کے پہونچتی ہے اور اسمیں پختہ ہو جاتی ہے اس جہت سے آب سرد پٹھہ کو بوجہ برودت
کے مضر ہوتا ہے کیونکہ تشنج پیدا کرتا ہے اور آب گرم اسواسطے مضر ہوتا ہے کہ عفونت پیدا کرتا ہے اور یہی حال روغن کا بہ نسبت پٹھے کے ہے لیکن
روغن گرم کی کبھی بوجہ تسکین درد کے ضرورت ہوتی ہے خواہ ادویہ کے رقیق اور سیال کرنے کے واسطے اور کیفیت مرطبہ کی مقاومت وہ ادویہ کے
اثر سے پیدا ہوتی ہے یعنی روغن کی ترطیب کے ضرر سے حفاظت وہی ادویہ جنمیں روغن کی شرکت ہوتی ہے کر لیتی ہیں اور ادویہ نخسہ یعنی جو چبھنے
استعمال سے بدن میں کانٹے سے چبھیں وہ تنہا اس کام کو کر لیتے ہیں کبھی مجروح ہو جراحت عصب کے بدن میں ظہور ورم کا دیر میں ہوتا ہے اور
اسیطرح اس ورم کا نضج اور قبول کرنا علاج کا بھی دیر میں پیدا ہوتا ہے اور کبھی قروح عصب کے التحام اور نضج دیر میں قبول کرتے ہیں جو زخم پٹھے میں
لگے یا بطور نخس کے ہوگا یا بطور شق کے اور شق ہو جاتا کبھی اسطرح پر ہوتا ہے کہ پٹھہ کھل جائے اور نظر آئے اور کبھی پٹھہ کھل نہیں جاتا اور یہ سب زخم یا
طول عصب میں واقع ہوں یا عرض میں جو زخم پٹھے کے طول میں واقع ہو وہ زیادہ اسلم ہے بہ نسبت اسکے جو عرض میں لگے اسلئے کہ زخم عریض کی اذیت
لیف صحیح میں پہونچکر بوجہ اتصال عصب کے ایذا دیتی ہے اور یہ ایذا دماغ تک پہونچتی ہے اور دماغ میں پہونچنے سے خوف تشنج اور امراض عظیمہ کا ہوتا
ہے بنظر اضطرار کے عصب مجروح خواہ منخوس یعنی چبھ کر ریزہ ریزہ ہو گیا اسکے کاٹ ڈالنے کی ضرورت ہوتی ہے اور کاٹ ڈالنے کے بعد پھر اسکی ایذا
سے راحت حاصل ہوتی ہے اور جتنے اسباب ردی ہوتے ہیں خواہ جن کے پیدا ہونے کی امید ہو سب دور ہو جاتے ہیں جھلی کے زخم بہت خفیف ہیں
بہ نسبت ذوات کے زخم کے پٹھے کی جراحت سے اغشیہ کے زخم کو کیا نسبت ہے یعنی نہایت خفیف ہونگی جھلی کا زخم ہر ایک شخص آنکھ سے دیکھ سکتا ہے
اور باب تشریح میں جو امور متعلق جھلی کے بیان ہوئے اُن سے بھی جھلی کا حال بخوبی عیاں ہے اور چونکہ جھلی کھلی ہوئی ہے اور اسمیں طولاً مسالک
لیف کے دکھائی نہیں دیتے ہیں اس سے اور بھی جھلی کے زخم میں چنداں ضرر نہیں ہے اور تر غشائی میں مسالک لیف کے طولاً نظر آتے ہیں
اور تر غشائی سختی میں زیادہ ہے اور جھلی بقدر سختی نہیں جھلی کو تحمل جبالت اور ٹانکے لگانے کا ہے لہذا اس کی جراحت اور بھی آسان ہے خواہ پھٹ جا

ان حالات کو پہونچے جو ایک ہڈی سے دوسری ہڈی تک پہونچے ہیں اس میں چنداں قباحت نہیں ہے اور سخت سے سخت علاج کا تحمل اس جراحت کو ہو سکتا ہے جو تفرق اتصال عصب کا بطور عرض کے ہے یعنی عرض کا تفرق اتصال بہ نسبت شدخ یعنی طولی تفرق اتصال کے اس میں زیادہ خوف نہیں ہے اور اسیطرح یہ انقطاع بعض اعصاب کے بعض سے جو عرض میں واقع ہوا اسکی بہ نسبت بھی بتر میں خوف کم ہے اگرچہ عضو مجروح بوجہ بتر کے از کار رفتہ ہو جاتا ہے مگر اور اعراض مہلک پیدا نہیں ہوتے **قانون علاج تفرق اتصال عصب کا** دوا پٹھوں کے زخم کی گرم خشک ہونی چاہیے کہ لطیف الاجزا اور معتدل حرارت میں اسقدر ہو جو کہ لذع پیدا نہ کرے اور تجفیف زیادہ پیدا کرے اور اسمیں جذب ہو اور قبض کی قوت ہرگز نہ ہو جس چیز میں حرارت لطیف اور تجفیف شدید بوجہ لطافت جوہر کے ہوتی ہے وہ شے قوت جذب سے خالی نہ ہوگی اور قبض کی اثر سے جراحات عصب کے علاج میں بچتے رہنا چاہیے خصوصاً ابتدا کے زمانہ میں ہاں اگر قبض ہمراہ جلانے کے پایا جائے جیسے زاج اور توبال نحاس وغیرہ میں ہے اس کی تلطیف بذریعہ بھگونے کے ایسے سرکہ میں جو زیادہ قابض نہ ہو پیدا کر کے استعمال کرنا کچھ برا نہیں ہے اور کبھی بوجہ سرکہ کے اور اس کی تلطیف خاص سے کسی دوائے کثیف حرارت کا منہ کا اظہار مترتب ہو جاتا ہے اگر کبھی دوا لئے قوی الحرارت کی حاجت علاج عصب میں ہوتی ہے اسوقت سرکہ کا ملایا جانا بوجہ غائص کرنے دوا کے ضرور ہوتا ہے مگر سرکہ چونکہ حرارت کو توڑ ڈالتا ہے اسکا ازالہ ایسی چیز کے ملانے سے کرنا چاہیے جو معتدل کر دے پس سخونت بڑھائے بہ نظر مقدار کے اور تجفیف پیدا کرے بہ نظر قوت کے اگر عصبہ مجروح کھل گیا ہو اسے احتمال اور برداشت ایسی دوا کے نہ ہوگی جو حدت پیدا کرے اس دوا کا ضرر اس سے زیادہ نہ پہونچے گا اور اسیطرح جو دوا دیر تک لگی رہتی ہے وہ بھی مضر ہوگی۔ جو کپڑے اور پٹی وغیرہ بھگی جراحت پر استعمال کیے جاتے ہیں اور بارد بالفعل ہوتے ہیں انکا ضرر بھی عصب کو زیادہ ہو پہنچتا ہے جب زخمی کے پٹھے میں کسی قسم کی جراحت پیدا ہو جائے اسکے التحام اور التیام میں جلدی مناسب نہیں ہے مگر ابتدا لئے تسکین درد میں البتہ کرنی چاہیے یعنی گرم کپڑوں سے سینک کرنی چاہیے خواہ روغن ہائے گرم سے یا زیت انفاق سے تکمید کریں کہ اسمیں کسیقدر قبض بھی ہے اور قبض کے ہمراہ سخونت بھی بلکہ اسکی سخونت بیگرم کی سخونت سے زیادہ ہے اسلئے کہ آب بیگرم قسم بارد میں داخل ہے اسیطرح کرسنہ یعنی مٹر اور نخود اور ترمس تلخ اور سویق شعیر وغیرہ بلکہ یہ دوائیں بھی قبل ازانکہ ورم پیدا ہو استعمال کرنی چاہیئیں اور بھی بوجہ استعمال دوا لئے تخفیف کے بھی فائدہ اور نفع پیدا ہوتا ہے جب یہ تدبیر جراحت عصب کی ہو چکی اور نیز انصباب فضول کی طرف سے بوجہ کھولنے فصد اور کرنے استفراغ کے اطمینان حاصل ہو جائے اسوقت تدبیر التحام کی کرنی چاہیے ان زخموں کے درد کی تسکین کسی گرم دوا سے قطعاً جائز نہیں ہے بلکہ ایسے روغن کے استعمال سے تسکین درد کی پیدا کریں جو لطیف الاجزا ہو اور اس میں کسیقدر قبض نہ ہو اور وہ روغن گرم بحد افراط نہو اسلئے کہ جو چیز بافراط گرم ہے خواہ بارد بحد افراط ہے یہ دونوں پٹھہ کو مضر ہیں۔ اگر زخم پٹھہ کا قریب بصحت ہوتا ہے اور کسیطرح برودت کی مضرت لگے ہو پہنچتی ہے پس اسمیں درد پیدا ہوتا ہے اور پھر از سر نو وہی ایذا جو پہلے تھی عود کرتی ہے اسوقت فی الفور محتاج اسکا ہوتا ہے کہ تدارک اس اذیت کا بہت جلد کریں اور تسکین درد کی تدبیر مذکورہ بالا سے کریں اور بذریعہ دہان گرم تنطیل کریں پھر یہ پٹھہ کھل گیا ہو اور قطع جانب طول میں واقع ہوا اسکے چھپانے کی تدبیر گوشت کے ذریعہ سے کریں اور وہی دوائیں اسپر رکھیں جن کو ہم اوپر بیان کر چکے اور چوڑی پٹی سے اسکو خوب مستحکم باندھیں کہ دونوں سرے زخم کے مل جائیں اور بندش کے وقت کسیقدر صحیح موضع جو قریب موضع مجروح کے ہے اسے بھی بقدر ضرورت شامل کریں اگر زخم مذکور عرض میں ہو اسمیں ٹانکے لگانے کی بہت ضرورت ہوگی اور ٹانکے دینے میں درد ضرور پیدا ہوتا ہے جب کہ عظیم اور کار دشوار واقع ہو اور عرض میں عفونت پیدا ہونے کا خوف ہو اسوقت اسے کاٹ ڈالنا عرض میں ضرور ہے اور جہاں تک ہو سکے ورم سے اسکو بچانا چاہیے اور عفونت سے بھی اس کا محفوظ رکھنا ضرور ہے اسلئے کہ ورم اور برودت کا پہونچنا تشنج پیدا کرتا ہے اور عفونت پیدا ہونے سے عضو بیکار ہو جاتا ہے اسی واسطے واجب ہے کہ زخم کا سر پہلے ہی جڑ نہ

اور درست کر دینا اچھا نہیں ہوتا ہے جب تک کہ اندر سے زخم بالکل اچھا ہو کر بھر نہ جائے۔ اگر زخم میں تنگی ہو اور منھ اسکا کشادہ نہ ہو پھیلا دینا چاہیئے اور کشادہ کر دینا ضرور ہے اسواسطے کہ زخم کا کشادہ نہونا موجب عفونت جراحت کا ہوتا ہے چونکہ اسمین اجتماع صدید کا ہو کر ایک مقدار زائد یکجا ہو جاتی ہے مثلاً متعفن ہو جاتا ہے اور باوجود متعفن ہو جانے کے درد بھی اسمین بشدت پیدا ہوتا ہے کہ وہ موجب جذب مواد بطرف زخم کے ہو کر تعفن زیادہ پیدا کرتی ہے پس چاہیئے کہ تدبیر الحام کی ہم ورن کسیقدر مستحکم خشکی پیدا ہونے کے نہ کرین کہ اس خشکی کی وجہ سے اطمینان ورم اور عفونت دونون سے ہو جائے باین نظر پٹی کو دوا کے اوپر سے بہت جلد کھولا کرین گو دوسری جگہ کی پٹی اسقدر جلد کھولنا کچھ ضرور نہین اور رات دن مین دو مرتبہ خواہ تین مرتبہ پٹی کو دوا کے اوپر سے کھولنا ضرور ہے اور کبھی حاجت اسکی بھی ہوتی ہے کہ اُسی دن کی رات مین خواہ اُسی رات کے دن مین پٹی کھول دین جسوقت شبانہ روز کی مین پٹی باندھی گئی ہے بشرطیکہ بارہ گھنٹے سے شب روز زیادہ ہون مراد یہ ہے کہ بارہ گھنٹے کے اندر پٹی کا کھولنا ضروری ہے خصوصاً اگر اس مقام پر لذع بھی ہو۔ اور اگر حاجت پٹی کھولنے کی جو بیان ہوئی ویسی نہ ہو پھر اُس کی چندان ضرورت نہین ہے اور فقط دو مرتبہ صبح اور شام پٹی کا کھولنا کافی ہوگا۔ واجب ہے کہ اُس کی دوا مین رعایت اسکی رکھین کہ نہ حاجت سے زیادہ تسخین کرنے والے اور نہ تسخین مین اسکی کمی درجہ ضرورت سے ہو اور اسیطرح جلا اور تجفیف اور ان دونون کی ضد مین اعتدال اور قدر حاجت کا لحاظ رہے اگر کسی دوا کے استعمال سے حرارت زیادہ پیدا ہو جائے فوراً تبرید سے اسکی اصلاح کر دینی چاہیئے اسقدر کہ زیادتی تسخین کی گھٹ جائے اور بقدر ضرورت باقی رہجائے کبھی تبرید طلیات قریبون کا تجربہ ساق انسان پر لگا کر کرتے ہین بشرطیکہ وہ آدمی صحیح ہو اور اُسکا اور مریض مجروح کا مزاج یکسان ہو اور سحنہ بدن بھی قریب ہو پھر اگر تبرید کی اچھے بھلے آدمی کے ساق پر لگانے سے زیادہ تسخین پیدا کرے یا مطلق گرمی پیدا نہ کرے خواہ تسخین معتدل پیدا کرے اسی اثر کو خیال کر کے اور ایک اندازہ مناسب پر مریض کے بدن مین استعمال کرنا چاہیئے اور پھر دوبارہ مریض کے بدن پر لگا کے تجربہ کرین گو بہتر یہی ہے کہ پہلے صحیح آدمی جو ہم مزاج مریض کے ہو اُس پر تجربہ کر کے اثر دوا کا ایک تخمینہ حاصل کر لین اسکے بعد مریض پر تجربہ کرین اسلیئے کہ صحیح آدمی پر تجربہ کر کے پھر استعمال مریض پر کرنے مین زیادہ تغیر اور اصلاح کی حاجت باقی نہ رہے گی۔ بااینہمہ پھر بھی اگر پٹھہ کھل گیا ہے اور زخم چوڑا اور وسیع ہے اشیائے حارہ قویہ مثل افربیون وغیرہ کے متحمل نہ ہوگا بلکہ مثل توتیا وغیرہ کے ایسی ادویہ کا محتاج ہوگا۔ اسیطرح جو آہک مغسول سے فوراً طیار کیجائے اور دیر مین چونا دھویا نہ گیا ہو اسلیئے کہ دیر کے دھونے سے حدت زیادہ بڑھتی ہے اور اچھی طرح خوب سا دھویا ہو۔ واجب ہے کہ جو روغن قیروطیات مین حسب خواہ ملطفات مین مستعمل ہو مثل روغن گل اور روغن آس کے ہو اور نمک کا لگاؤ اسمین نہ ہوا ہو اور علک یعنی گوند وغیرہ چسپندہ اشیا کا اُسمین استعمال کیا جائے دوا بھی مغسول ہون اور توتیا کو مغسول کر کے استعمال کرین اور کسیطرح کا لذع اور کسیقدر حدت باقی نہ رہے اور کھلے پٹھے کے علاج مین اگر کسیقدر قبض ہو اُسکا مضائقہ نہین ہے بشرطیکہ اُسکے ہمراہ قوت محللہ بھی ہو اور لذع نہ ہو خصوصاً اگر مریض ضعیف المزاج ہو۔ سرد چیز اور پانی وغیرہ کی تری اور چکنائی وغیرہ سے زیادہ اُسے پٹھے کو بچانا واجب ہے جو کھل گیا ہو اسلیئے کہ ان اشیا کی مضرت اُس پٹھے مین بہت کم ہو جہان پر اثر ان اشیا کا بواسطہ ہو پہنچے بخلاف اُس عصب کے جسپر بلاواسطہ یہ اشیا پہونچ جائین اور گردش کی چیزون کے ذریعہ کو کچھ ان مضرات کے پہونچنے مین دخل نہ ہو لیکن اگر ایسے کھلے پٹھے پر بدون ہو بچائے برودت وغیرہ کے کچھ چارہ نہ ہو پھر وہی تدبیرات جو اوپر مذکور ہو چکی ہین کرنی چاہیئے اور اگر کسی شخص کے اعصاب خلقت اصلی مین قوی ہون بے خطر اقراص بولیداس اور اقراص قلقطار اور اقراص اندرون اور اقراص فراسیون ہمراہ سکنجبین خواہ کسی روغن کے استعمال کرنی چاہیئین جاڑون مین تو ہمراہ زیت لطیف کے اور گرمیون مین روغن گل اور کندر اور علک البطم اور باریز ولیکن مقدار مین بہ نسبت کھلے پٹھون کی دوا کے بہت کم اختیار کرنا چاہیئے کسی قسم کی جراحت کیون نہ ہو تدبیر صائب یہی ہے کہ پہلے

دوا لگائیں اور اُسکے اوپر نرم سرشن زیت میں ڈبوکر لپیٹیں غرض جسطرح سے حال ہو اچھا لائق بحال بھی ہے کہ دوا میں نرمی کیجائے اور سخت قسم
کی دوا اُسپر نہ پہونچے۔ اسیطرح رباطات جو ہڈیوں کے درمیان اُگتے ہیں لائق ہے حال اُنکے یہی ہے کہ اُنپر دوائے قوی کا تحمل کرایا
جائے اور جو رباطات متصل بعضل ہیں اُنکا حال بین بین ہے اسیطرح پانی سے بچانے کے لائق زیادہ وہی جراحت ہے جو عصب میں
ہو نیز اسیطرح سردی اور تو بہت کم سردی کیوں نہ ہو پٹھے کی جراحت کو بہت مضر ہوتی ہے اور زیت بھی نہایت درجہ مضر ہے اور اسکے
استعمال کی کچھ ضرورت بھی نہیں بجز تسکین درد کہ اُسوقت گرم کرکے لگانا جائز ہے پٹھے کے زخم کو پانی خواہ روغن سے دھونا بھی ضرور نہیں
ہے بلکہ اکثر کسی قسم کی رطوبت خواہ چرک وغیرہ ہو اُسکی کپڑے سے پونچھ ڈالنا کافی ہے خواہ صوف سے جو نہایت درجہ نرم ہو صاف کر
ڈالیں اور سکنجبین سے بھی اس زخم کو دھونا ضرور نہیں ہے ہاں اگر تر طبیب کے ضرر سے اطمینان ہوجائے اسوقت کیا مضائقہ ہے اگر کوئی
سبب قوی مقتضی زخم پر روغن لگانے کا ہو خصوصًا کھلا ہوا زخم پٹھے کا اور پہلے سکنجبین لگاکر پھر زیت کا استعمال کریں جالینوس نے حکایت
کی ہے کہ ایک شخص کو صدمہ رض اور کوفت کا ایک لوہے کے ٹکڑے سے جسکا سرا باریک تھا پہونچا اور جلد پھٹ کر کسیقدر پٹھے تک ہاتھ کے گزند
پہونچا اور ایک طبیب نے اپنا مرہم مجرب جس سے چند زخموں کا انجام اور پرانا زخم کا مشاہدہ کرچکا تھا اُسپر رکھا اور بڑے بڑے زخم گوشت
کے اس مرہم سے درست کرچکا تھا بس اس مرہم کے رکھتے ہی تمام زخم میں ورم پیدا ہوا پھر اُس طبیب نے ادویہ مرطبہ جیسے آرد گندم
اور پانی اور زیت وغیرہ کا استعمال شروع کیا اس دوا سے انجام کار مریض کا یہ ہوا کہ اسکا ہاتھ سڑ گیا اور مرگیا یہ تجربہ قابل یاد کرنے کے ہے اگر بوجہ قروح
سے تشنج عارض ہو بشرطیکہ جلد میں شگاف ہوگیا ہو اُسے زیادہ کھول دینا چاہیے اور جو دوا ان قروح کو بالخصوص نافع ہوں کہ اُنمیں تجفیف پیدا کریں اور
لطافت زیادہ رکھتے ہوں اُنہیں کا استعمال کرنا چاہیے اور تا امکان یہی کوشش ہے کہ اثر دوا کا اندر تک پہونچ جائے اور اگر جراحت بطور چھینے نیزہ
وغیرہ کے ہو اور اسمیں تشنج بھی پیدا ہوا اور ورم نہ ہو اسوقت عمدہ علاج یہی ہے کہ موضعی علاج کریں اور حرارت اور تجفیف میں قوی ہونا چاہیے
بہ نسبت اُس زخم کے جو بطور شق اور پھٹ جانے کے ہوا ہے اسلیے کہ ایسی جراحت اندر کی طرف غائر بہت ہوتی ہے اور واجب ہے کہ تدبیر عصب
مجروح کی لطیف اور درجہ غایت پر لطافت کی ہو اور اگر ورم یا درد پیدا ہو پھر طعام وغیرہ تمام اغذیہ سے تدبیر ایسے وقت کوئی چیز نہیں اور خصوصًا
اگر جراحت عرض میں ہو کہ اسوقت فصد رگ کی بلاخوف اور بدون توقف ضرور ہوتی ہے اگرچہ غشی کی نوبت پہونچے اور واجب ہے کہ بستر خواب
اُسکا شیر کی کھال ہو اور جو اعضا قریب جراحت کے ہوں اُنکی رعایت مدہن وغیرہ سے ضرور کرنی چاہیے۔ اسیطرح سر گردن اور بغل کی بھی
تدبیر کرنی چاہیے خصوصًا اگر زخم اوپر کے دھڑ میں ہو اسیطرح پیڑو اور کش ران کی تدبیر واجب ہے خصوصًا اگر جراحت نیچے کے دھڑ میں
ہو اور اطراف ساق میں واقع ہو۔ ادویہ جراح عصب اور قروح عصب کے علک البطم نہایت اچھی دوا ہے پٹھے کی جراحت کے واسطے لڑکے
اور عورتیں خواہ جنکا مزاج مرطوب ہے اور بشدت رطوبت مزاج کے اُن میں موجود ہے ایسے لوگوں کو فقط علک البطم کا ذرور کافی ہوتا
ہے کہ اسمیں تھوڑا سا زیت اسقدر ملائیں جو اُسے نرم کردے اور کسیقدر چسپیدگی اجزائے دوا میں پیدا کردے اگر خشک زیادہ ہو اور بدلے
اس دوا کے راتینج بھی بکار آمد ہے لیکن جس شخص کا مزاج سخت ہے اور اُسکا گوشت زیادہ سخت ہے اسکے علاج میں تھوڑی سی فربیون بھی
ہمراہ راتینج کے داخل کرنی ضرور ہے مثل فربیون کوئی اور دوا کہنہ ہو یا تازہ تھوڑی ہو خواہ زیادہ جیسا مزاج بدن کا ہو اور جسقدر
لائق صحت بدن کے ہو اور قوی دوا جو تازہ ہو اسکی مقدار بارہواں حصہ قیروطی کا ڈالنی چاہیے یعنی اگر بارہ جز قیروطی ہو ایک جز دیگر
دوائے قوی اور تازہ ہے قیروطی میں ڈالی جائے جسکا استعمال کرنا مرکوز ہے خواہ علک البطم وغیرہ اور کوئی دوا اور یہ مقدار کمی کی انتہا کی ہے

اور زیادہ سے زیادہ بقدر ثلث قیروطی کے جائز ہے خواہ اور مرہم وغیرہ جسمین دوائے مذکور کی آمیزش کرین کبھی ایسی قیروطی یا مرہم مین سولسفریون کے اور شیر دار اور دوسرے نباتیہ بھی شریک کرتے ہین اسکا فائدہ بھی زیادہ ہوتا ہے اور حلتیت اور سکنجبین اور جاوشیر بھی مفید ہوتی ہین ضعیف الاثر دوا ایسے وقت مین جیسے بورہ ارمنی اور اسکا کف اور کبریت زیت مین گرم کیا ہوا اور چرک حمام اور زہرہ حجر اسوس اور جو چیز جذاب رطوبات ہو کر بطرف خارج کے جذب کر لائے اور اسیطرح زاج اور خاکستر جس سے تانبا جدا کرتے ہین اور اسرنج اور لصاق ذہب اور کبھی ابتدائے جراحت مین سوائے خمیرے اور کچھ اختیار نہین کرتے ہین اور اسکا استعمال نافع ہوتا ہے اور اندر سے بہت اچھی طرح جذب کرکے باہر کی طرف لاتا ہے اور اکثر شہد مکھی کے چھتے کی بیت بشرطیکہ فربیون ہم وزن ہو پیتے استعمال کرتے ہین اور مفید ہوتا ہے خواہ قلیم یعنی جینیج جو گیہون مین بر آمد ہوتا ہے اسکا استعمال بکار آمد ہوتا ہے اسطرح کہ رکھ کے پانی مین سکیر ضماد کرتے ہین استعمال عاقل السلیم کا علاج اولی ہے کہ اسی سے ابتدا علاج کی کرتے ہین اسکے بعد مرہم باسلیقون کو اور دوسری محتاج الیہا ہے قوی کر کے خواہ اسی سے اور پکی دوائون کو قوی کر کے استعمال کرتے ہین اور کبھی قیروطی وغیرہ مین بغرض تسخین کے چونا بھی ملا دیتے ہین لیکن واجب ہے کہ چونا دھویا ہوا ہو اور بہتر یہ ہے کہ آب دریا سے اسکو دھویا ہو اور خوب گرم اور تیز دھوپ مین دھو کر خشک کیا ہو اور جسقدر زیادہ دھوئین گے اسیقدر نفع اسکا بڑھتا جائیگا منجملہ ادویہ جیدہ کے ایک یہ دوا ہے جس کو جالینوس نے ذکر کیا ہے کہ وہ مرکب موم اور راتینج اور فربیون اور زفت یعنی رال اور زیت غلیظ کہ ہر ایک ادویہ مذکورہ بقدر نصف جزء اور زیت ایک جزء روغن بلسان باوجودیکہ لطیف ہے مگر زیادہ گرمی پیدا نہین کرتا مین کہتا ہون اسکی وجہ یہ ہے کہ روغن بلسان چونکہ جلد متحلل ہو جاتا ہے اسوجہ سے زیادہ اسخان پیدا نہین کرتا ہے اگر زخم بطور چھپنے اور گڑنے کے پیدا ہوا ہے اور اسمین ورم یا عفونت نہین ہے اسوقت مرہم افربیون اور سیال کبوتر کا استعمال کرنا چاہیے اور جو بدن لطیف ہے اسکے واسطے فربیون اور کثیف بدن کیواسطے سیال کبوتر کو اختیار کرنا چاہیے اور زیادتی اور کمی بحسب حال بدن کے ہوتی رہے گی اور بموجب سختی اور مزاج کی ان تغیرات مین اختیار ہے اور باینہمہ زخم گڑنے اور چھپنے کا منہ بند ہونے نہ پائے اور بر گوشت ہونا منہ کا قبل صحت اندرون زخم کے ہرگز نہ ہونے پائے اور اگر منہ تنگ ہو تو چیر دیا جائے یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ ایسے زخم کی دوا مین حاجت قوی ہونے کی زیادہ ہے بہ نسبت اس زخم کے جو بر طوبت بہت جلنے کے پیدا ہوا ہے اور اگر زخمون مین عفونت پیدا ہو اسوقت سکنجبین اور آرد کرسنہ کا استعمال کرنا چاہیے اور اگر ورم پیدا ہو اسوقت آرد جو کا استعمال لازم ہے اور آرد باقلا اور آرد کرسنہ کہ ان کو یکجا کر کے استعمال کرین اور جسوقت ورم پیدا ہو آرد جو آرد کرسنہ اور آرد باقلا بھی آب خاکستر مین پختہ کر کے خواہ آب خالص مین جسمین تھوڑی سی سکنجبین ملی ہو اور جب زخم رو بصحت ہو پھر استعمال سکنجبین کا اسپر موقوف کرنا چاہیے اور دوا کو اسی مین بھگو کر گرم کر کے ایک نرم کپڑے مین لگا کر زخم کے اوپر رکھین

بیان ان اورام کا جو عصب کو بحالت جراحت عارض ہوتے ہین

اوپر معلوم ہو چکا ہے کہ قاعدہ جراحت عصب کے علاج کا کیا ہے اور اگر انمین ورم پیدا ہو اسکا بھی علاج کسیقدر بیان ہو چکا ہے لیکن اب ہمکو منظور ہے کہ بشرح و بسط اس معالجہ کو بیان کرین اور جو طریقہ جالینوس نے کتاب قاطاجانس مین لکھا ہے اسے ہم ذکر کرین جالینوس کہتا ہے کہ اگر جراحات عصب مین ہون خواہ اعضائے عصب مین ورم فلغمونی پیدا ہوا اور اسمین التہاب زیادہ ہو مناسب ہے کہ اسکے علاج مین وہ ادویہ استعمال کرین جنمین سرکہ اور احجار معدنی داخل ہون اور وہ احجار ادویہ کے ابواب مین مذکور ہو چکے ہین اور اکثر یہ ادویہ مقالہ دوم مین اسی کتاب کے مذکور ہین یعنی کتاب قاطاجانس کے دوسرے مقالہ مین انھین ادویہ مین سے ایک دوا یہ بھی ہے۔ قلقدیس ایک درہم اور ربع درہم زاج پوسنے دو درہم توبال نحاس دو اوقیہ اور اڑھائی درہم قشار کندر ڈیڑہ اوقیہ بارزد ایک وقیہ موم سات اوقیہ سرکہ کہنہ سوا دو رطل خشک دوائین پیکر سرکہ مین دس دن تک بھگو مین

اور گھلانیوالی چیزون کو گھلا کے سرکہ مین اور کسی دیگ وغیرہ مین سب کو ملا کر پکائین اور خوب پکا کر جب سب اجزا ایک ذات ہوجائین اُتار لین عضو مجروح اور متورم پر دن بھر مین دو دفعہ زیت کو ٹپکائین اور جسوقت یہ دوائے مذکور اُسپر لگانے کا قصد ہو چاہیے کہ خارج سے صوف کو سرکہ اور زیت مین تر کرکے گرما گرم رکھین بشرطیکہ اسکی گرمی معتدل ہو اور زیادہ سخت نہو اسلیئے کہ پٹھے۔ کے حق مین خصوصًا جو پٹھا مجروح اور علیل ہو برودت سے بڑھ کر کوئی چیز مضر نہین ہے پھر اگر کسی حال مین ایسے عضا پر ضماد لگانے کی حاجت ہو کہ اسمین سرکہ اور شہد اور خاکستر داخل ہو پس مناسب ہے کہ کبب کو بیکار استعمال کرین اور آٹا اسمین مثل کا داخل کرین اور اگر آرد کرسنہ میسّر ہو آرد باقلا اُسکی جگہ داخل کرین خواہ آرد جو کو ملائین پٹھے کا کوفتہ ہونا اور پیچ جانا اور بیکار ہو جانا کوفتہ ہونا عصب کا اگر بدون جراحت کے ہو اور ورم بھی پیدا نہ ہوا اسکا علاج تسکین وجع سے کرنا چاہیے اور اسیطرح اگر ورم پیدا ہو گیا ایسی دوا سے جو کوفتہ کرتی ہے اس سے علاج نہ کرنا چاہیے بلکہ مسکنات وجع سے اُسکا بھی علاج کرو اسیطرح واجب ہے کہ تحلیل کرین اس عضو پر روغن گرم کی اور ہمیشہ نطول کرتے رہین اور جب روغن سے نطول کرین چاہیے کہ اسمین قوت ارخا اور تحلیل کی ہو سب عمدہ روغن اس کام کیواسطے روغن شبت اور روغن اقحوان اور روغن سلاب ہے اسیطرح جو ضمادات اس عضو کے موافق ہون اور خطمی کا فائدہ عجیب ہے اگر کوٹ کر عصب کوفتہ پر رکھین اور صدف کا گوشت بھی عجیب النفع ہے اکثر ملبوس مہرے سے بھی اسکا علاج کرتے ہین پھر اگر ورم پیدا ہو گیا ہے اسلیئے تسکین درد کی آسان تدبیر یہ ہے کہ شیرہ انگور ہمراہ شراب کے خواہ تھوڑا سرکہ اور زیت بقدار میانہ استعمال کرین اور معتدل گرمی بھی اس عضو کو پہونچائین اور سیلا صوف اسی دوا مین تر کر کے خصوصًا صوف نو دفا کا اس پر رکھین اور اگر یہ صدمہ اور الم مواضع مفاصل مین پہونچا ہو وہان کے درد کی تسکین نہایت بہتر ہے اور دوا قوی تر ہونی چاہیئے اور ایسے اجزا سے مرکب ہونی چاہیئے جن مین قوت تحلیل اور نضج دونون کی ہو لیکن بقدر قبض بھی اسمین ضرور ہو کہ بمقابلہ ورم کا کرسکے اور ورم کو زیادہ نہ ہونے دے پھر درد کا بھی ملاحظہ چاہیئے اور ورم کو خیال کرنا ضرور ہے ان دونون مین جسکا دفع کرنا پہلے ضرور ہو اسی کی تدبیر مقدم کرنی چاہیئے۔ اور اگر درد مطلق نہو کشادہ پیشانی استعمال ادویہ قوی کا کرنا چاہیئے آب خاکستر اور سرکہ اور شراب ایضًا اگر ورم مین طول ہوا ہو دوائے قوی کا علاج کرین اور قوت تحلیل کی دوا مین زیادہ ہو اور ایسی دوا ہرگز نہ لگائین کہ اسمین قبض کی قوت ہو جیسے وہ دوا جو آبلہ دہ سے بنائی جاتی ہے خواہ جو دوا چرک کبوتر صحرائی سے بنتی ہے اور اگر جلد مین زخم بھی ہو اسوقت ایسی دوا کی حاجت زیادہ ہے جسمین قوت تجفیف اور جمع اجزائے متفرقہ کے اندمال کرنا اور ملانا اجزائے کوفتہ کا بھی ہو اور جراحت کو بھی فائدہ بخشے پھر اگر جلد تک کچھ صدمہ رض اور کوفت کا نہ پہونچا ہو اور زخم کا بھی اثر جلد مین نہ ہو اسوقت وہی ضمادات جو آرد باقلا اور سرکہ اور شہد سے بنائے جائین اُنکا استعمال کرنا لائق ہے اور یہی دوا یعنی ضماد ایسے وقت بہت اچھی ہے اگر ارادہ یہ ہو کہ قوت تجفیف کی زیادہ ہو آرد کرسنہ اسمین زیادہ داخل کرنا چاہیئے اور اگر اس سے بھی زیادہ تجفیف پیدا کرنے کا ارادہ ہو بیخ سوسن کو بڑھا دین اور اگر ایسا خفیف ہے کہ اُسکی طرف التفات کی کچھ ضرورت ہے بلکہ وہ خود بخود اچھا ہو جائیگا فقط پٹھے کا علاج ایسے قسم کا کرو جو اُسکے ورم کو نافع ہو اور زخم کے علاج کی طرف ہرگز التفات نہ کرنا چاہیئے اس فائدہ کے واسطے گوشت صدف کا عجیب النفع ہے اور اکثر علاج ایسے وقت اُس تیر دطلی سے کرتے ہین جسمین نمک کی شرکت ہو اور کندر اور مر کا ضماد بھی دونون حالت مین عمومًا نفع کرتے ہین اور اگر ان دونون صورتون کے ہمراہ درد شدید بھی ہو واجب ہے کہ دوا کو زفت سے ملا کر ضماد کرین اور گرم ضماد کرنا چاہیئے واجب ہے کہ پٹھے کے جمیع تمام وقتی مین پانی کا کسیقدر لگا دھونے دین گرم پانی ہو یا سرد بلکہ ادہان قویہ کا استعمال کرین جن مین پھول خوشبو اور لطیف اور قابض ٹرے ہون اور جسکے مزاج مین خونت ہے یا رہ دوائین گرم اور خوشبو جنمین گرم مسالحہ سکتے ہین کہ ان کا یہی حال ہے **حکم عصب فاسد** کا کبھی عصب کی نرگ مین ایک قسم کا فساد عارض ہوتا ہے اور اس فساد کی وجہ سے حاجت اس بات کی ہوتی ہے کہ اُس

لوگ تو نکال ڈالیں جیسے بازو کو نکال ڈالتے ہیں عصب کا سخت ہونا اور پیچیدہ ہو جانا یہ عمر اکثر چوٹ لگنے سے خواہ گر پڑنے سے پیدا ہوتا ہے اور اگر زور سے دبائیں تو بیان معلوم ہوگا علاج خلاف عصب کا قریب ہے علاج اورام سخت کے اور تشنجات کی ہم نے جز اول یا دویہ مفردہ میں اور قرابادین میں خاص ادویہ مفردہ اور مرکبہ کی بتفصیل بیان کی ہیں اور اس مقام پر جسقدر دوائیں ہم مذکور کرتے ہیں وہ سب مجرب اور خفیف المؤنت ہیں جیسے مقل الیہود بوزن دس درہم کے پانی میں بھگو کر خواہ گھول کر استعمال کریں یا گوندہ کر استعمال کریں مثل اسی کے خطمی کی جڑ پیسکر ضماد کریں یہ بھی بہت خوب ہے اسیطرح بیخ سوسن کو دو رخاب انگور میں معجون کرکے اور اسیطرح اشج اور شورہ اور فربیون ان سب کو روغن زیت کے ہمراہ جمع کریں۔ ایضاً تخم مرو ہمراہ سکنجبین کے ضماد کریں ایضاً ذخلیون اور اسکے نصف وزن بکری کی مینگنی یہ دوا نہایت درجہ مفید ہے ریح شوکہ اور فساد استخوان کا بیان ریح شوکہ کے سبب خلط حادہ ہوتے ہیں جو ہڈیوں میں نفوذ کرتے ہیں اور ہڈی کو سڑا دیتے ہیں کیفیت ریح شوکہ کی مثل وجع مفاصل کے ہے فرق یہ ہے کہ مادہ وجع مفاصل کا گوشت میں ہوتا ہے اور ریح شوکہ کا مادہ استخوان میں پیوست ہو جاتا ہے اور اسکے پیوست ہونے سے ہڈی تھوڑی فاسد ہو کر سڑ جاتی ہے بعض لوگ یہ گمان کرتے ہیں کہ شوکہ تمام بدن میں تشنج پیدا کرتا ہے بسبب قرحہ کے اور اس قول کی کچھ اصل نہیں ہے علامات فساد استخوان کے جسوقت کسی ہڈی میں فساد عارض ہوتا ہے اس کے اوپر کی ہڈی میں ترہل اور بو دا پیدا ہوتا ہے اور سرخ ہو جاتی ہے اور بدبو آنے لگتی ہے اور صدید پیدا ہو جاتی ہے اور نفوذ اسمیں باسانی ہونے لگتا ہے اور اکثر اس کی بندش بھی اسکے فساد پر دلالت کرتی ہے اسطرح پر کہ اگر ایک سلائی ڈالکر اسکے گرد پھیریں دریافت ہوگا کہ کوئی چیز ایسی باقی نہیں ہے جو چکنی ہو کہ اس سے پھسلنا ممکن ہو بلکہ اس سے کسیقدر چپٹ جاتی ہے اور گویا ایک چیز غیر ثابت سے معلوم ہوتی ہے کہ دانہ سا پڑ گیا ہے اور متعفن ہو گیا ہے اور کبھی بالکل بودی اور نرم ہو جاتی ہے خصوصاً اگر فساد کا زمانہ ابتدائی نہ ہو اسلیئے کہ ابتدا میں بذریعہ موچنے وغیرہ کے بخوبی ظاہر نہیں ہوتا ہے بلکہ بشیر افراطیق سے اسکا فساد دریافت کیا جاتا ہے اسطرح پر کہ سلائی ہر طرف سے پھسلتی ہے اور معلوم ہوتا ہے کہ جھلی اسپر سے الگ ہو گئی ہے اور یہ بات فقط ابتدائی فساد کی جہت سے عارض ہوتی ہے خواہ اوپر کا گوشت جب فاسد ہونے لگتا ہے اسوقت یہ بات پیدا ہوتی ہے اور اسکو کھول دیں اسکا رنگ اصلی رنگ سے متغیر نظر آئے گا اور اکثر اس سے پہلے ورم اور فساد گوشت بھی پیدا ہوتا ہے اور فساد عضو اور موت اسکی پہلے سے ہو جاتی ہے بعد ازاں ہڈی کا فساد دور ہوتا ہے علاج ہڈی کے فساد کا علاج یہی ہے کہ اسے کھجلائیں اور چھیل ڈالیں اور جسقدر فاسد ہو چکی ہے اس کو دور کر دیں اور کاٹ ڈالیں اور پراگندہ کر دیں ناسور پڑ گیا ہو خواہ نہ پڑا ہو اسلیئے کہ چھیلنا اسکا خواہ تراشنا اور داغ دینا اسطرح پر کہ مقدار فاسد پوست ہو کر گر جائے ضرور ہے اور صحیح غیر فاسد باقی رہ جائے اور کبھی ہڈیوں کی پوست بذریعہ چند دواؤں کے بھی گرائی جاتی ہے جیسے سر کی ہڈیوں کے پوست گرانے میں خواہ اور مقامات کی ہڈیوں کی بھی تدبیر ہے اور وہ دوا یہ ہے زراوند بلار یسام صبر پشیہ برگ جاؤشیر زنگ سوختہ توبال نحاس قشور صنوبران سب اجزا کو ملا کر کے استعمال کریں عجیب النفع ہے کہ پوست ہڈیوں کا گرا دیتی ہے اور اچھا گوشت ہڈی پر پیدا کرتی ہے اور اگر فساد ہڈی کا اس سے زیادہ اندر کی طرف سرایت کر گیا ہو پھر اسکا کاٹ ڈالنا ضرور ہے اور اگر حرام مغز تک فساد ہو پہنچ گیا ہو اسے بھی بذریعہ کسی آلہ کے نکال ڈالنا چاہیئے اور اگر فساد مذکور سوائے قطع اور نشتر کے تمام ہڈی خواہ بعض استخوان عضو مذکور کے زائل نہ ہو سکے اسوقت موضع اور اس مقام کو پہلے پہچان لینا چاہیئے جہانتک کاٹنا درکار ہے اور اسکی شناخت اسطرح کریں کہ چاقو وغیرہ کو اندر ہی اندر پھیریں تا اینکہ جہاں پر ہڈی گوشت سے ملی ہوئی ہے وہاں تک پہنچے بس وہی حد انتہائے فساد کی ہے اور اسی جگہ تک کاٹنا چاہیئے پھر اگر یہ ہڈی سرین خواہ اس رگ کی خواہ مہرہ پشت کی ہو اسکے علاج سے مستغنی اور دست کش ہونا بہتر ہے اسلیئے کہ نخاع کی وجہ سے علاج پر جرأت نہیں ہو سکتی ہے اور اگر ہڈی کے فساد سے اس گوشت کا فساد مظہر اور کا ہو کہ تابع اس

گوشت کے فساد کی ہے جہان پر ہڈی واقع ہے اُس گوشت کا جدا کر دینا بس یہی اُسکا علاج ہے اور جب ہو کہ تبرید عضو صحیح کی جو متصل استخوان فاسد کے ہے
انھین طلاؤن سے جو اوپر مذکور ہو چکے ہیں کرتے رہیں جہان فساد استخوان کا بیان ہوا ہے اور اسیطرح جو گوشت کھلا ہوا ہو اُسکی تبرید بھی برابر کرنی چاہیئے
صفت نشتر عظم فاسد کی حکیم نے کہا کہ ہڈی کو اونچی کریں اور گوشت سے اوپر اُٹھائیں اسطرح پر کہ ہڈی کے کنارے پر ایک ڈورا باندھکر اوپر
کی طرف اُسے کھینچیں اور ایک پٹی کے ذریعہ سے اس عضو کو کھینچیں نیچے کی طرف تاکہ آری وغیرہ کے دانت اُس عضو میں نہ لگیں بعد ازان
تراشنا شروع کریں اور اگر احتیاج کسی ایسی پسلی خواہ ہڈی کے تراشنے کی ہو جس کے نیچے کوئی پردہ خواہ عضو شریف ہو جیسے صفاق اضلاع خواہ نخاع
اُسوقت آری کے نیچے ایک پتھری وغیرہ ایسی رکھ لین تاکہ دندان آرہ کا گزند اس عضو شریف تک کسی طرح نہ پہونچے اور اگر گوشت اپنے پوری شکل
سد پر کھلا ہوا ہو اُسے بھی سب کا سب کاٹ ڈالیں اسواسطے کہ ہڈی تمام جوانب سے کھل جاتی ہو پر اُسپر گوشت پیدا نہیں اُگتا ہے اور اگر
اجزاے گوشت فاسد کسی مفصل اور جوڑ کے قریب ہون مفصل سے اُن کو نکال ڈالنا چاہیئے اور دماغ کی ساری ہڈی یا ساق کی ہڈی ساری فاسد
ہوگئی ہو پوری نکال ڈالنی چاہیئے اور ران کے سر کی ہڈی اور مہرہ پشت کی ہڈی اگر فاسد ہو جاوے اُسکا علاج نہیں ہوسکتا ہے بلحاظ نخاع کے
ہڈی کی کرچین اور پوست جو قرحہ سدیلہ میں رہجاتی ہیں بہتر یہ ہو کہ اُن کے اخراج میں عجلت نہ کریں بلکہ طبیعت پر حوالہ کریں اور طبیعت کی اعانت
تھوڑی جاذب کے ذریعہ سے کریں جو بہت جلد اخراج نہ کرے اور بذریعہ ادویہ خواہ عمل جراحی کے اس کرچ کی تحریک کریں اس لیئے کہ کرچ
باستکراہ طبیعت اور جلد نکالی جاتی ہے ضرور اسکے نکلنے سے قرحہ ناصوری پڑجاتا ہے اور جب طبیعت اسکو خود بخود دہ طرف جلد کے متحرک کرے اور جلد
تنک ہوجاوے اور نکلنا اُسکا شروع ہو اور کسیقدر جدا ہوتی معلوم ہو اُسوقت گوشت کسیقدر جدا کر دیں اور جب سب نکل چکے پھر گوشت کے
زخم کا التحام کریں اور یہی قاعدہ ہڈی کے نوک وغیرہ کا ہے خواہ چھلکی ہڈی کی جو قرحہ میں رہجاے کہ اُسکی بھی ایسی ہی تدبیر ہے اور تاخیر کرنا
اسقدر کہ خود بخود نکل آئے بہتر ہے بہ نسبت تعجیل اخراج کے اگر جلدی باستکراہ طبیعت نکالیں گے خطرہ تشنج کا رہیگا اور خلط عقل اور حمیات
پیدا ہونے کا بھی اندیشہ رہیگا اور اگر خود بھی پھٹ کر نکل آئے گی اسمین چندان مضرت نہیں ہے۔ ایسی باقیماندہ چیزون کی نکالنے والی دوا گو اسکا استعمال
بہ عجلت ممنوع ہے مگر اُسکا بیان ہم کرتے ہیں کہ شاید بوقت ضرورت بکار آمد ہو۔ زیت کہنہ موم زرد دھات ڈھالنے کی گھرلین کا میل اور
چرک اور یہ دونون برابر زیت کے وزن میں ہوں اور پھر سب کو گھلا کے ایک جزو ان میں اور ایک جزو شیر یتوع اور تیسرا حصہ زراوند ان سب اجزا سے
شل قیروطی کے طیار کریں ایضاً اشق اور مقل کے دو حصیان ہمراہ روغن سوسن کے لیکر سب کو ملاکر مرہم درست کریں اور اسی جگہ پر رکھیں جہان
کرچ وغیرہ رکھی ہے کہ اُسکے رکھنے سے نکل آتی ہے اور بہت جلد باہر آجاتی ہے ہڈی کا ٹوٹ جانا بذریعہ عمل جراحی کے جو علاج اُسکا
ہے اُسے ہم آیندہ سطور میں لکھیں گے اور دوا کے ذریعہ سے جو علاج ہے اُسے ہم یہان بیان کرتے ہیں کہ وہ دوا ہڈی کے ٹوٹنے اور بیکار
ہوجانے کے واسطے مفید ہے طلا جو ہڈی کے ٹوٹنے اور بیکار ہوجانے کو مفید ہے سنخات یعنی مینڈک مونگ تعشر ہر واحد دس جزو صبر خطمی سپید اقاقیا
ہر واحد پانچ جزو گل ارمنی بیس درہم سپیدی بیضہ کے ذریعہ سے طلا کریں اگر ورم گرم ہو ایضاً برگ طرفا یعنی جھاؤ کی پتی اور برگ سرو برگ آس
برگ بید سب تازی اور ہری ہوں اور سب کو کوٹ کر عرق نچوڑیں اور مشک امرر دو اور بعض زجبل ایک درم اور باقلیون اور صندل سرخ گل ارمنی لادن
اور فوفل برادہ چوب طرفا خطمی مونگ فلفل اکلیل الملک مرزنجوش اور درد اس میں زیادہ کریں اگر حاجت تسخین کی ہو مرزنجوش اور آس اور سرو کو
اضافہ کریں۔ اگر ہمراہ اُسکے اسد فی کے دو درم چار بہرے دواے مونگ میں درہم سنخات جلنا اقاقیا اُنھین کا ضماد کریں کہ زیادہ قوی ہو منجملہ ادویہ کے
ایسے وقت میں برگ آس اور لادن اور سک عفران اور طین ارمنی ہے ایضاً دقی اور رض دونون کے واسطے جید ہے اور دہن یعنی ہستی کو بھی مفید ہے

اور کسر اور وثی کو نافع ہے اور خلع یعنی ہڈی کے اُتر جانے کو مفید ہے مغاث ماش اقاقیا خطمی گل ارمنی صبر مرآب آس کے ذریعہ سے طلا کرین فن پانچوان جبر کے بیان مین اور اس مین تین مقالہ ہین **مقالہ پہلا خلع کا بیان** **بیان عام خلع کا** خلع کے معنی یہ ہین کہ ہڈی اپنے مقام سے نکل آئے خواہ وضع اصلی الگ ہو جائے اُن چیزون سے جو ہڈی کے قریب اور گرد و پیش کی چیزین ہین اور نکلنا اس ہڈی کا پورا ہو یعنی کسیقدر اپنے اصلی موضع اور وضع طبعی پر باقی نہ ہو اور اگر تمام و کمال نہ نکلیگی اُسے زوال مفصل یعنی جوڑ کا سرک جانا خواہ ٹل جانا کہین گے خواہ اندر کی طرف ہو یا باہر کی طرف اور بذریعہ حس کے یہ زوال دریافت ہوگا اور زوال پورا نہ ہوگا اور بعض لوگ اس کیفیت کا نام وثی رکھتے ہین اور وثی کے معنی بیکار ہو جانے کے ہین اور اگر فقط ایذا ہو اور ہڈی نکل نہ آئی ہو لیکن اُسکے گرد کی چیزین کوفتہ ہو جائین اور سستی حرکات مین پیدا ہو اُسکا نام وہن اور وہن قسم مین وثی کے داخل ہین ہو کبھی مفصل مین ایک تیسرے قسم کی بات پیدا ہوتی ہے وہ یہ ہو کہ طول اُسکا زیادہ ہو جاتا ہے اور ابھی تک انخلاع کے درجہ تک نہین پہونچا ہے لیکن اُسکا انخلاع آسان ہو جاتا ہے اور اکثر یہ کیفیت عضد اور فخذ مین پیدا ہوتی ہو بعض آدمی براہ خلقت کے خلع مفاصل کے مستعد ہوتے ہین اسلئے کہ گڑھے اُن کے ہڈیون کے خوب گہرے نہین ہوتے بلکہ اُتھلے ہوتے ہین اور گرفت جوڑون کی بخوبی اُن کے مفاصل مین نہین ہوتی اور جو لقم یعنی جوڑون کے پاس کے غدد اور رباطات وغیرہ جن کے اندر جانے سے وصل اور جوڑ کے بنا ہو وہ بخوبی اندر نہین جا سکتے اور نہ گنجائش اُنکو جانے کی ملتی ہے اسی طرح رباط وغیرہ کی بندش اُن کی مستحکم نہین ہوتی بلکہ خلقت اصلی مین ضعف اور نا استوار ہوتی ہے اور باریک اور رطب قابل تمدد اور کشش کے ہوتی ہو انھین مقامات کی طرف رطوبات ازجہ طریقہ گرا کرتے ہین اور نولین گرہون کی ٹوٹ جاتی ہین اور کمزور ہونے کی وجہ سے جو مقام ہڈی کے پیوست ہونے اور گرفت کا ہو وہان پر بخوبی گرفت پیدا نہین ہوتی اور وہ مقام روزن دار اور سوراخ دار ہو جاتے ہین اور جو چیزین مانع اُتر جانے مفاصل کے ہین اُن کے جوڑون مین نہین ہوتے ہین اسیوجہ سے اکثر اُسکے جوڑ اُتر جایا کرتے ہین مفاصل کا اپنے اصلی خلقت مین حال تین طرح پر ہے ایک تو ابھی بیان ہو چکا کہ اُنکا انخلاع اور اُتر جانا آسان ہوتا ہے دوسری قسم مفاصل کی اسکے برعکس ہوتی ہے کہ اُنکا اُترنا بہت دشوار ہوتا ہے اور تیسری قسم درمیانی ہے جو مفاصل بآسانی اتر جاتے ہین اُن کی مثال ایسی ہے جیسے زانو کا مفصل کہ اُسکے رباط چونکہ نرم پیدا کیے ہین اور نرم ہونے کے منافع وہی ہین جو کہ باب تشریح فن کلیات مین بیان ہو چکے اسیوجہ سے زانو کا مفصل بآسانی اُتر جاتا ہے اور اسی سبب سے معین فلکہ کا ہو اور جسطرح سے یہ جوڑ بآسانی اُتر جاتا ہے پھر ویسی ہی آسانی سے اپنی اصلی شکل پر آ جاتا بھی آتا ہے اسلئے کہ بآسانی اپنی جگہ پر آجانا مثل بآسانی اُتر جانے کے ہو یعنی جو شے ایک کو قبول کرے دوسرے کو بھی بآسانی قبول کریگی اور جسقدر دشواری ایذا دیتی ہوگی اور جو شکل اصلی سبب کے واپس آنے مین ہوے گی اتنی ہی اصلی ہیئت سے پھر جانے مین ہوتی ہو یہ مفصل موندھے کا بھی مثل زانو کے جوڑ کے لاغر اندام مین ہوتا ہے اور جو لوگ فربہ اور طیار ہین اُن کے موندھے کا جوڑ ایسا نرم اور نازک نہین ہوتا ہو جو مفاصل دشواری سے اُترتے ہین اُن کی مثال ایسی ہو جیسے انگلیون کے جوڑ کہ یہ اُترتے ہی نہین بلکہ ٹوٹ جاتے ہین اُترنے کے بعد اور اسی طرح مفصل مرفق کا حال ہو اور یہی وجہ ہو کہ بعد اُترنے کے پھر اُنکا اصلی حالت پر واپس لانا نہایت دشوار ہوتا ہو جو مفاصل انخلاع اور اُتر جانے مین متوسط ہین اُنکی مثال ایسی ہے جیسے مفصل ورک کبھی جو مفصل آسانی سے نہین اُترتا ہے کسی مرض خارج کی وجہ سے اُسمین یہ بات پیدا ہوتی ہو کہ بآسانی اُتر جاتا ہے اور درست بھی آسانی سے ہو جاتا ہو جسطرح حق الورک یعنی عظمی ورک کی طرف رطوبت زیادہ بھر جاتی ہو اسیوجہ سے اُنکا اُتر جانا آسان ہو جاتا ہے اور پھر چڑھانا بھی اُسکا آسان ہوتا ہو اور مرض عرق النسا مین اس عضو کا یہی حال ہو جاتا ہو کہ ہر وقت اُسکا ورک اُترتا اور چڑھتا رہتا ہے اور تھوڑی سی حرکت خواہ تھوڑے سے یہی کیفیت اسپر طاری ہوتی ہو اور یہ مفصل فقط داغ لگانے کا محتاج ہو کہ بعد اس ترکیب کے پھر یہ کیفیت زائل ہو جاتی ہو بہت دشوار خلع کی دو قسم ہین

جس مین کو نے پیچھے کے جو متصل ہڈی کے ہین اور اُسکے سبب سے منقطع ہو جاتے ہین اور ایسے خلع کے بعد مفصل پھر اپنی حالت اصلی پر نہین آتا ہو اور اکثر یہ قسم راس مُرکب مین پیدا ہوتی ہو اُسکے بعد اس عضد مین اور دونون پاؤن کے ٹخنون مین کہنیوں کے نزدیک اُترجانا ٹوٹ جانے کی نسبت زیادہ بُرا ہی کہ اُترنے کے بعد پھر صلابت پر عود نہ کرے اور شکستہ کا جبر نہ ہوسکے **علامات خلع کلی کی** جو مفصل اپنی جگہ سے اُتر جائے اُس جگہ پستی اور گڑھا پڑجاتا ہو اور وہ گڑھا غیر معہود ہوتا ہو جیسے کہ شانہ کی ہڈی اُترنے سے ظاہر مین یہ بات نمودار ہوتی ہو خواہ پاؤن کے جوڑ مین یہی صورت نظر آتی ہو اور اس سبب سے زیادہ مفصل مرفق کے اُترنے مین یہ بات ظاہر ہوتی ہو اور قیاس معائنہ درست اسطرح پر ہوتا ہے کہ جو مفصل اُسکے مقابل ہو اُسے اور اس اُترے ہوئے کو ایک ہی حالت پر رکھکر دیکھین تب فرق صحیح اور علیل کا بخوبی دریافت ہوگا اگر کسی جوڑ کی حرکت موقوف ہو جائے اور حرکت کریگے اسوقت ضرور تعین کرنی چاہیئے کہ یہ جوڑ اُتر گیا ہے جیسے اگر پوری حرکت جمیع جہات مین جیسے ہمیشہ کرتا ہو اُسیطرح کرے اور کسی طرف حرکت مین کسی قسم کا زیادہ زور وغیرہ کرنے سے کمی نہ کرے یقین کامل ہوگا کہ زوال اور اُترجانے کا مرض نہین **علامات میل یعنی جھک جانے کے** علامات وہ یہ ہین تقعیر اور گڑھا ہمراہ کسیقدر بلندی کے دوسری جانب مین نظر آئے اور جس لائے سے جو بلندی اندر واخل اس بیرونی بلندی کے پہلے سے موجود تھی اب مفقود ہو اور بعض حرکات بھی عضو زائل سے صادر ہو سکین **مفصل کا طول زیادہ ہو جانا یعنی خلع کی** اسکی علامت یہ ہو کہ عضو مفصل لٹکا ہوا سا معلوم ہو جب اُسے مقام طبعی کی طرف مائل بلاتکلف اپنی اصلی جگہ پر چلا جائے پھر جب دباو کے زور کو برطرف کرین اُسیطرح نادرست ہو جائے اور جو شکل بالعرض حاصل ہوئی وہی پھر پلٹ آئے اور ایک گڑھا سا پیدا ہو جائے کبھی اسمین انگلی سماجاتی ہو جہان گوشت زیادہ سخت نہ ہو جیسے بوڑھے کا یہی حال ہے **علاج میل اور خلع کا** خلع کبھی منفرد ہوتا ہے اور کبھی اُسکے ہمراہ دوسرا مرض بھی ہوتا ہے مثل قرحہ اور جراحت اور ورم کے اگر خلع کے ہمراہ کوئی اور مرض بھی ہے اسوقت خیال کرو کہ خلع اتنا خفیف ہو کہ تھوڑے سے دبانے سے اُترا ہوا مفصل اپنی اصلی شکل کی طرف پلٹ جاتا ہو اور قرحہ وغیرہ مین درد بوجہ خلع کے درست کرنے کے نہین ہوتا اور اگر ہوتا ہے اتنا زیادہ نہین ہوتا کہ ورم غیر متحمل اسکی وجہ سے پیدا ہو اسوقت خلع کی درستی پہلے سے کرلینی چاہیئے اور اگر زیادہ درد جو منتہی ورم تک ہو درستی سے خلع کے پیدا ہونے کا خوف ہو واجب ہو کہ پہلے علاج قرحہ اور زخم کا کرین اور بعد اس کے درستی خلع کی کرین خصوصاً اگر یہ مرض مفاصل مین پیدا ہوا ہو یعنی جو بڑے بڑے جوڑ ہین اُنمین یہ مرض لاحق ہو کہ اگر بدون علاج قرحہ وغیرہ کے ہم پہلے ارادہ اصلاح خلع کا کرین بیشتر تشنج عظیم تک نوبت پہونچتی ہو خصوصاً اگر ایسے اعضا کے مفاصل مین ہو جو قریب اعضائے شریفہ کے واقع ہین اور یہی حال اورام کا ہے اگر ہمراہ خلع کے جمع ہون اختیار تدبیر ایسے وقت اسی مین ہے کہ تجربہ کرین اگر امر آسان ہو یا اُس سے درد وغیرہ کا ہیجان ہوتا ہو اور بہ دشواری رد کرنا خلع کا نہ ہوتا ہو جبر اور درستی خلع کی ہم پہلے کرینگے اور کچھ تدبیر دوسرے مرض کی نہ کرینگے اور اگر درد پیدا ہوتا ہے پھر اصلاح خلع کے اولاً درپے ہونگے اور اگر ہم تدبیر زخم میں ابطال رطب کا بالشرطیکہ موجب ہو اور درد پیدا کرنا ہو ضرور کرینگے اور اگر آسانی دخل ہوتا ہو ورم کا بھی علاج ساتھ ہی اسکے کرینگے اور قرحہ کا بھی اور اگر کسر اور خلع ساتھ ہی عارض ہون اور کوشش ایک ہی جہت مین ہو اور دونون کی تدبیر ساتھ ہی ہو سکے دونون تدبیر ساتھ ہی کرین **عالم صناعت** نے حکایت کی ہو کہ ایک پتھر کسی مرد کے منکب پر ایسا لگا کہ جلد اور گوشت دونون جدا ہو کر کنارہ عضد کا جدا ہو کر گوشت اور جلد سے نظر آنے لگا اور اُسکے نیچے سے جبر گردن کا سرا اُتر گیا اور بعض جاہل نے جوکہ جری اور بیباک تھا دستے ہڈی کو درست اور برابر کرکے گوشت اور جلد وغیرہ اُسیطرح ہموار رکھکر اور ملاکر بند کردی اسوقت تو کچھ معلوم ہوا آخر اسکا حال یہ ہوا کہ گوشت مین سڑاہندہ پیدا ہوئی اور فاسد ہوگیا اور اُسکے قرب کی وجہ سے ہڈی بھی فاسد ہوگئی اور رنگت ہڈی کی سبز ہوگئی اُس جاہل بے تمیز کو یہ بات دریافت نہوئی کہ ایسا گوشت جسپر اس قسم کا صدمہ پہونچے اُسکا کاٹ ڈالنا ضرور تھا اور مقام ماؤف کو

درستی کرنے سے داغ دینا چاہیے اسیطرح اگر ہمراہ خلع کے ورم عظیم ہو پہلے ورم کا علاج کر لیں اُسکے بعد درستی خلع کی کریں اگر خلع مفرد ہو شانہ یعنی کھلا ہوا ہو اُسکی تدبیر یہ ہے کہ جس طرف اُتر گیا ہے اور جدھر سے زائل ہوا ہے اُسکے برعکس دوسری جانب کھینچیں تاکہ برابر دوسرے کنارے ہڈی کے آجائے بعد ازان اُس مقام تک پھیرین جہان سے نکل گیا ہے بس اسی تدبیر سے چڑھ جائے گا اور اصلی حالت پر عود کرے گا اگر چڑھ جانیکے بعد ایک آواز جو پیدا ہوتی ہے اُس کو بھی دلالت ہوتی ہے اور جب چڑھ جائے پھر بندش رباطے کریں اسلیئے کہ پٹی کی بندش سے ورم سے امان حاصل ہوتی ہے خواہ ورم کے پیدا نہ ہونے پر یقین ہوتی ہے اور احتیاج منع ورم ضعیف اور درشت کی زیادہ ہے اسلیئے کہ درستی اتری ہوئی چیز گردن کی خواہ اور کسی عضو کی اپنی اصلی صورت پر بدون علاج ورم اور تسکین درد ورم کے ممکن نہیں ہے خشک کپڑا قریب اُترے ہوئے عضو کے لیجانا مکروہ اور ناپسند ہے اسلیئے کہ تسخین پیدا کرتا ہے اور ورم کو برانگیختہ کرتا ہے بلکہ جو کپڑا اُس کی اصلاح اور درستی مین مستعمل ہو واجب ہے کہ قیروطی سرد سے تر کیا ہوا ہو خواہ شراب تازہ سے بھگو لیا ہو۔ علاوہ ازین یہ ہے کہ بقراط کی وصیت مین یہ امر ہے کہ اُترے ہوئے عضو کا بٹھانا اور کھینچنا تین دن خواہ چار دن تک جائز نہیں ہے مگر چند اعضا مین کہ انھین مستثنی کر لیا ہے۔ میل اور جھکنا بھی مثل خلع کے ہوتا ہے یعنی اسمین بھی تاخیر اسقدر درکار ہے اُسکے بعد پھر پٹی کی بندش کرنی چاہیے جب کوئی عضو ہر ایک حرکت مین اتر جاتا ہو اور جب اُسے چڑھائین اور درست کرین پھر نہ ٹھہرے اور اتر جائے یہ بات بوجہ استرخا اور رطوبت کے پیدا ہوتی ہے ضرور ہے کہ داغ لگانے کی تدبیر کرین اگر چڑھانے اور درست کرنے کے بعد کسیقدر صلابت اور سختی باقی رہجائے اور شکل ورم کے محسوس ہو چاہیئے کہ ضماد اور نطول وغیرہ کا استعمال کرین جو ملین ہون اور ابتدا مین حاجت ضماد اور نطول قوی کی ہوتی ہے۔ اور بہتر یہی ہے کہ بندش پر نطول ضرور کرین یا اور عوارض کے علاج مین روغن گرم کی مالش جو مقوی ہون اور ماء العسل ہمراہ آب سرد کے کرنی چاہیئے۔ غذا مخلوع کی ایسی چیز سے ہو جو مقوی ہو اور یہ وہی ہے جو مفصل کو قوی کرتی ہے اور جس طرح جوڑ کو پیوستہ اور ٹھہرنا واجب ہے اسی صورت پر یہ غذا اُسکی تقویت کر دیتی ہے **علاج طول مفصل کا** واجب ہے کہ استخوان مسترخی کو اندر کی طرف پھیرین اور جس جگہ سے مسترخی ہوکر طولانی ہوگئی ہے اسیطرف پھیر لیجائین اور ایسی دواؤن سے ضماد کرین جن مین قوت قابضہ کے ہمراہ قوت مسخنہ بھی ہو مثلاً مازو اور گلنار اور اقاقیا وغیرہ کو ملاکر استعمال کرین کہ اُن مین کسیقدر جند بیدستر اور قسط اور اشنہ بھی داخل ہو الفضا جوز السرو اور سنبل پر اقتصار کرین اسی طرح وہ سب دوائیں جو ضماد عرق مین پڑتی ہین بعد اُسکے بندش ایسی کرین جیسے سر کی بندش ہوتی ہے **جبڑہ کا اُتر جانا** کبھی نیچے کا جبڑہ اپنے رقبہ سے اُتر جاتا ہے اُسوقت منہ کھلا ہوا رہجاتا ہے اور اگرچہ یہ صورت بہت کم واقع ہوتی ہے اور اکثر شاذ و نادر واقع بھی ہوتی ہے تو پوری علاقہ نہیں ہوتی ہے لیکن اُتر جانے وقت آگے کی طرف جھک جاتا ہے بخلاف استرخا کے جو اکثر جمائی لینے سے عارض ہوتا ہے اور نیچے کا جبڑہ اُتر جانے کے بعد اوپر کے جبڑے سے بدشواری ملتا ہے پھر بھی جو حرکت جبڑے کی بوجہ اُن عضلات کے ہے جو نیچے سے جبڑے مین آئے ہین بلکہ حرکت معدوم نہین ہوتی اور کبھی جبڑا ایک ہی طرف سے اُتر جاتا ہے اُسوقت اُسکی شکل اور ہیئت اُسپر دلالت کرتی ہے یا جھکاؤ جبڑے کا آگے کی طرف ترچھا ہوتا ہے **علاج** سب قسم کا ایک ہے لینے سے اپنی حالت اصلی کی طرف بہت جلد پھیر لانا چاہیئے ورنہ بہت سے امراض اور آفات پیدا ہون گے اور دیر کرنے مین ایک یہ بھی دشواری ہوتی ہے کہ پھر اپنی شکل کی طرف بدشواری عود کرتا ہے اگر باسانی اپنی شکل کی طرف واپس آجائے یہی تدبیر جلد کرنی چاہیئے اور ٹالتے جائیں اور پوری تدبیر نہ کرین سخت ہو جائے گا اور ورم بھی پیدا ہوگا اور عضلات کھچ جائین گے اور حمیات لازم اور صداع مستحکم پیدا ہوگا اسلیئے کہ شدت تمدد عضل کے ہمراہ یہ سب عوارض ضرور حادث ہوتے ہین اور بیشتر ایسی دشواری پیدا ہوتی ہے کہ دس دن روز موت واقع ہوتی ہے اور کبھی ایسے ہی شخص کو اسہال بھی عارض ہوتا ہے اور محض فضول صفراوی دستون مین دفع ہوتے ہین اور قے صفراوی بھی

عارض ہوتی ہے اسیواسطے علاج میں مبادرت واجب ہوا سکے چڑھانے کی تدبیر یہ ہو کہ ایک شخص مریض کے سر کو تھامے اور درست کرنیوالا اپنا انگوٹھا اُسکے منھ میں ڈالے اور مریض سے کہے کہ وہ اپنے جبڑے کو ہر طرف ڈھیلا رکھے اور کسی طرف سخت نہ کرے اسلیے کہ اس جگہ بہت سے عضلات واقع ہیں کہ اگرچہ جبڑا اتر گیا ہے جب بھی اُن میں تعرض بہ شدت باقی رہتا ہے بہرحال جب سب طرف سے جبڑے کو مریض ڈھیلا کرے چاہیئے کہ اُسکے منھ کو داہنے بائیں حرکت دیں پھر دفعۃً اُسکے منھ کو کھینچیں بعدازاں جبڑے کو اصلی ٹھکانے پر کر دیں یہ جبڑا جس مقام سے جدا ہو گیا ہو اور اتر گیا ہے اُس مقام پر دوبارہ پیچھے کی طرف سے داخل ہوتا ہے لہذا اُسکے چڑھانے والے کو خیال رکھنا چاہیئے کہ بروقت درست کرنے کے ایسی طرح اُسے اونچا کریں کہ جب ٹھلانے لگیں پیچھے کی طرف اگر بیٹھ جائے جبڑے کے چڑھ جانے خواہ درست بیٹھ جانے کی نشانی اور شناخت یہ ہو کہ رباعیات یعنی چار دانت جنہیں چار چوکا نظر آتے ہیں وہ برابر اور سیدھے ہو جائیں اور منھ بھی سیدھا ہو کر بند ہو جائے اُسکے بعد پٹی سے بندش کر دیں اور قیروطی موم اور روغن گل لگاویں پھر بہت جلد درست ہو جائے گا اگر حسب اتفاق جلد اُسکے چڑھانے کی تدبیر نہ کی ہو اور سختی پیدا ہو جائے اب اسوقت واجب ہو کہ پہلے اسکے نرم کرنے کی تدبیر کریں اور نطولات ملینہ سے جیسے آب گرم اور روغن سے نطول حمام میں کریں اور نطول بھی بہت زیادہ کریں تا اینکہ نرمی پیدا ہو جائے پھر چڑھانے والا مریض کی پشت پر بیٹھے اور جبڑے کو پیچھے کی طرف کھینچے تاکہ درست ہو کر چڑھ جائے اور استوار ہو جائے اور اُسکے بعد مریض کو چت لٹائیں کسی ایسے بچھونے پر جو نرم روئی سے بھرا ہوا ہو اور کوئی آدمی اسکا سر تھامے رہے تاکہ سر ہلنے نہ پائے کہ ہلنے سے پھر وہی خرابی پیدا ہو گی اور یہ تدبیر اسوقت تک کرنی چاہیئے کہ عافیت اور تندرستی پوری حاصل ہو جائے اور کسی طرح کا نقصان اور فتور باقی نہ رہے **چنبر گردن کے اتر جانے کا بیان**

اسی حکیم نے کہا ہے کہ ترقوہ اندر کی طرف جدا نہیں ہو سکتا ہے اسلیے کہ سینہ سے متصل ہے اور اُس سے جدا نہیں ہے اور یہی وجہ ہو کہ اسطرف اُسکو حرکت بھی نہیں ہوتی ہے اور اگر باہر کی طرف سے ترقوہ کو چوٹ لگے اور کچھ جزو کم ہو پہنچے اور نادرست ہو جائے اُس کی درستی ہو سکتی ہے اور یہی علاج اُسکا کرنا چاہیے جو بروقت ٹوٹ جانے کے کیا جاتا ہو ہاں وہ کنارہ ترقوہ کا جو منکب کے قریب ہو اُس سے جدا بھی ہوتا ہو وہ زیادہ تر نہیں اترتا ہے اسلیے کہ جو عضلہ کہ اُسکے دوسرے ہیں اُسکو اُتر جانے سے منع کرتا ہے اور راس کتف بھی اُسے اُترنے سے منع کرتا ہو ترقوہ کو حرکت شدید بھی عارض نہیں ہوتی ہے اسلیے کہ ترقوہ کی خلقت فقط اسیواسطے ہو تاکہ سینہ میں تفریق اضلاع پیدا ہو اور سینہ کشادہ ہو جائے اور اسیواسطے سوائے انسان کے اور کسی حیوان میں ترقوہ نہیں پیدا کیا گیا اور اگر ترقوہ کو خلع عارض ہو بوجہ شگافتہ ہونے کے اور خواہ اور کسیطرح سے پھر اُسے درست اور اپنی اصلی موضع پر کر دینا کچھ دشوار نہیں ہوتا اور ہاتھ کے ذریعہ سے درستی ہو جاتی ہو خواہ گدی اور پٹی سے بندش کرکے درست کرتے ہیں اور جیسی بندش اُسکے واسطے لائق ہو اُسی بندش سے باندھتے ہیں یہی علاج اطراف منکب کے بھی لائق ہے اگر اپنی جگہ سے زائل ہو اور اسیطرح سے اپنے اصلی موضع کی طرف پھیر لایا جاتا ہو جس چیز سے ترقوہ اور منکب میں ربط پیدا ہوتا ہو وہ ایک بڑی غضروفی ہڈی کہ دُبلے بدن میں موٹی ہوتی ہو اور جب وہ ہٹ جاتی ہو نا تجربہ کار کو گمان ہوتا ہو کہ سر بازو کا جدا ہو گیا اور اپنی جگہ سے الگ ہو گیا اسلیے کہ سر اسکا اسوقت بہت باریک نظر آتا ہو اور جس جگہ سے انتقال اُسکا واقع ہوتا ہو وہاں گہراؤ سا نظر آتا ہو مگر واقف کار ہوشیار کو چاہیئے کہ بطرف علامات کے رجوع کرے منجملہ علامات کے ایک علامت یہ بھی ہے کہ ہاتھ سر تک نہیں پہونچتا ہے اور اسیطرح منکب کا بھی حال ہے **منکب کے اُتر جانے کا بیان** کبھی مونڈھا اُتر جاتا ہو اور شانے کے اُترنے میں البتہ کسیقدر شک ہو اور بظاہر ایک امر عظیم اور دشوار سا معلوم ہوتا ہو کہ شانہ اُتر جائے ہاں کبھی عضل منکب کو یہ بات عارض ہوتی ہے کہ بسہولت اُتر جاتے ہیں اسلیے کہ لقرہ اور منکب ان عضل کا زیادہ

گہرا نہین ہے اور رباط اُسکے غیر موثق ہین بلکہ سلیس اور نرم مخلوق ہوئے ہین اور ایسی خلقت نرم فقط بالغرض آسانی حرکت کے ہوئی ہے اور اس عضلہ کا
اُترجانا اسقدر کہ معلوم ہوتا ہے فقط ایک ہی جہت مین درباطن ہوتا ہو اور اسیطرف خروج بظاہر زیادہ نظر آتا ہے اسلیئے کہ اوپر کی طرف ہمین
انخلاع نہین ہوتا ہے اسلیئے کہ بلندی بازو منکب کی اُسے مانع ہوتی ہے اور نہ پیچھے کی طرف خلع عارض ہوتا ہے اسلیئے کہ ادھر کتف شانہ
سے روکتا ہو اور نہ بطرف جانب بطن کے اسلیئے کہ عضلہ دوسرے والا آگے کی طرف سے اسے مانع ہوتا ہو اسیطرح سے جیسے اس
منکب مانع ہو ہان یہ عضو فقط بطرف جانب اندرونی اور بیرونی کے زائل ہوتا ہو اور تھوڑا سا زوال اُس کو عارض ہوتا ہو اور جانب
اسفل مین خروج کثیر خصوصًا جو لوگ بہت لاغر اور نحیف ہین کہ ان لوگون کے عضد مین خلع بھی بآسانی پیدا ہوتا ہو اور اپنی جگہ پر عود بھی
آسانی سے پیدا ہوجاتا ہو اور موٹے آدمیون مین دونون باتین دشوار ہوتی ہین اگر عضد مین انخلاع عارض ہو بروقت ولادت کے یعنی
جو ولادت دشواری سے ہوتی ہو جیسے کہ معلوم ہو خواہ بروقت چاک کرنے جلین کے اور جھٹ پٹ درست نہ کیا جائے پھر بعد اس
صدمہ کے نشو و نما اس عضد کا طول مین نہین ہوتا اور مرفق پتلا اور رقیق باقی رہجاتا ہے اگرچہ اصلاح بھی اسکی کردین اور کبھی بعض
لوگون مین قبول اصلاح بھی نہین کرتا ہو بلکہ قصیر اور دقیق باقی رہجاتا ہو اور عضد اور ساعد دونون باریک ہوجاتے ہین اور اکثر لوگون
کے بدن مین قبول اصلاح کرلیتا ہے اور اچھا نشو و نما ہوجاتا ہو لیکن ہر ایک صورت کوتاہ اور مشابہ قائمۂ ابن العرس یعنی نیولہ کے ہوتا ہو
ران کی یہ کیفیت ہو کہ سب طرح کے بدن مین خالی از نقصان ہوتی ہو اور جسوقت عضد مین بجانب عرض کے نکس پیدا ہو اسکے بعد درست
کیا جائے پھر بطرف خلقت اصلی کے رد کرنا بدون ٹوٹ جانے کے نہ ہوسکیگا علامت عضد کے اتر جانے کی یہ ہو کہ مونڈھے کے سرے کے
پاس ایک گڑھا سا نظر آتا ہے اور تجویف بھر جاتی ہے اور ایک گہراؤ سا ہوتا ہو علاوہ یہ ہو کہ یہ بات کچھ عضد کے اُترجانے سے ہی خاص نہین
ہے بلکہ بسبب مل جانے اور پلٹ جانے اُس کتف کے بھی یہی کیفیت پیدا ہوتی ہو اور دوسرا کنارہ منکب کا اس کنارہ سے پتلا نظر آتا ہو بشرطیکہ
اس کنارہ کو زوال کسی طرف کا عارض ہوا ہو بلکہ وہ اپنی اصلی جگہ پر باقی ہو خواہ جو ہڈی اُسکے سرے پر ہو اُسے صدمہ کسی طرح کا نہ ہو نچا ہو اور جب
بذریعہ علاج کے اس صدمہ مین سکون پیدا ہوتا ہو پس گمان کیا جاتا ہے کہ اب کچھ خوف باقی نہین رہا اور جو عضد اتر گیا ہو اُسکا سر بطور گرہ کے
بلند ہوجاتا ہے بطرف ربلطے اور عضد کا الصاق بھی خوب نہین ہوتا ہو اور اُسکا پہلو بھی ٹھیک نہین بیٹھتا ہو جیسے کہ صحیح اور درست ہاتھ مین
الصاق پیدا ہوتا ہو اور نہ اُسکے قریب پہونچتا ہو بدون گردن کے سہارے اور بدون درد شدید کے اور اگر ہاتھ اُٹھانے کا قصد کرین اوپر کی طرف
خواہ کان کے داہنی طرف یہ بات اُسے میسر نہین ہوتی اور اسیطرح اور قسم کی حرکات بھی ہم اُسکے واسطے تجویز کرکے ایک اندازہ شناخت کا
مقرر کرتے ہین یہ سب علامتین کبھی بوجہ وثی یعنی بیکار رہونے اور ورم کے یا بوجہ پھیلانے کے بھی پیدا ہوتے ہین علاج لڑکون کے بدن
خواہ اور جو لوگ نرم بدن رکھتے ہین چونکہ اُن کا علاج آسان ہو فقط ہاتھ سے کھینچکر اور زیر بغل قریب راس عضد کے ہاتھ رکھکر درست کر دینا
چاہیئے بلکہ اس مقام کی گرفت کرکے خواہ اُسکے قریب پکڑکے بجانب فوق کے ہاتھ کو دفع کرنا چاہیئے اور دوسرے ہاتھ سے عضو کو نیچے کی طرف
کھینچنا چاہیئے اور بہتیر بعض اطفال کیلئے ضرورت ہوتی ہو کہ راس عضد کو بیچ کی اُنگلی سے برابر کرکے اُسی سے ہاتھ کو کھینچتے ہین پس فقط اسیطرح سے
درست ہوجاتا ہو اور جو بدن سخت ہین اور خلع شدید اُن مین پیدا ہوتا ہے عمدہ طریقہ اُن کے عضد کے چڑھانے کا یہ ہو کہ درست کرنیوالا اپنا
بازو ان پہلو مین علیل کے داخل کرے اور قریب راس عضد کے بیٹھے خواہ کوئی چکنا گولا مثل کرہ کے جسپر تیل لگا ہو یا روغن کیا ہوا یہ وغیرہ
قریب راس عضد کے رکھے بشرطیکہ ورم پیدا ہوا ہو اور بیمار کو چت لٹاکر اُسے اپنی طرف اس طرح کھینچے کہ گویا اُسے اکھاڑنا چاہتا ہو کہ شلنے

پہسے اُکھڑ جائے۔ اور اپنے ہاتھ کو تھوڑا سا اندر وار جھکائے جہاں پر عضد کے کھلنے کی جگہ ہے یہ طریقہ سب طریقوں سے اصوب اور عمدہ ہے ایضاً ایک ایسا آدمی جو بہ نسبت علیل کے قدآور ہو اور لانبا قد رکھتا ہو مونڈھے علیل کی بغل کے نیچے رکھکر اُس کو زمین سے اونچا کرے اور اُٹھائے اسطرح پر کہ اُسکے مونڈھے پر تمام بدن کا مریض کے بوجھ پڑے اور اُسے لٹکائے رہے مگر اُسکا ہاتھ پیٹ تک کھینچ لیا ہے اگر علیل کا بدن سبک اور ہلکا بہ نسبت اُس اُٹھانیوالے کے بدن کے ہے اُس کے ہاتھ پر زیادہ بوجھ اور ثقل اسکے بدن کا نہ پڑیگا اور ناگوار نہ ہوگا اور علیل اُسکے ہاتھ کے سہارے پر لٹکا رہیگا اور کبھی اس آدمی طویل القامت کے قائم مقام ایک ستون اونچا تجویز کرتے ہیں اور اُسکے سرے پر بابت سے کپڑے اور کھال وغیرہ لپیٹ دیتے ہیں اور ایسا جگہ پر جو مثل آدمی کے مونڈھے کے نرم اور گول بنجاتی ہے علیل کی بغل کو رکھکر لٹکا دیتے ہیں اُسیوقت مجبر یعنی جراح وغیرہ اپنے ہاتھ کو دوسری طرف سے کھینچتا ہے اور پاؤں کو ٹیک لگاتا ہے اگر بوجھ سنبھالنے کی ضرورت ہو یا خود بھی لٹک جاتا ہے اور جب عضد کا چڑھنا دشوار ہو خواہ اُترے ہوئے زمانہ دراز ہو چکا ہو اُسوقت تدبیرات قوی کی ضرورت ہوتی ہے اور پہلے نطول اور استحمام وغیرہ سے تلئین بخوبی کرکے ایک آلہ مثل ہماوہ کے بناتے ہیں جسکا طول برابر طول عضد کے خواہ کم یا زیادہ ہوتا ہے اور اُسکے سرے پر گول گول بناتے ہیں اور آسان یہ ہے کہ گول منھ کپڑوں وغیرہ سے بنائیں کہ اُسمیں نرمی بھی ہوگی اور اسی آلہ کے ذریعہ سے اور اُس گول شے کے نیچے بغل کے رکھکر اس اُترے پٹھے کو چڑھاتے ہیں جب اس آلہ کے ذریعہ سے عضد کا درست کرنا مطلوب ہو چاہیئے کہ ایک آدمی قوی ہماوہ کو پکڑ کے اُسے ایک طرف کھینچے خواہ اُسے ایک طرف کھینچتا ہو خواہ دو آدمی مجبر یعنی درست کرنے والے کے زور سے مقاومت کریں جسوقت کہ وہ ہاتھ کو کھینچ رہا ہو اور ایک اور آدمی اس کے دوسرے مونڈھے کو پکڑے رہے تاکہ دفعتہً اُٹھ کھڑا نہ ہو خواہ اس دوسرے مونڈھے کو مجبر یعنی درست کرنیوالا اونچا کرے اسطرح پر کہ اسکے ہاتھ کو اسطور پر کھینچے جیسے کسی کا ارادہ ہو کہ شانہ سے ہاتھ کو دوہرا کرے خواہ دوسرا کرکے اُکھاڑ ڈالے اور اندر کی طرف تھوڑا سا مائل کرے جب یہ فعل کرے اُسوقت عضد اپنے جوڑ میں آجائیگا پھر اُسوقت اُسی گول منھ کو ڈنڈے کے بغل سے خوب چپاں کرے اور اوپر کی طرف سے اُسے دبا رہا ہو یعنی راس عضد کی طرف یہ بھی واجب ہے کہ اعتماد خواہ ٹیک ڈنڈے کی اور گرہ مذکور کے متصل راس عضد کے ہو اور نیچے کی طرف نہو ورنہ عضد کے ٹوٹ جانے کا خوف ہے پھر بعد جبر اور درستی کے اُسکا اعادہ اپنے موضع خاص پر ممکن نہیں ہوتا جیسا معلوم ہو چکا کبھی سلم کے ذریعہ سے تدبیر کرتے ہیں اور سلم کی صورت یہ ہے کہ راس عضد کو عتبۃ السلم یعنی چوکھٹ پر رکھتے ہیں اور اس چوکھٹ کو کپڑے وغیرہ سے خوب گدگدی اور نرم کر لیتے ہیں اور بذریعہ لفافہ وغیرہ کے اُسکی صورت ایسی درست کر لیتے ہیں جو قابل کام کے ہو جائے اور آدمی دوسری جانب سے اس سے لٹکتا ہے اور ہاتھ اپنا دراز کرکے راس عضد کو اپنے خاص موضع میں داخل کرتا ہے لیکن واجب ہے کہ لٹکنا اور عتبہ یعنی سوراخ بازوئی سلم یعنی چوکھٹ کے بازو کا سوراخ قریب راس عضد کے ہو تاکہ ٹوٹ نہ جائے اور کبھی بدلہ عتبہ اور کبد گردن کے ایک رسی جو یہی کام دے تجویز کرتے ہیں اور اسی مقام خاص سے اُسکا بھی استعمال کرتے ہیں اور اس مقام سے اُترے کے دوسری جگہ سے علاقہ نہیں رکھتے ہیں کہ اسمیں خوف عضد کے ٹوٹ جانے کا ہے اور کبھی اور وجوہ سے بھی اسکی درستی کیجاتی ہے لیکن ان طریقوں میں تعب و مشقت زیادہ ہے انھیں طرق سے ایک طریقہ بھی ایسا سہل اور آسان نہیں ہے جیسا کہ یہ طریقہ اوپر بیان کیا گیا ہے جب عضد اُترا ہوا اپنی جگہ پر پہونچ جائے اور اچھی طرح بیٹھ جائے اُسوقت عمدہ بندش کا طریقہ یہ ہے کہ گولا مذکور مونڈھے کے ہمراہ باندھیں اور چوڑی چوڑی پٹیاں ایسی باندھیں جس سے بیٹھا اور درست کیا ہوا عضو پھر اپنی جگہ سے زائل نہ ہو جائے اور واجب ہے کہ ایک چوڑی پٹی خواہ وہی جو لپٹی ہوئی ہے خواہ دوسری وار پار کرکے دوسرے شانہ تک لیجائیں اور خوب سخت اور کسی ہوئی رکھیں اور اسکی سختی خواہ گرہ اُس مونڈھے پر جو پہلے ماؤف تھا اور اب درست ہوا ہے بعد ازاں

عضد کو پہلو کے ہمراہ نیچے کی طرف کس دیں اور جگہ بند کریں اور مرفق کو اور ساعد کے کنارے کو اوپر کی طرف بجانب گردن کے خوب کھینچکر باندھیں اور ایک ہفتہ تک اس بندش کو رہنے دیں اور غذا مریض کی وہی تجویز کریں جو بیان ہو چکی ہو۔ اگر باوجود چڑھانے اور درست کرنے کے بار بار اکھڑ جاتا ہو اور اپنی جگہ کو باستواری گرفت نہ کر سکے پھر ضرور داغ دینا چاہیے شانہ کا اتر جانا اور اسکا بیان اوپر ہو چکا ہو کہ ناممکن ہو اور جالینوس اور بقراط اسکے ذکر سے تعجب کرتے ہیں چھوٹی ہڈی کا مونڈھے سے اتر جانا کبھی وہ چھوٹی ہڈی جو راس منکب پر ہو اپنی جگہ سے اتر جاتی ہو پس ایک گڑھا سا پڑ جاتا ہو جیسے خلع میں اسطرح کی تغیر پیدا ہوتی ہو علاج اسکا یہ ہو بقدار کھینچے لٹے ہوئے کے اسے کھینچنا نہ چاہیے مگر تنگ کرکے اور انگلیوں سے مضبوط پکڑ کے اپنی جگہ پر اسے لانا چاہیے اور جسطرح سے ترقوہ یعنی جیسر گردن پٹی اور گولے وغیرہ سے باندھا اور درست کیا جاتا ہو اسیطرح اسے بھی درست کرنا لازم ہے اسلیئے فقط کہ خالی بندش بھی اکثر اس ہڈی کو اپنی جگہ پر پھیر لاتی ہو اور وہ پھیر لانا بطور حرکت قسری کے ہوتا ہو مراد یہ ہو کہ ہڈی خود بخود اپنی جگہ پر نہیں آتی ہو بلکہ بندش کے زور سے اپنی جگہ پر عود کرتی ہو اور بندش کیسی ہی سخت کیوں نہ ہو کچھ خوف نکرنا چاہیے جیسے کہ ترقوہ کی بندش میں خوف ہوتا ہو مرفق کا اتر جانا یہ جوڑ ایسا ہو کہ اسکا اترنا بھی دشوار ہو اور بعد اترنے کے پھر درست ہونا اور چڑھنا بھی مشکل ہو اسلیئے کہ اسکے رباطات کی شدت ہو اور چھوٹے چھوٹے رباطات اسکے گرد واقع ہوئے ہیں اور نقر یعنی گڑھا جو ہیں ہو وہ اسکے زوال اور عود کا معارضہ کرتا ہو اور کبھی مرفق میں زوال قلیل عارض ہوتا ہو اور کبھی انخلاع تام پیدا ہوتا ہے مگر یہ بعض اوقات میں ہوتا ہے اور جب اتر جاتا ہے اسکے اترنے پر ایک جانب محدب ہونا اور کاسہ کی شکل پر ہو جانا دوسری جانب کا دلالت کرتا ہو بہت برا یہی اترنا ہو جو پشت کی طرف واقع ہو کہ وہ درست نہیں ہوتا ہو اور اکثر جو ہونچا اترتا ہے وہ زند اسفل میں صدمہ پہونچاتا ہے اور یہ اترنا بہت ہی بد قوارہ اور بد شکل ہوتا ہو اسلیئے کہ اسے تردد اور نکلنا بیٹھنا زیادہ عارض ہوتا ہے اور اوپر کا زند کمتر اسے خلع عارض ہوتا ہو اور اگر ہوتا ہو اتنا بدنما اور بد قطع نہیں ہوتا ہے اسلیئے کہ اُسے اتصال کف دست سے زیادہ ہو اور حرکت اس کی بعید ہے اور یہ بھی غیر ممکن ہے کہ زند اعلیٰ خواہ اسفل اتر جائے اور بہ نسبت پہلے کے اسے دوری اپنے مقابل کے زند سے ہو یعنی اوپر کا زند اگر اتریگا نیچے والے زند سے دور ہو جائے گا اور اسیطرح نیچے کا زند بعد خلع کے اوپر کے زند سے دور ہو جائے گا علاج کہنی کی خلع کا بہت جلد کرنا چاہیے اس لیئے کہ ورم حار اسجگہ بہت جلد عارض ہوتا ہو اور بعد اس ورم کے پیدا ہونے کے پھر علاج دشوار ہو جاتا ہو اور اگر بعد ورم بغرض چڑھانے اور درست کرنیکے کھینچیں اذیت بعید ہوتی ہے اور نوبت بہ ہلاکت پہونچتی ہو اور پھر درست بیٹھ نہیں سکتا ہے جب تک ورم موجود ہو کبھی اپنی جگہ پہلی پر عود نہیں کرتا ہو اگر کہنی تھوڑا سا ہٹ جائے اسکے درست کرنے کو ادنی سا زور کر کے دبانا اور ہتھیلی کی جڑ کی طرف بٹھانا کافی ہوتا ہو اور اگر بالکل اکھڑ جائے اسکی دو صورتیں ہیں یا تو آگے کی طرف ہٹ جائے اسکی تدبیر اور ہو اور اگر پیچھے کی طرف اکھڑ جائے اسکی دوسری تدبیر ہے جو کہنی آگے کی طرف اتر گیا ہو اُسکے درست کرنے اور بٹھانے کی تدبیر یہ ہو کہ اس کے سامنے مونڈھے پر چھ انگل میں تھپڑ خواہ گھونسے وغیرہ سے خوب ضرب مونڈھے کو پہونچائیں اور ساعد کو خوب دبا کر نیچا کریں اور اوپر کو اٹھائیں اور دوسرے ہاتھ سے اٹھانے میں مدد چاہیں اسی تدبیر سے اپنی جگہ میں درست بیٹھ جائے گا اور اگر کہنا نیچے کی طرف اتر جائے اسکی تدبیر یہ ہو کہ پہلے خوب سا کھینچیں بعد ازاں نیچے کی طرف چوٹ لگائیں اگر یہ تدبیر کارگر نہو اور درست نہ بیٹھے کلائی اور پہونچے کو ضبط آدمی جو قوی اور زور آور ہوں خوب گرفت کریں اور جراح وغیرہ اپنے ہاتھ کو تیل چپڑ کے پہونچے کو ملنا شروع کرے اور ملتے ملتے چونکہ اثر اس روغن کا اندر تک پہونچ جاتا ہو اور ہڈیوں اور اعصاب وغیرہ میں نرمی پیدا ہو جاتی ہے کہنی درست بیٹھ جاتا ہے اور اگرچہ یہ روغن خارج سے مستعمل ہو لیکن مالش کی حرارت چونکہ ارخائے لطیف کا فائدہ دیتی ہو اثر اسکا اندر تک پہونچ جاتا ہو اور جب کہنی درست اپنی

جگہ پر بیٹھ جائے لازم ہے کہ بندش اس مقام پر اچھی طرح کریں اور ایک ایسی بندش تجویز کریں جو کہنی میں ایک زاویہ پیدا کرے اور وقت بوقت اس ڈوری وغیرہ کو تنگ کرتے جائیں تاکہ زاویہ چھوٹا اور تنگ ہوتا جائے **مفصل رسغ کا اتر جانا۔** رسغ مقام باریک جو بدن پر حیوانات کے ہے خواہ مقام جو ہاتھ اور پاؤں کے جوڑ پر ہے اُن کا بعد خلع کے اپنی جگہ پر رد کرنا اور درست بٹھانا چندان دشوار نہیں ہے مگر بٹھانے کے بعد اسکا ٹھہرنا دشوار ہے اس لئے کہ اگر ایک عضو کھینچ کر دوسرے کے سامنے لائیں با آسانی آجاتا ہے مگر اسکا داخل ہونا درکر مین نہایت دشوار ہے اور دشواری کی وجہ یہ ہے کہ قریب جو اجسام واقع ہیں اُن میں بعد زوال اور خلع رسغ کے ورم پیدا ہو جاتا ہے اور ورم کی وجہ سے بخوبی دراکا ایک ہڈی کا دوسری مین ہوتا ہے اور جگہ پر رکھ جاتی ہے طریقہ کھینچنے کا یہ ہے کہ ایک آدمی گٹہ کو پیچھے کی طرف کھینچے اور بٹھانیوالا اجراح وغیرہ کف دست کو خلاف میں اس کشش کے کھینچے یعنی آگے کی طرف کھینچے اور ایک ایک انگلی کو اسی طرح کھینچے اور انگوٹھے سے کھینچنا شروع کرے اور خنصر تک کھینچتا چلا جائے اسی طور سے کھینچتے کھینچتے درست ہو جائیگا بعد اسکے ضماد مناسب کر کے بندش کریں **انگلیون کا اتر جانا اور اسکے علامات کا بیان** جب کوئی انگلی اتر جاتی ہے طرف باطن کف کو جھکتی ہے اور اس جگہ اندر اور ایک بلندی سی پیدا ہوتی ہے اور بطرف مخالف یعنی پشت دست کے گڑھا سا پڑ جاتا ہے اسیطرح رسغ کی ہڈیوں کا حال ہر وقت اتر جانے کے علاج انگلی بعد اتر جانے کے پھر اپنی جگہ پر البتہ دشواری اور دقت سے درست بیٹھتی ہے اور جب نہیں ہے کہ برابر کھینچتے رہیں اور بٹھایا کریں بلکہ چاہیئے اُس کو پکڑے اور سبابہ کو اونچا کرے اسی ہاتھ سے جو اُسکی جڑ سے نیچے اسی جگہ پر ہے جہاں سے گرفت کیا ہے اور اوپر کی طرف اسطرح اٹھائیں جیسے انگلیوں کو اکھاڑنا منظور ہے اسی ترکیب کے وقت اتری ہوئی انگلی اپنی جگہ پر درست بیٹھے گی اور جھٹ سے ایک آواز پیدا ہو گی کہ اس آواز سے شناخت اس کے درست بیٹھنے کی ہوگی **انفکاک رسغ کی ہڈیون کا** واجب ہے کہ جہان تک ممکن ہو اُن کی درست کرنے کی تدبیر کریں اور ہر ایک میل اور جھکاؤ کو اور ہر ایک اونچائی کو اسکے خلاف جہت میں درست کرنا چاہیئے اور پٹی جسے جبیرہ کہتے ہیں اُن پر رکھکر بندش کرنی چاہیئے اور بندش کر کے چھوڑ دیں اور سلیہ کا لنگر جس سے ہموار کی درستی پیدا ہو اور وضع خلقی پر ان ہڈیون کو محفوظ رکھے اور پھر دوبارہ اترنے سے منع کرے لگانا چاہیئے لیکن جبیرہ اور لنگر کے رکھنے سے پہلے واجب ہے کہ ضماد مقوی سے لیپ کریں جیسا کہ اسکا فائدہ اوپر کے ابحاث میں بخوبی بیان ہو چکا ہے اور کسی قسم کی حرکت نہ ہونے پائیں **گردن کا اتر جانا اور ٹل جانا فقرے پشت اور گردن کے** اگر بالکل اتر جائیں پھر ہلاکت مریض میں کچھ شبہ باقی نہیں رہتا اور اگر بالکل نہ اتر جائیں مگر اپنی جگہ سے زائل اور دور ہو جائیں اور زوال کثیر پیدا ہو جب بھی مہلک ہوتے ہیں وجہ یہ ہے کہ نخاع میں اُن کے زوال سے تنگی ضرور پیدا ہوتی ہے اگرچہ کوئی شخص جوانمردی کرے اور اسی حال پر رہنے دے پھر اگر فقرہ اولی گردن کا خواہ اُس کے متصل کا فقرہ اتر جائے سانس کی آمد و رفت بند ہو جائے گی اور وہ ذی روح فوراً مر جائے گا اسلئے کہ عصب نفس میں اُسوقت تنگی پیدا ہوتی ہے اور اپنا فعل نہیں کر سکتا اور اگر فقرہ پشت کا بطرف بطن کے اتر گیا ہو اسکا بھی علاج ممکن نہیں ہے اور بہت جلد مہلک ہوتا ہے شاید اگر کسی وجہ سے مہلت ملے اور سانس کی آمد و شد کا مانع نہ ہو بول و براز بند ہو جائے گا اور اس ضرر سے بھی قتل کرے گا پھر اس ضرر کا بھی تحمل ہو جائے اور نخاع میں زیادہ تنگی پیدا نہ ہو خواہ تنگی تو ہو مگر ورم پیدا نہ ہو خواہ ورم ہو مگر کسیقدر سکون ہو جائے اور زیادہ نہ بڑھے جب بھی کوئی نہ کوئی آفت نخاع میں اور بھی اُس پہنچے جو اُس مقام کے نیچے واقع ہے ضرر پہونچے گا اور فضول بدنی بدون ارادہ کے خارج ہوا کرینگے اور اگر اس فقرہ کا انخلاع پشت کی طرف ہو اسکا ضرر نخاع کو بہت کم پہونچے گا لیکن کسی قسم کا ضرر اس سے بھی ضرور پیدا ہو گا اور جو پٹھا اس کے نیچے ہے اسمین ضعف ضرر پیدا ہو گا اور پاؤں میں ضعف عارض ہو گا اور عضل مثانہ اور مقعد میں ضعف عارض ہو گا اور قوت قوی اور دفع شدید کی طرف اس فقرہ کی دور کرکے پھیرنے میں حاجت ہو گی اور ایسی زور سے دھکے لگانے پڑینگے اور اتنا ہٹو کنا درکار ہو گا کہ شاید جو نسا سی اور گرفت کے کانٹے اس فقرہ کے جب تک یہ فقرہ اپنی جگہ پر بیٹھے اُس سے پہلے ٹوٹ کر بکھر جائینگے اور پھر

فائدہ اس تدبیر کا کیا ہوگا بلکہ یہ فقرہ ابھی اپنی جگہ پر نہ پہونچے گا اور اُن جھٹکون کے صدمہ سے نسا عصب وغیرہ ٹوٹ جائینگے اور کبھی یہ فقرہ دونون طرف سے
اُکھڑ جاتا ہی اور یہ امر عارض ایسا ہی جسکا بیان شاید ہمنے حدب اور کوز پشت کے مرض مین اچھی طرح کردیا ہی اُسی مقام سے اُسکی تفصیل دریافت کرنی
چاہیے اور اُسکا حکم تنگی عصب اور دشواری رد کرنے کا ویسا ہی ہو جیسا اُس مقام پر مذکور ہو چکا علامت فقرات کے خلع کی یہ ہو کہ یا تو جو فقرہ اُکھڑ جاتا ہی
اُس جگہ کسیقدر بلندی ظاہر ہوتی ہی خواہ تصعیع یعنی بطور پیالہ کے گڑھا سا پڑتا ہی اور ایسا معلوم ہوتا ہی جیسے سنسنہ کوئی ٹوٹ گیا ہی اسکے ٹوٹ جانے مین
اتنا خوف نہین ہی مگر فقرہ کے اُتر جانے مین خوف ہلاک کا ہی علاج اگر پشت کا فقرہ آگے کی طرف اتر جاتا ہی اُسوقت اُمید صحت بہت کم ہوتی ہی اور کم تر علاج
اور تدبیر کارگر ہوتی ہی اور اگر پشت کی طرف اتر جاتا ہی اُسکی تدبیر یہ ہی کہ دونون گھٹنے جماکر اور خوب طاقت اور قوت کو کام مین لاکر درست کرین جسطرح
حمامی مشت مالی کرتے وقت زور کرتا ہی اسیطرح اُسکے بٹھانے اور درست کرنیکے واسطے جراح وغیرہ کو کرنا چاہیے خواہ علیل کو پیٹ کے بھل لٹا کر
اُسکے اوپر چڑھین اور مالش کرین سر سوزی سے جسطرح نان پز آٹے کو زور زور سے گوندھتا ہی اور مشت زنی کرتا ہی اور اس تدبیر سے کشود کار
کی اُمید نہ ہو اور اشکال زیادہ ہو تو بقراط کہتا ہی ایک تختہ لکڑی کا جسکا طول اور عرض علیل کے جسم کے برابر ہو تلاش کرین خواہ دروازہ کا تختہ ایسا ہی تلاش
کرین جو قریب کسی دیوار کے واقع ہو اور عرض اور طول مین اسیقدر ہو کہ علیل کے جسم سے نہ گھٹے نہ بڑھے اور طول اُسکا دیوار کی جانب ہو اور دیوار
ایک قدم سے زیادہ بعید نہ ہو اُس ایک پر بچھونا برابر علیل کے قد کے بچھائین اور علیل کو حمام کرا کے اُسی تختہ خواہ دروازہ کے تختہ پر پاؤن پھیلا کے
منہ کے بھل لٹائین اور سینہ پر اُسکے ایک نہالچہ وغیرہ لپیٹین اور اُسکے اطراف کو دونون بغل کے نیچے سے باہر نکال دین اور دونون قدم کو دونون
کتف سے باندھین اور اطراف نہالچہ کو ایک لکڑی سے جسکی شکل مستطیل ہو اور مشابہ دستہ ہاون کے ہو باندھین اور اُس لکڑی کو سیدھی زمین پر کھڑی
کرین بطور عمود کے اُس تختہ کے کنارے جسپر علیل کو لٹایا ہی خواہ اُسی دروازہ کے تختہ کے کنارے پر کھڑا کرین جو اُسکے لیٹنے کا مقام ہی اور ایک خادم جو سرہانے
علیل کے کھڑا ہو اُسے پکڑا دین کہ مضبوطی سے اُسکو تھامے رہے اور خوب گرفت کرے اور ایسی ہوشیاری سے وہ خادم کھڑا رہے اُسے لیکر اسکا
نیچے والا کنارہ کسی ایک ٹیک سے مستند ہو اور اوپر کا کنارہ جو نزدیک علیل کے سر کے ہی اُسکو وہ خادم کھینچے رہے اور جسوقت ضرورت اور حاجت
ہو اور جو وقت اُسکے کھینچنے کا آتا ہی اُسوقت فوراً اُسے کھینچ لے اور دونون پاؤن علیل کے ساتھ ہی اور پورے پورے ایک اور نہالچہ سے باندھی
جائین اوپر رکبہ کے اور اوپر کعبین اور اُسیطرح جو موضع بلند ہو اُس مقام پر جہان ران کا اجتماع ہوتا ہی کسی اور چیز سے اُس موضع کو باندھین اور ان سب
رباطات اور بندش کی چیزون کے اطراف یکجا کر کے کسی اور لکڑی سے باندھین جو مشابہ دستہ ہاون کے ہو یعنی جیسا دستہ ابھی مذکور ہو چکا اور نزدیک
کنارہ اس لکڑی کے جو قریب علیل کے پاؤن کے ہی دستہ دوسرے کو اُسی طرح کھڑا کرین جسطرح پہلے لکڑی قریب سر کے کھڑی کی تھی اُس کے
اعوان اور انصار کو حکم کرین کہ اس لکڑی سے برخلاف جہت اُترنے فقرے کے کھینچین اور خوب زور لگائین بعض آدمی اس کھینچنے کیواسطے اور قسم کے
آلات تجویز کرتے ہین اور یہ آلات بطور سہام کے اسی لکڑی پر چڑھتے ہین جو اس بڑی لکڑی کے قریب کھڑی ہی خواہ اُس دروازہ کے تختہ کے قریب یعنی وہ
دونون کنارے جو متصل دونون پاؤن کے ہین جب یہ سہام اور تکین گھومتی ہوئی حرکت کرتی ہین اسی جہت سے رباطات بھی پیچیدہ ہو کر کھنچ جاتے
ہین اور سزاوار ہی کہ کشش اسدرجہ پر پہونچے تحت حدبہ کا یعنی جسقدر کوز پشت کا دبر ہی اصل تخفیف سے رفع کیا جائے اور اگر احتیاج اُسی کو دبانے اور مقام تحدب پر
بیٹھنے کی ہو ضرور ہی اسی فعل کو کرین گے اور کچھ خوف اُسپر بیٹھنے سے نہ کرینگے پھر اگر فقرے درست ہو کر اپنی جگہ پر نہ بیٹھین اور یہ تدبیرات مذکورہ بالا کچھ
کارگر ہون اور علیل کو تحمل تنگ گیری اور ضغطہ کا بھی ہو مناسب ہی کہ ایک گڑھا کھودین کسی دیوار مین جسکا طول شبیہ پرنالہ کے ہو سامنے اسکی
کوز پشت کے اور طول اُس گڑھے کا بقدر ایک ذراع کے ہو اور زیادہ اونچا اور بلند فقرات علیل سے نہ ہو اور نہ فقرات سے زیادہ نیچا اور پست ہو بلکہ

چاہیے کہ یہ گڑھا جیسا اوپر معلوم ہو چکا ہے ویسا ہی ہو اور ہم نے اسی وجہ سے اوپر بھی کہا ہے کہ جو لکڑی دیوار کے قریب رکھی جاتی ہے وہ دیوار سے متصل ہو بعد
ازان ایک لوح خواہ تختی طول و عرض معتدل ہو لیکر ایک کنارہ اُسکا اسی گڑھے میں داخل کرین جو دیوار مین بنایا گیا ہے اور اُسکے وسط مین رکھین خواہ
جس مقام کی رسائی اس کو پشت تک ہوتی ہے اور دوسرا سرا اسی لکڑی کا نیچے کی طرف رکھین تا اینکہ فقرات سب برابر ہو کر معلوم ہو جائے کہ درست
ہو گئے اور خوب سیدھے ہو گئے مین بقراط نے ذکر کیا ہے فقط کھینچنا بدون لوح اور تختہ وغیرہ کے اس ناہمواری کو درست کر دیتا ہے اور یہ بھی اُسکا
مقولہ ہے کہ تختی کی بندش سے فقرہ اپنے ٹھکانے پر آجاتا ہے۔ اگر یہ قول بقراط کا صحیح ہے اور بدون زحمت اور زیادہ کلفت کے درستی ہو سکتی ہے پھر کیا
قباحت ہے کہ ہم ویسی کشش جسے بیان کر چکے ہیں ابتدا مین اُس قسم کی استعمال کرین جسکا نام زوال فقار ہے اور اسقدر استعمال اس کشش کا جسمین نوبت تختہ بندی
کی نہ پہونچے کرین۔ اور بعد درست اور برابر کرنے کے ایک تختی لکڑی کی جسکا عرض تین انگشت کا ہو اور طول اسکا اسقدر ہو کہ کو زپشت پر برابر بیٹھ جائے
اور صحیح فقرات کو محیط ہو جائے بنائین اور اسپر ایک کپڑا کتان کا لپیٹ کر خواہ کوئی سا تار اور صافی کی طرح لپیٹ کر باندھین کہ اُس لکڑی
کی رگڑ جلد مین خراش پیدا نہ کرے اور گرد پر اُسی تختی کو رکھکر پٹی وغیرہ سے باندھین اور علیل کو غذائے لطیف کھلائین اور اگر اس ترکیب کے بعد بھی
بقیہ باقی رہجائے اور کسیقدر حدبہ یعنی کوزباقی رہے سزاوار یہی ہے کہ استعمال علاج کا ایسی ادویہ سے کرین جو مرخی اور ملین ہون اور وہ تختی بھی
باندھے رہین جسکا ذکر ابھی ہو چکا ہے کبھی بعض آدمی ایک تختہ شیشہ کا بھی استعمال کرتے ہین بجائے اس لکڑی کے تختہ کے۔ اور اگر خلع ایک ہی جانب
مین ہو بذریعہ جبیرون کے درست اور برابر کیجائے گی ایک جبارہ ہو کہ دو ہون اور جبارہ اُس جبیرہ کو کہتے ہین جو دو لکڑی ہڈیون کی درست
اور سیدھا کرنے کیواسطے بنائی جاتی ہین اور اُن سے بندش کیجاتی ہے جو خلع فقرہ کا عنق مین بطرف خلف کے ہو اور یہی قسم ایسی ہے جسکا علاج
ممکن ہے پس واجب ہے کہ مریض کو مستلقی کرین اور اُسکے بعد سر کو اوپر کی طرف کھینچین اور بہ نرمی فقرہ متخلع کو برابر اور درست کر دین دباکر اور مالش کرکے
جب برابر بیٹھ جائے اُسپر ضماد مقوی رکھین اور بذریعہ خرقون کے اونچا کرکے اُسپر جبارہ مذکور باندھین اور مقدار جبارہ کے بقدر گردن کے ہو اور
طول مین بھی گردن کے برابر ہو پھر اُسکے بعد سر اور سینہ تک بندش کرین مگر حلق کو بندش سے بچا دین اور بہت دنون بعد اس بندش کو کھولین اور
چند دنون سے اُس کی بندش ہو مناسب ہے کہ وہ کپڑے کے کنارے اور حاشیہ سے نکالے ہوئے ہون جو کندی اور استری کرنے سے چپٹے ہو جاتے ہین
اسلئے کہ گول دورا اذیت زیادہ پیدا کرتا ہے **عصعص کے اُتر جانے کا بیان** عصعص بتخوان سرین کو کہتے ہین جسپر در دیگر آدمی بیٹھتا ہے یہ
ہڈی جب اُتر جاتی ہے بذریعہ حس کے اُسکا اُتر جانا دریافت ہوتا ہے اور ہڈی کا اُتر جانا کبھی بذریعہ حس بصر کے دریافت ہوتا ہے اور سطرح
بھی دریافت ہوتا ہے کہ علیل اپنا پاؤن پھیلا نہین سکتا ہے نہ موضع خلع مین اور نہ قریب کعب کے بلکہ دوہرانا زانو کا اُسپر بہت ہی شاق
اور گران ہوتا ہے تدبیر اُسکے چڑھانے اور درست کرنے کی یہ ہے کہ بیچ کی اُنگلی مقعد مین داخل کرکے اسقدر درست اور ہموار رکھین کہ سامنے
مقام خلع کے اُنگلی پہونچ جائے اور بعد ازان بقوت تمام اوپر کی طرف اُنگلی کو دبائین اور دوسرے ہاتھ سے عصعص کو بھی سنبھالے
رہین اور دباتے جائین تاکہ ہڈی عصعص کی برابر ہو جائے۔ خواہ اُسپر ضماد لگائین اور بندش کرین اور غذائے علیل میں تقلیل کرین تاکہ براز بھی کم
برآمد ہو مگر پھر بھی ایسی غذا ضرور کھلائین جس سے تلئین طبیعت مین بنی رہے **ورک کا اُتر جانا** کبھی ران مین بھی وہی صدمہ پہونچتا ہے جو صدمہ
عضد کو پہونچتا ہے کہ نیچے کی طرف اُتر کر مثل سترخی کے ڈھیلا ہو جاتا ہے اور جب ران اُتر جاتی ہے پاؤن کا دراز ہونا اور بخوبی پھیلنا دشوار ہوتا ہے
نہ اُس مقام کے قریب جہان خلع عارض ہوا ہے اور نہ زانو کے قریب بلکہ زانو کے قریب زیادہ دشوار ہوتا ہے اور ران اندر کی طرف بھی اُتر جاتی ہے
اور باہر کی طرف بھی لیکن اکثر اُسکا انخلاع باہر کی طرف ہوتا ہے اور اندر کی طرف کمتر واقع ہوتا ہے اور کبھی آگے اور پیچھے کی طرف بھی اُتر جاتی ہے

اور اسباب بھی بعینہ وہی ہیں جو اور اعضا کے خلع میں بیان ہو چکے ہیں اگر ران بر وقت ولادت مولود کے خواہ جنین کے چاک کرکے نکالتے وقت اتر جائے
اُس پاؤں کی خلقت کوتاہ ہو جاتی ہے اور ساق یعنی پنڈلی باریک ہو کر بدن کے بوجھ اٹھانے سے عاجز اور ضعیف ہوتی ہے اور قادر برداشت قوائم
جسم کی اور تحریک پر نہیں ہوتی۔ علامات ورک کے اندر کی طرف خلع سے کبھی وہ پاؤں جسکا ورک اتر گیا ہے بہ نسبت دوسرے پاؤں کے طولانی نظر آتا
ہے اور زانو نرم ہو جاتا ہے کہ قادر دوہرا اٹھنے کے نزدیک شکم ران کے نہیں ہوتا ہے اور اربیہ یعنی کش ران منتفخ اور پھولا ہوا متورم نظر آتا ہے اسلیئے کہ
سر ورک کا اسمیں دھنسا ہوا ہوتا ہے اور اگر ورک بطرف خارج کے اتر جائے پاؤں چھوٹا اور قصیر ہو جاتا ہے اور کش ران میں عمق اُسکے مقابل پیچھے
کی طرف ایک بلندی اور انتفاخ سا نظر آتا ہے اور زانو کا حال یہ ہوتا ہے جیسے گڑھا پڑا ہوا ہے اندر کی طرف اور اگر آگے کی طرف اتر جائے پاؤں
طول ہو جائے گا اور علیل کو یہ امر ممکن ہوتا ہے کہ ایک مسافت معین تک پاؤں کو دراز کر سکتا ہے مگر دوہرا کرنا پاؤں کا بدون الم شدید کے اُسے
ممکن نہیں ہوتا اور چلنا البتہ کسیقدر اُس سے نہیں ہو سکتا ہے اور اگر بہ تکلف چلے پیچھے کی طرف پاؤں دوہرا ہو جاتا ہے اور کبھی اسوجہ سے کش ران
میں ورم بھی عارض ہوتا ہے اور بول میں احتباس پیدا ہوتا ہے اور اگر پیچھے کی طرف اتر جائے پاؤں اُسکا قصیر ہو جائیگا اور پھیلانا اور سمیٹنا دونوں متعذر اور دشوار
ہوتے ہیں لیکن کبھی ساق کا دوہرا کرنا ہمراہ دوہرے کرنے کش ران کے ممکن ہوتا ہے مترجم کہتا ہے مراد شیخ کی دوہرا کرنے اربیہ سے بموجب تصریح
شیخ اسی مقام کے حاشیہ پر یہ ہے کہ ساق کا دوہرا کرنا بدون دوہرے کرنے ران کے ممکن نہیں ہوتا بطرف کش ران کے ایسا نہیں ممکن ہے جسطرح صحیح لوگ
خواہ بیمار لوگ ران کو آگے کی طرف دوہرا لیتے ہیں جیسے سوتے وقت آدمی ران کو دوہرا کر لیتا ہے اور یہ نقصان اُس مریض کو لاحق ہوتا ہے اگرچہ صحیح اور اصلی
خلقت پر ہوتا ساق کو بدون دوہرا کرنے ران کے دوہرا کر لیتا اور اسوقت اُسے قدرت نہیں ہے کہ ساق کو بدون دوہرا کئے ران کے دوہرا
کرے متن ران کی جڑ میں ایک قسم کا استرخا پیدا ہوتا ہے اور سر فخذ کا کسیقدر رکھ ہو جاتا ہے علاج بہت جلد اُس کی تدبیر کرنی چاہیئے اسلیئے کہ اگر
جلدی سے درست نہ کریں گے اور وہ اپنی اصلی جگہ پر درست نہ بیٹھے تو اکثر اسکی رطوبات کا انصباب ہوتا ہے اور وہ رطوبات متعفن ہو کر فساد عضو تک نوبت
پہونچاتے ہیں اور تمام عضو کو فاسد کر دیتے ہیں اور اُسکے تابع جو خطرہ ہے وہ کسی پر مخفی نہیں ہے ران کے پیچھے کی طرف اتر جانے کی درستی اسطرح پر کرنی چاہیئے کہ
پاؤں کو کھینچکر اُسے اپنی جگہ پر رد کرنا چاہیئے اور اس سے پہلے پاؤں کو داہنے اور بائیں اسقدر ہلائیں اور حرکت دیں تاکہ سامنے اس مقام کے آجائے
جہاں پر اُسکا بیٹھنا مطلوب ہے اور تنگ اسپ کی طرح ایک تسمہ خواہ دور تنگ کی پٹی یا نواڑ وغیرہ لیکر مثل رکاب کے ایک چیز بنائی جائے اور ساق
کے اوپر استوار باندھی جائے اور پھر ران پر مضبوط کرکے بندش کریں اور چند پھیرے اسیطرح باستواری لگائیں اور اسی طرح مضبوط بنائیں کہ منکب
ران کو لٹکا دیں ایسی طرح کہ ساق کو دراز ہونا بعد اس تعلیق کے ممکن نہو۔ اگر خلع ورک اندر کی طرف ہوا ہو اسے رکوع کرنے کی اجازت دینگے اور
ایک آدمی قوی اُسے تھامے رہے ایک طرف سے اور مجبر یعنی ران کا بٹھلانے والا اپنے دونوں ہاتھ ران کے سرے پر نزدیک زانو کے لائے اور اندر
کی طرف اُسے کھینچیں اسطرح پر کہ دوسرے کنارے کو اوپر کی طرف خارج میں دفع کرے اور اگر اس شخص کی مدد کوئی دوسرا شخص دوسری طرف تھم کے سینے میں سے
اور کسی پٹی خواہ رسیان کے سہارے سے قادر اعانت پر ہوا ہو یہ بہت ہی بہتر ہوگا اور بعد ازاں ران کے چڑھ جانے کے بندش کر دی جائے اگر ران بطرف
خارج کے اتر گئی ہو درست کرنے والے کو چاہیئے کہ ران کے اُس کنارے سے گرفت کرے جو نزدیک زانو کے ہے اور اُسے حرکت دے بخلاف جہت خلع میں
اور ایک دوسرا آدمی ران کے دوسرے کنارے کو اسیطرح خلاف جہت شخص اول کی حرکت دے اور سہارا اس دوسرے کو رسی اور عصابہ وغیرہ سے
ملا ہو اور ران اگر بطرف مقادیم بدن کے یعنی آگے کی طرف اتر گئی ہو خواہ پیچھے کی طرف اکھڑی ہے مجبر کو چاہیئے کہ بیچ ران کو کسی نہالچہ وغیرہ سے مضبوط
باندھکر اور موندھے کو اس جہت میں سے جدھر ران بوجہ خلع کے مائل اور پاؤں علیل کا دونوں کنارے نہالچہ سے گرفت کرے اور پھر بیچ سب

جتنے آدمی درستی پر لگے ہون اور ایک چیز سنبھالے ہوئے ہین کبارگی کھینچین اور زور کرین اور علیل کو ہوا مین معلق کر دین اور اسی ترکیب اور صورتین خلع کی جو اوپر مذکور ہو چکی ہین اُن مین بھی درستی پیدا ہوتی ہے اور کبھی بذریعہ بیرم کے جو ایک آلہ خاص ہو اس سے بھی درستی ران کے اتر جانے کی کیجاتی ہو بیرم کی کیفیت اور صورت بعض اطبا نے بہت ہی اچھی بیان کی ہو اور کہا ہو اُسی حکیم نے کہ پہلے ایک گڑھا کھودین اور وہ گڑھا مستطیل ہو کسی لکڑی مین کھودا جائے اور وہ ساری لکڑی کا گڑھا مشابہ خندق کے ہو اور عرض اور عمق اس گڑھے کا تین انگشت سے زیادہ ہو اور جسقدر گڑھے اُسی لکڑی مین کھودے جائین اُن مین آپس مین دوری چار انگشت سے زیادہ ہو تاکہ بیرم انھین گڑھون مین سے کسی ایک گڑھے مین رکھا جائے اور جما دیا جائے اور مضبوط باندھ دیا جائے اور مرتفع ہونا اور ہٹ جانا بیرم کا اسطرف ہو جدہر اُسکا دفع کرنا مناسب ہو اور وسط مین اس لکڑی کے خلا کسی دو کانجہ کے بیچ مین ایک اور لکڑی نصب کیجائے اور عمود علی الافق ہو اس لکڑی کا طول برابر طول قدم کے ہو اور موٹائی اُسکی بقدر چوب بتی تبر کے ہو تاکہ جب علیل بیٹھے کے بھل لیٹے وہ لکڑی درمیان دو رانون کے ہو جائے معلوم ہو اور اس تختہ کے گھوم جائے اسلیئے کہ یہ لکڑی جسد کو مانع اس بات سے ہوتی ہو کہ جو لوگ پاؤن کی طرف سے کھینچتے ہوئے ہین جھکنے خواہ گرنے سے روکتی ہو اسلیئے کہ اکثر حاجت اوپر کی طرف سے کھینچنے کی ہوتی ہے ۔ اور بالعکس جسد جسوقت نیچے کی طرف کھینچا جاتا ہو یہ لکڑی ران کے سرے کو بطرف خارج کے دفع کرتی ہو اور لائق اور سزاوار یہی ہو کہ نیچے کی طرف اسی طور سے کھینچین جیسے اوپر بیان کر چکین مین خصوصًا پاؤن کو اُسی خاص شکل سے کھینچنا بہت ہی مناسب ہو پھر اگر سر ران کا اس تدبیر سے اپنی جگہ مین داخل ہو اور درست ہو کر بیٹھے مناسب ہو کہ وہ لکڑی جو عمودی طور پر نصب کی ہو نکال کر دو اور لکڑیان دو طرف اُسے لکڑی کے نصب کر کے ہر طرف ایک لکڑی شبل پشتیبان دروازے کے ہو اور طول ہر ایک کا ایک قدم سے زیادہ ہو اس کے بعد ان دونون لکڑیون پر ایک اور تیسری لکڑی لگائین تاکہ صورت اس مجموعہ کی مثل ترکیب ختبہ سلم یعنی چوکھٹ اور بازو وغیرہ اور تینون لکڑیون کے اجتماع سے ایک شکل شبیہ اس حرف کی پیدا ہو جسے یونانی مین تبطا کہتے ہین اسلیئے کہ یہ شکل اسی وقت پیدا ہوگی جب تیسری لکڑی بیچ مین دونون کنارے کے رکھی جائے گی بعد ازان علیل کو صحیح جانب کی کروٹ لٹائین اور جو ران صحیح اور بے جو لگم ہو اُسے کھینچین انھین دونون پشتیبان کے درمیان مین جو نیچے اُس لکڑی کے ہین جو مشابہ پشتیبان سلم کے ہو اور جو ران علیل ہو اسی پشتیبان کے اوپر رہیگی تاکہ سر ران کا پشتیبان کے اوپر سوار رہے لیکن پہلے پشتیبان پر ایک کپڑا لپیٹا ہوا اور خوب پیچیدہ کر کے بچھا دین تاکہ لکڑی کی رگڑ اور سختی سے گزند علیل کو نہ پہونچے اور ران کو چھلنے خواہ رگڑنے کا صدمہ نہ ہو اُسکے بعد ایک اور ایک لکڑی جسکا عرض معتدل ہو اور طول اسکا اسقدر کہ ران کے سرے سے کعب تک پہونچ جائے طیار کر کے ساق کے نیچے طول مین رکھین تاکہ سر ران کا کعب تک اُس ڈنڈی کی گرفت مین آجائے اور خوب طرح اُس سے پاؤن کو باندھ دین اُسکے بعد ران کو کھینچنا شروع کرین خواہ اُس لکڑی سے جو مشابہ دستہ ہاون کے ہو جسکا استعمال کوبڑ اور حدبہ کے مقام مین لکھا گیا ہو خواہ اسطرح کھینچین جو ہم نے خاص اپنی ترکیب کشش کی بیان کی ہو لیکن یہان پر مناسب یہ ہو کہ ساق کو نیچے کی طرف مع اُس ڈنڈے کے جو ران سے کعب تک بندھا ہوا ہو کھینچین تاکہ سر ران کا اپنے موضع اصلی پر پاس بدشدید کی وجہ سے آجائے ایک اور بھی قسم درستی کی ہو کہ جس سے ران خود اپنی جگہ پر درست ہو کر بیٹھ جاتا ہو اور لکڑی پر علیل کو کھینچنے کی کچھ حاجت نہین رہتی اور وہ قسم تدبیر کی ایسی ہو جسکی طرح بقراط حکیم بھی کرتا ہے وہ یہ ہو کہ بقراط کہتا ہو کہ علیل کے دونون ہاتھ کسی نہالچے وغیرہ سے باندھین اور دونون پاؤن بھی اسکے خوب مضبوط کسی قماط یعنی نہالچہ وغیرہ سے باندھین مگر یہ کپڑا کھین اور گھٹنین پر نہ پہونچے اور ہر ایک کو بعد بہ نسبت دوسرے ہاتھ یا پاؤن کے چار انگل سے زیادہ ہو اور جو ساق اُتری ہوئی ران سے ملی ہے بہ نسبت دوسرے پاؤن کے ساق سے پھیلی ہوئی ہو یعنی چار انگل اُسکا پھیلنا زیادہ ہو اور اُسکا کم ہو اور زمین سے بقدر دو ذراع کے اونچی ہو اُسکے بعد ایک شخص ماہر اور تجربہ کار جوان قوی علیل کو گود مین لے اور زور ہو نجائے اُتری

ہوئی ران مین اُس مقام پر جو نہایت موٹا ہے اور وہین پر ران کا سر بھی ہے اور علیل کو دفعۃً لٹکائے اگر یہ حرکت ہموار سے کریگا بہت آسانی سے ران اپنی
اصلی موضع مین درست ہو کر بیٹھ جائے گی اور داخل ہو جائے گی اور یہ ترکیب اور سب ترکیبون سے اچھی اور آسان ہے اسلیئے کہ اسمین اور اعمال کی ضرورت
نہین ہے جو جو باتین اور ہر کی ترکیب مین درکار ہوتی تھین اس صورت مین کسی کی حاجت نہین ہے پھر بھی اکثر علاج کرنے والے اس ترکیب کو اچھا نہین
کر سکتے اور خوب مشاق ہے اسکا عمل درست اُن سے نہین ہو سکتا اسلیئے کہ وہ سستی اور کاہلی کی راہ سے اس ترکیب کو آسان سمجھکر اُس سے باز رہتے
ہین لیکن اگر ران کی جدائی بطرف خارج کے واقع ہوئی ہو اور باہر کی طرف جدا ہوئی ہو پس مناسب ہے کہ ران ماؤف کو جس طرح کہ ہو سکے کھینچے اور دراز کرے
بعد اُسکے طبیب کو چاہیئے کہ بذریعہ بیرم کے خارج سے بطرف داخل کے دفع کرے مگر پہلے بیرم کے سرے کو کسی گدے وغیرہ مین رکھدین تاکہ تکلیف اُس
جگہ نہ ہو سکے اور بعض لوگ مددگار صحیح اور درست ران کی طرف سے ہون کہ ادھر سے بھی دفع کیا جائے اور تھوڑا تھوڑا مائل ہین تاکہ زیادہ دفع نہ ہو جائے
اور اگر خلع بطرف قدام کے ہو لازم ہے کہ جو ران اکھڑ گئی ہے اُسی کو کھینچیں اور بعد ازان ایک مرد قوی زور آور اپنے داہنے ہاتھ کی ہتھیلی کی جڑ کش ران علیل پر
رکھکر اُسے خوب تنگی سے گرفت کرے دوسرا ہاتھ سے اور باوجود اس گرفت کے اسفل کی طرف بجانب زانو کے دراز کرے اور اگر خلع بطرف خلف کے ہو اسوقت
بیمار کی ران کو جسکی طرف سے نازک ہے بشرطیکہ وہ ران مین کوئی ورم نہ ہو تو نہایت ہی بہتر ہے اور وقت چاہیئے کہ وہ ران کسی سخت چیز پر رکھی ہوئی ہو جیسا کہ اگر وہ بطرف خارج کے اکھڑا ہوا اسوقت بھی اسیطرح سے سخت چیز
پر رکھکر دراز کرے جیسے پہنچے اور ابو کو زیادہ پشت کے وضع کو ہم نے بیان کیا ہے پس لازم ہے کہ عضو علیل کو کسی لکڑی کے تختہ خواہ وہ کابھہ وغیرہ پر رکھکر کھینچین اور رباطات خواہ وہ وغیرہ جس سے بندش کرنی منظور ہو
اُنکو پنڈلی تک پر باندھین بلکہ ساق پر باندھین جیسے کہ ہم پہلے بیان کر چکے ہین اور مناسب ہے کہ استعمال کرین یعنی خاک آلودہ چونے اور اون کا اسی تختہ پر متصل وہ ران کے اور متصل اُس مقام کے جو جدا ہو کر متصل نکل گیا ہے
پس ہم جملہ اقسام خلع ورک کے بیان کر رہا تھا جسے ذکر کیا اور یہ خلع وہ ہے جو کہ کسی ایسی علت یا عارضہ کی وجہ سے ہو لیکن کبھی بکثرت رطوبت کے بھی ورک اتر جاتا ہے جیسے
کتف بھی اسیطرح سے اتر جاتا ہے ایسے وقت مین لازم ہے کہ داغ دینے کا استعمال کرین جسطرح ہم نے مقام خاص مین بیان کیا ہے خلع رکبہ کا رکبہ
یعنی زانو بہت جلد اُتر جاتا ہے اور کبھی بدون سبب قوی کے بھی اتر جاتا ہے اور کبھی جلد چلنے سے بھی خواہ تھوڑے سے پھسلنے سے بھی اتر جاتا ہے -
جیسے کہ بھی اکثر بلا سبب اتر جاتا ہے بدون انگڑائی لینے کے اور کبھی زانو ہر طرف سے اتر جاتا ہے سوائے آگے کے جانب کے بسبب فلکہ یعنی چپنی کے اور
اُسکے سامنے ہونے کے علاج یہ ہے کہ بیمار کو کسی کرسی وغیرہ پر بٹھا کر قریب مین کے دونون پاؤن اُسکے تھوڑے سے اُٹھائین اور بلند کرین بعد ازان
اسکے دونون ہاتھ اوپر کی طرف اور نیچے کی طرف اٹھائین اور دراز کرین اور خوب قوت سے کھینچین اور درست کر دین الا مفصل رکبہ کو اپنی اصلی حالت کیطرف
سے پھیر دے اور تمام کے خلع مین بحکم کلی بیان کیا ہے اور بعد ازان اُسپر بندش کرین رضفہ کا خلع اور یہی زانو کا ڈھبہ ہے جب اُسمین انخلاع عارض
ہوتا ہے واجب ہے کہ پاؤن کو دراز کرکے فلکہ کو اپنی جگہ پر پھیلائین اُسکے بعد زانو کے شکم کو خرقہ وغیرہ سے بھر دین جو دوہری ہونے سے منع کرین اور
اسپر جبیرے اور لکڑیان جو مانع میلان کو جہت میل مین درست کرکے باندھ دین جب خوب درست اور استواری سے اپنی جگہ پر ٹھہر جائے اور اپنی
جگہ کو خوب گرفت کرے پھر زانو کو جلدی دوہرانا نہ چاہیئے بلکہ تھوڑا تھوڑا بہت دنون بعد اسمین خم دینا لازم ہے تاکہ ناگوار نہ ہو اور ایسا نہ ہو کہ دوہرانے
سے پھر اکھڑ جائے پاشنہ پا کا جوڑ کعب کے نزدیک کا اتر جانا۔ کبھی کعب ٹخنا پاؤن کا بھی اکھڑ جاتا ہے اسوقت بقوت کھینچنے کی حاجت ہوتی ہے
اور علاج شدید اور سخت کی حاجت ہوتی ہے اور بقوت ٹالنا پڑتا ہے تب جاکر وہ اپنی جگہ پر عود کرتا ہے پھر جب عود کر آئے چلنے پھرنے کو بالکل ترک
کر دینا چاہیئے اور چالیس روز تک صاحب فراش ہو کر بیٹھنا چاہیئے تاکہ پھر دوبارہ اکھڑ نہ جائے اور اگر تھوڑا سا زائل ہوا ہے اُسکے واسطے تھوڑی سی کوشش
کافی ہوتی ہے اور اسکے بعد اپنی جگہ پر رد کرنا چاہیئے اور اگر تمام وکمال جدا ہو جائے اور اکھڑ جائے پس واجب ہے کہ اگر شدت ہو اور حرکت کو قبول نہ کرتا ہو اور
مطلع نجبی نہ ہو کہ اپنی جگہ پر واپس آئے جیسے حکمائے اوائل نے کہا ہے اسیطرح پر تدبیر کرین اُن کی تدبیر یہ ہے کہ تھوڑا سا پھیلا بیٹھ کے بھل زمین پر

دراز ہو جائیں اور تکیہ لگائیں اُسپر جو درمیان دونوں رانوں کے ہو اور وہ تکیہ بہت طولانی ہو اور زیادہ گرشا ہوا ہو تاکہ اُسکے بدن کو زبردستی آگے ٹلنے کی حرکت اور جنبش نہو اور جسوقت اُسکا پاؤں کھینچا جائے یہ تکیہ جسم کو ہٹنے سے روکے اور چاہیے کہ اُس تکیہ پر اعتماد قبل از استلقائے علیل کے کریں اور کوئی بڑی لکڑی جیسے اوپر بیان ہو چکی ہے موجود ہو یعنی جسکے وسط میں دوسری لکڑی لگائی ہوئی ہوتی ہو جو اُسپر بطور میخ اور تکیہ کے لگی ہوتی ہے پس چاہیے کہ اسی لکڑی پر کشش واقع ہو اور مناسب ہو اور کوئی مددگار ہو جو ران کو مضبوطی سے گرفت کرے اور کھینچے اور تیسرا اور ایک مددگار ہو جو پاؤں کو اپنے دونوں ہاتھوں سے کھینچے خواہ کسی تسمہ وغیرہ میں باندھکر خلاف مددگار اول کے جہت میں کھینچے اور طبیب اپنے ہاتھ سے اُس اُکھڑے ہوئے مقام کو برابر کرے اور ایک معین اور ہو جو دوسرے پاؤں کو نیچے سے گرفت کئے رہے اور بعد درست کرنے اور بٹھانے کے بہت محکم پٹی وغیرہ سے بندش کریں اور بعض پٹیوں کی رسائی پشت قدم کی ہڈیوں تک ہونی چاہیے اور بعض کی کعب تک اور انھیں دونوں مقام پر اُن کی بندش کر دینی لازم ہو اور جو بہ پاشنہ پر واقع ہو بندش کے وقت اُسے بچانا چاہیے ایسا نہ ہو کہ اُسپر سخت بندش ہو اور کسی پٹی کے نیچے وہ پھنس جائے ورنہ ضرر عظیم پیدا ہوگا اور چالیس دنوں تک بیمار کو چلنے سے منع کرنا ضرور ہو اور اس زمانہ میں شب کو بھی چلنے پھرنے سے ممانعت ضرور ہے کہ اسلئے کہ اگر یہ لوگ قبل صحت تامہ کے چلیں پھریں گے اچھی طرح سے عضو درست نہوگا اور علاج میں فساد پیدا ہوگا۔ اگر ہڈی پاشنہ پاکی بوجہ کودنے خواہ اُچکنے کے زائل ہو اور یہ بات اکثر عارض ہوتی ہو اور اس ہڈی کے اتر جانے سے ورم گرم عارض ہو لازم ہو کہ اس عضو کو اسطرح درست کریں کہ مریض کو منہ کے بھل لٹا کر اور عضو ماؤف کو کھینچیں بعد برابر کریں اور جو طلوات اور اورام میں تسکین پیدا کرتے ہیں انکا استعمال کریں اور استوار اور مضبوط پٹیوں سے بندش کریں اور آرام اور سکون مریض کو زیادہ دیں اور جب تک عضو علیل بخوبی درست نہو جائے کسی قسم کی حرکت جسم پر مریض کے واقع نہ ہونے پائے اور کعب کو خوب طرح سے باندھ دیں اور انگلیوں تک نہ بندش کریں مگر پاشنہ کھلا رہے قدم کی ہڈیوں کا اخلاع اسکی تدبیر بھی قریب پاشنہ کی ہڈیوں کے اتر جانے کے ہے اور کبھی اسکی درستی میں فقط اسیقدر تدبیر کافی ہوتی ہے کہ طبیب خواہ جراح اپنے قدم سے اُن کو روندے اور بیچ میں کپڑا حائل کرے پس اسیطرح پامال کرے تا اینکہ درست ہو جائے بعد درست کرنے کے ضماد کریں اور بندش استواری کر دیں جیسا کہ اوپر مذکور ہو چکا ہے واللہ اعلم دوسرا مقالہ کسر کے یعنی ٹوٹ جانے اعضا کے بیان میں بیان عام ٹوٹ جانے کا کسر اُس تفرق اتصال خاص کو کہتے ہیں جو ہڈیوں میں پیدا ہو اور کبھی شکست استخوان کئی مقامات میں جدا جدا واقع ہوتی ہے اگر چھوٹی چھوٹی کریں ہوں جو اس کسر کے ہڈی کی ہو جائیں اسے رض کہتے ہیں اور کبھی کبھی تفرق نہیں واقع ہوتا اور جو کسر میں تفرق واقع نہیں ہوتا اُس کی بھی دو قسمیں ہیں کبھی برابر ہوتا ہے اور کبھی مشعب اور مختلف ہوتا ہے اور کسر مستوی کبھی عرض میں واقع ہوتا ہے اور کبھی طول میں اور عرض میں جو واقع ہوتا ہے وہ بھی کھلا ہوا ہوتا ہے اور کبھی کھلا ہوا نہیں ہوتا ہے طول میں جو کسر واقع ہو اُسکو صدع کہتے ہیں اور قصم اُس کسر کو کہتے ہیں جو بخوبی ظاہر نہ ہو ایک قوم نے اصناف کسر کے بہت سے نام جداگانہ تجویز کئے ہیں پس جو کسر عظیم ہو اور عرض اور عمق میں دور تک پہونچا ہوا ہے بجلی اور صوتی کہتے ہیں اور جو طول میں فقط دور تک پہونچے اُسے شلب کہتے ہیں اور جو کسر طول میں پیدا ہو اور اُس میں انشعاب بھی کسیقدر ہو اُسے ہلالی اور قنعوی کہتے ہیں اور جس کسر میں ہڈی کے اجزا چھوٹے چھوٹے ہو جائیں اُسے سویقی اور جریشی اور جوزی کہتے ہیں جب کسی ہڈی میں انکسار پورا پیدا ہو پھر دونوں ٹکڑوں میں ویسے محاذات جو اتصال طبعی کو باقی رکھے نہیں رہ سکتی بلکہ وہ دونوں ٹکڑے باہم جدا اور ایک ہو جائیں گی اور اُن میں محاذات مذکورہ باقی نہ رہیگی اور اسی زوال اور جدائی کی وجہ سے جو گوشت اور حجاب اس ہڈی کو محیط ہیں اُن میں ایک کی خشونت ضرور پیدا ہوتی ہے اسی خشونت کی وجہ سے درد پیدا ہوتا ہے لہذا لابد اس درد کے ورم ہوتا ہے پھر اگر جدائی اور فصل ضرور ہو اور اُس میں کوئی تسلیم یعنی نوک وغیرہ پیدا نہو اسوقت عضو کا پلٹ جانا اپنی وضع طبعی پر چنداں دشوار نہیں ہوتا بلکہ آسان ہوتا ہے اگر کوئی عضو ٹوٹ جانے کے بعد

بطرف ظاہر او خارج جسم کے جھک جائے یہ بہت اچھا ہے بہ نسبت اسکے کہ اندر کی طرف مائل ہوجائے چنانچہ بقراط کا یہی قول ہے اور وجہ خیریت کی پہلی صورت میں یہ ہے کہ اندر کی طرف میلان کرنے سے عصب کے زیادہ متصل ہوتا ہے اور اسی وجہ سے ایذا اور الم اندر وار کے میلان میں زیادہ ہوتی ہے اگر کسی قسم کا کسر کسی جوڑ کے قریب واقع ہوتا ہے جو جو اجزا یعنی رگ کی چیزیں اور حروف یعنی باریکی اور بادھ فقرہ عظام کے ہوتے ہیں جنہیں جوڑ کے سرے در آتے ہیں اور جوڑ سے جوڑ پر ہوتے ہیں جن میں مہرے اور کناران جوڑ کی بہنائی ہوتی ہیں وہ سب پس جاتے ہیں اور سب میں کسر واقع ہوتا ہے اور جوڑ مستعد انخلاع اور اتر جانے کے ہوجاتا ہے اور جب کسر کسی جوڑ کے قریب واقع ہو اور پھر درست ہوجائے اور جڑ جائے تاہم دشواری حرکت برطرف نہیں ہوتی بسبب اُس صلابت اور سختی کے جو بعد درستی کے پیدا ہوتی ہے اور نسبت اُس کجی کے جو بعد وصل کے پیدا ہوتی ہے پھر اُس جوڑ کے کھینچنے کی اسقدر ضرورت ہوتی ہے تاکہ نرم ہوجائے سب سے زیادہ سخت اور دشوار وہی شکست ہے جو قریب چھوٹی ہڈیوں کے جوڑ کے واقع ہوتی ہے اور اسی طرح اگر جوڑ اصل خلقت میں تنگ ہو اسکے انکسار میں بھی ایسی ہی دقت اور دشواری واقع ہوتی ہے جیسے مفصل کعب کا اور زیادہ دشواری درستی اور التیام میں اسی کسر کی ہوتی ہے جو بشکل تدویر واقع ہوا اسکے بعد جب کچھ اور مائل ہو کہ وہ بھی پیچیدہ تو ہوجاتا ہے لیکن بہت دنوں تک ایک بندش خوبصورت اور درست کی حاجت ہوتی ہے جو بشکل عجیب ہو اور یہ بندش بہت دنوں تک بدستور جب چلی جائے اُسوقت اُسکی درستی اور جڑ جانے کی صورت پیدا ہوتی ہے اور اسطرح بہت دنوں تک غذائیں اور ادویہ ایسے شخص کو دینی پڑتی ہیں جنکا بیان ہم آیندہ سطور میں کرتے ہیں تب کہیں نوبت جوڑنے کی آتی ہے بد ترین شکست استخوان کی وہی ہے جو بطرف اندر کے ٹوٹ کر جھک جائے اور باہر کی طرف مائل نہ ہو جیسا ہم نے مقولہ بقراط میں ذکر کیا ہے اور یہ جو مشہور ہے کہ مغز استخوان کا قطع ہوجانا مہلک ہے اس بات کے کچھ معنی مفصل ہماری سمجھ میں نہیں آتے اسلئے کہ مغز ہڈی کا ایسی چیز ہے کہ گھلی ہوئی اور نرم بالزوجت وہ کسیطرح قطع نہیں ہوسکتا ہے کبھی بعض اقسام کی شکست میں اعراض جراحت کے بھی عارض ہوتے ہیں اور نزف دم یعنی خون کا جاری ہونا اور ورم اور رض یعنی پس جانا اُس گوشت کا جو قریب عضو شکستہ کے ہے ایسا عارض ہوتا ہے کہ اگر اسکی تدبیر ایسی جو مانع عفونت ہو نہ کیجائے اور پچھنے وغیرہ سے وہ خون نکالا نہ جائے اُس سے اکلہ اور سڑ جانا عضو ٹوٹ کا پیدا ہو بڑے آدمی اور سن رسیدہ کے بدن کا موضع کسر بذریعہ درد کے اور نیز بذریعہ واقع ہونے اُسی چیز کے جسمیں کسر پیدا کیا ہے کسی مقام خاص پر پہچانا جاتا ہے اور ہاتھ کے چھونے سے بھی پہچان لیا جاتا ہے اور چھوٹے لڑکے بے زبان کے بدن شکست اور کسر کے مقام کی شناخت اس طرح ہوتی ہے کہ اُس مقام میں درد اور ورم اور سرخی نمودار ہوتی ہے **احکام انجبار اور ضد انجبار کے احکام** انجبار کے معنی درست ہونا شکست کا اور ضد انجبار کی یہ ہے کہ جڑے نہ ہو جو ہڈی ٹوٹ جائے اور بعد ٹوٹ جانے کے اپنی وضع اصلی کی طرف اُسے درست کرکے پھر لائیں لڑکوں میں خواہ جن کا سن قریب سن طفولیت کے ہے ممکن ہے کہ پھر از سر نو وہ ہڈی جوڑ جائے اسلئے کہ ایسے سن میں ابھی قوت اولی یعنی وہ قوت جو اصل خلقت میں تولید اور تشکیل اعضا کی صانع بیچون نے پیدا فرمائی ہے باقی ہوتی ہے اور چونکہ اس قوت کا اثر تخلیق اور تشکیل ہے لہذا اس سن میں ہڈی اسطرح جوڑ جاتی ہے کہ جو اجزا آپس میں پیوند ہوتے ہیں اُسکا وصل اور پیوند از قسم اُسی ہڈی کے پیدا کر دیتا ہے اور بعد اس سن کے ایسی خوبی اور درستی سے ہڈی نہیں جوڑتی ہے کہ ایک ذات ہوجائے بلکہ بیچ میں ایک لعاب غضروفی ایسا پیدا ہوتا ہے جس کی لزوجت اور چسپیدگی کی وجہ سے شکستہ ہڈی جوڑ جاتی ہے جیسے قلعی گر قلعی وغیرہ سے لوٹے تانبے کو جوڑ دیتے ہیں اور بعد جوڑ جانے کے مآل دونوں کا ایک ہی ہوتا ہے البتہ اسقدر فرق ضرور ہے جو اصلی جوڑ اور مصنوعی میں ہے سب سے زیادہ عضد کی ہڈی ایسی ہے جو انجبار کو نا قابل ہے اسکے بعد ساعد کے ہڈی اور چنبر گردن کی اور ترقوہ اگر اندر کی طرف ٹوٹ جائے اُسکا علاج دشوار ہوجاتا ہے اور بہت قبیح اور بدنما وہی کسر ہے جو زندین میں نیچے کی طرف ہو اور دلیل وہی ہے جو خلع میں مذکور ہوئی ران اور ساق کا حال یہ ہے کہ اُسکا کسر آسان ہے اور چنداں دشواری انکے ٹوٹنے میں نہیں ہوتی ہے اسلئے کہ ران اور ساق ٹوٹ جانے سے اُن کا

انبساط موقوف نہین ہوتا اعضائے بدن کا حال مدت انجبار اور درست ہونے مین مختلف ہے کوئی بہت دیر مین درست ہوتا ہو اور کوئی جلد درست ہوتا ہے مثلاً ناک دس دن مین درست ہوتی ہے اور پسلی بیس دن مین اور ذراع یا جو قریب اس کے نرمی اور سختی مین ہو پچیس دن مین یا چالیس دن مین جڑتی ہے اور ران پچاس دن مین اور کبھی مدت زیادہ کھنچتی ہے کہ تین مہینے خواہ چار پانچ مہینے تک ان مین وصل پیدا ہوتا ہے جوڑنے کی تدبیر مین اگر خطا ہونیکی وجہ سے کوئی عضو شکستہ اگر باطن کی طرف مائل ہو یہ امر بہتر ہے بہ نسبت اسکے کہ بطرف پشت کے مائل اور جھکا ہو اسکا تفصیل جانب مین ہو جو باب ویسے ہین کہ اسکی جہت سے استخوان شکستہ درست نہین ہوتے منجملہ ان کے ایک سبب یہ ہو کہ بکثرت نطولات کا استعمال کیا جائے یا بہ کثرت پٹی وغیرہ کو وا کرین اور پھر بار بار باندھا کرین خواہ قبل بخوبی جوڑنے کے حرکت کرے یا خون بہت کم پیدا ہو یا خون لزج اور چسپیدہ پیدا نہ ہو اور اسی جہت سے صفراوی مزاج اور ناقہین کی ہڈی دیر مین جڑتی ہو جڑ جانے پر دلیل ایک یہی ہو کہ خون ایسا برآمد ہوا اور اسقدر کم برآمد ہو جیسے طبیعت نے کوئی فضلہ دفع کیا ہو جو بکثرت اُس چیز کے جسے کسر اور ٹوٹ جانا مستلزم ہے قواعد کلیہ جبر اور ربط کے جبر کا قاعدہ کلیہ یہی ہے کہ عضو شکستہ کو بمقدار مناسب کھینچین اور دراز کرین اسلئے کہ اگر زیادہ مقدار مناسب سے کھینچین گے تشنج پیدا ہوگا اور اسیوجہ سے حمیات پیدا ہوتے ہین اور کبھی اسیوجہ سے استرخا بھی پیدا ہوتا ہے۔ اور یہ بات زیادہ کشش اُن ابدان مین جو رطب ہین ضرر بہت کم پیدا کرتی ہے اسلئے کہ جو ابدان مرطوب ہین کشش کی قبول کی استعداد ان مین زیادہ ہے اور اگر زیادہ نہ کھینچین بلکہ مقدار مناسب سے کم کھینچین اُس سے یہ خرابی پیدا ہوگی کہ بخوبی درست نہو گا اور اچھی طرح نظم اور سلسلہ درست نہ ہوگا یہ ضرر کم کھینچنے کا خلع اور کسر مین برابر ہے اور جب جس مناسب پر بقدر ضرورت کشش کرین دونون ہڈیون کے برابر اور سیدھے ہو جانے کی تدبیر کرینگے اور پٹی اور گدی اور بندش کی چیزین جیسے چاہئین اُسی اسلوب پر سب درست رکھین گے اور فادہ وغیرہ بذریعہ جبائر کے اور جبائر کو بذریعہ رباطات کے اونچا اور بلند کرین واجب ہو کہ ٹوٹے عضو کی تسکین بقدر امکان کرین یعنی اُسے اپنی جگہ سے جنبش نہونے پائے ہان اگر کبھی کبھی بقدر تحمل کے کسی قسم کی حرکت پیدا ہو جائے اور کوئی آفت خواہ ورم موجود نہو اسکا مضائقہ نہین ہو بلکہ بہت مناسب ہو کہ تھوڑی تھوڑی حرکت بھی دیتے رہین تاکہ طبیعت عضو کی باطل نہ ہو جائے اور واجب ہو کہ بروقت کھینچنا اور باندھنے کے درد شدید پیدا کیا جائے خواہ کسر کے واسطے بندش ہو یا خلع کی درستی کے واسطے ہو اور اکثر زیادہ سخت بندش اور دیر مین کھولنے اور اس کی نگاہداشت مین کمی کرنے سے یہ ضرر پیدا ہوتا ہے کہ اُس عضو مشدود کی قوت باطل ہو جاتی ہو اور گویا اسکی حیات خاص فنا ہو جاتی ہے اور متعفن ہو جاتا ہو اور احتیاج اسکی ہوتی ہے کہ اُس عضو کو کاٹ ڈالین غرض جبر سے اکثر یہی ہوتی ہو کہ وشبند حاصل ہو جسمین یہ وصف نہین ہو جیسے سر کی ہڈیان کہ ان مین نہین پیدا ہوتا ہو واجب ہو ایسی تدبیر کرین کہ خشک در تھوڑی مقدار پیدا نہ ہو اور نہ زیادہ غلیظ بھی نہ ہو یعنی جسقدر غلیظ محتاج الیہ اور ضروری ہے اُس سے زیادہ غلیظ بھی نہونا چاہئے اور یہ بات معلوم ہے کہ بڑا ہونا اسکا بحسب عضو مکسور کے مختلف ہوتا ہو اور جتنے مقدار ٹوٹے ہوئے عضو کی بزرگی اور کوچکی کی ہو آئندہ جو تفصیل لکھی جاتی ہو اُس سے بھی اکثر جزئیات اُسکے دریافت ہو جائینگے اور معلوم ہو جائیگا کہ کس جگہ کیا کرنا چاہئے اور یہ بات اُسجگہ سے دریافت ہوگی جہان غذا دینے کا ہم ذکر کرینگے اور جہان پر بندش کا ذکر ہم کرینگے وہان سے بھی دریافت ہو جائے گا جسوقت لعاب پیدا ہونے لگے واجب ہو کہ حرکات تعب انگیز قطعاً ترک کر دین اور جماع اور غضب اور عریان رہنے کو بھی ترک کرین اُس سے خون رقیق ہو جاتا ہے اور مقام گرم مین نہ ٹھہرے اور سرد مقام مین ٹھہرنا اختیار کرے اور ضمادات قوی جو زیادہ قابض ہین اور اُن مین حرارت بھی کسیقدر ہے اور تغذیہ بھی ہے اُن سے اعانت کرے پس ضمادات مین اہلیل اور جوز السرو اور کتیرا اور دیگر قابضہ داخل کرین کہ کسی ٹوٹی ہوئی ہڈی مین یہ بات پیدا ہو کہ وہ کسیطرح نہ جڑ سکے اور جبر منعقد بالکل پیدا نہ ہو اسکی اصلاح مین وہی تدبیر پھیلنے کی کرنی چاہیے جو قروح مین بیان ہو چکی ہو

یعنی وہ قروح جو بدون پھیلنے کے اچھے نہیں ہوتے ہیں اور اُسکا طریقہ یہ ہے کہ دونوں ہاتھ سے اسقدر مالش کریں کہ جو لزوجت ہڈی پر جمی ہوئی ہے اور وہ ضعیف تھی وہ دور ہو جائے تو یادہ رطوبت لزجہ ایسی ہوتی ہے کہ معلوم نہیں ہوتی اور جب یہ لزوجت دفع ہو جائے اور جگہ ٹوٹی ہوئی پاک صاف ہو گی خون جدید اور اچھا اس مقام سے آئیگا اور اسپر لعاب سا پیدا ہو کر وہ شئی مذکور پیدا ہو گی اور پھر گرفت قوی ہو گی اور اکثر ہڈی کا رنگ اور اُس سے پوست پوست کی شکل پر چھلکوں کا دفع ہونا پھیلنے کی ضرورت کا محتاج ہوتا ہے اور ایسی ٹوٹی ہوئی جگہ میں جبائر کا استعمال ہرگز جائز نہیں ہے اور اگر ضرور ہو اور بدون جبائر کے چارہ نہو فقط ایک باط جدید پر اقتصار کرینگے اگر ہمراہ کسر کے جراحت بھی مجتمع ہو اگر پہلے جراحت کو اچھا کرکے پھر جبر کی تدبیر کریں یہ بات اچھی نہیں ہے اسلیے کہ ہڈی سخت ہو جاتی ہے اور بعد سختی کے پھر بہت دشواری سے جڑتی ہے اور زیادہ کھینچنے اور دراز کرنے کی ضرورت ہو گی اور بہت سے احوال عظیم اور کیفیات خطرانگیز پیدا ہونگے اور با اینہمہ جسوقت ہمراہ زخم کے درد اور ورم پیدا ہو گا اسمین اور بھی خطرۂ عظیم کا احتمال ہے اگر عضو ٹیڑھا ہو جائے وہ بہتر ہے بہ نسبت اُسکے کہ خطرۂ عظیم پیدا ہو لہذا واجب ہے کہ ایسی شکست کی درستی میں زیادہ مبالغہ نہ کیا جائے اور اگر ہمراہ کسر کے زخم بھی ہو اسمین اور بھی خطرہ ہے عضو کے سڑ جانیکا لہذا واجب ہے کہ مقام شکست میں پھیلنے لگا دیں تاکہ جو خون مقام ماؤف پر ہے سب نکل جائے اور اگر خون باقی رہیگا عضو کی توڑ واقع ہونیکا خوف ہو گا اور اگر خون جاری ہو اور بند نہ ہو جائے تو فوراً حبس کرنا چاہیئے کیونکہ خون کثیر معاً اور آفت جراحت کی محتاج اُسکی طرف کرتی ہے کہ علاج واجب ہے اگر کر لیجے تو فسا واقع ہو گا پس اسہال اور لطیف غذا کرتے ہیں کبھی بندش کے سبب سے ایک قسم کی کھجلی پیدا ہوتی ہے کہ احتیاج بندش کی کھول ڈالنے کی ہوتی ہے خواہ اُسکی حاجت ہوتی ہے کہ آب گرم سے نطول کریں تاکہ رطوبات کی تحلیل ہو جائے اور بقراط کی رائے یہ ہے کہ علیل بروقت اس کام کرنے کے تھوڑی سی خربق چوس لیا کرے اور غرض اسکی یہ ہے کہ جس شخص کے بدن کا ٹوٹا ہوا عضو درست کیا جاتا ہے اگر بروقت جبر کے خربق کو چوس لیگا جذب مواد اندر کی طرف ہو گا اور جالینوس خربق کے استعمال کو جائز نہیں رکھتا ہے بلکہ غاریقون پینے کو تجویز کرتا ہے اور کہتا ہے کہ ایسی ہی ضرورت شدید ہو تو سکنجبین جسمین کسی قدر اثر خربق کا دخل کیا گیا ہو ملا دینی چاہیئے میں کہتا ہوں اگرچہ جواز استعمال خربق کا مخصوص بزمانہ بقراط تھا اور جالینوس کے زمانہ میں وہ کیفیت قوی اور مزاج کی بدل گئی اور اس جہت سے جالینوس ناجائز کرتا ہے تو ایسا کسقدر فاصلہ زمانہ بقراط اور جالینوس میں تھا کہ یہ مقام تعجب ہے کہ ایسے قریب زمانہ میں اسقدر اختلاف کیونکر پیدا ہوا مترجم کہتا ہے غرض شیخ کی یہ ہے کہ دونوں تجویزوں میں ایک کی تجویز ضرور غلط ہے خواہ بقراط کی رائے غلط ہو یا جالینوس کی اور جو لوگ دونوں تجویزوں کو بلحاظ اختلاف زمانہ کے صحیح تجویز کرتے ہیں اُن پر شیخ کا یہ اعتراض قوی ہے کہ ایسا کسقدر فاصلہ زمانہ بقراط اور جالینوس میں تھا جو یہ اختلاف جائز ہو اقتن جب کسی ہڈی کو درست کریں اُسکے بعد درد اور قلق پیدا ہوا اُسوقت رائے صائب یہ ہے کہ اسکی شکستگی کی تدبیر کو ترک کریں اور جسقدر درست کر چکے ہوں اُسے بھی الگ کر ڈالیں کہ اکثر مریض درد سے نجات اور آرام پاتا ہے فقط اسی تدبیر سے اور جسم کے اوجاع سے اُسے تسکین ملجاتی ہے طول میں جو کسر ہے اُسکے واسطے فقط یہی تدبیر کافی ہے کہ خوب مضبوط بندش کریں اور بہت سخت اور شدید بندش بہ نسبت اور تمام کسر کے اسمین درکار ہے اور عضو شکستہ کو اندر کی طرف دبانا چاہیئے اور جو شکست عرض میں واقع ہوئی ہے اُس کی درستی میں لازم ہے کہ دونوں ہڈیاں بہت سیدھی کیجائیں اور جہاں تک ممکن ہو رعایت وضع اجزائے سلیم کی کرنی چاہیئے یعنی جو اعضا اپنی اپنی جگہہ پر درست ٹھہرے ہوئے ہیں جسطرح کی وضع اُن کی ہے اسیطرح اس ٹوٹی ہوئی ہڈی کو بھی درست کرکے رکھنا چاہیئے اور یہ بھی دیکھیں کہ یہ استخوان شکستہ کسی اور ہڈی کے محاذی اور سامنے واقع ہے یا نہیں اگر ہو تو اُسی کی وضع اور محاذات پر اسے بھی رکھیں اور درست کریں اور اُسکے درمیان میں اور بھی بہت سی چیزیں لحاظ کرنی چاہیئیں از انجملہ شظایا یعنی نوکیں اور سرے ہڈیوں کے اور زوائد یعنی زیادتی جو ایک ہڈی کو دوسری کے بہ نسبت ہوتی ہے اور از انجملہ ثلم یعنی سوراخ جو جوڑ کے بھی ہیں شظایا کا حال یہ ہے کہ اگر بخوبی درست اپنی جگہہ پر بیٹھیں گے درمیان ہڈی کے اور اُسکی درستی کے

مائل ہوں گے وہ لازمی ٹوٹ جائیں گی دونوں باہم پر استخوان کے ٹھہریں گی یعنی بیچ میں دونوں سروں کے آجائیں گے اور سبب سے ایک سرا دوسرے سرے سے بخوبی مل نہیں سکیگا اور اگر شظایا اپنی جگہ سے ہٹ جائیں گے ایک گڑھا ایسا پڑیگا جسمیں ہمیشہ صدید مجتمع ہوتا رہیگا اور اس صدید اور ریم سے یہ قباحت پیدا ہوگی کہ خود شظایا بھی متعفن ہوں گے اور عضو ماؤف میں عفونت پیدا ہو جائے گی پھر چسپیدہ ہونا ہڈی کا بھی مضبوط اور استوار نہوگا اسلئے کہ استواری اسیوقت پیدا ہوتی ہے جب نوکیں اور زوائد سب کے سب اپنے اپنے مقام خاص میں درست بیٹھیں اور وہ مقامات وہی ہیں جو ان کے سامنے دوسرے ٹکڑے استخوان میں بنے ہوئے ہیں اور جب اپنے اپنے گھروں میں یہ چیزیں درست ہو کر نہ بیٹھیں گی ضرور ہے کہ وصل اور جوڑ میں استواری نہ پیدا ہوگی لہذا واجب ہے کہ بوقت جبر اور درستی کے خوب زور سے بذریعہ ہاتھ یا رسیوں خواہ بذریعہ اور آلات کے کھینچیں اور جہاں تک عضو شکستہ کھینچنے سے دراز ہوسکے اسیقدر اُسے کھینچکر پھر ہر ایک نوک اور زائدہ کو اپنے اپنے گھروں میں درست بٹھائیں جب یہ تدبیر پوری اُترے گی دونوں حصے ہڈی کے جو ٹوٹے ہوئے ہیں وہ اپنی اپنی سیدھ میں آجائیں گی اور زوائد وغیرہ بھی اپنی جگہ میں پیوست ہوجائینگے اور جو مقامات محاذی ہر ایک نوک اور زوائد کے تھے وہ بھی ہر ایک سامنے آجائیں گے تب جاکر جبر اچھی طرح ہوگا جب اسقدر کھینچکر ہر ایک کو اُسکے محاذی کر چکیں اور خوب یقین ہوجائے کہ اب ہر ایک شے اپنی محاذی ہوچکی ہے آہستہ آہستہ اس کشش کو ڈھیلا کرتے جائیں اور جس وضع سے سامنا ہوا ہو اُنکی محافظت رکھیں ایسا نہو کہ داہنے بائیں آگے پیچھے ترچھا کرنے پر محاذات اور سامنا باطل ہوجائے اور از سر نو پھر وہی زحمت کرنی پڑے۔ جب ایسی آہستگی اور ہوشیاری سے ہر ایک چیز اپنی جگہ میں سما جائے اور بیٹھ جائے از سر نو حال ہر ایک درست بیٹھی ہوئی چیز کا ہاتھ سے دریافت کرنا چاہیئے۔ اگر کسی جگہ بلندی خواہ اونچا نیچا خلاف حالت صحت کے نظر آئے اُسے از سر نو ہاتھ سے درست کر دینا چاہیئے پھر بعد جبر کے پٹی ایسی ضرور باندھنی چاہیئے جو عضو منجبر کی حفاظت سکون پر کرے اور یہ پٹی سخت نہو ورنہ زیادہ درد پیدا ہوگا اور نہ زیادہ ڈھیلی اور نرم ہو ورنہ حرکت سے اور زوال سے عضو شکستہ درست شدہ کو کیا روک سکیگی وخیر الامور اوسطہا بہتر یہی ہے کہ سخت اور نرم اور تنگ اور ڈھیلے کے درمیان میں ہو واجب ہے کہ بندش کی سختی اُس جگہ ہو جہاں پر میل اور جھکاؤ زیادہ ہے پھر اگر کسر تام ہو یعنی پورے دو ٹکڑے ہوگئے ہوں ضرور ہے کہ جسطرف جھکاؤ ہے اُسیطرف برابر کردیں اور اگر شکست کسیطرف زیادہ ہو اور کسیطرف کم جدھر زیادہ ہو اُدھر بندش بھی زیادہ ہونی چاہیئے اور ٹوٹی ہوئی جگہ میں کوئی شظیہ یعنی نوک خواہ چھوٹی ہڈی بھی ہو اور اسکے سبب درد پیدا ہوتا ہو پہلے اُس کی اصلاح ضرور ہے جسطرح پر ہوسکے اور اگر اس کریچ وغیرہ سے کچھ ایذا اور درد نہیں ہوتا ہو پھر اُسے چھیڑنا کچھ ضرور نہیں اور اگر اُسکے کھڑ کھڑ بولنے کی آواز سنائی دے امید ہے کہ اُس پر پتلی جھلی خواہ لعاب وغیرہ جم جائے گی اور درست بیٹھ جائے گی اور اگر کسی طرح کی آواز اُس کریچ اور نوک کی سنائی نہ دے اور اُسکی درستی سے بنظر اسی قرینہ کے خواہ کسی اور قرینہ کے یاس ہو اُسوقت اُسکو بحال خود چھوڑ دینا مناسب نہیں ہے بلکہ جو تدبیر مناسب بحال ہو اُس سے درگزر نہ کرنا چاہیئے اگر بوجہ نوک یا کریچ وغیرہ کے گوشت میں خرق اور شگاف پیدا ہو مناسب نہیں ہے کہ بطور جہال کے اُس شگاف کو زیادہ بڑھائیں مگر واجب ہے کہ دونوں سرے ہڈی کے اسقدر درست کھینچیں دونوں طرف تاکہ مطلق کسی جانب کجی نہو اسواسطے کہ اگر کسی طرف تھوڑی سی بھی کجی ہوگی فساد عظیم پیدا ہوگا جب دونوں سرے خوب سے کھنچ جائیں اُسکی شظیہ یعنی نوک خواہ کریچ کی طرف توجہ کرنا چاہیئے کہ اُسے اصلی جگہ پر پھیر لاکر اُسکے بعد بندش کرنی چاہیئے پھر اگر اس تدبیر سے بھی وہ نوک وغیرہ اپنی جگہ پر درست نہ بیٹھے جب بھی جسقدر گوشت پھٹ گیا ہو اب زیادہ شگاف بڑھانا جائز نہیں ہے بلکہ ایک ٹکڑا نمدے کا لیکر اُسمیں اتنا بڑا سوراخ کریں کہ شظیہ اُسمیں پھنس جائے اور اس ٹکڑے پر ایک ٹکڑا کھال کا چسپیدہ کر دے بشرطیکہ وہ چمڑا نرم ہو اور اُس چمڑے میں بھی سوراخ ویسے ہی کریں جیسے نمدے کے ٹکڑے میں سوراخ بنائے ہیں جب نمدہ اور چمڑا درست

ہو چکے اُسی میں اس نوک کو پھنسا کر ہلاوے اور چڑھے دونوں کو بقدر دبائیں کہ ہڈی کھل جائے اور وہ نوک خواہ کریچ ہڈی کی اُس سوراخ میں بخوبی پھنکر پھنس
جائے اور جنبش نہ کر سکے اسکے بعد باریک آری سے اُسی نوک کو تراش ڈالیں اور یہ آری ایسی باریک اور نازک ہوتی ہے جیسے کنگھی بنانے والے چھوٹی
چھوٹی آری بناتے ہیں ایسے ہی یہ بھی ہوتی ہے اور کبھی عمل اسی کاٹنے میں سوراخ پے در پے بذریعہ برمے وغیرہ کے کرتے ہیں جنکا نکالنا منظور ہوتا ہے
یعنی شظیہ خواہ کریچ میں ہڈی کے سوراخ کرے جب اُسکے چند ٹکڑے ریزہ ریزہ ہو جاتے ہیں پھر اُسے نکال ڈالتے ہیں لیکن یہ تدبیر خطرہ اور اندیشہ سے خالی نہیں
ہے کس لیے کہ شاید اس نوک خواہ کریچ کے نیچے کوئی عضو کریم اور شریف ہو اگر اُسکو صدمہ برمے کا پہونچا اور اُسمیں سوراخ ہو گیا پھر کیسی خرابی برپا ہوگی
تاہم یہ تدبیر سوراخ کرنے کی بہت سلیم ہے بہ نسبت اس تدبیر کے جو ہلانے والے آلات سے کرتے ہیں اور ہلا ہلا کر اُس سے نوک خواہ کریچ وغیرہ جڑ سے
ہیں یا قطع کرتے ہیں کہ اُسکی تکلیف اور ایذا کی کچھ حد نہیں ہے کبھی سوراخ کرنے میں بھی ایک ایسی عمدہ تدبیر کرتے ہیں کہ اُسی برمے سے جسقدر سوراخ ہوتا ہے
زائد بہ قدر حاجت نہیں ہوتا ہے یعنی اُس میں ایک آڑ اور روک ایسی بنی ہوئی ہو کہ مقدار حجم اور دن پر اس کریچ کے سوراخ ہو کر پھر وہ برمہ نیچے نہیں اترتا ہے یہ
تدبیر زیادہ لطیف ہو بہ نسبت آلات منشارہ یعنی ہلانے اور حرکت دینے والے آلات کے اگرچہ پہلی تدبیر ہلانے کے ٹکڑے کی لطافت اُس سے زیادہ ہو
لہذا واجب ہو کہ جو لوگ پیشہ جبر کا کرتے ہیں اور جنہیں اس کام میں دستگاہ اچھی ہے اُن کے پاس چند اقسام کے برمے وغیرہ تیار اور درست موجود رہیں اور برمے
کی نوک وغیرہ خوب درست ہونے اور صاف اور زنگ آلودہ نہوں۔ کبھی ٹٹولنے کے ذریعہ سے نوک خواہ کریچ وغیرہ ظاہر نہیں ہوتی لیکن ریم اور صدید
ضرور بہتی رہتی ہے اسی وجہ سے استدلال کیا جاتا ہے کہ شظیہ خواہ نوک ضرور ہے اور علاج اس صدید اور ریم کا بذریعہ تجفیف کے کیا جاتا ہے اور اُنھیں
دواؤں سے خشک اور بند کر دیا جاتا ہے اسکے بعد جو تدبیر مناسب وقت ہوتی ہے وہی کرتے ہیں اگر شظیہ خواہ ٹکڑا ہڈی کا تمیز ہو اسطرح پر کہ عضل
میں گڑتا ہو اور بوجہ گڑنے کے درد پیدا کرے اُسوقت شگاف زیادہ کرکے تدبیر اُس کے نکالنے کی جسقدر نکل سکے خواہ آری سے تراشنے کی جسقدر
تراشنا واجب ہو کرنی چاہیے اور اگر ٹوٹی ہوئی ہڈی زیادہ پارہ پارہ ہو گئی ہو خواہ زیادہ مقام سے ٹوٹ گئی ہو اور ریزہ ریزہ ہو گئی ہو اُسوقت سب
ٹکڑوں کا نکالنا ضرور ہے اور اگر ٹوٹی ہوئی ہڈی پارہ پارہ نہ ہو اور اُسکے کاٹنے خواہ چھانٹنے سے زیادہ جگہ پر صدمہ پہونچتا ہو ایسے وقت
جو مقام زیادہ مخدوش اور زیادہ ماؤف ہو گیا ہے اتنی ہی جگہ کی ہڈی کاٹ ڈالی جائے اور باقیماندہ کو چھوڑ دیں کہ اُسمیں کچھ زیادہ مضرت
نہیں ہے بلکہ سب ہڈی کے کاٹنے میں البتہ مضرت زیادہ ہے چند وصیتیں مجبر کے واسطے مجبر وہ شخص ہے جو شکست وغیرہ کو بندش کرکے درست
کرے ہندوستان میں یہ پیشہ اکثر کمانگر کرتے ہیں الغرض واجب ہو کہ مجبر پہلے نظر کرے کہ جو ہڈی ٹوٹ گئی اُسکا میلان اور اُسکا جھکاؤ کس طرف ہو
اور اس بات کی شناخت مجبر کو اسطرح ہوتی ہے کہ جس طرف میلان اور جھکاؤ ہے اُدھر حدبہ اور کوبڑ سا پیدا ہوتا ہے مراد یہ ہو کہ جدھر سے میلان
پیدا ہوا ہے اُدھر تحدیب ضرور ہوتی ہے اور جسطرف کو جھکاؤ اور میلان واقع ہوا ہے اُدھر تقعیر اور گڑھا پڑتا ہے اور اکثر اس امر کا احساس اور خبر
آگاہی بذریعہ لمس اور ٹٹولنے کے ہوتی ہے دوسری شناخت یہ ہو جس طرف میلان ہے اُدھر درد زیادہ ہوتا ہے اور کھٹ کھٹ بولنے کی آواز
بھی اُسطرف زیادہ ہوتی ہے اُنھیں علامات پر بنا کرکے کارروائی کرے گا ایضاً مجبر پر واجب ہو کہ اپنا ہاتھ مقام شکست پر پھیرے اور ہر وقت
بار بار پھیرتا رہے اور اوپر نیچے دونوں طرف ہاتھ پھیرتا رہے اور بہت نرمی سے اور آہستہ آہستہ نیچے کی طرف ہاتھ پھیرا کرے تا اینکہ اُسکو ٹل جانا
خواہ سرک جانا ہڈی یا کسی اور عضو کا خواہ کسی قسم کی بلندی اور پستی خواہ کسی قسم کا کونا اور سرا رگ وغیرہ کا دریافت ہو جائے تاکہ دوبارہ اُسے
بکار بندش کرے اور جو بندش کہ مناسب ہو اُس سے اس مقام کو محفوظ رکھے ورنہ تشنج اور درد شدید پیدا ہوگا اور آنکھ کے ذریعہ سے کسی قسم
کی درستی محسوس اور سیدھا پن معلوم ہو اُسپر قرینہ ہو جائے اور ایسا نہ جانے کہ اب تدبیر انجام کو پہونچ گئی اور عضو مکسور جڑ گیا اور درست ہو گیا بلکہ

جب تک صحت اور عافیت پوری پیدا ہو اور اُسکے سب آثار ظاہر ہو جائیں ہرگز اطمینان نہ کرے اسلئے کبھی ورم کی وجہ سے بار صحت مخفی رہجاتا ہے اور موضع انکسار میں اتنی لوجہ ورم کے دباؤ کے پیدا ہوتی ہے اور حس بصر اُسوقت خطا کرتی ہے اور قبح صورت اور کجی ورم کی وجہ سے مخفی ہو جاتی ہے اگر مجبر بنظر تامل اُس عضو مکسور کو دیکھے کہ اگر عضو شکستہ بالکل درست نہیں کرتا ہے بد قوارا اور بدشکل ہو جاتا ہے اور اگر بالکل درست کرتا ہے تشنج اور حمی سخت پیدا ہوتی ہے پس مناسب یہ ہے کہ اُسے بدشکل رہنے دے اور زیادہ اُسکی درستی کے پیچھے نہ پڑے اور اگر کسی عضو شکستہ کی درستی کرنے میں ہڈی ٹوٹی ہوئی درست ہونے سے باز رہے اور نہ درست ہو اور اپنے اصلی سوراخ وغیرہ میں نہ آئے مجبر کو چاہیئے کہ بہت سختی اور درشتی اُس کے جوڑنے اور درست کرنے میں نکرے اور جسطرح ممکن ہو اُسے درست کرنے کے درپے نہو اسلئے کہ اس اہتمام سے اگر بالفرض وہ ہڈی درست بھی ہو گی تاہم مریض میں ایک ایسی آفت عظیم پیدا ہو گی جسکا ضرر نادرستی سے اس ہڈی کی بہت زیادہ ہے اور اس ضرر کی بہ نسبت ہڈی کا نادرست رہنا ہزار درجہ بہتر ہے اگر کسی عضو کو اپنی اصلی جگہ پھیرنے اور درست بٹھلانے سے درد بہت زیادہ پیدا ہو اور طبیب کو ممکن ہو کہ شکست کی حالت تک اُسے پھیر سکے اسمیں بیمار کے واسطے رفاہ اور راحت زیادہ ہے خصوصاً جن ہڈیوں کے بہت سے عضلے واقع ہیں جیسے ران اور تحت یعنی کاسئہ سر وغیرہ واجب ہے کہ درست ہو جانے پر عضو شکستہ کے سوائے عمل جراحی اور جبر کے اور کسی قسم کی چیزوں سے اعانت کریں اور وہ چیزیں دبی ہیں جو دیریں درستی پیدا ہونے کی ضد ہیں اور سب کا ذکر خلع کے باب میں ہو چکا اور سب سے زیادہ ہڈیاں یا لزوجت کا پیدا کرنا سمین کامل ہے اور بہت درستی پیدا کرتا ہے

نصبہ مجبور کا بیان یعنی جس عضو کو درست کریں اُسکے اٹھانے اور اونچا کرنے کا طریقہ کیا ہے جس عضو کو بذریعہ جبر کے درست کرتے ہیں اُسے اسیطرح اُٹھانا اور اونچا کرنا چاہیئے جو اسکے درست ہونے کے موافق ہو اور درد پیدا نہ کرے اور سب سے بہتر وہی شکل اونچا کرنے کی ہے جو بالطبع اس عضو کی ہے اور جسطرح اپنی حالت صحت میں اُٹھتا اور اونچا ہوتا تھا مثلاً ہاتھ کیواسطے وہ شکل جس سے کہنی کی جڑ میں زاویہ پیدا ہوتا ہے کہ یہ شکل کلائی کے اونچا کرنے کیواسطے خلقی اور اصلی ہے اور پاؤں کے واسطے دراز کرنے میں جو اونچائی پیدا ہوتی ہے وہ بھی اُسکی خلقی ہے مگر پھر بھی عادت مریض کی اس میں دیکھنی چاہیئے کہ بعض آدمی خوگرفتہ ایسی ریاضات کے ہوتے ہیں کہ اُن کے اعضا کا نشیب فراز غیر طبعی بمنزلہ طبعی کے ہو جاتا ہے جیسے بعض ارباب ریاضت کف پا کو گردن پر رکھتے رکھتے اسقدر مشاق ہو جاتے ہیں کہ دونوں پاؤں گردن پر چڑھا کے ہاتھوں کے بھل زمین پر چلنا انہیں دشوار نہیں ہوتا ہے ایسے آدمیوں کیواسطے پاؤں کو دراز کرنے سے جو نصبہ اور اُٹھانا پیدا ہوتا ہے وہ کبھی مفید نہ ہو گا) اور جسطرح کسی عضو علیل میں لٹکانا برابر اور بشکل مستوی واجب ہوتا ہے اسیطرح جس عضو کی حالت مقتضی اسکی ہے کہ اُسے نہ لٹکائیں لازم ہے کہ اُسکے تکیہ گاہ اور ٹیک کی جگہ کسی برابر شے پر ہو جو پیچیدہ اور لپٹی ہوئی ہے تاکہ بعض اُس عضو کا معلق اور بعض کو ٹیک نہ لگے یعنی جو عضو شکستہ قابل لٹکانے کے نہیں ہے اُسے ایسی ٹیک الٹ راڈ وغیرہ لگانی چاہیئے جسمیں خوب باہوا ادرسا ہے ایسا ڈھیلا تکیہ خواہ ایسی ٹیک لگائیں کہ وہ عضو بخوبی نہ ٹکے ہر عضو شکستہ کے حق میں لٹکانا برا ہے جیسے ہر ایک ٹوٹے ہوئے عضو کیواسطے اُٹھانا اچھا ہے اور مناسب حال ہے جب تک کوئی مانع نہ ہو۔ اگر کسی عضو کو حد واجب سے زیادہ اونچا کریں تاکہ سیدھا معلق رہے خواہ کسی عضو کو حد واجب سے کم اونچا کریں دونوں صورتوں میں عضو مذکور پیچیدہ ہو جائیگا اور اسمیں گرہ پڑ جائے گی اور کجی اسمیں اسیقدر پیدا ہو گی جسقدر اُٹھانے اور اونچا رہنے میں خطا ہوئی ہے اور جسقدر علاقہ یعنی وہ رسی اور پٹی وغیرہ جسکے ذریعہ سے وہ عضو اُٹھایا گیا اور اُسکے سہارے پر ٹھہرا رہا ہے

رباطات و رزوائد کا بیان رباطات پٹیاں جس سے بندش کیجاتی ہے اور زوائد دھجیاں جو بندش میں مستعمل ہیں خواہ ٹکڑے اور تانت اور رسی وغیرہ پٹی کے بھیتھڑے صاف اور پاکیزہ ہونے

مزد میں اسلیئے کہ میلے کپڑے میں سختی ہوتی ہے اور درد بھی پیدا کرتا ہے اور باریک اور پتلا کپڑا ہونا بہت خوب ہو بہ نسبت گاڑھے اور موٹے کپڑے کے اور فائدہ اُسکا یہ ہو کہ جو چیز اوپر بطور ضماد کے لگائی جائے خواہ بطور طلا کے مستعمل ہو اُسکا نفوذ باریک دھجی خواہ گدی میں بخوبی ہو جاتا ہے اور موٹے کپڑے سے یہ بات حاصل نہیں ہوگی دوسری یہ ہو کہ باریک کپڑا ہلکا اور سبک بھی ہوتا ہے اور اُسکا بوجھ موضع ماؤف پر زیادہ نہیں پڑتا ہو اور اُس کی نرمی سے خشونت بھی پیدا نہیں ہوتی اور بندش کی جگہ موضع صحیح سے کسیقدر تجویز کرنی چاہیئے یعنی خاص مقام ماؤف پر فقط بندش نہ دے کیونکر ہو سکتی ہے پس لامحالہ بطرف صحیح اور درست مقام ہٹ کر بندش میں داخل کریں کہ اسطور سے بندش کرنی مجبور یعنی عضو شکستہ کے حق میں زیادہ مفید ہو اور اُسے زوال اور ہٹ جانے سے باز رکھتی ہے اور مضبوطی بھی زیادہ رہتی ہے پھر ایسی بندش میں افراط اور زیادتی بھی مناسب نہیں ہو اسلیئے کہ اُس عضو کو تنگ منہ پر کر دے گی اور قابل تغذیہ کے نہ رکھنے کی مراد یہ ہو کہ اگر عضو صحیح زیادہ بندش میں کس جائیگا چونکہ غذا اسی طرف سے آتی ہے اُسکے آمد کی راہ بند ہو جائے گی لہذا بافراط سختی بندش میں نہ کرنی چاہیئے پھر بھی ایسی بندش کرنی جسمیں کسیقدر عضو صحیح بھی داخل رہے عضو علیل کی طرف جو رطوبت گرتی ہے اُسے بھی نچوڑ ڈالتا ہے اور کسیقدر روکتا بھی ہے چوڑی پٹی بہتر ہے بہ نسبت پتلی پٹی کے اسلیئے کہ چوڑی پٹی میں گرفت زیادہ ہو۔ اور جسقدر ضرورت ہو اُسے پھیلا سکتے ہیں اور جتنا چاہیں سمیٹ لیں۔ لیکن چوڑائی اُسکی اسیقدر مناسب ہو جسقدر عضو شکستہ میں گنجائش ہو مثلاً سینہ میں جسقدر چوڑی پٹی کی گنجائش ہے اُتنی ہاتھ کی بندش میں کہاں ہے اور جو عضو زیادہ چوڑا نہیں ہے اُسمیں چوڑی پٹی کیونکر درست بندھے گی بلکہ ایسے عضو میں اگر چوڑی پٹی کا استعمال کرینگے اچھی طرح کا انتظام درست نہ ہوگا اور نہ گرفت بخوبی ہو سکے گی اور جو خوبصورتی بعد بندش کے عضو مذکور میں آنی چاہیئے ہرگز چوڑی پٹی سے نہ آئے گی بلکہ ایک شکل قبیح اور بدنما پیدا ہوگی اسیواسطے واجب ہو کہ ایسے اعضا کے واسطے تین اُنگل سے زیادہ چوڑی پٹی اور حد سے زیادہ چار انگل کی ہو اور یہ حکم زند یعنی کنارہ کلائی کا جو متصل کف دست کے ہو اور ترقوہ یعنی چنبر گردن وغیرہ میں جاری ہو کہ اگر ان اعضا میں بندش بہ نرمی ہوگی ممکن نہ ہوگا کہ بندش کریں اسلیئے کہ ترقوہ میں گنجائش عریض باطل کی نہیں لیکن ایسے اعضا جنمیں رباط عریض کی گنجائش نہ ہو انمیں بہت سے پیچ اور بہت پھیرے درکار ہیں اور زیادہ لپیٹنا قائم مقام چوڑی پٹی کے ہو جائے گا اور وہی مطلب حاصل ہوگا اور جو لفافہ لپیٹنے میں بکار آمد ہوتا ہے اُسکا عرض تقریباً تین انگل کا اور طول اُنکا تین ہاتھ کا ہونا چاہیئے رفائد یعنی گدیاں جو پٹی کے نیچے رکھی جاتی ہیں کبھی اُن کے رکھنے سے غرض یہ ہوتی ہو کہ پٹی کی گرفت برابر ہوں اور خود پٹی کو سرک جانے سے منع کریں بلکہ رفادہ یعنی گدی کی دو قسمیں ہیں ایک قسم سے غرض یہ ہوتی ہے کہ عضو ماؤف میں جو گڑھا پڑ گیا ہو وہ بھر جائے اور ایسی گدی کے رکھنے میں کوشش اتنی ضرور ہے کہ دونوں سرے ٹوٹے ہوئی ہڈی کے بیچ میں خواہ پٹی اور گدی کے بیچ میں ترچھا اور ڈھیلا پن نہ رہے اور نہ زیادہ اسقدر تہ بر تہ ہو جائے کہ مثل پتھر کے سخت اور درشت ہو جائے اور جسقدر ترچھا پڑا ہو وہ پٹی کی بندش سے کر دیا جائے۔ اور دوسری قسم گدی کی اُس غرض سے ہوتی ہے کہ بندش پٹی کی درستی اور ہمواری اور استحکام اُسکے ذریعہ سے ہوتی ہے اور کبھی گدی پر دوسری گدی ایسی درستی کے خیال سے رکھتے ہیں تاکہ پٹی کا دوران اور پھیرے اچھی طرح سے بن پڑے اور برابر ہر جگہ سے گرفت کرے اور کسی جگہ پر سخت اور تنگ اور کسی جگہ ڈھیلی نہو اور چیزیں جو اُسپر رکھی جاتی ہیں انکا لزوم اور اُن کی گرفت بھی عمدہ طور پر ہوتی ہے اول قسم کو رباطات اور عصابہ کہتے ہیں اور دوسری جبیرہ اور نیچے کے رباط کا فائدہ یہ ہو کہ مواد کو نافع ہوتی ہے اور دوسری پیچیدہ ہونے کو منع کرتی ہے واجب ہو کہ پیچ اور پھیرے خواہ پٹی اور تہ گدی کی اُسجگہ ہوں جہاں پر بندش پٹی کی نرمی تر ہوتی ہے اور اگر جسطرح کا عضو مستدیر ہو اور جسقدر استدارات عضو میں ہو اسیقدر استدارات پر گدی بھی چھوڑی جائے بہتر ہے

اور اس قدر عدد دز وائد کے درکار ہیں جنمیں وہ شکل پیدا ہو جائے جس سے عضو کی استدارت کے مطابق ہو کبھی ضرورت ایسی گدی کی ہوتی ہے جو پرت پرت ہموار ہو پٹی اسے بند کیے رہے اور طول میں یہ گدی اتنی بڑی ہو جتنی پٹی موضع ماؤف پر واقع ہو جو پٹی کہ اسے دوہری اور دو منھ کی کہتے ہیں اسکا استعمال اسطرح پر ہوتا ہے کہ وہ عدد برابر کو نہ جس سے مقام مرض کے ہمواری کی حفاظت کیجاتی ہے بیچ میں اور ٹھیک نصف میں پٹی کے خرقہ کی رکھکر دونوں آدھی اور دونوں حصہ بطرف مخالف ہر ایک کا لپیٹی جاتی ہیں اور دونوں ہاتھ سے لپیٹتے ہیں جسطرح سے مشہور ہے اور زیادہ محتاج تفسیر کی نہیں ہو کہ ہر شخص اُسے جانتا ہے بندش کی کیفیت کی تفسیر اور تفصیل دونوں بندش مقام شکستہ کی شروع کریں وہ اسی مقام میں جہاں پر ہڈی جھکی ہوئی اور مائل ہے اور اسجگہ سب مقام سے زیادہ بندش میں استواری درکار ہے اور جہاں زیادہ شکست کا صدمہ پہونچا ہے وہاں پر بندش بھی قوی تر ہونی چاہیئے خلاصہ یہ کہ کہ مقام شکست اور جس مقام سے مواد کے ہٹا دینے کی حاجت ہو وہاں بندش کا استوار ہونا ضرور ہے اور جو اسکی رفیع ہے اُس کی محافظت بالضرور کرنی چاہیئے کہ اسوجہ سے ورم کے حادث ہونے سے اطمینان حاصل ہوتا ہو اور ورم کی تحلیل بھی ہوجاتی ہے اور باوجود دیکہ ورم اور تعفن استخوان سے امان ہوتی ہے پھر بھی اطمینان اُس صدمہ کے پیدا ہونے سے نہیں ہوتا جو خاص ہڈی میں پیدا ہو کر مغز استخوان تک پہونچکر مخ کو فاسد کر دیتا ہو لہذا احتیاج کسر اور تلیین کی بھی ہوتی ہے اور ایک راہ کے کھلے رکھنے کی تاکہ وہ ریم اور صدید نکلتا رہے سب سے زیادہ تر لائق بچانے اور نگاہداشت کے وہ چیز ہے جو کسی دوسرے عضو غیر سے موضع ماؤف پر وارد ہوتی ہو علاوہ یہ ہو کہ کبھی نیچے کا عضو بھی بطرف عضو عالی کے ایک قسم کا انصباب دفع کرتا ہے جسوقت عضو عالی بہ نسبت عضو سافل کے ضعیف ہو پٹی اور گدی کی بندش میں اسقدر سختی مناسب نہیں ہے کہ غذائے عضو کے آنے سے منع کرے یا خون کی آمد کو مانع ہو کہ اُس وجہ سے انجبار اور درست ہونے کو مانع ہوگی ۔ بقراط کا دستور ہے کہ جب کسی ورم دفع کرنے پر آمادہ ہوتا ہے ۔
قیروطیات رادعہ سے بندش کی اعانت کرتا ہے یعنی بندش بھی اور قیروطی کا بھی استعمال کرتا ہے ہمراہ زیت انفاق اور موم کے کبھی رباطات کی تبرید ظاہری کی ضرورت ہوتی ہے کہ ہوا خواہ پانی سے اُن کو سرد کریں تاکہ ورم حار پیدا ہو اور کبھی تسکین ورم کی روغن بابونہ اور شراب قابض سے کرتے ہیں کہ اس سے ورم میں تحلیل پیدا ہوتی ہے اور عضو ماؤف کی تقویت بھی ہوتی ہے اگر بندش کے مقام پر قرحہ پڑگیا ہو قیروطی کا استعمال جائز نہیں ہے اور کبھی احتیاج ایسی قوی دوا کی ہوتی ہو جسمیں تحلیل بھی ہو جیسے زیت اور مصطگی اور شمع حاصل یہ ہو کہ جب بندش کا استعمال ہو اور چوٹ تازہ ہے اور ٹوٹ جانے کا زمانہ دراز نہیں گذرا ہے ورم پیدا ہوگا اُسوقت مناسب ہو کہ رباطات کتان کے ہوں اور کوئی چیز سرد اور رادع بھی اُس پر لگائی جائے اور کبھی فقط سرکہ اور پانی سے پٹی کو بھگونا کافی ہوتا ہے اور کبھی ضرورت قیروطی کی ہوتی ہے وہی قیروطی جسکو ہم نے ذکر کیا ہے اور اگر پٹی کی بندش بعد ورم کے ہو اولی یہ ہو کہ اون اور پشمینہ کی پٹی وغیرہ مستعمل ہوں اور کسی روغن معتدل میں ڈبو کر جسمیں تلیین ورم کی بھی خاصیت ہو باندھیں اور صورت اسکا خیال ہے کہ جب پٹی میں قیروطی وغیرہ لگائیں وہ سب نیچے کی تہ اور پرت میں لگائی جائے کہ اس سے درد کے ہیجان کا امان حاصل ہوتا ہے اور اگر اُس مقام پر قرحہ پڑگیا ہو پھر قیروطی کا استعمال جائز نہیں کہ ایسے وقت میں اگر استعمال قیروطی کا کریں اکثر کسی قسم کی عفونت بطرف عضو کے کھینچ لاتی ہے بلکہ عوض قیروطی کے شراب سیاہ کو لگائیں اور چونکہ اکثر شکستہ عضو خالی قرحہ سے نہیں ہوتا ہے اسواسطے واجب ہو کہ قیروطی کا استعمال نہ کریں اور اس کے عوض شراب مذکور کو استعمال میں لائیں اور وہ لا بی چپٹ گدی کے نیچے والی شراب سے تر کردیں ہم کو ایسا پسند معلوم ہوتا ہو کہ جو جو طلا وغیرہ ٹوٹے ہوئے عضو پر لگاتے ہیں اُن کو ایک جداگانہ فصل میں قرابادین کے ذکر کریں جب بندش کی ابتدا کریں چاہیئے کہ مقام واجب اور موضع مناسب سے شروع کریں زیادتی اور کمی لپیٹنے کی بقدر استخوان شکستہ کے خواہ بقدر ورم کے ہونی چاہیئے بشرطیکہ ورم بظاہر محسوس ہو پھر اسی لفافہ کو اُسی مقام پر دوسرے پیچ میں بندش کریں اور اسیطرح بندش کرتے ہوئے موضع صحیح تک پہونچیں یہ پہلی بندش ہے پہلی پٹی سے بعد ازاں دوسری لیکر مقام

کسر پر دو خواہ تین پھیرے اور لپیٹ کر نیچے کی طرف تھوڑا تھوڑا ڈھیلا کرتے ہوئے اتریں اُسکے بعد تیسری پٹی کو اوپر کی طرف اُسی طرح سے اوپر کی طرف ڈھیلا کرتے ہوئے لپیٹیں اب یہ دونوں پٹیاں دو نوع بفضل عضو مکسور کے ایک دوسرے کی معین ہونگی اور اُسکے قوام اصلی کے درست کرنے اور جو غرض اسی شکل کی بندش کی ہے اُس کے پورا کرنے پر دونوں آپس میں معین ہوں گی۔ اور اوپر نیچے دونوں جانب دور تک کی بندش کرنی مناسب نہیں ہے قبل ورم کے اور نہ بعد ورم کے اسلئے کہ دور تک کی بندش سے عضو کی رگیں بند ہو جائیں گی اور عضو مکسور کو غذا اصلی نہ ملیگی اور بیشتر ایسی بندش مفرط سے عفونت بھی اس عضو میں پیدا ہو جاتی ہے کبھی ایسی بندش جو اوپر لکھی گئی ہے نہیں کرتے ہیں بلکہ اوپر کی طرف چڑھتے ہوئے پٹی سے بندش کو شروع کرتے ہیں پھر دوسری پٹی کو نیچے اترتے ہوئے باندھتے ہیں اور پھر تیسری پٹی کو نیچے اسفل پٹی کے نیچے سے باندھنا شروع کرکے اوپر چڑھنے والیکے اوپر تک پہونچاتے ہیں گویا یہ تیسری پٹی دونوں رباط صاعد و نازل کی محافظ قرار دیجاتی ہے اور زیادہ سختی اور تنگی ہو عضو ماؤف پر بندش میں کرتے ہیں ان دونوں رباط صاعد و نازل میں دو غرض مختلف ملحوظ ہیں اور جس پٹی سے جذب مادہ کا بطرف عضو کے مطلوب ہوتا ہے اسکی بندش میں سختی اُس مقام سے ہٹ کر نیچے کی طرف رکھی جاتی ہے اور جسقدر قریب عضو ماؤف کے ہو سختی ہو ڈھیل کرتے جاتے ہیں اسی کو رباط مخالف بھی کہتے ہیں یہ وہ رباطات ہیں کہ جبائر کے اوپر بھی ہوتے ہیں اور سب سے اوپر والی پٹی کی بندش ایسی ہوتی ہے چاہیے کہ عضو علیل کو سمیٹ کے بقدر یکجا کرے جیسے قطعہ واحد بحیثیت حرکت ہو جاتا ہے ایسا ہو جائے اور اسی عضو کو پیچیدہ ہونے اور خم پڑنے سے منع کرے اور اگر شکست جہت عرض میں ہو اور پوری ہو اُس وقت جو پٹی باندھی جائے چاہیے کہ اُسکا احاطہ اور استواری بندش اور سختی ہر جگہ سے برابر اور ایک سان ہو اور اگر شکست کسی جانب میں زیادہ ہو اور ایسی کسر کو عمودی کہتے ہیں تو واجب ہے کہ اعتماد بندش کا اُسی طرف زیادہ رہے جدھر کسر زیادہ ہے اور بندش گونا گوں ادل بدل کر اسطرح کرنی چاہیے اور ایک شکل سے دوسری شکل بندش کی تبدیل مناسب نہیں ہے اسلئے کہ اس فعل سے جو جبر شکست کو درست کرتی ہے فاسد ہو جاتی ہے یعنی معلوم ہلب اور وشیذ جسکا اوپر ذکر ہو چکا ہے اور ایک قسم کا درد ایسا پیدا ہوتا ہے جس سے پیچیدگی اور التوائے عضو پیدا ہوتا ہے بہت بُری بندش یہی ہے کہ جس سے تشنج پیدا ہو اسلئے کہ زیادہ تنگ اور سخت بندش کیجائیگی تو درد پیدا ہوگا اور اگر ڈھیلی رہیگی کجی پیدا ہو گی اور بقراط کے نزدیک تدبیر صائب یہ ہے کہ ایک دن پٹی کھولیں اور ایک دن نہ کھولیں پس یہ تدبیر اولی اور انسب ہے جسمیں مریض کو دل تنگی بھی نہیں ہوتی اور نہ اُسے عبث اور بیکار کھلانے کی مشقت کرنی پڑتی ہے اور کھولنے کی ضرورت اس نظر سے ہے کہ بالضرور بطرف عضو کے ایک رطوبت رقیق موذی پہنچتی ہے کہ اُس کی وجہ سے حکہ اور ورم ہو جانے کا خوف ہے اگر پٹی کھولکر اُسکا اخراج نہ کیا جائے بندش کی درستی اور اسکی محافظت شرائط ضروری پر کرنے کا سبب یا وہ زمانہ ہے جو بعد دس دن کے ہو اور قریب بیس دن کے اسلئے کہ اسی زمانہ میں وشیذ اور جوڑ کے ملانے والی رطوبت پیدا ہوتی ہے پھر ٹوٹا ہوا جوڑ ایک دوسرے کو گرفت کرے بعد اس کے سخت بندش نہ کرنی چاہیے اور مقام میں بندش کی سانس لینے دیں تاکہ تنگ ہو کر وشیذ کی پیدائش اور اُسکے فعل التحام کو مانع نہ ہو اور ہوئے مادہ رقیق کے مادہ معتدل اور بکار آمد کو جذب نہ کرے اسلئے کہ سخت بندش کا یہی دستور ہے ہاں جس وقت وشیذ پیدا ہو کر بقدر ضرورت کے بڑھنے لگے کہ اس کی کچھ ضرورت نہیں ہے اور افراط اُس کی زیادہ حد سے ہو البتہ اسوقت زیادتی کی روکنے کی ایک یہ بھی تدبیر ہے کہ بندش کریں سخت اور قوابض کا استعمال بھی مانع اُسکی زیادتی کا ہے اسلئے کہ قوابض کا اثر یہ ہے کہ غذائے ضروری کی مانع ہوتے ہیں اور وشیذ کو مضبوط کرنے میں کہ جو اسمیں نفوذ غذا کا نہیں ہوتا ہے یہ بھی ضرور ہے کہ راحت و آرام بندش کے کھولنے سے غیر وقت مناسب میں نہ دینا چاہیے ان قواعد کو خوب غور سے سمجھکر یاد رکھنا چاہیے

کیفیت بندش کا بیان واجب ہے کہ جس چیز سے جبائر کی ساخت کرنی منظور ہے ایسے جوہر سے ہو جسمیں سختی اور نرمی دونوں ہوں اور لازم ہے کہ تنے یعنی خرشہ خرما اور چوب دفلی اور چوب انار وغیرہ کو تامل کریں ان میں سے جو

لکڑی نرم ہو اُس کی کھپاچیں یعنی جبائر بنائیں مترجم کہتا ہے ہندوستان میں چیڑ کی اور کٹھ اور تن اور لوبان کی لکڑی اس کام میں بکارآمد ہیں تیں یہ جبائر خواہ کھپاچیں زیادہ تر گندہ اور موٹی اُسی جگہ پر ہونی چاہئیں جہاں پر عضو میں شکست واقع ہوئی ہو خواہ جس جگہ سے شکست کو زیادہ استواری ہو اور کنارے اور پہلو جبائر کے پتلے اور باریک ہونے چاہئیں اور اطراف ایسی چکنی اور نرم ہوں کہ اُن کے چھونے میں کسی طرح کی دشواری اور خرابی پیدا نہ ہو بلکہ بوجہ خوب چسپیدہ ہونے کے گدی اور پٹی کو خوب دبائے اور کسی طرح سانس وغیرہ باقی نہ رہے اگر جبائر اور کھپاچیں چاروں طرف سے رکھی جائیں اُسمیں احتیاط زیادہ ہے اور کوئی مقدار اُن کی گدی اور پٹی سے زیادہ ہو اُسمیں کچھ خوف نہیں ہے اور نہ کچھ اُسمیں مضرت ہے کہ جوڑ کے قریب تا مقام فصل اور جدا ہونے کے سب کا سب جبائر کے نیچے داخل کر لیں اور خاص جوڑ کو پوشیدہ نکریں کھپاچوں کی طولانی جانب ہی ہے جدھر عضو مکسور مائل ہے حرکت ہو یعنی جدھر جھک کر حرکت کرے اُسطرف کھپاچ کو لانبا رکھنا مناسب ہے کہ اُس کے سیلان کو منع کریگا پھر اسقدر طولانی ہونا اچھا نہیں ہے کہ اسکا بوجھ عضو شکستہ پر زیادہ ہو اور زیادہ تنگ کرنا بھی نہ چاہیے اور پٹیوں کو جبائر سے زیادہ چھوٹا ہونا بھی اچھا نہیں ہے ورنہ جبائر میں اسوقت مزاحمت اور دباؤ زیادہ پیدا ہوگا اور جب اُن میں کوئی نقصان نظر آئے فوراً اسقدر ڈھیلی کر دینی چاہیے کہ اعتدال وضع کا حاصل ہو یہ ضرور نہیں ہے کہ جبائر اور کھپاچیں اس مقام سے ملاقی ہوں جو عرقی یعنی رگ دار ہے اور اسپر گوشت نہیں ہے بلکہ ایسے مقام کا اتصال چاہیے جو عصبانی اور عظمی ہو **تفصیلی کیفیت استعمال جبائر کی اور تفسیر اُس کی** پانچ دن کے بعد جبائر کو باندھنا چاہیے خواہ پانچ دن سے زیادہ تاکہ ورم اور آفات سے امان حاصل ہو جائے اور جتنا کسور بڑا ہو اُسیقدر جبائر کی بندش میں تاخیر مناسب ہے اور اکثر کھپاچوں کی جلد باندھنے میں ایسے ایسے آفات پیدا ہوتے ہیں کہ مثلاً ورم اور کھجلی اور انفاطات پیدا ہوتے ہیں لیکن جب جبائر کے باندھنے میں تاخیر ہو جائے اور نہ باندھے جائیں تا قائم مقام جبائر کی ایسی بندش کرنی چاہیے جس سے بلند ہونا عضو کا اور درست شکل پر رہنا اچھی طرح پیدا ہوتا ہے اور اگر بدون جبائر کے یہ فوائد میسر ہوں پھر ضرور جبائر کو لگانا چاہیے کو اوائل ایام میں کیونکہ واجب ہے کہ جبائر کے ہمراہ پٹی اور گدی اور تسمے وغیرہ اسقدر چسپاں باندھے جائیں کہ خوب طرح سے گرفت کریں اور سکت ہوں اور خوب درست اپنی جگہ پر بیٹھیں کہ شکستہ جگہ اُس کی نزدیک مقام شکست کے اور زیادہ دباؤ اُسپر نہ پڑے بلکہ زیادہ سختی بندش کی تھوڑی بڑھائی جائے کہ اُسمیں علیل کا تدارک بجائے خود مختار ہے اور اگر رباطات خواہ پٹیاں اور گدی اونچی اور بلند ہوں پھر اُن میں زیادہ سختی نکرنی چاہیے اور بہت تنگ اور کسکر بندش نکرنی چاہیے آفات بندش سے ایک یہ بھی بات ہے کہ اگر زیادہ اونچی اور بلند ہو بندش ڈھیلی اور نرم ہو جاتی ہے اور جو رباطات اوپر والی کھپاچوں کے اوپر ہیں انھیں اسطور سے نہ باندھنا چاہیے کہ جبائر یعنی کھپاچوں کو پیچیدہ اور ترچھا کر کے اپنی جگہ سے ہٹا دیں اور دور کر دیں اور درستی وضع سے انھیں زائل کر دیں واجب ہے کہ پٹی کھولنے میں ضرورت کا لحاظ کریں اور حالت اختیاری میں ہرگز نہ کھولیں یعنی دوسرے دن ایک دن درمیان دیکر بشرط ضرورت کے پٹی کھولنی چاہیے اور یہ شرط ضرورت کی ابتدائے علت میں ہے اور خصوصاً جسوقت کھجلی پیدا ہو اور اُسوقت یعنی بعد پیدا ہونے خارش کے وہی امر ہے جو ہم نے اوپر بیان کی کرنی چاہیے اور جب بندش کو سات روز سے زیادہ گذر جائیں پٹی کو دیر میں رفتہ رفتہ کھولنا چاہیے اور ہر ایک جگہ اور رباطوں میں کھولنے میں امان خارش اور ورم سے حاصل ہوتی ہے اور اُسوقت کسیقدر بندش کو ڈھیلا بھی کر دینا چاہیے تاکہ مانع نفوذ غذا اور خون کو نہ ہو اور اگر ممکن ہو کہ جبائر اپنی جگہ پر درست بندھے رہیں اور کھولے نہ جائیں اگرچہ بیس روز تک زمانہ گذر جائے اور کچھ ضرر نہو پھر ہرگز اُنھیں کھولنا نہ چاہیے لیکن کبھی بعض اوقات میں جبائر کا کسی سبب ظاہری کی وجہ سے نہیں ہوتا لیکن محض بنظر احتیاط کے اور نیز بخیال استطلاع اس امر کے کہ اتنے دنوں تک بندش سے کیا فائدہ ہوا کھولنا چاہیے اور یہ بھی غرض ہوتی ہے کہ جو مقدار گوشت کی کھل گئی ہے شاید

اُس کا رنگ اور حال کسیقدر بدل گیا ہو اور یہ بات تو پہلے معلوم ہو چکی ہے کہ بندش اسقدر سخت نہ ہونی چاہیے کہ مانع وصول غذا کی بطرف عضو مکسور کے
ہو اسلیے کہ شکست کی درستی بدون پہونچنے خون صالح کے نہوگی اور جب تک وہ غذا جسمین چسپیدگی اور لس ہوتی ہے نہ پہونچے گی ہرگز اتصال اجزا
عضو مکسور مین پیدا نہ ہوگا جبائر کے اٹھانے اور جدا کرنے مین عجلت نکرنی چاہیے اگر قرینہ سے کسیقدر التصاق اور پیوستگی جوڑ کی دریافت ہو لیسے
وقت جبائر کے کھولنے اور الگ کرنے سے اکثر چونکہ ابھی وشیذ مین استحکام نہین ہوتا عضو مکسور ترچھا ہو جاتا ہے اور جبائر کا بعد درست ہو جانے
عضو شکستہ کے بندھا رہنا اولی ہے بہ نسبت اسکے کہ قبل از استغناء کے کھول دیئے جائین پس جلدی کرنی نہ چاہیے اور تاخیر کرنے مین کچھ ضرر نہین ہے
کسر کے ہمراہ جراحت کی تدبیر جب کسی عضو کے ٹوٹ جانے کے ہمراہ زخم بھی پیدا ہو جائے لازم ہے کہ مجبر یعنی درست کرنیوالا جراح خواہ
آسان گر بندش اور درست کرنے مین نرمی کرے اور جبائر یعنی کھپاچون کو مقام زخم سے دور رکھے اور زخم پر جو مرہم مناسب ہو خصوصاً جس مرہم مین
زفت یعنی رال شریک ہو اُسے رکھے ایک گروہ کی یہ رائے ہے کہ بندش کو دونون جانب سے زخم کے شروع کرنا چاہیئے اور زخم کو کھلا رکھنا چاہیے
اور یہ تدبیر اسوقت اچھی معلوم ہوتی ہے جبکہ زخم خاص مقام کسر پر نہ ہو پھر یہ بھی ضرور ہے کہ اُسے کسی چیز سے پوشیدہ رکھین تاکہ اُسکو ہوا سے بچائے
اور پوشیدہ رکھے۔ اور اگر زخم خاص مقام کسر پر واقع ہو یعنی جہان سے ٹوٹ گیا ہے وہین پر زخم بھی ہو اُسوقت ایک حیلہ بندش کی تشکیک یعنی جا بجا
ڈھیلا ہونیکا ایسا کرنا چاہیے کہ ہر جگہ سے مضبوط اور کھچی ہوئی بندش ہو اور مقام زخم مین کسیقدر ڈھیلی رہے اور ایسی ڈھیلی اُس مقام پر جو جبیا
اُسکے لائق ہے اور لدی وغیرہ کو شراب سیاہ قبضی مین تر کرکے رکھنا چاہیے اور ایسی بندش کا طریقہ یہ ہے کہ سرا پٹی کا زخم کی بالائی پر رکھکر پیچھے کی طرف
تو رب کرنی چاہیے اور ترچھی کرنی چاہیے اور پھر دوسری پٹی دوسری بار پر زخم کے جو پیچھے کی طرف ہو تمام بندش ختم کرنا چاہیے اور جیسے بندش
درست اور مناسب ہو اُسیطور سے پوری کر دینی چاہیے اور پھر ایسی تو رب پیدا کرنی چاہیے تاکہ خاص مقام زخم کا کھلا رہے اور سوائے محل زخم
کے سب جگہ استوار اور مستحکم بندش ہو جائے اور اس مقام سے پٹیان اوپر اور نیچے خوب جکڑی ہوئی ہون اور موضع شکستہ خوب مستحکم بندش ہو جائے
اور مقام زخم کھلا ہوا ہو کہ اگر کسی غرض سے اُسے کھول کر دیکھنا منظور ہو بدون سرکنے پٹی اور بندش کے فقط پٹی کے سرکانے سے کھل سکے اور جو کھپاچین
اور جبائر مستعمل ہوے ہین اُن مین چھوٹے چھوٹے سوراخ بھی کر دینے چاہیئین ایسے زخم کے سامنے تاکہ دواء زخم کی اُنھین سوراخون کی راہ سے زخم
تک پہونچے اور صدید اور ریم وغیرہ اُنھین کیطرف نکلا کرے اور پھر یہ سوراخ اور ڈھیلی بندش ایسی ہو کہ بعد درستی اور اچھے ہو جانے زخم کے اگر چاہین
اسکو بند کر دین اور پوشیدہ کر دین خواہ اثنائے علاج مین جب بند کرنا مناسب ہو بند کر دین اور جب کھولنے کی ضرورت ہو کھولین اسلیے کہ ہر وقت
زخم کا کھلا رہنا بھی زبون ہے خصوصاً سردی کے وقت نہایت درجہ مضر ہے اسواسطے واجب ہے کہ زیادہ تنگ بندش نہ ہو اور رات کے وقت
اُسے چھپا دیا کرین جب زخم اچھا ہو جائے اور کچھ اُسکی صحت مین کسر باقی نہ رہے اگر استعمال جبائر کا بوجہ عدم امکان کی حالت جراحت مین نہو اب
کرنا چاہیے اور کھپاچ چڑھا دینی چاہیے اسی مقام پر اگر گنجایش ہو مثلاً مقام بندش کا قابل جبائر کے ہو اُسوقت رہنے دین اور ایسی تدبیر کرین کہ
صبح اور شام جسوقت زخم کا کھولنا اُسکے علاج خاص کے واسطے ضرور ہو کھولتے وقت بندش سے کچھ علاقہ باقی نہ رہے اور بے لگاؤ بندش
کے کھل جایا کرین بقراط کہتا ہے کہ زخم کی بندش پٹی کے وسط سے کرنی چاہیئے اگر زخم تر و تازہ ہو اور اگر زخم پورا ہو کر پیپ پیدا ہوا اور یہ پیپ بعد
نضج کے پیدا ہوئی ہو اُسوقت اوپر سے باندھنا چاہیئے اگر زخم تر و تازہ ہو اور اگر زخم پورا ہو کر پیپ پیدا ہوا اور یہ پیپ بعد تقیح کے پیدا ہوئی ہو
اُسوقت اوپر سے باندھنا چاہیئے تاکہ وسط تک بہہ جائے۔ عمدہ یہ ہے کہ جو مقدار پٹی سے متصل جرح کے ہو خصوصاً وہ پٹی جو اوپر کی طرف ہے زیادہ مستحکم او
سخت ہو تاکہ روانی ریم کی اور سیلان مین کچھ کمی ہو اور اچھی طرح سے جاری نہ ہو پھر بھی سختی بندش بقدر تحمل اور برداشت کے ہونی چاہیئے اور جسقدر بندش

زخم سے ہوا ور جتنے بھیرے پٹی کے زخم سے الگ ہون بہ ترتیب اُنمین نرمی بڑھتی جائے اور ڈھیلی ہوتی جائین اور اگر زخم مین گڑھا بڑا پیدا ہوا ہے مقام
عضو پر بندش زیادہ سخت ہونی چاہیئے اگر ایسے گڑھے پر سخت بندش کرنے سے مقام شکستہ کی بھی بندش سخت حاصل ہوجائے فہوالمطلوب ورنہ
زخم سے تو وہی معاملہ کرینگے جو ہم اوپر بیان کرچکے اور اگر یہ گڑھا زخم کا مقام شکست تک پہونچ گیا ہو اُسوقت بندش زیادہ سخت کرنی چاہیئے عضو
مجروح اور شکستہ اونچا اور بلند کرنا اس شکل سے جسمین برآمد کرنا ریم وغیرہ کا آسان ہے جو ریم کہ زخم مین مجتمع ہوتا ہو اور گرمیون مین اس پٹی کا تر کرنا ضرور ہے کہ
متصل اور گرد زخم کے ہوتا کہ ورم کے منع پر معین ہو اور اس مقام پر تیر روغنی ہرگز نہ لگانا چاہیئے بلکہ اُسکے پاس تیر روغنی کو نہ لیجانا چاہیئے خصوصًا گرمیون مین
کہ بسبب عضو ما ؤف متعفن ہوجاتا ہے اگر صباح کسی کا ادع کے استعمال کی ہو فقط شراب قابض جو مذکور ہوئی ہو کافی ہے اگر ہمراہ کسر کے رض یعنی کوفتگی بھی ہو
اور عضو شکستہ کی حیات باقی نہ رہنے کا خوف ہو اُسوقت پچھنے لگنے چاہیئن۔ یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ زخم جسقدر کم مضبوط اور استوار بندھے گا اُس
بندش سے اوزال بطرف زخم کے کھینچین گے اور اگر بندش مین خطا واقع ہوگی ضرور ورم پیدا ہو گا خصوصًا اگر ڈھیلا رہیگا اور مقام زخم مین بندش
بخوبی نہوگی اور اُسکے سوا اور مقام مین سخت ہوگی۔ اور اگر ایسی بندش زخم پر ہوگی کہ راہ حمیان اور برآمد ریم وغیرہ کی بند ہوجائے نہ صدید کا اخراج
ہوگا اور نہ دوا زخم کی اُس تک پہونچے گی اور اگر بالکل کھلا ہوا چھوڑ دینگے عفونت پیدا ہوگی اور سردی زیادہ ہو جائیگی اس سے موت اُس عضو کی واقع
ہوگی اور نوبت ایسے درد اور حمیات کی پہونچے گی جس سے ضرر شدید ہو نگے لہذا طبیب کو لازم ہے کہ زخم مین تدبیر بندش کی کرے اور لحاظ رکھے
کہ بندش سے کیا ضرر پیدا ہوگا اسکی تلافی پہلے سے کرے کہ ابھی ضرر مستحکم ہونے پائے اور تدارک ہوجائے

کسر غشم کا بیان

ہڈی کج ہو کر ٹوٹ جانا
اور ترچھا ہوجانا اسلیئے کہ بالکل ابھی ٹوٹ نہین گئی ہو ایسا صدمہ ہڈی پر اکثر پہونچتا ہے کہ بخوبی ٹوٹ نہین جاتی مگر ترچھی ہو کر رہ جاتی ہے اُسوقت
دوبارہ توڑنے کی حاجت ہوتی ہے ایسے وقت مجبر کو حال دشبذ کا ملاحظہ کرنا ضرور ہے یعنی جو رطوبت خواہ لعاب ترچھی ہڈی مین پڑتا ہے اگر زیادہ اور
عظیم ہو اور قوی بھی ہو پھر دوبارہ توڑنے کی کچھ ضرورت نہین ہے اسلیئے کہ دوبارہ توڑنے مین اکثر خرابی یہ بھی ہوتی ہے کہ جہان سے جھک گئی ہے اُس
سے نہین ٹوٹتی ہے بلکہ اُس سے ہٹ کر ٹوٹتی ہے بوجہ شدت گرفت اُسی دشبذ کے جو پیدا ہو رہا ہے اور اگر بدون دوبارہ توڑنے کے چارہ نہو پہلے
اسکی نرمی کی تدبیر کرے تاکہ دشبذ مذکورہ کو سستی ہوجائے اور نرمی پیدا کرنیوالی وہی دوائین جو باب صلابت مین مذکور ہو چکین اسی مقام پر جیسے جلبہ الیہ
اور الیہ اور چھوار اور دور وغن کے اور ہالات رلینی جو ایک خاص قسم کا شوربا ہے) اور مخ اور لبوب حب القطن وغیرہ اور جب نرم ہو جائے تب توڑنا چاہیئے
اور بالہنر ہر وقت نطول آب گرم کے اور دخول آبزن کی ایک دن مین چند مرتبہ مداومت رہے اور اگر یہ تدبیرات نافع نہون اور تجربہ اور طلا اسی پر
دلالت کرے کہ زیادہ مضبوط ہو پس لازم ہو کہ اُتنے مقام کا گوشت چاک کرکے کھولدین جتنی دور تک دشبذ خواہ جبلی اور لعاب دار سخت پیدا
ہوتی ہے چھیلنے کی ضرورت ہو اور جتنی دور وہ گڑھا جسمین یہ رطوبت لزجہ مجتمع ہوتی ہے اُسکے نکالنے کی ضرورت ہو بعد گوشت کے کھولنے اور
چاک کرنے اور دشبذ کے چھیلنے کے ہڈی کو دوبارہ توڑین اور پھر درست کرین زخم کا علاج کرین اکثر ایسی ترچھی ہڈی کا علاج بدون توڑنے کے
اسطرح بھی ہوسکتا ہو کہ پہلے دشبذ کے نرمی کی تدبیر کرین بعد ازان بذریعہ کھانچ اور جبیرہ کے ایسی بندش اُلٹی کرین جس سے ہڈی کی کجی جاتی ہے
اور سیدھی ہوجائے جب سیدھی ہوجائے اُسپر جسقدر دشبذ پیدا ہوئی ہو رہ بھی درست اور سیدھی ہوجائے گی اور جو بدن نرم ہین جیسے لڑکے
وغیرہ اُن مین فقط توڑ ڈالنا دوبارہ کافی ہوتا ہے

کسر کے واسطے طلاء وغیرہ کون کون سے مفید ہین

یہ بیان بموجب عدہ سابقہ کے
لیا جاتا ہے بعض اقسام کے طلا فقط واسطے منع ورم کے ہوتے ہین اور جو خارش مقام کسر مین پیدا ہوئی ہو اُسکے دفع کے واسطے اور بعض قسم کی طلا کا
فائدہ یہ ہے کہ جو سختی مفاصل مین واقع ہوئی ہے اُن کو دفع کر دین طلا مانع ورم اور دافع خارش ہم نے باب بط اور بندش مین چند اشارات بھی

اس بارہ مین کردیئے ہین اور چند اقسام کی قیروطی اور نطولات ہمراہ شراب عفص کے مذکور ہوتے ہین اب ہم پھر اُنھین چیزون کے بیان کی طرف عود کرتے ہین اور سکتے ہین واجب ہے جو قیروطی وغیرہ ایسے وقت مستعمل ہو اسمین کسیطرح کی خشونت نہو بلکہ جہان تک ممکن ہو نرم اور چکنی ہو اور اگر خیال عفونت کا کیا جاتا ہو ہرگز قیروطی کا استعمال جائز نہین ہے اور نیز اگر اجزا کسر کے چند ہون جب بھی قیروطی کا استعمال نکرنا چاہیئے اسلئے کہ اسطرح کی شکستگی ایسے مواد پیدا کرتی ہے جو صورت عفونت کے ہوتے ہین اسلئے کہ اکثر ایسی شکستگی ہمراہ قروح کے ہوتی ہے اور البارحارہ یعنی گوشت لپستان اسکی کیفیت تو ہم نے بیان کی ہے اور اسکی صفت بھی درج کی ہے کہ اُن کا فائدہ تحلیل اول مواد کا ہے جو خارش اور کھجلی پیدا کرتے ہین اور اُس غذا کو جذب کرتے ہین جو اس عضو کیواسطے آتی ہے کبھی اُن کی احتیاج اُسوقت ہوتی ہے جسوقت عضو کی بندش نے اسمین خشکی پیدا کی ہو اور تخفیف ظاہر ہو اور مقدار اسکی معلوم ہے اوپر کے بیان سے

بیان اُن طلاؤن کا جو دشبذ مین صلابت پیدا کرین ۔ اس بارہ مین جو چیزین نافع ہین وہ نطولات ہین جو قابض اور لطیف ہون اور وہ ضماد جو اسی خاصیت کے ہون جیسے طبیخ آس اور روغن آس بشرطیکہ احتیاج روغن کی ہو اور روغن حنا اور طلا برگ آس کی اور حب الآس کی اور طبیخ یعنی جوشاندہ درخت قرظ کا جسے ہندی مین کیکر یعنی ببول کہتے ہین اور جوشاندہ بیخ دردار اور اُسکے برگ کا جوشاندہ کہ یہ ادویہ پُر گوشت اور سخت کرتے ہین اور جو ضماد مونگ کو میکر بنائین خصوصًا جب اسمین زعفران اور مر داخل کرکے شراب یمانی سے اسمین عمدہ قسم کو داخل کرین اور لوبیا یا ماخرما یعنی بیجکو ز لہام بہار مین ابتدائً پیدا ہوتا ہے وہ بھی بہت عمدہ ہے

بیان تدبیر تعدیل دشبذ کا دشبذ ابتدا مین جب تک تازہ ہو تو قوابض مذکورہ کے ذریعہ سے اُسکی تعدیل کرنی چاہیئے کہ یہ قوابض اُسکے اجزا کو جمع کرکے مضبوط کردین اور اُسکے حجم کو چھوٹا کردین گے اور اس زمانہ کے بعد جو سخت جب زیادہ پیدا ہو علی الخصوص جو دشبذ قریب مفصل کے ہو پھر اسکو چاک کرنا اور چھیلنا ضرور ہے کہ اسی تدبیر سے اسمین تعدیل پیدا ہوگی اور یہ سب تدبیرات انھین ادویہ کے ذریعہ سے کرنی چاہیئین جو ملین صلابت ہون اور جن کی ساخت لعاب در صموغ سے اور چربیون اور دہان سے ہو اور اگر اُن مین سرکہ تازہ اور نیا داخل کرین زیادہ پیوستہ ہون گے اور اسی کے قریب استعمال نمر اور الیہ کا ہے اور شیرج بھی سیقدر مفید ہے کہ یہ سب ملاکر ضماد بنائین بہت عمدہ اور سب سے ہوگا ایضًا تخم ارنڈ کو میکر نصف اُسکا روغن زرد اور چہارم حصہ شہد ملاکر استعمال کرین اور شبیر قیروطی روغن سوسن کی تنہا مفید ہوتی ہے اور کبھی ہمراہ اُن کے جمیع وہ ملینات جو باب سیقروس مین مذکور ہوئے ہین وہ بھی داخل کئے جاتے ہین اور جسوقت مزاج مین کسیقدر برودت محسوس ہو دوا مین جند بیدستر اور سکبینج اور جاوشیر کو بڑھانا چاہیئے اور یہ دوا بھی مجرب ہے کہ دردروغن کتان اور دروشیرج کا اور موم بھی کو پکا کر دودھ مین ورہال الیہ ملاکر استعمال کرین دوسرا نسخہ یہ ہے کہ بیخ خطمی اور بیخ قثاء الحمار اور مقل اور وشق اور جاوشیر پہلے سرکہ مین محلول کرکے طلا کرین مرہم حاجی بھی اسی وقت بہت عمدہ ہے لعاب حلبہ اور لعاب بزر کتان اور لعاب قثاء الحمار اور واشق اور لاذن زوفاے رطب روغن سوسن بطاکی چربی مقل لیمن بنرزدخالص تخ عجل یعنی بچہ گاؤکی روغن مین محلول کرکے استعمال کرین

صفت مرہم جدید کی ۔ جو تمکین صلابت اسی مفاصل کی کرے نسخہ اُسکا یہ ہے اشق ایک جزو مقل الیہود نصف جزو لاذن نصف جزو روغن حنا چربی بط کی ہر ایک سے ربع جزو صمغ میعہ سائلہ ربع جزو موم زرد نصف رطل سب صموغ کو پگھلاکے اجزا یکجا کرین اور ملادین مرہم مجرب اشق بجیس موم چھتیس صمغ بطم مقل قنہ ہر ایک سے آٹھ اوقیہ روغن حنا چار اوقیہ صموغ کو میکر سرکہ مین تر کرین پھر ایک روز دن مین جو روغن سوسن سے چکنی کرلی ہے اور اسطرح اسکا دستہ بھی اسی روغن سے چکنا کرین اسمین حل کرین بعد ازان مرہم بنائین اور جو سنگی غل غدود کے پیدا ہوتی ہے وہ کہین کیون نہ پیدا ہو اور یہان وہ خاص خاص مراہم جو اسکے واسطے درکار ہین ہم نے بیان کردیئے ہین اور سالگر اس سے فائدہ نہو جند بیدستر اور قسط اور ہیجال کبوتر اور خردل کا ضماد کرین کہ یہ دوا غایت درجہ کی فائدہ مین ہے ملین جید تل چھٹے روغن سوسن کی ایک اوقیہ علک البطم ایک اوقیہ میعہ سائلہ اور قنہ اور جاوشیر اور اشق ہر واحد سے نصف اوقیہ مقل لیمن ایک اوقیہ ریچھ کی چربی خواہ بط کی خواہ مرغی کی ۔

خنزیر کی اسکے واسطے جسکے لیے شرع مین ریچھ اور سُور حلال ہے نزدیک فقہائے اسلام کے بنظر ضرورت دوائی کے ہر ایک ان چربیون مین سے دوا دینا اس سے مرہم طیار کرین مترجم کہتا ہے لگانا ایسے مرہم کا ناجائز اسی غرض سے ہوگا کہ نجس اشیا ہر وقت بدن پر رہین گے خصوصاً شموم وغیرہ دہنیت کی چیزین پھر نماز کیونکر پڑھیگا اور حلال ہونا اُن اشیا کا موہم اسکا ہے کہ اکلاً استعمال مراد ہو اسکے قائل اہل اسلام بشرط انحصار علاج کے خاص دوا سے حرام مین آٹھ بعض فقہا ہین لیکن شرط زیادہ مشکل ہے اور مطلب شیخ کا یہی ہے جو لکھا گیا ہے بیان ایسی چیزون کا جو استرخا دور کرین اعضا دلکے معالجہ مین تو بعض لطیفہ پر کرنا چاہیے جیسے ابہل و سرو وغیرہ اور تو بعض کثیفہ کا استعمال اسوقت چاہیے کہ اسمین مثل زعفران اور دارچینی اور مُر کو ملا دین اور اُشق بھی بہت عمدہ ہے خصوصاً جب اسکے ساتھ رب ترکی کو جوش دیا ہو اور خاکستر درخت انگور ہمراہ چربی کہنہ اور پوست بہار خرما اور سب چیزین جو دشیذ کے سخت کرنے مین مذکور ہوئین یہان بھی بکار آمد ہین استعمال آب گرم اور روغن کا یہ بات معلوم ہو کہ آب گرم اور روغن یہ دونون بوقت جبر کے قابل استعمال کے نہین ہین اسلئے کہ یہ جبر اور درستی کو مانع ہوتے ہین قبل از جبر کے صلاحیت استعمال کی رکھتے ہین اسلئے کہ یہ دونون انجبار پر آمادہ کرتے ہین اور بعد انجبار کے بھی انکا استعمال جائز ہے اسواسطے کہ بقیہ ورم کی تحلیل کرتے ہین اور جو صلابت پیدا ہوئی ہو اُسے دور کر دیتے ہین اور جس دشیذ کو رباطات پیدا کرتے ہین جو اعصاب مین بسبب حرکت ہمراہ اُسکے آسان ہونے سے بھی مفید ہین اور اگر استعمال آب گرم اور روغن اور چربیون کا اور نیز استعمال موم کا ہوگا اُن آفات سے محفوظ بھی رکھے گا اور اُن کا تدارک بھی کریگا اور درمیان مابین ابتدا اور بعد جبر کے پیدا ہونے کے جسقدر زمانہ ہے اسمین آب گرم اور روغن التحام اور جبر کا زیادہ مانع ہے کبھی اطفال کے بدن مین انکا استعمال کیا جاتا ہے خواہ جو لوگ نرمی اندام مین قریب اطفال کے ہین اُن کے ابدان مین استعمال کیا جاتا ہے مگر یہ استعمال اُسوقت کرتے ہین کہ ضماد اُن کے بدن پر خشک ہو جاتے ہون اور جسوقت ضماد مین خشکی آجائے پھر ضرور مقام ماؤف پر بشرطیکہ درد بھی ہو روغن لگانے کی ضرورت ہوتی ہے اسکے بعد پٹی باندھی جاتی ہے اور درست کیا جاتا ہے اور اگر درد مین سکون پیدا ہوا اُسوقت پھر روغن اور آب گرم کے استعمال کی اجازت نہین ہے اطبا کبھی بوقت کھولنے پہلی بندش کے جو ایک ہفتہ کے بعد کھلتی ہے آب گرم کا نطول کرتے ہین اور اس نطول سے اُن کی مراد ایک منفعت خاص ہوتی ہے اور وہ غرض یہ ہے کہ مقام ماؤف کی طرف مادہ کو جذب کرتے ہین لیکن اس نطول کو بالضرور ایسا ہونا چاہیے کہ علیل کے نزدیک وہ حرارت مین معتدل ہو اور اسکی برداشت کر سکے اسلئے کہ زیادہ گرم پانی کا نطول بہ نسبت جذب مادہ کے تحلیل زیادہ کرتا ہے اُس بدن مین جو مواد سے پاک ہے اور خصوصاً اگر نطول کا زمانہ زیادہ ہو اور دیر تک نطول کیا کرین اور جو بدن مادہ سے بھرا ہوا ہے اُس سے جذب مادہ بیش از حد واجب کرتا ہے خصوصاً اگر زمانہ نطول کا قصیر ہو لہذا واجب ہے کہ پانی کی حرارت مین اعتدال ہو اور نیز ابھی اتنی دیر تک کرین کہ عضو پھول کر اونچا ہو جائے اور جب پھول کر سمٹنے لگے پھر نطول کرنیکا وقت باقی نہین رہتا نطول کرنے کے احکام ہم نے باب خلع مین مفصل بیان کر دیے ہین اُن احکام کا خیال اس مقام پر کرنا چاہیے اور مجھے تو یہی مقام پسند ہے کہ اگر درد نہو ہرگز روغن نزدیک نہ لائین اور نہ گرم پانی کا استعمال کرین سوائے اُسقدر کے جس کی عادت واقع ہوئی ہے تا تبدیل کے کسر مین بنظر احتیاط کے اور جو مفاصل بعد جبر اور درست ہونیکے سخت ہو جائین خواہ انمین صدمہ وثی کا ہو یا خواہ یار مس کا اثر ضماد تر اور ایسا کرنا بہت مفید ہے

مجبورون کے تغذیہ کا بیان اور تقیہ کا یعنی کھانے پینے کی چیزین جو مجبور کیواسطے استعمال کرنی چاہیئین اُنکا طریقہ یہ ہے کہ جس شخص کے کسی عضو کے انجبار کی تدبیر کرنی ہے اُس کی غذا ایسی ہو جس سے خون غلیظ پیدا ہو اور اس خون مین لزوجت بھی ہو تا کہ اُس سے دشیذ نرم پیدا ہو اور بہت ضعیف اور لُود اگر پرہیز ہو جیسے پائے اور ہریسہ اور اوجھ اور کلہ اور اوپر کی کھال اور بچہ گاؤ جو پختہ کیا جائے اور از قبیل اور چیزین جو خون غلیظ پیدا کرتی ہین اور مشروبات مین شراب غلیظ قابض دینی چاہیے اور نقل مین شاہبلوط اور رُب جنین حدت نہو اور جتنی چیزین خون رقیق پیدا کرتی ہین سب سے احتراز کرنا چاہیے اسیطرح جن چیزون سے خون مین گرمی پیدا ہوتی ہے خواہ ایسی چیزین جو خون کے بستہ ہونے کو منع کرتی ہین جیسے شراب

رقیق اور جو چیزین کہ ان مین مصالح گرم پڑے ہون اور خلاصہ یہ ہو کہ اُن کی غذا اور شراب کی ایسی تدبیر کرنی چاہیے جس سے خون غلیظ پیدا ہو ہان اگر اُس
مقام پر کوئی مانع از قسم جراحت وغیرہ ہو کہ اُسکا اقتضا تلطیف غذا کا ہو جس قدر اُسکے بڑے اور چھوٹے ہونیکا وصف ہو اور جسقدر خوف
اُسکی ایذا کا ہے اُسی کے موافق غذا مین تلطیف بھی جائز ہوگی اور جب اس جراحت وغیرہ کی اصلاح ہو جائے اور اُسکے ضرر سے امان اور اطمینان حاصل
ہو پھر ویسی غذا جو مولد خون غلیظ ہو دینی چاہیے اور شربات مین بھی ایسی ہی چیزین اختیار کرنی چاہئین جو شخص تدبیر مین احتیاط کا پابند ہو اُسکو لازم ہے کہ
تدبیر لطیف سے شروع کرے تاکہ تدبیر غلیظ کے ضرر سے بخوف ہو اور اسکی صورت یہ ہو کہ جیسے کبھی حاجت فصد اور اسہال سے کے ہوتی ہو کہ بعد چند روز
کے ایسی استعمال اسکا ضرور ہے اور کبھی حاجت اسکی ہوتی ہو کہ تدبیر غلیظ کو ترک کرے جسوقت و خشیہ زیادہ پیدا ہو جائے پھر اُسوقت غذاے غلیظ خواہ تدبیر
غلیظ کے منع کی ضرورت ہوتی ہے **صفت غذاے** موافق کی جسکا استعمال بوقت انقبار کے کیا جاتا ہے میدہ کی روٹی اور چاول کا
آٹا چربی گاے کی اور دودھ ان سب کو لیکر پھر لیسا طیار کرین جو قسم عمدہ کا ہو اور جو دوا کی قسم ایسی فربہ ہو کہ اُسکا فائدہ بعد اس غذا کے ہو جبر
اور درست کرنے مین وہ دوا موسیائی ہو کہ ایسے لوگون کے واسطے عجیب النفع ہو اور جو امور مانع کسر اور جبر کے ہین اور اُن سب کا ازالہ کر ضرور ہو
ایسے فوائد موسیائی مین موجود ہین کبھی بوجہ کسر کے گوشت اسقدر جدا ہو جاتا ہے کہ پھر اسکا ملنا دشوار ہوتا ہے اور اگر اُسے کاٹ نہ ڈالین خود بھی
متعفن ہوتا ہے اور اپنی گرد کی چیزون کو بھی متعفن کر دیتا ہے مثل ہڈی وغیرہ کے لہذا اسکی عفونت روکنے کی تدبیر ضرور کرنی چاہیے کبھی کسر کے
ہمراہ فسخ اور رض بھی عارض ہوتا ہو اور بقوت رض شدید گوشت مین عارض ہوتا ہو کہ مثل قیمہ کے پس جاتا ہو اُسکا علاج پچھنے وغیرہ سے کرنا پڑتا ہو خواہ
ان دواؤن سے جو عفونت کو مانع ہون اگر اس عفونت کی تدبیر نہ کیجائے انجام کار گلنے اور سڑنے کی نوبت پہونچیگی لہذا اسکی بھی رعایت واجب ہو کبھی ورم
گرم ایسا پیدا ہوتا ہو کہ اُس کی تدبیر بھی ضروری ہوتی ہے اور کبھی جراحات عارض ہوتے ہین اُن کی تدبیر جیسے بیان ہو چکی کرنی چاہیے کبھی تشنج
زیادہ صدر ضماد سے پیدا ہوتا ہے کہ انجبار کسر مین اتنی مقدار کی ضرورت نہین اُسوقت تقلیل غذا کی ضرورت ہوتی ہے تاکہ ابزیادہ مقدار دشبذ
کی پیدا نہو اور بندش اسپر کرتے ہین اسی قسم کی جو ندکور ہو چکی تاکہ مقدار متولد کم ہو جائے کبھی بوجہ کھینچنے اور درست کرنیکے استرخاے مفاصل عارض
ہوتا ہو اور کبھی سیلان ریم اور صدید کا مغز استخوان تک علاوہ رض ہوتا ہو اُسوقت حاجت اسکی ہوتی ہو کہ ہڈی کو نکالکر راہ صدید کے سیلان کی نکالدین **تیسرا مقالہ عضو کے ٹوٹ جانیکے بیان**
مین **بیان عام قحف کے ٹوٹ جانے کا** کاسہ سر کبھی اسطرح ٹوٹ جاتا ہے کہ جلد نہین پھٹنے پاتی ہان ورم جلد مین ضرور پیدا ہوتا ہو اور
جب ورم کے علاج مین مشغول ہون اور کھوپڑی کے ٹوٹنے کا کچھ علاج نہ کرین اکثر یہ بات پیدا ہوتی ہے کہ ہڈی فاسد بھی ہو جاتی ہو اور قبل
نزف خواہ بعد اُسکے چند امراض ردی ایسے پیدا ہوتے ہین جیسے حمیات اور رعشہ زوال عقل اور سوا اُسکے اور چند امراض پس اُسوقت جلد چاک کرنیکی
ضرورت ہوتی ہے اکثر جس مقام سے استخوان سر شکستہ ہوتی ہو اُسکی شناخت یہ ہو کہ مریض اُسے بار بار چھوا کرتا ہے اور اُسی پر ہاتھ پھیرا کرتا ہے
اُسوقت کچھ اسکی حاجت نہین ہو کہ پہلے ہڈی کو اپنی حالت پر پھیر لائین یہ کچھ ضرور نہین ہو بلکہ جلد کو چاک کر دینا چاہیے تاکہ اُسمین حتبا س
صدید کا نہونے پائے نہ اس ہڈی مین اور نہ کسی اور مقام مین اسلیئے کہ پہلے تدبیر اسی کی ضروری ہو کہ ریم اور صدید کا اجتماع اندر نہونے پائے ہان
اگر اطمینان زیادتی ورم ہو جائے اور ورم کم ہونے لگے اُسوقت چندان اہتمام نہ کرنا چاہیے چاک کرنا جلد کا ضرور ہو اگرچہ بہت تھوڑی مقدار
بھی چاک کی کیون نہو اور فقط ایک ہی مقام کسر کے محاذی ہو یعنی استخوان قحف اگرچہ متعدد مقامات سے ٹوٹی ہوئی ہے ایک ہی مقام کا چاک
کرنا کافی ہے چند شگاف کی کچھ ضرورت نہین یا اینکہ ورم شگافتہ ہو کسی ایک مقام کسر کو ظاہر کر دے کہ ایسے وقت مین زیادہ غلطی پیدا ہوتی ہو
گمان یہ ہوتا ہو کہ کسر اسیجگہ پر ہڈی ٹوٹ گئی ہے اور کسی مقام پر صدمہ کسر کا نہین ہو سکتا ہو اس بات کو خوب سوچ سمجھکر دیکھنا چاہیئے اور مقام

شکست کو بخوبی نظر کرنا چاہیے بعض تدبیرات جو صدر طبیب کو مائل بطرف صواب کے کرتے ہیں اُن میں سے ایک تدبیر یہ بھی ہے کہ سبب ٹوٹ جانیکا دریافت
کریں یعنی کس سبب سے ٹوٹ گئی ہے اور کہاں تک اور کسقدر ٹوٹی ہے اور توڑنے والی چیز کی قوت کسقدر تھی اور وہ شے کتنی بڑی ہے اور کسقدر قوت
رکھتی ہے اسکے خیال کرنے سے بھی کیفیت کسر کی اور مقدار اُسکی دریافت ہو جاتی ہے کہ ایسی توڑنے والی چیز سے کتنی مقدار کسر کی ہونی چاہیے۔
اسیطرح جو اعراض بعد کسر کے پیدا ہوتے ہیں وہ بھی مقدار کسر پر دلالت کرتے ہیں مثلاً سکتہ اور سدر اور بطلان صوت وغیرہ۔ اور کبھی جلد کے
پھٹ جانے سے زیادتی مقدار کسر اور اُسکے اختلاف پر دلیل ہوتی ہے کہ ایک ہی جانب کسر واقع ہے یا چند جانب میں یعنی اگر جلد چند مقام
سے پھٹ گئی ہے معلوم ہوگا کہ ہڈی بھی شاید چند مقام سے ٹوٹ گئی ہوگی اگرچہ یہ دلیل کامل اور علامت یقینی نہیں ہے اسلیے کہ اکثر جلد
شق نہیں ہوتی اور اگر ہوتی ہے تو بہت کم مگر ہڈی اندر کی طرف زیادہ ٹوٹ جاتی ہے اور جلد پر کسیطرح زیادہ شگاف پیدا نہیں ہوتا خواہ
تھوڑا سا شگاف پیدا ہوتا ہے اسوقت بالضرورت احتیاج شناخت حال کی ہوتی ہے اور ایسے علامات کی تلاش ہوتی ہے کہ آنکھ سے
مقام کسر خواہ عضو مکسور نظر آجائے اور ایسے احوال میں جلد کے کھولنے کی ضرورت ہوتی ہے اور بشکل صلیب جلد میں شگاف پیدا کیا جاتا ہے اور بعد
شگاف کے جلد کو چھیل کر ہڈی کو ظاہر کر کے دیکھیں گے یعنی جو ہڈی ریزہ ریزہ ہوئی ہے اُسکا حال مفصل دیکھیں اور اگر جلد میں شگاف پیدا
ہونے سے خون جاری ہو فوراً شگاف کو پر کر دینگے سوکھے ہوئے کپڑوں سے اُسکے بعد فادہ اور پٹیاں باندھیں گے مگر اُن کو شراب
میں ڈبو کر اور دو تین دن تک یونہیں بندھی رہنے دیں اور نہ کھولیں۔ جو شجہ یعنی چوٹ حد موضحہ تک پہونچے اور اندرونی عضو کو کھولکے
اور نمودار کر دے اسکا علاج باب قروح میں مذکور ہو چکا اور اس سے پہلے بھی اسکا ذکر ہو چکا ہے اور شمار اور مقدار اور سب اقسام کی جراحتوں کا بیان اوپر کے ابواب میں ہو چکا
ہے اور یہاں بھی اُنکے علاج کا طریقہ مذکور ہوگا کسر حال ہڈی کے ٹوٹنے کا یہ ہے کہ جلد پھٹ جائے اور شگافتہ ہو جائے اور دوسری
جانب جلد کے بطرف اندرون کے نافذ نہو بلکہ بعض ارباب تجربہ کی رائے بھی ہے کہ اوپر کی طرف جلد مسک کر رہجائے اور ایسی قسم شکست کی آنکھ
سے پوشیدہ رہ نہیں سکتی بلکہ آنکھ سے ضرور نظر آتی ہے اور اُسکی مثال ایسی ہے جیسے بال سا پڑ جائے ایسی چوٹ خواہ صدمہ کی تدبیر یہی ہے کہ
اُسے اسقدر چھیلیں کہ جہاں تک صدمہ چوٹ کا ہو تحکر چھل گیا ہے وہ اثر اور نشان مٹ جائے اور اگر اسکا خیال ہو کہ کوئی رطوبت سوداوی
اُس مقام پر گرے گی اور مقام رگڑ کا مضبوط اور مستحکم ہو کر سیاہ پڑ جائے گا اُسوقت اسقدر چھیلنا چاہیے کہ بالکل اثر اور نشان باقی نہ رہے اور چھیلنے کیواسطے
مختلف اقسام کی ناخن گیر وغیرہ موجود ہونی چاہئیں اور مقدار چھوٹی بڑی ہو کہ سب سے پہلے چوڑی اور اُسکے بعد اُس سے کم عریض اور اسیطرح تا اینکہ
بقدر مطلوب چھیل ڈالیں اور چھیلتے وقت دوائے رادع یعنی چھپانے والی کا استعمال کرنا چاہیے اور یہی کافی ہوگا۔ ادویہ رادعہ یہ ہیں جیسے ایرسا
اور مٹر کا آٹا اور دقاق کندر زراوند لوست بیخ جاؤشیر اور مر اور انزروت دم الاخوین اور جو مجفف ہو اور اُسمیں لذع نہو اُسکا علاج مثل قروح
کے کرنا چاہیے لیکن اگر دریافت ہو کہ شگاف خواہ صدمہ جلد کے اندرونی جانب تک پہونچ گیا ہے اور چھیلنے کی جہت سے کچھ فائدہ معتد بہ نہو گا
جب تک ساری جلد رگڑ نہ جائیگی اُسوقت ہرگز جرأت تمام جلد کے رگڑ ڈالنے پر بدون خوب سمجھے ہوئے نہ کرنی چاہیے بلکہ ٹھہر کر خیال کرو کہ کہانتک
صدمہ پہونچا ہے اور حال حجاب کا دریافت کرو کہ وہ حجاب محفوظ ہے یا نہیں اور اپنی وضع اصلی پر باقی ہے یا کہ اسے کچھ تغیر ہوا ہے اگر تغیر نہیں ہے
اُسوقت آفت کم ہوگی اور بخوبی اور امن ظاہر ہوگا اور ورم بھی کم عارض ہوگا اور سلامت حال علیل زیادہ ہوگی اور کسر بھی مقدار میں چھوٹی
ہوگی اور ظہور قیح تقطیع کا بہت جلد اور اکمل ہوگا اور جلد اکرنا صدمہ کا استخوان سے جسمیں خطرہ زیادہ ہے بہت ہوگا اور ظہور اوجاع اور حمیات
کا بھی کم ہوگا اسیطرح اور اعراض جو ایسے صدمات کو عارض ہوتے ہیں وہ بھی کمتر پیدا ہونگے اور ہڈی کا تغیر لون بھی کم ہوگا یعنی جلدی

ہڈی تغیروں کو قبول نہ کریگی اور سیلان پیپ صدید بھی رقیق کا اسمیں زیادہ ہوگا اور حمیات وغیرہ اور تمدد اور غشی اور زوال عقل کا نسبت شامل ہونے علاج کے اسمیں زیادہ ہوگا اور درد اور تیق زیادہ ہوگی اسمیں ورم بھی زیادہ ہوگا جو اوجاع ایسے اوقات میں عارض ہوتے ہیں بلکہ جو ہر وقت عارض ہوتے ہیں اُن سب سے برودت سے بچانا واجب ہے اگرچہ گرمیوں میں بھی صدمہ پہونچے جب بھی سردی سے ہوا وغیرہ کے محفوظ رکھنا واجب ہے اسلئے کہ سردی کے صدمہ پہونچنے سے خطر عظیم پیدا ہوتا ہے جو کسر صادع ہو یعنی اسکا صدمہ فقط اسی قدر ہے کہ جلد پھٹ گئی ہو اور کچھ نہیں لیکن اکثر اس قسم کی چوٹیں محتاق یعنی بیچ کھلی سر کی کھل جاتی ہے پس اکثر ایسے صدمے میں فقط بندش کافی ہوتی ہے اور ضماد مبردات کا۔ اور تدبیر صائب یہ ہے کہ پہلے روغن گل کو مقام شگاف پر ٹپکائیں یا ذرا اسکو نیم گرم کرلیں اسکے بعد دونوں کنارے زخم کے ملا کر ٹانکے دیں اگر احتیاج دوخت کی ہو اور ٹانکے لگانے کے بعد جو ذرور آسی یعنی جو پانیوالا ہو اُسپر چھڑکیں اور اسکے اوپر کتان کا کپڑا اسپیدی بیضہ مرغ میں تر کرکے رکھیں اور اسکے اوپر گدی جو شراب قابض میں تر کر دی ہے اور شراب قابض میں زیت بھی ملا ہوا ہے رکھیں اسکے اوپر پٹیوں سے بندش کریں اور تسکین اور خوشبو اور آرام دہی علیل کی تدبیر زیادہ کریں اور اسکے سولانے کی فکر زیادہ رہے اور اگر حاجت ہو فصد بھی کھولی جائے اور ہر ایک صدع اور کسر میں اسکی ضرورت نہیں ہے کہ سب ہڈی پر بندش کیجائے اسلئے کہ یہ بات ہر جگہ پر ممکن نہیں ہے لیکن وصیت جسے ہم نے باب جبر اور کسر میں لکھا ہے اُسے یہاں بھی ذکر کرتے ہیں علاوہ یہ ہے کہ اکثر آدمی ہڈیوں کو سروں سے کاٹ ڈالتے ہیں اور اُنپر گوشت اور کھال بھی نہیں اُگتی ہے اور پھر زندہ رہتے ہیں۔ ہاں سر اور اسکے بعد حس کا درجہ ہے پس یہ بات جاننی چاہیے کہ سر کی ہڈی تمام جسم کی ہڈیوں سے مخالف ہے بروقت ٹوٹ جانے کے پس یہ ہڈی سر کی اگر ٹوٹ جائے پھر درست نہیں ہوتی ہے بنظر اپنی طبیعت کے جو اُسپر غالب ہے اور نہ اُسپر دشبذ قوی پیدا ہوتی ہے جیسے کہ اور ہڈیوں کے ٹوٹنے سے پیدا ہوتی ہے اور لگتی ہے بلکہ ایک شے ضعیف اور کمزور ایسی پیدا ہوتی ہے کہ اسمیں جوڑنے اور گرفت کرنے کی قوت نہیں ہوتی ہے لیکن ریم کا انصباب دماغ کی طرف ہونا نہ چاہیے بلکہ اُسے باہر کی طرف نکالنا ضرور ہے اگر شجہ نامسہ ہو خواہ قطع کرنا چاہیے اگر تام نہو اور ہڈی کے جبر کے درپے ہونا کچھ ضرور نہیں۔ گرمیوں میں سات دن سے زیادہ اُسکی تدبیر میں تاخیر جائز نہیں ہے اور جاڑوں میں دس سے زیادہ درست نہیں اور جسقدر جلد تدبیر کریں اتنا ہی بہتر ہے اور اُسی قدر آفات کے عروض سے دوری رہیگی اس اہتمام اور سرعت درپے علاج کے ہونے کے اسباب میں سے ایک یہ بھی سبب ہے اور ہڈیوں سے اُسکی خاصیت نرالی ہے اور سر کی ہڈی اور شے ہے بہ نسبت تمام بدن کی ہڈیوں کے اسلئے کہ اور مقامات کی ہڈیوں کے مواد فقط بندش سے دور ہو جاتے ہیں اور ہٹ جاتے ہیں اور سر کی ہڈی پر بندش اس قسم کی ممکن نہیں ہے اسواسطے جو شکست ایک مقدار معتد بہ پر ہو اُس میں ہڈی کو اسطرح چلنے کی ضرورت ہے کہ صدید بقدر حاجت نکلتا رہے یہ بھی ایک ضرر ہے کہ اگر صدید اندر استخوان شکستہ کے پیدا ہوگا جس پر بندش بطور ربط حاجز کے ہوئی ہے یعنی وہ بندش ایسی ہے کہ مادہ کو نچوڑ کر دفع کرتی ہے پس اس مقام سے ریم پیدا ہوکر مغز استخوان تک پہونچے گا پھر اُسوقت ہم کو کھولنے کی ضرورت ہوگی کہ اُسکے صدید کو کھول کر صاف اور پاک کریں پھر جب خاص اُسی عضو میں صدید پیدا ہو اسکا کیا حال ہوگا لہذا اس ہڈی کو چن ڈالنا خواہ قطع کرنا ضرور ہوتا ہے اور اسکے التحام اور ملجانے کو روکنا ضرور ہوتا ہے تاکہ اس ضرر سے امان حاصل ہو اور اگر خوب سیلان صدید کا اندر کی طرف نہو ہم کبھی ہڈی کو قطع نہ کرینگے لیکن واجب ہے کہ قطع استخوان کا ایک مقام مناسب سے کریں اور مناسب مقام وہی ہے جہاں سے محاذات اور سامنا پیدا ہو صدید کے برآمد ہونے کا اور گمان غالب ہو کہ ایسی جگہ سے ریم کا برآمد ہونا بخوبی ہوگا اور قطع کرنے میں بھی سہولت ہوگی اور جبر اور درستی کی حاجت بھی کم ہوگی اور امالہ کرنے اور ہموار کرنے کی بھی حاجت نہوگی اور نیز وہ مقام ایسا ہونا چاہیے کہ مقام عصب سے بعید ہو جیسے یافوخ اسلئے کہ اسکا وسط منبت اعصاب سے ملاقی نہیں ہے اور کوشش کرنی اس بات کی بھی ضرور ہے کہ حجاب کو کسیقدر برودت نہ پہونچنے پائے کہ یہ بہت ردی ہے اور خطرہ اسمیں زیادہ ہے اور تلطیف تدبیر کرنی چاہیے اور ہمیشہ نیم گرم روغن ٹپکانا چاہیے اور اگر حجاب پر کسی طرح کی

سیاہی پیدا ہو ایسی سیاہی کبھی نقطہ ظاہر حجاب مین ہوتی ہے اور اسمین چندان خطر نہین ہے اور کبھی نقطہ بوجہ درد اُن کے سیاہی پیدا ہوتی ہے اسکی تدبیر کرنی چاہیے اسطرح پر کہ شہد مین سہ چند اُسکا روغن گل ملا کر اُس سیاہی پر کو دھوئین تا اینکہ سواد برطرف ہو جائے اور بعد دھونے کے اسی مقام پر دوا ... جو اوپر مذکور ہو چکی چھڑکین اور اگر وہ سیاہی حجاب کی خوب جم گئی ہو اور چھوڑانے خواہ دھونے سے نہ چھوٹتی ہو اس سے ڈرنا چاہیے جس وقت حاجت کسی چیز کی پریشان اور پراگندہ کرنے کی ہو خواہ اسکے کاٹ ڈالنے کی ہو اور یہ امر کچھ مضر نہو خواہ کاٹ کر نکال ڈالنے کی حاجت ہو پس بہت جلد کرنا چاہیے اور ابھی طرح قیح اور ریم کے پیدا ہونے کا انتظار نہ کرنا چاہیے اسلیئے کہ یہ انتظار اس مقام پر اچھا معلوم ہوتا ہے اور اُسیوقت پسندیدہ ہے جہان کہین وہ جھلی جو بنام اُم موسوم ہے اُسمین تنگی خواہ ضغطہ پیدا نہ ہو یا اُسمین کچھ گڑنا نہ ہو اسلیئے کہ اگر اس جھلی مین نخس پیدا ہوگا فی الحال ورم آجائے گا اور تشنج بھی پیدا ہوگا اور ابھی تجربہ شکستہ ہوگا لہذا اُس ہڈی کا فی الحال اخراج کر دین کہ شکستہ سے نجات ملے اور سکتہ کی تیسی زائل ہو کر حس بحال خود ولیے لگے اور اگر ہڈی مین سوراخ پیدا ہون اُسوقت عجلت کا زیادہ موقع ہے اور اگر قحف یعنی سر کی کھوپری شکستہ ہوئی ہو اور حجاب نمایان ہو اور ورم پیدا ہوا اسکا نام خطرہ ہے اسمین بھی بقدر عجلت کرنی چاہیے جو ابھی مذکور ہوئی ہے اور اگر انتظار کرنا ضرور ہو دو دن خواہ تین دن تک مضائقہ نہین ہے لیکن اکثر اسکا علاج دو کے دن سے کرتے ہین یکانا ہڈی کا باریک آری سے ہوتا ہے جسکا ذکر اوپر ہو چکا ہے اور کبھی چھوٹے چھوٹے سوراخ کر کے قریب قریب ہڈی کو توڑتے ہین اور سوراخ ایسے متصل اور قریب قریب ہوتے ہین کہ ہڈی کے ٹکڑے ٹوٹ کر گر جاتے ہین اگرچہ اسطرح پر ہڈی کو توڑنا خالی از ضرر نہین ہے اسلیئے کہ کبھی اگر تھوڑی سی غفلت ہوئی سوراخ کا اثر غشا تک پہونچ جاتا ہے یعنی وہ جھلی جسکا نام اُم رکھا ہے ہان اگر وہ حیلہ جو اوپر ہم نے ذکر کیا ہے کرلین پھر غشا کے ضرر سے امان ہوگی اس علاج کی کیفیت یہ ہو کہ پہلے جو قدما اطبا نے ذکر کیا ہے آگے ہم بیان کرلین پھر اسکے بعد خاص تدبیر کا ذکر کرین قدما نے کہا ہو کہ پہلے سر کے بال تراش ڈالین اسکے بعد دو چاک سر مین متقاطع دوپایۂ تاسہ پر کرین اور ایک چاک بشکل چلیپا یعنی صلیب کے کرین اور اُس چاک کرنے مین ایک چاک تو یہی ہے جو ضربت اور شج سے ہو گیا ہو بعد ازان چاک کے نیچے کی جلد الگ کردے تاکہ ہڈی کھل جائے یعنی وہ ہڈی جسکا خالی کرنا منظور ہو پھر اگر اس چاک کرنے سے خون جاری ہو جاوے کسی خرقہ وغیرہ سے اُس کو بھر دے اور بند کر دے اور وہ کپڑا سرکہ اور پانی مین ڈبویا ہوا اور اُس سے بھی خون بند ہو خشک کپڑے سے بھر دین اور اوپر ایک گدی شراب مین ڈوبی ہوئی اور زیت مین رکھین اور گدی کے اوپر پٹی جو سمجھ کے مناسب ہو تا اینکہ دوسرے روز تک اگر کوئی امر تازہ حادث نہو اور قسم اعراض دے کے پس مناسب ہو کہ استخوان شکستہ کی تقویر کرین اور تقویر اس طرح پر کرین کہ علیل کو بٹھائین خواہ کسی لیٹنے کا حکم دین جسطرح پر لائق بحال اُسکے ہو اُسکے بعد دونون کان اسکے کسی صوف خواہ روئی سے بند کرین تاکہ چوٹ لگانے اور توڑنے کی آواز کان تک نہ پہونچے اور زخم کی بندش کو کھولین اور جب چیتھڑے اور گدی وغیرہ جو جو بندھے ہین اُن کو الگ کرین اور مقام ماؤف کو پونچھین اسکے دو خادم کو حکم کرین کہ چار کپڑون سے مضبوط اسکو تھامین اور وہ کپڑے باریک اور نازک ہون اور جو جلد چاک ہو چکی زوایائے قائمہ پر اُسے اوپر کی طرف کھینچین اور اُس جلد سے جو ٹوٹی ہوئی ہڈی پر واقع ہو اگر یہ ہڈی رقیق اور ضعیف ہو اور براہ طبیعت اور خلقت کے بودی اور کمزور ہو خواہ بوجہ ٹوٹنے کے ضعف اسمین پیدا ہوا ہے اسکے لیئے مناسب یہی ہے کہ آلات قطع سے نکال ڈالی جائے اسطرح پر کہ بعض آلات سامنے بعض کے رکھین اور جو آلہ سب سے زیادہ چوڑا ہے اس سے شروع کرین اُسکے بعد باریک آلات کا استعمال کرین اسکے بعد وہ موچنے باریک جنکو ہم نے مثقبہ نام رکھا ہے اُن سے کام لین اور ہڈی اُبھارنے اور چُن لینے مین نہایت نرمی اور سبکی کو کام فرمائین تاکہ سر مین کوئی ایذا اور گزند نہ پہونچے اور اگر ہڈی قوی ہو لائق حال اُسکے یہ ہو کہ پہلے برما وغیرہ سے سوراخ کرین لیکن اتنے برما زیادہ لانبا نہو جو اندر کی جھلی تک پہونچے اور یہ برمے ایسے بنے ہوتے ہین کہ اُن مین کسی مقام مین مناسب ایک بلندی اور گرہ سے بنی ہوتی ہو کہ اُس مقدار مین تک سوراخ کرکے خود بخود ٹھہر جاتے ہین اور وہ ہی فرسانی صفاق اور پردہ تک

ہو پہنچنے کو مانع ہوتی ہے پس ایسے ہی برمے سے استخوان شکستہ میں گڑھا پیدا کریں اور اسے اُکھاڑ لیں اور ایک ہی مرتبہ نہ اکھاڑیں بلکہ تھوڑا تھوڑا پھر اگر ہو کہ ممکن ہو کہ انگلیوں سے اُس ہڈی کو اکھیڑ لیں اس سے بہتر کیا ہو اور اگر نہ ہو پڑے موچنے سے اور چمٹے سے خواہ اور کسی آلہ سے اکھیڑیں مناسب یہی ہو کہ سوراخ بہت قریب قریب ہوں اور اُنمیں فاصلہ بقدر سلائی جانے کے ہو تاکہ قریب استخوان داخلی سطح کے ہو اور یہ بھی مناسب ہو کہ سوراخ کے پہنچنے کسیقدر جگہ ایسی باقی رہے جو پردہ سے ملی ہو اور اسمیں سوراخ نہ ہونے پائے اسواسطے واجب اور ضرور ہو کہ اثر برمے کا کسیقدر صفاق تک پہونچ جائے اور یہ بات بدون اسکے نہیں ہوسکتی ہو کہ مقدار برمے کی بقدر حجم استخوان شکستہ کے ہو اور یہ بھی مناسب ہو کہ سوراخ کرنے میں چند قسم کے برمے کا استعمال کریں جہاں جیسا ضرور ہو اور اگر شکست انھیں مقامات میں ہو جو اثنائے استخوان میں ہیں یعنی جو مقامات ہڈی کے درمیانی مقامات کے ہیں اسوقت یہی مناسب ہو کہ سوراخ شانئے … میں ہوں فقط تاکہ جسوقت ہڈی کو کھینچیں مناسب ہو کہ خشونت استخوان سر کو برابر کریں مراد یہ ہو کہ جو خشونت بوجہ قطع اور تقویر کے پیدا ہوتی ہو اُسے درست کردیں اور یہ کھرا پن بذریعہ سوہن کے دور کریں خواہ کسی اور رابی وغیرہ آلات آہن سے جو اس کام میں مدد دیسکتے ہیں لیکن اُسی آلہ کے پہنچنے سے پہلے کر … ایسی چیز رکھ لیں جو حجاب و صفاق کو چھپالے اور اسکا اثر چھیلتے میں اُس پردہ وغیرہ تک ہو پہنچنے نہ پائے اور اُسکے ضرر سے پردہ وغیرہ محفوظ رہے اگر پھر کوئی ٹکڑا خواہ کرچ ہڈی کی باقی رہجائے خواہ کنارہ اور شظیہ اسکا نکل نہ سکے لازم ہو کہ اُسے نرمی سے نکالیں بعد ازاں علاج بذریعہ فتیلہ یعنی بتی اور مرہم کے کریں کہ یہ تدبیر سہل اور آسان اور جمیع اقسام علاج سے اُسکی آسانی زیادہ ہو جالینوس نے کہا ہو جب کوئی شخص کسی سر کی ہڈی کو کسیقدر کھوے اور کوئی جزو استخوان سر کو مکشوف کرے چاہیے کہ اُس ہڈی کے نیچے یہ آلہ رکھے جسمیں ٹھنڈی خواہ دانہ مثل مسور کے ہوتا ہو اور چکنا چکنا اور نرم ہوتا ہے اور تیز جانب سکے بطرف طول کے ہوتی ہو اور چوڑائی اسکی جو بشکل دانہ مسور کے گول ہو صفاق پر اسکا زور ڈالکر چاہیے کہ کرنا مناسب ہو اور اسی طول مقام کے اوپر ہتھوڑی وغیرہ سے مارنا چاہیے لیکن ہتھوڑی ایسی ہو جس سے کام بآسانی برآمد ہو اور اوپر سے … اس ہتھوڑی وغیرہ سے ٹھونکیں اور سر کی ہڈی کو قطع کریں جب ہم یہ تدبیر کرینگے جتنی چیزیں ضروری ہماری کرنیوالی ہیں جب ہم کو فراغ حاصل ہوگا اور جو جو چاہتے ہیں ہم کو پردہ کے بچاؤ میں ضروری ہیں سبکا حصول ہوجائیگا اور یہ اطمینان اسوجہ سے ہوگا کہ پردہ اسوقت مجروح نہ ہوگا اور نہ معارج کو پہنچیگی اور اونگو آئیگی اسلئے کہ پردہ بطرف چوڑی جانب لبہ کے جسے ہم بشکل مسور کے کہہ چکے ہیں سامنے پڑیگا۔ پھر اگر یہ آلات بطرف استخوان سر کے پڑیں سب اپنا فعل کرینگے اور کسی طرح کی ایذا پیدا نہ ہوگی اسکی وجہ یہ ہو کہ اجزا شکل مستدیر عدسی کے ناخن گیر خواہ رکھانی وغیرہ سے پیچھے کی طرف ہونگی پس سر کی ہڈی کٹ جائیگی اور اس لبہ کے سوا اور قسم کا آلہ ایسا ممکن نہیں ہو کہ جس سے بآسانی یہ ہڈی کٹ جائے اور اکھڑ کے الگ ہوجائے اور نہ کوئی آلہ اس سے زیادہ جلد اس کام کو کرسکتا ہے جو علاج بذریعہ آری اور جو بتقید دس کے ہوتا ہو تازہ اور حال کے اطبا اُسکی مذمت کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ وہ ردی ہو اور قول اور رائے ہماری استخوان سر کی ہڈی میں یہ جسوقت کہ وہ ہڈی شق ہوجائے اور بھی علاج جمیع کسر میں پسندیدہ ہو جو استخوان سر کو عارض ہو اگرچہ ہم نے اس علاج کو ذکر کرکے غیر شق کیواسطے اُسی کو ذکر کیا ہو حکیم بقراط اور جالینوس نے بھی کہا ہو اور ہماری تعلیم اُس سے اس امر خاص میں کی ہو اور بیان کیا ہے کہ مقدار ہڈی کی کسیقدر توڑنی مناسب ہو جسقدر ہڈی کے قطع کرنے کی مقدار مناسب ہو اُسکے تعین یا اسطرح سے ہوتی ہو کہ جتنی ہڈی متعفن اور ریزہ ریزہ ہوگئی ہو اُسکا نکالنا ضرور ہوتا ہو خواہ جتنی مقدار میں نمد پیدا ہوتا ہو کہ یہ بھی اکثر عارض ہوتا ہو کہ موضع شقوق میں استداد کثیر ہورہا ہے اُسوقت مناسب نہیں ہو کہ شقوق کو آخر تک نکالڈالیں اور دور کریں اور یہ بھی معلوم کرنا چاہیے کہ اسکے سبب کچھ ضرر نہیں ہوسکتا اگر اور سب افعال اپنے اپنے موقع پر درست اور مناسب واقع ہوں پھر بعد علاج جدید اور استعمال آلات قطع اور نزع وغیرہ کے ایک کپڑا کتان کا اور مقدار مساوی مقدار زخم کی ہو شراب اور روغن گل میں بھگو کر زخم کو چیر کر زخم پر رکھیں اور زخم کا منہ اُس کپڑے سے بند کردیں

پھر ایک کپڑا دوہرا کا خواہ تین پرت کا نہایت درجہ سبک اور ہلکا اُسپر رکھیں تاکہ صفاق اور پردہ دماغ پر کسی طرح کا ثقل اور بوجھ نہ پڑے اور اس دوہرے خواہ تہرے کپڑے چوڑی پٹی کے ذریعہ سے بندش کریں لیکن بندش اُسی قدر کریں جسقدر گرفت کرے اور جو خرقہ زخم پر رکھا ہے اُسے ہلنے اور ہٹ جانے سے روکے اُسکے بعد جو تدبیر خارجی سکن التہاب ہو اور صفاق پر ذرور ادویہ یابسہ کا جنکو ادویہ راسی کہتے ہیں استعمال کریں تاکہ انبات لحم جلد تر کرے اور تپ کو دور کرے اور حجاب کی ترطیب پیدا کرے اُسکا استعمال کریں مثلاً روغن گل ہر وقت اوپر سے ٹپکایا کریں اور تیسرے روز اس بندش کو کھولیں اور مقام ماؤف کو پوچھیں اور جو علاج گوشت کے اُگانے میں جلد مؤثر ہو اُسکا استعمال کریں اور بعض اوقات میں ہڈی چھیلتے بھی ہیں اگر اسکی احتیاج ہو جسوقت کوئی ہڈی اونچی ہوتی نظر آئے خواہ گوشت جلد پیدا ہونے کی نظر سے حک استخوان کرتے ہیں اور جسقدر ادویہ جراحات کے علاج میں مذکور ہوتی ہیں اُن سب سے علاج کر سکتے ہیں حکیم لوقس نے یہ بھی کہا ہے کہ اکثر صفاق میں بعد علاج جدید کے ورم حار بھی عارض ہوتا ہے تا اینکہ ثخن استخوان سر کا بلند ہو جاتا ہے اور ثخن جلد کا بھی اور باوجود اس ضرر کے ایک قسم کی ماندگی بھی پیدا ہوتی ہے جو حرکت طبعی کو مانع ہوتی ہے اور اکثر ایسے لوگوں کو استرخا و اعراض اور مرض قسم کے بڑے بڑے عارض ہوتے ہیں اور یہ اعراض آخر کو نوبت بمرگ مریض پہونچا دیتے ہیں ورم گرم کا پیدا ہونا صفاق سر میں یا بوجہ اونچے ہو جانے ہڈی کے ایک قسم کی چبھن پیدا ہوتی ہے یا بوجہ ثقل اور گرانی قبائل یعنی آگے کی طرف زیادہ بوجھ اور گرانی کا صدمہ پہونچنے سے خواہ بوجہ برودت اور اکثر طعام خواہ کثرت شراب کی وجہ سے خواہ اور کسی وجہ سے جو خفیف ہو اور اگر ورم گرم بخوبی ظاہر ہو اور اُسکا سبب بھی واضح ہو اُسوقت اُس مرض کو قطع کرنا چاہیے اور جلد اُسکی تدبیر سے فارغ ہونا چاہیے اور اگر سبب اُسکا پوشیدہ ہو اُسکے ازالہ میں کوشش زیادہ کرنی چاہیے اور اگر کوئی چیز مانع نہ ہو فصد کسی رگ کی رگہائے سر سے کرینگے اور طعام اور شراب میں کمی خواہ وہ تدبیرات جو اورام حارہ کے لائق اور مناسب ہیں جیسے تطلیل روغن گل سے خواہ ایسے پانی سے جس میں خطمی اور حلبہ اور تخم کتان اور بابونہ وغیرہ جوش دیا ہو اور ضماد جو دقیق شعیر اور آب گرم اور روغن گل اور تخم کتان وغیرہ اور کسی صورت میں چربی مرغ کی لگا کر ترطیب سر کی اُس سے کریں اور گردن اور فقرات پشت کی ترطیب بھی اُسی سے کرنی چاہیے اور کانون میں کسیقدر ایسے روغن جو تسکین حرارت کریں ٹپکانے چاہئیں اور علیل کو آب گرم میں کسی محفوظ جگہ میں بٹھائیں اور مالش کریں اگر ورم گرم کو بہت دن گذر جائیں اور دوائے مسہل کے پلانے سے کوئی مانع نہ ہو مسہل کی تدبیر بھی کرنی چاہیئے بقراط نے اسکی اجازت دی ہے حکیم بولس جو احتیاطی مشہور ہے اُسنے کہا ہے کہ اگر صفاق میں سیاہی پیدا ہو اور وہ سیاہی فقط صفاق کی سطح میں ہو اور کسی دوا کی وجہ سے یہ سیاہی پیدا ہوئی ہو اُسے چھوڑ ڈالیں خواہ کوئی اور حیلہ اور تدبیر کریں اسلیئے کہ سیاہ رنگ کی دوا اکثر یہ اثر پیدا کرتی ہے اُسکے واسطے فقط یہی کافی ہے کہ شہد ایک جزو اور روغن گل تین جزو دونوں کو ایک کپڑے میں لگا کر صفاق پر رکھیں اور اگر سیاہی صفاق میں بذات خود یعنی آپ ہی آپ پیدا ہو اور اندر تک پہونچ گئی ہو خصوصاً اگر اسکے ہمراہ اور علامات ردی بھی ہوں اُسوقت سلامت مریض سے یاس کرنا چاہیئے اسلیئے کہ ایسی سیاہی فنائے حرارت غریزی پر دلیل ہوتی ہے اور معلوم ہوتا ہے کہ اب حرارت اصلی باقی نہیں ہے میں نے بعض ایسے لوگ دیکھے ہیں جن کے سر ٹوٹ گئے تھے اور سال بھر کے بعد اُن کے سر کی ہڈی ٹوٹی ہوئی نکالی گئی اور پھر صحیح رہے اور ہلاک نہوئے اور اسکی وجہ یہ تھی کہ صدمہ کسر کا یافوخ میں چوٹ لگنے سے پہونچا تھا اور رطوبت صدیدی وغیرہ کی نکاس بھی بطرف خارج کے ایسی کہ اندر کی طرف ریم وغیرہ کا انصباب نہیں ہوتا تھا اور نہ صفاق پر کچھ گزند پہونچا تھا بلکہ وہ فساد سے صحیح اور سالم رہے تھے جالینوس بیان کرتا ہے کہ ایک شخص کے سر کی ہڈی ٹوٹ گئی اور کنپٹی کی ہڈی بھی ٹوٹ گئی اور شکست بھی شدید اور زیادہ تھی میں نے اُس ٹوٹی ہوئی ہڈی کو بحال خود چھوڑ دیا مگر کسیقدر استخوان یافوخ کو البتہ کاٹ ڈالا تھا اسی غرض سے جو اوپر کے بیانات سے معلوم ہو چکی ہے بس یہی تدبیر کافی ہوئی اور وہ شخص صحیح اور تندرست ہو گیا

لحی کا ٹوٹ جانا لحی جبڑے کی ہڈی ہے اور مراد اس سے وہ ہڈی ہے جسپر داڑھی کے بال اُگتے ہین عالم فن جالینوس کہتا ہے اگر اندر کی طرف نہین ٹوٹی ہو اور دو ٹکڑے نہین ہوئے ہین اُسوقت اگر داہنے کی طرف استخوان لحی ٹوٹ گئی ہو بائین ہاتھ کی سبابہ اور وسطیٰ منہ مین علیل کے داخل کرے اور اگر بائین طرف کی لحی ٹوٹ گئی ہو داہنے ہاتھ کی دونون انگلیان داخل کرکے لحی اور تحدب کسر باہر کی طرف اُٹھائین اور دوسرے ہاتھ سے اُسکو سیدھا کرین اور برابر کرین اور برابر ہونے کے بعد شناخت اُسکی ہمواری کی یون ہوتی ہے کہ جو دانت اُس ہڈی پر واقع ہین وہ سب درست اور برابر ہو جاتے ہین اور اگر لحی کے دو ٹکڑے ہو جائین اُسکے درست کرنے کے واسطے دو خادم درکار ہین ایک تو کھینچے اور ایک گرفت کیے رہے اور طبیب اتنی دیر تک صبر کرے کہ دونون ہڈیان درست ہو کر ملجائین اور اپنی اپنی جگہ بیٹھ جائین اور جتنے دانت ترچھے ہوگئے ہین خواہ اپنی جگہ سے ہٹ گئے ہین اُنھین باندھ دینا لازم ہے پھر اگر ہمراہ کسر کے زخم بھی پڑ گیا ہو خواہ ہڈی کا کونا اور نوک گرتی اور چبھتی ہو اُسوقت چاک کرے اور جلد اس نوک کے نکالنے کی بنا کر چرچ وغیرہ کو نکال لینگے اور ٹانکے وغیرہ سے پھر اُسی چاک کو درست کرکے سی دینگے اور لگادی اور پٹی جو ممکن ہو باندھین اور جو دوائین لحم اور جوڑ درست کرنیوالی ہین بعد ہڈیون کے اپنی اپنی جگہ پر درست بیٹھ جانے کے استعمال کرین بعض حکیم نے کہا ہے کہ اس مقام کی بندش اس طور سے کرنی چاہیے کہ پٹی کا بیچ نقرہ لحیہ پر رکھکر دونون کنارے پٹی کے دونون کانون پر لاکر سر کے کنارے پر لیجانا چاہیے اور لحی کے کنارے سے لاکر پھر نقرہ تک واپس لائین اور پھر وہان سے لحی کے نیچے رخسارون پر لاتے ہوئے یافوخ تک پہونچائین پھر اُسی نقرہ کے نیچے لیجائین اور ایک دوسرے پٹے پیشانی اور سر کے پیچھے رکھین تاکہ سب پٹیر بندش کے خوب ہلنے نہ پائین اور ڈھلکنے نہ پائین اور ایک سبک چیز وہی اُسپر رکھنا چاہیے اور اگر دونون کی طرف لحی کی سب ٹوٹ جائین چاہیے کہ اُن کو ہاتھون سے خوب کھینچین اور جب دونون برابر ہوکر اپنی اپنی جگہ بیٹھ جائین اور باہم مل جائین اور دانت بھی دیکھ لین کہ اپنی جگہ پر درست بیٹھ گئے ہین باندھین جیسے اور ثنایا یعنی جو دو آگے دانت ہین اُن کو سونے کے تارون سے باندھ دین تاکہ حسب عمدگی سے بندش کی ہو اور جسطرح پر درست بیٹھنا چاہیے اُسمین لغزش نہ ہونے پائے اور کوئی چیز اپنی جگہ سے ہٹ نہ جائے اور وسط رباط کا قفا پر رکھکر اُسکا سر کنارہ لحی پر لائین اور علیل کو آرام اور سکون کا حکم دین اور بولنے اور کلام کرنے سے اُسے باز رکھین اور غذا اُس کی حریرہ تجویز کرین اور اگر اس بندش کی وجہ سے شکل مین کسیطرح کا تغیر واقع ہوا ہو بندش کو کھول ڈالین ہان اگر ورم گرم عارض ہو اُسوقت نطول اور ضماد سے غافل نہ ہونا چاہیے وہی ضمادات جو صلاحیت اُسکی رکھین کہ اُن سے تسکین اور تحلیل باعتدال پیدا ہو استخوان فلک یعنی لحی اکثر یہی ہے کہ قبل تین ہفتہ کے درست اور مضبوط ہو جاتی ہے اسلیئے کہ یہ ہڈی نرم ہے اور اسمین مخ اور مغز استخوان زیادہ ہے اسیوجہ سے جُڑ جاتی ہے کسر الانف یعنی ناک کا ٹوٹ جانا ناک کے اوپر کی طرف ہڈی ہے اور نیچے کی طرف غضروف ہے اور اس غضروف مین کسر عارض نہین ہوتی ہے بلکہ اسی رض یعنی کوفتہ ہو جانا اور چپٹا ہونا جیسے سقراطس کی ناک بیٹھی ہوئی ہوتی ہے عارض ہوتا ہے اور ایک جانب سے دوسری جانب کو کھنچا آتا ہے اور اوپر کی طرف کی ہڈی بھی کبھی ٹوٹ جاتی ہے ناک مین اگر صدمہ کسر کا ہو پہونچے اور جلد اُسکی اصلاح نہ کیجائے آخر کو کبھی خشم یعنی بطلان قوت شامہ لاحق ہوتا ہے اور کبھی ترچھی ہو کر سخت ہو جاتی ہے اور اُسی کجی اور سختی پر باقی رہتی ہے پھر درست بھی نہین ہو سکتی ہے لہذا واجب ہے کہ روز اول اُسکے علاج اور درستی مین کوشش کرین اور دس دن اُسے مہمل نہ چھوڑین۔ یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ شکست میں اگر ناک کے اوپر کے مقامات تک پہونچ جائے خواہ انھین مقامات مین پہلے سے کسر واقع ہوئی ہو اُسکی عمدہ تدبیر یہی ہے کہ ایک میل یعنی سلائی درست اور خوش اسلوب چکنی لیکر بہ نرمی اور آہستگی ناک مین داخل کرین اور مقام انتہائے کسر یا خیشوم تک اُسے پہونچائین اور باہر سے اُسکو تھامے رہین اور دوسرے ہاتھ سے ناک برابر اور درست کرین تا اینکہ اپنی جگہ پر ہموار ہو کر بیٹھ جائے بعد ازان فتیلہ کے داخل کرنے مین بھی لطافت اور نرمی کو کام فرمائین اور وہ فتیلہ ایسا ہو جو شکل ہموار اور درست کرنے کے بعد کو محافظ ہو اور بہتر یہ ہے کہ وہ فتیلہ کتان کا ہو اور احتیاط یہ ہے کہ دونون نتھنون مین داخل کرین گو آفت اور صدمہ کسر کا فقط ایک ہی طرف ہو پہنچا ہو اور کبھی فتیلہ

پر کی جڑ بھی رکھتے ہین تاکہ خوب سیدھا اور درست ہو اُسکے بعد ضماد کرین ضماد کا پھایا اچھی طرح چپکا دین اور فتیلہ کو جب تک خوب درستی نہ آجائے باہر نہ نکالین اور جبتک استحکام اور انجبار اچھی طرح پیدا نہ ہو باہر نہ کرین ناک پر پٹی وغیرہ کی بندش کرنی نہ چاہیے ورنہ بیٹھ جاتی ہے ہان اگر اُس مقام پر ایک قسم کا کوز اور نوک نکل آیا ہو خواہ کسی جگہ کچھ تھوڑی سی اور اونچائی ایسی پیدا ہوئی ہو کہ اسکے بٹھا دینے سے شکل کی درستی پیدا ہوتی ہے اُسوقت بندش کرنی ضرور ہوتی ہے اور اگر شکست ناک کی اجزائے زیرین مین عارض ہوئی ہو دو انگلیون سے اُسکا درست کر دینا ممکن ہے مثلاً دونون ہاتھ کے سبابہ سے خواہ دونون کی خنصر سے اور اگر ایسے وقت مین ورم حار عارض ہو مرہم داخلیون کا استعمال بہت مفید ہے کہ اس سے ورم مین تسکین بھی پیدا ہوتی ہے اور شکل کی برآمدگی بھی محفوظ رہتی ہے اور بعوث درستی پر قائم رہتی ہے اسیطرح جو دوا سرکہ اور زیت اور سفیدہ اور دقاق کندر سے بنا کر اسپر چھڑکین خواہ بطور ضماد کے اُسپہ لگائین اور اگر کسر بطور رض کے عارض ہوئی ہو اور پاش پاش کر دیا ہو اُسکے بعد ممکن نہین ہے کہ ناک پھر اپنے حال پر عود کرے بجز اسکے کہ جسقدر ریزہ سی شل ہو گئے ہو گئی ہو اُسکو نکال ڈالین اور پراگندہ کر دین اور بعد اخراج کے ذرور کا استعمال کرین اور اگر غضروف مین زوال خواہ کجی پیدا ہوئی ہو تو جبر اُس کو برابر کر دینا چاہیے اور بعد ازان پٹی وغیرہ سے باندھ کر درست کرین کہ وہ اپنی اصلی شکل پر درست ہو جائے اور پٹی باندھنے کا طریقہ یہ ہے کہ بندش صفحہ گردن سے اُسطرف سے شروع کی ہو باندھین آسانی بندش کی اور عمدگی کے طور سے بھی ہوتی ہے کہ حاشیہ کا کپڑا جو مضبوط ہو خواہ دوال جو ایک انگل چوڑی ہو لیکر اور اُسکے دونون کنارے ریشم ماہی خواہ ریشم گاؤ سے یا گوند خواہ اور چسپندہ چیزون سے آلودہ کر کے ناک کے اس کنارے پر چسپان کرین جلد پر جھکی ہوئی ہے اور جب لگ کر خشک ہو جائے ناک کو جبراً تھوڑا اپنی اصلی وضع کی طرف پھیرین اور سیدھی کرین اسکی اسی دوال خواہ لوار وغیرہ کو کھینچکر اسطرح اسکا دوسرا چپکائین کہ وہ کجی سب جاتی رہے اور گردن تک اسکو کھینچ لائین اور ایسی بندش کرین جو ناک کو اپنی اصلی صورت کی طرف لا کر ٹھہرا دے پھر اس ضماد وغیرہ کو لگائین چنبر گردن کا ٹوٹ جانا چنبر کی شکستگی کبھی بوجھ کے اُٹھانے سے ہوتی ہے اور کبھی کوئی سقطہ عظیم خواہ ضربت شدید پہونچے اُس سے ترقوہ ٹوٹ جاتا ہے بایہمہ پھر درستی اور جبر ترقوہ کا نہایت مشکل اور صعب ہوتا ہے اور نہایت تدبیر لطیف کی حاجت ہوتی ہے ترقوہ کے جبر اور درستی کی تدبیر مین قول اطبا کا یہ ہے کہ اگر ترقوہ نزدیک استخوان سینہ کے کوفتہ ہوا ہو اُس کی شناخت یہ ہے کہ راس عضد نیچے کی طرف کم اُتریگا اور ترقوہ بیچ سے آدھا ہو جائے تو علیل کو ایک کرسی پر بٹھا کر ایک شخص اس بازو کو پکڑے جس طرف ٹوٹا ہوا حصہ ترقوہ کا ہے اور اُسے بطرف خارج کے کھینچے اور اوپر کی طرف بھی کھینچے اور دوسرا آدمی گردن اور مونڈھے کو جانب مقابل کے کھینچے بقدر حاجت کے اور طبیب اپنی انگلیون سے درست کرتا رہے جہان جہان اونچا ہو اُسے دباوے اور جہان نیچا ہو گیا ہے اُسکو اُٹھاوے اگر ایسی درستی مین احتیاج زیادہ کھینچنے کی بغل کے نیچے ایک گدہ بڑا سا تو پھیرون وغیرہ کا ہو رکھکر مرفق کو اس سے دفع کرے تا اینکہ پسلیون تک اسی گدے کو لائے کہ ایسی تدبیر سے جسقدر کھینچنا مطلوب ہے حاصل ہو گا۔ اور اگر کنارہ ترقوہ کا اندر کی طرف زیادہ جاتا رہا ہو اور طبیب کے کھینچنے سے اپنی جگہ پر نہ آئے اور نہ درست ہو اسلیے کہ وہ اندر زیادہ گھس گیا ہے۔ اُسوقت بیمار کو چت لٹا کر اسکے مونڈھے کو نیچے کیطرف ٹالین اور دبائین۔ تا اینکہ استخوان ترقوہ اونچی ہو جائے پھر اُسکو برابر کرین اور انگلی سے اُس کو درست کرین پھر اگر ہاتھ پھیرنے سے کوئی شے بیمار کو چبھتی ہوئی نظر آئے صاف ظاہر ہو گا کہ ترقوہ کی دونون نوکین اُس جگہ چبھتی ہین واجب ہے کہ اُس مقام کو چاک کر کے نوک خواہ کریچ کو نکال ڈالین لیکن اس کام مین تیزی زیادہ ملحوظ ہے اگر وہ کریچ خواہ نوک نیچے زیادہ اُتر گئی ہے تاکہ سینہ کی جھلی پھٹ نہ جائے اور پہلے وہ آلہ جو صفاق صدر کا حافظ ہے ہڈی کے نیچے رکھ دینا چاہیے بعد ازان ہڈی کو دبانا خواہ ٹالنا چاہیے پھر اگر ورم گرم عارض نہ ہو چاک کے مقام پر ٹانکے لگانے اور اُسکا التحام اور ملا دینا درکار ہے اور اگر ورم عارض ہو لُدی وغیرہ روغن مین تر کرنا چاہیے اور اگر سر بازو کا بوقت ٹوٹنے کے ہمراہ ایک ٹکڑے ترقوہ کے نیچے کی طرف اُتر آیا ہو لازم ہے کہ بازو کو کسی چوڑی پٹی سے لٹکائین اور بطرف

عنق کے اونچا کرین اور اگر قطعہ ترقوہ کا اوپر کی طرف مائل ہوا ہو اور یہ بات کمتر واقع ہوتی ہے اُسوقت بازو کی تعلیق نہ کرین جیسے ترقوہ مین بعد مسر کسر کا ہو جانے اُسے چت لیٹنا نہ چاہیے بلکہ منہ کے بل لیٹا کرے ایک مہینے مین خواہ مہینے بھر سے کم مین ترقوہ درست ہو کر ہموار ہو جاتا ہے جو جو باتین بندش کی مفردین کے بیان مین اطبا نے کہا ہے کہ چونکہ ترقوہ اندر کی طرف سے جدا نہین ہوتا ہے اسلیے کہ وہ سینہ سے متصل ہے اور سینہ سے جدا نہین ہے اور اسیوجہ سے اُسکو اسطرف سے حرکت نہین ہے اگرچہ باہر سے ضربت شدید ہو پہنچے اور جدا ہو جائے پھر فوراً اُسیطرف برابر ہو جاتا ہے اور جو علاج ٹوٹ جانے کے وقت کیا جاتا ہے وہی علاج اسوقت مفید ہوتا ہے لیکن جو کنارا اُسکا بطرف شانہ کے ہے اور اس سے جدا ہو جاتا ہے وہ کنارا زیادہ اتر جاتا ہے اسلیے کہ وہ عضلہ جسکے دوسرے مین اس کنارہ کو اترنے سے منع کرتا ہے ایضاً سر شانہ کا بھی اُترنے سے روکتا ہے ایضاً ترقوہ حرکت شدید نہین کرتا ہے اسلیے کہ اسکی ساخت اسیواسطے ہوئی ہے تاکہ سینہ کو جدا کرے اور اسکو پھیلائے اور اسیواسطے تمام حیوانات مین ترقوہ فقط انسان کیواسطے بنایا گیا ہے اور اگر ترقوہ اتر جائے بوجہ شگافتہ ہونے خواہ کسی اور وجہ سے جو از قسم قلیل ہو اُسکو برابر کرکے اپنی جگہ داخل کرتے ہین اور اپنے ہاتھ سے اور گدی بہت سی جو اُسپر باندھتے ہین وہی ہوتی ہین جو منکب کے علاج مین بھی مفید ہون کہ جسوقت کنارہ منکب کا اپنی جگہ سے مل جائے اور اُسے پھر بٹھانا منظور ہو اس مرد کو بھی وہی بندش پوری کرے اور جس چیز سے ترقوہ کی بندش ہمراہ منکب کے کرتے ہین چونکہ وہ استخوان غضروفی اور لاغر اندام مین گندہ اور غلیظ ہو جاتی ہے اور جب اپنے مقام سے اتر جاتی ہے ناتجربہ کار کو ایسا گمان ہوتا ہے کہ سر اعضد کا جُدا ہو گیا ہے اور اپنے مقام سے نکل گیا ہے اور وجہ اسکی غلطی کی یہی ہوتی ہے کہ سر شانہ کا اسوقت بہت باریک اور تیز نظر آتا ہے اور جسجگہ سے منتقل ہوا ہے اور ہٹ گیا ہے وہ مقام مقعر نظر آتا ہے کہ اسمین گڑھا پڑ گیا ہے مگر طبیب ہوشیار کو چاہیے اُنھین علامات اور دلائل پر بنا کرے جو آیندہ مذکور ہوتے ہین **کتف کا ٹوٹ جانا**۔ شانہ مین جو مقام عریض اور چوڑا ہے وہ تو بہت کم ٹوٹتا ہے بیشتر وہی باریک کونین اور کنارے اور کونے جو کمزور اور نازک ہین مورد آفت کسر کے رہتے ہین اور جب کوئی شے اُن مین سے ٹوٹ جاتی ہے بذریعہ لمس کے اسطرح دریافت ہوتی ہے کہ ہاتھ کے چھونے سے اس جگہ کوئی شے گرتی ہوئی معلوم ہوتی ہے مگر اکثر ان چیزون مین شکست ایسی قسم کی پیدا ہوتی ہے کہ بوجہ اُسکے خشونت اور کھردرا پن پیدا ہوتا ہے وہ خشونت بذریعہ لمس کے دریافت ہوتی ہے اور خاص جگہ کا درد اور چبھنا اور گڑنا کسی شے کا اگر جہان تک نوبت پہونچے بھی پیدا ہوتا ہے اور کبھی یہ کوئی علامت نہین ہوتی ہے کبھی یہی چیزین ٹوٹ کر اندر کی طرف مائل ہو جاتی ہین اُس کی علامت تقعر ہے کہ اُس جگہ بشکل پیالہ کی پیدا ہوتی ہے اور خفیف سے کھنکی آواز بھی پیدا ہوتی ہے لیکن وہ کھٹکا اتنا کم ہوتا ہے جب خوب کان لگا کر سنین اور اسی مقام خاص کو متصل کان کے لیجائین جب سماعت کارگر ہوتی ہے اور جو ہاتھ اُس عضو مین داخل ہے یعنی جس ہاتھ کا وہ شانہ ہے اُسمین خدر پیدا ہوتا ہے اور درد بھی عارض ہوتا ہے علاج اُسکا تلطیف بدن ہے اور درنگ و تامل کرنا اس بات مین کہ آگے سے اُسکو جلدی نہ ہٹائین اور برابر کرنے مین جلدی نہ کرین اور کبھی محاجم یعنی پچھنون کی بھی حاجت ہوتی ہے میسر ہو گا ان مین یہ احتیاج اس نظر سے ہے تاکہ پیچھے کی طرف جذب کرکے برابر کردین اور اسکی احتیاط ضروری ہو جاتی ہے کہ مادہ جمع نہ ہونے پائے اور جو مضرت بوجہ اجتماع مادہ کے مظنون ہے اُسکا رفع ہو جاتا ہے۔ اور کونین شانہ کی اگر ٹوٹ جائین اور اُن کے ٹوٹنے سے قلق اور نخس یعنی چبھنا عارض ہو اور ایذا ہو پہنچے بالضرور اسکا اخراج کر دینا چاہیے اور اگر یہ ایذا نہ ہو بلکہ اپنی جگہ پر بھری ہوئی ہون اُسوقت اُن کو برابر رکھنا چاہیے اور برابر کرنیکے بعد اسے رباطات سے بندش کرے جو ترقوہ کی بندش مین بکار آمد ہوتے ہین لیکن جس شخص کا شانہ ٹوٹ گیا ہو چاہیے کہ مصحف سے دوسری کروٹ سونا لازم ہے یعنی جو ٹوٹے ہوئے شانہ پر نہ پڑے **استخوان سینہ کا ٹوٹ جانا**۔ استخوان جسکو سینہ کی ہڈی کہتے ہین وہ بھی کبھی جدا ہو جاتی ہے اور فقط ایسی جدا ہوتی ہے اور کوئی ہڈی اسکے ساتھ نہین ٹوٹتی ہے اور کبھی ٹوٹ کر اندر کی طرف گھس جاتی ہے۔ پہلی صورت یعنی جدا ہونے کی شناخت

یہ ہے کہ چھونے اور ٹوٹنے سے ایک کھٹکا پیدا ہوتا ہے اور دونوں جز اُسکے جدا جدا ہاتھ کے نیچے محسوس ہوتے ہیں اور درد میں بھی اشتداد ہوتا ہے اور دوسری
صورت یعنی ٹوٹ جانے کی شناخت یہ ہے کہ اُس کی وجہ سے اعراض ردی اور مہلک عارض ہوتے ہیں جیسے ضیق النفس اور سرفہ خشک اور بیشتر ایسا
علیل خون بھی تھوکتا ہے اور اکثر بعض حجاب سینہ میں تنفس ہی پیدا ہو جاتا ہے ان بیماریوں کا علاج وہی ہے جو شانہ ٹوٹ جانے کا علاج ہے اور اگر
یہ ہڈی سر سینہ کی ٹوٹ کر نیچے کی طرف جھک جائے اُسکا علاج وہی ہے جو پوشیدہ اور چھپی ہوئی ہڈی کا ہے کہ بوجہ کسر کے چھپ جائے اور
ٹوٹ کر پسلیوں میں گھس جائے اُسپر وہ پٹی مستعمل ہوگی جو صوف سے مستدیر اور گول بنائی ہو اور نیچے اسکے ایک پٹی سیدھی رکھی جائیگی
اُسکے بعد دونوں مونڈھوں کے سرے آپس میں ملائیں گے اسلیئے کہ سیدھی پٹی گول پٹی کو کھل جانے سے منع کرتی ہے پسلیوں کا ٹوٹ جانا
سات پسلیاں جنکو صادقہ کہتے ہیں اور اصلی رہی ہیں اُن میں کبھی کسر عارض ہوتا ہے دونوں طرف سے اور اضلاع کا ذہن میں جو نکہ ان چھوٹی پسلیوں کے اطراف
اور کنارے دوسری جانب کے شراسیف کے غضروف واقع ہیں چنانچہ فن تشریح میں بیان ہو چکا ہے لہذا اُن اطراف کو سوائے رض کے کسر
کبھی عارض نہ ہوگا پسلیوں کا ٹوٹ جانا نہایت آسانی سے دریافت ہو سکتا ہے اور لمس میں پوشیدہ نہیں رہتا ہے اسلیئے کہ خشونت محسوس ہوتی
ہے اور بے موقع حرکت بھی پیدا ہوتی ہے اور کبھی اگر کان لگا کر سنیئے خفیف سا کھٹکا بھی سنائی پڑتا ہے پھر اگر بعد ٹوٹ جانیکے اندر کی طرف
پسلی جھک گئی ہو اور اسکی شناخت عوارض سے ذات الجنب اور نفث الدم کی ہوتی لازم ہے کہ مجبر اور دستکار اُسکے درست کرنے پر جرأت
نہ کریں اور اسپر ہاتھ نہ ڈالیں اس خاص طور پر کہ اُسے باہر کی طرف کھینچیں اسلیئے کہ اور چارہ کار اور تدبیر نہیں بن پڑتی ہے اور تدبیر کو اسی
صورت میں منحصر جان کر نہ کرنا چاہیئے اسلیئے کہ حیلہ بدون محاجم کے استعمال کے بہت دشوار ہے اور پچھنے لگانے سے کبھی خوف اس بات کا ہوتا
ہے کہ بہت سا مادہ اسجگہ اندر کی طرف یکجا ہو جائے اور بعد اجتماع مادہ کے جسقدر فساد کا گمان ہے وہ مخفی نہیں ہے پھر اسکے ساتھ نرمی
کیجائے اور زیادہ دیر تک نہ ٹھہرے کچھ خوف کی بات نہیں ہے لیکن کبھی علیل کو غذائے نفاخ جو زیادہ نفخ پیدا کرے کھلاتے ہیں تاکہ اُس کا
پیٹ پھول کر نفخ اور کسر میں مدافعت پیدا ہو اور اسی وجہ سے کسر بطرف خارج کے پلٹ گئے اور یہ تدبیر بھی اگرچہ بعض اوقات میں ایسی ضروری
ہوتی ہے کہ بدون اسکے چارہ نہیں ہوتا ہے لیکن ورم کے پیدا کرنے کا سبب عظیم ہے بعض کاملین فن جبر نے کہا ہے کہ موضع شکست کو
ایسے صوف سے پوشیدہ کرنا چاہیئے جو زیت گرم میں ڈبو یا گیا ہو اور اسکی گدیاں پسلیوں کے بیچ میں رکھی جائیں۔ تاکہ جگہ بھر جائے تاکہ بندش
درست ہو سکے اور جب بندش کے پھیرے سینہ پر پھیر کر لائے جائیں کچھ نادرستی پیدا نہ ہو چنانچہ اسکا بیان سینہ کی بندش میں ہم نے کیا ہے
بعد بندش کے صبر کریں جیسے شوقیہ کے مرض کے علاج میں صبر کرتے ہیں اور اتنا صبر کریں جسکا تحمل عضو شکستہ کر سکتا ہے اور اگر کوئی امر شدید وہم کو
درپیش ہو خواہ ہڈی ٹوٹی ہوئی حجاب میں چبھتی ہو اور ایذا دیتی ہو اس صورت جلد کو چاک کرکے ٹوٹی ہوئی پسلی کو کھولنا چاہیئے اور کھول کر اُسکے
نیچے وہ آلہ جس سے پردہ کی حفاظت ہو سکتی ہے رکھیں تاکہ صفاق بوجہ چبھنے ہڈیوں کے باہر نکل نہ آئے پھر اگر ورم گرم عارض نہ ہو جائز ہے کہ جہاں
جہاں چاک کیا ہے سب کو جمع کرکے علاج کریں مرہم سے اور اگر ورم گرم عارض ہو روغن میں ڈبی ہوئی گدی اور پٹی سے ورم کو چھپا دیں اور علیل
کو غذا دیں اور تسکین ورم کا علاج کریں اور جس کروٹ آرام اور چین ملے اُسی کروٹ اُسے لیٹا رہنے دیں کسر کی وجہ سے جو جو حوادث
پیدا ہوتے ہیں جو الم و خرزات یعنی گرہوں میں بوجہ کسر کے پیدا ہوتے ہیں اُنکی تفصیل یہ ہے کہ خرزات کی استدارات میں کبھی رض عارض ہوتا ہے
اور ریزہ ریزہ ہو جاتے ہیں اور کسر ان گرہوں میں بہت کم عارض ہوتی ہے اور جب عارض ہوتی ہے نخاع کی جھلیاں بکھر جاتی ہیں اور خود نخاع
میں بھی یہی کیفیت ہوتی ہے اور چونکہ نخاع کے صفاق میں اور خود نخاع میں عصب پیدا ہوتا ہے عصب کو بھی گزند اور الم پہونچتا ہے اور تا بعد اس الم

موت ہوتی ہے خصوصاً جب یہ صدمہ گردن کی گریوں کو پہونچے لہذا واجب ہے کہ پہلے سے حکم قطعی ہلاکت کا دیا جائے اور جو ہلاکت واقع ہونے والی ہے اسکی خبر بیان کر دی جائے پھر اگر گریوں کی تدبیر ممکن ہو اور استخوان سوزی چاک کرنے کے ذریعہ سے نکال سکیں اس سے بہتر کیا ہو ورنہ وہی تدبیر جس سے تسکین ورم حارہ میں حاصل ہوتی ہے کریں اور اگر کسیقدر ریزہ رہ گیا ہو اور بڑے اجزا میں سے باقی رہجائے یعنی وہ جزو کہ کانٹا شوکہ ہو اسکو فوراً نکال ڈالنا چاہیئے اور اسکا پتا ٹٹولنے سے انگلیوں کے نیچے بوقت تفتیش کے ملتا ہے اسلیے کہ جو ٹکڑا الگ ہو جاتا ہے اسکو حرکت بھی ہوتی ہے اور اپنی جگہ سے ہٹ جاتا ہے پس مناسب ہے کہ اسکو چاک کرکے جلد کو نکال ڈالیں اسکے بعد ٹانکے لگا کر درست کریں اور دوائے ملحم کا استعمال کریں اور اگر استخوان کاہل یعنی دو کتف کے بیچ کی ہڈی اسفل قطن تک اور عصعص تک ٹوٹ جائے چاہیئے کہ بائیں ہاتھ کی سبابہ مقعد کے اندر ڈال کر ٹوٹی ہوئی ہڈی کو پہلے درست کریں داہنے ہاتھ سے تاکہ اپنی جگہ پر درست بیٹھ جائے پھر اگر ہم کو معلوم اور محسوس ہو کہ استخوان مذکور بالکل جدا ہو گئی ہے اسکو بھی چاک کرکے نکال ڈالیں بعد ازاں جو بندش لائق مقعد کے ہو اور جو علاج اسکے موافق ہو استعمال کریں عضد کا ٹوٹ جانا استخوان عضد جب ٹوٹ جاتی ہے اکثر بطرف خارج کے مائل ہوتی ہے اسیواسطے وہی تدبیر واجب ہے کہ درد کسر میں کیجاتی ہے یعنی جس تدبیر سے ٹوٹی ہوئی ہڈی اپنی وضع اور شکل اصلی کی طرف پھیری جاتی ہے اسیطرح کی تدبیر یہاں بھی چاہیئے اور ہاتھ سے ملتے اُلٹے خوب برابر کرتے رہیں تاکہ بخوبی درست بیٹھ جائے اور بندش اسکی رباط متصاعد سے جسکی صورت بیان ہو چکی ہے کریں اگرچہ انتہا اس بندش کی کہنی تک پہونچے اور اسی پٹی سے اسکو مضبوط باندھکر بندش تمام کریں بشرطیکہ منکب کے قریب یہ کسر واقع ہو بعد ازاں ایک پٹی اُترتی ہوئی باندھیں اگرچہ مرفق تک پہونچے اگر کسر قریب مرفق کے ہو اسکے بعد ایک تیسری پٹی اور باندھیں جو نیچے سے اوپر چڑھتی جائے اور ہاتھ اسطرح لٹکائیں کہ زاویہ اور کنج پیدا ہو اور بالکل جھکا ہوا اور اترا ہوا نہ ہو کہ اسمیں خرابی زیادہ ہے اور بہتر یہ ہے کہ عضد کو سینہ سے باندھیں اسطرح پر کہ مرفق سے بھی زاویہ پیدا ہو تاکہ مرفق اور عضد کو حرکت نہونے پائے خصوصاً جب مرفق کی شکست کا صدمہ پہونچا ہو اور پٹی پر کسر کا اور ربانی بانقط بائی دہنے اگر کسر میں ابھی ورم پیدا ہوا ہو اور یہ پٹی خواہ گدی یا پارچہ کتان کی ہونی چاہیئے چار انگل کی چوڑی اس سے زیادہ نہیں اور ٹوٹے ہوئے بہت روز ہو چکے ہوں اور ورم بھی پیدا ہو گیا ہو اسوقت گدی بذریعہ صوف کی بنا کر اور روغن مناسب میں ڈبو کر رکھنی اور باندھنی چاہیئے اگر ممکن ہو اور کوئی مانع نہ ہو سات روز تک باندھنے کے بعد کھولنا نہ چاہیئے بلکہ دسویں روز تک بھی اگر بندھی رہے بہتر ہے اور بعد اس مدت کے کھول کر پھر جبیرہ اور بندش کرنی چاہیئے اور بنظر کسی احتیاط کے اس مدت سے پہلے کھولنا درکار ہو تیسرے دن کھولدیں اور اسی تجویز کی طرف بقراط بھی مائل ہے کہ اس تدبیر سے آفات کا وقوع ہوتا ہے اگرچہ بخار اور درست ہونے میں کسیقدر تاخیر ہوتی ہے جبیروں کے رکھنے کی کیفیت کا بیان وہی کافی ہے جو اوپر کے ابواب میں ہو چکا ہے اور جبیرہ کی بندش چالیس روز برابر رہنی چاہیئے اور اگر بنظر حسن اعادہ کے جسمیں اچھی طرح ہڈی پھر اپنی جگہ درست ہو کر عود کرے زیادہ کھینچنے کی ضرورت ہو اور چندان زحمت نہ ہو اور کسی معین کی اعانت کافی ہو علیل کو اونچی کرسی پر بٹھائیں کہ اسکی وضع کھڑے ہونے سے زیادہ قریب ہو بہ نسبت بیٹھنے کے اور اُسیکا تکیہ کسی بُرے وغیرہ پر جو کرسی میں بنی ہو کرنا چاہیئے چنانچہ اسکا بیان بمقام خلع میں ہو چکا ہے اور جہاں زیر بغل کا تکیہ ہو اسپر کچھ بچھا ہو کہ نرم اور گدا ہو جائے اور اسکے بعد مرفق میں کوئی بھاری شے لٹکائیں جو مرفق کو نیچے کی طرف کھینچے جب امتداد مطلوب تک کھنچ چکے برابر اور درست کریں اور اگر فقط عصابہ بجائے تقویم کی بندش کسر کے اوپر اور نیچے کافی ہو اور علیل کو چت لٹا کر جسجگہ عصابہ کی بندش ہو اسکے قوی اور زور آور آدمیوں سے اوپر خواہ نیچے کی طرف کھینچنا کافی ہو پھر یہی تدبیر کافی ہو اور زیادہ دقت نہ کرنی چاہیئے اور اگر کسر وسط عضد میں ہو بندش ایسی جگہ کریں جہاں سے مفصل اور جوڑ دونوں طرف برابر ہو اور اگر کسی طرف ہٹ کر شکست کا صدمہ واقع ہوا ہو اور نہ کھینچ نہ ہو اسوقت بندش کو زیادہ قریب اسطرف سے

کر وجہ دو ہے اگر فقط ہڈی کو صدع اور پھٹ جانیکا صدمہ پہونچا ہے فقط صدع اور شگافتہ ہونیکا علاج کرو اور بندش اس کی مضبوط کرنی چاہیے **ساعد کا ٹوٹ جانا** کبھی دونون گٹے ساتھ ہی ٹوٹ جاتے ہین اور کبھی ایک ہی گٹا ٹوٹ جاتا ہو اور دوسرا نہین ٹوٹتا ہے مگر نیچے کا گٹا اگر ٹوٹ جائے بہت برا ہے بہ نسبت اسکے کہ اوپر کا گٹا ٹوٹے اور ہر صورت مین برائی نیچے کے گٹے کے ٹوٹنے مین زیادہ ہوتی ہے بہ نسبت اوپر کے گٹے کے ٹوٹنے کے اور اس کی وجہ یہ ہو کہ نیچے کا گٹا وہی ساعد ہے اور وہی سب بوجھ اُٹھائے ہوئے ہو اسکا ٹوٹ جانا برا ہو اور دوسری وجہ یہ ہو کہ نیچے کے گٹے پر گوشت نہین ہم لپس اسکے ٹوٹنے سے تیغ صورت زیادہ پیدا ہوگی ایضاً اوپر کا گٹا قبول علاج زیادہ کرتا ہے اور نیچے والا اسقدر قابل علاج نہین ہو خصوصاً اگر دونون ساتھ ہی ٹوٹین واجب ہو کہ بروقت گٹے بٹھانے کے جب کھینچنے کی حاجت ہو ہتھیلی کی جڑ پر تکیہ کرین اور ٹیک لگائین اور مقدار بندش کی دریافت کرلین کہ کہان تک بندش کرنی چاہیے اسلیئے کہ اگر اس صدمہ کی وجہ سے انگلیون مین تھوڑا سا ورم پیدا ہوا ہو خواہ تھوڑا سا درد پیدا ہوا ہو اسوقت بندش معتدل اور باندازہ مناسب کرنی چاہیے اور اگر ورم اور درد بالکل نہو بندش ڈھیلی کرنی چاہیے اور اگر ورم خواہ درد شدید اور بافراط ہو اسوقت ڈھیلا رکھنا زیادہ واجب ہو اور جبائر کے رکھنے کی صورت اس مقام پر پوشیدہ نہین ہو اسلیئے کہ جگہ دکھائی دیتی اور کھلی ہوئی بے لگاؤ ہو لیکن کھپاچین اتنی لانبی ہون کہ تمام کف دست کے برابر پہونچ جائین اور انگلیون کی جڑون تک ٹھہرین بلکہ اس سے کسیقدر مقدار کھپاچون کی کم ہونی چاہیے لیکن اسوقت بھی واجب ہو کہ انگلیون کے پیوند اور جوڑ سے مس نکرین اور جب کھپاچین باندھ چکین اور ان کے اوپر بندش بھی کر چکین چاہیے کہ گردن سے شکل مزدی شکاین جسکو عوام گل جنڈا کہتے ہین اور اسکے لٹکانے کی شکل مین اسکا خیال رکھین کہ اگر شکست فقط گٹے کی تحتانی طرف مین واقع ہوئی ہو اسوقت یہ بہتر ہے اسقدر چوڑی ہو کہ تمام ساعد کی طول کے برابر ہو اگر ملاقات اس علاقہ یا رومال کی جسمین ہاتھ لٹک رہا ہے فقط مقام کسر سے ہوتی ہو اور سب مقام اس سے جدا ہو اور اسکا سہارا نہین پاتا ہو بالضرور التوا اور پیچیدگی عارض ہوگی اور جدھر کف دست بالطبع مائل اور جھکتی ہو اسیطرف جھکے گی بلکہ واجب ہو کہ ہتھیلی اور اکثر مقدار ساعد کے علاقہ کے اندر ہو اور اگر کسر اوپر کی طرف ہو اسوقت لٹکانے کی صورت اچھی یہ ہو کہ مقام شکست علاقہ سے جدا رہے اور دونون کنارون سے کف دست کی کم ہو اور مرفق سے اسلیئے کہ اگر درمیان اسکا اس سے الگ ہوگا ہمواری اور درستی شکل پر یقین ہوگا اور علاقہ کا پٹہ نرم اور تعلیق اسکی ایسی ہو جسمین جھول نہ پڑے اور نہ زیادہ کشادگی اور درازی ہونے پائے کبھی ساعد کو یہ امر عارض ہوتا ہو کہ قریب ایک مہینے ان کے درست ہوجاتا ہے اور شکست جڑ جاتی ہے **رسغ کا ٹوٹ جانا**۔ رسغ باریک ہڈی جوڑ کی ہاتھون اور پاؤن مین ہوتی ہین اور کمتر یہ ہڈیان ٹوٹتی ہین اسلیئے کہ سخت ہوتی ہین اور اگر کوئی صدمہ ضرب وغیرہ کا انھین پہونچتا ہے اپنی جگہ سے ہٹجاتی ہین اور ٹوٹ کر جدا نہین ہوتی ہین لہذا انکا علاج وہی ہو جو خلع کے ابواب مین مذکور ہوچکا **انگلیون کی ہڈیون کا ٹوٹ جانا**۔ یہ ہڈیان بھی بہت کم ٹوٹتی ہین بلکہ اپنی جگہ سے ہٹجانا انکو عارض ہوتا ہو المبانے کہا ہے کہ اگر یہ ہڈیان ٹوٹ جائین علیل کو ایک اونچی کرسی پر بٹھا کر حکم دیا جائے کہ اپنی ہتھیلی برابر کرسی پر رکھے اور جتنی ہڈیان ٹوٹ گئی ہین ان کو ایک خادم خوب ورسے کھینچے اور درست اور برابر کرے اور طبیب انگوٹھے سے اپنے ان کو برابر کرے اور سبابہ کو ہمراہ انگوٹھے کے کام مین لائے اور اگر انگوٹھا علیل کا نیچے کی طرف جھک گیا ہو مناسب ہو کہ استعمال رباط کا اوپر کی طرف سے کرے کہ اکثر ورم گرم عارض ہوتا ہے اور چونکہ یہ ہڈیان سنرخی ہوجاتی ہین اسیوجہ سے بہت سا فضلہ انمین جمع ہوتا ہے اور بہت جلد منجمد ہوجاتا ہو اور مضبوطی پکڑ لیتا ہو اور اگر کسی استخوان سلامی مین عارض ہو خواہ ایک ہی انگلی مین عارض ہو بشرطیکہ وہ انگلی ابہام ہو مناسب ہو کہ اسپر خاص بندش جدا اور بند کر چکی ہے کرین اور ہتھیلی کو اسکے ہمراہ باندھین تاکہ ثابت اور برقرار رہے اور جنبش اور حرکت سے کچھ ضرر نہ پہونچے پھر اگر کسی ایک انگلی مین مثل سبابہ یا خنصر کے عارض ہو چاہیے کہ اسکو ہمراہ قریب کی انگلی کے باندھین اور بیچ کی انگلیون مین کسر واقع ہو چاہیے کہ دو جانب کی انگلیون کے

ہمراہ اسکو باندھیں اور سب کو پے در پے درست کرکے بندش کریں کہ یہ طریقہ بہت اچھا ہے اسلیئے کہ نہ زیادہ شباب ہوگا اور یہ حرکت بھی زیادہ نہ ہوگی اور
ہمراہ کھپاچوں کی بندش سے پیدا ہوتی ہے وہی اُس سے بھی حاصل ہوگی یعنی ٹوٹی ہوئی ہڈیاں جو آپس میں بند ہیں گی بغیر کھپاچوں کے کام دینگی
چوڑی ہڈی اور ورک کا ٹوٹ جانا۔ کوسے کی ہڈی کبھی شاذ و نادر ٹوٹ جاتی ہے اور بہت قوت سے ٹوٹ جاتی ہے اور کبھی آپ سے حالات
کے بطور ریزہ ریزہ ہونے اطراف کے ٹوٹ جاتی ہے اور کبھی طول میں پھٹ جاتی ہے اور کبھی اسکا حصہ اندرونی اندر کی طرف دھنس جاتا ہے اور کبھی
سب احوال کے بعد اُسمیں درد اور نخس یعنی چبھن پیدا ہوتی ہے اور ساق اور ران میں خدر پیدا ہوتا ہے اور قریب قریب انھیں امور کے عارض
ہونے میں جو عضو میں منکب کے ٹوٹنے سے عارض ہوتے ہیں جب چوڑی ہڈی جو عصعص کے اوپر ہے ٹوٹ جائے خواہ کسی عضلہ میں کو نہ نکل آئے
اُسکے درست کرنے میں بہت دشواری ہوتی ہے اور ایک دو کونوں میں نقصان عارض ہوتا ہے۔ علاج اسکا یہ ہے کہ علیل کو اُسی شکل پر نیم قد کھڑا کریں
کہ نہ بیٹھا ہو اور نہ کھڑا ہو اور دو مرد قوی ایک بارگی اُسکی دونوں رانیں خوب کھینچیں پھر ایک شخص ایک ران کو زور سے کھینچے اور ایک شخص اپنے دونوں
ہاتھ سے گرفت کرے تاکہ جلدی مدافعت اس شخص کی جو ران کو کھینچ رہا ہے نہ کرے اور پیچھے کی طرف اُلٹا گر نہ پڑے اور دونوں بجبر دونوں کولوں کو
بشدت اور بہ قوت اتنا دبائیں تاکہ برابر اپنی جگہ پر بیٹھ جائیں بعد ازاں اُسپر ضماد لگائیں بعد ازاں ایک تر شکنجہ خواہ مالچہ پر جو کپڑے وغیرہ کا ہو اور
کسیقدر سخت بھی اسے لگائیں اور یہی تدبیر قریب بصواب ہے شانہ کے علاج میں اگر ٹوٹ جائے۔ اگر ورک یعنی کوسے کی جانب سے چوڑی ہڈی
ٹوٹ جائے اُسکا علاج قریب ہے شکست کے ٹوٹ جانیکے اور واجب ہے کہ ترطیب کا استعمال بندش پر کریں اور گدیاں اور پٹیاں بہت درست
اور برابر رکھیں اور جیسا مناسب بحال اس عضو کے ہو اسیطرح بندش کریں اور چاہیئے کہ تکیہ مریض کا خواہ مقام ٹیک اور سنبھال لدی وغیرہ کی
موضع وجع پر ہو۔ ران کا ٹوٹ جانا۔ ران جب ٹوٹ جاتی ہے بقوت کھینچنے کی ضرورت ہوتی ہے بعد اسقدر کھینچنے کے اپنی ہیئت طبعی پر
آتی ہے اُسکی اصلی ہیئت یہ ہے کہ جانب وحشی میں تحدیب ہو اور جانب انسی میں تقعیر ہے جیسے شکل اسکی حالت صحت میں نظر آتی ہے اور ران کے بیچ کے
ٹوٹ جانے کا حال بخوبی ملاحظہ کرنا چاہیئے اور اُسکے اوپر کا کنارہ بھی خوب طرح ملاحظہ کریں اور نیچے کا کنارہ بھی بغور دیکھ لیں کہ کون سا ٹوٹا ہے
اور کون نہیں ٹوٹا اور درست ہو اور جو احوال عضد کے ٹوٹنے کے باب میں مذکور ہوچکا ان سب کا اچھی طرح استعمال کریں اور بندش اوپر کی طرف نیچے
سے جائے تاکہ جبر کی درست رہنے کی حفاظت ہو اور بجائے خود اسطرح جوڑ بیٹھ جائے کہ پھر جنبش نہ کرے۔ اطبا نے کہا ہے کہ جسوقت ران ٹوٹتی ہے آگے
کے مقامات اور ظاہر بدن کی طرف زیادہ جھک جاتی ہے اسکی وجہ یہ ہے کہ یہ ہڈی جو ڑسی ہے اسی طرف سے از روئے خلقت کے اور ہاتھوں سے اور
پٹیوں کے باندھنے سے اور مختلف طور کے کھینچنے سے جو برابر کشش پیدا کریں برابر اور درست کیجاتی ہے خواہ ایک سرا اُسکا ٹوٹے ہوئے
مقام سے نیچے اور دوسرا اوپر رکھکر بندش کرتے ہیں اگر شکست وسط استخوان میں واقع ہوئی ہو اور جب وسط سے ہٹ کر قریب ران کے سرے کے
ہو چاہیئے کہ ایک ضمادچہ ایسا بنائیں کہ اُسکے بیچ میں اون سے شل ہو خواہ کمل وغیرہ کے لپیٹیں تاکہ اُس کی رگڑ سے گرفت نہ کٹ جائے
اور وسط اُسکا عانہ یعنی پیڑو پر رکھیں اور اطراف اُسکے سر کی طرف چڑھائیں اور ایک خادم کو سرا پکڑا دیں کہ نیچے جھکا کر تھامے رہے اور اگر کسر زانو کے
قریب ہو اُسوقت ہم پٹی کو مقام کسر کے اوپر لیجاتے ہیں اور اُسکے دونوں سرے کسی ایسے شخص کو حوالہ کرتے ہیں جو اچھی طرح سے
کھینچے اور اوپر کی طرف کھینچتا رہے اور رکبہ کو خوب زور سے پکڑے رہے اسکی گرفت کا طریقہ یہ ہے کہ زانو پر ایک پٹی لپیٹے اور اس عضو کو برابر
کرے اور علیل منہ کے بھل لیٹا ہوا ہو اور ساق اُس کی دراز اور پھیلی ہوئی ہو اگر ہڈی بوجہ کسر کے چپٹی اور گرتی ہو اُسے جیسے ہم نے بیان کیا
ہے درست کریں اور جسقدر ہڈی کسی مقام پر ران کی اونچی اور بلند ہوگئی ہو اُسکو نکال ڈالیں جسطرح پر ہوسکے اور جملہ تدبیرات بدستور سابق

سے عمل میں لائیں یعنی جیسے باب عضد میں ہم نے ذکر کیا ہے ران کی ہڈی ٹوٹ جانے کے پچاس دنوں میں مستحکم اور استوار ہوتی ہے اور ہم قریب کے بیانات میں
خبر دیتے ہیں کہ اس ہڈی کو پھر بٹھلانا اور درست کرنا کیونکر مناسب ہے بعد ازاں کہ علاج ساق کا بیان ہو چکے اور واجب ہے کہ ایسے وقت میں دونون
رانون کے بیچ میں ایک گول لکڑی وغیرہ کا ایسے طور سے رکھیں جو اُس ہیئت اور صورت کی حفاظت کرے جس صورت سے اور شکل سے اُس کو
درست کرتا ہے اور جبر معروف سے جیسے ہر ایک گمان کرے اور جراح جانتا ہے اسکی درستی کریں مگر ورم اور خارش کے پیدا ہونے کا ہر وقت
خیال رکھیں اور جب ران میں ورم پیدا ہوتا ہے وہ ورم قوی ہوتا ہے اور بہت جلد تمام ران سوج جاتی ہے اسوقت واجب ہے کہ جھٹ پٹ بندش کھولکر
تفتیش حال کریں اور اُسکے کھولنے سے ورم میں خفت پیدا ہوگی اور متفرق ہو جائیگا جو نطولات ورم کے دور کرنے کیواسطے مخصوص ہیں اُن کا
بیان بخوبی ہو چکا ہے قالب وربریخ جو ہڈی کی لوحین اسطرح کی بنائی جاتی ہین کہ اُن میں ایک طرف تھوڑی سی تقعیر اور گڑھا ہوتا ہے تاکہ جہان
اُن کو رکھکر باندھیں درست بیٹھ جائیں اور پاؤں کی جانب طول میں رکھکر اُن میں دھجی اور رُوئی وغیرہ لپیٹتے ہیں اُن کی یہ صورت ہے کہ اگر چھوٹی
ہوں اور ساق پر پوری نہ ہوں بلکہ اس مقدار سے کم قطع کی ہوں ایسے قالب وغیرہ کے استعمال سے فائدہ کیا ہوگا اور قدر حاجت سے بڑے
ہوں مریض کو سخت ایذا و تعب اور گزند پہونچے گا علاوہ برآن اگر چھوٹی ہونگی تب بھی مریض کو کسیقدر تعب ضرور ہوئے گا۔ قالب کے لانے ہونیکا فائدہ
یہ ہے کہ جسقدر حصہ پاؤں کا صحیح اور ماؤف نہیں ہے اُسکو حرکت سے باز رکھے جسوقت اُس حصہ کی حرکت ٹوٹے ہوئے مقام کو مضر ہو خصوصاً جو وقت
غفلت اور نیند کا ہے اور اس بندش کی احتیاج بطرف ان آلات کے بڑی شکست میں ہوتی ہے اور پھر بھی جبتک اور حیلہ اور تدبیرات سے فارغ
نہ ہولیں اور کسیطرح کی اور تدبیر کارگر نہ ہو تب یہ قالب چڑھانا چاہیئے اور نیز اسکا استعمال قبل از ورم مناسب ہے اور ورم کو تحمل قالب وغیرہ کا
نہیں ہے خلاصہ یہ ہے کہ قالب چڑھانا ایک بلا اور آفت جان ہے اور سوائے تعب اور شفقت کے اور کیا اُسمین ملتا ہے اور مناسب یہی ہے کہ جب تک اور حیلے
تدبیرین ہو سکیں اسکا استعمال نہ کریں ٹوٹی ہوئی ران کا اُٹھانا اور اونچا کرنا اُسیقدر چاہیئے جسقدر حالت صحت میں اُٹھتی اور اونچی ہوتی ہو اور
جسقدر پھیلتی اور کشتی ہو بروقت صحت کے اُسیقدر بندش کے بعد بھی قبض اور بسط اور اونچی اور نیچی کرنی چاہیئے اور زیادہ تر مفید ایسے وقت میں
یہی ہے کہ جہان تک ہو سکے اُسکے پھیلانے کی تدبیر کریں یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ ران اور کولا جس مقام سے ٹوٹ جائے کچھ نہ کچھ عرج اور لنگ
اُسجگہ بعد درستی کے ضرور باقی رہجاتا ہے اور اگر نوکین ران اور کولے کے عضل کی منقطع ہو جائیں پہلے جھول پڑے گی اور دوبارہ بعد درستی کے مقدار میں
نقصان پیدا ہوگا **فلکہ کا ٹوٹ جانا** فلکہ بہت کم ٹوٹتا ہے۔ ہان اکثر کوفتہ ہو جاتا ہے اور جو صدمہ اسے عارض ہو بذریعہ لمس کے پہچانا جاتا ہے کہ ٹوٹنے
میں خشونت پیدا ہوتی ہے۔ اور چٹخانے میں جو کھڑکا پیدا ہوتا ہے۔ اور قوت لامسہ اُس سے آگاہ ہوتی ہے اور کان
سے بھی وہ آواز سنی جاتی ہے اُس سے بھی شناخت کر سکتے ہیں کہ اگر شکل حالت سابق کے ہو صحیح ہے ورنہ ماؤف ہے علاج اُسکا یہ ہے کہ ساق کھینچین
اُسکے بعد فلکہ کو اپنی جگہ داخل کریں اور اگر اجزا اسکے متفرق ہو گئے ہوں پہلے اجزا کو جمع کرکے پھر اُسے اپنی جگہ داخل کرکے چھپائیں یعنی ابھار
ہوا نہ رہے **ساق کا ٹوٹ جانا**۔ اگر ساق کی چھوٹی ہڈی ٹوٹ جائے یہ انکسار اسلم ہے بہ نسبت اسکے کہ بڑی ہڈی ٹوٹے اور اگر
چھوٹی نلی اوپر والی ٹوٹے گی جھکاؤ بطرف خارج کے قدام یعنی سامنے کے ہوگا مگر چلنا پھرنا ممکن ہوگا اور اگر بڑی نلی نیچے والی ٹوٹ جائے گی
ساق بطرف خلف اور خارج کے جھکے گی اور اگر دونون نلی چھوٹی اور بڑی ساتھ ہی ٹوٹین گی نہایت زبون حالی پیدا ہوگی اور ایسے وقت کبھی
یہ بات پیدا ہوتی ہے کہ ساق سب طرف جھکتی ہے اور کسی جانب اُسکا میلان نہیں ہوتا ہے یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ علاج ساق کے
ٹوٹنے کا برقیاس معالجہ ساعد کے ہے اور مثل اُسی کے ہے مگر ساق کا ترچھا اور کج ہو جانا اور ٹوٹنے کی شکل طبعی سے منحرف ہونا مثل انحراف عضد کے

نہیں ہے بلکہ وہ سیدھی ہے لہذا واجب ہے کہ ایک مدت تک اُسکا سیدھا ہو جانا خیال کیا جائے اور بوجھ وزن تک اُسے اپنی جگہ پر رکھا کرین **کعب کے ٹوٹ جانے کا بیان** ٹوٹنے کے صدمہ سے کعب محفوظ ہے اسلیئے کہ اُسمین صلابت زیادہ ہے اور اُسکی نگہبانی کرنے والی چیزین اُسکے گرد و پیش بہت سی ہین اگر جو صدمہ کعب کو پہونچتا ہے یہی ہے کہ اتر جاتا ہے اور اُسکی تدبیر باب خلع مین مذکور ہو چکی ہے **پاشنہ پاؤن کا ٹوٹ جانا** پاشنہ کا ٹوٹ جانا بہت مشکل ہے اور بعد ٹوٹنے کے علاج بھی اُسکا دشوار ہے اگر جب ٹوٹتا ہے اسیطرح ٹوٹتا ہے کہ آدمی اونچی جگہ سے گرکے اپنے پاؤن پر ٹیک لگائے اور اُسی بھل سنبھلے کبھی پاشنہ کے ٹوٹنے سے کوفت عظیم اور سیلان خون کا بطرف بطون عضل کے عارض ہوتا ہے اور بعد سیلان کے وہی خون انھین عضلات مین منجمد اور بستہ ہو جاتا ہے اور یہ امر اعراض عظیم از قسم حمی اور اختلاط عقل اور ارتعاش مفاصل اور تشنج از طرف پاؤن کے پیدا کرتا ہے اور اگر اُسمین ورم گرم ایسا پیدا ہو کہ بخوبی ظاہر ہو اور باہر جلد کے اُسکا حجم نکل آئے اور اُسمین تیرگی ایسی پیدا ہو جو پہلے نہ تھی یہ علامت نہایت ردی ہے اور اُسکو دلالت اسی امر پر ہے کہ یہ ورم متعفن ہو رہا ہے اور اگر ورم پاشنہ پاؤن کا ظاہر ہو جائے وہ نہایت بہتر ہو اور کبھی اُسکا شگافتہ کرنا بھی ضرور ہو جاتا ہے اور جب پاشنہ کا انجبار ہو جائے اور بخوبی اپنی جگہ بیٹھ جائے چلنا پھرنا اُسپر زور دیکر اذیت پیدا کرتا ہے اور درد بھی بروقت چلنے کے پیدا ہوتا ہے اور اگر جیسا چاہیئے اتنا درست ہو کر مل نہ جائے اور کسیقدر کسر باقی رہے ایسا انجبار کچھ مفید نہ ہوگا **پاؤن کی انگلیان** اگر ٹوٹ جائین اُن کے ٹوٹنے اور اتر جانے کا علاج وہی ہے جو ہاتھ کی انگلیون کا ہے اور کبھی بعض ہوشیار مجبر انگلیون کو قدم کے ذریعہ سے درست کر دیتے ہین کہ سونٹے روندتے انگلیان اپنی جگہ پر درست بیٹھ جاتی ہین

فن چھٹا کتاب چہارم سے سموم کا بیان۔ اس فن مین پانچ مقالہ ہین **پہلا مقالہ** اُصول اور قواعد کلیہ جو ہم کو سموم مشروبہ معلوم ہین اور تفصیلی بیان ان زہرون کے معالجہ کے جو حیوانی نہین ہین **بیان عام** سموم مشروبہ سے بچنے کا اور علاج انھین سموم کا عام طریقہ سے جس شخص کو خوف اس بات کا ہو کہ ایسا نہ ہو کوئی اُسے زہر کھلائے خواہ پلائے اُسپر واجب ہے کہ غذائین بہت کھٹی اور تیز نمک کی خواہ حریف غذا یا بہت شیرین خواہ جنکی بو بہت تیز ہے کبھی استعمال نہ کرے اسلیئے کہ اکثر زہر دینے والے اسی طریقہ سے زہر کا طعم اور ذائقہ چھپا دیتے ہین اور جس گھر مین اُن کو اشتباہ مسموم ہو جانے کا ہو بروقت زیادہ گرسنگی اور تشنگی کے ہرگز وہان نہ جائین اسلیئے کہ زیادہ بھوک اور پیاس بھی زہر کے ذائقہ اور بو کو چھپا دیتی ہے علاوہ برآن اگر پیٹ بھرا آدمی جو طعام اور شراب سے فارغ ہو چکا ہے دھوکے مین اگر زہر پی لے اور بروقت زہر کو وہ عرض اور روماتین عارض ہوتی ہین اول آنکہ جو مقامات طعام اور شراب سے ممتلی ہین اُن مین زہر مدفون اور پوشیدہ ہو جاتا ہے دوسرے عروق بعض بروقت سیر ہونے کے سب ممتلی ہوتے ہین لہذا سم کو گنجائش نفوذ کی نہین ملتی ہے اور کبھی بعض قسم کی غذا یا شراب رگون مین بھری ہوئی ہے اُسمین ایک قسم کی تریاقیت ایسی ہوتی ہے جس سے زہر کا اثر بدون علاج کے ٹوٹ جاتا ہے پھر بھی ایسے شخص پر جسے کھٹکا مسموم ہو جانیکا ہے بنظر احتیاط کے واجب ہے کہ وقتاً فوقتاً اپنی عادت مین داخل کرے استعمال اُن ادویہ کا جو دافع سموم ہین جیسے مثرودیطوس کہ اسکی منفعت دفع سموم مین مجرب ہو چکی ہے خواہ معجون طین مختوم خواہ اسیطرح انجیر کو ہمراہ برگ خشک سداب کے بیس جزو برگ مذکور اور جزو دو جز اور نمک نیکوفتہ پانچ جزو اور انجیر خشک پانچ جزو جدوار بھی اس بارہ مین عجیب النفع ہے کہ جمیع سموم کی سمیت دفع کرتی ہے اور ان دواؤن کا بھی دفع سموم مین یہی حال ہے لیکن ابتک تجربہ بھی دریافت نہوا کہ دو دوائین ہین یا ایک ہے ایضاً تخم شلغم کو چٹانک ڈیڑھ درہم ہمراہ مطبوخ سداب کے ایضاً نمک بھی ایسا ہی ہے اسیطرح جو شخص اپنے بچاؤ کا خیال زہر سے رکھتا ہے اُسے احتیاطاً ان سب باتون کی شخص غیر کے کھانے پانی مین فقط نہ ہو بلکہ ہر وقت کے طعام اور شراب کی اگر اُس مین غیر کی مداخلت نہو دیکھ بھال کر کھایا کرے اسلیئے کہ اکثر عطانہ جو ایک حیوان سمی ہے خواہ تیلا اور عقرب وغیرہ کھانے اور شراب مین پکتے اور بناتے وقت گر پڑتا ہے اور باورچی وغیرہ کو خبر نہین ہوتی کہ وہ جانور کسوقت گرا اور اکثر ہوام اور

سمی جانور بعض کھانون کی بوئے خوش خواہ بوئے شراب کو نہایت دوست رکھتے ہین اور دوڑ کر اُسکی طرف جاتے ہین اور کبھی اُسمین گر کر مرجاتے کبھی شکم مظروف مشک وغیرہ مین سے شراب پی جاتے ہین اور کبھی اُسمین قے کرتے ہین اسیواسطے چھت اور مکان خواہ سایۂ درخت کے نیچے کی چیزین خواہ جن مقامات پر گھاس وغیرہ زیادہ اُگتی ہے اُن کی اشیا سے پرہیز کرنا چاہیئے **بیان عام سموم مشروبہ کا** زہر کے دو صنف ہین ایک قسم فقط بنظر اپنی کیفیت کے اثر کرتی ہے دوسری صنف اپنی صورت اور تمام جوہر جسمانی سے اثر کرتی ہے پہلی قسم وہی ہے جو عفونت پیدا کرے جیسے ارنب بحری اور مثل اسکے خواہ سوزش اور سخونت پیدا کرے جیسے فربیون خواہ تبرید یعنی انجماد پیدا کرے اور مخدر ہو جیسے افیون خواہ مسالک روح مین سدہ پیدا کرکے آمد و شد نفس کی بند کرے جیسے مردار سنگ دوسری قسم جو تمام جوہر جسمانی سے موثر ہو مثلاً بیش اور اہل حکمت لوگ ایک قسم کا گوند بیان کرتے ہین خواہ بیش کا گوند ہو یا قرون سنبل کا یا کسی اور چیز کا اسیطرح قرون سنبل اور تلخ ملنگ یعنی چیتے کا پتا اور ازین قبیل اور چیزین ایسی ہین جو تمام اجزائے جوہری سے موثر ہوتے ہین اور ایسے زہر نہایت برا اور زبون ہین ایضاً بعض اقسام زہر کے کسی ایک ہی عضو خاص پر اُن کی سمیت ہوتی ہے جیسے ذراریح کہ اسکا ضرر خاص مثانہ پر پہونچتا ہے اور بعض اقسام زہر کے تمام بدن پر اُنکا اثر ہو پہونچتا ہے جو زہر تبدیل مزاج کرے خواہ بذریعہ تعفین یا کسی عضو خاص کو مضرت پہونچا کر ہلاک ہو ممکن ہے کہ اسکا اثر تھوڑی دیر کے بعد ظاہر ہو اور فوراً اثر نہ کرے علاوہ یہ ہے کہ جو زہر عفونت پیدا کرتا ہے جسقدر زیادہ دیر تک بدن مین ٹھہرے حرارت اُسکی بڑھتی جائے گی اور فعل اُسکا زیادہ ہوگا اور ایسے زہر سے نجات اور سلامت حال کی تدبیر یہی ہے کہ تحلیل اُس زہر کی خواہ جس مادے کو اُس زہر سے عفونت عارض ہوئی ہے بذریعہ تفریق وغیرہ کے کرین خواہ علاج بالضد کرکے اُس زہر کے اثر کو توڑ ڈالین یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ ضرر مخدرات کا گرم مزاج مین ایک طرح سے ضعیف ہوتا ہے اور دوسری طرح سے قوی ہوتا ہے پھر اسمین جو غالب جانب ہو اسیکا حکم بھی غالب ہوگا بس اس حیثیت سے کہ مزاج حار قلب مین ہے اور مخدر کی مقاومت کرتا ہے فعل زہر مخدر کا ضعیف ہوگا اور باین نظر کہ شئے مخدر بدن حار سے اُسکی تلطیف ارواح وغیرہ کو فنا کرتی ہے اسلیئے کہ جوہر دوائے مخدر کا بارد اور ثقیل ہے اور روح خفیف اور گرم ہے اور بسبب قوت حرکت شریانات کے اور اُن کا جذب جو بر وقت حرکت انبساط کے ہوتا ہے وہ بھی دوائے مخدر سے زیادہ ہوتا ہے اس نظر سے مضرت دوائے مخدر کی ابدان حارہ مین شدید ہے خصوصاً جب خیال کیا ہے کہ مزاج اصلی مخدر کا مضاد مزاج ابدان حارہ کے ہے شاید یہی مضرت سموم حارہ کی بھی بہ نسبت ابدان حارہ کے ثابت ہو جائے اسلیئے کہ مزاج گرم قلب اثر سموم حارہ کا بقوت دفع کر دیتا ہے لہذا اثر زہر کا ضعیف ہوگا اور اُسکی قوت کی تحلیل ہو جاتی ہے لیکن شرائین مزاج گرم مین جذب اثر بقوت کرتے ہین پس یہی ضرر پیدا ہوگا جو مخدرات مین بیان ہوا اسیواسطے جالینوس نے کہا ہے کہ فربیون میرے گمان مین یہ مثل ہے خواہ کوئی اور سم قاتل کسی آدمی کو ہلاک کر دیتا ہے اور ذراریح ہلاک نہین کرتی ہے اسلیئے کہ ذراریح کا اثر قلب تک بعد مدت اور اتنے زمانے کے پہونچتا ہے جب خون بدن سے منفعل ہو جاتی ہے اور وہ انفعال ایسا ہوتا ہے کہ اُسکے بعد سوائے استحالہ غذائی کے اور کچھ باقی نہین رہتا ہے اور آدمی کے بدن مین یہ استحالہ قبل از وصول بطرف قلب کے ہو جاتا ہے کیونکہ اُسکے مسامات وسیع ہین اور حرارت اُسکی شدید ہے اور شرائین سے حرکات قوی ہین جو بقوت جذب کرتے ہین مین کہتا ہون یہ بھی ایک وجہ ہو سکتی ہے مگر مناسبات جو درمیان قوائے فاعلہ اور قوائے منفعلہ کے ہین اُنکا بھی لحاظ ضرور ہے اور کہان سے معلوم ہوا کہ فربیون مذکور اثر سمیت کا بہ نسبت اُس مزاج عریض یعنی مزاج عام کے جو حیوان مطلق کا پیدا کرتی ہے اور یہ کہ جب دوا اثر پر نادر ہو اور کوئی مانع اسکی تاثیر کا نہ ہو تو محض براہ مزاج عام حیوانی کے انسان کی قاتل ہو اور قاتل ہو مثل زرزور کے جب اسکی تاثیر کا مانع پیدا ہو سوائے مزاج کے بلکہ یہ بھی محتمل ہے کہ فربیون بقیاس مزاج زرزور کے سم ہی نہو اور اگرچہ زرزور کا وصول مستحیل بہ غذا ہو کر قلب انسان تک مثل فربیون کے نہین پہونچتی ہے اور مہلک نہین ہوتی ہے پھر بقراط نے ایک تجربہ یہ بیان کیا ہے کہ بعض بوڑھی عورتون نے تھوڑی

تھوڑی مقدار میں اسکے کھانے کی شروع کی اور اسیطرح بڑھاتے بڑھاتے مقدار مہلک تک نوبت پہونچائی لیکن چونکہ طبیعت عادی ہو گئی کسی طرح کا ضرر نہ پہونچا اور جرأت اسکے استعمال پر ہو گئی میں کہتا ہوں کہ روفس حکیم نے بیان کیا ہے کہ ایک لڑکی کم سن کی غذا میں اسقدر زہر کی خوگری کرائی گئی اور ایسا مزاج اسکا زہر کا اثردار ہوا کہ اسکے لعاب دہن کے کھانے سے حیوان ہلاک ہو جاتا تھا اور مرغی اسکے لعاب دہن کے پاس نہیں پھٹکتی تھی اور غرض اس سے یہ ہے کہ یہ لونڈی جس بادشاہ کے پاس شب باش ہو وہ اسکے زہر سے ہلاک ہو جائے **استدلال اقسام سموم** بر خاص قسم پر زہر کی کبھی بنظر ان حالات کے کیا جاتا ہے جو بدن میں پیدا ہوتے ہیں مثلاً بدن میں ایک قسم کی لذع اور تقطیع اور مغص یعنی پیچ اور مروڑا پیدا ہوتا ہے اور جیسے اگر کوئی کوئی شے کھائی جاتی ہے جب اعراض پیدا ہوں دریافت کرو کہ زہر از قسم ادویہ حارہ حریفہ کے ہو مثلاً زرنیخ اور سک یعنی سنکھیا اور سیماب کشتہ کا استعمال ہوا ہے اگر التہاب شدید اور خدر و عروق کا اور بکثرت برآمد ہونا پسینے کا اور سرخی آنکھ کی اور کرب اور پیاس پیدا ہو معلوم ہوگا کہ زہر میں فرط حرارت کا غلبہ تھا جیسے فربیون اور اگر سبات اور خدر اور برودت پیدا ہو دلالت ہوگی کہ یہ زہر از قبیل مخدرات کے ہے اور اگر سطے سقوط قوت اور عرق بارد اور غشی کے اور کوئی اثر ظاہر نہو وہ زہر ایسا ہوگا جو تمام جوہر اپنے سے بدن انسان کو مضر ہے اور یہی قسم نہایت زبون ہے کبھی رائحہ کی وجہ سے بھی زہر کی شناخت کیجاتی ہے خواہ تمام بدن کی بو ہے جیسے ناگوار افیون کی اس شخص کے جسم سے جو افیون کو پئے خواہ کسی خاص عضو کی ہے جیسے منھ کی بدبو اسوقت جب کوئی بدبو زہر پی جائے جیسے ارنب بحری اور افوسطین اور ذراریح کبھی قے کے دیکھنے سے بھی شناخت زہر کی ہوتی ہے اسلیے کہ زہر خوردہ کی قے اکثر جوہر زہر کو بذریعہ آنکھ کے بتا دیتی ہے خواہ قے کی بو سے اسکا پتا لگ جاتا ہے خواہ قے کے مزے سے اگر سموم بیان کرنے بھی شناخت کر لیتے ہیں جیسے مردار سنگ بعد قے کرنے کے آنکھ سے دکھلائی پڑتا ہے اور اسیطرح اور خون بستہ اور شیر بستہ اور اسیطرح افیون بذریعہ رائحہ کے پہچانی جاتی ہے اور ارنب بحری اور ضفدع بذریعہ زہومت **علامات ردی کا بیان** جس وقت مسموم پر غشی طاری ہونی شروع ہو اور دونوں حدقہ چشم الٹنے پلٹنے لگیں اور سیاہی آنکھ غائب ہو جائے پھر اسکے بچنے کی امید نہیں ہے اسیطرح اگر آنکھیں سرخ ہو جائیں اور زبان باہر نکل آئے اور نبض ساقط ہو جائے اور پسینا ٹھنڈا نکلنے لگے علامت زبون ہے اور ایسے وقت میں بہت کم زندہ رہتا ہے **قانون علاج زہر خوردہ کا** سستی زہر خوردہ کے علاج میں ہرگز نہ کرنی چاہیے اور جہانتک ہو سکے بہت جلد خبرگیری کریں جسوقت ہو اسیوقت مشغول بعلاج ہوں اور سمیت زہر کی بدن میں پھیلنے سے پہلے اسکا تدارک بہت مناسب ہے آب نیم گرم اور روغن کنجد اور روغن زیت پلا کر قے کرائیں اور قے کرانے میں مبالغہ کریں جسقدر ممکن ہو اور بہتر یہ ہے کہ ادویہ مذکورہ بالا میں کسیقدر شبت اور بورق بھی داخل ہو اور کبھی زیت میں حضض اور شحم بھی داخل کرتے ہیں اور نہایت بہتر ہے کہ جو چیز بغرض قے کرانے کے کھلائی پلائی جائے اسکی مقدار کثیر ہو یعنی بہت سی غذا اور بہت سا پانی قے کرنے کیواسطے استعمال کرنا چاہیے اسلیے کہ اگر بالغرض قے نہ بھی ہوگی ضرر سم کا بسبب کثرت مقدار ماکول اور مشروب کے ٹوٹ جائیگا اور اس زہر پر یہ چیزیں غالب آ جائیں گی اور جب قے ہو چکے اور جسقدر ممکن ہو اسے قے کرا دیجائے اسکے بعد بہت سا دودھ پلانا چاہیے کہ وہ بھی ضرر سم کا توڑ دیتا ہے اگرچہ دودھ پی کے قے بھی ہو جائے ایضاً اگر جوشاندہ تخم شلغم ہمراہ روغن زرد کے بھی دافع سمیت زہر کا ہوتا ہے خواہ بذریعہ قے کے یا بذریعہ اسہال کے اسکے بعد دودھ کا استعمال جو دہی مسکہ کا استعمال دودھ کے استعمال سے بہتر ہے ایضاً طبیخ تخم کتان اور اسیطرح شراب شیریں اور چربی پگھلائی ہوئی اسیطرح آب خاکستر چوب انگور بھی نہایت مفید ہے واجب ہے کہ بعد قے کے فوراً حقنہ کریں خصوصاً اگر اعضائے اسفل کیطرف کچھ اذیت زہر کی ترقی ہوتی معلوم ہو اور اگر اضطراب دبر کی طرف خواہ نیچے کی طرف ہو مگر زیادہ ہو لازم ہے اور مقئ اور مسہل کا استعمال کریں اور دودھ کے پلانے سے غفلت نہ کریں اور اگر احتیاج تریاق کے پلانے کی ہو مثلاً تریاق طین وغیرہ اسے بھی

استعمال کرین کہ وہ دوا بہت عمدہ ہے اور دفع سمیت پر بخوبی معین ہوتی ہے اور خصوصاً جب ابتدا امر مین اسکا استعمال کیا جائے کہ زہر کو بجنسہ نکال
ڈالتی ہے نسخہ تریاق طین مختوم کا حب الغار دو مثقال طین مختوم دو مثقال ایرسا یعنی بیخ سوسن دو مثقال لین اور سب کو زیت مین معجون کرین مقدار
شربت کی مقدار ایک بندق کے یعنی بقدر فندقہ کے ایضاً حب البلسان زوفائے خشک تخم لفت بری فلفل ابیض فلفل سیاہ دار فلفل درج ترکی انیسون
تخم کرفس صحری فطراسالیون اسارون زیرہ کرمانی بزرالبنج ہر واحد سے چار درخمیات سنبل الطیب فقاح اذخر ہر ایک سے پانچ درخمیات
سلیخہ اٹھارہ درخمی جما سیس درخمیات شہد مین معجون کرکے شراب باقلائے رومی کے ہمراہ استعمال کرین اگر تنہا گل مختوم کو ہمراہ شراب کے استعمال کرین
جب بھی ویسی اثر پیدا ہوگا ایک قوم نے گمان کیا ہے کہ مرغی کا فضلہ اگر فی الحال بعد کھانے زہر کے پلا دین زہر کو براہ قے نکالدیتا ہے
منجملہ مشروبات کے یہ بھی دوا ہے عصارہ فراسیون عصارہ برگ نے ناردین تخم گندر جند بیدستر بندق انجیر خشک سداب یہ بھی ایک دوا
ایسے وقت بہت محمود ہے کہ شوربہ خواہ لونا بدلو بقدر چار درہم پلائین اور روغن مرو ایک درہم شراب شیرین کے ساتھ اور اگر بعد قے کرنے کے التہاب
اور شورش پیدا ہو آب برف و روغن گل سرد کیا ہوا پلائین اور پھر قے کرائین اور اچھی طرح حفاظت کرین کہ مسموم سونے نہ پائے اور نہ اسکی سانس
ڈھیلی ہو خواہ غلبہ نوم کی وجہ سے ہاتھ پاؤن مین سستی نہ آنے پائے اور اسکے گرد شور غل برابر رکھین مثلاً ہتھیار کھڑکھڑائین خواہ اور چیزین کھٹکھٹائین
جب صورت حال بخوبی کھل جائے اور زہر بخوبی پہچان لیا جائے پھر علاج اسی زہر کا کرنا لازم ہے جیسا ہر ایک کے باب مین مذکور ہوتا ہے
واضح ہونا حقیقت حال کا دو صورتون سے ہوتا ہے پہلی صورت یہ ہے کہ دریافت ہو جائے کہ یہ زہر کس جنس کا ہے دوسری صورت یہ ہے کہ دریافت
ہو کہ یہ زہر کس نوع کا ہے مثال پہلی صورت کی مثلاً معلوم ہو کہ زہر از قسم مقطعات حادہ کے ہے اسکا علاج دودھ اور گھی اور فالودہ تیلا جو
روغن بادام اور روغن کدو سے بنایا گیا ہو خواہ جو چیز حدت کو توڑتی ہے اس سے بناکر استعمال کرین خواہ یہ بات دریافت ہو کہ یہ زہر از قسم ملہبات
کے ہے اسوقت تبرید بذریعہ کافور اور روغن گل و آب کشنیز وغیرہ کے کرین لیکن یہ سب دوائین برف مین سرد کرکے استعمال کرنی چاہئین اور اعضائے
رئیسہ پر صندل وغیرہ کا لگائین اور ہر وقت اسکو سرد کرتے رہین منجملہ اُن چیزون کے جو ایسے زہر کو مفید ہوتی ہین گائے کا دہی سرد کیا ہوا اور اگر
احتیاج فصد کی ہو فصد کھول دین اور یا معلوم ہو کہ یہ زہر از قسم مخدرات کے ہے اسوقت تریاق اور دوائے حلتیت اور دوائے مسک اور فادزہر
کا استعمال کرین شراب خالص ہے اسی طرح ثوم یعنی لہسن کا بھی استعمال کرنا چاہیے غرض یہ معلوم ہو کہ یہ زہر جوہر روح کو مضر ہے اسکا علاج
مثرودیطوس اور تریاق اور دوائے مسک اور فادزہر سے کرنا چاہیئے اور ماء اللحم اور شراب کا استعمال کرین اور خوشبو مریض کو زیادہ استعمال کرنی چاہیئے
اور وہ مقام جسمین رہتا ہے وہ بھی خوشبو کرنا چاہیے اور کپڑے بھی خوشبودار پہنائے جائین اور چھینکین پے درپے واقع کرین اور فم معدہ کی مالش
کیجائے اور اسکے منھ مین ہوا پھونکی جائے اور بال اکھیڑے جائین لیکن اگر قسم زہر کی بعینہ دریافت ہو جائے پھر علاج خاص اسیکا کرنا چاہیے
چنانچہ ہم بتفصیل بیان کرین گے خلاصہ یہ ہے کہ جو دوا مسموم کو پلائی جاتی ہے یا اُس سے غرض زہر کی حدت کا توڑنا ہوتا ہے اور جوہر سم کا منظور ہوتا ہے
جیسے دودھ اور فادزہر وغیرہ کہ اُن کا استعمال انھین اغراض سے کیا جاتا ہے یا مراد اُس دوا سے یہ ہوتی ہے کہ جوہر سم بعینہ نکل جائے جیسے گل ارمنی
وغیرہ یا غرض دوا سے مقابلہ کیفیت زہر کا ہوتا ہے جیسے لہسن کا شراب مین ملاکر پلانا جیسے بچھونے ڈنک مارا ہو اور یہ خبر کہ تمام سموم کے واسطے
یہ وہی دوائین ہین جو مقابلہ زہر کا کرتی ہین اور اُس زہر کو قلب تک نہین پہونچنے دیتی ہین جیسے تریاق اور مثرودیطوس اور سب قسم کے فادزہر بشرطیکہ مجرب
ہون اور گل مختوم اور تریاق جو اُس سے بنائی جائے اور تریاق اربعہ الملک کہتے ہین کہ زہرہ دفلی اور برگ ڈنکا زہر کے ضرر سے نجات دیتی ہین یہ بھی
سکتے ہین کہ جب کوئی اس علاج مین عجیب النفع ہو اور دوائے بے نظیر ہے اور انجدان ہموزن ایک درہم گل ارمنی دو درہم شہد مین ملاکر آب عدس کے ہمراہ

استعمال کرین جو دوائس سے بنائی جاتی ہو نہایت درجہ مفید ہی - بیخ بکھور مریم اگر ہمراہ شراب کے پلائین اور فرنجمشک اور تخم شلجم ایضاً غاریقون دو درہم ہمراہ شراب کے پر سیاوشان اور خبازی اور تخم خبازی اور برگ خبازی اور اسکا شوربا گوشت مین پختہ کیا ہوا - ایضاً دارچینی عنبر انجدان خرگوش سرکہ شراب کے ہمراہ جو بوزن دو اوقیہ ہو یا جند بیدستر ایک مثقال اور دو اوقیہ زیت اور قیصوم - ایضاً گوکھرو کا پانی پیوند ہوا تخم کندنا خصوصاً گندنا قلیطی اور حلتیت یا طبیخ میعہ اور طبیخ سیساليوس اور تخم درخت سکبینج عجیب النفع ہے مرکب سکبینج بزی جند بیدستر برگ خشک ہر دو ادا ایک جز تخم حنظل سہ چند وزن جمیع اجزا کا بعد ریزے ریزے کے استعمال کرین اور بہت سی دوائین ایسی ہین کہ اُن کی تاثیر دفع سموم مین بالخاصہ مشہور ہے منجملہ اُن کے یہ بھی کہتے ہین کہ نیولے کا گوشت پاک کیا ہوا اور پوست جدا کیا ہوا قوی ترین ادویہ ہو واسطے دفع زہر کے مجملاً بیان سموم حجریہ معدنیہ وغیرہ کا انھین سموم مین سے حجر اردین سرخ رنگ کی ہے بعض آدمیون نے حکایت کی ہو کہ پتھر دن بن ایک حجر کی شباہت لبد کے ہوتا ہے اور وزن ایک دانگ اُس کی قاتل ہو اور اس پتھر کو سموم حقیقیہ مین شمار کیا ہے جو بہیج جوہر اپنے اثر کرتے ہین جیسے بیش اور یہ بھی کہتے ہین کہ اس پتھر کا علاج اور بیش کا ایک ہو اور سب سے زیادہ فاد زہر اُس حجر سمی کے علاج مین نافع ہو زیبق زندہ پارہ تو اکثر آدمی پی جاتے ہین اور کچھ خوف اُسمین نہین ہوا اسلیئے کہ نیچے کی طرف بدستور نکل آتا ہے ان جبکے کان مین زندہ پارہ ڈالین اسے الم شدید اور اختلاط عقل عارض ہوتا ہے اور کبھی نوبت تشنج کی بھی پہونچتی ہے اور ایک گرانی شدید اُسی جانب دمین ہوتی ہو اور بیشتر نوبت صرع اور سکتہ کی پہونچتی ہو اسلیئے کہ جوہر دماغ اُسکی برودت سے اذیت پاتا ہو اور ہکلانا اور بھولنا اور بوجھ پیدا کرنا یہ سب امور موجب اذیت کے دماغ ہوتے ہین اور کشتہ پارہ کا خواہ زیبق مقتول البتہ ردی ہو اور عفونت تقطیع پیدا کرتا ہے اور اس سے اعراض مشابہ اُن اعراض شارب مرتک کے پیدا ہوتے ہین جیسے مغص اور پیچیدگی امعائی اور قے الدم اور ثقل زبان اور ثقل معدہ اور اُسکے بعد ورم پیدا ہوتا ہے اور پیشاب بند ہو جاتا ہے علاج بہت عمدہ علاج ابد تنقیہ کے یہ ہے کہ ایسی دوائین پلائین جیسے مرزنجوش دو درہم شراب مین ڈالکر خواہ ماء العسل وغیرہ کے ایضاً ماء العسل سے بورق ملا کر حقنہ کرلین بعد ازان علاج بیچ اسہال کا کرین اور حقنہ بھی بار عایت تقویت قلب کے اور نشتر کے سے کرنا چاہیئے اگر پارہ کان مین بھر دیا ہو چاہیئے کہ ایک پاؤن پر کھڑا کرین اور اسطرف کو گردن جھکائین اور سر کو اُسی جانب کج کرین جہان تک ممکن ہو خصوصاً اگر اسیطرف کے ہاتھ مین کوئی وزنی چیز لیکر جھکے اور بھی فائدہ اخراج کا زیادہ ہوگا اسیطرح اگر اسی جانب جھولا جھولائین جب بھی نفع بین ہوگا اور جو پارہ زیادہ اندر کی طرف چلا نہ گیا ہو اور سیسے کی سلائی کے ڈالنے سے کسیقدر لپیٹ کر نکلتا ہو پھر وہ تو گویا سامنے رکھا ہے اور اسکے اخراج مین چندان دقت نہ چاہیئے اسلیئے کہ پارہ جب اتنا قریب ہو مگر اُس مقام کے قریب ہو - جہان تک سلائی وغیرہ جاسکتی ہے اسے حاجت اسطرف گھوانے اور ایک پاؤن پر کھڑے ہونے کی نہین ہوتی اور اگر اس سے زیادہ دور ہے اُسوقت سلائی وغیرہ کا داخل کرنا کچھ مفید نہین ہوتا مرتک اور برادہ رصاص جو شخص مردار سنگ کھا جائے اُسکا بدن سوج جاتا ہے اور زبان اُسکی بھاری ہو جاتی ہے پیشاب پاخانہ اُسکا بند ہو جاتا ہے اور کبھی برابر بند نہین ہوتا بلکہ بافراط دست آتے ہین اور اُسکے معدہ مین ایک گرانی پیدا ہوتی ہو اور امعا مین گرانی پیدا ہوتی ہو اور اکثر وہ معاے مستقیم کا باہر نکل آتا ہے - اور نوبت بیچ اسہالی پہونچتی ہو اور اور پر اعضا مین نفخ اور بھربھری پیدا ہوتی ہے اور اُسکے شکم مین ایک گولا سخت مثل پتھر کے اُٹھ آتا ہے رنگ اُسکا رصاصی ہو جاتا ہو اور سانس مین تنگی پیدا ہوتی ہو اور کبھی خناق کی نوبت پہونچتی ہو اور کبھی اسکے بعد اعراض ایلاؤس کے پیدا ہوتے ہین اور تمام بدن کا رنگ مثل سرب کے ہو جاتا ہو اور یہی خرابی اور بدحالی برادہ رصاص کے کھانے سے پیدا ہوتی ہو علاج اُسکا یہ ہو کہ بہت جلد علاج مشترک

برقی کتب کی دنیا میں خوش آمدید

آپ ہمارے کتابی سلسلے کا حصہ بن سکتے ہیں

مزید اس طرح کی شان دار، مفید اور نایاب کتب
کے حصول کے لیے ہمارے واٹس ایپ گروپ کو
جوائن کریں

ایڈمن پینل :

محمد ثاقب ریاض : 03447227224

سدرہ طاہر : 03340120123

حسنین سیالوی : 03056406067

Imagitor

ابتدا کرین مثلاً تنقیہ ایسی دواؤن سے کرین جو قوت تفتیح کی رکھتی ہون جیسے طبیخ تخم کرفس اور انجیر اور شبت اور بورہ ارمنی اور واجب ہو کہ مر بوزن تین درہم
ہمراہ شراب کے پلائین خواہ مغبل رومی ہمراہ بیخال کبوتر کے شراب مین داخل کرکے پلائین کہ علاج بالغ النفع ہے خواہ افسنتین رومی اور زوفا تخم کرفس
اور فلفل خصوصاً یعنی تنہا فلفل ہمراہ شراب کے اور یہ سب دوائین بھی ہمراہ شراب کے خواہ بوزن ایک درہم مراد نصف درہم فلفل لیکر خوب پلائین تاکہ خوب پچائے
ایمن سے بوزن چہ قیراط پلائین خواہ سقمونیا کو ماء العسل مین ملائین غذا اس کی جو ہمیشہ کھلانے کے لائق ہو وہی شوربے جو گوشت بچہ گوسفند سے پکائے
جائین علامت اُس کی اچھے ہو جانے کی یہ ہو کہ طبیعت مین اطلاق پیدا ہو اور قبض جاتا رہے اور بول کا ادرار ہونے لگے خلاصہ یہ ہو کہ ادویہ مفتحہ اور جو دوائین
پسینا لانے والی ہین خواہ ادرار کرنیوالی ہین خواہ مسہل ہین انہین کی ضرورت ہو اسفیداج یعنی سپیدہ اُسکے پینے سے زبان سپید ہو جاتی ہے اور اعضا
مین استرخا پیدا ہوتا ہو اور کھانسی بشدت آتی ہو اور ہچکی دم لینے نہین دیتی عقل اسکی مختلط ہو جاتی ہو بدن سرد ہو جاتا ہو اور دماغ بھی سرد ہو جاتا
ہے غشی اُسپر طاری ہوتی ہو کبھی اُسکے حلق مین میٹھا سا مزہ محسوس ہوتا ہے اور اسکے لعاب یعنی کوے اور زبان مین خشونت پیدا ہوتی ہو اور خشکی آجاتی
ہے اور پیٹ مین مروڑ اور معدہ مین لذع منہ مین درد شراسیف مین تمدد اور سانس مین تنگی پیدا ہوتی ہو اور کبھی نہایت خناق تک نوبت پہونچتی ہو اور
تمام بدن کا رنگ سپید ہو جاتا ہو اور پیشاب سیاہ خواہ سرخ مثل خون کے آتا ہے علاج مثل علاج مرتک کے ہو اور سقمونیا کو ماء العسل مین اور ادویہ مدرات بول مین ملاکر پلائین
اور حقنہ بھی کرین اور کسیوقت سونے نہ دین اور اُسکے قے کرانے مین روغن اقحوان اور روغن سوسن اور روغن نرجس داخل ہوتا ہے اسکی دوائین صمغ اجاص
اور آب سُرخ جو درخت ورد سے ٹپکتا ہے ایضاً الکوتل کا چبانا اور کھانا بھی مفید ہے اور اُسکے اوپر شیرہ انگور پلانا چاہیے جبسین یعنی ہنگ آنک کے
کھانے سے بھی وہی کیفیت عارض ہوتی ہے جو سفیدہ کے استعمال سے پیدا ہوتی ہے لیکن خناق اسکے استعمال سے زیادہ پیدا ہوتا ہے لہذا واجب ہو کہ
علاج اسفیداج اور علاج فطر کا بہت جلد کرین بعد ازان لعابات لزج کا استعمال کرین تاکہ خشونت حلق کی زائل ہو جائے اور یہ لعابات بعد ملینین کے
استعمال مین لائین اور حریرہ باے نرم کھلائین اور سقمونیا وغیرہ کے مسہل کی حاجت ہوتی ہے اور چند بار مسہل کا استعمال کیا جاتا ہے اور اگر امعا مین جراحت
پیدا ہو خاص معالجہ خراش امعا کا کرین اس زہر کے علاج مین ایک یہ بھی دوا مذکور ہے کہ خاکستر اطراف کرم یعنی انگور کی ٹہنی جلا کر ہمراہ جاشنا کے استعمال
کرین شنگرف اور سنکھیا ان دونون سے وہی اعراض پیدا ہوتے ہین جو اعراض زیبق مقتول کے استعمال سے پیدا ہوتے ہین لیکن سنکھیا سے کبھی اسہال
بھی عارض ہوتا ہے اور یہ علامت خاص ہے سنکھیا کی علاج بعینہ وہی علاج جو زیبق مقتول کا علاج ہے اُسکے بعد حریرہ مرغن اور شحوم لینیکا استعمال
کرنا چاہیے زنگار کے کھانے اور پینے سے مغص شدید اور حلق مین لذع قوی پیدا ہوتا ہے اور خشا مین تقلیع اور قے بھی عارض ہوتی ہے اور قروح
بھی پیدا ہوتے ہین علاج اُس کا وہی ہے جو زرنیخ کا علاج ہو اور زرنیخ کا علاج ہم آیندہ ذکر کرتے ہین برادہ آہن
اور خبث الحدید ان کے کھانے سے وجع شدید شکم مین اور خشکی منہ مین اور سوزش پیدا ہوتی ہو اور درد سر کی شدت ہوتی ہے علاج پہلے
دودھ کو ہمراہ اُس چیز کے جو بقوت مسہل ہو پلائین اُسکے بعد گھی اور مسکہ پلائین تاکہ ان اعراض مین سکون پیدا ہو اور ہمیشہ روغن گل اور روغن بنفشہ اور
روغن خلاف سر کہ ملاکر اُن کے سر دن پر ٹپکایا کرین کبھی ایسے مریض کو مقناطیس پیکر پلاتے ہین تاکہ اجزا متفرق لوہے کے بوجہ جذب مقناطیس کے یکجا ہو جائین
اور بعد ازان مسہلات کا استعمال کرتے ہین اور کبھی مقناطیس بوزن ایک درہم کے ہر روز پلاتے ہین اور اسکے بعد حریرہ کا استعمال کرین یعنی شوربا ے
روغن دار مزلق ہمراہ روغن گاؤ کے استعمال کرین تاکہ اسہال پیدا ہو بشرطیکہ معدہ سے نیچے اُتر آیا ہے اور اگر ابھی امعا تک نہین ہونچا ہے بذریعہ قے کے
اُسے دفع کرائین بشرطیکہ ابھی معدہ مین ہو ہرتال اور چونا جو شخص ان مین سے کسی ایک کو کھا جائے اُسکے اعراض اور ہین اور اگر دونون کو
یکجا کرکے کھا جائے اور اُسکی کیفیت یہ ہو کہ مغص اور قروح امعا اُسے عارض ہوگا اور اگر زرنیخ مصعد یعنی ہرتال اور ابالی ہوتی کھائے اُس کا

سرزقریب سنکھیا کے ہوتا ہو اور کبھی کھانسی جو زیادہ اذیت دہ ہو پیدا ہوتی ہے اور جو شخص فقط چونا کو کھائے اُسکے منہ مین خشکی اور درد معدہ اور حبس بول اور روانگی شکم خون کے دست سے عارض ہوگی اور خود چونا اُسکی پیشانی مین برآمد ہوگا اور کبھی برد اطراف بھی عارض ہوگا اور غشی بھی عارض ہوگی اور کبھی زبان پر خشکی پیدا ہوگی اور خناق بھی عارض ہوگا **علاج** پہلے جو تدبیر بحسب وقت اور حال مریض کے واجب ہو اُسے کرنا چاہیے اُسکے بعد آب گرم اور جلاب ملاکر روغن سے تنقیہ کرین بعد ازان طبیخ تخم کتان اور اور مارچوبہ خواہ مجموع یہ دونون اور عصارہ ملوکیہ ہمراہ شہد کے پلائین اور ہمیشہ دودھ اور لعابات اور لزوجات اور دسومات اور شوربائے لحمی یعنی شوربے کو چربی سے پکایا ہو خصوصاً خبازی کے ہمراہ پلائین اور اگر کھانسی پیدا ہوئی ہو بذریعہ حبات اور علاج نورہ کے اُسکی تدبیر کرین ایضاً قے کرانا اور حقنہ کرانا اور چکنا کرنا اعضائے اندرونی کا اور تلیین یعنی نرم رکھنا چاہیے اور اسکا علاج قریب ہر ہڑتال کے علاج کے ایک یہ بھی دوا اس بارہ مین بعض اطبا نے لکھی ہے کہ بول حمار اور تخم آبھل بقدر دو دانق کے آب گرم مین پلائین **آب صابون** کا حال قریب چونا اور ہڑتال کے حال ہے اور علاج بھی یکسان ہے **زاج اور شب** یعنی سرخ اور سپید پھٹکری کے کھانے سے کھانسی شدید کا اسقدر ہیجان ہوتا ہے کہ نوبت سل کی پہونچتی ہے علاج اِسکا شیر مادہ خر کا پلانا اور مکھن اور شکر کا استعمال کرنا اور شربت نیلوفر وغیرہ کا استعمال کرنا **نہار منہ ٹھنڈا پانی پینا** ۔ آب سرد نہار منہ پینے سے خواہ بعد حمام کے یا بعد جماع کے ٹھنڈا پانی پینا خوف سوء مزاج اور حدوث استسقاء سے ایمن نہین ہوتا ہے **علاج** اسکا دواء الکرکم اور دواء المسک کرنا چاہیے اور کبھی تنہا شراب خالص کا پینا کافی ہوتا ہے

بیان مجملی سموم نباتیہ کا جو ہر قسم نباتات کے ہین منجملہ ان کے بیش بھی ہے اور یہ زہر بدترین سموم ہے اُسکے کھانے والے کے دونون ہونٹھ سوج جاتے ہین اور زبان مین بھی ورم پیدا ہوتا ہے اور آنکھین بند ہوئی جاتی ہین اور پے در پے دوار اور غشی عارض ہوتی ہو اور دونون ساقین پاؤن کی بیکار ہو جاتی ہین جب اس حال کو پہونچے نہایت بُرے حالی پر دلیل ہوگی اور کوئی شخص بعد اس حال کے بچ بھی جاتا ہے پھر دق اور سل مین ضرور گرفتار ہوکر خلاص پاتا ہے اور ان دونون مرضون سے ایک ایک سو خود لاحق ہوتا ہو اور کبھی فقط بیش کی بو سونگھنے سے صرع عارض ہوتی ہے اور بیش کا عصیر یعنی شیرہ مین تیر کو بجھاتے ہین وہ تیر جسکو مارین فوراً بوجہ سمیت کے قتل کرتا ہے **علاج** پہلے بہت جلد اُسے قے کرانی چاہیے طبیخ تخم شلغم سے بعد ازان عصیر انگور ہمراہ روغن گاؤ کے تھوڑے تھوڑے فاصلہ کے بعد پلائین اسیطرح طبیخ تشور (?) ہمراہ شراب کے اُسکے بعد اصلی علاج اُسکا فادزہر اور دواء المسک اور جدوار اور بوجا یعنی جو گھاس ہمراہ بیش کے پیدا ہوتی ہو اور وہی اُسکی تریاق ہو دفتار کراللہ احسن الخالقین) اور تریاق کبیر کا استعمال کرین کہ وہ بھی ایک حد تک مفید ہوتی ہو بہت عمدہ اسکے علاج مین یہ ہو کہ مشک کا استعمال کرین ہمراہ تراشہ فادزہر کے خواہ مقدار ایک درہم دواء المسک اور ایک قیراط مشک کی بعض لوگ گمان کرتے ہین کہ بیخ کبر ایسی بیش کا فادزہر ہے اور بعضے فادزہر ہین سب بیش کے علاج مین بکار آمد ہین اور عمدہ ہین خصوصاً وہ فادزہر جو مشابہ سرخ پھٹکری کے ہو اور اُسپر خطوط اور ڈورے شکل خطوط مرتنگ (?) کے ہوتے ہین ایک حیوان جسکا نام فارۃ البیش ہے اور فارسی مین اُسے جیش موش کہتے ہین وہ بھی اسکے مزاج کے ضد ہو اور بیش کے اثر کو باطل کرتا ہے اگر اس حیوان کے کسی عضو کو خواہ کوئی ہڈی اُس کے جسم کی کھلائی جائے فوراً اثر بیش کا باطل ہو جاتا ہے **قرون السنبل** اسکی ماہیت مین اختلاف ہو بعض کہتے ہین کہ سنکھیا ہی ہے بعض بیش کی جڑ جو شخص اس زہر کو کھائے اُسپر علامات سرسام کے ظاہر ہونگے اور زبان سیاہ ہو جائے گی اور اُسکے ناک سے خون قطرہ قطرہ ٹپکے گا **علاج** پہلے علاج مشترک قے کا کرانا چاہیے اسطرح پر کہ آب جدوار اور روغن گل نیم گرم ملاکر اور اور ازین قبیل یہ بھی دوا مشترک ہو کہ ایک مثقال کافور ایک اوقیہ گلاب مین گھول کر پلائین بعد اُسکے ضماد ایسے لگائین جن کی تبرید شدید ہو اور کافور اور صندل اُن مین پڑا ہو اور سویق تفاح ترش کا اور سویق شعیر ہمراہ برف کے جلاب مین ملاکر پلانا چاہیے اور عصارہ انار ترش کا بھی پلایا جائے

فوفیون اس دوا کو مین نہین پہچانتا ہون اور بعض وجوہ سے گمان ایسا ہے کہ شاید بیش کے مشابہ ہے اور جو علامات اور اعراض خاص اس دوا کے استعمال
سے عارض ہوتے ہین بموجب قول اطبا یہ ہین کہ جو شخص اسکو پیئے خواہ کھانے مین استعمال کرے لذع اسکے شکم مری در ہچکی اور غشی اور زردی سب
چہرہ کی خصوصًا ہونٹھون کی اور ٹھنڈی سانس اور ربو اور بدن کا پھولا ہونا اور سن ہوجانا اور خلط عقل پیدا ہونا ہے بعد گرانی سر کے اور نبض صغیر ہوجاتی
ہے اور منقطع ہوجاتی ہے اور پسینا ٹھنڈا نکلتا رہتا ہے اور تخمہ اور بدہضمی پیدا ہوتی ہے بعد اسکے مرجاتا ہے علاج مثل علاج بیش کے ہے
بیان چند ادویہ سمیہ کا جو گرم ہین منجملہ ان ادویہ کے فربیون ہے اسکے استعمال سے کرب شدید اور سوزش عارض ہوتی ہے اور لذع
شکم اور ہچکی لاحق ہوتی ہے اور کبھی سوداوی شکم کی بافراط عارض ہوتی ہے واجب ہے کہ پہلے قے کرائین بعد ازان تبرید احشا کی کرین اسکے بعد روغن
گاو اور مسکہ خوب سا پلائین بعد ازان جو علاج فرزن سنبل کا مذکور ہو چکا وہی استعمال کرین اور غذا مین آب انار مخوش اور آب سیب مخوش پر
اکتفا کرین اور ماء الشراب کا بھی استعمال ضرور ہے الباں یتوعات یہ سات ہین شمار مین ادویہ مفردہ کے اور خصوصًا لبن شبرم اور لبن العشر اور
لبن لاعیہ اور ان زہرناک دودھون سے لذع اور اسہال مفرط پیدا عارض ہوتا ہے جیسا کہ فربیون سے عارض ہوتا ہے لہذا واجب ہے کہ ان کی قوت
گھی شیر اور روغن زرد اور مکھن سے توڑ ڈالی جائے اور جو عرض خاص استعمال کے پیدا ہوا ہے جیسے اسہال خون یا بول الدم اسکا علاج جیسا اوپر
مسطور ہو چکا ہے بعینہ کرنا چاہیے بعض اطبا کہتے ہین کہ لبن شبرم بوزن دو درہم کے قاتل ہوجاتا ہے اور علاج اسکا یہ ہے کہ استحمام آب برف
سے اور لبن عشر تین درہم کے مقدار پر قاتل اور مہلک ہوتا ہے اور دو دن کے بعد ہلاک عارض ہوتا ہے جگر پارہ پارہ ہوجاتا ہے علاج اسکا بھی
مثل علاج لبن شبرم کے ہے سقمونیا دو درہم اسکا استعمال قاتل ہے اور کیفیات اور احوال اسکے پینے سے وہی عارض ہوتے ہین جو اوپر مذکور
ہوئے واجب ہے کہ اسکی سمیت دوغ پلانے سے توڑ ڈالی جائے اور سویق تفاح اور رب بہ اور رب سماق سے مازریون اور خامالیون
اسکی مقدار بھی دو درہم قاتل ہے اور استعمال کے بعد قے اور اسہال مفرط عارض ہوتا ہے سیاہ رنگ مازریون کو خامالاون کہتے ہین اسکی سمیت
زیادہ ہے اور اسکے استعمال سے لذع شدید احشا مین اور درد تمام بدن مین اور دغدغہ اور ہچکی اسکے بعد تنفس بلغمی اور زردی عارض ہوتی ہے
بعد اسکے کزاز کی نوبت پہونچتی ہے اور آواز بند ہوجاتی علاج لابد ہے کہ شیر تازہ دوہکر پلائین اور روغن زرد بھی متواتر پلائے جائین اور
جلاب کا بھی استعمال کیا کرین تاکہ فساد اسکا برطرف ہوجائے اور جب یہ دوا زیادہ ہو تریاق اور مثرودیطوس اور دواء الطین المختوم کا
استعمال کرین پھر جب طبیعت ٹھہر جائے اسکے بعد سکنجبین اور کاسنی چند روز تک پلاتے رہین تاکہ سوء مزاج جاتا رہے دفلی کی مقدار
کثیر آدمی اور دواب سب کو قتل کرتی ہے اور تھوڑی مقدار دفلی یعنی کنیر کی کرب شدید اور نفاخ شکم اور سوزش عظیم پیدا کرتی ہے اور مزاج
کنیر کا گرم خشک ہے اور لذاع اور مقطع ہے جس پانی مین کنیر کا درخت پیدا ہو نہایت ردی ہوتا ہے اور اگر اور کوئی پانی دستیاب نہ ہوتا ہو اسکو
بعد تغلیہ اور میٹھی چیزین ملانے کے استعمال کرین علاج واجب ہے کہ طبیخ حلبہ اور غرشہریر کو منہ مین ٹپکائین کہ اسکا فائدہ عجیب ہے اور تخم تخجکشت اور
خود تخجکشت اور اسکا جوشاندہ سمیت کا تریاق ہے اور انجیر خشک ہمراہ شہد اور شکر اور جلاب کے اور رب انگور بھی مفید ہے اور ان سب دواؤن کے ہمراہ چکنائی کی چیزین
اور بزرجان جنکا ذکر اوپر ہو چکا ہے بھی ضرور استعمال مین لانی چاہئین اور ان کے بعد حقنہ کا استعمال ضرور ہے بلادر بھلاوین کو کہتے ہین اسکے استعمال
سے شکم اور حلق مین تقطیع اور التہاب اور امراض حادہ عارض ہوتے ہین اور نیز بعض اعضا معطل ہوجاتے ہین اور بعد ازان کہ پھر درست ہون خواہ
بیکار رہی ہوجائین وسواس پیدا ہوتا ہے اسلیئے کہ سودے کا احتراق ہوجاتا ہے بھلاوین کی مقدار قاتل دو مثقال کا وزن ہے اور کبھی بعض آدمی
کو بنظر خاصیت کے مضر نہین ہوتا ہے خصوصًا اگر ہمراہ جوز کے کھایا جائے اور مین نے بچشم خود ایک شخص کو دیکھا ہے کہ وہ ہمراہ جوز کے

اتنی مقدار رطوبات بدن کی ہضم کرجاتا تھا کہ بہت زیادہ تھی اور کچھ اسکو خوف اور پرواہ تھی علاج روغن بادام اور روغن کنجد اور روغن زرد اور شیر تازہ اور دسومات از قسم شوربا کے اور اسی قبیل سب چیزیں جیسے لذع یعنی سکون اور سوزش کے درد اور سوزش اور کھجلی میں کمی پیدا ہو اسکے بعد گائے کا دہی برف میں سرد کرکے اور روغن بنفشہ بھی سرد کیا ہوا اور آب جو اور آبہائے فواکہ یہ سب سرد کیے ہوئے استعمال میں لائیں اور برف سے سرد کیا ہوا پانی اسمیں بجھائیں اور سرسام کا جو علاج مخصوص ہے وہی اسکا بھی کریں۔ منجملہ ان ادویہ کے جن سے اسکا علاج کیا جاتا ہے حب الصنوبر اور جوز اسکا فادزہر ہے **کبیکج** ۔ جسکو ہندی میں لٹومری کہتے ہیں بوجہ تیزی اور حدت کے ہلاک کردیتی ہے **علاج** اسکا بلادر کے علاج سے یکسان ہے اور اوہان سے اسکی مضرت بخوبی دفع ہوجاتی ہے **سداب** بری یعنی جنگلی تسلی جو شخص سے کھائے اسکی آنکھوں میں جحوظ یعنی ساری آنکھ کا اپنی جگہ سے ہٹ جانا عارض ہوتا ہے اور سوزش اور التہاب شدید پیدا ہوتا ہے **علاج** اسکا یہ ہو کہ پہلے قے کرائیں آب گرم سے اور زیت سے بعد ازان شل کبیکج کے علاج کریں خواہ اور جو سموم شل کبیکج کے ہیں انکا علاج کریں **سافنیا** سداب کوہی کا گوند ہو کبھی اسکا مزہ شل بادروج کے ہوتا ہے مزاج اسکا گرم ہے جو شخص کھائے اسکے بول و براز دونوں بند ہو جاتے ہیں اور زبان سوج جاتی ہیں اور فواق اور نفخ اور حلق میں سوزش اور معدہ میں اور جحوظ عین اور سرخی منھ کی پیدا ہوتی ہو اور کبھی بوجہ اسکی حدت کے تمام بدن میں پتی اچھلتی ہے اور اکثر نوبت غشی اور ضیق نفس کی پہونچتی ہے **علاج** یہ ہو کہ پہلے بہت جلد قے کرائی جائے اور اسکے بعد روغن زرد اور دودھ اور مکھن اور آب جو پلائیں اور روغن گل اور شیر تازہ سے غرغرہ کریں اور سکنجبین اور زلال فستقین ایکدوا یہ بھی اطبا کی شل فادزہر کے مشہور ہیں واسطے سافنیا کے تخم اسکا اور علک البطم اور اصل محروت اور طبیخ شیر ہے ایضاً جند بیدستر مع سرکہ گرم کے خواہ ہمراہ شہد کے ۔ مجھے خیال ہے کہ شاید یہ اثر اسمیں بالخاصیت ہو خواہ اسوجہ سے کہ بدن سے اسکے زہر کو بذریعہ تحلیل کے دفع کرتی ہو اور قیاس ظاہر تو مقتضی اسیکا ہے کہ تبرید سے علاج کرنا چاہیے اور تبرید ہی اولی ہو جبکہ تک اسکے اعراض شل اعراض کندش اور خربق ابیض اور اسود کے ہیں اور وہی علاج بھی ہو جو خربق کا علاج ہے **دند چینی** سے اسہال عظیم عارض ہوتا ہے **علاج** یہ ہو کہ قے کرائیں اور اسہال کے روکنے کی تدبیر کراتے وقت دودھ اور مکھن بار بار پلاتے رہیں اور اسہال کے روکنے میں رعایت بجان سم ضروری ہے اور کبھی اسکی سمیت کے ضرر اور اسہال دونوں کو فقط تریاق کافی ہوجاتا ہے **کندش اور خربق سپید اور عرطنیثا اور عصارہ قثاء الحمار** اور سوسن کی ایک قسم ردی اور غاریقون سیاہ کندش یعنی نکچھکنی سے تلی بے اندازہ پیدا ہوتی ہے اور کبھی اسکی وجہ سے خناق بھی پیدا ہوتا ہے اور یہی حال عرطنیثا کا ہے اور خربق سے بھی تلی اور قے پیدا ہوتی ہی اور کبھی ایسا مادہ جمع ہوجاتا ہے کہ اسکا دفع ہونا دشوار ہوتا ہے بلکہ اختناق اس مادہ کی وجہ سے عارض ہوتا ہے اور کبھی اسہال بھی پیدا ہوجاتا ہے اور یہ سب اعراض آدمی پر غشی پیدا کرتے ہیں اور سقوط قوت اور عرق سرد اور تشنج واقع ہوتا ہے اور خصوصاً خربق سپید اور غاریقون سیاہ اور یہ دونوں تاثیر میں یکسان ہیں جالینوس کہتا ہے کہ نبض اس شخص کی جسنے خربق کھائی ہے ابتدائے امر میں عریض اور متفاوت اور ضعیف ہوتی ہو اور بطوء میں بھی زیادتی ہوتی ہو اسلیے کہ حرارت غریزی مادہ کے نیچے گھٹتی ہوئی ہوتی ہے یعنی وہ مادہ کثیرہ بوجود وطئے مذکور سے متاثر ہوا ہے اور دفعۃً دوا کا اثر اس تک پہونچا ہے اور تنہا طبیعت اسکے دفع پر قادر باستقلال نہیں ہو۔ پھر جب قے خود بخود عارض ہوتی ہے اسوقت نبض میں اختلاف ایسا پیدا ہوتا ہے کہ اسکا نظام اور سلسلہ یکسوئی کچھ باقی نہیں رہتا ہے اسلیے کہ اندرونی قوت مادہ کے نیچے دبی ہوئی ہو اور جب نبض میں انتظام اور استوائے حال شروع ہوتا ہے اسوقت مریض کا حال اچھا ہونے لگتا ہے پھر اگر توجہ مریض کا بطرف صلاح حال کے نہ ہو بلکہ ہچکی آنی شروع ہوجائے اور

تشنج واقع ہو نبض میں ضعف و اختلاف زائد پیدا ہوگا اور اگر خناق گلوگیر ہو تفاوت غیر منتظم عارض ہوگا اور بطور بھی لاحق ہوگا اسلئے کہ حار غریزی بجھا ہوا ہوگا اور کبھی نبض میں موجیت بوجہ رطوبت کے پیدا ہوگی خربق کیونکہ بھی قتل کرتی ہے **علاج** واجب ہو کہ بہت جلد خربق کے نکالنے کی تدبیر بذریعہ قے وغیرہ کے کریں خواہ اسکے جز کو نیچے کی طرف اُترنے کی تدبیر کریں۔ بذریعہ حقنہ قویہ کے مثل تخم حنظل وغیرہ کے اُسکے بعد اسکے خناق کا علاج ویسا کریں جو باب قطر میں کہا گیا ہے اور اگر خود بخود دفعۃً کم ہوئی ہو ابتدا میں پھر قے کرائیں اور بہت سی دوا نہ پلائیں بلکہ پہلے اُسکا پیٹ آب نیم گرم سے بھر دیں بعد اُسکے دوائے مقی پلائیں اور پھر دوبارہ قے کرائیں اور اگر تشنج عارض ہو دودھ اور روغن زرد پلائیں اور اُسکے بدن کے جوڑ بند پر مالش تیر و طی ملین کی کریں اور آب زن معتدل کی مداومت رکھیں اور جو علاج تشنج کا ہی اُسے علاج کریں **خربق سیاہ** کے کھانے سے اسہال شدید اور خناق عارض ہوتا ہے اور دو درہم جو شخص اسکا استعمال کرے تشنج پیدا کر کے ہلاک ہوگی اور پہلے ہلاکت سے خفقان اور سوزش زبان اور زبان کو کاٹ کاٹ کر زخمی کرنا اور ڈکار بہت سی پے درپے اور نفخ عارض ہوتا ہے اور بعد ازان علیل مذکور پر تشنج کے آثار طاری ہو کر رعشہ پیدا ہوتا ہے پھر مر جاتا ہے **علاج** تدبیر قوت میت کی ادویہ معلومہ سے کریں مثلاً افسنتین کو شراب کے ہمراہ پلائیں خواہ زیرہ اور انیسون اور جند بیدستر اور سنبل ہموزن لیکر مجموعے سے قریب دو درہم کے استعمال کریں ہمراہ شراب اور مقام نفخ پر چھوٹے گرم کر کے رکھیں خواہ اور طرح کی سینک جو ورم اور نفخ کو پاشان کر دیتی ہے اسکے بعد پنیر تازہ اور تر ہمراہ شہد اور روغن زرد تازہ کے کھلائیں اور روغن دار شوربا ہر قسم کا اور شراب شیرین جسمین پانی کی آمیزش زیادہ ہو اگر اسکے استعمال سے نوبت تشنج کی ہو پہنچی ہو وہی تدبیر کریں جو خربق ابیض کے علاج میں مذکور ہو چکی اور جب بافراط اسہال عارض ہو آب سرد میں بٹھائیں اور ربوب قابضہ اور ادویہ حابسہ کا استعمال کریں **جربوالق** معرب گرم دانہ کا ہے اگر دو درہم اسمین سے کھائی جائے خارش لازم پیدا ہوتا ہے اور پھر موت واقع ہوتی ہے **علاج** اسکا مثل علاج فربیون کے ہو **دادی** ایک دانہ چھوٹا سا ہوتا ہے اگر زیادہ مقدار اسکی کھائے جائے مہلک ہوتی ہے **علاج** اسکا یہ ہو کہ قے کرائیں اور کم سلاتے دویہ کا استعمال کریں اور دودھ اور چکنائی کی چیزیں بموجب بیان بالا کے استعمال کریں **کھلی** رینڈی کی اور تل کی کہتے ہیں جس کھلی میں کسیقدر دہنیت باقی نہ ہو اور خوب نچوڑ کر تیل اسکا نکال لیا ہو اسمیں سمیت آجاتی ہے اور سم قاتل ہو جاتی ہے اور اسکا علاج مشترک علاجات سے کیا جاتا ہے **جند بیدستر** کو جب کسی طعام میں ڈال کر دم بخت کریں اسکے کھانے سے اعراض سرسام حار کے عارض ہوتے ہیں مع ذبحہ کے اور ایک ہی روز خواہ دو دن میں قتل کرتا ہے خصوصاً جو قسم سیاہ اور بدبو خواہ اغبر ایسی ہے کہ سیاہی مائل ہو **علاج** یہ ہو کہ پہلے قے کرائیں آب شبت اور فوتنج اور سپستان سے شہد ملاکر اور شیرۂ انگور اسکے بعد حموضات مثل حماض اترج اور ربوب قابضہ اور ترشی جو خوا کہ سے طیار کیجائے اور سرکہ شراب تنہا اور بادہ گاؤ کا دہی عصارہ تفاح اور شیرہ دہ خر نہایت مفید ہو **عنصل بری** کے استعمال سے بلکہ عمدہ قسم کی بکثرت استعمال سے بھی تقرح امعا اور اُن رگوں کا تقرح جگر کسبد یعنی جگر کی جداول اور نہریں کہلاتے ہیں پیدا ہوتا ہے اور اس سے پہلے مغص اور تقطیع عارض ہوتی ہے **علاج** جب یہ عوارض پیدا ہوں جوش کیا ہوا دودھ بارہ بائے آہن جو گرم کیے دودھ میں ڈالے ہوں ہمراہ زردی بیضہ کے جو سرکہ میں ابالی ہو اور سفوف بزر ہمراہ مقلیاً وغیرہ کے **خانق الذئب اور خانق النمر** ان میں سے جو کوئی کسیقدر استعمال کرے حلق میں عفوصت اور لہاۃ اور مری میں بھی بکھٹا مزہ پیدا ہوتا ہے اور قصبہ ریہ نمک نہیں مزہ ہوتا ہے اور خشکی ہمراہ ورم کے پیدا ہوتی ہے اور اُسکے منہ سے بخار دخانی اُٹھتا ہے انجام کار میں زبان اُس کی بستہ ہو جاتی ہے اور صدغین میں اختلاج پیدا ہو کر اسکے بعد رعشہ اور تشنج اور تیرگی رنگ کی اور خناق پیدا ہوتا ہے اور اسکے

ساتھ قراقر شکم میں اور کثرت ریاح کی بھی ہوتی ہے اور خانق النمر کے استعمال کرنیوالے کو سدر اور ظلمت بصر پیدا ہوتی ہے جبوقت ارادہ اُٹھ کھڑے ہونیکا کرے اور دونوں آنکھوں میں رطوبت بھی بھر جاتی ہے اور سینہ میں ثقل پیدا ہوتا ہے خانق النمر زمین ہر قلہ جو ملک یعم میں واقع ہے پیدا ہوتی ہے اور بھی چند مقامات میں اگتی ہے مزہ میں تلخ اور کریہ الرائحہ ہوتی ہے **علاج** بہت جلد قے کرانی چاہیئے انھیں چیزوں سے جو معلوم ہیں اسکے بعد حقنہ کریں اسکے بعد مثل صعتر جبلی اور سفر بعیون اور سداب اور افسنتین اور شیح ارمنی کے ہمراہ شراب اور کمافیطوس بھی شراب میں ملاکر خواہ روغن لبان بقدر ڈیڑھ درہم کے شراب میں ملاکر اور شراب بہتر وہی ہے جسمیں لوہا خواہ چاندی یا سونا بجھایا ہو اور خبث الحدید خود بھی نہایت مفید چیز ہے **اور النمر** یعنی پنیر مایہ خصوصاً انفحہ بارہ سنگھا کا اور ہرن اور بچہ گاؤ کا بھی عمدہ ہو اسکے بعد روغن شوربا **آزادرخت** کا پتہ بہائم کو قتل کرتا ہے اور لکڑی اس درخت کی بھی کبھی مہلک ہوتی ہے **علاج** اُسکا قریب ہو علاج کنیر کے اور مشترک علاج سے علاج کرنا چاہیئے **قشر آرزینی** دھان کی بھوسی بنابر قول اوائل اطبا کے جو شخص دھان کی بھوسی کا استعمال کرے فوراً اُسکو درد فم معدہ میں اور ورم زبان میں اور درد بھی زبان میں لاحق ہوتا ہے بعد ازان درد بڑھتے بڑھتے مری اور اُسکے معدہ تک پہونچتا ہے اور امعا میں بھی درد پیدا ہوتا ہے اور تمام بدن میں التہاب عارض ہوتا ہو دھان کی بھوسی کو سموم کے اقسام میں قدمانے شمار کیا ہے **علاج** اُسکا بعینہ مثل علاج ذراریح کے ہے۔ اور جس بت سے اُسکا علاج کریں واجب ہو کہ اسمیں سفرجل کو پختہ کیا ہو **بزر الجرہ** تخم اوشکن کو کہتے ہیں اُسکے استعمال سے وہی اعراض پیدا ہوتے ہیں جو عنصل کے استعمال سے پیدا ہوتے ہیں ایضاً کبھی کھانسی بھی عارض ہوتی ہے **علاج** اُسکا عنصل کا علاج ہے لیکن اسکی کھانسی کا ملینات ادویہ سے علاج کرنا چاہیئے جیسے شربت بنفشہ ہمراہ آب جو کے خواہ اور دوائیں کھانسی کی جو ملین ہیں **تربد** کی قسم ملون زرد اور سیاہ کے استعمال سے وہی اعراض پیدا ہوتے ہیں جو خربق اسود اور غاریقون سیاہ کے استعمال سے پیدا ہوتے ہیں اور علاج بھی وہی کرنا چاہیئے جو اُنکا علاج ہو اور خاص علاج تربد کا یہ ہو کہ روغن بادام جرعہ جرعہ پلایا جائے اور مشترک علاج وہی ہو جو سب کا لکھا گیا اور بعض اطبا نے لکھا ہو کہ روغن گل کی مقدار کثیر سے قے کرائی جائے **تودریون** کی طبیعت کو ہم نے نہیں پہچانا اور علاج اسکا مشترک سمیات کا علاج کرنا چاہیئے اور مجھے گمان ہے کہ یہ ادویہ حادہ سے ہو اور شاید کہ حادہ نہ بھی ہو اطبا کہتے ہیں کہ اس دوا کے استعمال سے اختلاط عقل اور تمدد یہان تک عارض ہوتا ہو کہ ہونٹھوں میں بھی اس قسم کا تمدد پیدا ہوتا ہے کہ ایک حالت مشابہ ہنسنے والے کے ہونٹھ کے ہوجاتی ہے اور اسیواسطے زبان یونانی میں ضرب المثل ہو کہ اس شخص کی ہنسی ایسی ہو جیسے تودریون کھانے والے کی ہوتی ہو **علاج** اُسکا بھی مشترک ہو اور بعض کی رائے یہ ہو کہ پہلے قے کرائیں اسکے بعد سے شہد پلائیں اور دودھ کا پینا اور تمام بدن میں تیل لگانا اور ادہان سخنہ کی مالش کرانی اور آبزن حار کا استعمال اور دلک اور ادویہ دافعہ تشنج خبیث کا استعمال کرنا یہ سب علاج اسکے مفید ہیں **طوخیون** اس دوا کو بھی میں نہیں پہچانتا ہوں اور اسیطرح اسکا علاج بھی میں نہیں جانتا ہوں۔ مگر مجھے قرینہ سے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ یہ بھی ادویہ حادہ میں سے ہو اور یہ بھی احتمال ہو کہ حادہ میں سے نہ ہو بعض اطبا کہتے ہیں کہ اس سے ظلمونی پیدا ہوتی ہے ہونٹھ اور زبان میں اور جنون اور وسواس اور سقوط نبض بھی عارض ہوتے ہیں **لسوب ازنجبہ** اُن کے احوال قریب قریب اُنھیں احوال کے ہیں جو عنصل اور انجرہ میں مذکور ہوئے ہیں اور علاج بھی وہی ہو خصوصاً لعوب فواکہ جیسے رب انگور اور ریباس اور تفاح وغیرہ اور کبھی اُسے متلی پیدا ہوتی ہے اور غشی اور کرب بھی عارض ہوتے ہیں اور یہ لعوب مثل جوز کے یا خوبانی کی گٹھلی اور ناریل اور بادام کے ہیں **نہار منھ خالص شراب کا پینا** - اکثر نہار منھ شراب خالص کے پینے سے خناق اور درد چند اقسام کے اور التہاب پیدا ہوتا ہو خصوصاً اگر بعد ریاضت اور تعب کے اور اُس سے زیادہ ابتدا اگر شراب غلیظ اور شیرین ہو لاحق ہوتی ہو **علاج**

یہ ہے کہ بذریعہ فصد کے استفراغ کریں خصوصاً اگر فصد واجب ہو چکی ہو بنظر علامات وجوب فصد کے اور قے کرانی بہت عمدہ علاج ہے اگر
باسانی ہو سکے بعد ازان تبرید مزاج کی آب سرد اور فقاع بارد اور ماء الرائب ترش سے اور آب فواکہ اور اقراص کافور وغیرہ سے کریں
شہد پرانا خواہ جسمین سمیت آ گئی ہو اور اکثر بلاد اقلیمیا کی طرف سے یہ شہد لاتے ہین انکی بو ایسی تیز ہوتی ہو جسکے سونگھنے سے چھینکین آنے
لگتی ہین اس شہد کے کھانے سے بھی اعراض مہلک پیدا ہوتے ہین جیسے حنظل کے کھانے سے پیدا ہوتے ہین خواہ اشکن کے کھانے سے
اور سونگھنے سے جلد اور جھٹ پٹ غشی طاری ہوتی ہو اور ٹھنڈا پسینہ برآمد ہوتا ہے شہد کی ایک اور بھی قسم ہے بہت بری اسکا حال
اعراض اور علاج مین مثل شوکران کے ہے علاج سداب اور ماہی نمکین کا کھانا اور شراب کا نام دماغی ہو پلانا چاہیے اور کھلائی جائین
اور قے کرائی جائین جبتک ممکن ہو دلق سوریک اہلی کو کہتے ہین جو اسے استعمال کرے اسکے شکم مین قراقر اور پیچ اور مروڑ بدن
سست آنیکے اور بدون دوار کے پیدا ہوگا علاج پہلے واجب ہو کہ پانی اور شہد ملا کر قے کرائین اور حقنہ لین سے احتقان کرین اور اگر
افسنتین کو ہمراہ شراب کثیر اور سکنجبین کے پلائین سو بھی نافع ہو اور خاص ایسے شخص کی دوا یہ ہو کہ بلیغ جرجیر کا استعمال کرین ایضاً
سنبل اور جند بیدستر اور فلفل بھی مفید ہو اور سرکہ اور آب گرم سے تکمید کرین مجملی بیان ادویہ سمیہ باردہ جو نباتات کی قسم مین ہین۔
جو شخص افیون کھلائے اسکے بدن مین خدر اور برودت پیدا ہوتی ہے اور حکہ یعنی کھجلی پیدا ہوتی ہو اور بعد کھانے کے افیون کی بو اسی جگہ سے آتی
ہے اور دوار اور ہچکی اور ظلمت بصر اور تنگی حلق اور سانس مین کوتاہی اور اطراف مین تیرگی اور منھ مین زردی اور چہرے پر بھی زردی اور
سعوبت ایسی جو انھین محسوس ہوتی ہے اور سبات یعنی پینکی اور زبان کی بستگی آنکھونکا اندر کی طرف فرورفتہ ہونا ان سب اعراض کے بعد
کزاز کہ جس سے گلو رفتہ ہو جائے اور پسینہ سرد نکلتا ہو ٹھنڈی سانس آتی ہے رہتا ہے مثلاً اسباب کے معتدل ہونے کے خون کا غلیظ ہو جانا
کہ پھر خون روان نہین رہتا ہو اور روح کی تبرید کر دیتا ہے اور آلات نفس مین تشنج پیدا کرتی ہے مقدار شربت جو مہلک ہو دو درہم کی
ہے اور دو دن کے اندر مہلک ہوتی ہے خصوصاً اگر شراب مین ڈالکر پلائین اثر اسکا زیادہ ہوتا ہو ہان اگر مقدار شراب کی اتنی زیادہ ہو کہ مفاومت
اسکی سمیت کی کرے اسوقت زیادہ اثر نہ ہوگا اور ابدان حارہ مین بھی اسکی مضرت زیادہ ہوتی ہے اسلیئے کہ مضادت اور مخالفت اس
زہر کی بدن گرم سے زیادہ ہے اور نفوذ بھی اسی بدن مین زیادہ ہوتا ہے چنانچہ مفصل ہم نے قانون عام مین بیان کر دیا ہے علاج وہی قوانین
مشترکہ جو بارہا مذکور ہو چکے اسکے علاج مین مستعمل ہونگے تنقیہ بھی کیا جائے گا اور روغن ملا کر قے بھی کرائینگے اور نیم گرم پانی اور نمک اور بورہ
ارمنی وغیرہ سے قے کرائی جائے اسکے بعد سکنجبین پلائین اور شہد بھی پلائین اور قوی حقنہ سے امالہ کرین منجملہ ادویہ نافعہ کے سکبینج اور افسنتین کا
استعمال ہے ایضاً افسنتین کو شراب مین ملا کر اور حلتیت اس زہر کا تریاق ہے اسیطرح دارچینی خاص کرکے اور ہمراہ سرکہ اور سکبینج کے بھی اور
اسیطرح جند بیدستر تنہا اور فلفل اور جوز بھی مفید ہو کبھی ایسے سموم کو اسکا تریاق خصوصاً اس ترکیب سے دیتے ہین حلتیت اور ابہل اور
جند بیدستر اور فلفل ہموزن لیکر شہد مین ملا کر معجون طیار کرین مقدار شربت ایک بندقہ سے لیکر ایک جوزہ تک ہو اور اکثر اسکی سمیت سے نجات
اسطرح حاصل ہوتی ہو کہ ایک مثقال حلتیت کبھی دو درہم شراب ریحانی مین ملا کر استعمال کرین اور شراب کہنہ بھی اسکے واسطے عجیب النفع
ہے خصوصاً اگر رقیق ریحانی کہنہ ہو جائے اور پانی کی آمیزش کی زیادہ متحمل ہو اور اسمین کسیقدر دارچینی بھی شریک ہو کر شہر بھی تریاق
کبیر اور بجز نیا اور مثرودیطوس کو شراب کے ہمراہ استعمال کرنے سے بڑھکر کوئی دوا نہین ہے واجب ہو کہ اس سموم کا دماغ چھینک کے
ذریعہ سے ہلایا جائے اور نکچھنی کا ناس خواہ اور ادویہ معطسہ کا استعمال کیا جائے کہ علاج یہی اسباب سمیت کے دفع کرنیکے واسطے

نہایت عمدہ ہے اور بال سموم کے موچنے وغیرہ سے اکھیڑے جائیں اور کسیوقت سونے نہ پائے اور بدن میں اسکے روغن ہائے گرم کی مالش کیجائے
جیسے روغن قسط اور روغن سوسن اور سنگھانے میں جند بیدستر اور مشک کو اختیار کریں اور آبزن گرم میں بٹھائیں تاکہ پسینے سے امان حاصل ہو
اور شدت خارش کی نہونے پائے اور غذا میں شوربائے روغن دار اور مغز استخوان اور مہام سموم کے اختیار کریں جوز ماثل کو ہندی میں
دھتورہ کہتے ہیں اسکے کھانے سے دوار اور سرخی دونوں آنکھوں میں اور غشاوہ یعنی آنکھوں میں پردہ سا پڑجاتا ہے اور سکر یعنی مستی اور سبات
یعنی پینکی پیدا ہوتی ہے اور ایک مثقال وزن دھتورہ کا مہلک اور قاتل ہے کہ ایک ہی دن میں کبھی قتل کرتا ہے خصوصًا ہندی دھتورہ
کہ اسمیں سمیت زیادہ ہوتی ہے اور قتل سے پہلے سرد پسینہ ٹھنڈی سانس عارض ہوتی ہے اور ایک مثقال سے کم مثلًا نصف درہم یا اس سے
بھی کم فقط سبات اور سکر پیدا کرتا ہے اور سوائے ضعیف اور ناتوان آدمیوں کے اقویا کو ہلاک نہیں کرتا ہے علاج اعظم علاج یہی ہے کہ بذریعہ
نطرون اور پانی کے قے کرائیں زیادتی دھتورہ کا روغن تر دسے اور شراب بمقدار کثیر ہمراہ فلفل اور عاقرقرحا اور حب الغار اور دارچینی اور
جند بیدستر کے بھی اسکی سمیت سے نجات دیتی ہیں اور اطراف کو آب گرم میں رکھنا اور تمام بدن کو بذریعہ کپڑے اور روئی کے سینک کر
گرم کرنا اور تدہین روغن بان اور قسط سے کرنی اور تا امکان خوب دوڑایا جائے اور پوری ریاضت کرائی جائے اور بعد دوڑانے اور
ریاضت کے غذائے چرب اور شراب شیرین کا استعمال کرے اور جمیع علاج افیون کا استعمال کرے یبروج بیخ لفاح کو کہتے ہیں اور
یبروج بھی یہی ہے اسکے اعراض اور دھتورہ کے یکساں ہیں اور ایک حالت مثل اختناق کے اور کھجلی گزاز اور صمم یعنی کری پیدا ہوتی ہے چھلکے اسکے
زیادہ سمیت رکھتے ہیں اور دانہ اسکے بھی قریب چھلکوں کے سمیت میں ہیں اور جرم اسکا بھی کبھی کبھی اثر پیدا کرتا ہے علاج اسکا دھتورہ اور
افیون کے علاج سے قریب ہے اور وہ یہ ہے کہ افسنتین کو شراب میں ملا کر پلائیں۔ ایضًا فلفل جند بیدستر سداب خردل کو استعمال کریں اور سرکہ بھی
ایسے لوگوں کو نافع ہے اور جمیع مخدرین کو بوقت استعمال مخدرات کے نافع ہے اور چھینک پیدا کرنے کی تدبیر بھی بضرورت ہے انھیں معالجات
سے جو دھتورہ کے باب میں لکھی گئی ہیں اور زفت اور دھواں بھی چوبی بتی کا ناک میں پہنچائیں اور ان کے سروں پر سرکہ اور شراب اور روغن
گل لگائیں اور اتنی مہلت نہ دیں کہ سو جائیں بلکہ اگر غنودگی خواہ اونگھ پیدا ہو تو اکھیڑ اکھیڑ کر بیدار اور متنبہ کیے جائیں اور چھینک لانے کی تدبیر اور
آنکھوں کی جڑوں کو چبھانے کے ذریعہ سے بیداری اُن پر طاری کرتے رہیں **دروفیسوان** یہ بھی دوا از قسم مخدرات کے ہے اور طبیعت بھنگ کی رکھتی
ہے اور سکر پیدا کرتی ہے پہلے ہل اس سے ثقل اور ہچکی اور مغص یعنی مروڑ پیدا ہوتا ہے اور ایک حالت مثل ایلاوس کے پیدا ہوتی ہے اور کبھی سیلان الدم
بھی عارض ہوتی ہے اور اسہال خونی بھی پیدا ہوتا ہے اور انجام کار میں غشی بھی پیدا ہوتی ہے اور سبات عارض ہو کر موت واقع ہوتی ہے درمیان
چوتھے اور ساتویں دن کے لیکن موت سے پہلے دونوں ہاتھوں میں خدر یعنی سن پیدا ہوتا ہے علاج اسکا مشترک ہے یعنی اور مخدرات کا علاج
اسکا بھی علاج ہے **بنج** یعنی بھنگ جو شخص بھنگ کا استعمال کرے اسکے اعضا میں استرخا اور زبان میں ورم اور منہ سے کف نکلتا ہے آنکھیں دونوں
سرخ ہو جاتی ہیں اور دوار اور پردہ آنکھوں میں پڑجاتا ہے اور ضیق نفس پیدا ہوتا ہے کان بہرے ہو جاتے ہیں بدن میں کھجلی اور سوزش ہوتی ہے
اور سکر اور اختلاط عقل عارض ہوتا ہے۔ کبھی عجیب عجیب قسم کی آوازیں لگاتے ہیں اور گاتے ہیں کبھی گدھے کی بولی بولتے ہیں کبھی گھوڑوں کی
طرح ہنہناتے ہیں کبھی کوے اور شترمرغ کی آواز لگاتے ہیں اور کبھی بکری چرانے والے کی آواز خواہ زاغ اور ناقہ کی سی آواز
لگاتے ہیں **علاج** بہت جلد پانی اور شہد اور شیر بادہ اور شیر بز اور شیر گوسپند بھی ہمراہ شہد کے پلائیں خواہ بدون شہد کے اور روغن زرد
اور حب صنوبر شراب میں جوش دیکر ہمراہ زیت کے پلائیں اور نور صنوبر کا استعمال کریں ایضًا طبیخ شراب شیرین بمقدار کثیر ایضًا بصل شوی یعنی پیاز بھنی اور تخم ترب

اور خردل اور حرف اور تخم اڈھنگن اور جندبیدستر اور حریف ہو اُسکا بھی استعمال کرین جس سے تقطیع کا فائدہ ہوتا ہو اور پیاز اور لہسن اور مولی اور اسکے بیج کا بھی استعمال مفید ہے پھر بھی سنجر دولیطوس اور تریاق کبیر اور سجر نیا وغیرہ اور تریاق افیون یعنی جو تریاق مخصوص افیون خوردہ کے علاج مین مذکور ہو چکا ہے اور اُن سے بہتر یہ ادویہ مذکورۂ بالا نہین ہین اور قے کرانا علاج خاص اسکا ہے شوکران کے استعمال سے خناق اور برد اطراف اور تمدد شدید اور جیسے سانس گھٹتی ہے اور غشاوہ بصر ایسا کہ مطلق دکھائی نہین دیتا ہے اور تخیل بھی باطل ہوتی ہے اور برد اطراف پیدا ہوتا ہے اُسکے بعد تشنج اور خناق پیدا ہو کر قتل کرتا ہے علاج پہلے حقنہ کا استعمال کرین اور قے کرائین اسہال پیدا کرین انھین قواعد پر جیسا بیان ہوتا چلا آتا ہو شروع معالجہ حقنہ سے کرین اُسکے بعد شراب خالص تھوڑی تھوڑی گھنٹہ گھنٹہ بھر کے بعد پلائین کہ یہ علاج نفع عظیم دیتا ہے اسکے بعد شیر مادہ گاو اور افسنتین کا استعمال اور فلفل ہمراہ شراب کے بھی اور اسیطرح جندبیدستر اور سداب بلوط دینہ اور ہینگ اور ورق غار اور حب الغار اور رب عنب بھی مفید ہو اور تریاق افیون جو ابھی مذکور ہو چکا ہے بھی بہت مفید ہے اور تخم اڈھنگن اور انجدان فرمانا مسیعہ یہ سب چیزین شراب کے اور طبیخ پوستہائے توت اور روغن بلسان ہمراہ دودھ کے نافع ہے واجب ہو کہ اُسکے بطن اور معدہ پر ضماد آرد گندم اور شراب کا لیپ کرین بکوئے مخدر اور ردی۔ ایک قسم خاص کی بکو ہے اسکے استعمال سے تیرگی رنگ کی اور خشکی زبان اور ہچکی اور خونی قے جسمین بہت سا خون بر آمد ہو اور نفث الدم اور اسہال بھی اور خالی عارض ہوتا ہو اور منھ کا مزہ ایسا ہو جاتا ہے جیسے دودھ کا مزہ علاج اُن کا وہی علاج عام ہو اور غرغرہ خر بھی پلانا چاہیے ہمراہ شہد کے اور شیر گوسفند ایضاً حلتیت ہمراہ افیون کے اصداف یعنی سیپیان جمیع اقسام کی نافع ہین اور سینہ مرغ پختہ کرکے کھلانا اور بادام تلخ کا استعمال بھی نافع ہے کشنیز تازہ جب کوئی شخص کشنیز تر زیادہ کھا جائے اور قریب نصف رطل کے کھا جائے خواہ آب کشنیز تازہ دفعۃً پی جائے اور قریب چار اوقیہ کے نوبت ہو پہنچے اسکے پینے سے سدر اور دوار اور اختلاط عقل اور خلط صوت اور سبات اور ایک حالت مثل حالت سکر کے اور بدزبانی اور فحش بھی مثل مست کے پیدا ہوتی ہے اور دھنیا کی بو بھی اُسکے منھ سے آتی ہو علاج واجب ہے کہ پہلے قے کرائین خصوصاً روغن سوسن اور زیت سے خصوصاً روغن شبت کہ اسمین کسیقدر بورق ملا ہو اور زردی بیضہ نیمبرشت ہمراہ نمک اور فلفل کے اور شوربائے مرغ فربہ جسمین نمک زیادہ پڑا ہو اور مرچ سیاہ بھی پڑی ہو اور افسنتین اور دارچینی اور فلفل شراب مین ملا کر بھی اُنکو مفید ہو اور آب شور اور سکنجبین اس سے بڑھکر کوئی علاج نہین ہے بزر قطونا اسبغول کو کہتے ہین اسکی دو قسمین ہین چھوٹی اور بڑی بہت سا اسبغول کھانے سے بھی سقوط قوت اور سقوط نبض اور برودت سارے بدن مین عارض ہوتی ہو اور غم اور ضیق نفس اور تمدد اور خلق اور خلا مع ضعف کے اور غشی اسکے بعد پیدا ہوتی ہے علاج اُسکا مثل علاج کشنیز خوردہ کے ہو فطر اور کماۃ جو زہر دار ہے فطر بھی کماۃ کی ایک قسم ہے اور کماۃ کو ہندی کھمبی کہتے ہین یہ دونون چیزین بھی کہی ہین فطر کی مضرت بنظر قسم اور جنس کے اس طرح پر ہو کہ بعض اقسام اُسکے قتال اور مہلک ہین اور بعض اقسام قتال نہین اور بنظر کثرت مقدار کے بھی مضرت پیدا ہوتی ہے اور قسم ردی وہی ہو جو کسی ایسے مقام شور مین پیدا ہو جہان کی آب و ہوا اور خواص کی خوبی معلوم ہو بلکہ جب وہ پیدا ہو کسی بری اور خراب جگہ مین پیدا ہو جیسے ہوام اور گزندہ حشرات کے سوراخون کے قریب یا اُن اشجار کے پاس جن کی کیفیات ردی غالب ہون سیاہ قسم خواہ وہ سیاہ جو طاؤسی رنگ ہو یہ سب ردی ہین اس کے استعمال سے ذبحہ اور ضیق النفس اور نفخہ شکم اور معدہ اور فواق اور مغص اور زردی رنگ کی خواہ زرد آب شکم اور صغر نبض اور قشعریرہ اور غشی اور عرق بارد پیدا ہوتا ہے اُسکے بعد ہلاکت عارض ہوتی ہے علاج ادویۂ معلومہ سے قے کرائی جائے خصوصاً عصارۂ ترب ہمراہ

بورق کے اُسکے بعد خاکستر شاخ انگور ساتھ سکنجبین کے استعمال کریں اور کنگر کی اینٹھ اور پودینہ اس زہر کا تریاق ہے خصوصاً برگ کنگر کی بری کا
یعنی جنگلی اور رو کی پتی اور مری بھی اسکی تریاق ہے ایضاً واجب ہے کہ بعد تنقیہ کے مری نبطی تھوڑی سی ملائی جائے اور بورق اور مقل بھی اسکا
تریاق ہے اور پنجال کبوتر بھی اگر سکنجبین ملاکر ملائی جائے اور بورق ملاکر اور نمک ہندی اور عصیر ترنج ہمراہ سکنجبین اور بورق کے اور معجون
ہائے گرم جیسے معجون فلافلی اور معجون کمونی اور شراب کہنہ جو قوی ہو اور زراوند اور بنج جاوشیر اور دردی شراب اور خردل اور حرف
ایضاً افسنتین اور صعتر جبلی اور دونوں کا طبیخ اور طبیخ انجیر بھی مفید ہے واجب ہے کہ تکمید زیر شراسیف کے اسی طبیخ سے ہمیشہ کرتے رہیں سم سہام
ارمینیہ ارمنیہ ایک شہر ہے اقلیم روم میں وہاں کے تیر زہر میں بجھے ہوئے ہوتے ہیں اُسکے تیر کے زخمی کا بھی علاج مناسب ہے کہ اسی جگہ لکھا جائے
حکیم نے کہا ہے کہ فوراً شوربہ پلانا چاہیے پس یہی اُسکا علاج ہے بعض اطبا نے لکھا ہے کہ حنظلی نیولا پوست اور اوجھ سے پاک و صاف کرکے نمک سود
کریں اور بریان کرکے ہمراہ دو مثقال شراب کے استعمال کریں۔ مجھے ایک تجربہ کار سے معلوم ہوا ہے کہ آدمی کا براز بھی اس زہر کا تریاق ہے

مقالہ دوسرا سموم حیوانی کے بیان میں حیوانات زہر دار کی چند قسمیں ہیں کسی کا گوشت زہر دار ہے اور تمام بدن اسکا کیسا ہی کیوں نہ ہو اور کسی حیوان
کا کوئی عضو خاص سم ہے اور کسی حیوان کے بدن کی ایک رطوبت خاص میں سمیت ہوتی ہے پھر ان تینوں کی دو دو قسمیں ہیں کوئی بنظر اپنے جوہر کے
سمیت رکھتا ہے جیسے سڑے ہوئے گدھے کے مینڈک کا گوشت اور کسی کی بوجہ عارضے کے ہوتی ہے جیسے سمک بارد اور شورلے سموم یعنی
کباب برین خراب ہوا یا ڈھانپ کر رکھا ہو کہ اُس میں سڑاند آجائے اور دودھ جو معدے میں بستہ ہو جائے **جن حیوانات کے تمام اعضا**
سم قاتل ہیں اور یہ اثر ان کا جوہری ہے اور عارضی نہیں ہے اُن کی مثال جیسے چھپکلی اور ذراریح اور مینڈک ورازنب بحری اور خردون ایک
جانور رنگ گرگٹ کے رنگین ہوتا ہے اور بعض لوگ کہتے ہیں کہ مشابہ سوسمار کے ہے اور دوسری قسم جسکی سمیت عارضی ہوتی ہے جیسے سمک
بارد اور شورلے سموم **ذراریح کا بیان** تیز اور قتال ہوتے ہیں اُن کے استعمال سے منغص اور اوجھ میں درد خلاصہ یہ ہے کہ درد فم معدہ سے پیڑو تک
پھیلا ہوا ہوتا ہے اور دونوں گردے اور شراسیف کے قریب بھی درد ہوتا ہے اور مثانے میں تقرح ایسا ہوتا ہے کہ درد اور الم اور قضیب میں ورم پیدا
کرتا ہے اور پیڑو اور اُس کے گرد کے مقامات بھی سوج جاتے ہیں اور اس ورم میں التہاب شدید ہوتا ہے پیشاب کا خطرہ معلوم ہوتا ہے اُسوقت
اُٹھ کھڑا ہوتا ہے اور جب پیشاب کرنے کا ارادہ کرے تب بھی قادر ادرار بول پر نہیں ہوتا اور یا تو خون کا پیشاب کرتا ہے اور گوشت کے ٹکڑے چھوٹے چھوٹے
پیشاب کی طرف سے گرتے ہیں اور گرتے وقت پارہ ہائے گوشت خواہ خون کے پیشاب کرنے وقت درد شدید پیدا ہوتا ہے کبھی باوجود
اس بلا کے اسہال بھی اور غشی اور اختلاط عقل بھی عارض ہوتا ہے اور کھڑے ہونے کے بعد گر پڑتا ہے اور غشی پیدا ہونے کے بعد مر جاتا ہے اکثر
ابتدا اس جانور کے زہر کی مثانہ میں ہوتی ہے اور منہ میں ایسے شخص کے قطران اور زفت کا مزہ پیدا ہوتا ہے اور زیادہ سمیت ایسے حیوانات کی
اُسی زمانہ میں ہوتی ہے جب طلوع شعری عبور کا قریب ہو یعنی بھادوں کا مہینہ شروع ہو اور بعض لوگ کہتے ہیں کہ اسکے بعد اور خریف میں بھی سمیت
زیادہ ہوتی ہے **علاج** پہلے قے کرانی چاہیے اور حقنہ کا استعمال بستہ کو رسانیدن اور ادویہ مقی اور نیز حقنہ کی ادویہ میں نطرون کا داخل کرنا
ضرور ہے اور جوشاندہ انجیر کا بھی شریک ہونا لازم ہے اور قے کرانے میں خیال تدارک ضرور کرنا چاہیے اگر مناسب ہو بنظر محافظت مثانہ کے
فصد بھی کھلوانی چاہیے بعد ازاں مکرر قے کرکر دودھ ملاکر لعاب اسغول اور آب خرفہ اور مکھن بمقدار کثیر کھلائیں اور استعمال حقنہ کا ایسے وقت
آب جو اور خطمی اور سپیدہ بیضہ مرغ اور لعاب تخم کتان سے کرائیں خواہ آب جو اور چاول کی پیچ اور جوشاندہ حلبہ اور جوشاندہ خندروس یعنی
جوار کا استعمال کریں اور شوربے چرب ناک روغن بادام اور جبن مرغابی العنصر دی بیضہ نیمبرشت اور روغن زرد اور شہد اور جلاب اور روغن بادام

اور مخیض بقر عمدہ ہو۔ ماء العسل اور حب صنوبر کبار و صغار اور سکنجبین ہمراہ چربی مرغابی کے اور شراب العسل جو جھوب مدرہ ڈال کر جوش دیا جائے جیسے تخم خربزہ تخم خیار بھی مفید ہو اور طبیخ انجیر ہمراہ شربت بنفشہ کے بعض اطبا کہتے ہیں کہ دہن سفرجل اسکا تریاق ہو اور روغن سوسن بھی اسیطرح طین شاموس اور مشارب مائی سے اسہال پیدا کرنا بھی ایسے آدمیوں کو نافع ہوتا ہو۔ اور نافہ پر روغن گل ٹپکانا اور جب ہو کہ پچکاری کے ذریعہ سے جائز نہیں بلکہ کسی سنے باریک اور نرم کے ذریعہ سے ٹپکانا چاہیے۔ اور آبزن کا نیم گرم استعمال کریں ارنب بحری جو شخص اسکا استعمال کرے اُسے ضیق النفس اور دشوار ی سانس آتی ہے اور سرخی چشم اور سوکھی کھانسی اور نفث دم عسر البول اور بول الدم خواہ بول برنگ بنفشہ اور درد معدہ اور قے بافراط بد رنگ یا خون کی قے اور یرقان اور کرب اور دردِ احشا جس سے بیچینی زیادہ ہو اور اینٹھا جائے یہ سب اعراض پیدا ہوتے ہیں اور جب اسقدر درد میں کمی ہو کہ اینٹھنا موقوف ہو جائے وہی وقت اسکی صحت اور نجات کا ہو اور سڑی مچھلی کا مزا اپنے منہ میں پاتا ہے اور ڈکار میں بھی ایسی ہی بو آتی ہے اور نمکینی لیئے ہوئے اگر جو شخص مرنے سے بچ جاتا ہے مرض سل میں مبتلا ہوتا ہے علاج شیر گوسپند کا پلانا بہت نافع ہے اور شرابِ دہ خر بھی اسی طرح اور شیر زنان جو پستان سے پلایا جائے اور شاخہائے تر و تازہ خباری اور خطمی کے اوپر کا پوست اتار کر اور شوربا سرطان نہری کا خاص کر کے کہ اسکے کھانے پر قدرت اسکو ہوتی ہو اور باقی مائیات اور تر چیزوں کو نہیں کھا سکتا ہے اور تنفذ بریان جو تازہ ہو خواہ اسکا خون اور خرزدن بحری اسے ناگوار معلوم نہیں دیتی ہے اُسمیں کسیقدر رکھا تا ہے۔ اور ادویہ قویہ سے نو تیج نہری جو گرم اور تازہ ہو اور خون مرغابی گرم اور تازہ اور بول انسان بہت وزن کا رکھا ہو اور بیخ بخورِ مریم ایک درم آٹھ ابولوسا ہمراہ شراب کے یا قطران کے بمقدار مذکور پلائی جائے خواہ بطور طلا کے استعمال کیجائے اور تھوڑی سی جند بیدستر شراب میں ملا کر جب دوسرے دن ہیجان اعراض کا آجائے۔ اور کسیقدر سکون ہیجان میں پیدا ہو اُسوقت خربق سیاہ اور سقمونیا اور غاریقون اور رب السوس اور کتیرا سبکے سب ہموزن لیکر گولی بنائیں مقدار شربت ایک درہم خواہ اس سے کسیقدر زیادہ ہمراہ جلاب کے استعمال کریں علامت صحت کی یہ ہو کہ مچھلی کے دیکھنے سے اُچھل نہ پڑے بلکہ اُس میں سے کسیقدر کھائے اور اگر مرض سل میں مبتلا ہو اُسکا علاج خاص کرنا چاہیئے۔ چھپکلی اور گرگٹ کا بیان چھپکلی کا گوشت زہر قاتل ہو کبھی شراب میں چھپکلی گر کر مر جاتی ہو اور پانی پاش ہو جاتی ہو وہ شراب بھی زہر ہو جاتی ہے اور جو اُس شراب کو پیتا ہے اُسکو وجع الفواد بہت شدت کیساتھ عارض ہوتا ہے گرگٹ بھی اسیطرح قاتل اور زہر ہے اور اُسکا بیضہ بھی سمیت رکھتا ہے حتی کہ بعض لوگوں کا یہ گمان ہو کہ ایک گھنٹے میں قتل کرتا ہے اور ہم قریب ہو کہ اُسکا ذکر جداگانہ کرینگے بعض لوگوں نے کہا ہو کہ یہ جانور جسوقت پکایا جائے اور اُسکا طبیخ آب حمام میں چھڑکیں جو شخص اُس پانی میں غسل کرے بدن اُسکا سبز ہو جائے گا اور مدت تک سبزی باقی رہیگی بعد ازاں رفتہ رفتہ اپنی حالت اصلی پر عود کریگا مگر اس قول کی تحقیق مجھے نہیں ہے علاج دونوں کا علاج مشترک ہو اور جس طرح ذراریح کا علاج اوپر مذکور ہوا اُسیطرح اسکا علاج بھی کرنا چاہیئے حرذون ایک قسم اس جانور کی سالامندرا بھی ہو اور اسمیں ایک تشابہ بنظر طبیعت کے ہو اور جو اسکے مشابہ ہو وہ قتال ہے جو شخص اُس کا گوشت کھائے اُسکی زبان میں ورم اور کھجلی اور درد دل اور سوزش اور غشاوہ چشم عارض ہوتا ہے علاج یہ ہو کہ کندر اور خرنوب نبطی اور شکر ہمراہ روغن گاؤ کے استعمال کریں اور جب ہو شیر تازہ پلائیں اور روغن سے تمریخ کریں اور استحمام کرائیں سالا مندرا کے کھانے سے کیا ہوتا ہے چونکہ یہ جانور از قسم جانوران گزندہ کے ہو اسکا ذکر ہم اُسی مقام میں کرینگے جہاں کاٹنے کا بیان ہوگا اس سے بھی اوجاع شدیدہ معدہ میں اور ورم شل استسقا کے شکم میں اور کزاز اور احتباس بول عارض ہوتا ہے اور ایک اور شخص نے کہا ہو کہ اسکا نام اطیوس آگئی ہے۔

وغیرہ ہے کہ اسکے استعمال سے ورم زبان اور بطلان عقل اور استرخا بیکار ہونا اور سیاہ ہونا مواضع بدن کا اور سڑ جانا چند اجزائے بدنی کا لاحق ہوتا ہے اور اکثر اعضا سڑ گر پڑتے ہیں اگر علاج کسی شخص کا کریں اور اچھا بھی ہو جائے تب بھی اعضا کا سقوط باقی رہیگا علاج مشترک سے اور نیز علاج سُموں سے کرنا چاہیے اور تریاقات کبیرہ جیسے مثرودیطوس وغیرہ اور اطیوس اندرمی وغیرہ کا علاج ہمنے ذکر کیا ہے کہ اسکا علاج مثل علاج ذراریح کے ہے اور خاص اسکا علاج یہ ہے کہ رایتانج اور علک البطم ایک ان میں سے خواہ دونوں کو ہمراہ سیب کے استعمال کریں اور آب طبیخ کمافیطوس جسے کلم وندہ کہتے ہیں اس میں حب صنوبر صغار اور ورق سرو اور تخم اونگلن جوش دیکر زیت کے ساتھ پلائیں اسیطرح دریائی کچھوے کے انڈے اور مینڈک فرنج کے ساتھ پختہ کیا ہوا بھی نافع ہے گندھون کے سبز مینڈک اور دریا کے سُرخ مینڈک جو شخص انکا استعمال کرے اسکا رنگ تیرہ مائل بزردی ہوجاتا ہے اور بدن پر ورم بطور ترہل کے پیدا ہوتا ہے یعنی ایسا معلوم ہوتا ہے کہ تمام بدن خون آلودہ ہو کر سوج گیا ہے اور حلق میں اور سینہ میں سوزش پیدا ہوتی ہے اور سانس بدشواری آمد و رفت کرتی ہے آنکھ میں ظلمت اور تاریکی سر میں چکر اور دوار موتہ میں بدبو پیدا ہوتی ہے اور کبھی تشنج میں گرفتار ہوتے ہیں اور کبھی استرخاء اعضا میں ان سے پیدا ہوتا ہے اور کبھی اسہال بذوسنطاریا اور متلی اور دستے اور اختلاط عقل اور غشی عارض ہوتی ہے اور کبھی منی اور فضول اور قسم کے بلا ارادہ نکلتے ہیں اور اگر کوئی شخص ہلاک ہونے سے بچ بھی جاتا ہے دانت اسکے ضرور گر جاتے ہیں علاج زیت اور گرم پانی سے قے کرائیں یا شراب القدار سے قے کرائیں اور ریاضت کرائیں اور حمام میں لیجا کر عرق اور پسینہ نکالیں اور آب زن گرم کریں اور ادہان گرم کی تمریخ اور مالش کریں اور دوائے کرکم بھی نافع ہوتی ہے اور دوا المسک بھی نافع ہوتی ہے اور جو دوا استسقا کو مفید ہوتی ہے وہ انمیں بھی نافع ہے اور شراب کثیر المقدار ہمراہ تین درہم بیخ نے خواہ بانس کی جڑ کے بھی اور اسیطرح سعد اور قصب الذریرہ شراب میں حل کرکے بھی مفید ہے زرد مینڈک کے کھانے سے اشتہائے طعام جاتی رہتی ہے اور ڈکار کھٹی پیدا ہوتی ہے اور فساد لون اور متلی اور قے اور درد مفاصل اور ورم شکم اور دونوں ساقوں کا پیدا ہوتا ہے علاج اسکا مثل اور تمام علاج فطر کا کریں قسم دوسری جن کی سمیت عارضی ہوتی ہے اور فطر جو ہے اور جسم کے انمیں سمیت نہیں ہوتی ہے پہلی مچھلی سر دخصوصًا اگر یہ مچھلی کسی ایسی جگہ رکھی جائے جہاں تری اور نمی ہو کہ اس میں وہی اعراض خبیثہ پیدا ہوتے ہیں جو فطر میں پیدا ہوتے ہیں اور کبھی ایک دن خواہ دو دن تک کچھ اثر سمیت کا ظاہر نہیں ہوتا علاج اسکا مثل اور تمام علاج فطر کا جو کچھ ہے وہی کرنا چاہیے ۔ دوسرے کباب ایسا ہوا اور گوشت بگڑا ہوا ۔ واجب ہے کہ جب گوشت پکایا جائے اُسے بند کرکے اور ڈھانپ کے نہ رکھیں بلکہ اتنی دیر تک کھلا رہنے دیں کہ اُسکے بخارات نکل جائیں اور ہوا سے بختی رہے اسلئے کہ اگر بند کرکے رکھیں گے زہر ہو جائے گا اور علامات ہیضہ کے عارض ہوں گے کرب اور ردائی شکم وغیرہ اور کبھی اسکا کھانیوالا دو دن خواہ ایک دن فاقد العقل ہو جاتا ہے اور کبھی اُسے سبات عارض ہوتا ہے اور بعد ازاں ہلاک ہو جاتا ہے علاج قے کرائیں اور سیب اور مشوس اور شراب ریحانی پلائیں ہمراہ عصارہ سفرجل کے اور عصارہ سیب کے اور گل مختوم بھی مفید ہے اور بعد قے کے اسکا استعمال عمدہ ہے اور ہیضہ جو اسکے کھانے سے عارض ہو اسکا علاج خاص ہیضہ کے علاج سے کرنا چاہیے **جنس دوسری سموم حیوانیہ کی** جن کے بعض اعضا میں سمیت ہے تمام جسم میں نہیں ہے ازانجملہ مرارات اور تلخہ ہائے حیوانات ہیں اور کنارہ یعنی لوک بارہ سنگھے کی دم کا **مرارہ افعی** یہ ایسا زہر ہے کہ اگر بطریق موتر اسکا استعمال ہو اور سیطرح کے استعمال سے یہ مہلک ہوتا ہے اسیطرح استعمال کیا جائے متواتر غشی پیدا ہوگی اور دوا بہت کم نفع کرے گی **علاج** اگر سودمند ہونے کی امید ہو پہلے قے کرائیں روغن زرد ملاکر اور مکرر قے کرائے رہیں بہت جلد بعد قے کرانے کے تریاق اور مثرودیطوس کا استعمال کریں اور فادزہر دوائے جلیل الشان ہے اسکے واسطے اور مچھلی بھی اسکی دوا ہے اور اگر غشی پے در پے آنے لگے قطرہ قطرہ شراب اسکے حلق میں ٹپکائیں اور ماء اللحم چوزہائے مرغ کا تھوڑی سی مشک خواہ دوا المسک ملاکر ٹپکائیں **مرارت تمر** یعنی

حبیبہ کا تپا جو شخص اُسے کھائے مرہ سبز اُس کی قے میں برآمد ہوتا ہے خواہ مرہ زرد کی قے ہوتی ہے اور ایلیوہ کی بو اُس کی ناک میں آتی ہے اور اسی ایلیوہ کا مزہ اُسکے منھ میں ہوتا ہے اور آنکھ میں زردی یرقان کی پیدا ہوتی ہے اور ان اعراض کے بعد مرجاتا ہے بچنے کی امید نہیں رہتی پھر اگر تین گھنٹے ٹھہر جائے اور نہ مرے اُمید حیات کی ہوگی **علاج** قے کرائیں جسطرح معلوم ہے اور تریاق جو خاص اسکا ہے وہ بھی استعمال کریں وہ تریاق یہ ہے گل مختوم حب الغار ہر واحد ایک جزو پنیر مایہ آہو چار جزو تخم سداب و مر مکی ہر واحد نصف جزو سب کو شہد میں ملا کر معجون بنائیں مقدار شربت بقدر ایک جزو کے اور مایہ سمہ سے بھی قے کرائیں اور آبزن میں اُسکے ریاحین اور خوشبو پھول داخل کریں **دریائی کتہ کا تلخہ** بعض اطبا نے کہا ہے جو شخص تلخہ کلب آبی کا استعمال کرے بقدر وزن مسور کے سات دن کے اندر مرجائے گا **علاج** روغن گاؤ ہمراہ خطمیا بارود کی کے اور راجینی کے استعمال کریں اور پنیر مایہ ارنب بھی اور ترنج روغن خوشبو سے اور لطیف تدبیر کرنی چاہیئے فقط **بارہ سنگھا کی دم کا کنارا** جو شخص اسکو استعمال کرے ذرب شدید یعنی اسہال و غشی عارض ہوتی ہے اور یہ سم قاتل ہے **علاج** پہلے قے کرانی چاہیئے جیسا مذکور ہوا اور بہتر یہ ہے کہ روغن زرد ملا کر قے کرائیں اور روغن زرد میں گنجد اور بھنگری ملی ہو اسکے بعد بندق ورپنہ اور مایہ پنیر ہر چ ملا کر خواہ معجون ماہیر ہر چ کھلائیں ہر روز بقدر ایک بندقہ کبیرہ کے اور اسکا استعمال ایک وزن میں چار مرتبہ کرنا چاہیئے **جنس تیسری از قسم حیوانات کے** یعنی رطوبت کسی حیوان کے بدن کی جو سمی ہوتی ہے **خون زرگاو کا تازہ** جو شخص خون تازہ بیل کا پی جائے اُس کو درد لوزتین و سرخی زبان اور ٹکڑے خون کے جمے ہوئے دانت اور مسوڑھے پر اور متلی شدید اور کرب و اضطراب عارض ہوتا ہے اور کبھی آنتوں میں سڑا بن پیدا ہوتی ہے بعد اُسکے خناق اور کزاز پیدا ہوتا ہے **علاج** بہت جلد حقنہ کرانے کی طرف متوجہ ہوں اور اسہال کی تدبیر کریں و قے کرانے میں ایسے شخص کے خطرہ ہے کہ بعض اوقات ایسی شے برآمد ہوتی ہے جسکے دفع کرنے کی طاقت نہیں ہے اسوجہ سے خناق میں گرفتار ہو کر مرجاتا ہے اور جو دوا جمود خون میں نافع ہے جیسے انجیر خام اور الیا زم کرامین و دودھ بھرا ہوا اور تخم کرنب اور بیخ انجدان اور حلتیت اور بورہ اور خاکستر چوب انجیر سرکہ ملا کر اور مرچ سیاہ سرکہ میں ڈالکر اور عصارہ برگ توت سرکہ میں اور پنیر مایہ بھی ساتھ سرکہ کے جب دواؤں کے استعمال سے خون میں تقطیع پیدا ہو جائے اور ٹکڑے ٹکڑے ہو کر اندر اور بطون میں پھیل جائے مسہلات کا استعمال اسوقت کرائیں اور شکم پر ضماد آرد جو کا آب فراطن یعنی ماءالعسل خالص کے ساتھ کریں **دواب کا پسینا** اسکے پینے سے چہرہ زرد ہو جاتا ہے اور ورم بھی پیدا ہوتا ہے اور تمام بدن سے بدبو پسینا جاری ہوتا اور دونوں بغلوں سے بھی پسینا بدبو نکلتا ہے **علاج** آب نیم گرم سے قے کرائیں اور طلا یعنی آب انگور جو بادو ثلث جلا کر ایک حصہ باقی رکھا ہو ہمراہ روغن گل اور نصف درہم زراوند کے اور نصف درہم نمک اندرانی کے استعمال کریں اور تریاق گل مختوم بھی نافع ہے **گرگٹ کا انڈا** بعض اطبا نے گمان کیا ہے کہ جو شخص اسے پی جائے فوراً ہلاک ہوگا اور اگر تھوڑی دیر اسکے تدارک میں غفلت کریں پھر کوئی علاج کارگر نہ ہوگا **علاج** بارکی بیٹ طلا میں گھول کر پلائیں اور قے کرائیں اور اچھی طرح سے قے کرائیں تاکہ ساری آلایش نکل جائے اور اسکے بدن میں تمریخ روغن گاؤ کی کریں اور سرکہ کی تکمید نمک اور انجیر خشک کی خورش ہمراہ مکھن اور خطمیا کے کرائیں **بگڑا ہوا دودھ** اسکو کہتے ہیں جسمیں کسیقدر ترشی آ جائے اور ترشی کیساتھ کسیقدر عفونت بھی آ جائے اسکے استعمال سے دوار اور متلی اور مروڑا اور ورم معدہ میں پیدا ہوتا ہے اور کبھی غشیہ قاتل بھی اس سے پیدا ہوتا ہے **علاج** قے کرائیں ماءالعسل ملا کر اسکے بعد شراب خالص ہمراہ معجون فلافلی کے اور تکمید معدہ کی روغن ناردین سے کریں **خون بستہ** جب شکم میں خون منجمد ہو جائے ضرور سمیت پیدا کرے گا اور اسکی سمیت اس قسم کی ہوگی جو مزاج خون کا سبب ہے اگر استفادہ سمیت کا کسی امر خارجی سے نہیں کیا ہے بلکہ اندرونی اعضا میں جہاں منجمد ہوا ہو اور جس عضو میں بستہ ہوا ہو اُسکے خواص اور اعراض دگرگون ہوں مثلاً اگر سینہ میں بستہ ہو گا رنگ جلد کا جاتا رہیگا اور نبض صغیر ہو جائے گی اور ضعیف ہو کر پہلے مردی بطرف تواتر کے

ہوگی اور استرخاء نبض کو لاحق ہوگا اور غشی کی نوبت پہونچے اور اگر خون معدہ مین بستہ ہوگا تمام بدن سرد ہو جائے گا اور خفقان اور صغر نبض اور
غشی پے درپے عارض ہوگی اور اگر مثانہ مین بستہ ہوگا اور اسیطرح اگر رحم مین بستہ ہوگا اُسکے اعراض بھی انھین اعراض مذکورہ کے قریب قریب
ہین اور یہ **عامہ جمود خون کے** سب اقسام مین یکسان مفید ہین اقحوان سپید اور اقحوان احمر بھی ایسا ہی مفید ہے اور مقل اور حاشا اور پنیر مایہ
حیوانات مذکورہ بوزن تین الوجات خصوصاً پنیر مایہ خرگوش کا اور انجیر کا دودھ اور تیز سرکہ اور حلتیت اور آب خاکستر چوب انجیر سوختہ جو مکرر بنایا جائے
یہ ترکیب مذکورہ بالا از انجملہ یہ دوا بھی عجیب النفع ہے کہ دودھ گوسفند کا بقول اطبا جوف مین تمام خون بستہ کو گھلا دیتا ہے یا انجدان اور کبریت بوزن
یکبر سرکہ مین ملا کر پلائین اور یہ دوائے جلیل ہو اور عجیب النفع ہے **معدہ اور مثانہ کے خون بستہ کا علاج** کیونکہ بیان اسکا کتاب سموم
امراض جزئیہ مین ہو چکا ہے اور دونون باب معدہ اور مثانہ کے امراض کو مقابلہ کرکے پھر دوبارہ یہان کچھ زیادہ اُمور بیان کرتے ہین پہلے اس
مریض کو تا امکان قے کرانی لازم ہے اور عصارہ کرنس اور شہد کے ذریعہ سے قے کرائی جائے اور تریاق طین مختوم بھی اسے مفید ہوتا ہے اور
قرطم سائیدہ جو آب گرم مین گھولائی گئی ہو بھی زیادہ نافع ہے اور یہ دوا بھی نافع ہے طین مختوم آٹھ درہم پنیر مایہ خرگوش چھبیس درہم پنیر مایہ آہوان
تیس درہم جنطیانا چار درہم زراوندہ دحرج چار درہم تخم سداب بری چار درہم حلتیت چار درہم شہد مین طیار کرین مقدار شربت بقدر ایک جوز
کے آب گرم اور سکنجبین کے ہمراہ استعمال کرین ایضاً خاکستر چوب انجیر دو درہم ہمراہ مغز ساق ارنب کے جو بمقدار ایک مثقال کے ہو اور مجھے
گمان ہے کہ پنیر مایہ ارنب سرکہ شراب مین بھگو کر پلائین اور نمک اندرانی ہمراہ پنیر مایہ جدی کے خواہ ایک مثقال سرگین سگ کا استعمال کرین مین اسکے
اُس خون بستہ کے جو مثانہ مین منعقد ہوتا ہے تجویز کرتا ہون کہ عصارہ برگ زرین درخت کا استعمال کیا جائے کہ اسمین ایک خاصیت خاص ہے اور
عجیب النفع ہے اس بارہ مین اور ہمیشہ استعمال سکنجبین اور تریاق اور مثرودیطوس اور مدرات قویہ اور برگ برنجاسف و حلتیت اور عصارہ کرنس و تخم ترب
کہ یہ سب سکنجبین مین اور سرکہ مین گھول کر دیا کرین بیلئے کہ دوائے جید ہو خون بستہ کے علاج مین اسیطرح ایک مثقال قردمانا آب گرم کے ساتھ خواہ نصف
مثقال حلتیت خواہ ایک مقدار شربت غاریقون سے اور سیاسالیوس خواہ کسیقدر پنیر مایہ خواہ ایک درہم حب بلسان یا دو درہم اظفار الطیب یا دو درہم
عود فاوانیا کا استعمال کرین اور ادویہ مفتت حصات یعنی جنسے پتھری ٹوٹ کر ریزہ ہو جاتی ہے اُسکا استعمال بھی ضرور ہے خواہ شربات مین خواہ
حقنہ مین خواہ طلاء کے طور سے اور مثانہ نورہ وغیرہ مین بقدر ایک لذات یعنی پانچ درہم یا دو دانگ یا تین مثقال خواہ نمیدرہم کے نمک پسا ہوا پانی مین
خواہ خاکستر چوب انگور کے پانی مین ہمراہ استعمال پچکاری کا کرین اگر یہ تدبیرات کارگر نہون چاک کرکے خون بستہ کو مثل پتھری کے نکال لین **دودھ کا بستہ
ہونا معدہ مین** کبھی معدہ مین کسی سبب سے دودھ بستہ ہو جاتا ہے خواہ بوجہ استعداد کے جو دودھ مین ہوتی ہے یا انفحہ ہمراہ دودھ کے پی جانے کی وجہ
سے اور بعد دودھ کے منجمد ہونے کے پسینا سرد اور غشی اور حمی اور لرزہ عارض ہوتا ہے اور اگر یہ انجماد بوجہ انفحہ کے عارض ہوا ہو نہایت ردی ہے
اور بہت جلد خناق پیدا کرتا ہے معدہ مین دودھ کا بستہ ہونا ایسا ہے جیسے خون کا معدہ مین بستہ ہونا اور اس سے بھی احوال ردی پیدا ہوتے
ہین جیسے خون کے بستہ ہونے سے پیدا ہوتے ہین اور یہ بھی از قسم سموم کے ہو کر برد تمام بدن کا اور صغر نبض اور خناق جس سے ضیق النفس اور غشی پیدا
ہو عارض ہوتا ہے اور کبھی اُس شخص کا پیٹ پھول جاتا ہے جسکے معدہ مین دودھ بستہ ہو جائے **علاج** واجب ہو کہ دودھ کے پھاڑنے کی چیزون سے
پرہیز کرین جو معدہ مین دودھ کو پھاڑ دیتی ہین جیسے نمکین چیزین اسلئے کہ اس سے تخن دودھ کا زیادہ ہوتا ہے مگر سرکہ تنہا خواہ پانی ملا کر اسے ضرور پلائین
اور نعنع خشک بوزن پانچ درہم کے اُسے پلائین کہ عجیب النفع ہے اور فوراً شیر بستہ کو محلول کر دیتی ہے اور چونکہ قوت تحلیل کی اسمین زیادہ ہے
لبن حلیب کو جمود سے باز رکھتی ہے اسیطرح انافخ کا بھی استعمال بوزن ایک مثقال کے کرین کہ یہ بھی شیر بستہ کو گھلا دیتی ہین یا بذریعہ قے کے اخراج

اُسکو گردیتی ہیں خواہ اسہال کے ذریعہ سے اخراج کردیتی ہیں اور جو دوائیں معدہ کے خون بستہ کے واسطے اوپر لکھی گئی ہیں خصوصاً جو دوائے مرکب گل مختوم سے طیار ہوتی ہے اور دوائے انجدان اور وہ دوائے کبریت خواہ دونوں برابر بلائی جائیں سرکہ میں اور آب خاکستر چوب انجیر بھی جب کہ وہ خاکستر ڈال کر تصفیہ کریں ۔ مقالہ تیسرا تدبیر عام نیش کی یعنی کاٹنے سے جانوروں کے جو زہر پیدا ہوتا ہے اُس کی تدبیر اور حشرات کے بھگانے کی تدبیر اور علاج لذع حیات کا علاج لگو سم حیات کا بیان ابتدائے قول نہوش کے بیان میں قانون عام اس زہر کے علاج میں تقویت حرارت غریزی کی اور اسکو انگیختہ کرنا مدافعت پر جیسا تریاق بھی فعل کرتی ہے اور بعبت بر یہ تا کہ سم کو حلا دے اور بطرف خارج کے دفع کرے اور حشائی تقویت کی مراعات بھی ضرور ہے اسکے بعد دفع سم اور ابطال اُسکے فعل کا مشروبات اور اطلیہ سے کریں جب طلاؤں میں یہ اثر ہو خواہ بنظر اپنی طبیعت کے اُسمیں یہ اثر معروف ہو چنانچہ ہم آیندہ ذکر کرینگے اور بعضے ان اعراض میں اور قسم کے اعراض بھی درپیش ہو جاتے ہیں مثلاً تقلیل رطوبات بدنی اسلئے کہ نفوذ سمیت کا اصلی اعضا میں بروقت دشواری ہوتا ہے بسبب اسکے کہ رطوبات میں نفوذ کرتی ہے جسوقت رطوبات کو پاتا اور اُسپر سوار ہو لیتے دخیل ہوا اور کبھی اسی غرض سے فصد اور اسہال کرتے ہیں بہترین اوقات فصد کا وہ زمانہ ہے جب سمیت کا انتشار بدن میں محسوس ہوا اور جذب امکان نہ ہو سکے خصوصاً جسکا بدن رطوبات اور مواد سے پر ہو کبھی ایک اور غرض بھی پیدا ہوتی ہے کہ اخلاط کو حرکت کسی دوسری جہت میں جو مخالف جہت اعضائے رئیسہ کے ہو دینی ہوتی ہے پلانے کی دوائیں جو زہر بدن میں پھیلنے کے بعد استعمال کیجاتی ہیں یا تریاقات اور فادزہرات کلیہ میں یا تریاق اور فادزہر خاص ہر ایک سم کا جو ادویہ متضاد اور مخالف سم کے ہیں بنظر مزاج کے جیسے حلتیت جو عقرب کی سمیت کا متضاد ہو خواہ بالخاصیت اُسے مفید ہو یا ایسی دوائیں جو سمیت کو بطرف خارج کے متوجہ کریں اسطرح کہ اخلاط میں حرکت دیں جسطرح سے ادویہ معرقہ یعنی پسینہ نکالنے والی دوائیں لیکن ایسی دوائیں جو اخلاط کو دور ہٹا دیں اور بطرف زہر کے متوجہ ہونے دیں ایسی ادویہ مرکبات میں شامل ادویہ مسہلہ اور مقیہ کے لسوع کیواسطے اور اسیطرح مدرات کا حال ہے یا ادویہ ایسی ہیں جو محرک مواد ہیں کہ اعضائے رئیسہ سے دور ہٹا دیتی ہیں اور جو مادہ حرکت میں آتا ہو اُسے دفع کر دیتی ہیں جیسے بھی ادویہ مسہلہ اور ملینہ اور مقیئہ اور مدرہ اور جو دوا عضو خاص پر بطور ضماد کے لگائی جاتی ہے اُسمیں چند اغراض ہوتے ہیں ایک تو یہ کہ نفوذ سم کو بدن میں منع کرے اور یہ بوجہ بندش باطن اور استواری بندش اطراف مسام اور منفذ کے رکنے سے حاصل ہوتی ہے اسلئے کہ ایسی تدبیر کے بعد حرارت غریزی کو باہر کی طرف حرکت پیدا ہوتی ہے اسیوجہ سے مدافعت سمیت کی کرتی ہے اور ازین قبیل عضو ملسوع کو کاٹ ڈالنا یا اُن دواؤں سے کاٹتی ہیں اور داغ دینے میں استعمال کیجاتی ہیں اور جو اسباب جذب کے ہیں اور اسیوجہ سے فالبعض چیزیں مضر ہوتی ہیں اسلئے جو دوا زہر کو بطرف خارج کے جذب کرتی ہو اور اندر کی طرف نفوذ کرنے کو منع کرتی ہو اُس سے زیادہ کوئی چیز نافع نہیں ہے خصوصاً یہ دوائے جاذب اُسوقت زیادہ مفید ہوتی ہے کہ ابھی تک زہر کی سمیت منتشر نہوئی ہو ازین قبیل محاجم کا استعمال ہے اور کبھی احتیاج شرط کی بھی ہوتی ہے اگر زہر اندر کی طرف ساری ہو گیا ہو اور اگر ابھی اندر تک نہ پہونچا ہو مگر پہونچنے کے طریقہ میں ہو اُسوقت فقط جونک کا استعمال کافی ہوتا ہے اور فقط چوس لینے سے بھی جب تک زہر کاٹنے کا جلد میں ہو نکل جاتا ہے اور فقط یہی تدبیر کافی ہو جاتی ہے لیکن جو شخص زہر کو چوسے لازم ہے کہ روزہ فاقہ سے نہ ہو بلکہ کسیقدر کچھ کھا چکا ہو اور منہ اپنا دھو چکا ہو اور اسکے دانت میں خرابی نہوئی ہو یا بدبو آتی ہو اور شراب یا پانی سے کلیاں کرلے اور کسیقدر شراب پی لے اور منہ میں روغن گل اور روغن بنفشہ تھوڑا سا بھرلے اور اگر اسکے منہ میں اور کسی قسم کی آفت عارض ہو تو احتراز کرے اور پہلے اُسکے دفع کی تدبیر کرے اور جسقدر چوستا جاوے اتنا تھوکتا جائے دوائیں لسع کیواسطے وہی تجویز ہوتی ہیں جو پسینہ نکالیں اور سرخی پیدا کریں اور جاذب ہوں اگر طلاء استعمال کیجائیں اور بقول جالینوس جو دوا جاذب سم ہوں انکا جذب کبھی تو بقوت سخنہ ہوتا ہے اور کبھی بہ نسبت مشاکلات کہ اپنی ہمصورت کو جذب کرتے ہیں جیسے کہ تمساح کی چربی تمساح کے

کاٹنے کو مفید ہوتی ہے اور گوشت سانپ کا سر اور دم کاٹ کر مار گزیدہ کو مفید ہوتا ہے اور سمیت کو جذب کرتا ہے تا اینکہ بعض ادویہ بھی دفع سموم کا کر دیتی ہیں لیکن انکا اثر ضعیف ہوتا ہے اور شاید ایسی دوا کا مزاج درمیان مزاج سم اور مزاج بدن کے بین بین ہوتا ہے اور اس دعوے میں خواہ ثبوت میں اس دعوے کے حکیم طبعی کو بحث اور تفحص کرنی چاہیے اور وہی اسکی ہمواری اور نادرستی دریافت کر سکتا ہے اور طبیب اگر بوجہ ایسے امور دریافت نہ کر سکے پھر انسے بنظر فن خاص کے مضر نہیں ہے اگر تطویل جاذب سے بھی ہوتے ہیں جیسے ترخ خواہ آملہ ڈالا جاتا ہے پس واجب ہے کہ جو چیزیں ایسی ہوں وہ گرا دیجائے یہی شرط دوائے طلا کی ہے اور ایک شرط یہ بھی ہے کہ طبیعت سم کو کسی طرح کا احالہ اور تبدیل ضرور حاصل کرے یا تو رطوبت کو منجمد کرے تاکہ اثر زہر کا پھیل نہ سکے جیسے بیخ بیروج کی یہی خاصیت ہے یا احراق سمیت کرے جیسے داغ دینے سے رگ کی یہی کیفیت پیدا ہوتی ہے اگر زیت اور زفت کے ذریعہ سے خصوصاً زفت پگھلا یا ہوا کہ اس سے داغ دینا طریقہ اہل مصر کا ہے خواہ کوئی خاصیت مخالف زہر کی خاصیت کے اس دوا میں ایسی ہو کہ مزاج سم کو متغیر کرے خواہ کیفیت حرارت اور برودت میں لطافت کی وجہ سے سمیت کو تبدیل پیدا ہو اگر ابتدا میں ادویہ جاذبہ خواہ تراکیب جاذبہ کا استعمال کیا جائے اور کسیقدر اثر ظاہر ہو کر نفع میں پیدا نہ ہو اور آثار سمیت کے زیادہ ظاہر ہوں اور امر عظیم ہو گرداگرد مقام لسع کے کاٹ ڈالنا چاہیے اور تمام گوشت جسقدر ہڈی تک ہے سب کا سب نکال ڈالنا چاہیے اور اگر خوف سمیت کا اس سے بھی زیادہ ہو پہلے عضو کو کاٹ ڈالیں اسکے بعد داغ دیں منجملہ کیفیات اور اثر ضروری کے ادویہ جمیع سموم خصوصاً ادویہ طلا میں ایک یہ اثر ضرور درکار ہے کہ مسکن وجع ہو اور تدارک ان اعراض کا کریں جو مخفی ہیں اور لسوع کے تابع ہوتے ہیں جیسے فلفطار اسی غرض سے ان ادویہ میں داخل کرتے ہیں کہ اگر خون بکثرت جاری ہوئے بند کر دے منجملہ وصایا کے جو سموم میں خواہ مخصوص ہیں قابل حفظ کے ہے یہ ہے کہ اندمال جراحت کا تا وقت صحت اور ضرر سم کا ہوچکنا علیل کو زمانہ صحت تک نہ ہونے دیا کیا جائے ادویہ مشہورہ بعد کاٹے حیوانات کے منجملہ ادویہ جیدہ کے یہ ہے کہ تخم خندقوقی پانی میں پیکر پلائیں خواہ شراب میں ڈالکر پلائیں اور طبیخ الزراع فوتنج کا یعنی اسکے تینوں قسم کا اور جندبیدستر عجیب النفع ہے لیکن لاغیہ اور میرے گمان میں لیکن لاغیہ سے مراد وہ تریاق ہے جسے بنام نوشجی اور فراری مشہور کرتے ہیں یہ بھی جمیع حیوانات کے لسع کو مفید ہے خصوصاً مار گزیدہ کو زیادہ نافع ہے اور جدوار اور لوجا اور مثلی موش اور آذریون اور تخم بازرود اور حرف اور کمون کی وہی قسم جو کلونجی کے مشابہ ہے اور کاشم اور توم اور پوست ورق ع غ ہمراہ فلفل کے خواہ تنہا فلفل بھی ایسی ہے جالینوس کا قول ہے جس شراب میں سانپ گر جائے لذاع ہوام کو اسکا پینا مفید ہوتا ہے پس تریاق کے فائدہ کا کیا حساب تخم اترج بھی تمام سمیات کے مضاد اور مخالف ہے اور مقدار شربت دو مثقال ہے اور بیخ انجدان جمیع سموم کو نافع ہے اور ثمرہ بنجنکشت اور روغن لسان اور حب البلسان اور بنجنکشت اور جوز ہمراہ انجیر کے اور بندق جنطیانا جاؤشیر ہمراہ زراوند طویل کے زیرہ کنیر کا اور برگ کنیر اور دلب تازہ کا پھل عجیب النفع ہے ہنوش کے بارہ میں دارچینی جو خاص چین سے آتی ہے اور مینگنی بکری کی جلاکر ضماد کرنا خواہ پلانا اور کمافیطوس اور کاشم ایضاً سرطان نہری ہمراہ دودھ کے اور اجوائن سکنجبین اور پستہ ہمراہ شراب کے اور فوتنج اور طبیخ اسکا شرباً و ضماداً اور لوف راسن اور قیصوم اور قردمانا غاریقون اصل الخنثی تین درہم اسیطرح اندرونی اعضا اس عوض کے معدہ تک جسوقت دھنیا اسمیں بھر دیں اور خشک کریں یا دربیت اسمیں سے بقدر ضرورت لیکر استعمال کریں اور جوشاندہ خبازی بستانی کا اور تخم خطمی دماغ ماکیان خصوصاً ہمراہ انغم کے شوربا مرغ کا جو زندہ ہو اور شوربا موش دشتی کا زندہ پھر ہمراہ شراب کے پلائیں اور ورق ملح اور سرطانات نہری کا طبیخ اور خون کچھوے کا اور قنفذ عجیب النفع ہے جنطیانا بھی خوب چیز ہے تخم کرنبری نافع ہے اور یہ بارد میں سے جو اسکو نافع ہے بیخ بیروج ضماد کریں ہمراہ شہد کے کاسنی جنگلی بھی عجیب النفع ہے اور ریسیا وشان بھی اور کبھی غاریقون کو ایک مثقال زراوند طویل سے مرکب کر کے استعمال کرتے ہیں تریاق عجیب انیون اور مر کی ایک ایک درہم فلفل ڈیڑھ درہم کلونجی پانچ درہم جنطیانا تین درہم سداب دو درہم شہد اور رب [illegible]

معجون کریں مقدار شربت ایک ہمراہ مطبوخ جید کے - ایضاً دواء الطین بھی بہت نافع ہے نسخہ اسکا یہ ہے حب الغار دو مثقال گل مختوم دو مثقال الیواس ہمراہ زیت
کے استعمال کریں اور مقدار شربت ایک بندقہ ہے اور تیہ مارا اصل میں - ایضاً تریاق عام ہے جمیع لسوع کیواسطے اور شربات میں سے فلفل دس درہم سنبل الطیب
دو درہم زراوند طویل بیخ خاہر ایک ایک درہم عصفر خرنوب سے معجون کریں اور دھوپ میں چالیس روز تک رکھیں اور ہر روز ہلاتے رہیں اور جب خشکی پیدا ہو
تو اسمیں تری داخل کریں اور مزاج پکڑنے اور طیار ہونے کے بعد ہمراہ آب گرم کے استعمال کریں بعض لوگ مدعی ہیں کہ دو لئے مذکور بطور ضماد کے اگر لگائی
جائے تب بھی نافع ہے اور طبیخ سرطانات نہری کا اور خون کچھوے کا اور رق مطبوخ یہ بھی دوا ہر ایک قسم کے نہش کو نافع ہے کلونجی تخم خردل زیرہ
سیاہ ایک ایک درہم جنطیانا زراوند مدحرج ہر واحد ایک دانگ فلفل سپید مرمکی نصف درہم شہد میں معجون کریں مقدار شربت بقدر باقلاء رومیہ کے شراب
میں داخل کرکے - ایضاً جنطیانا دو درہم فلفل سداب ہر دو چھ درہم شہد میں معجون کریں اور کل مقدار کا ایک ہی شربت ہے - ایضاً تماما حب بلسان ہر واحد
تین درہم تخم ہیوفاریقون تخم کرفس گندنا ہر واحد ایک درہم زرنباد بیخ انجدان سیاہ ہر ایک بقدر ایک درہم کے مرمکی زعفران ہر ایک ایک درہم طین جبر چار درہم شہد کف گرفتہ میں
معجون کریں مقدار شربت بقدر باقلاء کے - ایضاً حب بلسان تماما خشک زرنباد برگ فلفل سپید اور سیاہ دار فلفل برنج ترکی افیون بطراساليون سادروں کرنب کرمانی بزر الیبنج ہر واحد
[illegible] مساوی خرمہر ایک جز شہد میں معجون کریں اور مقدار شربت بقدر ایک باقلاء کے وہ طلاؤں کا بیان جانوروں کے کاٹنے کے مقام پر جو دوائیں بطور طلاء کے لگائی جاتی ہیں انمیں سے
[illegible] بعض اور نفط ازرق اور ثوم خام خواہ ابالا ہوا اور ان دونوں میں خواہ جند بیدستر ہمراہ زیت کے خواہ آب گندنا جس میں بانی کا لگاؤ ہوا ہو
اور [illegible] بیخ نہری مبتلا بھی طرح جذب کرتی ہے اور کبریت ہمراہ بول کے خواہ دجاج یعنی مرغی اور مرغ جو زندہ ہو پیٹ انکا چاک کرکے مقام
نیش پر ضماد کریں اور ساعت بساعت بدلتے رہیں ایک قوم کا یہ قول ہے کہ دجاج میں گرمی بہت زیادہ ہوتی ہے اسیوجہ سے تانبا اگر مرغ مسلم
نگل جائے اسکے پیٹ میں پگھل جاتا ہے اور ریگ اور سنگریزہ بھی پانی ہوجاتے ہیں اور شاید یہ اثر اسکے پوٹہ میں ہو اور شکنبہ میں بس اور
[illegible] جملہ ضمادات کے نمک و سرکہ اور تلخہ کا فیا نمام اور برگ خنثی یعنی وہ گھاس جسکا نام خنثی اور خاکستر اور سرکہ خصوصاً خاکستر چوب
انجیر اور چوب انگور خصوصاً ابتدا میں اور زفت اور نمک دونوں پکا کر یہ بھی طبیب کہتے ہیں کہ ضماد ثوم اور ملح اور بکری کی مینگنی ہر ایک جانور کے کاٹے
سے نافع ہے اور مار گزیدہ کے لئے ہر نوع کا ضماد اور چونا اور شہد اور زیت کا لیپ جمیع اقسام لسع کو مفید ہے حتی کہ مار گزیدہ کو بھی نافع ہے - ایضاً خردل
اور بورہ اور بھی آب صابون خواہ قطران میں پسکر طلا کریں یا زفت ہمراہ نمک کے پکا کر طلا کریں زیت کو جوش دیکر اگر مقام لسع پر ڈالیں بہت مفید ہے بلکہ سانپ کے کاٹے ہوئے
کو بھی اسکا ڈالنا مفید ہے اور [illegible] سرکے ایک ایک دستے ہیں اور یہ ایک قسم کا داغ لگانا ہے اور بہت عمدہ علاج یہ ہے پیاز دشتی ہمراہ سویق کے اور مرہم جو نمک سے بنایا جائے اور مرہم نقلون کا
[illegible] آب یا ماء الشعیر خواہ تنہا یا سرکہ ملا کر اور طبیخ سرش ذنب کا اور طبیخ بیوت کا بھی مفید ہے ایسے طلاؤں کا بیان جنکے بدن میں لگانے سے ہوام پاس
نہ آسکیں اسی قسم کی جتنی دوائیں مذکور ہوئی ہیں ان میں سے خرگوش کا بھیجا ہمراہ خل خمر اور زیت ہے اور سعیہ کو جب زیت میں گھولیں خواہ زیت میں
[illegible] تازہ کوفتہ یا فقاح سرو خواہ حب الغار اور اسیطرح برگ بنجنکشت زیت میں اور قیصوم بیخ انجدان اور ضنی اور دوقو یا حب بلسان
اور بیخ حرف اور یہ سب چیزیں ہمراہ زیت کے استعمال کرنی چاہئیں اور چند مرکبات بھی ازین قبیل ہیں مثلاً بیخ انجدان سیاہ اور فقاح سا ذج تماما
اور حب الغار ہر واحد ایک جزو بیخ بیر وج نصف جزو حب بلسان قردمانا ہر واحد تین جزو کوٹ کر زیت میں پختہ کریں اور اسقدر پکائیں کہ اسکا قوام پیدا ہو جائے
[illegible] کا وصا بیاباں گیرہ کا ہونا ہے اور اسکا ان بدن پر طلا کریں - ایضاً خنثی دو درہم حب بلسان بزر البنج ہر واحد نصف درہم سرکہ اور زیت میں
[illegible] طلا کریں - ایضاً فقاح صنوبر ایک جزو بیخ بیروج دو جزو بزر البنج تین جزو سب کو زیت میں ملا کر طلا کریں اور اس دوا سے دشمنی بھی دیکھتے ہیں - ایضاً
[illegible] تین جزو حب الغار ایک جزو سب کو ملا کر روغن میں طلا کریں اور روغن ترب کا طلا کرنا پشہ کو بھگاتا ہے - طرد ہوام بالکلیہ مکان کو ایسی چیزوں

سے جو ہلکین جنہیں ہم آیندہ بیان کرینگے اور بچھانے کی بھی ویسی چیزین درکار ہین اور جیسے مکان کے اور کونے مین یہی چیزین یا مرکبات جنہیں ہم ذکر کرتے
ہین دھونی کے بیان مین خواہ اور ترکیبات مین اور ان سب تدابیر سے یہ فائدہ ہے تاکہ ہوام گرد نہ پھٹکنے پائین اور اس مکان کی بو سے دور دور بھاگا
کرین دھونی کرنے کی چیزین جیسے انار کی لکڑی کا دھوان کہ اس سے بھی ہوام دور بھاگتے ہین اسیطرح بیخ سوسن کا دھوان اور شاخہاے تازہ
درخت انار کا دھوان اس فائدے مین عجیب الاثر ہے اسیطرح قنہ اور سنگھہ اور اظلاف اور حوافر اور شعر اور قرن ایل اور سکبینج اور حلتیت اور ورق غار
اور حب الغار اور فودنج اور شیح اور اسیکا فرش کرنا اور قیطران کا فرش اور جعدہ کا اور دھونی پنجنکشت کی اور اسیکا فرش کرنا اسیطرح حرف بابلی کی
دھونی اور فرش اسیطرح خاکستر درخت صنوبر کی خصوصًا ہمراہ قنہ کے اور اگر دھونی انیون اور کلونجی اور قنہ اور بارہ سنگھا اور کبریت اور
بکری کے سم کی بناکر سلگائین سانپ اور اقسام ہوام سب کے سب بھاگ جائین ایضًا میعہ اور بارہ سنگھا اور کلونجی اور موسیائی خواہ سلاجیت کہ
ہر واحد ایک جز ہوے گوسپند اور سم اُسکا ایک جز و قرص بناکر دھونی دین اور فرش کو اُس سے بخیر کرین یہ بھی مفید ہے دوسرا نسخہ فرماتا بیخ ابخدان
سیاہ اور میعہ ہر واحد ایک اوقیہ پوست بیضہ نعام یعنی شترمرغ کلونجی تخم حرمل ہر واحد دو اوقیہ ایضًا برگ سرو اور صنوبر اور کلونجی اور بیخ البنج ہر واحد
ایک درخمی پوست بیخ بیروج ایک درخمی وہے گوسپند تین درخمی فودنج دو درخمی موسیائی خواہ سلاجیت چار درخمی سب کو ملاکر دھونی دین اور اگر انگور کی
لکڑی کی دھونی کیواسطے اختیار کرین اسکی دھونی سے امان ہر طرح کا حاصل ہے بچھانے کی چیزون مین سے ایک یہ بھی دوا ہے جسکے بچھانے سے
اکثر ہوام بھاگتے ہین سیسنبر اور حبق اور پنجنکشت ہر واحد ایک جز واگر اسکو گرد مرقد اور خوابگاہ کے سلگائین اور شیح کا یہی حال ہے اور حلتیت کی
بھی یہی خاصیت ہے اور غار کا فائدہ عجیب ہے اسیطرح اگر کسی مجلس کے گرد انبار خواہ الاؤ لگائین یا راکھ اسطرح گرد مجلس کے بچھائین جیسے
کپڑے کا حلقہ کسی مکان کے گرد بناتے ہین ایضًا بہت سے چراغ اور قندیل کے روشن کرنے سے بھی خوابگاہ کے دور اور الگ ہٹ کر یہ بھی ایک
طریقہ ہوام کے دور کرنے کا ہے اسلئے کہ ہوام اور حشرات روشنی کی طرف دوڑ جاتے ہین اور اسی جگہ جاکر جمع ہوتے ہین ایضًا لقلق اور [illegible]
اور گھرون مین ان جانورون کا رکھنا بھی حشرات اور ہوام کے بھگانے پر معین ہوتا ہے اور سنجابیات اور ابابیل اور قنفذ اور نیوسے وغیرہ
جو بالذات ہوام سے عداوت رکھتے ہین اور جن پر اثر ہوام کا نہین ہوسکتا ہے ایسی چیزون کا گھر مین پالنا بھی ذریعہ امان حشرات اور ہوام کا ہوسکتا ہے
اسلئے کہ اوّلًا تو ہوام اُن کے خوف سے گریزان رہتے ہین اور شاذونادر کہین اگر نکل آئے یہی جانور اُن کو قتل کر ڈالتے ہین اطبا کہتے ہین جو
شخص توشہ دان قاقم کا بناکر اپنے پاس رکھے سانپ اُسکے گرد نہ پھٹکیگا اسیطرح جو شخص اسکا کپڑا بناکر پہنے لیکن یہ بات جس شخص نے کہی ہے
اُسکا چندان اعتبار اور وثوق نہین ہے **درندہ جانورون کے ہلاک کرنے والی چیزین** کہتے ہین کہ خرنق کے کھلانے سے قتل کئے
اور مکھی کا اور خانق النمر کے کھلانے سے یعنی چیتا اور خانق الذئب بھیڑیا اور کتا اور شغال اور بادام تلخ سے لومڑی اور گیدڑ اور برگ آزاد درخت سے تمام بہائم
قتل کیے جاتے ہین۔ **سانپ کے بھگانے کی تدبیر** بارہ سنگھا کا سینگ اسکی دھونی سے سانپ بھاگ جاتا ہے اور بکرے کی کھری اور
بیخ سوسن اور عاقرقرحا اور کبریت کی دھونی سے بھی یہی کیفیت ہوتی ہے جو شخص اپنے بدن مین اودخیہ جو ایک قسم کی گھاس ہے تمیز سے خواہ اُس
گھاس کا عصارہ یا جوشاندہ بدن مین لگائے اُسے سانپ نہین کاٹتا ہے اور کسی مقام کو نوشادر محلول سے چھڑکین اُس جگہ سے بھی سانپ بھاگ
جاتا ہے اور خردل سے سانپ مرجاتا ہے اور جس راہ سے سانپ کی آمدورفت معلوم ہو اگر وہان رائی کو پھیلادین ہرگز ادھر ہوکر نہ نکلیگا۔
اور صائم کے منہ کا تھوک خصوصًا اگر صائم اپنے منہ مین نوشادر رکھے سانپ کو قتل کرتا ہے **بچھو کے مارنے اور بھگانے کی تدبیر**
جب صائم حار مزاج ہو اگر بچھو پر تھوک دے فورًا مرجاتا ہو اور قلال مین پیاز کی ہری مولی کا عرق جب بچھو پر گرے اور اسطرح مولی کے بٹنے کا عرق

اور اسیطرح بادروج کا بھی اثر ہے۔ **بخور جو اخراج عقارب کرتی ہے** سیاہ ورز نیخ اور بھیڑ کی مینگنی بھیڑ کے ثرب کی چربی سب اجزا ہم وزن لیکر
پہلے ثرب کو پگھلا لین اُسکے بعد دوا کو مخلوط کرین اور بچھو کے سوراخ کے قریب دھونی دین باہر نکل آئیگا اگر کوئی ہرتال کی سوئی بچھو کے سوراخ مین
رکھین اُسے جرأت باہر نکلنے کی نہ ہوگی اور خود بچھو کو اگر دھونی کی طرح سونگھائین اُسی کی بو سے اور ہرتال کی بو بھی یہی اثر پیدا کرتی ہے **کھٹملون
کے بھگانے کی تدبیر** اگر خیساندہ حنظل کا مکان مین چھڑکین سب مرجائین اور بھاگ جائین اسی طرح جوشاندہ خرنوب کا اور اسیطرح جوشاندہ
علیق کا اطبا کہتے ہین کہ اگر بکرے کا خون کسی گڑھے مین بھرین سب کھٹمل وہین جمع ہوجائینگے پس اسی تدبیر سے سب کو یکجا کرکے دھونی سے قتل کرین
اسیطرح جس لکڑی پر ساہی کی چربی ملی ہو اُسپر بھی سب کھٹمل جمع ہوجاتے ہین اور رائحہ کبریت اور کنیر کی پتی سے بھی بھاگ جاتے ہین ہمارے ملک
مین ایک گھاس ہے کہ اسکا نام کیوانہ یعنی حشیشۃ البراغیث ہے جسوقت اُسے بچھونون پر رکھین کھٹمل بیہوش ہوجاتے ہین اور اُن مین تخدیر پیدا ہوتی
اور پھر زندہ نہین رہتے **پسو اور مچھر کے بھگانے کی تدبیر** انگیٹھی مین برادہ چوب صنوبر کو سلگائین خواہ قلقدیس کو خواہ کلونجی کو سلگائین اور بہتر یہ ہو
کہ سب کو یکجا کرکے سلگائین اسیطرح خشک آس اور کبریت اور مقل اور شوکہ منتنہ جسکا نام قرلون ہے اور ختار الحق اور حرمل ان سب کی دھونی
دین اور بچھونے پر رکھین اور اوراق السرو حمر زسر وکا استعمال کرین اگر مکان کو طبیخ اصل ترمس سے چھڑکین نفع کریگا یا طبیخ کلونجی کا یا جوشاندہ
حرمل یا جوشاندہ افسنتین خواہ جوشاندہ سداب **نیولے کے بھگانیکی تدبیر** یہ ہو کہ سداب کی بو سے بھاگ جاتا ہے چوہے کا بھگانا اور مار ڈالنا
اسکی تدبیر یہ ہے کہ مرداسنگ اور خربق سے مرجاتا ہے ایضاً خربق اور بزر البنج اسیطرح بیخ کرنب بھی اُسکی قاتل ہے اور خبث الحدید اور زعفران
الحدید اور بصل الفار اور سک سے اگر چوہے کی کھال نکال کر کسی گھر مین ڈال دین خواہ موش نر کو خصی کرکے یا اُس کی دم کاٹ کر چھوڑ دین جب بھی
بھاگ جاتا ہے لیکن کھال اُدھیڑ کے ڈالنا بہت اچھا ہے بعض لوگ یہ بھی کہتے ہین کہ ایک چوہے کو ڈورے سے صوف وغیرہ کے پاؤن باندھکر
اگر کسی گھر مین چھوڑ دین جتنے چوہے اس گھر مین ہین سب بھاگ جائینگے اور مجھے اسمین تردد ہے **چیونٹی کے بھگانے کی تدبیر** چیونٹی
کے سوراخ پر اگر قطران کو رکھین بھاگ جائیگی اسیطرح مقناطیس اور تلخ گاؤ سے اور اسیطرح زفت اور حلتیت سے اور خود چیونٹی کو بطور دھونی کے
اگر سلگائین اُسکے دھوئین سے بھی بھاگ جاتی ہو **مکھی کے بھگانے کی تدبیر** ہرتال کو دودھ مین ملا کر رکھین اسکے پینے سے مکھیان مرجاتی
ہین اور ہرتال کے دھوئین سے بھی اور کندر کے دھوئین سے اور طبیخ خربق سیاہ سے بھی مرجاتی ہین **شہد کی مکھی اور بھنورہ کے بھگانے کی
تدبیر**۔ گندھک کے دھوئین سے اور لہسن سے بھاگ جاتی ہے اور جو شخص اپنے بدن مین خطمی کا ضماد لگائے اُسکے پاس نہین جاتی ہو خواہ
عصارۂ خبازی اور زیت کو ملے **لیکر مے کے بھگانے کی تدبیر** بنابر قول ارباب تجربہ کے چنار کی دھونی ہے اور خصوصاً برگ چنار کے
دھوئین سے بھاگ جاتا ہو **دیمک کے بھگانے کی تدبیر** جس گھر مین ہدہد کا آشیانہ ہو خواہ اور کسیطرح رہتا ہو وہان دیمک نہین رہتی ہو
اور تفتیر اور تدخین اعضائے ہدہد اور اُسکے پر کی دیمک کو قتل کرتی ہے جیسا اہل تجربہ کہتے ہین **سوس کے نکالنے کی تدبیر**۔
کپڑون مین جو کیڑا لگتا ہو اگر افسنتین کپڑے مین رکھین تو کیڑا نہ لگیگا اسیطرح فودنج اور اسیطرح پوست اترج کا یہی فائدہ ہے **اقسام
سانپ کے** جو لوگ سانپ پکڑ لیتے ہین اور جنکا فن یہی ہے کہ سانپون کا حال اور اُن کے طبائع سے خوب واقف ہوتے ہین اُنھون
نے سانپ کی تین قسمین کی ہین ایک تو وہ قسم ہے کہ اسمین حدت زیادہ ہے اور بعد کاٹنے کے تین گھنٹے سے زیادہ مہلت نہین دیتا ہے اسکے
کاٹے کا کچھ علاج نہین ہے اور اسی مین اصم یعنی بجگرا اور صلات داخل ہو اور اسمین سوائے عضو کے کاٹنے کے اور کچھ نفع نہین دیتا ہو خواہ
بہت گہرا داغ لگائین جو اندر تک پہونچ جلے اور رمیت کو جلادے اور مجاری رمیت کے پھیلنے کی تنگ کردے کبھی اُسکے علاج مین بعد اس تدبیر

مذکورہ بالا کے مچھلی خوب پیٹ بھر کے کھلا کرتے کراتے ہیں اُسکے بعد معالجات اور قسم کے کرتے ہیں اور اگر سانپ کمزور ہو اور زیادہ سمیت اُسمین نہ ہو فقط نیش
مقام نیش کی کافی ہوتی ہے اسکے بعد اور سب علاج مشترک سے تدبیر کرتے ہیں دوسری قسم سانپ کی ضعیف الاثر ہے اور کمتر اسکے کاٹنے سے موت
واقع ہوتی ہے اور تیسری قسم درمیانی ہو کر تین روز یا سات روز تک طول کھینچ سکتے ہیں کہ جنگلی اژدہا خواہ اور بڑے بڑے سانپ جو خبیث اور زیادہ ردی
السمیت ہوتے ہیں اُنکا علاج فقط اُسی جگہ کیا جاتا ہے جہاں زخم کاٹنے سے پڑگیا ہے اور سمیت کے لحاظ سے تریاقی علاج نہیں کیا جاتا ہے
اہل تجربہ نے کہا ہے کہ پہلا طبقہ جو شدید الرداءت ہو اُسکے بھی چند اقسام ہیں ایک قسم کا نام ملک ہو اور یونانی میں اسے باسلیقوس کہتے ہیں اسکی سمیت
کا یہ حال ہو کہ جس کی طرف دیکھے خواہ جو شخص اُس کی آواز سُنے فوراً مرجائے ایک قسم وہ ہے جسکا نام خطاف ہو اسکا رنگ شابہ خطاف
یعنی شپرہ کے ہوتا ہے اور طول قریب ایک ذراع کے ہوتا ہے اور دو گھنٹے پہلے سے قتل کرتا ہے خواہ وہ سانپ جسکا نام ہقلیس خشک ہو
کہ اسکی جلد ظاہری نہایت درجہ خشک اور کھردری ہوتی ہے اور لانبا تین ہاتھ سے پانچ ہاتھ تک ہوتا ہے اور رنگ اُسکا خاکستری خواہ مائل زردی
ہوتا ہے آنکھیں اُسکی زیادہ چمکتی ہوئی ہوتی ہیں اور دو گھنٹے سے تین گھنٹے تک قتل کرتا ہے انھیں اقسام میں سے ایک وہ بھی سانپ ہو جسکا نام
بزاقہ ہو اسکو قدرت ہو کہ اپنے کف دہن کو تھوکے اور دانت کو ایک دوسرے سے چوس کر لعاب دہن کو کسی شخص پر ڈالے اور جس پر یہ
تھوک پڑتا ہے مرجاتا ہے خواہ جو شخص اس کے تھوک کی بو سے کسیقدر اُسکے دماغ میں چڑھ جاتی ہے وہ بھی مرجاتا ہو اور طول اُسکا
دو ہاتھ تک ہوتا ہے اسکا رنگ بھی خاکستری مائل بزردی ہوتا ہے اور جسے کاٹتا ہے وہ بھی مرجاتا ہے قبل ازانکہ مقام نیش میں درد
پیدا ہو ان اقسام کا ذکر کتب طبیہ میں اس غرض سے نہیں کرتے ہیں کہ اُن کے علاج کی کوئی تدبیر بیان ہو اور اُن کے کاٹے ہوئے
کے بچنے کی امید ہو ہاں یہ غرض تو ضرور ہوتی ہو کہ ان اقسام کی شناخت ہر شخص کو ہوجائے کہ اُس سے احتراز کرے اور شاید کبھی وہ علاج
جو اوپر مذکور ہوا ہے شاذونادر نافع بھی ہوجاتا ہے۔ صم مقصد یعنی جو سانپ گونگا اور فی الفور مہلک ہو اُسکے بھی چند اقسام ہیں اور جلد و بصر میں
بکثرت ہوتے ہیں اور کبھی بعض اقسام میں دو زیادتی بطور شاخ اور سینگھ کے ہوتی ہیں اور رنگ اُسکے مختلف ہوتے ہیں سیاہ و سرخ اور شقر اور عسلیہ
اور خاکستری اور کبھی خلقت اسکی سانپ کی سی ہوتی ہے اور کبھی بعض اقسام کے واسطے دندانہ مثل صنار یعنی تیھنہ سیر کے ہوتے ہیں اژدہے جو
قاتل ہیں فی الحال وہ بھی اسی طبقہ میں داخل ہیں اور دوسرا طبقہ افاعی وغیرہ کا بھی مختلف ہوتا ہے بعض اُن میں سے افاعی اصلیہ ہوتے ہیں
اور بعض افاعی بلوطیہ یعنی بشکل بلوط اور بعض افاعی معطشہ یعنی پیاس لگانے والے ہوتے ہیں اور بھی بہت سے اقسام اس طبقہ میں ہیں جسکا ہم بیان
کرینگے کبھی سانپوں کو اختلاف بھی عارض ہوتا ہے لیکن نوع میں اختلاف نہیں ہوتا ہے کیونکہ باوجودیکہ وہ ایک ہی قسم کے ہوتے ہیں پھر بھی اس
طرح کا اختلاف پیدا ہوتا ہے جب نر و مادگی کا اختلاف ہوتا ہے نر میں دانت کم ہوتے ہیں اور زہر زیادہ اور تیز ہوتا ہے اور بعض
سپیروں کی یہ رائے ہو کہ مادہ ہی زیادہ بری ہے کہ اُس کے دانت زیادہ ہیں اور بلحاظ عمر اور سن کے بھی اختلاف ہوتا ہے جوان
سانپ بہ نسبت مُسن کے زیادہ بُرا ہے اور بنظر خباثت کے بھی اختلاف پیدا ہوتا ہے ایسلئے کہ بڑا سانپ زیادہ برا ہے بہ نسبت چھوٹے
کے اگرچہ ایک ہی قسم کے دونوں ہوں اور بنظر مکان اور جائے سکونت کے بھی اختلاف پیدا ہوتا ہے مثلاً جو سانپ ٹیلے اور پہاڑ دن
پر رہتے ہیں اُن کی سمیت زیادہ ہے بہ نسبت ان کے جو سرزمین اور ترائی میں خواہ پانی میں رہتے ہیں کبھی بنظر بھوک اور سیری کے بھی سمیت میں
سانپ کے اختلاف پیدا ہوتا ہے بھوکھا سانپ زیادہ زہردار ہوتا ہے بہ نسبت سیر کے کبھی بنظر انفعالات نفسانی کے اختلاف ہوتا ہے جیسے غضبناک
سانپ اگر حالت غضب میں کاٹ کھائے زیادہ بُرا ہے بہ نسبت اسکے کہ وہی سانپ خواہ اُسی قسم کا دوسرا بدون حالت غضب کے کاٹے

زمانہ اور فصول کی رو سے سمیت مین اختلاف پیدا ہوتا ہے اسلئے کہ گرمیون کی فصل مین سمیت زیادہ ہوتی ہے بہ نسبت جاڑون کے۔ یہ بھی کہتے ہین کہ ایک ہی قسم کا سانپ جو زیادہ لانبا اور موٹا ہو اسکی سمیت زیادہ ہوتی ہے بعض لوگون کو گمان فاسد ایسا ہوا ہے کہ سانپ کا زہر بارد ہو جیسے افیون وغیرہ حالانکہ یہ گمان محض غلط ہے اور جو سردی مارگزیدہ کو لاحق ہوتی ہے اُس کی وجہ یہ ہو کہ حار غریزی یعنے روح بوجہ مضادت اور مخالفت تاثیر سم کے فوت ہو جاتی ہے اور اُسی کی بقا سے حرارت بدن مین ہے لہذا بعد فنائے حرارت غریزی کے برد اور سردی محسوس ہوتی ہے حار غریزی کے انتشار سے تمام بدن مین حرارت پھیلتی ہے اور جب یہ حرارت بدن مین نہ رہے اور قلب مین کسیقدر خفیف گرمی رہے کچھ ضرور نہین کہ اطراف بدن مین وہ حرارت پھیلے بعض لوگ کہتے ہین کہ خاص افعی جو ایک قسم سانپ کی ہے انھین کا زہر بارد ہے اور دل کے خون کو جمع کر دیتا ہے اور منجمد ہو جاتا ہے اور اسیطرح سے مخدر بھی ہے یہ بھی قول درست نہین ہے ہان چونکہ یہ زہر تحلیل روح غریزی کی کرتا ہے اور اسکی موت پیدا کرتا ہے لہذا اجتماع اور خون کا عارض ہوتا ہے اور اس دعوی پر یہ دلیل ہے کہ جو حیوان سرد مزاج کا ہے فصل زمستان مین وہ مرجاتا ہے اور جسکا مزاج گرم ہے اُسکی حرارت اور حدت زیادہ ہوتی ہے یہی دلیل ان لوگون کی ہے جو افعی کے مزاج کو بارد کہتے ہین اور جو کوئی کہین نہو اور کیسا ہی عاقل کیون نہ ہو میرے نزدیک یہ دلیل ہرگز صحیح نہین ہے اور نہ یہ دعوے حشرات صغار یعنی چھوٹے چھوٹے حشرات مین درست ہے لیکن جو حیوانات کبیر الجثہ ہین انمین اسکا کسیقدر ظہور ہے دیکھو زنبور کو کہ اگرچہ اسکا مزاج گرم ہے لیکن جاڑون مین مرجاتی ہے اور اسمین حس و حرکت باقی نہین رہتی ہے شاید سانپ جاڑون کی فصل مین اگرچہ مزاج اُسکا گرم ہے اور پھر حرکت نہین کرتا ہے اُسکی وجہ یہی ہو کہ چونکہ اُسکے مزاج طبیعی سے اس فصل کا مزاج مخالف ہو اور احوال دوسرے جو اُسے عارض ہوتے ہین **باسلیقوس کے کاٹنے کا بیان** اور یہ پہلی قسم ہے صم کی یعنی بجاگر اور حرمانا کی بھی یہی قسم ہے اور مجھے یہ دریافت نہین ہو کہ حرمانا اور صم ایک قسم سے ہین یا اُنمین کچھ فرق ہے ایک قوم نے کہا ہے کہ اسکا نام ملکہ اسواسطے رکھا ہے کہ اسکے سر پر ایک چھوٹی تاج کی صورت بنی ہوتی ہے اور دو بالشت سے لیکر تین بالشت تک لانبی ہوتی ہے اور سر اسکا پتلا زیادہ ہوتا ہے اور آنکھین اسکی دونون سرخ ہوتی ہین رنگ اسکا سیاہی اور زردی مائل ہوتا ہو جو چیز اسکے بدن سے ملتی ہے اُسے جلا دیتا ہے اور جہان رہتا ہو اُسجگہ گھاس وغیرہ نہین اُگتی ہے اور کوئی پرندہ اسکے سوراخ کے اوپر سے اڑ کر نکلنا چاہے گر پڑتا ہے اور ہلاک ہو جاتا ہے اور جو حیوان اسکی چاپ پاتا ہے بھاگ جاتا ہے اور اگر کہین اسکے نزدیک کوئی جانور ہو پہنچ جاتا ہے سُن ہو کر رہ جاتا ہے اور اُسکے صفیر اور آواز کے سننے سے ایک تیر کے پٹے تک جو آدمی خواہ جانور سنے مرجاتا ہے اور جس شخص پر دور سے اسکی آنکھ کا اثر ہو پہنچے وہ بھی مرجاتا ہے اور اتنی تیزی اُسمین ہے کہ جو شخص اُس کی طرف دیکھے وہ بھی مرجاتا ہے جسے یہ سانپ کاٹے اُسکا بدن گھل جاتا ہے اور پھول کر صدید اور پانی بدبو اُسکے بدن سے جاری ہوتا ہے اور بعد ازان مرجاتا ہے اور جو اس میت کے قریب جائے وہ بھی مرجاتا ہے اور کمتر اسکے جوار اور قرب کے ضرر سے نجات پاتا ہے ہان اگر کسی عصا اور چھڑی وغیرہ سے اُس کو ستائے خواہ چھوئے البتہ کمتر مضرت پہونچتی ہے اور یہ بھی مشاہدہ مین آیا ہے کہ ایک سوار نے اپنے نیزے سے اُس سانپ کو مس کیا سوار مع گھوڑے کے مرگیا اور گھوڑے کی تھوتھنی مین اُسنے کاٹا گھوڑا اور سوار دونون مرگئے یہ سانپ بلاد ترک اور نوبیہ مین اکثر پیدا ہوتا ہے **علامت ملکہ یا بجاگر سانپ کے کاٹنے کی** آدمی خود بخود بغیر کسی سبب ظاہر کے مرجائے خصوصاً اگر ایسی جگہ پر مرے جہان اُس سانپ کے رہنے کا یقین ہو اور ہرگز اسکے کاٹنے کا علاج نہین ہے **حرمان کا بیان** حرمان کا ذکر ہم نے کیا ہے اور کہا ہے کہ اُسکے صفات قریب ملکہ کے ہین کہ وہ سیدھا نہین چلتا اور فقط کاٹنے کے ذریعہ سے وہ قتل نہین کرتا ہے بلکہ دیکھنے اور صفیر کے سنانے سے بھی قتل کرتا ہے او

جس حیوان کو یہ سانپ کاٹتا ہے اُسکا گوشت مہرہ ہوکر بہجاتا ہے اور مرجاتا ہے اور جو حیوان اسکے قریب جاتا ہے وہ ہلاک ہوتا ہے لیکن ارباب
تجربہ نے اسکا قد خلاف قد ملکہ کے لکھا ہے اور گمان کیا ہے کہ ایک ذراع سے ڈیڑھ ذراع تک لانبا ہوتا ہے اور یہ بھی کہا ہے کہ حرمان
کے کاٹے ہوئے کو کوئی علاج نفع نہین کرتا ہے اور کسیقدر جو دوا نفع کرتی ہے وہ یہی ہے کہ تخم خشخاش دو درہم تک اور جند بیدستر بھی اسیقدر
وہ بھی مفید ہے اسکا مشاہدہ ایک قوم نے کیا ہے **علامات کاٹنے اس سانپ کے جسکا نام خطاف ہے** اور یہ سانپ صم کی
قسم مین ہے۔ جس کو یہ سانپ کاٹتا ہے اُسے ہچکی اور تغیر لون اور خدر اور برد اعضا اور سبات اور پلکون کا بند ہونا اور شدت
خفقان بھی اسکو بالخصوص عارض ہوتا ہے اور درد بھی بہت زیادہ ہوتا ہے اور علاج اس شخص کا وہی ہے جو علاج بجاگر کا ہے اور
اُسے ہم بیان کرچکے ہین **علامات اس سانپ کے کاٹنے کی جسکا نام اسقیوس ہے** اور یہ بھی بجاگر کی قسم مین ہے
یہ سانپ جسے کاٹے اُسپر وہی اعراض طاری ہوتے ہین جو خطاف نامی سانپ کے کاٹنے سے پیدا ہوتے ہین کہ رنگ اُسکا متغیر ہوتا ہے اور
بدن مین سن پیدا ہوتا ہے اور ہچکی زیادہ آتی ہے اور اعضائے بدن سرد ہوجاتے ہین اور پلکین بند ہوکر خشکی اُن مین پیدا ہوتی ہے علاج
اُسکا وہی ہے جو صم کا علاج ہے **براقہ اور اسقلیوس کے کاٹنے کا بیان** جسکو یہ دونون سانپ کاٹتے ہین وہ شخص بحس وحرکت بحالت
سکوت مبتلا ہوتا ہے اور یہ کیفیت اس کی بعد اُن احوال کے ہوتی ہے جو اسقیوس کے باب مین مذکور ہوئے ہین اور جمائی بے در پے آتی
ہے اور آنکھون کے بند ہونے کی نوبت پہونچتی ہے اور گردن اینٹھنے لگتی ہے اور کزاز پیدا ہوتا ہے نبض کا انتظام بالکل باطل ہوجاتا ہے
اور درد کا احساس اسے نہین ہوتا ہے اور کبھی ابتدا مین ایسا درد جس سے قے پیدا ہو محسوس ہوتا ہے جو اُسکے پاس موجود ہوتا ہے اُسے
معلوم ہوتا ہے کہ اپنی اُنگلی حلق مین ڈالتا ہے تاکہ قے ہوجائے اور بعض ارباب تجربہ نے ذکر کیا ہے کہ اسقلیوس اپنا سر اُٹھاکر زہر تھوکتا
ہے اب مجھے یہ بخوبی معلوم نہین ہے کہ قسم وہی ہے جسکا مین اوپر ذکر کرچکا ہون یا اسکی یہ دوسری قسم ہے اور لصافات کی قسم مین داخل ہے
لیکن اس تجربہ کار نے یہ بھی ذکر کیا ہے کہ اُسکے کاٹنے کا مقام اسقدر ہوتا ہے جیسے سوئی چبھوئی اور اُس جگہ ورم نہین ہوتا ہے اور
تھوڑا تھوڑا سا خون سیاہ اُس سے بہتا ہے اور غشاوہ چشم بھی اُس شخص کو عارض ہوتا ہے جسکو یہ کاٹے اور اوجاع اور فم معدہ مین درد پہلے
پیدا ہوتا ہے اسکے بعد تغمیض بصر اور سبات پیدا ہوتا ہے اور ایک روز کی تہائی یعنے تخمیناً آٹھ گھنٹے سے زیادہ زندہ نہین رہتا ہے **علاج**
اُس کا وہی ہے جو صم کا علاج مذکور ہوا **مقرنہ کا بیان** یہ بھی صم کی ایک قسم ہے طول مین ایک ذراع سے دیگر دو ذراع تک
ہوتا ہے اُسکے سر پر دو بلندی شل دو سینگھ کے ہوتی ہے اور اُسکے بدن کا رنگ شل ریگ کے ہوتا ہے اور اسکے پیٹ پر فلوس خشک اور
سخت ہوتے ہین چلنے وقت آواز کھڑکھڑ کی پیدا ہوتی ہے اور دانت اسکے برابر اور سیدھے ہوتے ہین ترچھے نہین ہوتے اور اکثر ریگستان
مین پیدا ہوتا ہے ایک قوم نے کہا ہے اسمین ایک قسم وہ بھی ہے جسے قصیرہ کہتے ہین اور قصیرہ کہنے کی وجہ یہ ہے کہ اسکے قرن چھوٹے ہوتے
ہین اور چھپے ہوئے کی وجہ یہ ہے کہ کسیقدر ٹوٹ کر گرجاتے ہین اور اُسکے بھی چند اقسام مین چھوٹے اور صغیر اور دونون طرف کے شربے
اُسکے ڑرے ڑرے ہوتے ہین اور اسی وجہ سے اسے لحیانہ بھی کہتے ہین **علامت اسکے کاٹنے کی**۔ ایسی جگہ مین مقام لسع پر ہوتی ہے
جیسے سوئی کسی نے گڑو دی ہے خواہ ایک کیل چھوٹی کسی نے گاڑی ہے اور گوڑکر جم گئی ہے اور تمام بدن اُسکا گران اور بھاری ہوجاتا ہے اور
دونون ہونٹ سوج جاتے ہین اور دوران ظلمت بصر اور ذہاب عقل پیدا ہوتی ہے **علاج** اسکا بھی صم کا علاج ہے اور خاص
علاج اُسکا یہ ہے کہ تخم زب ہمراہ شراب کے پلایا جائے اور خصوصاً اگر قے یہ دوا پلاکر کرائی جائے بہت عمدہ ہے اور قے ہوجانیکے بعد

زیرہ ہندی اور تسم بھی نافع ہوتی ہے شراب پلا کر اور جند بیدستر ہمراہ شراب کے اور فودنج بری ہمراہ شراب اور تخم ترب کے عجیب النفع ہے اور کاٹنے کی جگہ پر نمک سائیدہ ہمراہ قطران کے اور پیاز سرکہ مین کوٹی ہوئی نافع ہے **اُس سانپ کا بیان جسکا نام اودریس اور کدو سوذروس ہے** - یہ سانپ اگر پانی مین پایا جائے اہل یونان اسکو اوذروس کہتے ہین اور اگر خشکی مین پایا جائے اسکا نام کدو سوذروس ہے اور اصلہم سے یہ چھوٹا ہوتا ہے اور اُس سے اس کی گردن بھی چوڑی ہوتی ہے اور اسکا شر اور ضرر بھی نسبت اُسکے زیادہ ہوتا ہے اور جہان کاٹتا ہے اُس جگہ درد شدید پیدا ہوتا ہے اور التہاب اور سوزش بھی پیدا ہوتی ہے بعد ازان وہ مقام سبز ہو جاتا ہے اور سڑ جاتا ہے اور جسے کاٹے اسکو دوار اور قے بدبو صفراوی اور حرکت غیر منتظم اور ضعف قوت عارض ہوتا ہے اور اکثر اوقات تین گھنٹے کے اندر وہ شخص مر جاتا ہے اور تین گھنٹے سے زیادہ گذرنے نہین پاتے اور اگر بوجہ اسکے کہ دریائی قسم مین زہر کم ہوتا ہے کوئی شخص بچ جائے خواہ اسوجہ سے کہ ملسوع کا مزاج قوی ہو اُسپر اثر زیادہ نہین ہوتا پھر بھی امراض ایسے لاحق ہونگے کہ اُن سے اچھا ہونا اسکا دشوار ہوگا **علاج** پہلے علاج عام سے معالجہ کرین اور خاص معالجہ اسکا ایک یہ ہے کہ جند بیدستر پاک کیا ہوا اور حب الآس ہر ایک بوزن ایک درخمی ہمراہ ماء العسل کے خواہ ہمراہ شراب کے استعمال کرین اسیطرح زراوند دو درہم ہمراہ شراب کے یا ہمراہ سرکہ کے جسمین پانی ملا ہو اسیطرح عصارہ فنجراسیون بھی مفید ہے اور ضماد چونہ اور زیت اور فودنج کوہی کا اور پوست بیخ بلوط وغیرہ تنہا ایک ایک جز خواہ سب کو ملا کر اور نیز آرد جو ملا کر کرین -

آذرلیس کا بیان مین آذرلیس کا ذکر اس مقام پر اس لحاظ سے کرتا ہون کہ مجھے شبہ اس بات کا ہے کہ آذرلیس اور اذریس مین کچھ فرق ہے یا دونون ایک قسم ہین اور وجہ اشتباہ کی یہ ہے کہ نساخ اور کاتبون کا تصرف ان دونون لفظ مین لیا ہوا ہے جیسے اور الفاظ یونانی مین اسیطرح ہو جاتا لیکن مین نے جس کتاب سے یہ مقام لکھا ہے اُسکے مصنف نے اسکے کاٹنے کے چند اعراض اور بھی ذکر کیے ہین اُس مصنف نے کہا ہے کہ اسکے کاٹنے سے جراحت پیدا ہوتی ہے اور زخم چوڑا ہوتا ہے اور رنگ تیرہ ہو جاتا ہے اور اس مقام سے رطوبت سیاہ بکثرت نکلتی ہے جو بدبو اور متعفن ہوتی ہے اور علاج ان لوگون کا بہت دیر مین منجح ہوتا ہے اور علاج مین دشواری بھی واقع ہوتی ہے اب مناسب ہے کہ اس مقام مین کوئی اور شخص تامل اور نظر کرے اور اسکی تحقیق کرکے لکھے تاکہ اشتباہ برطرف ہو جائے اور اسکی اصلی کیفیت کو پہچان لے

اب ہم **طبقہ ثانیہ کی طرف منتقل ہوکر بیان اُنکا بہ تفصیل کرتے ہین** اور جتنے امور متعلق بہ لسع ہین اُنھین مشروحا بیان کرتے ہین **بیان عام لسع افاعی اور اُسکے احکام کا** بدترین افاعی اور بدترین ازدہے کی وہی قسم ہے جو نر ہے اور مادہ بہ نسبت نر کے اسلم ہے اور مادہ کا کاٹنا اسطرح پر دریافت ہوتا ہے کہ اگر دانت سے زیادہ کا نشان پڑ جائے اُسطرف جدھر سے کاٹا ہے اور کاٹنے کے ساتھ ہی دونون دانت خواہ کل دانتون کے نشان سے خون برآمد ہو اسکے بعد صدید غسالی نکلے اور کبھی ابتدا مین صدید مائی نکلتا ہے پھر زیتی پھر زنگاری تحلیل بطرف جوہر سم کے ہو کر نکلتا ہے اور رنگ بھی اُسکا زہر کا ہو جاتا ہے اور مقام لسع مین درد پیدا ہوتا ہے پھر وہ درد چلتا ہے اور متحرک ہوتا ہے بعد ازان ورم پیدا ہوتا ہے قریب موضع لسع کے اور منھ مین خشکی پیدا ہوتی ہے اور احشا مین التہاب پیدا ہوتا ہے اور تمام بدن مین تپ پیدا ہوتی ہے کہ اُسکے ہمراہ لرزہ بھی ہوتا ہے اسکے بعد ٹھنڈھا پسینا نکلتا ہے اسکے بعد فساد لون عارض ہوتا ہے اور رنگت مائل بطرف سبزی کے ہو جاتی ہے اور دوار اور تواتر نفس کا ہیجان ہوتا ہے اور سانس مین کوتاہی اور متلی اور ہچکی عارض ہوتی ہے اور کبھی کبھی قے کسی خلط مراری کی ہوتی ہے اور عسر البول پیدا ہوتا ہے اور سدر طنین اور سر بھاری ہو جاتا ہے اور بیشتر رعاف بھی پیدا ہوتا ہے اور پیٹھ مین کسی قسم کا بوجھ پیدا ہو کر عرق بارد پیدا ہوتا ہے اور بدن مین کپکپی بہت زور سے اور پھر غشی پیدا ہوتی

ہے اکثر جو شخص اس صدمہ سے مرجاتا ہے وہ تین دن کے اندر مرتا ہے اور کبھی کوئی شخص سات روز تک بھی زندہ رہتا ہے **علاج مارگزیدہ کا بطور قاعدہ کلی کے** پہلے قواعد مشترکہ کا لحاظ کرنا چاہیئے اسکے بعد قوی تر علاج یہی ہے کہ تریاق افاعی کا استعمال جلد کریں اور اگر تریاق مذکور کے استعمال میں تاخیر ہو کبھی تریاق کا نفع ممکن ہوتا ہے اور کبھی ممکن نہیں ہوتا ہے اور اس بات کا خیال کرنا کہ اجزائے تریاق خود اگر سم ہو جائیں گے مناسب نہیں اسلئے کہ طبیعت باذن خالق تعالیٰ استعمال آلات کرتی ہے اور جو شے غریب ہو اور طبیعت بدنی سے خارج ہے اُسے ممکن نہیں ہے کہ استعمال آلات کرے ہاں اگر طبیعت ورم غریب ولزن کا ہیجان واقع ہو اسوقت شاید کسیقدر مفید بھی ہو اگر مارگزیدہ بکثرت استعمال ثوم یعنے لہسن اور شراب کا کریں شاید جمیع اقسام کے علاج سے مستغنی ہو جاسے اسیطرح کراث اور بصل ہمراہ شراب اگر ثوم بہم نہ پہونچے الصبانے ذکر کیا ہے کہ ابل یعنی اورزن برشتہ اگر کھلائیں فوراً مفید ہوتا ہے حرمل بھی ایسی دوا ہے جو سانپ کے کاٹنے سے نجات دیتی ہے اسیطرح لب حب اترج کا خاص تریاق سانپ کے کاٹنے کا جو قوی الاثر تریاق ہے ایک یہ ہو انیسون الکسوفانن یعنی بالمیس درہم فلفل چار درمی پوست زراوند مدحرج جند بیدستر ہر واحد ایک درمی بذریعہ طلا یعنی دو شاب انگور مطبوخ سے معجون کریں مقدار شربت ابقدر ایک جوزہ کے۔ ایضاً مرمکی جند بیدستر فلفل زرنیخ احمر ہر ایک ایک درہم تخم شبت دو اوقیہ طلاء کے ذریعہ سے معجون کریں۔ ایضاً تخم خندقوقی زراوند مدحرج سداب بری اور وہ حرمل نہیں ہے جیسا بعض لوگوں نے بغلط گمان کیا ہے بلکہ وہ خود سداب کی ایک قسم خاص ہو واجب ہے کہ اسکو بکثرت کھلائیں اور خصوصاً پرانا مکھن کہ اکثر فقط اسی کے استعمال سے شفا حاصل ہوتی اور آب ان میں دودھ کے بجھائیں اور بہ تکلف اسے قے اور بیدار کرسکتے ہیں اور چلنے اور ٹہلنے کی اجازت دیں اور بعض اوقات میں حمام عرق کرائیں یعنی جس حمام سے پسینہ نکلتا ہے اور انفحہ وغیرہ کا استعمال کریں بعد حمام کے بہتر یہ ہے کہ تازہ انفحہ ارنب کا کھلائیں کہ وہ بھی پاکیزہ ہوتا ہے اگر چار اوقیہ شراب کے ہمراہ خوب ملاکر استعمال کریں اور انفحہ ایل کا بھی عمدہ ہے ایک قوم نے کہا ہے کہ اگر کسی شخص کو پیاز دریائی دستیاب ہو اور اُسے چبا کر نگل جائے اس رطوبت کو جو اسمین ہے اور بھوک کو ضماداً استعمال کرے مقام لسع میں ہرگز نہ مریگا ایک اور قوم نے شوربا مینڈک کا براہ تجربہ ایسا مفید پایا ہے کہ اسکے استعمال سے مارگزیدہ کو نجات ہوتی ہے اور بیئے کا گوشت جو سرکہ اور نمک میں پکایا جائے اور دریائی سرطان بھی اسیطرح مفید ہیں ایک گروہ نے یہ کہا ہے کہ جرجیر اگر کسی ڈورے وغیرہ میں لٹکائیں تو بھی عافیت پیدا کرتا ہے **بیان تمام مشروبات ممدوحہ کا جو سانپ کے کاٹنے میں لوگوں نے دیکھے ہیں** ۔ کہتے ہیں کہ کرفس صحرائی جسے کرفیون خواہ کرفیون کہتے ہیں اُسکا پینا بھی بہت مفید ہے اور روح ترکی کی جڑ اور برگ راوند اور بیخ زراوند اور بیخ مرارد بیخ فاشرستین اور غاریقون جو دوائیں سے بہم پہونچے شراب شیرین ملاکر بقدر ایک درہم کے پلائیں اسیطرح عصارہ اباغلس یعنے اذان الفار کا اور اسیطرح عصارہ کمون یعنی زیرہ خصوصاً زیرہ کرمانی اور عصارہ ارنب یا قسط ہمراہ البولوسین اور بیخ بخور مریم خواہ بزر کاشم خواہ بیخ کاشم یا بیخ حرمل ہمراہ عصارہ گندنا کے یا حرشف کا۔ ایضاً انفحہ ارنب اور رقیق ارسنہ خاص کرکے اور زنجبیل ہمراہ شیر زنان کے اور بیخ حرا اور بیخ خرنبل جو سنواحی مصر معروف ہے وہ بھی نہایت درجہ مفید ہے اور پوست اوئل اور بیخ خندقوقی بھی اسیطرح مفید ہے بعض لوگوں نے خیال کیا ہے کہ تربد کو جسوقت شیر دوشیدہ میں ملاکر استعمال کریں خوب نفع کرے گی اور لبن لاغیہ اور میرے گمان میں تریاق فرادی وہی ہے اور کونجی بھی نافع ہے سانپ کے بلکہ جمیع ہوام کے کاٹنے سے یا چار شیر لوزن دو درہم ہمراہ سرکہ کے۔ ایضاً قسط لوزن تین مثقال اور خطبیا نا۔ ایضاً سینگنی بھیڑی کی شراب میں ریزہ ریزہ کرکے ڈالیں اور پلادیں اور کل ایسی چیزیں جو مقطع ہیں اور تیز ہیں خصوصاً لہسن اور پیاز اور گندنا اور مولی کا پانی اور سب نمکین چیزیں خصوصاً جوف ہونے کا اور عقرب بھنا ہوا اور تلخہ مرغ اور کل طیور کا تلخہ جو عصارات شدید النفع ہیں ان میں سے عصارہ سداب اور عصارہ برگ سیب اور عصارہ مرزنجوش

اور سرکہ تنہا چار اونیز حرش دیگر اور عصارہ اطراف کرنب نبطی کا اور آدمی کا پیشاب جیسا لوگ کہتے ہیں

ضمادات جو باہر سے لگائے جائیں

یہ ضمادات وہی ہیں جو سمیت کو جذب کریں اور اُن کا استعمال قبل از حدوث ورم کے ہوتا ہے اور یہ ضمادات اہل اور حب الغار اور اسقیل بریان مقصود اور آرد کرسنہ تنہا ایک ایک دوا خواہ شراب میں ملاکر استعمال کریں اور پرانا پنیر کا ضماد بھی بہت نافع ہے اور مرغ کا پیٹ چاک کرکے نہایت زہر مفید ہو اگر باندھا جائے اسطرح ضماد گوشت افاعی کا خواہ مینڈک چاک کرکے اور اوہان میں روغن غار کا خواہ کوئی اور روغن جسمین ورق الغار کو پکایا ہو

بیان اُن سانپوں کا جو کل مسامات بدن سے خون روان کردیتے ہیں جیسے امورلوس اور سطس

یہ قسم سانپ کی بہت ردی ہے ان کے کاٹنے کے بعد تمامی مسامات اور منافذ بدن سے خون جاری ہوتا ہے حتی کہ جو قروح جسم میں کسی زمانہ میں ہوئے ہوں اور مندمل ہو چکے ہوں وہ بھی از سر نو شگافتہ ہو کر اُن سے خون روان ہوتا ہے اور درد متصل پیدا ہوتا ہے اور قی الدم اور نفث الدم بھی عارض ہوتا ہے قدمائے اطبانے بیان کیا ہے کہ یہ دونوں سانپ جنکا ذکر ابھی کیا گیا ہے اُن کے بدن کا رنگ خاکستری ہے اور اُن کے بدن پر نقطہ ہائے سپید ہوتے ہیں اور طول نقطوں کا بقدر طول نقطہ ہائے متفرقہ کے ہوتا ہے اور بعض لوگوں نے کہا ہے کہ ان کے قد افعی سے چھوٹے ہیں اور سر اور دم ان کی باریک رنگ انکا خاکستری اور بیشتر سیاہ یا سرخ یا سپید ہوتا ہے اور اُن کے سر پر لکیریں سپید رنگ متقاطع ہوتی ہیں اور اُن کے دانتوں میں آواز کرکرانے کی بوجہ یبوست کے پیدا ہوتی یعنی پوست اندرون دہنوں کے چونکہ خشک ہوتے ہیں جیسے کوئی غضب میں اگر دانت پیسے اور چال اُن کی بھاری ہوتی ہے دانت اُن کے ہموار اور برابر ہوتے ہیں یہ شخص جسنے ان حیات کے یہ صفات بیان کئے ہیں ان کو طبقات اولی میں داخل کرتا ہے اور کہتا ہو کہ یہ سانپ نہایت زبون ہیں اور ان کے کاٹنے سے تمام مسامات بدن کے کھل جاتے ہیں در تمام مجاری طبعی کھل جاتے ہیں اور ان سے خون بکثرت جاری ہوتا ہے اور کسیطرح نہیں رکتا ہو اور کبھی تھوڑی سی رطوبت مائی بھی بدن سے روان ہوتی ہے تا اینکہ جو قروح مندمل ہو چکے اُن سے بھی پگھل پگھل کر یہ رطوبت جاری ہوتی ہو بلکہ آنکھوں میں جو رطوبت ہو وہ بھی بہ بہ کر نکلجاتی ہے اور بکثرت خون کی روانگی اور نفث الدم اور رعاف عارض ہوتا ہے اور باین ہمہ معدہ میں درد بھی پیدا ہوتا ہے اور بعض لوگ کہتے ہیں کہ مقام لسع میں ورم پیدا ہو کر سیاہ ہو جاتا ہے اور اسی مقام سے تھوڑی سی رطوبت مائی برآمد ہوتی ہے اور دست جاری ہوتے ہیں اور سانس میں تنگی پیدا ہوتی ہے عسر البول عارض ہوتا ہے اور آواز بند ہو جاتی ہے سب اعضا سسترخی اور ڈھیلے ہوجاتے ہیں اور تمام بدن پر ایک حالت ایسی غالب ہوتی ہے جیسے نسیان کی کیفیت ہوتی ہے اور کزاز پیدا ہوتا ہے اور دانت گرجانے کے بعد وہ شخص مرجاتا ہے علاج ان لوگون کا قریب یہ علاج اُن لوگوں کے ہو جنھیں اصلات اور افاعی کے کاٹنے کا صدمہ پہونچے اسطرح کہ شراب کثیر پلاکر قے کرائی جائے بعد غذا دینے کے اور غذا اُن کی طریخ یعنی ایک مچھلی سے جو بہت چھوٹی بقدر ایک بالشت کے ہوتی ہے اور حلب میں اسکا شکار کیا جاتا ہے خواہ سمک مالح اور توم سے تجویز کیجائے اور مکرر انھیں سے قے کرائی جائے اسکے بعد روٹی مچھلی کے ساتھ کھلائی جائے جو انگیٹھی وغیرہ پر اُلٹی کرکے سینکی گئی ہو اور سیب اور تخم ترب انکو کھلائی جائے کہ نافع ہے خصوصاً ہمراہ شراب کے اور عصارہ خشخاش ہمراہ اصل السوس کے جو آسمان گونی ہو وہ بھی شراب کے ہمراہ اور کبھی سپیدہ بیضہ مرغ ہمراہ شراب کے بھی انھیں نفع کرتا ہے اور کبھی بوجہ نزف الدم ضماد خرفہ اور آرد جو اور برگ انگور کا جو مطبوخ ہو اور ہار تنگ یا مازو اور داغ دینے سے بھی اکثر حبس خون کا اچھی طرح سے ہو جاتا ہے اور داغ اسمین کراث اور اجوائن اور بعد آرد جو اور سپیدہ بیضہ سے لگاتے ہیں جیسا معطشہ کہتے ہیں کہ جس سانپ کے کاٹنے سے پیاس کا غلبہ زیادہ ہوتا ہے اسکا طول بقدر ایک بالشت کے ہو اور اُسکے بدن پر نشانہائے سیاہ بہت سے ہوتے ہیں اور سر اسکا چھوٹا گردن اسکی موٹی اور حلق اسکی موٹی گردن سے شروع ہو کر دُم تک باریک ہو جاتی ہے ایک قوم نے کہا ہو کہ اکثر یہ قسم سانپ کی بلاد لوبیا اور شام میں ہوتی ہے اور بصورت اُسکی مثل افاعی کے ہوتی ہے اور رنگ اسکا

پچھلے دھڑ کا دم تک مائل بہ سیاہی ہوتا ہو اور دم اُٹھائے ہوئے چلتا۔ اور بعض لوگ کہتے ہین کہ یہ قسم اکثر سواحل اور کنارے دریا کے پیدا ہوتی ہے کہتے ہین کہ جسے یہ سانپ کاٹے اُسکا پیٹ جل جاتا ہے اور التہاب درسوزش پیدا ہوتی ہے پھر اسکی پیاس کسی طرح نہین بجھتی ہے اور پانی سے کبھی سیراب نہین ہوتا اور ہمیشہ پانی پیتا رہتا ہے اور پسینہ خواہ پیشاب کی راہ سے کسیقدر نہین برآمد ہوتا تا اینکہ پیٹ اسکا پھول جاتا ہے اور تمام بدن پھول جاتا ہے اور تمام رگون مین پانی بھر جاتا ہے **علاج** بعد تدبیرات مشترکہ کے اور روغن کثیر کے پلانے کے اور قے کرانے کے پھر خاص علاج اسکا یہ ہو کہ تعلل اور رطوبات اندرونی کا اخراج کرین اور پانی جسقدر پی لیا ہے اُسے نیچے کی طرف جذب کرین اور مدرات کا استعمال جیسے طبیخ کرنس اور سنبل ہندی اور دارچینی اور اسارون اور سیالیوس اور فطراسالیون وغیرہ کا استعمال کرائین اور خارج بدن پر ضماد نمک اور چونہ اور زیت کا کرین اور وہ ضماد لگائین جسے ہم دیوانے کتے کے کاٹنے مین بیان کرینگے **قفازہ اور طفارہ** یہ سانپ چھوٹے اور پتلے باریک جسم کے ہوتے ہین اور یہ سانپ درختون پر لٹکے ہوئے ہوتے ہین اور جو شخص اُن اشجار کے نیچے ہو بیٹھتا ہے اُن پر اپنے تئین گرا دیتے ہین اور حملہ آور ہوتے ہین اسطرح پر جیسے کوئی نیزہ خواہ بھالا مارے مین کہتا ہون کہ ایک قسم ان سانپون کی مین نے خود دیکھی ہے اطراف دھستان مین کالا مائل بہ سُرخی اور وہ نہایت ردی اور زبون ہے کہتے ہین کہ اسکے کاٹنے سے درد شدید اور ورم گرم تمام بدن مین پیدا ہوتا ہے اگر اس قسم کا ہو جسے ہم نے دیکھا ہے اور ہلاکت بھی عارض ہوتی ہے کہتے ہین کہ علاج اُسکا مشترک ہو اور مثل علاج افاعی کے ایک سانپ کا ذکر اسطرح کیا ہے کہ نام اُسکا امفسنیا ہے اور کہتے ہین کہ وہ دونون طرف سے چلتا ہے اور جب گرتا ہے یعنی سر اور دم دونون طرف سے جست کرتا ہے اور مجھے تحقیق اسکی نہین ہے کہ قفازہ یہی ہے یا کہ وہ اور قسم ہے مگر اتنی صفت اسکی وہ لوگ کرتے ہین کہ اُسکے سر اور دم برابر ہوتے ہین لنبائی مین اور جتنا بیچ مین موٹا اور گندہ ہوتا ہے اُتنا ہی سر اور دم کے پاس ہوتا ہے اور مجھے گمان قطعی نہین ہے کہ جس کو مین نے دیکھا ہو یہ وہی ہے یا نہین ملبوطلیہ جسے دردبوس بھی کہتے ہین یہ سانپ ان پتھرون کے نیچے رہتا ہو جو بھر دن مین رکھے ہوئے ہون اور جس شخص کو یہ کاٹتا ہے اُسکے بدن کی کھال اتر جاتی ہے اور جو شخص اُسے مس کرے اُسکے بدن کی جلد بھی اتر جاتی ہے خواہ جو اُس کی دوا کرے یعنی دوا کرنے کی وجہ سے اُسکا قرب بدنی پیدا ہو لو اس سانپ کی نہایت خبیث اور بدبو ہوتی ہے اور جو کوئی قتل کے درپے ہوکر تلاش کرے بذریعہ بدبو کے اُسکا پتہ لگ جاتا ہو اور جو اعراض لسع افاعی سے عارض ہوتی ہین وہی اُسکے کاٹنے سے بھی پیدا ہوتے ہین **علاج** وہی ہے جو افاعی کا علاج ہے اور خاص ان لوگون کو زراوند طویل کا شراب مین ڈال کر دینا اور اسیطرح لسکھڑا اور بیخ نشنے جو گیاہ مشہور ہے اور افاعی کے علاج مین مذکور ہو چکی ہے مفید ہو کہ اُسے شراب کے ساتھ پلائین اور ثمر بلوط کی تضمید کرین جاورسیہ یہ قسم سانپ کی گویا بوجہ زردی رنگ کے اسکا رنگ مشابہ باجرہ کے ہوتا ہے اور جسے یہ سانپ کاٹتا ہے اسپر اعراض ردی طاری ہوتے ہین جیسے افاعی کے کاٹنے سے پیدا ہوتے ہین اور علاج بھی بعینہ اسیطرح کیا جاتا ہے بیان اُس سانپ کا جسکا نام **رقشا سیسطالی** ہے۔ کہتے ہین کہ یہ سانپ مشابہ طفارہ دونون طرف سے ہوتا ہے یعنی منھ اور دم کی طرف مگر اس سے زیادہ بڑا اور قاتل ہو اور اعراض اسکے بعینہ وہی اعراض ہین اور علاج بھی وہی ہے جو بیان ہو چکا **حیہ رقشا جسکے رنگ مختلف ہون** بعض مجربین نے ذکر کیا ہے کہ یہ سانپ ایسا خبیث ہو کہ دوسرے دن ملسوع کا جگر سڑ جاتا ہے اور امعا ریزہ ریزہ ہو کر گر پڑتے ہین اور ہلاکت عارض ہوتی ہے اسکا علاج وہی ہو جو افاعی معفنہ کا علاج ہے **حیہ باسطالیس** اس سانپ کا بیان اس طرح کیا ہے کہ اعراض اسکے افاعی کے اعراض کے سے ہین مگر مقام لسع مین انتفاخ پیدا ہوتا ہے اور صلابت ہو جاتی ہے اور لفاخات عارض ہوتے ہین اور سیلان رطوبت خونی اور سیاہ رطوبت کا اسی مقام سے عارض ہوتا ہے اور عقل مین بھی تغیر اور غشی دو نیند اور کزاز مہلک عارض ہوتا ہے **علاج** اُسکا مثل علاج افاعی کے ہو اور مین نے اس سانپ کو اس مقام پر تتمۃً ذکر کیا ہے مین اُسے پہچانتا نہین

اور نہ اُس کی طبیعت کو پہچانتا ہون اور نہ اُس کی جنس کو تحقیق جانتا ہون اور نہ مجھے یہ معلوم ہے کہ اسکا ذکر مکرر ہوا ہے یعنی کسی اور قسم مین داخل ہو یا نہین
فیجز میوس کہتے ہین اسکا کاٹا شبیہ لسع افاعی کے ہو مگر گوشت مین ملسوع کے فساد اور استرخا ایسا عارض ہوتا ہے جیسے مستسقی کو عارض ہوتا ہو اور
سبات اور نسیان اور اسقام جگر اور امعائے صائم اور قولون مین لاحق ہوتے ہین اور میرا قول اس قسم کی نسبت بھی وہی ہے جو بارسطالیس مین کہا ہو
یعنی مین نے اسے بھی تخمیناً ذکر کیا ہے اور کبھی اس طبقہ مین اسکا ذکر نہین ہوتا ہے بلکہ طبقہ معفنہ مین ہوتا ہے اور علاج اُسکا مثل علاج افاعی کے
ہے **امنودوطیس اور موعیروس کا بیان** ۔ طول ان سانپون کا ایک ذراع کا ہوتا ہے اور رنگ ان کے مثل ریگ کے اور اُن کے بدن
مین نشانات ہوتے ہین کہتے ہین جسکو یہ سانپ کاٹے درد شدید موضع لسع مین اور ورم عظیم پیدا ہوتا ہے اور صدید دموی اُس سے روان ہوتا
ہے اور شانہ مین اور جگر مین اور مراق بہت شدید اور بار بار عارض ہوتا ہے اور کاٹنے سے تیسرے روز ہلاکت ملسوع کی عارض ہوتی ہو اور ساتوین دن
کے بعد پھر مہلت نہین ملتی **علاج** اسکا بطور عام کے کرنا چاہیے اور جند بیدستر اور دارچینی اور بیخ قنطوریون جو ان ادویہ مین سے ہو لوزن دو درہم
کے ہمراہ شراب کے علاج خاص اُنکا ہے اور بیخ زراوند خصوصاً زراوند طویل کی منفعت عظیم ہے نسبت ان اقسام کے اسیطرح اصل شواصری
یعنے مشک بن خواہ اسکا عصارہ خاص کر اور بیخ حنبلیا یا بھی علاج خاص ہے اور ضمادات مین شہد کو پکا کر خشک کرین اور کوٹ کر لیپ لگائین ۔
اسیطرح انار کے چھلکے اور اسیطرح قنطوریون اور تخم کتان اور کاہو اور تخم حرمل اور لبلاب اور سداب دشتی اور جو ضماد مخصص بہ قروح متعفنہ مین وہ بھی انکو
مفید ہین وہ **سانپ جسکا نام سیپسرب ہے اور یہ معفنہ ہے** کہتے ہین کہ یہ سانپ بلاد شام اور مصر مین پیدا ہوتے ہین سر اسکے چوڑے اور
گردنین پتلی اور دم چھوٹی پیٹ ان کے گول سر پر ان کے لکیرین اور خطوط ہوتے ہین اور اُن کے بدن پر خطوط مختلف الوان کے ہوتے ہین اور جب چلے
خواہ چلنے مین ہلنے وہ لکیرین اور خط سیدھے نہین رہتے بلکہ ترچھے ہو جاتے ہین اور جس شخص کو یہ سانپ کاٹے اُسے ورم مموج اور عفونت بدن کی بعد
ریزہ ریزہ ہونے بدن کے اور گر پڑنے بالون کے پیدا ہوتی ہے اور کبھی عفونت بہت جلد سرایت کرتی ہے تو اچھے بھلے آدمی کو ہلاکت عارض ہوتی
ہے اور گویا یہ بھی ایک قسم افاعی کی ہے **علاج** وہی علاج اور جو علاج متوسط ہے درمیان افاعی کے اُسکے بعد علاج اعراض کا جو اُسکے کاٹنے سے
عارض ہوا ہے کرنا چاہیے ۔ **ان سانپون کا بیان جو بوجہ جراحت کے ایذا دیتے ہین نہ بوجہ زہر کے** اس قسم مین ہی
سانپ مستعد ہین جو بڑے بڑے ہین اور خبیث ہین **تنین** اژدہے کو کہتے ہین اہل تجربہ کا قول ہے کہ چھوٹا سا چھوٹا اژدہا پانچ ذراع کا ہوتا ہو اور
بڑا تیس ہاتھ اور اس سے بھی زیادہ بڑا ہوتا ہے اور اژدہے کی دو آنکھین بڑی بڑی ہوتی ہین اور نیچے والے جبڑے کے تحت ایک منبری
مثل ذقن کے ہوتی ہے اور دانت اسکے بہت سے ہوتے ہین بعض لوگ کہتے ہین کہ اژدہے کی پیدائش اطراف نوبہ اور ہندوستان مین زیادہ
ہوتی ہے اور ہند کا اژدہا بڑا ہوتا ہے اور وہ اژدہا نوبہ جو بلاد حبشیہ مین ہوتا ہے چار ذراع تک لانبا ہوتا ہے اور ہند کا اژدہا بہت ہی بڑا
ہوتا ہے کہتے ہین ان کے اوصاف وہی ہین جو ہم نے بیان کیے ہین اور جبڑے اُسکے زرد اور سیاہ اور منہ بہت بڑے بڑے اور حاجب ایسے
ہوتے ہین کہ آنکھون کو ڈھانک لیتے ہین اور گردن اسکی تفلیس یعنی گول گول فلس مثل فلس ماہی کے اور ہر ایک جبڑے مین تین تین دانت
ہوتے ہین مین کہتا ہون کہ بچشم خود دیکھا ہو ایک ایسا اژدہا کہ اُس کی گردن کے کنارون پر بال گھنے اور موٹے اُگے ہوئے تھے کہتے ہین کہ اژدہے کے
کاٹنے سے درد تھوڑا پیدا ہوتا ہے اسکے بعد التہاب عارض ہوتا ہے اور نر قسم اژدہے کی بہ نسبت مادہ کے زیادہ خبیث ہو مین کہتا ہون خبر صحیح
سے معلوم ہوا ہے کہ سوائے ہندوستان کے اور بلاد مین بھی اژدہے بڑے بڑے ہوتے ہین اور علاج اژدہے کا وہی ہے جو علاج قروح ردیہ
کا ہے **اغاذیمون اور شیر** شاید یہ بھی اقسام سے اژدھے کے ہے کہتے ہین جسے اغاذیمون کاٹے وہی اعراض جو اژدہے کے کاٹنے سے

عارض ہوتے ہین اس شخص پر بھی طاری ہوتے ہین اور شیر کا حال یہ ہو کہ اسکے دانت شدید اور سخت ہوتے ہین اور اُسکا خاصہ یہ ہو کہ جسے کاٹتا ہے
اُسکے گوشت مین بدبو اور خشکی پیدا ہوتی ہے اسی جہت سے بڑی مشکل پڑ جاتی ہے اور اُسکا زخم اس علاج کا محتاج ہوتا ہے جو قروح ردیہ مین
بکار آمد ہے **دریائی اژدہا کے کاٹنے کا بیان** ۔ گندھک اور سرکہ اس مقام پر لگائین جہان اُسنے کاٹا ہو اور تمساح کی چربی
کا ضماد بھی ہوتا ہو اور طریلا نامی ایک مچھلی ہے اُسے ساتھ نمک کے اگر مقام پر زخم کے مالش کرین یہ بھی نافع ہے اور جو ادویہ باب رتیلا مین
ہم نے لکھے ہین خصوصاً تریاق اول اور با در وج اسکا پلانا خواہ لیپ کرنا بھی نافع ہے **دو حیوان دریائی** ۔ ایسے ہین کہ
اُنھین بعض علمانے ذکر کیا ہے اور مجھے گمان یہ ہو کہ وہ دونون دریائی اژدہے کی قسم مین داخل ہین خواہ اُن مین داخل نہین ایک نام
سمور یا ہے اسی عالم نے کہا ہے کہ اسکے کاٹنے سے وہی عوارض پیدا ہوتے ہین جو افاعی کے کاٹنے سے پیدا ہوتے ہین اور شاید
اسکا علاج بھی مثل علاج افاعی کے مناسب ہے، دوسرا طرغورون ہے اُسی عالم کا قول ہے جس شخص کو طرغورون کاٹے تو رنج شدید
اور برودت بکثرت عارض ہوتی ہے اور خدر بھی پیدا ہوتا ہے اور موت بہت جلد لاحق ہوتی ہے اور یہی شخص حکیم کہتا ہے کہ اسکا علاج
اسطرح پر کرنا چاہیے جو سر زہر کا علاج ہے اور یہی حکیم کہتا ہے کہ زخم کاٹنے کا نطول نیم گرم سرکہ سے کرنا چاہیے اور ورق غار سے ضماد
کرنا واجب ہے اور مالش روغن قسط کی اور روغن عاقرقرحا وغیرہ کی جو روغن ایسے ہین اور جن روغنون مین قوت عنصل و انجرہ کی ہو اور شربات اُنکے
واسطے نشر وہ ورق غار ہمراہ سرکہ انجدان کے اور ہمراہ سداب کے خواہ مرا در نلفل اور سداب ہموزن لیکر بقدر ایک درمی کے مقدار شربت
تجویز کرین اور تریاق اول جو باب رتیلا مین مذکور ہوا ہے اُسکا استعمال کرین **چوتھا مقالہ آدمی اور چوپائے کے کاٹنے کے علاج کا بیان**
اس مقالہ مین وہ آفات بیان ہونگی جو آدمی اور کتے اور بھیڑیے وغیرہ کے کاٹنے سے عارض ہوتے ہین خواہ اور درندے اور تمساح
اور بندر اور نیولا اور قلا کے کاٹنے سے پیدا ہوتے ہین اور قلا مرغابی کو کہتے ہین ۔ **بیان عام کاٹنے کے علاج کا** بہت برا وہی کاٹنا
ہے جو بھوک کی حالت مین سرزد ہو آدمی بھوکھا ہو خواہ اور کوئی گزندہ جانور بھوکا کاٹے جو شخص کاٹنے کے علاج کرنے کا قصد کرے پہلے
مقام عض پر ایک کپڑا زیت مین ڈبو رکھے خواہ فقط زیت سے اُس مقام کو پونچھے اگر یہ تدبیر کافی نہ ہو اور غرض اصلاح کی پوری حاصل نہو
شہد اور پیاز کا اور باقلا کا ضماد کرین لیکن کچا باقلا اور کچی پیاز کو چبا کر تازہ دم ضماد کرین کہ اسطرح سے ضماد کرنا عجیب النفع ہے ایضاً طلا مرداسنگ
اور ضماد مٹر کے آٹے کا عجیب النفع ہے اور اگر مقام ماؤف مین اور کسیطرح فساد نظر آئے پہلے اُسے پاک کرین چرسنے کے فدیہ سے خواہ
لو بخنے سے خواہ کسی دوائے جاذب سے اور بعد تنقیہ کے اور پاک کرنیکے اُسے چھوڑ دین اور نگران رہین اگر پیپ اور ریم اُسمین زیادہ متعفن
پیدا ہو معلوم ہوگا کہ تنقیہ اور جذب قوی اور پورا نہین ہوا تھا پھر اُن ادویہ جاذبہ سے علاج کرین جسکا باب لسوع مین ہم نے بیان کر دیا ہے
اور اگر عضو مذکور مین فساد کسی طرح کا نہ ہو اسوقت معالج کو ایسی تدبیر کرنی ضرور ہے کہ ورم نہونے پائے اور جراحت کے التیام کی بھی تدبیر
کرے عمدہ قسم مرہم کی کاٹنے سے جو زخم پیدا ہوا اُسکے واسطے خواہ چنگل کے گڑنے اور پنجہ کے ناخن وغیرہ کے گڑنے کیواسطے وہی مرہم اسود
ہے کہ اسکا استعمال بعد جذب فساد موضع مجروح کے کیا جائے بشرطیکہ اُسکی حاجت ہو اور استعمال سے پہلے نمک اور پانی سے موضع
زخم کو دھونا ضرور ہے **آدمی آدمی کو کاٹے** اور گہرا زخم ہو تو اُسجگہ پیاز اور نمک رکھنا چاہیے شہد ملاکر اور ایک دن اور ایک رات برابر
اسیطرح رکھا رہنے دین بعد ازان علاج اُسکا مرہم اسود سے کرین جو موم اور چربی اور زیت سے طیار کیا جائے اور بارزد کا ضماد
آدمی کے کاٹے ہوئے زخم کے واسطے بہت عمدہ ہے اسیطرح جو سرکہ مین ملاکر بطور ضماد کے لگائی جائے اور پیاز اور شہد ایضاً وفاق کندر

ہمراہ شراب اور زیت کے۔ ایضاً انجوان بچہ گاؤ بقدر جلائین کہ سپید ہوجائے شہد ملاکر۔ ایضاً نمک پسا ہوا شہد کے ہمراہ اور مر اور صمغ البطم کبھی زخم مین ہنگری خشک جلاکر بھرتے ہین اور باندھ دیتے ہین اور خاکستر کرنب کو اسپر طلا کرتے ہین کبھی آدمی کے کاٹنے سے اگر فاقہ سے ہو یا ایسے حبوب کھا چکا ہو جو استعداد فاسد ہونے کی زیادہ رکھتے ہون اور ان حبوب مین سے بہر خصوصاً اگر مسور کھا چکا اور کسی کو کاٹ کھائے ایک حالت ایسی ردی عارض ہوتی ہے کہ جو نہایت بُری ہوتی ہے لازم ہے کہ موضع عض کو زیت سے پونچھین اور بیخ رازیانہ ہمراہ شہد اور آرد باقلا ہمراہ پانی اور سرکہ کے ضماد کرین اور ہر مرتبہ لیپ بدل بدل کر لگائین۔ ایضاً دقاق کندر ہمراہ شراب اور زیت کے۔ ایضاً استخوان بچہ گاؤ بقدر جلائین کہ سپید ہوجائے لبدازان شہد مین ملاکر استعمال کرین ایضاً نمک پسا ہوا ہمراہ شہد کے یا مر اور صمغ البطم کا ضماد کرین کبھی زخم مین ہنگری جلاکر سوکھی ہوئی بھر دیتے ہین اور باندھکر اُسکے اوپر خاکستر کرنب کو طلا کرتے ہین پلا ہوا کتا جو دیوانہ نہو اور بھیڑیے کا کاٹنا ان دونون کا قریب اسی کے ہو جو قانون عام مین ہم نے بیان کردیا ہے اور آدمی کے کاٹنے کا علاج بھی ان دونون کے کاٹنے مین بکار آمد ہو اور کبھی یہی تدبیر کافی ہوتی ہے کہ فوراً بعد کاٹنے کے مقام ماؤف کو سرکہ سے چھڑک دین اور چند مرتبہ اسپر کفدست سے تھپکی دین بعد ازان نطرون اور سرکہ اسپر لگائین اور ہر ایک تیسرے دن ایسی دوا کی تبدیل کرین اور خصوصاً اگر خوف عروض مرض کلب کا ہو اور کبھی فقط یہی تدبیر کافی ہوتی ہی کہ پیاز اور نمک اور سداب اور باقلا اور بادام تلخ ہمراہ شہد کے اور بارتنگ ہمراہ نمک اور گردی کا چھلکا اور کیرے کا چھلکا اور فودنج شراب مین کوٹ کر استعمال کرین ایضاً مرداسنگ کا طلا کرنا اسپر مفید ہے خصوصاً اگر بعد کاٹنے کے ورم بھی پیدا ہو اگر سوزش زیادہ ہو سڑکا ماہمراہ شہد کے لگائین صعتر بری ہمراہ نمک اور شہد کے اور مری جو سرکہ مین بنائی گئی ہو اور جس سرکہ مین نمک گھول کر چند روز رکھ چھوڑا ہو اور یہ سرکہ پہلی دو قسم کے واسطے بھی مفید ہے **دیوانہ کتا اور دیوانہ بھیڑیا اور شغال دیوانہ کی صفات کا بیان** کتا وغیرہ جو حیوانات ابھی مذکور ہوئے کبھی انھین ایک بیماری جسے کلب کہتے ہین عارض ہوتی ہے کہ بعد عروض اُس مرض کے ہر ایک حیوان اُن مین سے دیوانہ اور بوبھا ہوجاتا ہے یہ بیماری اسوجہ سے پیدا ہوتی ہے کہ اُسکا مزاج سوداءے خبیث کی طرف تحلیل ہوجاتا ہے اور اس خلط مین سمیت آجاتی ہے اور یہ تبدیل مزاج خواہ اتحالہ کبھی بوجہ فساد ہوا کے پیدا ہوتا ہے اور کبھی بوجہ غذا اور اشربہ کے یہ فساد پیدا ہوتا ہے۔ ہوا کی وجہ سے مزاج کا فساد اسواسطے ہوتا ہی کہ حرارت شدید اخلاط مین احراق پیدا کرے پس خریف مین دیوانہ ہوجائے یا برد شدید خون کو منجمد کردے کہ مائل بہ سوداویت ہوجائے پس بہار مین دیوانہ ہوگا غذا اور شراب سے دیوانگی اسطرح پیدا ہوتی ہے کہ جہان قصاب حیوانات کو ذبح کرتے ہین اور خون مجتمع ہوتا ہو جیسے لکھنؤ مین ملو چبوترہ کی گڑھیا، وہان یہ کتا خواہ بھیڑیا ہو پہنچے اور مردار سڑی ہوئی چربی کھا کر سڑا ہوا پانی پیئے اسوجہ سے اُس کے اخلاط مائل بہ سوداویت ہوجائین اور سوداءے متعفن پیدا ہو اُس کی خلقت مین بھی یہ بات پیدا ہوتی ہے کہ تشویش افعال مین بوقت تغیر مزاج کے پیدا ہوتی ہے جیسے مجذوم کا حال بھی ایسا ہی ہوتا ہے اور کبھی سگ دیوانہ وغیرہ کا بدن سوج جاتا ہے اور رنگ اُسکے بدن کا خاکستری ہوجاتا ہے اور ہا باب فساد مزاج اُسکے دن بدن بڑھتے جاتے ہین اسواسطے کہ بعد دیوانگی کے چونکہ وہ بیخبر اور بیہوش ہوتا ہے نہ بھوک مین کچھ کھاتا ہے اور نہ بروقت پیاس کے سیراب ہوتا ہے اور جب پانی کے قریب پہونچتا ہو ڈر جاتا ہو اور پینا اُسے ناگوار ہوتا ہے کبھی پانی کے دیکھنے سے اُسکے جوڑ بند مین رعشہ اور تھرتھری اور زیادہ اُسکے چہرے کی جلد مین ہوتی ہے بلکہ اکثر پانی دیکھکر اسقدر خوفناک ہوتا ہے کہ مرجاتا ہے خصوصاً جب مرض دیوانگی اخیر درجہ کو پہونچے آنکھ مین اُسکے غشاوہ اور پردہ پڑجاتا ہے اور ہمیشہ لہو مین بحالت جنون مبتلا رہتا ہے اپنے ہمراہیون کو ہرگز نہین پہچانتا ہے اور بوجہ عدم شناخت کے سُرخ آنکھون

سے بغور غصہ وسرور کی طرح انھیں دیکھتا ہے اور بُری صورت بنا کر گھورتا ہے زبان اُس کی ہر وقت باہر نکلی ہوئی لعاب اُس سے بہتا ہوا اور کف مونھ سے نکلتا ہوا ناک سے رینٹھ بہتی ہوئی دونوں کان دبائے ہوئے اور سر جھکائے ہوئے پیٹھ میں کوڑ نکالے ہوئے اور کسی ایک طرف پشت کو پھیرے ہوئے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ اُسیطرف کج ہو گیا ہے خواہ ادھر کی طرف کجی پیدا ہوئی ہے دم کو پیٹ کی طرف دبائے ہوئے چلنے میں ڈرتا ہوا اور جھومتا ہوا جیسے مست لا خواہ کوئی کبیدہ خاطر اور مغموم چلے اور قدم قدم پر اُسکا حال بدلتا رہتا ہے جب کوئی شبیہ یا صورت اسکی نظر میں آتی ہے اُسیطرف جھپٹ کر حملہ کرتا ہو چاہیئے وہ شکل دیوار کی ہو یا درخت یا کسی حیوان کی اور اکثر حملہ بھونکے کیساتھ نہیں ہوتا ہے جیسے تندرست اور صحیح کتوں کا قاعدہ ہے کہ بھونکتے بھونکتے حملہ در ہوتے ہیں بلکہ دیوانہ کتا چُپ چاپ اور آہستہ حملہ کرتا ہے اور جب بھونکتا ہے آواز اُسکی پڑی ہوئی معلوم ہوتی ہے اور صاف آواز بھونکنے میں نہیں نکلتی ہے جس راہ سے وہ نکلتا ہے کتے وغیرہ دور دور بھاگتے اور اُس کے قریب نہیں آتے بلکہ جس طرف وہ جاتا ہے اُدھر رُخ نہیں کرتے اور شاید اگر بھولے سے کوئی کتا اسکے قریب پہونچ جائے دم ہلانے لگتا ہے اور چاپلوسی و خوشامد کے حرکات کرتا ہے اور اُسکے سامنے بہت خشوع اور فروتنی سے پیش آتا ہے اور دلی ارادہ یہی ہوتا ہے کہ کب آنکھ بچے اور بھاگے بھیڑیا دیوانہ کتے سے زیادہ بُرا ہے اور اسیطرح جو حیوان مقدار جسامت میں قریب بھیڑیئے کے ہی اور شغال یعنی گیدڑ کے قریب تر ہے باقیماندہ حیوانات جو دیوانہ ہوجاتے ہیں بعض اہل تجربہ نے کہا ہے کہ خرگوش بھی دیوانہ ہوجاتا ہے اور نیولا بھی اور بعض لوگوں نے بیان کیا ہے کہ ایک ثعلب یا بجو دیوانہ ہو گیا تھا اور اپنے ہمراہی کو جو اسی قسم میں سے تھا کاٹا وہ بھی مجنون ہوا اور اُسکا جنون بھی ویسا ہی تھا جیسے کاٹنے والے کو جنون عارض تھا

احوال جو دیوانے کتے کے کاٹنے سے پیدا ہوتے ہیں

جب کسی آدمی کو باولا کتا کاٹتا ہے اُسوقت تو سوائے اُس زخم کے اور کچھ معلوم نہیں ہوتا جسمیں درد ہوتا ہے جیسے اور حیوانات کے کاٹنے سے درد اور زخم پیدا ہوتا ہے پھر تھوڑے دنوں بعد فکر بد اور خوابہائے فاسدہ اس شخص پر طاری ہوتے ہیں اور ایک حالت مثل حالت غضب کے پیدا ہوتی ہے اور وسواس اور اختلاط عقل اور بدون سوال کے جوابات واہی تباہی دینے خواہ سوال از آسمان اور جواب از ریسمان واقع ہوتا ہے اور انگلیاں اپنی اینٹھنا اور اطراف بدن کو سمیٹنا ہے اور روشنی اور چمک سے بھاگتا ہے اور حجاب معدہ میں اختلاج پیدا ہوتا ہے اور ہچکی اور پیاس اور خشکی مونھ کی اور اژدحام سے گریز کرنا تنہائی کو پسند کرنا اور کبھی بعض صورتوں کو بالخصوص ناپسند کرکے اور اُن کی دشمنی پیدا کرنی اعضا میں سرخی پیدا ہوتی ہے خصوصًا چہرہ میں اور پھر چہرہ میں قرحہ پیدا ہوتا ہے اور درد زیادہ پیدا ہوتا ہے آواز بیٹھ جاتی ہے اور اکثر رد یا کرتا ہے آخر میں پانی سے بلکہ سب تر چیزوں سے ڈرنے لگتا ہے جو شے اُس کے قریب جاتی ہے اُسے کتا خیال کرکے ڈرتا ہے اور کبھی ڈرتا تو نہیں مگر مکروہ اور ناپسند جانتا ہو اور کبھی مٹی میں لوٹنے کو پسند کرتا ہے اور کبھی سیلان منی بلا شہوت اُسے عارض ہوتا ہے اور آخر کار معدودی بطرف تشنج اور کزاز کے ضرور ہوتا ہو اور سرد پسینا نکلتا ہے اور غشی طاری ہوکر مرجاتا ہے اور کبھی قبل پیدا ہوئے ان احوال کے مرجاتا ہے اور فقط پیاس کا غلبہ اُسکا مہلک ہوتا ہے اور کبھی پانی پینے کا ارادہ کرتا ہے پھر قریب منھ کے لیجاتا ہے ناگوار ہوتا ہے اور پھینک دیتا ہے اور کبھی ایک جرعہ خواہ دو ایک گھونٹ پی لیتا ہے تو اچھو ہوجاتا ہے اور گلے میں پانی پھنس جاتا ہے اسوجہ سے مرجاتا ہے اور کبھی کتوں کی طرح بھونکتا ہے اور آواز بیٹھی ہوتی ہے اور گلا پڑا ہوا اور کبھی آواز اُسکی بند ہوجاتی ہے اور مثل سکوت کے ہوجاتا ہے اگر کوئی پکارے جواب نہیں دیتا ہے اور کبھی اُسکے بول میں ایک شے بھی عجیب طرح کی برآمد ہوتی ہے گمان ہوتا ہے کہ یہ کوئی حیوان زندہ برآمد ہوا ہے اور گویا کتے کے پلے ہیں کہ پیشاب کی راہ سے نکلتے ہیں اور اکثر اوقات اُسکا بول رقیق ہوتا ہے اور کبھی سیاہ بھی ہوتا ہے اور کبھی

پیشاب بند بھی ہو جاتا ہے پھر اُسے قدرت پیشاب کے دفع کرنے کی نہیں باقی رہتی اور پیٹ اُسکا اکثر خشک ہوتا ہے **عجائب احوال سے اُسکے** یہ ہو کہ آدمی کے کاٹنے پر حریص اور بعد ہیجان اس مرض کے اگر کسی کو کاٹ کھائے اُسکو بھی عوارض اور اعراض لاحق ہوتے ہین اور اسیطرح اسکا جھوٹا پانی اور جھوٹا کھانا جو شخص کھائے اُسے بھی وہی کیفیت لاحق ہوتی ہے اور جو شخص مبتلا اس مرض کا ہو اور اُسکی نوبت یہ پہونچے کہ پانی کو دیکھکر ڈرنے لگے پھر اُسکی صحت بذریعۂ علاج وغیرہ کے نہین ہوسکتی خصوصًا جب اس درجہ کو اُسکا حال پہونچ جائے کہ آئینہ مین اپنا چہرہ دیکھے اور نہ پہچانے یا اسکے خیال مین کتے ہر وقت متخیل ہوا کرین اور جدہر دیکھے اُسے کتے ہی نظر آئین وہ بھی قابل علاج کے نہین لیکن اوائل اطبائے ایسے مرضا مین سے دو شخص ایسے دیکھے ہین کہ اس درجہ پر اُنکا مرض پہونچ گیا تھا اور پھر زندہ رہے لیکن وہ دونون مریض ایسے تھے کہ انھین یہ مرض کتے کے کاٹنے سے نہین عارض ہوا تھا بلکہ آدمی جو مبتلا کلب الکلب مین تھا اُسکے کاٹنے سے یہ مرض پیدا ہوا تھا اور قبل ازانکہ پانی سے ڈرنے کی نوبت پہونچے اُسکا علاج قریب بہ نفع ہے اور کبھی ایک ہفتہ کے اندر کم سے کم اور سال بھر مین زیادہ سے زیادہ اس مرض کا مریض مرجاتا ہے جیسا از کم و بیش ہو اور مدت درمیانی لیثر الوقوع چالیس روز کی ہے ایک قوم جن کی صداقت بخوبی ظاہر نہین ہے اُن کا دعوی یہ ہو کہ سات برس کے بعد پانی سے ڈرنے کی کیفیت طاری ہوتی ہے اور بعض لوگ اور شاید روفس حکیم کا قول یہ ہو کہ پانی سے ڈرے اور مٹی گیلی مین لوٹنے کی رغبت اور آرزو کا سبب یہ ہو کہ یبوست اور خشکی چونکہ اُسکے مزاج مین مستحکم ہوگئی ہے لہذا منافی اور ضد اُس مزاج جدید اور مستحکم سے کراہیت کرتا ہے اور کیچڑ مین لوٹنے کا آرزومند ہوتا ہے اور اس قول کی طرف میرا میلان خاطر نہین ہے اور نہ مجھے یہ دلیل پسند ہے اسلیے کہ مائل اور راغب ہونا بطرف ایسی چیز کے جو موافق مزاج غریب اور مستحکم کے ہو محض بے اصل اور بے ٹھکانے کی بات ہو۔ دیوانے کتے کے کاٹنے سے جو مرض پیدا ہوتا ہے اُس مریض مین سب سے زیادہ اسلم وہ مریض ہے جس کے مقام زخم سے خون بکثرت جاری ہو اسیطرح اگر بعد استعمال ادویہ تریاقیہ کے خون کا پیشاب کرے کہ وہ شخص پانی سے ڈرنے کی حالت پر پہونچنے سے بیخوف ہو جاتا یعنی اس وارث حال کو اُسکا انجام نہین ہوتا ہے **فرق دیوانے کتے کے کاٹنے مین اور باولے حیوانات کے کاٹنے مین** کیا ہے کبھی بعض آدمیون کو کتا کاٹتا ہے اور جو جو آثار اوپر مذکور ہوئے ہین اُن مین سے کوئی اثر اسپر طاری نہین ہوتا ہے اور فقط اسکے علاج کی وہی تدبیر درکار ہوتی ہے جو علاج مین زخم کے لائق ہے اور اندمال زخم کا کر دینا بس اسیقدر ضرور ہوتا ہے اور کچھ نہین لیکن اگر زخم کا اندمال کرین اور اس زخم کو متقیح نہ ہونے دین چونکہ یہ زخم دیوانے کتے کے کاٹنے سے پڑ گیا ہے اور اُسکا متقیح ہونا ضرور ہے بایں نظر یہ علاج منافی اُسکے ہوتا ہے یہ اشکال اسوجہ سے درپیش ہوتا ہے کہ ابھی تک کوئی اور اثر سوائے زخم کے ظاہر نہین ہوا اور آیندہ اور آثار کے ظہور کا احتمال قوی ہے اور جب اُن آثار کا ظہور بقوت محتمل ہے پھر اگر زخم کو بلا تقیح مندمل کر دے ہلاکت مریض کا خطرہ قوی ہوتا ہے ایسے وقت مین حاجت ہوتی ہے کہ چند علامات ایسے تلاش کیے جائین جنسے اُس مریض کا حال بخوبی ظاہر ہو جائے ایسے مریض کے علامات مین بعض اطبا نے کہا ہے کہ اگر چوز ملکی لیکر خواہ کوئی اور جوز زخم پر رکھین اور ایک گھنٹہ کے بعد مرغ کو کھلائین اگر مرغ اُسے سونگھ کر چھوڑ دے اور نہ کھائے معلوم ہوگا کہ اس شخص کو دیوانے کتے نے کاٹا ہے اور کھا کر مر جائے تب بھی دیوانہ کتے کا کاٹا ہوا ہے یا ایک ٹکڑا روٹی کا لیکر جو رطوبت اس زخم سے ٹپکی ہو اسمین تر کرین اور کتون کے سامنے پھینک دین اگر سونگھ کے چھوڑ دین دریافت ہوگا کہ دیوانے کتے کا زخم ہے یہ بھی ایک علامت اُسکی بیان کرتے ہین کہ اگر کوئی سرد چیز اُسکے بدن تک پہونچے بدن مین عفونت پیدا ہوگی مین کہتا ہون یہ علامت کچھ اس مرض سے خصوصیت نہین رکھتی ہے علاج پہلا علاج تو یہی ہے کہ اُسکا زخم بہنے

نہ پائے بلکہ زخم کو بڑھاتے رہیں اور پھیلاتے رہیں اگر خوب چوڑا نہ ہو اور رطوبات کا چوسنا اور پچھنے کا لگانا جو جو تدبیریں لسع میں مذکور ہو چکی ہیں اور کم سے کم زخم کا اندمال سے روکنا بنظر احتیاط کے چالیس دن درکار ہے اور اگر ابتدا میں جذب مادہ کی تدبیر بھی کیجائے اور پھر زخم پر ہونے نہ پائے اس سے عمدہ کیا تدبیر ہو سکتی ہے اور زیادہ نافع یہی تدبیر ہے اور اگر براد حفظا عمدہ طور پر جذب نہوا اور زخم مندمل ہو لیا واجب ہے کہ انگور زخم کا پھاڑ ڈالیں اور اندمال باقی نہ رہنے دیں اور کمال مبالغہ اور اہتمام اسی امر میں کریں اور مفتحات کا ضماد اسپر اوائل ایام میں کریں جیسے جاوشیر اور جوزا اور ثوم اور مرہم زفت ہمراہ جاوشیر اور سرکے کے نسخہ کسیقدر سرکہ لیکر بشرطیکہ پرانا ہو اور خالص ہو اسمیں زفت ایک رطل اور جاوشیر تین اوقیہ ملا کر استعمال کریں پہلے جاوشیر کو سرکہ میں بھگوئیں تا آنکہ گھل جائے بعد ازاں اور ادویہ کو ملائیں اکثر ایسے مقام پر لہسن اور پیاز بھی کافی ہو جاتی ہیں اور جرجیر بھی اُبالی ہوئی اور حلتیت مرکب ہو خواہ مفرد ہو اور سلیق بھی اور کبھی اسکے ہمراہ روغن زرد بھی داخل کیا جاتا ہے اور کبھی احتیاج ادویہ اکالہ کی ہوتی ہے جیسے فلونیون اسکے بعد روغن زرد لگایا جاتا ہے۔ زخم کے پھیلانے والی ادویہ میں سے ایک یہ بھی طریقہ ہے کہ نمک تین جزو اور نوشادر دو جزو قلقدیس آٹھ جزو اقیل بریان سولہ جزو سداب چار جزو لبد دس جزو نحاس محرق چار جزو زنگار تین جزو تخم فراسیون دو جزو سب کو پارچہ بیز کرکے مرکب کریں اور ابتدا میں تعریق یعنے پسینا نکالنے کی جو تدبیر ممکن ہو کیجائے چلنے پھرنے سے خواہ حمام میں لیجانے سے اور ایام اولی میں استفراغ پر جرأت کرنی چاہیئے بلکہ جذب مادہ بطریق خارج کے کرنا چاہیئے اسلیئے کہ استفراغ کی تدبیر کبھی ایسی مضر ہوتی ہے کہ نفوذ سم کا بطرف عمق کے ہو جاتا ہے اور اگر جذب بقدر امکان کر چکیں اسکے دو دن خواہ تین دن بعد اس بقیہ کے استفراغ کی فکر کرنی چاہیئے کہ شاید اندر کی طرف نفوذ کر گیا ہو اور اگر جذب کی تدبیر نہ کی ہو اور غفلت سے ایام اول گذر گئے پھر اسوقت استفراغ ہی اوجب ہوتا ہے اور اب استفراغ قوی تر ہونا چاہیئے اور اگر امتلاے خون پایا جائے فصد کھلنی چاہیئے ورنہ فصد کی کچھ ضرورت نہیں ہے اور فصد کے بعد خون کے رنگ کا دیکھنا کچھ ضرور نہیں ہے کہ جب رنگ بدل جاوے بند کرنا بلکہ جسقدر کثرت خون کی ہو اُسی مقدار میں نکال ڈالنا چاہیئے اور مسہل ایسی دوا سے کرنا چاہیئے جو مسہل سودا ہو تا آنکہ اگر ضرورت ہو خربق کا استعمال بھی کر سکتے ہیں خواہ اور دوا جو ضروری ہو اور ایارج روفس حکیم سے تنقیہ اور استفراغ ایسے وقت عجیب النفع ہے اور قثاء الحمار سے استفراغ کرنا بھی مفید ہے صفت مسہل جبلیہ ہلیلہ کابلی دو مثقال افتیمون ڈیڑھ مثقال نمک سیاہ نصف مثقال بسفائج ایک مثقال حجر ارمنی ایک مثقال غاریقون ڈیڑھ مثقال خربق سیاہ دو مثقال اب سب کی گولیاں بنائیں مقدار شربت دو مثقال اور جب مسہلات قوی سے استفراغ کر چکیں ضرور ہے کہ ہر روز خواہ دوسرے روز حقنہ خفیف کا بھی استعمال کریں کہ جس سے معدہ کو ایذا نہ پہونچے جیسے زیت اور آب چقندر خواہ اسہال بذریعہ ماء الجبن اور افتیمون کے کریں اوجب ہے کہ غذا اُسکی بعد اسہال فراریج اور فراریج کی تجویز کریں بشرطیکہ وہ چوزے فربہ اور طیار ہوں اور بعد اسکے مدرات ملطفہ کا استعمال کریں اور شراب شیریں خصوصاً اگر کہنہ ہو اور شیریں بھی ہو اور طلا یعنی دوشاب انگور ایضاً دودھ اور شراب کی منفعت زیادہ ہے اور سب سے زیادہ تعدیل غذا اور ترطیب کی رعایت کرنی ضرور ہے کہ یہ مدار کار اور بہت ضروری ہے۔ اور یہ دونوں باتیں اسطرح حاصل ہوتی ہیں کہ عمدہ اقسام طیور کا شوربا اور خیار جواری آب سرد میں توڑ کر استعمال کریں اور جس پانی میں چند بار لوہا بجھایا ہو اُسکا پلانا بھی زیادہ مفید ہے مگر ثوم اور بصل ایسی غذا ہے کہ علاج سموم کے مناسب ہے اور قطع سمیت کرکے بدن سے اسکو دفع کر دیتی ہے اسکا استعمال یاد کرکے ضرور کرنا چاہیئے اور باوجودیکہ تغذیہ اس سے حاصل ہوتا ہے اقسام ادویہ میں بھی داخل ہیں یعنے غذا لطیف دوائی ہیں اور اسکا بھی لحاظ رہے کہ فوراً تریاق فاروق اور دوائے سرطان جو اسی مرض کے واسطے خاص ہے اور

قرابادین میں مذکور ہوگی استعمال کریں بعض لوگ ایسا بھی کہتے ہیں کہ تریاق اربعہ کا فائدہ اس مرض میں زیادہ ہے اسیطرح تریاق اناتون جسکا ذکر ہم
عنقریب کرینگے وہ بھی زیادہ مفید ہے اور سرطان نہری کھلانا بھی زیادہ مفید ہے بعض کا تجربہ یہ ہے کہ سرطان نہری کو جلا کر بطور کوئلہ کے
سیاہ کرے۔ انگور سپید کی لکڑی کی آگ سے لیکن آنچ بہت تیز نہ ہو اور جب اسقدر سوختہ ہو جائے کہ پینے کے قابل ہو اُسے جداگانہ رکھکر جنطیانا کا کوئلہ
بھی اسی آگ میں بنائیں اور اسقدر وہ بھی اختیار کریں اور دونوں کو پیسکر ہمراہ شراب خالص کے استعمال کریں اور مقدار شربت اسکا بقدر چار ملعقہ کے
یعنی چار اُنگلی سے چاٹنے کے قابل مقدار شربت تجویز کریں اسی شراب میں اور دونوں دوا کو بطور سرمہ کے باریک پیسیں دوسرا نسخہ کہ بعد سرطان
نہری کا جو شکار کرکے جمع کیے ہوں اُسوقت جبکہ آفتاب برج اسد میں ہو اور بعد شکار کے اُن کو تانبے کے دیگچہ وغیرہ میں رکھکر کسی تنور
میں اسقدر معتدل جلایا ہو اور اُن کے خاکستر سے پانچ اجزا لیں اور جنطیانا بھی پانچ جزو اور کندر ایک جز ان سب کو پیسکر کسی
برتن میں حفاظت رکھیں اور ایام اول میں مقدار شربت اس دوا کی ایک ملعقہ یعنی چمچہ پانی اور گھی کے اور بعد ایام اول کے دو چمچہ اور اسیطرح جوں
جوں زمانہ بڑھتا جائے مقدار بھی اسکی زیادہ کرنی چاہیئے تا آنکہ چار ملعقہ تک نوبت پہونچے بعض ادویہ ایسی ہیں جن کی صفت اسطرح کی
ہے کہ وہ بھی اس مرض میں نافع ہیں یہ دوا ہے جسے دواء الذراریح کہتے ہیں اور اسی کے عنقریب ہم ذکر کرینگے اور دوائے سرطان کا استعمال
اوائل ایام میں نہ کرنا چاہیئے ہاں مگر جب اسکا اطمینان ہو جائے کہ اب پانی سے ڈرنے کی کیفیت اسپر طاری نہ ہوگی اور کبھی اس نسخہ میں جنطیانا
کی مقدار نصف مقدار سرطان کی داخل کرتے ہیں اور اگر طبیب مریض کے پاس تیسرے روز پہونچا ہو واجب ہے کہ دوائے زیادین کی دونی
مقدار پلائے بہ نسبت اسکے کہ اگر پہلے روز ملاقات کرتا اور یہی حال اور دواؤں کا بھی ہے یعنی وہ ادویہ جنکا ذکر ہم آیندہ سطور میں کرینگے
اور اگر سات دن گذرنے کے بعد نوبت معالجہ کی آئی ہو پھر اُسوقت مقدار دوا کی اُس سے بھی دو چند سہ چند تجویز کرنی چاہیئے اور متصل جرح
کے پچھنے بھی لگانے چاہئیں اگر انھیں ایام میں طبیب مریض تک پہونچ جائے اور پچھنے بھی گہرے ہونے چاہئیں اور خوب طرح سے اُس مقام کو
چوسنا چاہیئے تاکہ سمیت ساری نکل جائے اور مریض کی خبرگیری کے بعد زیادہ ایام کی نوبت پہونچی ہو اُسوقت زخم کے منہ بڑھانے میں زیادہ
فائدہ متصور نہیں ہو اور نہ زیادہ تفریط اور کمی کرنا ہی اچھا ہے ورنہ بیمار کو ایذا بیفائدہ پہونچیگی ہاں اسقدر اہتمام ضرور کرنا چاہیئے کہ
زخم کھلا ہوا رہے اور بند نہ ہو جائے اسلیئے کہ زخم کے بڑھانے میں زیادہ فائدہ اسوقت نہیں ہے جبکہ تین دن پہلے جو ایام اول میں گذر چکے
ہوں اسلیئے زہر کا انتشار انھیں ایام میں ہوتا ہے لہذا مناسب ہے کہ فقط زخم کے کھلے رہنے پر اسوقت قناعت کریں اور جتنی تدبیریں
معلوم ہو چکیں ہیں اُنکا استعمال کریں یعنے تریاقات مذکورہ کو پلائیں اور شغرغات ملوسہ کا استعمال کریں زہر کے پھیلنے کو بشرطیکہ قوی ہو شاید
چار دن کا زمانہ درکار ہوتا ہے خواہ چار دن سے کم بھی درکار ہوتا ہے اسلیئے کہ اکثر ساتویں روز قتل کرتا ہے اور بعد ساتویں انتشار سم کا
بیشک سچا و مذکورہ بالا سے کم زمانہ میں ہوگا۔ جو اذیہ میں داغ دینے سے بہتر کوئی چیز نہیں ہے تا آنکہ اگر زمانہ اس سے بھی زیادہ گذر چکا ہو
اور پانی سے ڈرنے کا خوف متحمل ہو بعد امتداد زمانہ کے بھی داغ دینے پر مبادرت کرنی چاہیئے اور باوجود امتداد زمانہ کے اگر بڑا اور گہرا
داغ لگا دینگے شاید انجاح مرام کی امید قوی ہوگی اسلیئے کہ جسطرح سے داغ لگانا جذب سمیت کرتا ہے اور کوئی تدبیر جذب سمیت کی ایسی
نہیں ہے پھر اگر اس تدبیر بالغ سے کوئی مانع اور عائق پیدا ہو اُن دواؤں کا استعمال کرنا لازم ہے کہ قائم مقام داغ لگانے کے ہیں جیسے
مرہم نمک خواہ ادویہ محمرہ مثلاً ضماد خردل وغیرہ اور ایسے زمانہ میں علیل کو حمام میں داخل کرنا جائز نہیں اسقدر کہ بدن اُسکا تر ہو جائے
اور طبیعت میں اسکے خواہش پیدا ہو اسلیئے کہ اگر حمام ایسے مریض کو کرائیں گویا اُسکے قتل کی تدبیر کرینگے بعض لوگ کہتے ہیں کہ آزان

ہی علیل کا بیٹھنا نفع بین کرتا ہے اور مجھے گمان غالب یہی ہے کہ شاید اوائل ایام مین اسکا فائدہ کچھ ہو گا برودت سے بچانا مریض کا بضرور ہے اور
کبھی اُسوقت خواہ بعد ازان احتیاج فصد کی دوبارہ بھی ہوتی ہے پھر اُسوقت دوبارہ فصد ضرور کھولنی چاہیئے اور خون کے رنگ پر کچھ نظر کرنی ضرور نہین ہے
جیسے اوپر مذکور ہو چکا پھر اگر قرائن سے دریافت ہو جائے کہ رو بصحت ہے اُسوقت زیادہ اہتمام کر کے ریاضت معتدل اور حمام معتدل کی تکلیف دینی چاہیئے
اور بہت سا پانی نیمگرم اُسکے بدن پر ڈالنا چاہیئے اور روغن معتدل سے مالش اُسکے بدن کی کرنی لازم ہے جب اُسکا حال اس درجہ کو پہونچے
کہ پانی سے ڈرنے کا خوف ہو پس محض آثار سے اس حالت کے ڈرنا کچھ ضرور نہین جبتک فزع اس حالت کا بالفعل نہو جائے اور کیفیت طاری
نہو جائے کہ اسکو اپنا چہرہ آئینہ مین پہچان نہ پڑے اطبا کہتے ہین کہ یہ شخص کبھی ایسا ہوتا ہے کہ اپنا چہرہ مطلق نہین پہچانتا ہے اور کبھی
آئینہ دیکھکر اُسے کتے کی صورت آئینہ مین متخیل ہوتی ہے بہر حال اُسکو لوہا بجھا ہوا پانی پلانا چاہیئے اور اس پانی کے پلانے مین جو
تدبیرات اور حیلے ہم آیندہ ذکر کرتے ہین اُنکا لحاظ رکھنا چاہیئے اور یہی علاج عمدہ ہے اور جس حیلہ سے پانی پلانا ممکن ہو اُسمین فروگذاشت
نہ کرنا چاہیئے اگرچہ ہاتھ پاؤن باندھنے اور اجبار اور اکراہ کی نوبت پہونچے اور معدہ پر تضمید سبردات کی کرنی ضرور ہے تجربہ مین آچکا ہے کہ شراب
مین نصف پانی ملا کر بہت نفع پیدا کرتی ہے اور کبھی ایسے وقت یہ دوا مفید ہوتی ہے انفحہ ارنب اور طین بحیرہ جو اسکندریہ سے لائے ہون اور حب
عرعر جنطیانا ہر ایک چار درمی حب الغار مرمکی ہر ایک آٹھ درمی شہد مین معجون کرین مقدار بقدر ایک باقلاے مصری کے چاہیئے۔ ایضاً
سر بھر مٹی بحیرہ کی اور حب عرعر ہر ایک دس جزو اور انفحہ طبی انفحہ ارنب چھ جزو زراوند مدحرج حب الغار مرکی تماما تخم سداب بری ہر واحد تین
درمی شراب شیرین مین اسے گوندھ کر بدر کرین اُسکے بعد شہد اور مقدار شربت بقدر ایک باقلا کے ایضاً گل مختوم آٹھ مثقال حب و ہرت
یعنی حب الغار آٹھ مثقال انفحہ ارنب سولہ انفحہ طبی بتیس اصل جنطیانا چار مرمکی چار ان سب کو جمع کر کے شہد ملا کر رکھو اور مقدار شربت بقدر چنے
کے ہمراہ آب گرم استعمال کرو اور بعض آدمیون نے کہا ہے کہ دیوانے کتے کا دانت جو شخص لٹکائے رہے اُسکے سامنے سے دیوانہ
کتا ہٹ جاتا ہے اور اُسکی طرف رخ نہین کرتا ہے اور اسیطرح سب قسم کے کتے اسکی طرف سے بھاگ جاتے ہین اور اُسکے پاس نہین
پھٹکتے ہین لیکن اُس شخص کے قول پر اعتماد نہین ہے اور نہ یہ شخص موثوق بہ ہے **ادویہ مشروبہ بسیطہ** یعنی مفردہ پس جیسے حضض اور حلتیت
اور افسنتین اور جعدہ اور گل مختوم ہمراہ شراب کے اور گلو بخی بھی عجیب النفع ہے حتی کہ اسکا نام لغت یونانی مین ایسے مادہ سے مشتق ہے جسمین کتے
کے کاٹنے کے معنی پیدا ہوتے ہین اور مرمکی بھی جید ہے پلانے مین اور لیپ کرنے مین کہتے ہین کہ جنطیانا سے بہتر اسکی کوئی دوا نہین ہے اور کماذریوس
کا بھی فائدہ اسقدر بیان کرتے ہین اور بعض لوگ حکایت کرتے ہین کہ چشم ہائے سرطان اگر اسیکے پلائے جائین اُنکا فائدہ یہی ہے اور انفع
اشیا بہ نسبت اس مرض کے ہین اور بعض اطبا نے کہا ہے کہ چھوٹا چوہا جو کھیتون مین ہوتا ہے اسکا انفحہ اگر پانی مین ملا کر پلائین فوراً شفا حاصل
ہوگی اور بعض لوگون کا گمان ہے کہ دیوانے کتے کا خون بھی علاج کامل ہے اور مجھے اسکے استعمال پر جرأت نہین ہوتی ہے اسیطرح جگر دیوانے
کتے کا اور اُسکا دل بھون کر کھلانا بھی سودمند ہے کہتے ہین خصوصاً جس شخص کو اُسی کتے نے کاٹا ہو اُسکا جگر بریان کر کے کھلانا بہت مفید ہے
کہتے ہین جب پانی سے ڈرنے کی نوبت ہو پہنچ گئی ہو اُسکے بعد جگر مذکور اسیطریقہ سے کھلانا یا دل کو بصفت مذکور کھلانا خواہ صحنہ ارجاء کو بھون کر کھلانا چاہیئے کہتے ہین اگر اُس مریض کو
مادہ ہو اُسکا ہمراہ جند بیدستر کے ایسے وقت کھلائین اور اسیکا شیاف بطور حمول کے استعمال کرین بہت مفید ہوگا اور پانی سے خوف جاتا رہیگا اور دیسقوریدوس کہتا ہے کہ جالینوس کا دعویٰ ہے کہ
تریاق کبیر بھی قریب اُنھین کے ہے جو اوپر مذکور ہو چکے ہین سرطان نہری سوختہ اور جنطیانا السویہ مجرب ہے پانچ درہم کندر خرنوب بحر اہمانین در ہم گل مختوم دو درہم ہمراہ آب نیمگرم
اور تین درہم شب کو اسیطرح چند روز اندر چالیس دن کے استعمال کرین **نسخہ دواء الذراریح کا** ۔ جو خاص ان لوگون کو نافع ہے ذراریح

یعنی پرندہ زہردار اور جھکے پردن پر خال سرخ اور سیاہ ہون اُن مین سے جو خوب فربہ اور بڑے ہین پکڑین اور قوائم اربعہ یعنی ہاتھ پاؤن اور سر اور پر بازو
توڑ ڈالین اور صاف کرین ان مین سے ایک حصہ اور عدس مقشر بھی اُسکے برابر ایک حصہ زعفران سنبل الطیب تر نفل فلفل دارچینی ہر واحد سدس جز
سب کو نرم نرم پیسین خصوصًا ذراریح کو پانی مین گوندھکر قرص طیار کرین بمقدار دو دانگ کے ایک قرص ہو اور ہر روز ایک قرص ہمراہ آب نیمگرم
کے استعمال کرین اور اگر مثانہ مین کسیقدر پیچ اور مروڑ سی پیدا ہو جو مثانہ عدس مقشر اور روغن بادام اور سکہ اور گھی کا استعمال کرین اور حمام مین
ہر روز داخل کرین بعد اس طبیخ کے پلائے کے اور آبزن مین اتنی دیر تک بٹھائین کہ اسمین پیشاب کریے اور غذا لئے مرطب کا از قسم شوربہ بچہ ہائے
مرغ فربہ استعمال کرین اور نبیذ کو پلائین اور سردی سے بچائین **نسخہ مختصر دوا الذراریح کا** ذراریح اُسی طریق سے جو ابھی مذکور
ہوا ہے لیکر دہی مین ایک شبانہ روز بھگوئین اُسکے بعد وہ مقدار جزرات کی گر اگر تازہ دہی چھوڑ دین اور پھر ایک شبانہ روز بھیگا رہنے دین اسیطرح تین
مرتبہ دہی بدلین اسکے بعد سایہ مین خشک کرین اور بعد خشک کرنیکے ہموزن عدس مقشر ملاکر پیسین اور پانی کے ذریعے سے قرص طیار کرین مقدار
شربت دو دانگ ہی ہمراہ شراب خواہ نیمگرم پانی کے ساتھ اور بعد اس دوا کے استعمال کے ایسی تدبیر کرین کہ پسینا خوب بر آمد ہو چلنے سے
خواہ اوڑھنے سے پھر اگر اس دوا کے استعمال سے کسی طرح کا کرب پیدا ہو بقدر ایک سکرجہ کے زیت خواہ روغن رزو پلانا چاہیئے اور آبزن کا
استعمال بدستور سابق کرے اور اُسمین پیشاب کرے اگر خون کا پیشاب ہو جائے پانی سے ڈرنیکا خوف جاتا رہیگا **ضمادات وغیرہ جو واسطے
جذب سمیت اور تو سیع زخم کے بکار آمد ہین** حلتیت کا ضماد جید ہے اور بعض لوگ کہتے ہین دیوانے کتے کا جگر بھی بطور ضماد
کے نافع ہے اور ایک جماعت اطبا نے اسکے نفع کی گواہی دی ہے اور لسن کا ضماد کرنا اور شربًا استعمال بھی مفید ہے اور گوشت مچھلی نمکین کا بہت
عمدہ ہے اور بخوبی نفع کرتا ہے۔ منجملہ ان ادویہ کے جو سمیت کو بقوت جذب کرے یہ دوا ہے کہ مقام پر نشان گزیدگی کے پیشاب اس لڑکے کا جسکا
عقیقہ کیا ہو خصوصًا ہمراہ نطرون کے اور خاکستر چوب انگور تنہا خواہ ہمراہ سرکہ کے اور نعناع ہمراہ نمک کے اور جاوشیر بھی عجیب النفع ہے برگ قثار
بستانی بھی شدید النفع ہے اور بیخ رازیانہ بھی مفید ہے۔ کبھی اس دوا سے بھی نفع عجیب ہوتا ہے کہ مقام گزیدہ پر ریشم ماہی کا چند مرتبہ ضماد کرین۔ **ایضًا**
جیومٹی گوشت کا ضماد کرین۔ **ایضًا** نمک اور زنگار ہر واحد چار جز چربی بچہ گاؤ کی بارہ جز بطور مرہم کے استعمال کرین۔ **ایضًا** اللباب تین جز و بورق
دو جز و سمندر پھین ایک جز و بط کی چربی دس جز و اور دو ثلث روغن حنا بقدر حاجت **کے پانی پلانے کا طریقہ مختار**
ایک شخص نے اوائل اطبا مین سے ذکر کیا ہے جسکا نام **فلغرلوس** ہے کہ جب علیل کلب الکلب کا پانی سے ڈرنے لگے اسوقت اُسے پانی
پلانا سوسمار کی کھال مین مناسب ہو اور دوسرے طبیب نے کہا ہے کہ جس برتن مین پانی پلائین اُس پر کھال ضبع کی منڈھی ہوئی ہو خصوصًا اگر
وہ برتن لکڑی کا ہو یا دیوانے کتے کی جلد کا بنا ہوا ہو اور بعض اطبا نے کہا ہے نیچے اس برتن کے خواہ اوپر ایک خرقہ پاکیزہ کے رکھا ہو اور
اطبا نے کہا ہے کہ یہ تدبیرات کچھ بھی بکار آمد نہین ہین۔ بعض لوگون نے پانی پلانے مین ایسے مریض کے ایک اور حیلہ تجویز کیا کہ ایک بلبلہ طولانی
خواہ سونڈھ کی شکل چمڑے کی لانبی بناکر اسکے حلق مین رکھے اور اسمین پانی دور سے گرا رہے کہ پوشیدہ اُسکی نظر سے وہ پانی حلق تک پہونچے اسیطرح
بعض لوگون نے سونے کے انبوبے اور نل بنائے اور اُسمین پانی بھرکے پلایا منجملہ حیلون کے ایک حیلہ یہ بھی ہے کہ جوف دار اشیا اندر سے خالی
جیسے شہد کی مکھی کے چھتے کے خانے خواہ موم کی گھریان بناکر اسمین پانی بھرین اور علیل کو پلا دین یہ بھی نافع ہوتا ہے **چیتا اور بارڑھا اور شیر کے
کاٹنے کا بیان اور اُنکے پنجون کے زخمون کا علاج** یہ جانور درندہ خواہ ان کے مثل جثہ مین اور جانور مثل صحیح کتے اور
آدمیون کے نہین ہین بلکہ ان کے دانت اور چنگل بالطبع خالی سمیت سے نہین ہین اگرچہ بجائے خود صحیح اور سلیم ہون اسیواسطے اول علاج

اُس شخص کا بھی ہے جسکو اُن کے دانت خواہ چنگل کا صدمہ پہونچا ہو کہ جذب سمیت بطرف خارج کے کیا جائے اُسکے بعد زخم کے التیام اور پر ہونے کی تدبیر کرنی چاہیئے اور تھوڑی سی تدبیر اُن کی سمیت جذب کرنے مین کافی ہوتی ہے **تمساح کے کاٹنے کا بیان** جس کو تمساح نے کاٹا ہو چاہیئے پہلے وہی تدبیر کرے جو اوپر مذکور ہو چکی ہے کتے کے کاٹنے مین یعنی جو کتا دیوانہ نہ ہو اُسکا علاج اور تمساح کے کاٹنے کا علاج یکسان ہے لیکن تمساح کے زہر کو بطرف خارج کے جذب کرنا ضرور ہے اسلیئے کہ اگرچہ اسکا کاٹنا منجر بہ سلامت ہوتا ہے تاہم مقام گزیدہ سمیت سے خالی نہین ہوتا ہے اور جذب اُسکا نطرون اور عدس وغیرہ سے کرنا چاہیئے جب تنقیہ سے فراغ ہو جائے روغن زرد اور چربی بارہ سنگھا اور مرغابی کی ذخم مین بھرنی چاہیئے شہد ملاکر اور اُسکے زخم کے پر ہونے کی تدبیر کرو اور خود تمساح کا گوشت التیام زخم کے واسطے بہت نافع چیز ہے بعض اہل تجربہ کا قول ہے کہ جس شخص کا تمساح نے کسیقدر عضو مثلاً ہاتھ وغیرہ چبا لیا ہو اور بدن مین کمی پیدا ہو گئی ہو اُسپر تمساح کی چربی لگانے سے شفا حاصل ہوتی ہے اور عضو ناقص پورا ہو جاتا ہے **بندر کے کاٹنیکا علاج** جس شخص کو بندر نے کاٹا ہو وہ بھی پہلے اسی تدبیر کرے کہ سمیت زخم کا جذب بطرف خارج کے ہو جائے بشرطیکہ آثار سمیت کے ظاہر ہون اور جذب اُسکا تضمید سے ادویہ ذیل کے کرنا چاہیئے جیسے خاکستر اور سرکہ اور پیاز اور بادام تلخ اور انجیر خصوصاً انجیر خام بامر داسنگ ہمراہ نمک اور تخم رازیانہ اور شہد اور ورم مین سکون مرداسنگ کے لگانے سے پیدا ہوتا ہے اور تفتیح ورم کی شہد اور کلونجی اور مر اور شہد سے کرنی چاہیئے۔ **بلی کے کاٹنے کا علاج** کبھی بلی کے کاٹنے سے درد شدید اور سبز ہو جانا بدن کا عارض ہوتا ہے علاج ان لوگون کا وہی علاج عام پہلے طریقہ سے کرکے پھر ضماد پیاز اور ضماد فودنج بری کا کرنا مفید ہے اور اسکا استعمال کھانے مین بھی مفید ہے اور کلونجی اور تل کا ضماد بھی مفید ہے **نیولے کے کاٹنے کا علاج** کہتے ہین کہ نیولے کے کاٹنے سے درد بہت جلد پھیل جاتا ہے اور رنگ مین کدورت عارض ہوتی ہے علاج اُسکا قریب بعلاج مذکور ہے کہ پیاز اور لہسن کا ضماد کرین اور کھانے مین بھی اُنھین کا استعمال اور شراب خالص کا استعمال ان دونون کو کھا کر کرنا چاہیئے اور انجیر خام ہمراہ آرد کرسنہ کے کتاب تریاق مین بعض لوگ لکھتے ہین کہ خود بندر کا پوست ادھیڑ کے اُسکے کاٹے ہوئے زخم پر خواہ دیوانے کتے کے کاٹے ہوئے پر اگر لگائین فوراً صحت حاصل ہوتی ہے **موغالی کے کاٹنے کا علاج اور اُس کو قلا رکھی کہتے ہین** بعض اطبا کہتے ہین کہ یہ جانور نیولے سے چھوٹا ہوتا ہے اور رنگ اُسکا مائل بہ تیرگی بالطافت اور باریکی خواہ نزاکت ہوتا ہے اور منھ اسکا بہت ہی لانبا اور چوڑا ہوتا ہے اسی حکیم کا قول ہے کہ یہ جانور کسی حیوان کو دیکھتا ہے جست کرکے اُسکے خصیہ مین لٹک جاتا ہے اور بعض لوگ کہتے ہین کہ اسکی شکل چوہے کی سی ہوتی ہے اور رنگ بھی اسکا ویسا ہی ہوتا ہے اور بلندی اُسکے پشت کی یعنی ریڑھ اسکی بطور باڑھ کے تیز ہوتی ہے اور آنکھین دونون چھوٹی ہوتی ہین اور دانت اسکے تین طبقہ رکھتے ہین ایک پر ایک جما ہوا اور تھوڑا سا خم اور کجی بھی اسمین ہوتی ہے اوپر کی طرف رکھتے ہین اسکے کاٹنے سے اوجاع شدید اور تخس پیدا ہوتا ہے تمام بدن مین اور چند مقامات پر سرخی پیدا ہوتی ہے جہان جہان اُسکے دانت لگتے ہین خواہ جیسے دانت زیادہ اور کم سمیت رکھتے ہون اور کاٹنے کے زخم کے گرد چھوٹے دانے پڑ جاتے ہین ان مین رطوبت دموی بھر جاتی ہے اور قواعد یعنے تہ مین اُن دانون کے کدورت اور تیرگی ہوتی ہے اور گرد قاعدہ کے بھی رنگ تیرہ ہوتا ہے اور جب نیچے کی طرف سے چاک کیئے جائین سپید رنگ گوشت بھیجے کی طرح کا تہ بر تہ نکلتا ہے اور کبھی اُسمین کسیقدر حمرت بھی ظاہر ہوتا ہے اور کبھی سڑکر گر جاتا ہے۔ کہتے ہین کہ پہلے اس زخم سے قیح صدیدی برآمد ہوتا ہے بعد ازان متعفن ہو کر سڑ جاتا ہے اور گوشت گر پڑتا ہے اور کبھی یہان تک نوبت پہونچتی ہے کہ احشا مین مغص اور مروڑا اور عسر البول اور عرق بارد اور فاسد پیدا ہوتا ہی

علاج واجب ہے کہ موضع گزند پر تنہا قسط خواہ سرکہ ملاکر رکھیں اور آب شور کو گرم کرکے نطول کریں اور جو عام معالجات کہ اوپر مذکور ہوئے چکے ویسے عمل میں لائیں یا اسپر آرد جو اور سکنجبین بطور ضماد کے رکھیں خواہ چوپایہ کی آنکھ چیر کر زخم مذکور پر باندھیں اور گرد زخم کے عاقرقرحا پیکر چھڑکیں خواہ توم یا خبازی کوٹی ہوئی خواہ رائی پسی ہوئی چھڑکیں اور یہ سب تدبیریں جب کرنی چاہئیں جب ورم نہ ہوا اور اگر ورم ہو میٹھے انار کے چھلکے پکا کر ضماد کریں پلانے کی دوا مثلاً شیح ارمنی شراب میں جوش دے کر اور جرجیر اور تمام اور جوز السرو ہمراہ شراب کے اور عاقرقرحا اور تخم جرجیر اور قرطم ان دواؤں سے اقوی یہ ہو کہ بخور مریم ہمراہ سکنجبین کے خواہ جاوشیر اور بیخ خطمیانا اور انفحہ جدی اور انفحہ خرگوش یعنی پنیر مایہ بچہ کا یہ دونوں بہت عمدہ ہیں اور دوم ہمراہ سکنجبین کے بھی بہت نافع ہے بعض علمائے فن نے کہا ہے کہ عصارہ ورق غار کا جو تر و تازہ ہو ہمراہ شراب کے بدرجہ غایت مفید ہے اور طبیخ جرجیر یا طبیخ قیصوم یا طبیخ لبلاب ہمراہ شراب کے میعہ بھی بہت عمدہ ہے اُن کے واسطے اگر پلانے میں اُسکا استعمال کیا جائے اور ہمراہ شراب کے پلائی جائے اور اسی طرح اگر اشیائے مذکورہ کو بجنسہ بدون توڑے اور کوٹے پیسے کھالیں وہ بھی مفید ہیں - اور جس وقت گوشت فاسد ہو جائے تو اُسکا علاج وہی کرنا چاہیے جو قروح کے باب میں گذر چکا ہے

مقالہ پانچواں حشرات کے کاٹنے اور ڈنک مارنے کا بیان اور رتیلیوں کے اقسام۔

لسع حشرات کا بیان اس مقالہ میں ہم بچھو اور رتیلا اور زنبور یعنی شہد کی مکھی اور بھونرے وغیرہ کے کاٹنے کا بیان کریں گے اور جو جو علاج متعلق ہر ایک کے ہوں اُسے جداگانہ لکھیں گے اور پہلے جنگلی حشرات کا ذکر کرینگے

اصناف عقرب کے ایک قوم نے بیان کیا ہے کہ مادہ بچھو بہ نسبت نر کے بڑا ہوتا ہے اور دو کے برابر ہوتا ہے اسلیئے کہ نر بچھو پتلا اور نحیف ہوتا ہے اور مادہ موٹا اور بڑا اور ڈنک مادہ کا باریک اور نر کا گندہ اور بھاری ہوتا ہے۔ کبھی حسب اتفاق ایک ہی بچھو کے دو ڈنک ہوتے ہیں جیسا بعض اہل تجربہ نے گمان کیا ہے اور دو سوراخ پیدا ہوتے ہیں اس شخص کے بدن میں جسے ڈستا ہے اور مقام لسع ٹھنڈا اور تمام بدن میں گرمی پیدا ہوتی ہے اور کبھی سرد پسینہ بھی نکلتا ہے وہ بچھو جو بال و پر دار ہو جثہ میں بڑا ہوتا ہے اور اکثر اُسے ہوا اُڑنے میں گرنے سے منع کرتی ہے بس ایک شہر سے دوسرے شہر کی طرف سفر کرتا ہے کبھی بچھو کی دم پر گرہیں اور حلقے پیدا ہوتے ہیں چنانچہ بعض اقسام کی دم پر چھ عدد گنڈے ہوتے ہیں کہ ان میں ایک ڈنک زمانہ طلوع شعری عبور میں جو عین بھادوں میں ہے زیادہ ہوتی ہے ایسے بچھو کا ڈسا ہوا زندہ نہیں رہتا ہے۔ مترجم کہتا ہے ایک جانور چھوٹا مشابہ بچھو کے جسے جھ بندا کہتے ہیں اُسکی یہ صفت البتہ ہندوستان میں اسقدر مشہور ہے جیسا شیخ لکھ رہا ہے متن بعض بچھو کی دم پر چھ عدد سے کم مثلاً پانچ گرہیں ہوتی ہیں ایک قوم نے کہا ہے کہ بچھو کے رنگ نو قسم ہیں۔ سفید زرد و سرخ خاکستری اور بنفشہ یعنی سرخی سیاہی مائل ہوا اور سبز سہری جسکا دہانہ اور کنارہ دم کا سیاہ ہو ایک سیگون ہوتی ہے اُسکے ڈسنے سے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ بدن میں کانٹے سے چبھتے ہیں اور ورم ذرہی پیدا ہوتا ہے ایک قسم دخانی رنگ کی ہوتی ہے اور اُسکے ڈسنے سے قہقہہ اور اختلاط عقل پیدا ہوتا ہے

بچھو کے کاٹنے سے کیا کیا عوارض پیدا ہوتے ہیں۔ جس مقام پر ڈنک مارتا ہے فوراً ورم سخت اور سرخ پیدا ہو کر اس میں درد اور سوزش پیدا ہوتا ہے اور کبھی التہاب و سوزش اور کبھی سردی بدن میں پیدا ہوتی ہے۔ اور ایسا خیال کرتا ہے جیسے اسکا بدن کوفتہ بوجہ سنگسار ہونے کے ہوا ہے اور برف گراپڑتا ہے اور دفعۃً درد پیدا ہوتا ہے اور بدن میں کانٹے سے چبھنے لگتے ہیں اور اُسکے بعد پسینا نکلتا ہے اور ہونٹھوں میں اختلاج اور پھڑکن اور سردی پیدا ہوتی ہے اور قے میں خواہ لعاب کے طور سے ایک رطوبت لزج آتی نکلتی ہے اور نکلنے کیساتھ ہی منجمد ہو جاتی ہے اور قشعریرہ اور ملتبہ ہو جانا بالوں کا پیدا ہوتا ہے اور انعاظ یعنی جوش بندی میں بھر بھری پڑ جاتی ہے دونوں پرہ بینی اوپنچے ہو جاتے ہیں قضیب لانبا ہو جاتا ہے پیٹ پھول جاتا ہے کبھی بچھو کا مارا بیساختہ گوز پر گوز لگاتا ہے خصوصاً اگر

ڈنک نیچے کے اعضا میں لگا ہو بغلوں میں ورم پیدا ہوتا ہے اور ڈکار بکثرت آتی ہے خصوصاً اگر ڈنک اوپر کے اعضا میں لگا ہو رنگ بدن کا متغیر
ہو جاتا ہے اور جو بچھو نہایت ردی اور دبلی قسم کا ہو اس سے زیادہ اعراض ردیہ پیدا ہوں گے اور یہ احوال مذکورہ بافراط عارض ہوں گے
اور ڈنک کا زخم مثل داغ سوختہ کے سوزش اور جلن میں ہوگا اور تمام بدن میں لرزہ اور سردی پڑ جائے گی اور ہونٹ کے اوپر رطوبت لزج
پیدا ہو کر اسپر بستہ ہو جائے گی اور آنکھ سے رطوبت نکلیگی اور اُسکے بعد کچھ جم جائے گی دونوں کرنے میں اور سختہ کا تغیر پھیلتا ہوا نظر آئے گا اور
مقام براز باہر آئے گا اور ذکر میں ورم پیدا ہوتا ہے اور زبان موٹی ہو جاتی ہے اور دانت پر دانت بجنے لگتے ہیں اور اعضائے عضلیہ میں تشنج پیدا
ہوتا ہے اور کبھی دانت پر دانت میٹھ جاتے ہیں پھر اُنکا جدا ہونا دشوار ہوتا ہے جالینوس کہتا ہے اگر بچھو کا ڈنک شریان پر لگتا ہو غشی
پیدا ہوتی ہے اور اگر پیٹھ پر لگے تشنج پیدا ہوتا ہے اور اگر اوردہ پر لگے عفونت اخلاط پیدا ہوگی **علاج** پہلے قوانین عامہ سے علاج کرنا لازم
اور تکمید نمک و سباجرہ وغیرہ سے کریں اور سب سے پہلے چوسنے کی تدبیر کریں اور شرط اُسکے سب ملحوظ رہیں جو اکثر بیان ہو چکے ہیں اور جتنے طریقے جذب
کے مذکور ہو چکے وہ سب کام میں لائیں اور ادویہ حادہ لطیفہ جن سے بسرعت التہاب پیدا ہو جیسے حلتیت اور لہسن اور عاقرقرحا کا استعمال کریں۔ اور
مہندی تو نہایت عمدہ دوا ہے اسیطرح ریٹھے کا پھل اور جب گھانس خواہ بیج کا تپا مثل مرزنجوش کے ہو۔ اور زمین پر بشکل مدور پھیلے اور قطر اُسکا
ایک بالشت کا ہو اور اُسکے مزے میں لزوجت ہو اور بعینہٖ مزا اُسکا بق یعنی بیرکا وہ بیر جو تازہ ہوتا ہے اور اسکو پانی میں پیکر پلاتے ہیں بس درد
میں سکون پیدا ہوتا ہے اطبا نے بہت سے حشایش اور بہت سے درخت نام بنام ذکر کئے ہیں کہ ہم اُنھیں اچھی طرح نہیں پہچانتے ہیں اور پھر
ایک درخت کا ذکر کیا ہے کہ اُس کی شاخ زمین سے ایک بالشت اونچی ہوتی ہے اور ڈالیاں برابر برابر اسکے پیدا ہوتی ہیں اور بقدر ایک ذراع
کے بلند ہوتی ہیں اور اُن پر مثل برف کے ایک شے منجمد ہوتی ہے مزہ اُسکا ویسا ہی ہوتا ہے جیسا مزہ برف کا ہے اسکے پلانے سے درد میں
سکون فوراً پیدا ہوتا ہے اور بعت بری جو مشابہ سورنجان کے ہوتی ہے بہت مفید ہے اور بصل اقیل بھی عجیب النفع ہے اگر اکلاً استعمال کریں
اور تریاق فاروق اور مثرودیطوس اور تریاق عزرہ نامی حکیم کی اور ترار بعہ اور نجرنیا اور دوائے حلتیت اور خود حلتیت بھی اچھی دوا ہے
اور ماشرا اور حرمل آجکل تجربہ میں آئے ہیں اور قرطم بری ایسی ہے کہ بشہادت جالینوس اسکا فائدہ اتنا دریافت ہوا ہے کہ اگر عقرب زدہ کے
بدن میں باندھ دیجائے درد میں سکون فوراً پیدا ہوتا ہے اور یہ قرطم از قسم خراشف خاردار کے ہیں اور مترجم کے نزدیک چٹ چپا جسے بعض
بلاد میں انجھا جھاڑا کہتے ہیں شاید اسے مراد ہو متن بعض لوگ کہتے ہیں کہ بمقدار ایک تل کے میش کا استعمال کریں سکون درد میں پیدا ہوگا اور اس کی
سمیت بھی دفع کرتی ہے اور اتنی مقدار قاتل بھی نہیں ہے اسلیئے کہ مہلک کی مقدار نصف درہم تک ہے اور منجملہ ادویہ جیدہ کے لہسن ہے شراب کیساتھ
اسطرح کہ پہلے لہسن کا استعمال کریں اُسکے تھوڑی دیر بعد شراب پلائیں خصوصاً اگر ثوم کے ہمراہ اُسیقدر رجوری ہو اور ہر روز قریب ایک اوقیہ کے
استعمال کرنا چاہیئے اور بعد استعمال ثوم اور شراب کے کسی ایسے مقام پر جہاں مٹی پردہ وغیرہ کے ذریعے سے ہوا بند ہو کچھ اوڑھا کر اُسے بٹھانا
چاہیئے اور اگر کوئی حیلہ ایسا بن پڑے کہ آب گرم کے بخارات کے اوپر اُسے اُٹھائیں یعنی بخہ گرمی بخارات آب گرم کی اُسے پہونچے یہ بھی نافع ہوگا
اور غرض ان تدبیروں سے یہ ہو کہ پسینا نکل آئے اور پسینا نکالنے سے یہ غرض ہو کہ مواد کی تحریک بطرف خارج کے ہو اگر حمام میں داخل کرکے
پسینا نکالا جائے وہ بہت نافع ہے اور بعد خروج کے حمام سے شراب خالص پلانی چاہیئے تریاق جید خاص ایسے لوگوں کے واسطے یہ ہے زراوند
طویل حلبیا ناحب الغار پوست بیخ کبر بیخ حنظل افیتمون نبطی عروق صعفر فاشرا سب کو شہد ملاکر معجون کریں دوسرا تریاق بھی جید ہے تخم سداب
برگ کون جاشی تخم حندقوقی ہر واحد سے بقدر ایک اُستار فن سرکہ بقدر ضرورت صمغ عربی اتنا جس میں سرکہ با لزوجت ہو جائے سب ادویہ کو جمع کریں

اور مقدار شربت کی ایک درخمی ہے اُس سے زیادہ خطرناک ہے بلکہ اگر زیادہ مقدار کی ضرورت ہو بعد نصف گھنٹے کے نصف درخمی پھر دینا چاہیئے تریاق دیگر یہ بھی جید ہے توم اور جوز ایک ایک جزو برگ سداب یابس اور حلتیت اور مرمکی ہر واحد نصف جزو بھیگے ہوئے انجیر میں معجون کریں اُسے دھوکر مقدار شربت تین درہم ہمراہ شراب کے تریاق جید جند بیدستر فلفل ابیض مر افیون ہموزن لیکر قرص طیار کریں مقدار شراب تین البولوسات ہمراہ چار اوقیہ شراب کے ایضاً رتیلا کے کاٹنے میں بھی یہ دوا مفید ہوتی ہے ایضاً جاؤشیر مرمکی قنہ جند بیدستر فلفل سپید کو سعیر اور شہد ہموزن میں معجون کریں دوائے عسکری اور اُسکے بنانے کی ترکیب بیخ حنظل بیخ کبر افسنتین زراوند بن طرخشقوق یہ سب اجزا برابر لیکر طیار کریں مقدار شربت بڑے لڑکے کیواسطے دو دانگ اور جوان کو ایک درہم ہے اور یہ دوا عجیب النفع اور بے نظیر ہے جملہ **مشروبات** مجملہ ادویہ مشروبہ کے حلتیت ہو ایضاً فاشرا اور قردمانا بوزن ایک درہم ہمراہ شراب کے اور سعد یعنی ناگرموتھ اور حب الآس اور بادروج اور تخم بادروج اور تخم حماض بری اور طرخشقوق اور کاسنی سکنجبین یہ سب ادویہ پلانے میں اور طلا کرنے میں مفید ہیں اور فوتنج بری اور سرطان نہری اگر ہمراہ شیر مادہ خر کے پلائیں وہ بھی مفید ہے اہل عرب گزدم گزیدہ کو دو درہم بیخ حنظل پیسکر پلاتے ہیں اُس سے بھی نفع بین ہوتا ہے ایک قوم نے تجربہ کیا ہے کہ نمک شور بقدر ایک کف دست کے بھی زیادہ نافع ہے اور ایک قوم نے گمان کیا ہے کہ انسان سیر جب روغن گاؤ میں کوٹکر اور چھان کر طلا ئیں اور اُس سے بقدر قیراط دو مثقال خواہ نوناشہ کے استعمال کریں بہت نافع ہوگی لیکن جو مولی خواہ بادروج کھا چکا ہو اُسے عقرب سے ضرر نہ پہنچے گا جرادہ جسکے بال و پر نہیں ہوتے اور عظیم الجثہ ہوتی ہے اور اُسکا نام خرکوک ہے جب سوکھا کر ہمراہ شراب کے پلائیں وہ بھی نافع ہے ایک معتبر شخص کا قول ہے کہ عقرب گزیدہ کو اُسنے افیون اور بزرالبنج ہموزن شہد ملاکر کھلائے اور نافع ہوئے بعض لوگ گمان کرتے ہیں کہ مداد ہندی بھی شرباً نافع ہے جیسے بطور طلا کے مفید ہے غاریقون کی منفعت عجیب ہے ثمرہ خنثی اور اُس کی کونپل اور حب الغار فودنجا اور تخم خندقوقی اور برگ ترب اور کامخ حریفے اناریختہ بھی شرباً نافع ہے ایضاً زراوند کلونجی بیخ جاؤشیر بزرجرمل یہ اجزا ہموزن لیکر مقدار شربت دو درخمی ہمراہ شراب کے استعمال کریں ایضاً عاقرقرحا زراوند ایک ایک جزو فلفل نصف جزو مھروث یعنی ربع جزو اور مقدار شربت بوزن ایک باقلا کے ایضاً زراوند طویل عاقرقرحا ہموزن شہد میں معجون کرکے مقدار شربت دو درہم ہمراہ شراب کے ایضاً مرمکی جاؤشیر افیون ہموزن نمام شراب چار جزو ان سب کے اقراص طیار کریں ایضاً قسط بیخ زراوند طویل عاقرقرحا ہر واحد یک جزو بقدر دو حب ان اجزائے استعمال کریں بعض اطبا نے کہا ہے کہ دردی شراب تین جزو کبریت آہکا جزو تخم سداب تین جزو جند بیدستر تخم جرجیر ہر واحد سے دو درہم دریائی بچھو سے کے خون میں یکجا کریں اور ملائیں اور ایک درہم پانچ اوقیہ شراب کے ہمراہ استعمال کریں

اطلیہ اور ضمدہ کا بیان

خود بچھو کو پیسکر ضماد کرنا ایک عمدہ ضماد ہے واسطے جذب سمیت عقرب کے بوجہ مشاکلت کے ایضاً بچھو کی دم کا ضماد بھی عجیب الاثر ہے ایضاً ایک گھاس جسکا نام ذنب العقرب ہے اور مشابہ بچھو کی دم سے ہوتی ہے اُسکا ضماد بھی مجرب ہے اور اُسکی یہ خاصیت ہے کہ اگر حالت صحت میں کسی مقام پر بدن کے اُسکا ضماد کریں خدر اور حس پیدا کرتی ہے اور جسقدر خون اُس مقام پر ہے اُسے مردہ اور بےحس کردیتی ہے جیسا بعض لوگوں نے گمان کیا ہے اور جو ہے کہ پیٹ پھاڑ کے بچھو کے مقام لسع پر رکھیں باجماع سمیت مفید ہوگا یعنی تمام زہر کو ایک ہی جگہ کھینچ لیتا اور پھیلنے نہیں دیتا اور اسیطرح مینڈک کا بھی حال ہے اور ہم نے خود تجربہ کرکے دریافت کیا ہے کہ طلائے مداد ہندی بہت نافع ہے اور درد میں سکون پیدا کرتی ہے اسیطرح کچی انجیر میں جو رطوبت سپید مثل دودھ کے نکلتی ہے اور جند بیدستر اور طلا دردی بھی بقول اطبا عجیب النفع ہے کہ درد میں سکون پیدا کرتی ہیں اور بھی ہمراہ سرکہ کے ضماد کرنا بھی عمدہ ہے اور کبریت زندہ یعنی کشتہ نہ کیا ہو ہمراہ راتینج کے خواہ علک البطم کے ساتھ اور گوشت سمک مالح کا اور اسیطرح اور گیگر گرم ضماد کرنا ایضاً تخم کتان تخم خطمی جدا جدا خواہ دونوں یکجا کرکے ہمراہ نمک کے ایضاً دقیق شعیر عصارہ سداب کے ہمراہ خواہ اُسکا جوشاندہ ایضاً

پنے کی بھوسی اور بنیال کبوتر کو پختہ کرکے ضماد کرنا اور ورم بھی اطلیہ نافع سے ہو کسی احمال سکن وجع ہوتی ہے اسیطرح بیخ حنظل اور بیخ کاسنی اور طرخشقوق
اور خما ہمراہ اور ورم کے طلائے جید ہو اور خشک مرزنجوش بھی نافع ہے طین البول بھی ایسی دوا ہے کہ اسکے بعد کوئی دوا نافع نہیں ہو ایک یہ بھی
طریقہ نافع ہے کہ جس مقام پر بچھوئے کاٹا ہو سنگریزہ کو آگ میں گرم کرکے اسپر سرکہ ڈالیں اور جو دھواں اُٹھے اسے مقام لسع تک پہونچائیں۔ منجملہ
نطولات خاص کے یہ ہو کہ طبیخ اشنان اور طبیخ بابونہ بھی عجیب النفع ہو آب دریائے شور گرم کے اُسکا نطول بھی مفید ہے عصارہ خندقوقی خواہ اسکا
طبیخ بھی عجیب النفع ہے اور نفط ابیض گرم کیا ہوا بھی زیادہ مفید ہے اور زیتون میں چھپکلی پختہ کرکے اگر مقام لسع پر ٹپکائیں زیادہ مفید ہوتا ہے۔
اور عجیب النفع ہے **فصل بیان میں عقرب جرارہ کے پر اقسام** جرارہ مثل اُن بچھوؤں کے ہوتے ہیں جو انکبدان میں ہوتے ہیں اور [illegible]
ہوتے ہیں دم اُن کی کھنچی ہوئی اور زہر اُن کے تیز اور اکثر گردہ پر خواہ دشگر بزرگ پر حملہ آور ہوتا ہے اور مقام اُسکا بھی ورمیں ہو اور معاون انکبدان
میں بھی پیدا ہوتا ہے جسوقت ڈستا ہے فوراً کچھ اثر ظاہر نہیں ہوتا ہے بلکہ دوسرے دن خواہ اُسکے بعد اُسکا زہر منتشر ہوتا ہے اسطرح کہ
اُسپر کرب ظاہر ہوتا ہے اور بدن میں تغیر پیدا ہوتا ہے اور کبھی یرقان بھی ظاہر ہوتا ہے اور زبان سوج جاتی ہو اور مقام لسع پر قرصہ پڑجاتا
ہے خون کا پیشاب کرتا ہے اور کبھی طبیعت میں حبس ہوتا ہے اور کبھی انجام کار اُسکا ہلاکت کی طرف ہوتا ہے اور ابتدا خفقان سے ہوتی ہو لہذا غشی بھی
ابتدا میں نمودار ہوتی ہے اگر کسی شخص کو عقرب جرارہ کاٹے اور درد کم ہو اس دھوکے سے اُسکے علاج میں سستی نہ کرنی چاہئیے اسلئے کہ اسکا زہر
نہایت ردی اور بُرا ہوتا ہے **علاج** لبعد علاج حام اور شرب کے افضل معالجہ یہ ہو کہ موضع لسع کو داغ دیں اور مشروبات میں سے آب
کاہوئے تلخ اور طرخشقوق اور ماء الشعیر اور جمیع اشربہ مطفیہ خصوصاً جسوقت بخار کرب میں شدت ہو اور اُسکا افضل علاج اور مجرب یہ ہو کہ سویق
تفاح آب سرد کے ہمراہ دیں اور ایک قوم نے کہا ہے کہ زیج جادہ پانی کے ہمراہ پلائیں وہ بھی نافع ہوگی راسن بھی دوائے جید ہو جیسا لوگ
کہتے ہیں اور تریاق عسکری بھی اسکی دوائے جید ہو **نسخہ تریاق عسکری کا**۔ پوست کبر جنطیانا افسنتین رومی زراوند مدحرج طرخشقوق بابونہ
سب کو ہموزن پیسیں اور مقدار شربت اس کی دو درہم ہے **دوسرا تریاق** انطلیں لوگوں کیواسطے طرخشقوق باسمل اور برگ تفاح ترش شنیز سب
اجزا ہموزن لیں اور کوٹ پیسکر طیار کریں اور بقدر تین کف دست کے مقدار شربت ہو اگر التہاب میں شدت زیادہ ہوگی آب فواکہ کے استعمال سے تسکین
پیدا ہوگی اور جو عصارات مبردہ فواکہ کے ہیں اُن کے استعمال سے اور اگر خفقان پیدا ہوگا شراب تفاح شامی اُسکو نافع ہوگی اور سویق تفاح السعد غ
ترش ہمراہ قرص کافور کے اور جب کرب میں شدت ہو آب فواکہ ہمراہ روغن گل کے جو سرد کر لیا ہو اور اگر طبیعت میں احتباس پیدا ہو حقنہ کریں اور اگر
بول الدم عارض ہو فصد کھولنی چاہئیے اور جو علاج خاص بول الدم کا ہے وہ کرنا چاہئیے اور اگر زبان میں ورم پیدا ہو اُس رگ کی فصد کھولیں جو زبان
کے نیچے ہو اور آب کاسنی سے غرغرہ کرائیں اور اگر مقام لذع میں آکلہ پیدا ہو دوائے حادث سے اُسے دفع کریں اور اُسکے گرد طین ارمنی اور سرکہ
کو طلا کریں اور قروح خبیثہ کا علاج جو مذکور ہو چکا ہو اس سے علاج کریں **بیان اقسام عنکبوت اور رتیلات کا**۔ رتیلات کے اقسام اربابِ
تجربہ اور احتیاط نے فقط چھ قسم کے ذکر کیے ہیں پھر تفصیل میں ہر ایک صنف کے اوصاف میں اُن کی عبارات مختلف ہوتی ہیں بعض معتمد اطبا کا
یہی قول ہے کہ پہلی صنف اُس کی جسکا نام راغیون ہے مدور الشکل ہوتی ہے اور عناب رنگ اور عنابی رنگ سے وہ رنگ مراد لیتے ہیں جو سُرخ مائل
بسیاہی ہو دوسری قسم کا نام لوقوس ہے اور یہ قسم میں چوڑی زیادہ ہوتی ہے پہلی قسم سے جسکو ہم نے مدور الشکل لکھا ہے اور جو اجزا جسم کے قریب گردن
کے ہیں انمیں گریبان گریبان سی ہوتی ہیں اور منہ پر اس کے تین چیزیں بلند نمودار اور شاخص چکنی چکنی ہوتی ہیں اور تیسری قسم مرمقیون ہو اُسکا سر چیونٹی کے برابر
ہوتا ہے وہ بڑی چیونٹی جسکا نام عجروف ہو اور رنگ اُسکا مائل بہ خاکستری اور اُسکے بدن پر چھوٹے اجسام اور نیٹ اور سرخ رنگ کے چھاپنے ہوئے ہیں

خصوصًا بروقت اُس کے ظاہر ہونے کے جو بھی قسم سقلبر دقلون ہے اسکا سارا بدن اور سر سخت اور باصلابت ہوتا ہے اور اُسکے بازو جیونٹی کے ایسے ہوتے ہیں یعنی بڑی چیونٹی جسکا ذکر اوپر ہو چکا ہے پانچوین قسم سقلیقون اُسکا جسم طویل اور باریک ہوتا ہے اور اُسکے بدن پر نقطہ ہائے چند خصوصًا سر اور گردن کے قریب چھٹی قسم قرلیقو طلیس یہ طویل الجسم ہے سبز رنگ مثل ارہ کے یعنی سوئی کے اُسکی گردن کے پنچے ہوتا ہے اور یہ طبیب جس نے اقسام رتیلات کے یہ سب بیان کیئے ہین سب کے عوارض یکسان کر گئے ہین اور اور لوگون نے کچھ اعراض اقسام کے زیادہ بھی لکھے ہین جو ہر قسم کے خاص اعراض ہین سوائے اس طبیب کے اور دوسرے شخص نے کہا ہے کہ رتیلا ایک جانور ہے مشابہ اُس عنکبوت کے جسکا نام خید ہے اور وہ مکھی کا شکار ہے یعنی جس طرح مکڑی کہ مکھی شکار کرتی ہے اُس کے مشابہ رتیلا ہے۔ پھر یہ بھی کہا ہے کہ اقسام رتیلات کے بہت ہین اور بنا بر قول جالینوس کے اقسام رتیلات کے بارہ ہین سب سے بری قسم وہ ہے جو مصری کہلاتی ہے بعضے اقسام میں سے سرخ رنگ ہو گویا کہ گول انگوری کی ایسی ہوتی ہے اور اُنھین اقسام مین سے سیاہ رنگ خاکی جو مشابہ عنبیہ کے ہوتی ہے اور بعضے اقسام مین سے رقطا ہے اور بعضے اقسام مین سپید اور گول حبیشا کی ہوتی ہے اور منہ اُسکا چھوٹا اور بعضے اقسام مین سے کوکبہ ہو اور اُس کی پیٹھ کی جانب پر اور خطوط اُس پر نمایان براق ہوتے ہین اور بعضے اقسام مین سے زرد رنگ اور ایسے ہوتے ہین کہ خطوط زرد پہلے اُسکے سامنے آتے ہوے نظر آتے ہین۔ اور بعضے اقسام مین سے عنبیہ ہے جو کہ اُسی نام سے خاص ہے اُسکا منہ اُسکے سر کے بیچ مین ہوتا ہے اور اُسکے پاؤن چھوٹے چھوٹے پیچھے کی طرف پھرے ہوے اور جب کاٹنے کا ارادہ کرتی ہے دو قرن بغیر نقطہ زرد دیکر تن جاتی ہے اور قریب ڈنک مارنے کے تھوڑی رطوبت منہ سے گراتی ہے اور یہ قسم پہلی قسم جو عنبیہ کی گذر چکی ہے اُس سے زیادہ الطف ہوتی ہے بعضے اقسام مین سے ایک قسم غلیہ بھی ہے مشابہ مور سرخ گردن سیاہ سر کی ہوتی ہے اور مختلف طور کے نقطہ رنگ برنگ اُس کے بدن پر ہوتے ہین بعضے اقسام مین سے زرجیہ اور بعضے اقسام مین سے زنبوریہ ہے اور سرخ رنگ مشابہ زنبور کے ہوتی ہے پھر یہ سب بیان کرکے اسی شخص نے ہر قسم کے عوارض خاص کو ذکر کیا ہے اور بعضے اقسام مین سے کرسینہ ہے اسکا نام کرسینہ اسواسطے رکھا گیا ہے کہ چھوٹی ہوتی ہے اور گویا مٹر کے دانے کے برابر گول گول ہوتی ہے منہ اسکا چھوٹا پیٹ اسکا اشقر اور قوائم اربعہ سفید رنگ و بھورے بھالے زیادہ اور مصریہ جسکا ذکر ابھی ہوا ہے وہ نہایت خبیث قسم ہے اور اسکا پیٹ بڑا اور ہری اُسکی بڑا ہوتا ہے اور اُس کا سر مکھی سے مشابہ ہوتی ہے جو چراغ کے گرد اڑتی پھرتی ہے شبکور

رتیلا کے کاٹنے سے جو اعراض پیدا ہوتے ہین انکا بیان اجمالی و تفصیلی یہ ہے جالینوس نے کہا ہے کہ رتیلا کا ڈنک فقط اندر جسم کے نہین اترتا کہ جیسا بچھو کا اثر لگتا ہے اسوجہ سے پسینا اسکے کاٹنے سے نہین نکلتا اور نہ وہ رنگ سبز ہوتا ہے اکثر اوقات جالینوس کہتا ہے کہ جس شخص کا یہ بیان ہے کہ رتیلات کی کل چھ قسمین ہین اور ان چھ قسمون کو اسامی مخصوصہ سے نامزد بھی کیا ہے چنانچہ اور اُن کا بیان ابھی ہو چکا ہے وہ سب قسمین اس بات مین شریک ہین کہ مقام لسع پر ورم پیدا ہوتا ہے اور وہی مقام کبھی اوقات سرخ ہو جاتا ہے اور اکثر تیرہ رنگ ہو جاتا ہے اور سبزی مائل کہ اُسمین کھجلی زیادہ اُٹھتی ہے اور جو مقام اُسکے گرد اور قریب کا ہے اُسمین بھی کھجلی ہوتی ہے اور کبھی یہ کھجلی بڑھتے بڑھتے ساق تک پہونچتی ہے اور بعض لوگ اتنا زیادہ کہتے ہین کہ نہ تو اور بلندی ورم مین زیادہ نہین ہوتی اور نہ اشتداد التہاب و سوزش ہوتی ہے اور اول شخص جسنے چھ قسمین بیان کی ہین اُسکا قول یہ ہے کہ اعضائے عصبیہ اور ہڈیون مین سردی پیدا ہوتی ہے اور ہمیشہ یعنی ہر وقت زانو اور قطن اور پشت اور ہتھیلیان ہاتھ پاؤن کی سرد رہتی ہین اور کبھی سارا بدن بھی ٹھنڈا ہو جاتا ہے اور رفت رفت جھنجھناہٹ اور تھرتھری پیدا ہوتی ہے وہی حکیم کہتا ہے کہ ایسے وقت درد بھی موضع لسع مین شدید اور بے چین کرنے والا پیدا ہوتا ہے اور سہر یعنی بیداری کی سخت اور زردی رنگ کی چہرہ پر نمایان ہوتی ہے آنکھین ایسی معلوم ہوتی ہین جیسے عادت سے زیادہ اُن مین رطوبت پیدا ہو آنسو قطرہ قطرہ متواتر ٹپکتے ہین اسفل بطن خصوصًا بیرو کے قریب ایسا معلوم ہوتا ہے کہ بالکل خالی ہو گیا ہے اور کچھ نہین ہے اور ادبر کی راہ سے طبیعت مادہ مائیہ کا دفع شروع کرتی ہے اور پتے کی راہ سے ایسا ہی مادہ اخراج کرتی ہے کبھی اسی مادہ مین ایک چیز مشابہ بکڑی کے جالے کے برآمد ہوتی ہے اور دونون جانب خصوصًا ان ہین اور خصیتین مین انتفاخ سا پیدا ہوتا ہے اور مفاصل مین تقبض اسیطرح کا پیدا ہوتا ہے جسطرح تشنج مین ہوتا ہے

اور بار بار انبساط ان میں نہیں ہو سکتا وجع الفواد بھی عارض ہوتا ہے اور متلی بھی پیدا ہوتی ہے بدن سے پسینا ٹھنڈا برآمد ہوتا ہے اور کبھی درد سر شدید ایسا پیدا ہوتا ہے جیسے برسام والوں کے سر میں ہوتا ہے اور اطبا نے علامات میں یہ زیادہ بیان کیا ہے کہ چہرہ پر زردی اور تمام بدن میں گرانی اور بول میں حرقت اور کبھی حرقت کے ہمراہ عسر البول بھی اور کبھی بالبن ہمہ شباب میں ایک شے مثل عنکبوت کے برآمد ہوتی ہے اور قضیب اور عانہ اور رکبہ میں تمدد شدید پیدا ہوتا ہے اور اسی طرح معدہ میں بھی اور زبان میں انکسار اور لنگی اور جماع میں شدت پیدا ہوتی ہے پھر اول حکیم جنے چھ قسمیں کی ہیں وہ کہتا ہو چھٹی قسم فرلوقیا طلیس کے ڈنک مارنے سے درد شدید معدہ میں اور لرزہ شدید اور اختلاج بھی زیادہ پیدا ہوتا ہے یہی شخص کہتا ہے کہ جالینوس وغیرہ نے جو تفصیل ذکر کی ہے اسکا خلاصہ یہ ہو کہ قسم حمرا یعنے سرخ رنگ کے کاٹنے سے تھوڑا سا درد پیدا ہوتا ہے جسمیں سکون بہت جلد پیدا ہوتا ہو اور سودا اور قطا کے کاٹنے سے وجع شدید اور پھریری اور سردی اور غشی اور رانوں میں گرانی پیدا ہوتی ہے اور سپید قسم جسکا پیٹ گول اور مدور ہوتا ہے اُسکے ڈنگ سے تھوڑا سا درد مع کھجلی اور مروڑے کے اور استرخائے شکم اور اختلاف بطن بھی عارض ہوتا ہو اور کولیبہ کے کاٹنے سے درد شدید اور کھجلی اور پھریری اور خدر اور گرانی سر اور استرخائے بدن عارض ہوتا ہے اور عنبیہ کی وجہ سے درد شدید موضع لسع اور ضربان میں اور برودت بدن میں اور اقشعرار اور انعاظ اور کزاز اور عرق سیال وہ بھی سرد اور بند ہونا آواز کا اور تسن تمام بدن میں اور پیٹ میں ورم اور قضیب کا تو تر یعنے سیدھا کھڑا رہنا اور نعوظ اور ایک شے بدون ارادہ کے قضیب کی طرف سے نکلتی ہے اور بول میں کدورت پیدا ہوتی ہے اور وہ سیاہ قسم جو دخانی رنگ کی ہو بڑی خبیث ہے اُسکے کاٹنے سے درد معدہ اور ہمیشہ متواتر قے ہوتی ہے اور درد سر اور کھانسی پیہم اور تھکاوٹ اور ماندگی پیدا ہوتی ہے اور بہت جلد ہلاکت عارض ہوتی ہے اور زرد رنگ جو بھولا بھالا ہے اُسکے ڈنک مارنے سے درد شدید اور غشی اور عرق بارد اور پیٹ پھول جانا پیدا ہوتا ہو اور بہت جلد قتل کرتا ہے اور بعض لوگوں نے عنبیہ کے کاٹنے میں چند اعراض اور بھی لکھے ہیں کہ انعاظ اور کھڑا ہونا قضیب کا اور آواز کا بند اور منقطع ہو جانا اور منی بکثرت خارج ہونا اور کزاز کا پیدا ہونا بھی عارض ہوتا ہے لیکن اس شخص کا قول چنداں معتبر نہیں ہے کہ ہم اسکی رعایت کریں عنبیہ کا کاٹنا بہت سلیم ہے اور الم بھی اسمیں کم ہوتا ہے اور وزوجیہ سے تمام بدن میں آبلہ پڑ جاتے ہیں اور زبان میں ثقل بھی پیدا ہوتا ہے اور زنبوریہ کی وجہ سے ورم موضع لسع میں اور کزاز اور سبات غالب اور ضعف دونوں زانو میں پیدا ہوتا ہے کرسینہ کے کاٹنے سے چونکہ یہ بھی خبیث زیادہ ہے وہی اعراض پیدا ہوتے ہیں جو عنبیہ کے بیان ہو چکے لیکن عنبیہ کے اعراض سے یہ سخت اور باصعوبت زیادہ ہیں مصرچی کی وجہ سے بھی صداع شدید اور سبات اور اسکے بعد موت عارض ہے۔ **علاج** اسکا بھی یہی ہو کہ پہلے قانون کلی کا استعمال کیا جائے یعنی جذب اور قبض اور جو سنا مادہ کا اور نطول موضع ماؤف پر آب نمک سے جو گرم ہو اور تریاقات کا استعمال کرانا جو باب عقرب میں مذکور ہیں اور حمام اور آب زن سے بھی بہت جلد سکون اُن کے اعراض میں ہوتا ہے اور درد بھی ٹھہر جاتا ہے یہانتک کہ اگر اِدھر آب زن میں بیٹھے اور درد میں سکون پیدا ہو اور اِدھر آب زن سے نکلے اور پھر درد پیدا ہو لہذا واجب ہو کہ ہر ساعت حمام کرائے جائیں تریاق جدید۔ رتیلا اور تنین بحری اور سانپوں کی اکثر قسام کو مفید ہے کہتے ہیں کہ سمور یا اور طرحون کے کاٹنے میں یہ دوا پلانی چاہیے فلفل سپید زراوند طویل بیخ سوسن آسمان گونی ناردین عاقر قرحا دوقو خرنوب سیاہ زیرہ حبشی ورق ینبوت البو نیطون انار کی پھنیاں بنیر مایہ خرگوش دارچینی زعفران شہری سعد عصارہ خشخاش حب بلسان ہر واحد ایک وقیہ کوٹ کر عصارہ کبر میں گوندھ کر قرص طیار کریں اور ہر ایک قرص کی مقدار ایک درخمی ہے اور دھیلی اس کی مقدار شربت بھی ہو کہ ہمراہ شراب کے استعمال کریں۔ اور بعض نسخوں میں اصل السوس بیخ زردونوں لکڑیاں بلسان کی اور تخم

حندقوقی اور جوز السرو اور تخم ترنج مذکور ہے تمام اقسام مشروبات سے کے حب صنوبر زیرہ حبشی برگ درخت دلب اور اُسی کے چھلکے اور تخم حندقوقی اور تخم دسیاہ بخصوص صابری یعنی جنگلی جیسا حب الآس بھی بہت خوب ہے اور تخم قیصوم تخم شبت زراوند مدحرج الطرفا عصارہ حی العالم کا ہوئے بری کا دودھ اور مقدار شربت ان سب دواؤن سے دو مثقال ہے جسے چاہے اختیار کرے ہمراہ شراب کے اور بھی جس شراب مین جوز السرو خصوصاً دارچینی بھی جوش دی گئی ہے اور شوربا ہائے سرطانات اور شوربا ہائے مرغابی جوشاندہ بیخ ہلیون ہمراہ شراب کے عمدہ مشروبات مین مرکب کرکے یہ دوا ہے کہ زراوند اور کمون کرمانی ہموزن لیکر اور تین درہم آب گرم کے ہمراہ استعمال کرین **تریاق مجرب** آسیوا سلے ہد کلونجی دس درہم دو قو کمون ہر واحد پانچ درہم اہل جوز السرو ہر واحد دو درہم شہد مین معجون کرکے مقدار شربت بقدر ایک جوزہ کے ہمراہ شراب کہنہ کے استعمال کرین اطلیہ مین سے بہت عمدہ طلا یہ ہے کہ خاکستر درخت انجیر شراب مین ملاکر اور نمک و قلقدیس اور اسفنج سرکہ مین ڈبوکر اور پھر نچوڑین یا زراوند ہمراہ آرد جو کے سرکہ مین ملاکر استعمال کرین اور برگ بالم اور گندنا اور عصا الراعی اور زراوند ہمراہ درخت انجیر کے **ضماد** انار کے چھلکے اور زراوند آرد جو سرکہ مین ملاکر بعد دھونے زخم کے استعمال کرین اور زخم کو پانی اور نمک سے دھو ڈالنا چاہیے **نطولات** - جو مفید مین منجملہ ان کے آب دریائے شور ہے گرم کرکے اور طبیخ جوز السرو بھی مفید ہے **شبت کا بیان اور علاج اُس کا** یہ جانور بڑی مکڑی کے ہمصورت ہوتا ہے چاروں قوائم اُسکے بڑے بڑے اور لانبے ہوتے ہین لکھتے ہین جسے یہ کاٹتا ہے اسے درد معدہ اور قے اور عسر البول اور عسر براز عارض ہوتا ہے اور جب یہ نوبت پہنچ جائے پھر قاتل ہوتا ہے اور اُس شخص کے بچنے کی امید نہین ہوتی اور قسم مصریہ اس حیوان کی سب سے زیادہ ردی ہوتی ہے مین کہتا ہون کہ اس قسم مصری کا کیا حال ہے شاید یہ وہی حیوان ہو جو باب رتیلا مین مذکور ہو چکا ہے یا کوئی اور شے ہو علاج اسکا بعینہ علاج رتیلا کا ہے **عنکبوت کا بیان اور اُسکے علاج** عنکبوت جس شخص کو کاٹے اُسکے شکم مین ریاح کثیرہ پیدا ہوتے ہین اور قشعریرہ اور برد اطراف اور انتشار قضیب عارض ہوتا ہے اور علاج اُس کا مثل علاج رتیلا کے ہے اور تھوڑی دیر بعد شراب پلانے سے بھی ان کو نفع پیدا ہوتا ہے اگر تمام روز تا بہ شام اُسکا استعمال چلا جائے اور حمام مین شراب پلاکر تعریق کی تدبیر کرنی بھی مفید ہے اور کلونجی ہمراہ شراب کے اسیطرح سداب ہمراہ شراب کے تنہا خواہ سد کوئی شریک ہو **دو حیوان غیر معلوم** ایسے ہین کہ بعض اہل علم نے انکا ذکر کیا ہے اسطرح پر کہ وہ دونون بھی انھین حیوانات کے اقسام مین سے ہین جنکا بیان اوپر ہو چکا ہے یعنی زہر دار حیوان ہین مگر مجھے ان دونون کا حال کچھ بھی دریافت نہین اور نہ مین اس امر سے آگاہ ہون کہ یہ دونون مذکورہ حیوانات کے اقسام مین داخل ہین یا نہین اور ایسا نہین اور گذشتہ حیوانات مین کچھ فرق ہے یا نہین فرق ہے **چار جبڑون کا حیوان** - اُسی حکیم نے کہا ہے کہ یہ جانور رتیلا کی قسم سے ہوتا ہے ایک نوع چوڑا ہوتا ہے کہ اُسکے پاؤن سپید اور سر پر اُسکے دو بلندی بصورت چیونٹی کے ایک تو مقدم سر تک اُترتی ہے سیدھی اور دوسری اس چیونٹی سے عرض مین تقاطع کرتی ہے اور اسی تقاطع کی وجہ سے ایسا متخیل ہوتا ہے کہ اس کے دو منھ ہین اور چار جبڑے ہین اور ایک قسم اس کی ایسی ہوتی ہے کہ بدلے دونون چیونٹی کے اُسکے سر پر دو خط ہوتے ہین اور ان کی وجہ بھی ایسا متخیل ہوتا ہے کہ دو منھ اور چار جبڑے رکھتا ہے اور دونون قسم کے کاٹنے سے وہی اعراض پیدا ہوتے ہین جو بچھو کے ڈنک سے ہوتے ہین اور درد شدید اور سپید ہو جانا رنگ کا تمام بدن کے اور نیز مقام لسع کے رنگ کی سپیدی اور ڈھیلا ہونا چہرہ اور سر کا اور بیداری مفرط عارض ہوتی ہے علاج اُسکا وہی ہے جو رتیلا کا علاج ہے اور رتیلا کے علاج مین جتنی ادویہ مفید ہین اُن مین سے چار دواؤن کو اس سے زیادہ خصوصیت ہے جیسے حب الغار اور بیخ جاوشیر اور حندقوقی اور قیصوم **ایک اور حیوان جسکا نام موغر مینا ہے** - اسکا بیان اُسی عالم نے کیا ہے اور کہا ہے کہ اُسکے کاٹنے سے درد شدید اور حرارت اور حبس بول پیدا ہوتا ہے اور جو شخص اُس کے

گزند مین مبتلا ہوئے ثمرۃ الطرفا یعنی جھاؤ کا پھل اور کمون بری اور ورق جوز اور ثوم اور شراب شیرین مفید ہوتی ہے

قملۃ النسر کا بیان جسکا نام فارسی مین ششپال اور صلوکی یونانی مین اور طمارس بھی کہتے ہین یہ بھی شکل جون کے ہوتی ہے خواہ جیسے چھوٹا قردان۔ **جالینوس** کہتا ہے یہ جانور ایسا چھوٹا ہوتا ہے کہ اس سے بچنا دشوار ہے اور اسکا کاٹا ہوا زخم آنکھ سے نظر نہین آتا ہے مگر سمیت کا حال یہ ہے کہ اُدھر خون کا پیشاب جاری ہوتا ہے اور نکسیر بھی جاری ہوتی ہے اور دست بھی خون کے آنے لگتے ہین اور قے خونی بھی معدہ سے جاری ہوتی ہے اور سینہ اور پھیپھڑے اور انتڑی جڑون سے بھی خون جاری ہوتا ہے اور کبھی ایسی دشواری پیدا ہوتی ہے کہ دوا کے فائدہ کی قابلیت نہین رہتی ہے علاج اسکا تو وہی ہے جو عقرب جرارہ کا علاج ہے اور خاص علاج اسکا یہ ہے کہ مقام لسع اگر کسی طریقہ سے پہچانا جائے اسپر فادزہر کو طلا کرین اور عصارہ کاہو اور صندل سرخ کا بطور طلاء کے استعمال کرین اور پلانے مین شیر دوشیدہ یعنی ماء اور مسکہ اور گل مختوم اور جدوار اور فرفخ اور اسکا عصارہ اور اسپغول اور لعاب اسپغول اور تمام ادویہ مطفیہ جیسے کاسنی اور آب کاہو اور آب کدو اور آب خیار وغیرہ مطبوخ اور

خزرلطین کا بیان اس جانور کے پاؤن بڑے بڑے ہوتے ہین اور زہر اسکا تیز بہت ہوتا ہے اور سب اعراض اسکے ویسے ہین جو قملۃ النسر کی فصل مین بیان ہوئے

زنابیر کا بیان زنبور شہدی مین بھڑ کو کہتے ہین اسمین سختین اور گرمی شہد مکھی سے زیادہ ہوتی ہے اسکے کاٹنے سے درد اور سرخی اور ورم پیدا ہوتا ہے بعضے اقسام زنابیر کی بڑی سیاہ رنگ بھی ہوتی ہین یعنے اُن کے سر کے گرد سیاہ دوائر سے ہوتے ہین یہ قسم مہلک ہے اور جن زنبور کی گرمیان زیادہ ہون کسی قسم کی کیون نہ ہو وہ سب سے زیادہ قاتل ہوتی ہے اور اسکی وجہ سے کبھی نوبت تشنج کی پہونچتی ہے اور کبھی دونون زانوؤن مین ضعف پیدا ہوتا ہے اور چھوٹی قسم کے کاٹنے سے بھی اکثر بڑی دشواری واقع ہوتی ہے کہ آبلہ پڑجاتے ہین اور زبان مین ثقل اور گرانی پیدا ہوتی ہے **علاج** اُسکا یہ ہے کہ جس مقام پر اُسنے کاٹا ہو اُسے بطور معلوم خوب سا چوسین اور اگر زیادہ ایذا ہو اور آثار سمیت کے زیادہ پیدا ہون تو ایک درہم تخم مرزنجوش پلادین درد اپنی جگہ سے زیادہ نہ بڑھیگا اور درد مین بھی سکون پیدا ہوگا۔ یا تین [illegible] کشنیز خشک کا استعمال کرین جن عصارات سے تبرید پیدا ہوتی ہے اور وہ معروف اور مشہور ہین اُنکا بھی استعمال کرنا ایسے وقت مین بہت مفید ہے۔ کبھی برف کا ضماد دینا بھی مفید ہوتا ہے طلاء خبازی بھی اسمین کرنا چاہیے اور اگر بادروج اور خبازی کو ملاکر طلا کرین عجیب النفع ہے اور اُسکا نفع بالخاصیت ہے اسیطرح خطمی بھی نافع ہے اور جولائی اور ٹکرے خشک ور تنبد سائیدہ بھی مفید ہے اور انجیر خشک کا ذرور اور سرکہ اور گل خوشبو جسے طین الحر کہتے ہین اور آب انگور اسیطرح اوجھ گائے کا خصوصاً سرکہ کیساتھ لگانا اسیطرح برگ نمام اور ورق غار تازہ اسیطرح افیون اور تخم سنگران اور کافور کسی عصارہ بارد کے ہمراہ طلا کرنا چاہیے پارچہ کتان کو سرد پانی مین ڈبوکر مقام گزند پر رکھین اور اسکے گرد وہی مٹی اور سرکہ سے لیپ کرین اسیطرح طحلب یعنی کائی اور سرکہ کا لگانا بھی نافع ہے اسیطرح جو سبزی کنارۂ آب پر جم جاتی ہے بنا بر قول بعض اطباء کے اُسکی تکمید پانی اور نمک کے ہمراہ مفید ہے درخت انجیر کا دودھ بھی طلا کرنا مفید ہے دیوارون پر جو لونا پھوٹتا ہے مثل شورہ کے اُسکو سرکہ کے ہمراہ ضماد کرنا۔ کبھی ان چند پانیون سے اور سلاقات سے اقسام اقسام کے نطول بنائے جاتے ہین اسکا بھی تجربہ ہوا ہے کہ اگر زنبور گزیدہ جگہ کو گرم چیز مین رکھین اور ایک گھنٹے تک رہنے دین اور یکبارگی اُسے ایسے پانی مین داخل کرین جسمین سرکہ ملا ہوا ہو فوراً درد مین سکون پیدا ہوتا ہے کبھی گھی کی مالش مقام گزیدہ زنبور پر بھی فوراً سکون درد پیدا کرتی ہے مفصل بیان مین نحل کے کاٹنے کے اور اسکا علاج قریب بہ علاج زنبور کے ہو بان اس کا ابرہ یعنی ڈنک کبھی مقام گزیدہ مین رہ جاتا ہے اُس کے نکالنے کی تدبیر ابرۂ زنابیر کی سی ہے۔

فصل اُڑنے والی چیونٹی کے بیان مین اور ایک شے جو اُسی کے مشابہ ہو اور اُسکا حال قریب بہ حال نمل کے ہو بلکہ اُس سے اسلم
ہے یعنی ایذا کم دیتی ہے مین کہتا ہون کہ منجملہ ان پرندون کے جو کہ نیش اور ڈنک رکھتے ہین ایک وہ بھی شے ہو جو مشابہ پردار چیونٹی کے ہوتی ہے
کیونکہ چیونٹی مین اُس سے بڑی ہوتی ہو بلکہ چھوٹے بھونرے کے برابر ہوتی ہے مگر زنبور سے طول مین زیادہ ہوتی ہے ہان موٹی اُتنی نہین ہے
اور اُسکے پاؤن زنبور کے ایسے ہوتے ہین طول مین تو مکڑی کے پاؤن سے بڑی ہے بلکہ اُسکا گھر مٹی کا ہوتا ہے اُسمین بہت سے
دروازے ہوتے ہین زرد زرد اور تخم پڑا سکنے کیلئے ہو وہ چھوٹی ہے اور اُسکا چھتا بھڑون کا سا نہین ہوتا اور مکڑی کے طور سے
بنے دیتی ہو اور جب اپنے آشیانہ سے نکلتی ہے مثل عنکبوت کے چلتی ہے جیسے کسی نے اُسکے پر نوچ ڈالے ہین اُسکے بعد اُڑنے
لگتی ہو میری رائے مین اُسکا حکم علاج وغیرہ مین وہی ہو جو زنبور کا بیان ہوا **فصل سام ابرص و عطایہ کے بیان مین** جب
کسی کو یہ دونون کاٹتے ہین بیٹھ کے مقام پر بعد کاٹنے کے چھوٹے چھوٹے دانت اُسجگہ رہجاتے ہین جب ان دانتون مین سیاہی آجاتی
ہے ہمیشہ اُس مقام پر درد رہتا ہو اور پڑ پڑاتا ہے اور کھجلاتا ہو تا وقتیکہ ریشم بھرنے سے یا قرے اُن دانتون کو نکال نہ ڈالین
پس ریشم وغیرہ سے اُن دانتون کو لیکر الگ جھاڑ دے اُسیوقت درد مین سکون پیدا ہو جاتا ہو اور کبھی ان دانتون کو روغن اور
راکھ سے چھڑاتے ہین اور بعد ازان اُسی مقام کو خوب جوستے ہین لوگون نے ذکر کیا ہے کہ جنگلی کاسنی کھانا اُسکے کاٹے ہوئے کو بہت نافع ہے
پھر اگر درد مین زیادتی ہو تریاق رتیلا کا استعمال کرین **فصل ربعہ اور اربعون کے بیان مین** اس جانور کو دخان اللون بھی مشہور کرتے
ہین بیشتر ایک بالشت کا طولانی ہوتا ہو اور اُسکے ہر ایک طرف جسم کے بائیس ۲۲ پاؤن ہوتے ہین اور کبھی قدم پر چلتا ہو اور کبھی اُلٹا
بھی چلتا ہے یعنی پیچھے کی طرف کھڑا ہوتا ہو اور بعض لوگ اُسمین سمیت بھی بیان کرتے ہین اور جو درد اُسکے کاٹنے سے پیدا ہوتا ہے
تھوڑی دیر تک رہتا ہے اور فوراً سکون پاتا ہو زہرۃ الخنثیٰ اُسکی تریاق ہے اور زیادہ تر اُسکے واسطے استعمال نمک کا ہمراہ سرکہ کے کافی ہوتا ہے
فصل بیان مین سالامندرا کے کاٹنے کے ۔ میرے زعم مین یہ ایک جانور شبیہ خطاطیف کے ہوتا ہے کہ اُسکے چار پاؤن ہوتے ہین اور کہتے ہین
کہ جو ہر دم کے ہوتے ہین اور یہ جانور آگ سے نہین جلتا ہو اگر چولھے یا انگیٹھی مین ڈالدین اُس کی آگ بجھا دیتا ہے جسے کاٹتا ہو درد
شدید اور التہاب اور سوزش ایسی پیدا ہوتی ہے جیسے آگ لگی ہے اور ورم حار زبان مین پیدا ہوتا ہے اور زبان بند ہو جاتی ہے
اور تمتمہ یعنی اکثر حروف کو سیم اور تے بولنا اور لرزنا اور خدر پیدا ہوتا ہے اور اکثر اُسکے کاٹنے سے کوئی عضو سیاہ ہو جاتا ہو کہ وہ سیاہی
یا سدارت یعنی گول ہوتی ہو یا سقوط عضو پیدا ہوتا ہے **علاج** کہا ہے کہ اُسکا علاج جوزہ بائے مرغ کھلانا اور خاص تر علاج اُسکا یہ ہے
کہ راتینج جس صنوبر کے درخت کا گوند کیون نہ ہو ہمراہ شہد کے اور طبیخ کا فیطوس اور طبیخ سوسن اور برگ قریص اور زیت اور بعض لوگون کو
مینڈک پکا کر کھلائے جاتے ہین کہ فقط شوربا اُنھین پلایا جاتا ہے اور مینڈک کا شوربا کھلا کر لوشون کا ضماد کیا جاتا ہے اور کچھوا بحری
اور بری کے انڈے بھی پکا کر کھلاتے ہین **فصل سولوقیندریون بری و بحری کے بیان مین** مجھے اسکی شناخت نہین ہے اور کچھ بعید نہین کہ
وہی جانور ہو جسکے بیان سے ہم فارغ ہو چکے ہین اطبا نے کہا ہے کہ اُسکے کاٹنے سے بشرطیکہ بری ہو اور دریائی نہ ہو مقام گزیدہ مین کبودت
اور سبزی آجاتی ہو اور لونہ گلابی رنگ ہو کر رہجاتا ہے خوب سرخ نہین ہوتا بلکہ زیادہ سمرت آجاتی ہے اور درد شدید پیدا ہوتا
ہے اور کھجلی بدن مین اٹھتی ہے اور اگر یہ جانور بحری ہو اُسکا مقام گزیدہ پانی کے رنگ پر ہوتا ہے اور شاید اُسکا علاج قریب بعلاج
رتیلا وغیرہ کے ہو اور بعضون نے کہا ہو کہ نمک کا ضماد کرنا چاہیئے یا خاکستر اور شراب بار بار کو سرکہ عنصل مین ملا کر یا لخند سوختہ

اور شراب کا ضماد یا پلیے زیت سے نطول کثرت کریں گرم پانی ملا کر بعد ازاں یہ دوا اُسپر رکھیں **فصل دریائی بچھو کے بیان میں** میرے گمان میں یہ ہے کہ جسے دریائی بچھو کاٹے تو اُسکا پیٹ پھول جاتا ہے اور استسقا کی صورت پیدا ہوتی ہے اور بیشتر اخراج ریح آئے بلا ارادہ ہوتا ہو واجب ہے کہ اسکی شناخت میں بیش از حد کوشش کیجائے اور اسکا علاج تیتن بحری اور تیلا کا ہے اور ایک گروہ ہے جسکے قول پر مجھے وثوق اور اعتماد نہیں ہے اُنھوں نے کہا ہے کہ عقرب بحری کا سم حار ہوتا ہے **فصل ضفادع یعنی مینڈک پانی کے بیان میں** جو سُرخ رنگ ہوتے ہیں ایک گروہ علما نے کہا ہے کہ یہ قسم زیادہ خبیث اور ردی ہوتی ہے اور دیگر حیوانات اس سے بھاگتے ہیں اور دور سے گریز کرتے ہیں اور اس جانور کو کاٹنے کا موقع نہیں ملتا مجھو نک مارتا ہے کہ اس سے بھی ضرر پیدا ہوتا ہے اور کاٹنے سے اُسکے ورم عظیم پیدا ہوتا ہے اور بہت جلد ہلاک ہو جاتا ہے جسے کاٹے اور مجھے ایسا خیال ہے کہ اسکا علاج تریاق کبیر وغیرہ سے کرنا چاہیے **فصل بیان میں جملہ دریائی ہوام کے** جتنے زہریلے جانور دریا کے ہیں اُن کے علاج میں اطبا کا یہی قول ہے کہ تریاقات کا استعمال کرنا چاہیے اور سموم باردہ کا جو علاج ہے اُس سے علاج کرنا ضرور ہے اور ادویہ مذکورہ فصل رتیلا میں اور جو تریاقات اُس کے بیان ہوئے اُن سے علاج کرنا لازم ہے۔ الحمد للہ وحدہٗ۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فن ساتواں کتاب الزینت یعنی بیان زینت کا ہے اور یہ فن چار مقالات پر شامل ہے پہلا مقالہ شعر یعنی بالوں کے بیان میں اسمیں خضاب کا بھی ذکر ہے **فصل پہلی ماہیت شعر کی** یہ ہے کہ بالوں کی پیدایش بخار دخانی سے ہوتی ہے جسوقت وہ بخار مسام میں بستہ ہو جائے بس یہی بخار بستہ ہو کر بال کی شکل پیدا کرلیتا ہے اور پھر جسقدر بخار دخانی اُس جگہ آتا جاتا ہے اُسی بال کی طرف تحلیل ہوتا جاتا ہے لہذا بال بڑھا کرتا ہے خصوصاً اگر رطوبت بدن کی بالزوجت ہو اور اُسکے ہمراہ دہنیت بھی ہو اور وہ رطوبت نباتی خواہ اسمیں دہنیت کے خواص نہوں چنانچہ درختوں کا بھی ایسا ہی حال ہے کہ جن درختوں میں دہنیت غالب ہے اُن کی تری زیادہ نہیں پھیلتی ہیں۔ کتاب اول یعنی فن کلیات میں بیان ہو چکا ہے کہ بالوں کی سیاہی کا سبب کیا ہے اور پیری جلد کیوں آتی ہے اور جملہ اقسام کے رنگ جو بالوں کے ہوتے ہیں اُن کے اسباب کو بہ تفصیل وہاں بیان کر دیا ہے مگر زینت اور آراستگی میں بالوں کے جو امور متعلق ہیں اُن میں سے ایک تو یہ ہے کہ جو بال نہ جمے ہوں اُن کو تدبیر سے نکالنا یا ناقص بالوں کو اُکھیڑ کے دور کر دینا (۲) بالوں کے شمار کو زیادہ کر دینا اگر کم ہوں یا بہت گھنے ہوں اُن کو کسی تدبیر سے کم کر دینا۔ (۳) یا حجم میں اگر بہت باریک ہوں اُن کو موٹا کرنا یا موٹے ہوں اُن کو باریک کر دینا یا اُن کو دراز کر دینا (۴) یا شکل بالوں کی سیدھی کرنا یا گھونگروالے بنانا (۵) یا رنگ کی تدبیر کہ اُن کو سیاہ کر دینا خواہ دیگر گون اور سپید بنانا الغرض اس مقالہ میں ہم انھیں امور سے بحث کرینگے جو لکھے گئے۔

فصل دوسری سبب بطلان شعر کے بیان میں بالوں کا جاتا رہنا یا کم ہو جانا کبھی تو اس سبب سے ہوتا ہے کہ جس مادہ دخانی سے ان کی پیدایش ہے اسی میں کوئی فساد پیدا ہوتا ہے اور کبھی اس مقام میں فتور پیدا ہوتا ہے جو مقام بالوں کے اُگنے کا ہے مادہ کے فساد کی کبھی یہ صورت ہوتی ہے کہ اسمیں کمی ہوتی ہے یا اسکی بکثرت مادہ پیدا ہی نہیں ہوتا ہو کمی مادہ میں یا تو اسوجہ سے ہوتی ہے کہ وہ مادہ دخانی کسی چیز میں ڈوب جاتا ہے یا اسکو جو رطوبت کہ مائل بہ دخانیت کہ اُس کو تغیر بدخان کرتی ہے وہی کم ہو جائے یا جو ہر بخاری میں فعل تولد کم ہو جائے۔ جیسے کہ بخار دخانی لڑکوں میں اور عورتوں میں بہت کم ہوتا ہے اسلئے کہ بخار رطب کی اُن کے ابدان میں کثرت ہوتی ہے اسی سبب سے داڑھی اُن کے نہیں ہوتی اصل جو ہر مادہ شعر کی کمی یا تو کسی مرض عارضی کیوجہ سے ہوتی ہے اور وہ امر غیر امور طبیعیہ سے ہے یا وہ امر امور خارج از طبیعت نہ ہو امور غیر طبیعیہ کی مثال جیسے ناقہین اور لاغر اندام لوگ جب اُن پر تسلط امراض طویلہ کا گذرتا ہے خواہ زمانہ دراز تک امراض سخت رہیں جیسے دق وغیرہ میں گرفتار ہو کر نقیہ ہو جاتے ہیں اب اُن میں

فن ساتواں کتاب الزینت

مادہ بھی باقی نہین رہتا جس سے بالون کو غذا پہونچے لہذا اُن کے بال گر پڑتے ہین اور نئے بال نہین اُگتے اُن کے بالون کی وہی کیفیت ہے جیسے کسی گھاس یا کھیت کو پانی دے کر سینچتے ہین تب سینچنا موقوف کردین تو وہ نہ ہری ہوگی اور نہ بڑھے گی اور نہ اسکی بیل پھیلے گی یا جیسے خواجہ سرایان اور ہیجڑے نس کٹے وغیرہ کہ اُن پر رطوبت اور برودت کا بقدر غلبہ ہوتا ہے گو اگرچہ انمین بالونکے نکلنے کا امکان ہے لیکن اُنکی برودت اعضا یہانتک بڑھجاتی ہے کہ اعضائے شریفہ تک پہونچتی ہے پس انمین بھی برودت پیدا کردیتی ہے اور اسی سبب سے اُنکے رطوبت کی تحلیل نہین ہوتی کسی مرض مخالف کی طرف نہ جسقدر اُنکی رطوبت تحلیل ہوتی ہے وہ دیسی کم اور سرقیق ہوتی ہے کہ مسامات مین باقی نہین رہتی بلکہ نکلجاتی ہے اسیطرح جو لوگ موٹے تڑے بھاری عمامہ سرون پر باندھتے ہین اُن کے بال بھی اسیوجہ سے کم پیدا ہوتے ہین چونکہ بالون مین خرابی بوجہ اصل طبیعت کے ہوتی ہے جیسے صلع یعنی کھوپا ہونا کہ برا امر اسیوجہ سے پیدا ہوتا ہے کہ وہ مادہ جس سے بالون کی پیدائش ہے انمین براہ اصل خلقت کے کمی ہوتی ہے یا اسکہ دماغ کو استخوان قحف سے ایسی پیوستگی ہوتی ہے کہ اس حالت اتصال مین مادہ شعریہ وہان رک نہین سکتا جو سبب مقام روئیدگی مین بالون کے ہوتا ہے اُن کی تین وجہین ہین ایک تو یہ کہ اسکے جگہ وہ بالونکا نفوذ نہ کرسکے دوسرے یہ کہ نفوذ تو کرسکے مگر ٹھہر نہ سکے تیسرے یہ کہ نفوذ تو کرتا ہے مگر ٹھہر کے کسی نامناسب کیفیت یا مناسب کی طرف مستحیل ہوجاتا ہے نفوذ کرنا اسی سبب سے ہوتا ہے کہ اُسمین تلزز زیادہ ہوتا ہے یعنی گھنے بال ہونا اگرچہ مسام بند ہون جسطرح یہ کیفیت معین حدوث قرش صلع ہے اور سبب جلد حار مزاج کے آدمیون مین یہ امر پیدا ہوتا ہے اور اسی جہت سے جو مستعد صلع کے ہوتے ہین اُن کے بدن پر یا در سینہ پر بالون کی کثرت ہوتی ہے اور یہ لوگ چونکہ اُن کے تھوڑے سے بال بھی دشواری سے اُکھیڑے جاسکتے ہین یا گھنا ہین بالون کا سبب آثار قرح سابقہ کے ہوتا ہے چنانچہ قرع مین یعنی سر کے بال جلتے رہنے کا یہی حال ہے جس شخص کے بدن مین مادہ شعریہ مناسب یعنی مسامات مین نہین ٹھہرتا ہے بسبب شدت تحلل کے اور سبب اسکے کہ مسامات اُسکے زیادہ وسیع ہین چنانچہ یہ بھی ایک سبب اسباب بالنمہ سے داڑھی نکلنے کے واسطے ہے اور اُسکا یہی سبب ہے کہ جسقدر بال داڑھی مین باقی رہین وہ قریب وہ باریک ہون اور بسہولت اُکھڑ جائین اور آخر عمر مین چونکہ یبس کا غلبہ ہوتا ہے اور مسام مین تنگی آجاتی ہے باوجودیکہ مزاج مین رطوبت ہوتی ہے حرارت کی قلت کو اثر اس امر مین ہے کہ صلع نہین ہونے دیتا ہے جیسا کہ عورات اور خصیان مین مشاہدہ کرنا چاہیئے جس شخص کے بدن مین بالون کے مواد فاسد ہوجاتے ہین یہ فساد یا تو کسی خلط خبیث کے سبب سے ہوتا ہے جو کہ مسامات مین ٹھہرا ہوا ہے جیسے کہ داء الثعلب اور داء الحیہ جن جسے بالخورہ کہتے ہین یہی سبب ہوتا ہے یا فساد مادہ کا بوجہ قروح خبیثہ کے ہوتا ہے جو ردی اور اکال ہوتے ہین چنانچہ بعض اقسام قرع مین یہی سبب ہوتا ہے صلع کا معالجہ دشوار ہے اگرچہ قبل شروع ہونے کے محض بروقت ظہور آثار اور علامات مقدمہ کے اسکا دفع کرنا ممکن ہے یا ایسی تدبیر کرنی ممکن ہے کہ اسکا ظہور بتاخیر ہو بقراط کے کلام مین جو یہ امر مذکور ہے کہ اسباب صلع کو جب دوالی عارض ہون تو یہ مرض جاتا رہتا ہے کہ اوبال اُگ آتے ہین گو اس سے مراد بقراط کی یہ ہے کہ جن لوگون کے بال مرض داء الثعلب وغیرہ مین گر پڑے ہین بعد حدوث دوالی چونکہ مادہ اسفل اندام کی طرف آجائے گا اب اُن کے بال اُگنے کا کوئی مانع نہ رہیگا لہذا اُن کے بال اُگ آئین گے۔ بھوین اور پلکون کے بال جلد جو نہین گر پڑتے اسکا سبب یہ ہے کہ منبت یعنی جائے روئیدگی بالون کی اُن مین استوار اور عضو غضروفی ہے مستحکم الخلقت ہے اور اسی جہت سے صلع کے پیدا ہونے کی حفاظت کرتا ہے جسم حبشہ یعنی حبشیون کا اور زنگبار کے آدمیون کے اسلیئے کہ اُن کے بدن کی جلد بوجہ گندہ ہونے اور مضبوطی کے بالون کو گرنے سے بچاتی ہے جسطرح سخت جلد مین سوراخ بدشواری ہوتا ہے اور بروقت برآمد ہونے بالون کے بھی دشواری اور سختی جلد کی حبشیون مین باعث پیچیدگی بالونکی ہوتی ہے ایسے ہی جب بال نکل آئین پھر بھی سخت جلد بالون کی بسرعت گرنے اور منتشر ہونے سے حفاظت کرتی ہے اور جو لوگ الثغ ہین یعنی سین کو ثا مثلثہ اور را مہملہ کو غین معجمہ اور لام کو حا بے نقطہ بولتے ہین وہ مرض صلع مین مبتلا نہین ہوتے اسلیئے کہ ان کے دماغ مین رطوبت کی کثرت ہے اور اسی سبب سے اُن کو ذرب یعنی ,, '' یہ مرض زیادہ ہوتا ہے بوجہ کثرت نوازل کے فصل میسری بیان مین اُن ادویہ کے جو حافظ بالون کی ہین جن دواؤن مین لطیف حرارت ایسی ہے کہ اُس کی جہت سے

قوت جذب کی اُن میں حاصل ہے اور قوت قابضہ بھی ہے وہی ادویہ حافظ شعر ہوتی ہیں اور بعض ادویہ بالخاصیت از حفظ شعر کا رکھتی ہیں باب ادویہ مفردہ میں ہم بسائط کو بتفصیل ذکر کیا ہے اور قرابادین میں مرکبات اسی قسم کے لکھے ہیں اور اس مقام پر بطور مناسب چند ادویہ کا ذکر کرتے ہیں اور ادویہ بسیطہ جو لائق حفظ شعر کے ہیں اور جس وقت بال گرنے شروع ہوں اُنکا استعمال اس مرض کا تدارک کرتا ہے بشرطیکہ اُن امور کی رعایت کیجائے جو شروط کہ ہمنے جابجا ہم بیان کرینگے مدبر حفظ شعر میں۔ منجملہ انھیں ادویہ کے آس اور حب الآس لاذن آملہ ہلیلہ کابلی مر صبر پرسیاوشان اور کبھی ان ادویہ میں مازو بھی شریک کیا جاتا ہے بوجہ تقبیض کے اور فیلزہرج یعنی رسوت کا درخت خصوصًا کسی شربت قابض کے ساتھ یا روغن آس اور روغن مصطگی خواہ ماءالآس یا عصارہ برگ آزاددرخت اور نکھین پانی کتان سوختہ کا مع اُسکے تخم کے کسی روغن کے ہمراہ طلا کریں ایضًا قشر جوز سوختہ روغن آس ملاکر یا شراب قابض آمیختہ کرکے لیں خصوصًا صبیان کیواسطے مرکبات ادویہ حب الآس اور مازو اور نمک کو روغن گل اور روغن آس میں پختہ کریں ترکیب معلوم ہے اور استعمال کریں۔ ایضًا برگ آس تازہ اور تر اور لاذن اور عود بیخ اور اطراف سرو اور حب الآس سے سر پر بطور غلاف کے چڑھائیں زیت میں کوٹکر۔ ایضًا حب الآس سود تخم کرفس اور اطراف آس اور تخم چقندر اور اطراف عوسج اور حجر حبیر پرسیاوشان لاذن ہر واحد نصف جزو اور شراب اسود چھ جزو میں ادویہ کو بذریعہ طبخ کے مہرا کریں تا اینکہ ثلث حصہ شراب کا باقی رہے اُسکے بعد زیت کو سعد اور سنبل ہر واحد دو جزو سے معطر کرکے از سر نو پھر طبخ دیں کہ تین جوش آئیں بعد ازاں پانی روغن زار دو سے خوب بچوڑ کے جدا کریں اور کسی برتن میں رکھکر خوب سا ہلائیں اور بوقت حاجت کے استعمال کریں کہ یہ دوا حفاظت بالوں کی بھی کرے گی اور سیاہ بھی لائے گی۔ ایضًا تخم کرفس تخم چقندر پرسیاوشان کندر ہر واحد دو اوقیہ جوز پندرہ عدد قشور صنوبر ایک رطل ان سب کو تنور میں بریان کریں اور جس برتن میں دوا بھری ہو اُسپر گل حکمت ہو اور اسقدر آنچ دیں کہ سب ایسی جلجائے کہ قابل پیسنے کے ہوجائے بعد ازاں پیسکر ایک رطل چربی دب یعنی ریچھ کی اُسمیں داخل کریں کہ ریچھ کی چربی مرغابی اور قاز کی چربی سے اچھی ہے اور چربی داخل کرنے کے بعد دوائے مذکور کو اُٹھا رکھیں بروقت حاجت خوشبو روغن ملاکر استعمال کریں یہ دوا ضلع ابتدائی کو بھی نافع ہے ایضًا ڈیڑھ رطل شراب قابض اور لاذن ایک اوقیہ قشور صنوبر سوختہ دو اوقیہ پرسیاوشان سوختہ دو اوقیہ ریچھ کی چربی ایک رطل عصارہ عنب الثعلب ساڑھے چار اوقیہ لاذن کو طلا یعنی ماہی تابہ وغیرہ میں پختہ کریں اتنا کہ وہ گرم ہوجائے پھر اسپر سب دوائیں ڈالیں اور مخلوط کرکے اُٹھا لیں جب حاجت ہو اسمیں سے تھوڑی سی دوا کسی روغن خوشبو میں ملاکر استعمال کریں اور بہتر یہ ہو کہ روغن ناردین کے ہمراہ طلا کریں اور بدون آمیزش روغن کے بھی طلا کرسکتے ہیں ایضًا ایک خفیف دوا ہے مرا در لاذن اور روغن آس خصوصًا جو بنایا گیا ہو روغن خیری سے اور ماءالآس اور شراب قابض اور اتنا ملانا چاہیئے جو مشاہدہ حکم کرتا ہو اور طلا کریں۔ ایضًا ورد شقائق النعمان ہمراہ روغن آس کے سر پر ملیں اور رات بھر رہنے دیں بعد ازاں نہانا چاہیئے حمام خواہ آب گرم سے کہ یہ ترکیب بالوں کی سیاہی کی محافظت کرتی ہے ایضًا پرسیاوشان اور خاکستر قشور صنوبر اور ریچھ کی چربی اور شراب مازو سے اسقدر جو کافی ہو روغن مصطگی اور آس ملاکر استعمال کریں۔ ایضًا مہندی کی مُوئی ہوئی اور شل غبار کے باریک پسی ہوئی نصف رطل اور مازو سے سبز پسا ہوا دس درہم دونوں کے ہموزن سرکہ کہنہ ملادیں اور قرع انبیق سے معطر کریں جو معطر نکلے گا وہ حافظ شعر ہوگا۔ ایضًا پرسیاوشان اور لاذن ہموزن پیسکر بقدر کفایت روغن آس شامل کریں۔ ایضًا کندر اور سوسمار کی جلد یعنی غلیظ اور دریائی سیاہی کا غلیظہ ہر ایک پانچ درہم شراب قابض کیساتھ پیسکر ریچھ کی چربی ملاکر استعمال کریں۔ **فصل چوتھی ابرو کے بالوں کی حفاظت کی ادویہ کا بیان** ورد اور شقائق النعمان چار حصے اور عنب الحمام اور مسکی بیخ اور اطراف انجیر کے ہر ایک اُن میں سے ایک حصہ لاذن تین حصے پرسیاوشان دو حصے سب کو پیسکر ہموزن روغن مصطگی کے ہمراہ استعمال کریں ایضًا بیخ فاشرا بیخ فاشرا بیخ اشراس (جو شیخ کے نزدیک سمجھ میں بیخ خنثی ہے) اور خاکستر درخت صنوبر تازہ ہر واحد الکساتیرہ بورہ ہم حجم روغن خوشبو اسمیں ملاکر استعمال کریں یہ سب دوائیں تو وہی ہیں جو اکثر مستعمل ہوتی ہیں لیکن اگر ان بالوں کے گرنے کا سبب خشکی مزاج

کی اور قلت خون کی موجب کو تازہ اور فربہ کرنے کی تدبیر کرنی چاہیے ایسی غذا سے کہ جید الکیموس ہو اور جیسی غذا ایسی ہی غذا سے حرارت لطیفہ کی طرف مزاج کو مائل کرنا چاہیے اور کل شور اور ترش اور تیکھی چیزون سے اجتناب کرنا چاہیے اور مختلف اقسام کے پانی پینا یکسر چھوڑ دینا چاہیے اور جو شراب کہنہ ہو اُسے بھی ترک کرنا چاہیے آب شیرین سے نہانے کا ہمیشہ التزام کرنا چاہیے صابون اور نطرون اور اشنان کو بدن کے پاس نہ لیجانا چاہیے اُس سے موئے بدن کو نہ دھوئے بلکہ اگر خطمی وغیرہ ملکر نہانا منظور ہو تو آرد باقلا تخم خربوزہ اور مٹی اور بزرقطونا وغیرہ ایسی چیزون کا اُبٹنا ملے اور اگر مسامات بدن کے زیادہ بند ہو گئے ہون اُس وقت محللات کے ہمراہ ایسی دواؤن کی بھی احتیاج ہوگی جو تحلیل پیدا کرین لیس غذا مین بھی مفتح چیزون کی شرکت چاہیے جیسے خردل اور لہسن اور گندنا اور بدن پر طلاے ثافسیا اور خردل اور فرفیون اور سداب اور بصل کا کرنا چاہیے حمام آب ہائے محللہ سے کرنا اور سر کو بورہ اور نبیذ سے دھونا چاہیے ایسے شخص پر واجب ہے کہ جملہ اقسام کے روغنون سے اجتناب کرے اور اگر بالون کا گرنا بوجہ تخلخل مسامات کے عارض ہوا ہو تو اس وقت وہ دوائین مفید ہوتے ہین جنکا ذکر ہو چکا اور وہ ادویہ جو مائل بہ قبض مسامات ہون اور اطلیہ اور مرہان قابضہ کا استعمال اور حمام مین جانا اور نیم گرم پانی سے نہانا اور نہانے سے نیم گرم پانی کے بعد فوراً سرد پانی ڈالنا بدن پر مفید ہوتا ہے

فصل پانچوین بیان مین بالون کے دراز کرنے والی ادویہ کے

اکثر بالون کی طولانی کرنے والی دوائین وہی ہین جن مین لزوجت اور چسپندگی ایسی ہو کہ اُن کے لعاب بال مثل تار کے کھینچ سکین جیسے برگ کسم اور کدو کی پتی اور تیل سمہ ہون جنمین حرارت اور قبض ہو جیسے روغن سوسن کہ مین موم جلا کر ملائین یا جیسے روغن حنا اور روغن آس مین نطرون شیرگی خاصیت ہو اور کبھی بالون کی درازی کے واسطے حنظل بھی نافع ہوتا ہے پانی مین بھگو کر یہ بھی مفید ہے کہ لاذن کی قسم جید ایک کوزہ مین گل حکمت کرکے بھرین اور دھیمی آنچ سے کوئلے کی آگ ملطافت پگھلائین روغن زیت کے ہمراہ سفوف کرکے اُسپر چھڑکتے رہین تا آنکہ آگ پر چڑھے چڑھے پرسب اجزا باہم آمیختہ ہو جائین اور استعمال کرین آزاد درخت کی پتیون کو اس بارہ مین اور اُسکے برگ کے عرق کو خاصیت جید ہے ایسی کو ملکر کے روغن کنجد کے ہمراہ استعمال کرین (مرکب دوا) برگ آزاد درخت برسیاؤشان رومی جو تازہ ہو اور مر اور آملہ ان سب دواؤن کو سر پر تھوپین بر وقت بعض اقسام استعمال مخصوصہ جو مشہور ہین۔ ایضاً خردل کو طبیخ چقندر مین ڈالکر اُس سے سر کو دھوئین اُس کے بعد روغن آملہ یا روغن آس بالون مین لگائین۔ ایضاً تخم گاؤ اور تخم ترب اور ہلیلہ کابلی اور بلیلہ اور آملہ اور ہلیلہ سیاہ اور مازو مسلم ہر واحد ایک جز کوٹ کر عصارۂ عنب الثعلب مین سات دن تک پرورده کرین بعد ازان خشک کرین اور ہمراہ طبیخ کے طلا کرین اور طلا کرنے سے پہلے سر اور داڑھی کو پانی اور شہد اور آبگینہ سائیدہ سے دھولین۔ ایضاً جو بریان تیس درہم آملہ پانچ درہم پانی مین خوب جوش دین کہ پانی مین ان کا اثر آجائے بعد ازان اس پانی کو چھان کر اُسمین روغن بنفشہ برابر نصف وزن پانی کے اور لاذن تین درہم اور برگ کنجد برگ خطمی برگ کدو تازہ ہو یا سوکھا ہر ایک دس درہم ان کو یہان تک جوش دین کہ پانی جلجائے اور تیل باقی رہجائے (نسخہ دوسرا) جو کندی کی طرف منسوب ہے شیر آملہ مین دہ درہم پانی مین جوش دین جب چہارم رہجائے اور ہموزن باقیماندہ کے روغن زردین اور شعیر مقشر اور تھوڑی سی لاذن ملاکر اسقدر جوش دین کہ پانی جلجائے اور روغن باقی رہے

فصل چھٹی اثبات موہائے قوی کے بیان مین

اور اسی مین علاج اُس صلع کا بھی ہے جو ممکن العلاج ہو اور انتشار حواجب یعنی بھوؤن کے بالون کے آپسمین دوری کا علاج کرکے اُنکا جٹ دار اور گھنا کرنا وغیر ذلک۔ جمیع ادویہ جنکا ذکر باب داء الثعلب مین کیا جائے گا اور جملہ تدابیر مثل مالش اور اسکا سرخ کرنا ملنے سے اور سر پر حجامت کا استعمال کرنا اُسکے بعد ادویہ قویہ کا استعمال کرنا جنمین قوت جذب اور تحلیل کے ساتھ ہی ہو کہ ایسی تدبیر کو خاصیت ہو داء الثعلب کے ساتھ الغرض یہ جملہ تدبیرات صلع مین بھی نافع ہین اور حاجب کے بال اُگانے کے واسطے یا بال اکھیڑنے کے بعد پھر دوبارہ بال نکالنے کے لیے اسیطرح داڑھی کے بالون کے واسطے مفید ہین بیخ عرب کی پوست ہمراہ زیت کے تقویت اور حفاظت اور تسوید شعر مین عجیب خاصیت رکھتی ہے۔ جن ادویہ کے ذکر کرنے سے یہان غرض متعلق ہے اگرچہ وہی ادویہ داء الثعلب مین بھی نافع ہین بعد عنبار اور کافر کرنے اُن اُمور کے جن کو ہم نے آخر

باب حفظ شعر میں لکھا ہے وہ دوائیں یہ ہیں (نسخہ) ذراریح تازہ اُسکے سر اور پاؤں کاٹ کر سایہ میں خشک کریں اور روغن بنفشہ میں بھیں باجوش دیں کہ غلیظ القوام ہو جائے
بعد ازاں جسجگہ چاہیں اُسے ضماد کریں پہلے نقطے نقطے سے پڑیں گے بعد ازاں بال اُگ آئیں گے اسیطرح حاصل ہو اور جب ایسے مقامات پر لگایا جاتا ہے جہاں سے بال
اُکھیڑنے سے اُگ گئے ہوں یا اینکہ کندش کو روغن سپید بیضہ میں پیکر طلا کریں جہاں چاہیں اور یہی مکرر کرنی چاہیئے کہ بال پیدا ہو جائیں گے (دوسرا نسخہ) سم حمار سوختہ
اور سنگ جلا ہوا اُس کو روغن کنجد غیر منقت کے ساتھ طلا کریں کہ یہ دوا بھی قوی ہے چیونٹیوں کے انڈے کو روغن بان کے ہمراہ بھی لوگوں نے بال اُگانیوالی ادویہ
میں شمار کیا ہو اور عامۃ الناس کی رائے یہ ہو کہ انڈے بال کے اُگنے کو منع کرتے ہیں مجربات سے یہ بھی دوا ہو کہ غلطا یہ جو ایک جانور شبیہ سالا مندر کے ہوتا ہو
اور اپنے گھروں میں مر جاتے اُسے خشک کر کے کسی روغن کیساتھ طلا کریں۔ ایضاً نگینہ فرعونی کا برادہ ہمراہ زیبق کے استعمال کریں اور ایک سبب وہ دوا ہے جو معرل
اور بہ طرقلعی سے بنا کر اور اسمیں اُٹھیں روغنوں میں سے کوئی روغن جو مخصوص بالوں کے واسطے مذکور ہو چکے ڈالیں یا کوئی قسم کی چربی آمیختہ
چربیوں سے ڈالیں جو اوپر مذکور ہو چکیں الغرض اسقدر پیسیں کہ قوت اُس کحل کی جو قلعی سے ہو اس دوا میں آجائے بعد ازاں مقام مطلوب کو اسی دوا سے آلودہ کریں
اور اُسکے بعد برگ بحیر برشتہ جو اچھی طرح بھرا ہو گیا ہو یا کسیقدر بریان کیا گیا ہو اُسپر ضماد کریں۔ ایضاً مغز بندق یعنی رتھا کا چھیں سے اور بیے اور روغن زیت کے
ہمراہ استعمال کرے۔ ایضاً وہ لکڑی جسکا نام خرنوش اور قصب حمار اور اُسیکا چھال دونوں لیکر بھون ڈالیں اور وزن ہر ایک کا نصف رطل ہو اور لاذن
بیس درہم پہلے لاذن کو شراب میں حل کریں — بعد ازاں سب دوا اُن کو ملا دیں۔ ایضاً فیلغوریس حکیم نے یہ نسخہ بیان کیا ہو پیہ گاؤ نمک کی جو فی
چھیانوے درہم اشنان اور تافسیا ہر ایک اٹھارہ درہم مر آٹھ درہم لاذن آٹھ درہم پرسیاؤشان اڑتالیس درہم قصب الحمار اڑتالیس درہم چھال تمام چھیانوے
درہم چھال و قصب کو بریان کر کے تراش ڈالیں اور سارے اجزا کو شراب سود میں ملا کر درست کریں بعد ازاں سر مونڈ کر اسی دوا کو طلا کریں اور پانچ دن
تک لگی رہنے دیں بعد اسکے سر دھو ڈالیں اور دو روز فاصلہ استراحت کی غرض سے دیکر پھر دوبارہ اسی دوا کو طلا کریں اگر سر میں زخم پڑ جائیں مرغابی کی چربی
سے علاج زخم کا کریں۔ ایضاً قریطن کا نسخہ چھ عدد خرگوش کے بطنوں کو لیکر سایہ میں یا خفیف گرمی میں خشک کریں اور کسی دیگ میں جو طین حکمت سے گل حکمت
کی گئی ہو جلائیں اور اسپر برگ عوسج اور برگ آس اسی کے ہموزن اور پرسیاؤشان نو اوقیہ ملا کر پھر دوبارہ جلائیں شیشہ کے برتن میں بعد ازاں پیسیں اور تین
رطل بچھ کی چربی اور اسیقدر روغن ترب ملا کر اُٹھا رکھیں اور بوقت حاجت استعمال کریں کسی روغن خوشبو کو ملا کر حب الغار اور تخم بید انجیر کا روغن اور روغن عیلس
ہر ایک ان میں سے بالوں کے اُگانے میں اعانت کرتا ہو۔ ایضاً خاکستر برنجاسف جب بت کہنہ سے ملا کر ڈاڑھی پر لگائی جائے کہ جس ڈاڑھی کے بال
دیر میں نکلتے ہوں جلدی بال اُگیں گے۔ کلونجی کی خاکستر پانی کے ہمراہ ڈاڑھی کے واسطے اور خصوصاً حاجیوں کے لیئے بہت مؤثر ہو۔ ایضاً خاکستر رگوسفند
اور بندق ہندی جلا کر اور لاذن اور ذراریح اور کھیکلنی کی کنگھیر میں ہمراہ روغن بان کے اسقدر جلائیں کہ سیاہ ہو جائے اور ہموزن اُسکے غالیہ یعنی خوشبو دار
دوائیں ملا کر پہلے اُس مقام کی خوب سی مالش کر کے بعد ازاں طلا کریں۔ ایضاً حواجب کیواسطے دو عدد جونک لیکر جلائیں یہاں تک کہ پس جائیں اور اُسکے ہموزن
خستہ خرما جلا کر ملا دیں مگر وہ بھی اسقدر جلے کہ پسنے کے قابل ہو جائے اور سندرہ دلنے مرچ کے ملا کر طلا کریں ہمراہ روغن گل کے۔ ایضاً پرسیاؤشان اور
حب الآس اور تخم کرفس کو اسقدر جلائیں کہ سیاہی آجائے بعد ازاں کچھوے کی چربی اور روغن ترب ملا کر استعمال کریں دوائے آخر جس سے کہ بال اُگتے ہیں سندروس
دخنیات غلیظ تمساح اور غلیظ تنفذ بحری اور سداب جبلی ایک درخمی شراب قابض میں پیکر کچھوے کی چربی ملا کر استعمال کریں دوسری دوا کہ اگر ابرو کے بال جھڑتے
ہوں اور مدت سے یہی کیفیت ہو اور علاج میں دشواری ہو اور یہ کیفیت داء الثعلب کی وجہ سے ہو یا کسی سبب سے اُسکا نسخہ یہ ہو کہ ترنج ایک جزو اور زہرہ بحری
آٹھ جزو فربیون اور حب الغار تین جزو زفت زجاج چار جزو روغن سوسن میں گھول کر پسیر فربیون کو ڈالیں بعد ازاں جلا دو۔ پھر کو ملائیں نسخہ دیگر قصب ... خستہ
سات درہم خاکستر سینڈک کی یا پانچ درہم تخم جرجیر چار درہم بیخ شراس تین درہم روغن غار کیساتھ پیکر استعمال کریں فصل ساتویں بیان میں

داء الثعلب اور داء الحیہ سے حفظ کی یہ تو پہلے ہی معلوم ہو چکا ہے کہ داء الثعلب کا حدوث ایسے مادہ ردی سے ہوتا ہے جو بالوں کی جڑوں میں اسجگہ ٹھہرا ہوا ہوتا ہے جہاں سے بالوں کی روئیدگی ہوتی ہے اور چونکہ یہ مادہ تیز اور اکال ہوتا ہے لہذا بالوں کو فاسد کر دیتا ہے اور جب مادہ سے اُن کی غذائے جید ہوتی تھی اُسکی بھی روک کر دیتا ہے اور اس مرض کو داء الثعلب اسوجہ سے کہتے ہیں کہ اکثر ثعلب یعنی لومڑی کو یہی مرض ہوتا ہے داء الثعلب اور داء الحیہ میں فرق یہ ہے کہ داء الثعلب میں تو فقط بال منتشر ہو کر گر جاتے ہیں اور داء الحیہ میں علاوہ اسکے بالوں کے ہمراہ جلد رقیق بھی گر جاتی ہے جسطرح سانپ کی جلد گرتی ہے اور بیشتر بعد گرنے بال اور کھال کے شکل بھی ویسی ہی ہو جاتی ہے جیسے کہ شکل سانپ کی اس مرض میں ہوتی ہے جو مادہ داء الثعلب اور داء الحیہ کا موجب ہوتا ہے کبھی صفراوی ہوتا ہے اور کبھی سوداوی اور گاہے بلغمی اور کبھی خون فاسد اور ہر ایک قسم پر استدلال بعد حلق کے کیا جاتا ہے یعنی جب استرہ سے بال مونڈیں جو رنگ جلد کا برآمد ہو اُسی رنگ سے شناخت مادہ کی ہوتی ہے خصوصاً اگر بعد استرہ پھیرنے کے جلد کو خوب ملیں اور کبھی تدبیر مقدم سے بھی پتا مادہ کا لگتا ہے اور جو اعراض ہمراہ اس مادہ کے ہوتے ہیں اُن سے بھی شناخت ہوتی ہے کہ کون سی خلط کا غلبہ ہے چنانچہ بارہا بیان ہو چکا کبھی دیر میں علاج پذیر ہونے یا جلد اچھے ہو جانے کی بھی شناخت ہوتی ہے اسطرح کہ اگر بعد استرہ پھیرنے کے ملنے سے اُس جگہ سرخی آجائے اور خون کھنچ آئے معلوم کرنا چاہیئے کہ جلد علاج پذیر ہوگا اور اگر بہت دیر تک مالش کرنے سے بھی سرخی نہ آئے یا کمتر آئے دیر میں علاج پذیر ہوگا علاوہ برین زیادہ مالش سے یہ بھی ضرر ہوتا ہے کہ قرحہ پڑ جاتا ہے کہ وہ قرحہ خود مانع بال اُگنے کا ہوتا ہے علاج بیشک تدبیر صائب تو یہی ہے کہ خلط غالب کا استفراغ کریں اور جیسے اسی خلط سے بدن کو پاک کریں جس خلط سے یہ مرض پیدا ہوا ہے اور غذا ایسی تجویز کریں جسکا کیموس اچھا ہو اور شراب معتدل پانی ملی ہوئی مائل بحرارت و رطوبت جو رقیق اور صاف ہو اُس سے تغذیہ خوب ہوگا اور حمام بھی نافع ہے قبل اکل و شرب ہو یا بعد پہلے استفراغ مادہ سے ابتدا کرنی چاہیئے کہ پہلے اُس خلط سے بدن کو پاک کریں مسہلات سے یا فصد سے اخراج مادہ کریں اگر ضرورت ہو بعد ازاں خاص سر کا تنقیہ کریں جیسے کہ بیان ہو چکا بذریعہ سعوطات اور نشوقات اور غرغروں کے یہی سب ادویہ جو باب امراض راس میں مذکور ہو چکی ہیں کہ ہر ایک فصل میں جدا جدا ان ادویہ کا بیان بخوبی کر دیا ہے بعد ازاں جلد کی اصلاح کی طرف متوجہ ہوں اسطرح سے کہ پہلے خاص اُس مادہ کو دور کریں کہ جو زیر جلد اُس مقام خاص میں پوشیدہ بھرا ہے یا تحلیل اُس مادہ کی کریں مگر اسکی تدبیر میں جلدی کریں ایسا نہو کہ جلد اس مادہ کی خباثت سے کوئی کیفیت راسخہ حاصل کرے کہ پھر اُس کیفیت کا زوال بعد اخراج مادہ کے بھی دشوار ہو اسمیں شک نہیں ہے کہ جن دواؤں سے استفراغ مادہ خبیثہ ہوتا ہے وہ سب مقطعہ اور محللہ ہوں گی مگر تحلیل اُن کی اتنی نہ ہونی چاہیئے کہ بحد تجفیف پہونچ جائے اور بسبب شدت سخونت کے ایسی خشکی جلد میں پیدا کرے جو آیندہ جاکر سقوط شعر کا سبب ہو جائے اگرچہ سرعت ایسی تیز دوا مرض داء الثعلب کو دور کر دیتی ہے مگر مآل اچھا نہ ہوگا۔ پھر اگر وہ دوا زیادہ گرم ہو جیسے ثافسیا اور یہی ثافسیا اس مرض کی گویا اصلی دوا ہے کہ اسکے بدون چارہ نہیں ہوتا ہو لازم ہے کہ اس کی حرارت کم کر لیں روغنہائے معتدلہ کو ملاکر اور اتنی آمیزش روغن کی کریں جو اس گرم دوا پر غالب ہو۔ خواہ ایسے پانی سے تیزی اسکی بہ نرمی کم کریں ثافسیا عمدہ وہی ہے جو تازہ ہو اور تین سال کی پرانی ضعیف الاثر ہوتی ہے اور نئی قوت دار کا استعمال مناسب یہی ہے کہ کم مقدار سے ہو اور مزاج کی شدت حرارت توڑ ڈالی جائے اور جس مقام پر اُسے لگائیں جھٹ پٹ پھر چھوڑا ڈالیں دیر تک لگی نہ رہنے دیں اور اگر کہنہ ضعیف الاثر ہو اُسکے مزاج کی تعدیل کچھ ضرور نہیں اور نہ اُسکا جلدی سے چھوڑانا چاہیئے اور یہ واجب ہے کہ خوب پس جائے کہ لطافت پیدا ہو ورنہ قوت اُس کی جلد میں نفوذ نہ کریگی یہ واجب ہے کہ ان دواؤں میں تقویت و منع کا بھی اثر ہو تاکہ سرکشی مادہ خبیثہ کو قبول نہ کرے اور ضرور نہیں کہ ہمراہ اس قوت کے قبض کی بھی قوت ہو بکثرت کہ مانع ہو ورود مادہ کو اُسی مقام خاص پر اور مسامات میں نفوذ کرنے سے منع کرے اگر وارد بھی ہو جائے واجب ہے کہ ان دواؤں میں جذب خون صالح کی قوت ضرور ہو اور بخارات اُسکے محلل جو چسپاں ہوں بعد ازاں کہ تحلیل اُس مادہ فاسدہ کی کردیں جو کہ جلد میں تھا ایسے خواص سے یہ دوا جامع ان فوائد

کی ہوگی کہ جو مادہ فاسدہ قریب موضع کے تھا اُس کی تحلیل کرے گی اور جو مادہ صالح اُس جگہ سے دور تر تھا اُس کو کھینچ لائے گی اور یہ اثر بعد تنقیہ مذکورہ کے پیدا ہوگا جب ان ادویہ کا استعمال کیا جائے لازم ہے کہ اُن کی تاثیر پر لحاظ رہے ابتدا ضعیف الاثر اور تھوڑی مقدار سے کرنی چاہیے اور دیکھنا چاہیے کہ ضعیف الاثر نے قلت مقدار پر کیسا اثر کیا پھر اگر مریض کو تحمل اور اثر دوا کو جید پائیں ہوتی قوی دوا کو بزیادتی مقدار استعمال کریں اور اگر مریض متحمل نہو اور اثر زیادہ پیدا ہو یا تو مقدار میں اور کمی کردیں یا دوائے ضعیف کو اسی مقدار سے استعمال کریں اس امر میں پوری کوشش یہ ہے کہ زخم نہ پڑنے پائے اور نہ ورم پیدا ہو خصوصاً اُن مادوں میں جو طبعی مزاج موں یا سن اور جنس اُن کی نرمی بدن کی مقتضی ہے۔ پھر اگر براہ غلط زخم پڑے خواہ ورم آجانے کی نوبت پہونچے چربیوں کے طلا کرنے سے اسکا تدارک کرنا چاہیے جیسے بط کی چربی یا مرغ کی چربی یا نیر دلی دودھ کی اور جب یہ ورم اور قرحہ میں سکون پیدا ہو پھر اُسی دوا کو بقدر مناسب اور اتنی کہ تحمل ہو سکے لگانا شروع کریں جب پھر اثر عظیم پیدا ہو پھر اعادہ اسی تدارک کا کریں اور پھر اسیطرح کرتے رہیں جبتک کہ مادہ فاسد کی پھر بی تحلیل ہوجائے اور خون جید کا جذب ہونے لگے۔ دوا کی تاثیر کی نشانی اس مرض میں یہ ہے کہ دوا لگا کر اگر نرم نرم مالش سے مقام ماؤف کو ملیں سُرخی جلد پر آجائے کہ قبل استعمال دوا اگر اتنی مرتبہ اس آسانی سے مالش کرتے سرخی پیدا نہ ہوتی۔ اگر مالش سے تبدل سُرخی کیطرف نہو معلوم کرنا چاہیے کہ ابھی دوا بہت ضعیف ہے پس اُس سے زیادہ کسیقدر قوی دوا کا استعمال کرنا لازم ہے۔ اور اگر چیتھڑوں سے ملنا سرخی پیدا نہ کرے اور اسقدر شدت سے دلک کرے کہ انتشار یعنی پوست چھلجانے کے قریب پہونچے بعد ازاں پیاز سے مالش کریں پھر اگر اس سے سُرخی نہ آئے پچھنے لگانے کی حاجت ہوگی اور لسن وغیرہ کے طلا کرنے کی۔ منجملہ ان امور کے جن کی حاجت تنقیہ جلد میں مادہ بالخورہ سے ہوتی ہے وہ بالخورہ جو نہایت ردی اور خبیث ہوکر جونکیں اور پچھنے کا استعمال کریں۔ اور بہت سی سوئیاں چبھوئیں اور جلد اور پوست دھیڑیں ان ادویہ حادہ سے جنکا ذکر اب ہم کیا چاہتے ہیں اور پھاڑ ڈالنا جلد کا اسقدر کہ نقطہ نقطہ سے پڑجائیں اور اُسے جدا کردیں کہ بال نکل آئیں۔ تحلیل مادہ پر بالوں کی بنی ہوئی ٹوپی معین ہوتی ہے اگر رات اور دن ہمیشہ پہنے رہیں کہ اس ذریعہ سے تحلیل اور تعریق ہوتی ہے اور جب ہر کم استرہ سے دو دن میں تین مرتبہ اور جب بال نکل آئیں پھر فوراً مونڈنا چاہیے اور قبل استعمال طلا کے سر کو استرہ سے مونڈنا ضرور ہے اور پھر اسی طور سے مالش کرنی لازم ہے جو ابھی ہم نے بیان کی ہے کہ خرقہ یا خشونت سے ہمراہ پیاز اور مولی کے چھلکے کے اسقدر ملیں کہ سُرخ ہوجائے اور قوت دوا اُٹھانے کی قابل ہو اور مسامات پھول جائیں اور شبیہ حمام قائم مقام اس مالش کے اثر میں ہوتا ہے اگر مونڈنے کی نوبت نہ آئے اُسوقت دوا کو رقیق لگانا چاہیے تاکہ جڑوں تک پہونچے۔ استفراغات کی یہ صورت ہے کہ صفراوی مادہ میں بھی طبیخ ہلیلہ میں کسیقدر خربق اور افتیمون کی قوت دیکر استعمال کریں اور حب قوقایا اور ایارج فیقرا۔ ایضاً ایارج شحم حنظل جید علاج تنقیہ ہے۔ خصوصاً بلغمی کے واسطے پھر اگر مادہ سوداوی بھی ہو تھوڑی سی خربق سیاہ اُسمیں ملادیں اور اگر صفراوی خلط ہو بلغمی کے ہمراہ سقمونیا ملانی چاہیے۔ ایارج روفس حکیم اور ایارج لوغاذیا دونوں جید ہیں خصوصاً سوداوی کے واسطے اکثر اوقات یہ امر استفراغ ہی سے زائل ہوجاتا ہے اصناف ان مسہلات کے تو سابق میں نہایت تفصیل سے معلوم ہوچکے ہیں۔ اگر ان ادویہ سے بھی خفیف مسہل دینے کا ارادہ ہو ایارج مر کو شحم حنظل سے مرکب کرکے دینا چاہیے۔ مرتد کا استعمال مہینہ میں تین یا چار مرتبہ سے زیادہ نہ ہو۔ اگر ایک استفراغ سے ازالہ مرض نہ ہو مکرر کرنا چاہیے مگر بیچ میں دو استفراغ کی راحت دے دے کر آرام جب سر کی جلد اور رگیں سرخ اور ممتلی معلوم ہوں فوراً فصد کھولنی چاہیے پہلے تو فصد عام اُسکے بعد فصد خاص رگہائے سر کی اگر رائے ہو تو کھولنی چاہیے اور فصد پیشانی اور کنپٹیوں کی رگوں کی اور اگر رائے نہ ہو تو ان رگوں کی فصد ہرگز کرنی چاہیے اسلیے کہ خون محتاج الیہ انسان کا ہے اس مرض خاص میں جسقدر خون ہوگا اُسیقدر اسکی اصلاح وغیرہ کرکے علاج کارگر ہوگا۔ غرغرہ اور سعوط وغیرہ کے بیان سے تو ہم پہلے ہی فراغت پاچکے جہاں کہ علاج امراض راس کا بیان کیا ہے اور یہ موضعیہ میں سے ہے فربیون جو سہ سالہ ہو قوی ہے پس فربیون کو کسی تیل سے

مدبر کرکے جو بیان ہو چکا ہے استعمال کریں نرمیوں کے بعد تافسیا بھی عجیب دوا ہے اور بدرجہ غایت نفع کو پہونچتی ہے بعد اسکے حرف اور خردل اور خاکستر ذراریح کی جو زفت میں گوندھی جائے یعنی زفت رطب میں یا مومیج کی روغن غار میں ملا کر اسمیں گوندھیں۔ تبوعات کے دودھ جیسے مدار اور تھوہر وغیرہ اُن کو بالخورہ پر اسطرح ڈالیں کہ نقطہ اور چھتیاں پڑ جائیں بعد ازاں پوست کو اُدھیڑیں تاکہ اسکے نیچے جو مادہ ہو بہہ کر نکل جائے جب پوست مثل چھلکے کے اُتر جائے گا اُسکے نیچے بال نمایاں ہوں گے ڈاڑھی کے اُس مقام سے جہاں بالخورہ تھا کیکج یعنی لشومری مقام بالخورہ پر تھوڑی دیر تک رکھی جاتی ہے لیکن یہ سخت اور تیز دوا اُسی بالخورہ پر رکھنی چاہیئے جو قوی ہو اُسکے بعد کبریت اور دونوں خربق اور تخم حرجیر اور کف بورہ کا اور دونوں قسمیں زبد البحر کی اور پوست قصب الذریرہ کی جڑ میں جلا کر اور چوہے کی مینگنی جلا کر اور دارفلفل اور بندق سوختہ اور برگ انجیر اور مکھکنی عرق ماميران اور قطران اور کبھی اسمیں تلخہ گاؤ بھی ڈالدیتے ہیں اُسکے بعد بادام تلخ سوختہ مع پوست کے اور کندر جو خوب تیز سرکہ میں پسی ہو اور خرنوب نبطی بھی اس مرض کی دوا ہے افضل وہاں جو اس مرض میں قابل استعمال ہیں روغن غار اور روغن بیدانجیر اور افضل ادویہ شمعیہ یعنی آگ پر پگھلنے والی قطران ہے اُسکے بعد زفت اور افضل سب چربیوں میں ریچھ کی چربی اور خصوصًا اگر پورانی دستیاب ہو **لطوخ جید** سو خردل اور قطران کے ہمراہ مستعمل ہو **صفت لطوخ قوی نافع** فربیون اور تافسیا دہن الغار ہر واحد دو مثقال کبریت زندہ یعنی جلی ہو اور خربق سود دہو یا ابیض ہر ایک ان میں سے ایک مثقال موم ملا کر قیروطی بقدر ضرورت بناویں **ایضًا** بورہ افریقی دو جزء نوشادر ایک جزء ان دونوں کو سوختہ کرکے سرکہ کہنہ میں پیسیں اور بعد ملنے مقام بالخورہ کے طلا پتلا پتلا کریں اور تین گھنٹے کے بعد دوا ابل ڈالیں کہ دوا سوکھ چکی ہو اور تین روز تک لگایا کریں پھر اگر پوست میں نقطے نقطے سے پڑ جائیں یہی تدبیر کریں جو اوپر مذکور ہو چکی ہے۔ **ایضًا** ذراریح اور خردل کسی روغن مناسب میں پختہ کرکے اتنا غلیظ قوام ہو جائے جیسا غالیہ کا ہوتا ہے بعد ازاں اُسی دوا سے بالخورہ کا مقام منقطع کریں اگر مرض قوی ہو اور برداشت کرسکتا ہے اور ضعیف مزاج کے لیئے اس دوا کی قوت کم کردیں۔ ایک دوا اس سے خفیف تر ہے اور نفع اسکا عجیب ہے وہ یہ ہے **نسخہ** سرکہ کہنہ اسکے برابر روغن گل جو عمدہ ہو پہلے ان دونوں سے لخلخہ سونگھائیں بعد ازاں محل مرض کو کھر کھرے کپڑے سے خوب سا ملیں اور اسی دوا کو طلا کریں **ایضًا** ایسے غالیہ سے بالخورہ کو ملنا جسمیں کسیقدر ثافسیا پڑی ہو نافع ہے یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ اطفال کو فقط پرہیز کرانا علاج بالخورہ میں کافی ہے اور ہر طفل قریب بلوغ کے ہو اُسے نصف درہم حب قوقایا اور دہ سالہ کیواسطے دو دانق حب مذکور بس ہے

فصل آٹھویں بال تراشنے والی دواؤں کے بیان میں

نورہ یعنی چونا دو جزء اور زرنیخ ایک جزء اسمیں تھوڑا سا ایلوا ملا کر طلا کرنے سے فورًا بال اُتر جاتے ہیں۔ اگرچہ چونا زیادہ ہو اور ہرتال وزن مذکور سے کم ہو نہایت خوب ہے اور چونہ کی زیادتی سے عمل اور اثر میں دیر تو ہوگی مگر اثر ضرور ہوگا۔ کبھی چونہ اور زرنیخ دو جزو اور ایک جزو لیکر پانی میں پکانے میں اسقدر تیزی آجائے کہ پر کے بال اُترجائے تلیں اور اگر کر پانی میں پختہ کریں زیادہ اثر دار ہوگا مگر دھوپ میں گھٹنا نسبت پکانے کے اچھا ہے اور اس پانی کو لیکر اسمیں تھوڑا سا روغن اور بہت دیسی پانی میں پکاتے ہیں کہ روغن میں تیز اثر آجائے بعد ازاں اسی روغن کو طلا کریں کبھی ہرتال کو لسنے دونوں تک گھنٹے دیتے ہیں کہ بستہ ہوکر نمک ہوجائے اور اس نمک کو پانی میں ملا کر استعمال کرتے ہیں سبب کا چونہ ہمراہ ہرتال کے نورہ بنانے میں بکار آمد ہوتا ہے اُسکا لطیف ہوتا ہے اگر چونہ کا پانی جو کر لیا گیا ہو دھوپ کی گرمی یا بذریعہ پکانیکے ذریعہ سے اور اس پانی میں ہرتال پیسکر ملائیں بہت عمدہ ہوگا کبھی بوزہ چونکہ جو زمین پست کے نیچے ہوتی ہے وہ بھی بکار آمد ہے اگر منظور ہو کہ نورہ سے بال گرنے کے بعد اور بال جو نکلے وہ باریک ہو تو نورہ میں خاکستر انگور کی ملانی چاہیئے یا بورہ اور نورہ کو زیادہ اُلٹ پلٹ کر لگائیں بعد ازاں آرد باقلا اور آرد جو اور تخم خربوزہ سے دھو ڈالیں کبھی نورہ کی ترکیب چونہ اور زرنیخ اور آب کشک اور چاولوں کی پیچھ سے ہوتی ہے اور کبھی اسمیں مر اور مصطکی بھی ڈالتے ہیں اور کبھی زبد البحر سے اعانت کرتے ہیں

فصل نویں علاج اُس شخص کا جو چونہ سے جل گیا ہو

واجب ہے کہ اُس مقام کو ہاتھ سے بہت اُلٹ پلٹ

کرین اور جلدی سے دھو ڈالین اور اس سے پہلے روغن گل لگائین جب گرم پانی سے دھو چکین پھر اسے سرد پانی مین بٹھائین کہ یہ علاج بہت ہی جید ہے بعد ازان اُسپر صدف عشر کو گلاب اور صندل مین پیسکر طلا کرین خصوصاً اگر زیادہ جل گیا ہے پس مرہم اسفیداج کا لگانا اور جو کہ گابا مردار سنگ جو سپیدہ بیضہ مین پرورده کیا ہوا اور روغن گل ورکا ہو فصل دسوین نورہ کی بو کھونے کی تدبیر۔ بعد نورہ لگانے کے دھنی مٹی چاہیے جو کسی خوشبو مین گوندھی ہوئی ہو یا مٹی اور سرکہ یا گلاب۔ برگ شفتالو کو نورہ کی بو دور کرنے مین عجب خاصیت ہے اور برگ انگور اور [illegible] بھی اور مہندی گل اور گل سرخ اور سعد اور سنبل الطیب اور اذخر اور ان مین تعییل یکجا کرکے خواہ جدا جدا استعمال کرین فصل گیارھوین بال اُگنے کی روک کرنے والی دوا جلنے مخدرات بارده ہین وہ سب روئیدگی مو کو منع کرتی ہین مثلاً یون تدبیر کرین کہ پہلے بال کو اکھیڑ ڈالین بعد بھنگ اور افیون اور سرکہ اور شوکران طلا کرین یا شوکران تنہا اور سرکہ مین جوش دے کر طلا کرین بہت اچھا ہے جرم اس مینڈک کی جو آجام یعنی سایہ مین ٹھہرے ہوئے پانی سے برآمد ہو وہ بھی مانعات شعر سے ہے کہ اسی جرم کو پیسکر لعاب اسبغول یا عصارہ بیخ اور سرکہ ملا کر طلا کرین اور عمر بھی تدبیر کرین بعضون نے کہا ہے کہ جب روغن مین عظایہ کو پختہ کرنے سے اسقدر جوش دیا ہو کہ وہ پھٹ گئی ہو اسکا طلا بھی مانع برآمد مو ہے اسیطرح جس روغن مین سیاہی کو پکایا ہو وہ بھی یہی اثر رکھتا ہے اور یہ بھی کہتے ہین کہ اس روغن سے خلاف اسکا ظاہر ہوتا ہے یعنی اگر بال نہ اُگتے ہون تو اُگا دیتا ہے۔ یہ بھی لکھا ہے کہ قیمولیا اور سپیدہ رصاص [illegible] اور پھٹکری نصف جزو کو آب بھنگ تر مین پیسین۔ ایک قوم نے کہا ہے کہ خون مینڈک مذکور کا اور خون سنگ پشت نہری کا روئیدگی مو کو مانع ہے کہتے ہین کہ اسیطرح خفاش کا خون اور اُسکا دماغ اور جگر بھی مانع ہے اور ان اجزا سے ایک دوا بھی مرکب کی ہے کہا ہے کہ مینڈک کو جو میان کے ٹھہرے ہوئے پانی کی ہو لیکر خشک کرین اور سوکھا ہوا گوشت اُسکا ہمراہ خون سنگ پشت نہری کے جو سوکھا یا ہوا ہو اور نورہ سرخ اور مرداسنج اور موئی والی [illegible] سوختہ سب اجزا ہموزن پانی مین گوندھ کر بعد اُکھیڑنے بالون کے عانہ یعنی کالے بالون کا مقام اور بغل پر لگائین تخم انجرہ کسی روغن مناسب کیساتھ بقوت بال اُکھیڑتا ہے فصل بارھوین مجعدات شعر کے بیان مین جو دوائین بالون کو گھونگھروالے کر دیتی ہین میتھی کا آٹا اور اسکا روغن اور سدر اور [illegible] اور مازو اور چونا اور مرداسنج سب کو یکجا کرین یا بعض کے استعمال پر اکتفا کرین اور ان دواؤن سے سر پر پھٹو بین کبھی ان ادویہ مین بزر البنج بھی پڑتا ہے اور روغن اُسکا بھی شریک کیا جاتا ہے اور کبھی بنج تنہا بھی مستعمل ہوتی ہے نورہ چونکہ بالون کو سوختہ کر دیتا ہے اور تھوڑا سا جلاتا ہے اسی لحاظ سے اس قسم کی ادویہ مین شمار کیا گیا ہے خصوصاً اگر چونہ کے ہمراہ بقدر دو ثلث وزن کے سدر ملا کر پانی سے گوندھین اسیطرح کہ مرداسنگ کہ اسکا پھین خوب طرح سے بالون کو گھونگھروالے بناتا ہے دوسرا نسخہ۔ مازو اور گرمازک اور [illegible] یعنی سونے چاندی کا میل اور برگ سرو یا حب السرو [illegible] مرداسنج کثیرا طین جزو یعنی سر ملنے والی مٹی اور [illegible] ایک جزو [illegible] نصف جزو آب چقندر سے گوندھکر استعمال کرین کہ یہ بھی مجعد ہے اور سیاہی بھی پیدا کرتا ہے فصل تیرھوین بالون کے سوختہ ہونے کے بیان مین اسکا علاج وہی ہے جو بالون کے پھٹ جانیکے علاج مین مذکور ہو چکا ہے اور خلاصہ یہ ہے کہ روغن ہائے مرخیہ اور لعابات مرطبہ سے علاج کرین فصل چودھوین تشقیق شعر کے بیان مین اسکا سبب یبس اور استعمال غذا ہائے یابسہ ہوتا ہے اور ادہان لینہ معتدلہ اور لعابات لزجہ جیسے لعاب خطمی اور لعاب بزرقطونا اور لعاب برگ بید اور جملہ وہ اشیا جنمین ترطیب ہے فصل پندرھوین اُن ادویہ کے بیان مین جو بالون کو باریک کرتی ہین زرد چوب [illegible] اور ادویہ شعر مین ملایا جائے بالون کو باریک کر دیتا ہے فصل سولھوین جوانی اور پیری کا بیان - ہم نے مقام مناسب مین پیری کا ذکر اچھی طرح کر دیا ہے کہ شباب اور پیری کا سبب کیا ہے اور اسجگہ ہم فقط یہی کہتے ہین کہ جب تک [illegible] رطوبت اور [illegible] حرارت اور [illegible] حرارت سے [illegible] اس وقت تک بالون مین سیاہی رہتی ہے جب بالون مین مائیت کا بڑھنا شروع ہو سپیدی آنے لگتی ہے - فصل

ستر ھوین بیان مین اُن چیزون کے جو دیر مین پیری کو آنے دیتی ہین جن چیزون سے کہ بالون مین سپیدی دیر مین آتی ہو اُن کی قسمین
ہین ایک وہ تدبیرات ہین جو اسباب اولی ہین کیجائین اور شیب کو روکین یعنی مادہ شعر مین خاص اُنکا افراط ہو بلکہ اُس سے پہلے جو چیزین بدن مین پیدا ہوتی
ہین اُنمین اثر کرین اور دوسری وہ اشیا ہین جنکا اثر زیادہ شعر مین ہو پہنچے اور اسکی مائیت کو روکے پہلی تدبیر تو یہی ہے کہ ہمیشہ خلط بلغمی کا دفعتاً فوقتاً تنقیہ
ہوتا ہے خصوصاً مدر لیئے کرنے کے جو کھانا کھانے کے بعد کرین اور حقنہ یعنی حقنان کے ذریعہ سے بھی اخراج بلغم کا کیا کرین اور پھر چند روز تک رہتے
ہے کر اعادہ حقنان ہو آکرے اُسکے بعد اُن معجون اور ادویہ کا استعمال کیا جائے جو شیب اہن کہ جنھین ہم بیان کرتے ہین اور ان ادویہ کے ساتھ ایسی غذاؤن کا
استعمال رہے کہ جید الکیموس ہین اور باعتدال حرّ سے خون محمود اونمین پیدا ہوتا ہے اقسام قلیہ اور مطبخ اور کمیب یعنی اقسام کباب یا جو گوشت دم پخت کیا
جاتا ہے اور شوربات یعنی کباب سیخ کے اور شوربا دار گوشت یا آب گوشت خواہ دودھ اور دہی مین بھیگی ہوئی روٹی جسکو ثرید کہتے ہین نہ کھائین اور
اسکا بھی لحاظ کرنا واجب ہو کہ غذا اُسیقدر تناول کرین جو پوری ہضم ہو جائے کہ یہ اصل تدبیر ہے اسلئے کہ جب ہضم مین فساد ہوتا ہے خون بھی خراب
اور خام پیدا ہوتا ہے واجب ہو کہ جس شخص کا مزاج بلغمی مرطوب ہو وہ ابازیر حارہ کا جیسے رائی اور فلفل و توابل اور کواپیخ جو خاص قسم کا گوشت ہی
اور مرے خصوصاً نہار منھ اور چقندر ہمراہ خردل کے تناول کرین اور تھوڑی سی شراب خالص پر اقتصار کرین اور فواکہ اور ترکاری جنمین ترطیب ہو اور دودھ اور
مچھلی اور ہریسہ جو غلیظ خاص ہو اور ایضاً عصیدہ سے پرہیز کرین اور پانی بکثرت پینے سے اسیطرح عصیدہ بکثرت پینے سے اور بالون کے اکھیڑنے
سے اور سکر سے زیادہ مست ہونے سے اور جماع بکثرت کرنے سے اور کافور اور روغن گل اور روغن یاسمین بالون مین ڈالنے سے احتراز کرین
اور آب شیر ہوئے سے زیادہ نہائین اگر زیادہ نہائین گے بالون مین ایسی خشکی لگے گی کہ پھٹ جائینگے اور بہت جلد تریہ عیب پیدا ہو گا علاوہ بر ان
یہ بھی ہے کہ بالون کا دھونا قوت کا اُن کی حافظ ہو پس اگر نہانے کا خوگر ہو تخم حنظل اور کلونجی اور بورہ نطرون گاڑے بالون کو دھویا کرین معاجین اور عقاقیر
ہو مادہ بلغمی کو قطع کردین اور پیری بدیر آنے دین مثلاً ایک ہلیلہ کابلی کا روز آہستہ آہستہ چبانا اسطرح کہ ہر روز ایک ہڑ کو لیکر چبایا جائے مترجم کہتا ہے بعض
مجربین ہند سے معلوم ہوا ہو کہ ہر روز ایک ہڑ بڑھانی چاہیے چالیس روز تک پھر اسیطرح کم کرتا جائے اور مکرر اسی بڑھانے گھٹانے سے سپیدی
بالون کی دور ہو جاتی ہے اور اکثر لوگ کہتے ہین کہ یہ طریقہ آزمودہ ہو میرے گمان مین اگر تدبیرات مذکورہ بالا جو شیخ نے لکھی ہین اُن کی رعایت کرے
تو غالباً ضرور مفید ہون یقین اگر ہلیلہ کابلی کو اسیطرح ہر روز استعمال کرے سیاہی بالون کی ملکہ شباب کو آخر عمر تک باقی رکھے گا۔ اسی طرح جو اطریفل چھوٹی
اور بڑی ہڑون سے بنائے جائین اور وہ معجون جو خبث الحدید سے اور اس سے بہتر وہ معجون جو سونے کی شرکت سے طیار ہو اور اسکی ترتیب اس طریقہ
سے بہت اچھی ہے نسخہ ہلیلہ سیاہ اور آملہ ایک جزو عسل بلادر جو اُسی بلادر سے نکالا ہوا ہو سب کو روغن زرد مین ملاکر شہد سے معجون طیار کرین اور یہ معجون
بہت قوی ہے لازم ہے کہ تھوڑا سا استعمال کرین ایسا نہو کوئی اثر بد پیدا کرے انقردیا نامے معجون بھی قوی ہے اور مثرودیطوس بھی قوی ہو تریاق بھی قوی ہے
گوشت سانپ کا بھی اگر عادت اُسکی پڑجائے حافظ شباب اور قوت کا ہے صفت معجون معتدل جدید کی ہلیلہ سیاہ برنج دار فلفل کی جگہ
خبث الحدید ڈالتے ہین اور شکر سے قوام درست کرین اطریفل ایک اور دوا جدید مجرب ہو زنجبیل اور ہلیلہ کابلی دار فلفل ہموزن ملاکر ہمارا خاص
مجرب ہے ہلیلہ کابلی اور مبس درہم خبث الحدید چار درہم غاریقون بالجد درہم زنجبیل قرنفل دار فلفل ہر ایک تین درہم شہد مین معجون کرکے استعمال کرین واجب ہی
کہ ان دواؤن کو پورے سال بھر تک استعمال کرین جو شخص بخواہش سیاہی بالون کے ان دواؤن کو استعمال کرے اُسے چاہیے کہ صبح کو دوا کھائے اور
دو پہر کے بعد غذا کا استعمال کرے **فصل اٹھارھوین بیان مین لطوخات مانع پیری کے** جتنے ادہان حارہ ہین معقوی ہین اور جتنی سیال اور تر چیزین مشابہ
طبیعت و عنھائے گرم کے ہین وہ بھی حافظ مزاج بالون کی ہین کہ بالون کو حرارت غریزی پر نگاہ رکھتی ہین اور جو غذا بالون کی جڑون مین پہونچتی ہو بشرط استعمال

روغنہائے مذکورہ اور سیالات وغیرہ کے فاسد نہین ہونے پاتی ہے مثلاً قطران کو اگر طلا کرکے چار گھنٹے کے بعد حمام کرین اور یہ علاج اُس شخص کا ہے جس کے سر مین برودت ہو اسیطرح زفت رطب جو رقیق ہو اسیطرح روغن قسط کہ یہ بھی قوی ہے اور روغن خردل اور روغن شونیز ان سب سے زیادہ قوی ہے یا وہ روغن جو تخم حنظل اور رائی کے تیل سے بنایا جائے اور جید قوی یہ ہے کہ روغن خردل اور روغن شونیز اسطرح بنا دین کہ پہلے روغن خردل مین کلونجی کو جوش دین بعد اس کے تخم حنظل کو یا تخم حنظل کے ہمراہ زیت جو زیتون بری سے نچوڑا گیا ہو اگر اس روغن سے ہمیشہ مالش ہوتی رہے سپیدی کو منع کریگا روغن جید زیت الانفاق تین قسط سنبل ڈیڑھ اوقیہ اظفار الطیب نصف اوقیہ مقاح اذخر نصف اوقیہ یہ سب دوا یا روغن مناسب مین پختہ کرین یا پانی مین اسقدر جوش دین کہ انکا اثر آجائے پانی مین خوب طرح سے اُسکے بعد زیت ملا کر اس پانی کو پکائین کہ سارا پانی جلجائے اور اصوب یہ تدبیر ہے کہ زیت کی مقدار بہت کم ہو اور قسط پر اکتفا کرین بعد اسکے ایک وقیہ قاقیا شراب مین بھگو کر نرم نرم پیسین اور اس طیار شدہ مین اسکو ملائین اور استعمال کرین روغن جید روغن بنبہ دانہ اور روغن آس اور روغن آملہ سب برابر ہموزن اسمین سے ایک رطل جدا کرین اور سعد بلیلہ سنبل شونیز قرنفل تخم حنظل اور قسط عود خام مقاح اذخر قصب الزریرہ ہر واحد اجزا ہموزن لیکر اس مجموع سے سو درہم لیکر عصارہ حنظل مین اگر بہم پہونچے ورنہ عصارہ پوست جوز مین جو بقدر چار رطل کے ہو جوش دین جب آدھا پانی جلجائے اسپر روغن ڈالین اور پکاتے رہین تاآنکہ سب پانی جلجائے اور روغن باقی رہجائے بعد ازان چھان کر استعمال کرین لطوخ جید اسقدر عمدہ کہ جدید سپیدی بالون کی آئی ہوئی بھی دور کر دیتا ہے اقاقیا مازو میتھی بزر البنج کزبرہ یابسہ سنبل لاذن عصارہ پوست جوز جو خشک کر لیا ہو عصارہ شقائق النعمان خشک شدہ لوہے کا چرک روسختج بھنگرہ سیاہ ان سب کے قرص طیار کرکے مگر باریک باریک ٹکیان سایہ مین خشک کر لین اور مہینہ بھر مین تین مرتبہ آب آملہ کے ہمراہ طلا کرین **علوف جید** بلیلہ سیاہ آملہ مازو ہر واحد دس جز لاذن بیس جز برگ آس اور حب الآس ہر واحد تیس جز و تین رطل زیت ڈالکر تین روز بھگو رکھین بعد ازان پکائین تاآنکہ غلیظ ہو جائے اسیکا اسر چڑھائین منجملہ مجربات کے جس کو ہم سے بیشتر متقدمین نے تجربہ کیا ہے یہ دوا ہے اور ہمارے زمانہ مین بھی اسکا تجربہ ہوا ہے شراب ذراج احمر طلی بوزن ایک درہم کے استعمال کرین کہ اس سے موئے سپید دور ہو کر ان کی جگہ سیاہ بال از سر نو پیدا ہوتے ہین مگر اسکا تحمل بدن قوی سے ہوتا ہے اور باوجود قوت کے رطوبت مزاج مین بھی ہو۔ واجب ہے کہ اُسکے بعد ایسی چیز کا استعمال کرین جو مثانہ کو پاک کرے اور رطیب بھی ہو جسے مصطکی پیدا کرے

فصل اُنیسوین بیان مین خضابات کے

کتابون مین بعض اقسام کے روغن لکھے ہوئے نظر آتے ہین اور معلوم ہوتا ہے کہ یہ روغن از قسم خضابات ہین اور تجربے سے معلوم ہوا ہے کہ جس عقاقیر مین زیادہ قوت ہے جب اُن پر دہنیت غالب ہوجائے اُنکے اثر کرنے کو بالون مین وہی دہنیت حائل اور مانع ہوتی ہے کہ ہر گز وہ ادویہ نافذ ہو کر بالون تک نہین پہونچتے اور نہ بالون مین کچھ اثر اُن کا ہوتا ہے ہان اگر بعد آمیزش روغن کے ایسی ہی زیادہ قوت نہین ہو۔ یا کوئی اثر خاص نہین ایسا ہو کہ باوجود دہنیت کے بھی انکا اثر رہے۔ اور اس بات کی توقع اور اُمید اُسیوقت ہوگی کہ وہ اشیا قوی الصبغ ہون کہ اُن کا رنگ بہت گہرا ہو جیسے چرک آہن یا چرک سرب یا پوست جوز کی رطوبت کہ شاید ایسی قوی دوائین اگر کسی روغن مین پکائی جائین اور بہ توسط ادویہ مبرقہ کے جیسے سرکہ شراب وغیرہ اُنکا اثر بلا احراق اُس روغن مین آجائے شاید قوت تسوید کی پیدا کرے اور یہی بات ہے جو ایک گروہ آدمیون کا گواہی دیتا ہے اور میری سماعت مین بھی آیا ہے اور مین دیکھتا ہون لوگ کہتے پھرتے ہین کہ ایک عرق یعنی رگ شاخ لئے جوز سے اگر اول بہار مین قطع کرکے ایک شیشہ جسمین روغن بھرا ہوا ہو اسی مین اُس کو ڈالدین اور سب کو زمین مین دفن کر دین تاآنکہ شیشہ مین خشک ہو جائے بعد ازان حریف مین اسے نکالدین اور اُسے چھوڑ دین۔ کہ پھر اسی شیشہ مین بہت سا عرق اُسکا بدلا ہوا اور سڑا ہوا آجائے اور اسی سے خضاب ہو جائیگا اکثر ایسے خضابات کے روغن موثر ہوتے ہین تو فقط تکرار عمل سے قوت ادویہ قویہ لینے سے موثر ہوتے ہین جملہ اقسام ادویہ جو بالون کو رنگین کرتی ہین اُن کی تین ہی قسمین ہین ایک تو وہ دوا جو بالون کو سیاہ کرتی ہے دوسرے وہ جو اشقر رنگ پیدا کرین تیسرے وہ جو سپید رنگ پیدا کرے اور ہم پہلے سیاہ رنگ پیدا کرنیوالی

اودیہ کو بیان کرتے ہین **فصل بیسوین بیان مین سیاہ کنندہ دواؤن کے** مہندی اور وسمہ ایسی عمدہ دوائین ہین جن کی خوبی پر تمام آدمیون کا اتفاق ہے اور اثر اُن کا بحسب استعداد و مزاج کے مختلف ہوتا ہے کیونکہ کسیکے بال زیادہ رنگ قبول کرتے ہین اور کسی کے کم پہلے تو مہندی کا استر لگاتے ہین اور جب تلک مہندی کا رنگ آجائے اُسکو دھوکر وسمہ لگاتے ہین اور دونون استر اور وسمہ کیلئے بقدر زمانہ مناسب صبر کرتے ہین یعنی جن کے بال جتنی دیر مین مہندی اور وسمہ کا رنگ قبول کرتے ہین اُسی زمانہ تک لگائے رہتے ہین مگر جتنا زیادہ صبر کرین گے اُتنا ہی رنگ خوب چڑھتا ہے اور بعض آدمی مہندی اور وسمہ دونون کو ملا کر ساتھ ہی لگا لیتے ہین اور بعضون کو یہی پسند ہے کہ فقط حنا سے اپنے بال اشقر یعنی سرخ زردی مائل کر لیتے ہین اور بعضون کو فقط وسمہ کا طاؤسی رنگ بھاتا ہے وہ اسی پر اکتفا کرتے ہین ہندوستان کا وسمہ بہت عمدہ ہوتا ہے مگر اسمین تطولیس زیادہ ہوتی ہے اور شقرت بہت ہوتی ہے اور وسمہ کرمانی دیر مین رنگ لاتا ہے اور پھر بھی قلت کیساتھ مگر اُسکا رنگ سیاہ اور ہم رنگ بالون کے ہوتا ہے اور اسمین تطولیس نہین ہوتی ہے جس کو منظور ہو کہ وسمہ کی تطولیس جاتی رہے اور سیاہی مشابہ موئے سیاہ کے پیدا ہو اور شقرت بھی سُرخی حنا کی جاتی رہے حنا پر وسمہ لگا کر پھر دوبارہ مہندی لگائے کہ اس ترکیب سے تطولیس جاتی رہیگی اور رنگ سیاہ مثل بالون کے پیدا ہوگا مگر اولےٰ یہ ہے کہ دوبارہ حنا اگر لگائے تھوڑی دیر تک لگائے اور جلد اسکو دھو ڈالے بعض آدمی حنا اور وسمہ کو آب سماق یا آب انار یا دہی کے توڑ کے ساتھ لگاتے ہین اور کبھی بانجون کو کیما کرکے استعمال کرتے ہین یا حنا اور وسمہ ہمراہ آب مصل یعنی بہت کھٹا پانی دہی کا اور آب پوست جوز کے ساتھ استعمال کرتے ہین اور یہ سب اجزا اسمین حنا اور وسمہ کے ہین اور بعض آدمی حنا اور وسمہ چونے اور مردار سنگ کا پانی پہلے اُسے آگ پر خواہ دھوپ مین اتنا گرم کرتے ہین کہ صوف کو سیاہ کر دیتے اُسکے بعد اسی پانی مین حنا اور وسمہ کو پیسکر لگاتے ہین اور یہ ترکیب بھی جید ہے اگر خضاب مین سیاہ لونگ شریک کر دی جائے سیاہی بھی بڑھاتی ہے اور خضاب کا ضرر دماغ تک پہونچنے نہین دیتی اور قسم کا خضاب جسکو اکثر لوگ لگاتے ہین مگر خضاب مذکور سے اُسکا اثر کمتر ہے وہ یہ ہے کہ کھٹا مازو روغن زیت سے چرب کر کے جلاتے ہین اور بہتر یہ ہے کہ اسکو کسی ایسے ظرف مین سوختہ کرین جسپر گل حکمت ہو اور انتہا جلانے کی یہ ہے کہ مازو سیاہ ہو جائے اور اسمین سخونت آجائے زیادہ اُسکے جلانے مین مبالغہ نہ کرین پس دس درہم تو مازو لین اور دس درہم روسختج اور دو درہم پھٹکری اور ملح اندرانی ایک درہم ان سب کو ملا کر خضاب طیار کرین کہ خوب سیاہ کریگا۔ اور سیاہی اُسکی پائدار بھی ہوگی اس خضاب پر کا نسخہ یہ ہے **صفت** ایک رطل مازو کو زیت سے چرب کرکے بریان کرین اسقدر کہ مازو ٹکڑے ٹکڑے ہو جائے اور روسختج اور پھٹکری اور کتیرا ایکدرہم ملح سات درہم ان سب کو خوب باریک پیسین اور گرم پانی ملا کر لگائین اور تین **گھنٹے** تک لگائے رہین اور کبھی اسمین حنا اور وسمہ بھی ملا دیتے ہین و نسخہ جو بعد اسکے مشہور ہے وہ یہی ہے جو کہ مرداسنج اور چونے سے طین ماکول اور طین جوزی اور طین قیمولیا یا کوئی مٹی کیون نہو بناتے ہین یعنی جو مٹی سر پر لگائی جاتی ہے اور ان سب اجزا کو ہموزن لیکر پانی سے ملا کر خضاب طیار کرتے ہین اور برگ چقندر کے ہمراہ جوش دیتے ہین اس نسخہ مین ساری عمدگی یہی ہے کہ مردار سنگ خوب پیسا جائے اور مرداسنگ کو اس پانی مین پیسین کہ حنا اور وسمہ مکرر جوش دیا گیا ہو یا دھوپ مین رکھا گیا ہو تو بہت خوب ہوگا مگر اُس پانی کو کچھ گھٹنے تک رہنے دین اور اسکی رطوبت کی حفاظت کرین۔ ایضاً حنا اور وسمہ اور مرداسنج جو مثل سرمہ کے باریک پیسا ہو اور مازو وے بریان اور روسختج اور پھٹکری اور مٹی اور کتیرا اور لونگ ان سب کو ہموزن لیکر خضاب کرین۔ لائق اس مقام کے اور بھی چند خضابات ہین جنکو مین نے بعض کتب مین دیکھا ہے اُن مین وہ چند نسخے جسے دل میرا قبول کرتا ہے اور یقین اُن کے مؤثر ہونے کا ہے لکھتا ہون **صفت خضاب جید** حنا اور وسمہ دو جز روسختج اور شب اور ملح اندرانی اور مازو وے بریان اور خبث الحدید ہموزن ان سب کو سرکہ مین پیسین اور چھوڑ دین تا آنکہ سُرخ ہو جائے اُسکے بعد استعمال کرین اور ایک دوا اسطرح کی مذکور ہوئی ہے نسخہ اُسکا یہ ہے خبث الحدید سرکہ شراب مین پسا ہوا مقدار سرکہ کی اتنی کہ چار انگل خبث الحدید سے اوپر ہو خوب سا پیسکر یہانتک جوش دین کہ سرکہ جلجائے بمقدار نصف کے اسکے بعد دو ہفتہ اسمین خبث الحدید کو رہنے دین تا آنکہ سب اُسی مین ملجائے اور برابر خبث الحدید کے

ہلیلہ سیاہ بکر اسپر بھی ڈالین بعد چند ہلیلہ کے اسکے بعد سرکہ مین ہلیلہ کو جوش دین اسقدر کہ مثل خلوق کے قوام اسکا غلیظ ہو جائے مترجم خلوق بروزن زہور ایک قسم کی دوا ہے خوشبو ہو جو مرکب چند ادویہ سے کرکے پکائی جاتی ہے متن بعد ازان روغن مناسب کو اسمین پھر اتنا ملائین کہ اسکے اوپر تک بھر جائے اور پھر پکائین کہ قوام اسکا مثل غالیہ کے ہو جائے اور اگر جی چاہے تو آب دوبارہ گل حکمت کرکے کسی ظرف مین پکائین یہ دوا باوجود دہنیت کے رنگ پیدا کرنی ہے تو سبب اسکا قوت جرک آہن کی ہے ایضاً کہتے ہین کہ چاندی کا میل سرکہ پکایا ہوا بشرطیکہ خوب جوش دیا جائے بالون کی سیاہ کرنے والی ادویہ تو ہین داخل ہے اور مجھے پسندیدہ یون ہو کہ ہرے سرکہ کے حامض نارنج خواہ حامض اترج ہو اور بعوض طبخ کرنے کے اب کو حامض مذکور مین مدت تک بھگو رکھین کہتے ہین اگر کسی قنینہ یعنی ظرف مین شاخ شقائق النعمان اور دو ساق شبت یعنی سویہ کی اور سک اور شبیت کی مقدار بقدر کہ ایک رطل شقائق کے ہمراہ دوا انہیں دونون سے ہو مجموع ادویہ کو لید مین دفن کر دین سب اجزا محلول ہو کر خضاب طیار ہو گا کہتے ہین اسیطرح اگر تازہ جو کا درخت قبل خوشہ پیدا ہونے کے ہمراہ نصف وزن اسکے سب ملا کر سرگین مین گاڑ دین کسی شیشہ کے ظرف مین سب کا سب سیاہ پانی خواہ الطرح مسود ہو گا کہتے ہین اگر کدو سے تازہ جو ابھی اپنے درخت مین لگا ہوا ہو اسکو سوراخ کرکے جو کچھ اندر اسکے مغز اور تخم وغیرہ ہین نکالڈالین اور پھر اسمین نمک اور توتیے خبث الحدید اور وہی چھلکے جو کدو سے جدا کر ڈالے تھے اندر بھر کے اسپر گل حکمت کرکے چھوڑ دین سارے اجزا پانی ہو کر خضاب سیاہ بنجائینگے اور سیاہی اور مدا و طیار ہو گی اور کہتے ہین کہ اگر برگ کبر کو پیسکر کسی دودھ مین خصوصاً عورتون کے دودھ مین جوش دین تا انکہ ثلث باقی رہ جائے اور رات بھر رہنے دین بہت عمدہ خضاب ہو گا اور میری رائے مین یہ ہو کہ دوا حافظ سواد مو ہو گی خضاب نہو گی۔ جالینوس نے شہادت از خضاب مندرجہ ذیل کی دی ہے کہتا ہے کہ وہ کلی جو مثل خوشہ کے درخت جوز مین ہوتی ہو اسکو زیت کیساتھ پیس لے اور تھوڑا سا قنفر طب یعنی جوز سیاہ تر ملا کر طلا کرین اور بعضون نے کہا ہو کہ اگر اسکے ہمراہ بکری کی مینگنی ملائین بہت جید ہو گا کہتے ہین اسیطرح پوست بیخ ادجا کو (ادجا ایک قسم کا بید کا درخت ہی) زیت کے ہمراہ پیس کر لگائین تو بالون کو سیاہ کر دے اور میری رائے یہ ہو کہ اگر غرب یعنی وہ دوائے مذکور صبار بھی ہو تو روغن زیت اسکے اثر کو ضعیف کر دیگا اور زیت کے عوض کوئی پانی ڈالا جائے بہتر ہو گا اور اسیطرح میرا قول ہے اس خضاب کے بارہ مین جو طولیس نامی حکیم نے لکھا ہو کہ برگ شقائق النعمان کو جب زیت مین پیسکر مثل غالیہ کے ہو جائے لگائین خضاب جید ہو گا اگر اس قول کے کوئی معنے ہین تو کسی مخصوص کی شرکت ضرور ہو جیسے پھٹکری اور اسیطرح قول اطبا کہ روغن کو پرورده کرین پوست جوز کیساتھ یا روغن کو پکانا آب جوز مین اور اسپر تھوڑی سی پھٹکری داخل کرنا کہ ان سب دوائن کو مین ضعیف الاثر جانتا ہون۔ اسیطرح روغن کو آب شقائق النعمان مین اسقدر پکانا کہ سارا پانی جلجائے اور فقط روغن بچجائے یا جیسا اطبا کہتے ہین کہ روغن کنجد لیکر اسمین عدد آملہ پکائین اور ایک گھنٹہ نرم نرم آنچ دین اور پھر صاف روغن کو لے لین اور ہر ایک رطل روغن کیواسطے چہارم حصہ مین پنی اسرب کی لیکر پھر نرم نرم جوش دین یا اسقدر جوش دین کہ پنی گھلنے سے اور تیل جلنے سے محفوظ رہے اور ہر وقت اسے ہلاتے رہین بعد ازان اتار کر تین روز تک رکھ چھوڑین تاکہ روغن اسربیہ کا اچھی طرح جذب کرے مین کہتا ہون کہ یہ ترکیب رنگ پیدا کرنے مین زیادہ تر امید کرنے کے لائق ہے خصوصاً اگر اسمین پھٹکری بھی شریک کیجائے۔ کہتے ہین اگر روغن بان کو ناریل کے اندر ڈالکر اچھی طرح گل حکمت سے اسکو بند کر دین اور باحتیاط اسے تنور مین رکھین جو روغن برآمد ہو گا اس سے خضاب ہو جائے گا اور بہتر یہ ہی کہ اس دوا کو مانعات شیب مین سمجھنا چاہئے کہتے ہین کہ اگر خستہ زبیب کو پاک کرکے باریک پیسین کہ مرہم ہو جائے اور روغن کنجد مین تر کرین اور ایک مہینہ تک سرگین مین دفن کرین خضاب طیار ہو گا اور اس خضاب کے لگانے کے بعد ڈاڑھی کا رنگ اچھا برآمد ہو گا یہ خضاب ایسا ہو گویا مجربین کا اسپر اجماع اور اتفاق ہے کہ لیلنج کا اثر اخضاب قوی ہے اسیطرح کلنگ کا انڈا ہمارے زمانہ مین اور عہد حیات ملک شمس الدولہ عجیب آفاق ہوا کہ سرکاری چھینٹے مین سے

ایک حبشیہ کی کھال ادھڑ گئی اور ایک چھینے والا اُس کے پہلو مین غافل پڑا سو رہا تھا۔ اُس کی ڈاڑھی کے بعض مقام پر وہ کھال جا پڑی پس ڈاڑھی کا وہ مقام سیاہ اور مختضب ہوگیا۔ **فصل اکیسوین غالیہ کے بیان مین** اس غالیہ کی لوگون نے بہت مدح کی ہے کہتے ہین کہ پچاس درہم آملہ اور ڈیڑھ رطل اس تر و تازہ کا پانی جو اُس سے نچوڑ کر نکالا ہو چار رطل آب خالص مین جوش دین کہ نصف جل جائے بعد ازان آگ پر سے اُتار لین اور پچاس درہم خطمی اور ہلیلہ ہندی اور اتنا ہی وسمہ اور چھپیس ہندو مازو ئے بریان اور دس درہم زاج سرخ اور پچاس درہم صمغ اس مین ڈالا جائے اور پکاتے پکاتے قوام غلیظ کیا جائے اور سک اور مشک سے خوشبو کرین اور بطور لیپ کے بڑھا دین جس مقام پر منظور ہو اسقدر کہ بالون سے اوپر اُسکے نظر نہ آئے۔ کہتے ہین کہ روغن پنبہ دانہ خمس درہم اس مین برادہ اسرب اور زرنیخ ہر واحد چار درہم ملاکر سب کو پیسین اور چھوڑ دین تا آنکہ سیاہ ہوجائے بعد ازان جوش دین اور مشک سے خوشبو کرین یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ جو سوختہ اور باقلی کے چھلکے اور انار کے چھلکے بھی ادویہ خضاب مین بہ شمول حنا کے داخل ہین۔ اسیطرح پوست جوز۔ ہم نے ادویہ خضابی کا بیان بحث ادویہ مفردہ مین کیا ہے اصل اور امہات ادویہ خضابی شیطرج اور مرا ور عفص اور خردل اور نملہ خربق اور سر و اور آملہ پر سیاوشان اور شقائق حنا اور وسمہ اور نحاس سوختہ اور خبث الحدید آب پوست باقلا سبز تر و تازہ قشور جوز اور ان کا پانی اور اقاقیا اور طلبہ یعنی سیمی حقیقی تخم چقندر اور آس اور حب الآس لاذن مردار سنگ چرنہ اور گندھک کی سب قسمین اور برادہ اجساد معدنیہ بھی۔ **فصل بیسوین اُن ادویہ کے بیان مین جو سرخ یا اشقر رنگ پیدا کرتی ہین۔** کہتے ہین کہ قصب نبطی جو تازہ اور سبز ہو اُسکا پوست چھیل ڈالا ہو دوسری طرف سے آگ روشن کرین تو سنہری رنگ کا خضاب پیدا کرے گا۔ اسیطرح جرک آہن اور مار الزاج بھی خضاب سنہری ہو اور اتنی دیر لگایا جاتا ہے جتنی دیر تک حنا کو لگاتے ہین اور درد شراب کو زرا یتاریخ ہموزن کے ہمراہ اور تھوڑی سی اذخر۔ یا حنا کو طبیخ گندش مین گوندھ کر خضاب لگائین کہتے ہین کہ پھٹکری اور عصفر اور زعفران ماء کے ہمراہ شورہ ایک شبانہ روز رکھ چھوڑین اور کبھی چند روز مکرر اسیطرح رہنے دیتے ہین اور اگر اس دوا کو مکرر لگایا کرین اسیطرح کہ ترمس شراب مین گوندھ کر اس دوا کو ملائین۔ ایضاً ترمس سحوق دس درہم مر پانچ درہم ملح الدباغین یعنی شورہ اور لونا دلیا دون کا تین درہم درد شراب سو کھایا ہوا اور جلایا ہوا تین درہم آب خاکستر شاخہائے انگور بقدر کفایت **محمر قوی** سماق دو اوقیہ مازو تین اوقیہ زرلون زرد دو اوقیہ پر سیاوشان دو باقہ اور روغن فستیتین ایک باقہ ترمس مقشر یا بسد دو کف دست غبر سب کو باریک کوٹ کر دس رطل پانی مین چند روز ترکرین بعد ازان نیم گرم سر پر ضماد کرین کہتے ہین کہ جو شاندہ سعد اور گندش کا پانی مین جو کہ خوب طرح جوش دیا گیا ہو اشقر رنگ پیدا کرتا ہے۔ کہتے ہین کہ درد شراب سوختہ یا غیر سوختہ روغن بان یا روغن اذخر سے ملاکر بھی موثر ہے **فصل اکیسوین مبیضات کے بیان مین** یعنی جو دوائین بالون کو سپید کردین اشک خطاف اور از انجملہ نسرین اور اسیطرح ماش یعنی مونگ از انجملہ تخم بو صین سپید از انجملہ مولی کے چھلکے اور تخم گاؤ اور بخار کبریت اور تفاح کبر اور تفاح زیتون جدا جدا یا سب کو ملاکر خصوصاً ہمراہ سرکہ اور اس سے زیادہ اثر دار جب ہو کہ گندھک سے اسکو دھوان دے لین ایضاً تخم ریحان اور مولی کے چھلکے سوکھے ہوے۔ اور پھٹکری کوٹے ہین یکجا کرکے نصف وزن ہر ایک دوائے ہموزن کے صمغ عربی ملادین ایضاً برگ نسرین اور قشور خشخاش اور تفاح اور اگر ان دونون کے عوض بھنگ ڈالین زیادہ قوی ہوگی اور خضاب طیار ہوگا۔ اور اگر اس مین کافور اور گلاب شریک ہو نہایت عمدہ ہو جائے گا۔ کبھی بالون کو گوندھ کر گندھک مین سپیدہ کرکے اُسی کی دھونی دیتے ہین اور رات بھر مین دو مرتبہ اسیطرح کرتے ہین **فصل بائیسوین تدارک احوال چند جو بعد خضاب کے عارض ہوتے ہین** اکثر اقسام خضاب کے دماغ مین برودت پیدا کرتے ہین اور مفسد ہین دماغ کے اور اُنکو ایسی حالت مین کر دیتے ہین کہ استعداد لوازل کی دماغ مین بڑھ جاتی ہے اور سکتہ کے عارض ہونے کی قابلیت پیدا ہوتی ہے اسیطرح اور اقسام کے ضرر کا بھی احتمال پیدا ہوتا ہے ان مضرتون کا علاج ان ادویہ عطرہ سے جو خضاب مین داخل کیجاتی ہین کرنا

چاہیے یا بعد خضاب کے کوئی خوشبوے جار اور مشک اور لونگ وغیرہ لگانی چاہیے کبھی خضاب سے یہ بات پیدا ہوتی ہے کہ بال کھینچ کر مثل گھونٹی کے ہوجاتا
ہے اور اسکی وضع اور شکل قبیح اور بری ہوجاتی ہے اسکا تدارک اسطرح کرتے ہین کہ خضاب مین ایسے اجزا داخل کر دین جو کہ جلد کو رقیق کردین اور بالون
مین تجعید اور گھونگھر والی صورت پیدا کرین خصوصاً ایسے بال جو خود ہی سخت اور خشن ہین اُن مین یہ اثر ضرور پیدا ہوگا تو اُن کی نرمی کی یہ تدبیر کرنی چاہیے کبھی
خضاب سے یہ بات پیدا ہوتی ہے کہ بال کھینچ جاتے ہین اور ڈاڑھی چھوٹی ہوجاتی ہے اور بال ٹوٹ جاتے ہین اسکا تدارک بعد خضاب کے روغن بنفشہ اور روغن خیری
سے کرنا چاہیے کبھی خضاب لگانے سے جلد مین بھی سیاہی آجاتی ہے عوام الناس جلد کو آرد باقلے اور میدہ وغیرہ سے دھوتے ہین حالانکہ روغن گرم سے زیادہ تر
اس سیاہی کی دور کرنے والی کوئی چیز نہین ہے کبھی بعد خضاب کے نصول عارض ہوتا ہے اور نصول سے اس جگہ مراد یہ ہے کہ خضاب کا اثر کچھ بھی پیدا نہین ہوتا ہے بلکہ
بال جیسے کے ویسے بنے رہتے ہین بہتر یہ ہے ادویہ جو ایسے وقت مستعمل ہین یہ ہین کہ اُسی خضاب سے بقدر ایک جزو لین اور خشک کرین خصوصاً اُس خضاب سے جسمین قوت عفوصہ
بھٹکری وغیرہ کی شرکت سے ہو پس اس سوکھے ہوئے خضاب کو جسمین رنگت نہین آئی ہو یا قریب ہو کہ آب جاتی رہے ایک لکڑی مثل مسواک کے لین اور اُسکو سرکے
اُسکے کنارے پر اسی خضاب سے جو بستہ اور معقود ہوگیا ہے تھوڑا تھوڑا اُٹھا کر اُنھین مقامات پر لگاتے جائین جہان بدرنگ نظر آئے ایک قوم روغن خوشبو جیسے روغن
بان یا روغن لاذن اور موم وغیرہ کا استعمال کرتے ہین جب یہ ادویہ اثر کرتے ہین نصول جاتا رہتا ہے اور خضاب پختہ ہوجاتا ہے **فصل ستیسوین خراز کے**
بیان مین بھوسی اور بفا کو خراز کہتے ہین کیفیت خراز کا ذکر ہمراہ ذکر بالون کے چونکہ مناسب ہے اسلئے ہم یہی کہتے ہین کہ خراز وہ امر ہے یعنی بھوسی ہے جو سر مین پیدا ہوتی
ہے اور یہ ایک خاص قسم کا تقشر خفیفہ ہے کہ سر کو بوجہ فساد مزاج کے عارض ہوتا ہے اور خاص کر یہ فساد سطح اعلیٰ مین جلد سر کے پیدا ہوتا ہے اور بدتر ین
اقسام اسکی وہ ہے کہ آخر کو نوبت بہ تقرح اور زخم کی ہوجاتی ہے اور منابت شعر یعنے مقامات روئیدگی مین بالون کے اسکا ضرر پہونچتا ہے یہ فساد کبھی
مادہ حاد بورقی سے اور کبھی خون سوداوی سے اور کبھی دونون کی شرکت سے پیدا ہوتا ہے اور کبھی ایک سوء مزاج سر مین ایسا ہوتا ہے کہ جو مادہ کہ سر مین پہونچتا ہے اُسے
فاسد کردیتا ہے۔ کبھی محض خشکی اور یبوست ہوتی ہے اور تمام بدن کا مزاج درست اور جید ہوتا ہے اور کبھی بشرکت بدن بھی خراز پیدا ہوتا ہے **علاج** خراز
خفیف کا علاج تو فقط خفیف ہی دوا سے ہوجاتا ہے اور سرکے خراز کو روغن گل اور روغن بنفشہ اور لعابات کا لگانا کافی ہوتا ہے اور جو قسم اس سے زیادہ
شدید ہے اسکے ازالے مین ایسی دوا کی بھی ضرورت ہوتی ہے جو قوت جلا اور تحلیل کی رکھتی ہو بعد اسکے ترطیب و تعدیل کرین۔ ایک قسم خراز کی اس سے
زیادہ ردی اور خراب ہوتی ہے کہ نوبت تقریح کی آتی ہے اُس کے علاج مین واجب ہے کہ تنقیہ فصد اور اسہال سے اگر اسکی حاجت ہو کرین اور اسکا بھی لحاظ کرنا
بغرض تنقیہ کے ضرور ہے کہ سبب اس خراز کا امتلائے بدن ہو مادہ سے بعد ازان جلا کرنے والی ادویہ سے علاج کرین اُسکے بعد روغن سے ترطیب
کرین **فصل چوبیسوین ادویہ طلیہ خراز کی** سرکہ جن مین لذع بالکل نہ ہو جو خراز قریب العہد اور جدید ہو اور ضعیف بھی اُسکے دفع کیو اسطے فقط آب
چقندر اور میتھی کے پانی سے دھونا کافی ہے اور حب البطیخ اور میدہ چنے کا یا آرد ترمس اور باقلا اور تخم خطمی زیت مین پکا کر اور لعاب بہدانہ اور خطمی اور کتیرا
اور طین خوزی اور قیمولیا خصوصاً عصارہ چقندر ان سب کا استعمال ایک گھنٹے کرکے عصارہ برگ بید سر پر ڈالین کہ نہایت نافع ہے اور تخم مہندی
اور کرفس اور عصارہ کرفس اور بطیخ آزاد درخت اور برگ شہدانج اور برگ کنجد اور یہ دوا جو کہ دوائین کبھی خراز قوی پر لگائی جاتی ہین یا اسکے لطیف ہین اور
بادام مقشر ہمراہ سرکہ کے اور میدہ چنے کا برگ کنجد سائیدہ کے ہمراہ اسکو آب چقندر مین تھوڑے سرکے کے ہمراہ پیسکر لگاتے ہین ایضاً نخود کوفتہ اور خطمی
سرکہ مین ملاکر طلا کرین یا سر پر نرم نرم کنارہ ہائے شہتوت کو پیسکر جب مثل غبار کے باریک ہو جائے مثل خطمی کے استعمال کرین یا خطمی کو زیت مین پرورده
کرکے یا کندر کو شراب مین محلول کرکے زیت ملاکر دو ہفتہ تک برابر استعمال کرین ایکی والطیف اور سہل الوصول یہ ہے کہ سر کو آب برگ بید سے دھوئین اسلئے
کہ یہ دوا بہت ہی عمدہ اور مجرب ہے اور بے ضرر ہے اور واجب ہے کہ جس دوا سے سر دھو چکیں اُسکے بعد کوئی تیل ضرور سر مین لگائین جیسے روغن گل یا

روغن بنفشہ۔ **فصل پچیسوین خراز قوی کے ادویہ کا بیان** بورق اور کبریت اور نمہ گاؤ اور تخم حنظل اور دردِ شراب اور رائی اور موبزج اور آبگینہ سوختہ اور خربق اور نا فیسا وغیرہ کو سر کے دھونے مین استعمال کرین الیضاً قیمولیا کو لیکر نمہ گاؤ ملائین اور استعمال کرین اور دو گھنٹے تک چھوڑ دین یا حب البان اور آرد باقلا برابر وزن مین لیکر پانی مین جوش دین اور سر کو اس سے دھوئین الیضاً دردی شراب ایک رطل اور صابون ایک اوقیہ بورہ چہار درہم سب کو یکجا کر کے سر مین لگا دین اور آب چقندر اور چنے کے بھس سے دھو ڈالین اسکے بعد روغن آس کو طلا کرین کبھی سر مین گلے گا او پھر طلا کرتے ہین اور یہی نافع ہوتا ہے پھر ایک شب آرام دیکر دوبارہ تیسری شب کو بھی دوا لگاتے ہین اور مادہ شتر کے پیشاب سے اسکو دھوتے ہین خصوصاً مادہ شتر اعرابی کا پیشاب بہت زیادہ نافع ہے پسا ہوا آبگینہ دربارہ ازالہ خراز ردی کے قوی دوا ہے اسیطرح وہ دوا جسمین قلقند اور موبزج پڑتا ہے یا کف بورہ کا قلقند برابر لیکر سر پر طلا کرین اور قبل طلا کرنے کے سر کو منڈوا ڈالین اور کبھی ان دونون کو زیت کے ہمراہ جمع کر دیتے ہین یا موبزج کو زیت مین ملا کر طلتے ہین الیضاً کبریت اور قلقند اور بورہ ہموزن لیکر لاذن شریک کرین اور روغن مصطگی مین پگھلا کر سر مین ڈالین اور کبھی اسمین خربق ملاتے ہین **فصل چھبیسوین** ایک دوا کے بیان مین جسکو بعض جدید اطبانے دعوے کر کے لکھا ہے کہ اُنسے تجربہ کیا اور عمدہ بر آمد ہوئی **نسخہ** زرد نائے تازہ نصف جز ربطا کی چربی ایک جز روغن خیری ایک جز چہارم جز لاذن دو جز پہلے سر کو صابون اور آب گرم سے دھوئین اُس کے بعد سوکھے ہوئے کپڑے سے خوب ملین کہ سرخ ہو جائے بعد ازان انھین اجزائے مذکورہ کو ایک شبانروز لگائے رہین من بعد دھو ڈالین **دوسرا مقالہ**۔ جلد کے احوال کا بیان بنظر لون اور رنگ کے **فصل بیان مین اُن اسباب کے جو رنگ کو متغیر کرتے ہین** سیاہی رنگ مین دھوپ و سردی اور حبس شدید اور نہانے اور نمکین اشیا کھانے اور خون مین سوداویت بڑھ جانے سے پیدا ہوتی ہے اور زردی اسباب مذکورۂ ذیل سے پیدا ہوتی ہے **فصل رنگ کو زرد کرنیوالے اسباب** سام ابرص اور غموم اور کمی غذا اور کثرت جماع اور اوجاع یعنے درد کے اقسام اور ہولے شدید کا صدمہ بدن پر اٹھانا البتہ پانی تالاب وغیرہ کا پینا ان اسباب سے زردی لون کی پیدا ہوتی ہے ماکولات مین اجوائن کی خورش اور بکثرت اُسے سونگھنا بلکہ بقول بعض اُسکی طرف دیکھنے سے بھی رنگت زرد ہو جاتی ہے سرکہ کی ہمیشہ خورش رنگ کو زرد کرتی ہے زیرہ کو بطور مشروبات یا بطور لطوخ کے لگانا سرکہ ملا کر جسجگہ زیرہ کا انبار لگا ہو وہان دیر تک بیٹھنا سر کو اورشی زیادہ کھانا کہ گُل مین سدہ ڈالدیتا اور اسیوجہ سے خون صاف جلد تک نہ پہونچنے پائے بلکہ کسیقدر بخار صفراوی خلط کا جلد تک پہونچے اور زردی پیدا کرے **فصل اُن اشیا کے بیان مین جو رنگ کو اچھا کر دیتی ہین** اور وہ خوبی بوجہ براقیت اور سرخی اور جلا کرنے کے پیدا کرتی ہین جاننا چاہیئے کہ جب خون اور روح متحرک ہو کر جلد تک آتا ہے اُسی سے جلد مین رونق اور صفائی اور حمرت پیدا ہوتی ہے اور ان لوحان کی معین وہ شے ہوتی ہے جسمین جلا خفیف کی قوت ہو جیسے بخار صفراوی کہ جلا کی وجہ سے جلد باریک تر ہو جاتی ہے اور جسقدر مردار جلد ہوتی ہے اسی جلا کرنیوالی شے کے سبب بلطافت چھل چھل کر الگ ہو جاتی ہے اور جدا ہو کر اُتر جاتی ہے اور اسیطرح چھل جاتی ہے کہ اسکا جدا ہونا محسوس نہین ہوتا خصوصاً اگر اس خلط نجلی مین رنگ بھی ہو۔ یہ خون وغیرہ جو جسم کے اندر سے جلد کی طرف آکر یہ آثار محمودہ کرتا ہے اس مین احتیاج اسکی بھی ہے کہ بسبب کسی پوشش اور لباس وغیرہ کے سردی اور گرمی اور ہوائے خارجی سے جلد مستور بھی ہو۔ جو چیزین خون کو حرکت دیکر جلد تک پہونچاتی ہین اُن کا یہ فعل تین طرح سے ہوتا ہے ایک تو یہ کہ تولید خون رقیق کی کرتی ہین اسلئے کہ خون جید اور رقیق ہے جب بکثرت پیدا ہوگا اور منتشر ہوگا تب ہی ہر جگہ پہونچیگا دوسرا فعل محرکات خون کا یہ ہے کہ خون کو کدورت سے پاکیزہ کر دین تیسرے یہ کہ اُسی خون کو منتشر کر دین اور حرکت دین کہ اُسے پھیلا دین اور خارج بدن کیطرف خون کے آنے کی جو راہین اور مجاری ہین اُن راہون تک پہونچا دین کہ اُن مجاری کو وسیع اور کشادہ کر دین چوتھے یہ فعل کہ خون کو بحرکت قسری اندر سے باہر کی طرف کھینچ لیجائین رنگ کی خوبی پیدا کرنے والی اشیا بالطریق اول یعنے رقت خون صالح کے ذریعہ سے یہ چیزین ہین جیسے کہ نخود کا استعمال کرنا۔۔

یا بیضہ بمع پوست اور ماء اللحم اور شراب ریحانی یا انجیر کی خورش کہ یہ سب چیزین خون ایسا ہی رقیق پیدا کرتی ہین جو جلد تک کھینچ کر آجاتا ہے اور اسی سبب سے رنگ بشرے کا اچھا کردیتا ہے **مترجم** اور بعض نسخون مین بقبل لقات وارد ہے اُسوقت ترجمہ یہ ہوگا کہ اسی سبب سے فربہی پیدا ہوتی ہے یعنی خون صالح کے آنے سے **متن**۔ اگر کسی شخص کا رنگ بوجہ نقاہت کے برا ہوگیا ہو اور روکھا پن آگیا ہو اور اُسکو خواہش ہو کہ اُسکا وہی اصلی رنگ پھر پیدا ہوجائے لازم ہے کہ انگور خشک کو ہمراہ بسر یعنی کچے خرما کے کھانا شروع کرے یہ دونون میوہ خون لطیف کو زیادہ کرتے ہین اور حرارت غریزی کو بڑھاتے ہین اعادہ لون اصلی کیواسطے یہ بھی مجرب ہو کہ چند روز نہار منہ شراب اور دودھ پیا کرے خون کو صاف کرکے جو اشیا رنگ کو خوب کردیتی ہین اُن کی مثال جیسے اطریفل صغیر اور بزر کا مربی کہ ہمیشہ مستعمل ہو اور بلیلہ کابلی اطریفل سے بھی قوی تر ہے جو اشیا کہ خون کو منتشر کرتی ہین اور پھیلاتی ہین جیسے حلتیت یا دارفلفل اور سعد اور قرنفل جب طعام مین ڈالی جائین یا جیسے زعفران مگر زعفران سے خون مین رنگت بھی زیادہ پیدا ہوتی ہے خصوصاً تیہیج مین **مترجم** یہ لفظ تین احتمال رکھتی ہو تیہیج یعنی جسکا جسم بعد ضعف فربہ ہوجائے یا سہیج یعنی وہ شخص جو سہج کی بیماری سے لاغر ہوگیا ہو اور رنگ اُس کے جسم کا بدرنگ ہوگیا ہو اور تیسرا احتمال قوی ہے کہ تیہیج ہو یعنی زعفران تیہیج مین ڈال کر زیادہ اثر کرتی ہے جیسے ادویہ مفردہ مین مذکور ہوا **متن** مقدار شربت زعفران کی ایک درہم تک ہو اور زرد فالودہ دو درہم اور زعفران نصف درہم ہمراہ شکر کے استعمال کرین اور وج نامی ایک نبات وہ بھی محسن لون ہے لعبۂ بربری یعنی بیروج الصنم ایک درہم سے دو درہم تک جب سویقہاے معلومہ کے ہمراہ مستعمل ہو خون کو بشدت اوپر کی طرف کھینچ لاتی ہے اور سویق سے تعدیل کی ضرورت اسلئے ہی تاکہ غلیان شدید اور اشتعال پیدا نکرے بقول مین جیسے سولی اور کرات اور بصل کرنب خاص کرکے اور ہمیشہ کرنب اور عدس کا استعمال۔ افعال اور حرکات جو خون کی اصلاح اور افزایش کرین خوش عیش اور دل خوش رہنا اور غیظ اور غضب اور جدال اور ریاضت معتدلہ اور کشتی لڑنا ایضاً سرور اور طرب اور مطالعہ یعنی روبرو رکھنا اُن افعال اور اعمال کا جو مالوس ہون جیسے خوش آواز کے گانے کو سننا اور جو لوگ صاف اور پاکیزہ لباس اور وضع رکھتے ہون اُن کی صحبت مین یا ظریف اور ہنس مکھ لوگون کی صحبت مین رہنا یا تیر اندازی کی جیت ہار اور تیرون کے پرون کے انداز خصوصاً کو خواہ گھوڑ دوڑ کی پیش قدمی کو دیکھکر دلخوش ہونا اور اُن کے علاوہ ایسے افعال اور حرکات جو نعاش روح غریزی کے باعث ہون۔ (چنانچہ باب ریاضت مین مذکور ہوچکے) جو اشیا کہ خارج سے اثر تحسین لون کا پیدا کرتی ہین وہی اشیا ہین جو کہ جذب کرکے خون کو اندر سے باہر لائین اور جلا بھی کرین لطوخات اور غسولات جو آرد باقلا مقشر اور آرد جو اور آرد کرسنہ یعنی مٹر اور ترمس اور نشاستہ اور آرد گندم خصوصاً چنے سے بیسن سے بنائی جائین مسور کا آٹا اور چاول کا آٹا اور غری السمک اور لاذن اور ایرسا اور انجبار اور کندر اور مصطگی اور روغن مصطگی پوست بیضہ اور سیب کا مغز اور مقل اور مرتک اور اسفیداج برادہ عاج پورانی بوسیدہ ہڈیان اور محلب اور قوہ الکیب بھی اس بارہ مین قوی ہو بادام شیرین اور بادام تلخ اور تخم خیار اور تخم خربوزہ اور تخم قطف اور تخم کدو اور تخم ترب اور تخم جرجیر بہت سے لوگ صیقل الوجہ (جن کے چہرے صاف ہون) باقلون وغیرہ سے اُن کو نشاستہ اور کتیرا دودھ ملاکر ہر روز طلا کرنا مفید ہوتا ہے۔ عصارہ قصا بری اور زرع عصفر یعنے کسم کا زرد پانی اور دودھ گرما گرم جسوقت کہ دوہے ہوتے ہین اُسی گرمی سے اور جوشاندہ خلاف اور عجائیل حسین وہ مہرا ہوجائے اور جوشاندہ گوشت صدف کا اور سپیدہ بیضہ اور جوشاندہ میتھی اور اکلیل الملک **غسول جید**۔ باقلاے مقشر کرسنہ ترمس تخم ترب تخم خربوزہ نخود نشاستہ اس سے غسول یا اُبٹنا طیار کرین **غمرہ جید**۔ آرد باقلا آرد جو ہر واحد دو جزو بیسن ایک جزو عدس مقشر کتیرا نشاستہ ہر واحد نصف جزو زعفران اتنی کہ رنگ آجائے شب کو طلا کرین اور صبح کو حمام نہاڈالین اور نہانے کیواسطے جوشاندہ پوست خربوزہ یا طبیخ بنفشہ وغیرہ طیار کرین **دوسرا نسخہ** بادام مقشر کتیرا صمغ عربی آرد باقلا ایرسا غری السمک جملہ اجزا ہموزن لین اور غری السمک کو بقدر کفایت پگھلاکر جملہ ادویہ اسمین آمیختہ کرکے طلا کرین **دوسرا نسخہ** آرد باقلا اور جو اور نخود اور کرسنہ یعنے

شاہ انزروی سپیدہ بیضہ میں ملاکر طلا کریں بلبوس جو بصل الزیر ہے اور بصل اور بورہ اور اجوائن ہمراہ شہد کے طلا کرنے میں قوی ہیں اور اشق اور روغن بالونہ اور
سپیہ تازہ بثور کو مجلی ہیں اور کراث دو زنج فضلہ سوسمار اور بیخ نرگس بھی **عمدہ دوسرا** زروج عصفر یعنے کسم کا زرد رنگ بہان تک پختہ کریں کہ غلیظ ہو جائے
اور اس غلیظ القوام سے ایک وقیہ لیکر مثل قوام طلاء کے ان ادویہ کو گوندھیں پیخال گنجشک دقیق ترمس حب منغز تخم خربوزہ بزرالبنج مقشر اور خوب
سائیدہ کر کے طلا کریں **عمدہ دوسرا** کثیرا نیجاج شامی جو مثل عناب کے پسا ہوا ہو زعفران ترمس لب حب القطن ہر واحد سے ایک مثقال روغن بادام ملاکر طلا کریں اگر تمام شب
چہرے پر طلا خردل سپید و زرنیخ سپید و زرنیخ سرخ اور زرنیخ زرد کے دودھ کے ساتھ کریں اور صبح کو منہ دھوئیں چہرہ خوب سرخ ہو جائیگا یخت اور بعقوت مجلی ادویہ سی چہرہ
مہرہ کو نافع ہوتی ہیں جو کہ ابتدا جذام میں بدو پڑ گیا ہو زنگار اور شورہ میں ایسے ہوں کہ پھول گیا ہو اور دانہ دانہ سے ابھر آئے ہوں اور گلی جو بوقت اسپر لگایا جائیگا ان بکود دو
کر دیگا بوقت حاجت روغن زرد کو ہمراہ سرکہ اور شہد اور کف بورہ کے استعمال کرتے ہیں اور کف بورہ کا استعمال ایسی جگہ جرم بورہ سے بہتر ہے **ایضاً**
ایک رطل صابون اسی کے برابر اشق میں رطل پانی میں حل کریں پھلا کر بعد ازاں اسمیں سات اوقیہ کندر اور مصطگی اور نطرون ملاکر میں شیشہ کی کھرل
وغیرہ میں جب خوب پس جائے رات کو استعمال کریں **ایضاً** مٹر کا آٹا اور چنے کا میں اور آرد باقلا اور آرد جو اور ترمس اور ایرسا بیخ نرگس سب اجزا
ہم وزن صمغ عربی بیخ سوسن نصف نصف وزن ادویہ مذکورہ سے سب کو بیکر قرص بنالیں یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ جو دوا کلف اور برش
اور آثار جلدی وغیرہ اور کدورت خون کو مفید ہے اسکا نفع تحسین لون میں بھی اقوی ہے اور اس دوا کی تھوڑی ہی مقدار کا بیان کافی ہے

فصل بیان میں حفظ جلد کے دھوپ اور ہوا اور سردی سے جس شخص کو ان امور سے گزند ہو نچا ہو اور جلد وغیرہ پر کسی قسم
کی خرابی آگئی ہو واجب ہے کہ سپیدہ بیضہ یا آب صمغ یا موم روغن کا طلا کرے یا میدہ صاف پانی میں بھگو رکھے اور بکار رقیق اور صاف لیکر
سپیدہ بیضہ میں ڈال کر مونھ پر ملے **فصل آثار اور نشان چوٹ لگنے کے دور کرنا اور سیاہ نشان کا دور کر دینا** سیاہ
نشان اور چھائیں کو تو نقطہ مرداسنگ سپید شدہ اگر کسی چربی کے ساتھ طلا کیا جائے دور کر دیتا ہے یا لباب جنتر ملاکر مرداسنگ کا لگانا
اسکو دور کر دیتا ہے۔ اسیطرح سیاہ مرچ میں جو پتھر نکلتا ہے اور وہ مشہور ہے وہ بھی نافع ہے اور بخوبی نفع کرتا ہے اگر طلا کیا جائے
وہ نرکاری جسکو فلفل الماء کہتے ہیں اور اسیطرح برگ کرب اور کندر اور موم اور فونج تازہ درآن ہمراہ زرنیخ کے یہ سب مثل آب کشنیز اور کرفس
کے ہیں اگر اس نشان پر چونہ اور نطرون سرخ سے ہمراہ سرکہ کہنہ کے لگائیں نشان مذکور جاتا رہے اگر سبز رنگ کا ہو اسیطرح کندر اور نطرون
کا ضماد بھی مفید ہے ایسکو لگانے سے وہ نشان جو بادنجان کے رنگ کا بیچ میں پڑ گیا ہو مٹ جاتا ہے اور افسنتین ہمراہ شہد کے بھی یہی اثر کرتی ہے اسیطرح
علک البطم اور لاذن بھی اور واجب ہے کہ اس نشان پر چند روز لگی رہنے دیں اور مرہم داخلیون بھی جید ہے طلا اسکے جیدا ہے کیواسطے
بادام تلخ مقشر ایک درہم صدف سوختہ حرف ابیض ہر ایک دو درہم ماش مقشر نصف درہم نخود سپید مقشر دو درہم کرسنہ ترمس نصف نصف درہم
زبد البحر ایک درہم نہایت پرانی ہڈیاں خشک شدہ ایک درہم انزروت ایک درہم آب جو اور شکر ملاکر طلا کریں آب زردج کے ساتھ **ایضاً**
اینٹ یا پورانی مٹی کے برتن پر جو لونا جم جاتا ہے اسکو طلا کریں اور کبھی روغن جوز کے ہمراہ **ایضاً** نطرون اشق مرکبریت زرد ہموزن لیکر
سرکہ میں طلا طیار کریں تاکہ قوت ادویہ کی ٹوٹ جائے اور تیزی کم ہو جائے اور زخم نہ ڈالے اسیطرح قیمولیا اور بیخال کبوتر اور
اصل السوسن اور کندر برابر وزن لیکر سرکہ میں ملاکر طلا کریں **ایضاً** بارہ سنگھا سوختہ کر کے جب سپید ہو جائے کندر اور آرد ترمس آرد کرسنہ
آرد باقلا سب ہموزن نشاستہ بادام تلخ بقدر ثلث حصہ ادویہ مذکورہ کے ہر ایک ان میں سے نیز صمغ عربی ربع وزن **ایضاً** پہلے علک البطم
سے ضماد کریں بعد ازاں نطرون اور جوز خاکستر انگور کی بیل سب کو شہد کے ساتھ جمع کر کے طلا کریں یہ دوا انش اور زخموں کے نشان کو

بھی مفید ہے کبھی حفظ جلد مین پھینون کی بھی حاجت ہوتی ہے **فصل چیچک کے داغون اور زخمون کے نشان کا بیان** جتنی قوی ادویہ اوپر کی فصلون مین مذکور ہوچکین وہ ادویہ نشان ضعیف کو جو قروح کے سبب سے پڑجائین مفید ہین اور بیشتر آثار قروح کے واسطے ادویہ مجربہ بالخصوص کا بھی استعمال مدام گدھے کی چربی یا عصارہ اصل القصب جو تازہ ہو تھوڑا سا شہد ملاکر یا حمق یعنے پودینہ و نمک شور شہد آمیختہ کرکے فاشرا کو اگر ریت مین پختہ کرکے جب غلیظ ہوجائے استعمال کرین اور یہ مجرب ہے اسی طرح یہ ضماد بھی مجرب ہے زر صفت ایرسا اور قسط اور مرلک منسوا بارہ سنگھا جلایا ہوا اشق کوٹ کر استعمال کرین نمش اور کلف پر بھی موثر ہے ایضاً اونٹ خواہ اور کسی جانور کی مینگنی جو کہنہ ہو کر سپید ہوگئی ہو اور ان استخوان بوسیدہ ہر واحد دس جزو بیخ قصب جو خشک ہوگئی ہو بیس جزو کو ہار ترتمی کا دس جزو نشاستہ دس جزو ترمس تلخ بیج جو روغن تخم خربوزہ روغن انار مغز تخم سرد ہر واحد دس جزو میں دس جزو حب البان پندرہ جزو آب شعیر مین گوندھ کر طلیا کرین اور اگر اسمین قسط اور مر اور زراوند ہر واحد دس جزو ملائین نہایت عمدہ ہوگی۔ ہم نے ان آثار کے دور کرنے کی ادویہ اس مقام سے پیشتر بھی دوسری جگہ بیان کر دی ہین **فصل خون مردہ اور برش اور کلف ونمش کا بیان** خون مردہ اسی سبب سے کسی جگہ جم کر رہجاتا ہے کہ یا تو کسی رگ کا رگ ما ئے لیفی سے منہ کھل گیا یا کسی ضربہ وغیرہ سے وہ رگ شگافتہ ہوگئی پس خون اوپر والی جلد کے نیچے بستہ ہو کر رہ گیا ایسی جگہ کہ اسی موضع کا رنگ اور شکل خون تک ہو پہنچتی ہے۔ جو خون مردہ مائل بحمرت ہو اسے نمش کہتے ہین اور سیاہ رنگ کو برش اور نطمی یعنے جو خون نکلا ہوا سا معلوم ہو اسکا نام کلف ہی جس کو ہندی مین جھائین کہتے ہین اور بعض لوگ خال اور تل کو بھی کلف کہتے ہین اکثر اوقات مین صاحب نمش کے دونون ہونٹھ پھٹ جاتے ہین اسلئے کہ اس کے مزاج پر یبوست غالب ہوتی ہے۔ ان سب امراض مذکورہ کے علاج مین بہت جلدی کرنی چاہیئے اور قبل سیاہ ہونے اور بستہ ہوجانے خون کے تدارک کر لینا لازم ہے اسلئے کہ بعد بستگی دور ہوجانے کے پھر علاج دشوار ہوتا ہے خون مردہ اور برش کو تو ایک مبضع یعنے آلہ سے پکڑ کے باریک جلد ہٹا کر دور کر دینا چاہیئے مگر ایسی احتیاط کرنی لازم ہے کہ زخم نہ ہونے پائے۔ پھر اگر اس مقام پر کوئی شے خشک بستہ ہو رہی ہو بہ نرمی اسے نکال لینا چاہیئے اور اگر بستہ نہ ہو تو اسے بہ نرمی بہا دینا چاہیئے بعد ازان علاج ادویہ سے ایسا کرنا چاہیئے کہ اچھی طرح صفائی اور جلا پیدا ہو خود ہم نے نمش اور برش کا علاج اسی طریقہ سے کیا ہے اور زائل ہوگیا ہے مگر واجب ہی کہ بعد ایسے علاج کے فوراً ضماد قابض کا استعمال کرین تاکہ رگون کے منہ سے پھر دوبارہ خون نہ برآمد ہو۔ علاوہ بران جب ادویہ محللہ کا استعمال کرتے ہون اُن کے ہمراہ بھی شرکت ادویہ قابضہ کی رہے ایسا نہ ہو کہ ادویہ محللہ جو باحدت ہین وہ کھلی ہوئی راہ سے رگون کے خون صالح کو جذب کرین خصوصاً ابتدائے کلف کے علاج مین اس امر کا لحاظ کرنا ضرور ہے اور اسی سبب سے لائق اور سزوار نہین ہے کہ ایسی دوا کا استعمال کرین جو بشدت لذع پیدا کرتے ہین اور جو کلف مزمن اور کہنہ ہوچکا ہے اور اب بڑھتا نہ ہو بلکہ ٹھہر گیا ہے اُسکے علاج کرنے مین اسکا جو اوپر بیان ہوا خوف ہوتا ہی بلکہ اُسکے علاج مین دوائے محلل اور لذاع کا استعمال دونون طرح کی دوا مین ضرور ہے کہ رکھتے جائین اور اُٹھاتے جائین اور پے درپے یہی طریقہ جاری رہے۔ کلف مزمن اور کہنہ نقطوں کی ہے جو سیاہ ہوگیا ہے اسکے سوا اور کوئی قسم کلف کی مزمن نہین ہے۔ کبھی ابتدائے زمانہ مین خون مردہ کی تحلیل آب گرم کثیر المقدار سے ممکن ہوتی ہے اگر دیر تک اُس پانی سے نطول کیا جائے خصوصاً اگر اس پانی مین قوت محللہ بھی ہو اور کبھی ہم نے پہلے نطول وغیرہ سے پچھنے لگا دیئے ہین کبھی شیاف مر اور شیاف وردی بھی اگر مکرر طلا کیا جائے نافع ہوتا ہے اور قائم مقام ان ادویہ کے یہ دوا ہے کہ پہلے موضع کلف کو دھو ڈالین اُسکے بعد دن بھر مین دو مرتبہ طبیخ اکلیل الملک کا استعمال کرین سب سے بہتر جو اس مرض مین مستعمل ہو یہی دونون دوائین ہین اگر آب حلبہ کیساتھ مستعمل ہون۔ جو شیاف مر سے بنایا جاتا ہے اور بقیہ ادویہ جو اسمین داخل ہوتی ہین سب ضعیف العمل ہین ترش سرکہ مین بھگویا ہوا انجیر بیشتر خون مردہ کو تحلیل کر دیتا ہے اسیطرح نطرون بریان کیا ہوا۔ اور پنجال کبوتر اور بورہ برابر وزن لیکر طلا کرین شہد ملا کر ایضاً پہلے موضع

کلف کو نشتروں سے دھو ڈالیں بعد ازاں صمغ بطم کا ضماد کریں اور چھ روز بندھا رہنے دیں بعد اس کے دھو ڈالیں اور سوئیاں چبھوئیں تاکہ خون وغیرہ سے رطوبت برآمد ہو بعد ازاں خون کو پونچھ ڈالیں اور چھ روز تک یونہیں چھوڑ دیں بعد ازاں نمک سے مالش کریں اور آدھے گھنٹے تک رہنے دیں بعد اوان اس دوا کو اسپر پانچ روز تک رکھیں کہ سارا خون نکل جائے گا وہ دوا یہ ہے کندر نشتروں جو نہ موم شہد پہلے موم کو پگھلائیں شہد کے ساتھ اور پھر جملہ اجزا کو ملا کر ضماد کریں اور دن بھر میں تین چار خواہ پانچ مرتبہ استعمال کریں اور موضع ماؤف پر لگی رہنے دیں پس نشان خون مردہ کو دور کر دیگی اور جو داغ گودنا گودنے سے رہ جیسے ہندوستان کے ہنود میں رسم ہے پڑ جاتے ہیں اُن کو بھی دوا دور کر دے گی) اور یہ مفردہ میں سے جو کہ جید اور عمدہ ہے کندش ہمراہ لعاب خمیرے کے اور بادام تلخ تخم کرنب اور تخم زرنب انجیر کا دودھ آب حرجیر تلخہ گاؤ کے ہمراہ اور کھمو برگ ہیرو ج کہ نمش پر ملی جائے اور دیگر آثار پر ایک ہفتہ بھر اور مرقرنجرش بھی لطوخ جید ہے خون مردہ کے واسطے اور جملہ ادویہ ایسی جنمیں قوت جلا کی زیادہ ہو وہ بھی بکار آمدیں کہ ان کا ذکر ابواب گذشتہ میں ہو چکا ایضاً قرعانا اور مرداوثافیسا اور بصل الزہر یعنے بلبوس جسے تلخہ پیاز کہتے ہیں ہمراہ شہد کے اور بیخ لوف حیہ۔

جالینوس اور دیگر اطبا نے تجربہ کیا ہے کہ جوز مقشر اور چھلا ہوا چکنا اور بھولا خوب باریک پیسکر رات بھر باستواری باندھا جائے اور پھر اسی کو دوبارہ باندھیں ایضاً فاشرا یا خاشیر دستین اور تخیر یعنے لائے آب انگور اور حب البان اور یاسمین خصوصاً یاسمین تازہ اور برادہ دندان فیل اور عصفر ہمراہ سرکہ کے اور دونوں قسم کی خربق اور دارچینی۔ حماض اترج بھی اسکے لئے جید ہے۔ ایضاً اسکبرہ جسکو حندقوقی کہتے ہیں اور پیخال کبوتر اور پیخال کنجشک اور پیخال باز بھی مفید ہے ایضاً فلفل ایک جزء اور چونہ دو جزء زرنیخ سرخ اور زرنیخ زرد ہر واحد دو جزء شہد میں گوندھکر کسی کوزہ میں اُٹھا رکھیں بروقت حاجت پہلے مقام خون بستہ کو نشتروں سے دھو ڈالیں پھر ریتا بیخ کا ضماد پانچ روز تک کریں بعد ازاں اُسی مقام کو سوئیوں سے گود دیں اور بدستور مذکور سابق خرقہ وغیرہ سے رطوبات وغیرہ کو پونچھیں اور پھر اُسپر نمک چھڑکیں اور دوائے مذکور جو کوزہ میں رکھی ہوئی ہے اُسپر لگا کر پانچ روز تک صبر کریں اور اسیطرح مکرر استعمال کرتے رہیں کہ نشان خون مردہ کا اور نشان وسم یعنے گودنا کا دور ہو جائے گا ایضاً بورق اور کتیرا ہموزن لیکر قرص بنالیں اور سرکہ ملا کر ضماد کریں اور صابون سے دھو ڈالیں یا کدوے خشک کو خوب پیسکر تھوڑی سی زعفران ملا کر استعمال کریں ایضاً طین قرنطی اور حب القطن کو آب صابون میں پیسکر طلا کریں کہ نمش اور کلف اور آبلوں کے نشان سب کو دور کرتا ہے اسیطرح دردی زیت کو جلا کر۔ اور اسیطرح دقیق کرسنہ اور دقیق ترمس اجزا ہموزن لیکر طلا کریں۔ خفیف ادویہ جو کلف اور نمش اور جمیع آثار کو دور کر دیتی ہیں جیسے لعاب بیدانہ ہمراہ زعفران کے اور حب القرع اور حلبہ۔ کلف کی دور کرنے والی دوا تخم ترب اور خردل کو اُس انجیر میں جو سرکہ میں بھگویا گیا ہو گوندھ کر ضماد کریں یا جو دوا کہ خردل اور زرنیخ سے بنائی جاتی ہے بشرطیکہ زرنیخ اسقدر ہو کہ تھوڑا سا اوپاڑ کرے اور زخم نہ ڈالے اور آثار کو دور کرتی ہے ایضاً قسط اور دارچینی کسوم زرد پانی میں جسکو پیدر کہتے ہیں ملا کر طلا کریں ایضاً تراب نیق اور تخم خربوزہ اور محلب اور بادام تلخ کو استعمال کریں ایضاً زوپانی میں کسوم کے مقل اور تخم جرجیر کو ملا کر طلا کریں ایضاً بصل الزعفران اور بصل نرجس ایضاً مقل کو سرکہ میں پیسکر لگائیں اور جب ان ادویہ کی تیزی سے لذع پیدا ہو چھوڑا ڈالیں اور تھوڑی دیر کے بعد پھر لگائیں۔ ایضاً تخم جرجیر اور نشاستہ مرداسنگ سپید ہر واحد ایک جزو اور تھوڑی سی زعفران اور زنبچ کی بلیدی اور سکتے کے فضلہ کو مع آرد باقلہ اور آرد جو اور آرد حلبہ دو جزء اور روغن بادام شیرین اور ناریل کا تیل اسقدر کہ سب ادویہ کو کافی ہو۔ دیاخلیون بموجب اس نسخہ کے نسخہ ایک اوقیہ مرداسنگ دو اوقیہ زیت کو نہ میں پکا کر جب بگھل ملجائے رائی کا لعاب اور میتھی کا لعاب ہموزن ایک اوقیہ مقل اور مُر ہر واحد پانچ یا پنج درہم یہ دوائیں پیسکر پھر لعابات کو ملائیں اُس کے بعد سب کو خوب پیسیں بعد ازاں زیت مذکور ملا کر دیاخلیون لگا دیا کریں قرص جید مازریون چار درہم سپید رائی دس درہم

جیسے

اشق تقل ہر واحد دو درہم لیتے پانی مین گھولین کر قرص بنجائے دوائے ایجاد حکیم ساہر نامی کی جدید ہے شکسپویہ جسکو تخم بنوالاقدم جسکو بذر بھی کہتے ہین
دو درہم بورہ ایک درہم تخم ترب استخوان بوسیدہ حب البان بجبر فلفل ترمس تخم خربزہ قسط بادام تلخ مر اس سے قرص طیار کرین اور استعمال کرین
یہ دوا ایسی کامل ہے کہ اسکا مثل بہت کم ہے جسکا نسخہ ذیل مین لکھا جاتا ہے نسخہ دو درہم پارہ کشتہ کرین گھرل مین اور تین درہم بادام تلخ جو
پیستے پیستے اتنا باریک ہوجائے کہ اُسکا اثر باقی نرہے اور گھرل سیاہ ہوجائے بعد ازان ہموزن اسکے تخم خربزہ خوب کوٹا ہوا ملائین اور
طیار کرین لیپ رہے ہفتہ بھر اور صبح کو نہایا کرین ایضاً سداب کوہی اور زوفا ہر واحد ایک جزء طین قیمولیا جو سبز ہو تین جزء کندر ایک جزء
بورہ دو جزء صمغ البطم ڈھائی جزء موم سات جزء پہلے موم اور صمغ کو روغن بادام سے پگھلائین اور طین قیمولیا کو آب گرم سے محلول کرین
اور سب اجزا ایک جا اُن مین تھوڑا سا شہد ملاکر استعمال کرین مگر زیادہ مقدار اسکی نہ لگائین کہ زخم ڈالدے گی۔ اطبا نے کہا ہے کہ چہرہ کی چھائین کو
فصد رگ رنیہ کھولنی بھی دور کرتی ہے لیکن اس فصد سے سرخی چہرہ کی سعفہ کی سی ہوجاتی ہے **فصل وسم اور اسکی دوا کا بیان** وسم گود
گودانے سے جو داغ پڑتے ہین اُسے کہتے ہین وسم کے داغ کی دور کرنے والی وہ دوائین ہین جو ہم نے باب نمش مین بیان کردی ہین اندر شیر
فقط نطرون سے دھونا اور اُسکے بعد علک البطم ایک ہفتہ اُسپر لگانے سے بھی یہ داغ چھپ جاتے ہین بشرطیکہ خوب زور سے باندھی
جائے اور نمک سے مالش کیجائے اور پھر علک البطم کو دوبارہ اسیطرح لگائین تا اینکہ داغ سب چھوٹ جائین اور اسکے ہمراہ سیاہی
وسم کی بھی دور ہو جائے گی۔ اگر یہ ترکیبین موثر نہون پھر سوائے اس کے کچھ چارہ نہوگا کہ سوئی سے اسجگہ کی جلد کو مشبک کرین اور ملاذع
سے زخم ڈالین اور رطوبت کو مع سیاہی وغیرہ نکلنے دین **فصل بادشنام اور حمرہ مفرطہ کا بیان** بادشنام اس قبیح سرخی کو
کہتے ہین جو ابتدائے جذام کی سرخی سے مشابہ ہوتی ہے کہ مجذوم کے چہرہ پر آجاتی ہے یا اطراف مجذوم پر ہوتی ہے خصوصاً جاڑون مین یا
اور سردی کے زمانہ مین اور کبھی ایسی سرخی یعنے بادشنام کے ہمراہ قروح بھی ہوتے ہین اور سبب اُس سرخی کا یہی ہوتا ہے کہ بخار دموی
کثیر المقدار بوجہ برودت کے مختنق ہوکر نکلنے نہین پاتا اور سرخی پیدا کرتا ہے علاج اسکا اسہال اور فصد اور پچھنے لگانا اور زلو چسپان
کرانے کے بعد ازان پھر وہ تدبیر کرنی جو نکر کے واسطے ابتدائے جذام مین کی جاتی ہے اور اسکا بیان اس سے پہلے ہوچکا ہے **فصل**
بیان مین بہق اور وضح اور برص ابیض اور اسود کے فرق بہق اور سپید داغ مین یعنے جو برص حقیقی ہو یہ ہے کہ دونون بہق کی
سپیدی اور سیاہی فقط جلد مین ہوتی ہے اگرچہ کسیقدر اندر بھی ہو مگر بہت تھوڑی سی ہوتی ہے اور برص کی سپیدی جلد اور گوشت
سے گذر کر ہڈی تک پہونچ جاتی ہے سبب عام ان جملہ اقسام مین یہ ہے کہ جو قوت رنگ کی بدلنے والی ہے کہ تمام بدن مین ہر ایک
جگہ کا رنگ اس غذا مین پیدا کرتی ہے جو اسجگہ پر پہونچتی ہے اس قوت مین ضعف آجاتا ہے اسیوجہ سے مادہ غذائی کو مشابہ اور ہم رنگ
جلد کے نہین کرسکتی اگرچہ بہق والے بدن مین یہ مادہ سپیدی کا رقیق تر ہوتا ہے اور قوت دافعہ قوی ہوتی ہے کہ اُس مادہ کو سطح پر
پھینک دیتی ہے اور برص کا مادہ غلیظ ہوتا ہے اور قوت دافعہ زیادہ ضعیف ہوتی ہے اسی سبب سے مادہ بیاض باطن مین رہجاتا ہے
کہ پھر جو غذا وہان پہونچتی ہے اُسکو فاسد کرکے اپنی طرف پھیر لاتا ہے پس التصاق کی زیادتی ہے قبل ازینکہ اس غذا مین مشابہت
لون بدن سے ہونے پائے جہان تو نہائے سفیرہ وغیرہ کا فن کلیات مین ذکر ہوا ہے وہان تفصیل ان مطالب کی بخوبی معلوم ہوچکی
جب یہ حالت مستقر ہوجاتی ہے تو پھر غذا کو جو اس تک پہونچتی ہے اپنی طبیعت کی طرف پھیر لیتی ہے اگرچہ کیسی اچھی غذا کیون نہ اسجگہ پہونچے
جس طرح مزاج صحیح اور جید کا حال ہے کہ مادہ فاسد کی کبھی اصلاح کر دیتا ہے اور موافق اپنے کر لیتا ہے بعض درختون کی بھی ایسی ہی کیفیت

ہے کہ اگر ایک جگہ بوئے جائین اور اُن مین سمیت ہو بوجہ تبدیل مغرس یعنے جائے نشانیدن درخت کی اُن کی سمیت دور ہو جاتی ہے ایسی کہ قابل
کھانے کے اُن کے پھل پھول پتیان وغیرہ ہو جاتی ہین اور برعکس اسکے اگر اچھی زمین سے خراب جگہ اُن کو لاکر لگائین ماکول میوہ دار درخت
زہریلے ہو جاتے ہین چنانچہ جالینوس وغیرہ نے ذکر کیا ہے کہ ایک درخت جو بنام لبخ فارس مین ایسا مشہور تھا اُسکے پھل زہریلے تھے جب اُسکو
مصر مین لاکر لگایا پھلون کی سمیت جاتی رہی اور قابل کھانے کے ہو گئے یا جسطرح الوان اور رنگ حیوانات اور نباتات کے بسبب اختلاف بلاد و اوقات کے
بدل جاتے ہین ایسے ہی کیا بعید ہے کہ مواد بدن انسان بھی بسبب انتقال کرنے کے بطرف اعضائے مختلفۃ المزاج کے (عام اس سے کہ وہ مزاج
صحیح اور اصلی ہو یا سوء مزاج ہو) مستحیل بطرف مزاج عضو منتقل الیہ کی ہو جائین اسلئے کہ اعضا کو نسبت بدن انسان سے وہی ہے جو کل بسیط
یعنی کرۂ زمین کو بلاد مختلفہ سے ہے نتیجہ تمہید یہ ہوا کہ جسوقت کسی عضو کا مزاج بلغمی ہو گیا (جیسے برص مین ہو جاتا ہے) اور گوشت اس عضو کا
مثل لحم اصداف کے سپید اور ڈھیلا ہو جائے پس جو مادہ اُس عضو تک پہونچے مزاج عضو اُس مادہ کو اپنے مزاج بلغمی کیطرف پھیر دے
اور رنگ اسکا سپید کر دے (گو کیسا ہی مادہ صالح کیون نہ آیا ہو) دونون بہق یعنے بہق اسود اور بہق ابیض مین یہ تفرقہ ہے کہ بہق اسود کا مادہ سوداوی
ہوتا ہے اور ابیض کا خام بلغمی۔ لیکن وہ مرض جسے برص اسود کہتے ہین اُسکی نسبت برص ابیض کی طرف ایسی نہین ہے جیسے بہق ابیض کو بہق اسود
کی طرف ہے۔ بلکہ برص اسود جنس مخالف درحقیقت برص ابیض کی ہے یہ بات اسوجہ سے ہے کہ برص اسود وہ قوبائے متقشر ہے (جسے ہندی
مین بھنیا داد کہتے ہین) اور وہ داد ایک قسم کا تشگافتہ ہونا جلد کا ہے کہ باایہمہ خشونت شدید بھی اُسمین ہوتی ہے اور اُسکے علاوہ موٹے موٹے
چھلکے بھی اتر کرتے ہین جیسے فلوس ماہی کے بدن پر ہوتے ہین اور ان سبکے ہمراہ خارش بھی بہت ہوتی ہے اور یہ مرض بسبب ایک خلط سوداوی
کے پیدا ہوتا ہے جو کہ جلد مین سما جاتی ہے اور مقامات قریبہ سے اُس مادہ کو جلد اپنی طرف کھینچ کر لے جاتی ہے اور وہ تشرب مادہ اور لے جانا
جلد کا ایسا قوی ہوتا ہے اور اس مادہ کی سرائیت موضع مخصوص مین ایسی قوی ہوتی ہے کہ فقط تغیر لون ہی مین اُسکا اثر نہین ہوتا بلکہ دیگر آثار خبیثہ
مذکورۂ بالا بھی پیدا ہوتے ہین یہ برص اسود مقدمات جذام سے ہے اور باوجود دیکہ یہ قسم نہایت ردی ہے اور اسپر طرہ یہ ہے کہ بعد مزمن ہونے کے پھر
ازالہ اسکا نہین ہوتا اسیطرح بہق ابیض جو مزمن ہو کہ وہ بہ نسبت برص ابیض کے اسلم ہوتا ہے اور یہ سب امور پہلے مقامات سے بخوبی معلوم
ہو چکے ہین یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ سپید داغ کبھی پچھنون کے مقامات پر بھی ظاہر ہو جاتا ہے اور ان مقامات پر اُسکے نمودار ہونے کا سبب
اکثر یہ ہے کہ جو رطوبت خون کے ہمراہ چوسنے وقت قریب جلد کے آتی ہے اور حجام اُسے بخوبی چوس کر نکال نہین ڈالتا یا اینکہ جلد مجروح چونکہ
اپنے افعال مین ضعیف ہو جاتی ہے لہذا کامل طور سے تبدیل مادہ کی اپنے رنگ کی طرف نہین کر سکتی علامات بہق اسود کی شناخت کچھ لازم
نہین ہے دشواری اگر ہے تو اسی مین ہے کہ وضح یعنی بہق ابیض اور برص ردی مین تفرقہ کیا ہے اُس کو اچھی طرح پہچاننا چاہیے منجملہ اور اُمور
فارقہ کے ایک بڑا فرق ان دونون مین یہ بھی ہے کہ بہق ابیض جسجگہ ہوتا ہے وہان پر بال اپنے اصلی رنگ پر اُگتے ہین اگر سیاہ بال اُس جگہ کے
ہونے چاہئین سیاہ اور اشقر ہون تو اشقر ہی پیدا ہوتے ہین اور برص ردی پر کے بال بھی سپید اُگتے ہین ایضاً برص ردی مین جلد
نہایت نرم اور پاکیزہ بہ نسبت تمام بدن کے ہوتی ہے اور یہ بات اگرچہ کبھی وضح مین بھی ہوتی ہے مگر بہت کمتر ایسا اتفاق ہوتا ہے ایضاً
سوئی چبھونے سے وضح مین خون بر آمد ہوتا ہے اور برص ردی مین عوض خون کی دوسری چیز یعنی رطوبت مائیہ بر آمد ہوتی ہے اور یہ قسم
برص کی اچھی نہین ہوتی ایضاً جو سپید داغ ملنے سے سُرخی پیدا کرے اُسکے زوال کی اُمید کرنے اولی ہے کہ شاید وہ بہق ہے اور اگر ملنے سے
سُرخ نہو وہ ردی ہے بہق اسود اور برص اسود مین فرق یہی ہے کہ تقشر اور تقلس اور تحرق جو اوپر مذکور ہو چکا وہ برص اسود مین ہوتا ہے بہق

اسود میں نہیں ہوتا پھر یہ بھی ہے کہ برص اسود بھی طرح طرح کا ہوتا ہے بعض قسم تو اسکی باخشونت ہوتی ہے اور بعض قسم املس اور چکنی ہوتی ہے۔ مگر چکنا ہونا دونون ابیض کا برص ہو خواہ بہق بُرا ہے اور چکناہٹ برص اسود اور بہق اسود دونون کی اچھی بات ہے اسلئے کہ چکنا پن دلیل بہق کی ہے اور بعض اقسام برص اسود کے لون میں بدن کے رنگ سے نہایت مخالف ہوتی ہے اور بعض قسم کا رنگ قریب بہ لون بدن ہوتا ہے یہ قسم اسلم ہے جو بہت اسقدر گہرا ہے کہ نہ تو ملنے سے سُرخی آتی ہے اور نہ خون دیتا ہے یا پھیلنا اسکا زیادہ ہے کہ بہت دور تک پھیل گیا ہے اُسکے زوال کی امید نہیں ہوتی۔ اسیطرح جو برص کہ ساعت بہ ساعت بڑھتا جائے اسلئے کہ اسکا مزاج قوی ہے جو مادہ اس تک پہونچتا ہے اپنی طرف اُس کو پھیر لیتا ہے اسی جہت سے وہ ردی ہے **فصل علاج میں بہق اسود کے** ابتداء علاج کی فصد سے کرنی چاہیئے اگر خون میں کثرت ہو اور استفراغ خلط محترق سوداوی کا طبیخ افتیمون اور غاریقون ہلیلہ سیاہ بسفائج اسطوخودوس زبیب اور انجیر کے ساتھ اور ازین قبیل اور ادویہ بھی ہیں حجر ارمنی اور لاجورد اگر اس مرض کی ادویہ مسہلہ میں داخل کیجائیں بہت بہتر ہوگا۔ خربق ابیض اور ایارج لوغاذیا اور ایارج روفس وغیرہ بھی۔ منجملہ استفراغ رقیقہ کے ماء الجبن ہمراہ افتیمون کے کہ ہر روز بوزن ایک درہم کے افتیمون ایک قدحہ ماء الجبن کے ہمراہ پینا چاہیے کہ باسانی تنقیہ کردیگا کبھی کبھی اچھی اچھی غذا ان کا استعمال بھی اسکو نافع ہوتا ہے جنکا کیموس جید ہے اور حمام اور اطریفل افتیمونی کی بھی تاثیر اس کے واسطے اچھی ہے خوب جو بہق اسود اور برص اسود دونون کو نافع ہے ہلیلہ سیاہ آملہ شونیز ہر واحد ایک جزو زدفرا ڈیڑھ جزو ہر روز صبح کو تین درہم اور شام کو اسقدر استعمال کریں اور جب بدن میں گرمی زیادہ معلوم ہو چند روز چھوڑ دیں۔ پھر دوبارہ استعمال کرنا چاہیئے اور زیادہ تر توجہ ان کی طلاء کی اصلاح میں ہے اگر کسی قسم کا فساد اس میں آگیا ہو یا جذب سوداء اُس سے بوجہ ضعف کے اچھی طرح نہ ہو سکے اُسکے بعد طلاء ایسے قاشرہ جنمیں قوت جلاء کی بخوبی ہو لگائے جائیں اور ایسے طلاء ہوں جو خون صحیح کو کھینچکر مقام ماؤف تک پہونچائیں اور جب طلاء کے لگانے سے پھپولا ہوجائے اور دانہ دانہ سے پڑجائیں چندے صبر کریں تاآنکہ جلد اور کھال اور دھبے گر پڑے پھر دوا کو دوبارہ لگائیں اگر دوبارہ استعمال کی حاجت بھی ہو اور بیشتر اتنی دیر تک دوا لگانی مناسب ہوتی ہے کہ نقطہ نقطہ سے پڑجائیں بلکہ جسوقت لذع شروع ہو دوا اُتارلیں تا اینکہ سکون ہو جائے پھر اعادہ کریں ہر ادویہ جیسے کہ ثافسیا اور فلفل اور خردل اور حرف یعنی تخم اسپند تیوجات کے دودھ اور شیطرج اور حرمل اور تخم ترب پوست بیخ کبر اور طلاء کبیکج یعنی گھومری کی بھی بہق میں نافع ہے اور برص کو اسواسطے کہ خون کو گھومری خوب جذب کرتی ہے اور بوسیدہ ہڈیوں کیواسطے اور پرانی گٹھلی جو دیوارون میں چنی جائے وہ بھی مفید ہے اور جملہ ادویہ جالیہ جو باب قلع آثار میں لکھی گئیں۔ جو سیاہ کہ بہق میں اُنسے طلاء کیجاتی ہے جیسے آب تنائے بری اور طبیخ حنظل **صفت طلاء جید** تخم ترب کندش کے ہمراہ کوٹ کر بہق اسود پر حمام میں طلا کریں ایضاً تخم ترب تخم خردل انجیر مطبوخ کے ہمراہ گوندھ کر جو سرکہ میں پکائی جائے **صفت طلاء جید** شونیز اور شیطرج فارسی ہر واحد ۵ جزو شب یمانی تین جزو زراج اور مازو ہر واحد دو درہم تخم حرمل بریان کیا ہوا پانچ درم سرکہ کہنہ ملا کر طلاء کریں پھر اگر کوئی شدت اور ایذا پیدا ہو عورتون کے دودھ سے تدارک اُسکا کریں جملہ تمام طلاء جو قوی ہیں اور باب برص میں مذکور ہو چکے اور نمش وغیرہ میں بکار آمد ہیں مناسب بہق اسود کو نافع ہیں **فصل بیان میں علاج وضح اور برص کے** واجب ہے کہ ان دونون امراض میں فصد سے احتیاط کریں جبتک کوئی ضرورت شدید نہ پیدا ہو اور حمام سے بھی اجتناب کریں ہاں گاہے ماہے نہار منہ حمام کرنا کچھ مضر نہیں ہے اور شراب سے بھی اجتناب کریں فقط خالص شراب کی اجازت ہے حمام میں بیٹھکر پسینہ نکالنا البتہ ایسے مریض کو مفید ہے جب کہ بدن کا تنقیہ اخلاط بلغمی سے ہو چکا ہو اور قے کا بھی استعمال کیا جاتا ہے بعد ازان ادویہ مخرجہ بلغم کو استعمال کریں اگر تنقیہ سے بدن پاک ہوگیا ہو اُسکے بعد مدرات اور مسہلات دیئے جائیں جیسے ایارج

شحم حنظل ہمراہ ایسے حبوب جن کی تاثیر مشابہ انھیں ادویہ کے ہو۔ ایارج کا استعمال طبیخ ہلیلہ کے ساتھ ہوتا ہے جسمیں افتیمون اور بسفائج اور زبیب اور ملح کی شرکت ہوتی ہے حب النیل میں اخراج خلط واضح اور برص پیدا کرنے والی عجیب خاصیت ہے جو مسہلات ان لوگوں کو موافق ہیں اُن میں سے ایارج فیقرا جو شحم حنظل سے مرکب ہو یا کہ اسطرح اسکی ترکیب ہو صفت دار چینی سنبل شاخہائے بلسان مصطگی اسارون زعفران ساذج ہندی فو تج نہری شحم حنظل ہر واحد دس درہم صبر اٹھارہ درہم مقدار شربت ایک درہم یا ایک مثقال ہمراہ سکنجبین عسلی کے آب گرم ملاکے۔ مسہلات موافقہ سے اُن کے واسطے یہ بھی ہے ہلیلہ آملہ ہر واحد ایک جزو تربد تین جزو اور ہر جزو کو اس ترکیب میں ایک اوقیہ سمجھنا چاہئے اور نصف رطل قند سپید اور پانی سے معجون طیار کریں مقدار شربت تین درہم یا تین مثقال سے پانچ مثقال تک ہو سکتی ہے اور مجھے پسند یہ امر ہے کہ اسی مسہلانے مرکب میں زنجبیل ایک اوقیہ بھی اضافہ کی جائے معاجین اطریفلیہ اور ہمارے نسخہ کے مطابق جوارش ان اوزان سے استعمال کریں نسخہ ہلیلہ سیاہ کند سپید ہر واحد ایک جزو زنجبیل ربع جزو شیرہ زبیب سے معجون بنادیں اور ہر روز بقدر ایک بندق کے استعمال کریں ایضاً ہلیلہ سیاہ آملہ شونیز ہموزن زوفرا ڈیڑھ جزو ہر روز تین درہم استعمال کریں اور جب تپ پیدا ہو یا گرمی کرے چھوڑ دیں ایضاً دوج دار فلفل ہلیلہ کابلی مصطگی کندر شونیز حب الغار بالسویہ لیکر شہد سے معجون بنادیں اور ایک درہم استعمال کریں۔ کتاب اختصارات میں ایک دوا اسطرح لکھی ہے یا یک غبار جو چھاننے سے خوب بھنے ہوئے گیہوں کے ستو سے اُڑتا ہے اور اگر دوبارہ بریان کرنے کی بغرض اسی غبار کے ضرورت ہو پھر سے برشتہ کریں اس باریک غبار کو تناول کرے اسکے اوپر نصف اوقیہ مُرّی نبطی کا استعمال کریں اور پیاس کو ضبط کریں دو پہر دن چڑھے تک زوفرا اُسکے تخم کو ہمراہ شراب کے استعمال کرنا اس مرض میں خاصیت عجیب رکھتا ہے عصارۂ اطراف انگور ترش ہر روز ایک تدرج روزینہ سے برص کے داغوں کی جگہ کا رنگ متغیر ہو جاتا ہے اور داغ کی زیادتی کو روک دیتا ہے۔ تریاق کا استعمال اور سانپ کا گوشت بھی نافع ہے اور مس افاعی بھی نافع ہیں وہ معجون جو اثر میں درمیان اطریفل اور ادویہ مسہلہ کے ہیں کی ترکیب اسطرح ہے ترکیب تخم زوفرا دو جزو مویز انجیر و نصف جزو صبر ربع جزو شہد سے معجون کریں اور مقدار شربت تین درہم ہے کہ ہمیشہ استعمال اسکا کیا جائے۔ بعض لوگ اسمیں دوج اور افتیمون کو ملا دیتے ہیں ایضاً کلکلانج دو درہم ہلیلہ سیاہ ایک درہم افتیمون دو دانق پورے سال بھر اسکو استعمال کریں۔ اسی کے قائم مقام ایک دوا ہے مگر بہ نسبت اسکے قوی تر ہے اور اسکا نفع زیادہ ظاہر ہوتا ہے اور سال بھر پینے کے لائق وہ بھی ہے جسکی ترکیب یہ ہے نسخہ دوج چھ درہم ہلیلہ کابلی اور بسفائج ہر ایک دس درہم ہلیلہ زرد پندرہ درہم ایارج فیقرا بیس درہم نمک ہندی سات درہم تخم زوفرا بیس درہم عاقرقرحا دس درہم تربد پچاس درہم شحم حنظل مربی غاریقون پانچ درہم سقمونیا آٹھ درم عسل مصفّی میں ملاکر معجون کریں اور ایک مثقال سے دو مثقال تک تناول کریں از قبیل ایک دوا کندی بھی ہے نسخہ بزر حرف شکن کیلہ یعنی قرکب امن ہبریزی کے زوفرا صبر سقوطری ہر واحد تین درہم ڈیڑھ رطل شہد میں ڈالکر قوام درست کریں اور قبل غذا کے بقدر حاجت تناول کریں سویق کے ہمراہ اسکے اوپر تین مجرعہ مری کو پی لیں اور سر کی حفاظت یبوست وغیرہ سے روغن بنفشہ اور روغن گل سے کریں بعد ازاں غذائے اسفیداج کو اختیار کریں اور ہمیشہ لوغاذیا اور شاذریطوس ہر روز تھوڑی سی مقدار کا استعمال کرنا مثلاً قریب نصف درم کے بھی جائز ہے یا اُس سے بھی کم۔ ایک گروہ کو اس بیماری میں یوں نفع ہوا کہ داغوں کو برص کے دغوادیا اور چین سے اچھے ہو گئے مگر یہ تدبیر تھوڑی سی مقدار میں چل سکتی ہے اگر بدن کا تنقیہ اچھی طرح ہو چکا ہو اور مزاج بدن کا معتدل ہو گیا ہو اور یہ مشروبہ کا استعمال اسوقت ترک کرنا چاہیئے کہ ایسے وقت کا استعمال بیشتر کسی آفت کو پیدا کرتا ہے اور کم سے کم آفت یہ ہوتی ہے کہ نزف الدم عارض ہوتا ہے جو سبب کی دوج کا ہے غرض اور دوج دونوں کی زیادتی علاج برص میں درکار ہے بلکہ ایسے وقت نقائے بدن اور اعتدال مزاج میں

نقطہ ادویہ بیشمار جو از قسم طلا اور ضمادات ہین پر اقتصار کرنا چاہیے اور غذائے مبروص سریع الہضم تجویز کی جائے۔ اسمین لزوجت ہو اور نہ چکنائی ترکاریان اسفیدباجیہ وغیرہ جو گوشت تری کی آمیزش سے پکائے جاتے ہین اُن سے بھی پرہیز کرنا لازم ہے۔ وضح اور برص کی ادویہ موضعیہ مین اُن کے درجات مختلف ہین اولی درجہ تو یہ ہو کہ اُنمین جلا بہ شدت ہو اور جذب خون بشدت کرین اور مزاج عضو خاص کو اچھی گرمی ہو پہنچائین اُسکے بعد دوسرا درجہ یہ ہو کہ متقرح اور متقشر جلد ہون ادویہ موضعیہ مین ایسی بھی دوائین ہین کہ نقطہ رنگ ظاہری بدل دینے کی غرض سے لگائی جاتی ہین (جن کو ہندوستان مین خضاب برص بولتے ہین) پسندیدہ تر یہی ہے کہ ادویہ موضعیہ بعد دلک اور مالش کے مستعمل ہون اور اتنی مالش ہو کہ جلد مین سرخی آجائے۔ اور مالش برگ انجیر سے اسقدر کرنی لازم ہے کہ خون نکلنے کی نوبت آجائے اور بعض مقامات مین سوئیان چبھونے کے بعد دوا لگانی چاہیے۔ تاثیر ادویہ پر یہ بھی معین ہو کہ دھوپ مین بیٹھکر دوا لگائی جائے جو از قسم لطوخات کے ہو۔

بہترین ادویہ برص وہی ہے جو قرحہ ڈالے خواہ نقطے نقطے سے جلد مین اُٹھائے تاکہ مادہ باہر نکلجائے اور صحت پیدا ہو اور پھر دوبارہ لگاتے رہین لیکن وہی دوا جسکی خاصیت مذکور ہوئی اتنی دیر تک نہین لگائی جاتی ہے بلکہ ادھر سوزش اور لذع پیدا ہوئی اور پھوڑا ڈالی گئی اور پھر بعد آرام اور سکون کے دوبارہ لگائی جاتی ہے۔ ادویہ برص باعتبار اول یعنی جلا اور جذب کی رو سے وہی ادویہ ہین جو قوی ہون جیسے دونون خربق اور چونا اور زرنیخ اور کندش اور مویزج اور بیخ فاشرا اور حنطیانا اور ابہل اور رانیانج بیخ دم الاخوین اور بیخ خنثیٰ اور زبد البحر اور حلتیت پوست بیخ کبر خردل حرمل تخم ترب بیخ قثاء الحمار تخم جرجیر فوہ قاقلہ مازریون ذراح اور قلقنہ زنگار کبریت قطران بیخال کبوتر ملبوس قسط زراوند شقائق النعمان تافسیا فربیون اور کرم دانہ بھی بہت ہی موافق ہیں اور گندھک سرکہ مین پیہ درپیے طلا کرنا اور پیاز نرگس بھی بمجربات سے نوشادر اور روغن بیضہ کی طلا بھی جید ہی اور بیخ لوف عجیب النفع ہے اور بیخ نیلوفر وضح کے واسطے اور دم اسود سالخ یعنی کالا سانپ جو کینچل چھاڑ چکا ہو اور بیخ سقمونیا برگ انجیر خشک شدہ زرق دفلی اور راسن اور اشترغار۔ سیاہ یعنی تر دوائین جیسے سرکہ اور آب رودک فرطم یعنی کسوم کا زرد پانی آب تفاح بری آب ملبوس اور آب عنصل خاص کرکے اور آب مرزنجوش خصوصاً اُس برص پر جو پچھنے کے نشان پر ہو گیا ہو اور عصارۂ راسن اور سانپ کے گوشت کا شوربا۔ اطلیہ جیدہ سے تریاق اور مثرودیطوس اور لوغاذیا آب تفاح وحشی کے ہمراہ۔ ایضاً شیطرج کوٹ کر اور اسیطرح رائی کوٹ کر کبھی یہی دونون کافی ہوجاتی ہین مگر یہ اثر جب ہو کہ سپیدی درمیان مین دونون جلدون کے ہو اور گوشت تک پہونچی ہو۔ ادہان جیدہ مین سے روغن آس کہ اسمین شیطرج سوختہ لگائین اور اسکے بعد زاج کو ملائین اطلیہ جیدہ مین سے فداسیج سرکہ مین پیسکر طلا کرین یا شاہترہ تر وتازہ یا خشک شاہترہ سانپ کے شکم مین بھرین مگر پہلے سانپ کو ذبح کرکے اُسکے پیٹ کی آلائش دور کرین اور پھر ڈورے سے اُسے ٹانکے دین اور سانپ کو برشتہ کرین تا آنکہ پھول جائے بعد اُسکے شاہترہ کو نکال لین اور برص پر ضماد کرین بہت جلد شفا ہو گی نسخہ مجربہ برگ تازہ کنیر کو زیت مین جوش دین تاکہ پتے خشک ہوجائین پھر زیت کو صاف کرین اور موم صاف کیا ہوا بقدر مناسب اسمین ملائین بعد ازان زرد گندھک اسپر چھڑکیں کہ شل مرہم کے ہوجائے اور دھوپ مین طلا کرین طلائے ہندی قسط اور شیطرج اور ہرتال سرخ اور فلفل اور زنگار سرکہ مین پیسکر ایک ہفتہ رکھ چھوڑین مگر پیا اُسکا تانبے کے ظرف مین لازم ہے بعد ازان کہ مزاج بگڑجائے داغون پر لگا کر دھوپ مین کھڑے ہون بہق اور ابتدائے برص کو بھی دور کر دیتی ہے۔ سنجی اور چونہ بول صبیان یعنی شیرخوار ر مین بھگوئین اور سات روز تک تازہ پیشاب اسمین ڈالا کرین پھر اُسکو پختہ کرین جب مثل شہد کے ہوجائے طلا کرین تا آنکہ قرحہ پڑجائے بعد ازان رفت موم قطران اور پوست جو زسوختہ اور خون بچہ کبوتر اور روغن حنا ملاکر پختہ کرین تاکہ سب ادویہ ملجائین بعد ازان طلا کرین

تا اینکہ رنگ بدن شبیہ اصلی رنگ کے ہو جائے اور بہتر یہ ہے کہ دھوپ میں جو نہایت سخت ہو اس دوا کو لگاتے رہیں۔ یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ استفراغ مادہ کا ایسے مریض کے پہلے ایسی دوا ضعیف سے بتدریج کرنا چاہیے جو خلط رقیق کو نکالے۔ ماء الاصول منضج بھی ہے اور ادویہ مختلفہ کی باہم آمیزش خوب کر دیتا ہے۔ آخر کے مسہلات میں جب حب منتن کا استعمال کریں اور پھر ماء الاصول دو ہفتہ تک پلائیں اور خون بڑھانے کی تدبیر لحوم حارہ سے کریں جیسے طائروں کے گوشت اور صبر سے اور جو چیزیں غلیان اور جوش خون میں پیدا کرنے والی ہیں انسے ترشی کے جملہ اقسام ترک کرا دینا چاہیے اور مرق یعنی چکنے شوربے وغیرہ سے سوائے زیرباج کے اور وہ بھی کبھی کبھی پرہیز کریں پانی سے زیادہ اس مرض میں کوئی چیز مضر نہیں ہے پس چاہیے کہ شراب کہنہ کے ہمراہ تھوڑا تھوڑا پانی پیا کریں اور اجب ہے کہ ہر وقت مقام برص کو کھردرے کپڑے سے ملا کریں تاکہ خون اسجگہ جذب ہو کر آیا کرے حمام میں جانا بھی مبروص کو مضر ہے۔ غذائے غلیظ اور فواکہ تر و تازہ اور خشک بھی اور سپیدی پر داغ لگوانا بھی برا ہے کہ بیشتر داغ کرانے سے برص پھیل جاتا ہے اور بڑھ جاتا ہے جو سپیدی کہ بعد داغ لگانے کے جسم صحیح پر آ جائے کسی سبب سے وہ چنداں معیوب نہیں یعنی برص نہیں ہے اسیطرح جو سپیدی گرد پھنسے کے داغ کے آتی ہو وہ بھی **صفت طلائے کثیر الاخلاط کی** جو منصم کے واسطے بنایا گیا تھا خون مار سیاہ جسکو سالخ کہتے ہیں تین اوقیہ خون زاغ جو ابقع ہو یعنی چتکبرا ہو یا اقتم یعنی سیاہ یا خون ابنست کا جو ایک طائر مشہور ہے اور خون بچہ ورشان اور فاختہ کا اور سنگ پشت صحرائی ہر ایک کا وزن ایک اوقیہ ہو اور قطران اور زفت جو تازہ ہو اور نفط اور عسل بلادر ہر ایک بوزن ایک اوقیہ یہ سب مخلوط کر کے خشک کر کے رکھ چھوڑیں اور تازہ اندرائن کا پھل اسکا پانی ایک حصہ اور شراب کہنہ دو حصہ آب راسن تازہ دو حصہ سداب کا پانی اور خردل کا ایک ایک حصہ یہ سب پانی بوزن دس رطل کے لیکر کسی طنجیر میں پکائیں اور پکاتے وقت ایک ایک اوقیہ فلفل سیاہ اور دار فلفل زنجبیل کلونجی جند بیدستر عاقرقرحا کندس مالافیسا قرنفل سلیخہ اذریون بیخ قثاء الحمار خربق سیاہ جاؤشیر ڈالیں جب ثلث پانی جل جائے اسکو چھان لیں اور خون وغیرہ اور ادویہ مذکورہ بالا کو ملا کر رکھیں تا اینکہ رطوبت اسکی خشک ہو جائے بعدازاں آب حنظل تر اور آب سن تازہ اور آب عنصل اور مرزنجوش اور سیقد اور شراب کہنہ ان پانیوں پر چھڑکیں کہ جملہ بوزن آٹھ رطل کے ہو جائیں پھر حلتیت منتن اور بھروشا اور اشتر غار اور دونوں قسم ہڑتال کی زرد اور سیاہ اور زنگار اور کبریت ہر ایک بوزن ڈیڑھ اوقیہ ملا کر ہلکی آنچ میں جوش دیں تا اینکہ چہارم پانی باقی رہے بعدازاں اسکو چھانکر تھوڑا تھوڑا پانی انھیں ادویہ اور خونہائے مذکورہ بالا میں ملایا کریں کہ یہ سارا پانی جذب ہو جائے اور پانی ڈالتے جائیں اور پیستے بھی جائیں کہ پیسنے کے ذریعہ سے جلد رطوبت خشک ہو گی بعدازاں اس دوا کو حمام میں جا کر طلا کریں۔ میں کہتا ہوں کہ اس دوا کے استعمال کے عوض ممکن ہے کہ ایک سہل الحصول جو تاثیر میں اس سے قوی تر ہے استعمال کیجائے اور طبیب کو یہی مراد حاصل ہو جو اس دوا سے ہونی چاہیے **طلائے جید** جو ساہر نامی طبیب کی طرف منسوب ہو شونیز خربق شقائق بیخ کبر ہر واحد ایک جزو شیطرج حصص دو درم مرزہ بیخ ہر واحد نصف جزو دھوپ میں بیٹھ کر طلا کریں۔ **طلائے خفیف جید** جو دافع برص ہو شقائق اور ہزارجشان کو سرکہ کے ہمراہ استعمال کریں **ایضاً** فوہ الصبغ اور زبد البحر اور تخم ترب کندش سرکہ شراب میں پیسکر استعمال کریں **ایضاً** شبہ یعنی پھول جو ایک مرکب دھات ہو اسکا برادہ اور خربق سیاہ اور عصفر یعنی پیتل جلایا ہوا اور ذراریح ہر واحد ایک درم پہلے قطران کو سرکہ میں گھول لیں اور لگائیں بعدازاں ادویہ مذکورہ کو اسی مقام پر چھڑکیں **ایضاً** یہ دوا منسوب ہے ارباسیس حکیم کی طرف خربق سپید فلفل شونیز زبد البحر کبریت زرد بیخ سرخ مجلبتہ شیطرج زنگار ذراریح پیسکر سرکہ میں ملا کر قرص طیار کریں اور سوکھا رکھیں اور بوقت حاجت پھر سرکہ میں پیسکر طلا کریں اسکے بعد خمیر کو اسپر خوب سا لگائیں **ایضاً** کتاب الزینۃ قریطن حکیم سے ایک دوا منقول ہے جسکا نسخہ یہ ہے نسخہ خربق ابیض اور اسود فاشرا الیشہ بیخ مازریون کبریت زرد زاج زنگار برادہ آہن زبد البحر برگ انجیر سرکہ اسقدر سحق کریں کہ مثل خلوق کے غلیظ ہو جائے اسکو شیشہ کے ظرف میں اٹھا رکھیں اور دھوپ میں بیٹھکر پہلے بدن کی خوب مالش

کرین بعد ازان یہ دوا لگائین **دوسرا نسخہ** جو حکیم بجبریل کی طرف منسوب ہو کبریت اور فربیون اور خربق ہر واحد ایک درہم بلادر دو درہم عاقرقرحا
شیطرج ہر واحد ایک مثقال سرکہ ملاکر طلا کرین **ایضاً** کندش تافسیا مازریون مجیٹھ شیطرج حرف عاقرقرحا موریزج ان سب کو خون مارسیاہ
مین جوش دیکر جب گاڑھا ہوجائے ملاکر قرص طیار کرین اور بروقت ضرورت مجیٹھ کو خوب جوش دیکر اُسے پانی مین ملاکر حمام مین استعمال کرین **ایضاً** مجیٹھ شیطرج
ہر واحد پانچ درم تخم ترب حب درہم کندش آٹھ درہم سرکہ ملاکر بعد حمام کرنے کے طلا کرین **صفت دوا الملکی** برگ مازریون اور تخم مازریون مقشر اور
خربق سیاہ اور فلفل اتنے سرکہ مین جوش دین کہ دوا اُسمین ڈوبی ہوئی رہے تا اینکہ مہرا ہو جائے پھر اُسمین زلج اور ذراریح اور برادہ آہن
اور نطرون اور زبد البحر ڈالکر پکائین تا اینکہ جوش آجائے اُسکے بعد طلا کرین اور پے در پے لگاتے رہین دھونہ ڈالین جہانتک دھونے کا
تحمل ہوسکے اور یہ دوا انقباطات کو بھی دور کرتی ہے **طلاے جدید** عسل بلادر سات درہم عاقرقرحا تافسیا ہر ایک تین درہم فربیون چار درہم
شیطرج فارسی دو درہم دودھ ملاکر طلا کرین **ہمارے تجربہ کی دوا یہ ہو** کہ عسل بلادر اور کبیکج برگ حمام ذراریح شیطرج تخم ترب تخم
خردل مجیٹھ حنا وسمہ زاج جملہ اجزا ہموزن لیکر سرکہ ملاکر استعمال کرین جو نفاطات اور زخم پیدا ہون اُنکا علاج بعلاج قروح کرین
اور بعد اچھے ہونے زخم کے پھر یہی دوا لگائین تا اینکہ برص زائل ہوجائے۔ تپھنے کے مقام کا برص اور داغ سپید آب پیاز دشتی اور
آب مرزنجوش اور مجیٹھ اور شیطرج کو آب لبقم ملاکر طلا کرنے سے دور ہوجاتا ہے **اصباغ اور رنگ** جو برص پر طلا کئے جاتے ہین کہ جلد سے
ہم رنگ جلد کے رہے اُن کے اوزان اور مقدار کی صاف صاف تعین کر دینی ممکن نہین ہے اسلئے کہ رنگ جلد کے مختلف ہوتے ہین اور
اسی سبب سے قبول کرنے مین دوائے صبغ کی کمی اور بیشی دوا کی حاجت ہوتی ہے البتہ ادویہ مصبغہ کے استعمال کے قوانین بیان کر دیتے جاتے ہین کہ
انھین کو اُلٹ پلٹ کر لیا کرین از انجملہ شورہ اور مرداسنگ درد شراب دزعفرہ یعنی سرخ مٹی اور مجیٹھ اور شب وغیرہ کو مرکب کرکے طلا کرین یہ **صبغ**
ہمارا مجرب ہے پوست جوز اُسکے برابر وزن مین حنا اور خلک کے ہموزن وسمہ **ایضاً** چونہ اور ہرتال اور شیطرج ہر ایک سے ایک جز مجیٹھ دو جز
آب پیاز ملاکر استعمال کرین اور مقدار مناسب ہی ہے جیسے قابلیت جلد کہ ہو **صبغ آخر** زاج قلقند یعنی سبز پھٹکری مازو سب کو پیسکر سرکہ سیاہ
ملاکر پہلے دھوپ مین مقام برص کی مالش کرین اُسکے بعد اس رنگ کو لگائین اور چند بار طلا کرین یہ رنگ دیرپا ہے **صبغ آخر** قرط تخم مرداسنگ
چونا مازو شرخ پھٹکری حنا شہد اور سرکہ ملاکر طلا کرین **ایضاً** شیطرج سیاہ خبث الحدید زاج الاساکفہ زنگار مجیٹھ پوست انار سرکہ شراب
مین اسقدر بھگوئین کہ سیاہ ہوجائے اور بعرات کثیرہ ملاکر یا فترات دیدیکر بھیگنے لگائین اور پھر استعمال موقوف کرین اور پھر لگائین **غذا**
مبروص کی بریان کی ہوئی چیزون اور قلایا اور مطجنات اور رکبیات اُن لحوم کے جو سبک ہین اور ابازیر کی شرکت سے طیار ہوتی ہین اور
فقط شراب پر بجائے پانی کے اختصار کرنا اور اگر ممکن ہو استعمال پانی پینے کا قطعاً ترک کر دینا یا تھوڑا سا پانی پینا اور پکایا ہوا پانی
شراب ملاکر استعمال کرنا **علاج برص اسود کا** یہی علاج جو بہق اسود کا ہے لیکن برص اسود مین ترطیب بدن کی حاجت زیادہ ہے
اور استفراغ سوداوی خلط کا بقوت کرنا چاہیئے اُسکے بعد بہق اسود کی ادویہ مین سے جو زیادہ تر قوت جلا کی رکھتی ہو اُسکا پانی
لگانا چاہیئے۔ اور کبھی ایسا مرض جماع سے نفع پاتا ہے۔ حمام کرنا زیادہ نافع ہے اگر کبھی اس مرض مین شدت ہوجائے پھر علاج
مرض جذام کا کرنا چاہیئے **مقالہ تیسرا** اُن امراض اور عوارض جلدی کا بیان جو رنگ سے تعلق نہین رکھتے ہین **فصل سعفہ کے بیان**
مین اور شرح البلخیہ اور بسطم کا بیان سعفہ منجملہ بثور قرحیہ کے ہی۔ عادت اطبا کی اکثر کتب مین یون ہی جاری ہوئی ہے کہ سعفہ کو ابواب
زینت مین لکھتے ہین سعفہ کی ابتدا بثور مستحکمہ یعنی سخت پھنسیون سے ہوتی ہے جو پوشیدہ اور بعض مقامات بدن پر متفرق ہوتی ہین بعد

اور ان اُن بھنسیوں مین ترشح ہوتا ہے خشکریشہ اور بھڑی کے ہمراہ اور رنگ مائل بہ سُرخی ہوتا ہے اور صدید اور ریم بھی اُن قروح سے نکلتی ہے۔ اُسوقت اُسکا نام شیرینج اور سعفہ رطب رکھا جاتا ہے۔ کبھی داد سے اُسکی ابتدا ہوتی ہے یعنی داد ہو کر سعفہ کے بثور بنجاتی ہین۔ اور بیشتر بچون مین اس مرض کا ظہور زور ہوتا ہے اور زوال بھی اُسکا بہت جلد ہوتا ہے۔ سبب حدوث مرض سعفہ کا ایک رطوبت ردی کا جو حادث در اکال ہو خون مین ملجانا اور اخلاط غلیظہ ردیہ کا بھی اسیطرح پس مادہ غلیظ تو محتبس ہو کر ورم پیدا کرتا ہے اور رقیق مادہ پراگندہ یا ناپدید ہوجاتا ہے۔ خشک سعفہ کا سبب خلط سوداوی جو کثیر ہو اور اُسمین رطوبت حریف اور تیز ملجائے اور بعد ملنے کے جلد کی طرف اُسے طبیعت دفع کرے اسی سبب جلد مین فساد آجائے اور سڑنے کی نوبت پہونچے۔ بطخیہ ایک قسم سعفہ ردیہ کی ہے اور بطم وہ قروح سوداوی ہین کہ ساق مین یا نون کے مادہ دوالی سے بعینہ پیدا ہوتے ہین اور بطم کا علاج بھی قریب بہ علاج دوالی کے ہی ہو۔ **علاج** سعفہ کا علاج اور داد کا قریب قریب ہو اور عنقریب ہم اُسکا بیان کرینگے مگر اس مقام پر اتنا اب بھی ہم کہتے ہین کہ سعفہ یابسہ کے علاج مین خلط صفراوی کا استفراغ اور خلط سوداوی اور بلغم شور کا استفراغ نافع ہے طبیخ ہلیلہ افتیمون کے ہمراہ کہ اُسمین صبر اور سقمونیا بھی داخل کرین اور اس تنقیہ کے بعد بقیہ مادہ کا استفراغ ایسی خفیف دوا سے کرین جو نفقہ بقایائے سوداء کو خارج کرے اور ترطیب بھی پیدا کرے جیسے ماء الجبن اور ماء شاہترج مجموع دونون سے بقدر ایک رطل کے لین اور دونون مین ہلیلہ سیاہ اور ہلیلہ زرد ہر واحد تین درہم اور افتیمون دو درہم ملح نفطی دو دانگ۔ اسکے بعد اسی پر اقتصار کرین کہ تین ہم ماء الجبن اور ڈیڑھ درہم افتیمون روزانہ استعمال کرین اگر طبیعت مشکل ہو اور بافراط اسہال نہ ہو ورنہ جسقدر برداشت ہو سکے اور شیرینی کے جملہ اقسام سے پرہیز کرین خصوصاً چھوہارے سے اور تلخ اور تیز اور نمکین چیزون سے بھی پرہیز کرین اور فقط پھیکی بے مزہ چیزون پر اقتصار کرین جس سے خلط صالح پیدا ہوتی ہے کہ اس خلط مین لذع نہین ہوتی اور ترطیب بدن کی تدبیر حمام معتدل وغیرہ سے کرتا رہے اور چند رگہائے مناسبہ کی فصد بشرط حاجت کراتا رہے یا خاص اُس رگ کی فصد جسمین سے عضو ماؤف کو مادہ پہونچتا ہے جیسے وہ رگ جسکا نام لجنہ ہو مرض سعفہ مین اور یہ رگ سر مین واقع ہو یا وہ رگ جو کہ جلد مین سر کے واقع ہے یا وہ رگ جو پس گوش ہے اور اکثر یہ رگین بالائے سر ملتی ہین اور حجامت بھی مفید ہے اگر پچھنے سر پر لگائے جائین اور اگر یہ مرض اعضائے سافلہ مین ہو اُسوقت فصد صافن کی لینی چاہیئے جب فصد یا حجامت ہو چکے اُسوقت بثور سعفہ کو خوب زور سے چھیلنا چاہیئے یہان تک کہ خون نکل آئے ایسی کوشش کرنی لازم ہے کہ بہت سا خون اُس سے برآمد ہو اسکے بعد ادویہ موضعیہ سے علاج کرنا چاہیئے خصوصاً بعد خون برآمد ہونے کے اگر نمک کی مالش کرین تو زیادہ نافع ہے سعفہ خشک کو حمام کرنا متواتر اور پے در پے بھی کبھی نافع ہوتا ہے اگر زیادہ مکث نہ کرین اور دیر تک حمام مین نہ ٹھہرین اور عضو ماؤف کو جھکا کر بخار آب گرم پہونچانا یا بخار آب نیمگرم دن بھر مین چند مرتبہ پہونچانا۔ اور بان اور شحوم اور ترطیب بذریعہ غذا کے اور تدہین اور سعوطات بھی مفید ہین سوا سعفہ مین حاجت استفراغ خلط سوداوی کی غرض سے ایسی دواؤن کی حاجت ہوتی ہو جو مادہ سوداوی کو بقوت جذب کرین اور جذب کرکے بذریعہ اسہال دفع کرین اور بعد ان ادویہ کے ماء الجبن کا استعمال کیا جاتا ہے بنا بر ایک قول کے زلو چسپان کرنے مین قریب موضع ماؤف کے کچھ مضائقہ نہین ہے پھر اسکے بعد بھی مالش کرنی اور خون نکالنا ضرور ہے اسکے بعد ادویہ موضعیہ کا استعمال کرنا چاہیئے۔ ایک قوم نے کہا ہے کہ جو خون رگہائے قریب مرض سعفہ مین فصد کھولنے سے برآمد ہو جیسے اگر سعفہ سر مین ہو اور پس گوش کی رگون کی فصد کا خون لیکر مقام سعفہ پر طلا کرین یہی خون اُسکے علاج مین بکار آمد ہے اسکے بعد آب چقندر اور زراج سے دھو ڈالین اور ادویہ موضعیہ سعفہ رطب کے واسطے اگر ابھی مرض کی ابتدا ہے یا بدن رطب اور نرم ابدان جو لحم اور شحم سے مرکب ہین ایسی جگہ توحنا اور وسمہ اور بادنجان سوختہ اور روغن الیہ کو استعمال کرین کہ یہ مجرب ہو یا مثل ایسی دواؤن کے جو قوابض مجففہ سے

سے بنائی جائیں جیسے پوست انار سرکہ شراب میں ملاکر اور روغن گل اور کبھی انمیں مردار سنگ بھی داخل کیا جاتا ہے اور کبھی جو بارج ایسی دوا کی بھی ہوتی ہے کہ جلا پیدا کرے جیسے زراوند اور کتیرا متوسط درجہ کے سعفہ فقط مالش سے سرکہ اور نمک اور اشنان سبز کے اچھا ہوجاتا ہے کہ بعد مالش کے سوکھ کر خود ہی گر پڑتا ہے اسی درجہ ابتدائی کے ادویہ میں توتیا اور اقلیمیا اور کاغذ سوختہ سرکہ ملاکر اور صمغ صنوبر گلنار کے ہمراہ بعد سرکہ اور عفص یا مرتک اور جڑک فضلہ اور بادام تلخ اور عروق صباغین ہر واحد ایک درہم سرکہ اور روغن گل ملاکر استعمال کریں اسیطرح بیخ سوسن آسمان گونی اور عود بلسان اور کور محکوک یعنی خرنوب یا کرنب (?) درجب لبان سائیدہ۔ ایضاً عدس اور عفص ہمراہ سرکہ کے ایضاً بادام تلخ اور مازوئے سبز دونوں کو پیسکر طلا کریں سرکہ ملاکر پہلے اس دوا کو دھوپ میں بیٹھکر تمام درست کریں۔ اطبا نے کہا ہے کہ سرطان زندہ کو مرزنجوش کے ہمراہ پیسکر رکھیں اور اسکا سعوط کریں تاکہ جو رطوبت سرطان سے برآمد ہو اسکا سعوط کریں۔ جو سعفہ مزمن ہو یا ابدان سخت اور درشت پر ہو اسکے علاج میں حاجت قلقطار اور قلقند اور شورے اور زاج حبر اور نمک اور کبریت اور تراب بیق اور عروق صباغین کی ہوتی ہے اور دوائے القرالیس ہمراہ توبال نحاس اور دخان تنور کے اور نمک بھی تو بعض محللہ سے ہے ایضاً اشل مردار سنگ اور اسفیداج ایکے بھی موثر ہے۔ حرف یابس بھی مجففات قویہ سے ہے۔ پنجال کبوتر محلل قوی ہے کہ جلا اور تجفیف پیدا کرتا ہے۔ اسیطرح سرگین بچھڑے کا اور فضلہ زرد جو ایک طائر معروف ہے خصوصاً جو چاول کھاکر فضلہ کرے۔ مرہم عروق کا ان لوگوں کے واسطے نافع دوا ہے کہ سعفہ کی ہر ایک قسم کو مفید ہے۔ اور مرہم سرخ جو عروق صفر اور حنا اور زراوند بلادست انار سے مردار سنگ اضافہ کرکے تیار ہو وہ بھی اور وہ دوا جو سعفہ یابسہ کے باب میں مذکور ہوئی **صفت دوائے جدید** گلی اقلیمیا کبریت سبز خاکستر کدو کے تخم حنظل سب ہموزن لیکر سرکہ میں تیار کریں۔ کشنیز خشک سوختہ اور تنور کی ٹھیکریاں اور حنا سرکہ اور روغن گل میں ایضاً خاکستر چوب انگور اور زراوند مدحرج گلنار اور مازو ور تیا نج (?) سرکہ اور روغن کیساتھ **صفت دوائے جدید** پہلے سعفہ کو طبیخ کنیر سے دھوکر توبال نحاس اور مجیب (?) بوزن دو درہم کے تراب کندر شب یمانی ہر واحد چار درہم زراوند قلقطار انگور کی راکھ اور عصفر ہر واحد ایک درہم سرکہ اور روغن گل بقدر حاجت

فصل ادویہ وضعیہ سعفہ خشک کی مزمن اور کہنہ تو استعمال دوائے حاد کا محتاج ہے کہ اسے سڑا کے گوشت کو اپنی تیزی پہونچائے بعد ازاں مرہم قرح سے زخم کا علاج کرنا چاہیئے جیسے مرہم عروق مرداسنگ کے ساتھ اور سرکہ اور مذیت (?) اور علاوہ سعفہ مزمن کے اور اقسام کا علاج اسیطرح کرنا چاہیئے کہ اوپر مذکور ہوچکا۔ ترطیب بدن کی غذا اور نطوخات اور حقنہ وغیرہ سے کرنی بھی نافع ہے **صفت دوائے جدید** جو سعفہ خشک و تر کے واسطے نافع ہے روغن بادام تلخ اور روغن خردل ہر واحد نصف سکرجہ سرکہ سکرجہ واحد شیاف ما میثا مازو ہر واحد دو (?) مثقال عروق صفر لیبق ہر واحد نصف مثقال دوا ان کو خوب پیسکر دونوں روغن اور سرکہ اچھی طرح ملائیں۔ اسیطرح کہ پیستے جائیں اور ملاتے جائیں اسکے بعد اس دوا کو جملہ اقسام سعفہ پر لگائیں اور جرب اور قوبا اور سقوط شعر اور داء الثعلب اور حمرہ اور بلغیہ جو سعفہ ہی کی قسم ذلول ہے ان سب پر لگانے سے فائدہ مند ہے مترجم شاید یہ دوا وہی ہے جسکا بیان مکرر ابواب گذشتہ میں ہوا ہے **متن** بشیرجب سعفہ کا یہی ہوتا ہے کہ مثلاً کوئی محمر (?) زہریلا کاٹے اور اسکا علاج بھی وہی ہے جو دیگر اقسام کا مذکور ہوچکا ہمارے خاص تجربہ کی دوا جو قوی ہے اور مجرب بھی ہے زراوند اور زنگار اشق مقل خردل زاج سب اجزا ہموزن لیکر حلیبہ کے روغن اور اسی کے برابر سرکہ اور تھوڑا سا شہد ملاکر استعمال کریں

فصل قوبا کے بیان میں قوبا داد کو کہتے ہیں قوبا اور سعفہ میں چنداں فرق نہیں ہے ہاں ایک پوشیدہ تفرقہ ان دونوں میں ہے خصوصاً سعفہ یابسہ میں اور داد میں بہت کم تفرقہ ہے پس ممکن ہے کہ سعفہ یابسہ وہی قوبائے خبیث کی قسم ہو جو نہایت ردی ہو اور زیادہ اکال اور دور تک اندر جلد کے پہونچ گیا ہو داد کا سبب مورث بھی قریب سبب سعفہ کے ہے اسلئے کہ وہ سبب ایک تیز رطوبت جسمیں حدت

زیادہ ہے کسی مادۂ غلیظ سے ملتی ہے جو سوداوی ہو اور اس خلط کا غلیظ مادہ جرب سے زیادہ ہو اور داد کی جو قسم جلد اچھی ہوتی ہے وہی ہے
جسمیں یہ مائیت رقیق زیادہ اور غالب ہو۔ بعض قسم قوبا کی تر اور دموی بھی ہوتی ہے کہ بروقت چھلجانے کھجانے سے معلوم ہوتا ہے کہ ایک
تری سی نکلتی ہے اور یہ قسم داد کی اعلم ہے اور بعض قسم اُسکی یابس اور بلغم شور کے استحالہ سے بطرف سودا کے پیدا ہوتی ہے کہ وہ بلغم احتراق
کی وجہ سے مستحیل بہ سودا ہو جاتا ہے اور بعض قسم قوبا کی متقشر ایسی ہوتی ہے کہ اس سے چھلکے اُدھڑتے ہیں اور یہ تقشر بسبب شدت یبوست اور
زیادہ غائر ہونے مادہ کے ہوتی ہے ایسا داد مثل برص اسود کے اور جیسے خشکریشہ اور بعض قسم اسکی متقشر نہیں ہوتی بعض قسم ساعی اور خبیث اور یہ وہ ہوتی
ہے کہ تمام بدن میں دوڑتی پھرتی ہے اور بعض قسم ایسی ہوتی ہے کہ اپنی جگہ سے دوسری جگہ نہیں دوڑتی۔ قوبا جدید اور تازہ بھی ہوتا ہے اور مزمن
کہنہ بھی لیکن پرانا داد اور زیادہ ردی ہے۔ اور یہ مرض داد کا فصل خریف کی طرف منسوب ہو کہ اسمیں زیادہ ہوتا ہے **قوبا کا علاج** قوبا کے علاج
میں دراصل ایسی ادویہ کی حاجت ہو جسمیں قوت تحلیل اور تلطیف کے ہمراہ تسکین اور ترطیب کے جمع ہو تحلیل اور تلطیف کی ضرورت بحسب مادہ غلیظہ کے
کم و بیش ہوتی ہے اور تسکین اور ترطیب بحسب مادہ حادہ رقیقہ کے کرنی چاہیئے اور جسقدر غلبہ کسی مادہ کا ان دونوں طوروں سے ہوتا ہے اتنا ہی اُسکی
تدبیر کو غلبہ دیا جاتا ہے۔ جونک لگانی داد کے مرض میں ایک اچھی دوا ہے تنقیہ مواد اور جو اُمور تنقیہ کے تابع ہیں ان سب میں حاجت مار الجبین کی اسقدر
ہوتی ہے جسکی تعیین مشاہدۂ مرض خاص پر موقوف ہو تغذیہ اور ترطیب اور تدبیر مرطب کی حاجت قوبا میں اسقدر ہو جتنی سعفہ میں ہوتی ہے اسطرح
حمام کرانا ایک اعلیٰ معالجہ قوبا کے واسطے ہے۔ کبھی ہوائے خشک کو چھوڑ کر تبدیل مکان کرنا ہوائے رطب کی طرف بھی مفید ہوتا ہو ایک قوم
کی تجویز یہ ہو کہ جملہ اقسام داد کے حدوث کے روکنے کیواسطے اور جو حادث ہو اُسکے اچھا کرنے کے واسطے استعمال الک مغسول کا جو بطبوخ صبر کے
دھویا گیا ہو ہمراہ تین اوقیہ مطبوخ ریحانی کے نافع ہے جب قوبا تمام بدن میں پھیل جائے اور بکثرت ہو جائے پھر اُسکا علاج وہی ہے جو کہ
جذام کا علاج ہے **معالجات موضعیہ** جدید اور متوسط داد کے واسطے ادویہ مفردہ میں سے حماض ترنج کافی ہے اور قوی داد کو بھی کافی ہے اور
صمغ اعرابی سرکہ کے ساتھ اور صمغ درخت بادام اور صمغ درخت آلو۔ بخار اسرکہ ملاکر اور عسل یعنی سرکہ ملاکر غایت درجہ مفید ہے۔ مائے
کبریتی یعنی اس چشمہ کا پانی جہاں گندھک وغیرہ ہو نیکا گمان ہو اور آب شور اور زبد البحر اور لعاب یا سریش کھالوں کا اور ایسے آدمی کا
تھوک جو روزہ دار ہو یا دن کو فاقہ سے ہو اور ایسے ہی شخص کے دانتوں سے جو خون برآمد ہوتا ہے اُسکے نچے ہوئے چھلکے یا لتے تخم خربوزہ
اور بیخ اشراش روغن بادام تلخ جدید ہے برگ کبر اور سکنبیو بسرکہ میں ملا کر ہر ایک قسم کو داد کے نافع ہے اور یہ نفع اُسکا بالخاصیت ہے
اقاقیا اور مغاث اور روغن تخود کو صلاحیت اصلاح کی ہے ایک بدن کے داد کے واسطے وہ بدن یا قوی یا ضعیف ہو اور عرق صفر بھی مفید ہے
ابتدائے قوبا پر ہمیشہ ہر دم آب گرم ڈالکر روغن بنفشہ سے مالش کریں اور یہی کرتے ہیں۔ مار الشعیر کا طلا کرنا بیشتر تر قوبائے ابتدائی کو
دور کر دیتا ہے خصوصاً ہمراہ جوز بانرج کے اور سعفہ رطبہ کو بھی نافع ہے اور لعاب اسبغول یا عصارۂ اسبغول تازہ اور آب خرفہ تازہ اور صمغ
اجاص لڑکوں کے داد کو مفید ہے **دوا** ہے جید صمغ لوز اور عری الجلود اور میعہ ہموزن اجزا کو سرکہ ملا کر طلا کریں **ایضاً** بخار یعنی بڑھی جس
شیشم سے لکڑی چیر ڈالتے ہیں اُسکو اور کندر اور کبریت اور سرکہ یکجا کر کے خوب سائیدہ کریں اور استعمال کریں۔ جو داد مزمن اور کہنہ
ہو جائے اور قسم ردی سے ہو اسمیں ادویہ قوی ترکی ضرورت ہو جیسے عصارۂ حماض اترج جسکا قوام طبخ کرنے سے درست کیا گیا ہو یا روغن
تخود کا یا چاولوں کا تیل خواہ لیموں کا روغن خصوصاً یا روغن صمغ لوز تلخ کا اور کبریت اور بھیڑ کی مینگنی جلی ہوئی اور زبد البحر اور قطران اور
زفت یہ دونوں عجیب النفع ہیں۔ اسیطرح ہمیشہ داد پر لفظ سپید کا طلا کرنا یا فضلہ حیوانات مذکورہ سابق کا لگانا جن کا ذکر باب سعفہ میں

ہو چکا ہے اور فنجنکشت اور کبر اور اشق اور خربق اور حب لبان اور ثافسیا خاصۃ اور خصوصاً اگر اُسکی تیرو طلی بنالین روغن خردل مین اور سنگبویہ اور اشق ہمراہ
سرکہ کے اور فرو ماما اور کندش اور حمام کی راکھ اور کندش اور خردل اور حرف تخم جرجیر عسل بلادر لبغایت مفید ہے **مرکبات** فرو ماما کو لیکر پیسین
اور روغن بخور اور راکھ لسن کی اور شہد کبریت کو صمغ بطم اور حب لبان سرکہ کے ہمراہ لگائین یہ دوا قوی ہے اور قوبائے متقشر کو بھی نافع ہے
دوسرا نسخہ کندر اور زاج اور کبریت اور صبر ہر واحد ایک درہم صمغ عربی دو درہم سرکہ ملاکر طلا کرین **ایضاً** بورہ ارمنی نصف مثقال روغن
بخور تین درہم حماض ترنج قنفر الیہود دو درہم تخم جرجیر دو درہم شونیز ڈیڑھ درہم خربق سیاہ ڈیڑھ درہم زاج سوختہ ڈیڑھ درہم
اسی کا طلا کرین **ایضاً** سنگبویہ سرکہ مین ملاکر طلا کرین اور زاج اور مر اور کندر اور شب اور کبریت اور صبر کو خون دندان انسان مین گوندھ کر
طلا طیار کرین **دوائے جید** حب لبان دس جزو اور کبریت اصفر سنگبویہ یہ ایک جزو خوب پیسکر طلا کرین کبھی سرکہ خمر اور روغن بھی اسمین داخل کرکے طلا کرتے
ہین **ایضاً** کبریت اور وقاق کندر اور اشق سرکہ مین گھول کر **ایضاً** فضلہ سگ اور اشنان جس سے دھوبی کپڑے دھوتے ہین اور کبریت زرد
سب اجزا برابر سرکہ اور زیت مین آمیختہ کرکے طلا کرین **فصل ثبور لبنیہ کا بیان** کبھی ناک اور رخسارون پر سپید سپید دانے ایسے برآمد
ہوتے ہین جیسے دودھ کے قطرات یا بوندین ٹپک کر جم گئی ہون ایسے دانون کا سبب ایک مادہ صدیدیہ ہوتا ہے کہ جلد کی سطح کیطرف
بخارات بدن سے دفع ہوکر آتا ہے ان ثبور کا علاج ایسی دوا سے کرنا چاہیے جسمین تجفیف اور تحلیل ہو جیسے خربق سپید اور نصف
اُسکے ایرسا ان دونون کا لطوخ بنالین یا اسی کو ہمراہ بورہ کے یا انجیر کو اور کلونجی کو ہمراہ سرکہ **فصل جرب اور حکہ کا بیان** (تر کھجلی
کو جرب کہتے ہین اور خشک کو حکہ) جس مادہ سے جرب کی پیدایش ہے یا تو وہ مادہ دموی ہے جو ایسے صفرا سے مل گیا ہے جسکا استحالہ قریب
ہے کہ سودا کی طرف ہو جائے خواہ تھوڑا اُسمین سے مستحیل بطرف سودا ہو چکا ہے یا ایسے مادہ سے جرب پیدا ہوتی ہے کہ اسمین بلغم شور
بورقی کی آمیزش ہے پہلی قسم سے جرب یابس پیدا ہوتی ہے اور وہ مادہ بھی خشک ہوتا ہے اور مائل بہ غلاظت بھی وہی مادہ ہوتا ہے
اور دوسری قسم سے جرب رطب پیدا ہوتی ہے اور وہ مادہ بھی تر اور مائل برقت ہوتا ہے۔ اکثر اس مرض کی پیدایش نمکین اور تیز اور تلخ چیزون کے
کھانے سے اور توابل حارہ کے استعمال سے یا ازین قبیل اور اشیا کے سبب سے ہوتی ہے جو قسم جرب کی بدن مین پھیلی ہوئی اور بہت ہو
وہ بھی جرب رطب مین داخل ہے اور خارش زیادہ پھیلی ہوئی اور خوب نمودار کہ دور سے دکھائی دے اور جس آبلہ کے سرے پر تیزی اور
سوزش بہ نسبت اور چھالون کے زیادہ ہو اُسکی خلط زیادہ حاد اور تیز سمجھنی چاہیے۔ جو دانے چپٹے اور چوڑے ہون اور اُنمین حدت
اور سعیراری نہ پیدا ہو اُنکے خلط مین حدت کمتر ہوتی ہے جو اسباب پیدایش مادہ جرب کے ہین وہی اسباب قریب لہ مادہ حکہ کے بھی ہین مگر جرب کے
اسباب قوی تر ہوتے ہین کہ قریب قریب الاسباب تولد قمل اور سعفہ اور حزاز اور قوبا کے ہوتے ہین اور جرب کا علاج بھی قریب علاج امراض
مذکورہ کے ہوتا ہے جرب اور حکہ مین فرق یہ ہے کہ حکہ مین دانے اور ثبور اکثر اوقات نہین ہوتے جیسے کہ جرب مین اسلیے کہ یہ مرض مادہ رقیق سے پیدا ہوتا ہے اور اسمین لذعیت اور شوریت کیطرف
سیلان بہت کم ہو اور اسمین سکون مقام خاص مین اور قرار لینا ایک موضع خاص مین ایسا ہوتا ہے جو اسے ایک ہی جگہ حبس کر دیتا ہے جیسا کہ طبیعت اُسے بطرف جلد کے دفع کرتی ہے
اور مسامات بند ہون اور تنظیف یعنی صفائی جلد مین یا مادہ مدفوعہ مین نہو یا احتباس اس مادہ کا بسبب ضعف قوت دافعہ کے ہوتا ہے جیسے مشائخ کو اسی سبب سے اکثر یہ
مرض لاحق ہوتا ہے یا آخر مین اکثر امراض کے خارش ہو جاتی ہے خصوصاً جبکہ مادہ کثیر ہو یا غلیظ یا بسبب غذاہائے غلیظ اور ردی الکیموس کے یہ مرض پیدا ہوتا
ہو کر ایسی غذائے کیموس ردی اور تیز اور شور وغیرہ پیدا ہوتا ہے یا بسبب سوء ہضم کے جس سے غذا متعفن ہو جاتی ہے
یہ مرض پیدا ہوتا ہے حکہ کبھی محض چھلکے اور پوست اُتر جانے سے دفع ہو جاتی ہے اور کوئی نشان اور داغ گہرا جلد وغیرہ پر باقی

نہیں بہت اس سن شیخوخت میں جو حکہ عارض ہو وہ بہت کم علاج پذیر ہوتا ہے پس اُسکا اچھا ہونا یہی ہے کہ بطور دورہ کے کبھی نمایاں ہوتی ہے اور کبھی زائل ہوتی ہے یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ جب کہ نقشر اور داد کے جملہ اقسام فصل خریف میں زیادہ پیدا ہوتے ہیں۔ اور خلاصہ مقال یہ ہو کہ مادہ حکہ کا دونوں جلد کے درمیان میں مجتمع ہوتا ہے پھر اگر جلد کے اندر بدن میں بھی کسیقدر مادہ ہو تو وہ جرب یابس ہے جملہ اقسام کی شیرینی سے حکہ پیدا ہوتا ہے۔ جرب کی پیدائش زیادہ تر انگلیوں کی گھائیوں میں ہوتی ہے یا درمیان دو انگلیوں کے اسلئے کہ وہاں کی جلد ضعیف تر ہو جرب عظیم اور فاحش کے دفع ہونے کے بعد خراجات باقی رہجاتے ہیں اور وہی خراجات منتقل بطرف سعفہ اور قوبا کے ہوتے ہیں۔ جملہ اقسام کے روغن ان لوگوں کو مضر ہیں اور سکنجبین نافع ہے بشرطیکہ زیادہ استعمال سے اُسکے خوف ریح امعا کا نہ ہو علاج جرب کا علاج اول اور افضل یہ ہو اور اکثر اسی علاج پر اکتفا بھی ہوتی ہے کہ خلط حاد محترق کا استفراغ کیا جائے دو اسلئے مناسب ہے اور بلغم شور بھی خارج کر دیا جائے بعد ازان اصلاح غذا اور تدبیر رطب کی فکر اُسی طریقہ سے کریں جو معلوم ہو چکی ہے دیگر ابواب میں اور استعمال ایسی تر چیزوں کا کریں اور لفہ اور مزہ جیسی بھمن اور بسرعت اُسکے متعفن ہونے کا خوف نہو جیسے تربوز اور کاسنی اور کاہو وغیرہ اور خارج سے بھی ایسی ہی اشیا کا استعمال ہے اور جماع کو بالکل ترک کر دیں اسلئے کہ جماع علاوہ کوبہ طرف خارج بدن کے حرکت دیتا ہے اور بخارات گرم کو پراگندہ کرتا ہے ایک شے عفن جماع کرنے سے طرف جلد کے آتی ہے کہ اسی جگہ عفونت پیدا ہو کر مرض مذکور پیدا ہوتا ہے اور اسی سبب بدبو پیدا ہوتی ہے اور یہی سبب ہے کہ ہم بروقت غسل جنابت کے بدن ملنے کا حکم کرتے ہیں مستفرغات جیدہ میں سے کہ اقسام جرب کو مفید ہوں ایک یہ بھی ہے کہ طبیخ افتیمون ہلیلہ زرد اور شاہترہ اور سنا اور بسفائج اور افسنتین ملاکر اور اسمین گل سرخ اور کاسنی وغیرہ داخل کریں اور کبھی اسمین مامیران بھی شریک کیجاتی ہے **ایضاً** حب صنوبر اور سقمونیا بھی جید ہے اور خوب عمل کرتی ہے طبیخ جید ہلیلہ زرد اور زبیب ہر واحد بیس درہم تین رطل پانی میں جوش دیں کہ ثلث باقی رہے بعد ازان صاف کرکے ایک دو ثلث کے اندازاس جوشاندہ کی ماہیت سے دو ثلث رطل لیکر اسمین خیارشنبر بیس درہم خوب بھگوئیں جب اچھی طرح بھیگ جائے چھان کر ایک درہم غاریقون ملاکر استعمال کریں **حب جید**۔ اور یہ حب شاہترہ کہلاتی ہے۔ ہلیلہ زرد اور ہلیلہ کابلی اور ہلیلہ سیاہ ہر ایک پانچ درہم صبر سقوطری سات درہم سقمونیا پانچ درہم آب شاہترہ میں دواؤن کو سفوف کرکے گوندھا کریں اور سوکھائیں اور تین مرتبہ اسیطرح کریں اور ہر مرتبہ اسقدر آب شاہترہ ڈالیں کہ مثل حسو کے تم ہو جائے بعد تیسرے بار کے اسقدر رہنے دیں کہ قوام میں حب بستہ کرنے کی نوبت آجائے اور گولیان بنالیں **دوائے قوی جرب** مزمن کی ہلیلہ زرد اور ہلیلہ اور آملہ اور بریخ کابلی مقشر ہر واحد ایک درم تربد دو درہم قند سپید میں گوندھ کر قرص تیار کریں مقدار شربت پوری مسہل کی دس درہم پندرہ درہم تک یا بیس درہم تک ہمراہ آب گرم کے اور کبھی اسمین سقمونیا اپنی پوری مقدار شربت پر ملائی جاتی ہو۔ کبھی جرب وی مزمن سے نجات اسطرح بھی ہوتی ہے کہ ہمیشہ پے در پے تین روز تک چار چار مثقال صبر کا پینا شروع کریں پھر ایک روز درمیان ناغہ کرکے پھر دو روز ناغہ پھر تین روز ناغہ دیگر یا تین روز متواتر پینے کے بعد چھوڑ دے یا متواتر تین روز استعمال کریں اور یا دو طرح سے بلا فصل اور ناغہ دے دیکر استعمال کرے جسطرح پر شاہدہ تحمل کرنے کا ہو اور اگر ہیجان صفرا اس دوا کے استعمال سے عارض ہو اسکا علاج حقنہ کے ذریعہ سے کریں یہ تدبیر بدرجہ غایت نافع ہو اور جرب کی بیخ کنی اس سے ہو جاتی ہو اور بہتر یہ ہو کہ صبر آب کاسنی میں بھگو کر اور تھوڑا سا آب ازیانہ بھی شریک کرلے اگر اسکے ملانے سے کوئی مانع نہو مقدار صبر کی ایک درہم سے ایک مثقال تک ہے اگر اس دوا کی مداومت کا تحمل نہو ترک کر دے نقوعات جا صبہ بھی اس مرض کو نافع ہیں **ایضاً** رب ہلیلہ زرد جو اسکے طبوخ کی ماء ثفوت میں پکا کے تیار ہوا اس رب کے واسطے جرب رطب کے پانچ درہم سے دس درہم تک ہمراہ شکر کے استعمال کرے اور یہ

دواجرب صفراوی اور جرب رطب دونون کیواسطے مفید ہے اور ممکن ہے کہ یہ رب جملہ مسہلات جنتیہ سے اسطرح لیا جائے اور بعض مسہلات کو بعض سے مرکب کرکے بھی ہو سکتا ہے اور کبھی ادویہ مسہلہ کو مرکب کر کے اُن کے ربوب یا حبوب طیار کرتے ہین - ماء الجبن ہمراہ افتیمون کے بھی جید ہو اگر روزانہ استعمال کیا جائے جسطرح اور ابواب مین اسکا طریقہ مذکور ہو چکا اور اسیطرح ماء الجبن ہمراہ ہلیلہ و عصیر شاہترہ کے چند روز پے درپے استعمال کرنا بدرجہ غایت مفید ہے اور منقیہ جو بندق تنقیہ کرتی ہین اور اُن کے قائم مقام یہ دوا بھی ہو کہ حب صبر کو سقمونیا اور زعفران ملا کر ہر ایک مقدار شربت بوزن پانچ خمسہ کے اختیار کرین اور نسخہ یہ ہے ہلیلہ زرد صبر سقوطری ہر واحد ایک درہم کتیرا اور ورد ہر واحد ایک درہم زعفران تین درہم ایضاً دوائے قوی جو اوپر مذکور ہو چکی ہے جسمین برنج دخل ہے اسکو ایک روز خواہ دو دن بمقدار دو درہم کے تین درہم تک استعمال کرین ایک گروہ نے کہا ہے حب تنقیہ پے در پے ہونے سے کچھ بھی کمی ہو اور مرض بدستور باقی رہے پس اولی یہ ہو کہ تخفیف کرین اور نقطہ چینے کا ستو اور شکر صبحدم مریض کو پلایا کرین ورنہ جرب بکثرت بڑھ جائے گی - کہتے ہین کہ صاحب یابس اور حکہ تنقیہ کر بھی نافع ہے کہ تین روز شیرج بمقدار ایک سو تیس درہم اور نصف وزن اسکے سکنجبین وغیرہ پلائی جائے اور بعض اطبا اس دوا مین عناب کو بھی ملاتے ہین اور ہم نے بھی تجربہ کیا تو اسی طریقہ کو بہت نافع پایا ہاں اتنا ضرور ہے کہ اس دوا سے ضعف معدہ پیدا ہوتا ہے - مرکبات ادویہ سے جو اس مرض کے مناسب ہو خبث فضہ اور مرداسنج اور نقل اور عروق صفر سرکہ مین گوندھکر اور روغن گل ملا کر طلا کرین اور یہ طلا جرب قوی کو بھی مفید ہے اور اس سے سبک تر یہ نسخہ جیدہ ہے گل ارمنی اور کافور زعفران ہر واحد نصف درہم سرکہ ملا کر آب پیاز ہمراہ روغن گل عام دوا ہے تخفیف کیواسطے اور جو خارش کسیقدر قوی ہو اسکے واسطے تخم رازیانہ سرکہ اور روغن گل مین بھیگا استعمال کرین حمام مین بیٹھ کر ایضاً آب نارترش اور روغن گل بورہ اور آب انار عمدہ وہی ہے جسمین قوت تخمیہ بھی ہو یعنی اندر کے چھلکے اور مغز وغیرہ کا بھی پانی نچوڑا جائے اسیطرح آرد عدس اور بھیڑ کی مینگنی اور سرکہ ملا کر دھوپ مین رکھین تا اینکہ خوب گرم ہو جائے اسکے بعد طلا کرین معجون جو اس مین قابل استعمال ہین وہی معجون ہین جو اصحاب قوبا اور اصحاب سعفہ اور بہق کے لائق ہین میری مراد ان معاجین سے وہ ہے جو نرم معجون اور قوی نہ ہون جیسے اطریفل صغیر ہمراہ شاہترہ کے ایضاً شل اس معجون کے سنا اور شاہترہ ہر واحد دو درہم ہلیلہ زرد چار درہم مشمش مغسول دو حبہ جمیع ادویہ کے آ دویہ موضعیہ واسطے جرب کے وہی ہین جنمین قوت جلا کی ہمراہ تقویت جلد کے ہو اور کبھی وہ دوا بھی کافی ہوتی ہے جسمین قوت جلا اور تقویت جلد کی ہمراہ اصلاح فراخ جلد کے بھی ہو جیسے مار اللولکیہ اور مار حماضیہ اور چقندر اور جیسے بھوسی اسی گیہون کے آرد کی جسے سمید کہتے ہین اور آرد عدس نقشہ ایضاً اقاقیا ہمراہ سرکہ کے اور حب البطیخ اور جوف بطیخ مسلم جیساکہ ہوتا ہے اور نشاستہ کسوم کا اور عصارہ کرفس طبیخ حلبہ آب پوست عنب کا اور کبھی حاجت ایسی دوا کی ہوتی ہے جسمین تحلیل قوی ہو جیسے تخم حنظل اور علک الانباط آب نعناع ملا کر اور سکنجبین کے ہمراہ سرکہ اور زاج بریان خصوصاً زاج اصفر سرکہ اور روغن گل اور اسیطرح قلقند اور قلقدیس وغیرہ اقسام پھٹکری کے اور دفلی بھی اس بارہ مین زیادہ قوی ہے اور خبیث وہ سرکہ جسمین دفلی بھگو کے بعد ازان شیرج کو اسمین پکایا ہو یہ بھی کافی ہوتا ہے - کبھی ادویہ حادہ مین روغن گل ملاتے ہین کہ تیزی اور حدت کم کر دے اور افراط حدت کو منع کرے پوست انار بھی ایسے مرض مین علاج عمدہ ہے - مجربات سے تخم جرجیر کا روغن نکال کر پہلے جرب کو خوب سا کھجلائین اور سمت دھوپ مین بیٹھ کر اس روغن کی مالش کرین اور کسی جلتی ہوئی بھٹی کے قریب بار بار جائین یہ ترکیب نہایت درجہ اچھی ہے دوائے جید مرداسنگ اور زاج تخم جرجیر ہم وزن لیکر سائیدہ کرین سرکہ شراب مین اور کسی مٹی کی ہانڈی مین رکھکر دفن کرین اور پورے ایک مہینے تک اسی حل ندوہ مین رطوبت کے ذریعہ سے تری کا فعل ہو نچائین بعد اسکے طلا کرین اسی دوا کو کہ بدرجہ مفید ہے اور بوجہ حل ہونے کے لذع بھی اسمین کم ہے (جیسا اصل کیمیا مین ثابت ہوا ہے کہ

ادویہ مسہلہ اور خارش خبیث جو بازخی ... (margin note)

اشیائے حادہ بعد محلول ہونے یہ حل نداوہ اپنی حدت پر باقی نہیں رہتی) کندش اور زیبق مقتول اور خبث فضہ اور زراوند اور کبریت اور کمیلہ اور قلعی اور مس سوختہ اور مخات اور نوشادر اور بلغ منشور اور تخم حرمل اور ماش اور زنگار اور اشنان گاذران اور بلیدی سنگ اسیطرح اور فضلات حیوانات جو داء کے باب میں مذکور ہو چکے اور تمار السحار ایضاً پوست چوب انگور سوختہ کرکے موضع جرب پر چھڑکین اور پہلے اسجگہ مسکہ مل چکے ہون اور بعد خاکستر چھڑکنے کے پھر خوب طرح ملین اور پھر جدید راکھ اور مسکہ اسیطرح ملین تا آنکہ راکھ وغیرہ ملتے ملتے ناپدید ہوجائے۔ کبھی قردمانا سرکہ اور علک الانباط کا استعمال از الۂ جرب مین کافی ہوتا ہے۔ مرکبات جیدہ مین سے یہ ہی زیبق مقتول برگ کنیر اقلیمیائے فضی مرداسنگ کو سرکہ اور روغن گل مین ملاکر طلا کرین شب کو اور دوا لگائے سورہین صبح کو حمام مین جاکر بدن کو دھوئین سرکہ اور اشنان سبز کو آب گرم مین ملاکر بعد ازان آب سرد سے دھوئین اسکے بعد روغن کی مالش کرین دوائے سہل الوصول مرداسنگ اور زاج زرد ہموزن لیکر سرکہ مین ایک ہفتہ دھوپ مین بسوئین اور بوقت حاجت کے طلا کرین ایضاً کشتہ سیماب ودسعہ سائلہ بزر البنج اور قسط سب اجزا ہموزن ایضاً کندش ایک جزو بھیڑ کی مینگنی تین جزو سرکہ مین ملاکر طلا کرین جب ادویہ قویہ جو محللہ اور خشک اور کھال ادھیڑنے والی ہون استعمال کیجائین انکے بعد روغنہائے معروضہ کا ضرور استعمال کرنا چاہیئے جیسے روغن سعد اور خلاف اور نیلوفر اور بنفشہ وغیرہ خصوصاً جرب یابس کے علاج مین مادہ جرب جسمین رطوبت کم نکلتی ہو۔ جرب رطب مین ایسی دوا کا استعمال کرنا چاہیئے جسمین قوت تجفیف کی زیادہ ہو اور خشک کھجلی مین وہ دوا جو کم خشکی پیدا کرے جس دوا مین کشتہ سیماب پڑتا ہے حتی المقدور اسکو اطراف معدہ اور اعضائے کریمہ سے دور لگانا چاہیئے۔ حکہ یابسہ کا علاج بعد استفراغ کے اگر تنقیہ کی حاجت بھی ہو انھین ادویہ سے کرنا چاہیئے جو اصول کلیہ سے معلوم ہو سکتی ہین مثلاً گائے کے دہی کا توڑ جو ترش ہو یا نیمگرم پانی سے نہانا اور مروخات دہنیہ کا استعمال کرنا از قسم ادہان باردہ خصوصاً اگر ادہان مین عصارہ کرفس بھی داخل کیا جائے۔ جرب یابس اور حکہ یابسہ کا علاج قریب قریب ہی نرم اور سبک ادویہ مین سے خشخاش سرکہ مین پیکر استعمال کرنا ہے ایضاً برگ سوسن ایضاً صبر کو آب کاسنی مین اور نشاستہ بھی ان ادویہ مین پڑتا ہے اور آب کرفس ہمراہ سرکہ کے اور گلاب بھی اچھی دوا ہے اس مرض کی ادویہ قویہ مین ایک قیروطی ہی جسمین افیون داخل ہو بدن مین لگائی جاتی ہے اور خارش بین اسکے ملنے سے تسکین ہوتی ہے۔ ادویہ قویہ مین سے یہ ترکیب ہی کہ ادویہ مذکورۂ بالا کو مرکب کرکے اسمین نوشادر اضافہ کرکے سرکہ ملاکر طلا کرین خصوصاً خصیون پر ایضاً پھٹکری بریان اور قطران اور یہ دوا اس کھجلی کو بھی نافع ہی جو اندر ران ہر دو شرمگاہ کے اٹھتی ہے بطور شیاف کے لینی چاہیئے مشائخ کو علاج حکہ مین جو خاص اُن کو عارض ہوتی ہے اس دوا سے نفع بین ہوتا ہے کہ دردی شراب کو تازہ موئے کے ہمراہ لگائین۔ استحمامات اور نہانے کے پانی مین جو ادویہ واسطے حکہ اور جرب کے مستعمل ہین جیسے آب دریا کو گرم کرکے نہانا خواہ اسیطرح بے گرم کرنے کے نہانا یا طبیخ قثاء الحمار سے نہانا غذا واسطے مرضائے جرب اور حکہ کے ایسی تجویز کرنی چاہیئے جسمین ترطیب ہو اور خون صالح پیدا کرے اور با ایںہمہ مائل برطوبت اور برودت ہو اور لحوم معتدلہ کا بھی استعمال کرنا چاہیئے اور اصحاب حکہ تشنجیہ کو استعمال روغنہائے نرم کا کھانے مین ضرور کرنا چاہیئے جیسے روغن بادام اور روغن شیرج وغیرہ یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ حجامت ساقین کی جرب فاحش کو نافع ہے **فصل حصف** کے بیان مین کبھی تمام بدن خواہ بدن کے عضو کثیر العروق بر بسبب کم نہانیکے یا نہاتے وقت بدن نہ ملنے سے اور خصوصاً گرم بلاد کے لوگون کے بدن پر ایسی بے احتیاطی کی وجہ سے بثور اور دانہ شوکیہ یعنی خاردار پیدا ہوتے ہین گویا وہ بثور جیسے سوء ہضم پیدا ہوتے ہین جو کسل اور تعب بدن مین بسبب اپنے ثقل کے پیدا کرتے ہون اور وہ مادہ ایسا سریع اور جھٹ پٹ زائل ہونے والا ہوتا کہ اگر تھوڑا سا عرق برآمد ہو تو دفع ہوتا جاتا اسلئے کہ وہ مادہ رقیق ہوتا ہے اور اب چونکہ نہانے سے خواہ ترک کرنے مالش بدن سے تحلیل نہین

ہوتی لہذا وہ مادہ سطح جلد مین محتبس ہو کر رہ جاتا ہی اور ایسا معلوم ہوتا ہی کہ وہ بثور پسینہ کے اثقال اور گرانی کا اثر ہی جو پسینہ بطور رشح کے نکلنا چاہیے۔ اور کبھی اس بے عنوانی سے بثور تو ظاہر نہین ہوتے مگر ایک قسم کی خشونت جلد مین ہو جاتی ہی **علاج** اس مادہ کو قطع کرنا چاہیے اگر بکثرت ہو بذریعہ فصد اور اسہال کے اور اسی سبب سے جیسے کہ جو شخص خوگر ایسے بثور یا خشونت کا نہین جو سے ہو وہ احتیاطاً استفراغ خلط مادہ کر لیا کرے **حصف** کے بروز اور ظہور کو نہانا اور بدن کو صاف اور پاکیزہ رکھنا بھی مانع ہوتا ہی اور اگر پیدا ہو گیا ہی تو زائل کر دیتا ہی بعد ازان سرد پانی سے نہانا۔ اور حمام مین بدن کی مالش تربوز کے مغز اور مسور کے آرد سے بعد خوب پسینہ برآمد ہونیکے بعد لیکے شاہسفرم کی بالش بھی نافع ہی **ایضاً** مغز تربوز اور آرد مسور اور آرد باقلا صندل بھی حصف کو روکتا ہی مگر کھجلی بھی اٹھتی ہی صندل لگانے سے اور اگر ہمراہ صندل کے کافور بھی ہو تو کھجلی نہ اٹھے گی۔ مہندی لگانی اگر اسکا رنگ ناگوار نہ ہو بھی نافع ہی اور کھانے پینے مین ایسی چیزین جو مشابہ آب انار اور حماض اور عدس اور آلوے بخارا یا تمر ہندی کے ہون اختیار کرنا چاہیے استعمال کل ایسی اشیاء کا جو برآمد عرق کی مانع ہون جیسے طبیخ آس اور گل سرخ اور آب کشنیز۔ لوگ کہتے ہین کہ دھوپ کا جلا ہوا گرم پانی بھی اسکو نافع ہی کبھی جملہ ایسے پانی جسمین اشیاء قابضہ کو جوش دیا ہو نافع ہوتے ہین۔ حرکت اور رفتار کو ترک کرنا اور ایسے گرم مقامات مین جہان پسینہ زیادہ نکلتا ہی وہان نہ جانا اور جس مقامات مین ہوا کا اچھی طرح گذر ہو وہان ٹھہرنا اور پنکھا کھجور کی ہوا مین راحت اور آرام کرنا بھی مفید ہی اور آب سرد سے نہانا ملنے والی دوا جیسے روغن آس اور روغن بادام اور کھن کو خاصیت عظیم اس مرض مین ہی اگر ملا جائے خصوصاً کتیرا اور صمغ ملا کر **ایضاً** وہ مسوحات جنمین محلب اور مرداسنگ اور خبث الحدید اور توتیا خاص کرکے اور خاکستر برگ آس اور ذریرہ اسکا اور ورق غار جو تازہ ہو اور سداب اور دقاق کندر کبھی غری لسمک یعنی سریشم ماہی بھی حصف کو نافع ہوتا ہی پانی مین گھول کر اور بشیر حصف قوی مین استعمال مویزج اور کندر اور کبریت کی بھی حاجت ہوتی ہی۔ اگر حصف کیوجہ سے قرحہ پڑ جائے اسکا علاج عروق صفر اور مازو اور گل ارمنی اور سپیدہ سے کرنا چاہیے سرکہ ملا کر اور مرہم اسفیداج بھی عمدہ ہی۔ کبھی یہ قروح مقدار مین بڑے بڑے اور گہرے ہو جاتے ہین اور فساد اور رداوت انکی زیادہ ہوتی ہی انکا علاج وہی کرنا چاہیے جو آگ سے جلنے کا علاج ہی اور اگر یہ قروح مستحکم ہو کر جڑ پکڑ لین پھر اسکا علاج وہی ہی جو سعفہ کا علاج ہی

فصل بنات اللیل کا بیان

اندھوریان جس شخص کے بدن کی کھال کھردری مدت تک رہے اور انسداد مسامات ہو اور ہضم اسکا جید ہو ایسے شخص کو رات کیوقت مین ایک قسم کی کھجلی اور خشونت اور چھوٹے چھوٹے دانے پیدا ہوتے ہین جنکو بنات لیل اور ہندی مین اندھوریان کہتے ہین سبب اسکا احتباس اور رک جانا اس مادہ کا ہوتا ہی جسکو متحلل ہو جانا چاہیے اور احتباس در اصل بوجہ ضیق اور تنگی مسام کے ہوتا ہی جسکی اعانت شدت اور سختی برودت کی کرتی ہی کہ تخفیف پیدا کرکے اور بھی مسامات کو بند اور مادہ مذکور کو غیر قابل اخراج کر دیتی ہی خصوصاً ایسے وقت کی سردی جسوقت ہضم غذا وغیرہ بکثرت ہونے کا زمانہ ہو اور اس سے ہضم اور کثرت احتباس مادہ کے تابع کثرت بخارات وہیلے شبیہ جو اکثر ٹھنڈ میں چلتی ہی ہو جاتی ہی اور اسی وجہ سے اس مرض کا نام بنات اللیل رکھا گیا اسلیے کہ اکثر عروض اس مرض کا شب کو ہوتا ہی۔ خاص حالات سے مرض کے یہ بھی ہی کہ ابتدا مین تو کھجاتے وقت بہت اچھا اور خوش آیند معلوم ہوتا ہی اور بعد کھجا ڈالنے کے ہر مقام پر جلنے کے درد ہوتا ہی **علاج** توسیع مسامات کی تدبیر واجب ہی کہ حمام کو جن اور تمریخات مشہورہ جو تفتیح مسامات کرتے ہین انکا استعمال کرین اور فصد اور استفراغ وغیرہ سے رگہائے بدن کو مادہ کثیرہ سے خالی کر ڈالین جیسے باب حکہ مین ابھی مذکور ہو چکا ہی اور اگر تخلیہ عروق کی حاجت ہو تو فقط ادویہ خارجیہ پر اکتفا نہ کرین۔ ادویہ موضعیہ مین صبر کنہ اجود ہے

ان سب دواؤن مین جنکو اس مرض سے خصوصیت ہو خصوصاً اگر صبر کو شہد کے ساتھ استعمال کرین اور طین سے اسیطرح صبر آرد عدس کے ہمراہ تھوڑا
سا سرکہ ملا کر آب کرنس تر ادویہ مین بھی اس مرض کو مناسب ہے۔ تنہا دردمسرکہ بھی اس مرض کے مفید دوا ہو اور بورہ اور حنا اور زعفران بھی

فصل ثآلیل کے بیان مین

مسون کو ثآلیل کہتے ہین یہ بیماری بھی ہوتے ہین یعنی چھوٹی چھوٹی کیلین یا میخین گرمی ہوتی ہین اور
عفنہ مزمنہ یعنی پیچدار اور جھکے ہوئے تر چھے بھی ہوتے ہین سبب فاعلی جو مورث اس مرض کا ہو اور جو اول امر مین اسکی پیدایش کا فاعل ہو وہ تو
یہی ہو کہ طبیعت کا دفع کرنا کسی مادہ کو بطرف جلد کے اور زیادہ اس مین خلط سوداوی ہو جو کبھی نہایت خشک بلغم سے مستحیل ہو سودا ہوتا ہے
جسوقت ایسا بلغم خون مین بکثرت ملا ہو اور کبھی خون ہی کو یہ کیفیت عارض ہو جاتی ہو بسبب احتقان و کثرت کے اور نہونے اسباب
تعفن کے وہ خون یبوست اور برودت پیدا کرکے مستحیل بسودا ہو جاتا ہو خصوصاً چھوٹی چھوٹی رگون مین کہ انمین بوجہ قلت مقدار کے خون
متعفن نہین ہوتا ہو اور اسی غرض مین رگھلے کو چک کے قریب چند اسباب خارجی ایسے ہوتے ہین جنمین قوت مجففہ کی زیادتی ہو کہ خون کو تا انیکہ
متعفن ہو وہی اسباب خارجیہ مائل بیبوست کردیتے ہین لہذا عفونت جو لازمہ رطوبت ہو پیدا نہین ہونے پاتی خصوصاً جب کہ اپنے
اصلی جوہر اور ذاتی حالت مین زیادہ حار نہو۔ کبھی ایک مسہ بڑا پیدا ہوتا ہو اور یہی بڑا ثولول سبب استحالہ کا اس بخار کے بطرف اپنے مادہ کے
ہوتا ہو اور اپنی شکل کیطرف غذا کو مستحیل کر لیتا ہو جو بذریعہ بخار کے اس عضو مین آتی ہو جہان وہ ثولول پیدا ہوا ہو پس اس غذا سے استحالہ شدہ
مین یبس اور برودت پیدا ہوتی ہو اور اب کہ مادہ بکثرت پیدا ہو گیا لہذا ثآلیل بھی بکثرت پیدا ہوتے ہین جب وہ بڑا مسہ اکھیڑ کر پھینکدیا جائے
یا کسی اور تدبیر سے فنا کر دیا جائے وہ چھوٹے چھوٹے مسے خود بخود گر پڑتے ہین۔ جو بڑے بڑے مسے ہون اور لٹکے ہوئے اور نوکین جیسے
کیلون اور میخون کے سرے ہوتے ہین ایسی ہون اور جڑین انکی باریک اور پتلی ہون ان مسون کا نام مسامیر ہو اور جو مسے طولانی اور پیچدار ہون اور
یا کسی طرف جھکے ہوئے ہون انکا نام قرون ہو بعض قسم ثآلیل کی بنام طرسوس نام نہاد ہوتی ہو اگرچہ واجب ہو کہ ایسے مسے کو دیگر اقسام
سے تمیز کرلین اور جب سکا مدد اور ریم وغیرہ شگافتہ ہو کر برآمد ہو چلا ہے کہ اور زیادہ شگاف دیکر اسے نکال ڈالین اور باقی نرہنے دین **علاج**
بہت توجہ کرنا تقلیل خون کیطرف بذریعہ فصد اور استفراغ سودا کے یہ تو امر لابدی اور ضروری ہو اگر مرض مین زیادتی ہو اور اعتدال سے
بہت گذر جائے اسیطرح تدبیر تولید کیموس جید کی یا اور تدابیر جو مکرر بیان ہو چکے۔ اور علاج موضعی ایسے ادویہ سے کرنا چاہیے جنمین تلخی
اور قبض ہو اور سبک علاج خفیف ثآلیل کیواسطے جیسے مالش مسون کی روغن پستہ سے ہمیشہ کرنی یا طبیخ حنظل جو صاف کرکے تین روز تک
ٹھہر جائیگی غرض سے چھوڑ دیا جائے اور آب کراث نبطی ہمراہ سماق اور روغن بان کے **ایضاً** بورق الکبر اور جوز السرو اور زیتون خام اور
جوز ماز ج بھی جید ہو اور تازہ برگ آس ثولول خفیف اور قوی دونون کیواسطے اور جوز تر کے چھلکے اور انجیر خشک اور خرنوب بانکے ملنے
لگانے سے ایذا کم ہوتی ہو بڑے ثولول مین لگانے کے لائق ہو اور قوی کیواسطے اور چھلکے پوست ریشہ ہائے عرب کے اور اسکی راکھ سرکہ شراب کے
ہمراہ۔ اور دوا جید بالغ النفع مین سے یہ بھی ہو کہ حرمل اور حنا کو باریک کرین اور منخل مین چھانکر آب سرد کے ہمراہ استعمال کرین بطور ضماد۔ قوی
ثآلیل کیواسطے چونہ اور ہڑتال اور بھی سے طلا تیار کرین خصوصاً اگر سیماب کشتہ اور علی الخصوص خاکستر بلوط اور زیت اور نمک آب برا…
کے ہمراہ اور بلبوس کو سپند کے فضلے کے ساتھ **ایضاً** ذراریح ہمراہ زرنیخ کے **ایضاً** عسل بلادر مسہ کے اکھیڑ ڈالنے مین قوی علاج
ہو اور شیر یتوع یعنی درخت شیردار سمی جیسے مدار اور تھوہر وغیرہ کا اگر بکر اسپر لگایا جائے وہ بھی گرا دیتا ہو جو دمعہ یعنی پانی درخت
انگور سے بطور آنسو کے ٹپکتا ہو اور کبیکج بہت اچھی طرح اسکو گرا دیتا ہو۔ کلونجی کو پیشاب مین پیسکر لگا دین عجیب الاثر ہو اور تلخہ مرغ

بھی اسیطرح ۔ اور حلتیت اور مرہم حاد جس سے دبیلات شگافتہ ہوجاتے ہیں اور وہ مرہم بلادر کے نام سے مشہور ہے **ترکیب معتدل** پوست
جوز ثرا و زجاج اور چونہ جو زندہ ہو ہر واحد کو کوٹ چھان ڈالیں اور مسہ پر رکھیں **ایضاً** زنگار اور کاغذ سوختہ ہر واحد پانچ درم شحم حنظل
چھ درہم نوشادر چار درہم بھی اور ہرتال ہر واحد آٹھ درہم نمک گاؤ چھ درہم اشنان فارسی سات درہم کو کوٹ کر آب صابون کے ہمراہ طلا اسپر
کریں منجملہ معالجات ثآلیل کے یہ بھی ہے کہ اسے موچنے وغیرہ سے اکھاڑ ڈالیں کبھی پرون کے چونگے یا چاندی اور لوہے کے باریک باریک
نل ایسے کہ مسون کی مقدار اُنمین سما جائے مگر بدشواری کہ پھر از خود اسکا نکل آنا دشوار ہو اور باڑھ ان نلیوں کی تیز اور شکل انکے منھ کی
قطاع دائرہ کے ہو یعنی پورا دائرہ نہو ایسی چیز سے بدشواری تمام مسہ کو اُسکے اندر لیں اور لپیٹ کر جسم کے پاس سے لے دبائیں کہ وہاں سے
کٹ کر اندر اسی انبوبہ کے رہ جائے۔ یا موچنے اور نسی سے مسے کو کھینچیں کہ اسکی جڑ کھنچ آئے بعدہ کسی آلہ حادہ اور تیز کو اسکی جڑ میں گرد دیں
اور کاٹ لیں اور کاٹنے کے بعد اسپر روغن زرد لگا دیں **ایضاً** جب کوئی دوائے حاد اسپر لگائی جاوے بعد اسکے گھی ضرور لگانا چاہیے اگر
وہ دوا قلق اور اضطراب وغیرہ پیدا کرتی ہو اور بعد روغن زرد لگانے کے تھوڑی دیر تک صبر کریں اسکے بعد اسی دوا کو لگائیں تاآنکہ مسہ کٹ کر
گر جائے۔ کبھی اس ترکیب سے بھی مسہ کو کاٹتے ہیں کہ پہلے اسکے گرد پیش کے مقامات کو کسی نازک آلہ حدید سے جدا کر دیتے ہیں اور وہ آلہ مقعر
یعنی گہرا ہوتا ہے (جیسے گولا بنانے کی رکھانی جو نجار زن کے پاس ہوتی ہے خواہ اسیطرح کا رندہ) اسکے بعد اسی مسہ پر دوائے حاد لگا
ہیں ہمنے تجربہ کیا ہے کہ استرے سے بہت گہرے مسہ کو کاٹ ڈالا مگر سطح جلد کی رعایت بھی رہے کہ وہ کٹنے نہ پائے بعد ازاں مقام
مقطوع کو صابون اور سعد اور گل سرخ سے مل ڈالا جسقدر رطوبت اور خون وغیرہ بہ جاتا تھا وہ بہ گیا اور جو کچھ مسے سے باقی رہ گیا تھا
خشک ہونے کے بعد خود بخود گر پڑا **فصل قرون کے بیان میں** قرن سینگھ کو کہتے ہیں اور یہاں مراد اُن قرونیوں سے ہے
جو اطراف پر مفاصل کے ایک شے مثل ناخون کے کثیف اور سخت بڑھ جاتی ہے کثرت عمل اور محنت مشقت کرنے سے جیسے ورزش
کرنے والوں کی اصطلاح میں گھٹھے پڑ جانا بولتے ہیں علاج انکا یہ ہے کہ جسقدر انمیں سے مردار ہو جائے کہ خشکی لینے خواہ کھینچنے سے کچھ
ایذا نہو اسے تو کاٹ ڈالنا چاہیے اور جو باقی رہے اسپر وہی تیز اور سخت دوائیں جو مسون کے گرانے میں مذکور ہو چکیں استعمال
کریں تاآنکہ وہ سب گر جائے بعد اسکے روغن زرد لگائیں **فصل شقوق کے بیان میں** جلد کا پھٹ جانا اور ہونٹھوں کا
اور اطراف بدن کا ان سب کا سبب یبس اور خشکی جلد کی ہے اور یہ خشکی کبھی مزاج مفرد کیوجہ سے ہوتی ہے اور کبھی رداوت اخلاط کسی مادہ
حاد کو جو مجفف ہو اور تیز بھی ہے بطرف موضع خاص کے پھینکتی ہے اور کبھی حرارت شدید کیوجہ سے خشکی پیدا ہوتی ہے اور کبھی ہوائے گرم جیسی
لُو ایسی چلتی ہے کہ رطوبت جلد کو سوکھا دیتی ہے کبھی سخت برودت جس سے تکثیف پیدا ہو اسکی وجہ سے شقوق عارض ہوتا ہے جسطرح
خشک زمین بھی زیادہ سردی سے پھٹ جاتی ہے ہوائے اس زمین میں خشکی آگئی ہو یا حرارت سے یا بلند زمین بے سایہ درخت اور گیاہ
کھلی ہوئی ہو یا اینکہ برودت اور ہوا وغیرہ کے پہونچنے سے روکنے کیواسطے اسے بند کر دیا ہو کسی چیز سے کبھی شقوق زمین کا یا عموماً سبب
آبہائے قابضہ کے اور وہ پانی جنمیں قوت شب اور پھٹکری کی ہوتی ہے پیدا ہوتا ہے خصوصاً اگر ایسے پانی سے نہائیں اور برخلاف
اور بالضد ایسے پانی کے اثر میں وہ پانی ہیں جنمیں قوت کبریتی ہو یا وہ پانی جسمیں قوت قیر یعنی رال کی ہو ہمنے ہمدان کے پانی کا اور قریات
متصل ہمدان کے پانی کا فرق نیشاپور خواست کے پانی سے اس خاصیت میں اچھی طرح تجربہ کرکے دریافت کیا ہے **علاج** عموماً شقوق
کا علاج یہ ہے کہ اگر کوئی خلط ردی ہو اسکا استفراغ کرنا چاہیے اور اگر یبس مزاج اسکا باعث ہو ترطیب مزاج پیدا کرنی چاہیے اور ادہان

مرطبہ کا شربت استعمال کرنا چاہیے خصوصاً روغن کنجد ایک اوقیہ تک ہر روز آب کدوے سبز کے ہمراہ یا نقیع زبیب شیرین کو چند روز پے در پے اسی طرح سرطانات نہری کو پانی اور شکر کے ساتھ اور ہمیشہ مدہین کرنی چاہیے اور اگر شقوق بسبب برودت کے عارض ہوا ہو اسکے لیے اتفاقیا بہت مفید ہے **ایضاً** طبیخ شلجم اور خود شلجم اور برگ چقندر اور اسی کا جوشاندہ خصوصاً قیروطی جو برگ چقندر اور معروف چربیون سے طیار رہے ہون یا مخ حیوانات چند سے بنائے جائین اور زفت رطب و قطران انمین داخل ہو اور اگر شقوق بوجہ حرارت کے پیدا ہوا ہو قیروطی اور مرہم بارد رطب جو عصارات باردہ رطبہ سے بنائے جائین انکا استعمال کرین اور غذا کی اصلاح بھی حسب حال ضرور ہے اور حمام نیم گرم پانی سے کرنا

ہونٹھ پھٹ جانے کا علاج سوکھے ہونٹھ کے پھٹ جانیکا سبب یا تو کوئی ریح اور ہوا ہوتی ہے جو کہ جلد مین گھس جائے اور ہونٹھ کو خشک کردے کہ تری انکی جاتی رہے یا برودت زائد پہونچے یا حرارت خارجی خواہ مزاج یابس کے سبب سے شقوق ہونٹھون مین پیدا ہو جیسا اوپر بیان ہوا ہے پہلے سے ایسی تدبیر جو مانع شقوق ہو یہ ہے کہ قبل ازانکہ خشکی زائد ہونٹھ مین پیدا ہو اور سبب شقوق اسباب مذکورہ مین سے اپنا اثر ظاہر کرے۔ قیروطی اور شحوم اور مخ اور روغن گل ہمراہ زوفائے تر و تازہ کے استعمال کرین اور ادویہ مذکورہ اگر بعد شقوق کے کرین تب بھی اکثر زوال شقوق ہو جاتا ہے۔ پوستہائے سپید اور باریک جیسے پوست بیضہ یا پانی کے اندر کا باریک چھلکہ خواہ لہسن اور پیاز کا پوست الغرض ایسے ہی سپید اور باریک پوست کا ہونٹھ پر چپکا دینا بھی انکے شقوق کو روک دیتا ہے جب شقوق پیدا ہو جاے اسکے لیے دواے جید یہ ہے دردی شراب کو بریان کرکے علک البطم اور کوئی چربی جیسے مرغ کی خواہ مرغابی کی چربی اور شہد لگائین یا مازوے خام کو باریک پیسکر مثل غبار کے ہو جاے صمغ البطم کو آگ پر گھلا کر سحیق مذکور کو ملائین اور استعمال کرین۔ یہ بھی کہتے ہین کہ سوتے وقت ناف پر تیل لگانا یا کوئی بجا روئی کا تیل مین ڈبو کر ناف پر رکھنا بالخاصہ ہونٹھون کی ترقیدگی کو مانع اور بہت ہے اگر ترقیدہ ہو گئے ہون

پانون کا پھٹ جانا کبھی بسبب انجرد ردیہ کے ہوتا ہے اور کبھی بسبب یبس اور خشکی اور قشف جلد کے اور خلاصہ یہ ہے کہ بعض اوقات پانون پھٹ جانے سے ایسی ایذا ہوتی ہے کہ اسکا تحمل دشوار ہوتا ہے **علاج** اگر ممکن ہو تو پانون کے پھٹ جانے کا علاج فقط اسیطرح کرین کہ آب گرم مین پانون رکھین اور تمریخ ادہان اور چربیون کی کرتے رہین خصوصاً روغن بیدانجیر اور روغن اکارع اور روغن جینی بدرجہ غایت مفید ہے چربیون گاے اور بھیڑ کی چربی اور حرام مغز جسمین تھوڑا سا موم ملایا جائے کہ یہ بھی نافع ہے اور الیہ یعنی چوٹھے کے مقام کے گوشت کا اسکو آگ پر رکھنے سے جو شے ٹپکتی ہے وہ بھی بہت عمدہ دوا ہے۔ مہندی ملنا خصوصاً جوشاندہ حرمل کے پانی مین پیسکر اور شیرہ انگور ملاکر بھی علاج کیا ہے اگر یہ ادویہ مفید نہون اور ادویہ مغریہ ملانے کی جنمین قوت نفوذ کی زیادہ ہے حاجت پڑے جیسے کہ بعد حمام کے اسیطرح معالجہ کرتے ہین تو ضرور ملانا چاہیے اور اسکے بعد پانون آب گرم مین رکھتے ہین پس ایسی دواؤن مین کتیرا جو خوب کوٹ پیسکر باریک ہو جاے عجیب النفع ہے **ایضاً** موم اور روغن کنجد سیاہ اور علک البطم اور میعہ سائلہ سب کو یکجا کرکے لقمہ کرے کہ یہ بھی عجیب دوا ہے **ایضاً** قطران ہمراہ طحین یعنی پسی ہوئی حسم کے زیادہ مفید ہے اور کندر سائیدہ ہمراہ روغنہاے مناسبہ کے اور شحوم مذکورہ کے نافع ہے **ایضاً** سرطان سوختہ روغن زیت کے ہمراہ پیسکر لگانا بھی نافع ہے مگر ہاتھون کے پھٹ جانے مین یہ دوا بہت جلد مفید ہوتی ہے **ایضاً** پیاز عنصل کا اندرونی مغز زیت مین پختہ کرین اور علک البطم اسمین گھول دین اور ہاتھون کے پھٹ جانے مین استعمال کرین **ایضاً** بیدانجیر کا مغز تھوڑے پانی مین پیسکر ضماد کرین اور بیدانجیر کا ثفل بھی شقاق کہنہ جو متقرح ہو اسکے لیے نافع ہے **ایضاً** مرداسنگ اور موم اور زیت اور شہد جملہ ہموزن لیکر بطور قیروطی کے قوام مین ملائین یا سرطان نہری کو شیطرج کے ساتھ پختہ کرین **ایضاً** دردہ زیت کا اور بط کی چربی اور علک البطم ہماری مجرب بہت عمدہ یہ دوا ہے

کتیرا کو لیکر مثل غبار کے باریک پیسین اسکے نصف وزن بیج بسفائج اور کہربا اور کندر کو بھی پیسین اور علک البطم کو ہموزن کتیرا کے لین اور سب کو روغن بید انجیر کے ساتھ ملا کر استعمال کرین مین یہ بھی کہتا ہون کہ جو شخص ہر شب کو عقب یعنی پاشنہ پا کی تہ مین کا خوگر ہوا سے شقاق کی ایذا کبھی نہ پہونچے گی

مترجم کی مجرب دوا پانون کے پھٹ جانے کی دوا مجرب خاکسار یہ ہو قسط تلخ بقدر ضرورت جو کوب کرکے پانی مین جوش دین جب خوب اسکا اثر پانی مین آجاوے اسی پانی مین پانون کو ڈبو دین مگر کسی قدر پانی مین گرمی باقی ہو غالبًا دو تین مرتبہ کے استعمال سے صحت ہو جاوے گی مین نے گوالیار کے مقام پر رنگریزون کے پانون کا جو بھی اور چونے کی وجہ سے پھٹ جاتے ہین علاج کیا اور مفید ہوا

فصل ہاتھون کے پھٹ جانے کا بیان

علاج اسکا بھی مثل اس شقوق پانون کے ہو جو خفیف دوا سے ہو یعنی سخت دوا سے علاج ہاتھون کے پھٹ جانے مین نکرنا چاہیے

انگلیو نمی گھائیون کا پھٹ جانا اسکا بھی وہی علاج ہو جو اوپر مذکور ہوا اور خاص علاج یہ ہو کہ بیج بسفائج کو مثل غبار کے پیسکر ضماد کرین

فصل تقرح قطاۃ یعنی پیٹھ لگ جانا اور زخمی ہونیکا علاج۔ قطاۃ اور ریڑ کو کبھی یہ بات عارض ہوتی ہو کہ چت لیٹنے سے اور خصوصا بحالت بیماری کے سرخ ہو جاتی ہین اور بعد سرخ ہونے کے پھٹ بھی جاتی ہین اور قرحہ پڑ جاتا ہو لازم ہو کہ جسوقت سے سرخ ہونا قطاۃ کا شروع ہو اُسی وقت چت لیٹنا ترک کردین اور رادع کا استعمال شروع ہو جاے اگر مریض کی ایسی حالت ہو جاے اسکے واسطے فرش اور بچھونا برگ بید کا تجویز کرین اور لکڑیان یعنی شاخہاے بید کو جدا کرلین ورنہ وہ خو چبھین گی یا باجرہ کو بچھائین خواہ پرون کا فرش کرین مگر یہ سب چیزین روئی خواہ اور کسی بچھاون یا گدا وغیرہ کے ذریعہ کرنا چاہیے تاکہ زخم نہ چبھے اور جب قرحہ پڑ جاے تو مرہم اسفیداج کا استعمال کرین

رائحہ منکرہ کا علاج بُری بو جلد اور مغابن جیسے بیج ران یا زیر بغل کی یا بول اور براز کی کبھی کسی خلط کی عفونت سے پیدا ہوتی ہو یا عفونت عرق سے اور حرکات مشوشہ اخلاط اسکے معین ہوتے ہین یعنی جس حرکات سے اخلاط مین تشویش اور بدنظمی پیدا ہوتی ہو اسیطرح غسل جنابت اور غسل حیض کو نکرنے سے خواہ بدیر غسل کرنا جبکہ بو پھیل چکے اور بیتھی کا اکثر کھانا یا ان چیزون کا استعمال کھانے مین کرنا جنکی خاصیت یہ ہو کہ مواد حریقہ مالحہ یعنی تیز مواد کو خارج بدن کیطرف کھینچ لاتی ہین۔ بغر یعنے گندہ دہنی کی بوے بد کا علاج تو امراض فم مین مذکور ہو چکا

جلد کی بدبو کا علاج جس خلط کے فساد سے بدبو جلد مین پیدا ہوئی ہو پہلے بذریعۂ استفراغ مادہ اس خلط کی اصلاح کرنی چاہیے اور مزاج کی تعدیل اور کھانے مین ایسی غذا اختیار کرین کہ جید الہضم ہو بنظر اپنی کیفیت کے و نیز بنظر مقدار اور کمیت کے یعنی غذاے جید الکیفیت مقدار مناسب پر اختیار کرین اور حمام مین جاکر خوب نظافت اور ازالۂ چرک کی تدبیر کرین خواہ اور جس جگہ نہانے سے نظافت حاصل ہو۔ نہار منھ ایسی چیزون کا استعمال کرین جو عرق اور پسینہ ٹپکاتی ہین جیسے سلیخہ اور قلنبہ یعنی پل پرنگ

ایضًا کرفس اور حرشف اور ہلیون۔ جو چیز ادرار بول کرتی ہو خون کی عفونت بھی دور کرتی ہو مگر بعض مدرات بول جو پیشاب مین بھی بدبو پیدا کرتی ہو وہ اس قاعدہ سے مستثنی ہو جیسے ہلیون۔ بدبوے جلد کو نقیع مشمش یعنی خوبانی کا جو خوشبودار ہو اور خود مشمش کا استعمال بھی مفید ہو اور طلا مین بدن پر ماء الآس اور جس پانی مین شب یمانی اور سوس اور طبیخ تمام اور نعنع اور فودنج اور مرزنجوش برگ بھی برگ بید ملا ہو اسیطرح تمریخ آس کی جو پسا ہوا ہو اور خصوصًا صندل کی تمریخ اور سعد اور نقاح اذخر قصب الذریرہ اور سرو اور گلسرخ خاص کرکے اور مرزنجوش اور شاہسفرم اور داشنہ و برگ اترج اور پوست اترج اور اسی کا چھلکہ اور برگ بہ اور برگ سوسن بھی نافع ہو

ایضًا اقراص ورد ہمراہ سک کے

ایضًا منافذ اور مسامات کو

بند کرنے اور عرق کے روکنے کے واسطے مردا سنگ اور توتیا برگ سوسن پھٹکری وغیرہ اور مرکی اور صبر اور روغن آس اور روغن گل

فصل بیان میں صنان کے اور صنان کا علاج بھی اسی فصل میں مذکور ہوتا ہے صنان وہ بدبو ہے جو زیر بغل پیدا ہو بعض لوگوں نے خیال کیا ہے کہ صنان بقیہ سے اسی منی کے پیدا ہوتا ہے جس سے اس آدمی کی خلقت ہوئی ہے اسطرح کہ وہ بقیہ زیر بغل کیطرف آگیا اور جلد میں نفوذ کر گیا اور یہ رائے قابل اعتماد کے نہیں ہے البتہ صنان کی پیدائش مناسب اور اولی یہ ہے کہ اس مادہ سے منسوب کیجائے جو انسان میں مستحیل بمنی ہوتا ہے وہی مادہ متحرک ہو کر صنان بن جاتا ہے۔ علاج صنان کا بعد تنقیہ کے (بشرطیکہ حاجت تنقیہ کی ہو) یہ ہے کہ توتیا اور مردا سنگ مربی سے کریں اور قلیمیات معلومہ اور خاکستر آس سے اور جب پانیمیں پھٹکری محلول ہوئی ہو اور کبھی ان ادویہ میں صندل ملا دیتے ہیں اور کافور بھی مخلوط کرتے ہیں **قرص جید** صندل اور سلیخہ اور سک اور سنبل اور شب اور مُر اور ساذج اور گلسرخ ہر واحد ایکجز توتیا اور مردا سنگ سفید کیا ہوا ہر واحد تین جزو کافور نصف جزو گلاب کے ذریعے سے قرص طیار کریں اور بعد خشک کرنے کے استعمال کریں **ایضاً** ورد احمر اور سک و سنبل اور سعد اور مُر اور شب ہر واحد سے دس جزو لیکر قرص طیار کریں گلاب ملا کر اور بطور لطوخ کے استعمال کریں

فصل صفت ایک ذرور کی جسکے استعمال سے بدن خوشبو ہو جائے اور گرم مزاجوں کیواسطے نافع ہے سعد اور ساذج نقاح اذخر میعہ شامیہ جو مبنی رمان کا مشہور ہے ہر واحد دس درخمی گلسرخ خشک اور اطراف آس کے ہر واحد بیس درخمی سعد اور نقاح اذخر اور ساذج کو شراب ریحانی میں تر کریں اور خوب بھیگ جانے کے بعد خشک کرلیں اور پیسیں پھر اس پر گلسرخ اور اطراف آس کو ڈالکر پیسیں اور زعفران کو گلاب ملا کر ڈالیں اور باقی ادویہ کو ملائیں اور سایہ میں خشک کریں پھر سکھانے کے بعد پیسکر تمام بدن پر چھڑک دیں اور بعد نہانے کے پہلے پسینہ بدن کا خوب پونچھ ڈالیں بعد ازاں یہ دوا استعمال کریں **ایضاً** کہ عرق بدبو کے رائحہ کو قطع کرتا ہے اور سرد مزاج والوں کے مناسب ہے سنبل الطیب قرنفل حماما شاخہلے سلیخہ ہر واحد تین درخمی قسط اظفار الطیب سنبل ہندی دارچینی ہر واحد دو درخمی شاخہلے مرزنجوش و سنبل ہر واحد چار درخمی بنی رمان کی اسکو شراب میں حل کر کے باقی ادویہ کو آب نمام میں پیسکر اسیطرح استعمال کریں جو مذکور ہو چکا **اور دوا ہے** جو پسینہ کی بدبو دور کردیتی ہے دارچینی سنبل ہندی اظفار الطیب قسط ہر واحد دو اوقیہ طین بحیرہ (یعنی وہ گل مختوم جس پر بحیرہ کی مہریں لگی ہوں اور اسکو طین قیماس بھی کہتے ہیں) چرک اسرب سپیدۂ مغسول ہر واحد نصف اوقیہ شیح سنبل رومی ہر واحد ایک اوقیہ زعفران گلسرخ خشک ہر واحد تین اوقیہ خشک دوائیں آب آس سے پیسکر اور زعفران کو شراب ریحانی میں محلول کر کے آمیختہ کریں

فصل بول اور براز کی بوے بد کا بیان اور ریح کی عفونت کا بیان ہے اور اسکا علاج ان تینوں چیزوں میں بوے بد عفونت اخلاط سے پیدا ہوتی ہے اور کبھی خاص ایسی اشیاء کے کھانے پینے سے ہوتی ہے جنکی خاصیت یہی ہے کہ بدبو انمیں پیدا کریں جیسے اشترغار اور لسن اور جرجیر اور گندنا اور انجدان اور حلتیت اور جعینہ کے استعمال سے بھی یہی اثر ہے مگر جودت ہضم اس اثر کو دور کرتی ہے اسیطرح ایسی چیزوں کا استعمال جو عفونت بطرف جلد کے اور بول کے دفع کرتی ہیں جیسے میتھی کہ پسینہ اور پیشاب کو بدبو کرتی ہے اور براز کی بوے بد کو دفع کرتی ہے اور شراب عمدہ براز کی بدبو کو دور کرتی ہے

فصل بیان میں پیشاب کی بدبو کے براز کی بدبو کے جو اسباب ہیں وہی بول کی بدبو کے ہیں **ایضاً** مدرات جیسے ہلیون وغیرہ کہ رائحہ بدن کو خوشبو کرتے ہیں اور بول کو بدبو کرتے ہیں قروح مثانہ کی وجہ سے بھی پیشاب میں بدبو پیدا ہوتی ہے اور اسکا علاج آسان ہے جیسا کہ امراض مثانہ میں بیان ہو چکا

فصل قمل اور صئبان کے بیان میں جو مادہ رطب ایسا ہے کہ خاص اسی میں کسی قدر حرارت ہے

یا اسکے ہمراہ کسی اور شے مین حرارت ہو جب ایسا مادہ بطرف جلد کے آتا ہو کبھی تو بوجہ لطافت اور رقت کے وہ مادہ متحلل ہو جاتا ہے اور محسوس نہین ہوتا اور اسکے بعد لطافت مین وہ بھی مادہ ہو جو پسینہ ہو کر بہ جاتا ہو اور اسکے بعد لطافت مین وہ مادہ ہو جو متحلل ہو کر وسخ اور چرک ہو جاتا ہو اور اسکے بعد وہ مادہ ہو جو اعلاے طبقات مین محتبس ہو جاتا ہو کہ اس سے خراز اور حصف وغیرہ پیدا ہوتی ہین اور اسکے بعد لطافت مین وہ مادہ ہو جو اندرون جلد کے محتبس ہوتا ہو پھر اگر یہ مادہ ردی اور خراب ہو داء الثعلب وغیرہ اور قوبا اور سعفہ پیدا کرتا ہو اگر اسمین رداءت کمتر ہو اور قوت صدید اور ریم بن جانے کی اسمین نہین ہو اور نہ اسمین بسرعت عفونت زائد دور ہو سکتی ہو اور صلاحیت اسمین قبول حیات کی بھی ہو تب عطا کنندہ حیات موہبت سے اسپر فیضان حیات ہوتا ہو ایسے ہی مادہ سے قمل یعنی سفید جوئیں پیدا ہو کر رینگتی پھرتی ہین اور قمل بنکر یہ مادہ خارج ہو جاتا ہو اور کبھی ایسے مادہ سے دفعۃً بڑے بڑے جانور چپٹے چپٹے یا گول گول پیدا ہوتے ہین جنکو صیبان کہتے ہین۔ کبھی قمل کے تولد پر غذا ہاے جید الکیموس بھی معین ہوتی ہین جو رقیق ہون اور ظاہر بدن کیطرف متحرک ہون جیسے انجیر اور کبھی اسپر اعانت ان حرکات سے بھی ہوتی ہین جو خارج بدن کیطرف غذا کو لانے والی ہین خصوصاً اگر اس غذا یا حرکت کے ہمراہ وہ بخار بھی ہو جو منی سے پیدا ہوتا ہو جیسے حرکت جماع کی۔ کبھی صفائی بدن کی میل وغیرہ سے ترک کرنا اور غسل ترک کرنا اور سفتح مسام کا استعمال کرنا کہ جلد مین تفتیح پیدا کرے اور مواد محتبسہ اندرون جلد کو حرکت دیکر مستحیل کردے یا ایسی نسیم کو جو مانع استحالہ مواد ہو جلد کے اندرون داخل کرے کہ مواد متعفنہ یا شبیہ بمتعفنہ کا استحالہ نہونے پائے الغرض یہ سب اشیا حدوث قمل پر معین ہوتے ہین۔ کبھی قمل کی ایسی کثرت ہوتی ہو کہ صاحب بدن لاغر اور زرد اندام ہو جاتا ہو اور اسکا سقوط اور بدن کی نحافت اور قوت کا تحلل پیدا ہو جاتا ہو **علاج** قمل جو بکثرت پیدا ہون کہ انکی نسل منقطع نہو اور بڑھتے ہی چلے جائین انکا علاج پہلے تنقیہ بدن سے کرنا ضرور ہو خصوصاً فصد کرائے اور تدبیر کی اصلاح اور ان چیزون کا استعمال قطعاً چھوڑ دینا چاہیے جو مواد کو بطرف ظاہر بدن کے خارج کرتی ہین چنانچہ اوپر بھی مذکور ہو چکا بعد ازان ادویہ موضعیہ کا استعمال کرنا چاہیے ہمیشہ اہتمام اور لطافت بدن کی کرنی اسکے واسطے نافع ہو اگر پہلے آب شور سے نہلائے اسکے بعد آب شیرین سے غسل کرے یہ طریقہ بہت خوب ہو کپڑے بدل بدل کے پہننا اور حریر کا لباس اختیار کرنا اور کتان کے کپڑے پہننے بھی ضرور ہین۔ کبھی مشروب دوا بھی قمل کو قتل کرتی ہو جیسے لسن کا طبیخ فودنج جبلی کے ساتھ استعمال کرنا ادویہ موضعیہ ایسی درکار ہین جو مجفف اور محلل اور جذاب ہون خارج بدن کیطرف پھر اگر قمل بکثرت ہون اور بڑی ایذا دیتے ہون اسوقت مسکہ وغیرہ کی دہنیت بھی شریک کرنی لازم ہو۔ منجملہ ادویہ موضعیہ کے سماق ہمراہ زیت اور حماض کے **ایضاً** برگ حماض بھی اور اسی کی بیخ یا شبت ہمراہ زیت کے یا برگ رمان یا برگ حنظل یا برگ آس خواہ برگ سرو یا برگ بزرکتان یا قصب الذریرہ اور حاشیۂ جبلی اور روغن قرطم یعنی کڑ نافع ہو اور مانع تولد قمل ہو اور روغن ترب عجیب الاثر ہو یوں ہی طلیخہ اور زراوند عاقرقرحا اور خطمی کی جڑ اور نمام اور جعدہ اور افسنتین اور مشکطرامشیع تخم انجرہ اور برنجاسف **قرمانا ترکیب جید** شیاف مامیثا تین درہم قسط نصف درہم بورہ ایک درہم نشاستہ ہموزن سب ادویہ کے سب کو یکجا کر کے طلا کرین دھونی کی ادویہ مین طبیخ ترمس بہت عمدہ اور قوی ہو اور طبیخ سماق اور طبیخ طرفا اور طبیخ فودنج جبلی اور طبیخ برگ سرو اور برگ صنوبر۔ مرارات یعنی تلخ چیزین جو جسقدر غسولات مین پڑین نہایت عمدہ ہین۔ بخورات مین تجمیر کندش اور مویزج کی ہڑتال کے ساتھ اور خصوصاً سک کے ہمراہ اور گندھک منجملہ قوی دواؤن کے یہ دوا ہو مویزج اور زرنیخ سرخ اور بورہ ان سبکو سرکہ اور زیت مین پیسکر سر پر طلا کرین اور خربق سپید اور بورہ

یا برگ دفلی ہمراہ زیت کے یا برگ حنظل رائی اور کندش دونوں کو پیسکر تھوڑا سا سرکہ اُنپر ڈالیں اور پارہ اسی مرکب مین پیسکر کشتہ کر ڈالیں یہ دوا قوی الاثر ہے اسیطرح وہ دوا جو مرکب ہو گندھک و ہڑتال اور زراوند اور خاکستر بلوط اور قسط تلخ سے **ایضاً** کندش زراوند بیخ سوسن زراوند طویل قطران تخمہ گاؤ دانہ کہ جسمین یہ دوا مخلوط ہو جاے یہ طلا بھی قوی ہے **ایضاً** قطران جنطیانا اور ہڑتال اور روغن سوسن **ایضاً** مویزج اور برگ دفلی اور شب یمانی **ایضاً** حمام مین شیاف ماثیا ایک ایک جزو بورق نصف جزو قسط ایک جزو نشاستہ ہموزن سب اجزا لیکر اور بعد خوب گرم ہونے بدن کے استعمال اس دوا کا کرین سرکہ ملا کر یہ ساری ادویہ جو مذکور ہوئی ہین انکا لگانا بعد تکمید اور دھونی لینے مثل کندش اور مویزج کے بہت عمدہ ہے خصوصاً جب عسولات کی ابتدا اسی قسم کی ہو جو مذکور ہو چکے ہین

چوتھا مقالہ

ان احوال کے بیان مین جو متعلق بدن فربہ بدن کے ہین اور یہی مقالہ یہ کتاب الزینۃ کا خاتمہ ہے

فصل ہزال یعنی لاغری کے دور کرنے کا بیان

(۱) لاغری بدن بدن بوجہ نہونے اس مادہ فربہی کے ہوتی ہے جو غذا سے پیدا ہوتا ہے (۲) یا کثرت استعمال غذاے لطیف سے جس سے خون کثیر بدن مین پیدا بھی نہین ہوتا لاغری ہو جاتی ہے (۳) یا فقط تدبیر غذائی پر اقتصار کرنا جس سے خون پاکیزہ پیدا نہو لاغری پیدا ہوتی ہے **مترجم** اس فقرہ مین دو احتمال ہین ایک تو ظاہر تھا جو ترجمہ کیا گیا دوسرا نسخہ (علی اعداد) کا ہے وہ بظاہر درست نہین ہوتا ہے اور بے ربط ہے مگر شاید اس سے مراد ہو کہ جس تدبیر مناسب پر عمل کرنا چاہیے اسکے سوا اور مخالف تدبیر پر اقتصار کرین کہ خون جید پیدا نہو **متن** (۴) یا ضعف قوت متصرفہ سے جو غذا مین تصرف کرتی ہے لاغری پیدا ہوتی ہے اور ضعف متصرفہ مین یا بوجہ ضعف ہاضمہ کے ہو یا قوت جاذبہ مین ضعف پیدا ہو کسی فساد کی وجہ سے کہ غذا کو اعضا کیطرف جذب نہ کر سکے اور اکثر یہ فساد مزاج بارد سے پیدا ہوتا ہے (۵) یا بسبب سکون کثیر کے جسکی وجہ سے قوت جذب ٹھہر جاتی ہے یا کم ہو جاتی ہے لاغری پیدا ہوتی ہے خصوصاً اگر یہ سکون اور آرام طلبی بعد ریاضت معتاد کے ہو کہ طبیعت خوگر اسی کی ہو گئی تھی کہ اعانت سے ریاضت کے جذب غذا کرتی تھی اور اب ریاضت بالکل چھوڑ دینے سے جذب غذا بھی معدوم ہو گیا ہے بلکہ ایسے طبائع مین جذب غذاے معتدل بھی نہین ہوتا ہے (۶) یا سبب لاغری کا یہ ہے کہ جو خون بدن مین پیدا ہوتا ہے طبیعت بدنی کو اس سے بغض اور نفرت ہے یعنی اسے قبول کرکے تغذیہ بدن نہین کرتی ہے چنانچہ خون مراری نہایت ناگوار ہے قوت جاذبہ پر بہ نسبت خون رطب مائی یعنی بلغمی کے (۷) یا لاغری کا سبب یہ ہوتا ہے کہ طحال بوجہ ورم کے بڑھ کر مزاحمت جگر کی کرتی ہے پس خون بطرف طحال کے زیادہ منجذب ہوتا ہے اور قوت کبد مین وہن اور سستی بوجہ مخالفت مزاج طحال کے پیدا ہوتی ہے (۸) یا دیدان یعنی کیڑے اندرون بدن مین پڑکے جریان غذا سے اعضا کو روکتے ہین اس وجہ سے لاغری پیدا ہوتی ہے (۹) یا مسامات بدن کی تنگی اور ضیق کے سبب سے لاغری پیدا ہوتی ہے اور تنگی مسامات مین یا اخلاط کی بدولت سے پیدا ہوتی ہے یا اینکہ مسامات تہ بر تہ بستہ اور منطبق ہو جاتے ہین اسلیے کہ برودت یا حرارت نے جو گرد اگرد مسامات کے کسی خلط وغیرہ مین ٹھہری ہوئی ہے اسی برودت اور حرارت نے انطباق مسامات کر دیا ہے لہذا یبس اور خشکی بلکہ سمٹ جانا جلد وغیرہ کا ایسا پیدا ہوا ہے کہ اسنے مسامات کو بند کر دیا ہے اور غذا کو پہونچنے کی راہ نہین باقی رہی اور یہ انطباق مسامات بسبب برودت کے ہو یا حرارت کے اپنے اپنے علامات خاصہ سے پہچانا جاتا ہے یا تنگی مسامات مین کسی بندش سے بنی جرم کے پیدا ہوتی ہے جو ہمیشہ بند ہی رہے اور مسامات اور مجاری غذا کو ایسا بند کرے کہ جذب غذا نہو سکے خصوصاً جو لوگ مٹی کھانے کے عادی ہوتے ہین انکے مسامات کی تنگی بہت زیادہ بڑھ جاتی ہے اور اسی سبب سے وہ لاغر ہو جاتے ہین (۱۰) یا کثرت تحلل کی وجہ لاغری پیدا ہوتی ہے یعنی جسقدر غذا بطرف اعضا کے پہونچتی ہے بوجہ ریاضت سریعہ کے فوراً تحلل ہو جاتی ہے اور عضو مغلوب التغذیہ مین

ٹھہر نہین سکتی جیسے ہموم اور غموم یعنی رنج اور انکار ہین اور امراض محللہ مین غذا کا تحلل اسیطرح ہوتا ہو۔ جو بدن ایسے ہین کہ بہت جلد لاغر
ہو جاتے ہین ان ابدان پر فربہی کا عود کرنا بذریعہ تدبیر کے جلدی اور آسانی سے ہو سکتا ہو اور جو ابدان دیر مین لاغر ہوتے ہین انپر
فربہی کا عود کرنا دشوار ہو انکے واسطے تدبیر فربہی کی فقط بغرض بقائے قوت اور مدارات ضعف کے ہو سکتی ہو کہ اگر غذائے کثیر کا
استعمال ہو تحمل کر سکین اور ہضم ہو جائے۔ جس بدن کی جلد نرم ہو وہ قبول فربہی بعد لاغری کے زیادہ کر سکتا ہو اور تمدید یعنی کھنچاؤ اور
تناؤ کو جلد کے زیادہ قبول کرنے کی لیاقت ایسے ہی بدن مین ہو جسکی جلد نرم ہو۔ آدمی کا لاغری سے محفوظ رہنا اسکی تدبیر منجملہ اور
تدابیر کے یہ بھی ہو کہ ایسے امور کا ارتکاب نہ کرے جنسے ضعف پیدا ہوتا ہو یا جسکے سبب سے گرمی اور سردی کی برداشت کرنے پر
متحمل نہین ہو سکتا ہو اور صدمات یعنی ٹکرانا اور ٹھوکرین اجسام کی زیادہ کھانی اس سے بھی حفاظت کرنی مانع لاغری ہو۔ انفعالات
نفسانی اور رنج سے پرہیز کرنا زیادہ بیداری سے بچنا استفراغ اخلاط جو بلا ضرورت ہو یا حد محتاج الیہ سے زائد ہو اور کثرت جماع سے
محفوظ رہنا یہ بھی لاغری سے حفاظت کی تدبیر ہو ایسی تدبیر کرنی جس سے غذائے اعضا محتبس ہو جائے اور نفوذ اعضا مین نکر سکے
اور محتبس ہو کر غذائے مذکور متعفن ہو جاے اس سے بھی حفاظت کرنی ضرور ہو۔ فربہی مین بہت سے مضار ہین کہ انہین مقام مناسب
پر ہم ذکر کرینگے ایسی کیفیت نہین ہو جیسے کہ درمیان لاغری اور فربہی کے حالت اعتدال مین عمدگی ہوتی ہو۔ پس جبتک فربہی سے
کوئی ضرر پیدا نہ ہو اسے ناپسند کرنا نہ چاہیے اسلیے کہ مادہ حیات حیوانی رطوبت مین ہو جو فربہی کو لازم ہو پھر بھی احتیاط لازم ہے کہ
حد افراط پر فربہی نہ پہونچنے پائے گو ابھی تک کوئی آفت بوجہ افراط فربہی کے پیدا نہوئی ہو اسلیے کہ فربہی مین آفت اور ضرر دفعتًا چانک
پیدا ہو جاتا ہو چنانچہ اپنے مقام پر مفصل مذکور ہوگا جب بدن مین خشکی اور ہوا مین یبوست پیدا ہو جائے اسوقت لاغری ضرور پیدا
ہوتی ہو **علاج** واجب ہے کہ پہلے سبب لاغری پر نظر کرین اور دریافت کرین کہ اسباب دہ گانہ مذکورۂ بالا مین سے کونسا امر سبب
اس لاغری کا ہوا ہو اور بعد اور اک سبب کے علاج اسی کا کرین اور ازالہ سبب مین کوشش کرین (۱) مثلاً اگر غذا ایسی مستعمل ہو جس سے خون
غلیظ اور قوی پیدا نہین ہوتا ہو تو ایسی غذا تجویز کرنا لازم ہو جو مولد خون غلیظ اور قوی کی ہو اور فقط ایسی غذا پر اقتصار نکرنا چاہیے
جو خون صالح پیدا کرتی ہو اسلیے کہ ایسی غذا بسا اوقات خون رقیق پیدا کرتی ہو کہ وہ متحلل ہو جاتا ہو اور جزو بدن نہین ہوتا ہے (۲)
اگر سبب لاغری کا یہ ہو کہ قوت جاذبہ مین کسل اور سستی آگئی ہو اسی قوت کی تحریک اور تقویت کرنی چاہیے اور اس سوء مزاج
کو دیکھنا چاہیے اگر سوء مزاج واقع مین ہو پھر اسکی تبدیل کی تدبیر کرنی چاہیے۔ سوتے سے اٹھکر بدن کی مالش کرانی قوت جاذبہ کو
بیدار کرتی ہو۔ کبھی احتیاج اسکی بھی ہوتی ہو کہ اور اعضا کیطرف غذا جانے کو روکین اور عضو لاغر کیطرف اسی غذا کو لائین اور جذب
کرین اور یہ بات اسوقت کرنی چاہیے جب دونون اعضا کے جانبین مختلف ہون مثلاً داہنا ہاتھ لاغر ہو اور بایان موٹا ہو
اسوقت ضرور ہو کہ موٹے ہاتھ مین نیچے کیطرف سے پٹی باندھے مگر بندش پٹی کی ایسی نہو جو ایذا دے بلکہ اسیقدر کہ مسامات مین تنگی
پیدا کرکے غذا کو روکے تب وہ غذا دوسرے ہاتھ کی طرف چلی جائے گی اور قوت جاذبہ کو مالش سے متنبہ کرین خصوصًا روغن
سے جیسے روغن زیت اور موم گرم کیا ہوا اور مالش ایسی آسانی سے کرین جو درد اور ایذا پیدا نکرے اور جب ملتے ملتے
عضو مذکور مین گرمی آجائے ترک کرین اور پھر جب گرمی مٹ جائے مالش کرین (۳) اگر منافذ کے بند ہو جانے سے لاغری پیدا
ہوئی ہو تفتیح مسامات کرین اور اگر بدن کو کسی حرارت یا برودت نے گھیر لیا ہو جیسا کہ عنوان مین بیان ہوا ہو اور اسی سبب سے

انسداد مسامات ہوا ہو اسوقت عضو کو ڈھیلا کرنا بذریعہ ترطیب و استخان کے لازم ہو جو بذریعہ مسخنات ماکولہ یا مشروبہ کے پیدا ہوتی ہو اور حرکات بدنی اور نفسانی سے سخونت پیدا کرین اگر بوجہ برودت تنگی مسامات پیدا ہوئی ہو اور تبرید اور ترطیب کرنی چاہیے اگر مسامات مین تنگی بوجہ حرارت کے ایسی آگئی ہو کہ اینٹھ گئے ہون۔ بہتر ہو طریق تسخین اس عضو کی جو بوجہ برودت کے تسخین قبول نہ کرتا ہو یہ ہو کہ پہلے اس عضو کی مالش کرین بعد ازان اسپر محمر یعنی سرخی پیدا کرنے والی شے رکھین (۴) اگر سبب لاغری کا ورم طحال ہو پہلے طحال کا علاج کرین (۵) اگر دیدان کے سبب سے لاغری پیدا ہوئی ہو قتل دیدان کی تدبیر کرین اور سارے دیدان نکال ڈالین انھین ادویہ سے جو باب دیدان مین مذکور ہو چکی ہین اور بعد اخراج دیدان کے آسایش اور آرام دینے کی تدبیر کرنی چاہیے نرم بچھاون پہ سولانا اور سایہ مین ٹھہرانا اور نشاط یعنی دل خوش کن امور سے ہر وقت دو چار رکھنا اور عطریات کا استعمال اور ٹھنڈے مشروبات پلانا چاہیے کہ جملہ یہ تدابیر بجدے مقوی قواے طبیعیہ ہین کہ تصرف طبعی کو تغذیہ مین اور دفع فضول مین پیدا کرتی ہین اور یہی امر مبداء اسباب فربہی کا ہو۔ شراب غلیظ بھی شرباً اور طعام جید الکیموس جو قوی اور غیر قوت جاذبہ ہو کر ہضم ہو جاے سمن بدن ہو جیسے ہریسہ اور جوزیات اور چانول ہمراہ دودھ کے اور گوشت بھنا ہو کہ اسمین قوت لحمی محتبس ہو جاتی ہو اور گوشت سخت پیدا کرتی ہو اور پکایا ہوا گوشت تو لحم مترہل یعنی ڈھیلا اور منفش یعنی پھیلا ہوا گوشت پیدا کرتا ہو جو پلپلا ہوتا ہو۔ بط کا گوشت مسمن بدن ہو اسیطرح گوشت چوزۂ مرغ کا اور تیہو کا گوشت زیادہ فربہی پیدا کرتا ہو اسیطرح لبوب ہمراہ شکر بعد غذا کے حمام کرنا غذا کو بدن کیطرف زیادہ جذب کرتا ہو اور فربہی بھی پیدا کرتا ہو مگر نہانے والے کے جگر مین سدہ پڑتا ہو خصوصاً اگر ایسا طعام کھا کر حمام کرے جو بغرض فربہی پیدا کرنے کے استعمال کیا گیا ہو اور اسی وجہ سے حصاۃ کا مرض یعنی پتھری کا ایسے لوگون کو زیادہ ہوتا ہو اور جو لوگ باریک رگ از روے خلقت کے ہین اور بعد طعام کے حمام کے خوگر ہون انکو مرض سدہ اور حصات مین مبتلا ہونے کی اولویت ہو لیکن سب آدمی پر یہ حکم ضرر کا عام نہین ہو یہی لوگ جب اپنی داہنی جانب کسی قدر ثقل اور گرانی کا احساس کرین لازم ہو کہ مفتحات سدہ جگر جو معروف اور مشہور ہو انکو فوراً استعمال کرین اور قبل از طعام کبر ہمراہ سرکہ اور شہد کے استعمال کرین اور سکنجبین بزوری بھی استعمال کرتے رہین تا اینکہ ثقل مذکور زائل ہو جاے۔ عمدہ وقت حمام کا وہی ہو جو ہضم اولی طعام کے وقت ہو کہ غذا منحدر ہو چکی ہو۔ اسکے علاوہ یہ بھی ہو کہ اکل طعام حمام سے نکلکر بلا فصل اسباب فربہی سے ہو کیا خوب تدبیر فربہی کی اکثر آدمیون کے واسطے حمام کرنا ہو خصوصاً ان لوگون کے واسطے جو لاغری مین مثل حالت ذبول کے پڑے ہون۔ واجب ہو کہ استحمام اول ہضم پر واقع ہو یعنی جسوقت کہ غذا معدہ سے منحدر ہو چکے سواے چند اشیاے غذا کے کہ انکے ہضم پر استحمام مضر ہو۔ محرورین کیواسطے دوغ جو میٹھے دہی سے بنایا گیا ہو بہت مسمن ہے منجملہ تدابیر مسمنہ کے خون کا حبس کرنا پٹی کی بندش سے اس عضو کا جو محاذی عضو لاغر کے دوسری جانب مین ہو چنانچہ ابتداے صفحہ ماقبل مین مذکور ہو چکا اور پٹی کی بندش نیچے عضو کے کرنی چاہیے اگر کوئی عضو فربہ ہو یا اسکی فربہی مطلوب نہو مثلاً ساعد اگر نحول ہو اور کف دست لاغری سے بچا ہوا ہو اسوقت بندش پٹی کی رسغ پر کرنی چاہیے۔ یا عضد تو لاغر ہو اور کف اور ساعد بحال خود سالم ہین اسوقت بندش پٹی کی مرفق پر ساعد سے اوپر کیطرف چاہیے۔ مسمنات بدن سے بعض تدابیر متعلق بہ ریاضت ہین۔ ریاضت کی یہی قسم فربہی پیدا کرتی ہو جو نرم اور بطی ہو یعنی دیر مین کیجاے اور مع ذلک حد اعتدال پر اور دلک سریع کی جو پارچہ یا خشونت سے کیا جاے اور تھوڑی سی مالش ہو اور وہ بھی صلابت اور نرمی مین معتدل ہو اور اسکے بعد ریاضت

یا اعتدال واقع کرے اور اسکے بعد استحمام بھی کرے اور پھر مالش معتدل نرمی اور سختی مین کرے اسقدر کہ قوت متفرقہ متنبہ ہوجائے
اور مالش کی حد اسقدر ہو کہ جلد پر گرمی یا سرخی آجائے پھر تھوڑا ٹھہر کر بدن کو پونچھے اور دلک یابس یعنی سوکھی مالش کرے بعد اسکے
لطوخات مسمنہ کا استعمال کرے۔ تبدیل آب و ہوا کی تدبیر فربہی مین واجب اور اہم ہے اسلیئے کہ اکثر آب و ہوا کی خرابی سے لاغری پیدا
ہوتی ہے مسمنات مین سے چند لطوخات ایسے ہین جو بعد تحریک اعضا اور اعضا کے سُرخ کرنے مالش وغیرہ سے لگائے جاتے ہین
جیسے زفت کہ یہ تنہا مسمن ہے اگرچہ شدید السیلان ہو یا زفت کو ہمراہ کسی روغن کے اتنا روغن جو زفت کو سیلان مین لائے استعمال کرین
کہ اتھر جائے اور کبھی تنہا زفت کو آگ مین گرم کرکے جب پگھل جائے استعمال کرتے ہین کہ چمٹ جائے اور جب منجمد اور بستہ ہو جاتا ہے
چھڑا لیتے ہین کہ یہ ترکیب جذب غذا کرتی ہے اسی عضو کی طرف جسپر یہ لگایا جائے اور غذا کو اسی عضو مین بند کردیتی ہے۔ اور قوت جاذبہ
کو متنبہ کرتی ہے اور اگر برودت بسبب ضعف کے عارض ہو اسے دور کرتی ہے یا انسداد مسام کے سبب سے برودت عارض ہوئی ہو
اسے بھی زائل کرتی ہے اور لزوجت اور خشونت پیدا کرتی ہے اور اسقدر پیوست مسامات مین ہو جاتی ہے گویا کہ مستحیل ہوگئی جزو عضو کیطرف
کہ اس سے جدا نہین ہوتی ہے جب گرمیون کی فصل مین اسکا استعمال کرین واجب ہے کہ روزانہ ایک ہی مرتبہ لگائین اور جاڑون مین
دو مرتبہ۔ اور جس فصل مین زفت کا لطوخ کرین ملاحظہ کرنا چاہیے کہ اسکی چسپیدگی عضو مین بسرعت ہوتی ہے یا دیر مین اور عضو مذکور مین
سُرخی اور دیگر آثار مین سرعت اور بطوء کا خیال کرین۔ اسلیے کہ اگر زفت کا اثر جلد اور بسرعت ظاہر ہو پھر اسکے چھڑانے مین دیر نکرنی چاہیے
بلکہ جلد اُسے چھڑا لینا لازم ہے بلکہ بیشتر تو اسیقدر کافی ہوتا ہے کہ گرما گرم ادھر اسکو لگایا اور ادھر جب سرد ہوگئی چھڑا لیا۔ کبھی زفت کے
لگانے سے پہلے دلک سریع اور خشن جو بصلابت ہو نافع ہوتا ہے اور دلک کرکے بعد ازان طلائے زفت کرتے ہین۔ یا عضو لاغر کو پہلے
بید کی چھڑی سے جو ہموار ہو اور اسمین گرہ یا شاخین نہون بلکہ خوب چکنی اور ہموار ہو خصوصًا اسمین کسی قسم کا روغن لگا کر اسقدر چوٹ
لگائین کہ عضو مہزول سرخ ہوجائے اور پھول جائے اسکے بعد زفت کو لگائین اسلیے کہ زیادہ مالش اور زیادہ چوٹ لگانی محلل عضو ہے
جو خلاف مقصود ہے لہذا معتدل مالش اور چوٹ لگانے کے بعد زفت کو آتش معتدل کے قریب گرم کرکے لگاوین جسوقت منجمد ہوجائے
اور سرد ہو وقتہً چھڑا لینا چاہیے۔ اور بہتر یہ ہے کہ قبل زفت لگانے کے عضو پر گرم پانی جسمین کسیقدر لذع بھی ہو ڈالا جائے بعد
اسکے زفت کا لطوخ کرین۔ آبہائے کبریتی اور تغری یعنی پانی زمین ہائے بے گیاہ کے یہ بھی اگر بدن پر ڈالے جائین جذب غذا
ظاہر بدن کیطرف کرتے ہین **جالینوس** کہتا ہے مین نے ایک شخص کو دیکھا کہ اسنے اسی تدبیر سے ایک لڑکے کو فربہ اسقدر کردیا
کہ وہ لڑکا سمین الاوراک یعنی فربہ ترین ہوگیا اور تھوڑے زمانہ تک اس تدبیر کو اسنے کیا تھا جسکو پورے زفت ناگوار ہو چاہیے
کہ آب سرد کا استعمال کرے اور سارے جسم پر ٹھنڈا پانی پہونچاوے یا عضو خاص پر بہترین اوقات آب سرد کے استعمال کا وہی
ہے جسوقت لطوخ زفت یا لطوخ دیگر بدن پر لگایا جائے کہ اسوقت آب سرد کے پہونچانے سے کیا عجب ہے کہ قوت جاذبہ خون کو
بہت جلد جذب کرے۔ اگر فربہی کی تدبیر زمانہ دراز تک کچھ اثر نہ پیدا کرے گھبرانا اور نا امید ہو کر تدبیر سے دست بردار ہونا نہ چاہیے
بلکہ واجب ہے کہ مواظبت اور مداومت استعمال لطوخات وغیرہ کی کرے اور خرقہ ہائے سخت سے دلک اور مالش کرتا رہے اور
آب گرم کو بدن پر ڈالا کرے اور اسکے ہاتھ سے مالش کرے اسکے بعد زفت کا لطوخ لگائے کبھی سوائے مالش کے اور ذریعہ سے بھی
جذب خون کا کرنا مناسب ہوتا ہے بلکہ ادویہ محمرہ جیسے عاقرقرحا اور کبریت اور ثافسیا وغیرہ سے جذب خون کی تدبیر کی جاتی ہے

اعضاے بدنی مین سے بعض عضو ایسے بھی ہین جسکے فربہ کرنے مین غذاے معتاد سے زیادہ کی ضرورت ہوتی ہی اسلیے کہ انمین حصہ غذا جو پہونچتا ہی زیادہ تحلیل پا جاتا ہی اور فربہی آنے مین زیادہ بقیۂ تحلیل شدہ سے وہ عضو محتاج ہوتے ہین خصوصاً کہ دلک اور مالش سے کبھی تحلیل بھی پیدا ہوتی ہی اب لازم ہی کہ ہم ادویہ تنادلہ او چقنہاے مناسبہ بیان کرین۔ کھانے پینے کی دواؤن سے غرض یہ ہی کہ ہضم غذا پر معین ہون اور حبس غذا کا معدہ مین کرین امعا مین تھوڑی دیر قوت ماسکہ غذا کو روکے اور دوا کے اثر سے تنفیذ غذا کی رگون کی راہ سے بخوبی ہو اور یہ اثر مدرات معتدلہ سے پیدا ہوتا ہی خصوصاً جب وہ مدرات اثناے طعام مین خواہ بعد طعام کے مستعمل ہون بھوڑی دیر بعد ازان اس غذا کو بستہ کرنا عضو مہزول مین درکار ہی اور یہ اثر ادویہ مبردہ اور مخدرہ سے جیسے بھنگ وغیرہ او ر ادویہ خاصہ وہ معتدل مزاجون کے واسطے بہت برترا شیا ہین **ترتیب جید** بادام اور بندق مقشر اور حبۃ الخضرا اور پستہ اور شہدانج اور حب صنوبر کبار شہد مین ملاکر گولیان برابر جوز کے بنائین اور ہر روز بقدر پانچ جوزات کے دس جوزات تک استعمال کرین اور اسکے اوپر شراب پئین یہ دوا فربہ بھی کرتی ہی اور رنگ بھی اچھا پیدا کرتی ہی اور مقوی باہ بھی ہی **ایضاً** ایک کول آرد سمید اور پانچ اوقیہ عنزروت کو گلے کے مکھن مین ملائین جو تازہ ہو اور پھر اسکے قرص بنائین اور صبح شام کھایا کرین یا بندق مقشر اور حبۃ الخضرا اور سمسم اور خشخاش ہموزن لیکر کیلا یعنی چوب اسکی نصف جز قند سفید ہموزن سبکے ہر ایک صبح کو اور بروقت سونے کے خوب ساکھایا کرین بیس درہم تک **ترتیب جو منسوب ہی حکیم کندی کی طرف** چہارم کیلیجہ ماہ طمہم سپید انجیر مقشر کو لیکر آہستہ آہستہ پیسین اور دو رطل تیر دوشیدہ تازہ اسپر ڈالین جتنا زیادہ آٹا اسمین گوندھ سکے گوندھین اور پھر اسکے قرص برابر یعنی ٹکیان بنالین کہ وزن ہر قرص کا ڈیڑھ اوقیہ کا ہو اسکے بعد پختہ کرین اور سوکھا ڈالین ہر روز دو قرص کوٹ کر تناول کیا کرین **ترتیب جید** جو لاغری سے کی خورش اور سدہاے اطراف جگر سے اور بوجہ صفار یعنی مرض بلیہ سے پیدا ہو اسکے واسطے یہ نسخہ ہی زبیب جید لیکر اسپر بقدر چہار چند وزن کے پانی ڈالین اور اتنا جوش دین کہ آدھا پانی جلجاے اور ہر قفیز پر زبیب کے دو رطل خبث الحدید اور ایک کف اجواین اور ایک کفدست برابر شکر اور ایک کفدست صعتر ڈالین جب دو روز یا تین روز خوب تر رہے نہار منہ بقدر ایک رطل کے پی لین اور تین گھنٹہ کے بعد روٹی ہمراہ کالح کبر اور کراث ... کے تناول کرین اور نبیذ قوی اسکے اوپر بقدر ایک رطل کے استعمال کرین پھر جب سات گھنٹہ گذر جائین گوشت فربہ کا استعمال کرین اور اوپر تین رطل نبیذ قوی تناول کرین کہ یہ ترکیب قوی مزاجون مین تاثیر عجیب کرتی ہی اور رنگ اچھا پیدا کرتی ہی **ایضاً** تیر اور تخم خشخاش او ر جو اور جندم اور بہمن اور کبر اور کہربا اور زرنباد اور مغاث ہر واحد ساڑھے تین درہم سبکو کوٹ کر مسکہ مین جوش دین اور اسپر دو من آرد نخود اضافہ کرین اور ہر روز تیس درہم تک تناول کرین اور ہمراہ اسکے روغن زرد مین دودھ اور شکر ڈال کر حسو پختہ کرین اور بعد اسکے تناول کے اہتمام خفیف بھی کرنا چاہیے **ایضاً** مغاث پچاس درہم خرنوب بیس درہم کتیرا چالیس درہم زرنباد تیس درہم کوٹکر چھانین اور سوم حصہ مجموع کے خبز سمید اور اسیقدر یعنی ثلث مجموع کی لوز مقشر اور ثلث اس مجموعہ کا وزن شکر سلیمانی اضافہ کرکے ہر روز بقدر بیس درہم بطیخ کے دودھ مین اور شیرہ انگور کہ دونون کا وزن ایک رطل کا ہو حسو بناکر استعمال کرین اور یہ فربہی کی تفصیل مین منتخب ہی لبوب ہین اور رو ٹیان دو الی ہوئی اور کندر اور کیلا خصوصاً ہمراہ سویق کے اور کیلا علاوہ نفع سینے کے نفع کو دور کرتا ہی اور حب سمنہ بھی اسیطرح مفید ہی مگر معدہ مین دیر تک ٹھہرتا ہی اور مغاث اور زرنباد اور بہمنین اور جملہ ادویہ جو محرک منی ہون جیسے طبوس اور کرسنہ اور لوبیا وغیرہ یہ ایک دوا ایسی ہی گویا بخاصہ فربہی پیدا کرتی ہی شہد کھی پکڑ کر خشک کرین اور کوٹکر ہمراہ سویق کے استعمال کرین اور گرم مزاج کو بہت مفید ہی **تدبیر جید** واسطے محرورین کے دوغ رائب حلو یعنے

شعب میٹھے دہی کا دہ وہی جو اچھی طرح بستہ نہ ہوا ہو اور نہ اسمین ترشی خاص کی موثر ہوئی ہو بلکہ ابھی اسکا بستہ ہونا شروع ہی تھا اور وہ ہیئت اوپر آرہی ہو اسیوقت اسکی چھاچھ یعنی مخابنائین تاکہ بوجہ سبکی کے سریع النفوذ ہولیسے مٹھ کو مہزول بقدر نصف رطل کے پی جاے اور تین گھنٹے صبر کرے تاکہ یہ مٹھ خوب ہضم ہوجاے پھر دوبارہ اسی قدر تناول کرے اور غذا کو رات تک ٹالتا رہے اور رات کو چوزہاے فربہ مرغ کی غذا مین اختیار کرے اور اگر متحمل ہو تو شراب رقیق ابیض کا بھی استعمال کرے پھر اگر قبل از وقت غسل کے اہتمام کرے غذا اور شراب کے پہلے اور تھوڑا سا نبیذ رقیق اور صافی بقدر ایک قدح کے پی لیا ہو اور حمام سے نکلکر غذاے شب تناول کرے یہ بہت اچھی تدبیر ہو **نسخہ دیگر** نخود کو لیکر دودھ مین تر کردے ایک شبانہ روز تک اور ہر روز دودھ بدلا کرے اور شبانہ روز سے زیادہ چنے کو اسیطرح دودھ مین پرورده کرین یہ بھی جائز ہو اسکے بعد بادام مقشر سپید اور تخم خشخاش مدقوق اور گندم اور جو ہرایسہ بناے ہوے یہ سب اجزا ہر واحد تین درہم اور بادام مذکور پچاس درہم سبکو یکجا کرلین اور ہر روز اسی مرکب سے تین درہم لیکر شیر تازہ یا روغن مناسب یا گھی مین پختہ کرین اور مہزول کو پلائین اور بعدازان آبزن مین استحمام کرین یا سقدر کہ متحمل ہو **ایضاً** روغن چنبیا ایک رطل پانی مین نرم آنچ سے اسقدر پکائین کہ پانی جلجاے اسمین ایک اوقیہ قند ملاکر اور ایک اوقیہ روغن زرد اضافہ کرکے اور روغن کنجد اسقدر ڈالکر پھر جوش دین اور بطور حسو کے بناکر تناول کرین **ایضاً** آرد نخود آرد باقلی اور جو اور چاول سبکو ہموزن لیکر مسور مقشر خشخاش سپید مونگ مقشر ہر واحد بقدر نصف وزن ہر ایک جز اسکے مذکورہ کے گندم کوفتہ کنجد مقشر نصف جز شکر دو حصہ تیار کرین پھر شیر کے دودھ مین ہو اور صبح کو تناول کرین **ایضاً** بھنگ کو پہلے پانی مین شبانہ روز تر کرین بعدازان پانی مین جوش پختہ کرین اسکے بعد پانی اسکا بقوت تمام نچوڑ ڈالین اور سایہ مین سوکھائین اور بعد خشک ہونیکے ایک روٹی مین بھر کر تنور مین کسی اینٹ پر رکھکر پکائین جب روٹی سرخ ہوجاے گویا کہ گندم کچھ خراب ہو واسطے مذکور کو روٹی سے نکالکر پیسین اور اسمین سے دو مثقال اس زغیف یعنی روٹی مین آمیختہ کرین جو خشخاش اور کنجد سے تیار کی ہو اور صبح شام مین کف اسمین سے تناول کرین **دواے عجیب** بھنگ کو پانی مین بدستور سابق تر کرکے دھو ڈالین اور سایہ مین خشک کرین اور سکا اوپر لکے چھڑ دین اور اسقدر بریان کرین کہ پیسنے کے قابل ہوجاے پھر بعد پیسنے کے چہار وزن اسکے نخود مقشر اور سپید رجونہ اور ہموزن شکر ملائین اور بروقت سونے کے پانچ درہم تناول کرین یہی مہزولین اور لاغر آدمی کو کاکنج و عنب الثعلب اور کاہو اور توت اور گوشت تیہو یہ سب اشیاے فربہی اور لانکے لیے ہین۔ اور جو لوگ بہت زیادہ لاغر ہوگئے ہین انکو علاج مرطب کی (جسکا ذکر مرض دق مین ہم کرچکے ہین) حاجت ہوگی **از ین قبیل یہ دوا** سرد مزاج والون کے واسطے ہے خربق سپید تودری بجاے تخم خشخاش ابیض ہر واحد دو درہم بورہ حب صنوبر ہر واحد تین درہم حب سمنہ چار درہم سورنجان بزر البنج عاقرقرحا خولنجان بہمن سپید ہر واحد ایک درہم کسیلا پانچ درہم نخود ابیض ایک مکول پہلے دودھ مین نخود کو بھگوئین کہ پھول جاے بعدازان سایہ مین خشک کرین پھر بریان کرین اور مثل سویق کے پیسین اور سب اجزا کو یکجا کرین اور آٹھ معترفہ روغن گاو اسپر ڈالین اور دس چمچہ صبح اور اسیقدر شام کو تناول کرین اور اسپر دودھ پیا کرین **دوسرا نسخہ جو معروف ہے** حرف ابیض آرد نخود آرد باقلا نخواہ ہر واحد ایک جز کسیلا دو جز زیرہ کرمانی اور فلفل ہر واحد نصف جز سبکو پیسکر تنور مین مثل روٹی کے پکائین اور خشک کرین اور ہموزن اسکے خبز سمید اضافہ کرین اور ہر روز مثل ستو کے ہمراہ دودھ کے استعمال کرین یا کسی شوربے روغن دار مین ڈالکر قبل از طعام کے استعمال کرین **شراب انعین کے واسطے** کسیلا پانچ درہم لیکر دو رطل شراب پاکیزہ پر کہ جسمین ترشی نہو ڈالین اور تین قدح اسکے تناول کرین صبح اور شام یعنی رات کو سونے وقت اور ہر دم ایک قدح پیا کرین اور اسکے بعد سویق کا استعمال کرنا چاہیے

نسبعہ بر بریہ سویق مین ڈالکر زیادہ نافع ہو کہ ایسے لوگون کی ترطیب کرتا ہو اور فربہی بھی پیدا کرتا ہو مگر اسمین حرارت زیادہ ہو۔ ازین قبیل
جو لوگ خشکی اور یبوست کی وجہ سے لاغر ہوگئے ہون انکا علاج مرطبات معلومہ اور تدبیر مدقوقین سے کرنا چاہیے اسکے بعد وہ تدبیر
جو محرورین کے واسطے مذکور ہوئی ہو۔ اور جن لوگون کو ہمراہ یبس کے برودت بھی ہو لازم ہو کہ دق ہرم یعنی دق شیخوخیت کا علاج کیا جاے
حقنہ جو بکار آمد ہین وہی ہین جو گردہ کو فربہی دین جیسے بھیڑ وغیرہ کا دودھ خصوصًا اگر انمین تھوڑا سا گندہ ہرو زہ شریک ہو اور حقنہاے
مرکبہ اسی اثر کے باہ کے مقام پر مذکور ہو چکے مگر ایک نسخہ کو یہان بھی لکھتا ہون **حقنہ** فربہ کرنے والا بکرے کی سری لیکر خوب صاف
کرین اور اسکے بعد خوب کوٹ ڈالین اور نصف رطل الیہ اور دو رطل دودھ اسپر اضافہ کرین بعد ازان گندم اور ارزا اور نخود اسلے
ہوے ہر واحد چہارم رطل اسی طرح لین کہ پہلے ان حبوب کو پانی مین خوب ملالین اور اس ہریسہ کو مع پانی کے اور اجزا پر ڈالین
اور پھر سب کو پکائین تنور مین تا اینکہ خوب گل جاے اور سری بھی گل جاے اور سب کو چھانین اور شوربا سے روغن والین اوقیہ
اور وسم دو اوقیہ رقیق لوزا اور آرد جو نیم ہر واحد ایک اوقیہ بڑھا کر احتقان کرین اور فورًا اسی حالت سے سو رہین **فصل**
تسمین عضو عضو کی جداگانہ ہر ایک عضو کو فربہ کرنے کا طریقہ مثلًا ہاتھ پانون ہونٹھ اور ناک اور قضیب وغیرہ کا۔ ہر عضو کی
فربہی ممکن وہی ہو جو دلک اور مالش سے اس عضو کی ہوگی اور مشروبات کوئی چیز ایسی نہین ہو جو خاص ایک عضو سے تعلق تسمین کا
رکھتی ہو بلکہ وہ تمام بدن کی تسمین عمومًا کریگی۔ البتہ عضو خاص کی تسمین اسی طرح ہوگی کہ غذا کو خاص اس عضو کی طرف جذب کرین
اور اسی عضو مین ٹھہرا دین اور غذا کو طرف طبع عضو ہذا کے پھیر دین کہ مناسبت پیدا ہو جاے اور یہ امور جیسا کہ اوپر مذکور ہو چکا
دلک معتدل خشونت سے پھر ادویہ محمرہ پھر دلک قوی کرنے سے اسکے بعد آب فاتر کی ریزش اسکے بعد زفت کا استعمال کرنا اس سے
حاصل ہوتا ہو بعض لوگ حلق بری کو جو کہ ہمارے سرخ مین ہو قائم مقام زفت کی تجویز کرتے ہین اور اوپر معلوم ہو چکا کہ زفت کا استعمال
کیونکر کرنا چاہیے۔ مادہ کا عضو مطلوب کیطرف متوجہ کرنا بس اتنی ہی تدبیر سے ہو سکتا ہو کہ عضو کی طرف جانے کی راہ بند کیجاے اور
اسی عضو کی طرف کی راہ کھلی رہے یا مقسم غذا یعنی جہان سے تقسیم غذا کی ہوتی ہو اسی جگہ راہ آمد غذا عضو مخصوص کی کھول دیجاے
اور دوسری طرف کی بند کیجاے اور یہ سب امور بخوبی بیان ہو چکے ہین بعض اعضا کو اعمال حدید یعنی لوہے کے آلات سے اعمال
چند کرنے کی بھی حاجت ہوتی ہو جیسے ہونٹھ اور ناک اور کان اور دیگر مقامات مین اسکا بیان ہو چکا ہو اطبا نے لکھا ہو کہ اگر ہونٹھ
اور ناک ناقص ہون لازم ہو کہ وسط کو تراش ڈالین اور جلد کو ہر دو جانب کی چھیل کر جو گوشت بیچ مین ہو اور سخت ہو گیا ہو اسے
کاٹ ڈالین پس ہونٹھ بڑھ جاے گا اور تقلص یعنی سمٹاپن اسکا جاتا رہیگا **فصل فربہی کے عیوب کا بیان** حد سے
زیادہ فربہی بدن کے لیے بمنزلہ بیڑیون قیدی کے ہو کہ حرکت اور نہوقت یعنی برخاست اور تصرف بدنی سے باز رکھتی ہو عروق
مین ایسی تنگی پیدا کرتی ہو کہ روانگی روح کی اندر عروق کے دشوار ہو جاتی ہو اور ایسی جمود اور کمی حرکت سے روح کے حرارت غریزی
روح کی قریب بجھنے اور منطفی ہونے کے ہو جاتی ہو اور یہی سبب ہو کہ فربہ آدمیون مین نسیم ہوا سے مناسب پہونچنے نہین پاتی کہ انکے
مزاجون مین فساد آجاتا ہو اور ہمیشہ خواہ اکثر انکی نسبت بھی خوف رہتا ہو کہ خون انکے بدن کا کسی تنگ راہ سے خارج بدن کی
طرف برآمد نہو اور بیشتر کوئی نہ کوئی رگ انکے بدن کی ایسی پھٹ جاتی ہو اور اس قدر خون دفعتہ اس سے نکلتا ہو کہ انکو قتل کرتا ہو
در اثناے روانگی مین ایسے خون مہلک۔ کہ خواہ اس سے کسیقدر پہلے ضیق نفس اور خفقان انھین عارض ہوتا ہو پس ایسی

حالت میں انکا تدارک بذریعہ فصد کے کرنا چاہیے۔ ایسے ہی فربہ آدمی خلاصہ زبون حالی انکی یہی ہو کہ ہمیشہ مرگ مفاجات پر آمادہ رہتے ہیں۔ اور جو فربہ کہ حد مانع فربہی کو پہونچ گئے انھیں موت جلد تر آتی ہو خصوصًا اگر ابتدائے سن میں فربہ ہوئے ہیں کہ انکی رگیں بہت باریک اور تنگ ہو جاتی ہیں اور وہی لوگ معرض آفات فالج اور سکتہ اور خفقان اور ذرب کے بھی ہوتے ہیں ذرب یعنی اسہال کا مرض انکو بسبب رطوبت کے عارض ہوتا ہو وہی لوگ اکثر سوءنفس اور غشی اور حمیات ردیہ میں مبتلا ہوتے ہیں بھوک اور پیاس پر بالکل انھیں صبر نہیں ہوتا ہو اسلیے کہ منافذ روح میں انکے تنگی ہوتی ہو اور برودت مزاج پر غالب ہو اور خون میں کمی ہو اور بلغم کی کثرت ہو۔ کوئی آدمی فربہی کی حد زائد پر نہ پہونچے گا مگر یہ کہ بارد مزاج ہو جائے اور اسی سبب سے وہ لوگ لاولد رہتے ہیں اور قوت جماع انمیں کم تر ہوتی ہو اور منی بھی انمیں کم پیدا ہوتی ہو یہی حال فربہ عورات کا ہو کہ وہ حاملہ نہیں ہوتی ہیں اور اگر کبھی حاملہ بھی ہو جائیں تو اسقاط جنین کر دیتی ہیں اور شہوت بھی انمیں ضعیف تر ہوتی ہو۔ ایسے ہی فربہ زن و مرد اگر ان کا علاج کسی مرض کا بذریعہ ادویہ کے کیا جائے اثر دوا کا رگوں میں ہو کر انکے اعضا تک غالبًا نہیں پہونچنے پاتا ہو مگر بہت قلیل اثر کہ جسکا پہونچنا اور نہ پہنچنا برابر ہو اور جب مریض ہوتے ہیں جلد اچھے نہیں ہوتے اسلیے کہ حس کی قوت انکی ضعیف ہو فصد کھولنی انکی دشوار ہو مسہل دینے میں انکے خطرہ ہو کہ جبتک ادویہ مسہلہ سے تحریک اخلاط ہو جاتی ہو اور بعد تحریک کے ان اخلاط کو راستہ نفوذ کا بطرف عروق کے ملتا نہیں کہ تنگی اور پری عروق کی مانع نفوذ ہو اسی سبب سے مسہل سے انکی تلف جان کی نوبت پہونچتی ہو پھر اگر دوائے مسہل نے کسیقدر عمل بھی کیا سوائے ایذا دہی کے اور کوئی نتیجہ مترتب نہوگا اسلیے کہ حار غریزی انکا بوجہ ضیق منافذ کے ضعیف ہو۔ اور ہمنے بیان کیا ہو کہ فاضل اور عمدہ حالت میں وہی ہو جو لاغری اور فربہی میں معتدل ہو خصوصًا سن پیری میں اگرچہ کد اور تکلیف وہ ہے اور حرکت سے بوجہ ضعف کے مانع ہوتی ہو مگر اسکے ہمراہ جو دلائل رطوبت کے ہوتے ہیں اسی سبب سے طول عمر کی بشارت دیتے ہیں

فصل لاغر کرنیکی تدبیر فربہی کی تدبیر سے مخالف تدبیر کرنے سے لاغری پیدا ہوتی ہو مثلًا غذا میں کمی کرنی اور عقب حالت گرسنگی کے حمام اور ریاضت شدید کرنا اور بھوک لگنے پر بھی دیر تک غذا نہ دینا اور غذا بھی ایسی ہونی چاہیے جسمیں تغذیہ بدن کم ہو یا از قسم غذائے خشک اور تیز اور شور نمکین مثل عدس اور کوامخ یا وہ غذائیں جو کہ سرکہ ملا کر تیار ہوتی ہیں روٹی انکو جتنی خشک اور خبز شیر دینی ممکن ہو اور لازم ہو کہ توابل حارہ انکی غذا میں بروقت پکانے کے زیادہ ڈالے جائیں۔ ان لوگوں کی تقلیل غذا پر زیادہ چرب اور روغن دار کھلانے سے بھی ہو سکے علاوہ ان اوصاف کے جو اوپر مذکور ہو چکے اسلیے کہ زیادہ روغن دار غذا سے بہت جلد آدمی سیر ہو جاتا ہو خصوصًا یہ لوگ کہ انکی بھوک تو خود ہی کم ہو اور شہوت ضعیف ہے اور چاہیے کہ طعام ان کا ایک ہی مرتبہ ہو یعنی بدفعات نہ دیا جائے اور اگر کوئی مادہ مجتمع معلوم ہو اسکی تحلیل پر اعانت کرنی چاہیے اسطرح کہ ریاضات عنیفہ اور درشت سے بدن انکے متخلخل اور ڈھیلے کرنے چاہییں کپڑے خشونت دار اور کھرکھرے اسیطرح فرش خواب بھی خشونت دار تجویز کرنا چاہیے آب سرد کے بدلے آب گرم کا استعمال اور ہوائے سرد کی جگہ ہوائے گرم تکثیف مسامات کی انکی ہمیشہ کرنی چاہیے کہ مسامات بند ہو جائیں اور بدن متخلخل ہو کر یعنے تمسک کر تشعر پر آمادہ ہو پس قبول غذا نکرے گا اور تحلل معتدل سے انکے بدن کو روکنا چاہیے کہ یہ تحلل مقدمہ انجذاب ہو غذا وغیرہ کا۔ پھر اگر فصل گرما ہو بدن کھلا رکھنا چاہیے تاکہ تحلل زیادہ ہو کہ جسقدر غذا وغیرہ جذب ہوتی ہو اس سے زیادہ تحلل پیدا ہو گا۔ اور استفراغات اور قے وغیرہ

معتدل کا التزام رہے اسلیے قے جو معتدل ہو قبل طعام ہو یا بعد طعام اس سے تسمین بدن پیدا ہوتی ہو ہان زیادہ قے کرنے سے لاغری پیدا ہوتی ہو۔ جو مزاج مورث فربہی کا کسی بدن مین ہو اگر وہ مزاج بارد ہو تو اسکا احالہ تسخین سے کرنا چاہیے اور اگر حرارت معتدلہ مورث فربہی کی ہو اسکا ازالہ برودت خواہ حرارت مفرطہ کیطرف کرنا چاہیے اسلیے کہ اکثر زائد از حد فربہی کی دور کرنے والی حرارت مفرطہ ہوتی ہو اور برودت سے ایسا ہی اثر پیدا ہوتا ہو اور یہ تبدیل مزاج استعمال ادویہ ملطفہ سے ہوتی ہو اور حار مزاج کے واسطے بھی ادویہ ملطفہ نافع ہین۔ واجب ہو کہ اسپر تحمل ریاضت سخت اور درشت کا اور استفراغات کا کرایا جاے اسلیے کہ یہ دونون تدبیرین اخلاط بین تین طرح کے اثر کرتی ہین اور ہر ایک اثر لاغری پیدا کرنے مین پورا معین ہو (۱) اثر تو یہ ہو کہ خلط بدن کی ترقیق پیدا کرنا اور انعقاد یعنی بستگی سے خلط کو دور رکھنا کہ اسی وجہ سے وہی مرض تحلیل مین آجاتی ہو (۲) اثر یہ ہو کہ ادرار پیدا کرکے اخلاط کو غیر جہت عروق سے براہ بول دفع کرنا (۳) اثر یہ ہو کہ خون مین حدت پیدا ہوتی ہو کہ اس خون کو قوت جاذبہ ناپسند کرتی ہو اور جذب بدن نہین ہوتا ہو۔ ادویہ ملطفہ اکثر اوقات وہی دوائین جو اوجاع مفاصل مین بکار آ رہین تجویز کیجاتی ہین وہی ادویہ ادرار بول پر زیادہ قوت رکھتی ہین۔ مگر وہ ادویہ معتدلہ نہونی چاہیین کہ جب مختلط بہ غذا ہو جائین غذا کو ہمراہ لیکر عروق کی طرف توجہ کرین اور توجیہ مواد کی رواضع عروق کی طرف خواہ ناحیہ بول کیطرف نہ کر سکین۔ ہان اگر ہضم ثانی کے بعد مستعمل ہون تو البتہ جگر پر ایراد غذا کرینگی اور اسوقت انکا فعل اولی شروع ہوتا ہو۔ بلکہ وہ ادویہ ملطفہ یہان مناسب ہین جو اخلاط سے متمیز ہین اور جذب اخلاط کرین سواے جہت عروق سے تاکہ عروق بدستور گرسنہ رہین اور جملہ افعال جو لاغری پیدا کرنے مین درکار ہین عروق سے صادر ہون۔ یہی ادویہ ادرار حیض بھی کرتی ہین اور بقوت مدر حیض ہوتی ہین اور اسی وجہ سے لاغری پیدا کرنے پر معین ہین عورات کے واسطے یہ ادویہ جیسے جنطیانا اور تخم سداب زراوند مدحرج فطراسالیون جعدہ سندروس مین بھی قوت لاغر کرنے کی مخالف قوت کہربا کے۔ اور لک مغسول مین قوت لاغری پیدا کرنے کی عجیب تر ہو اسیطرح تخم کرفس۔ اور زاج بھی لاغری پیدا کرتی ہے اور قوی الاثر ہو مگر اسکے استعمال مین خطرہ ہو مرزنجوش بھی موثر ہو لاغری پیدا کرنے مین **مترجم** ایک نبات ہندی جو بنام چپٹ چشہ مشہور ہو اور کہین کہین انجھا بھاڑا بھی کہتے ہین اسکی بالیان جو کپڑون مین لپٹ جاتی ہین انکے اندر مغز نکلتا ہو جیسے چانول اسکی کھیر دودھ مین پکا کر کھانے سے سقوط اشتہا اس درجہ ہوتا ہو کہ صوفیہ چلہ کشی کر لیتے ہین اور جوع کلبی مین مجرب ہو اس غذا سے بھی لاغری اچھی طرح پیدا ہوتی ہو یہ دوا یادگار مترجم سے درج ترجمہ ہوئی ہو **متن** مرکبات ادویہ **صفت دواے مرکب** زراوند مدحرج ایک درہم قنطوریون دقیق دو ثلث درہم کے جنطیانا رومی جعدہ فطراسالیون ملح الاغاعی ہر واحد نین درہم سب ادویہ ایک خوراک ہو **دواے قوی** بیخ قثاء الحمار بیخ خطمی بیخ جاوشیران سب کو بوزن ایک درہم لیکر استعمال کرین **ایضًا** نانخواہ تخم سداب کمون ہموزن ہر سہ جزو مرزنجوش خشک اور بورہ چہارم جزو لک مغسول ایک جزو مقدار شربت ہر روز بقدر ایک مثقال کے۔ ادویہ ملطفہ مین سے سرکہ اور مرکی نہار استعمال کرین مگر جو شخص کہ ضعیف العصب ہو اور جس کے زخم مین کسی طرح کی ایذا ہو اسے لازم ہو کہ سرکہ سے پرہیز کرے۔ نہار اٹھکر شراب پینے سے بھی کبھی لاغری پیدا ہوتی ہو اسلیے کہ تحلیل کرتی ہو اور عروق کو بخارات سے بھر دیتی ہے اگر بمقدار کثیر ہو اور جب ابخارات سے عروق بھر گئے پھر اور طعام وغیرہ جو اسکے بعد مستعمل ہوگا اسکو قبول نہ کرینگے۔ اسی طرح ادویہ ملینہ کہ یہ بھی غذا کو عروق کیطرف

جانے سے پھیر دیتی ہین اور جب ادویہ ملینہ کثرت سے مستعمل ہون قوت جاذبہ کسلمند ہو جاتی ہے اور عروق کو خوگری ہو جاتی
ہے کہ جو غذا وغیرہ ان مین ہے ادنے حرکت سے اُسے خالی کر دیتی ہین اور بطرف امعا کے وہ غذا چلی جاتی ہے۔ اور اگر ادویہ
ملینہ کے ہمراہ ادویہ مدرہ بھی شامل ہون پھر تو عروق کی طرف کوئی شے نہ جائے گی اور تقویت ادویہ ملینہ کی ہو جاوے گی منجملہ ادویہ
سخنہ یعنی لاغری اور نحافت پیدا کنندہ کے تریاق بھی ہے اور نیز استعمال تریاق کا ہمراہ لحم الافاعی کے یہی اثر پیدا کرتا ہے
دواے کرکم اور معجون فلافلی اور سنجرینا اور دیقرویا اور دوا اللک اور اثاناسیا اور امروسیا اطریفل صغیر طلا کرنا دواؤن کا ان
لوگون کے واسطے ایسی چیزون کا لازم ہے جو مبرد ہون اور مخدر ہون قوت جاذبہ کی اور انھین ادویہ مین کسی قدر تمیت
بھی ہو جیسے شوکران اور بنج۔ اس قسم کی ادویہ جو تحلیل شدید کرین جیسے ادہان اور مروخات جنکی تحلیل قوی ہو استعمال کرنی چاہئین
واجب ہو کہ استحمام ان لوگون کا نہار قبل از غذا کے ہو اور ہوائی استحمام ہوائی نہو اور محلل ایسا ہو کہ تحلیل اسکی پامار ہو نہ اینکہ فقط
جذب پر اکتفا کرے کہ اس استحمام سے تحلیل نہ ہو سکے اور پھر بعد حمام کے فوراً غذا نہ دینی چاہیے بلکہ غذا کو روک کر بعد استحمام
سو رہنا چاہیے خواہ کوئی حرکت اور ریاضت کرنی چاہیے اسکے بعد استفراغ یعنے قے کرانی چاہیے اسکے بعد غذاے
سبک یا تھوڑی سی غذا دینی چاہیے اور اسی سبب سے دلک اور مالش متوالی اور محلل کرنی ضرور ہے **فصل تہزل**
اعضاے جزئیہ جیسے پستان اور خصیہ اور ہاتھ پاؤن وغیرہ اس امر مین بھی انھین احوال اور شروط کی طرف رجوع
کرنا چاہیے جو تہزل مطلق کے باب مین مذکور ہو چکے اور اعانت معینات مختصہ سے بھی کرنی چاہیے مثلاً تسکین اور تبرید خواہ
پٹی باندھنی ان راہون پر جدھر سے غذا اس عضو کی طرف آتی ہو اور رباطات کی بندش اور ہر وقت رباطات کو انھین مسالک
پر رکھنا نہ کہ اس عضو پر اور غذا کو بطرف مقابل عضو مطلوب کے جذب کرنا۔ منجملہ اطلیہ کے جو خصیہ کو بڑھنے سے اور پستان
کو بزرگی سے مانع ہون یہ دوا ہو **نسخہ اوسکا** قیمولیا سپیدہ قلعی کو عصیر بنج مین آمیختہ کرکے روغن آس اضافہ کرین
اور بطور مروخات کے استعمال رہے یا ہمیشہ طلا کرتے رہین برادہ حجر مس طلا پر طلا لگاتے رہین سرکہ یا عصارہ بنج ملا کر اسیطرح
بکثرت طلا کرنا شب کا ہر روز بھی موثر ہو **ایضاً** طین حر اور مازو دونون کو پیکر ایک روز شہد ملا کر طلا کرین اسکے بعد آب سرد
سے دھو ڈالین اور مہینہ بھر مین تین مرتبہ ایسا ہی کرین۔ پستان کے واسطے علاج مخصوص یہ ہین کہ زیرہ پیکر سرکہ ملا کر ضماد
کرین اور خوب سخت بندش کرین اور تین روز تک سرکہ مین کپڑا بھگو بھگو کر اسپر رکھا کرین اور بعد تین روز کے بعصل سوسن ابیض
ضماد کرین اور اسکو تین روز تک نہ کھولین اور مہینہ مین تین مرتبہ ایسا ہی کرین۔ اب ہم ناخن کے امراض وغیرہ کا بیان کرتے ہین
فصل بیان مین داحس کے (ہماری زبان مین بسہری داحس کو کہتے ہین) داحس ورم گرم جو بطور خراج کے ناخن کی
کور مین پیدا ہوتا ہو اور بڑی صعوبت پیدا کرتا ہو اور درد شدید مین سولم اور ایذا دہندہ ہوتا ہو کبھی قرحہ بھی پڑ جاتا ہو اور سڑ جانے کی
نوبت پہنچتی ہو اور کبھی داحس متقرح سے مدہ رقیق بدبو کی ریزش ہوتی ہو اسوقت انگلی کے گر جانے کا خطرہ ہوتا ہو اور شدت
ایذا سے تپ بھی پیدا ہوتی ہو **علاج** اگر حاجت فصد اور اسہال کی ہو تو کرنا چاہیے مگر تلطیف غذا اور تدبیر غذا کی ضرور ہے علاج مین
داحس کے وہی طریقہ جاری کرنا لازم ہو جو اور اقسام اورام کا ہو یعنی رعایت احوال اوقات ثلثہ ابتدا اور تزید اور انحطاط کی جیسا کہ
ابواب اورام مین مذکور ہو چکا بیان بھی کرنی ضرور ہو۔ ادویہ موضعیہ ابتدا مین واجب ہو کہ انگلی کو سرکہ گرم مین ڈبویا کرین

جالینوس نے تصریح کی ہو کہ یہ تدبیر شدید النفع ہو اور بیشک زمانہ ابتدا مین یہ دوا انفع ہو خصوصاً ہمراہ نخالہ یعنی سبوس کے یا ہمراہ سویق جو
کے اور مرہم کافوری جو کافور کی شرکت سے تیار کیا جاوے وہ بھی نافع ہے افیون لعاب اسپغول مین جو سرکہ مین نکالا گیا ہو وہ بھی نافع
نافع ہو مازو کو سرکہ مین ضماد کرنا بھی رادع اس ورم کا ہو اسیطرح حنفض ہمراہ چرک گوش کے ضماد کرنے سے اجتماع مواد اس ورم کا رک جاتا ہے
تنہا حضض جید النفع ہو اور اسیطرح سماق اور برادۂ عاج اور اقاقیا جسکو چاہین ہمراہ سکنجبین کے ضماد کرین اسی طرح مازو شہد مین ملاکر
یہ بھی استحکام مرض کو مانع ہو اور ہمیشہ آب سرد مین اسکو ڈبوتے رہین اور تسکین درد کے واسطے افیون کا ضماد عجیب الاثر ہو اور لعاب
اسبغول ایسے وقت مین بھی نافع ہو یا مازو پوست انار ترش توبال نحاس اور انجیر خشک سب ہموزن لیکر شہد یا رب عنب الثعلب
مین یا جلاب مین گوندھ کر ضماد کرین اور جب تقرح کا خیال ہو کسی قسم کا روغن یا رطوبت اسمین لگنے نہ پاوے بیخ سوسن اور کندر سائیدہ تنہا
یا اسکے ساتھ کوئی اور شے اور حب الآس رب عنب الثعلب مین پختہ کر کے ضماد کرنے سے اکثر یہ ورم ٹوٹ جاتا ہو **دوائے مزیل**
داخس صبر اور گلنار اور کندر اور مازو شہد ملاکر استعمال کرین۔ یہ کچھ عجب نہین ہو کہ مبردات ادویہ پر اختصار کرین اسلیے کہ ادویہ بادہ
جب وقت اول ابتدا کے تجاوز کرنے کے بعد لگائی جاوینگی ضرور کثافت جلد پیدا کرینگی اور مادہ کو تھکا کر ایک جگہ ٹھہراوینگی
اسی سبب سے درد مین شدت پیدا ہوگی اور ایسے وقت مین جو حرارت ظاہری داخس مین پائی جاتی ہو اسکی طرف کچھ خیال نکرنا چاہیے
اگرچہ اسکی سوزش مثل آگ کے ہو بلکہ تحلیل اور تجفیف کی تدبیر کرنی چاہیے بیشتر روغن گرم مین ڈبو کر تھوڑی دیر صبر کرنا اور مکرر اسیطرح
عمل کرنے سے زوال مرض ہو جاتا ہو زمانہ وسط یعنی تزید مین کندر پیسکر داخس پر رکھنا چاہیے یا زنگار لوہے کا اور کلونجی یہ بھی
پسی ہوئی **ایضاً** لعابات ملینہ اور چربیان اسی طرح قرصہائے انزروت اور موساس اور چرک گوش جید علاج ہو قبل جمع ہونے
مادہ کے۔ اور جب پختگی ورم داخس کی شروع ہو جاوے پھر اسپر تخم مرو اور بزر قطونا دودھ ملاکر رکھنا چاہیے اور قریب زمانہ انتہا کے
اور جب کہ مادہ مجتمع ہونے لگے لازم ہو کہ نمک کو جلاکر زیت مین گوندھ کر ضماد کرین اس سے درد مین تسکین پیدا ہوگی جب خوب
طرح مادہ جمع ہو جاوے اسوقت چاک کر دینا چاہیے مگر شگاف نازک اور چھوٹا ہونا چاہیے تاکہ جسقدر آلایش اسمین ہو خارج ہو جاوے
اور بروقت اخراج کے ایسی چیزون کا ضماد کرین جو قوابض ہین جیسے عدس اور گلنار اور گلسرخ یا سویق نبق یعنی بیر کا ستو اور سویق
تفاح اور سویق زعرور۔ اور دقیق ترمس ہمراہ شہد کے بھی اسے مفید ہو اور جب متقرح ہو جاوے بس صبر کا استعمال بہتر ہو اور دوا
اسیطرح کندر ہمراہ زرنیخ کے اور مرہم زنگار مرہم سپیدہ ملاکر او انزروت کے کپڑے مین جو شراب سے تر کیا ہوا ہو واجب ہے
کہ اسوقت گوشت ناخن سے ہر طرف کے چھوڑا کرین اور جو گوشت ناخن چھوڑ دیا کرے اسے کاٹ ڈالا کرین **مرہم جید** جسکو یونس
نے ذکر کیا ہو زاج سوختہ اور کندر ایک ایک جز زنگار نصف جز شہد مین ملاکر مرہم طیار کرین **ایضاً** مرہم اسی صفت کا پوست
انار ترش اور مازو و توبال نحاس زنگار شہد ملاکر داخس پر لگاوین اور خوب بندش کرین پانی اور تیل سے بچاوین **مرہم جید** زاج سوختہ
کندر ہر واحد ایکجز زنگار نصف جز ماء العسل ملاکر مرہم طیار کرین اور داخس پر رکھین اور بیشتر جب آکل اور سڑنا داخس کا زیادہ ہوتا ہے
استعمال قلقند یقون کا بھی ہوتا ہو جو زرنیخ اور زنگار اور چونہ سے مرکب ہوتا ہو کہ یہ دوا قرحہ داخس کو سوکھا دیگی اور اس سے بہتر کوئی
دوا نہوگی جسوقت داخس متقرح سے مدہ بہنے لگے پس داغ دلانا اور کٹوا ڈالنا چاہیے ورنہ ساری انگلی کو سڑا دیگی۔ شاید ہم اس مقام سے
پہلے بھی داخس کے مرض کا بیان کر چکے تھے اب دوبارہ یہان ذکر کر دیا ہو **فصل اذان الفار اور شگاف کی**

ناخون کے بیان میں اور تقشر اظفار اور جرب اظفار کا بیان ہے یہ اعراض ناخون کو کبھی بسبب یبوست اور مزاج سوداوی کے عارض ہوتے ہیں جو قسم ناخن کی شگافتہ ہونیکی ایسی ہے کہ اجزاے حادہ جدا جدا ہونیکی نوبت پہونچے اور گوشت ناخون سے اسکو گاڑ پہ(؟) ہو جاے اور چبھنے کی ایذا ہونے لگے اسکو داء الظفار کہتے ہیں اور علاج اس قسم کا تنقیہ بدن کی آمین ضرورت ہے خلط سوداوی سے اگر غلبہ سوداکا ہوا اور ادویہ موضعیہ بعد تنقیہ کے یہ ہین کہ اشراس یعنی بیخ خنثہ کو نمک خمیر کے ساتھ دردی شراب ملاکر ضماد کرین یا اصل الغار(؟) کو بریان کرکے خصوصاً روغن کنجد یا روغن کتان کے ہمراہ اور حرف اور شہد ضماد کرکے خوب ستواری سے بندش کرین اور حرف اور نمک خوب کوٹکر لگانے سے بھی نفع ہوتا ہے اور کور ناخن کی کٹ جاتی ہین اور اشراس اور سرکہ بھی طلا کرتے ہین اور اشراس اور نمک اور دردی شراب اور یہ ادویہ جرب اور تقشر کو بھی مفید ہین اسیطرح مصطگی ہمراہ موم جریش کے مفید ہے **فصل** تشنج اور تعفن اور تجذم جو اظفار کو عارض ہوتا ہے یہ مرض ناخن کو بھی اکثر عارض ہوتے ہین خلط سوداوی کے سبب سے اور انکے عروض سے ناخن لپٹ بھی جاتا ہے اور تشنج کبھی پیدا ہوتا ہے اور ریشہ دار بھی ہوتا ہے اور جذام کی ایسی شکل پیدا ہوتی ہے اور اکثر کوئی قاتع یعنی اکھیڑنے والی شے ناخن کو عارض ہوتی ہے پس وجب اوگنے اور جمنے کا اور اچھی طرح ثبات اور پائداری کا ارادہ ہوتا ہے یہ ارادہ پورا ہونے نہین پاتا اور بار بار چھونے اور چھیڑنے سے الم اور ایذا پیدا ہوتی ہے اور نیز جسقدر ناخن جمکر نکلتا ہے بعد او کھڑ جانیکے وہ بدہیئت ہوتا ہے اور اسیطرح ایسی بے عنوانی کرتے کرتے سارا ناخن بدقطع اور بدنما ہوجاتا ہے اسلیے کہ غذا حصہ مین ناخون کے آتی ہے اسباب مذکورہ بالا سے نفوذ اور تحلیل طبعی اسکا ہونے نہین پاتا پس وہ غذا ناخن کی جڑ مین متراکم اور بستہ ہو جاتی ہے اور اتنی ہی دیر ٹھہرتی ہے جتنی دیر اصل صحیح کے واسطے ٹھہرنے کی مقرر ہے اکثر معالجہ منقوص اور متعفن کا جزئی سے سات دن کیا جاتا ہے بعد اسکے ناخون کو شیشے کے ٹکڑے سے اوکھیڑ ڈالتے ہین اور اکثر کسی سقطہ اور گر پڑنے کی چوٹ سے ناخن گر پڑتا ہے اور درد شدید پیدا ہوکر تپ پیدا کرتا ہے **علاج** اس قسم تشنج وغیرہ کا جو خلط سوداوی کے سبب سے پیدا ہو پہلے ضرور ہے کہ استفراغ عام جو تمام بدن سے خلط کو دور کرے کیا جاے اور اگر سارے ناخن اسی شکل کے ہوگئے ہوں جب بھی تنقیہ عام کرنا ضرور ہے اسیطرح اصلاح غذا کی نہایت موافق تدبیر ہے جو شخص اسیطرح کو بجا کرے اور ہمیشہ اسکی مداومت کرے اسکے ناخن برابر ہو جائین گے اور اگر خلط سودا نے فقط ایک ہی ناخن کو ناقص کر دیا ہے اسوقت معالجات موضعیہ کا استعمال کرنا چاہیے اور یہ ادویہ موضعیہ چند قسم کی ہین بعض تو ایسی دوا ہے جو ناخن کو نرم کرکے اسکے پوست عمدہ بنانے کی معین ہوتی ہے جیسے چونہ ہمراہ زرنیخ کے کہ اسکے لگانے سے ایسی کیفیت پیدا ہوتی ہے کہ چھری سے جسقدر چاہو تراش ڈالو اور خوب صورت اسکی بنالو اسیطرح ضماد کرنا گل فقاع کا یہ بھی ناخن کو ہموار کر دینے کے واسطے بذریعہ چھری وغیرہ کے عمدہ ذریعہ ہے اسیطرح اگر برداشت اور تحمل ہاتھ کو ہو سکے موم کو گرم کرکے خوب گرمی اسکی ناخن پر پہونچنے دیں اور جب نرمی آجاے ناخن کو درست کرین صمغ سرو کا ضماد جید ہے تلیین ناخن کے واسطے اور تخم کتان تشنج کے واسطے بھیڑ کی چربی کا میل وغیرہ اگر خوب درست لگاکر ناخن پر باندھا جاے وہ بھی تلیین کریگا اگر ایک مرتبہ کے استعمال سے پورا اثر نہو مکرر سہ کرر لگاتے رہین تاانیکہ ناخن نرم ہوکر آمادہ ہمواری اور درستی ہو جاے **فصل** حیلہ ناخن اکھیڑنے کے لیے جو ناخن اپنی صورت اور رنگ مین بدنما ہو جاے اور سب طرح کے عیوب اسمین پیدا ہوں اسے اکھیڑین تاکہ اسکے عوض اچھا درست ناخن جم جاے صمغ سرو لیکر جو ناخن کہ خراب ہے اور درد بھی اسمین رہا کرتا ہے اسمین چند روز اسکا ضماد کرین تاکہ نرم ہوجاے پھر کسی سوئی وغیرہ سے اسکی جڑ کو ابھارین کہ اس سے خون کثیر برآمد ہوگا

اسکے بعد لسن کوٹکر ایک شبانہ روز اسپر باندھین پھر رات دن مین دو مرتبہ تازہ لسن کی بندش کرین کہ اسیطرح وہ گرجائیگا ہمیشہ زبیب خشک کی تضمید بھی اکثر ایسے ناخن کو تھوڑی سی تدبیر سے آمادہ سقوط کردیتی ہو خصوصًا اگر اسکے ہمراہ جاوشیر بھی اضافہ کرین یا کرنب کو چربی کے ساتھ اگر پیسکر ضماد کرین قوی ادویہ ناخن کے اوکھڑنے والی کبیکج یعنی لٹومری ہو **ایضًا** دقیق لبوطا ورشافیسا اور زرنیخ اور رازیانج سب کو سرکہ مین ملاکر استعمال کرین اور ہمیشہ لگایا کرین اور چند روز کے بعد کھولا کرین **ایضًا** زرنیخان یعنی سرخ اور زرد ہرتال اور زاج اور علک البطم سرکہ ملاکر ضماد طیار کرین اور ساتوین روز اس لیپ کو کھولنا چاہیے **فصل** مراعات اور نگہداشت اس ناخن تازہ کی جو بعد اوکھڑنے کے جاتا ہو۔ واجب ہو ایسی تدبیر کرین کہ ہوا وغیرہ سے یہ ناخون پوشیدہ رہے اور ہاتھ سے چھونا بھی اسکو نہ چاہیے اور ہوا لگنے بھی نپاے اور اسیطرح کسی چیز سے چھو نہ جاے اور اسکو اپنے حال پر چھوڑکر بھول جائین (گویا کوئی چیز ابھی پیدا ہوئی نہین) بہت مناسب اور مفید ایسے ناخن کے واسطے یہ تدبیر ہو کہ ایک ٹوپی کی شکل کی خول چاندی کی ایسی طیار کرین جسمین چھوٹے چھوٹے روزن بھی ہون تاکہ اگر اسکو ناخن پر رکھین بالکل ہوا کو بند نہ کردے پھر اگر ہوا کے پہونچنے کو بوجہ زیادتی حرارت خواہ برودت کے منع کرنا مناسب ہو کسی شے سے اس ٹوپی کو چھپادین۔ اس ٹوپی کی شکل ایسی ہونی واجب ہو کہ کنارہ ناخن کیطرف سے دوسری انگلی سے نہ ملے اور دیگر مقامات سے اور انگلی سے اسکا ملنا کچھ مضر نہین ہو ایسی درست ٹوپی کو اس ناخن پر چڑھاکر اور پھر اسکے حال سے ایک ماہ کامل بے خبر ہوجائین کہ اسی زمانہ مین عمدہ اور خوبصورت ناخن جم کر طیار ہوگا **فصل** ناخن کے برص کا بیان اور اسکا علاج۔ جوزالسرو کو خوب کوٹکر سرکہ اور دقیق خصوصًا دقیق ترمس ملاکر ضماد کرین یہ دوا برص کو ناخن کے دور کردیگی اسیطرح تخم کتان ہمراہ حرف کے اسیطرح گندری سوختہ ہرتال سرخ اور راتینج۔ زفت تازہ اس مرض مین عجیب النفع ہو خصوصًا ہمراہ زرنیخ احمر کے یا ہمراہ جوزالسرو کے اور جرب کا بھی عجیب ہے اور پورا اثر کرتی ہو اور بیخ حماض بھی سرکہ سے طلا کیجاتی ہو **فصل** زردی جو ناخن پر آجاتی ہو مازو اور بٹکر کر اور بطا کی چربی طلا کرین خواہ تخم گاؤ ملاکر استعمال کرین یا جرجیر باریک پیسکر سرکہ ملاکر طلا کرین **فصل** **رض انطقاء** کوفتہ ہوجانا ناخن کا پہلے برگ آس اور برگ انار کو گروہ پتی جو نرم ہو اسپر طلا کرین بعد ازان ملینات کا استعمال کرین پھر اگر جدید انتشار پیدا ہوگیا ہو یا جو تھا اس ناخون تک پہونچا ہو اسمین انتشار آیا ہو لیکن ابھی ناخن منتشر ہونیکی نوبت نہ پہونچی ہو اسکا علاج شموم مشہورہ اور قیروطیات سے کرنا چاہیے

فصل خون مردہ ناخون کے نیچے کسی صدمہ کوفتگی وغیرہ سے اکثر خون مردہ زیر ناخن رہجاتا ہو۔ اسکا علاج دقیق کو زفت ملاکر ضماد کرنا ہو اگر اس سے آرام نہو بلکہ دستکاری کی حاجت ہو لازم ہو کہ بآسانی ناخن کو چاک کردین اور چاک تو ریب مین ہو اور تیز چھری یا نشتر وغیرہ سے شگاف کرین تاکہ وہ خون نکلجاے اگر اس چاک کرنے سے ناخن اکھڑنے کی نوبت پہونچے خون جاری کرنا چاہیے اور ناخن کو اسکی جلد زیرین سے خوب ملادینا چاہیے مگر نرمی اور آہستگی کے ساتھ تاکہ اچھی نگاہداشت ہو اور درد نہ پیدا ہو پھر چند روز کے بعد اسے دیکھنا چاہیے اور اگر اسمین ریم پڑگئی ہو ناخن کو ہلاکر یا چاک کرکے نرمی سے ریم کو بھی نکالدین اور پھر اسے درست کرکے باندھدین مگر یہ چاک کرنا گوشت تک پہونچے ورنہ درد شدید سے ایذا ایسی پیدا ہوگی کہ داخس سے زیادہ ایذا دیگی لکہ جو ہی اور اسکے نیچے باریک جھلی ناخن مین ہوتی ہو اسیقدر شگاف دینا چاہیے اور نیمگرم روغن بعد ازان اوسپر لگانا چاہیے اور

آخر علاج مرہم باسلیقون ہو فقط والحمد للہ رب العالمین

تمت

خاتمۃ الطبع

منجانب مولوی سید تصدق حسین صاحب خلف الصدق مترجم

لائق حمد وثنا ذات پاک اس واجب الوجود مستجمع جمیع صفات کمال الحکیم علی الاطلاق کی ہو کہ جسنے قانون مکونات مافی السموات والارض کو لفظ کن سے بنایا اور ہیژدہ ہزار عالم کو کتم عدم سے عرصہ گاہ وجود مین لایا۔ کالبد حیوانی کو طبائع متخالفہ وعناصر متضادہ کے ساتھ کیسے حسن اعتدال سے باہم امتزاج و ربط و اتحاد روحانی عطا کیا کہ جسکے ادراک کنہ سے فہم رسا و عقلاے جہان و فلاسفہ زمان کی ششدر و حیران ہر چند اپنے اپنے زمانے مین ہر ایک دانا و کامل بقراط و افلاطون و جالینوس وغیرہ نے اپنی عقل رسا و فکر بیکران پیما سے علم تشریحات و کشف اسرار الٰہیات مین بڑی بڑی موشگافیان کین دقتین اٹھائین لیکن دریافت کنہ حقیقت اشیا سے انکا چراغ عقل گل نہوا۔ اعتراف عجز زبان پر آیا سچ ہو جس جگہ انبیا و رسل علیہم الصلوۃ والسلام معترف بعجز و قصور ہون اور ملائک درک الف قدرت قادر قدیر سے معذور ہون پھر انسان ضعیف البنیان کا کیا ذکر بہر حال سے خاموشی از ثنائے تو حد ثنائے تست ❊ سزاوار صلوۃ بیحد و سلام بیعد کے وہ ذات مقدس صفات حکیم حاذق و معالج امراض روحانی یعنی سید الکونین رسول الثقلین سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہو کہ جنکے ادنے خدام نسخہ نویس مطب فیضان صحبت با برکت کے لب حیات بخش سے اعجاز مسیحائی ظہور مین لائے صدہا مردے قم باذن اللہ سے جلائے اور تحیۂ درود و سلام اس حضرت کے آل عظام و اصحاب کرام پر زیبا ہو کہ جنھون نے ترویج قانون ایمانی و اجراے احکامات ربانی مین کمال جد وجہد کی اور جان و مال وقف راہ خدا کیا اور تمامی خلق اللہ کے دلون سے زنگ زیغ و ذلل کفر و شرک کا مٹایا اور تمامی بندگان خدا کو بیغائلہ غرض وعوض کے بمقتضاے فرمان واجب الاذعان کُنْتُمْ خَيْرَ اُمَّةٍ اُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ تَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَتَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ کے ہدایت کیا جس سے ہزارہا علیلان سقام ضلالت و مریضان آلام غوایت نے شفاے کلی پائی صلی اللہ علیہ وآلہ الطیبین الطاہرین اما بعد ماہران فن طبابت و کاملان حذاقت و شایقان علوم و فنون کے نقش خاطر ہو کہ یہ امر بدیہی ہو محتاج دلیل نہین جملہ علوم سے دو علم کے محتاج کل عالم ہین ایک علم ادیان دوسرا علم ابدان پس بقول صاحبان دانش و فرہنگ علم ابدان مقدم ہو علم ادیان پر اس دلیل سے کہ عبادت کے لیے حصول صحت مقدم ہو جبتک کہ صحت نہوگی عبادت بھی بحضوری دل و بحیثیت تامہ ادا نہین ہو سکتی اس صورت مین علم ابدان یعنی علم طب کا ہر فرد بشر ذی ہوش صاحب خرد پر لابدی ہو کہ جس سے ثواب آخرت اور دنیا کی توقیر و عزت حاصل ہوتی ہو ہر چند اس مطبع مین عنایت ایزدی سے بہت سی کتابین طب کی بزبان عربی و فارسی و اردو براسہ یا ترجمہ ہو کر چھپی ہین کہ جس سے ہر ایک کم استعداد و کم سواد نے بھی فائدہ اٹھایا ہو یہ ایک نیک نتیجہ بلند حوصلگی و حسن نیتی مالک مطبع کا ہو ہمیشہ سے ہمت ارجمند مصروف اشاعت علوم و فنون رہی ہو و فائدہ رسانی عام خلائق نظر ہو چنانچہ بالفعل جلد چہارم **قانون شیخ الرئیس حکیم بوعلی سینا** کا کہ باتفاق حکما و اطباے زمان کے بہت معتبر اور مستند ہو اور فن طب مین اعلیٰ درجہ کی کتاب ہو ترجمہ ہوا ہو چونکہ اصل کتاب عربی کی عبارت دقیق تھی ہر فارسی دان و اردو خوان اسکے منافع مضامین سے بے نصیب تھے لہذا اس کتاب نایاب کا منجانب مطبع اردوے معلی مین فاضل کامل طبیب حاذق والد علام مولوی **غلام حسنین صاحب** نے نہایت عمدگی و خوش بیانی و فصاحت لسانی سے ترجمہ کیا پوری کتاب نادر و نایاب یعنی قانون **شیخ الرئیس** کی پانچ جلدین ہین جلد اول کلیات مین جسکا ترجمہ مولوی صاحب مذکور الصدر نے فرمایا اور نہایت صحت سے مطبع ہذا مین طبع ہوا جلد ثانی مفردات مین جلد ثالث امراض جزئیہ مین جلد رابع امراض عامہ مین جلد خامس قرابادین و مرکبات اور انکے اوزان وغیرہ مین جلد چہارم

یعنی کتاب ہذا مشتمل ہو سات فن پر۔ فن اول اقسام حمیات کے بیان مین اوراس فن مین پانچ مقالے ہین۔ فن دوسرا پیشین بینی
پیشین گوئی وشناخت احوال امراض اور احکام بحران ہین اس فن مین دو مقالے ہین۔ فن تیسرا اورام اور بثور کے بیان مین
اوراس فن مین تین مقالے ہین فن چوتھا تفرق اتصال کا بیان اس فن مین چار مقالے ہین فن پانچوان جبرو کسر کے بیان مین اوراس مین
تین مقالے ہین۔ فن چھٹا سموم کے بیان مین اوراس مین پانچ مقالے ہین۔ فن ساتوان کتاب الزینت اس مین مجمل بیان زینت کا ہو
اوراس فن مین چار مقالے ہین اور ہر ایک فن کے مقالون مین متعدد فصلین ہین جنمین ہر ایک مرض کا بیان بشرح وبسط تمام مذکور
ہے بامعان نظر اگر غور کیا جاے تو واضح ہوتا ہو کہ کیسی اعلی درجہ کی کتاب ہو جسکے فہم وادراک سے فہوم وعقول حکماے متقدمین
وعلما وماہرین عاجز وقاصر رہے اسکے مطالب عالیہ ومقاصد ذاکیہ کو انکے اذہان عالیہ نہین پہونچ سکے چہ جاے اطباے درجہ
اوسط وادنے جنکو مہارت فہم زبان عربی نہو وہ اس سے کیونکر اخذ مآرب کرسکین ظاہر ہے کہ تصنیف وتالیف کتب ہر علم وفن سے
افادہ عام واظہار کمال ملحوظ ومد نظر ہوتا ہو جسقدر دقائق مطالب مشکلہ کو الفاظ لطیفہ مین منظوری کرے ہر ایک سے اذہان
صافیہ اسکے فہم معانی مین قاصر ہون اسیقدر اس شخص کے علم وفضل کا شہرہ ہو وہ اُستاد زمان مشہور آفاق ہوتا ہو نی زمانن
ا
ہذا اسقدر زمانہ موافق نہ ضروریات خورد ونوش سے فراغت کہ حصول علم وہنر کی طرف کما ینبغی توجہ ہو نہ وہ مایہ وسامان
باعث استحصال نہ وہ ذوق وشوق ورجحان طبیعت نہ عمر کفایت کرتی ہو کہ نتیجہ وثمرہ اسکا حاصل ہو پس مقصود اصلی وعلت
غائی اُن اساتذہ وعلما وفضلا کی اور نام ونشان انکا بالکل صفحہ عالم سے اُٹھا جاتا تھا لہذا اکبر ایسے عاقل ودانا نے کامل ہر
علم وفن کے اسپر متفق ہوے کہ حسب رواج زمانہ وبول چال وقت وفہم وعقل طالبان زبان عربی سے فارسی مین اور
فارسی سے اُردو مین ترجمہ ہونا اولٰے اور انسب ہے بناءً علے ہذا ہر ایک کتاب نایاب مشکل کا ترجمہ وانتخاب ہونا شروع
ہوا ہر ایک ادنے واعلی کو بھی شوق دامنگیر ہوا کہ اگر ہماری زبان مین کتاب ہوتی تو فہم مطالب عمدہ طور سے ہوتا بنابرافادہ
عوام وخواہش خاص وعام بصرف کثیر وسعی بلیغ ہر ایک مذہب یعنی اہل اسلام سنت جماعت وامامیہ ومذہب ہنود کے
مختلف فرقون کے کتب علوم وفنون ترجمہ ہوکر طبع ہوئن اور اشاعت علوم سے نام مصنفین کا زندہ جاوید ہوا المختصر افضل نسخہ
نسخہ نایاب بکمال حسن وصفائی ولطافت زیبائی وباہتمام مہتممان وکارگزارون کی عرق ریزی سے اس سے پیشتر اول بار مطبع نامی
منشی نولکشور صاحب سی آئی ای موسوم بہ اودھ اخبار واقع لکھنؤ مین طبع ہوا اب حسب اصرار شائقین انکمین مطبع **منشی نولکشور**
واقع حضرت گنج لکھنؤ مین بسرپرستی عالیجناب معلی القاب رفیع القدر والا مناصب **منشی بشن نرائن** صاحب بھارگو مالک
مطبع دام اقبالہ باہتمام کیسرداس سیٹھ سپرنٹنڈنٹ باردوم بماہ جون سنہ ۱۹۲۹ء بحسن وخوبی زیور طبع سے آراستہ وپیراستہ ہوا

○

جلد پنجم

بہ عون صناع علیم کون و مکان و فضل خلاق زمین و آسمان

ان دنوں کتاب مستطاب افادت انتساب حاوی مطالب طبیہ مطاوی مآرب حکمیہ مخزن
عوائد معدن فوائد مستند حکما مقبول اطبا یعنی جلد پنجم

قانون شیخ بو علی سینا

مترجمہ

۱۹۲۷ء

بزبان اردو مترجمۂ قدوۂ ارباب تحقیق و زبدۂ اصحاب تدقیق یکتائے مضمار ہمہ دانی مولوی حکیم
سید غلام حسنین صاحب مدرس و مہتمم مدرسۂ ایمانی حسب الایمائے منشی بشن نرائن مالک مطبع ہذا

مطبع منشی نولکشور لکھنؤ میں طبع مزین بطبع ہوئی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ہم چارون کتابین پہلے جو تمام ہو چکی ہین انمین بیان سے اکثر قواعد نظری و عملی جو حافظ صحت ہین اور بیان اُن قواعد عملی سے جو مرض کو دور کرکے صحت کو پھیر لاتے ہین فارغ ہو چکے اور اب وقت آ پہونچا کہ ہم کتاب قانون کو پانچوین کتاب پر جو بیان ادویہ مرکبہ مین تصنیف کی گئی ہی ختم کرین تاکہ یہ پانچوین کتاب اصل قانون کے لیے بمنزلہ قرابادین کے ہو جاے۔ اس پانچوین کتاب کو ہم نے اس طور پر تقسیم کیا ہی کہ اسمین ایک تو مقالہ علمی ہے جسمین ہم قواعد علم ترکیب اصول کی طرف اشارہ کرینگے اور اس مقالہ کے بعد دو جملہ بھی اس پانچوین کتاب مین تحریر کیے ہیے جملہ مین ان مرکبات کا بیان ہی جنکی ترتیب اور قرابادینون مین لحاظ کی گئی ہی۔ اور ایک جملہ ان مرکب دواؤن کے بیان مین ہی جنکا تجربہ ہر مرض مین جدا گانہ ہوا ہی۔ جب ان تینون قسمون کو اس کتاب کے ہم بیان کر چکین اسوقت کتاب قانون کو ختم کرینگے

مقالہ علمی بیان مین اس بات کے کہ ادویہ مرکبہ کی ضرورت کیا حاجت ہی

چونکہ ہم بعض اوقات کسی مرض کے علاج مین خصوصاً اگر وہ مرض مرکب ہو کوئی ایسی دوا منجملہ ادویہ مفردہ کے نہین پاتے جو مقابل اور ضد جملہ اغراض مرض مرکبہ کے ہو اور اگر ایسی دوا مفردہ کوئی مل جائے پھر اسپر ہم دواے مرکب کو ترجیح نہین دینگے اور اسی دواے مفردہ ہی کو اختیار کرینگے۔ بلکہ بعض اوقات ہم دواے مرکب بھی ایسی نہین پاتے ہین جو مقابلہ اسی مرض مرکب کا کرے۔ یا اگر دواے مرکب ایسی ملتی بھی ہی تو ہمکو اسکی حاجت ہوتی ہی کہ اس مرکب کے اجزاے بسیطہ مین سے کسی ایک جز کی قوت زیادہ ہوتی تب ہمارے کام کی تھی اب اسوقت ہمکو حاجت اسکی ہوتی ہی کہ اس مرکب پر ایک جز بسیط ایسا بڑھا دین جو اسکی قوت کو قوی کر دے مثلاً بابونہ کہ اسمین قوت تحلیل کی زیادہ ہی اور قوت قبض کی کمتر ہی۔ پس قبض کی قوت کسی دواے بسیط قابض سے زیادہ کرنی چاہیے جو بابونہ پر بڑھائی جاے۔ کبھی ہم ایک دواے مفرد ایسی پاتے ہین جسمین تسخین کی قوت ہوتی ہی۔ مگر ہمکو حاجت جسقدر سخونت پیدا کرنیکی ہی اس سے دوا مین سخونت زیادہ ہے اسوقت ہمکو حاجت یہ ہوگی کہ اس دواے گرم کے ہمراہ کوئی سرد چیز ملا دین کہ اسکی گرمی کم ہو جاے۔ یا ہمکو حاجت سخونت زائد کی ہوتی ہی اور اس دوا مین سخونت کم ہی اسوقت ہم محتاج اسکے ہوتے ہین کہ اس دوا کے ساتھ کوئی دواے مسخن اور زیادہ کرین۔ اور کبھی ہمکو احتیاج ایسی دوا کی ہوتی ہی کہ جو چار درجہ تک کی گرمی پیدا کرے۔ اور جو دوا ہمکو ملتی ہی اسمین تین جز کی گرمی ہوتی ہی اور ایک دوا ایسی ملتی ہی جسمین پانچ جز کی گرمی ہوتی ہی۔ پس ہم ان دونون کو ملا دیتے ہین تاکہ مجموعہ کی گرمی برابر چار جز کے ہو جاے مترجم ظاہری نظر مین ایسا

معلوم ہوتا ہے کہ تین جز کی گرمی مثل ہر برابر آٹھ جز کے ہوگی مگر قاعدہ استخراج جو آگے بیان ہوگا وہ ثابت کرتا ہے کہ آٹھ اجزا کی تقسیم دو عدد دوا دویہ پر کرنے سے خارج قسمت چار ہوگا۔ **ششم** کبھی جس دوا کے استعمال کا ہمارا قصد ہوتا ہے وہ اثر مین پوری اور مطابق ہماری خواہش کے ہوتی ہے لیکن کسی اور طرح کی اسمین مضرت بھی ہوتی ہے اسوقت ہمکو حاجت اسکی ہوتی ہے کہ اس دوائے مفرد کے ساتھ ایک اور دوا مصلح ایسی ملادین جو اسکی مضرت کو توڑ ڈالے اور دور کردے۔ **ہفتم** اسی مصلح دوا کے بڑھانے پر ایک بہت قوی شبہہ و اعتراض کیا جاتا ہے جسکا خلاصہ یہ ہے کہ جو دوا مصلح کسی دوا کی ہے وہ فی نفسہ بھی کسی مضرت پر شامل ہے پس اسکے بڑھانے سے اس دوا کا ضرر ضرور دور ہوجائیگا مگر اس مصلح دوا مین جو ضرر ہے اسکی اصلاح کیونکر ہوگی۔ دو ہی صورتین ہین ایک تو یہ کہ اس مصلح دوا کی مضرت کی اصلاح وہی دوائے اول کرے۔ یعنے ہر ایک ان دونون مین سے دوسرے کا مصلح ہو یا اس دوائے مصلح کی اصلاح کے واسطے کوئی تیسری دوا اور بڑھائی جاوے اور یہ بھی ضرور کسی قسم کی مضرت رکھتی ہے پس لازم آتا ہے کہ اس دوا کی اصلاح کیواسطے بیشمار دوائین بڑھائی جائین اور پھر بھی حاجت برطرف نہو یہ شبہہ اکثر غیر متحصلین کے ذہن مین راسخ ہوتا ہے اسکا جواب اس مقام پر تو ہم اسیقدر دیتے ہین کہ دوائے مصلح کا ضرر کبھی تو وہی دوا دفع کردیتی ہے جسکی اصلاح کے واسطے اسکو ہمنے بڑھایا ہے۔ اور کبھی اسکا ضرر ایسا خفیف ہوتا ہے کہ اسکی طرف التفات نہین کیا جاتا ہے۔ اور کبھی بعد رفع حاجت کے کسی دوا یا غذائی سے یا دیگر تدابیر سے اسکا تدارک کرلیا جاتا ہے اور کبھی ایسا بھی ہوتا ہے کہ جو ضرر اس دوائے مصلح کا ہے بقاعدہ جذب الی الخلاف اسی سے بحران اس مرض کا ہوجاتا ہے بہر حال طبیب حاذق اپنے اصول اور قواعد سے مضطر نہین ہوتا اور نادان ناواقف کا کیا ذکر ہے اسی پر یہ شبہہ کیا بلکہ سیکڑون شبہہ وارد ہوسکتے ہین۔ **ثامن** کبھی وہ دوا جو ہماری حاجت کو کافی ہوتی ہے بدمزہ اور ناگوار طبیعت ہوتی ہے معدہ اُسے قبول نہین کرتا بلکہ از راہ قے کے دفع کردیتا ہے پس ہم ایسی دوا بڑھاتے ہین جو اسکو خوشبودار خوش ذائقہ کردے۔ کبھی کسی دوا کا اثر اور نفع ہمکو موضع بعید مین پہونچانا مطلوب ہوتا ہے اور خوف یہ ہے کہ ہضم اول یا ہضم دوم اس دوا کی قوت کو توڑ نہ ڈالے لہذا ہم اسکے ہمراہ ایک ایسی دوا کردیتے ہین جو اسکی قوت کی حفاظت کرے اور ایسا محفوظ رکھے کہ کسی قسم کا انفعال اسمین نہو اور دونون ہضم کے ضرر کو اس سے باز رکھے تا اینکہ وہ دوا عضو مقصود تک بسلامت خواص پہونچ جاوے جس طرح افیون کو ادویہ تریاق مین ہم اسی غرض سے داخل کرتے ہین۔ کبھی غرض دوسری دوا ملانے سے فقط بدرقیت یعنے اعانت پہونچانی ہوتی ہے جسطرح زعفران قرص کافور مین اس غرض سے ملائی جاتی ہے تاکہ قلب تک قرص کافور کا اثر پہونچا دے۔ لیکن جب یہ قرص مرکب قلب تک پہونچتا ہے قوت ممیزہ بدنی اپنا فعل شروع کرکے زعفران کو اس مجموعہ سے نکال دیتی ہے اور اسکے فعل حرارت کو باطل کردیتی ہے اور جو دوائین برودت کی پیدا کرنے والی اور حرارت کی پہونچانے والی اس قرص مین ہین ان کا عمل قلب مین کراتی ہین جسطرح قوت ممیزہ کا فعل اس دوا مین ہوتا ہے جسمین تحلیل و قبض کی قوت مجتمع ہو عام اس سے کہ وہ دوا قدرتی ہو یا کسی شخص نے بقاعدہ صنعت بنائی ہو ایسی دوا مین قوت ممیزہ فعل کرتی ہے کہ فعل تحلیل کو خاص عضو ماؤف تک پہونچا کر مادہ کی تحلیل کردیتی ہے اور دوائے رادع یعنے مادہ کی ہٹانے والی دوا مین وہی قوت ممیزہ یہ فعل کرتی ہے کہ اس دوا کو اُن مجاری تک پہونچاتی ہے جنمین سے وہ مادہ طرف عضو کے آتا ہے پس مادہ کی آمد کو منع کردیتی ہے۔ کبھی ارادہ ہمارا یہ ہوتا ہے کہ جس دوا کو ہم استعمال کرین وہ دوا جس گذرگاہ سے ہوکر گذرتی ہے راہ مین بہت کم ٹھہرتی ہے تاکہ یہ دوا عمل اپنا کرے اس مقام پر بخوبی اور وہ عمل زیادہ بھی ہو بعد اسکے یہ دوا جہان پہونچانی ہو جلدی نفوذ کر جائے لہذا ہم اس دوا کو مرکب ایسی دوا سے کرتے ہین جو دیر تک پھرتی ہو اس طرح بہت سے ادویہ مفتحہ کو جو کہ جگر سے بہت جلد نافذ ہوجاتے ہین ہم ایسی دواؤن کو ملا کر درست کرتے ہین۔ کبھی حاجت اسکی ہوتی ہے کہ کوئی دوا جگر مین دیر تک ٹھہرے حالانکہ اس دوا مین یہ وصف نہین ہوتا پس اُسکے ساتھ ہم ایسی دوا ملاتے ہین جو اسکو بطرف جانب مخالف جگر کے جذب کرے۔ مثلاً موئی کا بیج کہ جو بطرف فم معدہ کے جذب کرنے والا ہے اسکے ملانے سے ادویہ جگر مین تجبیر پیدا ہوتی ہے پس تا زمانہ تجبیر دوا کو سکون اور درنگ کرنا ضرور ہوتا ہے۔ اتنے زمانہ تک نفع اس دوا کا جگر تک پہونچ جاتا ہے بعد اُسکے نفوذ کرجاتی ہے۔ اکثر ایک دوا ہمکو ایسی ملتی ہے جسکا وصول اور نفوذ دو راہو نمین مشترک ہوتا ہے اور ہماری غرض یہ ہوتی ہے کہ ایک پہلو سے وہ دوا گذرے پس اُسوقت ہم اس دوا مین ایسا جز ملاتے ہین جو اس دوا کو ایسے رستے پہ لیجاوے جدھر اُسکا جانا ہمکو مطلوب ہے۔ جیسے ذراریح کو ہم ادویہ مدرہ مفتحہ مین اسلئے ملاتے ہین تاکہ ان ادویہ کو رگون کی راہ سے ہٹا کر بطرف گردہ اور مثانہ کے لیجاوے **یہ بھی جاننا ضرور ہے** کہ بہت سی دواؤن کے واسطے ایک معمول اور ایک موقع خاص ہوتا ہے اور کبھی جو موقع خاص اس دوا کے واسطے

ہو اس سے زیادہ دور مقام اور موقع تک اسکا پہنچانا مقصود ہوتا ہو پس ہمکو حاجت طرف ایک ایسی دوا کے ہوتی ہو جو اسے اُڑا کر مقام بعید تک پہونچا دے۔ اور کبھی اسی دوا کو جسکے لیے ایک موقع خاص ہے ہمکو حاجت اسکی ہوتی ہو کہ وہان تک پہ دوا نہ پہونچے اور اس سے قریب تر مکان پر رک جائے پس ہمکو حاجت طرف ایسی چیز کی ہوتی ہو جو اس دوا کو ٹھہرا دے اور اسکی زود دوری موقوف کر دی **یہ بھی جاننا ضرور ہے** کہ دوائے مجرب بہتر ہے دوائی غیر مجرب سے **مترجم** مجرب دوا سے مراد نہیں ہے کہ قیاسی قواعد کے خلاف اگر اسمین افعال وخواص ہون اسکا بھی استعمال بہتر ہو بلکہ وہی مجرب دوا بہتر ہو جو اصول اور قواعد کے بھی مطابق ہو اور تجربہ مین بھی پوری آ چکی ہو اسکے بعد پھر اس درجے مجرب کا مرتبہ ہو جسکی مخالفت اصول کلیہ سے یقین نہو۔ میری مراد یہ ہو کہ مخالفت اور مطالقت اس دوائی مجرب کی اصول کلیہ سے دونون ممکن ہون **بعض** تھوڑی مقدار کی دوا یا تھوڑے اجزا کی دوا بہتر ہو اس دوا سے جسکے اجزا بہت ہون یا مقدار زیادہ ہو بشرطیکہ ایک غرض اور ایک منفعت کے واسطے اس دوا کا استعمال کیا جاے۔ سبب اسکا کہ تھوڑے اجزا کی دوا بہت سے اجزا کی دوا سے بہتر ہو۔ اول کتاب دوم مین بیان ہو چکا ہو۔ اور سبب اس بات کا کہ مجرب دوا غیر مجرب سے بہتر ہے یہ ہے کہ جو دوا مرکب بنائی جاتی ہے اسکے لیے دو حکم مین ایک حکم بنظر اسکے **بسائط** اور اجزا کے ہوتا ہو اور ایک حکم اسکی صورت مجموعی کا ہو۔ پس جو دوا غیر مجرب بنظر قواعد فن کے ترکیب دیجاے اسکا فائدہ بنظر اسکے بسائط کے تو یقیناً معلوم ہوتا ہو بس۔ اور جو مزاج نیا بعد ترکیب کے پیدا ہوا ہو اُسکا حال قبل تجربہ کے کچھ نہیں معلوم ہوتا کہ آیا وہ دوا جس فعل کے واسطے بنائی گئی ہو اس سے زیادہ یہ فعل اسمین ہے یا زیادہ نہیں ہے یا مزاج ثانی جو اسکا پیدا ہوا ہو اسکے سناقض اور مخالف ہو **مترجم** جو چیز ترکیب صناعی سے بنائی جاتی ہو اسمیں جو مزاج نیا پیدا ہوتا ہو اسکو قبل از تجربہ کے معلوم کر لینا اسپر آجتک علم بشری کو دستیابی نہین ہوئی سواے صانع حقیقی تعالیٰ شانہ کے اور کوئی شخص اسکا دعوی نہین کر سکتا کہ قبل از تجربہ اپنی اختراعی چیز کے خواص و افعال کا حکم قطعی کر دی یہ بھی ایک بڑی دلیل ثبوت صانع بیچون کی ہو کہ اسپر کوئی شبہہ وشک کسی دہریہ کو آجتک نہین چل سکا ہو پس جب ہماری دوائے مرکب نو ایجاد کا مزاج ثانی قبل از تجربہ مجہول ہوا اب اسکا استعمال کرنا ہمکو بشرط موجود ہونے کسی دوائے مجرب کے یونانی طب کے اصول کی رو سے کسی طرح جائز نہوگا اسی واسطے شیخ نے لکھا ہو کہ دوائے مجرب غیر مجرب سے بہتر ہے **بعض** دوائے مجرب کے دونون حکم معلوم ہوتے ہین یعنے جو اثر بنظر اسکے بسائط کے ہو وہ بنظر قیاس اور جو اثر بنظر مزاج ثانی کے ہو وہ براہ تجربہ معلوم ہوتا ہو اور کبھی دوائے مرکب کا قاعدہ اسکی صورت مزاجی کے نظر سے تجربہ مین بہت زیادہ ہوتا ہو بہ نسبت اس قاعدہ کے جو اسکے بسائط اور اجزا سے امید کی گئی تھی

کیفیت ترکیب ادویہ کا بیان جاننا چاہیے کہ جسوقت کسی علاج کرنیوالے کو چار حاجتیں پیش آئین اور کوئی دوا قدرتی ایسی نملے جس سے ان چارون حاجتون مین کار برآری ہوسوائے مصنوعی اور ترکیب دی ہوئی دوا کے مثلاً یہ حاجت ہو کہ کسی کا استفراغ سقمونیا اور تخم حنظل اور صبر او رتر بد سے چار مواد کا کیا جاے۔ اور ارادہ یہ ہو کہ ان چارون دواؤن کو جمع کر لین تاکہ مرکب دوا امراض اربعہ کے جمع ہو جاے پس دیکھنا چاہیے کہ اگر حاجت طرف ان چار دواؤن کے اور انکے عمل کرنے کے برابر ہین اور مجموع یہ چار دوا ئین ہین اسوقت جو دوا مرکب ان چارون سے بنائی جاے اسمین یہ طریقہ کرنا چاہیے کہ ہر ایک دوا کی مقدار شربت کا چہارم لیکر یہ دوائے مرکب بنا لینی چاہیے اور اگر حاجت ان چارون کی طرف برابر نہو بلکہ بسبب کمی بیشی مواد کی بعض کیطرف زیادہ حاجت ہو کسیکی طرف زیادہ اور کسی کی طرف کم ہو اسوقت حدس صناعی سے کام لینا چاہیے اور مقدار حاجت کا اندازہ بقاعدہ اربعہ متناسبہ کرنا چاہیے اور جتنی حاجت جس دوا کی کم وبیش ہو اسی کمی اور بیشی کو قانون اور قاعدہ تجویز کر کے مقدار شربت پر گھٹانا بڑھانا چاہیے اور دوا کو مرکب کرنا چاہیے **مترجم** اسکی مثال خاص مین فرض کرو کہ خلط صفراوی بہ نسبت اور اخلاط کے دوچند ہو پس سقمونیا کی مقدار شربت چہارم سے دوچند تجویز کیجاے گی اب اگر ہم اخلاط سہ گانہ باقیہ کو برابر ایک ایک کے فرض کرین پس مجموعہ انکا تین ہوگا اور خلط صفراوی بطور دو کے فرض کی ہے پس ۲+۳ = ۵ اب آسان حساب واسطے سمجھانے متعلم کے یہ ہے کہ سقمونیا کی مقدار شربت دو ربعہ یعنے نصف مقدار شربت لیجاے اور باقی تینون دواؤن مین وہی چہارم مقدار شربت رہیگی اسیطرح اگر حاجت استعمال سقمونیا کی ہو مثلاً خلط صفراوی بہ نسبت اخلاط سہ گانہ کے نصف ہو پس اس صورت مین سقمونیا کی مقدار کا شربت کا آٹھوان حصہ داخل ترکیب کیا جائیگا اور وہ تینون اجزا مین سے ہر ایک کی چہارم مقدار شربت لیجائیگی **یہ بھی جاننا ضرور ہے** کہ جو دوا ئی معجون نافع یعنے سود مند مثل تریاق کے ہو اسمین بنظر اسکے بسائط اور اجزا کے بہت سے اثر اور بہت سی قوتین ہوتی ہین اور بسبب اس صورت جدید کی جو اسپر بعد ایک مدت کے خمیر اٹھتے اٹھتے اور مزاج بگڑتے بگڑتے طاری ہوئی ہو وہ آثار اور

وہ قوتین جداگانہ ہین بہ نسبت آثار اور قوی بسائط کے اور بیشتر آثار جدیدہ بسائط کے آثار سے افضل اور اعلی ہوتے ہین اور یہ بات جو طبیب کہتے ہین کہ تریاق کا نفع اس سبب سے ہی کہ اسمین سنبل الطیب داخل ہی یا اینکہ یہ نفع بسبب اسکے ہے کہ مر کی یعنی بول بضم بائے ابجد بھی یہی نفع کرتا ہی اس قول کی طرف التفات کرنا چاہیے بلکہ عمدہ قابل اعتماد کے وہی صورت اس تریاق کی ہی جو بنظر بحث و اتفاق جلیل الشان اور نافع بہ اذن پروردگار درست ہوگئی ہی اور ہمکو بنظر بشریت قدرت نہین ہے کہ اس صورت کی طرف اور جو چیز اس صورت کے مناسب افعال و آثار سے ہی اشارہ جلی اور بیان واضح کر سکین **مترجم** اگر بہت کوشش کرین اور قیاس فی استقرا کو دخل دین اور دوران اور تجربہ کو جاری کرین اگرچہ بہت دشواری سے کوئی بات پیدا ہوگی اور وہ بھی بالکل ظنی جو کسی طرح قابل تسکین قلب نہین ہی اور برہانیات مین بالکل متروک ہی لہذا ہمکو یہی لائق ہی کہ اس بات کا اقرار کرین کہ خالق بسائط نے ہماری ترکیب اجزای تریاقی کے بعد جو صورت اسپر فائض کی ہی وہی صورت مبدا آثار اور منافع کی ہی سبحانک لا علم لنا **یہ بھی جاننا ضرور ہے** کہ مرکبات ادویہ مین ایک دوا بطور عمود و اصل کے ہوتی ہی اگر وہ نکال ڈالی جاوی قاعدہ باطل ہو جائیگا **مترجم** یہان پر عمود اور قاعدہ سے تشبیہ ایک مخروط کی درست بن سکتی ہی جسطرح مخروط کی عمود کی کمی بیشی سے مخروط کا قاعدہ بدل جاتا ہی اسیطرح دوا مرکب کے عمود کے بدلنے سے قاعدہ بدل جائیگا اور اگر عمود نکال ڈالا جاے قاعدہ باطل ہو جائیگا بلکہ صورت مخروطی فاسد ہو جائیگی **مثل** جیسے سانپ کا گوشت تریاق کا عمود ہی اور ایارج فیقرا مین صبر اور ایارج لوغاذیا مین خربق عمود ہی ایضاً مرکب ادویہ مین کچھ ایسی دوائین بھی ہوتی ہین جو نکال ڈالنے کے لائق ہوتی ہین اور قابل بدل دینے کے اور ان مین کمی بیشی بھی ہو سکتی ہی اور جو کچھ دوائین ایسی بھی ہوتی ہین کہ اگر انکی مقدار بڑھا دی جاے ضرر کرین مثلاً اگر تریاق مین بلادر یعنی بھلاوان کو ملاوین اور یہ تریاق کو خراب کردیگا خصوصاً سانپ کے گوشت کو بہت خراب کردیگا - اور اگر اجزا کو زیادہ کرین تو بعض دوائین ایسی ہوتی ہین کہ انکی زیادتی مضر نہین ہوتی مثلاً اگر تریاق مین جوز بوا کی مقدار کوئی بڑھادے تو وہ شخص مرتکب کسی جرم عظیم کا نہوگا **یہ بھی جاننا ضروری ہے** کہ بہت سی ترکیبین ایسی ہوتی ہین جنکا انجام مفاسد کی طرف ہوتا ہی اور بہت سی ترکیبین ایسی ہین کہ ان سے اثر مین دوا مرکب کے اور اسکے فعل مین زیادتی ہوتی ہی - اور بہت سی ترا کیب ایسی ہوتی ہین کہ جنکے اجزا مفردات اور مرکبات پر شامل ہوتے ہین جیسے تریاق جسکے اجزا چند مفرد ہین اور تینون قرص جو ہر ایک فی نفسہ مرکب دوا ہے جو تریاق کا جز ہے اس لیے کہ ہر ایک قرص مین بسبب اپنے مزاج کے وہ خاصیت ہے جو اور مفردات مین نہین پائی گئی ہی - اکثر ایک دوا اجزاے مرکبہ سے بھی مرکب ہوتی ہی اور اللہ ہر چیز کا بڑا جاننے والا ہی **جملہ پہلا** ان مرکبات کے بیان مین جنکی ترتیب قرابادینون مین ہے **پہلا مقالہ جملہ اول** سے تریاق اور بڑے بڑے معاجین کے بیان مین -

تریاق فاروق یہ تریاق تمام ادویہ مرکبہ مین سے بڑا جلیل القدر ہے اور افضل ہر ایک دوا مرکب سے ہی بسبب اسکے کہ اسکے منافع بہت ہین خصوصاً ان زہرون کے دفع کرنے مین جو حیوانات مثل سانپ اور بچھو اور دیوانہ کتے کے کاٹنے سے آدمی وغیرہ کے بدن مین ضرر پیدا کرتا ہی اور جو زہر کھانے پینے مین آئین انکا بھی تریاق ہے اور بلغمی اور سوداوی امراض کا اور انھین پتون کا اور ریاح خبیثہ اور فالج اور سکتہ اور مرگی اور لقوہ اور رعشہ اور وسواس اور جنون کا اور خاص کر جذام اور برص کا - قلب مین شجاعت پیدا کرتا ہے - حواس کو کدورت سے پاک صاف کردیتا ہی ہر ایک قسم کی شہوات اور خواہشون کی تحریک کرتا ہی - معدہ کو قوی کرتا ہے سانس کی آمد و رفت مین آسانی پیدا کرتا ہی خفقان کو دور کرتا ہی نفث الدم کو بند کردیتا ہی - اکثر اقسام درد گردہ اور مثانہ کو فائدہ کرتا ہی اور جو ادرار بول وغیرہ کا گردہ اور مثانہ کی حبست سی ہو اسکو فائدہ کرتا ہی پتھری کو ریزہ ریزہ کردیتا ہی آنتون مین جو قرحہ پڑگئے ہون اور صلابات اندرونی جو طحال اور جگر وغیرہ مین ہون ان سب کو مفید ہی - اور یہ سب افعال تریاق کی خاص بنظر اس صورت کے ہین جو تابع آمیزش بسائط اسی تریاق کے ہین یہ تریاق بنظر اسی مزاج کے روح اور حرارت غریزی کو قوی کرتا ہی پس طبیعت کو اسی ذریعہ سے اعانت پہونچتی ہی جو سرد یا گرم چیزین مخالف طبیعت کے بدن مین پیدا ہون انکا مقابلہ کرکے انکے ضرر کو ہٹادے - سب نسخون سے اس تریاق کا بہتر وہی ہی جو نسخہ اصلی حکیم اندروماخس سے منقول ہے اور بہت سے طبیبون نے اس بات کا قصد کیا کہ اس نسخہ کو کچھ بڑھائین یا گھٹائین حالانکہ انکو ضرورت ایسی نہ تھی جس سے یہ کمی بیشی ان پر واجب ہوتی اور نہ کوئی داعی قوی ایسا تھا کہ جو ان کو اس طرف لاتا مگر ان کو آرزو فقط یہی تھی کہ انکا بھی نام دنیا پر رہے اور ایک نشان انکا اس دوا مین بھی پایا جاوی جیسا کہ حکیم اندروماخس کا نام و نشان باقی رہ گیا ہے

صحیح یہ تھی کہ یہ لوگ اس نسخہ مین کچھ تصرف نکرتے اور جس بات پر تجربہ پورا اور فائدہ رسان ہو چکا تھا اسکو برقرار رکھتے پس شاید یہی تصرف اور کمی بیشی وزن ادویہ کی جوان لوگون نے کی ہو اسی نے اس تریاق کو اتنا مفید باقی نہین رکھا جسکا تجربہ ہوا تھا اور شاید کہ جب اس تریاق کے اُس وزن اصلی سے جو اندروماخس نے تجویز کیا تھا گھٹ بڑھ ہو جائیگی وہ خاصیت باقی نرہیگی۔ اور کوئی مدعی لاف زنی اس بات کی کرے کہ اسکو اس سبب کی شناخت ہے جس سے ان اوزان مخصوصہ نے خاصیت تریاق مین پیدا کردی ہے پس ضرور یہ مدعی جھوٹا ہے اور اسکا قول اسی پر رد کردینا چاہیئے جیسے اگر کوئی شخص اس بات کا دعوی کرے کہ جو اوزان مخصوصہ عناصر مین گھوڑی کے خواہ انسان وغیرہ کے ہین اُنکے سبب کو بھی یہ شخص پہچانتا ہے۔ تریاق مذکور کے واسطے سن طفولیت یعنی لڑکپن اور سن ترعرع یعنے جو سن درمیان لڑکپن اور جوانی کے ہوتا ہے وہ بھی ہے اور شباب یعنی جوانی اور شیخوخت یعنی پیری بھی ہے اور موت بھی اُسکے واسطے ہے تریاق لڑکا بعد چھ مہینے یا سال بھر کے ہوتا ہے بعد اسکے ترعرع یعنی اٹھان اور زیادتی قوت کی اسمین پیدا ہوتی ہے اور زیادتی بڑھتے بڑھتے دس برس کے بعد ٹھہر جاتی ہے اگر یہ تریاق گرم ملکون مین ہو۔ اور اگر سرد ملکون مین ہو بیس برس کے بعد ٹھہر جاتی ہے۔ پھر دس برس یا تیس برس یہ زیادتی ٹھہری رہتی ہے بعد اسکے اسکو ضعف ہونا شروع ہوتا ہے یا تو بیس برس کے بعد یا چالیس برس کے بعد۔ بعد اسکے اثر تریاقیت کا اُس سے دور ہو جاوے تیس برس کے بعد یا چالیس برس کے بعد۔ اور بعد اس اثر کے دور ہونے کے پھر یہ تریاق مثل اور معجونون کے ہو جاتا ہے جنکا درجہ تریاق سے گھٹا ہوا ہے۔ جس شخص کو بچھو وغیرہ نے ڈنک مارا ہو یا سانپ نے کاٹا ہو واجب ہے کہ اسکو تازہ اور قوی تریاق کھلایا جاوے اور جن فواید کے واسطے تریاق کے کھلانے کو اوپر لکھا ہے ان مین ضعیف القوت تریاق کھلانا چاہیے۔ اکثر مار گزیدہ وغیرہ کو تازہ تریاق سے نصف مثقال سے لیکر پورے مثقال تک کھلانیکی حاجت ہوتی ہے منجملہ ان طریقون کے جنکے ذریعہ سے فرق کیا جاتا ہے کہ تازہ اور قوی تریاق کون ہے اور پُرانا اور ضعیف اور خراب تریاق کون ہے۔ ایک یہ بھی امتحان ہے کہ کسی آدمی کو دوائے مسہل پلائین اور منتظر رہین جب دست آنے لگین اسکو تریاق کھلایا جاوے اگر دست بند ہو جائین تو یہ تریاق تازہ اور عمدہ ہے ورنہ خراب ہے۔ منجملہ امتحانات کے جو کہ جالینوس نے ذکر کیا ہے کہ تریاق کا ایک یہ بھی امتحان ہے کہ ایک جنگلی مرغی یا بن مرغی کو شکار کرین اسلیے کہ اس مرغی کا مزاج زیادہ خشک ہوتا ہے بہ نسبت اس مرغی کے جو گھرون مین پائی جاتی ہے اور مجھے گمان ہے کہ جالینوس کی مراد اس جانور سے کبک نرینہ ہے جب یہ مرغی ہاتھ آجاوے اُس پر کسی طرح اس طائر کو چھوڑین جسکا نام ہامہ ہے کہ وہ اس مرغی کو قریب ہلاکت پہونچادے یا مراد یہ ہے کہ کوئی ہامہ منجملہ ہوام کے اسکے اوپر چھوڑا کرین کہ وہ اُسے ڈنک ماری یا کاٹے بعد اس زخمی ہو جانے کے اس مرغی کو تریاق کھلائین اگر زندہ بچ رہے پس تریاق عمدہ ہے۔ ایضاً تریاق کا امتحان اس شخص پر کیا جاتا ہے جسنے افیون یا شوکران وغیرہ کھالیا ہو بیش جسکو سنکھیا کہتے ہین اسکی سمیت دور کرنے مین تریاق کا نفع بہت کم ہے اور اگر ہے تو اسی قدر ہے کہ موت کے ٹل جانے مین تھوڑی سی مہلت پیدا ہوتی ہے۔ اور شاید کہ دواء المسک بیش کی سمیت مین سب دواؤن سے زیادہ تر نافع ہے

مقدار شربت تریاق کی ہر ایک مرض کے واسطے

پُرانی کھانسی کے واسطے اور درد سینہ اور ذات الجنب کے واسطے بوزن ایک ترمسہ جو برابر چار رتی کے ہے ہمراہ ماء العسل یا جلاب کے لعوق کی ترکیب ہو۔ لرزہ جو دورہ سے آتا ہو خواہ سرد ہو جانا بدن کا جو دورہ سے ہو اور رعشے کے واسطے ابتدا ان دورون مین ایک ترمسہ پانی کے ہمراہ یا شراب کے ہمراہ جو تین اوقیہ یعنے تخمیناً ساڑھے آٹھ تولہ سے کم نہو اور چار اوقیہ یعنے تیرہ تولہ سے زیادہ نہو۔ اور جس شخص کو قولنج کا درد ہو اور جسکے معدہ مین نفخ ہو یا مروڑ ہو اسکو بقدر ایک ترمسہ کے ماء العسل یا جلاب ملا کر دینا چاہیے اور جلاب کا نسخہ آگے معلوم ہوگا اور جسکو سقوط اشتہا کا مرض ہو اسے بھی پانی یا شراب مین دینا چاہیے شراب کا بیان بھی آگے آتا ہے۔ اور جسکو یرقان کا مرض ہو اسکو ایک ترمسہ طبیخ اسارون مین دینا چاہیے۔ استسقا کی مرض مین یا تو قبل طعام کے بقدر ایک ترمسہ کے تریاق کھلانا چاہیے یا ڈیڑھ اوقیہ جو برابر سوا چار تولہ کے ہو سرکہ پانی ملا ہوا تریاق کھلا کر پلانا چاہیے۔ جس شخص کو نفث الدم کا مرض چند روز سے عارض ہوا ہو ایک مثقال تک تریاق سرکہ پانی ملا کر اسکو دینا چاہیے اور اگر اس مرض کو زمانہ دراز گذر چکا ہو یہی مقدار سو مقسوطون کے جو شاندہ مین صبح اور شام پلانا چاہیے۔ اور جس شخص کو انقطاع صوت کا مرض ہو اسکو بقدر ایک باقلا کے ماء العسل مین یا رب انگور مین دینی چاہیے یا منہ مین زبان کے نیچے رکھے رہے۔ آنتون کے قروح مین اور اسہال خونی مین آبِ سماق کے ساتھ دینا چاہیے۔ ضیق النفس اور دمے کے مرض مین ہمراہ سکنجبین عنصلی کے جسکے مقدار ایک اوقیہ سے کم ہو اور مرگی کے واسطے اسکا غرغرہ کیا جاتا ہے بعد اسکے چار مثقال سے لیکر نصف مثقال تک پانی یا سکنجبین عنصلی کے ہمراہ کھلایا جاتا ہے اسیطرح درد سر اور شقیقہ مین بعد اسکے یہ بھی معلوم ہو کہ تریاق گردہ اور مثانہ کی پتھری کو ریزہ ریزہ

کردیتا ہے اگر اسکو جوشاندہ کرفس مین گھول کر پلائین اور بیضہ کو منع کرتا ہے طبیعت کو روانی سے بند کرتا ہے۔ جو شخص تریاق کا استعمال وقت صحت مین کرے اسکو کبھی زہر کی مضرت نہ پہونچے گی اور کبھی آفت کی خرابی مین مبتلا ہوگا، اور جملہ امراض وبائی سے بیخوف ہو جائیگا باقی حالات کا علم سب سے زیادہ خدا کو ہے **صفت** یعنے نسخہ تریاق کا یہ ہے قرص اسقیل اڑتالیس مثقال جو برابر اٹھارہ تولہ کے ہے اور قرص افاعی چوبیس مثقال یعنے نو تولہ قرص اندروخون اور فلفل سیاہ اور افیون ہر ایک ان مین سے نو تولہ دارچینی ایک روایت مین ساڑھے چار تولہ اور ایک روایت مین نو تولہ گل سرخ ساڑھے چار تولہ تخم شلغم صحرائی اور اسقوردریون اور بیخ سوسن اور غاریقون اور رب السوس روغن بلسان ہر واحد ساڑھے چار تولہ مرمکی زعفران زنجبیل اور دونون راوند فنطافلن اور فودنج کوہی اور فراسیون اور فطراساليون اور اسطوخودوس اور قسط تلخ اور فلفل سپید اور دارفلفل اور دوقیطامانی - اور کندر شگوفہ اذخر صمغ البطم سلیخہ سیاہ سنبل الطیب مورہ ہر ایک ان مین سے سوا دو تولہ میعہ سائلہ تخم کرفس میسالیوس اور تخم ثاسنفلیس یعنے حوف عاطے اور اجوائن اور منڈی گگرونداور عصارہ ہیوفاقسطیداس اور سنبل اقلیطی اور ساذج ہندی اور تخم جنطیانا تخم رازیانہ اور گل مختوم اور زر لیقطار سوختہ وج ترکی حب بلسان اور راوند فاریقون اور جعیدہ اور صمغ عربی قردمانا انیسون قاقیا ہر واحد ڈیڑھ تولہ اور دو قوبارزد یعنے بزورہ اور فقر الیہود جادشیر قنطوریون دقیق اور زراوند طویل ہر واحد نو ماشہ اور ایک روایت مین بجائے زراوند طویل کے زراوند مدحرج ہے لیکن جندبیدستر ایک روایت مین نو ماشہ اور ایک روایت مین ڈیڑھ تولہ اور اسی طرح سے سکبینج کے وزن مین اختلاف ہے اور شہد خالص دس رطل جو تخمیناً اسی روپیہ بھر کے سیر سے پانچ سیر ہوا اور شراب ریحانی کی گرم قسم جو پرانی ہو بقدر دو قسط جو برابر آٹھ تولہ کے ہوے گھلنے والی چیزون کو پگھلا کر اور بھگونے کے لائق جو دوائین ہین انھین بھگو کر اور خشک دواؤن کو کوٹ کر شہد مین گوندھ کر کسی چکنی مٹی کے برتن مین یا رانگے یا چاندی کے برتن مین بھر دین اور برتن لبریز نہو جائے بلکہ اسمین کسی قدر جگہ خالی رہے جسمین دوا کی سانس نکلنے اور پھولنے کی گنجایش ہو۔ یہ سب دوائین سواے شراب کے شمار مین چونسٹھ ہین **دوسرا نسخہ اسی تریاق کا** قرص اسقیل اٹھائیس مثقال جو برابر ساڑھے دس تولہ کے ہے اور قرص افعی اور قرص اندروخون اور فلفل سیاہ اور افیون عمدہ ہر ایک نو تولہ پیاز دشتی اور گل سرخ خشک شدہ تخم شلغم صحرائی اور ایرسا یعنے بیخ بنفشہ اور غاریقون اور عصیر سوسن روغن بلسان دارچینی ہر واحد ساڑھے چار تولہ مرمکی اور فراسیون اور زعفران اور فلفل زنجبیل حب جبلی یعنے

فودنج کوہی اور فطراساليون اور قنطافلون جسکو ہمنے مفردات مین خمسہ اوراق تہری سے تعبیر کیا ہے اور راوند چینی اسطوخودوس فلفل سپید شکاع ہشیع شگوفہ اذخر علک الانباط اور لیان اور سلیخہ اور سنبل الطیب ہر واحد سوا دو تولہ اور جنطیانا اور ثنا لاسفیس جو حرف ابیض ہے اور یعنی او میسالیوس اور سنبل اقلیطی جو ناردین ہے اور تخم اجوائن اور منڈی گگرونداور ہیوفاقسطیداس اور ساذج ہندی اور انیسون اور فوا اور میو تخم کرفس تخم رازیانہ اور طین بحیرہ یعنے وہ مٹی جسکو گل مختوم کہتے ہین اور قلقطار یعنے پھٹکری سبز بریان اور حماما ہیوفاریقون وج ترکی حب بلسان اقاقیا صمغ عربی قردمانا ہر ایک ڈیڑھ تولہ زوفرا قنہ یعنے [illegible] زوجا وشیر سکبینج فقر الیہود قنطوریون زراوند مدحرج جندبیدستر ہر ایک نو ماشہ - اور اس نسخہ مین آتی دوائین اور بڑھائی گئی ہین اور اہل عجم کے نسخون مین یہ دوائین برقرار رکھی جاتی ہین جیسے نہری ورکیا اور کتیرا اور عود اور طنیا زراوند طویل بزر البنج ہر ایک واحد نو ماشہ یہ سب نکتر دوائین ہین سواے شہد کے اور شہد وہ چند سب دواؤن کا وزن جو تریاق مین پڑتے ہین ایکہزار چار سو چونتیس مثقال ہے جو برابر سات سیر ایک چھٹانک اسی روپیہ چہرے دار کی تول سے ہوتا ہے اگر روپیہ ساڑھے گیارہ ماشہ کا ہو. مگر زعفران کو علیحدہ پیسین اور مراد زافیون اور لبان کو علیحدہ کوٹ کر ملائے تمام شراب مین جو رات بھر جوش دی گئی ہو بھگو دین اور علک در بازرد کو روغن بلسان مین گھلین اور قلقطار کو تنہا کوٹین بعد اسکے سب دواؤن کو کوٹ کر چھان لین اور شہد مین کف گرفتہ کرکے ملا دین اور ملاتے وقت بھی دواؤن کو ہاون دستہ مین اگر خوب پیسین تاکہ بخوبی ملجائے بعد اسکے شیشہ کے برتن مین یا چکنی مٹی کے برتن مین بھر کر رکھدین اور چار برس کے بعد استعمال کرین مقدار شربت اسکی پوری ایک رتی ہے نیمگرم پانی کے ساتھ **دوسرا نسخہ** قرص ہاے اسقیل اڑتالیس مثقال جو برابر اٹھارہ تولہ کے ہے اور قرص ہاے افعی نو تولہ گل سرخ خشک شدہ جسکی پنکھڑیان نکال ڈالی جاوین ساڑھے چار تولہ بیخ سوسن آسمانگونی ساڑھے چار تولہ اصل السوس ساڑھے چار تولہ تخم شلغم صحرائی ساڑھے چار تولہ اسقوردیون ساڑھے چار تولہ عود بلسان پونے چار تولہ دارچینی ساڑھے چار تولہ افیون ساڑھے چار تولہ غاریقون ساڑھے چار تولہ روغن بلسان پونے چار تولہ فلفل سپید سوا دو تولہ راوند چینی سوا دو تولہ تخم کرفس ڈیڑھ تولہ مرمکی [illegible] سوا دو تولہ [illegible] سوا دو تولہ زعفران سوا دو تولہ سلیخہ سوا دو تولہ سنبل ہندی سوا دو تولہ فلفل سیاہ نو تولہ ونیقطامانی یہ دونی شکاع ہشیع ہے سوا دو تولہ فراسیون شگوفہ اذخر [illegible]

جعدہ ہر واحد سوا دو تولہ اسطوخودوس سوا دو تولہ فطراسالیون اور یہ تخم کرفس کوہی ماقدونی ہے سوا دو تولہ مصطگی صمغ البطم زنجبیل ذوخمسہ اوراق ہر واحد سوا دو تولہ امانیطوس یعنے گرونہ ڈیڑھ تولہ میعہ سائلہ ڈیڑھ تولہ ہیو یعنے ریشہ والا ڈیڑھ تولہ ماذریوس ڈیڑھ تولہ تاردین ورآس سے مراد سنبل رومی ہے ڈیڑھ تولہ گل مختوم ڈیڑھ تولہ فوہ یعنے چھال گری اور سنڈی ہر واحد ڈیڑھ تولہ بنگ سلنج ہندی جسکو تیزپات کہتے ہین ڈیڑھ تولہ سبز کھپڑی جلی ہوئی ڈیڑھ تولہ جنطیانا رومی جسکو کیھان بید کہتے ہین ڈیڑھ تولہ انیسون ڈیڑھ تولہ عصارہ او فاقسطیداس ڈیڑھ تولہ حب بلسان ڈیڑھ تولہ صمغ عربی ڈیڑھ تولہ تخم رازیانہ ڈیڑھ تولہ قردمانا جسکو کرویا دشتی بھی کہتے ہین ڈیڑھ تولہ سیسالیوس یعنے کوشتم رومی ڈیڑھ تولہ اقاقیا ڈیڑھ تولہ سپید ہا لم اور ہیوفاریقون ہر واحد ڈیڑھ تولہ دارچینی ڈیڑھ تولہ جند بید ستر نو ماشہ زراوند طویل نو ماشہ دوقو جو صحرائی گاجر کا بیج ہے نو ماشہ فقر الیہود نو ماشہ جاوشیر نو ماشہ قنطوریون دقیق نو ماشہ بارزد وہی قنہ ہے جس کو بیروزہ کہتے ہین نو ماشہ بنانے کی وہی ترکیب ہے جو پہلے اوپر بیان کی ہے کوٹنے اور چھاننے اور شہد ملانے کی واللہ اعلم **صفت اقراص افاعی** یعنے سانپون سے جو قرص بنایا جاتا ہے اسکا نسخہ سانپون کو بروقت تمام ہونے فصل ربیع اور آمد فصل گرما کے پکڑین جیسے ہمارے ملکون مین بیساکھ کا مہینہ اور اگر فصل ربیع مین سردی رہتی ہو سانپون کے پکڑنے کو اسقدر ٹالین کہ ابتدا گرمیون کی آجائے۔ سانپ کی وہی قسم پکڑنی چاہیے جنکے پھن چوڑے ہون اور چینے خصوصاً گردن کے پاس اور گرد مین اُنکی بہت پتلی ہون دُم بوجہ کہنہ سالی کے رنگین ہو اور چلنے مین گھانس وغیرہ پر جو چلے لکیرین جائے جلد کی آواز سے اُس کے سنا ہو پیدا ہو اور ہر ایک سانپ اس قابل نہین ہے کہ اس قرص مین داخل کیا جائے بلکہ جسکا رنگ لالی تہ قرمز ہو یعنے سیلون اور اس رنگ کے سانپ مین بھی مادہ بکار آمد ہے نر کام نہین مطلقا۔ نر اور مادہ کی پہچان یہ ہے کہ نیچے کے اوپر کی دونون باڑھون مین دانت کے اگر ایک ہی دانت ہو تو وہ نر ہے اور مادہ کے ایک سے زیادہ ہر ایک باڑھ مین دانت ہوتے ہین واجب ہے کہ جس سانپ کا نام مقرر ہے اور جلد چہارم مین اسی کتاب کی اسکا حلیہ بخوبی لکھدیا ہے اُس سانپ سے اور جس پر لکیرین پڑی ہون اور گندہ دار ہو اس سے دریاہ چشمون کے سانپ سے جو سپید کی مائل ہون پرہیز کرنا چاہیے۔ جو سانپ ضعیف ہو نہ زمین شور مین رہتا ہو یا نہ سے اور نہرون کے کنارے کا خواہ دریاؤن کے کنارے کا ہو اُسکو نہ پکڑنا چاہیے اور نہ اُس سانپ کو جسکی کھال مین نقش و نگار ہون جیسے ہمارے ہندوستان مین چیت ہوتی ہے جسکی کھال سے تلوار کے پرتلے بنائے جاتے ہین اسلیے کہ ایسے خوشرنگ جلد کے سانپ مین وہ سانپ بھی ہوتا ہے جسکا بلوطیہ نام ہے جسمین خباثت زیادہ ہے اور اسکے استعمال سے پیاس زیادہ لگتی ہے۔ بلکہ ایسے مقام کا سانپ پکڑا جائے جو ترائی سے دور ہو اور جس سانپ کی کہ حرکت مین ضعف ہو وہ بھی نہ پکڑنا چاہیے بلکہ وہی پکڑنا چاہیے جو لبرعت چلتا ہو اور چلتے وقت سر اونچا کر چلے اور اس قدر اُٹھائے کہ پھن کھڑا ہو جائے۔ بعد پکڑنے کے سانپ کو بحال خود چھوڑنا چاہیے اور بشرط امکان چار چار انگل اسکے سر اور دم کو کاٹ ڈالنا چاہیے اور دُم کو پشت کی طرف چار انگل ناپ کر کاٹین پھر اگر بعد کاٹنے کے بہت سا خون اُسکے بدن سے جاری ہو اور دیر تک تڑپا کرے اور موت اسپر دیر مین واقع ہو یہی سانپ مختار اور پسندیدہ ہے اور اگر کاٹنے کے بعد خون تھوڑا نکلے اور تڑپن بھی کم ہو اور جلدی مرجائے ایسا سانپ خراب ہوتا ہے یہ بھی اسکی علامات مین سے ہے کہ بحالت حیات حرکت جلد کرتا ہو اور نگاہ سے اسکے جرات پیدا ہو اور جو چیز اسکے سامنے آوے اُسپر جھپٹتا ہو مخرج ثفل براز اُسکے دم کے سرے پر ہو جب سر اور دم کاٹنے کے بعد سانپ مرجائے اسکے پیٹ کی آلائش اور اوجھ وغیرہ سب نکال ڈالین خصوصاً اسکے پتے کو ضرور دور کرین اور نمک اور پانی سے خوب دھوئین بعد اسکے نمک اور پانی مین اُسکو پکائین اور اگر پانی مین سویا بھی ملا لین کچھ مضائقہ نہین اور پکانے مین ایسا اسکو تیار کردین اور گلا ڈالین کہ اسکے گوشت کا ہڈی سے الگ کرلینا آسان ہو بعد اُسکے گوشت سے ہڈیان چن کر کسی ہاون مین دستے سے نرم نرم کوٹین طبیب لوگ نصیحت کرتے ہین اس شخص کو جو اسکے کوٹنے کا قصد کرے روغن بلسان کا ناس لے لے اور انگلیون کے سرون پر بھی روغن بلسان کو لگا دے جب خوب کٹ جائے اسمین کعک جو بنا بر نسخہ ہائے مختلفہ کے ملائے مگر جو کچھ حکیم اندروماخس کے نسخہ مین ہے اسپر کسی دوسری چیز کو اختیار نکرنا چاہیے بعد اسکے پتلے پتلے نازک قرص بنا کر سایہ مین خشک کرین اور محفوظ مقام پر رکھ چھوڑین واجب ہے کہ ان ٹکیون پر دھوپ کسی وقت نہ پڑنے پائے نہ سوکھنے پائے پہلے نہ بعد سوکھنے کے اسلیے کہ دھوپ کے پڑنے سے وہ قوت جل جاتی ہے جو سانپ کے گوشت مین سموم نہشیہ کا مقابلہ کرتی ہے اور ان سموم کا جو کھانے پینے مین آتی ہین **صفت اقراص اسقیل** یعنے طریقہ بنانے قرص پیاز دشتی کا جس کو کاندہ کہتے ہین تازہ

پیاز دشتی جو وزنی ہو اور بہت بڑی نہو لینی چاہیے اور اسپر گل حکمت مٹی سے نکی جائے بلکہ خمیر کو بجائے مٹی کے اسپر لگانا چاہیے اور کسی دیگ مین یا تنور مین اسکو آستہ پکائین کہ خوب پک جائے پس تنور مین پکائین وہ خوب گرم ہوگیا ہو اور اسکی راکھ سب نکال ڈالی گئی ہو یا تنور کے اوپر کے مقامات مین جہان روٹی لگائی جاتی ہے پکائین اور جب تنور وغیرہ سے نکال لین جسقدر اسکے اندر نرم ہوگیا ہو اسکو مین اور نرم نرم پیسین اور مٹے مٹر کا آٹا ملائین لیکن حکیم اندروماخس ایک حصہ مین اسقیل کے دو حصہ آٹا ملاتا تھا اور سوائے اس حکیم کے اور لوگ ہموزن آٹا ملاتے ہین جب اسقیل مین مٹر کا آٹا مل چکے اسکے تیلے تیلے قرص بنانے چاہئین اور قرص بناتے وقت اپنے ہاتھ مین روغن گل مل لین اور خشک کرکے انکو مثل اقراص فاعی کے بحفاظت رکھین **نسخہ اقراص اندرخورون** پوست بیخ دارشیشعان سوا دو تولہ چرائتہ اور قسط عود بلسان اسارون سو یعنی ریشہ والا اور حماما مصطگی اور مارانق یعنے اقحوان سپید اور مجیٹھ ہر واحد سوا دو تولہ شگوفہ اذخر ساڑھے سات تولہ راوند سلیخہ دارچینی ہر واحد ساڑھے سات تولہ مرکی نو تولہ سنبل ہندی چھ تولہ ساذج چھ تولہ زعفران ساڑھے چار تولہ سب کو کوٹ چھانکر الگ رکھین اور شراب ریحانی کہنہ قابل بحلاوت سے گوندھ کر قرص بنالین اور سایہ مین خشک کرین جس طرح سے قرص فاعی کو بحفاظت رکھا ہے اسکو بھی رکھین **دوسرا نسخہ اسی قرص کا** شیشعان کی لکڑی اور چرائتہ اور قسط اسارون عود بلسان حماما اور رمو اور کتیرا اور مجیٹھ اور اقحوان ہر ایک پونے سات تولہ زعفران ساڑھے چار تولہ سنبل ہندی اور ساذج ساڑھے چار تولہ مرکی نو تولہ سب کو کوٹ کر قرص بنائین اسی ترکیب سے جو پہلے نسخہ مین لکھا گیا ہے **تیسرا نسخہ اسی قرص کا** اصطفلاشون یعنے دارشیشعان سوا دو تولہ شگوفہ اذخر ساڑھے چار تولہ چرائتہ سوا دو تولہ مجیٹھ سوا دو تولہ اسارون سوا دو تولہ عود بلسان سوا دو تولہ دارچینی نو تولہ حماما نو تولہ سلیخہ سوا دو تولہ مارانق اور یہ اقحوان سپید ہے ساڑھے سات تولہ سنبل ہندی ساڑھے چار تولہ جعدہ سوا دو تولہ مرکی نو تولہ مصطگی سوا دو تولہ زعفران ساڑھے چار تولہ ان سب دواؤن کو کوٹ پیس کر شراب صاف مین ملا کر قرص تیار کریں جیسا کہ بیان کیا ہے اور بحفاظت رکھ چھوڑین **مثرودیطوس** یہ ایک معجون ہے جسکو حکیم مثرودیطوس نے بنایا تھا جو ایک حکیم جلیل القدر گذرا ہے اور اپنے ہی نام پر اس معجون کا نام رکھا ہے اس معجون کو اس حکیم نے انھین دواؤن سے مرکب کیا ہے جنکا تجربہ زہرون پر کیا تھا خصوصاً ان امراض پر تاکہ یہ معجون سموم اور امراض مختلفہ کی

منفعت کا جامع ہو شاید کہ ہمارے زمانہ مین تریاق ہی معجون ہے بعد جس وقت حکیم اندروماخس کو سانپ کے گوشت کے منفعت پر آگاہی ہوئی اور چند چیزین بھی اسکو نافع معلوم ہوئین مثرودیطوس نے قرص فاعی وغیرہ کو بڑھا دیا اور تھوڑا سا تغیر کمی بیشی کا اس معجون مین کردیا پس یہ معجون تریاق کبیر ہوگیا اور تریاق کبیر مثرودیطوس سے زیادہ فقط ایک ہی چیز مین نفع کرتا ہے اور وہ سانپ کی سمیت کا فائدہ ہے اور باتون مین مثرودیطوس تریاق کبیر سے کچھ اس قدر کم نہین ہے جس کمی کا شمار ہوسکے بلکہ مثرودیطوس تریاق کبیر سے اکثر منافع مین زیادہ ہے اور اسکا فائدہ راجح ہے اور ہم اپنے کلام مین تطویل ان منافع کے بیان سے نہین کرتے اسلیے کہ وہ وہی ہین جو تریاق کبیر کے ذیل مین مذکور ہوچکے مقدار شربت مثرودیطوس کی تریاق کبیر سے کسی قدر زیادہ ہے **صفت معجون مثرودیطوس** کی بنا بر اس نسخہ کے جسکو جمہور اطبا نے لکھا ہے **نسخہ** زعفران مرکی غاریقون زنجبیل دارچینی کتیرا ہر ایک دو دو تولہ گیارہ ماشہ سنبل الطیب کندر راسلیفین جو حرف با لی ہے اور اذخر عود بلسان اسطوخودوس سیسالیوس قسط کمازریوس جعدہ ابروزہ نیاسب وہ علک البطم ہے دارفلفل عصارہ لحیۃ التیس جند بیدستر مالاتینون اور وہ ساذج ہندی ہے زسیعہ جاوشیر ہر ایک سوا دو تولہ سلیخہ یعنے تخم فلفل سپید سیاہ سورنجان جعدہ جسکو فارسی مین عنبر بید کہتے ہین سقوردیون دو تولے یعنے تخم گندر صحرائی اکلیل الملک جنطیانا جسکو پاکھان بید کہتے ہین روغن بلسان اقراص بونیون دوقل یعنی گوگل ہر ایک دو دو تولہ چار رتی سداب یعنے تلی سات ماشہ اشق سنبل رومی اور مصطگی صمغ عربی فطر اسالیون قردمانا تخم رازیانہ ہر ایک پانچ درہم جو برابر ایک تولہ ساڑھے پانچ ماشہ کے ہے افیون تج ترکی اور مو یعنی ریشہ والا سکبینج اسارون ہر ایک تین درہم جو برابر ساڑھے دس ماشہ کے ہے افیون گلسرخ دیقطامانن ہر ایک پانچ درہم جو برابر ایک تولہ ساڑھے پانچ ماشہ کے ہے مجیٹھ اقاقیا ناف ستقنقور کی اور تخم سیوفاریقون ہر ایک ساڑھے چار درہم جو برابر ایک تولہ پونے چار ماشہ کے ہے اذخر مکی دارچینی مقل ازرق اظفار الطیب جسکو نکھی کہتے ہین سنبل رومی کمد بارہ درہم یعنے ساڑھے تین تولہ شراب ریحانی کف گرفتہ بقدر کفایت بھگونے والی چیزونکو شراب مین بھگودے اور شہد ملاکر بحفاظت رکھ چھوڑے اور بعد چھ مہینے کے استعمال کرے مقدار شربت ایک مثقال ہے اور یہ بقیہ چیزین سب ہم اس نسخہ مین چند دوائین ایسی ہین کہ جالینوس کے نسخہ مین وہ نہین ہین اور یہ تیرہ دوائین غاریقون سورنجان سداب خشک اشق دیقطامانن اسارون کتیرا اسطوخودوس کمافیطوس

اکلیل الملک عود بلسان فلفل سیاہ مقل اور جالینوس کے نسخہ مین ایسی دوائین ہین جو اس نسخہ مین نہین ہین اور وہ دونون بیخ سوسن اور نمک ہی ایک دوسرے نسخہ ہی اسمین ایک دوا ہی جو اس نسخہ مین نہین ہے اور وہ تخم سداب ہی **صفت اقراص فوتنیون** جسکا استعمال **شرودیطوس مین ہو** زبیب یعنی مویز کلان خستہ برآوردہ پندرہ درہم جو برابر ایک تولہ دو ماشہ کے ہی علک البطم جو بیس درہم یعنی سات تولہ سلیخہ یعنے تج اکلیل الملک درسعد کوفی جسکو موتھا کہتے ہین حب الغار ہر ایک تین درہم یعنے ساڑھے دس ماشہ قصب الذریرہ جسکو چرائتہ کہتے ہین نو درہم جو برابر دو تولہ ساڑھے سات ماشہ کے ہوا زعفران ایک درہم یعنے ساڑھے تین ماشہ قفر الیہود ڈھائی درہم جو برابر پونے آٹھ ماشہ کے ہی اور یہ نسخہ حکیم شاپور ابن سہل کا ہے اسمین زیادتی قفر الیہود کی ہے اور ابن سرابیون مین زیادتی دار شیشعان کی بقدر ڈھائی درہم جسکے پونے نو ماشہ ہوتے ہین اور ایک نسخہ مین زیادتی سارون کی ڈھائی درہم کی ہی جو برابر پونے نو ماشہ کے ہے **تریاق عزرہ** یہ تریاق منسوب بطرف اُس حکیم کے ہی جسکا نام عزرہ تھا حماما بارہ مثقال جو ساڑھے چار ماشہ چار تولہ ہی شگوفہ اذخر تین تولہ عاقرقرحا سوا دو تولہ زعفران ساڑھے تیرہ تولہ دارچینی سوا دو تولہ مرکی ساڑھے چار تولہ فطراسالیون دیہ کرفس کوہی ہی اور دوقو یعنے تخم نذر صحرائی اقلیطی ہر ایک ایک تولہ ایک ماشہ کتیرا سوا گیارہ تولہ عصارہ وقا قسطیداس دو تولہ چار ماشہ بیخ سوسن آسمان گونی پانچ تولہ ساڑھے سات ماشہ تخم رازیانہ سوا دو تولہ مقل ازرق یعنی گوگل تین تولہ خشخاش سپید سوا گیارہ تولہ سنبل ہندی ساڑھے چار تولہ تخم سداب ساڑھے چار ماشہ آب ترنج منقشر اور سماق شامی ہر ایک نو ماشہ تخم شبت یعنے سویا کے بیج کبد مائی یعنے بگلا اور اسارون قردمانا افریون فیون ہر ایک سوا دو تولہ فلفل سیاہ سوا گیارہ تولہ گل سرخ خشک شدہ جسکی پنڑیان نکال ڈالی ہون تین تولہ ساڑھے چار ماشہ سازج ہندی ساڑھے چار تولہ روغن بلسان نو تولہ ناردین اقلیطی دروی سنبل رومی ہی اور نانخواہ انگور کا شگوفہ ہی ہر ایک سوا دو تولہ کندر کا پھول سوا دو تولہ لک مغسول ساڑھے چار تولہ ماہیتا قرنفل ہر ایک ساڑھے چار تولہ شگوفہ سنبل رومی ایک تولہ دس ماشہ راوند چینی ساڑھے چار تولہ مجیٹھ سوا دو تولہ شگوفہ مو یعنے ریشہ والا ایک تولہ سوا آٹھ ماشہ قیسولیا سوا چار تولہ عصارہ ارطیا اور رومی بریجاسف ہی اور ایک نسخہ مین یہی سب جسکو قیسوم صحرائی کہتے ہین بیخ کاسنی ساڑھے سات تولہ قسط تلخ اور جنطیانا رومی ہر ایک ساڑھے چار تولہ برگ اترج چار تولہ ساڑھے دس ماشہ اقراص

اندروخون تین تولہ ساڑھے چار ماشہ افیون سوا دو تولہ اذخر ساڑھے چار تولہ ان سب دواؤن کو پیس چھان کر جو دوا قابل بھگونے کے ہے اُسکو شراب صاف جیدالجوہر مین بھگوئین جسکا نام اصل رکھا گیا ہی یا شراب جمہوری مین یا شراب مثلث مین یا مویز کلان کے یا شہد نبیذ مین بھگوئین اور شہد کا کف نکال کر بقدر حاجت ملا کر معجون تیار کرین اور کسی برتن مین اُٹھا کر رکھ چھوڑین در مثل تریاق کبیر کے اسکا بھی استعمال کیا جاتا ہی۔ اور بعض طبیب اس تریاق مین اشق بھی داخل کرتے ہین اور بعض طبیب اشق کا ملانا تجویز نہین کرتے اسلیے کہ اشق معدہ کو مضر ہے **دوسرا نسخہ جو تریا او زعزرہ سے منقول ہی** حماما مرکی ہر ایک پندرہ اوقیہ ہی چودہ تولہ چھ ماشہ سرخ ہوا عاقرقرحا سات تولہ تین رتی اذخر سوا گیارہ تولہ سلیخہ یعنے تج پینتیس تولہ ایک ماشہ سات رتی یعنی اٹھارہ تولہ تین ماشہ پانچ رتی اور دوقو چار تولہ دو ماشہ پانچ رتی زعفران پینتیس تولہ تین ماشہ سات رتی فطراسالیون تین تولہ چار ماشہ چھ رتی بیخ بنفشہ سات تولہ تین رتی تخم رازیانہ مقل ہر ایک ایک تولہ پونے چار ماشہ لبان چوبیس تولہ پونے سات ماشہ کتیرا ستائیس تولہ ساڑھے چار ماشہ اور فوقاقسطیداس آٹھ تولہ سوا پانچ ماشہ تخم اترج مقشر ساڑھے چار ماشہ تخم شبت کبدالمائی اور زردچوب ہر ایک نو ماشہ بزرالبنج ایک حل یعنے پونے چونتیس تولہ تخم خشخاش ساڑھے ستائیس تولہ سنبل الطیب چوبیس تولہ پونے دو ماشہ سداب خشک تین تولہ پونے چار ماشہ سماق آٹھ تولہ سوا پانچ ماشہ انیسون اور اسارون اور قردمانا ہر ایک سوا گیارہ تولہ افیون چھ تولہ چھ رتی افربیون چھ تولہ چھ رتی فلفل سیاہ چھ تولہ چھ رتی گل سرخ سوا گیارہ تولہ سازج ہندی حب بلسان آٹھ تولہ سوا پانچ ماشہ بلادر یعنے بھلانوان چھ تولہ چھ رتی لک مغسول بارہ تولہ پونے دو ماشہ دارچینی پونے دو تولہ مو یعنے ریشہ والا چار تولہ پونے سات ماشہ سنبل اقریطی چوبیس تولہ پونے سات ماشہ کبریت سوا گیارہ تولہ ماہیشا راوند چینی قسط تلخ ڈیڑھ تولہ برگ اترج بارہ تولہ ڈیڑھ ماشہ اقراص اندروخون ایک تولہ ڈیڑھ ماشہ روغن بلسان دو تولہ ساڑھے سات ماشہ عصارہ قیسوم چوبیس تولہ خولنجان انیس تولہ سوا آٹھ ماشہ حضض مکی سوا تولہ ساڑھے دس ماشہ قرنفل چودہ تولہ چھ رتی شہد بقدر حاجت **صفت اقراص اندروخون جو اس نسخہ مین مستعمل ہے** بابونہ سرخ بابونہ سپید مرکی افیون اسارون اشنہ چرائتہ عود بلسان سب اجزا برابر وزن مین لیکر کوٹ چھان کر شراب صافی جیدالجوہر جسکو اصل کہتے ہین

یا شراب مثلث یا نبیذ زبیب گلان اور شہد مین ملا کر تین دن برابر بھگو دین اور
ہر روز ایک مرتبہ ہلا دیا کرین اور اگر بوجہ خشک ہونیکے حاجت پڑے کوئی شراب
منجملہ انھین شرابون کے بڑھا دین بعد اسکے ایک ایک قرص ساڑھے چار ماشہ کا بنا
ڈالین اور سایہ مین خشک کرین **مترجم** تجربہ سے دریافت ہوا ہے کہ گولی یا قرص
وغیرہ بعد خشک ہونے کے پانچوان حصہ گھٹ جاتا ہے پس عام قاعدہ طبیبون کا یہی ہے
کہ گولی یا قرص کا جو وزن لکھتے ہین اس سے مراد وہی وزن ہوتا ہے جو
بعد خشک ہو جانے کے باقی رہے اور اس مثال مین اگر ہم جانین کہ یہ قرص
بعد خشکی کے پورا ایک مثقال باقی رہے تو ایک مثقال کا پانچوان حصہ یعنے تخمیناً
سات رتی ایک مثقال سے زیادہ قرص بنائین گے یعنے پانچ ماشہ تین رتی کا قرص
بعد خشک ہونے کے ساڑھے چار ماشہ رہیگا لیکن چونکہ وہ اساتذہ کو فن کیمیا مین
بالکل مداخلت نہین ہوتی بلکہ ہمارے زمانہ کے اکثر اطبا موجودین بھی اس فن
سے بے بہرہ ہو رہے ہین تو ایسا قوام قرص یا گولی کا جو بعد خشک ہونے کے
پورا پانچوان حصہ کم ہو جائے ہم سے بنا سکت دشوار ہے لہذا واسطے سہولت
کارروائی کے اب یہ طریقہ اختیار کیا گیا ہے کہ قرص اور گولی کو بعد خشک
ہونے کے وزن کرتے ہین اگر کم ہووے تو دوسری گولی سے توڑ کر اسکو
پورا کرے اور اگر زیادہ ہووے تو اتنی زیادتی اسمین سے نکال کر استعمال کرتے
ہین نان پز لوگ جو روٹی پکاتے ہین انکو البتہ بخوبی معلوم ہوتا ہے کہ دس سیر آٹا
بعد گوندھنے کے کتنا ہو جاتا ہے اور دس سیر آٹے کی روٹی بعد تیاری کے کتنے
وزن کی ہوتی ہے ہم اپنے کم مشقی پر افسوس کرتے ہین کہ حکیم کہلا کر اور ضروری
مسائل فن کیمیا سے بالکل نابلد ہین **مصنف** یہ تریاق وہ ہے جسکو حکیم غرہ نے
بنایا تھا اور یہ تریاق بمنزلہ خلیفہ اور جانشین تریاق فاروق کے تمام خواص
مین ہے واللہ اعلم **تریاق الاربعہ** چونکہ یہ تریاق چار دواؤن سے
مرکب ہے لہذا اسکو تریاق الاربعہ کہتے ہین **نسخہ** جنطیانا رومی حب الغار
زراوند طویل مرمکی چارون اجزا کو برابر کوٹ چھان کر شہد کا کف نکالکر معجون کا
قوام درست کرین شہد کا وزن وہی ہے جس قدر کافی ہو مقدار شربت اس کی
ساڑھے چار ماشہ آب گرم کے ہمراہ یہ بھی کہا گیا ہے کہ بعض طبیب بجائے مرمکی کے
قسط تلخ داخل کرتے ہین۔ کہ اسنے بعض نسخون مین اس تریاق کے ایک جز
زعفران کی بھی زیادتی پائی ہے۔ یہ تریاق چار دواؤن سے مرکب ہے بچھو کے
ڈنک مارنے اور کڑوی کے ملجانے اور سرد امراض سے فائدہ کرتا ہے

سو تیرا اور اسکو مخلص اکبر کہتے ہین یعنی بڑا نجات دینے والا اور بڑی بلاؤن
سے خلاصی کرانے والا۔ یہ دوا جامع منفعت ہے مرگی اور دوار یعنی گھومنی اور
پرانا درد سر اور رعشہ کو فائدہ کرتی ہے اور مادہ کو آنکھ کی طرف کھنچکر آنے
سے روکتی ہے کبھی آنکھونکے کھلوانے اور قدح کرانے کے بعد اسکو بطور سرمہ کے
لگاتے ہین پس دوبارہ پانی اترنے کو منع کرتی ہے آنکھ مین ہر ایک آفت رسی کو
منع کرتی ہے آواز کے انقطاع کو اور فالج اور درد سوالق دانتون کے درد آنکھ کے
اور درد پیٹھ اور سینہ اور پہلو اور شراسیف یعنے کوے کی ہڈیون کے درد کو پلانے
سے فائدہ کرتی ہے ہمراہ شہد کے اور خون کے آمد کو بند کرتی ہے جب آب بارتنگ
اور عصارہ خصی الراعی کے ساتھ پلائی جاوے اور معدہ کی ریاح کو اور معدہ کے
اقسام درد کو اور یرقان کو فائدہ کرتی ہے رنگ کو صاف کرتی ہے فکر کو برطرف
کر دیتی ہے ڈکار کو بند کر دیتی ہے قروح مثانہ اور امراض امعا کو اور مروڑہ جو
آنتون مین ہو اسکو شفا دیتی ہے اور آنتون کے ورم اور طحال کے ورم مین
اسکا حقنہ کیا جاتا گردہ اور مثانہ کے فضول کو بذریعہ ادرار نکال دیتی ہے اکیر
یعنے آلات مردی کو قوی کرتی ہے اور جب ان پر طلا کیجاے شہوت کو برانگیختہ
کرتی ہے درد ہاے مفاصل و نقرس و تشنج کو دفع کرتی ہے ڈنک زنے جانورونکی
زہر سے اور کھانے پینے مین جو زہر آمیز ہو انکو فایدہ کرتی ہے **اخلاط اسکے**
یعنے ادویہ مفردہ جو اس دوا مین ہین وہ یہ ہین تج اور اذخر ہر ایک چار تولہ
چار ماشہ پانچ رتی جند بید ستر فطر اسالیون جو تخم کرفس کوہی ہے ہر ایک پانچ تولہ
ساڑھے سات ماشہ تخم کرفس پانچ تولہ سات ماشہ پانچ رتی سیسالیوس ساڑھے
چار ماشہ قسط دارچینی اقراص ورد معا اور سیعہ سائلہ اور اسارون ہر ایک سوا دو تولہ
انیسون سوا تین تولہ فلفل سپید ساڑھے چار تولہ فلفل ڈیڑھ تولہ سنبل الطیب ڈیڑھ تولہ
حماما زعفران ہر ایک ڈیڑھ تولہ افیون پونے چار تولہ ان سب دواؤن کو کوٹ
پیس کر چھان لین اور شہد کا کف نکالکر معجون طیار کرین اور کسی برتن مین
بحفاظت رکھ چھوڑین اور چھ مہینے کے بعد بروقت حاجت استعمال کرین **صفت**
اقراص ورد معا جو مخلص اکبر مین داخل ہین حماما دارشیشعان قسط
چرائتہ فلفل سپید اجوائن ہر ایک ایک تولہ ڈیڑھ ماشہ دارچینی مصطگی زعفران
ہر ایک دو تولہ تین ماشہ مجیٹھ ساڑھے چار ماشہ سنبل الطیب سازج ہندی
ہر ایک دو تولہ ساڑھے سات ماشہ مرمکی دو تولہ تین ماشہ ان سب دواؤن کو پیس
چھان کر شراب صاف کے ذریعہ سے چھوٹے چھوٹے قرص بنا ڈالین ہر ایک

برقی کتب کی دنیا میں خوش آمدید
آپ ہمارے کتابی سلسلے کا حصہ بن سکتے ہیں
مزید اس طرح کی شان دار، مفید اور نایاب کتب
کے حصول کے لیے ہمارے واٹس ایپ گروپ کو
جوائن کریں
ایڈمن پینل :
محمد ثاقب ریاض :03447227224
سدرہ طاہر :03340120123
حسنین سیالوی :03056406067
Imagitor

قرص کا وزن کرتے ہوے ساڑھے چار ماشہ ہو اور سایہ مین خشک کرکے استعمال
کرین **شہرنگ دارو** یہ دوا انجملہ ادویہ اہل نجوم کے ہی جسکا نفع بہت بڑا ہی اور
پسندیدہ اطبا ہی اسکا فائدہ بھی برابر فلونیا اور تریاق اور ثلیثا کے ہی اور منفعت اسکی
قولنج مین بہت زیادہ ہی **اجزا اسکے** زعفران بزرالبنج سفید ہر ایک شئے تین تولہ
ساڑھے چار ماشہ افیون اور افربیون ہر ایک پانچ تولہ دو ماشہ اور سنبل رومی
ہر ایک چھ تولہ ایک ماشہ ساذج ہندی قرنفل ہر ایک تولہ دو ماشہ فلفل سپید
سات ماشہ مروارید ناسفتہ نوشادر تخم سداب صحرائی خشک اور کافور الائچی کلان
دارچینی تج ہر ایک تین ماشہ قسط دو تولہ چار ماشہ تخم حرمل یعنی اسپند اور عاقرقرحا
دارفلفل ایک تولہ دو ماشہ سکبینج جند بیدستر جاوشیر ہر ایک سات ماشہ زرانباد
یعنی نرکچور اور درونج عقربی روغن بلسان ہر ایک دو تولہ چار ماشہ اور جو نسخہ سریانی
اور پارسی خط مین ہی اسمین مرکی ایک تولہ دو ماشہ اور کافور ایک تولہ دو ماشہ
لکھا ہوا ہی خشک دواؤن کو کوٹ کر چھان لین اور گیلی دوا ہین اسمین جسقدر
ہون انکو طلا نام شراب مین جسکو جوش دیدیا ہو بھگو دین بعد اسکے سب کو یکجا کرکے
شہد بقدر حاجت ملا کر چھ مہینے تک رہنے دین کہ مزاج بگڑ جاے بعدہ شربت اسکی
بقدر ایک جلوزہ کے جو برابر ہے نیم گرم پانی کے ہمراہ **معجون فلاسفہ اور اسکا
مادہ حیات بھی نام ہی** ۔ یہ معجون فضول بلغمی کو مفید ہی مقوی نفس ہے اور
مفرح ہی ہضم کو بہت زیادہ کرتی ہی اشتہا بڑھاتی ہی اور ڈکار کو کھول دیتی ہی
اسکے کھانے سے گویا جوانی واپس آتی ہی اور یاد دہی کی قوت اور ذکاوت
اور عقل اور قوت بیانی پیدا کرتی ہے اور آدرہ یعنی آنت اترنے کو دور کرتی ہی
سلسل بول کو قطع کرتی ہے ریاح مین سکون پیدا کرتی ہے منی کو بڑھاتی ہے
آلہ ذکر کو قوی کرتی ہی سوزش کی بیخین اگر پھول گئی ہون انکو درست
کر دیتی ہی دانتون کو مضبوط کرتی ہی درد پای پشت اور مفاصل اور تشنگاہ اور دونون
حالت یعنی کو ہون کو دور کر دیتی ہی **اخلاط اسکے** فلفل دار فلفل زنجبیل
دارچینی آملہ بہیڑہ شیطرج یعنی چیت زرآوند گول جو شامی ہو بابونہ اور حرف
حب صنوبر کبار یعنی تین جوز ہندی ساطوریون یہ وہی خصیۃ الثعلب ہے دو تولہ
پونے نو ماشہ تخم بابونہ ایک تولہ چار ماشہ پانچ رتی گیارہ حب نعنب آٹھ تولہ
پونے چھ ماشہ سرخ منقے کے بیج نکال کر کوٹ ڈالین اور کوٹنے کے بعد شہد ہموزن
کل دواؤن کے لیکر بعد اسکے اور دوائین جو اوپر بیان ہو چکی ہین ملا کر معجون تیار
کرین اور ہر ایک حال مین چھوٹے جوزہ کے برابر استعمال کرین **ثلیثا** یہ وہ
دوا ہی کہ طبیب اسکے ہر ایک نفع کی ضمانت کرتے ہین اور اسکی ترکیب مین ہر ایک
عجائب امور کے مدعی ہین مگر ہمنے اس دوا کا کوئی اثر سواے اسکے نہین دیکھا
کہ جو گرانی اور بستگی زبان کے امراض مین اور زبان کے استرخا مین پیدا
ہوتی ہے اسکو دور کرتی ہی لیکن طبیب لوگ یہ کہتے ہین کہ ثلیثاے کبیر جنون
اور امراض باردہ بلغمی اور سوداوی کو اور فالج اور مرگی اور سکتا اور لقوہ
اور وسواس اور اپنے آپسے باتین کرنے اور درد سر اور شقیقہ اور نسیان اور
مالیخولیا اور برودت دماغ اور رعشہ اور خفقان کو فائدہ کرتی ہی اور جنین کے
گرنے سے حفاظت کرتی ہی تقطیر البول کو نفع کرتی ہی رحم کے درد اور رحم کے ریاح
اور استرخاے زبان اور دوار یعنی گھومنی اور غم اور فطر یعنی پھپین چھتر کے
سمی ضرر سے اور دیگر زہر کے اقسام کے ضرر سے اور جو دودھ معدہ وغیرہ مین
بستہ ہو جاتے ہین انکے ضرر سے فائدہ کرتی ہے اور وجع مفاصل اور جملہ اقسام
کے درد جو کہنہ اور بارد ہون ان سے شفا دیتی ہی اور ہر ایک مرض کے
دسے اسکا استعمال بدرقہ مناسب کے ہمراہ کیا جاتا ہی پس برودت
شدیدہ کے دفع کرنے کے واسطے المتاس کا پانی اسکا بدرقہ ہے اور یہ بھی
کہا گیا ہے کہ خمر یعنی شراب مین ملا کر پینے سے زیادہ نفع ہوتا ہے ۔ اندرونی
سدون کے واسطے ماء الاصول کے ہمراہ اور رحم کے دردون کے واسطے آب
انیسون اور اعضاے عالیہ یعنی معدہ سے اوپر سر تک جو اعضا ہین ان کے
امراض مین آب مرزنجوش یا چقندر کی جڑون کے پانی کے ہمراہ لڑکون کے واسطے
روغن بنفشہ ملا کر یہ تو وہ باتین ہین جنکو اطبا کہتے ہین اور میری راے مین یہ ایک
کم وزن اور خراب دوا ہی جسکی ترکیب بھی غیر مرتب ہی خون اور اخلاط کو جلا دیتی ہے
اور جن اغراض کے واسطے استعمال تجویز کیا گیا ہی انکے پورے ہونے مین کمی کرتی ہے
اخلاط اسکے مشک اور کافور اور عنبر ہر ایک سات ماشہ مروارید ناسفتہ
زعفران ہر ایک دو تولہ گیارہ ماشہ سونا پسا ہوا اور چاندی ہر ایک پونے دو ماشہ
حماما تخم حرمل یعنی اسپند افربیون اشنان ہندی اشنہ تخم کرفس تخم سداب
پہاڑی گاے کا گوبر مرغ گندھک زرد گندھک اور خربق سپید اور یعنی
اور سعد کوفی اور مارشوبہ یہ ہلیون کی چھوٹی چھوٹی اور پتلی پتلی لکڑیان ہین
اور عروق اسپند اور یہ خردل سپید ہی اور مامیران حب المحلب یعنی کمونی
عود بلسان ہزار چشان اور شبدان جسکو فاشرستن بھی کہتے ہین ہر ایک
سات ماشہ شگوفہ اذخر ساذج ہندی جوزبوا جند بیدستر حرجیر تخم گندنا ہر ایک دو تولہ

گیارہ ماشہ زریت وردکیا یعنے فیلوش زاج الاساکفہ یعنے کیس ادکلونجی وخزاالثعلب یعنے فضلہ اسکا اور بیخ کبر ہر ایک پونے دو ماشہ ابریشم خام سویا کے بیج اور سویا کی جڑین درونج عقربی (؟) زرنباد کچور درونج زنجبیل جنطیانا اور راسن جو نمک ہندی عاقرقرحا بسد یعنے مونگا قنفرالیہود اور فوہ یعنے مجیٹھ اسپغول ہر ایک ایک تولہ دو ماشہ قرنفل سنبل الطیب اسارون قسط تلخ سلیخہ یعنے تج الائچی کلان پرسیاوشان ہر ایک دو تولہ چار ماشہ جاوتری بیخ بنفشہ ہر ایک سات ماشہ سیب خشک شدہ بیس عدد تج کی لکڑی پونے دو ماشہ تخم رازیانہ اور زرد فاے خشک ہر ایک دو تولہ گیارہ ماشہ صعتر فارسی اور صعتر جوزی ہر ایک ایک تولہ دو ماشہ بادآورد اور بسفائج کی گرہین پرانی جو دیواروں مین ہون اور ریوند چینی ہر ایک دو تولہ چار رتی فلفل سپید فلفل سیاہ دار فلفل زراوند طویل زراوند مدحرج حب البلسان سفید ہر ایک پانچ تولہ دس ماشہ جوز ہندی دس ماشہ شگوفہ بید خشک کاسنی کی جڑین بہمن الجوس یعنے مرانیا عصارہ ایرسا دارشیشعان قیصوم ہر ایک ساڑھے تین ماشہ انجدان سیاہ ایک تولہ تین ماشہ تخم گنا اکلیل الملک ایک تولہ پانچ ماشہ شعر الغول اور انگشت زرد کشت برکشت بیر اسپنگت سکنجبین جاوشیر ہر ایک سات ماشہ مٹی جو راہے کی یا جو کور زمین کی ایک تولہ دو ماشہ اور جو دوائین اصول کتب فارسی مین ایسی پائی گئی ہین جو معجون تلیثا مین اودیہ مذکورہ بالا پر زیادہ ہین یہ ہین زرنباد سفید سفید ہر ایک سات سات ماشہ خیر وسرخ کی جڑین ایک تولہ دو ماشہ مہندی کے شگوفہ سات ماشہ قرنجشک یہ قرنفل بستانی ہے ایک تولہ چار ماشہ قردمانا ساڑھے تین ماشہ زراوند چینی حب البلسان حب الآس مصری مختوم الملک جو اد طلیت یعنے جس ہینگ مین بو بد آتی ہو سات سات ماشہ چھوٹی الائچی ساڑھے دس ماشہ حب البان عنبر ایک تولہ دو ماشہ طباشیر ساڑھے تین ماشہ کشوث کہربا مورد اور مورد اسفرم حفت آفرید جوز ابہل یعنے ابہل ورسناشت یعنے سیدہ لکڑی مرکی مرما خورد دیون بہمن سپید وسرخ سات سات ماشہ انیسون ساڑھے دس ماشہ شیح ارمنی ساڑھے دس ماشہ ملح طبرزدی اور نمک طعام یہ وہ نمک ہو جو آٹا گوندھنے مین پڑتا ہے اور ددقو اور فطراسالیون عصارہ سوسن عصارہ غافث ہر ایک ساڑھے دس ماشہ پوست ترنج خشک شدہ عود وفادانیا ہر ایک ایک تولہ دو ماشہ کوروان ڈیڑھ تولہ مقناطیس پونے دو تولہ قطقتال ور یہ حبق جبلی ہے اور بادام تلخ ہر ایک دو تولہ چار رتی خشک دوائین کوٹ ڈالی جائین اور چھان لین اور گیلی دوائین طلا نام شراب مین جو عمدہ ہو بھگو دیجائین اور سہ چند وزن ادویہ کا شہد لے کر معجون تیار کرین اور کانچ کے برتن مین چھ مہینے تک مزاج بگڑنے کے واسطے رکھ چھوڑین مقدار شربت بقدر ایک چنے کے نیم گرم پانی کے ہمراہ

اخلاط تلیثا کے بنا بر نسخہ دوم مشک قسم عمدہ سات ماشہ مرداریدنا سفتہ دو تولہ گیارہ ماشہ پسا ہوا سونا اور چاندی ہر ایک پونے دو ماشہ عنبر ایک تولہ دو ماشہ زرنب پونے دو ماشہ ابریشم سوختہ یا ناسوختہ ایک تولہ دو ماشہ قرنفل سنبل الطیب ہر ایک ایک تولہ دو ماشہ زعفران دو تولہ گیارہ ماشہ نرکچور درونج ہر ایک ایک تولہ دو ماشہ بیخ سوسن آسمانی تین ماشہ حماما ماشہ مصطگی پونے دو ماشہ ساذج ہندی دو تولہ گیارہ ماشہ حب البلسان پونے دو ماشہ جاوتری ساڑھے تین ماشہ سیب دس عدد تج کی لکڑیاں اور تج ہر ایک ڈیڑھ تولہ فلفل سپید زنجبیل سویا کی جڑین ہر ایک ایک تولہ دو ماشہ قسط تلخ دو تولہ چار ماشہ جوزبوا دو تولہ گیارہ ماشہ جندبیدستر دو تولہ گیارہ ماشہ افیون سات ماشہ سگوفا لو خرد دو تولہ گیارہ ماشہ سویا کی جڑین جنطیانا رومی اور شگوفہ لسان العصافیر ہر ایک ایک تولہ دو ماشہ قاقلہ یعنے الائچی کلان دو تولہ چار ماشہ تخم حرمل دو تولہ چار ماشہ تخم رازیانہ پونے دو تولہ اور لکڑیان پرسیاوشان کی دو تولہ چار ماشہ نمک ہندی دو تولہ چار ماشہ کلونجی اور یہ کالے کالے دانہ ہوتے ہین پونے دو ماشہ صعتر فارسی دو تولہ چار ماشہ مجیٹھ زردفاے خشک ہر ایک دو تولہ چار ماشہ کیس پونے دو ماشہ افسنتین بنطی سات ماشہ تخم کرفس تخم سداب اشنہ اور زرد گندھک ہر ایک سات ماشہ پہاڑی گاے کا گوبر یعنی نبوان کنڈا اور پہاڑی گوسفند کا ہر ایک سات ماشہ بادآورد دو تولہ دس ماشہ چار رتی تخم جرجیر دو تولہ گیارہ ماشہ ابہل ایک تولہ دو ماشہ فلفل سیاہ دار فلفل بزر البنج ہر ایک پانچ تولہ دس ماشہ عاقرقرحا ایک تولہ دو ماشہ افیون پانچ تولہ چوراہے کی مٹی ساڑھے تین تولہ زراوند طویل پانچ تولہ دس ماشہ زراوند مدحرج ایک تولہ دو ماشہ راوند چینی دو تولہ چار رتی تخم زردفرا دو تولہ گیارہ ماشہ بندق ہندی ایک تولہ دو ماشہ تخم انجدان ایک تولہ پونے دو ماشہ اکلیل الملک ایک تولہ پونے چار ماشہ اسپغول اور بسد یعنے مونگا ہر ایک ایک تولہ دو ماشہ تخم خیار سقشر ایک تولہ ساڑھے تین ماشہ قنفرالیہود ایک تولہ دو ماشہ کافور خربق سپید اور سیاہ اور سعد کوفی اور ریحہ سائل مامیران چینی تخم بلبون ہر ایک سات ماشہ ماشفان اصابع صفرا ور شعر الغول اور تخم کاسنی کشت برکشت ہر ایک سات ماشہ عود بلسان سات ماشہ آب سوسن یا ماء الشوک ساڑھے تین ماشہ حب المحلب ساڑھے تین ماشہ اصول اسفند اور یہ سپید رائی ہے سات ماشہ گھانس کی جڑین جو پرانی دیوارین ہوتی ہین دو تولہ لومڑی کی بیٹ دو ماشہ

پوست بیخ کبر پونے دو ماشہ ہزار چشان شنبدان مکہ ایک تولہ دو ماشہ ان سب دواؤن کو جمع کرکے پیسین اور چھان لین اور جو بھگونے کے قابل ہو اسکو شراب ریحانی مین بھگو دین اور شہد ملا کر قوام معجون کا درست کرین اور کسی برتن مین بحفاظت اٹھا رکھین مقدار شربت برابر چنے کے آب پوست بیخ رازیانہ اور کرفس مین اور سعوط اسکا یعنے ناس آب شاہسپرغم یا آب مرزنجوش مین چنے کے برابر گھول کر کیا جاتا ہے۔

انوش دارو یہ دواے ہندی ہے تفریح اور تقویت قلب اور بدن کی کرتی ہے اور رنگ درست کردیتی ہے اور صفار یعنے پیلیا مرض کو جس مین بدن زرد ہو جاتا ہے دور کرتی ہے نکہت کو پاکیزہ کرتی ہے اور پسینہ کو خوشبو کرتی ہے فائدہ اسکا جگر کے واسطے بہت بڑا ہے اور کوئی ضرر ظاہری اسمین محسوس نہین ہے کھانے سے پہلے اور بعد غذا کے بھی کھائی جاتی ہے **اخلاط اس کے** گل سرخ فارسی دو تولہ چار سرخ سعد کوفی ایک تولہ پانچ ماشہ قرنفل مصطگی سنبل الطیب اسارون مکہ ساڑھے دس ماشہ خرفہ زرنب زعفران بسباسہ قاقلہ یعنے الائچی کلان الائچی خرد جوزبوا مکہ سات ماشہ ان سب دواؤن کو پیسکر ریشمین کپڑے مین چھانین تاکہ سب اجزا آپس مین خوب ملجائین بعد اسکے آملہ جو خوب صاف کیا گیا ہو اور عمدہ ہو اور نیا ہو پونے چونتیس تولہ اسکو میٹھے پانی مین جسکا وزن ایک چھٹانک پونے چار سیر ہو جوش دین تا اینکہ تہائی پانی یعنے سوا سیر باقی رہے اسکے بعد اس پانی کو چھان لین صاف کرین پھر اس پانی کو دیگ مین ڈالکر اور فانیذ سنجری یعنے قند سپید تخمیناً آدھ پاؤ کم سیر ڈالکر نرم آنچ سے اسقدر پکائین کہ گاڑھا ہو جاے اور گاڑھے لعوق کے قوام مین آجاے بعد اسکے دیگچی کو چولھے پر سے اتار کر زمین پر رکھین اور پسی ہوئی دوائین اسپر چھڑکین اور لکڑی سے ہلاتے جائین تا اینکہ سب دوائین خوب ملجائین اسکے بعد سبز برتن مین نکال کر رکھین مقدار شربت اسکی ساڑھے چار ماشہ سے نو ماشہ تک ہے

دوسری معجون وہ بھی ہندی ہے اور قریب نسخۂ اول کے ہے رنگ کو صاف کرتی ہے اور بصارت کو تیز کرتی ہے معدہ کو پاک صاف کردیتی ہے اور طبیعت کو نرم کرتی ہے بواسیر کو نفع کرتی ہے **اخلاط اسکے** فلفل دار فلفل بلیلہ سیاہ بہیڑہ آملہ مقشر براد دہ منظور ریوند مکہ پونے سات تولہ شہد روغن گاؤ اسقدر کہ جس مین معجون بن جاے مقدار شربت ساڑھے چار ماشہ یا زیادہ ہر ایک آدمی کے واسطے جتنی اسکی قوت ہو۔

معجون خوزی ۔ ایک جماعت اطبا نے ملکر اسکو مرتب کیا ہے مرہ سودا اور مرہ صفرا کو مفید ہے اور طبیلہ یعنے اعضا شکنی یا ہڑ پھوٹن جو تپ کی آمد مین ہوتی ہے اور خشک کھجلی کو اور ابردہ یعنے پیٹ کی سردی کو فائدہ کرتی ہے اور معدہ کو قوی کرتی ہے اور قولنج اور ریاح کو نفع کرتی ہے اور اشتہای طعام بڑھاتی ہے اور جماع کرنے پر قوی کرتی ہے **اخلاط اُسکے** سقمونیا مغز تربد دار فلفل مکہ پونے دو تولہ عاقرقرحا تخم کرفس اجوائن زنجبیل نمک ہندی مکہ ساڑھے تین ماشہ قرنفل زرنب مکہ پونے دو ماشہ افلنجہ جسکو ہندی مین بابرنگ کہتے ہین ساڑھے چار ماشہ محلب مقشر جسکو کھیونی کہتے ہین سات ماشہ قند سفید زعفران مکہ ساڑھے دس ماشہ ان سب دواؤن کو لیکر سواے سقمونیا اور زعفران اور شکر کے ہمراہ جسکو کوٹین اور چھان لین بعد اُسکے سب کو خوب ملا کر شہد کف گرفتہ کے ذریعہ سے جو ڈھائی گنا وزن ادویہ سے ہو معجون تیار کرین مقدار شربت سات ماشہ سے ساڑھے دس ماشہ تک۔

دوسری معجون نفس مین نشاط پیدا کرتی ہے اور مفرح ہے مقوی بدن ہے اور رنگ کو خوشنما کرتی ہے صفار یعنے پیلیا کو دور کرتی ہے نکہت بدن اور پسینے کو خوشبو کردیتی ہے معدہ اور جگر کو فائدہ کرتی ہے کسی قسم کی مضرت اسمین نہین ہے کھانے سے پہلے اور کھانے کے بعد کھائی جاتی ہے **اخلاط اسکے** گل سرخ چھ جز سعد کوفی آٹھ جز قرنفل مصطگی سنبل اسارون مکہ تین جز قرفہ زرنب زعفران مکہ دو جز بسباسہ یعنے جاوتری الائچی کلان الائچی خرد جوزبوا مکہ ایک جز کوٹ چھان کرنی ساڑھے نو تولہ دوائین پونے چونتیس تولہ آملہ نیا لیکر پانی مین جوش دین اور جتنا وزن آملہ کا بحساب وزن ادویہ ٹھہرے فی پونے چونتیس تولہ آملہ تین سیر پانی مین اتنا جوش دین کہ سوا سیر پانی رہجاے یعنے سات حصہ پانی مین تین حصہ پانی رہ جاے بعد اُسکے پانی کو چھان کر حساب کرین کہ جتنا آملہ جوش دیا ہو فی پونے چونتیس تولہ آملہ پونے چونتیس تولہ قند داخل کرین اور اتنا پکائین کہ لعوق غلیظ کے قوام مین آجاے بعد اُسکے برتن سے اُتار کر ادویہ پسی ہوئی چھڑکین اور کفچہ سے ملاتے ملاتے خوب آمیز کردین اور پھر کسی سبز ہانڈی مین خواہ مرتبان مین اُٹھا رکھین مقدار شربت چار ہی چار ماشہ سے پونے سات ماشہ تک ہے **مترجم** چونکہ اس نسخہ کے اوزان مین حسابی دقت زیادہ ہے لہذا مناسب ہے کہ ہم ایک

مثال خاص ایسی لکھین جس سے پورا حساب آملہ اور پانی کا ذہن نشیں ہو جائے فرض کرو کہ جتنے وزن ادویہ بجائے جز کے تولہ فرض کیا ہے پس گلاب چھ تولہ اور سعد آٹھ تولہ اور مصطگی اور سنبل اور اسارون ہر ایک ایک تولہ قرنفل اور زرنب اور زعفران ہر ایک دو دو تولہ بسباسہ قاقلہ سبل بوا ہر ایک ایک تولہ مجموع چھبیس تولہ دوا ہے اگر کوٹنے کے بعد چھاننے سے تولہ بھر نقصان نکل جائے و پچیس تولہ دوا رہے تو فی ساڑھے نو تولہ میں پونے چونتیس تولہ آملہ کے حساب سے پچیس تولہ میں ساڑھے ستاسی تولہ یعنے ایک سیر ڈیڑھ چھٹانک آملہ پڑے گا اور چونکہ پانی کا وزن فی پونے چونتیس تولہ آملہ میں سیر ہے لہذا ساڑھے ستاسی تولہ آملہ کو آٹھ سیر پانی مین جوش دیا جائے اور بعد جوش دینے کے چونکہ سات حصہ پانی مین تین حصہ باقی رہنے کا حکم ہے لہذا $۸ \div ۷ = \frac{۸}{۷} \times ۳ = \frac{۲۴}{۷} = ۳\frac{۳}{۷}$ یعنے تخمیناً ساڑھے تین سیر پانی باقی رہنا چاہیے اسیطرح ہر ایک اوزان کا حساب لگانا چاہیے بتندی کی تفہیم کے واسطے ہمنے یہ مثال واضح کرکے لکھدی ہے۔

معجون تریاق کبیر ہمارا مجوزہ نسخہ جو منافع اوپر کے معاجین مین مذکور ہو چکے ان سب کے واسطے مجرب ہے **اخلاط اُسکے** پوست اترج اور بہمان سپید اور مرمکی اور حب بلسان برگ بادرنجبویہ اور تخم بادرنجبویہ تخم فرنجمشک اور نرکچور درونج ہر یک چودہ ماشہ مشک اور عنبر ہر یک سوا دو ماشہ مجیٹھ اور مرمکی اور قسط اور دارچینی وج ترکی زعفران ناردین افسنتین ہر یک ساڑھے دس ماشہ عود ہندی نو ماشہ کافور سوا دو ماشہ مجیٹھ اور فطراسالیون پونے دس ماشہ تخم جرجیر تخم لفت تخم گندنا لسان العصافیر حب القلقل ہر یک سات ماشہ افیون ساڑھے دس ماشہ علی الرسم معجون طیار کرین اور چھ مہینے تک مزاج پکڑنے دین بعد ازان استعمال کرین۔

معجون تریاق صغیر ہماری تجویز سے حب بلسان قسط مرمکی جنطیانا دارچینی فلفل سفید عود ہندی فطراسالیون ہر یک ایک جز مشک تین جز جند بیدستر چہارم جز انکین اجزا کا معجون بنائین اور استعمال کرین۔

معجون قیصر جو خفقان اور صرع اور دردہائے باردہ اور امعا کے درد اور سدے اور عفونت کو اور سدہ رگوں اور خونین جو عفونت زمانہ دراز سے آگئی ہو اُسکو اور دشواری ہضم اور سانس کی آمد مین جو دشواری ہو اسکو فائدہ کرتی ہے اور حیکی جو شدت آتی ہو اسکو بھی مفید ہے **اخلاط اُسکے** جند بیدستر رب السوس تج قسط تلخ فلفل سیاہ دار فلفل سعد افیون زعفران سنبل الطیب ہر یک ساڑھے دس ماشہ جاوشیر ساڑھے تین ماشہ مشک چھ رتی نرکچور درونج مروارید ناسفتہ ہر یک پونے دو ماشہ مرمکی دو تولہ ساڑھے سات ماشہ ان سب دواؤن کو پیس چھان کر شہد کف گرفتہ کے ساتھ معجون بنائین اور بروقت حاجت بقدر دانہ نخود کے استعمال کرین۔

اطریفل کبیر جو ہر ہضمی اور برودت معدہ اور برودت امعا کو خاص کر مفید ہے استرخاء معدہ اور مثانہ کو بھی فائدہ کرتا ہے باہ کو زیادہ کرتا ہے **اخلاط اُسکے** ہلیلہ سیاہ مقشر چھ درہم یعنے ایک تولہ نو ماشہ بہیڑا آملہ تخم کرفس کوہی چیت ملکا ای اجوائن صعتر فارسی ہر یک ایک اوقیہ یعنے دو تولہ پونے دس ماشہ سنبل الطیب حماما الائچی خرد وج ترکی ہر یک تین درہم یعنے ساڑھے دس ماشہ دارچینی چار درہم یعنے ایک تولہ دو ماشہ فلفل سیاہ فلفل سپید دارفلفل نمک ہندی ہر یک نصف اوقیہ یعنے ایک تولہ چار ماشہ سات رتی خبث الحدید تین اوقیہ یعنے آٹھ تولہ سوا پانچ ماشہ خردل یعنے رائی ڈیڑھ اوقیہ یعنے چار تولہ دو ماشہ پانچ رتی نوشادر نصف درہم یعنے پونے دو ماشہ کوٹ چھان کر روغن بادام مین لت کرکے شہد کف گرفتہ سے معجون بنائین وزن شہد کا سہ چند وزن ادویہ کے ہونا چاہیے اور بروقت حاجت استعمال کرین **اخلاط اُسکے دوسرے نسخہ سے** ہلیلہ کابلی بہیڑہ شیر آملہ تخم کرفس کوہی بوزیدان بسباسہ یعنے جاوتری چیت لکڑی شقاقل ہر یک ایک جز تودری سرخ تودری سپید لسان العصافیر بہمن سرخ بہمن سپید ہر یک نصف جز ان سب دواؤن کو پیس چھان کر شہد کف گرفتہ سے روغن زرد ملاکر معجون تیار کرین اور بروقت حاجت استعمال کرین۔

زاعہران کبیر یہ ایک دوائے ہندی ہے کہ سوء مزاج بارد کو اور ضعف معدہ کو فائدہ کرتی ہے اور باہ کو زیادہ کرتی ہے اور وسواس اور سودا کے جو امراض پیدا ہوں انکو مفید ہے حرکات بدن کو درست کرتی ہے جنین کے رحم مین حفاظت کرتی ہے مثانہ اور گردہ کی اصلاح کرتی ہے اور پتھری کو ریزہ ریزہ کرتی ہے **اخلاط اُسکے** وج ترکی قسط تلخ زراوند طویل زراوند مدحرج ہر یک پانچ تولہ چھ رتی دارفلفل زنجبیل ہر یک آٹھ تولہ سوا پانچ ماشہ تخم کرفس اجوائن کرویا تخم رازیانہ تخم رطبہ تخم خرفہ تخم گندنا تودری سرخ تودری سپید اذان الفار جسکو موسی کنی کہتے ہین زیرہ کرمانی سوئے کے بیج ہر یک دس تولہ ڈیڑھ ماشہ قرنفل اشنہ چرائتہ عود بلسان ہر یک پانچ تولہ

چھ۔ رتی اکلیل الملک شیح ارمنی زرنب حب بلسان تج جاوتری الائچی کلان
قرفہ ہر ایک پونے سات تولہ ہلیلہ زرد بہیڑہ شیر آملہ خستہ برآوردہ یعنے آملہ
دودھ مین تر کیا ہوا اور گٹھلی نکالا ہوا مکد ساڑھے تیرہ تولہ تفاح خشک
تربد سپید یعنے کنگی مرماخور مورد اسفرم بزرالبنج صحرائی وبستانی گوکھرو بستانی
شیطرج ہندی یعنے چیت لکڑی زرشک حب اترج مقشر یعنے چکوترہ
کے بیج چھلے ہوئے زعفرور سبز آس ہندی بہمن سرخ بہمن سپید لسان العصافیر
مکد سوا پانچ تولہ جوز بوا تیس عدد جنگلی لکڑی کھیرا کی جڑ تخم فنجنگشت مکد
پانچ تولہ چھ رتی تخم گندرحاما مکد پونے دو تولہ افیون افربیون جندبیدستر
ڈھائی تولہ ہلیلہ سیاہ خستہ برآوردہ ایک تولہ دو ماشہ ساذج ہندی اور
حلبہ یعنے میتھی اور مو فطراسالیون دو قوراونذ چینی مکد پونے دو تولہ
ان سب دواؤن کو فراہم کرکے پیسین اور چھانین بعد اسکے قند سپید
ہموزن سب ادویہ کے اور روغن گاؤ بھی ہموزن ادویہ مذکورہ
اور قند کے لیکر شہد کف گرفتہ بھی ہموزن ادویہ اور قند اور گھی کے
لیکر اس طرح یہ معجون بنائین کہ پہلے قند کے ٹکڑے ٹکڑے کرکے سوا سیر
پانی مین ڈالکر جوش دین تاکہ خوب گھل کر مثل شہد کے گاڑھا ہوجاے
پھر اسمین شہد ملائین پھر گھی ادتار کر اسمین ڈالین اور پسی ہوئی دواؤن
کو آپس مین خوب ملادین اور قند اور شہد کے قوام کو کسی بڑے
برتن مین ڈالکر دواؤن کو جو گھی ملی ہوئی الگ رکھی ہین اس قوام مین
ڈالتے جائین تاکہ خوب ملجاے اور ایک ذات ہوجاے بعد اس کے
اس معجون کو اس برتن مین رکھین جسمین زمانہ دراز تک شہد رکھا رہا ہو
اور چھ مہینے تک مزاج پکڑنے دین بعد چھ مہینے کے استعمال کرین مقدار
شربت اسکی برابر چھوٹے مازو کے ہے تین روز اول ماہ اور تین روز آخر
مہینے مین آب گرم خواہ بعض اقسام نبیذ کے ہمراہ **اخلاط اسکے**
دوسرے نسخہ سے وج ترکی قسط اور مرکی زراوند طویل زراوند مدحرج
مکد پانچ تولہ چھ رتی فلفل زنجبیل آٹھ تولہ سوا پانچ ماشہ اور ایک نسخہ مین
تین تولہ چار ماشہ بڑے سوا آٹھ تولہ کے ہے تخم کرفس اجوائن کردیا
تخم رازیانہ تخم رطبہ تخم فرنج یعنے خرفہ تخم گندر تخم مرزنجوش تودری سپید
اور تودری سرخ زیرہ کرمانی تخم شبت یعنے سویہ کے بیج مکد دس تولہ
ڈیڑھ ماشہ قرنفل اشنہ چرائتہ عود بلسان مکد پانچ تولہ چھ رتی اکلیل الملک

شیح ارمنی زرنب حب بلسان تج جاوتری الائچی کلان قرفہ مکد پونے
سات تولہ ہلیلہ زرد ہلیلہ آملہ ساڑھے تیرہ تولہ تفاح خشک کس خشک شدہ
تربد سپید مرماحوز بزرالبنج صحرائی بزرالبنج بستانی گوکھرو شیطرج ہندی زرشک
چکوترہ کے بیج چھلے ہوے زعفرور سبز آس ہندی بہمن سپید بہمن سرخ لسان العصافیر
ہر ایک نو تولہ جوز بوا یعنے الائچی چھوٹی تیس عدد بیخ قثاء صحرائی تخم فنجنگشت
مکد پانچ تولہ چھ رتی تخم گندرحاما مکد پونے دو تولہ افیون افربیون جندبیدستر
مکد ساڑھے دس ماشہ ہلیلہ سیاہ ایک تولہ دو ماشہ ساذج ہندی حلبہ فطراسالیون
دو قوراونذ چینی مکد پونے دو تولہ ان سب دواؤن کو پیسین اور چھانین اور
ہموزن سب دواؤن کے قند کا وزن ہے اور گھی بھی اسیقدر جو اوپر لکھا
گیا ہے اسی مین پسی ہوئی دواؤن کو پہلے ملائین گے اور شہد کا وزن بھی
بدستور ہے پس معجون تیار کرلین اور رکھ چھوڑین مقدار شربت قوی آدمی کے
واسطے سات ماشہ اور ضعیف کمزور کے واسطے جس قدر مناسب ہو۔

زامهران صغیر جسکا نفع قریب اسی معجون کے ہے جسکو زامهران کبیر
کہتے ہین **اخلاط اسکے** وج ترکی قسط زراوند مدحرج زراوند طویل
مکد پانچ تولہ چھ تولہ تخم کرفس کرویا سعد کوفی تخم لفت تخم رطبہ تخم پیاز تخم
جرجیر بخور تودری سپید تودری سرخ تخم گندناسی تخم خندقوقی یعنے
بسکھپرا کے بیج تخم رازیانہ اجوائن چکوترہ کے بیج چھلے ہوے تخم خرفہ نوونج
بادکیو میتھی تخم مرزنجوش زیرہ کرمانی سویا کے بیج گاجر کے بیج مکد دو تولہ گیارہ
ماشہ قرنفل الائچی خرد اشنہ ساذج ہندی الائچی کلان قرفہ اسن
سعد کوفی جوز بوا چرائتہ زرنب اکلیل الملک ماخوز حب بلسان مکد پانچ
تولہ دس ماشہ بیخ جاوتری حب الآس زرشک لسان العصافیر سنبل الطیب
مکد سات تولہ گل سرخ خشک شدہ ڈیڑھ تولہ چار رتی ہلیلہ سیاہ ہلیلہ کابلی بہیڑہ آملہ
مکد پانچ تولہ چھ رتی بزرالبنج سپید افیون افربیون مکد ساڑھے دس ماشہ
جندبیدستر ایک تولہ سوا آٹھ ماشہ شیطرج ہندی یعنے چیت لکڑی گوکھرو
زرنجور بہمن سرخ بہمن سپید راوند چینی بزرالبنج خولنجان سعد ہر ایک پانچ
تولہ چھ رتی قند ہموزن سب دواؤن کے اور روغن گاؤ اور شہد
کف گرفتہ اسی وزن سے جو اوپر لکھا گیا ہے اور ترکیب بنانے کی بدستور ہے
مقدار شربت ساڑھے چار ماشہ نیمگرم پانی کے ہمراہ۔

معجون جالینوس معجون آلات بول مین مثل گردہ اور مثانہ کے گرمی پیدا کرتی ہے

اور سُدّہ کی تفتیح کرتی ہے بدن کی اصلاح کرتی ہے **اخلاط اُسکے** فلفل سپید فلفل سیاہ حماما قسط تلخ سنبل الطیب چرائتہ ساذج ہندی زعفران تخم کرفس انیسون عاقرقرحا تخم انگشتن تخم سداب کوہی سب اجزا ہموزن لیکر پیسیں چھان کر شہد کف گرفتہ کے ذریعہ سے معجون تیار کریں اور استعمال کریں مقدار شربت ساڑھے تین ماشہ ہمراہ آب پوست بیخ رازیانہ اور پوست بیخ کرفس کے ہے واللہ اعلم۔

دوسرا نسخہ معجون جالینوس کا درد جگر کو بہت نافع ہے اور کھانسی کو اور خون کے نکلنے کو کسی مقام سے کیون نہ آتا ہو **اخلاط اُسکے** زعفران دارچینی ہر ایک ساڑھے تین ماشہ مقل ازرق ایک تولہ دو ماشہ اشولا تو سَس تین ماشہ اذخر ساڑھے دس ماشہ چرائتہ سات ماشہ تخم اور ناردین کی سات ماشہ صمغ سرو پانچ تولہ پون ماشہ شہد آٹھ تولہ سوا پانچ ماشہ مویز کلان خستہ برآوردہ ساڑھے سترہ تولہ طلاے جید جو ایک شراب خاص ہے بقدر کفایت سب دواؤن کو کوٹ چھان کر شہد کے ذریعہ سے معجون تیار کریں۔

معجون ہرمس نقرس کو بہت مفید ہے اور وجع مفاصل اور درد گردہ اور سدہ اور ریاح اور قروح امعا اور استسقا اور یرقان اور دوار یعنی گھومنی کو فائدہ کرتی ہے اور خصوصیت اسکو وجع مفاصل و نقرس سے ہے مقدار شربت ساڑھے چار ماشہ یا سات ماشہ **اخلاط اُسکے** غاریقون سارون دج ترکی قردمانا تخم سداب افربیون جُعیدہ زوفاے خشک ہر ایک دو تولہ پونے دس ماشہ زراوند طویل بیخ اطنیثیا ہر ایک پانچ تولہ ساڑھے سات ماشہ جوائن قرنفل ہر ایک پانچ تولہ ساڑھے سات ماشہ جنطیانا زوفاے خشک سولہ تولہ ساڑھے دس ماشہ تخم حاشا تخم کرفس ہر ایک پانچ تولہ ساڑھے سات ماشہ قنطوریون دقیق اور اسی کو غریبہ بھی کہتے ہین بائیس تولہ چھ ماشہ تج قسط تلخ مرکی ہر ایک آٹھ تولہ سوا چار ماشہ سنبل الطیب فودنج کوہی فطراسالیون ہر ایک پانچ تولہ ساڑھے سات ماشہ جعدہ انیسون ہر ایک تین اوقیہ جو برابر آٹھ تولہ سوا چار ماشہ کے ہے گگرندہ اور دشتی اسقوردیون ہر ایک آٹھ اوقیہ جو برابر بائیس تولہ چھ ماشہ کے ہے سب دواؤن کو یکجا کر کے پیس چھان کر شہد گرفتہ سے معجون بنائیں اور کسی برتن میں اُٹھا رکھیں ایام ربیع میں استعمال کریں **اخلاط اسی معجون کے دوسرے نسخہ سے** غاریقون دج ترکی اسارون قردمانا تخم سداب افربیون جعیدہ زوفاے خشک ہر ایک اوقیہ یعنے دو تولہ پونے دس ماشہ۔ جوائن قرنفل ہر ایک دو اوقیہ جو برابر پانچ تولہ ساڑھے سات ماشہ کے ہے جنطیانا سولہ تولہ ساڑھے دس ماشہ حاشا تخم کرفس ہر ایک دو اوقیہ جو برابر پانچ تولہ ساڑھے سات ماشہ کے ہے قنطوریون دقیق آٹھ اوقیہ جو برابر بائیس تولہ چھ ماشہ کے ہے قسط اور تج زراوند طویل ہر ایک تین اوقیہ جو برابر آٹھ تولہ سوا چار ماشہ کے ہے مرکی سنبل الطیب فودنج کوہی فطراسالیون ہر ایک دو اوقیہ جو برابر پانچ تولہ ساڑھے سات ماشہ کے ہے فراسیون جعدہ ہر ایک تین اوقیہ جو برابر آٹھ تولہ سوا چار ماشہ کے ہے گگرندہ ہندی سقوردیون ہر ایک آٹھ اوقیہ جو برابر بائیس تولہ چھ ماشہ کے ہے شہد بقدر کفایت مقدار شربت سات ماشہ یا ساڑھے چار ماشہ وقت ربیع میں۔

معجون ہرموس حیض کو فائدہ کرتی ہے جب بقدر دو ثلث درہم کے جو بقدر سوا دو ماشہ کے ہو سرد پانی کے ہمراہ کھلائی جاے اور درد جگر کو آب گلقند کے ہمراہ اور تپ کو نیم گرم پانی کے ساتھ اور درد معدہ کو سرکہ پانی ملے ہوے کے ہمراہ اور درد گردہ کو خمر یعنے شراب پانی ملی ہوئی کے ہمراہ اور تمام اقسام درد کو اور خناق کو نیمگرم پانی کے ہمراہ اور اگر تپ سنو طلا نام شراب کے ہمراہ پانی ملا کر اور نزف الدم کے واسطے سرکہ پانی ملا کر بقدر ایک باقلات کے اور درد تہیگاہ کے واسطے اسی قدر اور آنتون کی حبت سے جو قبض پیدا ہو اور ریاح کے واسطے طلاے کہنہ کے ہمراہ پانی ملا کر اعضاے سر مین جو درد ہو اور وسواس اور جنون کے واسطے جب رات کو کھلائی جاے اور کھانسی خشک کے واسطے اول شب شراب مین پانی ملا کر اور سانپ کے کاٹنے کے واسطے آب ترنجبین کے ہمراہ اور جس مقام پر ڈنک مارنے کا زخم ہو اسپر طلا کی جاتی ہے اور جملہ سموم قتالہ مین نفع کرتی ہے جس وقت جنطیانا کے ساتھ پلائی جاے اور دیوانے کتے کے کاٹنے سے نفع کرتی ہے جب بودار کے دودھ کے ہمراہ کھلائی جاے۔ **حکیم ہرموس** جو بنانے والا اس معجون کا ہے اُس نے کہا ہے کہ دیوانے کُتے کے کاٹنے مین اسکا تجربہ ہو چکا ہے **اخلاط اُسکے** فلفل سپید بزر البنج ہر ایک پانچ استار جو برابر بارہ تولہ سوا پانچ ماشہ کے ہے زعفران افیون ہر ایک دس استار جو برابر چوبیس تولہ ساڑھے دس ماشہ کے ہے افربیون فُق ساذج ہندی عاقرقرحا بیخ لفاح تج سنبل الطیب تخم کرفس ہر ایک چھ استار جو برابر دس تولہ ڈیڑھ ماشہ کے ہے عود بلسان تین استار

جو برابر پانچ تولہ پون ماشہ کے ہیں شہد کف گرفتہ سے بقدر کفایت معجون تیار کرین اور استعمال کرین جیسا ہم اوپر کہہ چکے ہین۔

کاسکبینج یہ معجون کثیر المنافع ہے چھوٹے بچے اور بڑا کون کے امراض کو اور اُنکی مرگی کو اور اُنکے تو بون کو اور انکے سقوے کو اور کزاز جو لڑکون کو ہوتا ہے اسکو اور توبیخ اطفال کو فائدہ کرتی ہے رحم کے امراض کو اور اختناق رحم کو بھی مفید ہے زیادہ حیض کو مقدار معتدل پر کردیتی ہے اور ارباح رحم مین سکون پیدا کرتی ہے **اخلاط اُسکے** سلیخہ اور جفت آفرید اور بیخ سیر دج تخم حرمل تخم رازیانہ حب بلسان زراوند طویل زراوند مدحرج مشک اور عنبر ہر ایک چار درہم جو برابر ایک تولہ دو ماشہ کے ہے الائچی خورد چیدہ درہم جو برابر چار تولہ ایک ماشہ کے ہے افیون قسط جوز بوا بلیلہ زرد ہر ایک بارہ درہم جو برابر ساڑھے تین تولہ کے ہے قرنفل چوبیس درہم جو برابر سات تولہ کے ہیں قرفہ اور معجون کشوثا زرنیخ زرد جسکو ہرتال کہتے ہین اور تخم سوسن ہر ایک سات ماشہ زج ترکی آٹھ درہم جو برابر دو تولہ چار ماشہ کے ہے سکبینج روغن عقربی اور مرو اور روغن دستر جان ہر ایک چھ درہم جو برابر پونے دو تولہ کے ہیں انفیشت اور جاوشیر اور سعد کوفی زعفران ہر ایک دس درہم جو برابر دو تولہ گیارہ ماشہ کے ہے سناش پندرہ درہم جو برابر چار تولہ ساڑھے چار ماشہ کے ہے میعہ سائلہ پندرہ درہم جو برابر چار تولہ ساڑھے چار ماشہ کے ہے بورہ ارمنی بابرگ مس جوز السرو تخم ابہل ہر ایک تین درہم جو برابر ساڑھے دس ماشہ کے ہے کوٹ کر چھان کر معجون تیار کرین شہد کف گرفتہ کے ذریعہ سے اور استعمال کرین۔

صفت معجون کشوثا کی جو معجون کا سکبینج کا جزو ہے جرائیۃ اظفار الطیب جسکو نکھ کہتے ہین کندر ہر ایک چار درہم جو برابر ایک تولہ دو ماشہ کے ہے قرفہ زعفران ہر ایک درہم جو برابر ساڑھے تین ماشہ کے ہے ترسید چار درہم جو برابر ایک تولہ دو ماشہ کے ہے مشک عود ہر ایک نصف درہم جو برابر پونے دو ماشہ کے ہے شراب کہنہ ریحانی مین ملا کر اتنے زمانہ تک چھوڑ دین کہ خمیر اٹھ آئے اور استعمال کرین۔

معجون المسک خفقان اور تمام امراض سوداوی کو نفع کرتی ہے اور سانس جو دشواری سے آتی ہو اسکی عمدہ دوا ہے **اخلاط اُسکے** زرنباد اور درونج مروارید ناسفتہ کہربا بسد ہر ایک ساڑھے تین ماشہ ابریشم خام سوا پانچ ماشہ بہمن سپید بہمن سرخ صندل ساذج ہندی قرنفل سنبل الطیب الائچی کلان جند بید ستر ہر ایک سوا پانچ ماشہ زنجبیل دارفلفل ہر ایک ڈیڑھ ماشہ مشک ساڑھے تین رتی سب دواؤنکو کوٹ کے شہد کچا ملائین مقدار شربت برابر دانہ نخود ہمراہ شراب ریحانی کے

معجون مسک کا دوسرا نسخہ جگر اور معدہ کے درد کو اور دونون کے ضعف کو فائدہ کرتی ہے اور ریاح اور نفخ کی تحلیل کرتی ہے **اخلاط اُسکے** مشک سات ماشہ سنبل الطیب تج ساذج ہندی لک مغسول راوند چینی ہر ایک سات ماشہ جنطیانا رومی سات ماشہ زعفران اجوائن تخم کرفس مصطگی ہر ایک تولہ دو ماشہ دارچینی زراوند مدحرج ہر ایک ساڑھے دس ماشہ عود ہندی قرنفل مرکی سوا پانچ ماشہ ان سب دواؤن کو پیس چھان کر شہد کف گرفتہ سے معجون درست کرین اور ایک برتن مین اُٹھا رکھین اور برابر باقلا کے آب گرم کے ہمراہ استعمال کرین

دواء المسک جسمین افسنتین پڑتی ہے خفقان اور وسواس اور اورام خنجرہ کو فائدہ کرتی ہے اور معدہ کی تری کو خشک کرتی ہے **اخلاط اُسکے** افسنتین اور صبر ہر ایک سوا دو تولہ ریوند چینی سوا دو تولہ اجوائن زعفران تخم کرفس ایک تولہ دو ماشہ مشک تار دین ساذج ہندی مرکی ہر ایک سات ماشہ جند بید ستر سوا پانچ ماشہ سب دواؤن کو کوٹ چھان کر شہد ملا کر معجون تیار کرین

دواء المسک کا اور نسخہ سوداے صفراوی کو فائدہ کرتی ہے **اخلاط اُسکے** مصطگی زعفران ہر ایک سوا پانچ ماشہ شگوفہ افسنتین بادرنجبویہ افتیمون ہر ایک ساڑھے تین ماشہ عود ہندی سک ہر ایک سوا پانچ ماشہ مشک پونے دو ماشہ زرنباد درونج ہر ایک سات ماشہ مروارید ناسفتہ کہربا بسد ابریشم خام ہر ایک ساڑھے دس ماشہ صبر سات تولہ شہد بقدر کفایت پوری خوراک اسکی سات ماشہ کی ہے

دواء المسک شیرین خفقان اور امراض سودا کو مفید ہے اور سانس کی دشواری آمد کو فائدہ کرتی ہے اور مرگی اور فالج اور لقوے کو اور چوتھیے لرزہ اور بخار کو مفید ہے **اخلاط اُسکے** زرنباد درونج ہر ایک ساڑھے تین ماشہ مروارید ناسفتہ کہربا بسد حریر خام سوختہ ہر ایک سوا پانچ ماشہ بہمن سرخ بہمن سپید ساذج ہندی سنبل الطیب الائچی کلان قرنفل جند بید ستر ہر ایک پونے دو ماشہ زنجبیل دارفلفل ہر ایک تین ماشہ تین رتی سب دواؤن کو کوٹ چھان کر ایسے شہد مین جو آگ پر نہ چڑھا یا ہو معجون تیار کرین وزن شہد کا سہ چند وزن دواؤن کے ہوگا اور کسی برتن مین محفوظ [illegible] مہینے کے بعد استعمال کرین

دواء المسک کا اور نسخہ وہ بھی یہی فائدہ کرتا ہے **اخلاط اُسکے** زرنباد درونج مروارید کو چک کہربا بسد ہر یک ایک تولہ ساڑھے دس ماشہ ابریشم خام سات ماشہ بہمن سپید بہمن سرخ سنبل الطیب ساذج ہندی الائچی کلان قرنفل ہر یک ایک تولہ دو ماشہ اشنہ دارفلفل زنجبیل ہر یک ساڑھے چار ماشہ جند بیدستر تین ماشہ مشک جید ساڑھے چار ماشہ ابریشم کو قینچی سے کتر کر چھوٹے ٹکڑے کاٹین کہ مثل غبار کے ہو جاے بعد اسکے موتی اور مونگا اور کہربا کھرل مین جدا جدا پیسین اور سب دوائین پیس کر شہد ملا کر معجون تیار کرین مقدار شربت سوا دو ماشہ نیم گرم پانی کے ہمراہ۔

دواء المسک کا اور نسخہ وہی منافع اسمین بھی ہین جو اوپر کے نسخے مین لکھے گئے **اخلاط اُسکے** افسنتین اور صبر ہر ایک دو تولہ چار ماشہ سنبل الطیب اور مشک اور ساذج ہندی ہر یک سات ماشہ ریوند چینی ایک تولہ نو ماشہ جواین تخم کرفس زعفران ایک تولہ دو ماشہ جند بیدستر پونے نو ماشہ سب دواؤن کو کوٹ چھان کر شہد سے معجون بنائین پوری مقدار شربت ساڑھے چار ماشہ کی ہے

سنجر مینیاے کبیر یہ دوا مجرب ہے نافع تمام امراض بارده اور ریاح غلیظہ کو ہے اور دانتون کے درد اور اُنکے سڑ جانے کو جنکو کیڑا لگنا کہتے ہین اور برودت معدہ کو اور غذا کے بخوبی ہضم ہونے مین جو دیر ہو اسکو اور قولنج کو اور پیشاب دشواری سے آنے کو جو بسبب سردی اور بلغم کے ہو اور رجع پیشاب بشکل مخاطی ہو یعنے بشکل اُس گاڑھی رطوبت سفید کے ہو جو ناک سے آتی ہو جسکو ہندی مین رینٹ کہتے ہین **اخلاط اُسکے** جند بیدستر افیون دارچینی اسارون بجیٹھ مو دوقو ہر یک ساڑھے تین ماشہ فلفل دارفلفل ابرز یعنے بیروزہ خشک قسط ہر یک پونے دو تولہ زعفران پونے دو ماشہ جو چیزین گھلنے والی ہین انکو ماء العسل مین گھول کر اور خشک دواؤن کو کوٹ کر اور بیروزہ کو جداگانہ گھول کر شہد ملا کر معجون درست کرین اور چھ مہینے کے بعد استعمال کرین **اخلاط سنجر مینیا کے دوسرے نسخہ سے** جند بیدستر فلفل سیاہ زعفران مو بجیٹھ دوقو اسارون افیون فلفل سپید بیروزہ ہر یک سات ماشہ قسط ساڑھے تین ماشہ دارچینی سات ماشہ کوٹ چھان کر شہد کف گرفتہ سے معجون تیار کرین۔

سنجر مینیاے صغیر اسکا بھی وہی فائدہ ہے جو سنجر مینیاے کبیر کا لکھا گیا ہے **اخلاط اُسکے** جند بیدستر افیون ہر یک دو تولہ گیارہ ماشہ دارچینی اور مو اور بجیٹھ اور دوقو اور اسارون ہر یک دو تولہ گیارہ ماشہ فلفل دارفلفل بیروزہ مرکی قسط ہر یک آٹھ تولہ نو ماشہ زعفران سوا گیارہ تولہ اور ایک نسخہ مین زنجبیل ایک وقیہ جو برابر ایک تولہ پونے دس ماشہ کے ہے میعہ سائلہ تین اوقیہ یعنے آٹھ تولہ سوا پانچ ماشہ اور دوسرے نسخہ مین جند بیدستر اور فلفل سیاہ اور زعفران اور مو اور بجیٹھ دوقو اور اسارون افیون دارچینی فلفل سپید ہر یک ساڑھے تین ماشہ قسط ساڑھے تین ماشہ دواؤن کو کوٹ چھان کر شہد ملا کر معجون تیار کرین اور چھ مہینے تک مزاج پکڑنے دین مقدار شربت سوا دو ماشہ سنار منحنہ نیم گرم پانی کے ساتھ اور دوسرے نسخہ مین ڈیڑھ ماشہ سے نو ماشہ تک اور ایک نسخہ مین مقدار شربت بقدر دانہ مرچ سیاہ کے ہے اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ ایک قیراط یعنے دو رتی پیکر واسطے دفع سمیت سموم کے طلا کیجاتی ہے اور جو ریاح رحم مین ہون انکے واسطے اور جو عورت کم زہرہ کا حبتی ہو یا جسکو حیض کم آتا ہو اسکو بمقدار دانہ نخود کے یا باقلے کے روغن سوسن مین گھول کر کسی کپڑے مین لت کرکے حمول کرائین اور روغن زنبق مین گھول کر عورت کو سنگھائین اور اسی کی دھونی بھی دین سینہ کے درد اور کھانسی کے واسطے اور دونون گردون کے درد کے واسطے اور دشواری بول کے واسطے اور واسطے ابردہ یعنے سردی اندرون شکم بقدر چنے کے طلا نام شراب خالص کے ہمراہ پلائین اور تخمہ کے واسطے طلا نام شراب خالص مین ساڑھے چار ماشہ استعمال کرین۔

امروسیا یہ دواے مرکب ضعف جگر اور ضعف طحال اور صلابت کو ان دونون کے مفید ہے اور سدہ دن کی تفتیح کرتی ہے بول کا ادرار کرتی ہے گردہ کی پتھری کو ریزہ ریزہ کرتی ہے اور منفعت اُسکی اب اسے استسقا مین بہت بڑی ہے **اخلاط اُسکے** دوقو اور دو تخم گزر صحرائی ہے زیرہ کرمانی عود بلسان سلیخہ قردمانا شگوفہ اذخر تخم کرفس ہر یک ساڑھے تین ماشہ دارفلفل قسط ہر یک پونے دو ماشہ فلفل سپید پونے دو ماشہ مرکی ساڑھے دس ماشہ حب الغار دس عدد وج ترکی زعفران ہر یک سات ماشہ ان سب دواؤن کو کوٹ چھان کر شہد کف گرفتہ سے معجون بنائین مقدار شربت بقدر ایک بندقہ کی ہے گرم پانی کے ہمراہ۔

القرویا اور یہ معجون بلادری ہے زمانت یعنے عضو کے بے حس و حرکت اور بیکار ہو جانے کو نفع کرتی ہے **اخلاط اُسکے** بلیلہ سیاہ بہیڑہ آملہ

کمد چھتیس درہم جو برابر دس تولہ چھ ماشہ کے ہے نکو بخی چوبیس درہم جو برابر سات تولہ کے ہے طباشیر چھ درہم جو برابر پونے دو تولہ کے ہے ہال یعنے الایخی خرد سات درہم جو برابر دو تولہ چار رتی کے ہے سعد کوفی چھ درہم جو برابر پونے دو تولہ کے ہے بلادر یعنے بھلانوان چھ درہم جو برابر پونے دو تولہ کے ہے فلفل دار فلفل زنجبیل فلفل ہو یہ جسکو پیپلا مور کہتے ہین نیسون کمد بارہ درہم جو برابر ساڑھے تین تولہ کے ہے سب دواؤن کو کوٹ چھان کر قند سپید چھ سو درہم جو برابر پون پاؤ دو سیر کے ہے اور تول سیر کی اسی روپیہ سے گرم پانی مین گھول کر معجون تیار کرین پانی کا وزن اتنا ہو جسمین معجون بن سکے بعد اسکے چھ مہینے مین کسی مضبوط برتن مین رکھکے دفن کرین بعد اسکے استعمال کرین۔

معجون بلادر تمام اقسام درد معدہ کو اور پرانے درد سر اور دوار یعنے گھومنی جو معدہ کے سبب سے ہو اور جنون اور ہذیان اور درد سینہ اور درد جگر اور درد طحال اور گردہ اور مثانہ کو مفید ہے اور جو مزاج بار دان اعضا کا ہو اسکو درست کر دیتی ہے اور رحم کے درد ہائے معلومہ کو اور نقرس اور جذام اور دیگر امراض سوداوی کو فائدہ کرتی ہے **اخلاط اسکے** سنبل اور موز عفران بیخ ساذج ہندی شگوفہ افتیمون شگوفہ اذخر حب بلسان راوند قرنفل حب لبان زنجبیل صبر مقل مرکی روغن بلسان کمد دو تولہ پونے دس ماشہ مصطگی عسل بلادر یعنے بھلاوان مین جو شیرہ نکلتا ہے غاریقون کمد آٹھ درہم یعنے چار تولہ بیخ سوسن آسمان گونی دو اوقیہ جو برابر پانچ تولہ ساڑھے سات ماشہ کے ہے پوست بیخ رازیانہ تین رطل جو برابر سوا سیر اور سوا تولہ کے ہے سرکہ تین اقساط پہلے پوست بیخ رازیانہ کو سرکہ مین تین دن بھگوئین بعد اسکے دیگ پر چڑھا کے جوش خفیف دین پھر سرکہ کو چھان لین اور پوست رازیانہ کے چھلکون کو خوب نچوڑ دین اب اس سرکہ پر کہ ڈیڑھ رطل شہد جو برابر ڈھائی پاؤ کے ہے زیادہ کرکے دھیمی آنچ پر کوئلے کی اسکو چڑھائین تا اینکہ غلیظ ہو جاوے بعد اسکے غلیظ ہونے کے اور دوائین باقیماندہ جو پسی اور چھنی ہوئی رکھی ہون اسمین ملا دین مقدار شربت ساڑھے تین ماشہ کی ہے اور بدرقہ جو مناسب ہو۔

معجون بلادری کا دوسرا نسخہ فالج وغیرہ مثل لقوہ اور استرخا کو فائدہ کرتی ہے اور دماغ کو جلا دیتی ہے اور صاف کرتی ہے **اخلاط اسکے** سنبل سلیخہ ساذج ہندی موز عفران شیح ارمنی افتیمون شگوفہ اذخر دار چینی حب بلسان قرنفل کمد سات ماشہ حب بلسان مقشر زنجبیل کمد ایک اوقیہ یعنے دو تولہ پونے دس ماشہ کیا عسل بلادر فوفل یعنے چھالیا کمد ساڑھے دس ماشہ غاریقون سات ماشہ اور ایک نسخہ مین سابور یعنے فولاد آٹھ درہم یعنے دو تولہ چار ماشہ صبر ایک اوقیہ یعنے دو تولہ پونے دس ماشہ بیخ بنفشہ دو اوقیہ یعنے پانچ تولہ ساڑھے سات ماشہ پوست بیخ باریک رازیانہ تین رطل جو برابر سوا سیر کے ہے کہنہ نو رطل جو برابر پونے چار سیر کے ہے پہلے پوست مذکورہ کو سرکہ مین تین دن تک بھگو دین بعد اسکے پھر دیگ مین ڈال کر جوش دین تاکہ تین جوش آ جائین اسکے بعد سرکہ کو چھان کر چھلکون کو نچوڑ لین پھر اس سرکہ کو دیگ مین ڈالکر ساڑھے دس رطل شہد جو برابر تخمینا پانچ سیر کے ہے ڈالکر جوش دین مگر آنچ بہت نرم رہے تا اینکہ قوام گاڑھا ہو جاوے پھر دیگ کو اوتار کر سفوف ادویہ اُس پر چھڑکین اور خوب ملائین اور چھ مہینے کے بعد اس معجون کا استعمال کرین مقدار شربت پوری ساڑھے تین ماشہ ہمراہ آب گرم کے

ارسطون کبیر اور معنی اسکے یہ ہین کہ یہ معجون بڑی فضیلت رکھتی ہے اور برودت جسم کو اور سبل یعنے اُس جھلی کو جو آنکھ مین پڑتی ہے اور اسمین جھلی ہوتی ہے اسکو اور درد شکم اور حمی مختلفہ یعنے جو تپ کہ اُسکا وقت اور مادہ یکسان نہو جیسے لرزہ بخار کو اور رحم کے درد کو نفع کرتی ہے **اخلاط اسکے** افربیون زعفران تج حماما افیون اقاقیا مرکی قسط سنبل الطیب ورگوندا اور مغز تخم بید انجیر بسکھپرا کے بیج تخم جرجیر تخم اذنگن مقل کندر دبق یعنے موبزک عسلی سماق کبریت زرد میوسائکہ فلفل سپید کمد ایک تولہ ساڑھے پانچ ماشہ عاقر قرحا تخم غوطینثا اور یہ آذریون ہے اور گل سرخ خشک شدہ تخم فجن یعنے سداب۔ تخم کرفس اور چکوترہ کے بیج اجوائن تخم طرخشقوق جو ایک قسم کی کاسنی ہے کمد ایک تولہ دو ماشہ برزخوکی دو تولہ گیارہ ماشہ بزرالبنج دو تولہ گیارہ ماشہ قرطم جسکو کڑ کہتے ہین زنجبیل کمد سات ماشہ اور بعض لوگ فلفل اسمین نہین ڈالتے ہین خشک دواؤن کو کوٹین اور گیلی دواؤن کو شراب ریحانی مین تین دن تک بھگو دین تا اینکہ دوائین گھل جائین اور مثل شہد کے ہو جائین اور اسوقت روغن بلسان عمدہ ایک اوقیہ جو برابر دو تولہ پونے دس ماشہ کے ہے اس مین ڈال کر پتھر کی ہانڈی مین جوش لیے پر

پکاوین اور اتنی آنچ کرین کہ دو جوش آجائین بعد ازان اسکو اُتار کر چھ مہینے تک رکھ چھوڑین مقدار شربت پوری ساڑھے چار ماشہ کی ہے اور جتنی پُرانی ہو عمدہ ہوگی۔

ارسطون صغیر یہ بھی وہی نفع کرتی ہے جو ارسطون کبیر کرتی ہے **اخلاط اسکے** افیون ایک تولہ دو ماشہ اقاقیا فلفل کمد ایک اوقیہ یعنے دو تولہ پونے دس ماشہ عاقرقرحا تین درہم یعنے ساڑھے دس ماشہ حماما پانچ درہم یعنے ایک تولہ ساڑھے پانچ ماشہ رنج چار درہم یعنے ایک تولہ دو ماشہ زعفران تین درہم جو برابر ساڑھے دس ماشہ کے ہے کبریت زرد ایک اوقیہ یعنے دو تولہ پونے دس ماشہ افربیون تین درہم کہ برابر ساڑھے دس ماشہ کے ہے سنبل الطیب ایک اوقیہ برابر دو تولہ پونے دس ماشہ کے کوٹ چھان کر شہد ملاکر معجون تیار کرین۔

دحمرثا یہ دوا اسدہ ہائے جگر اور طحال اور رحم کی برودت اور کھانسی اور جو کھینے لرزہ اور بخار اور ضیق النفس اور اُس یرقان کو جو سدہ سے ہو اور استرخا کو مفید ہے **اخلاط اُسکے** تخم حرمل ڈیڑھ من جو برابر تین پاؤ کے تخمیناً ہوتا ہے لبان دس درہم یعنے دو تولہ گیارہ ماشہ زراوند طویل راوند چینی بیس درہم یعنے پانچ تولہ دس ماشہ زنجور درونج ہر ایک چار درہم یعنے ایک تولہ دو ماشہ مصطگی حب بلسان زعفران اکلیل الملک سنبل الطیب کمد دس درہم یعنے دو تولہ گیارہ ماشہ افیون زنجبیل قسط رنج کمد تین استار یعنے پانچ تولہ پون ماشہ سعد کوفی دس استار یعنے سولہ تولہ ساڑھے دس ماشہ صبر سقوطری چودہ درہم یعنے چار تولہ ایک ماشہ قرنفل چھ درہم یعنے پونے دو تولہ خربق سپید گل سرخ خشک شدہ کلونجی کمد چھ استار یعنے دس تولہ ڈیڑھ ماشہ فلفل دس درہم یعنے دو تولہ گیارہ ماشہ ان سب دواؤن کو کوٹ چھان کر شہد کف گرفتہ مین بناکر معجون تیار کرین اور استعمال کرین۔

بادمجرج اسکے منافع بھی مثل منافع دحمرثا کے ہین **اخلاط اسکے** زنجور درونج افیون جندبیدستر عاقرقرحا فلفل دارفلفل رنج موم المجوس جسکو مراتبہ بھی کہتے ہین اور بزرالبنج قسط لبنی یعنے جاؤشیر زعفران کمد چھ درہم یعنے پونے دو تولہ حلبہ یعنے میتھی آٹھ درہم یعنے دو تولہ چار ماشہ مرزاریدساٹ ماشہ بیروزہ مرمکی کمد بارہ درہم یعنے ساڑھے تین تولہ سب کو کوٹ چھان کر شہد سے معجون تیار کرین۔

معجون غیاثی اعضائے سر مین جو پُرانا درد ہو اسکو فائدہ کرتی ہے اور شراب مین شہد اور نیمگرم پانی ملاکر استعمال کیجاتی ہے اور جن لوگونکو مرگی کا دورہ ہوتا ہے اگر اس معجون کو تناول کرین فائدہ کرتی ہے اور ہذیان اور ورم سخت اور سوداوی کو اور جو فضول آنکھ کی طرف کچھکر آتے ہون اسکو فائدہ کرتی ہے **اخلاط اسکے** مرسلیخہ دارفلفل دارچینی سیسالیوس حماما کمد چار درم یعنے ایک تولہ دو ماشہ سنبل الطیب شگوفہ اذخر کمد بارہ درہم یعنے ساڑھے تین تولہ زعفران پانچ درہم یعنے ایک تولہ ساڑھے پانچ ماشہ افیون پندرہ درہم یعنے چار تولہ ساڑھے چار ماشہ تخم کرفس کوہی پینتیس درہم یعنے دس تولہ ڈھائی ماشہ انیسون تخم کرفس بستانی کمد بیس درہم یعنے پانچ تولہ دس ماشہ فلفل اڑتیس درہم یعنے گیارہ تولہ ایک ماشہ اور قسط اور زنجبیل اور اسارون کمد ایک درہم یعنے ساڑھے تین ماشہ خشک دواؤن کو کوٹ چھان لین اور گیلی دواؤن کو ملاے ریحانی مین بھگو دین بعد اسکے شہد ملاکر معجون تیار کرین مقدار شربت اسکی ساڑھے تین ماشہ نہار منھ نیمگرم پانی کے ساتھ

معجون اصفر سلیم جو بیماریان مرۂ سودا سے پیدا ہوتی ہین انکو اور ریاح اور خفقان اور بچون کے پیٹ وغیرہ مین جو درد ہوتا ہے اور رحم کے دردون کو مفید ہے **اخلاط اسکے** فلفل سپید زنجبیل نمک ہندی کمد چھ درہم یعنے پونے دو تولہ افیون افربیون جندبیدستر قرنفل زعفران مصطگی عاقرقرحا کمد پانچ درہم یعنے ایک تولہ ساڑھے پانچ ماشہ قسط چھ درہم یعنے پونے دو تولہ فاشرا فاسرستین سعد زرنباد درونج زراوند طویل کمد دو درہم یعنے سات ماشہ روغن بلسان آب کافور چار درہم یعنے ایک تولہ دو ماشہ خشک دواؤن کو کوٹ کر اور گوند کے اقسام کو شراب مین بھگو کر شہد کف گرفتہ کے ذریعہ سے معجون تیار کرین مقدار شربت ہر ایک دی کے واسطے مناسب اُسکے مزاج کے ہے۔

معجون اسود سلیم مس یعنے جنون اور فالج اور لقوے اور مرۂ سودا اور تمام امراض باردہ کو فائدہ کرتی ہے **اخلاط اسکے** تخم حرمل ایک سو بیس درہم یعنے پینتیس تولہ اور جاؤشیر اسی درہم یعنے تیئیس تولہ چار ماشہ کلونجی بیروزہ خیار صحرائی کمد ساٹھ درہم یعنے ساڑھے سترہ تولہ زنج ترکی سکبینج اشق زراوند طویل

اصد چینی و مو مد حرج خردل یعنے رائی مقل ازرق یعنے گوگل خربق یعنے کٹکی بیخ کاسنی حب بید ستر بلدرائن کی جڑ تخم جرجیر فنجنکشت زرگند ھک سداب کوہی ہر ایک چالیس درہم یعنے گیارہ تولہ آٹھ ماشہ انیون افربیون زرنیخ اور فلفل سپید پھٹکڑی نمک ہندی سرخ ملح نفطی یعنے سیاہ نمک بیخ شہترہ اور جرہ سا لبسن کی اور دہی تفاح بیخ منب عاقرقرحا صبر لبان شیطرج یعنے چیت لکڑی ہر ایک گیارہ درہم یعنے تین تولہ ڈھائی ماشہ سنبل مصطگی زرنباد درونج ہر ایک آٹھ درہم یعنے دو تولہ چار ماشہ زعفران تین درہم یعنے ساڑھے دس ماشہ خشک دواؤن کو کوٹ لین اور گوند کے اقسام کو قطران شامی مین بقدر کفایت بھگوئین پھر کوٹ کر سب دوائین ملائین اور رکھ مین دو مہینے تک دفن کر دین بعد اسکے استعمال کیا جاے مقدار شربت تین مثقال یعنے ایک تولہ ڈیڑھ ماشہ انسان قوی کے واسطے اور متوسط درجہ کے آدمی کے واسطے دو مثقال یعنے نو ماشہ اور ضعیف کے واسطے ایک مثقال یعنے ساڑھے چار ماشہ اور بیمارون کے واسطے برابر دانہ مرچ سیاہ کے۔

معجون ابی مسلم اور اسکا نام غیاث ہے یہ معجون مخدر ہے اور جتنے درد ہم تسکین کے بیٹھتے ہین انمین سکون پیدا کرتی ہے اور جو بیماری غالب آگئی ہو بسبب وسواس کے اور جو درد بدن مین ہوتا ہو اسکو نافع ہے اور اُس مین سکون پیدا کرنے والی ہے **اخلاط اسکے** افیون بیخ سپید ہر ایک دس مثقال یعنے تین تولہ نو ماشہ افربیون زعفران عاقرقرحا سنبل سورنجان الائچی کلان دار فلفل ہر ایک پانچ مثقال یعنے ایک تولہ دس ماشہ کوٹ چھان کر شہد کف گرفتہ سے معجون بنائین مقدار شربت قوی آدمی کے واسطے نصف مثقال یعنے سوا دو ماشہ اور مسن آدمی اور کم سن کے واسطے ایک دانگ تو برابر چار رتی کے ہے۔

معجون توم بہتی اور ابرود یعنے سردی شکم اور خلط خام اور بلغم کو فائدہ کرتی ہے اور قوت بڑھاتی ہے رنگ صاف کرتی ہے اسکے کھانیوالے کا رنگ جوانی کے سن کا ہو جاتا ہے ہر ایک مرض کو فائدہ کرتی ہے اور جاڑون مین اسکے استعمال کرنے سے بدن مین اسقدر گرمی پہونچتی ہے جس سے روئی دار کپڑے کی حاجت نہین رہتی ہے اور مقام منافی جو پشتہ پر ہے سکو خشک کر دیتی ہے اور طبیعت کی روانی کو بند کر دیتی ہے یہ طبیعت کی خفت کرتی ہے **تعداد اسکے**

قفیز یعنے پیمانہ خاص نخود شامی لیکر آب شیرین مین رات بھر بھگودین اور صبح کو اس قدر دھیمی آنچ مین جوش دین کہ پانی سیاہ ہو جاے اور چنے پھول جائین بعد اسکے پانی چھان لین پھر لہسن کو صاف کر کے ایک ایک جوا پاک کرین اور اسی پانی مین اسکو اتنا پکائین کہ گل کر مثل بھیجے کے ہو جاے پھر اس پر گاے کا دودھ تازہ اتنا ڈالین کہ چار انگل اونچا اوپر آجاے اب پھر اس کو بہت نرم آنچ سے جسکی لو چراغ کی بتی کے برابر ہو پکائین تا اینکہ دودھ خشک ہو جاے یا قریب خشک ہونے کے پہونچے پھر اُس پر گاے کا گھی تازہ اسی قدر ڈال کر ویسی ہی نرم آنچ مین پکائین تا اینکہ روغن جذب ہو جاے بعد اسکے تانبے کے برتن مین اسکو اتنا گوندھین کہ مثل گوندھے ہوے آٹے کے ہو جاے اب اس پر اتنا شہد ڈالین کہ چار چار انگل اوپر اسکے رہے مگر شہد سپید اور صاف ہو۔ اب اسکو بھی اسیقدر نرم آنچ سے پکائین تا اینکہ شہد بستہ ہو جاے یا قریب بستگی کے پہونچے۔ اب خیال کرین کہ جتنا لہسن وزن مین ڈالا ہو اُس مین فی چونتیس تولہ لہسن بارہ مثقال جو برابر ساڑھے چار تولہ کے ہے تودری سرخ اور اسی قدر تودری سپید اور چار مثقال یعنے ڈیڑھ تولہ فلفل اور دس مثقال یعنے پونے چار تولہ بر دو جسی ہندی مین کوندل کہتے ہین اور کوندل ایک قسم کی گھانس ہے جو اکثر تالابون اور گڑھون مین اُگتی ہے پتی اسکی مشابہ برگ خرما کے ہوتی ہے اور دس مثقال زیرۂ کرمانی اور حاشیہ مین ایک نسخہ کے یعنے پایا ہے کہ دس مثقال خولنجان اور اسی قدر دارچینی اور پانچ مثقال یعنے ایک تولہ ساڑھے دس ماشہ دار فلفل ان سب دواؤن کو کوٹ کر اسی لہسن مین ملا دین اور کسی سبز برتن مین اسکو رکھین خوراک بقدر ایک جوزہ کے ہر حال مین تجویز ہوئی۔

اثاناسیاے کبری جسمین بھیڑیے کا جگر داخل ہے یہ دواے مرکب دردہای جگر اور طحال اور معدہ کو اور ریاح کو اور قولنج و سطاریا اور پرانی کھانسی کو فائدہ کرتی ہے اور جن لوگون کو خون کی قے ہوتی ہے انکو مفید ہے اور درد کے اقسام مین سکون پیدا کرتی ہے مثل معجون فیلن یعنے فلونیا سے روئی کے اور خدر یعنے سن ہو جانے کو

اور دردانی شکم اور نزف رطوبت زن وغیرہ کو اور دونون گردون کے درد کو اور دونون گردون کے ریاح کو اور مثانہ کے ریاح کو اور ربو اور کھانسی کو فائدہ کرتی ہے اور بواسیر پر مثل مرہم کے لگائی جاتی ہے پس فائدہ کرتی ہے مقدار شربت چہارم مثقال سے نصف مثقال تک ہے **اخلاط اُسکے** زعفران مرکی افیون جند بیدستر بزر البنج قسط قردمانا خشخاش سنبل الطیب غافث اور بھیڑیئے کا پتہ اس گوسفند کا وا ہنا سینگ جلا ہوا جسکے دونون سینگ ہون سب اجزا برابر بوزن لیکر خشک اجزا کو کوٹ ڈالین اور گیلے اجزا کو شراب مین گھلا کر شہد کف گرفتہ کے ذریعہ سے معجون بنائین اور چھ مہینے کے بعد استعمال کرین۔

اثاناسیا صغیر اسکے منافع بھی وہی ہین جو اثاناسیا کبری کے لکھے ہین **اخلاط اُسکے** میعہ زعفران قسط سنبل الطیب افیون سلیخہ ہر ایک چار درہم یعنی ایک تولہ دو ماشہ عصارہ غافث آٹھ درہم جو برابر تین تولہ چار ماشہ کے ہے بیخ سوسن بارہ درہم یعنی ساڑھے تین تولہ شہد بقدر کفایت مقدار شربت بقدر ایک بندقہ ہمراہ شربت ہاے مناسب کے اور دوسرے نسخہ مین ان دواؤن کی زیادتی ہے مرکی عود بلسان ہر ایک چار درہم یعنی ایک تولہ دو ماشہ۔

دواء الکرکم ضعف جگر اور طحال اور معدہ کو اور انھین اعضا کی صلابت کو اور استسقاے ابتدائی کو نفع کرتی ہے اور استسقا کے پیدا ہونے کو منع کرتی ہے اور رنگ کو بہت خوشنما کر دیتی ہے اور اکثر امراض کہنہ کو مفید ہے **اخلاط اُسکے** سنبل الطیب مرکی سلیخہ قسط شگوفہ اذخر دار چینی زعفران ہر ایک مساوی وزن مین لیکر کوٹ چھان کر سواے مرکی کے الگ رکھین اور مرکی کو ایک شبانہ روز (جس سے مراد اطبا کی چوبیس گھنٹے ہوتے ہین کسی وقت کیون نہ بھگوئین اور یہ مراد نہین کہ پورا ایک دن اور پوری ایک رات ہو) شراب مثلث مین بھگوئین اور سب دواؤن کو ملا کر شہد کف گرفتہ کے ساتھ معجون تیار کرکے ایک برتن مین اُٹھا رکھین اور استعمال کرین اور دوسرے نسخہ مین سنبل الطیب کے بدلے ناردین ہے۔

صفت دواء الکرکم کی جو صنعت جالینوس سے ہے اور درد ہاے کہنہ جو جگر اور طحال مین برودت اور غلاظت خلط سے ہون اُن سب کو نفع کرتی ہے اور تمامی آلات غذا مین جو سدہ عارض ہون اُنکی تفتیح کرتی ہے اور ریاح غلیظ کو انھین آلات غذا سے نکال دیتی ہے اور ادرار بول کرتی ہے اور تمام اقسام درد گردہ اور مثانہ اور رحم کو جو مواد غلیظہ سے عارض ہون نفع کرتی ہے اور جو صلابتین ان اعضا مین ہون اُن کو اور استسقا کو مفید ہے **اخلاط اُسکے** زعفران بارہ درہم یعنی ساڑھے تین تولہ مو اور مجیٹھ ہر ایک چار درہم یعنی ایک تولہ دو ماشہ قسط سلیخہ شگوفہ اذخر حب ملبان ہر ایک درہم یعنی ساڑھے تین ماشہ سنبل الطیب چھ درہم یعنی پونے دو تولہ انیسون دو قو اسارون راوند چینی فطراسالیون ہر ایک چار درہم یعنی ایک تولہ دو ماشہ افربیون دو درہم یعنی سات ماشہ عصیر سوسن اور غافث اور جعدہ اور اسقولوقندریون ہر ایک تین درہم یعنی ساڑھے دس ماشہ روغن بلسان نصف اوقیہ یعنی ایک تولہ چار ماشہ سات رتی مرکی چار درہم یعنی ایک تولہ دو ماشہ اور ایک نسخہ مین بجاے حب ملبان کے حب بلسان ایک درہم یعنی ساڑھے تین ماشہ کبر رومی تین درہم یعنی ساڑھے دس ماشہ ہے دواؤن کو کوٹ چھان کر پہلے روغن بلسان مین خوب آلودہ کرین بعد اسکے شہد ڈال کر معجون تیار کرین مقدار شربت ساڑھے تین ماشہ ہمراہ شراب العسل کے۔

دواء اللک اکبر وہی منافع جو دواء الکرکم کے مذکور ہوے اسمین بھی ہین اور پتھری کو بھی ریزہ ریزہ کرتی ہے **اخلاط اُسکے** لک آٹھ درہم یعنی دو تولہ چار ماشہ بادام تلخ مقشر دار چینی ساذج ہندی قرنفل ہر ایک پانچ درہم یعنی ایک تولہ ساڑھے پانچ ماشہ کمافیطوس یعنی کرکمندا اور مو اور مجیٹھ اور مرکی زوفاے خشک ہر ایک چار درہم یعنی ایک تولہ دو ماشہ سنبل الطیب بارہ درہم یعنی ساڑھے تین تولہ دو قو تخم کرفس فطراسالیون زیرہ کرمانی زنجبیل ہر ایک آٹھ درہم یعنی دو تولہ چار ماشہ جنطیانا زراوند مدحرج ہر ایک سات درہم یعنی دو تولہ چار رتی رب السوس ساڑھے بارہ درہم یعنی تین تولہ پونے آٹھ ماشہ راوند پندرہ درہم یعنی چار تولہ ساڑھے چار ماشہ جعدہ اذخر ہر ایک تین درہم یعنی ساڑھے دس ماشہ فلفل

اور قسط تلخ گیارہ درہم یعنے تین تولہ ساڑھے تین ماشہ زعفران تین درہم یعنے ساڑھے دس ماشہ اسارون سات درہم یعنے دو تولہ چار رتی مجیٹھ پندرہ درہم یعنے چار تولہ ساڑھے چار ماشہ حب بلسان سلیخہ مصطگی چرائتہ تلخ سات درہم یعنے دو تولہ چار رتی سیسالیوس روغن بلسان تلخ ساڑھے تین درہم ایک تولہ دو رتی خشک دواؤنکو کوٹ کر چھانین اور پگھلنے والی دواؤن کو شراب ریحانی مین گھولین اور بقدر کفایت شہد ڈال کر معجون تیار کرین اور شربت مناسب کے ہمراہ بقدر ایک بندقہ کے استعمال کرین۔

دواء اللک اصغر ضعف جگر اور ضعف معدہ اور دونون کی برودت اور صلابت کو اور طحال کی صلابت کو فائدہ کرتی ہے اور سدون کی تفتیح کرتی ہے **اخلاط اسکے** لک قسط حب الغار ترمس حلبہ فلفل تلخ دو درہم یعنے سات ماشہ راوند تین درہم یعنے ساڑھے دس ماشہ شہد بقدر کفایت مقدار شربت ایک درہم یعنے ساڑھے تین ماشہ جوش ندہ افسنتین کے ہمراہ اور ایک نسخہ مین بدلے حب الغار کے شگوفہ اذخر ہے۔

صفت دواے قوی کھانسی اور جگر کی سختی اور شوصہ کو مفید ہے **اخلاط اسکے** مرکی اور نبات یعنے علک البطم تلخ چار درہم یعنے ایک تولہ دو ماشہ سنبل الطیب زعفران دار چینی فقح تلخ انکیدہ درہم یعنے ساڑھے تین ماشہ شگوفہ اذخر چرائتہ مقل ڈھائی درہم یعنے پونے نو ماشہ اور بعض نسخون مین بدلے مقل کے اصفالانوس ہے مویز کلان خستہ و پوست برآوردہ پچیس درہم یعنے سات تولہ ساڑھے تین ماشہ شہد بقدر کفایت مقدار شربت ایک درہم یعنے ساڑھے تین ماشہ کی ہے زوفا کو جوش دین اور بھگونے والی دواؤن کو بیج مویز کلان کے شراب ریحانی مین بھگو دین اور خشک دواؤن کو کوٹین اور چھان لین اور نبات کو شہد مین گھولین پھر سب دواؤن کو ملا کر خوب گھیپین۔

فلونیاے رومی طرسوسی بہت سے امراض کو فائدہ کرتی ہے خصوصاً دردہاے قولنج کو اور مسکن اقسام درد کی ہے۔

جالینوس نے کتاب میامن مین وادفیلن سے یہ حکایت کی ہے اُس نے کہا کہ یہ فلونیا استنباط فیلن طبیب طرسوسی کی ہے اور وہ طبیب طرسوسی کہتا ہے کہ میری غرض اس دوا سے اُس شخص کے نفع پہونچانے کی تھی جسکی موت کے آثار قریب ہوگئے تھے اُسکو بہت منفعت ہوئی اور مین اس دوا سے اصلاح ان دردون کی کرتا ہون جو بہت سے امراض مین پیدا ہوتے ہین بدین تفصیل کہ اگر امعا مین سے اُس آنت مین جسکا قولون نام ہے درد ہو اسکو مین ایک مرتبہ اس دوا کو پلاؤن اور کھلاؤن درد ٹھہر جاے گا اور اگر کسی شخص کو دشواری بول کا مرض یا پتھری اُسکو ایذا دے رہی ہو پلاؤن اسکو بھی نفع کرے گی ورم طحال کو بھی اس سے مین دور کر دیتا ہون اور نفس انتصاب جو سوذی ہو اور سل اور تشنج اور درد دونون پہلو کے درد یعنے دونون طرف کا ذات الجنب جو خوف دلانے والا ہو اسکو بھی زائل کر دیتا ہون اور جس شخص کو خون تھوکنے کا مرض ہو اور جس شخص کو خون کی قے ہوتی ہو اُسکی موت کو روک دیتا ہون اور موت کو اُس سے ہٹا دیتا ہون اور جو درد اعضاے ظاہری اور احشاے باطنی مین پیدا ہو اسکو بذریعہ اس دوا کے ٹھہرا دیتا ہون اور کھانسی اور خناق کے اقسام اور ہچکی اور نزلہ جو سر سے گرتا ہو اسکو دور کر دیتا ہون **اخلاط اُسکے** فلفل سپید بزرالبنج تلخ بیس مثقال یعنے ساڑھے سات تولہ افیون دس مثقال یعنے پونے چار تولہ زعفران پانچ مثقال یعنے ایک تولہ ساڑھے دس ماشہ افربیون عاقرقرحا سنبل الطیب تلخ ایک مثقال یعنے ساڑھے چار ماشہ شہد کف گرفتہ بقدر کفایت مقدار شربت بقدر دانہ نخود کے آب نیمگرم کے ہمراہ۔

فلونیاے فارسی حیض اور بواسیر کے جاری ہونیکو اور طبیعت کی روانی اور خون جو کسی مقام سے بکثرت جاری ہو اُسکو اور جن حاملہ عورتونکو ایام حمل مین حیض آتا ہو اُسکے روکنے کو اور ریاح جو رحم مین پیدا ہون اُنکے بند کرنے کو نفع کرتی ہے ہر طرح کی جنین کو گرا دیتی ہے اور رحم کے منھ کو مضبوط کرتی ہے **اخلاط** فلفل سپید بزرالبنج تلخ بیس درہم یعنے پانچ تولہ دس ماشہ افیون گل مختوم تلخ دس درہم یعنے

دو تولہ گیارہ ماشہ زعفران پانچ درہم یعنے ایک تولہ ساڑھے پانچ ماشہ افربیون سنبل الطیب عاقرقرحا مرکی کمد دو درہم یعنے ساڑھے سات ماشہ جندبیدستر ایک درہم یعنے ساڑھے تین ماشہ نرکچور درونج مرواریدنا سفتہ مشک کمد نصف درہم یعنے پونے دو ماشہ کا فور ڈیڑھ دانگ یعنے ایک ماشہ ایک رتی شہد کف گرفتہ صاف کیا ہوا بقدر کفایت مقدار شربت ایک درہم یعنے ساڑھے تین ماشہ ہمراہ اُن شربتون کے جو مناسب ہون۔

معجون کاکنج قروح مثانہ اور گردہ کو مفید ہے اور جن لوگون کو خون کا پیشاب آتا ہو انکے واسطے مجرب ہے **اخلاط اُسکے** بزرالبنج تخم کرفس تخم رازیانہ کمد سات درہم یعنے دو تولہ چار سرخ تخم خیار پانچ درہم یعنے ایک تولہ ساڑھے پانچ ماشہ اور دوسرے نسخہ مین تخم خیار دو درہم شوکران تخم حماض یعنے چکوترہ کے بیج افیون حب صنوبر مقل زعفران بندق بریان بادام تلخ بریان کمد تین درہم یعنے ساڑھے دس ماشہ حب کاکنج کوہی جسکے دانہ بڑے بڑے ہون پچیس عدد کتیرا چار درہم یعنے ایک تولہ دو ماشہ سب دواؤن کو کوٹ کر چھان لین اور میفخبج ملا کر تیار کرین مقدار شربت ایک درہم یعنے ساڑھے تین ماشہ خندیقون یعنے شراب کہنہ یا ماء العسل کے ساتھ مگر چھ مہینے کے بعد اس معجون کا مزاج درست ہوتا ہے۔

دواء الخطاطیف خناق اور حلق کے دردون کو فائدہ کرتی ہے اور شراسیف یعنے پسلیون کے سرے اور کنارے جو پیٹ کی طرف ہین اُن سے اوپر جو درد ہو اُس کو فائدہ کرتی ہے **اخلاط اُسکے** انیسون تخم کرفس اجوائن شگوفہ اذخر بیخ سوسن آسمان گونی دارچینی حماما زراوند طویل شب یمانی یعنے سپید پھٹکری تخم حرمل اصل السوس سلیخہ زعفران کمد ایک اوقیہ یعنے دو تولہ پونے دس ماشہ معجون قوقومغا تخم گل گلاب کا پھول سوکھی ہوا کمد دو اوقیہ یعنے پانچ تولہ ساڑھے سات ماشہ قسط خاکستر تازہ خطاطیف کی جو اُسکے حنا ز اسفنج بیا ہو کمد تین اوقیہ یعنے آٹھ تولہ سوا پانچ ماشہ سنبل الطیب نشاستہ گندم کمد نصف دو اوقیہ یعنے ایک تولہ چار ماشہ سات رتی مازوے خام جو مقدار مین نہ بڑا ہو نہ چھوٹا دس عدد سب دواؤن کو کوٹ چھان کر شہد کف گرفتہ سے معجون تیار کرین اس معجون مین سے بقدر ایک چھوٹے دانہ مازو کے ماء العسل یا آب جو مین گھو ہین یا گل سرخ اور مسور اور بیخ سوسن کے جوشاندہ مین گھول کر غرغرہ کرین اور طلا نام شراب کے ہمراہ بھی تین یا چار مرتبہ دن بھر مین استعمال کی جاتی ہے۔

صفت معجون قوقومغا جو دواے خطاطیف مین استعمال کی جاتی ہے زعفران دارچینی کمد دو درہم یعنے سات ماشہ گل سرخ خشک شدہ حماما قسط کمد ایک درہم یعنے ساڑھے تین ماشہ مرکی چار درہم یعنے ایک تولہ دو ماشہ بیخ سوسن ساذج ہندی کمد ڈھائی درہم یعنے پونے نو ماشہ دوائین کوٹ کر شراب مین گوندھ کر قرص بنائین اور سایہ مین خشک کرین۔

دواء الکبریت شاید کہ یہ دوا برابری تریاق کا کرتی ہے پس جو تپین دورہ سے مادہ بارد کی ہین ان کو اور چوتھیے لرزہ بخار کو اور تپ بلغمی اور کھانسی کو خصوصاً پرانی کھانسی اور نفث مدہ یعنے کھنکھار مین جو پیپ وغیرہ آتی ہو اُسکو اور ضیق النفس کو فائدہ کرتی ہے خراز کو بھی مفید ہے استسقا اور درم طحال کو نفع کرتی ہے ادرار بول کرتی ہے پتھری کو نکالدیتی ہے ان فوائد کے بعد سانپ اور بچھو کے کاٹنے کو بھی سخت نفع کرتی ہے اور رادویہ تیالہ کے آفت سے نجات دیتی ہے۔

اخلاط اُسکے کبریت زرد بزرالبنج سفید قردمانا میعہ مرکی کمد آٹھ درہم یعنے دو تولہ چار ماشہ سداب قسط کمد دس درہم یعنے دو تولہ گیارہ ماشہ افیون زعفران کمد دو درہم یعنے سات ماشہ سلیخہ بارہ درہم یعنے ساڑھے تین تولہ فلفل سپید بائیس درہم یعنے چھ تولہ پانچ ماشہ دواؤن کو کوٹ چھان کر شہد ملائین اور چھ مہینے کے بعد استعمال کرین تپ کے بیمار کو قبل دورہ کے اتنا پہلے استعمال کراوین کہ اُسے نیند آجاے جیسا کہ کنا یش یوحنا سے نقل کیا گیا ہے اور مقدار دو انصف درہم سے ایک مثقال تک دیجاتی ہے اور مقدار شربت درمیانی

ایک درہم کی ہے۔

معجون حلتیت جو برزہ دورہ کی پتون مین آتا ہے اسکو فائدہ کرتی ہے اور جو بچھے بجی رگو بر وقت نضج مادہ کے دور کردیتی ہے حیوانات کے کاٹنے خصوصاً بچھو اور رتیلہ وغیرہ کے کاٹنے کے ضرر کو دفع کرتی ہے **اخلاط اسکے** حلتیت یعنے ہینگ اور فلفل اور مرکی اور برگ سداب ہموزن سب اجزاے کو شہد ملاکر معجون تیار کرین مقدار شربت ایک درہم یعنے ساڑھے تین ماشہ شراب کے ہمراہ بچھو کے کاٹنے مین اور تپ مین سکنجبین کے ہمراہ دورے سے ایک گھنٹہ پہلے۔

معجون نمک ہندی معدہ کو پاک صاف کردیتی ہے اور سوداوی دستون کو بند کرتی ہے اور سر مین گھومنی جو بلغم اور سوداے ہوا اسکو دور کردیتی ہے **اخلاط اسکے** بلیلہ سیاہ بلیلہ آملہ جیبہ کابلی اسطوخودوس ہر ایک تین درہم یعنے ساڑھے دس ماشہ افتیمون چار درہم یعنے ایک تولہ دو ماشہ نمک ہندی دو درہم یعنے سات ماشہ ایارج فیقرا دس درہم یعنے دو تولہ گیارہ ماشہ غاریقون چار درہم یعنے ایک تولہ دو ماشہ دواؤن کو کوٹ چھان کر سکنجبین ملاکر معجون تیار کرین مقدار شربت تین درہم یعنے ساڑھے دس ماشہ صبح کے وقت نیم گرم پانی کے ہمراہ نہار منھ استعمال کرین۔

معجون قسط نافع دردہاے جگر اور معدہ کو فائدہ کرتی ہے **اخلاط اسکے** دارچینی سلیخہ قسط ہر ایک تیس درہم یعنے پونے نو تولہ انیسون تخم کرفس ہر ایک دس درہم یعنے دو تولہ گیارہ ماشہ اسارون انتیس درہم یعنے آٹھ تولہ ساڑھے پانچ ماشہ زعفران آٹھ درہم یعنے دو تولہ چار ماشہ راوند چینی مرکی ہر ایک دس درہم یعنے دو تولہ گیارہ ماشہ شگوفہ اذخر چوبیس درہم یعنے سات تولہ مرکی کو طلا نام شراب مین گھولین اور چھان لین اور پھر سب دوائین اسمین ملاکر شہد کف گرفتہ سے معجون تیار کرین وزن شہد کو سہ چند۔ دوا یہ کا ہونا چاہیے بعد اسکے استعمال کرین۔

معجون قنبا دمنک جو ایک بادشاہ کا نام ہے درد باے مفاصل اور نقرس کو فائدہ کرتی ہے اور انکغین دونون درد مین سکون پیدا کرتی ہے اور ان امراض کے پیدا ہونے کو منع کرتی ہے پرانی تپ کو اور تلی کے درد کو اور ریاح غلیظہ اور دشواری سے سانس کے آنے کو اور کھانسی کو اور آنتون کے قروح کو اور آنکھ کے ہر قسم کے درد کو اور حلق کے درد کو فائدہ کرتی ہے جب دودن برابر پی جاے اور تمام بدن کے جملہ اقسام کی خرابی اور بیماری سے حفاظت کرتی ہے **اخلاط اسکے** تخم سداب صحرائی اور فراسیون اسقوردیون کمافیطوس یعنے کگروندا جاؤشیر جنطیانا رومی اسطوخودوس فرومانا میعہ سائلہ ہر ایک پانچ مثقال جو برابر ایک تولہ ساڑھے دس ماشہ کے ہے زعفران قسط فلفل سپید اذخر سنبل الطیب افربیون پوست بیخ تفاح اشق فودنج تخم رازیانہ تخم گزر صحرائی افلیطی گل سرخ خشکیدہ جس کی بونڈیان نکال ڈالی ہون حب بلسان ہر ایک تین مثقال یعنے ایک تولہ ڈیڑھ ماشہ دارچینی آٹھ مثقال یعنے تین تولہ سلیخہ ایک اوقیہ یعنے دو تولہ پونے نو ماشہ عصارہ غافث اور کاشم اور بزرخند قوقی یعنے بکچیرا کے بیج صمغ بادام ہر ایک چار مثقال یعنے ڈیڑھ تولہ انیون بزرالبنج ہر ایک چھ مثقال یعنے سوا دو تولہ ان سب دواؤن کو یکجا کرکے جو بھگونے کے قابل ہین انکو شراب جید صاف مین جسکو اصل کہتے ہین یا شراب جمہوری مین بھگو کر شہد کف گرفتہ سے معجون بنائین اور کسی برتن مین بحفاظت رکھ چھوڑین اور استعمال کرین۔

قنطارغان اکبر یہ معجون جنین کے اسقاط کو اور عورتون کو جو خاص قسم کے درد عارض ہوتے ہین جمیع امراض سے ان کو مفید ہے اور یہ دواے ہندی ہے **اخلاط اسکے** افیون چار استار اور چار دانق یعنے سات تولہ افربیون چھ درہم دو تیب پانچ استار اور دو درہم اور دو ثلث ایک درہم کا یعنے نو تولہ ساڑھے پانچ ماشہ تخمیناً اور حماماتین ستار درچہ دانق یعنے پانچ تولہ سوا چار ماشہ قسط دو استار

یعنے تین تولہ ساڑھے چار ماشہ فلفل دو استار اور چار دانق یعنے
تین تولہ ساڑھے سات ماشہ عاقرقرحا چھ درہم یعنے پونے دو تولہ
فاشرا جسکو ہزار چشان بھی کہتے ہین اور فاشرستین جسکو شبنذن
کہتے ہین ہر ایک چار درہم یعنے ایک تولہ دو ماشہ ابریشم خام دو استار
یعنے تین تولہ ساڑھے چار ماشہ فضہ محرقہ یعنے چاندی کی خاک جو جلانے
سے بنے چھ درہم یعنے ایک تولہ نو ماشہ گل سرخ جسکی بونڈیان نکال
ڈالی ہون چھ درہم یعنے پونے دو تولہ تخم سداب دو درہم یعنے
ایک تولہ دو ماشہ تخم کرفس دو استار یعنے تین تولہ ساڑھے چار ماشہ
مشک چھ درہم یعنے پونے دو تولہ اجوائن چار درہم یعنے ایک تولہ
دو ماشہ بزرالبنج سپید نو استار اور دو درہم یعنے پندرہ تولہ سوا نو
ماشہ شگوفہ انگور چار درہم یعنے ایک تولہ دو ماشہ پوست بیخ
کرفس تین استار دو درہم یعنے پانچ تولہ پونے آٹھ ماشہ تخم خرفہ
دس استار یعنے سولہ تولہ ساڑھے دس ماشہ مغز بیدانجیر مقشر آٹھ
استار یعنے ساڑھے تیرہ تولہ کبریت زرد پانچ استار یعنے آٹھ تولہ
سوا پانچ ماشہ صمغ عربی تین استار اور دو درہم یعنے پانچ تولہ
پونے آٹھ ماشہ سیعہ سائلہ تین استار اور دو درہم اور چار دانق
یعنے چھ تولہ پونے چھ ماشہ سنگ ازرق دو استار یعنے تین تولہ ساڑھے
چار ماشہ کندر نر پانچ استار اور دو درہم یعنے نو تولہ دو رتی بیروزہ
نو استار اور دو درہم اور چار دانق یعنے سولہ تولہ دو رتی دبق
سنقی پانچ استار چار دانق یعنے آٹھ تولہ سوا آٹھ ماشہ آس
دو استار یعنے تین تولہ ساڑھے چار ماشہ مصطگی تین استار اور چار
دانق یعنے پانچ تولہ پونے چار ماشہ زرآوند مدحرج تین استار اور چار
دانق یعنے پانچ تولہ پونے چار ماشہ بیخ سوسن آسمان گونی تین
استار اور دو درہم یعنے پانچ تولہ پونے آٹھ ماشہ قردمانا
چھ استار یعنے دس تولہ ڈھائی ماشہ بیخ کاکنج چھ درہم یعنے
پونے دو تولہ ساذج ہندی تین استار اور چار دانق یعنے پانچ
تولہ پونے چار ماشہ حب بلسان چرائتہ سلیخہ زرنباد
درونج ہر ایک دو استار یعنے تین تولہ ساڑھے چار ماشہ تخم نفاخ
چار درہم یعنے ایک تولہ دو ماشہ قرفہ دو استار یعنے

تین تولہ ساڑھے چار ماشہ خولنجان چار درہم یعنے ایک تولہ دو ماشہ
مروارید ناسفتہ پانچ درہم یعنے ایک تولہ ساڑھے پانچ ماشہ
دارچینی چھ درہم یعنے پونے دو تولہ الائچی کلان پانچ سو غدد
سلیخہ قرنفل پانچ استار یعنے آٹھ تولہ سوا پانچ ماشہ قرنفل
سادہ تین استار یعنے پانچ تولہ چھ رتی افرودابجان دو استار اور
دو درہم یعنے تین تولہ ساڑھے گیارہ ماشہ لسبد یعنے مونگا
دو استار اور ایک درہم یعنے تین تولہ پونے آٹھ ماشہ زراوند طویل
نو استار یعنے پندرہ تولہ سوا دو ماشہ ذردفراود و درہم
یعنے سات ماشہ وج ترکی سپید دو استار اور دو درہم
یعنے تین تولہ ساڑھے گیارہ ماشہ شیطرج ہندی یعنے
چیت لکڑی دو استار یعنے تین تولہ ساڑھے چار ماشہ زنجبیل
فلفل سپید ہر ایک پانچ استار یعنے آٹھ تولہ سوا پانچ ماشہ
اطموطا یعنے کشت برکشت اور ابوربار دہر ایک بارہ درہم اور
سو ربار دو دو استار اور دو درہم اور چار دانق یعنے چار
تولہ ڈھائی ماشہ بہمن سرخ اور بہمن سپید دو استار اور
چار دانق یعنے تین تولہ ساڑھے سات ماشہ تلخہ گاؤ دو درہم
یعنے سات ماشہ تلخہ گرگ اور تلخہ دب یعنے ریچھ اور تلخہ کرگدان
ہر ایک درہم یعنے ساڑھے تین ماشہ سب دواؤن کو پیس
چھانکر جو اجزا قابل بھگونے کے ہین انکو سات دن شراب مین
بھگو دین بعد اسکے پسی ہوئی دوائین ان مین ڈال کے روغن بلسان
اور شہد کف گرفتہ تین استار یعنے پانچ تولہ چھ رتی کے ساتھ
معجون بنائین اور مقدار شراب کی جسمین دوائین بھگوئی جائین
اسیقدر ہو جس مین وہ دوائین گھل جائین اور مثل عروق کے
ہو جائین اور کسی پتھر کے برتن مین یا مٹی کے پکے ہوئے برتن مین
جو خوب صاف اور پاک ہو پکائین جب جوش پانی کے بعد
چولھے پر سے اُتارین اور سرد کرین اور شیشہ کے برتن مین رکھین بعد
اُسکے ایک کفتار یعنے بجو مادہ بڑھیا کر اسکے دونون ہاتھ اور پاؤن
خوب مضبوط باندھ کر تانبے کی دیگ مین ڈالدین اور سپیدہ نمک
اور سویا بقدر ایک کف دست اُس پر ڈال کر میٹھا پانی بقدر حاجت

دیگ مین بھر کر دیگ کا منھ اس طرح بند کرین کہ بھاپ نکلنے نہ پاے پھر اس دیگ کو چولھے پر چڑھا کر نرم آنچ کرین تا اینکہ خوب تہرا ہو جاے بعد اُسکے دیگ کو آگ سے اُتارلین اور شوربا صاف کرین اور کھال اور ہڈی اور بال سب شوربا سے دور کردین فقط شوربا ایک دیگ مین اُس کو خوب مانجہ کر صاف کر لیا ہو ڈالین اور روغن بلسان اور روغن ناردین ہر ایک بقدر ایک اسکرجہ یعنے دس تولہ ڈیڑھ ماشہ کے ملا کر نرم آنچ مین اس قدر پکائین کہ تہائی باقی رہ جاے پھر اُس پر شہد اسقدر ڈالین جتنا شوربا جلانے کے بعد باقی رہگیا ہو اور اتنا پکائین کہ گاڑھا ہو جاے اور گاڑھے شہد کے قوام مین آجاے بعد اسکے وہی دوائین جنکو اوپر ہم بیان کر چکے ہین کہ شیشے کے برتن مین پسی ہوئی رکھی ہون اس شہد کے قوام مین خوب ملا دین اور ٹھنڈا ہونے کے بعد شیشے کے برتن مین اوٹھا رکھین اور چھ مہینے تک مزاج بگڑنے دین اور چھ مہینے سے پہلے استعمال نکرین ورنہ زہر قاتل ہے۔

قنطارغان اصغر وہی نسخہ جو اوپر لکھا گیا اُسکو مختصر کیا ہے **اخلاط اُسکے** حب بلسان دو درہم یعنے سات ماشہ زعفران دس درہم یعنے دو تولہ گیارہ ماشہ مشک دو دانگ یعنے ڈیڑھ ماشہ دبق سپید جسکو سویزک عسلی بھی کہتے ہین چار درہم یعنے ایک تولہ دو ماشہ افیون پندرہ درہم یعنے چار تولہ ساڑھے چار ماشہ کچھکنی دو درہم یعنے سات ماشہ فلفل دس درہم یعنے دو تولہ گیارہ ماشہ ابریشم خام ایک درہم یعنے ساڑھے تین ماشہ بزرالبنج دس درہم یعنے دو تولہ گیارہ ماشہ فربیون سات درہم یعنے دو تولہ چار رتی اور پوست بیخ تفاح دو درہم یعنے سات ماشہ اشنہ سلیخہ اشق لبان بیخ سوسن عود بلسان شحم حنظل زنجبیل سکبینج جاوشیر جندبیدستر ہزارچشان شش‌بندان شیطرج ہندی ہر ایک دو درہم یعنے سات ماشہ تخم حرمل قرنفل ساذج ہندی کرگدن یعنے گینڈے کی چربی ہاتھی کا پتہ ہر ایک چار درہم یعنے ایک تولہ دو ماشہ سونا اور چاندی ہر ایک پسی ہوئی اور چھانی ہوئی ایک دانق یعنے چھ رتی بزرکجور ورد بخ کا فور ہر ایک تین درہم یعنے ساڑھے دس ماشہ سنبل الطیب آٹھ درہم یعنے دو تولہ چار ماشہ قسط تلخ چار درہم یعنے ایک تولہ دو ماشہ کردیا دو درہم یعنے سات ماشہ زراوند مدحرج ایک درہم یعنے ساڑھے تین ماشہ اجوائن صعتر فارسی اصول زوفرا کبیر کے بیج ہر ایک ایک درہم یعنے ساڑھے تین ماشہ قاتل ابیہ جسکو بدخشان کہتے ہین شکر حب الغار دم الاخوین ہر ایک دو درہم یعنے سات ماشہ نمک ہندی اشنان کی ہر قسم ہر ایک دو درہم یعنے سات ماشہ کرنب بحری ایک درہم یعنے ساڑھے تین ماشہ المتاسس جو لکڑی اور چھلکون سے پاک صاف کر لیا ہو اور بیج بھی سہون اور قیروطول تالیسترپنج شہدانج ارز یعنے چاول ہر ایک ایک درہم یعنے ساڑھے تین ماشہ ان سب دواؤن کو جمع کرین اور پیس چھان کر جو بھگونے کے قابل ہین اُن کو شراب مین بھگو دین اور شہد کف گرفتہ سے معجون تیار کرین اور چھ مہینے کے بعد استعمال کرین۔

کلکلانج اکبر استرخاء معدہ اور اسکی برودت کو اور زمانہ دراز کی بتون کو اور غشی اور دشواری بول اور برص اور بہق اور جیداری سفرہ ہڈیون کے تکسر یعنے ٹوٹنے کو اور تر کھانسی کو اور سل کے بیمارون کو بشرطیکہ ان کو تپ نہو اور جس شخص کا بدن غشی وغیرہ سے سرد ہو گیا ہو اسکو اور طحال کے بیمارون کو اور دبیلہ یعنے اندرونی پھوڑے اور قولنج اور بیماران استسقا اور اُس عورت کو جو زمانہ حمل مین بیمار ہو جاتی ہو اور اختناق رحم کو اور ان ریاح کو جو مفاصل مین ہون اور مفاصل کے نفخ یعنے پھول جانے کو اور گھٹنے اور بیٹھکے اور عضل کے درد کو فائدہ کرتی ہے **اخلاط اسکے** ہلیلہ سیاہ بہیڑہ شیرہ آملہ فلفل دارفلفل زنجبیل چینی شیطرج ہندی فو دیہ نمک ہندی نمک سرخ نمک نفطی نمک خیر نمک اندرانی جس کو کالا نمک کہتے ہین لسان العصافیر سعد کوفی ہال یعنے چھوٹی الائچی قرفہ برنج کابلی صعتر فارسی شونیز یعنے کلونجی حب النیل زیرہ ساذج ہندی تخم کرفس

کسفرہ یعنے کشنیز خشک اور بعض نسخون مین یعنے اور یہ نسخہ جو ذیل میں پائی ہین شقیقل یعنے شقاقل اطموط یعنے کشت برکشت کمد چار درہم یعنے ایک تولہ دو ماشہ حب اذخیر آٹھ درہم یعنے دو تولہ چار ماشہ تربد ایک رطل اور چار استار یعنے ساڑھے چالیس تولہ مویز کلان دانہ برآوردہ سو مثقال یعنے ساڑھے سینتیس تولہ آملہ دو سو مثقال یعنے پچھتر تولہ قند سپید ساڑھے چھ رطل یعنے پون پاؤ کم تین سیر تخمیناً اسی روپیہ کی تول سے کنجد تین رطل یعنے ایک چھٹانک سوا سیر تخمیناً اور ایک نسخہ مین کنجد ایک رطل ہے جو برابر پونے چونتیس تولہ کے ہوا دواؤن کو کوٹ چھان کر ہر ایک کا وزن درست کرین اور مویز کلان کو جداگانہ پانی مین جوش دے کر جب خوب گھل جاے پانی کو چھان لین پھر اسمین املتاس کو بھگوئین اور آملہ کو درردرا کوٹین کہ چھوٹے چھوٹے ٹکڑے بنجائین اور چوبیس رطل پانی مین جو برابر آدھ پاؤ دس سیر کے ہوا شبانہ روز بھگوئین اور بعد اسکے اسقدر جوش دین کہ آٹھ رطل پانی جو برابر ڈیڑھ پاؤ تین سیر کے ہے باقی رہ جاے تب آملہ کو نکال کر پھینکدین اور آملہ کے پانی کو دیگ مین پھر ڈالین اور املتاس کو اسمین گھولین یعنے جو املتاس مویز کے پانی مین بھیگا ہوا الگ رکھا ہے اسکو آملہ کے پانی پر جو دیگ مین ہے ڈالکر خوب ملکر قند ملائین اور نرم آنچ سے پکائین تا اینکہ قند گھل جاے اور شہد کے قوام مین آجاے بعد اسکے کنجد کو اسمین ملائین اور کپڑا یا ہاتھ اسمین نہ لگنے پاے پھر آگ سے اُتار لین اور پسی ہوئی دوائین اسپر چھڑکین اب دوا تیار ہو گئی اسکا استعمال کرین مقدار شربت تین مثقال یا چار مثقال یعنے ایک تولہ ڈیڑھ ماشہ سے ڈیڑھ تولہ تک ہر ایک آدمی کو بقدر اسکی قوت اور سن کے۔

کشکاب جیخ اصغر بیماران استسقا اور درد جگر اور طحال کو اور یرقان اور سدون کو اور جملہ اقسام کے دبیلے یعنے اندرونی پھوڑون کو مفید ہے اور یہ دوا تجربہ مین بھی آچکی ہے اور جو منفعت اسکی بیان کی گئی ہے صحیح ہے **اخلاط اسکے** ہلیلہ زرد بیس درہم یعنے پانچ تولہ دس ماشہ ہلیلہ سیاہ اور بہیڑہ ہر ایک پندرہ درہم یعنے چار تولہ ساڑھے چار ماشہ تمر تین رطل یعنے آدھی چھٹانک سوا سیر تخمیناً تمر ہندی پچاس درہم یعنے سوا دو سیر تخمیناً اور مویز کلان خستہ برآوردہ ایک رطل یعنے پونے چونتیس تولہ ان سب دواؤن کو جمع کرکے اس پر تیس رطل پانی یعنے پونے تیرہ سیر تخمیناً ڈالین اور جوش دین تا اینکہ آٹھ رطل یعنے ڈیڑھ پاؤ تین سیر پانی باقی رہجاے پھر اُسکو صاف کرین اور املتاس کو بیج اور ریشہ وغیرہ سے صاف کرکے ایک رطل یعنے پونے چونتیس تولہ اس پانی پر داخل کرین اور پھر جوش دین کہ ایک اُبال آجاے بعد اس کے اس پانی مین املتاس کو خوب ملین اور باریک چھلنی یا چلنے سے چھانین بعد اُسکے چار رطل قند جو برابر پونے دو سیر تخمیناً کے ہے اس پر خالص پانی ڈالکر جوش دین کہ قند گھل جاے اور شہد کے قوام مین آجاے پھر اس پر روغن کنجد تازہ ڈیڑھ رطل یعنے ڈھائی پاؤ تخمیناً ڈالکر خوب ملائین اور آگ پر پھر چڑھا کر اتنی آنچ کرین کہ دو جوش آجائین اور چولھے پر رہنے دین ابھی آگ کو نہ بجھائین اور لک مغسول اور سنبل الطیب گل سُرخ دوقو فطراسالیون تجیشہ راوند چینی نمک ہندی بیخ سوسن آسمان گونی غاریقون کمد چھ درہم یعنے ایک تولہ نو ماشہ سنڈی سیالیون زراوند طویل اسارون مصطگی عود بلسان جنطیانا برنج مقشر سلیخہ کمد چار درہم یعنے ایک تولہ دو ماشہ عصارہ غافث عصارہ افسنتین سعد کوفی شگوفہ اذخر کمد پانچ درہم یعنے ایک تولہ ساڑھے پانچ ماشہ تخم کشوث تخم بجو املیٹھی رب السوس اور سقمونیا کمد گیارہ درہم یعنے تین تولہ ڈھائی ماشہ تخم کرفس قسط دج ترکی تخم رازیانہ انیسون کمد تیرہ درہم یعنے تین تولہ ساڑھے نو ماشہ تربد سفید ایک سو پچاس درہم یعنے پونے چالیس تولہ زیرہ کرمانی سیاہ چار درہم یعنے ایک تولہ نو ماشہ کوٹ چھان کر مازریون بیس درہم یعنے پانچ تولہ دس ماشہ لے کر اس پر ایک رطل یعنے پونے چونتیس تولہ گلاب ڈالین اور قیمہ

روغن کنجد اکتیس درہم یعنی آٹھ تولہ سوا پانچ ماشہ دواؤن پر ڈال کر جوش دین تا اینکہ پانی گلاب کا جل جاے اور روغن باقی رہے بعد اُس کے دواؤن کو اُسی تیل مین لت کرکے قند کا قوام اسمین ملائین اور خوب چمچہ وغیرہ سے گھوٹین کہ مِل جاے اور ایک مٹی کے برتن مین اُٹھا رکھین مقدار شربت اس کی چار درہم یعنی ایک تولہ دو ماشہ کی ہے ہمراہ ادھنی کے دودھ کے یا ہمراہ ماء الجبن یا آب عنب الثعلب اور کاکنج کے اور قریب ہے کہ ایک نسخہ اور ہم اسکا دوسرے جملہ مین کتاب کے لکھین گے۔

معجون فیروز نوش ریاح غلیظہ اور مرہ درہ اور قولنج اور نسیان کو فائدہ کرتی ہے اور زنان حاملہ کو جو امراض باردہ لاحق ہوتے ہین انکے علاج مین اس معجون کا استعمال کیا جاتا ہے **اخلاط اُسکے** بزرالبنج افیون ہر ایک بیس درہم یعنے پانچ تولہ دس ماشہ افربیون عاقر قرحا سنبل الطیب زعفران ہر ایک سات درہم یعنے دو تولہ چار سرخ دواؤن کو کوٹ چھانکر شہد سے معجون تیار کرین اور چھہ مہینے کے بعد استعمال کرین۔

معجون جو بنام کندی مشہور ہے یہ معجون بہت نفیس ہے **اخلاط اُسکے** زعفران دو مثقال یعنے نو ماشہ مرمکی اسارون مجیٹھ راوندچینی دوقو فطراسالیون ادبر ہر ایک چار مثقال یعنے ایک تولہ چھہ ماشہ سنبل ہندی سنبل رومی ہر ایک چھہ مثقال یعنے سوا دو تولہ قسط اور سلیخہ اور شگوفہ اذخر ہر ایک ایک مثقال یعنے ساڑھے چار ماشہ حب بلسان ساڑھے تین مثقال یعنے ایک تولہ پونے چار ماشہ مجیٹھ آٹھ مثقال یعنے تین تولہ رب السوس اسقولوقندریون جعدہ عصارہ غافث ہر ایک تین مثقال یعنے ایک تولہ ڈیڑھ ماشہ روغن بلسان چھہ مثقال یعنے سوا دو تولہ اندروخورون پانچ مثقال یعنے ایک تولہ ساڑھے دس ماشہ شہد بقدر کفایت مقدار شربت ایک بندقہ کی یعنے ساڑھے تین ماشہ ہے ہمراہ گلقند عسلی کے یعنے وہ گلقند جو شہد سے بنایا جاے بقدر ایک اوقیہ یعنے دو تولہ پونے دس ماشہ کے مترجم اس معجون کے خواص کو شیخ نے ذکر نہین کیا ہے لیکن چونکہ معجون فیروز نوش کے بعد اس کو لکھا ہے اور اجزا بھی قریب قریب ہین لہذا وہی خواص اسکے بھی سمجھنا چاہیئے۔

معجون فودنج دردہاے معدہ اور جگر کو جو سردی سے ہو اور پھُریری جو شدت سے آے اور دورے سے جو تپین آتی ہون ان سب کو فائدہ کرتی ہے **اخلاط اُسکے** فودنج نہری فودنج کوہی فطراسالیون سیسالیوس ہر ایک بیس درہم یعنے پانچ تولہ دس ماشہ تخم کرفس بابونہ حاشا ہر ایک چار درہم یعنے ایک تولہ دو ماشہ کاشم پندرہ درہم یعنے چار تولہ ساڑھے چار ماشہ فلفل چوالیس درہم یعنے بارہ تولہ دس ماشہ اور دوسرے نسخہ مین چوبیس درہم یعنے سات تولہ ہے شہد سے معجون بناکر استعمال کرین۔

معجون بزور دردہاے جگر اور طحال اور معدہ کو اور ریاح جو شکم مین پیدا ہون ان سب کو فائدہ کرتی ہے **اخلاط اُسکے** تخم حماما سنبل الطیب اجوائن تخم رازیانہ تخم کرفس انیسون سیسالیوس جند بیدستر تخم شبت زراوند طویل اور کبابہ چینی بلچوش اسارون کردیا سب اجزا ہموزن لے کر شہد کف گرفتہ بقدر کفایت مین ملاکر استعمال کرین۔

معجون یاقوت کا ہمارا نسخہ اس معجون کو ہمنے خود بادشاہون پر اور بڑے بڑے رؤسا امرا پر تجربہ کیا ہے پس اسکی منفعت عظیم ہمکو معلوم ہوئی ہے خصوصاً امراض وسواس اور توحش اور خفقان اور ضعف قلب مین اور بہت سے امراض مزمنہ جن مین اور معالجات کارگر نہوے تھے اس معجون کے استعمال نے انکو دور کر دیا ہم نے اس معجون کے سبب سے منفعت امراض دماغ اور جگر اور معدہ اور طحال مین بھی پاے اور خاص کر مرض قولنج مین بھی دردہاے مفاصل اور پرانی تپون کو بھی فائدہ کرتی ہے نسخہ اُس کا یاقوت کے ٹکڑے خصوصاً سرخ رنگ کا یاقوت یاقوت رمانی وغیرہ ایک مثقال یعنے ساڑھے چار ماشہ لے کر کسی ہاون مین ڈال کر آہستہ آہستہ اس قدر کوٹین کہ دردرا ہو جاے پھر اسکو کسی کھرل مین اتنا پیسین کہ مثل غبار کے باریک ہو جاے

بعد اُسکے سنگ یشب ایک درہم یعنے ساڑھے تین ماشہ عقیق ایک درہم یعنے ساڑھے تین ماشہ اور سونا دو دانگ یعنے ڈیڑھ ماشہ جسکو ایسی گھریا مین چرخ دیا ہو جس مین پیپ مردار سنگ کا کیا گیا ہو کہ اس گھریا مین چرخ دینے سے سونا بیٹھک ہوکر قابل پینے کے ہو جاے اور اسکو خوب پیسین اسی طرح چاندی کو تلعی کی بو سے پھونک بناکر بوزن ایک دانگ کے لین اور اُن چارون چیزون کو یعنے یشب اور عقیق اور سونا اور چاندی کو مثل یاقوت کے کوٹ پیس کر تیار کرین پھر ان چارون کو لیکر کسی کھرل مین رکھکر شراب ریحانی مین لت کرکے خوب پیسین تا اینکہ خشک ہو جاے اور مکرر پیسین کہ مثل غبار کے باریک ہو جاے پھر ے کرم اُتار رکھین اور یہ جواہر پسے ہوے مثل جزو واحد کے تصور کرین **مترجم** جن لوگون کو مذہبی پابندی سے شراب ریحانی کا استعمال جائز نہین بجاے شراب ریحانی کے اُن کے واسطے جواہر مذکورہ کو گلاب مین کھرل کرنا چاہیے۔

ثمن بعد از ان غاریقون اور افتیمون فلفل زنجبیل قرنفل مرزنجوش لکہ نصف جز یعنے جتنا وزن چارون جواہرات کا بعد پیسنے کے ہو جو برابر ایک تولہ پونے دو ماشہ کے ہے اُس کا نصف تخمیناً سات ماشہ حجر ارمنی حجر لاجورد ملح نفطی زرنباد درونج سہن گاؤزبان لکہ تیسرا حصہ ایک جز کا جو برابر ساڑھے چار ماشہ کے ہے سنبل اقلیطی جوزبوا دین ہے اور حماما سافج ہندی دارچینی صعتر حاشا زوفا اور بیروزہ لکہ چہارم جز کا جو برابر ساڑھے تین ماشہ کے ہے پھر شکطرامشیع فطراسالیون حجر سیودی تخم کرفس اور مرمکی اور کندر اور زعفران اور فلفل سپید لکہ چھٹا حصہ ایک جز کا جو برابر دو ماشہ کے ہے بعد اسکے استخوان فیل تیسرا حصہ جز کا جو برابر ساڑھے چار ماشہ کے ہے لیکر سب کو پیسین اور پسے ہوے جواہر اسمین ملائین اور پھر پیسین اور بہیدانہ کے شیرہ مین جسکا وزن دو چند وزن ادویہ ہو گوندھ کر بوزن ایک ایک مثقال یعنے ساڑھے چار ماشہ کے قرص بنائین اور تناول کرین۔

دوسری معجون جو ادویہ جالینوس سے ہے قصبہ ریہ کے امراض اور قروح جو پھیپھڑے مین پڑین ان کو اور پیپ اور خون تھوکنے کو اور جو مادہ سینہ کی طرف کھچکر آتا ہو اسکے پیدا کرنے فائدہ کرتی ہے اور دشواری نفس کو بھی مفید ہے **اخلاط اُسکے** صمغ البطم چار مثقال یعنے ڈیڑھ تولہ ہلیلہ کندر ہر ایک چار مثقال یعنے ڈیڑھ تولہ زعفران چار مثقال یعنے ڈیڑھ تولہ دارچینی چار مثقال یعنے ڈیڑھ تولہ مرمکی چار مثقال یعنے ڈیڑھ تولہ حماما تین مثقال یعنے ایک تولہ ڈیڑھ ماشہ حب صنوبر کبار چار مثقال یعنے ڈیڑھ تولہ اصل السوس مقشر چار مثقال یعنے ڈیڑھ تولہ سنبل شامی ڈھائی مثقال یعنے سوا گیارہ ماشہ تج سیاہ دو مثقال کتیرا تین مثقال یعنے ایک تولہ ڈیڑھ ماشہ مغز تمر شامی تین مثقال یعنے ایک تولہ ڈیڑھ ماشہ بارزد یعنے بیروزہ صاف اور پاک تیس مثقال یعنے سوا گیارہ تولہ طین شاموس جسکو طین کوکب بھی کہتے ہین چار مثقال یعنے ڈیڑھ تولہ قسط چار مثقال یعنے ڈیڑھ تولہ ایک اور نسخہ مین ہے قسط کی مقدار ایک ہی مثقال یعنے ساڑھے چار ماشہ پائی ہے شہد عمدہ قسم چار قوطولاس جو برابر ایک سیر کے تخمیناً ہے شہد کو پہلے جوش دین اور اسمین صمغ البطم کو بروقت جوش دینے کے اثناء مضاعف یعنے دوہرے برتن مین ڈالین جب گاڑھے ہونے کے قریب پہونچے اسمین بیروزہ چھوڑ دین اور پھر اسقدر پکائین کہ اسکا قوام اس حد تک پہونچ جاے کہ اگر ایک قطرہ اسمین سے کسی جگہ ٹپکائین بوند سلم بنی رہے پھیل نہ جاے پھر اسکو سرد کرین اور ادویہ باقیہ جو پسے ہوے رکھے ہین اُس مین ملا دین اور استعمال کرین۔

صفت اس معجون کی جو منسوب ارسطو ماخس کیطرف ہے

کھانسی اور خون تھوکنے کے واسطے اسکا نفع عجیب ہے اور پھیپھڑے کے قرحہ اور جو مدہ پھیپھڑے مین جمع ہو گیا ہو اور پھیپھڑے کے ورم مین اور عضل کے شگافتہ ہونے مین اور کھانے کے بعد جو تے آجاتی ہو اسکے واسطے درد معدہ اور خلفہ اور مثانہ کے امراض اور اختناق رحم اور جو تپین نوبت سے آئی ہون اُن سب کو مفید ہے تپ مین نوبت سے ایک گھنٹہ پہلے کھانی چاہیے اور

لاغری بدن اور حرارت مزاج کو دور کرتی ہے اور زہر کے جملہ اقسام مین کھانے پینے کے ہون یا حیوانات کے کاٹنے اور ڈنک مارنے کے فائدہ کرتی ہے **اخلاط اُسکے** دارچینی قسط بیروزہ جند بیدستر افیون فلفل سیاہ دار فلفل سپید ہر ایک اوقیہ یعنے دو تولہ پونے دس ماشہ شہد ایک قسط جو برابر چوراسی تولہ ساڑھے چار ماشہ کے سب خشک دواؤن کو پیس اور چھان لین مگر بیروزہ کو شہد مین اتنا جوش دین کہ گھل جائے بعد اسکے اس قوام پر دوا کو ڈالین مگر پہلے قوام کو چھان لین تاکہ بیروزہ وغیرہ کی میل یا کدورت نکل جائے اور شیشہ خواہ چاندی کے برتن مین اُٹھا رکھین اور اُسمین سے بقدر ایک باقلاے مصری یعنے پونے دو ماشہ کے ہمراہ ماء العسل کے بقدر دو قواس یعنے چار تولہ دو ماشہ پانچ سرخ کے اور اس پر اپنی انگلی سے تین قطرے روغن کندر کے ٹپکا دین۔

معجون جو حکیم اسانیطس کی طرف منسوب ہے پیشاب مین ریگ کو اور تمام مواد قروح کو نکال دیتی ہے **اخلاط اُسکے** بیخ سوسن چار مثقال یعنے ڈیڑھ تولہ سیسالیوس کما ذریوس یعنے سنڈی خرما ذریوس یعنے دوسری قسم کی سنڈی ہوفار توں فادوتین یہ حماما کی پتی ہے لادن سیاہ اور حرف اور یہ لیبانوطیس کے بیج ہر ایک چار مثقال یعنے ڈیڑھ تولہ حماما آٹھ مثقال یعنے سوا تین تولہ دارچینی بارہ مثقال یعنے ساڑھے چار تولہ لیبانوطیس کوہی سنبل ہندی زعفران افسنتین تخم کرفس کوہی جعدہ تخم سداب صحرائی مشکطرامشیع قریعی ہر ایک بارہ مثقال یعنے ساڑھے چار تولہ بیخ سوسن حجرات می زمحیا ماذہ ہر ایک سولہ مثقال یعنے چھ تولہ حرف بابلی چوبیس مثقال یعنے نو تولہ تخم فنجنکشت حری ہر ایک چوبیس مثقال یعنے نو تولہ قرومانا اٹھائیس مثقال یعنے ساڑھے دس تولہ شہد جوش کیا ہوا جسکی مقدار اسی کے ذریعہ سے معجون تیار کرین اور بقدر ایک بندقہ کے شراب سسلی یا آب آمیختہ جسکا وزن چار دانگ ہے یعنے تین ماشہ تناول کرین۔

معجون جنطیانا صلابت اور سدہ ہائے جگر اور معدہ اور طحال کو فائدہ کرتی ہے اور پرانی تپ کو بھی مفید ہے **اخلاط اُسکے** جنطیانا فلفل ہر ایک دس درہم یعنے دو تولہ گیارہ ماشہ قسط اسارون سنبل ہندی سنبل الطیب راوند چینی ہر ایک ایک اوقیہ یعنے دو تولہ پونے دس ماشہ سب دواؤن کو کوٹ چھان کر شہد کف گرفتہ مین ڈالکر معجون تیار کرین اس معجون کا قوام پتلا مثل شہد کے ہوگا **مقدار شربت** اسکی ایک درہم یعنے ساڑھے تین ماشہ کی ہے آب سداب مطبوخ کے ہمراہ۔

صفت اُس دوا کی جسکا نام عطیۃ اللہ ہے

یہ دوا بعض سلاطین کے خزانہ مین پائی گئی اطبا کہتے ہین کہ یہ دوا بواسیر اور فساد معدہ اور برودت شکم کو فائدہ کرتی ہے اور طعام کی اشتہا بڑھاتی ہے اور جماع کی خواہش پیدا کراتی ہے اور ادرار بول کرتی ہے اگر زمانہ ربیع اور فصل سرما مین تین مہینے برابر کھلائی جائے اسطرح پر کہ ہر مہینے مین جو جمعہ پڑے اسی جمعہ مین کھائی جائے **اخلاط اُسکے** بلیلہ سیاہ بہیڑہ آملہ دج ترکی زرا وند مدحرج زراوند طویل مثقال الائچی خرد الائچی کلان قرنفل تخم بابونہ زنجبیل کنجد غیر مقشر ہر ایک چھ اوقیہ یعنے سولہ تولہ ساڑھے دس ماشہ جوز بوا سنبل الطیب تربد سپید اور مو اور مجیٹھ دو قوا اسارون تخم کرفس جبلی افربیون ہر ایک دو اوقیہ یعنے پانچ تولہ ساڑھے سات ماشہ اجوائن نشاشتہ گندم تخم گندنا تودری سپید خشخاش زرنباد درونج رگ ہائے زرشک یعنے شاخین اسکی اور حماما عاقرقرحا طباشیر سیسالیوس اور ہینگ جو بدبو ہو زیرہ کرمانی ہر ایک تین اوقیہ جو برابر آٹھ تولہ سوا پانچ ماشہ کے ہے مسک اور فلفل الائچی خرد دارچینی شیطرج ہندی شیطرج فارسی فلقیمون اشنہ سعد کوفی بیخ نیلوفر دارفلفل قرفۃ الطیب جند بیدستر ہر ایک پانچ اوقیہ یعنے چودہ تولہ پون ماشہ جاوشیر سکبینج ہر ایک چار اوقیہ یعنے سوا گیارہ تولہ پوست بیخ کبر آٹھ اوقیہ یعنے ساڑھے بائیس تولہ خبث الحدید جو خوب صاف کرکے پیسا گیا ہو اور تین ہفتہ شکر مین اور ایک ہفتہ شہد اور پانی مین پرورده کیا گیا ہو بعد اسکے ایک دن اُسکو سرکہ مین بھگویا ہو پھر پلٹ کر صبح کو شکر کے شربت مین یا رس مین اور تیسرے دن پانی اور

شہد مین بھگوئین اور یہی تربیت اس خبث الحدید کی تین ہفتہ تک کرتے رہین بعد اُسکے سایہ مین خشک کرین اور پیسین کہ مثل سرمہ کے باریک ہو جائے بعد اُسکے سب دواؤن کو کوٹ پیسکر چھان لین اب کل دواؤن کو وزن کرکے چہارم وزن اُدویہ خبث الحدید مذکور داخل کرین اور پھر ان سب کو روغن گاؤ مین لت کرین اور شہد مین گوندھین اور ہموزن خبث الحدید کے قند سپید لیکر گھولین اور اسپر ہمراہ شہد کے معہ قند گھولے ہوے کے ڈالین تا کہ قوام اس سب کا مثل اسی شہد کے ہو جائے جسمین لس نہین ہوتی بعد اسکے اس دوا کو سبز برتن مین جو نہایت خوش رنگ اور پاک صاف ہو رکھکر منہ اسکا بند کر دین اور چھ مہینے تک اس برتن کو جو مین گاڑ دین بعد چھ مہینے کے اسمین سے بقدر چھوٹے مازو کے دانہ کے نہار منہ کھلائین اور تین گھنٹہ تک کچھ نہ کھانے دین بعد اسکے غذا دین اور غذا دہی مین تدبیر معتدل کا لحاظ کرین جیسا فن کلیات مین بیان ہوا ہی اور تخمہ اور بدہضمی اور دیگر آفات غذائی اور جملہ اقسام کے عوارض سے جن سے اس کھانے والے کو خوف کا احتمال ہو اُس سے بچائین اور بعض اطباء اہل علم نے کہا ہے کہ یہ دوا شدت زہر قاتل کو بحکم خدا رد کرتی ہے اور صحت پیدا کرتی ہے۔

معجون ضعف جگر اور شکستگی استخوان وغیرہ اور نفث الدم کو فائدہ کرتی ہے **اخلاط اُسکے** گلنار دم الاخوین برگ اصنف یعنے بیج کبر اور پھٹکری کہ ایک ایک جزء سب کو کوٹ پیسکر شہد مین ملاکر معجون بنائین مقدار شربت اسکی ایک مثقال یعنے ساڑھے چار ماشہ کی ہے ہمراہ نیم گرم پانی کے یا اس معجون کو پانی مین جوش دیکر پانی کو نتھار لین اور نیمگرم پلائین یہ بھی بہت اچھی ترکیب ہے۔

معجون فیوما طبیب کی فساد مزاج اور ورم جگر کو فائدہ کرتی ہے اور معدہ کو قوی کرتی ہے رنگ کو صاف کرتی ہے **اخلاط اُسکے** ہلیلہ اور کیا یعنے ہلیلہ اور کیا یعنے پیلجوش کمد پچیس درہم یعنے سات تولہ ساڑھے تین ماشہ زنجبیل دارچینی کمد بیس درہم یعنے پانچ تولہ دس ماشہ فلفل سپید چوبیس درہم یعنے سات تولہ تالیسفر تین درہم یعنے ساڑھے دس ماشہ خولنجان دس درہم یعنے دو تولہ گیارہ ماشہ تار شک چھ درہم یعنے پونے دو تولہ عصارہ افسنتین پانچ درہم یعنے ایک تولہ ساڑھے پانچ ماشہ طلاے مطبوخ اور میویزن بمقدار کہ دوائین اُسمین گندھ سکین سب دواؤن کو کوٹین یا پیسین اور طلا اور میویزن مین گوندھ کر مرچ سیاہ کے برابر گولیان بنائین مقدار شربت دو درہم یعنے سات ماشہ کی ہے نیمگرم پانی کے ساتھ۔

معجون جو بنام امیری مشہور ہے دشواری بول اور درد پشت اور ضعف گردہ کو مفید ہے اور پتھری کو ریزہ ریزہ کرتی ہی **اخلاط اُسکے** تخم خشخاش تخم گندنا تخم کرفس تخم شبت یعنے سویا کے بیج تخم سوسن تخم کاہو تخم کاسنی تخم فرفخ بہمن سپید بہمن سرخ لسان العصافیر مغز تخم بید انجیر اور کسیلا تخم شاہسفرم یعنے تلسی کے بیج تخم مرزنجوش بربیخ کابلی فلفل تربد حب الرشاد تخم کنوچہ اشنہ دشق شگوفہ اذخر تخم نفت کتیرا بزرالبنج صعتر زرنب فلنجہ حب النیل قسط کردیا اسبغول ابہل راسن لبان بزرقطونا یعنے ناردانہ دشتی اور سلیخہ تخم کتان نمک ہندی تخم سداب تخم خیری سرخ اور تخم خیری سپید زیرہ کرمانی خرفہ تخم فرنجمشک مغاث یعنے سیدہ لکڑی سناے مکی سورنجان افتیمون انیسون تخم سمنہ اسکو متقل خواجہ کہتے ہین اور نرگس اور فول یعنے باقلہ کمد تین درہم یعنے ساڑھے دس ماشہ تودری سپید تودری سرخ اجوائن زرنباد خوب کلان تخم رازیانہ دارچینی ہلیلہ کابلی ہلیلہ زرد تخم حرمل یعنے اسپند حب الآس خردل شہد ابخ کنجد مقشر حلبہ یعنے میتھی تخم جوز کمد پانچ درہم یعنے ایک تولہ ساڑھے پانچ ماشہ شقاقل زنجبیل کمد چار درہم یعنے ایک تولہ دو ماشہ پیلجوش اور فلفل سپید قرنفل سنبل الطیب شگوفہ حنا عاقرقرحا کمد ڈیڑھ درہم یعنے سوا پانچ ماشہ سقمونیا دو دانق یعنے ڈیڑھ ماشہ تخم خربزہ تخم تربد کمد دس درہم یعنے دو تولہ گیارہ ماشہ روغن کنجد چالیس درہم یعنے گیارہ تولہ آٹھ ماشہ شہد دو رطل یعنے ایک چھٹانک کم سیر بھر مقدار شربت دو درہم یعنے سات ماشہ ہمراہ نیم گرم پانی کے۔

معجون جسکی صنعت مصیری نے کی ہے اور کہا ہے کہ مجرب ہے فالج اور لقوہ اور استرخا اور تمام امراض جنکی اصل بلغم ہو اُنکے

دور کرنے مین فائدہ کرتی ہے اس معجون سے بقدر تحمل ریض کے لیکر استرخا مین عضو مسترخی پر طلا کرتے ہین پس نفع کرتی ہے **اخلاط اسکے** افیون فربیون جند بید ستر دارچینی دار فلفل بیخ بیند سنبل الطیب زنجبیل زعفران سب اجزا ہموزن لیکر کوٹ چھان کر شہد ملائین اور کسی برتن مین اُٹھا رکھین اور ہر وقت حاجت کے استعمال کرین۔

ہماری مجرب معجون مغاث یعنے میدہ لکڑی جوز گندم اور بہمن زرد خباد کتیرا تخم خشخاش کہربا کمد تین درہم یعنے ساڑھے دس ماشہ کوٹ چھان کر روغن زرد مین خفیف سا جوش دین اور دو من صعتر جو برابر ایک سیر کے ہے گیہون کے ستو اور دو من یعنے ایک سیر قند سپید ملائین اب دوا تیار ہو گئی ہر روز اسمین سے بیس درہم یعنے پانچ تولہ دس ماشہ لے کر دو رطل دودھ جو تخمیناً ایک چھٹانک کم سیر ہوا اسمین ڈال کر جوش دین اور بقدر حاجت روغن زرد بھی داخل کرین اور مثل حریرہ کے اُسکو پیین کہ یہ بہت عمدہ اور جید ہے

دوسرا مقالہ ایارجات کے بیان مین

ایارج نام دوائے مسہل کا ہے جو اصلاح طبیعت کرتی ہے اور یہ معنی اصطلاحی اصطلاح مین ہین اور لفظی معنی ایارج کے دوائے الٰہی کے ہین پہلا مسہل معروف و مشہور ادویہ مین ایارج روفس حکیم کا ہے قدیم زمانہ مین ایارج کا اطلاق اسی نسخہ پر کیا جاتا ہے بعد اسکے پھر اور ادویہ مرکبہ کا نام بھی ایارج رکھا گیا۔ مسہل کو دوائے الٰہی اسواسطے کہتے ہین کہ مسہل کا عمل کرنا ہمارے بدن مین یہ حکم الٰہی ہے جسکو قوت ہائے طبیعیہ سے ہمنے مسلم مان لیا ہے **مترجم** مراد شیخ کی یہ ہے کہ سوائے تجربہ کے کوئی دلیل قطعی طبعیات سے ایسی قائم نہین ہوسکتی جس سے فعل دوائے مسہل کا ثابت ہوسکے اور نہ آج تک یہ بات ثابت ہوئی کہ ادویہ مسہلہ کس قاعدہ سے فعل اسہال کرتی ہین **تتمہ** قدیم زمانہ مین مسہل مین ایارجات کو اسواسطے اختیار کرتے تھے کہ اطبائے زمانہ قدیم محض ادویہ مسہلہ کے ضرر سے ڈرتے تھے جیسے شحم حنظل اور خربق وغیرہ پس ادویہ مسہلہ مین بروقت استعمال کے بدرقہ اور مصلح دوائین اور فادزہر ملا دیتے تھے جب استعمال کرتے کرتے اُن کو جسارت ہوئی اور کسی قدر ادویہ مسہلہ کے استعمال سے مانوس ہوے اور یہ بھی انکو جسارت ہوئی کہ ان ادویہ مسہلہ کو بعینہ استعمال کرنے لگے اور فادزہر وغیرہ کی آمیزش کی پابندی جاتی رہی۔ پس طبیب معالج کو جاننا چاہیے کہ ایارج کا استعمال جوشاندہ اور گولیون کے استعمال سے اہم ہے اور ان دونون کا استعمال بسبب ضرر کے نہین متروک ہوا بلکہ بسبب اسکے کہ مطبوخ اور حبوب سے استغنا حاصل ہے اور کچھ عادت بھی ایسی خراب ہو گئی ہے کہ دوا بنانے مین سستی کی جاتی ہے اور ایک یہ بھی سبب ہے کہ مطبوخ اور حبوب مثل ایارج کے عموماً مادہ کو دور سے جذب نہین کرتی۔ مقدار شربت ایارج کی چار مثقال یعنے ڈیڑھ تولہ تک ہے اور بیشتر ایارج پر نمک خمیر بھی ڈال دیتے ہین بہت مناسب وہ بدرقہ جسکے ساتھ ایارج کا استعمال کیا جاے یہ ہے کہ آب افتیمون ہمراہ مویز کلان کے خصوصاً بنا بر اس نسخے کے جسکو بعض طبیبون نے تجویز کیا ہے۔ افتیمون چار درہم یعنے ایک تولہ دو ماشہ مویز منقی دس درہم یعنے دو تولہ گیارہ ماشہ ہلیلہ سیاہ پاک صاف کیا ہوا سات درہم یعنے دو تولہ چار سرخ اسطوخودوس تین درہم یعنے ساڑھے دس ماشہ پانی تین رطل یعنے سوا سیر تخمیناً اور جوش کرنے کی حد یہ ہے کہ پانی جل کر نصف رطل یعنے سترہ تولہ تخمیناً باقی رہجاے اُسکو چھان کر نہار منہ پلائین اور اعانت مسہل کے واسطے تخم خطمی ایک درہم یعنے ساڑھے تین ماشہ تخم خیار نصف درہم یعنے پونے دو ماشہ تھوڑا سا روغن بادام شیرین اور نیمگرم پانی ملا کر پلائین اور غذا چند روز تک زیرباج جو ایک خاص قسم کا شوربا ہے کھلانی چاہیے اور پانی خالص نہ پلایا جاے بلکہ کوئی چیز مصلح ملا کر۔

ایارج فیقرا یعنے ایارج تلخ یہ وہی ایارج صبر ہے جسمین ایلوا پڑتا ہے اور دارچینی بھی بسبب لطافت کے اس مین شریک کردی گئی جس کی منفعت احشا و اندرونی اور معدہ کے واسطے ہے اور مصطگی بھی اسی غرض سے ملائی جاتی ہے اور یہ بھی غرض مصطگی کے ملانے سے ہے کہ قوت اس ایارج کی محفوظ رکھے اور تج اور زعفران واسطے انضاج اور تقویت قلب

اور معدہ کے بلاتے ہین اکثر زعفران کے صحبت سے درد سر پیدا ہوجاتا ہے پس حاجت ہوتی ہے کہ اس کا وزن کم کردین یا بالکل اس کو نکال ڈالین۔ اسارون کی شرکت اسواسطے ہوتی ہے کہ ایارج کی قوت مسہلہ پراعانت کرتا ہے اور رطوبات کو نیچے اُتار لاتا ہے اور کبھی اسارون کے بدلے کبابہ ملاتے ہین اور وہ لطیف ہے اور حب بلسان اور عود بلسان بغرض تقویت معدہ اور تحلیل کے اور بنظر اُس کے فادزہر ہونے کے ملاتے ہین اور بعض آدمی شگوفہ اذخر اسواسطے ملاتے ہین کہ جس خراشش کی توقع صبر سے ہے اسکو منع کردے اور گل سرخ کا ملانا اس غرض سے ہے کہ اذیت حرارت صبر کی معدہ اور سر سے دور کردے کبھی ایارج فیقرا شہد سے تین مرتبہ خمیر کیا جاتا ہے۔ اور کبھی خشک بدون شہد کے کھلایا جاتا ہے لیکن میرا طریقہ یہ ہے کہ اسکی دوائین پیس کر بذریعہ ماءالعسل کے قرص بناکر سایہ مین خشک کرلیتا ہون پس اس طرح کو منفعت مین بہ نسبت اور طرق کے بدرجہا پورا پاتا ہون شاید مقل کا وزن اس نسخے مین قریب ایک جزء کے ہے قدماء اطبّا اصلاح صبر کی مقدار مین اختلاف کرتے تھے پس بعض لوگ وزن ادویہ مذکورہ بالا چھ حصہ زیادہ صبر سے رکھتے تھے اور بعضے اٹھگنا وزن ادویہ بہ نسبت صبر کے تجویز کرتے تھے اور اس سے بھی کم و بیش اوزان کرنے کا طریقہ تھا۔ **ایضاً** صبر مغسول کو ایارج مین داخل کرتے تھے جسکی قوت اسہال ضعیف ہے اور جو گرم مزاج والونکو اور تپ کے بیمارون کو مناسب ہے اور ہر ایک بیمار تپ کا ایارج کا استعمال نکرے بلکہ جس کی تپ نرم ہو اور بعض لوگ صبر غیر مغسول داخل کرتے ہین جسکی قوت مسہلہ قوی ہے۔ مگر تپ کے بیمارون کو مضر ہے علاوہ یہ ہے کہ ایک قوم اور گروہ بیماران تپ کو کھلایا بھی گیا اور کوئی ضرر انہین نہین پیدا کیا۔ ایارج تلخ سے جلد جلد دست نہین آتے ہین بلکہ اسکا اسہال بنرمی اور تھوڑا تھوڑا درنگ سے دیر مین ہوتا ہے اور کبھی ایارج اپنا فعل استعمال کے دوسرے دن کرتا ہے۔ ایارج کا اسہال دور کے مادہ کو جذب نہین کرتا بلکہ اسی مادہ کا اسہال کرتا ہے جس سے ملاقات کرے اور

لیجائے امعا اور معدہ مین اور بہت دور کی حد اسکے جذب کرنے کی جگر تک ہی عروق سے جذب نہین کرتا۔ جو نسخہ ایارج کا جمہور اطبا مین مشہور ہے اُسکا نفع اُن رطوبات کے نکالنے مین ہے جنکا تولد امعا اور معدہ اور سر مین ہوتا ہو اور درد ہائے مفاصل اور قولنج اور لقوہ اور ثقل زبان اور استرخاء اعضا کو بھی فائدہ کرتا ہے **اخلاط اُسکے** سعطگی دارچینی اسارون سنبل الطیب حب بلسان زعفران عود بلسان سلیخہ تکمہ ایک درہم یعنے ساڑھے تین ماشہ صبر دو چند وزن ادویہ جو اس مثال مین چار تولہ آٹھ ماشہ ہوا دوائون کو کوٹ چھان کر تیار کرین پوری مقدار شربت دو درہم یعنے سات ماشہ کی ہے ہمراہ شہد اور نیمگرم پانی کے۔

ایارج لوغاذیا۔ ایارج مبارک ہے کثیر النفع بدن کو دور ترین اطراف سے بذریعہ دست لانے کے مواد سے پاک کرتا ہے اور اسکے دست لانے مین کچھ دشواری اور سختی نہین ہوتی کہ جمیع اخلاط اور فضول کو آسانی نکال دیتا ہے سر کی بیماریان اور درد سر اور شقیقہ اور بیضہ جو تمام سر کے درد کو کہتے ہین دوار اور وسواس اور جنون اور مرگی اور صمم یعنے کری گوش اور رعشہ اور فالج اور استرخا بلکہ سکتے کو بھی مفید ہے اور ان سب بیماریون کو اسکا فائدہ بطور سعوط کے ہے جیسا لوگ کہتے ہین ثلیثا کے بیان مین ہم لکھ چکے ہین اور ثلیثا سے اسکا استعمال بہت بہتر ہے کان کے درد اور آنکھون کے درد کو بھی فائدہ کرتا ہے معدہ کو قوی کرتا ہے اور سدہ ہائے جگر کی تفتیح کرتا ہے حیض کا ادرار کرتا ہے دشواری نفس کو دور کرتا ہے چوتھیے لرزہ اور بخار کو نفع کرتا ہے اور تمام امراض جو بلغم خام سے پیدا ہون اور امراض سوداویہ کو اور جو تپین نوبت سے آتی ہین انکو فائدہ کرتا ہے درد ہائے مفاصل اور نقرس اور عرق النسا کو مفید ہے بالخزرہ اور داء الحیہ کو فائدہ کرتا ہے اور جو قرحے پرانے سر وغیرہ مین ہون اُن کو اور برص اور بہق کو اور داد کو اور تقشر جلد اور جذام اور خنازیر اور اورام سرد اور سرطان کو مفید ہی **اخلاط اُسکے** تخم حنظل پانچ درہم یعنے ایک تولہ ساڑھے پانچ ماشہ پیاز عنصل بریان غاریقون سقمونیا

اور خربق سیاہ اشق اسقولوقندریون ہکمد ساڑھے چار درہم یعنے ایکتولہ سواتین ماشہ اور دوسرے نسخہ مین ڈھائی درہم یعنے پونے نو ماشہ افتیمون کماذریوس یعنے ہنڈی مقل اور صبر ہکمد تین درہم یعنے ساڑھے دس ماشہ حاشا اور ہوفاریقون سازج ہندی فراسیون جعدہ سلیخہ فلفل سپید فلفل سیاہ دار فلفل زعفران دارچینی بسفائج جاؤشیر سکبینج حنبہ بیدستر مرکی فطراسالیون زرآوند طویل عصارہ افسنتین افربیون سنبل الطیب حماماً زنجبیل ہکمد دو درہم یعنے سات ماشہ جنطیانا اسطوخودوس ہکمد ڈیڑھ درہم یعنے سوا پانچ ماشہ شہد بقدر کفایت پوری مقدار شربت چار مثقال کی ہے یعنے ڈیڑھ تولہ ہمراہ نیم گرم پانی اور شہد کے یا ہمراہ جوشاندہ افتیمون اور زبیب ختہ برآوردہ کے۔

ایارج لوغاذیا بہ نسخہ فیلغریوس حکیم شحم حنظل غاریقون اشق پوست خربق سپید سقمونیا ہوفاریقون ہکمد دس مثقال یعنے تین تولہ نو ماشہ افتیمون بسفائج مقل صبر اور منڈی فراسیون اور رنج ہکمد آٹھ مثقال یعنے تین تولہ دار فلفل فلفل سپید فلفل سیاہ دارچینی زعفران جاؤشیر سکبینج حنبہ بیدستر فطراسالیون زرآوند طویل ہکمد چار مثقال یعنے ڈیڑھ تولہ شہد کف گرفتہ سے معجون بنائین اور پوری مقدار شربت چار مثقال یا تین مثقال جو برابر ڈیڑھ تولہ یا ایک تولہ ڈیڑھ ماشہ کے ہے بحسب قوت ہر ایک آدمی کے ہمراہ ماءالعسل اور نمک کے۔

ایارج لوغاذیا بہ نسخہ یونس شحم حنظل بیس مثقال یعنے سات تولہ چھ ماشہ غاریقون اشق پوست خربق سیاہ سقمونیا ہوفاریقون ہکمد دس مثقال یعنے پونے چار تولہ بسفائج افتیمون مقل صبر اور منڈی فراسیون سلیخہ ہکمد آٹھ مثقال یعنے تین تولہ مرکی جاؤشیر سکبینج فطراسالیون اور تینون فلفل دارچینی زعفران حنبہ بیدستر زرآوند طویل ہکمد چار مثقال یعنے تین تولہ شہد بقدر کفایت۔

ایارج روفس مرہ سودا اور بلغم اور باتحزرہ کو مفید ہر اخلاط اُسکے شحم حنظل بیس مثقال یعنے ساڑھے سات تولہ منڈی دس مثقال یعنے پونے چار تولہ سکبینج جاؤشیر ہکمد آٹھ مثقال یعنے تین تولہ تخم کرفس جبلی یا پنج مثقال یعنے ایکتولہ ساڑھے دس ماشہ زرآوند مدحرج پانچ مثقال یعنے ایک تولہ ساڑھے دس ماشہ فلفل سپید اور فلفل سیاہ پانچ درہم یعنے ایک تولہ ساڑھے پانچ ماشہ اور ایک نسخہ مین پانچ مثقال یعنے ایک تولہ ساڑھے دس ماشہ دارچینی چار مثقال یعنے ڈیڑھ تولہ سلیخہ آٹھ مثقال یعنے تین تولہ اسطوخودوس اور زعفران اور جعدہ ہکمد چار مثقال یعنے ڈیڑھ تولہ مرکو طلا نام شراب مین بھگودین باقی سب دواؤن کو کوٹ چھان کر مرکی سمیت شہد کف گرفتہ مین معجون تیار کرین اور کسی برتن مین محفوظ رکھین اور بروقت حاجت کے استعمال کرین ایک اور نسخہ مین شحم حنظل بیس درہم یعنے پانچ تولہ دس ماشہ ہے صبر سقوطری پانچ درہم یعنے ایک تولہ ساڑھے پانچ ماشہ خولنجان دس درہم یعنے دو تولہ گیارہ ماشہ منڈی بیس درہم یعنے پانچ تولہ دس ماشہ سکبینج جاوشیر ہکمد آٹھ درہم یعنے دو تولہ چار ماشہ زرآوند مدحرج فطراسالیون فلفل سپید فلفل سیاہ ہکمد پانچ درہم یعنے ایک تولہ ساڑھے پانچ ماشہ سنبل الطیب سلیخہ دارچینی زعفران زنجبیل مرکی جعدہ ہکمد دو درہم یعنے سات ماشہ اور جو دوائین ہمنے اُس نسخہ مین پائی ہین جسکی طرف نسبت سریانی زبان مین ہونے کی دیجاتی ہے وہ دوائین یہ ہین منڈی غاریقون فراسیون ہکمد دس درہم یعنے دو تولہ گیارہ ماشہ سب دواؤن کو پیسکر شہد سے معجون بنالین مقدار شربت چار درہم کی آب گرم اور شہد اور نمک کے ساتھ نہار منھ پلائی جاے اور پہلے چندروز پرہیز کرلین۔

ایارج ارکاغانیس بموجب نسخہ جمہور ہر ایک مرض کو جو بلغم خام اور غیر خام اور سودا سے پیدا ہو فائدہ کرتی ہے اور گھومنی اور درد سر کو مفید ہے ابتداء نزول الماء چشم کو فائدہ کرتی ہے آواز کے بیٹھ جانے یا پھٹ جانے کو جو رطوبت سے ہو مفید ہے حلق کے اقسام درد اور دشواری نفس اور تشنج اور خراجات کے وہ اقسام جو مواد غلیظ سے پیدا ہون ان سب کو نفع کرتی ہے زرداب اور سوکھی کھجلی کو نافع ہے کبھی معدہ کے درد اور درد شکم اور رحم کے واسطے سلاقہ سداب کے ہمراہ پلائی جاتی ہے اور بیشتر اسمین تھوڑی سی

جند بید ستر زیادہ سے زیادہ تین قیراط تک جو برابر چھ رتی کے ہوجاتے ہین درد پشت اور جو گردن کے پیچھے سے لیکر کرتک ہو اور دونون گھٹنون کے درد اور درد انثیین کے واسطے ہمراہ جوشاندہ کرفس کے اور عرق النسا وغیرہ کے واسطے ہمراہ آب تنطوریون کے پلاتے ہین الیضاً کبھی عصارہ قثاء الحمار یا عصارہ حنظل چار قیراط یعنے ایک ماشہ آب قیصوم مین ملا کر پلاتے ہین کبھی دیوانہ کتے کے کاٹنے کے واسطے بھی پلائی جاتی ہے اسکے پلانے سے مریض پانی سے نہین ڈرتا ہے خصوصاً اگر اسکے ہمراہ ایک درہم یعنے ساڑھے تین ماشہ سرطان نہری سوختہ بھی ملا یا جاے **اخلاط اُسکے** شحم حنظل بائیس درہم یعنے چھ تولہ پانچ ماشہ فراسیون اسطوخودوس اور خربق سیاہ کماذریوس یعنے منڈی سقمونیا فلفل سیاہ دار فلفل ہر ایک دو اوقیہ یعنے پانچ تولہ ساڑھے سات ماشہ بعصل لعفار بریان افربیون صبر زعفران جنطیانا فطراسالیون اشق جاوشیر ہر ایک اوقیہ یعنے دو تولہ پونے دس ماشہ جعدہ دارچینی سکبینج مرکی سنبل الطیب اذخر فودنج کوہی زراوند مدحرج ہر ایک دو درہم یعنے سات ماشہ شہد بقدر کفایت مقدار شربت چار مثقال یعنے ڈیڑھ تولہ ہمراہ جوشاندہ اور مویز کلان خستہ برآوردہ کے۔

ایارج ارکاغانیس یہ نسخہ فولس حکیم فراسیون غاریقون منڈی شحم حنظل اسطوخودوس ہر ایک بیس مثقال یعنے ساڑھے سات تولہ جاوشیر سکبینج فطراسالیون زراوند مدحرج فلفل سپید ہر ایک پانچ مثقال یعنے ایک تولہ ساڑھے دس ماشہ دارچینی سنبل الطیب جعدہ زعفران ہر ایک چار مثقال یعنے ڈیڑھ تولہ خشک دواؤن کو کوٹین اور گوندکے اقسام کو ریزہ ریزہ کرکے ماء العسل مین گھولین پھر سب دوائین ملادین مقدار شربت چار مثقال یعنے ڈیڑھ تولہ ہمراہ نمک سائیدہ ایک درہم یعنے ساڑھے تین ماشہ اور ماء العسل کے۔

بناد ریطوس اکبر فساد مزاج بارد اور امتلا کو فائدہ کرتی ہے اور جو فضول بالزوجت اور غلیظ ہون انکو مفید ہے اور نسیان اور تاریکی چشم اور سانس کی دشواری اور خدر یعنے سن ہری اور درد ہاے جگر اور معدہ اور طحال اور گردہ اور رحم کو اور حیض کے نہ آنے کو اور قولنج کو فائدہ کرتی ہے بدون مشقت اور تعب کے دست بھی لاتی ہے مقدار شربت اسکی چار مثقال یعنے ڈیڑھ تولہ جوشاندہ افتیمون اور غاریقون یا آب گرم کے ہمراہ **اخلاط اُسکے** صبر سقوطری بندرہ درہم یعنے چار تولہ ساڑھے چار ماشہ غاریقون سپید بیس درہم یعنے پانچ تولہ دس ماشہ زعفران دارچینی وج ترکی مصطگی روغن بلسان ہر ایک تین درہم یعنے ساڑھے دس ماشہ ریوند چینی ڈیڑھ درہم یعنے سوا پانچ ماشہ عود بلسان حب بلسان افربیون دارفلفل فلفل سپید فلفل سیاہ جنطیانا رومی شگوفہ اذخر ہر ایک دو درہم یعنے سات ماشہ قسط مرکی کماذریوس یعنے منڈی افتیمون ہر ایک چار درہم یعنے ایک تولہ دو ماشہ اسارون سلیخہ اور سقمونیا ہر ایک چھ درہم یعنے پونے دو تولہ سنبل الطیب ساڑھے تین درہم یعنے ایک تولہ تین رتی سوا اور حماما ہر ایک ایک درہم یعنے ساڑھے تین ماشہ ان سب دواؤن کو پیسے جمع کرے اور بہت چھان کر شہد کف گرفتہ سے معجون بناے اور کسی برتن مین اُٹھا رکھے اور بعد چھ مہینے کے استعمال رکھے۔

بناد ریطوس کا دوسرا نسخہ تمام ایسی بیماریون کو جو برودت اور بلغم سے پیچان مین آتی ہین فائدہ کرتی ہے صبر تیس درہم یعنے پونے نو تولہ غاریقون بارہ درہم یعنے ساڑھے تین تولہ وج ترکی زعفران دارچینی کیا یعنے فیلجوش ہر ریحان اور سلیخہ ہر ایک تین درہم یعنے ساڑھے دس ماشہ منڈی فلفل سپید اسارون عود بلسان ہر ایک دو درہم یعنے سات ماشہ فلفل سیاہ جند بید ستر ہر ایک چار درہم یعنے ایک تولہ دو ماشہ راوند چینی مو اور سنبل الطیب ہر ایک ایک درہم یعنے ساڑھے تین ماشہ شہد بقدر کفایت مقدار شربت چار درہم یعنے ایک تولہ دو ماشہ آب گرم کے ہمراہ مگر چھ مہینے تک اسمین ہاتھ نہ لگائین۔

بناد ریطوس کا تیسرا نسخہ وہ بھی انھین امراض کو فائدہ کرتا ہے **اخلاط اُسکے** افتوان اٹھارہ درہم یعنے سوا پانچ تولہ جوزبوا بارہ درہم یعنے ساڑھے تین تولہ صبر سقوطری ساٹھ درہم یعنے ساڑھے سترہ تولہ غاریقون چوالیس درہم یعنے بارہ تولہ دس ماشہ ریوند چینی تین درہم یعنے ساڑھے دس ماشہ فلفل سپید جنطیانا ہر ایک چار درہم یعنے ایک تولہ دو ماشہ زعفران قرنفل وج ترکی کیا یعنے فیلجوش دارچینی ہر ایک چھ درہم یعنے پونے دو تولہ اسارون عود بلسان

مکہ چار درہم یعنے ایک تولہ دو ماشہ سلیخہ سقمونیا ہر مکہ بارہ درہم یعنے ساڑھے تین تولہ سنبل الطیب آٹھ درہم یعنے دو تولہ چار ماشہ سقوردیون سات درہم یعنے دو تولہ چار رتی مجیٹھ اور حماما فلفل سیاہ دارفلفل اذخر مکہ دو درہم یعنے سات ماشہ ایرسا آٹھ درہم یعنے دو تولہ چار ماشہ کو پیس چھان کر بقدر کفایت شہد ملا کر درست کریں اور چھ مہینے رکھ چھوڑیں مقدار شربت چار درہم ہے یعنے ایک تولہ دو ماشہ آب گرم کے ساتھ۔

بناد ریطوس جس میں جوز بوا داخل ہے تمام امراض کہنہ عضو سر کو اور جنون اور وسواس اور درد سر اور گھومنی اور مرگی کو فائدہ کرتی ہے اور ضعف بصر اور درد جگر اور طحال اور گردہ اور قولنج کو نافع ہے اور بند شدہ حیض کا ادرار کرتی ہے اور جذام اور برص اور درد نقرس اور مفاصل اور دونوں کولوں کے درد کو مفید ہے پرانی بیتوں کو جو مدت سے آتی ہوں فائدہ کرتی ہے اور جلا اذیت دست لاتی ہے **اخلاط اُسکے** صبر ساٹھ درہم یعنے ساڑھے سترہ تولہ غاریقون سات تولہ سقوردیون عود بلسان روغن بلسان حب بلسان مکہ چار درہم یعنے ایک تولہ دو ماشہ قسط تین درہم یعنے ساڑھے دس ماشہ وج ترکی مصطگی دارچینی تمرنفل مکہ چھ درہم یعنے پونے دو تولہ سلیخہ جوز بوا مکہ بارہ درہم یعنے ساڑھے تین تولہ افتیمون اٹھارہ درہم یعنے سوا پانچ تولہ سنبل الطیب چھ درہم یعنے پونے دو تولہ سنڈی آٹھ درہم یعنے دو تولہ چار ماشہ مو دو درہم یعنے سات ماشہ تینوں قسم کی فلفل اور افربیون مکہ چار درہم یعنے ایک تولہ شگوفہ اذخر دو درہم جنطیانا چار درہم یعنے ایک تولہ دو ماشہ حماما دو درہم یعنے سات ماشہ سقمونیا اٹھارہ درہم یعنے سوا پانچ تولہ شہد کف گرفتہ بقدر کفایت مقدار شربت چار درہم یعنے ایک تولہ دو ماشہ جوشاندہ افتیمون کے ہمراہ۔

بناد ریطوس مسہل صبر ساٹھ درہم یعنے ساڑھے سترہ تولہ غاریقون چوبیس درہم یعنے سات تولہ مصطگی زعفران وج ترکی دارچینی سنبل الطیب مکہ چھ درہم یعنے پونے دو تولہ زراوند طویل حب بلسان روغن بلسان روغن بابونہ افربیون تینوں فلفل جنطیانا مکہ چار درہم یعنے ایک تولہ دو ماشہ سنڈی اور قسط شیرین مکہ پانچ درہم یعنے ایک تولہ ساڑھے پانچ ماشہ افتیمون اور تج مکہ بارہ درہم یعنے ساڑھے تین تولہ مرکی شگوفہ اذخر حماما مکہ دو درہم یعنے سات ماشہ سقمونیا بیس درہم یعنے پانچ تولہ دس ماشہ شہد بقدر کفایت مقدار شربت اور استعمال اور منافع مثل نسخہ اول کے ہے۔

ایارج جالینوس بموجب نسخہ جمہور اور بعض منافع سے اسکے یہ ہے کہ بناد ریطوس اور لوغاذیا سے اسمیں لطافت زیادہ ہے اور نفع بھی زیادہ کرتی ہے اور فالج اور لقوہ اور تشنج اور استرخا کو فائدہ کرتی ہے اور بدن سے فضول بالزوجت اور غلیظہ کا تنقیہ کرتی ہے اور فضول مختلفہ کو بھی نکال دیتی ہے مثانہ اگر ڈھیلا ہوگیا ہو اسکو مضبوط کردیتی ہے پیشاب بدون ارادہ کے جو نکل جاتا ہو اسکے روکنے پر مثانہ کو قوی کرتی ہے **اخلاط اُسکے** شحم حنظل غاریقون بصل الفار بریان اشق سقمونیا خربق سیاہ ہیو فاریقون افربیون مکہ سولہ درہم یعنے چار تولہ آٹھ ماشہ بسفائج مقل اور ق افتیمون سنڈی فراسیون سلیخہ مکہ سات درہم یعنے دو تولہ چار سرخ مرکی سکبینج زراوند طویل تینوں فلفل دارچینی جاوشیر جند بید ستر فطراسالیون مکہ چار درہم یعنے ایک تولہ دو ماشہ اور بعض آدمی اس میں چار درہم زعفران بھی ملاتے ہیں یعنے ایک تولہ دو ماشہ سب دواؤں کو کوٹ پیس چھان کر اور بھگونے والی دواؤں کو شراب مثلث میں بھگو کر شہد کف گرفتہ سے معجون درست کریں اور بعد چھ مہینے کے بروقت حاجت استعمال کریں۔

ایارج جالینوس بہ نسخہ حکیم فولس سنڈی فلفل سپید دارفلفل غاریقون اسطوخودوس خربق سیاہ سقمونیا سنبل الطیب افتیمون بصل الفار بریان مکہ چھ مثقال یعنے سوا دو تولہ مرکی زعفران اشق ہیو فاریقون مکہ آٹھ مثقال یعنے تین تولہ شہد بقدر کفایت۔

ایارج جالینوس بہ نسخہ ابن سرافیون شحم حنظل چار درہم یعنے ایک تولہ دو ماشہ سنڈی بصل الفار بریان غاریقون سقمونیا خربق سیاہ اسطوخودوس اشق ہیو فاریقون مکہ تین درہم اور ایک دانق یعنے سوا گیارہ ماشہ افتیمون جعدہ مقل کرفس فراسیون

صبر سلیخہ بسفائج ہر ایک ڈیڑھ درہم یعنے سوا پانچ ماشہ تینون فلفل مرکی دارچینی زعفران جاوشیر سکبینج جند بید ستر فطراسالیون زراوند مدحرج جنطیانا افربیون ہر ایک نصف و ثلث ایک درہم کا یعنے تین ماشہ تخمینًا شہد بقدر کفایت بنانے کی ترکیب اور کھلانے کی اور منافع اور مقدار شربت سب مثل ایارج بوغاذیا کے ہین۔

ایارج بقراط رطوبت معدہ کو فائدہ کرتی ہے اور بخار فاسد سے جو درد سر مین پیدا ہوا ہو اُن کو اور خوف دلانے والی چیزون کے غم سے نجات دیتی ہے **اخلاط اُسکے** جنطیانا سنبل الطیب زراوند مدحرج سلیخہ دارچینی ہر ایک ایک درہم یعنے ساڑھے تین ماشہ فطراسالیون سنڈی اسطوخودوس جبلی اور کیا یعنے پیلچوش ہر ایک درہم یعنے ساڑھے تین ماشہ مرکی چار درہم یعنے ایک تولہ دو ماشہ حب البان اور زعفران ہر ایک ڈیڑھ درہم یعنے سوا پانچ ماشہ صبر سُرخ ساڑھے اٹھارہ درہم یعنے پانچ تولہ پونے پانچ ماشہ شحم حنظل چھ درہم یعنے پونے دو تولہ شہد ملا کر معجون درست کرین اور چھ مہینے کے بعد استعمال کرین چار درہم یعنے ایک تولہ دو ماشہ کی مقدار شربت ہے۔

ایارج بقراط کا دوسرا نسخہ جنون اور وسواس اور اُس گھومنی کو جو سر مین ہوا اور درد سر شدید اور تشنج کو فائدہ کرتا ہے اور دونون ہاتھون کے پھٹ جانے کو اور وجع مفاصل اور اختلاط عقل اور فساد ذہن اور انتشار طبیعت یا نگاہ اور ابتدائے نزول الماء چشم کو اور جذام اور برص اور فالج اور لقوہ اور داد کو فائدہ کرتا ہے **اخلاط اُسکے** قثاء الحمار اور تینون فلفل اور سنڈی ہر ایک پانچ شقال یعنے ایک تولہ ساڑھے دس ماشہ زعفران مرکی سقمونیا ہر ایک دو درہم یعنے سات ماشہ اشق ایک درہم یعنے ساڑھے تین ماشہ شہد بقدر کفایت مقدار شربت نصف اوقیہ یعنے ایک تولہ چار ماشہ سات رتی کی ہے گرم پانی کے ساتھ۔

ایارج اندروماخس طبیب درد معدہ اور شکم کو فائدہ کرتی ہے **اخلاط اُسکے** دارچینی سلیخہ سیاہ عود بلسان شگوفہ اذخر ہر قلیس یعنے جنگلی کاسنی ہر ایک ساڑھے تین اوقیہ یعنے نو تولہ دس ماشہ ایک رتی سب دواؤن کو کوٹ کر نئے برتن مین مٹی کے ڈالین اور آب باران چھ اباریق یعنے تین سیر چھوڑین اور اتنا جوش دین کہ آدھا پانی جلجائے بعد اُسکے صبر سرخ ایک رطل یعنے پونے چونتیس تولہ لیکر اس پر آب باران بقدر کفایت ڈال کر صبح سے دوپہر تک پیسین اور دھوتے جائین اور پانی بدلتے جائین تا اینکہ صاف ہوجائے پھر اسپر وہی پانی جسمین دواؤن کو پکایا ہے ڈالکر دُھوپ مین اسقدر پیسین کہ خشک ہوجائے بعد اُس کے اُس پر زعفران اور مرا اور کیا یعنے فیلجوش ہر ایک تین اوقیہ یعنے آٹھ تولہ سوا پانچ ماشہ اور ایک پُرانی کتاب کے نسخہ مین ہے کہ ہر ایک دقیہ یعنے دو تولہ نو ماشہ چھ رتی ڈال کر خوب پیسین اور کسی شیشہ کے برتن مین یا مٹی کے روغن دار برتن مین رکھدین اور استعمال کرین۔ یہ ایارج تشنج اور صدمہ کو نشتگی کو اور چوٹ لگنے کو اور ہڈی وغیرہ کے ٹوٹ جانے کو فائدہ کرتی ہے پہلو کے درد کو اور معدہ کے درد کو اور نفخ کو اور نفث الدم اور درد تہیگاہ کو مفید ہے مقدار شربت کی وزن کامل ایک درہم یعنے ساڑھے تین ماشہ نیمگرم پانی کے ہمراہ اور ہر ایک آدمی کے واسطے بقدر اُس کی قوت کے دینی چاہیے اور ورام سخت سوداوی مین ہمراہ سکنجبین کے دیجاتی ہے اور آنکھ کے ورم مین پودینہ کا پانی بخور کر خواہ ہری مکو کے پانی مین پیسکر لگائی جاتی ہے ورم مقعد مین روغن گل اور شراب جید مین پیسکر لگاتے ہین ناخونون مین جو قروح پیدا ہوتے ہین اُن پر سرکہ شراب مین گھول کر لگاتے ہین اور منہ کے جلجانے کے واسطے اسکا غرغرہ کیا جاتا ہے۔

ایارج اندروخوس احتباس حیض اور جذام اور فزع یعنے ترسناکی کو فائدہ کرتی ہے **اخلاط اسکے** اسطوخودوس لگرو ندا غاریقون خربق سیاہ فلفل سپید مازریون سقمونیا اسقیل بریان ہر ایک اٹھارہ درہم یعنے سوا پانچ تولہ زعفران افربیون اشق ہر ایک آٹھ درہم یعنے دو تولہ چار ماشہ مرکی چار درہم یعنے ایک تولہ دو ماشہ داخل قثاء الحیہ یعنے اندرونی سب چیزین اس پھل کی سوائے پوست کے تین درہم یعنے ساڑھے دس ماشہ شہد پانچ رطل یعنے آدھ پاؤ دو سیر تخمینًا مقدار شربت دو درہم یعنے سات ماشہ ہمراہ شہد اور پانی اور نمک کے۔

ایارج فیلاغوراس مالیخولیا کو فائدہ کرتی ہے اور حجاب ہائے دماغی کا تنقیہ کر دیتی ہے جن کیموسات پر ارضیت غالب ہو کر انمین غلاظت اور لزوجت پیدا کر دے انکو دماغ سے اُتار لاتی ہے۔ **اخلاط اُسکے** فراسیون اسطوخودوس خربق سیاہ گلر وندا سنڈی فطراسالیون قوبیون اور دہ جعدہ ہیزرا وندمدحرج جنطیانا ادرکیا یعنے فیلجوش کبیرا ساذج ہندی اسارون حماما قسط دارچینی مجیٹھ اور موفلفل حب بلسان جنگلی اسن تج ہیو فاریقون شگوفہ اذخر سنبل الطیب ہمہ دو درہم یعنے سات ماشہ افتیمون غاریقون بسفایج شحم حنظل ہمہ تین درہم یعنے ساڑھے دس ماشہ صبر سقوطری چھ اوقیہ یعنے سولہ تولہ ساڑھے دس ماشہ دواؤن کو کوٹین اور شہد ملاکر درست کرین اور چھ مہینے تک مزاج پکڑنے دین مقدار شربت تین اوقیہ یعنے آٹھ تولہ سوا پانچ ماشہ یا تہائی اوقیہ کی جو مترجم کی راے مین درست ہے یعنے گیارہ ماشہ دو رتی آب گرم کے ہمراہ۔

ایارج بوسطوس بصارت کو نفع کرتی ہے اور تقویت دیتی ہی اور سر کے کسی مقام پر جو ہمیشہ درد رہتا ہو اسمین سکون پیدا کرتی ہے معدہ اور جگر اور طحال کو مفید ہے اور جتنے درد مادہ سوداوی اور بلغمی سے بدن مین ہوں انکو اور دوار یعنے گھومنی کو اور اس درد کو فائدہ مند ہو جسکا نام اکلیل رکھا گیا **اخلاط اُسکے** منڈی بارہ اوقیہ یعنے تینتیس تولہ نو ماشہ غاریقون سولہ اوقیہ یعنے پینتالیس تولہ دوسرے نسخہ مین غاریقون نو اوقیہ یعنے ساڑھے تین سیر تخمیناً شحم حنظل تین اوقیہ یعنے پانچ تولہ ساڑھے سات ماشہ اسطوخودوس فلفل سیاہ فلفل سپید ہمہ بارہ اوقیہ یعنے پونے چونتیس تولہ۔ سوتین اوقیہ یعنے آٹھ تولہ چار ماشہ ایک سرخ زعفران اٹھارہ اوقیہ یعنے ڈھائی پاؤ تخمیناً خربق سیاہ سقمونیا صبر سقوطری ہمہ سولہ اوقیہ یعنے چونتیس تولہ اشق اٹھارہ اوقیہ یعنے ساڑھے بائیس تولہ افربیون اٹھارہ اوقیہ یعنے ڈھائی پاؤ تخمیناً اسقیل مشوی بارہ اوقیہ یعنے پونے چونتیس تولہ شہد ملاکر معجون تیار کرین مقدار شربت چار درہم کی یعنے ایک تولہ دو ماشہ ہے بعد چھ مہینے کے اور دوسرے نسخہ مین سنبل اور سلیخہ ہمہ بارہ اوقیہ کی زیادتی ہے یعنے پونے چونتیس تولہ اور خیسانده افتیمون کے ہمراہ استعمال کیجاتی ہے بعد پرہیز کرانے کے۔

ایارج طمعولانطاکی تشنج اور درد سر کو فائدہ کرتی ہے اور پرانا درد جو سر کے کسی مقام پر ہو اور جو خوف بسبب غلبۂ اخلاط سوداکے پیدا ہوتا ہے اُس کو اور جوڑ بند مین بدن کے جو پھر پھری پڑتی ہو اُسکو فائدہ کرتی ہے **اخلاط اُسکے** شحم حنظل بیس درہم یعنے پانچ تولہ دس ماشہ منڈی فطراسالیون غاریقون اسطوخودوس ہمہ دس درہم یعنے دو تولہ گیارہ ماشہ زراوند طویل فطراسالیون فلفل سپید سکبینج جاوشیر ہمہ پانچ درہم یعنے ایک تولہ ساڑھے پانچ ماشہ مرمکی سنبل الطیب جعدہ زعفران دارچینی ہمہ تین درہم یعنے ساڑھے دس ماشہ جو دوائین گیلی ہون اُن کو شہد مین گھول کر دھیمی آنچ مین خفیف سا جوش دین اور خشک دواؤن کو کوٹ چھان کر گیلی دواؤن کے قوام پر چھوڑین اور چھ مہینے کے بعد استعمال کرین۔

نسخہ ایارج جو بصارت مین زیادتی پیدا کرتا ہی اور درد سر اور ضربان جو سر مین ہو اور معدہ اور جگر کی بیماریون کو نفع کرتی ہے **اخلاط اُسکے** شحم حنظل دس درہم یعنے دو تولہ گیارہ ماشہ منڈی سلیخہ تینون فلفل ہمہ دو درہم یعنے سات ماشہ صبر مرمکی لبان تر زعفران ہمہ ایک درہم یعنے ساڑھے تین ماشہ سقمونیا بوزن چھ درہم یعنے پونے دو تولہ عصارہ افسنتین دو درہم یعنے سات ماشہ شہد بقدر کفایت مقدار شربت چار درہم یعنے ایک تولہ دو ماشہ آب گرم کے ہمراہ۔

ایارج ہمارا تجویز کیا ہوا اور مجرب بھی ہی خربق ایک درہم یعنے ساڑھے تین ماشہ شحم حنظل ایک مثقال یعنے ساڑھے چار ماشہ صبر پانچ مثقال یعنے ایک تولہ ساڑھے دس ماشہ نمک ہندی ایک درہم اور ثلث ایک درہم کا یعنے چار ماشہ پانچ رتی غاریقون ایک مثقال یعنے ساڑھے چار ماشہ حجر ارمنی نصف مثقال یعنے پونے دو ماشہ گل سرخ ایک درہم یعنے ساڑھے تین ماشہ فلفل سپید ایک مثقال یعنے ساڑھے چار ماشہ زنجبیل دو مثقال یعنے نو ماشہ دج ترکی حماما اسارون حب بلسان حاشا صعتر تخم کرفس دو قو تخم گندر ہمہ تین درہم یعنے ساڑھے دس ماشہ گاؤزبان دس درہم یعنے دو تولہ گیارہ ماشہ تخم شاہسفرم یعنے تلسی کے بیج تخم بخشک تخم بادرنجبویہ

تخم اترج پودینہ خشک ہر ایک دو درہم یعنے سات ماشہ فقیمون ڈیڑھ درہم یعنے سوا پانچ ماشہ دو چند شہد ملا کر چھ مہینے رکھ چھوڑین بعد اُسکے استعمال کرین۔

تیسرا مقالہ جوارشات مسہلہ اور غیر مسہلہ کے بیان مین

ہمارا ارادہ ہے کہ اس جملہ مین اُن جوارشون کا ذکر کرین جو مشہور ہین اور اُن کا اثر مشابہ اثر عام یا کلی کے ہے لیکن وہ جوارشات جنکے منافع جزئی ہین اُن کے ذکر کرنے کا مناسب مقام جملۂ ثانیہ اس کتاب کا ہے۔

جوارش کمونی احشاء اندرونی کے درد کو جنکا تولد برودت سے ہو اور ریاح کو فائدہ کرتی ہے اور معدہ کو قوی کرتی ہے اور طعام کو ہضم کرتی ہے اور شہوت کلبی کو اور کھٹی ڈکار کو دور کرتی ہے مقدار شربت بقدر ایک چھوٹے دانہ مازو کے آب گرم کے ہمراہ ایضاً جو تپین مادہ سرد سوداوی اور بلغمی سے ہون انکو فائدہ کرتی ہے **اخلاط اُسکے** یہ ہون یعنے زیرہ کرمانی سرکہ شراب مین آٹھ پہر بھگو کر اور سکھلا کر بریان کیا ہوا برگ سداب سایہ مین خشک کیا ہوا فلفل اور زنجبیل نمک ریاح استار یعنے آٹھ تولہ سوا پانچ ماشہ بورہ ارمنی دس درہم یعنے دو تولہ گیارہ ماشہ ان دواؤن کو جمع کرکے پیسنے اور چھاننے کے بعد شہد کف گرفتہ ملا کر معجون تیار کرین اور کسی برتن مین اُٹھا رکھین اور استعمال کرین۔

معجون کمونی بہ نسخہ جالینوس ریاح باردہ اور تخمہ کو فائدہ کرتی ہے محلل ریاح ہے اور جس شخص کو کھانا نا ہضم ہوتا ہو اُسکو نفع کرتی ہے **اخلاط اُسکے** بورہ نصف جزو زیرہ کرمانی سرکہ مین بھیگا اور بھونا ہوا فلفل سپید دار فلفل فلفل سیاہ نمک ایک جزو یہ معجون بر طبق دو نسخون کے بنائی جاتی ہے کبھی تمام اجزا کو مساوی الوزن لیتے ہین یعنے زیرہ اور فلفل اور سداب اور بورق کو اور اس طریق کی بنی ہوئی معجون رفع قبض بہت کرتی ہے اور بعض سب دواؤن کو برابر لیتے ہین اور بورق کو نصف وزن گھٹاتے ہین اور زیرہ مین تخم کرمانی کو اختیار کرتے ہین کہ اسکو سرکہ تند مین بھگو کر جوش دیتے ہین اور مرچ سیاہ کی جگہ مرچ سفید داخل کرتے ہین یہ اسواسطے کہ سپید مرچ مقوی معدہ زیادہ ہی بہ نسبت دار فلفل اور فلفل سیاہ کے اور سپید مرچ وہ ہو کہ جسکے دانے چھوٹے ہون اور نہ مثل مرچ سیاہ کے اُسکے ظاہری سطح پر جھریے پڑے ہون اور نہ چھلکا اُسکا موٹا ہو بلکہ وہ مرچ سپید ہے جسکو لوگ سنگین اور وزنی کہتے ہین اور اس تخم مین جو مختار وہی ہے جسکے دانے بڑے ہون اور بوسیدہ ہون ٹوٹے ہوے نہون اور بورق جس سے یہ دوا بنائی جاتی ہے اگر اُس شخص کے واسطے بنائی جاے جسکی طبیعت مین قبض ہو بس وہ بورق ملانی چاہیے جسکو لوگ نطرون ہرزہ و قون کہتے ہین کہ جو سرخ رنگ ہوتی ہے اور اگر اُسکے لیے یہ دوا بنائی جاے جسکی طبیعت نرم ہو اور اعتدال سے زیادہ مجیب ہو سپید بورق ڈالنا چاہیے اور مقدار بورق کی جو ڈالی جاے مساوی نصف مقدار ہر ایک ادویہ کے چاہیے جس کا ہمنے ذکر کیا ہے برگ سداب کو بھی کسیقدر خشک ہونا چاہیے اسلیے کہ اگر بہت خشک ہو جاے گی اسمین حرارت بڑھ جائیگی اور تیزی آجائیگی اور سخونت پیدا کرنے کی قوت اسمین مقدار سے زیادہ ہوگی اور اگر زیادہ خشک نہ ہوئی تو کسیقدر رطوبت فضلیہ اسمین باقی رہے گی کہ بجہت اسی رطوبت کے پورے درجہ ہضم کو یعنے ہضم کرانے طعام وغیرہ کو نہین پہونچتی ہے اور یہی سبب ہے کہ بالکل اُسکا نفخ پیدا کرنا زائل نہین ہوتا یہ چارون قسم دواؤن کو کبھی شہد کف گرفتہ سے ملا دیجاتی ہین اور کبھی کسی چیز سے ملائی نہین جاتی ہین بلکہ علیحدہ بدون آمیزش عسل کے بحفاظت رکھی جاتی ہین اُسوقت مناسب بحال انکے یہ ہوتا ہے کہ نفخ کو بالکل دور کردیتی ہین۔
یہ بھی سزاوار ہے کہ شہد بہت عمدہ ڈالا جاے اگر غرض استعمال سے یہ ہو کہ تحلیل ریاح بخوبی کرے اور بقوت استفراغ اخلاط کا بھی اس سے مطلب ہو۔ اور یہ بھی جاننا واجب ہے کہ اگر اس دوا سے غرض یہ ہو کہ استفراغ بکثرت کرے بس ادویہ مذکورہ کو دوگونہ چاہیے اور یہ ترکیب اسواسطے ضروری ہے کہ مین نے ایک شخص کو دیکھا کہ اس نے ان معجون کی دواؤن کو بہت باریک پیس ڈالا تھا بسبب اُسکے اس فائدہ سے جسکو مین نے ابھی بیان کیا ہے وہ آگاہ نہ تھا اس استعمال کرنے کے بعد اس دوا نے قبض کشائی بالکل

نہین کی بلکہ بقوت اور زیادہ کیا میرے پاس جب وہ شخص آیا تب مین نہایت متعجب تھا اور اس دوا کے رفع قبض نکرنے اور ادرار کرنے کے سبب سے استفسار کرتا تھا اور سبب اسکے ذہن مین یہ آتا تھا کہ شاید اسکا بدن خاص بنظر اپنی خصوصیت کے سبب انعکاس اثر اس دوا کا ہوتا ہی جب ہم نے اس سے بیان کیا کہ یہ اثر بسبب اس خراب ترکیب کے پیدا ہوا ہے جو اس دوا کے بنانے مین تم نے کی ہے کہ دوائون کو زیادہ جوش ڈالا ہے پھر دوبارہ جب اس نے بنایا اور ہماری تعلیم کے بموجب دوائون کو دردرا کوٹا اور استعمال کیا اسوقت عمل اس دوا کا رفع قبض یا اسہال مین پورا ہوا لائق بحال دواساز کے لئے ہے کہ اس طریقہ کو جو ہم نے بیان کیا ہے تمام ادویہ مسہلہ اور رافع قبض کے بنانے مین یاد رکھے۔

جوارش جو حکیم دلسیوسطس کی ہی برودت شدید معدہ کو نافع ہے اور ہضمی ذکاوت کو اور شہوت کلبی اور اس ہچکی کو جو بسبب ثقل کیموسات غلیظہ و بلغمیہ کے آتی ہو اور ان پتون کو جو پانی ہو گئی ہون اور بسبب برودت و بدہضمی کے عارض ہون **اخلاط اسکے** زیرہ سرکہ مین بھگو کر خشک کیا ہوا پانچ استار یعنے پچیس تولہ پونے چار ماشہ فلفل زنجبیل سداب خشک بورق ہر ایک بیس درہم یعنے پانچ تولہ دس ماشہ دوائون کو کوٹ کر شہد کف گرفتہ ملا کر استعمال کرین۔

جوارش قوتنج نہری بہ طبق نسخہ جالینوس کے قوتنج نہری قوتنج صحرائی فطراسالیون ہر ایک بارہ درخمی یعنے ساڑھے تین تولہ فلفل اڑتالیس درخمی یعنے چودہ تولہ زنجبیل چھ درخمی یعنے پونے دو تولہ تخم کرفس حاشا کی گھنڈیان ہر ایک چار درخمی یعنے ایک تولہ دو ماشہ کاشم سولہ درخمی یعنے چار تولہ آٹھ ماشہ فلفل اڑتالیس درخمی یعنے ۱۴ تولہ سیسالیوس پانچ درخمی یعنے ایک تولہ ساڑھے پانچ ماشہ دوائون کو کوٹ کر شہد کف گرفتہ ملائین۔

جوارش آس اگر طبیعت زیادہ نرم ہو اور بلغم اور رطوبت کا اخراج ہوتا ہو یعنے پتلے دست آتے ہون اور بدہضمی جو بسبب معدہ کے ہو اسکو فائدہ کرتی ہے **اخلاط اسکے** حب الآس عمدہ خشک شدہ یکمن جو برابر آدھ سیر کے تخمیناً ہے ہلیلہ سیاہ بہیڑہ آملہ تالیسپتر ہر ایک بیس درہم یعنے پانچ تولہ دس ماشہ فلفل زنجبیل ہر ایک دس درہم یعنے دو تولہ گیارہ ماشہ مصطگی قردمانا کرویا زیرہ انیسون سنبل الطیب تج الائچی کلان قسط ہر ایک چھ درہم یعنے پونے دو تولہ جوزبوا تخم کرفس اجوائن ہر ایک پانچ درہم یعنے ایک تولہ ساڑھے پانچ ماشہ ساذج ہندی حماما ہر ایک چار درہم یعنے ایک تولہ دو ماشہ دوائون کو کوٹ کر شہد کف گرفتہ سے ملائین اور استعمال کرین مقدار شربت ایک درہم کی ہے یعنے ساڑھے تین ماشہ۔

جوارش مثل معجون خوزی کے اور یہ نہایت عمدہ جوارش ہے **اخلاط اسکے** حب الآس ڈیڑھ کیلجہ یعنے ڈیڑھ چھٹانک کم ڈیڑھ سیر سنبل الطیب تین اوقیہ یعنے آٹھ تولہ سوا پانچ ماشہ جوزبوا مع پوست کے نصف رطل یعنے سترہ تولہ تخمیناً قرنفل الائچی کلان انیسون بریان تخم کرفس بریان اشنہ ہر ایک دو اوقیہ یعنے پانچ تولہ ساڑھے سات ماشہ جاوتری ڈیڑھ اوقیہ یعنے چار تولہ سوا دو ماشہ پانچ سرخ ہلیلہ کابلی بہیڑہ آملہ ہر ایک تین اوقیہ یعنے آٹھ تولہ سوا پانچ ماشہ پہلے سب دوائون کو شراب ریحانی مین جوش دین بعد اسکے خشک کرین پھر دوبارہ اسی کے پانی مین جوش دین اور رطوبت پونچھ ڈالین اور خشک کرنے کے واسطے گرم توے پر رکھین جب خوب سوکھ جائے تو کوٹ کر میبہ یعنے شربت بہی مین لت کرین مقدار شربت اسکی تین مثقال یا تین درہم کی ہے یعنے ایک تولہ ڈیڑھ ماشہ یا ساڑھے دس ماشہ ہمراہ شربت بہی کے۔

جوارش متوکل جو سلمویہ کی طرف منسوب ہی معدہ کو قوی کرتی ہے اور بدہضمی کو فائدہ کرتی ہے اور یہ وہی جوارش ہے جسکو اسرائیل متوکل استعمال کیا کرتا تھا اسلیے کہ یہ دوا بے جید و مجرب ہے۔ **اخلاط اسکے** سنبل الطیب قرنفل دارچینی جوزبوا الائچی کلان مصطگی قسم عمدہ ہر ایک ایک مثقال یعنے ساڑھے چار ماشہ فلفل سپید زنجبیل جندبیدستر ہر ایک دو درہم یعنے سات ماشہ لبان سپید قسم نر چار درخمی یعنے ایک تولہ دو ماشہ شکر طبرزد ہموزن اور یہ سب دوائون کو شکر ملا کر شہد کف گرفتہ سے معجون

بنائیں مقدار شربت تین مثقال یعنے ایک تولہ ڈیڑھ ماشہ کی ہے۔
کمونی کا دوسرا نسخہ جو درد پیٹ میں سردی کی جہت سے ہیجان میں آتے ہوں انکو فائدہ کرتی ہے اور جو کھیالزہ بخار کو اور شہوت کلبی اور تپ ہائے بلغمی اور سوداوی کو مفید ہے اور جو زیادتی بلغم کی مشایخ کو ہو جاتی ہے اسکو اور شدت برودت معدہ کو اور کھٹی ڈکار کو اور تھوک جو زیادہ فضول بلغمیہ سے آتا ہے اسکو فائدہ کرتی ہے مقدار شربت برابر بادام کے ہمراہ آب گرم کے
اخلاط اسکے زیرہ کو لیکر ایک شبانہ روز سرکہ میں بھگو کر بھون لیں یہ زیرہ اور سداب خشک زنجبیل فلفل ہر ایک دس استار یعنے سولہ تولہ ساڑھے دس ماشہ اور بورہ ارمنی دس درہم بارہ تولہ گیارہ ماشہ شہد کف گرفتہ سے معجون تیار کریں۔
جوارش کمونی کا اور نسخہ زیرہ کرمانی نیا قسم عمدہ سات اوقیہ یعنے انیس تولہ سوا آٹھ ماشہ کو سرکہ شراب میں ایک شبانہ روز بھگوئیں بعد اسکے نکالیں اور کسی تھال یعنے چرسہ پر اسکو رکھیں اور الٹتے پلٹتے رہیں تا اینکہ خشک ہو جاوے سب سوکھ جاوے نرم آنچ سے اسکو خفیف سا بھونیں یہ زیرہ اور فلفل چار اوقیہ یعنے سوا گیارہ تولہ اور زنجبیل چینی چار درہم یعنے ایک تولہ دو ماشہ بورہ ارمنی دو درہم یعنے سات ماشہ شہد ڈالکر معجون بنائیں۔
جوارش فلافلی برودت شکم اور بلغم خام کو مفید ہے اور خصوصاً خام اور درد معدہ اور نادرستی ہضم اور ریاح غلیظہ اروغ ترش اور شہوت کلبی کو نفع کرتی ہے **اخلاط اسکے** فلفل سپید فلفل سیاہ دار فلفل ہر ایک تین اوقیہ یعنے آٹھ تولہ سوا پانچ ماشہ اور دوسرے نسخہ میں دو اوقیہ یعنے پانچ تولہ ساڑھے سات ماشہ عود بلسان ایک اوقیہ یعنے دو تولہ پونے دس ماشہ حماما اور سنبل ہر ایک سے چار درہم یعنے ایک تولہ دو ماشہ تخم کرفس سیسالیوس سلیخہ راسن ہر ایک ایک درہم یعنے ساڑھے تین ماشہ کوٹ چھان کر شہد کف گرفتہ سے معجون بنائیں مقدار شربت دو درہم یعنے سات ماشہ ہمراہ آب گرم کے نہار منہ۔
جوارش فندادیقون درد ہائے معدہ اور جگر کو جو سردی اور ضعف سے انکے اعضا کے عارض ہو اور جو ریاح غلیظہ سے پیدا ہو سب کو نفع کرتی ہے **اخلاط اسکے** زنجبیل قلقل سنبل الطیب ہر ایک چھ درہم یعنے پونے دو تولہ مصطگی اجوائن ہر ایک چار درہم یعنے ایک تولہ دو ماشہ تخم کرفس اور بیرانزما اور پودینہ ہر ایک چار درہم یعنے ایک تولہ ساڑھے پانچ ماشہ زیرہ کرمانی تج حب بلسان عاقرقرحا ہر ایک دو درہم یعنے سات ماشہ ساذج ہندی ایک درہم یعنے ساڑھے تین ماشہ ان دواؤں کو جمع کرکے پیس چھان کر شہد کف گرفتہ سے معجون بنائیں اور کسی برتن میں اٹھا رکھیں اور بوقت حاجت استعمال کریں۔
جوارش خوزی روانی شکم اور نادرستی ہضم و ضعف معدہ کو مفید ہے **اخلاط اسکے** قسط اور خرفہ سنبل الطیب حب بلسان اور تج ہر ایک دس درہم یعنے دو تولہ گیارہ ماشہ جوز بوا ہیل بزرہ دانہ الائچی کلاں قرنفل افیون اکلیل الملک شیطرج ہندی ہر ایک چار درہم یعنے ایک تولہ دو ماشہ تین درہم یعنے ساڑھے دس ماشہ برنج تین درہم یعنے ساڑھے دس ماشہ نارغیث یعنے نارمشک چار درہم یعنے ایک تولہ دو ماشہ زراوند دراز چینی اور اشنہ ہر ایک دو درہم یعنے سات ماشہ سعد کوفی زنجبیل دس استار یعنے سولہ تولہ ساڑھے دس ماشہ جرائتہ فلفل دار فلفل ہر ایک پانچ درہم یعنے ایک تولہ ساڑھے پانچ ماشہ ہلیلہ سیاہ خستہ برآوردہ دو استار یعنے تین تولہ ساڑھے چار ماشہ بہیڑہ گٹھلی نکالا ہوا دس دانہ حب الآس خشک نصف قفیز یعنے چار ٹکیاں جید نیشاپوری کے ہوں ان سب دواؤں کو کوٹ پیس کر چھان لیں اور شیرہ مشکر کے ذریعہ سے معجون درست کریں اور کسی برتن میں اٹھا رکھیں اور دو مہینے کے بعد استعمال کریں۔
جوارش خوزی کا دوسرا نسخہ ضعف جگر اور ضعف معدہ اور دونوں کی برودت اور روانی شکم اور نادرستی ہضم کو فائدہ کرتی ہے اور جن لوگوں کی نسبت خوف زردآب پیدا ہونے کا ہو انکو فائدہ کرتی ہے

اور مرض طحال کے واسطے بھی اچھی دوا ہے بول کا ادرار کرتی ہے **اخلاط اُسکے** قسط اور قرفہ اور سنبل حب بلسان سلیخہ ہر ایک دس درہم یعنے دو تولہ گیارہ ماشہ جوز بوا پانچ دانہ الائچی کلان قرنفل انیسون اکلیل الملک شیطرج ہندی نارمشک ہر ایک چار درہم یعنے ایک تولہ دو ماشہ لسان العصافیر تین درہم یعنے ساڑھے دس ماشہ برنج کابلی آٹھ درہم یعنے دو تولہ چار ماشہ ریوند چینی زراوند طویل اشنہ ہر ایک دو درہم یعنے سات ماشہ سعد کوفی دس استار یعنے سولہ تولہ ساڑھے دس ماشہ جراثۃ فلفل دار فلفل ہر ایک پانچ درہم یعنے ایک تولہ ساڑھے پانچ ماشہ بلیلہ سیاہ بلیلہ کابلی ہر ایک دو استار یعنے تین تولہ ساڑھے چار ماشہ ببیٹرہ دس دانہ حب الآس ہموزن سب دواؤں کے بہت باریک مثل سرمہ کے دواؤں کو پیسین اور شیرۂ قند طبرزدی سے معجون درست کرین مقدار شربت برابر چھوٹے مازو کے آب سرد کے ہمراہ ایک اور نسخہ مین زنجبیل دس استار یعنے سولہ تولہ ساڑھے دس ماشہ زیادہ ہے۔

جوارش خسروی جو بنام جوارش عنبر مشہور ہے

اس جوارش کا بادشاہان عجم استعمال کرتے تھے سرد بیماریوں کو فائدہ کرتی ہے خصوصاً دونوں گردون مین جو سرد بیماریان پیدا ہوں اور باہ کو بڑھاتی ہے فالج اور لقوہ اور رعشہ اور خفقان کو فائدہ کرتی ہے اور حافظہ اور ذہن کو بڑھاتی ہے معدہ کی رطوبت کو جذب کر لیتی ہے ہضم مین خوبی پیدا کرتی ہے مشائخ یعنے بڈھون کو بھی بہت موافق مزاج ہوتی ہے **اخلاط اُسکے** الائچی کلان الائچی خورد جاوتری ہر ایک چار درہم یعنے ایک تولہ دو ماشہ زنجبیل دار فلفل ہر ایک دو استار یعنے تین تولہ ساڑھے چار ماشہ دار چینی چار درہم یعنے ایک تولہ دو ماشہ اشنہ دو درہم یعنے سات ماشہ قرفہ ایک درہم یعنے ساڑھے تین ماشہ قرنفل زعفران ہر ایک دس درہم یعنے دو تولہ گیارہ ماشہ جوز بوا پانچ درہم یعنے ایک تولہ ساڑھے پانچ ماشہ اور بعض نسخون مین جوز بوا پانچ دانہ سنبل الطیب مصطگی عنبر ہر ایک دو درہم یعنے سات ماشہ مشک ایک درہم یعنے ساڑھے تین ماشہ بزر البنج افیون ہر ایک ایک درہم یعنے ساڑھے تین ماشہ روغن بلسان چھ درہم یعنے پونے دو تولہ ان سب دواؤں کو یکجا کرکے پیسین اور چھان لین اور افیون کو بقدر اسکر جہ یعنے دس تولہ ڈیڑھ ماشہ شراب جید مین بھگو دین اور شہد کف گرفتہ سے معجون تیار کرین اور بعد چھ مہینے کے استعمال کرین اور عنبر کو اسقدر روغن بلسان مین پگھلائین اور روغن بلسان سے اسکی امداد کرین جسمین سب دوائین لت کی جا سکین۔

جوارش شہریاران

جوارش شہریاران برودت جگر اور معدہ کو فائدہ کرتی ہے اور زرد آب کو اور مرہ سودا کو اور اسہال بلغم کو نافع ہے **اخلاط اُسکے** شیطرج ہندی زنجبیل فلفل دار فلفل قرفہ الائچی خرد قرنفل نارمشک یعنے نارمشک ساذج ہندی نشاستہ آرد گندم مصطگی الائچی دار چینی سنبل الطیب سلیخہ تخم کرفس اجوائن تخم رازیانہ انیسون ہر ایک چھ درہم یعنے پونے دو تولہ افتیمون افریطی تربد ہر ایک بارہ درہم یعنے ساڑھے تین تولہ سقمونیا دس درہم یعنے دو تولہ گیارہ ماشہ شکر طبرزد بیس درہم یعنے پانچ تولہ دس ماشہ ان سب دواؤں کو یکجا کرکے پیس چھان لین اور شہد کف گرفتہ سے معجون بنائین اور بروقت حاجت استعمال کرین۔

جوارش تمری

جوارش تمری یہ جوارش خاص قولنج کو رفع کرتی ہے کہ اُس کو دور کر دیتی ہے اور خام کو اور برودت شکم اور دشواری بول کو نفع کرتی ہے **اخلاط اُسکے** بورۂ ارمنی زیرہ کرمانی نطراسالیون زنجبیل فلفل سفید ہر ایک ڈھائی درہم یعنے سوا آٹھ ماشہ سقمونیا پانچ درہم یعنے ایک تولہ ساڑھے پانچ ماشہ تمر ہیرون خستہ بر آوردہ بادام شیرین مقشر جسکے دونون چھلکے سخت اور نازک اُتار ڈالے گئے ہون برگ سداب ہر ایک دس درہم یعنے دو تولہ گیارہ ماشہ سب دواؤں کو کوٹ چھان کر اور تمر کو سرکہ شراب مین ایک شبانہ روز بھگو کر نرم نرم کوٹین اور باقی دواؤں سے ملا دین پھر سب کو شہد کف گرفتہ کے ذریعہ سے معجون بنا لین اور بروقت حاجت کے استعمال کرین چار مثقال یعنے ڈیڑھ تولہ اسکا وزن شربت ہے۔

جوارشِ تمری کا دوسرا نسخہ تمر ہیرون خستہ برآوردہ سودانہ لیکر ایک شبانہ روز سرکہ مین بھگو دین اور ملکر نچوڑ لین اور صاف کرلین پھر سداب خشک و زرنجبیل ہمکد تیرہ درہم یعنے تین تولہ ساڑھے نو ماشہ فلفل سپید تین درہم یعنے ساڑھے دس ماشہ بورہ ارمنی پانچ درہم یعنے ایک تولہ ساڑھے پانچ ماشہ بادام تلخ مقشر جسکے دونون چھلکے اُتار لیے ہون ڈیڑھ سودانہ سقمونیا پندرہ درہم یعنے چار تولہ ساڑھے چار ماشہ تربد بیس درہم یعنے پانچ تولہ دس ماشہ باقی تدبیر بدستور۔

تمری کا اور نسخہ حمیات وغیرہ کو فائدہ کرتا ہے اور گرمی اور جاڑے دونون فصلون مین استعمال کیا جاتا ہے اسہال بنرمی بلا مشقت کرتا ہے **اخلاط اُسکے** زنجبیل فلفل سپید ہمکد ایک اوقیہ یعنے دو تولہ پونے دس ماشہ سقمونیا ڈھائی اوقیہ یعنے سات تولہ تین رتی تمر ہیرون خستہ برآوردہ جو ایک قسم جداگانہ چھوہارے کی ہے یا تمر برفان اور بادام شیرین مقشر اور برگ سداب ہمکد چار اوقیہ یعنے سوا گیارہ تولہ الگ کوٹین اور تمر کو سرکہ شراب مین بھگوئین اور الگ کوٹین اور بادام بھی علیحدہ کوٹین اور پھر سب کو ملاکر شہد سے معجون درست کرین۔

معجون فیروز نوش ممسک ریاح بواسیر اور اخلاط خام کو نفع کرتی ہے معدہ کو قوی کرتی ہے اور باہ پر اعانت کرتی ہے اور رنگ کو صاف کرتی ہے گردہ مین گرمی پیدا کرتی ہے رحم کے ریاح کو مفید ہے بواسیر سے جو رطوبت وغیرہ جاری ہو اُسکو فائدہ کرتی ہے **اخلاط اُسکے** ہلیلہ کابلی ہلیلہ زرد شیطرج ہندی تخم کرفس ہمکد چھ درہم یعنے پونے دو تولہ بہیرہ آملہ اجوائن تودری سپید تودری سرخ دار فلفل کنجد مقشر ہمکد چار درہم یعنے ایک تولہ دو ماشہ قرنفل سنبل الطیب زنجبیل جوزبوا فلفل مویہ ہمکد آٹھ درہم یعنے دو تولہ چار ماشہ قسط سلیخہ قرنفل بسباسہ خولنجان نارمشک ہمکد چھ درہم یعنے پونے دو تولہ سعد کوفی دس درہم یعنے دو تولہ گیارہ ماشہ مشک دو مثقال یعنے نو ماشہ عنبر ایک مثقال یعنے ساڑھے چار ماشہ خبث الحدید عربی یعنے پروردہ کیا ہوا ہموزن سب دواؤن کے روغن زرد

دس استار یعنے سولہ تولہ ساڑھے دس ماشہ شہد کف گرفتہ سے معجون تیار کرین مقدار شربت دو درہم یعنے سات ماشہ کی ہے اس شیر گاؤ خام کے ہمراہ جسکا مکھن نکال لیا ہو یا مبند مویز کلان جید کے ہمراہ دو ہفتہ تک۔

جوارشِ کندر کندر ساٹھ درہم یعنے ساڑھے سترہ تولہ فلفل دار فلفل ہمکد دس درہم یعنے دو تولہ گیارہ ماشہ شکر ساٹھ درہم یعنے ساڑھے سترہ تولہ زنجبیل خولنجان ہمکد بارہ درہم یعنے ساڑھے تین تولہ جوزبوا قرنفل خیربوا ہمکد پانچ درہم یعنے ایک تولہ ساڑھے پانچ ماشہ مشک عمدہ نصف درہم یعنے پونے دو ماشہ سب دواؤن کو الگ الگ پیسین اور پارچہ بیز کرکے شہد ملاکر معجون تیار کرین۔

جوارشِ طالیسفر جو برودت معدہ اور ریاح غلیظہ جگر اور معدہ کو مفید ہے **اخلاط اُسکے** طالیسفر جسکو تالیسپر کہتے ہین پانچ درہم یعنے ایک تولہ ساڑھے پانچ ماشہ زنجبیل بیس درہم یعنے پانچ تولہ دس ماشہ فلفل بارہ درہم یعنے ساڑھے تین تولہ الائچی خرد اور قرفہ ہمکد چھ درہم یعنے پونے دو تولہ قند سپید پانچ رطل یعنے پونے دو سیر تخمیناً سب دواؤن کو جمع کرکے پیسین چھان کر جوارش تیار کرین اور ایک برتن مین اُٹھا رکھین اور استعمال کرین۔

جوارشِ اسقف سقمونیا ے انطاکی تربد سپید مجوف ہمکد پانچ مثقال یعنے ایک تولہ ساڑھے دس ماشہ فلفل اور الائچی کلان ہمکد تین مثقال یعنے ایک تولہ ڈیڑھ ماشہ زنجبیل دارچینی آملہ قرنفل بسباسہ جوزبوا ہمکد ڈھائی مثقال یعنے سوا گیارہ ماشہ اور ایک نسخہ مین سقمونیا اور تربد ہمکد تین مثقال ہے یعنے ایک تولہ ڈیڑھ ماشہ دواؤن کو کوٹ چھان کر پکا ہوا قند چھڑکین جسکا وزن ایک رطل یعنے پونے چونتیس تولہ ہے اور شہد کے ذریعہ سے جوارش تیار کرین پوری مقدار شربت چار مثقال کی ہے یعنے ڈیڑھ تولہ کی۔

اطریفل خبث اکبر بواسیر کے ورد اور استرخاء شانہ اور

معدہ کو فائدہ کرتی ہے اور باہ کو زیادہ کرتی ہے اور معدہ کو گرم کرتی ہے **اخلاط اسکے** بلیلہ سیاہ بہیڑہ آملہ خستہ برآوردہ شیطرج ہندی تخم کرفس جوائن صعتر فارسی ہر ایک اوقیہ یعنی دو تولہ پونے دس ماشہ سنبل الطیب تماما الائچی خرد دج ترکی ہر ایک تین درہم یعنی ساڑھے دس ماشہ دارچینی چار درہم یعنی ایک تولہ دو ماشہ فلفل دارفلفل نارغیث یعنی نارمشک نمک ہندی ہر ایک نصف اوقیہ یعنی ایک تولہ چار ماشہ سات رتی رائی ڈیڑھ اوقیہ یعنی چار تولہ دو ماشہ پانچ رتی نوشادر نصف درہم یعنی پونے دو ماشہ خبث الحدید تین درہم یعنی ساڑھے دس ماشہ دوائین یکجا کرکے پیس چھان کر شہد کف گرفتہ اور روغن گاؤ بقدر حاجت کے اطریفل بنائین اور اٹھا رکھین اور ہر وقت استعمال کرین۔

اطریفل صغیر استرخاء معدہ اور رطوبت معدہ اور ریاح بواسیر کو فائدہ کرتا ہے اور رنگ خوشنما کرتا ہے **اخلاط اسکے** بلیلہ کابلی بہیڑہ شیرہ آملہ خستہ برآوردہ سب اجزا برابر لیکر کوٹ چھان کر روغن گاؤ مین لت کرین اور شہد کف گرفتہ ملا کر کسی برتن مین اٹھا رکھین اور استعمال کرین۔

جوارش بلادر بڑا درد معدہ اور سردی اور نسیان کو فائدہ کرتی ہو رنگ کو خوشنما کر دیتی ہے اور فکر اور ذہن کو لطیف کر دیتی ہے اور یہ جوارش حکما کی ایجاد کی ہوئی ہے اور کہا گیا کہ حضرت سلیمان علیہ السلام کے ایجاد سے ہے **اخلاط اسکے** فلفل دارفلفل بلیلہ سیاہ بلیلہ آملہ جند بید ستر ہر ایک چار درہم یعنی ایک تولہ دو ماشہ قسط بلادر یعنی بھلانوان برنج قند سپید حب الغار ہر ایک بارہ درہم یعنی ساڑھے تین تولہ سعد کوفی آٹھ درہم یعنی دو تولہ چار ماشہ بھلانوان کو الگ خوب کوٹین اور باقی دواؤن کو کوٹ چھان کر روغن گاؤ اور شہد ہموزن مین جوش دیکر لسی ہوئی دوائین آمیز کرالین اور قوام ایسا رکھین کہ بستگی پیدا ہوا اور بعد چھ مہینے کے استعمال کرین مقدار شربت دو درہم یعنی سات ماشہ کی ہے جوشاندہ کرفس کے اور رازیانہ کے ہمراہ اور جب آدمی اسکو استعمال کرے لازم ہے کہ تعب و درد رنج اور غم سے اپنے تئین بچائے اور پینے والی چیزون کی زیادتی نہ کرے اور جماع سے بچے کھانے کیلئے وہ شوربا جس کو اسفیدباج کہتے ہین اور وہ بھی لطیف قسم کا استعمال کرین۔

جوارش فنجنوش ۔ یہ معجون ایسی ہے جو استرخاء معدہ اور ریاح بواسیر اور فساد مزاج کو مفید ہے اور رنگ کے خراب ہو جانے کو دور کرتی ہے باہ کو زیادہ کرتی ہے **اخلاط اسکے** بلیلہ بلیلہ شیر آملہ خستہ برآوردہ فلفل دارفلفل زنجبیل سعد کوفی شیطرج ہندی سنبل الطیب ہر ایک دس درہم یعنی دو تولہ گیارہ ماشہ تخم شبت یعنی سویا کے بیج تخم گندنا ہر ایک چار درہم یعنی ایک تولہ دو ماشہ خبث الحدید پسا ہوا اور سرکہ شراب مین بارہ دن بھگویا ہوا اسکے بعد خشک کرکے بریان کیا ہوا سو درہم یعنی انیس تولہ دو ماشہ سب دواؤن کو جمع کرکے کوٹ چھان کر روغن گاؤ و شہد بقدر حاجت ملا کر کسی برتن مین اٹھا رکھین اور چھ مہینے کے بعد استعمال کرین مقدار شربت اسکی دو درہم یعنی سات ماشہ کی ہے اور اس جوارش مین بوزن دو درہم یعنی سات ماشہ مشک بھی داخل کیجاتی ہے۔

فنجنوش کا دوسرا نسخہ جس مین مشک داخل کیجاتی ہے
معدہ کو قوی کرتی ہو اور اسمین گرمی پیدا کرتی ہے بواسیر کو نفع کرتی ہو اور باہ کو زیادہ کرتی ہے اور یہ مجرب بھی ہو **اخلاط اسکے** بلیلہ کابلی بلیلہ آملہ فلفل دارفلفل زنجبیل زیرہ تخم سویا تخم کرفس تخم گندنا تخم جرجیر تخم نفت تخم گذر اور افلنجہ یعنی پل برنگ ورد گل سرخ اوسج اور سعد کوفی دارچینی قرنفل جوزبوا ہر ایک ایک درہم یعنی ساڑھے تین ماشہ جادتری الائچی خرد الائچی کلان اور سک اور عود خام اور مشک دو درہم یعنی سات ماشہ حب الرشاد سپید تین اوقیہ یعنی آٹھ تولہ سوا پانچ ماشہ خبث الحدید ہموزن سب دواؤن کے سب کو کوٹ چھان کر شہد کف گرفتہ سے معجون بنالین۔

فنجنوش کا اور نسخہ مثل نسخہ سابق کے شیطرج ہندی زرنب تالیسپر چھوٹی الائچی بلیلہ سیاہ بہیڑہ آملہ بلیلہ زرد تج لونگ حب بلسان حب محلب ہر ایک چھ مثقال یعنی سوا دو تولہ پودینہ افلنجہ نرکچور درونج دارفلفل ہر ایک چار مثقال یعنی ڈیڑھ تولہ دارچینی قرفہ سنبل الطیب جوزبوا قسط زنجبیل

فلفل سویہ ہر ایک تین مثقال یعنے ایک تولہ ڈیڑھ ماشہ سعد کوفی دس مثقال یعنے پونے چار تولہ سولہ تولہ خبث الحدید کمین برابر آدھ سیر کے مشک نصف درہم یعنے پونے دو ماشہ کوٹ چھان کر شہد کف گرفتہ سے معجون بنائیں۔

صفت خبث مطبوخ کی یہ خبث مطبوخ سردی شکم اور درد پشت اور فساد حیض اور بواسیر کو مفید ہے رنگ کو صاف کرتا ہے اور اشتہائے طعام بڑھاتی ہے خلط خام اور برودت شکم کو دور کرتی ہے اور معدہ اور رحم اور مثانہ کو قوی کر دیتی ہے **اخلاط اسکے** تخم کرفس تخم رازیانہ انیسون فطراسالیون دو قو تخم گندر تخم گندنا تخم پیاز تخم لفت تخم ترب تخم طاب یعنے رطبہ کے بیج جسکو قست بھی کہتے ہین اجوائن تخم آمنگن حبہ خضرا انجدان سویا کے بیج فلفل تخم کتان زیرہ کشنیز ہر ایک تین درہم یعنے ساڑھے دس ماشہ زرنجور درونج بہمن سپید بہمن سرخ تودری سرخ تودری سپید جوزبوا جاوتری دارچینی خولنجان زنجبیل سعد کوفی سنبل الطیب سیستر ہر ایک چار درہم یعنے ایک تولہ دو ماشہ ہلیلہ بلیلہ آملہ جفت بلوط پوست بیخ کبر دس درہم یعنے دو تولہ گیارہ ماشہ شیطرج ہندی اشنہ اسارون اظفار الطیب یعنے نکھ چرائتہ لسان العصافیر بادرنجبویہ صعتر فارسی راسن الائچی کلان خیر بوا جو قسم چھوٹی الائچی کی ہے صندل خرفہ ہرنون یعنے پھل عود کے درخت کا پانچ درہم یعنے ایک تولہ ساڑھے پانچ ماشہ جوز گندم حرف بابلی کیا یعنے نیلوفر گل سرخ خشک شدہ مرماحوز قنتورکندہ پودینہ فوتنج ہر ایک سات درہم یعنے دو تولہ چار رتی خبث البصری جو گرم کر کے نبیذ یا شراب ریحانی مین بکثرت بارہا بجھایا گیا ہو ہموزن سب دواؤن کے ان سب دواؤن کو مازو کی نبیذ مین اسقدر جوش دین کہ گاڑھی ہو جائے بعد اسکے آگ پر سے اتار لین اور ایک وقیہ بنار مشخہ یعنے دو تولہ پونے دس ماشہ نیم گرم کر کے اسکو کھلائین اور ٹھیک دوپہر کو اسفید باج بھیڑ کے گوشت کے ہمراہ تناول کرین اور خالی نبیذ اسکے اوپر ایک مرتبہ پئین اور یہی طریقہ ایک ہفتہ خواہ دو ہفتہ تک جاری رہے۔

دوسرا نسخہ خبث الحدید کا برودت معدہ اور بواسیر کو فائدہ کرتی ہے **اخلاط اسکے** ہلیلہ کابلی بلیلہ آملہ بیخ سوسن زنجبیل عود خام جوزبوا سنبل گل سرخ سنبل الطیب اذخر مصطگی ہر ایک دس درہم یعنے دو تولہ گیارہ ماشہ مشک ایک درہم یعنے ساڑھے تین ماشہ برادہ سوزنہای آہنی جسکو شراب ریحانی مین سات دن بھگویا ہو لیکر پیسین اور لوہے کے توے پر بریان کرین اور سب دواؤن مین اسکو ملالین اور روغن بادام شیرین مین لت کرین اور شہد کف گرفتہ سے معجون بنالین مقدار شربت دو مثقال یعنے نو ماشہ کی ہمراہ شراب ریحانی کے یا ہمراہ ملیہ یعنے بہی کے شربت کے۔

دوسرا نسخہ خبث الحدید کا ضعف معدہ گرم کی اصلاح کرتا ہے **اخلاط اسکے** ہلیلہ کابلی بلیلہ آملہ بیخ سوسن گل سرخ اذخر ہر ایک دس درہم یعنے دو تولہ گیارہ ماشہ خبث الحدید ہموزن سب دواؤن کے سات دن خبث الحدید کو سرکہ مین بھگوئین اور صاف کرین اسکے بعد بریان کر لین اور قند کے شیرہ مین معجون درست کرین مقدار شربت دو درہم یعنے سات ماشہ کی ہی شربت سیب کے ہمراہ۔

خبث الحدید کا مطبوخ ضعف معدہ اور حرارت مزاج کی اصلاح کرتا ہے **اخلاط اسکے** خبث الحدید بصری اور ہلیلہ زرد ہلیلہ سیاہ آملہ گل سرخ گلنار اذخر ہموزن لیکر شراب مین جوش دین اور تین اوقیہ یعنے آٹھ تولہ سوا پانچ ماشہ اس جوشاندے کو پلائین۔

جوارش سفرجلی ممسک طبیعت مین جو روانی دستون کی ہو اسکو بند کرتی ہے اور ضعف معدہ اور قے اور نادرستی ہضم غذا کو دور کرتی ہے اور رنگ کو خوشنما کرتی ہے **اخلاط اسکے** بہی کے اندر کے بیج وغیرہ بھی نکال ڈالین اور شہد کف گرفتہ ان دونون کو بوزن دو دو رطل یعنے آدھ پاؤ کم سیر تخمیناً مین فلفل دار فلفل زنجبیل ہر ایک پانچ درہم یعنے ایک تولہ ساڑھے پانچ ماشہ الائچی خرد آٹھ درہم یعنے ایک تولہ چار ماشہ الائچی کلان لونگ سنبل الطیب دارچینی زعفران ہر ایک دو دو درہم یعنے سات ماشہ سب دواؤن کو جمع کر کے پیسین اور چھانین اور بہی کو سرکہ شراب مین خوب جوش دین اور بعضے اطبا اسکو شراب مین جوش دیتے ہین اور اصلی جز نسخہ کا یہ ہے اسکے بعد آگ سے اتار لین اور چھانین اور صاف کرین اور بہی کو نکال کر الگ رکھین اور ایک گھنٹہ اسی طرح رہنے دین تاکہ

جو کچھ رطوبت اسمین جوش دیتے وقت آگئی ہے بہہ کر نکل جاے پھر اُسکو نرم نرم کوٹین اور شہد کو جداگانہ نرم آنچ پر پکائین اور پکاتے وقت کسی چیز سے اُسکو تھوڑا تھوڑا ہلاتے جائین تاکہ قریب بستگی کے پہونچ جاے اسکے بعد اسی شہد پر بہی کو ڈالین اور ہلائین تا اینکہ بہی شہد مین بریان ہوجاے اور جو کچھ رطوبت بہی کی ہو سب جاتی رہے بعد اسکے آگ پر سے اسکو اُتارلین در پسی ہوئی دوائین اسپر چھڑکین اور کفچہ سے خوب اُسکو گھوٹین تا اینکہ سب دوائین برابر ملجائین بعد اس کے اسپر ایک سپید پتھر کا ٹکڑا یا سینی جو سطح برابر ہو روغن گل سے ملا ہوا یا روغن کنجد اسمین لگایا ہوا اس دوا پر بند کردین تاکہ بخارات اسکے باہر نکلنے نہ پائین مراد یہ ہے کہ اس برتن اور اُس پتھر کے ٹکڑے کے لب پر لب بیٹھ جاے اور لگڑ سے لگ جاے اور سانس نکلنے کی جگہ نرہے جس طرح دیگ کو دم پخت کرتے ہین اور اسی حال سے دو دن یا تین دن اُسکو چھوڑ دین تا اینکہ خشک اور سخت ہوجاے بعد اسکے چھری سے اُسکے چھوٹے چھوٹے ٹکڑے کہ ہر ایک ٹکڑا برابر چار مشقال یعنی ڈیڑھ تولہ کے ہو کاٹین در اترج یعنی چکوترہ کے پتے مین لپیٹ کر باندھین اور رکھ چھوڑین اور بروقت حاجت کے استعمال کرین اور بعض اطبا اسمین دو درہم یعنی سات ماشہ مشک داخل کرتے ہین۔

جوارش سفرجل ملین شکم تولنج کو فائدہ کرتی ہے اور فضول مائی کو خشک کردیتی ہے **اخلاط اسکے** بہی چھلی ہوئی اور اندر سے صاف کی ہوئی ایک رطل یعنی پونے چونتیس تولہ شہد کف گرفتہ دو رطل یعنی آدھ پاؤ کم سیر تخمیناً زنجبیل دار فلفل ہر یک چار درہم یعنی ایک تولہ دو ماشہ دار چینی دو درہم یعنی سات ماشہ الائچی خرد الائچی کلان زعفران ہر یک تین درہم یعنی ساڑھے دس ماشہ مصطگی پانچ درہم یعنی ایک تولہ ساڑھے پانچ ماشہ سقمونیا دس درہم یعنی دو تولہ گیارہ ماشہ تربد سپید قسم عمدہ تیس درہم یعنی پونے نو تولہ دواؤنکو جمع کرکے پیسین اور چھان لین اور بہی کو شراب مین جوش دین اور جو تدبیر خشک بہی کی کی جاتی ہے وہی اسکی بھی کرین اور مسلم بہی کسی برتن مین اُٹھا رکھین اور استعمال کرین مقدار شربت چار مشقال یعنی ڈیڑھ تولہ کی ہے آب گرم کے ہمراہ۔

دوسرا نسخہ جوارش سفرجلی کا جو دست آور ہے بہی جسکی بو پاکیزہ ہو اُسکے اوپر خمیر کا لیپ کرکے بریان کرین بعد بھوننے کے مغز اُسکا چار درہم یعنی ایک تولہ دو ماشہ فلفل اور زنجبیل دو دانق یعنی ڈیڑھ ماشہ سقمونیا ایک درہم یعنی ساڑھے تین ماشہ کوٹ کر شہد کف گرفتہ سے قوام درست کرین مقدار شربت ایک درہم یعنی ساڑھے تین ماشہ کی شراب کے ہمراہ۔

جوارش سفرجلی جو بہی کو نچوڑ کر اسی نچوڑے ہوے پانی سے بنائی جاتی ہے یہ جوارش اُس شخص کو فائدہ کرتی ہے جسکی اشتہا کم ہوگئی ہو اور اُس شخص کو جسکا کھانا نہ ہضم ہوتا ہو اور جسکا جگر ضعیف ہو معدہ کو مضبوط کرتی ہے **اخلاط اُسکے** بہی کے بڑے بڑے دانہ جو بسبب ناپختگی کے کھٹے مزے کے ہون لیکر اوپر سے چھلکا اور اندر سے آلائش نکال کر صاف کرین اور بعد صاف کرنے کے اسکو کوٹ کر نچوڑین اور اُسکا پانی بوزن دو قسط رومی کے یعنی آدھ پاؤ کم دو سیر تخمیناً لین اور اس مین شہد کف گرفتہ سے ہموزن ملائین اور سرکہ شراب ڈیڑھ قسط یعنی چھٹانک کم ڈیڑھ سیر تخمیناً ڈالکر نرم آنچ پر جوش دین اور کف اسکا اُتار اُتار کر پھینکتے جائین بعد اسکے زنجبیل تین اوقیہ یعنی آٹھ تولہ سوا پانچ ماشہ فلفل سپید دو اوقیہ یعنی پانچ تولہ ساڑھے سات ماشہ کوٹ کر اُسپر ڈالین اور شہد کف گرفتہ مذکور کے ساتھ ایسا گاڑھا قوام کرین کہ قریب بستگی کے پہونچ جاے جیسا لعوق ہوتا ہے پس یہ دوا نافع ہے اسکو جسکا معدہ اور جگر ضعیف ہو پھر مناسب ہے کہ اکثر اوقات اس دوا کو غذا سے پہلے دو گھنٹہ یا تین گھنٹہ کھائین اور اگر بعد غذا کے تناول کرین جب بھی مضر نہین ہے پھر اگر یہ دوا اُس شخص کے واسطے بنائی جاے کہ جسکے معدہ مین حرارت ہو یا اُسکے معدہ مین مرہ کی موجودگی کے آثار پاے جائین کیسا ہی مرہ کیون نہو واجب ہے کہ مرچ سیاہ اور زنجبیل کو اس مین سے نکال ڈالین اور فقط بہی کا پانی اور شہد اور سرکہ سے جوارش تیار کرلین اسی مقدار اور پیمانہ پر جسکا پہلے ذکر کیا ہے اور اگر یہ

جوارش ان لوگون کے واسطے بنائی جاے جن کے معدہ حرارت اور برودت مین متوسط ہین کہ نہ اُس معدہ مین فضول صفراوی جمع ہوتے ہین نہ بلغمی اس وقت نصف مقدار فلفل و زنجبیل کی نسبت مقدار مذکورہ بالا کے ڈالنی چاہیئے جیسے کہ فلفل ایک اوقیہ یعنے دو تولہ پونے دس ماشہ اور زنجبیل ڈیڑھ اوقیہ یعنے چار تولہ دو ماشہ پانچ سرخ اور اگر یہ جوارش ان لوگون کے واسطے بنائی جاے جن کے معدہ مین بلغم ہو پھر زنجبیل اور فلفل کے دوچند مقدار ڈالی جاے جیسے کہ زنجبیل پندرہ تولہ ساڑھے چار ماشہ ڈالی جاے گی اور فلفل چار اوقیہ یعنے سوا گیارہ تولہ۔

جوارش سفرجلی اشتہاے طعام پیدا کرتی ہے اور معدہ کو قوی کرتی ہے **اخلاط اُسکے** بہی کا نچوڑا ہوا پانی تین رطل یعنی سوا سیر تخمیناً شہد تین رطل یعنے سوا سیر پُرانا سرکہ سخت تیز ہو دو رطل یعنے آدھ پاؤ کم سیر تخمیناً کو لون کی آنچ پر جوش دین کف جسقدر اوپر آدے اسکو نکالتے جائین اسکے بعد زنجبیل پانچ درہم یعنے ایک تولہ ساڑھے پانچ ماشہ فلفل سیاہ دار فلفل کمد تین درہم یعنے ساڑھے دس ماشہ دارچینی دو درہم یعنے سات ماشہ عود خام تین درہم یعنے ساڑھے دس ماشہ سب کو کوٹ کر شہد ایک درہم اور سرکہ ملا کر اتنا گاڑھا قوام کرین کہ بستہ ہو جاے مقدار شربت ایک ملعقہ یعنے ڈیڑھ تولہ غذا سے پہلے اور دو گھنٹہ صبر کر کے پھر غذا کھانی چاہیئے۔

جوارش ہندی قولنج اور وجع مفاصل و نقرس اور درد پشت کو فائدہ کرتی ہے **اخلاط اُسکے** سقمونیا ایک مثقال یعنے پونے چار تولہ خیر بوا جو ایک قسم چھوٹی الائچی کی ہے اور الائچی کلان زنجبیل دارچینی خرفہ نارمشک قرنفل اور فلفل سیاہ کمد پانچ مثقال یعنے ایک تولہ ساڑھے دس ماشہ تربد سو مثقال یعنے ساڑھے سینتیس تولہ اور شکر سو مثقال یعنے ساڑھے سینتیس تولہ دواؤن کو کوٹ کر چھانین اور شہد کے ذریعہ سے معجون بنائین۔

جوارش جسکو وہ دوا السنۃ الملوک کہتے ہین یعنے پورے سال بھر بادشاہون کو کھلائی جاتی تھی بس اسکے کھانے سے زندگانی اور عمر کی خوبی پیدا ہوتی تھی اور جو شخص اس جوارش کو ہمیشہ کھاتا ہے اسکے بدن مین کوئی بیماری ایسی باقی نہ رہے گی کہ جو بھی نہ ہو جاے اور بال سر اور داڑھی کے جسقدر کھچڑی ہوگئے ہین اس دوا کے کھانے کے بعد اب زیادہ نہ ہون گے یہ دوا اُن بادشاہون کی ہے جو بنا بر حکایت اطبا کے اس سے اپنی دوا کرتے تھے ناسور سیاہ اور سپید اور سرخ اور دانتون کے گرجانے اور زردی جو بدن مین پھیل جاتی ہے اسکو اور سردی شکم اور مفاصل کے ضربان کو فائدہ کرتی ہے بصارت مین جلا اور رنگ مین صفائی پیدا کرتی ہے جماع کے بکثرت کرنے پر قادر کرتی ہے کسی طرح کی اس مین مضرت نہین ہے اور دوا کا کھانے والا کسی چیز سے پرہیز نہین کرتا **اخلاط اُسکے** بلیلہ سیاہ بلیلہ آملہ کمد چھتیس مثقال یعنے ساڑھے تیرہ تولہ کلونجی چوبیس مثقال یعنے نو تولہ فلفل سیاہ دار فلفل زنجبیل فلفل مویہ کمد بائیس مثقال یعنے سوا آٹھ تولہ نارمشک الائچی کلان سعد کوفی کمد دو مثقال یعنے نو ماشہ کبابہ اور بلادر یعنے بھلانوان کمد چھ مثقال یعنے سوا دو تولہ ہر ایک دوا کو جدا جدا کوٹ کر چھانین تا کہ کچھ پھوک باقی نہ رہے اور اگر پھوک نکلجاے تو اوزان مین ہر ایک دوا کے وہی نسبت باقی رہے جو اوزان ابھی اوپر ہمنے لکھے ہین **مترجم** مین جب اس جوارش کو کسی بیمار کے واسطے تجویز کرتا ہون تو اسکو یہ کہدیتا ہون کہ دواؤن کے کوٹنے چھاننے کے بعد وزن مندرجہ نسخہ پورا کر لینا چاہیئے تا کہ کثرت کے پھوک نکلنے سے نجات ملے اور مناسب یہی ہے کہ نسخہ کے ادویہ کے اوزان کو اسی طرح لحاظ رکھنا چاہیئے **متن** بعد پورا کرنے اوزان ادویہ کے سب کو آپس مین ملا دین اگر مجموعہ سفوف ادویہ سوا نواسی تولہ ہو تو چھ سو مثقال یعنے دو سو پچیس تولہ قند سپید لیکر کسی پتیلے یا دیگ وغیرہ مین ڈالین مگر اس پتیلے وغیرہ کو مانج کر خوب صاف کر لیا ہو اور ملائم آنچ سے پکانا شروع کرین اور تھوڑا سا پانی بھی اسی قند پر ڈالین کہ پگھل جاے جب پگھل کر اس مین جوش آجاے سفوف ادویہ مذکورہ قوام مین ڈال کر اس قدر ملائین کہ خوب دوائین ملجائین مگر ملانے اور گھوٹنے مین بھی نرمی اور آہستگی کا لحاظ رکھین بعد اُس کے آگ پر سے اُتار لین اور اتنی دیر ٹھنڈا ہونے دین کہ

نیم گرم رہ جاوے پھر اُس کی گولیان بنانے شروع کرین ہر ایک گولی کا وزن سوا دو مثقال یعنے سوا گیارہ ماشہ اور گولیان بناتے وقت اپنے ہاتھ مین روغن زیتون یا روغن گاؤ مل لیا کرین بعد اُسکے ایک گولی روزانہ آب سرد کے ہمراہ تناول کرین یہ دوا سب ادویہ مرکبہ کی سردار ہے **مترجم** اس دوا مین قند کا وزن ڈھائی گنا اوزان ادویہ سے ہے یہی سبب ہے بیماران فالج وغیرہ کو اور اکثر مسن معمر آدمیون کو کھلانے اجزا بھی اسکے کمیاب نہین ہین جب کبھی عمدہ اجزا بہم پہونچ گئے ہین البتہ دس روز کے بعد اس دوا کے فوائد کا ظہور تجربہ مین آیا ہے۔

جوارش سقمونیا مسہل نقرس اور درد پشت اور تمام امراض باردہ کو نفع کرتی ہے **اخلاط اُسکے** سقمونیا دارچینی شیطرج ہندی زنجبیل مکد آٹھ درہم یعنے دو تولہ چار ماشہ فلفل سیاہ چھ درہم یعنے ایک تولہ دو ماشہ تربد دس درہم یعنے دو تولہ گیارہ ماشہ دارفلفل چھ درہم یعنے ایک تولہ دو ماشہ الائچی کلان قرنفل تخم کرفس اجوائن مکد چار درہم یعنے ایک تولہ دو ماشہ نوشادر نمک ہندی مکد دو درہم یعنے سات ماشہ قند سپید اور شکر ہر ایک اکیس درہم یعنے چھ تولہ ڈیڑھ ماشہ حلتیت یعنے ہینگ ڈھائی درہم یعنے پونے نو ماشہ سقمونیا جو ایک قسم کی مرکب دوا ہے جسکو فارسی زبان کف آبگینہ کہتے ہین تین درہم یعنے ساڑھے دس ماشہ دواؤن کو کوٹ چھان کر شہد ملا کر معجون درست کرین مقدار شربت دو درہم یا چار درہم کی یعنے سات ماشہ یا ایک تولہ دو ماشہ ہمراہ نیم گرم پانی کے۔

جوارش سمسم کنجد مقشر زیرہ کرمانی زنجبیل مکد دس درہم یعنے دو تولہ گیارہ ماشہ فلفل دارفلفل مکد پانچ درہم یعنے ایک تولہ ساڑھے پانچ ماشہ دارچینی دو درہم یعنے سات ماشہ الائچی کلان الائچی خورد مکد تین درہم یعنے ساڑھے دس ماشہ قند سپید اور راسہ قند جو نہایت سپید ہو ہر ایک ساٹھ درہم یعنے ساڑھے سترہ تولہ سب دواؤن کو جمع کرکے کسی برتن مین اُٹھا رکھین بعد اس کے کہ پیس کر چھان لیا ہو استعمال کرین۔

جوارش حب الخضرا جسکو بن کہتے ہین بواسیر اور ریاح برودت معدہ کو اور نادرستی ہضم اور روانی شکم کو فائدہ کرتی ہے **اخلاط اُسکے** حب الخضرا شیرہ بطانوان کا اور کنجد مقشر مکد چھ استار یعنے دس تولہ ڈیڑھ ماشہ شکر طبرزدی چوبیس استار یعنے ساڑھے چالیس تولہ بلیلہ کابلی بلیلہ آملہ ختہ برآوردہ زنجبیل دارفلفل برنج سادج ہندی شیطرج ہندی مکد چار درہم یعنے ایک تولہ دو ماشہ فلفل مرزنجوش بباسہ مکد دو درہم یعنے سات ماشہ ان سب دواؤن کو جمع کرکے شہد کف گرفتہ اور گھی کے ذریعہ سے معجون بنائین اور بعد چھ مہینے کے استعمال کرین مقدار شربت دو درہم یعنے سات ماشہ کی ہے ہمراہ گائے کے دودھ کی چھاچھ کے اور غذا جب تک اس جوارش کا استعمال کرتا رہے چاول اور دودھ کی کھیر کھایا کرے۔

جوارش انجدان نفخ شکم اور معدہ اور قراقر اور ریح غلیظ کو مفید ہے **اخلاط اُس کے** تخم کرفس مکد بارہ درہم یعنے ساڑھے تین تولہ انجدان یعنے بیخ اسکے سیاہ قسم کے چودہ درہم یعنے چار تولہ گیارہ ماشہ میزارما یعنے پودینہ اور فودنج جاشا سیسالیوس مکد آٹھ درہم یعنے دو تولہ چار ماشہ کاشم تیرہ درہم یعنے تین تولہ ساڑھے نو ماشہ دواؤن کو جمع کرکے پیس چھان کے شہد کف گرفتہ کے ذریعہ سے معجون بنائین اور کسی برتن مین اٹھا رکھین اور بوقت حاجت استعمال کرین۔

جوارش انجدان سدادت یعنے صلابت جگر اور برودت جگر اور زرد آب اور برودت معدہ اور گردہ کو مفید ہے **اخلاط اُسکے** انجدان سیاہ دس درہم یعنے دو تولہ گیارہ ماشہ تخم جرجیر تخم گندنا مکد آٹھ درہم یعنے دو تولہ چار ماشہ زنجبیل بلیلہ آملہ ختہ برآوردہ مکد سات درہم یعنے دو تولہ چار رتی اجوائن تخم کرفس انیسون الائچی خرد زیرہ کرمانی دارچینی مکد پانچ درہم یعنے ایک تولہ ساڑھے پانچ ماشہ قرنفل ایک درہم یعنے ساڑھے تین ماشہ قند سپید بیس درہم یعنے پانچ تولہ دس ماشہ ان سب دواؤن کو جمع کرکے پیس لین اور شہد کف گرفتہ

ملاکے کسی برتن مین اُٹھا رکھین اور بروقت حاجت کے استعمال کرین مقدار شربت دو درہم یعنے سات ماشہ کی ہے انیسون اور مصطگی اور سنبل الطیب کے ہمراہ۔

جوارش کافور ضعف معدہ اور جگر کو فائدہ کرتی ہے اور ریاح غلیظہ کو اور ہضم پر اعانت کرتی ہے **اخلاط اُسکے** کافور زعفران الائچی کلان الائچی خرد خیر بوا کبابہ کاشم خرفہ قرنفل اشنہ سنبل الطیب بسباسہ صندل سفید فلفل اور دار فلفل دارچینی شیطرج اور نارمشک شقاقل خولنجان جوزبوا زنجبیل سعد کوفی قلفل موبہ سب اجزا ہموزن اور شکر ہموزن سب دواؤن کے۔

جوارش کافور کا دوسرا نسخہ بد ہضمی اور ضعف معدہ اور بلغم غلیظ کو فائدہ کرتا ہے **اخلاط اُسکے** فلفل جوزبوا قرنفل بسباسہ دارچینی خرفہ نارغیث یعنے نارمشک فلفل موبہ اور نارقیصر قرنفل بستانی کافور زعفران ہر یک دو درہم یعنے سات ماشہ سب دواؤن کو جمع کرکے پیس چھان کر شہد کف گرفتہ سے معجون تیار کرین اور کسی برتن مین اُٹھا رکھین اور بروقت حاجت استعمال کرین۔

جوارش کافور کا نسخہ اول نسخہ سے زیادہ قوی ہے **اخلاط اُسکے** زنجبیل فلفل دار فلفل دارچینی قرفہ ساذج ہندی سنبل الطیب شیطرج جوزبوا صندل زرد حب بلسان الائچی کلان بسباسہ قرنفل نارغیث یعنے نارمشک تالیسپتر سعد کوفی طباشیر عود ہندی ہر یک نصف اوقیہ ایک تولہ چار ماشہ سات رتی کافور اور مشک ڈھائی درہم یعنے پونے نو ماشہ شکر طبرزدی ساڑھے دس اوقیہ یعنے بیس تولہ چھ ماشہ تین سرخ شہد کف گرفتہ سے معجون تیار کرکے ایک برتن مین اُٹھا رکھین اور بروقت حاجت استعمال کرین۔

جوارش عود معدہ کو قوی کرتی ہے اور بدون افراط حرارت معدہ کو گرم کرتی ہے طعام کو ہضم کرتی ہے بلغم کو خشک کردیتی ہے **اخلاط اُسکے** سنبل الطیب سنبل رومی تخم کرفس انیسون مصطگی ہر یک ایک درہم یعنے ساڑھے تین ماشہ عود ساڑھے تین درہم یعنے ساڑھے دس ماشہ قرنفل دو درہم یعنے سات ماشہ بسباسہ ڈھائی درہم یعنے پونے نو ماشہ قرفہ اور سک

دو درہم یعنے سات ماشہ ہلیلہ کابلی جسکو شراب مین بھگو کر بریان کرلیا ہوا ور فرنجمشک ہر یک ڈھائی درہم یعنے پونے نو ماشہ جوزبوا ڈیڑھ درہم یعنے سوا پانچ ماشہ مرماحوز تین درہم یعنے ساڑھے دس ماشہ گل سرخ چرائتہ ہر یک دو درہم یعنے سات ماشہ عمدہ یعنی شراب کے ذریعہ سے معجون تیار کرین مقدار شربت دو مثقال یعنے نو ماشہ کی ہے۔

جوارش دارچینی ضعف معدہ اور جگر اور گردہ اور جگر کو فائدہ کرتی ہے اور اخلاط غلیظہ کو پاک کرتی ہے اور جڑ ان سے نکال دیتی ہے ریاح کو ہٹا دیتی ہے **اخلاط اُسکے** دارچینی عود اور راسن ہر یک چھ درہم یعنے پونے دو تولہ قرنفل فلفل سیاہ دار فلفل سنبل الطیب اسارون ہر یک پانچ درہم یعنے ایک تولہ ساڑھے پانچ ماشہ زنجبیل ایک اوقیہ یعنے دو تولہ پونے دس ماشہ پودینہ آٹھ درہم یعنے دو تولہ چار ماشہ خیربوا یعنے الائچی خرد کی ایک قسم قرفہ ہر یک دو درہم یعنے سات ماشہ کیتہ یعنے فیلجوش انیسون تخم مازریانج ہر یک تین درہم یعنے ساڑھے دس ماشہ شہد کف گرفتہ سے معجون تیار کرین۔

جوارش ہندی قولنج اور برودت معدہ اور وجع مفاصل اور نقرس کو فائدہ کرتی ہے **اخلاط اُسکے** شیطرج ہندی ساذج ہندی ہر یک چار درہم یعنے ایک تولہ دو ماشہ جوزبوا اجوائن ہر یک دو استار یعنے تین تولہ ساڑھے چار ماشہ فلفل دار فلفل ہر یک پانچ استار یعنے آٹھ تولہ سوا پانچ ماشہ زنجبیل پانچ استار یعنے آٹھ تولہ سوا پانچ ماشہ ہلیلہ سیاہ بیس استار یعنے پچیس تولہ آٹھ ماشہ نارمشک دو استار یعنے تین تولہ ساڑھے چار ماشہ قرنفل پانچ درہم یعنے ایک تولہ ساڑھے پانچ ماشہ بسباسہ چار درہم یعنے ایک تولہ دو ماشہ تند دس استار یعنے سولہ تولہ ساڑھے دس ماشہ سب دواؤن کو پیس چھان کر سفوف بنالین اور بروقت حاجت دو درہم یعنے سات ماشہ سفوف نبیذ کہنہ کے ہمراہ تناول کرین۔

جوارش زنجبیل ضعف معدہ اور امعا کو فائدہ کرتی ہے اور طعام کو ہضم کرتی ہے ریاح کو ہٹا دیتی ہے ہیضہ کو فائدہ کرتی ہے دستون کو بند کردیتی ہے **اخلاط اُسکے**

زنجبیل بیس درہم یعنے پانچ تولہ دس ماشہ صمغ عربی خیربوا مکد دس درہم یعنے دو تولہ گیارہ ماشہ قرنفل دارچینی مکد پانچ درہم یعنے ایک تولہ ساڑھے پانچ ماشہ جوزبوا ایک جوزہ یعنے ایک دانہ زعفران ایک درہم یعنے ساڑھے تین ماشہ نشاستہ بیالیس درہم یعنے سوا بارہ تولہ شکر طبرزدی ایک رطل یعنے پونے چھتیس تولہ۔

جوارش مشک ضعف معدہ اور نفخ معدہ اور ریاح بواسیر اور رقم معدہ کے بھڑکنے اور دھڑکنے کو فائدہ کرتی ہے **اخلاط اُسکے** مشک نصف مثقال یعنے سوا دو ماشہ خیربوا الائچی کلان قرنفل زنجبیل دارفلفل مکد دس درہم یعنے دو تولہ گیارہ ماشہ دارچینی تین درہم یعنے ساڑھے دس ماشہ عود ہندی ایک اوقیہ یعنے دو تولہ پونے دس ماشہ زعفران دو درہم یعنے سات ماشہ شکر ہموزن کل دواؤں کے سب دواؤں کو کوٹ چھان کر شہد سے جوارش تیار کرلیں اور استعمال کریں۔

جوارش اترج ریاح کو ہٹا دیتی ہے اور طعام کو ہضم کرتی ہے نکہت کو پاکیزہ اور خوشبو کرتی ہے **اخلاط اُسکے** پوست اترج زرد خشک شدہ تیس درہم یعنے پونے نو تولہ قرنفل جوزبوا دارفلفل فلفل خیربوا یعنے الائچی خرد دارچینی خولنجان زنجبیل ایک درہم یعنے ساڑھے تین ماشہ مشک ڈیڑھ دانق یعنے ایک ماشہ ایک رتی شہد ملاکر تیار کریں اور بروقت حاجت استعمال کریں۔

جوارش قیصر قولنج اور سردی شکم اور خام کو نفع کرتی ہے فضلہ بلغمی بالزوجت کو نکال دیتی ہے نقرس کو فائدہ کرتی ہے **اخلاط اُسکے** دارفلفل زنجبیل ہلیلہ زرد سقمونیا تربد مکد بارہ درہم یعنے ساڑھے تین تولہ تخم کرفس اجوائن عاقرقرحا ملح طبرزدی مکد چھ درہم یعنے پونے دو تولہ شکر سولہ درہم یعنے چار تولہ آٹھ ماشہ شہد ملاکر جوارش بنائیں اور استعمال کریں۔

جوارش سقنقور باہ کو زیادہ کرتی ہے **اخلاط اُسکے** تخم ہلیون تخم پیاز تخم لفت تخم مطاب یعنے رطبہ کی بیج تخم گندنا تخم گذر تخم جرجیر تخم انگن تخم شاہسفرم یعنے تلسی کے بیج حبۃ الخضرا یعنے بُٹن لسان العصافیر کنجد مقشر تخم ترب یعنے مولی کے بیج تودری سپید تودری سرخ صنوبر حب الرشاد مکد تین درہم یعنے ساڑھے دس ماشہ زنجبیل شقاقل خولنجان دارفلفل مکد پانچ درہم یعنے ایک تولہ ساڑھے پانچ ماشہ دارچینی جوزبوا دونوں بہمن مکد دو درہم یعنے سات ماشہ ناف سقنقور جسکو ناہجا کہتے ہیں پانچ درہم یعنے ایک تولہ ساڑھے پانچ ماشہ اسقیل مشوی یعنے بھنے ہوئے تین درہم یعنے ساڑھے دس ماشہ قند ہموزن سب دواؤں کے دواؤں کو کوٹ چھان کر شہد کف گرفتہ سے جوارش تیار کریں مقدار شربت دو درہم یعنے سات ماشہ کی ہے ہمراہ شراب مثلث یا شیر تازہ دوشیدہ یا ماءالعسل کے نہار منہ ہے۔

جوارش دوسری خفقان کو فائدہ کرتی ہے معدہ کو قوی کرتی ہے طعام کو ہضم کرتی ہے روانی شکم پیدا کرتی ہے **اخلاط اُسکے** ہلیلہ کابلی پندرہ درہم یعنے چار تولہ ساڑھے چار ماشہ تالیسپتر پانچ درہم یعنے ایک تولہ ساڑھے پانچ ماشہ زرنباد درونج اور رنج مکد تین درہم یعنے ساڑھے دس ماشہ تربد بیس درہم یعنے پانچ تولہ دس ماشہ سقمونیا تین درہم یعنے ساڑھے دس ماشہ قند بیس درہم یعنے پانچ تولہ دس ماشہ شہد کے ذریعہ سے جوارش تیار کریں مقدار شربت تین درہم یعنے ساڑھے دس ماشہ کی ہے۔

جوارش کا نسخہ ہمارے تجربے کا اور ہمارا تجویز کیا ہوا عود تین درہم یعنے ساڑھے دس ماشہ کافور چہارم درہم کا یعنے سات رتی مشک ثلث درہم کا یعنے سوا نو رتی جادتری نارمشک سعد کوفی فرنجمشک زرنب زرنباد مکد ایک مثقال یعنے ساڑھے چار ماشہ دارچینی مصطگی زنجبیل فلفل قرنفل مکد دو درہم یعنے سات ماشہ گاؤزبان پانچ درہم یعنے ایک تولہ ساڑھے پانچ ماشہ تخم رازیانہ تخم کرفس وج ترکی سنبل الطیب مکد تین درہم یعنے ساڑھے دس ماشہ سب دواؤں کو شہد کے ذریعہ سے یکجا کریں۔

اطریفل کبیر استرخاء مقعد اور ریاح بواسیر جو اندرونی ہو اور بیرونی ہو اُسکو فائدہ کرتی ہے اور باہ کو زیادہ کرتی ہے **اخلاط اُسکے** ہلیلہ سیاہ بلیلہ آملہ دارفلفل فلفل ہر ایک تین جز زنجبیل بوزیدان

شیطرج ہندی شیر آملہ شقاقل اور ایک دوسرے نسخہ مین بسباسہ کی زیادتی پائی گئی ہے ان دواؤن مین سے ہرایک بقدر ایک جز کے تودری سپید تودری سرخ لسان العصافیر انار دانہ صحرائی اور وہ بہدانہ بیخ ہے حب الفلفل جسکو فارسی مین دارشیشعان کہتے ہین کنجد مقشر طبرزدی مکد دو جز بہمن سپید بہمن سرخ نصف جز خشک دواؤنکو کوٹین اور کنجد کو الگ اور پھر سب کو ملاکے روغن گاؤ سے لت کرین اور شہد کف گرفتہ سے معجون بنالین۔

جوارش عود کا ہمارا نسخہ الائچی خرد زنجبیل دارچینی تج زعفران فلفل نرنجشک زرنباد مکد تین درہم یعنے ساڑھے دس ماشہ عود خام دو تولہ چار رتی عنبر ایک مثقال یعنے ساڑھے چار ماشہ لاجورد اور کافور ہرایک دو دانق یعنے ڈیڑھ ماشہ تربد چار درہم یعنے ایک تولہ دو ماشہ نمک ہندی ایک درہم یعنے ساڑھے تین ماشہ سب کو پیس کر اس سفوف کو شہد یا شکر ملاکر جوارش تیار کرین۔

چوتھا مقالہ سفوفات و رتمایخ یعنے جوارشات اور وجورات صبیان کے بیان مین

یعنے وہ دوائین جو لڑکون کے حلق مین ٹپکائی جاتی ہین ہم اس مقام پر سفوف کے وہی نسخے لکھتے ہین جیسے جوارشات کے لکھے ہین یعنے وہی سفوف جو عام فوائد پر شامل ہون اور خاص نسخہ ہائے سفوف کا بیان اسکے مقام پر آئیگا۔

مقلیاثا پیچش اور مروڑہ اور بواسیر اور اسہال کو مفید ہے **اخلاط اسکے** حب الرشاد بریان ڈیڑھ رطل یعنے ڈھائی پاؤ تخمیناً زیرہ کرمانی ایک شبانہ روز سرکہ مین بھیگا ہوا تخم گندنا بریان مکد دس استار یعنے سولہ تولہ ساڑھے دس ماشہ تخم کتان بریان چار اوقیہ یعنے سوا گیارہ تولہ کتیرہ یعنے نیلوفرش ایک اوقیہ یعنے دو تولہ پونے دس ماشہ ہلیلہ کابلی جو گھی کے ذریعہ سے بریان کیا جاوے تین اوقیہ یعنے آٹھ تولہ سوا پانچ ماشہ مقدار شربت تین درہم یعنے ساڑھے دس ماشہ رب سفرجل کے ہمراہ۔

دوسرا سفوف ریاح بواسیر اور اسہال اور پیچش اور مروڑہ کو فائدہ کرتا ہے **اخلاط اسکے** حب الرشاد بریان ایک رطل یعنے پونے چونتیس تولہ تخم کتان بریان اسبغول مکد تین درہم یعنے ساڑھے دس ماشہ تخم کرفس بریان طین مختوم تخم کنوچہ مکد ڈھائی درہم یعنے پونے نو ماشہ صمغ ایک درہم یعنے ساڑھے تین ماشہ۔

سفوف جسکا نام کسیلا ہے روانی شکم کو فائدہ کرتا ہے **اخلاط اسکے** کسیلا حب الآس حرف بیض یعنے سپید ہالم زرکچور جوز گندم کتیرا اسغاث یعنے سیدہ لکڑی حضض یعنے رسوت فندق یعنے ریٹھہ صاف کیا ہوا مکد ایک جز بادام شیرین مقشر دونون چھلکون سے دو تولہ گیارہ ماشہ میدہ گندم بیس درہم یعنے پانچ تولہ دس ماشہ دواؤن کو پیسکر ملالین اور استعمال کرین۔

دوسرا سفوف جو حاملہ عورتون کو فائدہ کرتا ہے اور ریاح کو ہٹا دیتا ہے معدہ اور جگر کی تقویت کرتا ہے **اخلاط اسکے** چھوٹے موتی عاقرقرحا مکد ایک درہم یعنے ساڑھے تین ماشہ زنجبیل علک رومی مکد چار درہم یعنے ایک تولہ دو ماشہ زرنباد درونج تخم کرفس وج ترکی خیربوا جوزبوا فلفل دارچینی مکد دو مثقال یعنے نو ماشہ تودری تخم رازیانہ مکد ایک مثقال یعنے ساڑھے چار ماشہ شکر ہموزن ادویہ۔

سفوف غبادہ جگر کے لاغر ہو جانے کو اور معدہ کے نرم ہو جانے اور اسکی رطوبت کو فائدہ کرتا ہے **اخلاط اسکے** لک مغسول عود بلسان حب الآس بلوط خشک شکر طبرزدی مصطگی پوست انار اور مازو مکد ایک جز بسان زنجبیل مکد ربع جز بعد پیسنے اور چھاننے کے سب دواؤن کو ملاکر سفوف تیار کرین۔ اور صبح کے وقت اور شب کو سوتے وقت ایک مثقال سے دو مثقال تک یعنے ساڑھے چار ماشہ سے نو ماشہ تک سات روز برابر استعمال کرین گوشت کا اتنا پرہیز ہے کہ چکھنے تک کی بھی اجازت نہین ہے۔

سفوف بدن کی گرمی اور تپ اور حمرہ اور پتی اوچھلنے اور زیادہ چھینک آنے کو اور بستگی زبان جو برسام کے سبب سے ہو اسکو فائدہ کرتا ہے اور زبان پر اس سفوف کی مالش کی جاتی ہے **اخلاط اسکے** مشک دو دانق

یعنے ڈیڑھ ماشہ سک اور رسوت ہر ایک درہم یعنے ساڑھے
تین ماشہ کافور ایک درہم اور دو دانق یعنے پانچ ماشہ زعفران
دو درہم یعنے سات ماشہ الائچی کلان قرنفل جوزبوا ہر ایک چار درہم
یعنے ایک تولہ دو ماشہ گل سرخ گلنار طباشیر ہر ایک چھ مثقال یعنے
سوا دو تولہ قند سپید ساٹھ درہم یعنے ساڑھے سترہ تولہ سب دواؤنکو
پیس چھان کر سفوف بنالین اور جس شخص کے مزاج مین گرمی زیادہ
ہو اسکے علاج کرنے مین اس سفوف سے جوزبوا نکال ڈالین
مقدار شربت بڑے سن کے آدمی کے واسطے نصف
مثقال یعنے سوا دو ماشہ اور چھوٹے سن والے کے لیے دو سرخ
سے ایک قیراط تک یعنے دو رتی سے لیکر تین رتی تک۔

قیمحا لانبے خربوزہ کا شاید مراد اس سے یہ ہو جو کابل
کے اطراف سے آتا ہے معدہ کمزور اور ڈھیلے کی تقویت کرتا ہے
اور جس شخص کو مرض استرخاء معدہ کا ہو اُسکو قبض شکم
پیدا کرتا ہے اور سانس جو کمزور ہو اُسکو قوی کرتا ہے **اخلاط اُسکے**
لانبا خربوزہ لیکر جس قدر بیج وغیرہ اسکے اندر ہون اسکو
نکال ڈالے بعد اُسکے پسے ہوئے گوگل اور طراشیث اور عبیرا جو
ایک قسم کی گھانس ہے کوٹ کر اور چاول کے آٹے سب اجزا
ہموزن لے کر بھر دین اور اتنے دنون تک رکھ چھوڑین کہ رطوبت
خربوزہ کی خشک ہو جائے بعد اُسکے ان سب چیزون کو
نکال لین اور خشک کر کے خوب پیسین اور سفوف تیار کرین
اور بقدر ایک کف دست کے جو چار درہم یعنے ایک تولہ
دو ماشہ ہو تناول کرین۔

سفوف اُن لڑکون کے واسطے بنایا جاتا ہے جن پر رطوبت غالب ہو مراد یہ ہے کہ جو ضرر کے اقسام لڑکون کو
بسبب غلبہ رطوبت کے پہونچتے ہین جنکا بیان کتاب اول فن کلیات
مین ہو چکا ہے ان کے دفع کرنے کے واسطے یہ سفوف بنایا جاتا ہے
اخلاط اُسکے ہلیلہ سیاہ زیرہ کرمانی ہر ایک پانچ درہم یعنے ایک تولہ
ساڑھے پانچ ماشہ مصطگی پندرہ درہم یعنے چار تولہ ساڑھے چار ماشہ
زنجبیل دو درہم یعنے سات ماشہ ہر ایک دوا کو جدا جدا کوٹ کر
چھانین بعد اُسکے گرمیون کی فصل مین روغن کنجد اور جاڑے مین
روغن زیتون سے لت کرین اور گرمیون مین شیرینی اسمین
شکر طبرزد کی ملائین اور زنجبیل کو نکال ڈالین اور یہ سفوف
اُسی بڑھے کے واسطے مناسب ہے جسپر رطوبت کا غلبہ ہوا ہو۔

سفوف ارسطوطالیس جسکو سکندر کے واسطے اسہال کہنہ کے
مرض مین تجویز کیا تھا اور فساد معدہ اور زردی رنگ اور گندہ دہنی
اور وسواس اور نسیان کو بھی فائدہ کرتا ہے اور ہاضم اور مفرح بھی
ہے **اخلاط اُسکے** قرفہ ساذج ہندی الائچی خرد عود ہندی اسارون
کیہ یعنے فیلجوش ہلیلہ کابلی ختہ برآوردہ اکلیل الملک فرنجمشک
تارمشک نارقیصر زیرہ دار چینی اشنہ فلفل دار فلفل زنجبیل قرنفل
انار دانہ جوزبوا یعنے جائے پھل الائچی کلان ہر ایک دو جز مشک اور
کافور ہر ایک جز قند سپید چھ گنا اوزان ادویہ سے کوٹ چھان کر
تیار کرین مقدار شربت ایک درہم سے یعنے ساڑھے تین ماشہ
لغایت کم از تین درہم یعنے ساڑھے دس ماشہ کی ہے نہار منہ نیم گرم
پانی کے ہمراہ اور جذام کے واسطے بھی بڑا نفع کرتا ہے۔

سفوف برکمین پیٹ کے اندر جو کیڑے پڑ جائین اُنکو اور
ضعف معدہ کو مفید ہے **اخلاط اُسکے** ہلیلہ آملہ برنج ہر ایک جز
لسان ثور بھی اسی قدر سبکو جمع کر کے قند سپید ملا کر تیار کرین
مقدار شربت دس درہم یعنے دو تولہ گیارہ ماشہ کے ہے۔

سفوف اسفند اور یہ سفوف لڑکون کے حلق مین اور تالو
مین لگا دیا جاتا ہے اسکا تجربہ ہو چکا ہے متلی پیدا کرتا ہے اور دست
لاتا ہے اور جو خلط مراری اور بلغمی انکے بدن مین ہو اُسکو نکال
دیتا ہے **اخلاط اُسکے** ہلیلہ بلیلہ آملہ عاقرقرحا گل سرخ گلنار سماق
اور کوزدہ یعنے انزروت اور عروق یعنے ہلدی اور جوز القے
حب الآس مازو اور حبق یعنے فودنج اور الائچی کلان قرنفل
سب اجزا برابر لے کر کوٹ ڈالین اور استعمال کرین۔

وجور صبیان یعنے لڑکون کے تالو اور حلق مین ملنے اور ٹپکانے
والی دوا لڑکون کے بدن کو بلغم اور مرار سے پاک کرتی ہے
اخلاط اُسکے پانچ عدد ہلیلہ زرد اور عذبہ یعنے میٹھے پانی کی کائی

اور طباشیر اور عنبر صیدمانی اور مامیران اور حبق اور گلنار مازو اور رسوت اور شکر اور زعفران الائچی کلان اور قند ہر ایک دو دا ہموزن ہلیلہ زرد کے لیکر پیس چھان کر تیار کرین اور جس لڑکے کو پلانا منظور ہو اسکے چھٹائی بڑائی کے اندازہ سے وزن تجویز کرین۔

دوسرا نسخہ وجور کا لڑکون کے واسطے گلنار اقلیمیا عاقر قرحا سماق رب السوس اور عذبہ یعنے میٹھے پانی کی کائی ہلیلہ بلیلہ مازو جادوتری حب الآس طباشیر کبابہ الائچی کلان رسوت زعفران شکر اور عروق یعنے ہلدی تخ عنبر صیدمانی حبق دھان کی بھوسی سب اجزا پیس کر چھان لین اور ملا دین۔

وجور کا اور نسخہ لڑکون کے واسطے شکر طبرزدی گل سرخ رسوت زعفران سماق طباشیر مامیران حبق گلنار الائچی کلان عذبہ ہمہ ایک جز سب کو کوٹ پیس کر تیار کرین مقدار شربت چھوٹے لڑکے کے واسطے ایک قیراط یعنے تین رتی اور بڑے کے واسطے بقدر اسکے سن کے تجویز کرنا چاہیے۔

قمیحہ واسطے خراش اورا سہال کے جس مین دست چھیلے دار زیادہ آتے ہون اور فساد معدہ اور ضعف معدہ کو بھی فائدہ کرتا ہے **اخلاط اسکے** قرظ یعنے کیکر خواہ ببول کی پھلی اور طراشیث ہمہ پانچ جز شک ایک جز ہر ایک دوا کو جداگانہ کوٹ کر ملا دین اور صبح کو دو درہم یعنے سات ماشہ اور رات کو بھی اسیقدر تناول کرین

سفوف واسطے ورم طحال اور خرابی رنگ اور ہضم کے **اخلاط اسکے** ہاتھ سپید چہارم ہیلیہ یعنے پونے چار چھٹانک اس پر روغن کنجد اسقدر ڈالین کہ اسکے اوپر آجاے اور دھیمی دھیمی آنچ سے اسکو جوش دیتے رہین تا اینکہ ہاتھ گل کر پسنے کے قابل ہوجاے بعد اسکے اسپر سیدہ لکڑی کوئی ہوئی اکتر درہم یعنے بیس تولہ آٹھ ماشہ چار رتی زیرہ کرمانی چار درہم یعنے ایک تولہ دو ماشہ اجوائن شامی دو درہم یعنے سات ماشہ ملا دین اب یہ سفوف تیار ہوگیا اور صبح کے وقت بقدر ایک کف دست یعنی سوا دو تولہ کے سرد پانی کے ہمراہ تناول کرین سرکہ اور شور مچھلی اور تازہ مچھلی سے اور دودھ اور ترکاری اور نواکہ سب سے پرہیز کرنا چاہیئے۔

سفوف اس شخص کے واسطے جسکو یرقان اور درد جگر اور قے صفراوی ہوتی ہو **اخلاط اسکے** لک مغسول ایک مثقال یعنے ساڑھے چار ماشہ طباشیر دو درہم یعنے سات ماشہ زعفران ایک درہم یعنے ساڑھے تین ماشہ ریوند چینی ڈیڑھ دانق یعنے ایک ماشہ ایک رتی کافور ایک دانق یعنے چھ رتی مقدار شربت دو درہم یعنے سات ماشہ کی ہے ہمراہ جوشاندہ آب آلو بخارا اور آب تمر ہندی جو بوزن نصف رطل یعنے قریب سترہ تولہ کے ہے۔

سفوف اس شخص کے واسطے جسکو تپ اور درد جگر ہو اور صفراوی دست آتے ہون **اخلاط اسکے** دردی شراب زراوند سنبل الطیب لک مغسول ہمہ ایک مثقال یعنے ساڑھے چار ماشہ جنبش الحدید مصری سات درہم یعنے دو تولہ چار رتی سب دواؤن کو کوٹ کر سفوف تیار کرین مقدار شربت ایک مثقال یعنے ساڑھے چار ماشہ ہے ہمراہ آب کشنیز خشک بقدر ایک اوقیہ یعنے دو تولہ پونے دس ماشہ کے۔

سفوف حرارت جگر اور یرقان اور سدہ ہاے جگر اور نفث الدم کو مفید ہے **اخلاط اسکے** بیدانہ مقشر نشاستہ تخم خیار مقشر ہمہ چار درہم یعنے ایک تولہ دو ماشہ گل ارمنی لک مغسول گل سرخ سنبل الطیب سوسن ہمہ ایک درہم یعنے ساڑھے تین ماشہ طباشیر نصف درہم یعنے پونے دو ماشہ مصطگی دو دانق یعنے ڈیڑھ ماشہ مقدار شربت ایک درہم یعنے ساڑھے تین ماشہ سرد پانی کے ہمراہ۔

نمک گرم مزاج والونکے واسطے مفید ہے اور ان لوگونکو جنھین اسہال مرہ صفرا یا سودا عارض ہو اور اشتہاے طعام پیدا کرتا ہے **اجزا اسکے** یہ ہین نمک درانی لیکر اسکے چھوٹے چھوٹے ٹکڑے کر ڈالین اور ان ٹکڑون کو لوہے یا سنگ کے دیگچے وغیرہ مین یا مٹی کی ہانڈی مین ڈالکر سرکہ شراب پرانا چند مرتبہ اسپر چھڑکین پھر اسکو نکالکر کوٹ ڈالین اور انار دانہ تھوڑا سا بریان کرکے اور سماق دن آئی

ہموزن اسی نمک کے دونون کا وزن ہو اور کشنیز خشک بریان اور عصارہ زرشک یہ بھی دونون ہموزن نمک کے سب کو کوٹ کر پیس کر ملادین اور استعمال کرین۔

دوسرا نمک معدہ اور جگر کو نفع کرتا ہے اور درد مفاصل کو اور تمام ایسے اورام کو جو فضول اخلاط سے پیدا ہون مفید ہے **اخلاط اُسکے** نمک طعام ایک رطل یعنے پونے چونتیس تولہ نوشادر دو اوقیہ یعنے پانچ تولہ ساڑھے سات ماشہ فلفل سپید تین اوقیہ یعنے آٹھ تولہ پانچ ماشہ دو رتی زنجبیل فلفل سیاہ ہر ایک دو دو اوقیہ یعنے پانچ تولہ ساڑھے سات ماشہ انیسون تخم جرجیر اجوائن سنبل الطیب ہر ایک ایک اوقیہ یعنے دو تولہ پونے دس ماشہ حبق جبلی یعنے پودینہ کوہی دو اوقیہ یعنے پانچ تولہ ساڑھے سات ماشہ تخم کرفس دشتی ڈیڑھ اوقیہ یعنے چار تولہ دو ماشہ ایک رتی کوٹ پیس کر سب اجزا کو یکجا کرین مقدار شربت ایک مثقال یعنے ساڑھے چار ماشہ نیم گرم پانی کے ہمراہ۔

پانچوان مقالہ لعوقات کے بیان مین جسکو ہندی مین چٹنی

کہتے ہین لعوق یا چٹنی کے نسبت ہمارا بیان بھی اس مقالہ مین ویسا ہی ہے جس طرح اوپر کے ابواب مین ہو چکا ہے۔ لعوق اکثر اسی غرض سے بنایا جاتا ہے تاکہ منھ مین اجزاے دوا کسی قدر ٹھہرے رہین اور پھیپھڑے تک ایک مقدار کے بعد دوسری مقدار پہونچتی رہے اور دفعتًا ان دواؤن کی مقدار پوری معدہ تک نہ پہونچ جاے کہ پھر معدہ سے ان ادویہ کے اثر آنے تک طول مسافت طے کرنی پڑے۔

لعوق خشک کھانسی کے واسطے السی کو بھون کر شہد کف گرفتہ سے ملا کر کسی برتن مین رکھ چھوڑین اور بروقت حاجت استعمال کرین۔

دوسرا لعوق حرارت اور یبوست سے جو کھانسی ہو اسکے واسطے تخم خیار مقشر پانچ درہم یعنے ایک تولہ ساڑھے پانچ ماشہ مغز بادام شیرین مقشر چھ درہم یعنے پونے دو تولہ تخم خطمی تخم خبازی ہر ایک پانچ درہم یعنے ایک تولہ ساڑھے پانچ ماشہ صمغ عربی کتیرا نشاستہ سبدانہ مقشر ہر ایک چار درہم یعنے ایک تولہ دو ماشہ رب السوس قند سپید ہر ایک ساڑھے چار درہم یعنے ایک تولہ پونے چار ماشہ ان سب اجزا کو کوٹ چھان کر الگ رکھین اور میٹھی صاف شدہ سپستان مویز کلان دانہ برآوردہ ان تینون کو پانی مین اس قدر جوش دین کہ گاڑھا ہو جاے پھر اسپر سپغول ڈال کر سفوف ادویہ مذکورہ بالا شامل کرکے لعوق تیار کرین یہ لعوق ہمراہ اس پانی کے پیا جاتا ہے جس مین سبوس سیدہ گندم اور آرد باقلا بھگو کر قند اور روغن بادام شیرین ملا کر تیار کیا ہو اور غذا مین بعد اس لعوق کے آب جو پلایا جاتا ہے۔

لعوق اس کھانسی کے واسطے جو حرارت سے ہو سپستان تین قفیز یعنے دو پیمانہ خاص عناب دانہ کلان پچاس عدد اصل السوس مقشر جسکو ریزہ ریزہ کر ڈالا ہو تیس درہم یعنے پونے نو تولہ مویز کلان کی وہ قسم جسکو ستہانی کہتے ہین شیرین ہو اور دانہ برآوردہ چالیس درہم یعنے گیارہ تولہ آٹھ ماشہ المتاس جسکی لکڑیان وغیرہ چن کر صاف کر ڈالی ہون بیس درہم یعنے آٹھ تولہ دس ماشہ ان سب دواؤن کو نو رطل یعنے ساڑھے تین سیر تخمینًا پانی مین جوش دین کہ ایک رطل یعنے پونے چونتیس تولہ پانی رہ جاے تب اسکو چھان کر نصف رطل یعنے سترہ تولہ تخمینًا سپغول اور ثلث رطل قند سپید ڈال کر اتنا پکائین کہ مثل شہد کے گاڑھا ہو جاے بعد اسکے آرد باقلا بقدر کفایت ریشمی کپڑے مین چھان کر ملادین۔

لعوق خشخاش جو قذف الدم اور تپ گرم اور کھانسی اور درد سینہ اور شوصہ کو مفید ہے **اخلاط اُسکے** گل سرخ جسکی بونڈیان نکال ڈالی ہون اور صمغ عربی ہر ایک نصف درہم یعنے پونے دو ماشہ نشاستہ گندم کتیرا دانہ خشخاش ہر ایک دو دو درہم یعنے سات ماشہ طباشیر زعفران ہر ایک نصف درہم یعنے پونے دو ماشہ رب السوس دو درہم یعنے سات ماشہ سب دواؤن کو جمع کرکے پیس چھان کر یکجا کرین اور شراب شلث سے گوندھ کر کسی برتن مین اُٹھا رکھین اور بروقت حاجت کے استعمال کرین ہمراہ ترنجبین یا جوشاندہ زوفا کے۔

لعوق طباشیر نزف الدم اور کھانسی اور فضول غلیظ اور درد سینہ اور قرحہ ریہ یعنے پھیپھڑے کو مفید ہے **اخلاط اُسکے** الائچی کلان چار درہم یعنے ایک تولہ دو ماشہ صمغ عربی آٹھ درہم یعنے دو تولہ چار ماشہ

نشاستہ گندم دانہ خشخاش سپید زنجبیل ہر ایک دس درہم یعنے دو تولہ گیارہ ماشہ طباشیر چار درہم یعنے ایک تولہ دو ماشہ شکر طبرزدی چالیس درہم یعنے گیارہ تولہ آٹھ ماشہ تخم خیار مقشر یعنے دونوں چھلکے نکال ڈالے ہوں اور صنوبر مقشر ہر ایک آٹھ درہم یعنے دو تولہ چار ماشہ بادام تلخ مقشر دونوں چھلکے سے رب السوس کتیرا ہر ایک پانچ درہم یعنے ایک تولہ ساڑھے پانچ ماشہ تخم رازیانہ دو درہم یعنے سات ماشہ دانہ خشخاش سیاہ دو درہم یعنے سات ماشہ سب دواؤن کو پیس کر جو قابل چھاننے کے ہین انھین چھان لین اور شہد کف گرفتہ اور روغن گاؤ ملا کر آہستہ آہستہ گوندھین اور کسی برتن مین اٹھا رکھین اور بوقت حاجت استعمال کرین۔

معوق طباشیر سل کے مرض مین جو تپین ہوتی ہین ان کو مفید ہے اور پھیپھڑے کے قروح کو فائدہ کرتا ہے **اخلاط اُسکے** صمغ عربی الائچی کلان ہر ایک چھ درہم یعنے پونے دو تولہ زنجبیل نشاستہ گندم ہر ایک بارہ درہم یعنے ساڑھے تین تولہ طباشیر چار درہم یعنے ایک تولہ دو ماشہ شکر سپید ساٹھ درہم یعنے ساڑھے سترہ تولہ تخم خیار مقشر حب صنوبر ہر ایک سات درہم یعنے دو تولہ چار رتی ان سب دواؤن کو پیسین اور جو قابل چھاننے کے ہین اون کو چھان کر روغن گاؤ اور شہد کف گرفتہ ملا کر نرم اور آہستہ سے خوب ملالین اور اسی کو چاٹین بدرقہ اسکا آب گرم یا شیر بادہ خر۔

معوق عنصل دشواری نفس کو اور دشواری نفث یعنے کھنکھار مین جو چیز بدشواری نکلتی ہو اُسکو اور دونون جانبین کے درد کو اور درد سینہ کو مفید ہے **اخلاط اُسکے** عصارہ عنصل اور شہد کف گرفتہ دونون کو لے کر گاڑھا قوام بنالین اور قبل طعام کے اسکو چاٹین اور بعد طعام کے بھی۔

معوق ثوم جو کھانسی کہ ہیجان بلغم سے اُٹھتی ہو اسکو مفید ہے اور سینہ کو صاف کر دیتا ہے اور رقیق مواد مین نضج پیدا کرتا ہے **اخلاط اُسکے** لہسن پاک اور صاف ایک رطل یعنے پونے چونتیس تولہ کو لیکر ایک رطل یعنی پونے چونتیس تولہ روغن گاؤ مین اسقدر پکائین کہ نہرہ ہو جائے یعنے خوب گھل جائے بعد اسکے لہسن کو چھان لین اور گھی کو الگ کر دین اُسکے بعد لہسن کو نرم نرم پیسین پیسنے کے بعد دو رطل یعنے ساڑھے سرسٹھ تولہ شہد کف گرفتہ اُس پر ڈال کر نرم آنچ سے پکائین یہانتک کہ گاڑھا ہو جائے پھر آگ پر سے اُتار لین۔

دوسرا لعوق گرمی سے جو کھانسی آتی ہو اُسکو فائدہ کرتا ہے **اخلاط اُسکے** بہدانہ اسبغول ہر ایک پانچ درہم یعنے ایک تولہ ساڑھے پانچ ماشہ تخم خشخاش دس درہم یعنے دو تولہ گیارہ ماشہ اصل السوس سپستان ہر ایک سات درہم یعنے دو تولہ چار رتی تین رطل یعنی سوا سیر تخمیناً پانی ڈال کر نرم آنچ مین اسقدر پکائین کہ گاڑھا ہو جاے بعد اُسکے بارہ درہم یعنے ساڑھے تین تولہ بنفشہ اور کتیرا اور صمغ عربی ہر ایک سات درہم یعنے دو تولہ چار رتی قند سپید ایک استار یعنے ایک تولہ سوا آٹھ ماشہ ڈال کر خوب ملائین اور کسی برتن مین اُٹھا رکھین اور استعمال کرین۔

معوق بطم آواز کے بیٹھ جانے کو جسکو گلا پڑنا کہتے ہین اور سینہ کے قروح کو فائدہ کرتا ہے اور جو شخص نفث مدہ مین گرفتار ہو یعنے پیپ اُسکے کھنکھار مین آتی ہو اسکو فائدہ کرتا ہے سدون کی تفتیح کرتا ہے **اخلاط اُسکے** تخم کتان بریان مویز منقی ہر ایک ایک رطل یعنے پونے چونتیس تولہ لوز صنوبر بادام شیرین بادام تلخ صاف کیا ہوا چھلکے وغیرہ سے ہر ایک چھ اوقیہ یعنے سولہ تولہ ساڑھے دس ماشہ بندق بریان علک البطم اصل السوس اجوائن صمغ عربی ہر ایک تین اوقیہ یعنے آٹھ تولہ پانچ ماشہ دو رتی فلفل سپید آرد باقلا آرد نخود نشاستہ بالم سیعہ سائلہ بیخ سوسن آسمان گونی ہر ایک ایک اوقیہ یعنے دو تولہ پونے دس ماشہ مرکی زعفران لبان نر ہر ایک نصف اوقیہ یعنے ایک تولہ چار ماشہ سات رتی کوٹ چھان کر شیر بادہ خر مین گوندھین اور قرص بنا کر سایہ مین خشک کرین بعد اسکے پھر پیسین اور شہد ملا کر لعوق تیار کرین اور ایک ملعقہ یعنے ڈیڑھ تولہ صبح اور اسیقدر شام کو تناول کرین پھر تھوڑے دنون بعد اُسی کی پتلی پتلی بتیان اور چھوٹی چھوٹی گولیان بنا کر زبان کے نیچے رکھین۔

چھٹا مقالہ شربت اور ربوب کے بیان مین شربت اور ربوب کا بیان بھی ہمارا اس مقام پر مثل بیانات سابقہ کے عام طور پر ہے شربت اور رب مین فرق یہ ہے کہ رب اسکو کہتے ہین کہ کسی چیز کا شیرہ نچوڑ کر اسی کا قوام بدون ملانے کسی شیرینی کے گاڑھا کر لیا جاے اور شربت اسکو کہتے ہین کہ کسی دوا کے خشک کو اُبال کر اُس کا آبجوش یا کسی دوا سے تر کو اُس کا پانی نچوڑ کر شیرینی سے قوام درست کیا جاے۔

سکنجبین بزوری کا تمام نسخہ پتون کی حرارت کو بجھاتا ہے اور معدہ کی بھوک اور سوزش کو اور بلغم کی تقطیع کرتا ہے اور بذریعہ جلا کے اسکو صاف کردیتا ہے صفرا کو جڑ سے اُکھاڑ دیتا ہے سدہ ہاے جگر اور طحال کی تفتیح کرتا ہے اور ادرار بول کرتا ہے **اخلاط** اُسکے سرکہ شراب کہنہ عمدہ دس رطل یعنے سوا چار سیر تخمیناً اُسپر آب شیرین بیس رطل یعنے ساڑھے آٹھ سیر تخمیناً یا زیادہ بیس رطل سے یا کم جیسے ترشی سرکہ کی ہو اور جس قدر اسکی عمدگی ہو ڈالین اور اس سرکہ آب آمیختہ مین پوست بیخ رازیانہ پوست بیخ کرفس ہر یک تین اوقیہ یعنے آٹھ تولہ پانچ ماشہ دو رتی تخم رازیانہ انیسون تخم کرفس ہر یک ایک اوقیہ یعنے دو تولہ پونے دس ماشہ ڈال کر ایک شبانہ روز بھیگا رہنے دین بعد اسکے نرم آنچ سے اسقدر پکائین کہ چھٹا حصہ رطوبت کا جل جاے پھر آگ سے اُتار لین اور سرد ہونے کے بعد اسکو چھان لین اور جتنا وزن اس سرکہ اور پانی کا جسمین اصول اور بزور کو جوش دیا ہے ٹھیرے اسکا نصف وزن شکر یا قند طبرزد ایک پیمانہ یا شہد جسکا وزن بہ نسبت اسی سرکہ اور پانی کے ڈھائی گنا کم ہو داخل کرکے نرم آنچ سے اسقدر پکائین کہ نصف رطوبت باقی رہجاے اور پکاتے وقت جو جھین اور کف اوپر آتا ہو اُسکو دور کرتے جائین بعد اسکے آگ پر سے اُتار کر رکھ دین کہ سرد ہوجاے اور جو کثافت وغیرہ اوپر آتی ہو اسکو صاف کرین اب قابل استعمال ہوگئی - اور جس شخص کو خواہش ہو اسکے خوشبو کرنے کی بعد ایک جوش یا دو اُبال آنے کے جب اسکا جھین دور کرلیا ہو زعفران مسلم تین درہم یعنے ساڑھے دس ماشہ ایک تھیلی مین باندھ کر دیگ مین لٹکا دین دو ساعت بساعت اُسکو ملتے رہین تاکہ قوت زعفران کی اسمین آجاے اور بعض آدمی بعد طیاری اس سکنجبین کے پسی ہوئی زعفران اسمین ڈالتے ہین اور بعد زعفران ڈالنے کے پھر اسکو جوش نہین دیتے ہین۔

صفت سکنجبین یہ نسخہ جالینوس شہد قسم عمدہ کو کوئلے کی نرم آنچ پر چڑھا دین اور کف اسکا دور کرین بعد اُسکے اس شہد پر سرکہ ڈالین اور وہ سرکہ ایسا ہو کہ نہ ترشی اسکی بہت تیز ہو اور نہ پھیکا ہو اور پھر تھوڑا تھوڑا جوش اسکو آگ پر دیتے رہین تا اینکہ سرکہ اور شہد بخوبی مل جاے اور سرکہ کی خامی باقی نرہے بعد اُسکے آگ پر سے اُتار لین اور بحفاظت رکھ چھوڑین جب ارادہ اسکے **استعمال** کرنیکا ہو پس پانی اور شراب ہموزن مین ملا کر اسکو استعمال کرین پھر اگر وہ شخص جسکو اسکا پلانا منظور ہے بجہت ترشی یا شیرینی کے اسکو پینا اُسے ناگوار ہو چاہئیے کہ خالص پانی ملا کر پلائین اور اگر کسی کی یہ خواہش ہو کہ کھلی ہوئی ترشی کی سکنجبین کا استعمال کرے وزن سرکہ کا زیادہ کردینا چاہئیے اسلیے کہ یہ بات اچھی نہین ہے کہ مقدار واحد سکنجبین کی استعمال کی جاے **مترجم** ایک یہ بھی معنی اس فقرے کے ہوسکتے ہین کہ یہ بات اچھی نہین ہے کہ وزن سرکہ کا سکنجبین مین ایک ہی مقدار پر رکھا جاے چاہے تیز سرکہ ہو یا پھیکا **متن** مجھے یہ گمان ہے کہ سکنجبین پلانے کا اور پسند ناپسند ہونے کا حال مثل شراب پینے کے ہے کہ تمام شراب خوار لوگون کی کیفیت یہی ہے کہ جب شراب پیتے ہین اُس مین پانی ضرور ملا لیتے ہین اور جسکو پلاتے ہین وہی پانی ملی ہوئی شراب پلاتے ہین بدون علم اسبات کے کہ اس جلسہ مین کوئی ایسا ہی ہے جسکو عادت ایسی شراب پینے کی ہو جس مین پانی بہت سا ملا ہو اور پھیکی ہوگئی ہو جب خالص شراب پیے گا اسیوقت زمین پر پھینک دیگا اور نہ یہ اسکو معلوم ہوتا ہے کہ ان مین کوئی ایسا بھی ہے جسکی عادت شراب قوی پینے کی ہے کہ اگر وہ پانی ملی ہوئی شراب پیے گا اسکو خود بخود متلی شروع ہوجائیگی۔ جب یہ باتین گوارا اور ناگوار ہونے کی شراب پینے سے عارض ہین حالانکہ عادت آدمیون کی شراب خواری کی بہ نسبت استعمال سکنجبین کے زیادہ جاری ہے پس کیونکر سکنجبین پینے مین زیادہ

یہ امور عارض ہونگے حالانکہ ہماری عادت سکنجبین پینے کی بہ نسبت شراب پینے والون کے بہت کم ہے۔ اور باوجودیکہ سکنجبین پینے کی عادت بہ نسبت شراب پینے کے کمتر ہے اسکی قوت بھی شراب سے زیادہ ہے یہ دوسرا سبب ہے کہ اسکی خوش ذائقگی اور بدمزگی کا اہتمام زیادہ کیا جاے لہذا مناسب ہے کہ ہم اسکے اعتدال ذائقہ کا حکم بقدر کثرت عادت شراب خوارون کے کرین نہ بقدر اپنی کمی عادت کے مراد یہ ہے کہ سکنجبین کے خوش ذائقہ ہونے کا لحاظ بہ نسبت شراب کے زیادہ کرنا چاہیئے۔ اسبات کا بھی جاننا ضرور ہے کہ سکنجبین زیادہ تر موافق اُسی پینے والے کو ہوتی ہے جسکو ہر وقت پینے کے زیادہ لذیذ پلائی جاے یعنے جسکو جس درجہ کی ترش یا شیرین یا پھیکی پسند ہے اسی سبب سے وہی سکنجبین اسکو نفع بھی زیادہ کرتی ہے اور جس کو سکنجبین پینے سے ایذا ہوتی ہے اسکا سبب یہی ہے کہ ایسی سکنجبین اُسے بدمزہ اور ناگوار طبع معلوم ہوتی ہے۔ اعتدال ان اقسام سکنجبین کا یہ ہے کہ اسکی ساخت ایسی عمدہ ہو جو اکثر طبائع کو خوشگوار معلوم ہو اور اسی طرح واجب ہے کہ ہر ایک جزو واحد سرکہ مین جب شہد کف گرفتہ ملانا چاہین دو حصہ شہد ہو اور ایک حصہ سرکہ اور نرم آنچ پر اسقدر دونون کو جوش دین کہ دونون کا مزہ ملکر ایک ہو جاے یعنے قدرتی میخوش چیزون کا مزہ اور سکنجبین کا یکسان پیدا ہو اور سرکہ کا مزہ اپنی خامی پر باقی نرہے مگر شہد ملانے سے پہلے سرکہ مین پانی ملاکر خوب پکا لینا چاہیئے اسیطرح یہ بھی واجب ہے کہ ایک حصہ شہد مین جسکی سکنجبین بنائی جاے چار حصہ صاف پانی ڈال کر نرم آنچ پر لگایا جاے اور اسقدر معتدل آنچ کی جاے کہ شہد کا پھین اور کف جس قدر اسمین ہو دے سب چھٹ جاے اسلیے کہ خراب شہد مین کف بہت نکلتا ہے اور اسی سبب سے بعد زیادہ پکانے کے وہ درست ہوتا ہے اور عمدہ شہد مین کف کم نکلتا ہے اس واسطے زیادہ جوش دینے کا محتاج نہین ہوتا جس قدر حاجت جوش دینے کی خراب شہد مین ہوتی ہے اکثر پہلی قسم کا شہد یعنے خراب قسم کا جب اس مین چوگنا پانی ملایا جاتا ہے جلانے کے بعد نصف باقی رہتا ہے نہایت

معتدل پکانا اسکا یہی ہے کہ آمیزش سرکہ اور شہد مین بخوبی ہو جاے اور سرکہ کچا باقی نرہے سکنجبین کے بنانے کا طریقہ تینون قسم مین یہی ہے ایک جز سرکہ اور دو جز شہد ملاکر چوگنا پانی ڈالین اور اتنا پکائین کہ چہارم باقی رہجاے اور کف چھنٹے رہین اور اگر اس سے زیادہ تر قوی سکنجبین بنانی منظور ہو سرکہ ہموزن شہد کے ڈالین اور جس طرح شراب پانی ملاکر پلائی جاتی ہے سکنجبین بھی اسی طرح پلانی چاہیے اور ہر روز سکنجبین کا پلانا اچھا نہین بلکہ ایک دن پلانی چاہیے اور ایک دن ناغہ کیا جاے تاکہ فم معدہ کو ضرر نہ پہونچے اسلیے کہ سکنجبین مفاصل مین در آتی ہے اور کیموس کو نیچے کی آنتون سے اُتار دیتی ہے اور رطوبت بدن کی تحلیل کر دیتی ہے بعض آدمی سکنجبین بدون پانی کے اس غرض سے پیتے ہین کہ فم معدہ کی رطوبت مین جلا پیدا کرتی ہے اور اس رطوبت کو نیچے کی طرف اُتار دیتی ہے جو شخص سکنجبین صبح کو تناول کرے اُسکو چاہیے کہ دوپہر تک کچھ نہ کھاے اور کچھ نہ پیے پھر اسکے بعد گوشت بچہ ہاے مُرغ اور زیرباج کا استعمال کرے۔

سکنجبین کا ہمارا نسخہ شکر عمدہ لے کر کسی دیگچی وغیرہ مین داب داب کر بھر دین کہ اوپر سے ہموار اور برابر ہو جاے بعد اسکے اس پر پُرانا سرکہ شراب ڈالین کہ شکر پگھلنے لگے اور بُلبُلے اُٹھتے نظر آدین اور نیچے سے اوپر تک جا بجا سوراخ پڑجائین اور اتنا سرکہ نہ ڈالین کہ شکر سے اوپر آجاے اور شکر چھپ جاے اور اگر ہماری یہ خواہش ہو کہ سکنجبین ترش نہو سرکہ اس مقدار سے بھی کم شکر پر ڈالتے ہین پھر اس پتیلی کو دیکھتے ہوے کوئلے یا نرم آنچ پر اتنی دیر رکھنا چاہیے کہ شکر پگھل جاے اور جس قدر کف اُٹھے اُسکو کفگیر وغیرہ سے نکالتے رہین یا کال نکال کر اُسکو کپڑے پر ڈالین تاکہ کف وغیرہ کپڑے پر رہجاے اور باواٹپک جاے اور کف نکالنے مین یہ طریقہ مناسب ہے کہ اوپر اوپر سے اوٹھالیا کرین کفگیر وغیرہ کو ڈبو کر نہ نکالین جب سارا کف نکل کر صاف ہو جاے تب پھر پانی ڈالین گے اس قدر رقیق ہو جاے کہ پھر اس کو جوش کر کے

قوام درست کرین۔

سکنجبین مسہل صفرا شہد کف گرفتہ یا شکر اور پرانا سرکہ اسی قسم کا لین جسکا اوپر ذکر ہو چکا ہے اور اسکو نرم آنچ سے پکائین بعد اسکے عصارہ قثاء الحمار اور سقمونیا یعنے دو تولہ پونے دس ماشہ زیادہ یا کم بقدر حاجت لیکر پیسین اور اسکو پارچہ کتان مین پوٹلی باندھکر دیگچے مین لٹکا دین اور ساعت بساعت اس پوٹلی کو ملتے رہین تا اینکہ گھل کر اسمین ملجائے اور پوٹلی کے اندر کچھ باقی نرہے اور جسوقت پوٹلی خالی ہوجائے آگ سے اُتار لین ایک قوم بجائے سقمونیا کے سقمونیا کی جڑ کو مع بیخ کرفس اور بیخ رازیانہ کے اول جوش مین پکاتے ہین۔

دوسری سکنجبین جو بلغم کا اخراج کرتی ہے شہد اور سرکہ سقیل مع بجہائے مذکورہ بالا کو جوش دین بعد اُسکے راوند چینی یعنے جمال گوٹہ اور لب قرطم اسقدر لینا چاہیئے جو مناسب قوت اس مریض کے ہو جسکو اسکا پلانا منظور ہے کسی پوٹلی مین باندھکر دیگچے مین لٹکا دین اور مثل بیان نسخہ اول کے اسکو بھی پکائین اور استعمال کرین۔

دوسری سکنجبین جو سودا کا اخراج کرتی ہے شہد یا شکر اور سرکہ لیکر مثل سابق کے جوش دین بعد اسکے افتیمون جتنے مطلوب ہون اور بسفائج اور خربق سیاہ لیکر پیسین اور کسی پوٹلی مین باندھکر دیگچی مین لٹکا دین اور مثل سابق کے جوش دین۔

عمل۔ خل اسقیل یعنے اسقیل کے سرکہ بنانے کی ترکیب۔ اسقیل سپید صاف کیا ہوا لیکر لکڑی کی چھری سے اسکو ٹکڑے ٹکڑے کرڈالین اور ٹکڑون مین سوراخ کرکے ڈورون کے ذریعہ سے اُسکو اس قدر لٹکائین کہ ایک ٹکڑا دوسرے سے ملنے نہ پائے اور نہ کوئی ٹکڑا قریب دوسرے ٹکڑے کے رہے بلکہ دور دور فاصلے سے لٹکتے رہین پھر ان ٹکڑون کو سایہ مین چالیس روز خشک کرین بعد خشک ہونے کے ایک من یعنے تخمیناً سیر بھر ٹکڑے اسقیل کے ان پر اٹھارہ رطل یعنے ڈیڑھ چھٹانک ساڑھے سات سیر سرکہ جید ڈالین اور ساٹھ دن اُسکو دھوپ مین رکھین اور برتن کا منھ بخوبی بند کردین بعد اسکے سرکہ سے اسقیل کے ٹکڑے نکال کر نچوڑلین اور پھر سرکہ کو چھان ڈالین اور ایک قوم فیمن اسقیل مین ساڑھے سات رطل سرکہ یعنے آدھ پاؤ تین سیر ملاتے ہین اور کچھ لوگ سقیل کو خشک نہین کرتے اور بعینہٖ اس وزن پر سرکہ اور اسقیل کو رہنے دیتے ہین اور چھ مہینے تک اسقیل کو سرکہ مین ڈالکر چھوڑ دیتے ہین ان کے طریقے سے جو سرکہ بنایا جاتا ہے درست اور زیادہ ہوتا ہے اور اگر اس سرکہ سے کلی کی جائے منھ اور مسوڑھے کی جڑونکو اور جو خون مسوڑھون سے آتا ہو اسکو فائدہ کرتا ہے اسلیے کہ یہ سرکہ قبض کی وجہ خون کو بند کرتا ہے اور رطوبت کو مسوڑھے اور دانتون کی خشک کردیتا ہے اور جو دانت ہل گئے ہون ان کو سخت اور مضبوط کردیتا ہے اور منھ کو اور منھ کی بو کو گندہ دہنی سے دور کرکے خوشبو کردیتا ہے اور اگر یہ سرکہ پلایا جائے قصبۂ ریہ مین جلا پیدا کرتا ہے اور اسکو سخت کردیتا ہے اور آواز کو صاف کرتا ہے اور اسمین قوت پیدا کرتا ہے اور جس شخص کے معدہ مین درد ہو اسکو بھی فائدہ کرتا ہے اور جس کا کھانا ہضم نہ ہوتا ہو یا جسے مرگی کا دورہ آتا ہو یا جسکی آنکھون کے آگے اندھیرا آجاتا ہو یا جسپر مرہ سودا کا غلبہ ہو یا جسکی عقل مین کچھ کمی ہوگئی ہو یا جسکو غم اور رنج رہتا ہو اسکو فائدہ کرتا ہے ایضاً جس عورت کو اختناق رحم ہو یا جسکی تلی بہت بڑھ گئی ہو یا جسکو عرق النسا کا درد لاحق ہو اسکو بھی فائدہ کرتا ہے اور جس شخص کا بدن ڈھیلا اور دبلا ہوگیا ہو اسکو مفید ہے رنگ کو بدن کے درست کرتا ہے بصارت مین تیزی پیدا کرتا ہے ضیق النفس کو فائدہ کرتا ہے اور اگر کان کے درد کے واسطے اسکا استعمال اس طرح پر کرین کہ اس سرکہ کو کان مین ٹپکائین درد مین سکون پیدا کرے گا اور بشرطیکہ کان کے اندر قرحہ نہو اور ہر ایک فائدہ کی اسمین صلاحیت ہے جسکو ہم اوپر لکھ چکے ہین اگر اسکو نہار منھ ہر روز تھوڑا تھوڑا پلائین اور بتدریج اس کا وزن بڑھاتے جائین تا اینکہ ڈیڑھ اوقیہ یعنے چار تولہ دو ماشہ پانچ سرخ تک اسکا وزن پہونچ جائے۔

سکنجبین عنصلی مسہل جو دشواری بول اور دونون پہلو اور معدہ کے درد کو اور بخوبی ہضم نہونے کو اور کھٹی ڈکار آنے کو

سفید ہے **اخلاط اُسکے** پیاز عنصل کا چھلکا اُتار کر اندرونی گٹھا نرم بوزن دو رطل کے لین جو برابر ساڑھے سرسٹھ تولہ کے ہوا زنجبیل ایک اوقیہ یعنے دو تولہ پونے دس ماشہ مرچ سیاہ دو اوقیہ یعنے پانچ تولہ سات ماشہ چار سرخ تخم گندنا صحرائی نصف اوقیہ یعنے ایک تولہ چار ماشہ سات سرخ تخم رازیانہ انیسون ہر ایک اوقیہ یعنے دو تولہ پونے دس ماشہ تخم کرفس دو اوقیہ یعنے پانچ تولہ سات ماشہ چار سرخ اجوائن نصف اوقیہ یعنے ایک تولہ چار ماشہ سات سرخ زیرہ کرمانی ایک اوقیہ یعنے دو تولہ پونے دس ماشہ بیخ انجدان عاقرقرحا ہر ایک اوقیہ یعنے دو تولہ پونے دس ماشہ شگوفہ زوفا ایک اوقیہ یعنے دو تولہ پونے دس ماشہ فودنج اور پودینہ ہر ایک اوقیہ یعنے دو تولہ پونے دس ماشہ کاشم نصف اوقیہ یعنے ایک تولہ چار ماشہ سات رتی فرد مانا دو درہم یعنے سات ماشہ سداب چھ اوقیہ یعنے سولہ تولہ ساڑھے دس ماشہ ساذج ہندی نصف اوقیہ یعنے ایک تولہ چار ماشہ سات رتی سب دواؤن کو دردرا کوٹین کہ بہت باریک ہوجائے اور چھ قسط سرکہ عنصل جو برابر ڈیڑھ چھٹانک کم ساڑھے انیس سیر کے ہوا اور دو قسط شہد کف گرفتہ یعنے ڈیڑھ چھٹانک ساڑھے سات سیر تخمینًا اور ایک قسط شراب مثلث مین بھگوئین جو برابر پونے پاؤ کم چار سیر کے ہے اور ایسے برتن مین کہ جو پاک اور صاف ہو اور سات روز کے بعد چھان کر جوش دین اور شیشہ کے برتن مین رکھ چھوڑین اور استعمال کرین یہ سکنجبین قبل طعام اور بعد طعام کے دونون وقت پلائی جاسکتی ہے۔

صفت جُلّاب شکر ایک من جو برابر ایک سیر کے ہوئی اسپر چار اوقیہ پانی جو سوا گیارہ تولہ ہوا ڈالین اور نرم آنچ سے پکائین پھر اوسپر بارہ اوقیہ گلاب یعنے پانچ تولہ سات ماشہ ایک رتی ڈال کر آگ سے اُتار لین اور صاف کرکے استعمال کرین۔

صفت ماء العسل اور ماء السکر ماء العسل مین شہد پڑتا ہے اور ماء السکر مین شکر پڑتی ہے اور یہ دونون چیزین سرد امراض کو اور درد جگر اور درد سینہ کو فائدہ کرتی ہین طریقہ یہ ہے ایک حصہ شہد اور دو حصہ پانی کو لے کر نرم آنچ سے پکائین اور کف اُتارتے جائین اور اس قدر جوش دین کہ تہائی باقی رہجائے پھر آگ پر سے اُتار لین اور صاف کرین۔ اسیطرح ماء السکر بھی بنایا جاتا ہے۔ پھر اگر ہم کو یہ منظور ہو کہ اسکی گرمی اور تسخین کی قوت زیادہ ہوجائے اور اثر اُسکا قوی ہو تو بعد کف اُتارنے کے شہد سے مصطگی اور زعفران وغیرہ خوشبو کی چیزین جیسے دارچینی اور خولنجان اسمین ڈال دیتے ہین۔

ماء السکر کا دوسرا نسخہ کہ تپ کو اور حرارت کی بھڑک کو فائدہ کرتا ہے اور معدہ مین جو پیاس کی زیادتی ہو اور کھانسی جو گرمی سے اُٹھتی ہو اسکو اور شوصہ جو ایک سینہ کی بیماری ہے اُسکو فائدہ کرتا ہے **اخلاط اُسکے** گل سرخ زیرہ برآوردہ چار رطل جو برابر سوا پاؤ کم دو سیر کے ہوتا ہے لیکر شیشہ کے برتن مین رکھین اور اسپر گرم پانی دس رطل یعنے ڈھائی چھٹانک چار سیر ڈالکر برتن کا منھ خوب بند کر دین اور ایک شبانہ روز رہنے دین پھر اسکو نکالین اور خوب نچوڑین اور پانی کو چھانین پھر اسپر دس رطل شکر ڈال کر نرم آنچ سے اسقدر پکائین کہ گاڑھا ہوجائے اور صاف کرکے رکھ چھوڑین اور استعمال کرین۔

جلاب جو گلاب کے ذریعہ سے بنایا جاتا ہے قند سپید پسا ہوا لے کر کسی پیمانے سے اسکو ناپین اور ہر ایک پیمانہ قند کے عوض تین پیمانے گلاب صاف عمدہ قسم کا ڈال کر نرم آنچ سے اسقدر پکائین کہ تہائی باقی رہجائے اور کف اُتارتے جائین اور جسکا ارادہ یہ ہو کہ اس مین زعفران کسی قدر داخل کیجائے چاہیے کہ بعد کف نکالنے کے مسلم زعفران بے پسی ہوئی پوٹلی باندھ کر اُس مین ڈال دین اور ساعت بساعت اس پوٹلی کو نچوڑتے جائین تا اینکہ اسکے پکانے سے فراغت حاصل ہو یہ طریقہ اسوقت کرنا چاہیے کہ عین پکاتے وقت زعفران ڈالنی منظور ہو اور اگر بعد پکانے کے زعفران داخل کرنی منظور ہو جب اُسکو آگ پر سے اُتار لین قبل سرد ہونے کے پسی ہوئی زعفران اس مین حل دین اور شیشے کے برتن مین اُٹھا رکھین اور استعمال کرین۔

شراب سفرجل یعنے بہی کا شربت جسکو میبہ کہتے ہین عمدہ کی

تقویت کرتا ہے اور طبیعت کو لبتہ کرتا ہے درد جگر اور قے اور متلی اور ہچکی کو فائدہ کرتا ہے **اخلاط اُسکے** کھٹی بہی کا عصارہ یعنے نچوڑا ہوا پانی تیس رطل جو آدھی چھٹانک کم ساڑھے بارہ سیر ہوتا ہے اور شراب کہنہ پاکیزہ پچیس رطل جو برابر ایک چھٹانک ساڑھے دس سیر کے تخمیناً ہوتا ہے ملاکر نرم آنچ سے اسقدر پکائین کہ آدھا جلجائے پھر اسکا کف اُتار لین اور چھان کر کسی برتن مین اتنی دیر تک رہنے دین کہ تھہر کر صاف ہوجائے پھر دوبارہ دیگچی مین رکھکر آگ پر چڑھا دین اور دس رطل یعنے ڈھائی چھٹانک چار سیر شہد صاف کف گرفتہ اسمین ڈال کر جوش دین بعد اُس کے زنجبیل اور مصطگی ہر ایک سات ماشہ چھوٹی اور بڑی الائچی اور دارچینی اور ہال جو ایک قسم عمدہ الائچی کی ہے ہر ایک ایک تولہ دو ماشہ قرنفل ساڑھے دس ماشہ زعفران سلم ایک تولہ دو ماشہ لیکر درہ درا کوٹ مین اور پارچہ کتان کی پوٹلی مین رکھکر دیگ مین ڈالدین مگر پوٹلی ڈھیلی باندھنی چاہیے اور پکانا شروع کرین اور ساعت بساعت پوٹلی کو ملتے رہین بعد اُسکے آگ پر سے اُتار لین اور تھوڑی دیر ٹھہر کر نصف درہم یعنے پونے دو ماشہ مشک کو شراب کہنہ مین گھول کر ملائین اور خوب طرح سے ملا کر اُٹھا رکھین جب تک استعمال کرنا منظور ہے - پھر اگر اسکا بنانا بدون خوشبو چیزون کے منظور ہو چاہیے کہ عصارہ سفرجل اور شراب اور شہد سے اسی پیمانے کے برابر جو اوپر لکھا گیا ہے تیار کرین -

میبہ کا دوسرا نسخہ میخوش بہی کا نچوڑا ہوا پانی لیکر نرم آنچ سے اسقدر پکائین کہ نصف باقی رہجائے جس طرح اوپر کے طریقہ مین ہمنے لکھی ہے بعد پکانے کے دو رطل یہ عصارہ جو ڈھائی چھٹانک کم سیر بھر ہوتا ہے اور ایک رطل پہاڑی سیب تلخ کا عصارہ یعنے پونے چونتیس تولہ کہ وہ بھی پکانے کے بعد نصف رہا ہوا اور صاف کیا گیا ہو اور شراب کہنہ قسم عمدہ ایک رطل یعنے پونے چونتیس تولہ شہد قسم عمدہ یا شکر ایک رطل یعنے پونے چونتیس تولہ کو نرم آنچ مین اسقدر پکائین کہ گاڑھا ہوجائے اور کف نکالتے جائین بعد اسکے عود خام سات ماشہ مصطگی اور سک اور ریشۂ زعفران ہر ایک ساڑھے تین ماشہ جادوتری ڈیڑھ درہم یعنے سوا پانچ ماشہ سنبل الطیب قرنفل جوز بوا ہال اور الائچی کلان دارچینی زنجبیل ملد نصف درہم یعنے پونے دو ماشہ مشک دو دانق یعنے ایک ماشہ سب کو ریزہ ریزہ کر ڈالین سوائے مشک اور سک کے اور پارچہ کتان کی ڈھیلی پوٹلی باندھ کر اُس دیگ مین ڈال دین جسمین عصارہ کو جوش دے رہے ہین اور مشک کو شراب مین پیس کر بعد تیاری کے بموجب بیان بالا شریک کرین اور بجوبی سب دواؤن مین ملادین اور استعمال کرین -

خندیقون - ایک قسم کی شراب ہے برودت کی اصلاح کرتی ہے اور ہضم کے قصور اور کمی کی اور اُس ضعف جگر کی جو برودت سے ہو اور جو تھپا لرزہ بخار کو مفید ہے اور شایخ جنکا مزاج بلغمی ہو انکو فائدہ کرتی ہے **اخلاط اُسکے** شراب کہنہ پانچ رطل یعنے آدھ پاؤ دو سیر تخمیناً شہد صاف ڈیڑھ رطل یعنے ساڑھے پانچ تولہ ساڑھے سات ماشہ زنجبیل پانچ درہم یعنے ایک تولہ ساڑھے پانچ ماشہ الائچی کلان الائچی خرد ہر ایک نصف درہم یعنے پونے دو ماشہ قرنفل ایک دانق یعنے چار رتی دارچینی ڈیڑھ دانق یعنے چھ رتی زعفران ایک دانق یعنے چار رتی فلفل سیاہ اور مشک ڈیڑھ دانق یعنے چھ رتی سب دواؤن کو اسقدر کوٹین کہ دردری ہوجائین سوائے مشک اور زعفران کے اور کٹی ہوئی دواؤن کو پارچہ کتان مین ڈھیلی پوٹلی مین باندھ کر مع زعفران کے دیگ مین چھوڑ دین اور اسقدر پکائین کہ گاڑھا ہوجائے آنچ کے اُتارنے سے پہلے مشک اُس مین ڈالدین پھر چولھے پر سے اُتار لین اور کسی برتن مین اُٹھا رکھین -

خندیقون کا دوسرا نسخہ سنبل الطیب قرنفل الائچی خرد عود خام ہر ایک دو مثقال یعنے نو ماشہ زعفران ایک مثقال یعنے ساڑھے چار ماشہ دارچینی زنجبیل فلفل سیاہ ہر ایک تین مثقال یعنے ایک تولہ ڈیڑھ ماشہ سک نصف مثقال یعنے سوا دو ماشہ مشک چہارم مثقال یعنے ایک ماشہ ایک رتی سب دواؤن کو موٹا دردرا کوٹ کر پارچہ کتان کی تھیلی مین باندھین سوائے مشک

اور سک کے اور بارہ رطل یعنے آدھ پاؤ پانچ سیر تخمیناً شراب ریحانی کسنہ مین دو شبانہ روز بھگوئین پھر اُسکو دیگ مین ڈال کر تین رطل یعنے آدھی چھٹانک سوا سیر تخمیناً شہد مصفا اور دو رطل شکر ڈال کر اسقدر جوش دین کہ قوام درست ہو جاوے اب اسکو آگ پر سے اُتار کر مشک اور سک بدستور مذکورۂ بالا داخل کرین اور اُٹھا رکھین۔

شراب سلمویہ یہ معدہ کی تقویت کرتی ہے اور اشتہا بڑھاتی ہے اور خفقان معدہ کو باطل کرتی ہے **اخلاط اُسکے** پوست اترج ایک رطل یعنے پونے چونتیس تولہ مرماحوز ایک اوقیہ یعنے دو تولہ پونے دس ماشہ قرنفل دو مثقال یعنے نو ماشہ عود خام ایک مثقال یعنے ساڑھے چار ماشہ سب دواؤن کو ریزہ ریزہ کرکے تین شبانہ روز پانچ رطل یعنے تخمیناً آدھ پاؤ دو سیر شراب مین بھگو دین بعد اسکے تین رطل یعنے تخمیناً آدھی چھٹانک سوا سیر شکر سپید طبرزدی اور ایک مثقال یعنی ساڑھے چار ماشہ مصطگی نصف درہم زعفران یعنے پونے دو ماشہ اور دو دانق یعنے ایک ماشہ سک قسم عمدہ داخل کرکے نرم آنچ پر چڑھا کر جوش دین تا اینکہ قوام درست ہو جاوے اور سب اجزا کا اثر نکل آوے بعد اسکے صاف کرکے کسی برتن مین اُٹھا رکھین اور مثل جلاب کے استعمال کرین۔

شراب حب الآس ضعف معدہ اور انحلال مفرط یعنے زیادہ طبیعت کے نرم ہونے کو فائدہ کرتی ہے اور حیض کو کھول دیتی ہے اور احشا یعنے اندرونی اعضا کو تقویت دیتی ہے **اخلاط اُسکے** عصارہ حب الآس جوش دیا ہوا صاف کرکے دس دورق جو برابر انیس سیر کے تخمیناً ہے اور شہد صاف شدہ ایک دورق یعنے آدھ پاؤ کم دو سیر دونون کو ملا کر جوش دین تا اینکہ غلیظ ہو جاوے اور استعمال کرین۔

رب حب الآس آس کا عصارہ تھنالے کر پکائین تاکہ گاڑھا ہو جاوے اور استعمال کرین۔

شراب نعناع یعنے پودینہ کا شربت تضعف جسکو دچھال کہتے ہین اور متلی اور اُبکائی اور ہچکی اور خلفہ یعنے وہ اسہال جس مین کچی غذا نکلتی ہے ان سب کو فائدہ کرتا ہے **اخلاط اُسکے** انار شیرین اور ترش دونون کو سے اندرونی چھلکون وغیرہ کے کوٹ کر نچوڑین اور اس پانی کو اتنا جوش دین کہ نصف باقی رہجاوے پس دو رطل پانی یعنے ساڑھے سرسٹھ تولہ اور پودینہ کا عصارہ ایک رطل یعنے پونے چونتیس تولہ اور شہد یا شکر ایک رطل یعنے پونے چونتیس تولہ ملا کر اتنا پکائین کہ قوام گاڑھا بن جاوے اور صاف کرکے اُٹھا رکھین۔

شراب کمثری یعنے امرود کا شربت خلفہ کو نفع کرتا ہے اور معدہ کو قوی کرتا ہے **صفت اُسکی** امرود جو خوب نہ پک گیا ہو لیکر اسقدر پکائین کہ گل کر حلوا ہو جاوے بعد اسکے چھانین اور پھر دیگ مین ڈال کر دوبارہ پکائین تا اینکہ گاڑھا ہو جاوے اور استعمال کرین۔

شراب تفاح یعنے سیب کا شربت ضعف معدہ اور فم معدہ کے خفقان کو جو حرارت سے ہو فائدہ کرتا ہے اور قذف مراری یعنے کڑوی قے اور پیاس کو مفید ہے **صفت اُسکی** جنگلی سیب خوش لے کر کوٹ ڈالین بعد اسکے نچوڑین اور اُسکو جوش دین تاکہ نصف جل جاوے اور رات بھر صاف کرکے رہنے دین پھر وہی پانی دیگ مین ڈال کر پکائین کہ قوام غلیظ ہو جاوے اور صاف کرکے شیشہ کے برتن مین رکھ چھوڑین اگر فصل گرمی کی ہو چند روز اُسکو دھوپ مین رکھین تاکہ مائیت اُسکی جاتی رہے بعد اسکے بحفاظت رکھ چھوڑین اور استعمال کرین۔ اور اگر اُسکو میٹھا کرنا منظور ہو پس ہر ایک من عصارہ مین ایک رطل شکر یعنے فی سیر عصارہ پونے چونتیس تولہ شکر ڈال کر پکائین اور استعمال کرین۔

شراب حصرم یعنے انگور خام کا شربت حرارت معدہ اور انحلال مرارہ یعنے پتے کی رطوبت کے بہنے کو اور جو درد بسبب حرارت کے پیدا ہون اُنکو اور اقسام زہر کو فائدہ کرتا ہے پیاس کو دور کرتا ہے حاملہ عورتون کے معدہ کو اسقدر قوی کرتا ہے کہ اخلاط خراب کو قبول نکرین **اخلاط اُسکے** انگور خام کو نچوڑ کر عصارہ اسکا اسقدر پکائین کہ نصف باقی رہجاوے اور صاف کرکے رات بھر رہنے دین بعد اسکے پھر اُسکو دیگ مین ڈال کر دو درہم قرنفل یعنے سات ماشہ

اس پر ڈالین اور جوش دین تاکہ اسکی ناگوار بو جاتی رہے اور قوام غلیظ ہو جاے اب اسکو صاف کرکے استعمال کرین پھر اگر اسکا میٹھا کرنا منظور ہو بعد پکانے کے جبتک آنچ رہجاے اس پر شکر ڈال دین مقدار شکر کی اسی عصارہ کے رقیق اور غلیظ ہونے کے حساب پر ہے بعد اسکے استعمال کرین۔

شراب فاکہہ معدہ کی تقویت کرتی ہے اور احشا یعنے اندرونی اعضا کی اور قے کو دور کردیتی ہے اور جو دوانی شکم مرار اصفر کی ہو اور زرد زرد دست آتے ہون اسکو بند کردیتی ہے۔ اور حاملہ عورتون کو جو قے ہوتی ہے اسکو روکتی ہے **اخلاط اُسکے** بہی اور سیب اور انگور اور انار میخوش اور سماق نعرورکا پانی ہموزن لیکر نرم آنچ پر اسقدر پکائین کہ گاڑھا ہوجاے اور اگر میٹھا بنانا منظور ہو جتنی شکر ڈالنی مناسب ہو ڈالکر جوش دین اور صاف کرکے استعمال کرین۔

شراب اترج یعنے چکوترہ کا شربت لذیذ اور مقوی معدہ ہے **اخلاط اُسکے** پوست اترج جو خوشبو ہو ایک رطل یعنے پونے چونتیس تولہ کو ڈیڑھ قسط پانی یعنے سوا پاؤ کم چھ سیر مین جوش دین تاکہ تہائی پانی رہجاے اور صاف کرکے شہد اُسپر ڈالین اور پھر نرم آنچ سے اسقدر پکائین کہ گاڑھا ہو جاے مثل گلاب کے استعمال کرین۔

شراب خشخاش واجب ہے کہ ننو بونڈیان خشخاش کی ایسی جنکا حجم متوسط ہو اور اپنے درخت پر خشک ہوگئے ہون کہ نچوڑنے سے انکا پانی نچڑ نہ سکے اور بالکل خام نہون جنکے نچوڑنے سے سواے رقیق پانی کے اور کچھ نہ نکلے اور نہ خشخاش کی وہ قسم ہو جسکا رتقی نام ہے جو ترائی مین نہر یا تالاب کے کنارے پیدا ہوتی ہے جسکا عصارہ نہایت رقیق اور پتلا ہوتا ہے اور فضول یعنے پھوک اُسمین زیادہ نکلتا ہے الغرض عمدہ قسم خشخاش کی لیکر دس قسط آب باران یعنے آدھی چھٹانک کم اٹھتیس سیر اگر بہم پہونچے اُسپر ڈالین اسلیے کہ آب باران مین عفونت نہین آنے پاتی ہے یا جاری چشمون کے پانی مین اسکو ایک شبانہ روز بھگوئین تاکہ نرم ہوجاے اور اگر نرم نہو زیادہ دیر تک بھگا رہنے دین بعد اسکے اسقدر پکائین کہ بآسانی ٹوٹ سکے پھر اسکے بعد خشخاش کو نچوڑین اور نصف کیل یعنے آدھی چھٹانک کم آدھ سیر شیرنی ڈال کر قوام درست کرین اور اگر سینہ کی رطوبت وغیرہ کے پاک کرنے کے واسطے اور اُسکی تلطیف کے غرض سے بنایا جاے شہد ڈالا جائیگا اور رب عنب ان دونون منفعت کا جامع ہے۔

شراب خشخاش کا دوسرا نسخہ نفع کرتا ہے اُس شخص کو جسکے دماغ وغیرہ سے مواد نیچے اُترتے ہون اور جن لوگون کو خون تھوکنے کا مرض ہو اُنکے خون کی آمد کو بند کرتا ہے **اخلاط اُسکے** بونڈی خشخاش پاک اور صاف دو سو عدد آب باران پندرہ رطل یعنے سوا پاؤ چھ سیر مین تین شبانہ روز بھگوئین پھر جوش دین کہ آدھا پانی جل جاے بونڈیون کو لیکر نچوڑین اور پھوک کو پھینک دین اور اسکو چھاننے سے ساڑھے چار رطل یعنے سوا پاؤ کم دو سیر وزن کرلین اور شہد اور سلاقہ یعنے اوباقی ہوئی خشخاش کا پانی ہر ایک ڈیڑھ رطل یعنے ساڑھے پانچ تولہ ساڑھے سات ماشہ لیکر اسقدر پکائین کہ قوام درست ہوجاے بعد اسکے اقاقیا اور زعفران مرکی گلنار عصارہ لحیۃ التیس کہ ایک درہم یعنے ساڑھے تین ماشہ لیکر کوٹ ڈالین اور خوب ملادین اور کسی برتن مین اُٹھا رکھین اور استعمال کرین۔

نسخہ شراب کا جو کھانسی کو اور شوصہ کو فائدہ کرتا ہے اور معدہ کی تقویت کرتا ہے **اخلاط اُسکے** آب انار شیرین چار رطل یعنے سوا پاؤ کم دو سیر آب سیب شامی ایک رطل یعنے پونے چونتیس تولہ آب نیشکر قسم عمدہ جسے پونڈا یا گنا کہتے ہین کہ اس سے قند اور مصری بن سکتی ہے ایک رطل یعنے پونے چونتیس تولہ اسقدر پکائین کہ قوام درست ہوجاے اور استعمال کرین۔

شراب شہد یہ ترکیب جالینوس یہ شربت بھی مثل دیگر اشیای سردہ کے پیا جاتا ہے کہ گرمی مین پیاس کو بجھا دیتا ہے جب سرد پانی ملاکر پلایا جاے اور اُس شخص کو بھی فائدہ کرتا ہے جسکے بدن مین اخلاط خام منہضم ناشدہ جمع ہوگئے ہون خصوصاً اگر وہ اخلاط ترش ہوگئے ہون اور دلیل ایسے اخلاط کے مجتمع ہونے پر یہ ہوتی ہے کہ کبھی کبھی ایسے

شخص کو کم و بیش ایذا پہونچتی ہے یہ فائدہ شربت کا اُسوقت ہے جب کسی پانی سے بنایا جاے جو آسانی ہل سکے اور آب باران سے نہ بنایا جاے جیسے شراب العسل بنائی جاتی ہے ورنہ اسکے فوائد اور زیادہ ہونگے **صفت اُسکی** شہد کو چھتے سے مکھی کے تازہ تازہ نکالین اور ایک برتن جس مین صاف چشمہ شیرین کا پانی بھرا ہوڈالین اور اس قدر پکائین کہ تمام پانی جل جاے بعد اسکے نکال کر بحفاظت رکھ چھوڑین اور استعمال کرین۔

شراب شہد کا دوسرا نسخہ ایک جز شہد پر دو جز آب باران جو مدت کا رکھا ہوا ہو ڈالین اور دھوپ مین رکھ دین اور ایک قوام شہد پر چشمہ ہاے شیرین کا پانی ڈال کر اس قدر پکاتے ہین کہ تہائی باقی رہجاے اور بحفاظت رکھتے ہین۔

شراب افسنتین سقوط اشتہا اور ضعف معدہ کو فائدہ کرتی ہی **اخلاط اسکے** شراب کہنہ چار قسط یعنے ایک چھٹانک کم سوا پندرہ سیر شہد کف گرفتہ دو قسط یعنے ڈیڑھ چھٹانک ساڑھے سات سیر اُس پر مصطگی چار درہم یعنے ایک تولہ دو ماشہ اذخر سا ذج ہندی سنبل الطیب گل سرخ سوکھا ہوا صبر سقوطری ہر ایک دو دو درہم یعنے سات ماشہ قسط شیرین چار درہم یعنے ایک تولہ دو ماشہ گیاہ افسنتین رومی سات درہم یعنے دو تولہ چار سرخ غاریقون دو درہم یعنے سات ماشہ زعفران ایک درہم یعنے ساڑھے تین ماشہ دواؤن کو دردرا کوٹ کر سوتا سفوف بنائین اور ایک پارچہ کتان مین باندھکر شراب مین ڈال دین اور سات روز تک گرمیون کی دھوپ مین رکھین اور ہر روز چند مرتبہ پوٹلی کو ملا کرین بعد اُسکے استعمال کرین مقدار شربت ایک اوقیہ جو برابر ہے تولہ پونے دس ماشہ کے ہے نہار منھ پلانا چاہئیے۔

شراب افسنتین کا ہمارا نسخہ جسکو بعد ترکیب دینے کے آزمایا ہی اور تجربہ مین اسکا نفع نسخۂ سابق سے زیادہ پایا ہے **اخلاط اُسکے** افسنتین رومی سو درہم یعنے اُنتیس تولہ دو ماشہ کو تین من صغیر جو برابر ڈھائی سیر کے ہے پانی مین پکائین تاکہ چہارم باقی رہجاے مگر آنچ بہت نرم کرنی چاہیے بعد اسکے اسکو مل کر چھان لین پھر بھی اُسکو خمیری شیشہ مین رکھکر جس طرح اوپر بیان ہو چکا ہے بیان کرین اور نچوڑین یہ نچوڑا ہوا پانی تہائی اس پانی کا جو افسنتین سے بنایا گیا ہے اور شہد چہارم اس کا اور شراب نصف اُسکی ان سب کو پکا کر قوام درست کرین۔

شراب مصطفی پیاس کو فائدہ کرتی ہے۔ آب انار ترش ایک رطل یعنے پونے چونتیس تولہ ترشہ ترنج نصف رطل تخمیناً سترہ تولہ آب آلو بخارا ایک رطل یعنے پونے چونتیس تولہ آب تمر ہندی ایک رطل یعنے پونے چونتیس تولہ نرم آنچ سے اسقدر پکائین کہ گاڑھا ہو جاے اور آب برف خواہ سرد پانی کے ہمراہ اسکو پلانا چاہئیے۔

شراب فواکہ اُن امراض کو نفع کرتی ہے جو مرہ صفرا سے پیدا ہوتے ہین اور گرم مزاج والون کی اشتہاے طعام بڑھاتی ہے اور معدہ کی تقویت کرتی ہے **اخلاط اُسکے** بہی اور سیب اور ترشہ ترنج اور امرود اور انار اور انگور خام ان سب کا پانی نچوڑین اور اُس پانی مین تھوڑا اسماق اور زعرور اور ریباس اور حب الآس اور زرشک ڈال کر ایک شبانہ روز بھگو رکھین بعد اُسکے نچوڑ کر چھان لین اور شہد ڈال کر اسقدر پکائین کہ قوام درست ہو جاے اور استعمال کرین۔

شراب آلو بخارا اُس شخص کو مفید ہے جسکو پیاس لگتی ہو اور قبض طبیعت کو دور کرتی ہے **اخلاط اُسکے** آلو بخارا میٹھا بقدر حاجت لیکر گٹھلیان نکال ڈالین اور ایک پتھر کے برتن مین جو خوب صاف ہو اُسکو ڈال کر اتنا پانی بھرین کہ آلو بخارا اسکے اوپر آجاے بعد اسکے پکائین اسقدر کہ گل جاے پھر چھانین اور دوبارہ آگ پر چڑھائین اور بقدر حاجت قند اس مین داخل کرین اور جوش دین تاکہ گاڑھا ہو کر قوام شہد مین آجاے۔

شراب ذمقراطیس یہ وہ شربت ہی کہ اُسکو اس حکیم نے اپنی تمام عمر جملہ امراض کے علاج کے واسطے بحفاظت رکھا تھا اور ضعف معدہ اور طحال اور فساد مزاج کو فائدہ کرتا ہی **اخلاط اُسکے** ایرسا تخم راز یانہ فلفل سپید ہر ایک ایک درہم یعنے ساڑھے تین ماشہ سنبل چار درہم یعنے ایک تولہ دو ماشہ مرمکی تخم افسنتین ہر ایک دو درہم یعنے سات ماشہ

دواؤن کو شیشہ کے برتن مین رکھین اور شراب سپید اُسپر اتنی ڈالین کہ چار اُنگل دواؤن کے اوپر آجاوے اور منھ اُسکا باستواری بند کرین اور چھ مہینے کے بعد استعمال کرین۔ اور بعض نسخون مین اُنکا ایک دورق ہے یعنے ساڑھے چار رطل جو برابر ڈیڑھ چھٹانک کم دو سیر کے ہے۔

شراب انگور یہ شربت حلق کے درد اور اس ورم حلق کو نفع کرتا ہے جو خاص حلق مین ہوتا ہے اور جو قروح معدہ مین ہوتے ہین اُنکو فائدہ کرتا ہے **اخلاط اُسکے** جوشاندہ انگور خام کا جو کھٹا ہو چھ رطل یعنے آدھی چھٹانک ڈھائی سیر لیکر اتنا پکائین کہ تہائی رہجاوے اور اُسپر ایک رطل یعنے پونے چونتیس تولہ شہد ڈالین حلق بیخ سوسن مازو گلنار شگوفہ گل سرخ ہر ایک ایک استار یعنے ایک تولہ سوا آٹھ ماشہ زعفران دو درہم یعنے سات ماشہ مرکی پھٹکری ہر ایک ایک درہم یعنے ساڑھے تین ماشہ جوش دیکر چھان لین اور پلائین۔

رساطون یہ شراب جاڑون مین ستا در ہضم کرنے کے واسطے بنائی جاتی ہے **اخلاط اُسکے** دوشاب انگور قسم عمدہ دس دورق اور ایک دورق کا وزن ساڑھے چار رطل یعنے بڑھ چھٹانک کم دو سیر کا ہے تخمیناً پس اس دوشاب کو نرم آنچ سے پکائین اور سارا کف نکال ڈالین بعد اُسکے شہد خالص جو گاڑھا ہو سے چہارم وزن شیرۂ انگور کے ڈالکر نرم آنچ سے اسقدر پکائین کہ اسکا بھی کف نکل جاوے اور نصف وزن کم ہوجاوے اسکے بعد الائچی خرد اور الائچی کلان اور تج اور لونگ اور دار فلفل ہر ایک ایک درہم یعنے ساڑھے تین ماشہ سب کو بہ نرمی پیسکر پارچہ کتان مین جو باریک ہو پوٹلی باندھکر پکاتے وقت بعد کف نکل جانے کے ڈال دین جب اسکا پکانا پورا ہوجاوے اور اتنا سرد ہوجاوے کہ ہاتھ اُسمین ڈال سکین پوٹلی کو خوب اسی کے اندر مل دین بعد اسکے پوٹلی نکال ڈالین اور تین درہم زعفران یعنے ساڑھے دس ماشہ داخل کرکے بوتلون مین بھر دین اور کاگ وغیرہ کو مضبوط بند کردین اور اگر کسیقدر پتلا قوام رہ گیا ہو دھوپ مین رکھین بعد اسکے استعمال کرین اور جس قدر پرانی ہوگی بہتر ہوگی۔

شراب افسنتین معدہ کی تقویت کرتی ہے سدد کی تفتیح کرتی ہے صفرا کا مسہل ہے **اخلاط اُسکے** گل سرخ آٹھ درہم یعنے دو تولہ چار ماشہ غاریقون چار درہم یعنے ایک تولہ دو ماشہ صبر دو درہم یعنے سات ماشہ مصطگی تخم کرفس اذخر انیسون ہر ایک ایک درہم یعنے ساڑھے تین ماشہ پودینہ تین درہم یعنے ساڑھے دس ماشہ نودیخ ڈیڑھ درہم یعنے سوا پانچ ماشہ زعفران دو درہم یعنے سات ماشہ دونون جڑین کاسنی اور بادیان کی ہر ایک دو درہم یعنے سات ماشہ افسنتین تین درہم یعنے ساڑھے دس ماشہ بیخ سوسن تین درہم یعنے ساڑھے دس ماشہ حاشا تین درہم یعنے ساڑھے دس ماشہ سنبل الطیب اسارون سانج ہندی ہر ایک ایک درہم یعنے ساڑھے تین ماشہ سب کو آٹھ رطل یعنے ڈیڑھ پاؤ تین سیر شراب مین اس قدر جوش دین کہ نصف باقی رہ جاوے اور چھان کر ڈیڑھ رطل یعنے پچاس تولہ ساڑھے سات ماشہ شہد سے قوام درست کرین۔

رب سیب بہی و انار وغیرہ یہ سب رب اسی طرح بنائے جاتے ہین جس طرح ان کے شربت بنانے کا اوپر بیان ہوا ہے مگر شربت اور رب مین فرق اتنا ہے کہ شربت مین مٹھائی پڑکے قوام درست ہوتا ہی اور رب ہر ایک چیز کا بدون مٹھائی کے بنایا جاتا ہے۔

شراب گذر ہماری ترکیب خاص سے تیار ہوتی ہے اس طرح پر کہ رب گذر زردجزر اور اگر موجود نہ ہوگا جر کو لیکر چھیلین اور تراشہ اسکا بجائے رب کے اختیار کرین یا گاجر کو کوٹ کر آٹا اُسکا لین اور نصف وزن گاجر کا برادہ صندل ملا کر سرکہ مقطر یا آب انگور خام جو بیمیل اور خالص ہو اس مین چند روز بھگو رکھین بعد اُسکے نرم آنچ سے اتنی دیر تک پکائین کہ گل جاوے بعد اسکے نچوڑین اور اس نچوڑنے سے جو پانی ہو صاف کرلین خیال رہے کہ جسقدر سرکہ یا آب انگور زیادہ ہوگا اتنا ہی بہتر ہے بعد اسکے دہی کا توڑ جس مین سپیدی بالکل باقی نہو روق کرنے سے یا جوش دیکر پھاڑنے سے جس طرح ماء الجبن کی مائیت الگ ہوجاتی ہے اسی طرح سے دہی کے توڑ کا صاف پانی الگ کرلین اور جو کا آٹا ملا کر اسی توڑ سے فقاع یعنے دربہرہ بنائین اور اس دربہرہ کو خوب کھٹا ہونے دین

اور بعد اُسکے صاف پانی اُس کا لیکر پھر دوبارہ جو کا آٹا ڈال کر فقاع بنائین اور جسقدر فقاع بنانے مین تکرار عمل کرین بہتر ہے اخیر کو اُس فقاع کے صاف پانی کو پچگنا وزن عصارہ مذکور سے اختیار کرین اور آب مرد و چینی اور ترش بھی کہ پانی جوش داب ہو اور آب انار ترش اور آب سیب ترش جسمین بوجہ تازگی اور شادابی کے پانی زیادہ نکلے اور آب زعرور اور آب لیمون اور آب آلو بخارا ترش اور آب خرمائے خام اور آب کندش طبری اور آب توت شامی جو پختہ نہوا ہوا اور آب کشمش خام جو ترش ہو اور عصارہ انگور خام اور عصارہ شاخہائے نرم انگور اور عصارۂ گل سُرخ فارسی اور عصارۂ نیلوفر اور عصارۂ بنفشہ ہر ایک تین جز اور عصارۂ ترشہ ترنج اور عصارۂ ترشہ نارنج ہر ایک ثلث ایک جز کے اور عصارۂ کشنیز سبز اور کاہوے سبز اور برگ خشخاش تازہ اور ہری کاسنی اور خرفہ کا عصارہ ہر ایک چہارم جز کا اور عصارہ برگ بید سادہ اور برگ سیب اور امرود اور برگ زعرور اور برگ گل سُرخ اور برگ عصی الراعی جسکو لال ساگ بھی کہتے ہین ہر ایک چہارم جز کا عصارۂ لحیۃ التیس اور سوکھا گل سُرخ اور سوکھا گل نیلوفر اور عصارہ زرشک خشک اور تخم کاہو اور تخم کاسنی اور گلنار ہر ایک بیسوان حصہ جز کا ہرے پودینہ کا عصارہ چھٹا حصہ جز کا ہری زرشک کا عصارہ نصف جز ان سب دواؤن کو اور عصارات کو جمع کر کے آگ پر چڑھا دین اور مسور چار جز اور جو سبوس بر آوردہ دو جز سماق تین جز انار دانہ تین جز داخل کر کے اتنا پکائین کہ نصف رطوبت باقی رہے بعد اُسکے آگ بجھا کر دیگ کو چولھے پر رہنے دین تا اُنکہ سرد ہوجائے سرد ہونے کے بعد خوب ملین اور مل کر چھان لین بعد اُسکے بعوض تین سو درہم یعنے ایک چھٹانک سواسیر اس چھنے ہوے پانی کے ایک مثقال یعنے ساڑھے چار ماشہ کافور لیکر پیسین اور ایک قرع کے پیندے مین اس کافور کو چھڑکین بعد چھڑکنے کے اس چھنے ہوے پانی کو آہستہ آہستہ ڈالین اور قرع کا منھ کسی جوڑ سے مستحکم ایسا بند کرین کہ سانس نکلنے پاے اب اس قرع کو کوے کی آگ پر اتنی دیر تک رکھین جتنی دیر مین جوش آجانے کے قریب پہونچے بعد اسکے اوتار کر کسی صراحی یا بستوقہ وغیرہ مین منھ بند کر کے رکھین تا کہ جرم کافور اُڑ نہ جائے اور ضایع ہو

مقدار شربت اسکی دس درہم یعنے دو تولہ گیارہ ماشہ تک ہے بعض آدمی اس نسخہ مین سنبل الطیب اور زنجبیل اور تخم رازیانہ انیسون اور فلفل سیاہ اور سعد کوفی کے اجزا بھی بقدر اپنی تجویز کے داخل کرتے ہین۔

نسخہ فقاع ہمارا مجوزہ کہ مفید ہے اور باہ کو زیادہ کرتا ہے فلفل زنجبیل سنبل الطیب جوز بوا مگد پانچ درہم یعنے ایک تولہ ساڑھے پانچ ماشہ خبث الحدید پسا ہوا دس درہم یعنے دو تولہ گیارہ ماشہ تخم گندنا پندرہ درہم یعنے چار تولہ ساڑھے چار ماشہ تخم جرجیر تخم پیاز تخم اوٹنگن اور رائی مگد چار درہم یعنے ایک تولہ دو ماشہ لسان العصافیر حب فلفل حب الزلم مغز ہر ایک تین درہم یعنے ساڑھے دس ماشہ سب دواؤن کو کوٹین اور کسی برتن مین جیسا معلوم ہو چکا ہے رکھکر پھر اسکو دو دغ پانچ یا زدہ مین رکھکر ہلائین اور اس دو دغ کو روٹی کے فقاع مین جو نصف وزن دو دغ کے ہو ملا کر فقاع مطلوب تیار کرین۔

شراب افسنتین کا ہمارا نسخہ افسنتین سو حصہ کو شراب تین سو حصہ اور بہی کے عصارہ تین سو حصہ مین تین دن بھگو دین اور صاف کرنے کے بعد سو حصہ شہد مین ڈالکر قوام درست کرین۔

ایک دوا ہمارے تجربہ کی قرحہ مثانہ اور مجرائے قضیب کے قرحہ کو درست کرتی ہے اور نایزہ مین اسکی پچکاری دی جاتی ہے۔

اخلاط اُسکے جلا ہوا سیپ اور تخم خربوزہ کا رب ہر ایک پانچ درہم یعنے ایک تولہ ساڑھے پانچ ماشہ طباشیر دو درہم صمغ عربی تخم خشخاش شاخ گوزن سوختہ ہر ایک تین درہم یعنے ساڑھے دس ماشہ افیون نصف درہم یعنے پونے دو ماشہ بھنگ دو دانق یعنے ایک ماشہ مر کی ایک درہم یعنے ساڑھے تین ماشہ سب دواؤن کو بہ نرمی پیسین اور آب کاسنی سے اُسکے شیاف یعنے بتیان ایسی بنائین جیسے شیاف آنکھ کے واسطے بنائے جاتے ہین اور قاثاطیر یعنے پچکاری مین اس دوا کو اس طرح بھرتے ہین کہ دودھ مین یا مغز تربوز کے روغن مین گھول کر تیار کرتے ہین۔

ساتوان مقالہ مربی اور انجات کے بیان مین

صفت گلقند کی جو تپ اور درد معدہ کو مفید ہے اخلاط اُسکے گل سُرخ زیرہ برآوردہ

ٹکڑے ٹکڑے کیا ہوا جسکے پتے سے سپید ریشہ جو سخت ہوتا ہے نکال لیا گیا ہو اُسکو کسی کپڑے پر پھیلا دین تاکہ سوکھ جاے بعد خشک ہونے کے اسکو ایک لگن یا کڑاہی وغیرہ مین ڈال کر اسقدر ملین کہ چورچور ہو جاے پھر اس پر شہد کف گرفتہ اتنا ڈالین کہ جتنا آٹا گوندھنے مین پانی ڈالا جاتا ہے اور شیشہ کے برتن مین یا مٹی کے روغنی برتن مین بھر کر چالیس روز دھوپ مین رکھین اور صبح وشام ہلاتے رہین اور اگر خشک ہو جانے کے سبب اور شہد ملانے کی حاجت ہو تو ملا دین بعد چالیس روز کے دھوپ سے اُٹھا لین اور چھ مہینے کے بعد استعمال کرین یہی ترکیب بنفشہ کے مربی کرنے کی ہے - اور اگر گلقند شکر سے بنانا منظور ہو یا بنفشہ کا مربی بذریعہ شکر کے بنانا ہو چاہیے کہ اس شکر کو اتنے میٹھے پانی مین گھولین کہ اسکا شربت گاڑھا مثل شہد کے ہو جاے اور پھر وہی ترکیب کرین جو شہد سے گلقند بنانے کی لکھی گئی ہے -

اترج کا مربی ضعف معدہ کی اصلاح کرتا ہے اور طعام کو ہضم کرتا ہے **اخلاط** اُسکے اترج یعنے بڑا نیبو تازہ لیکر چار پھانکین طول مین کرین جس طرح دھاریان پھانکون کی ہر ایک اترج مین ہوتی ہین بعد اُسکے اندر کا زیرہ جو ترش ہوتا ہے نکال ڈالین نکالنے کے بعد اترج کو مٹی کے گھڑے وغیرہ مین ڈال دین اور میٹھا پانی صاف کیا ہوا اور نمک در درا پسا ہوا اس مین ڈال کر سات دن تک پڑے رہنے دین تا اینکہ بدرنگ ہو جائین اور رنگ بدل جاے بعد اُسکے اس پانی کو پھینک کر خالص پانی بے نمک ڈالین اور اتنے دنون تک رہنے دین کہ اسکا رنگ بدل جاے اور باہر سے بھی چھلکا مثل اندر کے سپید نظر آوے اور پانی کو چکھین کہ اسمین نمک کی شوریت تو نہین ہے جب ایسا پانی نکلے شہد خالص ایک جز پانی دو جز ملا کر دیکھین کہ اترج مذکور اسمین ڈوب جاتا ہے یا نہین اسی انداز کا پانی ڈال کر ایک دیگ مین بھر کر آگ پر چڑھا دین اور دو گھنٹہ تک جوش دیتے رہین بعد اُسکے شہد اور پانی نکال لین اور دوسرے دن صبح کو فقط شہد کو جوش دین اور اسکا کف اُتار لین اور اترج کو اسمین ڈال دین اور ایک جوش پھر دین بعد جوش دینے کے اترج کو نکال لین اور کسی کونڈے

یا ہانڈی مین سکھا کر ادویہ مندرجہ ذیل کا سفوف اس پر چھڑکین اس وزن سے کہ فی دو من یعنے دو سیر اترج کے زعفران الایچی خرد الایچی کلان ہر واحد ایک مثقال یعنے ساڑھے چار ماشہ قرنفل دارچینی ہر ایک نصف مثقال یعنے سوا دو ماشہ مشک ڈیڑھ دانق یعنے چھ رتی سب دواؤن کو کوٹ کر اترج کے دونون رخ پر چھڑکین اور کسی برتن مین رکھکر شہد مذکور سابق اسپر ڈال دین اور استعمال کرین -

دوسرا نسخہ اترج میانہ قد کہ بہت بڑا ہو نہ چھوٹا اور اپنی مراد کو پہونچ جاے چھلکا اسکا کھردرا نہ ہو اور کسی قدر مستطیل یعنے لانبا ہو اسکو طول مین قاشین بنا دین کہ ہر ایک نیبو کی چار قاشین ہون اور کسی مٹی کے مٹکے وغیرہ مین اُسکو رکھین اور اس ترکیب کا زمانہ کانون اول مین ہے جبوقت آفتاب جدی مین داخل ہوتا ہے مترجم ہمارے ہندوستان کے حساب سے مکر کی شنکرات ہوئی اور ہندی مہینون سے ماگھ کا مہینا ٹھہرے گا **متن** اس مربے کے بنانے کا وہی سال بہتر ہے جس مین سردی زیادہ پڑے اس لیے کہ جس قدر پانی بوجہ سردی کے اترج پر جم جایا کرے گا اسیقدر اس پھل مین سختی زیادہ ہوگی اور جس قدر سخت زیادہ ہوگا مربے کی قاشین کراری ہونگی اور دیر تک ٹھہرے گا بعد قاشین کرنے کے روزانہ دو مرتبہ قاشون پر در درا نمک ملنا چاہیے اور صاف کر لینا چاہیے اور پھر سرد پانی مین ڈال کر دھوے جائین تین ہفتہ تک اسی طرح نمک ملنا اور دھونا چاہیے اور پانی مین بھگونا بعد اُسکے پانی سے نکال کر کسی خوان وغیرہ پر ایک گھنٹہ تک پھیلا دین کہ سوکھ جاے اور اگر کوئی قاش سڑ گئی ہو چھری سے اُسکو کاٹ ڈالین اور پھر میٹھے پانی سے صبح وشام بہ نرمی دھویا کرین تا اینکہ چالیس روز گذر جائین بعد اُس کے پانی سے نکالین اور جو کچھ پھپھوندہ وغیرہ بدبو کی چیز اُس پر لگ گئی ہو اسے دھو ڈالین اور ایک شبانہ روز ہوا مین پھیلا دین تاکہ تری اُسکی جاتی رہے بعد اُسکے صبح کو ایک چوڑے منھ کی دیگ مین یا لگن مین جو خوب مانجی اور صاف کی ہو اسکو رکھکر اُس پر اتنا پانی گرائین کہ قاشون کے اوپر آجاے اُسکے بعد

کٹا ہوا قند بہ چند وزن اترج ڈالکر نرم آنچ سے پکائین اور لکڑی کے ڈوئے سے چلاتے جائین اُسکے بعد اترج کی قاشین نکال کر جس قدر شیرہ قند کا اسمین لگا ہو پونچھ ڈالین اور کسی سینی یا خوان پر اُسکو پھیلا دین اور دو دن پے در پے پھیلا رہنے دین اور قاشون کو اُلٹتے پلٹتے رہین بعد اسکے پھر اُس دیگچے یا لگن مین رکھکر نصف وزن اترج قند اور پانی اتنا کہ قاشون کے اوپر چار چار انگل آجاے ڈالین اور مثل پکانے پہلے دونکے نرم آنچ سے پکائین اور اس بات کی بہت احتیاط رہے کہ قاشون مین داغ نہ لگ جاے اسلیے کہ مربے کے بنانے مین بڑا مشکل کام یہی ہے کہ داغ نہ لگنے پاے اور تمام نزاکت دستکاری کی اسمین ہے۔ رکابدار کو چاہیے کہ اسکا ذہن اور قوت فہم کی سب اسی طرف متوجہ رہے کہ جب سے آگ جلائی گئی ہے اور آنچ شروع ہوئی ہے اور جب تک آنچ رہے نرم رہے اور ایک ہی تا دیر رہے بعد اسکے پھر قاشون کو نکال کے کسی خوانچہ پر پھیلائین اور تین شبانہ روز پے در پے ہوا مین رکھین چوتھے روز قاشون کی رطوبت پونچھ کر چھری کی نوک سے گود کر پھر دیگ مین ڈالین اور اوسپر اتنا شہد ڈالین کہ اگر قاشین ڈوب جائین چار چار انگل اوپر آجاے اور بعد اُس کے نرم آنچ سے پانچ یا چھ گھنٹے تک اُسکو پکائین تا اینکہ شہد کے غرے گول گول شش ہوتی کی قاشون کے اوپر ان سوراخون سے دکھائی دین جو گودنے سے قاشون مین پڑگئے ہون اور شہد کسی قدر گاڑھا بھی ہو جاے بعد اسکے آگ پر سے اُتارلین اور سرد ہونے دین پھر سنبل الطیب اور قرنفل دارچینی اور زنجبیل الائچی کلان دار فلفل خیربوا ہر ایک جزو واحد یعنے مساوی الوزن لے کر حساب کرین کہ مجموع وزن ان سب دواؤن کا بیسوان حصہ وزن اترج کا ہو جاے اور یہ اس طرح پر ہوگا کہ فی من یعنے ایک سیر اترج مین دو استار وزن دواؤن کا ہونا چاہیے **مترجم** اس مقام پر شیخ کی تصریح سے ایسا معلوم ہوا کہ ایک من برابر چالیس استار کے ہوتا ہے اور ہر ایک استار چونکہ ساڑھے چار مثقال کا ہے یعنے ایک تولہ سوا آٹھ ماشہ پس دو استار یعنے تین تولہ ساڑھے چار ماشہ ہوا اور جو کہ دو استار کو بیسوان حصہ من کا شیخ لکھتا ہے لہذا ایک من برابر ساڑھے ستر تولہ کے ہوا اور ہم نے جا بجا اسی ترجمہ مین بموجب تصریح صاحب مخزن کے ایک من کو پورا سیر تبریزی قرار دیا ہے پس ناظرین کتاب ہذا کو چاہیے کہ کمی اور بیشی دونون وزن کا حساب کر کے ترکیب کتابات اس قرابادین کی کرین **متن** ان سب دواؤن کا دردرا سفوف بنا کر کسی سبز روغنی کے برتن مین پہلے قاشون کو مربے کی رکھین اسپر تھوڑا سا سفوف چھڑکین پھر قاشون کو اُلٹ کر دوسری طرف بھی سفوف چھڑکین **مترجم** اس عبارت سے ایک یہ بھی معنی پیدا ہوسکتے ہین کہ پہلے سبز برتن اُسکے پیندے مین سفوف کو چھڑک کر قاشین بچھا دین بعد اسکے قاشون پر سفوف چھڑکین جیسا پہلے مربے کی ترکیب مین بیان ہو چکا ہے **متن** اور جسقدر قاشین سفوف کو پیتی جائین اور ان مین جذب ہوتا جاے مگر اس سفوف کو چھڑکتے رہین تا اینکہ تمام سفوف جذب ہو جاے بعد اُسکے کسی اچاری مین رکھ کر جس قدر شہد مین انکو پکایا تھا اُس مین سے اتنا شہد ڈالین کہ چار انگل اوپر آجاے اور اسکا منھ اچھی طرح بند کر کے ایسی جگہ رکھدین کہ سردی اور گرمی نہ پہونچنے پاے یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ اترج کے پختہ ہو جانیکی اور رسیلے ہونیکی علامت یہ ہے کہ کسی برتن مین پانی بھر کر اترج کو ڈالین تو اسمین ڈوب جاے

بہی کا مربے معدہ کی تقویت کرتا ہے اور طبیعت کو بستہ کرتا ہے بدہضمی کی اصلاح کرتا ہے فم معدہ کی خرابی سے اگر قے ہوتی ہو اسکو بند کرتا ہے **اخلاط اسکے** بڑے دانہ کی بہی لے کر اندر سے اُسکو صاف کرین اور چار پھانکین بدستور مذکورۂ بالا کر کے شہد اور پانی مین جوش دین پانی کا وزن شہد سے دونا ہونا چاہیے اور ایک گروہ اسکو شہد اور شراب مین جوش دیتے ہین اور یہ طریقہ کاریگر کے واسطے بہت اچھا ہے بعد جوش دینے کے اُسکو ٹھنڈا کرین اور دوسرے دن تنہا شہد مین جوش دین پھر ان قاشون کو سینی وغیرہ پر پھیلا دین اور سفوف انھین دواؤن کا جو اترج کے مربے مین لکھی گئی ہے قاشون پر چھڑکین اور وہی شہد خالص جسمین دوسرے دن جوش دیا ہے اُسپر ڈال کر بحفاظت رکھین۔

دوسرا نسخہ بہی کے مربے کا ضعف معدہ اور اسہال کو فائدہ کرتا ہے **اخلاط اُسکے** بہی جو اپنی مراد کو پہونچ گئی ہو

اور خوب پک گئی ہو اُسکو لے کر چار قاشین کرین اور جتنے بیج اُسکے
اندر ہون انکو نکال ڈالین اور اوپر سے اسکو پارچہ کتان سے
رووان سے پونچھین بعد اُسکے ایک حصہ شہد چار حصہ پانی قاشون پر
شہد اور پانی کی مقدار اتنی ہو کہ قاشین ڈوب جائین اور دو یا تین
جوش دیکر قاشون کو صاف کرین اور پھر دیگ مین ڈال کر شہد کف
گرفتہ ایک جزو اور پانی بھی اسیقدر ڈال کر دو یا تین جوش پھر دین
اور پھر صاف کرکے سینی یا خوان پر کھلی ہوا مین قاشون کو رکھین
تا اینکہ تری قاشون کی خشک ہوجائے بعد اُس کے کپڑے سے
پونچھ کر پھر دیگ مین ڈالین اور اتنا شہد ڈالین کہ چار چار انگل اوپر آجائے
اور ایک جوش دین اور وہی دوائین جو مربائے اترج مین کی لکھی ہین
پیسکر قاشون پر چھڑکین اور کسی سبز برتن وغیرہ مین رکھکر منھ کو مضبوط
بند کردین بعض طبیبون کا یہ قاعدہ ہے کہ خوشبو دواؤن مین سے فقط
الائچی کلان اور لونگ اور زعفران کوٹ کر قاشون پر چھڑکتے ہین۔

گاجر کا مربی بردہ یعنے جو سردی پیٹ کے اندر معلوم ہوتی ہے اُسکو اور
ضعف گردہ اور درد پشت کو فائدہ کرتا ہے اور باہ پر معین ہوتا ہے **اخلاط**
اُسکے سخت گاجر جسکا رنگ صاف ہو اور ریشہ وغیرہ سے پاک ہو لیکر
دونون طرف سے کاٹ ڈالین پھر اسپر قند یا شکر ہموزن ڈال کر
پانی اتنا ڈالین جس مین گاجرین ڈوب جائین اور نرم آنچ سے اتنا
اوبالین کہ ملایم ہوجائے اور آگ پر سے لوتار لین اور نکالکر خوان
وغیرہ مین چن دین تا اینکہ خشک نہ ہوجائے اور جو پھوندہ وغیرہ گاجر پر آگئی
ہو اُسکو پونچھ ڈالین اور پھر دیگ مین ڈال کر شہد کف گرفتہ چھوڑین
چار انگل گاجرون کے اوپر آجائے اور نرم آنچ سے پکائین جب لیسا
معلوم ہو کہ شہد گاجر کے اندر سرایت کر گیا جسکو ہمارے اصطلاح
مین قوام پی جانا بولتے ہین۔ پھر آگ سے اُتار لین اور کسی جاری مین اس
طرح پر درست کرکے قاشون کو چنین کہ بیچ مین خانہ خالی نہ رہ جائین
جس طرح مربے کی اچار بیان کر کے برطیار کرتے ہین اور خوشبو
کی دوائین اسپر چھڑکین بعد اُسکے شیرہ قوام کا اسپر ڈالین
جیسا اوپر مذکور ہوا ہے۔

ہڑ کا مربی تازہ ہڑ کا مربی چین اور ہندوستان مین بنایا جاتا ہے
اور قسم اسکی ہمارے ملک مین وہان سے آتی ہے وہی اچھی ہوتی ہے ہمارے
ملک مین جو مربی بنایا جاتا ہے اُسکا طریقہ یہ ہے ہلیلہ کابلی قسم عمدہ لے کر
زمین مین ایک گڑھا کھودین مگر وہ زمین ایسی ہو جس مین تری ہو اور
رتیلی زمین ایسی ہو جس مین میٹھے پانی کی نمی ہو شور نہو اس گڑھے
مین ہلیلہ کو اس طور پر چنین جس طرح اچاری مین قاشین مربے کی چنی جاتی
ہین اور اسکے اوپر گیلی بالو اور نیچے اسکے بھی گیلی بالو چن دین بعد اسکے
اوسپر پانی چھڑکین اور دو دن کے بعد ہڑ کو نکالین اور پھر بالو بدلکر
بدستور سابق چنین اور دو دن رہنے دین تا اینکہ ہڑ مین رطوبت
آجائے یہ تدبیر دس دن تک کرنی چاہیے تاکہ ہڑ مین شادابی آجائے
اور رطوبت پیدا کرے اور پھول جائے پھر اُسکو میٹھے پانی سے تین یا
چار مرتبہ دھوئین بعد اسکے مراد رسعد کوفتہ لے کر بہت سے پانی مین
پکائین اور اس پانی مین ہڑون کو ڈال کر نرم آنچ پر تھوڑا تھوڑا جوش
دین جب اُبل جائے ہڑون کو دھو کر صاف کرین بعد اُسکے شہد کو
لے کر الگ جوش دین اور کف اُتار کر پھینک دیا کرین پھر ہڑ
الگ جوش دین خالص پانی مین اور وہی خوشبو جنکو ہم نے مربائے
اترج مین بیان کیا ہے لیکر پارچہ کتان باریک اور صاف مین پوٹلی
باندھ کر دیگ مین لٹکا دین اور ہر ایک گھنٹے کے بعد اس پوٹلی کو ملتے
رہین تا اینکہ اثر ان خوشبو دواؤن کا ہمراہ اثر ہڑ کے نکل آئے جب ہڑ کو
جوش دے چکین پھر اسکو ایک مٹی کے روغنی کونڈہ وغیرہ مین مع اس
پانی کے انڈیل دین دو یا تین دن اسی پانی مین پڑی رہنے دین
تاکہ ہڑون مین اثر خوشبو دواؤن کا بخوبی آجائے پھر اُنکو شیشہ کی
اچاری مین چُن کر شہد کف گرفتہ مذکورہ بالا اُس مین بھرین اور
مشک اور زعفران تھوڑا سا غرضکہ جب خواہش دے کر
برتن کا منھ مضبوط باندھین اور استعمال کرین اور جتنا پرانا
ہوگا عمدہ ہوجائے گا۔

ہڑ کے مربے کا دوسرا نسخہ ہلیلہ کابلی کے بڑے بڑے سو
دانے لے کر پانی مین بھگوئین اور پانچ دن تک دھوپ مین رکھ چھوڑین
بعد اُسکے پانچ دن گیلے گوبر مین گاڑ دین اور روز اس پر پانی ڈالتے
رہین پانچ دن کے بعد نکال کر ہڑ کو خوب دھوئین اور صاف کرین

پھر ہڑکو لیکر بالو مین پانچ روز تک دفن کرین اور یہی ترکیب تین مرتبہ کرین بعد اسکے ہڑ کو خوب دھوئین کہ صاف ہو جاے پھر چاول اور کشنٹ جو اور چھوہارا ہر ایک تیس درہم یعنے تخمیناً ایک چھٹانک سوا سیر لیکر ہڑون کو ان تینون کے ساتھ پانی مین نرم آنچ سے اسقدر جوش دین کہ پانی جل جاے بعد اسکے ہڑون کو نکال کر پارچہ کتان سے پونچھین اور سوئی سے ہڑون کو گودین اور اُس پر شہد عمدہ اسقدر ڈالین کہ ہڑون کے اوپر چار چار اُنگل آجاے اور اتنا پکائین کہ گاڑھا ہو جاے اور استعمال کرین۔

دوسرا طریقہ مربی بنانے کا ہلیلہ کابلی سو عدد لیکر اچھی طرح دھو ڈالین اور رات بھر رہنے دین تاکہ کسی قدر خشک ہو جاے پھر اس پر پانی یا آب کشنٹ جو اتنا ڈالین کہ ہڑون کے اوپر چار چار انگل آجاے اور نرم آنچ سے پکائین تاکہ سب پانی جل جاے اور پھر اُسکو تنور مین رکھین تنور سے نکال کر سینی وغیرہ پر پھیلا دین اور کپڑے سے پونچھین اور سوئی سے گودین پھر اسپر سکنجبین ڈال کر اتنا پکائین کہ نرم ہو جاے اور آگ سے اُتار کر خوشبو دوائین اس پر چھڑکین اور بحفاظت اُٹھا رکھین اور استعمال کرین۔

شقاقل مربی شقاقل کی صورت یہ ہے کہ یہ موٹی موٹی جڑین مثل سونٹھ کے ہوتی ہین اور ہندوستان سے آتی ہے اور ہندی زبان مین اسکو ستاور کہتے ہین اور ہندوستان مین بروقت اُسکے تر و تازہ ہونے کے مربی اسکا بنایا جاتا ہے وہ مربی بہت عمدہ ہوتا ہے لیکن ہمارے ملک مین اسکے بنانے کا طریقہ یہ ہے کہ پہلے شقاقل کو آب گرم مین تر کرتے ہین کہ اُسکے اوپر والا چھلکا نرم ہو جاے اور پھر چھری سے اس چھلکے کو اوتارتے ہین بعد اُسکے سات دن تک اُسکو ٹھنڈے پانی مین بھگوتے ہین اور ہر روز پانی بدل ڈالتے ہین یہ ترکیب جب تک کی جاتی ہے کہ اندر اور باہر دونون طرف تری پہونچ کر نرم ہو جاے پھر شہد اور پانی مین اسکو پکاتے ہین دو حصہ پانی اور ایک حصہ شہد ڈال کر پھر تنہا شہد مین اتنا پکاتے ہین کہ ایک جوش آجاے اسکے بعد شیشہ کے برتن مین نکال کر مع شہد کے رکھتے ہین جب شقاقل کی تری سے شہد پتلا ہو جاے اُسکو بدل کر اور نیا شہد کف گرفتہ مع اُن خوشبو دواؤن کے جو اوپر لکھی گئی ہین ملا کر بحفاظت رکھ چھوڑتے ہین۔

سونٹھ کا مربی اور ادرک کا مربی بھی یہی ہے سونٹھ بھی جڑ کی قسم سے ہے جو زمین کے اندر سے نکلتی ہے جس طرح ہلدی گرہ دار ہوتی ہے اور اسکا عمدہ مربی چین مین بنایا جاتا ہے کہ وہان تر و تازہ ادرک ملتی ہے لیکن ہمارے ملک مین سونٹھ شہد یا چاول کے بیچ مین پرورده کر کے آتی ہے اور اسکا مربی اسی خشک حالت مین شہد اور خوشبو دوائین ڈال کر بنایا جاتا ہے بعد ازان ایک مہینہ سونٹھ کو پانی بن بے نمک کے بھگوئین اور ایک گروہ اسکو مثل ہلیلے کے ریگ مین دفن کرتے ہین بعد اسکے اسی طرح پکاتے ہین جیسا ہم نے ہڑ کے مربے مین بیان کیا ہے۔

آلو بخارا کا مربی اگر تر و تازہ ہو پہلے اُسکی گٹھلیان نکال ڈالین اسکے بعد شہد اور پانی مین جوش دین پھر تنہا شہد مین جوش دین اور وہی خوشبو دوائین بموجب بیان بالا ڈال کر مربی تیار کرین اور اگر خشک ہو پہلے تین دن پانی مین بھگوئین اسکے بعد مربی بنائین۔

لفت کا مربی عمدہ قسم لفت کی لے کر چار پھانکون سے چھ پھانکون تک تراشین برطبق اسکے چھوٹے اور بڑے ہونے کے اور اوپر کا چھلکا چھیل ڈالین بعد اسکے نمک اور پانی مین چار دن بھگوئین اسکے بعد گرم پانی مین تین دن بھگوئین اور پھر شہد اور پانی مین پکائین اسکے بعد تنہا شہد مین پکائین اور خوشبو دوائین ڈال کر طیار کرین۔

بادام کا مربی تازہ بادام شیرین مع پوست کے لیکر بدون بھگونے کے جوش دین اور سوئی سے اسکو گودنا نہ چاہیے اور خوشبو دواؤن مین ڈال کر مربی تیار کرین۔

عود بلسان کا مربی عود بلسان تر و تازہ سے امبج یعنے اچار بنایا جاتا ہے جب اسکو دو مرتبہ جوش دین اور پھر خوشبو دوائین ڈال کر بدستور سابق تیار کرین۔

آملہ کا مربی آملہ کی عمدہ قسم کسی جگہ سے ٹوٹا پھوٹا نہو سات دن

قشنڈ سے پانی مین بھگویا جاتا ہی تا اینکہ نرم ہوجاے اور پھول جاے اور اسمین تری آجاے بعد اُسکے دو مرتبہ جوش دینا چاہیے جیسا کہ جنھنے اور مربون کے بنانے مین لکھا ہی اور پھر خوشبو دوائین ڈال کر دو مرتبہ جوش دین اور پھر اُس پر شہد کف گرفتہ بہ ترکیب سابق داخل کرین اور خوشبو دواؤن سے معطر کرین۔

سیب کا مربی قندف یعنی اسہال یا نے کو فائدہ کرتا ہی سیب شیرین کی قسم شامی کو دو حصہ پانی اور ایک حصہ شہد مین جوش دین اور پھر دوبارہ فقط شہد مین جوش دین اور اسپر شہد کف گرفتہ اور خوشبو دوائین جو اترج کے مربے مین لکھی گئی ہین ڈال کر تیار کرین۔

آٹھوان مقالہ قرص کے بیان مین کلام ہمارا قرص کے بارہ مین بھی ویسا ہی عام ہے جیسا اور ترکیبون مین گذر چکا ہے۔

اقراص کوکب قدماے اطبا نے بہت مبالغہ تعظیم مین اس قرص کے کیا ہے کہ نام اسکا اقراص کوکب رکھا ہے یعنے یہ قرص منسوب ان کوکب کی طرف ہی جنکی سعادت کے اوضاع مخصوص ایسے ہین کہ حیات انسانی پر کسی مرض کے ضرر کو غالب نہین ہونے دیتے ہین گویا حیات باقی رکھنا اس قرص کا فعل خاص ہے جس سے بڑھکر کوئی سعادت جسمانی نہین ہے یہ قرص اصلاح اس معدہ ضعیف کی کرتا ہے جو قابل ان فضول کا ہو جو تمام اعضا سے دفع ہو کر معدہ کی طرف آتے ہون اور کھٹی ڈکار کو دور کر دیتا ہے اور پیشانی پر طلا کیا جاتا ہے تب درد سر مین سکون پیدا کرتا ہی اور نزلہ کے اقسام اور دانتون کے درد کو فائدہ کرتا ہے سیر دزہ ملا کر سڑے ہوے اور کرم خوردہ دانت پر لگایا جاتا ہے اور کان کے درد کو نفع کرتا ہے اور نفث الدم اور سیلان خون کو کسی عضو سے کیون نہو اور پُرانی کھانسی کو فائدہ کرتا ہی حمیات یعنے تپین جو دورہ سے آتی ہون اُنکو آب مرزنجوش کے ساتھ اور اُن زہرونکو جو حیوانات کے کاٹنے اور ڈنک مارنے سے اثر کرتے ہین و نیز کھانے پینے والے زہرون کو آب سداب کے ہمراہ مفید ہے۔ اس قرص مین کوکب ارض یعنے ابرک داخل ہے اور اکثرکا قول یہ ہے اور بعض کہتے ہین کہ وہ طین شاموش ہے اور شاید کہ ابرک معدہ مین لپٹ جاتا ہے اور اسکے تہ معدہ پر جم جاتی ہے پس حار غریزی کی حرارت معدہ مین نہین پہونچ سکتی تاکہ کسی دوسرے عضو مین فعل کر سکے ہم اس نسخہ کے اخلاط اسی طرح بیان کرتے ہین جیسا طبیبون نے تجویز کیا ہی

مترجم یہ مذمت اور جُرائی اس قرص کی ہی جسکو شیخ نے بیان کیا ہی اور بعض نقل کرنا نسخہ کا اس غرض سے ہی کہ ایسی مشہور دوا سے یہ قرابادین خالی نرہے **اخلاط اُسکے** مرکی جند بید ستر سنبل الطیب سلیخہ گل مختوم پوست بیر وج ہر ایک چار درہم یعنے ایک تولہ دو ماشہ افیون زعفران قسط شیرین کوکب الارض یعنے ابرک ہر ایک پانچ درہم یعنے ایک تولہ ساڑھے پانچ ماشہ خشخاش سپید چھ درہم یعنے پونے دو تولہ دو قوانیسون سیسالیوس بزر البنج سپید سائلہ تخم کرفس ہر ایک آٹھ درہم یعنے دو تولہ چار ماشہ گوند کے اقسام شراب ریحانی مین بھگوئین اور باقی دواؤن کو کوٹ چھان کر اسی بھیگے ہوے گوند سے قرص تیار کرین وزن ہر ایک قرص کا نصف درہم یعنے پونے دو ماشہ چاہیئے اور سایہ مین خشک کرین۔

اقراص ورد بہ نسخہ جمہور درد معدہ کو فائدہ کرتا ہے رطوبات معدہ کی جلا کرتا ہے بلغمی اور پُرانی تپون کو زائل کرتا ہی **اخلاط اُسکے** گل سرخ زیرہ آدردہ بیس درہم یعنے پانچ تولہ دس ماشہ سنبل الطیب بیخ سوسن ہر ایک دس درہم یعنے دو تولہ گیارہ ماشہ اور بعض اطبا بجاے بیخ سوسن کے رب السوس ڈالتے ہین سب دواؤن کو جمع کرکے پیس چھان کر شراب مثلث مین گوندھ کر قرص تیار کرین اور سایہ مین خشک کرین۔

اقراص ورد کا نسخہ حکیم استقلیادس کا حرارت کو بجھاتا ہی اور درد معدہ کو فائدہ کرتا ہے اور معدہ کی تقویت کرتا ہے اور ربو اور حرارت اور معدہ کی پھڑک اور رطوبت معدہ کے انقلاب یعنے پٹ جانے کو اور پیاس کی گرمی کو اور احتراق مواد کو مفید ہے **اخلاط اُسکے** گل سُرخ تازہ چھ مثقال یعنے سوا دو تولہ بیخ سوسن چار مثقال یعنے ڈیڑھ تولہ سنبل ہندی دو مثقال یعنے نو ماشہ میفختج مین گوندھ کر بوزن ایک درہم یعنے ساڑھے تین ماشہ کے قرص تیار کرین اور سایہ مین خشک کرین۔

اقراص ورد جس مین سقمونیا داخل ہی حمیات کو فائدہ کرتا ہی

اور پیشاب کے رک رک کے آنے کو **اخلاط** اُسکے گل سرخ زیرہ برآورد
بارہ درہم یعنے ساڑھے تین تولہ سنبل الطیب بیخ سوسن ہر واحد
آٹھ درہم یعنے دو تولہ چار ماشہ سقمونیا تین درہم یعنے ساڑھے دس ماشہ
ان دواؤن کو جمع کرکے پیس چھان کر قرص تیار کرین اور سایہ مین
خشک کرین اور سرد پانی خواہ جلاب یا سکنجبین کے ہمراہ
تناول کرین۔

اقراص ورد جن مین طباشیر داخل ہے حمیات مرکبہ جن مین
اختلاط بلغم اور صفرا کا ہو اور کہنہ ہوگئی ہون انکو فائدہ کرتا ہے **اخلاط**
اُسکے گل سرخ زیرہ برآوردہ پانچ درہم یعنے ایک تولہ ساڑھے پانچ
ماشہ سنبل الطیب دو درہم یعنے سات ماشہ طباشیر ایک درہم یعنے
ساڑھے تین ماشہ عصارہ غافث آٹھ درہم یعنے دو تولہ چار ماشہ
دواؤن کو جمع کرکے پیس چھان کر قرص تیار کرین اور سایہ مین خشک
کرین اور بروقت حاجت استعمال کرین۔

اقراص ورد مسمی بہ دبید الورد سدہ ہائے جگر اور
طحال اور سوداوی اور بلغمی تپون کو فائدہ کرتا ہے **اخلاط** اُسکے
گل سرخ دس درہم یعنے دو تولہ گیارہ ماشہ عصارہ سوسن پانچ درہم
یعنے ایک تولہ ساڑھے پانچ ماشہ سنبل الطیب سلیخہ شگوفہ اذخر مرکی زعفران
مصطگی ہر ایک دو درہم یعنے سات ماشہ دواؤن کو کوٹ کر چھانین
اور مرکی اور زعفران کو سرکہ مین بھگو کر قرص اسی سے طیار کرین
اور اگر جی چاہے تو شہد مین گوندھ کر قرص بنائین۔

اقراص ورد جو حمائے غب یعنے اس تپ کو جو ایک دن ناغہ
کرکے آئے فائدہ کرتا ہے گل سرخ پانچ جز سنبل الطیب زعفران
مصطگی لک مغسول اور عود بلسان ہر ایک دس جز عصارہ غافث
انسنتین ہر ایک دو جز شگوفہ اذخر بلیلہ زرد ہر واحد ایک جز اور
ایک نسخہ مین گل سرخ کا وزن سنبل و مصطگی کے برابر ہے کوٹ چھانکر
آب کرفس سے قرص تیار کرین ایک قرص کا وزن نصف
مثقال یعنے سوا دو ماشہ ہے۔

اقراص ورد جس مین سنبل الطیب داخل ہے درد جگر کو فائدہ
کرتا ہے سنبل الطیب لک مغسول بیخ سوسن ہر ایک چار درہم یعنے
ایک تولہ دو ماشہ افسنتین کمیلا زعفران عصارہ غافث ریوند چینی
ہر ایک تین درہم یعنے ساڑھے دس ماشہ گل سرخ سات درہم یعنے
دو تولہ چار سرخ کوٹ چھان کر پانی مین گوندھ کر قرص
تیار کرین۔

اقراص کافور حرارت کی سوزش کو بجھاتا ہے تپون کی التہاب
مین تسکین پیدا کرتا ہے دق اور سل کو نفع کرتا ہے پیاس اور کرب
اور خونی قے کو دور کرتا ہے **اخلاط** اُسکے طباشیر چار درہم یعنے
ایک تولہ دو ماشہ گل سرخ سات درہم یعنے دو تولہ چار رتی تخم خیار
تخم خرفہ تخم کدوئے شیرین ناردین صمغ عربی رب السوس عود خام الائچی
کلان ہر ایک تین درہم یعنے ساڑھے دس ماشہ زعفران دو درہم
یعنے سات ماشہ قند سپید ترنجبین ہر واحد سات درہم یعنے دو تولہ
چار رتی کافور ڈیڑھ درہم یعنے سوا پانچ ماشہ لعاب اسپغول مین
گوندھ کر قرص تیار کرین۔

دوسرا نسخہ قرص کافور کا معدہ کی بھڑک اور جگر کی بھڑک کو
فائدہ کرتا ہے اور اسہال یا خونی قے کو مفید ہے اور حمیات
حادہ کو **اخلاط** اُسکے طباشیر چار درہم یعنے ایک تولہ دو ماشہ گل سرخ
زیرہ برآوردہ دس درہم یعنے دو تولہ گیارہ ماشہ عود خالص عمدہ
الائچی کلان رب السوس ہر ایک تین درہم یعنے ساڑھے دس ماشہ
قند سپید ترنجبین تخم خیارزہ مقشر ہر ایک دو درہم یعنے سات ماشہ
زعفران کافور ہر واحد ایک درہم یعنے ساڑھے تین ماشہ سب دواؤنکو
پیس چھان کر لعاب اسپغول سے قرص تیار کرین وزن ہر ایک
قرص کا ایک درہم یعنے ساڑھے تین ماشہ چاہیئے اور سایہ مین
خشک کرکے استعمال کرین۔

قرص کافور کا تیسرا نسخہ حمیات حادہ کو نفع کرتا ہے اور سدہ ہائے
جگر کو جو شدید ہون اُنکی تفتیح کرتا ہے **اخلاط** اُسکے خشک بنفشہ اور نیلوفر ہر
ایک تین درہم یعنے ساڑھے دس ماشہ تخم خیار اور ککڑی کے بیج طباشیر
زعفران ہر ایک دو درہم یعنے سات ماشہ گل سرخ پانچ درہم یعنے
ایک تولہ ساڑھے پانچ ماشہ راوند چینی اور لک ہر ایک ایک درہم
یعنے ساڑھے تین ماشہ کتیرا صمغ عربی طین کا عصارہ ہر ایک دو درہم

یعنے سات ماشہ کافور ایک مثقال یعنے ساڑھے چار ماشہ ترنجبین اور شکر ہر ایک دس درہم یعنے دو تولہ گیارہ ماشہ پیس کر قرص تیار کرین۔

قرص کافور کا اور نسخہ کافور عود خام ہر واحد نصف درہم یعنے پونے دو ماشہ زعفران طباشیر ہر واحد دو مثقال یعنے نو ماشہ کھیرے کے بیج اور ککڑی کے بیج کتیرا اور ملک ملیٹھی کا عصارہ الائچی کلان ہر ایک دو درہم یعنے سات ماشہ گل سرخ سات درہم یعنے دو تولہ چار رتی شکر اور ترنجبین ہر ایک دس درہم یعنے دو تولہ گیارہ ماشہ دواؤن کو پیس کر اور گوندھ کر قرص بنا دین۔

قرص کافور کا تیسرا نسخہ تخم کاسنی تخم کاہو تخم خرفہ ہر ایک دو درہم یعنے سات ماشہ تخم کدو مقشر تخم خیار مقشر ہر ایک دو درہم اور تہائی ایک درہم یعنے سوا آٹھ ماشہ رب گندر اگر بہم پہونچے ورنہ صندل مقاصیری تین درہم یعنے ساڑھے دس ماشہ سرطان سوختہ زعفران رب السوس کافور ہر ایک ایک درہم یعنے ساڑھے تین ماشہ گل سرخ چار درہم یعنے ایک تولہ دو ماشہ بدستور قرص تیار کرین۔

قرص طباشیر ترنجبین ملا کر حمائے حادہ کو فائدہ کرتا ہے اور حرارت کو بجھاتا ہے **اخلاط** اُسکے گل سرخ چھ درہم یعنے پونے دو تولہ ترنجبین چار درہم یعنے ایک تولہ دو ماشہ نشاستہ تین درہم یعنے ساڑھے دس ماشہ صمغ عربی کتیرا زعفران طباشیر ہر واحد دو درہم یعنے سات ماشہ آب ترنجبین اور لعاب اسپغول سے قرص بنا دین اور ایک قوم اس نسخہ مین تخم خیارین اور تخم خرفہ اور تخم کدوے شیرین ہر ایک دو درہم یعنے سات ماشہ بڑھا کر قرص تیار کرتے ہین۔

قرص طباشیر جس مین حماض کی شرکت ہے حمیات صفراوی اور غب کو نفع کرتا ہے خصوصاً اگر دست بھی آتے ہون **اخلاط** اُسکے گل سرخ آٹھ درہم یعنے دو تولہ چار ماشہ صمغ عربی تخم حماض مقشر نشاستہ بریان جو تھوڑا سا بریان کیا گیا ہو ہر ایک چار درہم یعنے ایک تولہ دو ماشہ طباشیر تین درہم یعنے ساڑھے دس ماشہ زعفران دو درہم یعنے سات ماشہ دواؤن کو کوٹ کر آب انار ترش یا انگور خام سے قرص تیار کرین اور آب انگور خام سادہ یا شراب ریباس کے ہمراہ تناول کرین اور ایک قوم گل ارمنی اور عصارہ زرشک ہر ایک دو درہم یعنے سات ماشہ شاہ بلوط بریان تین درہم یعنے ساڑھے دس ماشہ اضافہ کرتے ہین۔

قرص زرشک حمائے حادہ اور اورام جگر کے واسطے **اخلاط** اُسکے عصارہ زرشک یا جرم زرشک چار درہم یعنے ایک تولہ دو ماشہ تخم خیار مصطگی طباشیر ہر ایک دو درہم یعنے سات ماشہ لک اور ریوند چینی ہر واحد ایک درہم یعنے ساڑھے تین ماشہ گل سرخ بارہ درہم یعنے ساڑھے تین تولہ زعفران ایک درہم یعنے ساڑھے تین ماشہ سنبل الطیب عصارہ غافث اصل السوس ترنجبین ہر ایک دو درہم یعنے سات ماشہ بدستور قرص تیار کرین ہر ایک قرص کا وزن ایک درہم یعنے ساڑھے تین ماشہ چاہئے اور جس شربت وغیرہ کے ساتھ مناسب ہو تناول کرین اور ایک قوم اس نسخہ مین عصارہ افسنتین دو درہم یعنے سات ماشہ اسارون تخم کرفس تخم رازیانہ ہر واحد ایک درہم یعنے ساڑھے تین ماشہ مجیٹھ ڈھائی درہم یعنے پونے نو ماشہ اضافہ کرتے ہین۔

قرص زرشک کا دوسرا نسخہ اُن پتون کو فائدہ کرتا ہے جن مین التہاب ہو اور اورام جگر اور اورام معدہ کو فائدہ کرتا ہے زرشک رب السوس گل سرخ تخم خیار تخم خربوزہ مقشر کوٹ چھان کر ہر ایک تین درہم یعنے ساڑھے دس ماشہ مصطگی سنبل الطیب عصارہ غافث ہر ایک دو درہم یعنے سات ماشہ مجیٹھ ریوند چینی زعفران ہر واحد ایک درہم یعنے ساڑھے تین ماشہ تخم کشوث تخم کاسنی ہر ایک تین درہم یعنے ساڑھے دس ماشہ طباشیر ڈیڑھ درہم یعنے سوا پانچ ماشہ ترنجبین چھ درہم یعنے پونے دو تولہ کوٹ چھان کر آب ترنجبین سے قرص تیار کرین وزن ہر ایک قرص کا ایک مثقال یعنے ساڑھے چار ماشہ ہونا چاہیے۔

قرص زرشک کا اور نسخہ جو درد جگر ہمراہ تپ دریباس اور یرقان کے ہون انکو مفید ہے **اخلاط** اُسکے گل سرخ تازہ سات درہم یعنے دو تولہ چار رتی زرشک ترنجبین ہر ایک تین درہم یعنے

ساڑھے دس ماشہ کشوث خشک یا تخم کشوث ڈیڑھ درہم یعنے سوا پانچ ماشہ طباشیر ناردین ہر واحد ڈیڑھ درہم یعنے سوا پانچ ماشہ زعفران لک راوند ہر ایک بوزن ایک درہم یعنے ساڑھے تین ماشہ طلمتی کا عصارہ ڈھائی درہم یعنے پونے نو ماشہ کوٹ کر آب ترنجبین یا آب کاسنی سے قرص تیار کرین۔

قرص زرشک کا اور نسخہ زرشک تخم فرقع جو ایک قسم خرفہ کی ہی سنبل الطیب طلمتی کا عصارہ کتیرا صمغ عربی نشاستہ ہر ایک ساڑھے تین درہم یعنے ایک تولہ دو رتی طباشیر کافور زعفران ہر ایک بوزن ایک درہم یعنے ساڑھے تین ماشہ کوٹ کر پانی کے ذریعہ سے قرص تیار کرین۔

قرص زرشک کا ہمارا نسخہ رب زرشک پانچ درہم یعنے ایک تولہ ساڑھے پانچ ماشہ عصارہ غافث طباشیر ہر ایک دو درہم یعنے سات ماشہ لک مغسول اور کندر سنبل الطیب عصارہ افسنتین راوند چینی گاوزبان ہر ایک ڈھائی درہم یعنے پونے نو ماشہ تخم کاسنی تخم کشوث ہر ایک تین درہم یعنے ساڑھے دس ماشہ تخم خرفہ ڈیڑھ درہم یعنے سوا پانچ ماشہ زعفران ایک درہم یعنے ساڑھے تین ماشہ آب کاسنی مین قرص تیار کرین۔

قرص افسنتین یہ قرص مفید اُن تپون کو ہے جو زمانہ دراز سے آرہی ہون اور تفتیح بخوبی کرتا ہے اور ادرار بھی کرتا ہے اور بھوک بھی بڑھاتا ہے **اخلاط اُسکے** انیسون افسنتین اسارون تخم کرفس بادام تلخ مقشر سب اجزا ہموزن لے کر قرص تیار کرین اور تناول کرین۔

قرص افسنتین کا دوسرا نسخہ جگر اور طحال اور معدہ کو فائدہ کرتا ہے اور اس تپ کو جو ایک روز درمیان دے کر آئے اور جو تپ تیسرے روز آئے اُسکو **اخلاط اُسکے** انیسون دو مثقال یعنے نو ماشہ اسارون افسنتین رومی تخم کرفس بادام تلخ مقشر جسکے دونون چھلکے اُتار لیے ہون مصطگی سنبل الطیب ہر واحد ایک مثقال یعنے ساڑھے چار ماشہ صبر سقوطری ساذج ہندی ہر ایک ڈیڑھ مثقال یعنے پونے سات ماشہ عصارہ غافث ایک مثقال یعنے ساڑھے چار ماشہ دواؤن کو گوندھ کر قرص تیار کرین۔

قرص غافث ان پُرانی تپون کو جنمین التہاب ہو فائدہ کرتا ہی اور پیاس کو اور سدد یعنے آنکھون کے سامنے اندھیرا چھانے کو اور اورام جگر اور طحال اور یرقان کو **اخلاط اُسکے** عصارہ غافث چھ استار یعنے دس تولہ ڈیڑھ ماشہ گل سُرخ زیرہ برآوردہ سنبل الطیب ہر ایک دو استار یعنے تین تولہ ساڑھے چار ماشہ ترنجبین پاکیزہ چھ استار یعنے دس تولہ ڈیڑھ ماشہ طباشیر چار درہم یعنے ایک تولہ دو ماشہ سب دواؤن کو جمع کرکے قرص تیار کرین۔

قرص کبر طحال کے اقسام درد کو فائدہ کرتا ہے پوست بیخ کبر چار استار یعنے پونے سات تولہ اشق چار استار یعنے پونے سات تولہ زراوند طویل دو استار یعنے تین تولہ ساڑھے چار ماشہ تخم فنجنکشت فلفل سیاہ ہر ایک چھ استار یعنے دس تولہ ڈیڑھ ماشہ سب دواؤن کو جمع کرکے پیس چھان کر سرکہ انگوری مین اشق کو گھول کر قرص تیار کرین۔

قرص لک لک درعود بلسان تجیبحہ انیسون تخم کرفس افسنتین اسارون بادام تلخ مقشر قسط دارچینی زراوند طویل عصارۂ غافث ہر ایک پانچ درہم یعنے ایک تولہ ساڑھے پانچ ماشہ دواؤن کو کوٹ چھانکر قرص تیار کرین۔

قرص کاکنج دردہائے گردہ اور مثانہ اور خون کے پیشاب کو اور پیشاب مین پیپ آنے کو فائدہ کرتا ہے اور جرب مثانہ یعنے مثانہ کی خارش کو مفید ہے **اخلاط اُسکے** تخم خربوزہ چھتیس مثقال یعنے ساڑھے تیرہ تولہ افیون سات مثقال یعنے دو تولہ ساڑھے سات ماشہ اجوائن سپید تخم کرفس تخم حماض ہر ایک نو مثقال یعنے تین تولہ ساڑھے چار ماشہ تخم شوکران تخم کشنیز ہر ایک اٹھائیس مثقال یعنے گیارہ تولہ چار ماشہ تخم رازیانہ حب صنوبر بریان زعفران بادام تلخ ہر ایک نو مثقال یعنے تین تولہ ساڑھے چار ماشہ حب کاکنج کو بہی بھی دانہ دواؤن کو کوٹ کر دوشاب انگور مین قرص طیار کرین مقدار شربت دو مثقال سے تین مثقال یعنے نو ماشہ سے ایک تولہ ڈیڑھ ماشہ تک ہے۔

قرص کاکنج کا دوسرا نسخہ قرحہ گردہ اور مثانہ کو فائدہ کرتا ہے اور تقطیر البول کو اجزا اسکے یہ ہین تخم کرفس بزرالبنج شہدانج ہر ایک چھ درہم یعنے پونے دو تولہ تخم بازیانہ دو درہم یعنے سات ماشہ زعفران جنگلی نیبو کے بیج تو رصنوبر انیسون بادام تلخ مقشر ہر ایک تین درہم یعنے ساڑھے دس ماشہ کاکنج کے بڑے بڑے دانہ پچیس عدد تخم خیار بارہ درہم یعنے ساڑھے تین تولہ کوٹ کر کسی تر چیز مین گوندھین اور قرص بنائین۔

قرص ریوند جو پرانی بیماریون کو اور جگر کی سختی اور بادہ سوداوی سے ہو یا ورقسم کی سختی اور جگر کے اورام اور طحال کے درد کل اقسام اور جو چوٹ بدن مین لگی ہو اسکو فائدہ کرتا ہے **اخلاط اسکے** ریوند چینی آٹھ درہم یعنے دو تولہ چار ماشہ مجیٹھ عود بلسان لک مغسول ہر ایک چار درہم یعنے ایک تولہ دو ماشہ تخم کرفس اور غافث انیسون ہر ایک تین درہم یعنے ساڑھے دس ماشہ سب دواؤن کو پیس کر یکجا کرین اور بدستور متعارف قرص بنادین۔

قرص کا نسخہ جسکو حکیم ابن خمیس نے مرکب کیا ہے حرارت اور اسہال اور درد جگر کو فائدہ کرتا ہے **اخلاط اسکے** طباشیر اور زرشک اور عود اور تخم حماض اور مصطگی اسارون اور سک ہر واحد ایک مثقال یعنے ساڑھے چار ماشہ صمغ عربی تین مثقال یعنے ایک تولہ ڈیڑھ ماشہ گل سرخ پانچ مثقال یعنے ایک تولہ دس ماشہ گلاب مین گوندھ کر قرص بنائین۔

دوسرا نسخہ انیسون تخم کرفس ہر ایک چار درہم یعنے ایک تولہ دو ماشہ اسارون بادام تلخ مصطگی سنبل ساذج ہندی ہر ایک چار درہم یعنے ایک تولہ دو ماشہ عصارہ غافث اور صبر ہر ایک دو درہم یعنے سات ماشہ گوندھ کر قرص بنائین۔

قرص کا اور نسخہ بادام تلخ انیسون افسنتین ہر ایک دو درہم یعنے سات ماشہ اسارون ایک درہم یعنے ساڑھے تین ماشہ سب دواؤن کو کوٹ کر گوندھین اور قرص بنائین۔

قرص بیون جو ایک حکیم کا نام ہے **اخلاط اسکے** زعفران مرمکی افیون بزرالبنج پوست بیخ لفاح سب اجزا برابر لے کر کاھو کی ہری پتی کا پانی نچوڑ کر گوندھین اور قرص بنائین اور بروقت حاجت کوٹ کر پانی مین گھولین اور کنپٹیون پر طلا کرین۔

قرص کا دوسرا نسخہ جراتۃ الکلیل الملک ہر ایک تین اوقیہ یعنے آٹھ تولہ سوا پانچ ماشہ الائچی کلان ڈیڑھ اوقیہ یعنے چار تولہ دو ماشہ پانچ رتی سیوتی کی پتی نصف اوقیہ یعنے ایک تولہ چار ماشہ سات رتی گل سرخ نصف اوقیہ یعنے ایک تولہ چار ماشہ سات رتی مشک ایک مثقال یعنے ساڑھے چار ماشہ کوٹ چھان کر قرص تیار کرین۔

قرص کا اور نسخہ آنتون کے قرحہ اور خون کی روانی کو جو کسی مقام سے ہو فائدہ کرتا ہے شگوفہ گلاب افیون اقاقیا صمغ عربی ہر واحد ایک اوقیہ یعنے دو تولہ پونے دس ماشہ مازو نصف اوقیہ یعنے ایک تولہ چار ماشہ سات رتی فیلزہرج ڈیڑھ اوقیہ یعنے چار تولہ دو ماشہ پانچ رتی شیر خرگوش مین گوندھ کر قرص بنائین۔

قرص اندروماخس قذف الدم کو مفید ہے **اخلاط اسکے** بزرالبنج افیون بیخ مرجان ہر ایک چار درہم یعنے ایک تولہ دو ماشہ کندر آٹھ درہم یعنے دو تولہ چار ماشہ کوکب الارض جسکو ابرک خود شیخ لکھ چکا ہے اور نشاستہ اور گل رمنی ہر ایک تین درہم یعنے ساڑھے دس ماشہ تخم خشخاش دو درہم یعنے سات ماشہ گلنار نصف درہم یعنے پونے دو ماشہ گوندھین اور قرص بنائین۔

قرص اندروماخس کا دوسرا نسخہ درد معدہ اور حصر اور عسر البول یعنے پیشاب کے بند ہو جانے کو اور رگ رگ کے آنے کو فائدہ کرتا ہے تخم کرفس چھ درہم یعنے پونے دو تولہ انیسون تین درہم یعنے ساڑھے دس ماشہ ریوند چینی فلفل سپید شگوفہ اذخر جند بیدستر سنبل الطیب دار چینی افیون ہر ایک ڈیڑھ درہم یعنے سوا پانچ ماشہ افسنتین رومی تین درہم یعنے ساڑھے دس ماشہ صبر سقوطری مصطگی زعفران ہر واحد ایک درہم یعنے ساڑھے تین ماشہ کوٹ چھان کر گوندھین اور قرص تیار کرین۔

اقراص کندی اس جگر کو فائدہ کرتے ہین جو خون کے پیدا کرنے مین

استقدر ضعیف ہوگیا ہو کہ غذا کی خواہش اور جماع کی شہوت مین بھی ضعف آگیا ہو اجزا اسکے عود بلسان پانچ جز زرشک تین جز ریوند چینی گل سرخ عود ہندی ہر واحد ایک جز اسطوخودوس بیخ سوسن کبود ہر واحد نصف جز زعفران انیسون تخم کرفس کاشم رومی فطراسالیون ہر ایک چہارم جز کا کوٹ چھان کر قرص تیار کرین۔

اقراص بزنگی جلا زیادہ کرتا ہے بلغم خام اور صفرا کو مفید ہے قوت اس قرص کی زیادہ ہے **اخلاط اسکے** ہلیلہ بہیڑہ آملہ بسفایج کابلی ہر واحد ایک جز جو بعد کوٹنے اور چھاننے کے وزن کیا جاے لبان تربد سپید کا ہموزن ان سب دواؤن کے اور قند سپید ہموزن مجموع اجزا کے لین پہلے قند کو دیگچی مین رکھکر اوسپر پانی ڈالین اور آگ پر چڑھائین جب ابال آجاے آگ پر سے اتار کر سفوف ادویہ مذکورہ اوسپر چھڑکین مگر پہلے سفوف کے اجزا کو خوب ملالیا ہو اور بعد چھڑکنے کے قند کے قوام مین بھی ان دواؤن کو خوب ملائین کہ آمیزش مستحکم ہو جاے بعد اسکے ہر ایک قرص وزنی دس درہم یعنے دو تولہ گیارہ ماشہ کا تیار کرین مقدار شربت ایک قرص کی ہے ہمراہ اوس پانی کے جس مین شبکو کشنیز خشک کو بھگو دیا ہو اور اوس کو صبح کو بروقت کھلانے دوا کے صاف کیا ہو اور فقط زلال اسکا لیا ہو اس ترکیب سے یہ قرص دس اجابت سے لیکر بیس تک کرتا ہے اور غذا اس شخص کی جسکو یہ قرص کھلایا جاے بروقت عصر کے ثرید یعنے روٹی کے چھوٹے ٹکڑے جو آب گوشت وغیرہ مین گوندھ کر پکائی گئی ہو ہمراہ آب نخود اور روغن زیتون مغسول کے کھلانی چاہیے پھر اگر حاجت اسکی ہو کہ بلغم زجاجی بالزوجت کو اخراج کرے اسمین چہارم وزن ہلیلہ کے شحم حنظل بڑھا دینا چاہیے۔

قرص ماذریون متلی اور ہچکی اور ہیضہ کو فائدہ کرتا ہے **اخلاط اسکے** انیسون تخم کرفس فو دنج نہری پودینہ فطراسالیون جوائن ہر ایک چھ درہم یعنے پونے دو تولہ افیون حب بید ستر فلفل سپید دارفلفل نمام یعنے پودینہ کوہی مرکی افسنتین ہر ایک چار درہم یعنے ایک تولہ دو ماشہ پوست سلیخہ بارہ درہم یعنے ساڑھے تین تولہ کوٹ کر شہد ملا کر قرص تیار کرین۔

قرص ماذریون کا دوسرا نسخہ جسکو ماذریوس لکھتے ہین۔ تخم کرفس انیسون دارچینی ہر ایک چھ درہم یعنے پونے دو تولہ افسنتین چار درہم یعنے ایک تولہ دو ماشہ مرکی افیون فلفل جند بید ستر ہر ایک دو درہم یعنے سات ماشہ سب دواؤن کو جمع کرکے پیسین اور شراب مثلثہ ملا کر قرص تیار کرین او ضعف معدہ اور دست اور قے کے واسطے استعمال کرین۔

قرص روزنیون جن پتون مین التہاب ہوا ان کو اور جگر کے ورم اور مرکب پتون اور صفرا اور بلغم کی پتونکو فائدہ کرتا ہے گل سرخ زیرہ برآورد چھ درہم یعنے پونے دو تولہ سنبل الطیب زعفران ہر ایک دو درہم یعنے سات ماشہ رب السوس تخم خیار مقشر ترنجبین صاف شدہ ہر ایک تین درہم یعنے ساڑھے دس ماشہ صمغ عربی کتیرا ہر واحد ایک درہم یعنے ساڑھے تین ماشہ سب دواؤن کو جمع کرکے پیسین اور آب شیرین مین گوندھ کر قرص تیار کرین۔

قرص ورزنیون کا دوسرا نسخہ تخم خربوزہ تخم خیار ککڑی کے بیج تخم کدوے شیرین مقشر ہر ایک دس درہم یعنے دو تولہ گیارہ ماشہ رب السوس چھ درہم یعنے پونے دو تولہ کتیرا چار درہم یعنے ایک تولہ دو ماشہ تخم رازیانہ گل سرخ ہر ایک دو درہم یعنے سات ماشہ زعفران ایک درہم یعنے ساڑھے تین ماشہ دواؤن کو کوٹ کر لعاب اسپغول سے قرص تیار کرین۔

قرص مافرونس اوس مریض کو مفید ہے جسکا مرض قولنج ایلاؤس تک پہونچا ہو اور قریب اسکے ہو کہ پاخانہ منھ کی طرف سے نکلے اور نفخہ کو یہ قرص نفع کرتا ہے اور قے کو بھی روکتا ہے **اخلاط اسکے** تخم کرفس انیسون ہر ایک چھ درہم یعنے پونے دو تولہ افسنتین رومی چار درہم یعنے ایک تولہ دو ماشہ مصطگی چار درہم یعنے ایک تولہ دو ماشہ فلفل دو درہم یعنے سات ماشہ مرکی دو درہم یعنے سات ماشہ دارچینی چھ درہم یعنے پونے دو تولہ افیون دو درہم یعنے سات ماشہ جند بید ستر دو درہم یعنے سات ماشہ کوٹ چھان کر گوندھین اور قرص تیار کرین۔

قرص خشخاش نزف الدم اور کھانسی اور تپ اور دردِ

سینہ کو فائدہ کرتا ہے **اخلاط اُسکے** گل سُرخ صمغ عربی ہر ایک چار درہم یعنے ایک تولہ دو ماشہ نشاستہ کتیرا ہر ایک دو درہم یعنے سات ماشہ خشخاس سپید خشخاش سیاہ ہر ایک تین درہم یعنے ساڑھے دس ماشہ طباشیر ایک درہم یعنے ساڑھے تین ماشہ رب السوس دو درہم یعنے سات ماشہ زعفران ایک دانق یعنے پون ماشہ کوٹ کر یکجا کرین اور قرص بنائین۔

قرص گلنار اُس شخص کی اصلاح حال کرتا ہے جسکو خلفہ کا مرض ہو اور خون اور ریم کے دست آتے ہون اور پیچش مین مبتلا ہو۔ **اخلاط اُسکے** گلنار ببول کی پھلی سماق اور رطوبطربیان خشک بیر پسا ہوا حب الآس ہر ایک آٹھ درہم یعنے دو تولہ چار ماشہ مازو بریان جسکو سرکہ مین بجھایا ہو زیرہ جسکو سرکہ مین بھگو کر بریان کیا ہو ہر ایک چار درہم یعنے ایک تولہ دو ماشہ دواؤن کو کوٹین اور آب گل سُرخ تازہ اور عصارہ بارتنگ سبز یا عصارہ سیب مین بوزن ایک ایک درہم یعنے ساڑھے تین ماشہ کے قرص تیار کرین۔

قرص دیولندوس قروح گردہ اور مثانہ اور خون کے پیشاب اور دشواری بول کو مفید ہے **اخلاط اُسکے** تخم کرفس بزر البنج شہدانج ہر ایک چھ درہم یعنے پونے دو تولہ تخم رازیانہ دو درہم یعنے سات ماشہ زعفران حب صنوبر تخم حماض افیون بادام تلخ مقشر ہر ایک تین درہم یعنے ساڑھے دس ماشہ حب کاکنج کو ہی پچیس عدد تخم خیار مقشر بارہ درہم یعنے ساڑھے تین تولہ کوٹ کے گوندھین اور قرص تیار کرین۔

قرص اندرون بہ نسخہ حکیم اسقلیناؤس انار کی بونڈیان دس درہم یعنے ساڑھے تین تولہ پھٹکری سپید چار درہم یعنے ایک تولہ دو ماشہ قلقدیس یعنے سُرخ یا زرد پھٹکری بارہ درہم یعنے ساڑھے تین تولہ کتیرا بارہ درہم یعنے ساڑھے تین تولہ مرکی چار درہم یعنے ایک تولہ دو ماشہ لبان آٹھ درہم یعنے دو تولہ چار ماشہ زراوند بارہ درہم یعنے ساڑھے تین تولہ ماء العسل کے ذریعہ سے قرص تیار کرین۔

دوسرا نسخہ زراوند مازو دے سبز ہر ایک آٹھ درہم یعنے دو تولہ چار ماشہ اور باقی دوائین برطبق نسخہ سابق کے شکر ہموزن سب دواؤن کے کوٹ کر باندھین اور قرص بنائین۔

قرص کا اور نسخہ امعا کے قروح کو اور جو خون سینہ سے آتا ہو اسکو فائدہ کرتا ہے جنین کی حفاظت کرتا ہے سریا و رشادنج دم الاخوین ہر ایک چھ استار یعنے دس تولہ سوا پانچ ماشہ سیاہ داروان جسکو فاشرسیتین بھی کہتے ہین ایک استار یعنے ایک تولہ سوا آٹھ ماشہ لادن اور شکر اور زعفران ہر ایک چار درہم یعنے ایک تولہ دو ماشہ گلنار مازو ہر ایک دو درہم یعنے سات ماشہ رسوت شاخ گوزن سوختہ اقاقیا ہر ایک دس درہم یعنے دو تولہ گیارہ ماشہ آب بارتنگ سبز یا آب عصا الراعی مین جسکو لال ساگ کہتے ہین گوندھکر قرص تیار کرین تین طرح سے اسکا استعمال ہوتا ہے پہلا طریقہ یہ ہے کہ اگر نیچے کے منافذ سے خون آتا ہو اس قرص کا حقنہ دیا جاتا ہے اور دوسرا طریقہ یہ ہے کہ کسی کپڑے مین لپیٹ کر شرمگاہ عورت مین اسکا حمول کیا جاتا ہے تیسرا طریقہ یہ ہے کہ عصارہ اترج اور آب عصا الراعی کے ہمراہ پلایا جاتا ہے اور اگر سینہ سے خون آتا ہو آب خرفہ تازہ کے ہمراہ اور ذوسنطاریا کی بیماری مین رب بہی سادہ کے ہمراہ۔

قرص انیسون سدون کی تفتیح کرتا ہے جگر کی اصلاح طبیعت کی تلئین یعنے رفع قبض اور حمیات کہنہ کو زائل کرتا ہے **اخلاط اُسکے** انیسون تین درہم یعنے ساڑھے دس ماشہ افسنتین ابارون تخم کرفس بادام تلخ مقشر سنبل الطیب مصطگی ساذج ہندی سوبیہ کے بیج ہر واحد ایک درہم یعنے ساڑھے تین ماشہ غافث تین درہم یعنے ساڑھے دس ماشہ صبر ساڑھے چار درہم یعنے ایک تولہ پونے چار ماشہ آب افسنتین مین گوندھ کر بوزن ایک درہم کے قرص تیار کرین اور ہمراہ سکنجبین کے تناول کرین۔

قرص ملین طبیعت کو نرم کرتا ہے کرب کو دور کرتا ہے ضیق النفس کو فائدہ کرتا ہے قے کو روکتا ہے **اخلاط اُسکے** تربد پانچ درہم یعنے ایک تولہ ساڑھے پانچ ماشہ خشک بنفشہ دس درہم یعنے دو تولہ

گیارہ ماشہ رب السوس ڈھائی درہم یعنے پونے نو ماشہ پانی مین گوندھکر تین درہم یا چار درہم تک ہر ایک قرص تیار کرین دس درہم یعنے دو تولہ گیارہ ماشہ شکر کے ہمراہ استعمال کیا جاتا ہے۔

اقراص بزور طبیعت کی روانی اور دست آنے کو اور اُن قروح کو جو امعا مین ہون اور اس شخص کو جسکو اقسام غذاؤن کے ہضم نہوتے ہون اور جسکو شدید مروڑہ ہوتا ہو اور متواتر خون جو عورتون کو آتا ہو ان سب امراض کو فائدہ کرتا ہے **اخلاط اُسکے** حب الآس تخم رازیانہ انیسون اجواین تخم کرفس بزر البنج دو تو ہر واحد ایک اوقیہ یعنے دو تولہ پونے دس ماشہ افیون چھ درہم یعنے پونے دو تولہ کوٹ چھانکر شراب مین گوندھین اور نصف درہم یعنے پونے دو ماشہ ہر ایک قرص تیار کرین اور بعد چھ مہینے کے استعمال کرین۔

قرص ابتدائے نزول الماء شکمی اور صلابت جگر کے واسطے **اخلاط اُسکے** گل سُرخ چار درہم یعنے ایک تولہ دو ماشہ زرشک چار درہم یعنے سات ماشہ سنبل الطیب دو درہم یعنے سات ماشہ مصطگی عصارہ غافث افسنتین اذخر اسارون انیسون تخم کرفس تخم بازیانہ اسقولوقندریون ثمرۃ الطرفا یعنے جھاؤ کا پھل بیخ کبر ہر واحد ایک درہم یعنے ساڑھے تین ماشہ ریوند چینی لک رب السوس ہر ایک ڈیڑھ درہم یعنے سوا پانچ ماشہ زعفران نصف درہم یعنے پونے دو ماشہ انھین دواؤن سے قرص تیار کرین۔

قرص ورد درد معدہ اور بلغمی تپ کو فائدہ کرتا ہے **اخلاط اُسکے** گل سرخ سوکھا ہوا دو اوقیہ یعنے پانچ تولہ ساڑھے سات ماشہ سنبل الطیب مصطگی ہر واحد ایک اوقیہ یعنے دو تولہ پونے دس ماشہ کندر مصطگی ہر ایک سات درہم یعنے دو تولہ چار رتی عود بلسان پانچ درہم یعنے ایک تولہ ساڑھے پانچ ماشہ کوٹ کر سکنجبین مین گوندھکر قرص بنائین۔

قرص ورد ملین جو گرمیون مین کھلایا جاتا ہے **اخلاط اُسکے** گل سُرخ دس درہم یعنے دو تولہ گیارہ ماشہ سنبل الطیب اصل السوس ہر ایک پانچ درہم یعنے ایک تولہ ساڑھے پانچ ماشہ سقمونیا تین درہم یعنے ساڑھے دس ماشہ کوٹ کر سرد پانی مین گوندھکر قرص تیار کرین۔

قرص ورد اور غافث پرانی تپون اور درد جگر اور یرقان کی اصلاح کرتا ہے **اخلاط اُسکے** گل سُرخ پانچ درہم یعنے ایک تولہ ساڑھے پانچ ماشہ سنبل الطیب دو درہم یعنے سات ماشہ طباشیر ایک درہم یعنے ساڑھے تین ماشہ عصارہ غافث آٹھ درہم یعنے دو تولہ چار ماشہ کوٹ کر آب ترنجبین ملا کر قرص بنا دین اور بعض شربت ہائے مناسب کے ساتھ پلائین۔

قرص لک سدہ ہائے جگر اور طحال اور جو تپ ہر وقت آتی ہو اُسکی اصلاح کرتا ہے بول کا ادرار کرتا ہے **اخلاط اُسکے** لک اور تجیٹھ انیسون تخم کرفس افسنتین رومی اسارون بادام تلخ مقشر قسط شیرین زراوند طویل اور زراوند طحی کا عصارہ زرشک کا عصارہ ہر واحد ایک جزے کر قرص تیار کرین وزن ہر ایک قرص کا ایک درہم یعنے ساڑھے تین ماشہ ہے اور کسی مناسب شربت کے ہمراہ تناول کرین۔

مجیٹھ کا قرص طحال کی سختی اور درد جگر اور کہنہ تپ کو فائدہ کرتا ہے **اخلاط اُسکے** مجیٹھ بارہ درہم یعنے ساڑھے تین تولہ پوست بیخ کبر زراوند طویل بیخ سوسن ہر واحد ایک درہم یعنے ساڑھے تین ماشہ سکنجبین مین گوندھکر ہر ایک قرص دو درہم یعنے سات ماشہ کا تیار کرین اور مقدار شربت ایک قرص ہے جو شاندہ افسنتین کے ہمراہ۔

قرص کشوث کہنہ تپون کی اصلاح کرتا ہے اور حرارت کو بجھاتا ہے **اخلاط اُسکے** تخم خیار تخم خرفہ تلسی کے بیج ہر ایک تین درہم یعنے ساڑھے دس ماشہ کشکاعی بادآورد شہترہ ہر واحد چار درہم یعنے ایک تولہ دو ماشہ کتیرا نشاستہ صمغ عربی ہر واحد ڈیڑھ درہم یعنے سوا پانچ ماشہ طباشیر تربد کشوث ہر ایک چار درہم یعنے ایک تولہ دو ماشہ ترنجبین تیس درہم یعنے پونے نو تولہ سکر العشر تیس درہم یعنے پونے نو تولہ زعفران تین درہم یعنے ساڑھے دس ماشہ

کوٹ چھان کر پانی مین گوندھ کر قرص تیار کر کے استعمال کرین -

قرص جس دواؤن کا چوتھیا تپ جو پرانی ہو اُسکو اور درد جگر اور رقتہ ہل یعنی بدن کے ڈھیلے ہوجانے کو فائدہ کرتا ہے **اخلاط اُسکے** انیسون چار درہم یعنی ایک تولہ دو ماشہ سارون سا ذج ہندی افسنتین تخم کرفس سنبل الطیب بادام تلخ مقشر مصطگی ہر واحد نیم درہم یعنی ساڑھے تین ماشہ صبر دو درہم یعنی سات ماشہ عصارۂ غافث چار درہم یعنی ایک تولہ دو ماشہ دواؤن کو کوٹ کر جوشاندۂ افسنتین مین گوندھ کر قرص بنائین وزن ہر ایک قرص کا ایک درہم یعنی ساڑھے تین ماشہ کلہے اور نیم گرم پانی کے ہمراہ پلایا جاتا ہے -

قرص جو پرانی تپون کو فائدہ کرتا ہے اور گرمی کی بھڑک دور کرتے کو اور طبیعت کو نرم کرتا ہے **اخلاط اُسکے** گل سرخ زیرہ برآوردہ چھ درہم یعنی پونے دو تولہ تخم خیار مقشر مصطگی راوند چینی عصارہ غافث ہر ایک تین درہم یعنی ساڑھے دس ماشہ زعفران دو درہم یعنی سات ماشہ صبر سقوطری ایک درہم یعنی ساڑھے تین ماشہ سب دواؤن کو پیس کر چھانین اور میٹھے پانی کے ذریعہ سے قرص بنائین اور آب تمر دیا خیار یا سکنجبین کے ہمراہ تناول کرین -

نوان مقالہ سلاقات اور حبوب کے بیان مین

سلاقہ اُبالی ہوئی چیز کو کہتے ہین اور حبوب گولیون کو کہتے ہین پس سلسل کے جوشاندہ اور گولیون پر ہم کلام آخر کتاب مین کرینگے اور غرغرہ اور سعوط یعنی ناس اور عطوس یعنی چھینک لانے والی دوا اور ضماد اور طلا اور دوا انت اور آنکھ کی دوائین وغیرہ بھی آخر کتاب کے جملہ دوم مین لکھینگے اور اس جملہ کو وہان اور مراہم کے بیان مین ختم کرینگے اور پہلے اس سے بیان پر چند نسخہ سلاقات اور حبوب کے ہم سمجھتے ہین جنکا بیان قبل جملہ دوم کے ہم کو مناسب معلوم ہوا -

مطبوخ ماء الاصول یہ جوشاندہ سدہ دن کو اور دشواری بول اور درد جگر و معدہ کو فائدہ کرتا ہے اور روغن وغیرہ کے ساتھ استعمال کیا جاتا ہے **صفت اسکی** پوست بیخ رازیانہ پوست بیخ کبر پوست بیخ کرفس بیخ اذخر تخم رازیانہ اور کرفس انیسون سنبل الطیب پرسیاوشان سنبل رومی مصطگی مویز کلان خستہ برآوردہ ہر واحد بقدر حاجت لے کر جوش دین اور بقدر حاجت پلائین -

مطبوخ ماء الاصول درد جگر کے واسطے حکیم کندی کا نسخہ - **اخلاط اُسکے** پوست بیخ رازیانہ اور کرفس ہر واحد ایک درہم یعنی ساڑھے تین ماشہ تخم رازیانہ تخم کرفس ہر واحد نصف درہم یعنی پونے دو ماشہ گل سرخ پیسا ہوا فودنج اذخر ہر واحد نصف درہم یعنی پونے دو ماشہ مویز خستہ برآوردہ دو درہم یعنی سات ماشہ اسارون دو دانق یعنی ڈیڑھ ماشہ سنبل دو دانق یعنی ڈیڑھ ماشہ اسپر دو ثلث رطل پانی جو برابر بائیس تولہ چھ ماشہ کے ہے گرائین اور جوش دین تاکہ دو اوقیہ یعنی پانچ تولہ سات ماشہ یا کچھ تھوڑا سا زیادہ باقی رہے پھر اُسکو چھان کر صاف کرین اور ایک درہم یعنی ساڑھے تین ماشہ روغن بادام شیرین ملا کر پی جائین -

طبیخ افسنتین درد جگر اور معدہ کو مفید ہے اور جو تپین مختلف مواد باردہ بلغمیہ اور سوداویہ سے ہون انکو فائدہ کرتا ہے **اخلاط اُسکے** انیسون تخم کرفس افسنتین رومی اسارون تخم رازیانہ بیخ اذخر ہر ایک بقدر حاجت لیکر جوش دین اور چھان کر اُس جوشاندہ کو پیئین -

طبیخ غافث جسکو چوتھیا تپ آتی ہو اور بلغمی تپ والے کو اور حمای مختلفہ اور حس طبیعت کو فائدہ کرتا ہے **اخلاط اُسکے** ہلیلہ سیاہ مویز منقی شہترہ بادآورد غافث شکاعی سب اجزا ہموزن لے کر جوش دین اور صاف کرین -

فصل حبوب کے بیان مین

گولیان جس قسم کی اوپر لکھی گئی ہین وہی مذکور ہوتی ہین -

حب اُس شخص کو مفید ہے جسکو ریاح غلیظہ کی شکایت ہو اور نفخ اور پیٹ کے تشنج اور انثیین کا پھول جانا جو بطور نفخ کے ہو اُسکو فائدہ کرتی ہے **اخلاط اُسکے** تخم کرفس تخم حرمل جسکو سپند کہتے ہین انیسون مصطگی زعفران ہر واحد ایک درہم یعنی ساڑھے تین ماشہ کالی ہڑ سبیڑہ ایک تولہ ہر ایک دو درہم یعنی سات ماشہ سنبلیخ مقل جسکو گوگل کہتے ہین ہر واحد ڈیڑھ درہم یعنی سوا پانچ ماشہ فودنج فطراسالیون شگوفہ اذخر اسارون اور قسط زرنباد عود البوج ہر ایک

نصف درہم یعنے پونے دو ماشہ سب کو کوٹ کر گولیان بنائین۔

حب منتن اکبر جو اخلاط غلیظہ کو نکال دیتی ہے اور صدر کی تفتیح کرتی ہے اور درد مفاصل اور خاصرہ یعنے تہیگاہ اور برص اور بہق اور جذام اور داء الفیل جسکو پیل پا کہتے ہین ان سب کو مفید ہے اور یہ حب بنام ہامانی مشہور ہے **اخلاط اُسکے** اشق سکبینج جاوشیر صبر مقل حرمل ہلیلہ شحم حنظل ہر ایک آٹھ درہم یعنے دو تولہ چار ماشہ تُرمُس افتیمون وافربیون شیطرج سورنجان ہر ایک چار درہم یعنے ایک تولہ دو ماشہ تربد دس درہم یعنے دو تولہ گیارہ ماشہ جندبیدستر دو درہم یعنے سات ماشہ سقمونیا تین درہم یعنے ساڑھے دس ماشہ غاریقون دو درہم یعنے سات ماشہ زعفران سنبل الطیب کلان سپید خطمی کی جڑ اور کیثہ دارچینی خولنجان ہر واحد ایک درہم یعنے ساڑھے تین ماشہ۔

حب منتن اکبر جو درد قولنج اور نقرس اور درد کو اُس ہڈی کے جس کا صلب نام ہے جو کوہان سے مقعد کے اوپر تک مخلوق ہوئی ہے اور درد کو اُس ہڈی کے جوران کے کنارہ زیرین اور پنڈلی کے اوپر کے کنارے کے درمیان مین ہے مفید ہے اور خلط غلیظ بالزوجت کی بدن سے تحلیل کرتی ہے **مترجم** صلب بفتح صاد و لام اسی ہڈی کو کہتے ہین جسکا ترجمہ ہم کر چکے ہین اور اگر صلب بضم صاد و سکون لام پڑھا جاے اسکا ترجمہ پشت سے کیا جائیگا مگر اُس مقام پر بقرینہ تقابل لفظ رکب بضمتین کے احتمال اول قوی ہے **اخلاط اُسکے** مقل سکبینج اشنبج اور جاؤشیر تخم حنظل تخم حرمل صبر افتیمون ہر ایک س درہم یعنے دو تولہ گیارہ ماشہ سقمونیا چھ درہم یعنے پونے دو تولہ دارچینی سنبل زعفران جندبیدستر ہر ایک دو درہم یعنے سات ماشہ افربیون ایک درہم یعنے ساڑھے تین ماشہ گوند کے اقسام کو آب گندنا مین گھول کر اور دوائین ملا کر گولیان بنائین مقدار شربت دو درہم یعنے سات ماشہ کی ہے۔

حب منتن اصغر جو خلط غلیظ بالزوجت کو صلب اور رکب سے نکال دیتی ہے بیان بھی ان دونون لفظون کے وہی دونون معنے ہو سکتے ہین **اخلاط اُسکے** سکبینج اصفہانی اور اشنبج اور جاوشیر مقل مرمکی ہر ایک دس درہم یعنے دو تولہ گیارہ ماشہ تربد بیس درہم یعنے پانچ تولہ دس ماشہ شحم حنظل بارہ درہم یعنے ساڑھے تین تولہ گوند کے اقسام کو گھول کر باقی دواؤن کو پیسی ہین گوندھین اور گولیان تیار کرین مقدار شربت دو درہم یعنے سات ماشہ کی ہے نیمگرم پانی کے ہمراہ۔

حب منتن بہ نسخہ حکیم کندی وجع مفاصل اور نقرس کو فائدہ کرتی ہے اور ہر ایک درد کو جو خام اور سودا اور صفرا سے ہوا اور فالج کو **اخلاط اُسکے** صبر ہلیلہ زرد خستہ برآوردہ اور حرمل افتیمون اقریطی مغز تربد اشنبج اور جاؤشیر سکبینج مقل الیہود ہر ایک چار جز شحم حنظل تین جز سقمونیا دو جز افربیون جندبیدستر دارچینی زعفران ہر واحد ایک جز گوند کے اقسام کو آب گندنا مین یا آب کرنب مین ایک شبانہ روز بھگوئین بعد اسکے خشک دواؤن کو کوٹین اور بھیگے ہوے گوند کو اتنا پیسین کہ مثل مرہم کے ہو جاے پھر اپر پسی ہوئی دواؤن کو چھڑکین اور خوب گھوٹین تاکہ سب اجزا باہم ملجائین اور برابر دانہ نخود کے گولیان بنا کر سایہ مین خشک کرین مقدار شربت دو درہم یعنے سات ماشہ کی ہے اول شب مین نیم گرم پانی کے ساتھ اور غذا اس شخص کی بچہ ہاے طیور کا وہ شوربا جسکو زیرباج کہتے ہین اور شراب یعنے پینے کی چیز نبیذ شہد اور منقی اور ردوشاب تجویز کرنی چاہیئے۔

حب شیطرج اکبر دونون منکب یعنے کھوے اور حقوین یعنے دونون کولے کی ہڈی کے درد اور عرق النسا کو فائدہ کرتی ہے اور خلط غلیظ بالزوجت کو براہ اسہال دفع کرتی ہے **اخلاط اُسکے** سکبینج اور اشنبج اور مقل افربیون جاؤشیر ہر واحد ایک درہم یعنے ساڑھے تین ماشہ صبر افتیمون غاریقون ہر ایک ڈیڑھ درہم یعنے سوا پانچ ماشہ زراوند مدحرج قنطوریون جندبیدستر ہر ایک دو درہم یعنے سات ماشہ دارفلفل زنجبیل زیرہ اجوائن تخم کرفس انیسون مرمکی زعفران ہر ایک چار دانق یعنے دو ماشہ ہلیلہ زرد سورنجان بیخ مامیزرج ہر ایک ڈھائی درہم یعنے پونے نو ماشہ خربق شیطرج شحم حنظل عود اوج نمک ہندی ہر ایک چار دانق یعنے دو ماشہ

آب کا کنج مین گوندھ کر گولیان بنائین مقدار شربت دو درہم یعنے سات ماشہ۔

حب **شیطرج اصغر** مفید ہے استرخا شق کو جسکو دھڑنگ کہتے ہین اور فالج کو اور دونون کولہے کی ہڈیون کے درد کو اور اُس ہڈی کے درد کو جسکا رکب نام ہے اور وجع مفاصل اور نقرس بارد کو اور خلط خام غلیظ کا اسہال کرتی ہے **اخلاط اُسکے** ہلیلہ زرد دس درہم یعنے دو تولہ گیارہ ماشہ صبر بیس درہم یعنے پانچ تولہ دس ماشہ زنجبیل دو درہم یعنے سات ماشہ فلفل دار فلفل ہر واحد ایک درہم یعنے ساڑھے تین ماشہ خردل تین درہم یعنے ساڑھے دس ماشہ شیطرج ہندی نمک ہندی شحم حنظل ہر ایک دو درہم یعنے سات ماشہ تخم سپید چار درہم یعنے ایک تولہ دو ماشہ آب کرنب سے گوندھ کر گولیان بنائین مقدار شربت دو درہم یعنے سات ماشہ کی ہے نیم گرم پانی کے ساتھ۔

حب **شیطرج کا دوسرا نسخہ** صبر اور تربد سورنجان ہر ایک دس درہم یعنے دو تولہ گیارہ ماشہ شیطرج اور موج ترکی لمح نفطی جس کو کالا نمک کہتے ہین شحم حنظل غاریقون دانہ اسپند اور مقل سکبینج ہر ایک دو درہم یعنے سات ماشہ زنجبیل دار فلفل اور فلفل مصطگی خردل انیسون اور قسط اجوائین ہر واحد ایک درہم یعنے ساڑھے تین ماشہ افتیمون ہلیلہ سیاہ ہر ایک پانچ درہم یعنے ایک تولہ ساڑھے پانچ ماشہ آب کرنب اور کا کنج مین گوندھ کے گولیان بنائین مقدار شربت دو درہم یا تین درہم کی ہے نیم گرم پانی کے ہمراہ۔

حب **غافث** درد جگر اور یرقان اور پتون کو مفید ہے **اخلاط اُسکے** عصارہ غافث ہلیلہ زرد دونون برابر لیکر کوٹ چھان کر آب کرفس مین گوندھین اور گولیان تیار کرین مقدار شربت دو درہم یعنے سات ماشہ کی ہے۔

حب **النجاح** فالج اور لقوہ اور درد زانو اور وہ اقسام وجع مفاصل کے جو بلغمی ہون ان سب کو فائدہ کرتی ہے **اخلاط اُسکے** ابرد ہبارق جو ایک دوائے ہندی ہے اور ساطل اور انتر بخبین یہ دوسری دوائے ہندی ہے تربد حب النیل ہندی گیاہ غافث ہر ایک بیس مثقال یعنے ساڑھے سترہ تولہ پچاس رطل یعنے ڈیڑھ چھٹانک کم اکیس سیر پانی مین جوش دین تاکہ نصف باقی رہے بعد اسکے مل کر چھانین پھر دوبارہ چھاننے سے پانی کو آگ پر چڑھائین اور جوش دین تا اینکہ لستگی آجائے اور اسپر ریوند چینی جس کے اوپر کا چھلکا دور کردیا ہو اور اسکا مغز جو مثل لسان العصفور کے اندر اس پوست کے ہوتا ہے لین اور اس مغز جمالگوٹہ سے سبز پردہ جو اسکے پیٹ مین ہوتا ہے بھی نکال ڈالین الغرض یہ جمالگوٹہ اور غاریقون مصطگی صبر سقوطری ایرج مقشر یعنے بسبج کابلی عصارہ ملیٹھی کا ہر ایک بیس مثقال یعنے ساڑھے سات تولہ لیکر کوٹین اور سوائے جمالگوٹہ کے ان اجزا کو ریشمی کپڑے سے چھانین بعد اُسکے جمالگوٹہ کو جداگانہ کوٹین اور بے چھنا ہوا اُن دواؤن مین ملا دین اس لیے کہ جمالگوٹہ بسبب اپنی دھنیت کے کپڑے مین چھن نہین سکتا ہے پھر ان دواؤن کو اس جوشاندہ پر جس مین لستگی آگئی ہے ڈالین کہ جس کا قوام مثل شہد کے بنا لیا ہے اور خوب گوندھ کر گولیان بنالین یہ گولی دو دانق سے نصف درہم تک یعنے ایک ماشہ سے پونے دو ماشہ تک دینی چاہیے اور اگر زیادہ مقدار دینی ہو تو چار دانق یعنے دو ماشہ تک جائز ہے گرم پانی کے ہمراہ شب کو۔

حب **جالیق** یہ گولی معدہ سے بلغم اور سودا جلا دیتی ہے اور ان دونون خلطون کو نکال دیتی ہے ان ریاح کو جن سے ضعف ہضم پیدا ہو توڑ ڈالتی ہے جاڑے اور گرمی دونون فصل مین بکار آمد ہے **اخلاط اُسکے** دار چینی زعفران قسط حماما سنبل کما ذریوس حب البان محلب اور قرفہ غاریقون ہر ایک دو درہم یعنے سات ماشہ مرکی قرنفل ہر ایک تین درہم یعنے ساڑھے دس ماشہ صبر سولہ درہم یعنے چار تولہ آٹھ ماشہ گرمیون کی فصل مین گلاب تازہ کا پانی نچوڑ کر اُسکے ذریعہ سے گولیان بنائین اور جاڑون مین کرفس کے پانی سے مقدار شربت ایک درہم یعنے ساڑھے تین ماشہ کی ہے طلا نامے شراب کے ہمراہ قبل غذا کے اور جس وقت گولی کھلائین اُسی گھڑی آب نخود کی غذا دینی چاہیئے۔

حب دوری کتاب حلیمان سے منقول ہے نکہت کو پاکیزہ کرتی ہے اور منھ کو خوشبو کر دیتی ہے بصارت میں جلا دیتی ہے بلغم کو دور کرتی ہے اشتہائے طعام بڑھاتی ہے جن داڑھوں سے چبانے کا کام کیا جاتا ہے ان کو مضبوط کرتی ہے **اخلاط اسکے** قرفہ قرنفل مجیٹھ کشنیز خشک ہیل بوا قنبید جو ایک قسم کی دوا مثل خلوق کے ہوتی ہے نوفل کیسر بوس ہر واحد ایک درہم یعنے ساڑھے تین ماشہ اور ایک قیراط یعنے چھ رتی مشک کوٹ کر چھانیں اور گوند کو پانی میں گھولکر اسکے ذریعہ سے گولیاں تیار کریں۔

حب جوریاج کو اور پیٹ کے اندر جو سردی زیادہ معلوم ہو اسکو اور ضعف معدہ اور بواسیر کو فائدہ کرتی ہے **اخلاط اسکے** خبث الحدید سو مثقال یعنے سینتیس تولہ چھ ماشہ کو آب گندنا میں سات شبانہ روز پے در پے بھگودیں اور ہر روز ایک مرتبہ پانی بدل دیا کریں اور حب الرشاد دو سو درہم یعنے اٹھاون تولہ چار ماشہ تخم گندنا تخم جرجیر حب فلفل جسکو ہندی میں گوار چکنہ کہتے ہیں تخم کرفس گزر تخم ترب میتھی تخم پیاز ہر ایک پچیس درہم یعنے سات تولہ ساڑھے تین ماشہ دواؤں کو کوٹ کر آب گندنا میں گوندھیں اور گولیاں تیار کریں۔

حب ونند یعنے جمالگوٹہ کی گولی جو لقوہ اور فالج اور دردہائے پشت اور زانو کو مفید ہے اور جو درد کہ سبب اس کا بلغم غلیظ بالزوجت ہو اور ہر ایک ریح غلیظہ کو فایدہ کرتی ہے **اخلاط اسکے** ریوند چینی مقشر جسکے اوپر کا چھلکا دور کر دیا ہو اور بعد اسکے دو ٹکڑے کر کے بیج میں جو ہرا پردہ ہے بھی نکال ڈالا ہو کہ اس میں سمیت ہوتی ہے اور سنگی کے بیج رب السوس غاریقون سپید ادرکیہ گیاہ غافث افسنتین صبر سب اجزا ہموزن لیکر کوٹ چھان کر آب کرفس سے گوندھکر چھوٹی چھوٹی گولیاں بنائیں گولی بنانے والے کو چاہیے کہ اپنے دونوں ہاتھوں میں روغن بلسان تازہ چمکتا ہوا مل لیا کرے مقدار شربت ایک درہم سے دو درہم تک یعنے ساڑھے تین ماشہ سے سات ماشہ تک ہے طعام اس گولی کھلانے کے اوپر زیرباج تجویز کرنا چاہیے۔

حب مسہل لقوہ کو مفید ہے بصارت میں جلا کرتا ہے سماعت کو تیز کرتا ہے طحال کے اقسام درد کو اور نقرس اور دردہائے مفاصل اور استرخاء عضل اور جو تکلیفیں برودت اور رطوبت سے پہونچیں ان سب کو مفید ہے **اخلاط اسکے** تلخ ڈرانی چھ اوقیہ یعنے سوا تولہ ساڑھے دس ماشہ فلفل بارہ درہم یعنے ساڑھے تین تولہ زنجبیل تخم کرفس زرد فالجد ان فطراسالیون تخم رازیانہ انیسون سازج ہندی غاریقون سقمونیا حرف بابلی اور قرنفل ہر ایک چار درہم یعنے ایک تولہ دو ماشہ سب کو کوٹ چھان کر کسی برتن میں رکھ چھوڑیں اور استعمال کریں

حب اصطمخیقون حکیم کندی کا نسخہ معدہ کو قوی کرتی ہے اشتہائے طعام بڑھاتی ہے اور معدہ اور جگر اور طحال کو مفید ہے حواس کو اور آنتوں کو پاک کرتی ہے تمام بدن سے فضول مرہ صفرا اور مرہ سودا اور بلغم کو نکال دیتی ہے **اخلاط اسکے** ہلیلہ کابلی چھ جز نمک ہندی اور افسنتین رومی اور غاریقون جو نرم اور ملائم ہو سقمونیائے کبود ہر ایک تین جز اسارون انیسون تخم کرفس ہر ایک دو جز لبان تربد سپید کا ستره جز افتیمون اقریطی پاکیزہ اور نبی پانچ درہم ایارج فیقرا سات جز قرنفل ایک جز پہلے ان دواؤں کو کپڑے سے چھانیں تاکہ ریگ وغیرہ جو کچھ ہو گر جائے اسکے بعد کوٹنا شروع کریں کوٹتے وقت تھوڑا سا پانی جس میں چوگنا قند سپید سنجری ڈال کر ایسا قوام بنایا ہو کہ مثل شیرہ انگور کے ہو گیا ہو اسکو ڈالتے جائیں بعد اسکے گولیاں سیاہ مرچ کے برابر تیار کریں مقدار شربت دو مثقال یعنے نو ماشہ کی ہے **مترجم** کوٹنے سے پہلے سلم دواؤں کو چھاننے کو جو یعنے لکھا ہے ظاہر عبارت کا یہی مطلب ہے اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ پہلے ان دواؤں کو جدا جدا کوٹ کر چھانیں بعد اسکے سب کو ملادیں اور ملانے کے بعد پھر کوٹنا شروع کریں اور قوام مذکور ڈالتے جائیں۔

حب برمکی اعضائے سر کو اور اطراف بدن کا تنقیہ کرتی ہے اورام کو فائدہ کرتی ہے اگر اس گولی کو کھا کر مریض سو رہے جذب مادہ بدرجہ نہایت کرتی ہے **اخلاط اسکے** صبر سقوطری شحم حنظل ہر ایک سات مثقال یعنے دو تولہ ساڑھے سات ماشہ زعفران سنبل دارچینی حب بلسان اسارون مصطگی افسنتین رومی سقمونیا ہر واحد ایک مثقال

یعنے ساڑھے چار ماشہ سلیخہ نصف شقال یعنے سوا دو ماشہ دواؤن کو آہستہ آہستہ کوٹ کر چھانین اور نیمگرم پانی سے گولیان بنائین گولی بنانے والے کو چاہیئے کہ اپنے ہاتھون مین روغن بادام شیرین ملتا جاے یہ گولی بقدر تری اور خشکی طبیعت کے کھلائی جاتی ہے کمتر سے کم تین گولیان اور زیادہ سے زیادہ گیارہ گولی اور مقدار شربت اسکی دو درہم یعنے سات ماشہ کی ہے جسوقت فرش خواب پر لیٹنے کا ارادہ ہو اسوقت کھلانی چاہیئے۔

حب ابن الحارث اسکا تجربہ اُس بتی پر کیا گیا ہے جو تمام بدن مین پھیل گیا تھا کہ اُس کو تین دن مین زائل کردیا اور تپ اور ریاح اور اوجاع مفاصل اور ہر ایک مرض بلغمی اور سوداوی کو نفع کرتی ہے **اخلاط اُسکے** ہلیلہ سیاہ ہلیلہ زرد صبر سقوطری انزروت مقل احمر سکبینج صمغ انی تخم حنظل ہر ایک پانچ جز بالم سپید صعتر فارسی کلونجی زیرہ کرمانی نمک درانی علک رومی ہر واحد ایک جز بعد کوٹنے اور چھاننے کے ان دواؤن کو خوب ملادین اور گوند کے اقسام کو آب گندنا مین گھولین اُس برتن مین کہ اگر جو متبل یا بھرت کا ہو اور گندنا کا پانی اتنا ملادین کہ وہ تین گند عجائین اور گوند کے اقسام کے گھولنے کا طریقہ یہ ہے کہ آب گندنا ڈالکر دھوپ مین اتنی دیر تک رکھین کہ گوند پگھل جاے اسکے بعد چھنی ہوئی دوائین ملائین اور ملانے مین اہتمام زیادہ کرین اور اسقدر کوٹین کہ لبدی اتنی سخت ہوجاے جس سے برابر سیاہ مرچ کے گولیان بندھ سکین پھر ان گولیون کو سایہ مین خشک کرین مقدار شربت ایک شقال یعنے ساڑھے چار ماشہ کی نیمگرم پانی کے ہمراہ ان گولیون کے کھانے سے پہلے دو دن کسی چیز کا پرہیز نہین ہے سوائے روٹی اور زیرہ کے کہ وہ نہ کھانا چاہیئے۔

حب ابن ہبیرہ جو ایک حکیم کا نام ہے اس گولی کا نفع بخوبی ظاہر ہوتا ہے ریاح اور صفرا کے واسطے اور ریاح بواسیر اور خام اور ریبتق اور خشک کھجلی کو بھی مفید ہے رات اور دن جاڑے گرمی ہر وقت اسکا استعمال ہوتا ہے **اخلاط اُسکے** ہلیلہ زرد ہلیلہ سیاہ بہیڑہ جسکی گٹھلی نکال ڈالی ہوں ہر ایک بارہ شقال یعنے ساڑھے چار تولہ آملہ چھ شقال یعنے سوا دو تولہ شیطرج ہندی دارفلفل ہر ایک پانچ شقال یعنے ایک تولہ ساڑھے دس ماشہ جوزبوا نمک درانی ہر واحد ایک شقال یعنے ساڑھے چار ماشہ تربد سپید اور صبر ہر ایک تین شقال یعنے ایک تولہ ڈیڑھ ماشہ سب دواؤن کو کوٹ چھان کر گولیان بنائین اور اوپر اُن کے روغن بنفشہ مل دین اور سایہ مین خشک کرین مقدار شربت چھ شقال یعنے سوا دو تولہ نصف شب کو آب نیمگرم کے ہمراہ پلائی جاتی ہے اور بعد پلانے کے منفعت عجیب ان گولیون کی نظر آے گی۔

حب جامع جسکا موجد ابن جہم ہے یہ حب اُس فضلہ کو جو بدن مین بلغم اور مرہ صفرا اور مرّہ سودا سے رہ جاتا ہے فائدہ کرتی ہے اور اسی طرح اعضاے سر کو بھی مفید ہے اگر اسمین ان سب اخلاط کا فضلہ یا فقط ایک خلط کا فضلہ موجود ہو اور جو کری گوش انھین فضول سے عارض ہوئی ہو اسکو دور کردیتی ہے معدہ کو نفع کرتی ہے اور اسکو پاک کرتی ہے جگر کو مفید ہے اور اُسکی تقویت کرتی ہے طحال یعنے تلی پر ہوتی جو تپ سے پیدا ہوتی ہے اسکو اور ہر ایک پُرانی تپ کو نفع کرتی ہے تمام اخلاط کے ہیجان مین سکون پیدا کرتی ہے اور خون کا جوش ٹھہرادیتی ہے اور جملہ اقسام کے قروح اور کھجلی کو نفع کرتی ہے اور جس شخص کو بواسیر ستارہی ہو اور اس گولی کے کھانے کی اسکو حاجت ہو پس چاہیئے کہ پہلے ہاتھ کے انگوٹھے اور انگشت شہادت مین تھوڑا سا روغن بادام شیرین ملے بعد اسکے اس گولی کو اپنی انگلی سے اسقدر ملے کہ روغن بادام کی دسومت اس پر چڑھ جاے اور گولی پاکیزہ ہوجاے بعد اسکے اس گولی کو کھاے اس طریقہ کو اگر کرے گا اس گولی کا ضرر اسکو نہ پہونچے گا **اخلاط اُسکے** ایارج فیقرا چوبیس درہم یعنے سات تولہ ہلیلہ زرد ہلیلہ سیاہ ہر ایک چھ درہم یعنے پونے دو تولہ مصطگی انیسون عصارہ غافث عصارہ افسنتین ہر ایک دو درہم یعنے سات ماشہ گل سرخ چار درہم یعنے ایک تولہ دو ماشہ کوٹ چھان کر پانی سے گولیان برابر سیاہ مرچ کے بنائین مقدار شربت دو درہم سے ڈیڑھ درہم تک یعنے سات ماشہ سے سوا پانچ ماشہ تک ہے اور سونے سے پہلے اول شب کھلانی چاہیئے بعد اسکے کھانے کے مریض سو جاے اور اتنی مقدار کھلانے سے کم سے کم دو دست اور زیادہ سے زیادہ چار دست آئینگے مگر یہ عمل اس گولی کا دن کو ہوگا حالانکہ رات

کو کھلائی گئی ہو۔

حب جو افربیون سے بنائی جاتی ہے دردِ آب، دردِ دشت، دردِ ورک کے درد اور نقرس اور اعضا کی استرخاء کو فائدہ کرتی ہے **اخلاط اسکے** افربیون اور مصطگی ہر ایک چار درہم سقمونیا اور غاریقون ہر ایک پانچ درہم یعنے ایک تولہ ساڑھے پانچ ماشہ شحم حنظل تین درہم یعنے ساڑھے دس ماشہ صبر افتیمون ہر ایک دس درہم یعنے دو تولہ گیارہ ماشہ عصارہ افسنتین پانچ درہم یعنے ایک تولہ ساڑھے پانچ ماشہ نمک ہندی ڈیڑھ درہم یعنے سوا پانچ ماشہ دار فلفل دو درہم یعنے سات ماشہ انیسون چار درہم یعنے ایک تولہ دو ماشہ سنبل دس درہم یعنے دو تولہ گیارہ ماشہ دواؤں کو کوٹ چھان کر آب کرنب میں برابر سیاہ مرچ کے گولیاں تیار کریں مقدار شربت اس دوا کی اکیس گولیوں سے نصف درہم یعنے پونے دو ماشہ تک ہے قبل طعام اور بعد طعام دونوں وقت کھلا سکتے ہیں اور اس پر گرم پانی پینا چاہیئے۔

حب کا اور نسخہ تپ کہنہ اور ضعف جگر اور ضعف طحال و ابتدا آمد پانی کو جو پیٹ میں استسقی کے ہوتا ہے فائدہ کرتی ہے **اخلاط اسکے** گل سرخ گاؤ زبان منڈی اصل السوس زعفران لک افسنتین ہر ایک دس درہم یعنے دو تولہ گیارہ ماشہ تخم کرفس انیسون تخم رازیانہ ہر ایک پانچ درہم یعنے ایک تولہ ساڑھے پانچ ماشہ عصارہ غافث گل سرخ راوند چینی ہر ایک آٹھ درہم یعنے دو تولہ چار ماشہ تخم کشوث پندرہ درہم یعنے چار تولہ ساڑھے چار ماشہ جعدہ اور زوفا ہر ایک سات درہم یعنے دو تولہ چار رتی اگر مریض کو کھانسی ہو پانچ درہم یعنے ایک تولہ ساڑھے پانچ ماشہ رب السوس بڑھانے چاہیئے اور اگر طحال میں ورم ہوا سقولوقندریون دس درہم یعنے دو تولہ گیارہ ماشہ بیخ کبر اور کزمازج یعنے مائیں ہر ایک آٹھ درہم یعنے دو تولہ چار ماشہ بڑھانی چاہیئے۔

حب کا اور نسخہ پرانی تپ جو اخلاط مختلفہ سے پیدا ہوتی ہو اور درد جگر اور ابتدائے استسقا کو فائدہ کرتی ہے **اخلاط اسکے** افسنتین یا عصارہ افسنتین کا اور عصارہ غافث ہلیلہ زرد صبر اور مصطگی زعفران لک مغسول راوند چینی انیسون شاہترہ خشک ایارج فیقرا ہر واحد ایک جز کوٹ کر آب کوے سبز میں گوندھ کر گولیاں بنائیں مقدار شربت ایک مثقال یعنے ساڑھے چار ماشہ ہے

نیم گرم پانی کے ساتھ رات کے وقت اور اگر مریض کو کھانسی ہو رب السوس نصف وزن کل ادویہ کے داخل کریں۔

حب سدوں کی تفتیح کرتی ہے اخلاط غلیظہ کی تلطیف اور ان اخلاط کو جذب کرتی ہے جو غلیظ بالزوجت ہوں **اخلاط اسکے** ساذج ہندی مرکی شگوفہ اذخر شگوفہ افسنتین رومی اور مصطگی زعفران ہر ایک نصف درہم یعنے پونے دو ماشہ تخم کرفس انیسون مقل سکبینج ہر واحد ایک درہم یعنے ساڑھے تین ماشہ صبر سات درہم یعنے دو تولہ چار رتی سرخ تربد اور غاریقون ہر ایک ساڑھے تین درہم یعنے ایک تولہ دو رتی کوٹ چھان کر گولیاں تیار کریں۔

حب سکبینج درد رکب یعنے اس ہڈی کے درد کو جو ران کے کنارے زیریں اور پنڈلی کے اوپر کے کنارے کے درمیان میں ہے اور درد حقوین یعنے کولوں کے سروں کی ہڈی کو اور پہلوؤں کے درد کو مفید ہے **اخلاط اسکے** تخم کرفس تخم حرمل یعنے اسپند ہر واحد ایک درہم یعنے ساڑھے تین ماشہ سکبینج اور مقل ہر واحد دو درہم یعنے سات ماشہ ایارج فیقرا دو درہم یعنے سات ماشہ شحم حنظل غاریقون ہر ایک تین درہم یعنے ساڑھے دس ماشہ تربد چھ درہم یعنے پونے دو تولہ دواؤں کو کوٹ چھان کر گولیاں بنائیں مقدار شربت دو درہم یعنے سات ماشہ کی ہے نیم گرم پانی کے ہمراہ۔

حب جاؤشیر حکیم سلمویہ کی درد زانو اور پیٹ درد فالج اور لقوہ کی اصلاح کرتی ہے زنجبیل اور فلفل دار فلفل شیطرج ہندی ہلیلہ زرد بہیڑہ آملہ مرکی تربد اور سقمونیا زعفران جندبیدستر ہر ایک دو درہم یعنے سات ماشہ جاؤشیر سورنجان سکبینج مقل اشنبج شحم حنظل ہر ایک دس درہم یعنے دو تولہ گیارہ ماشہ صبر بیس درہم یعنے پانچ تولہ دس ماشہ گوندوں کے اقسام کو آب کرنب میں گھولیں اور اسی میں گوندھ کر گولیاں تیار کریں مقدار شربت دو درہم یعنے سات ماشہ کی ہے۔

حب افربیون فالج اور استرخاء کو فائدہ کرتی ہے اور ان اخلاط خام کو جو پٹھوں میں اتر آتے ہوں **اخلاط اسکے** غاریقون شحم حنظل افربیون سکبینج اور مقل ہر واحد ایک درہم یعنے ساڑھے تین ماشہ صبر دو درہم یعنے سات ماشہ دواؤں کو کوٹ کر آب کرنب میں گوندھیں اور

گولیان بنائین -

حب ہندی جو شک سے بنائی جاتی ہے درد معدہ کو مفید ہے اور گندہ دہنی کو دور کرتی ہے شراب کے پینے سے جو سانس لینے مین بو آتی ہے اُسکو زائل کرتی ہے اور رطوبت کو ان اعضا کی خشک کردیتی ہے **اخلاط اسکے** آملہ جو ایک دوا ہے مرکب ہے اور کبر ہر واحد ایک رطل یعنے پونے چونتیس تولہ لے کر چھوٹے چھوٹے ٹکڑے کرین اور پانی سے انکو دھوئین اور دیگ مین ڈال کر چالیس رطل یعنے پونے سترہ سیر ڈالین اور جوش دین تا اینکہ پانچ رطل یعنے ڈیرہ چھٹانک دسیر رہ جاے تب اسکو چھان کر صاف کرین اور ایک صاف دیگ مین ڈال کر پھر پکائین تا اینکہ قریب بستگی کے پہونچے اور دوبارہ پکاتے وقت چمچہ سے اسکو چلاتے جائین تاکہ دیگ کے پیندے مین نہ لگ جاے اور تا ذائقہ کر جل نہ جاے بعد اسکے ایک سبز روغن کے برتن مین نکالین اور اس طرح پر خشک کرین جس طرح صبر مضنوں کو سکھاتے ہین بعد خشک ہو جانے کے جب اسکی گولیان بنانی منظور ہون بیس مثقال یعنے ساڑھے سات تولہ اس مین سے لیکر پیسین اور چھانکر الگ رکھین پھر ہال جو ایک قسم چھوٹی الائچی کی ہے اور قرنفل جوزبوا لباسہ عود ہندی ساذج اور قفطیعان اور صندل سپید اور ہر نون یعنے عود کا عص اور کبابہ ہر واحد ایک مثقال یعنے ساڑھے چار ماشہ مشک پانچ مثقال یعنے ایک تولہ ساڑھے دس ماشہ کافور دس مثقال یعنے پونے چار تولہ سب کو لے کر جدا جدا کوٹین اور سب دواؤن کو ملا دین بعد اسکے تنہا رامک کو جداگانہ پانچ مثقال یعنے ایک تولہ ساڑھے دس ماشہ لے کر اُسپر چھ اوقیہ یعنے سولہ تولہ ساڑھے دس ماشہ پانی ڈالین اور اتنا پکائین کہ دو اوقیہ یعنے پانچ تولہ ساڑھے سات ماشہ رہ جاے اب اُسکو صاف چھان کر سفوف ادویہ مذکور کو اسمین گوندھ کر گولیان بنائین برابر دانہ نخود کے اور خشک کرین اور بر وقت حاجت کے استعمال کرین -

دسوان مقالہ روغن کے بیان مین ہمارا کلام روغنون کے بیان مین اس جملہ مین بھی اسی شرط پر ہے جو اوپر لکھی گئی -

روغن ناردین ناردین کو سنبل رومی بھی بعض لوگون نے کہا ہے یہ روغن منفعت کثیر رکھتا ہے اور روغن کی شرف اقسام سے ہے جو درد اندرونی اعضا مین برودت سے ہوا سکو فائدہ کرتا ہے اور ریاح اندرونی کو فائدہ کرتا ہے اور کان مین جو سردی سے درد ہوا اس مین سکون پیدا کرتا ہے اور اُسکو دور کر دیتا ہے اور درد سر اور شقیقہ جسکو آدھا سیسی کا درد کہتے ہین اُسکو بطور سعوط کے زائل کرتا ہے رنگ کو خوشنما کرتا ہے ریحی قولنج اور مروڑہ کو دور کرتا ہے اور ان دونون مرض سے جو درد ہو اسکو رفع کرتا ہے جگر کے اقسام درد کو اور پیٹ کے درد کو مٹا دیتا ہے رحم کو گرم کرتا ہے احلیل مین اسکی پچکاری دینے سے گردہ اور مثانہ کو نفع ہوتا ہے اور استرخاء مثانہ کو بھی مفید ہے **اخلاط اُسکے** چراتہ اور سعد یعنے موتھا برگ غار عود بلسان ساذج ہندی راسن اذخر ابہل اور آس قردمانا مرزنجوش ہر ایک دو اوقیہ یعنے پانچ تولہ ساڑھے سات ماشہ سب دواؤن کو دردرا کوٹین اور شراب اور پانی اُس پر ڈال کر بھگو دین پھر اسپر روغن کنجد پانچ قسط یعنے آدھی چھٹانک کم تین سیر ڈالین اور نرم آنچ پر کسی دوسرے برتن مین رکھکر چھ گھنٹہ پکائین بعد اسکے آگ بجھا دین جب برتن سرد ہو جاے تیل کو صاف کرکے نکال لین -

دوسرا جوش اسی روغن کا گل سرخ سلیخہ آس تر تازہ کا عصارہ مرکی ہر ایک دو اوقیہ یعنے پانچ تولہ ساڑھے سات ماشہ دواؤن کو دردرا کوٹ کر اسپر پانی یا شراب ڈالین اسقدر کہ روغن مذکور سابق اُس مین بھیگ جاے اور پھر نرم آنچ سے تین گھنٹہ پکائین اور سرد کرکے روغن کو صاف کر لین -

تیسرا جوش اُسی روغن کا اجزا اُسکے یہ ہین سنبل قرنفل میعہ ہر ایک تین اوقیہ یعنے آٹھ تولہ سوا پانچ ماشہ جوز بوا پانچ اوقیہ یعنے چودہ تولہ چھ رتی روغن بلسان چھ اوقیہ یعنے سولہ تولہ ساڑھے دس ماشہ کوٹنے والی دواؤن کو دردرا کوٹین اور اُسپر پانی ڈالین جب گرم ہو جاے اسپر وہ روغن جو دو مرتبہ پکا چکے ہین روغن بلسان اور میعہ سائلہ ڈال کر پکائین اور ہلاتے رہین تا اینکہ خوب مل جاے اور اتنا جوش دین کہ پانی جل جاے اور روغن باقی رہے پھر صاف کرکے شیشہ کے برتن مین رکھین اور تھوڑا تھوڑا استعمال کرین -

روغن سیعہ جن مفاصل پر مادہ گرتا ہو اُنکی اصلاح کرتا ہی عضل کو گرم کرتا ہی اور سرد ورم اور رحم کو اور گردہ اور مثانہ کو بھی گرم کرتا ہے **اخلاط اُسکے**، روغن کنجد ایک قسط یعنی ڈیڑھ چھٹانک چار سیر سیعہ یابسہ تین اوقیہ یعنے آٹھ تولہ سوا پانچ ماشہ نرم آنچ مین اسقدر پکائین کہ روغن کنجد مین اثر سیعہ کا آجاے بعد اُسکے چھانکر شیشہ کے برتن مین رکھین۔

روغن بابونہ تل کا تیل ایک قسط لیکر جو برابر ڈیڑھ چھٹانک چار سیر ہوتا ہے اُسمین میتھی اور شگوفہ بابونہ جسکو پہلے دھوکر سایہ مین خشک کر لیا ہو ہر ایک دو اوقیہ یعنے پانچ تولہ ساڑھے سات ماشہ اِن دونون کو شیشے کے برتن مین بھگوئین اور دھوپ مین چالیس روز رکھ چھوڑین اور استعمال کرین۔

روغن مصطگی ضعف معدہ اور ورم معدہ کی اصلاح کرتا ہے اور صلابت کو نرم کرتا ہے **اخلاط اُسکے** روغن دو قسط یعنے پون پاؤ آٹھ سیر مصطگی چھ اوقیہ یعنے سولہ تولہ ساڑھے دس ماشہ مصطگی کو کوٹ کر روغن پر ڈالین اور دوہرے برتن مین رکھ چھوڑین۔

روغن افسنتین مشمس یعنے دھوپ کا بنا یا ہوا انسمین پیدا کرتا ہے اور سرد اعضا کی تقویت کرتا ہے **اخلاط اُسکے** روغن کنجد ایک دو رتی یعنے ڈیڑھ چھٹانک کم دو سیر اسکو شیشہ کے برتن مین رکھین اور افسنتین دو اوقیہ یعنے پانچ تولہ ساڑھے سات ماشہ اُسپر ڈالین اور چالیس روز دھوپ مین رکھین بعد اُسکے صاف کرکے الگ نتھار رکھین اور بروقت حاجت استعمال کرین۔

روغن شبت یعنے سویہ کا تیل روغن کنجد ایک قسط یعنے ڈیڑھ چھٹانک چار سیر سویہ کے بیج سایہ مین خشک کئے ہوے ایک اوقیہ یعنے دو تولہ پونے دس ماشہ ڈال کر بیس روز دھوپ مین رکھین اور استعمال کرین

روغن سوسن رحم کی برودت اور اختناق رحم کو اور قولنج کو فایدہ کرتا ہے اور گردہ اور مثانہ کو گرم کرتا ہی **اخلاط اُسکے** سلیخہ اور قسط حب بلسان اور مصطگی ہر واحد ایک اوقیہ یعنے دو تولہ پونے دس ماشہ قرنفل قرفہ ہر ایک نصف اوقیہ یعنے ایک تولہ چار ماشہ سات رتی زعفران ایک اوقیہ یعنے دو تولہ پونے دس ماشہ دواؤن کو کوٹ کر شیشہ کے برتن مین ہمراہ ڈیڑھ رطل یعنے پچاس تولہ ساڑھے سات ماشہ روغن کنجد اور تیس دانہ سوسن آزاد کے اسمین ڈالین مگر پہلے ان دانون مین جو زردی اور جڑین اور پتیان ہون اسکو نکال ڈالین اور سایہ مین خشک کرین بعد اسکے دواؤن کو تیل مین ملا کر کسی معتدل مقام پر اتنے زمانہ تک رکھین کہ روغن مین اثر دواؤن کا آجاے پھر چھان کر صاف کرین اور استعمال مین لاوین۔

روغن سوسن سادہ سوسن سپید پاکیزہ دو درہم یعنے سات ماشہ روغن کنجد ایک قسط یعنے ڈیڑھ چھٹانک چار سیر شیشے کے برتن مین اتنے دنون تک رکھین کہ روغن مین دوا کا اثر آجاے اور استعمال کرین۔

روغن خسک یعنے گوکھرو کا تیل دشواری بول کو فائدہ کرتا ہی **اخلاط اُسکے** روغن کنجد ایک اوقیہ یعنے دو تولہ پونے دس ماشہ پانی سوا رطل یعنے آدھی چھٹانک آدھ سیر زنجبیل درہم یعنے تولہ دو ماشہ گوکھرو دس درہم یعنے دو تولہ گیارہ ماشہ دواؤن کو درررا کوٹ کر پانی اور روغن ملا کر دیگ مین چڑھائین اور اتنا پکائین کہ پانی جل جاے اور تیل رہ جاے یہ تیل نائزہ مین ٹپکایا جاتا ہے۔

گوکھرو کے تیل کا اور **نسخہ** مفاصل کی اصلاح کرتا ہی اور رنگ مین خوبی پیدا کرتا ہی باہ زیادہ کرتا ہی جماع کی قوت برانگیختہ کرتا ہی گردہ اور مثانہ اور پشت کی اصلاح کرتا ہی جسوقت ایک اوقیہ یعنے دو تولہ پونے دس ماشہ ہر روز ہمراہ سکنجبین یا نبیذ کے پیا جاے اور حقنون مین بھی استعمال کیا جاتا ہی **اخلاط اُسکے** تل کا تیل اور گاے کا دودھ مگر ایسی گاے کا دودھ ہو کہ اُسمین شوریت نہوے بلکہ میٹھا ہو ہرے گوکھرو کا نچوڑا ہوا پانی ہر ایک گیارہ رطل یعنے ڈھائی یا ڈیڑھ چار سیر قند سپید پانچ رطل یعنے آدھ پاؤ دو سیر زنجبیل ڈھائی رطل یعنے چھٹانک کم سیر بھر قند کو کوٹ کر چھان لین اور سب چیزون کو مٹی کی ہانڈی مین بھر کر آگ پر چڑھائین اور نیچے اُسکے دھیمی آنچ اتنی دیر تک کرین کہ گوکھرو کا پانی اور دودھ جل جاے فقط تیل رہ جاے بعد اُسکے آگ پر سے اُتار لین جس طریقہ سے پہلے نسخہ کے استعمال کو لکھا ہی اسیطرح استعمال کرین یہ روغن ضعف گردہ کو فائدہ کرتا ہے اور باہ اور منی کو زیادہ

کرتا ہے۔

گوکھرو کے تیل کا اور نسخہ پیشاب کے رُک رُک کے آنے کو اور درد تہیگاہ اور گردہ کو فائدہ کرتا ہے **اخلاط اُسکے** آب شیرین پندرہ اسکرجہ یعنے ڈیڑھ چھٹانک کم دو سیر زنجبیل جوکوب چار درہم یعنے ایک تولہ دو ماشہ گوکھرو جوکوب دس درہم یعنے دو تولہ گیارہ ماشہ روغن کنجد ایک سکرجہ یعنے دس تولہ ڈیڑھ ماشہ کسی دیگ مین جو صاف کی ہو ڈالکر اس قدر نرم آنچ سے جوش دین کہ پانی جل جاے اور تیل رہ جاے اور آگ پر سے اُتارلین جب سرد ہو جاے چھان کر الگ رکھین اس روغن سے مقعد کی طرف حقنہ دیا جاتا ہے اور آگے کی طرف نایزہ مین ٹپکایا جاتا ہے۔

روغن حیات یعنے سانپ کا تیل یہ داد کے جملہ اقسام کو اور استرخاء مقعد کو مفید ہے **اخلاط اُسکے** روغن کنجد تین قسط یعنے سوا گیارہ سیر کو مٹی کے برتن مین بھرین اور اسمین کالے سانپ زندہ پانچ سے دس تک کے درمیانی اعداد کے شمار سے ڈال دین اور برتن کا منھ باستواری خوب بند کردین جوڑ ایسا لگائین کہ سانس باہر نہ نکلنے پاے اور چولھے پر چڑھاکے نرم آنچ سے اسقدر پکائین کہ سانپ گل کر ہرا ہو جائین پھر آگ سے اُتارلین اور سرد ہونیکے بعد ہانڈی کا منھ کھولین اور منھ کھولتے وقت احتیاط کرین کہ بخار اُسکا دماغ تک کھولنے والے کے نہ پہونچے اور کھلا ہوا برتن اتنی دیر تک رکھا رہے کہ بقیہ گرمی سب نکل جاے اور خوب سرد ہو سے اور سانس جسقدر رہو سب نکل جاے اور بخارات اُسکے اُٹھتے اُٹھتے مٹ جائین اب اسکو شیشے کے برتن مین رکھ چھوڑین یہ روغن فقط لگانے کے کام کا ہے جسوقت حاجت ہو پر کے ذریعہ سے طلا کیا جاتا ہے۔

روغن رامشن داد فالج اور لقوہ اور نقرس اور رعشہ کو مفید ہے اور درد دہلے مفاصل اور درد پشت کو اور ناصور اور باسور یعنے مسّہ اور درد قولنج اور داءالفیل کو فایدہ کرتا ہے **اخلاط اُسکے** مقل دس درہم یعنے دو تولہ گیارہ ماشہ اشق سکبینج جاؤشیر حب بلسان فیون بسفایج خربق سپید زرنباد فلنجہ جسکو ہندی مین پل پرنگ کہتے ہین شیطرج بادام شیرین مقشر ہرایک چھ درہم یعنے پونے دو تولہ قرنفل جوزبوا زنجبیل دارچینی خولنجان لاذن جندبیدستر ہرایک تین درہم یعنے ڈیڑھ ماشہ کیلا بزرالبنج سیسالیوس لبان کلونجی تخم جرجیر تخم گندنا اجوائن قسط شیرین ہرایک پانچ درہم یعنے ایک تولہ ساڑھے پانچ ماشہ سعد کوفی حب بل آس حبۃ الخضرا یعنے بن سغز تخم بیدانجیر مرزنجوش ہرایک چار درہم یعنے ایک تولہ دو ماشہ برگ غافث اشنہ ہرایک پانچ درہم یعنے ایک تولہ ساڑھے پانچ ماشہ سب دواؤن کو دردرا کوٹ کر اُن پر چھ رطل یعنے آدھی چھٹانک ڈھائی سیر نچوڑا ہوا پانی کرنب کا ڈالین اور نرم آنچ سے اسقدر پکائین کہ دو رطل یعنے ساڑھے سرسٹھ تولہ پانی رہ جاے پھر آگ سے اُتار کر صاف کرین اور خوب نچورین تاکہ پانی مین اثر دوا کا باقی نرہے پھر اس پانی کو آگ پر چڑھائین اور اُسپر روغن زیتون چھ رطل یعنے آدھی چھٹانک ڈھائی سیر روغن گاؤ روغن رازقی روغن تخم بیدانجیر روغن دہمشت جو خوشبو دواؤن مین پکایا گیا ہو اور یہ روغن مصر سے آتا ہے ہرایک دس درہم یعنے دو تولہ گیارہ ماشہ سغوف بادام تلخ دو درہم یعنے سات ماشہ حب الغار حب صنوبر ہرایک چھ درہم یعنے پونے دو تولہ روغن سوسن روغن جرجیر ہرایک پانچ درہم یعنے ایک تولہ ساڑھے پانچ ماشہ روغن حبۃ الخضرا دس درہم یعنے دو تولہ گیارہ ماشہ روغن کنجد یا روغن رازقی جس مین سداب تین درہم یعنے ساڑھے دس ماشہ جوش دیا ہوا اشنہ تین درہم یعنے ساڑھے دس ماشہ روغن حنا پانچ درہم یعنے ایک تولہ ساڑھے پانچ ماشہ شیرہ بلادر تین درہم یعنے ساڑھے دس ماشہ سب روغن کے اقسام کو دیگ مین ڈال کر اسمین تھوڑا سا پانی جسمین دس درہم یعنے دو تولہ گیارہ ماشہ سکبینج گھولا ہو نرم آنچ پر چڑھادین اور اتنا جوش دین کہ ایک سکرجہ یعنے دس تولہ ڈیڑھ ماشہ پانی رہے پھر آگ پر سے اُتارلین اور موٹے کپڑے کے رومال سے چھانین اور پھر دیگ مین ڈالین اور چھ درہم یعنے پونے دو تولہ بیروزہ اور دس درہم یعنے دو تولہ گیارہ ماشہ شہد ڈال کر کوئلے کی آنچ پر اتنا پکائین کہ گھل جاے اور آگ پر سے اُتارلین پھر اسمین لبنی سائلہ اور نفط سپید اور روغن بلسان ہرایک دس درہم ڈال کر بوتل مین رکھین اور ڈاٹ سے منھ اُسکا خوب بند کردین مقدار شربت اسکی چار درہم اور ایک مثقال یعنے سات رتی سے ساڑھے چار ماشہ تک کے بیچ مین ہے آب نخود

۴۰

کے ہمراہ۔

روغن قسط جسکے کھانے سے برودت اعضا خصوصاً معدہ اور جگر کی برودت کو فائدہ ہوتا ہے سدون کی تفتیح کرتا ہے پٹھے کو مضبوط کرتا ہے اور اُسکی تقویت کرتا ہے رنگ کو خوشنما کرتا ہے بالون کی سیاہی کو محفوظ رکھتا ہے **اخلاط اُسکے** قسط تلخ دس درہم یعنے دو تولہ گیارہ ماشہ سلیخہ چھ درہم یعنے پونے دو تولہ برگ مرماحوز دس استار یعنے سولہ تولہ ساڑھے دس ماشہ دواؤن کو دردرا کوٹ کر رات بھر شراب مین بھگوئین اور اُس پر صبح کو روغن کنجد ڈیڑھ رطل ڈال کر دوہرے برتن مین پکائین کہ شراب جل جائے اور تیل رہ جائے

روغن قسط کا اور نسخہ درد جگر اور درد معدہ اور وجع مفاصل جو سردی سے ہو اور استرخا خشن یعنے نصف دھڑ کے استرخا کو فائدہ کرتا ہے **اخلاط اُسکے** قرنفل ایک اوقیہ یعنے دو تولہ پونے دس ماشہ جرائتہ سنبل ساذج ہندی سیعہ بیخ سوسن آسمان گونی قرفہ اشنہ قسط ہر ایک دو اوقیہ یعنے پانچ تولہ ساڑھے سات ماشہ آسن اور سلیخہ ایک اوقیہ یعنے دو تولہ پونے دس ماشہ مرکی نصف اوقیہ یعنے ایک تولہ چار ماشہ سات رتی دواؤن کو دردرا کوٹ کر سرکہ مین ایک شبانہ روز بھگوئین اور اس پر روغن اور پانی ہر ایک پانچ رطل یعنے آدھ پاؤ دو سیر ڈالکر نرم آنچ سے اتنا پکائین کہ پانی جل جائے اور روغن باقی رہے صاف کرکے نسخہ اول کا روغن اسمین ملائین۔

روغن ناریگیر یہ ہندی دوا ہے ریاح غلیظ اور درد رحم کو جو سردی سے ہو مفید ہے **اخلاط اُسکے** سکبینج اور بیرزہ موقل اور سپید رائی ہر ایک پندرہ درہم یعنے چار تولہ ساڑھے چار ماشہ علک الانباط آٹھ درہم یعنے دو تولہ چار ماشہ جاوشیر چار درہم یعنے ایک تولہ دو ماشہ قرفہ اور قسط شیرین زراوند طویل یا زراوند مدحرج ہر ایک دو درہم یعنے سات ماشہ وج اور اشق اور سبریہ دواے ہندی ہے اور مترجم کے نزدیک شاید بھانگ سے مراد ہے اور مقل عوق ظاہر ایک ڈھائی درہم یعنے پونے نو ماشہ زرنباد درونج عقربی خند بید ستر سداب گوکھرو قیصوم بیخ سوسن سداب کوہی اور موا اور آرد شیران کرنب مرزنجوش

تخم شبت قرنفل بستانی ہر ایک نصف درہم یعنے پونے دو ماشہ مرکی بیرجنگ جو سپید اور پاکیزہ ہوتی ہے اور رسمی ہینگ جو بدبو ہوتی ہے اور انجدان ہر ایک چہارم درہم یعنے سات رتی روغن زیت سات رطل یعنے چھٹانک کم تین سیر پانی اٹھارہ رطل یعنے ڈیڑھ چھٹانک ساڑھے سات سیر نرم آنچ سے اسقدر پکائین کہ پانی جل جائے اور تیل رہ جائے مقدار شربت درمیان نصف درہم کے دو درہم تک یعنے درمیان پونے دو ماشہ کے سات ماشہ تک ہے سویہ کے پانی کے ہمراہ۔

روغن سندی جسکا نام ابو سماد ہے کھانسی اور ریاح غلیظ کو نفع کرتا ہے اور اخلاط غلیظ کو جذب کرتا ہے بواسیر کو مفید ہے **اخلاط اُسکے** فلفل دار فلفل کاشم زنجبیل شیطرج ہندی نمک سرخ زیرہ ہر ایک چھ درہم یعنے پونے دو تولہ سوکھا بیر لیا ہوا ایک قفیز یعنے اُنیس تولہ سوا آٹھ ماشہ اور انار دانہ ایک قفیز یعنے اُنیس تولہ سوا آٹھ ماشہ پانی مین بھگو کر سب دواؤن کو چھان لین اور بدستور روغن طیار کرین۔

روغن بیدانجیر کا بڑا نسخہ استرخا اور فالج اور لقوہ کو فائدہ کرتا ہے سدہ ہاے جگر اور طحال کی تفتیح کرتا ہے قولنج کے حقنون مین پڑتا ہے **اخلاط اُسکے** اجوائن سعتر فودنج کوہی مرکی مرماحوز تخم کرفس تخم رازیانہ انیسون بسکپھرا کے بیج مصطگی اسارون عیتی ہر ایک سات درہم یعنے دو تولہ چار رتی خس اور بل اور قل یعنے بیل اور بیخ نیلوفر ہندی اور فقل جو ایک پھل ہندی ہے اور وج ترکی شیطرج ہندی اور مقل ہر ایک پانچ درہم یعنے ایک تولہ ساڑھے پانچ ماشہ سکبینج جاوشیر اشق ہر ایک تین درہم یعنے ساڑھے دس ماشہ بیخ کرفس پوست بیخ رازیانہ اذخر بیخ سوسن اور آسن خشک اور گوکھرو ہر ایک دس درہم یعنے دو تولہ گیارہ ماشہ ہزار چشان اور شش‌بندان ہر ایک تین درہم یعنے ساڑھے دس ماشہ زنجبیل دار چینی کلان الائچی خرد کبابہ اور دار فلفل جوز بوا بسباسہ کلونجی قسط کردیا ہر ایک چار درہم یعنے ایک تولہ دو ماشہ زرنباد درونج ہر ایک پانچ درہم یعنے ایک تولہ ساڑھے پانچ ماشہ دواؤن کو دردرا کوٹ کر اسپر اتنا پانی ڈالین کہ دواؤن کے اوپر آجائے اب جوش دین کہ نصف ہو جائے پھر چھان کر ملین اور اسپر ہندی کا تیل جو پیچھے ذکر کیا جاتا ہے

سات رطل یعنے چھٹانک کم تین سیر ڈال کر نرم آنچ سے پکائیں کہ پانی جل جاے اور تیل رہ جاے اور بر وقت حاجت استعمال کریں دو مثقال سے تین مثقال تک یعنے نو ماشہ سے ایک تولہ ڈیڑھ ماشہ تک باد اد صول کے ہمراہ۔

روغن بید انجیر سادہ فقط رینڈی کو پانی مین جوش دین کہ تیل اوپر آجاے جس وقت تنہا رینڈی پانی مین اس طرح پکائی جاتی ہے اسکی گرمی بہت کم ہو جاتی ہے اور بمنزلہ زیت کرکانی کے ہو جاتی ہے اگر تنہا پانی سے دھویا جاے۔

روغن کدو - جو ہر ایک حرارت اور حدت کو تمام بدن کی مفید ہی اگر خصوصًا سر مین حرارت ہو اس تیل کو ملنا چاہیئے اور اگر مثانہ اور گردہ مین ہو ملنا بھی چاہیئے اور پلانا بھی چاہیئے اور پچکاری وغیرہ کے ذریعہ سے بھی پہونچانا چاہیئے اور اگر گرمی سر مین ہو سر کی مالش کرے اور ناک کی طرف سے اسی تیل کی ناس لے اور اگر آنتون مین صفرا کی حدت ہو اُسکو پلانا چاہیئے یہ روغن ان سب باتون کے واسطے فائدہ کرتا ہی **صفت اُسکی** لانبا کدو بہت بڑا جب پورا بڑھ چکا ہو لیکر چھلکا اسکا چھیل ڈالین اور نچوڑ کر پانی نکال لین چار حصہ یہ پانی اور ایک حصہ روغن کنجد تازہ سے کر نرم آنچ سے پانی جلا ڈالین جب تیل باقی رہ جاے اسکو چھان کر شیشہ کے برتن مین رکھین اور استعمال کرین۔

روغن شاہسفرم گٹھنے مین جو ریح ٹھہر گئی ہو اور مفاصل مین درد تمام بدن کی ریح کو فائدہ کرتا ہی **صفت اُسکی** شاہسفرم یعنی ہری تلسی کا پانی نچوڑ کے ایک جز اور تل کا تیل ایک جز دونون کو ملا کر اتنا پکائین کہ سب پانی جل جاے اور تیل باقی رہ جاے اُس تیل کو چھان کر شیشہ کے برتن مین اُٹھا رکھین اور منھ برتن کا باستواری بند کرین مقدار شربت ایک مثقال سے نصف اوقیہ تک یعنے ساڑھے چار ماشہ سے ایک تولہ چار ماشہ سات رتی تک ہی اس مرض کے واسطے جسکا ہم نے ذکر کیا ہے اور اُسکے اوپر دو اوقیہ یعنے پانچ تولہ ساڑھے سات ماشہ آب نخود پلایا جاتا ہے جس مین چنے کے ساتھ کسی قدر زیرہ بھی ڈال کر جوش دیا ہو غذا اسکے اوپر زیرباج کھلانا چاہیئے اور اگر بدن مین اسکی مالش کی جاے جب بھی نفع کرے گا۔

روغن لاذن، روغن کنجد دو رطل یعنے ساڑھے ستر تولہ سعتر پندرہ درہم یعنے دو تولہ ساڑھے چار ماشہ جھنجھٹ دو اوقیہ یعنے پانچ تولہ ساڑھے سات ماشہ جاؤشیر سکبینج مرکی مقل اشنج صبر لبان ہر ایک دو درہم یعنے سات ماشہ دوائون کو کوٹ کر لگن مین ڈالین اور اُسپر تھوڑا سا پانی ڈالکر ہاتھ سے خوب ملین پھر اُسپر روغن ڈالکر نرم آنچ سے اتنا پکائین کہ گرم ہو جاے اور استعمال کرین۔

روغن لاذن کا دوسرا نسخہ تیلنج جو ایک یونانی دوا ہی دو اوقیہ یعنے پانچ تولہ ساڑھے سات ماشہ لیکر اُسکے چھوٹے چھوٹے ٹکڑے کرین روغن زیت ایک رطل یعنے پونے چونتیس تولہ آب مرزنجوش نصف رطل یعنے سترہ تولہ سب کو لوہے کے برتن مین رکھکر نرم آنچ سے پکائین اور صاف کرین یہ روغن کان مین ٹپکایا جاتا ہے۔

روغن فلفلادو یعنے جس مین فل اور شل اور بل داخل ہے وجع مفاصل و تشنج اور استرخاے اعضا کو فائدہ کرتا ہی **اخلاط اُسکے** شل و فل و بل وج تر کی شیطرج ہندی راسن و فلفل جوز القی بیخ سوسن تخم رازیانہ قسط مرکی دبیدار چو ایک ہندی بوٹی ہی زرنباد دو ریج ہر ایک پانچ درہم یعنے ایک تولہ ساڑھے پانچ ماشہ سب کو درد را کوٹ کر دیگ مین ڈالین اور اس پر روغن کنجد اور دودھ اور پانی ہر ایک دو من یعنے دو سیر ڈال کر دوسرے برتن مین پکائین تاکہ پانی اور دودھ جل جاے اور تیل باقی رہے۔

دوسرا نسخہ مثانہ کے درد اور درد رحم بارد اور عرق النسا اور دونون گردون کی سردی اور استرخاء اعضا اور قولنج اور لقوہ اور فالج اور ریاح بارد جو غلیظ ہون اور پٹھے مین بھر گئے ہون انکو اور درد پشت اور جو درد سردی اور غلاظت مادہ سے ہو اُسکو نفع کرتا ہے اور یہ روغن ہندی ہی **اخلاط اُسکے** شل یعنے بیل فل یعنے بیخ نیلوفر ہندی اور بل جو ایک پھل ہندی ہی اور وج اور شیطرج ہندی اور بیخ سوسن آسمان گونی راسن دار فلفل جوز القی جوز السرو جوز صنوبر قسط تخم رازیانہ زرنباد دیودار دو بیخ ہر ایک دس درہم یعنے دو تولہ گیارہ ماشہ سب کو درد را کوٹ کر دودھ گھمن نکالا ہوا اور پانی ہر ایک دس رطل یعنے آدھی چھٹانک کم سوا چار سیر روغن کنجد پانچ رطل یعنے آدھ پاؤ دو سیر دو درجہ کی دیگ

مین بھر کر جوش دین کہ پانی اور دودھ جل جاے اور تیل رہ جاے۔

روغن بیضہ انڈے کا تیل یا اس طرح پر نکالا جاتا ہے کہ پہلے اُسکی زردی کو پانی مین اُبالین بعد اسکے قارورہ ملکہ مین بھر کے بطور چتال جنتر کے ٹپکائین لیکن ابالی زردی کو بجوڑ آٹے کے پیس لینا چاہیے یہ طریقہ وہی ہے جس طرح طلا کرنے کے روغن ٹپکائے جاتے ہین دوسرا طریقہ تقطیر تصعیدی کا ہے یعنے قرع انبیق مین وہی زردی بھر کے پسی ہوئی ٹپکائی جاتی ہے

مترجم انڈے کے روغن نکالنے کی ترکیب چونکہ بہت دشوار ہے اسیواسطے شاید مصنف نے اسکی زیادہ تفصیل نہین کی ہمارے تجربہ مین تو ایسا آیا ہے کہ خاص روغن بیدانجیر یا اور قسم کے تیل کو جب قرع انبیق مین تقطیر تصعیدی کرتے ہین تیل کی دہنیت باطل ہوجاتی ہے اور فقط پانی ٹپکتا ہے عاملان فن اکسیر انڈے کے روغن نکالنے کی عمدہ عمدہ تدبیرین کرتے ہین اسلیے کہ اس روغن سے تلیئن اجساد منطرقہ بخوبی ہوتی ہے اور قوت باہ بھی خوب پیدا کرتا ہے گندھک کا تیل جسکو کبریت احمر کہتے ہین بھی اسکے ضامن دینے سے بآسانی نکل سکتا ہے جاننے والا سب کچھ کر سکتا ہے۔

روغن کلکلانج یہ روغن سکتہ اور فالج اور استرخا اور برودت اور تشنج اور ضعف معدہ اور عرق النسا اور وجع مفاصل اور درد پشت کے امراض مین قابل استعمال ہے قولنج کو فائدہ کرتا ہے اور حیض کا ادرار کرتا ہے رحم کو گرم کرتا ہے پتھری کو گھلا دیتا ہے درد مقعد مین سکون پیدا کرتا ہے سدہ ہاے بدن کی تفتیح کرتا ہے **اخلاط اُسکے** زنگی ہڑ بہیڑہ آملہ بلیلہ کابلی ہر ایک دس درہم یعنے دو تولہ گیارہ ماشہ بیخ کرفس بیخ رازیانہ ہر ایک سات درہم یعنے دو تولہ چار رتی دارفلفل و فلفل زنجبیل ہر ایک چھ درہم یعنے پونے دو تولہ جاوشیر اور بیخ اور سکبینج ہر ایک پانچ درہم یعنے ایک تولہ ساڑھے پانچ ماشہ تربد چار استار یعنے پونے سات تولہ کرنب تازہ اور سداب تازہ ہرا گوکھرو ہر ایک واحد ایک مٹھی خشک دواؤن کو ورورا کوٹین اور ہری پتیون کو باریک کتر کر سب دوائین دیگ مین ڈالین پھر اُس پر چوبیس رطل پانی یعنے آدھ پاؤ دس سیر ڈال کر پکائین کہ آدھا پانی رہ جاے اور چھان لین اب اُس پر روغن بیدانجیر چار من یعنے تخمیناً چار سیر ڈال کر پانی کو جلا دین

اور ایک قوم اسمین بیخ سوسن دو استار یعنے تین تولہ ساڑھے چار ماشہ شیطرج چار درہم یعنے ایک تولہ دو ماشہ افیون اور انیس اور اسفید یعنے خردل اور فرفربان ہر ایک دو درہم یعنے سات ماشہ بڑھاتے ہین۔

روغن زعفران پٹھے کو نرم کرتا ہے تشنج کو دور کرتا ہے رحم کی صلابت کو نفع کرتا ہے رنگ کو خوشنما کرتا ہے **اخلاط اُسکے** زعفران چھ درہم یعنے پونے دو تولہ جرائتہ پانچ درہم یعنے ایک تولہ ساڑھے پانچ ماشہ مرکی نصف درہم یعنے پونے دو ماشہ قردمانا چھ درہم یعنے پونے دو تولہ ان سب دواؤن کو الگ بھگوئین اور مرکی کو علیحدہ بھگو دین اور قردمانا کو نہ بھگوئین اور پانچ روز تک بھیگا رہنے دین چھٹے دن تنہا قردمانا کو سرکہ مین بھگوئین اور ایک دن بھیگنے دین اور ساتوین روز سب دواؤن پر تیل پانچ استار یعنے آٹھ تولہ سوا پانچ ماشہ ڈال کر اتنا پکائین کہ سرکہ جل جاے اور تیل باقی رہے۔

روغن اشنہ اشنہ پانچ استار یعنے آٹھ تولہ سوا پانچ ماشہ قسط شیرین دس درہم یعنے دو تولہ گیارہ ماشہ سلیخہ جرائتہ ہر ایک تین درہم یعنے ساڑھے دس ماشہ مرماحوز دو درہم یعنے سات ماشہ سعد بیخ درہم یعنے ایک تولہ ساڑھے پانچ ماشہ روغن آس ڈیڑھ رطل یعنے ڈھائی پاؤ دواؤن کو کوٹ کر سرکہ مین بھگو دین اور تین شبانہ روز بھیگنے دین بعد اسکے چھان کر روغن ڈال کر پکائین کہ سرکہ جل جاے اور تیل رہ جاے۔

روغن افربیون کا ہمارا نسخہ دردہاے بارد کو خصوصاً پٹھے کے درد اور عرق النسا اور درد پشت اور پاؤن کے درد کو فائدہ کرتا ہے **صفت اُسکی** قسط تلخ دس درہم یعنے دو تولہ گیارہ ماشہ جندبیدستر پانچ درہم یعنے ایک تولہ ساڑھے پانچ ماشہ فودنج خشک بارہ درہم یعنے ساڑھے تین تولہ عاقرقرحا سات درہم یعنے دو تولہ چار رتی نکچھنی چار درہم یعنے ایک تولہ دو ماشہ سونیزج تین درہم یعنے ساڑھے دس ماشہ سب دواؤن کو کوٹ کر چار سو درہم یعنے تخمیناً ڈیڑھ سیر شراب ریحانی مین ایک شبانہ روز بھگو کر اتنا جوش دین کہ ایک تہائی

باقی رہ جائے بعد اسکے سرد کرکے خوب ملین اور نصف وزن اسکا روغن کنجد یا روغن زنبق یا روغن خیری ڈالکر پکائین کہ شراب جلجائے اور تیل رہ جائے بعد اسکے فی دس درہم یعنے دو تولہ گیارہ ماشہ تیل مین دو درہم یعنے سات ماشہ افربیون سپید مثل غبار کے باریک پیس کر ملائین اور آگ پر رکھین تاکہ ایک جوش آجائے پس اوتار کر رکھ چھوڑین۔

روغن جسکو رومی زبان مین داماسون کہتے ہین جسکے معنے یہ ہین کہ مرکب دس اجزا سے ہی برودت کو معدہ اور پٹھے کی فائدہ کرتا ہی اور اعضا کی تقویت کرتا ہے مفصول ہڈی کی ردع کرتا ہے یعنی اپنی جگہ سے ہٹا دیتا ہی پٹھے کو نرم کرتا ہے اخلاط اسکے سیعہ چار اوقیہ یعنے گیارہ تولہ تین ماشہ مصطگی بارہ اوقیہ یعنے پونے چونتیس تولہ ساذج ہندی اور سنبل ہر ایک چار اوقیہ یعنے سوا گیارہ تولہ افربیون تین اوقیہ یعنے آٹھ تولہ پانچ ماشہ دارچینی چھ اوقیہ یعنے سولہ تولہ ساڑھے دس ماشہ موم سپید بارہ اوقیہ یعنے پونے چونتیس تولہ روغن بان اڑتالیس اوقیہ یعنے سوا پاؤ کم دو سیر روغن حبان بارہ اوقیہ یعنے پونے چونتیس تولہ نفط ایک اوقیہ یعنے دو تولہ پونے دس ماشہ خشک دواؤن کو کوٹ کر اور سب دواؤن کو پگھلائین اور بدستور متعارف روغن تیار کرین اور اوکو حفاظت رکھین۔

روغن شقائق النعمان سرد معدہ کو گرم کرتا ہے اور نفخ اور ورم کی تحلیل کرتا ہے جس وقت مرغابی یا مرغ کی چربی اسمین ملائی جائے اخلاط اسکے زیت عمدہ ایک رطل یعنے پونے چونتیس تولہ گل لالہ دو اوقیہ یعنے پانچ تولہ ساڑھے سات ماشہ کسی برتن مین ڈال کر دس دن دھوپ مین رکھین اور بعد اسکے نچوڑلین مگر اس روغن مین کسی قسم کی بو نہین ہوتی ہے۔

سادہ روغن سوسن اور بعض زیت سیب ورازقی اور قثاء الحمار کے اس طرح بنائے جاتے ہین روغن کنجد ایک جز پانی تین جز ڈال کر چالیس روز دھوپ مین رکھین۔

روغن مرزنجوش جسکو روغن مرو کہتے ہین بنانے کی ترکیب یہ ہی کہ مرزنجوش کو بھگو دین اور کسی صاف پاکیزہ دیگ مین بھر کر اسپر شراب ریحانی اتنی ڈالین کہ چار چار انگل اوپر آجائے بعد اسکے نرم آنچ سے پکائین جب نصف شراب جلجائے خوب مل کر چھان لین پھر اسکو دیگ مین ڈالکر نصف وزن اسکے روغن ڈالین اور پکائین تاکہ شراب جل جائے اور روغن باقی رہے یہ روغن بہت قوی ہی اور تسخین و تلطیف کرتا ہی حرارت کو برانگیختہ کرتا ہے پلایا جائے یا ملا جائے حرارت اور خشکی اسکی تیسرے درجہ مین ہی ٹپکانے سے کان کے درد کو فائدہ کرتا ہی دسوان مقالہ تمام ہوا اور حمد و ثنا اس خدا کی کرتا ہون جس نے ہر چیز کو ایجاد کیا ہی ایسی حمد جسکے وہ لایق ہی۔

گیارھوان مقالہ مرہم اور ضماد کے بیان مین

مرہم سپیدہ آگ سے جلنے اور کھال اودھڑ جانے کو فائدہ کرتا ہی مرداسنگ ایک درہم یعنی ساڑھے تین ماشہ سپیدہ پانچ درہم یعنے ایک تولہ ساڑھے پانچ ماشہ موم سپید سات درہم یعنے دو تولہ چار رتی گل سرخ دو اوقیہ یعنے پانچ تولہ ساڑھے سات ماشہ موم اور تیل کو پگھلا کر اسپر سپیدہ اور مرداسنگ کسی ہاون دستہ مین ڈال کر خوب گھوٹین قبل سرد ہو جانے کے اور ایک انڈے کی سپیدی اسمین ملا دین اور استعمال کرین۔

دوسرا نسخہ سپیدہ پانچ درہم یعنے ایک تولہ ساڑھے پانچ ماشہ مرداسنگ دو درہم یعنے سات ماشہ چرک نقرہ ایک مثقال یعنے ساڑھے چار ماشہ کتیرا ایک درہم یعنے ساڑھے تین ماشہ کوٹ کر ریشمی کپڑے مین چھانین اور ایک اوقیہ یعنے دو تولہ پونے دس ماشہ موم سپید کو تین اوقیہ یعنے چھٹانک سوا سیر روغن گل مین پگھلا کر دوائین اسپر ڈالین اور ہاون دستہ مین خوب پیس کر ملائین۔

مرہم باسلیقون کبیر جو قروح کو فائدہ کرتا ہے اور انمین گوشت بھرلاتا ہے اور جو مقامات بدن مین عصبانی ہین یعنے جن مقامات پر پٹھے آئے ہین اور پٹھون کے مزاج مین ہین اور جو زخم ایسے ہون کہ ان مین حرارت ہو سب کی اصلاح کرتا ہے اخلاط اسکے موم ایک رطل یعنے پونے چونتیس تولہ زفت آٹھ اوقیہ یعنے ساڑھے بائیس تولہ مرکی اور راتینج ہر ایک چار اوقیہ یعنے سوا گیارہ تولہ علک لانباط چار اوقیہ یعنے سوا گیارہ تولہ زیت پانچ رطل تخمینًا آدھ پاؤ دو سیر موم اور زفت زیت مین پگھلائین مرکی اور راتینج کو پیس کر اس مین ملا دین اور ہاون دستہ مین گھوٹ کر مرہم

درست کرین۔

مرہم باسلیقون صغیر راتینج پسا ہوا ایک من یعنے ایک سیر اور زفت اور موم ہموزن ملاکر، دہن زیت داخل کرکے استعمال کرین۔

موم سپیدہ جو سرکہ سے بنایا جاتا ہی سپیدہ پسا اور چھنا ہوا ایک من یعنے ایک سیر دو رطل یعنے ساڑھے سرسٹھ تولہ روغن زیتون کو ملاکر خوب گھیین بعد اسکے بارہ رطل یعنے ایک چھٹانک پانچ سیر سرکہ اسپر تھوڑا تھوڑا ڈالین اور گھیپتے جائین تا اینکہ بستہ ہوجائے اور کسی برتن مین ادبھار رکھین بوقت حاجت استعمال کرین۔

مرہم مرداسنگ جو سرکہ سے بنایا جاتا ہی مرداسنگ جسقدر چاہے لیکر پیس چھان کر طشت مین ڈالین اور اُسپر سرکہ اور روغن زیتون گراکر ہاتھ سے خوب ملادین اور استعمال کرین۔

مرہم زنگار پُرانے قروح کو فائدہ کرتا ہے زنگار دو درہم یعنے سات ماشہ موم اور راتینج صنوبر کا گوند ہر ایک پانچ درہم یعنے ایک تولہ ساڑھے پانچ ماشہ پہلے زنگار کو پیسین اور باقی دواؤن کو زیت مین گھولین جتنی زیت کی حاجت ہو اور اُسپر زنگار کو ڈالکر اسقدر گھیین کہ مرہم درست ہوجائے اور استعمال کرین۔

مرہم قلقدیس جسکا نام جالینوس نوسقی رکھتا ہے طاعون کو نفع کرتا ہے اور جو قروح بدشواری بند ہوتے ہون اور جن قروح مین خون کی آمد زیادہ ہو اُنکا اندمال کرتا ہی اور حصر یعنے دھونس جانے اور کسر یعنے ٹوٹ جانے کو اور رض یعنی کوفتہ ہوجانے کو اور تمام اورام کو فائدہ کرتا ہی **اخلاط اُسکے** پُرانی نیلی چربی جو معدہ اور آنت وغیرہ سے نکلتی ہی دو رطل یعنے ڈھائی چھٹانک کم سیر بھر زیت کہنہ تین رطل یعنے سوا سیر قلقدیس یعنے سبز پھٹکری چار اوقیہ یعنے سوا گیارہ تولہ پہلے چربی کو پگھلائین اور قلقدیس کو پیس کر شہد مین ملائین اور تین رطل یعنے سوا سیر مرداسنگ پیس کر ان سب کو مع چربی کے ہاون دستہ مین رکھکر خوب گھوٹین بعد اسکے ایک صاف اور پاک لگن مین ڈالکر ایک سونٹا چھوہارے کی لکڑی کا بناکر اس سے خوب رگڑ دین تا کہ اجزا برابر ملجائین اور استعمال کرین۔

مرہم سیاہ مرداسنگ ایک اوقیہ یعنے دو تولہ پونے دس ماشہ سرکہ پُرانا تین اوقیہ یعنے آٹھ تولہ سوا پانچ ماشہ سب کو ایسی احتیاط سے رکھین کہ جل نجائے اور گھوٹتے گھوٹتے گاڑھا کردین۔

مرہم دیاقیلون تبوڑی اور کنٹھ مالے کو فائدہ کرتا ہی اور سخت ورم سوداوی کو **اخلاط اُسکے** میتھی اور السی سپید خطمی ہر واحد ایک کیلچہ یعنے چھٹانک سیر بھر ہر ایک کو الگ الگ ایک شبانہ روز بھگوئین ان تینون کا لعاب سوا رطل یعنے آدھی چھٹانک آدھ سیر مرداسنگ ڈیڑھ رطل یعنے ڈھائی پاؤ زیت دو رطل یعنے ساڑھے سرسٹھ تولہ لیکر پہلے لعابون کو ایک جوش دین پھر آگ سے اُتارین بعد اسکے مرداسنگ کو پیس کر زیت مین اسقدر جوش دین کہ بستگی کے قریب پہونچے اور رنگ اُسکا بدل جائے اب اسپر لعاب کو آہستہ آہستہ ڈالتے جائین اور نرم آنچ سے قوام درست کرین۔

مرہم کا اور نسخہ مرداسنگ کُٹا ہوا اور چھنا ایک من یعنے ایک سیر روغن زیتون دو رطل یعنے ساڑھے سرسٹھ تولہ سرکہ دس رطل یعنے آدھی چھٹانک کم ساڑھے چار سیر سب کو اسقدر گھیین کہ بستہ ہوجائے اور بعد بستگی کے ایک رطل یعنے پونے چونتیس تولہ ہلدی چھنی ہوئی اس مین ملادین۔

مرہم رسل اسکو ذسلیخا بھی کہتے ہین یعنے مرہم حوارین کا ہی اور مرہم زیرہ کے نام سے مشہور ہی یہ ایسا مرہم ہی کہ بآسانی نواصیر سخت اور خنازیر سخت کی اصلاح کرتا ہی کوئی دوا مثل اسکے نہین ہے اور جو ردی گوشت اور پیپ کو نکال ڈالتا ہی اور اندمال کرتا ہی لوگ کہتے ہین کہ یہ بارہ دوائین بارہ حواریان کی طرف منسوب ہین **اخلاط اُسکے** موم سپید اور راتینج ہر ایک بیس درہم یعنے پانچ تولہ دس ماشہ زنگار جاؤشیر ہر ایک چار درہم یعنے ایک تولہ دو ماشہ اشق چودہ درہم یعنے چار تولہ ایک ماشہ زراوند طویل اور کندر تر ہر ایک چھ درہم یعنے پونے دو تولہ مرکمی بیروزہ ہر ایک چار درہم یعنے ایک تولہ دو ماشہ مقل چھ درہم یعنے پونے دو تولہ مرداسنگ چھ درہم یعنے دو تولہ ساڑھے سات ماشہ مقل کو سرکہ شراب مین بھگوئین اور گرمیون مین زیت دو رطل یعنے ساڑھے سرسٹھ تولہ ڈالکر پکائین اور جاڑون مین تین رطل یعنے آٹھ تولہ سوا پانچ ماشہ۔

مرہم شنجرف خنازیر اور سرطان اور دونون خصیون کے ورم کو فائدہ کرتا ہی

اخلاط اُسکے مرداسنگ اور بیروزہ ہر ایک پانچ درہم یعنے ایک تولہ ساڑھے پانچ ماشہ لبان اور اشق ہر ایک دس درہم یعنے دو تولہ گیارہ ماشہ عفص نانبا چھ درہم یعنے پونے دو تولہ موم دس استار یعنے سولہ تولہ ساڑھے دس ماشہ شنجرف آٹھ درہم یعنے دو تولہ چار ماشہ زیت بقدر کفایت -

مرہم مرقون قرمز درد مقعد کو اور نار فارسی کو فایدہ کرتا ہے **اخلاط اُسکے** شحم حنظل و کچھکنی اور اشنان یعنی سجی گھانس اور گندھک ہر ایک تین درہم یعنے ساڑھے دس ماشہ مرتک یعنی مرداسنگ اور شیاف ماشیا ہر ایک چھ درہم یعنے پونے دو تولہ حرمل اور مرقون قرمز اور یہ وہی کیڑا ہے جو قرمز میں ہوتا ہے ہر ایک بارہ درہم یعنے ساڑھے تین تولہ پارہ دو درہم یعنے سات ماشہ زفت دس درہم یعنے دو تولہ گیارہ ماشہ مرقون کو روغن مین گھولین اور بدستور مرہم بنا کر استعمال کرین -

مرہم کی زرد یا سرخ پھٹکری بھنی ہوئی دس درہم یعنے دو تولہ گیارہ ماشہ آہک آب نارسیدہ اور بنی ہر ایک دو درہم یعنے سات ماشہ اس مرہم سے داغ دیا جاتا ہے -

مرہم زرنیخی مامیران اور اشق اور بیروزہ اور انزروت اور گوندم الاخوین ہر واحد ایک جزو اور مرتک بموزن ان سب دواؤن کے روغن کنجد روغن زیتون ہر واحد نصف وزن سب دواؤن کے موم بقدر کفایت موم کو روغن مین مٹی کے نئے برتن مین پگھلائین اور سب دوائین پیس چھان کر اسمین ملا دین اور استعمال کرین -

ضماد یہ نسخہ حکیم اندروماخس جس شخص کو تلی کا مرض ہو اسکو اور جسکو استسقا ہو اُسکو اور جسکے دونون پہلو بغل کے نیچے کھنچ رہے ہون اسکو اور وجع مفاصل اور عرق النسا اور پرانی بیماریونکو فائدہ کرتا ہے **اخلاط اُسکے** موم اور زفت ہر واحد ایک رطل یعنے پونے چونتیس تولہ صنوبر کا گوند ایک رطل یعنے پونے چونتیس تولہ روغن زیتون آٹھ تواخوس یعنے چار تولہ دو ماشہ پانچ رتی تخم ہرتال سنہری اور پھٹکری آہک آب نارسیدہ ہر ایک دو اوقیہ یعنے ساڑھے سرسٹھ تولہ بنانے کا وہی طریقہ ہے جو اوپر مذکور ہوا -

ضماد عجیب یہ بھی حکیم اندروماخس کی طرف منسوب ہے یہ ضماد اس قابل ہے کہ اگر کسی مقام مین جسم کے پھوڑا ہو اور شگافتہ کرنا اُسکا منظور ہو اسکی تھوڑی مقدار چوپنے سے شگافتہ ہو جائیگا اور جو ہڈیان سڑ گئی ہون زخم کے اندر کی اُنکو باہر کھینچ لاتا ہے کانٹا جو بدن مین پیوست ہو گیا ہو یا تیر کی نوک ٹوٹ کر رہ گئی ہو یا گوکھرو چبھ گیا ہو سب نکال دیتا ہے عرق النسا کو فائدہ کرتا ہے جسکی کھنکھار مین پیپ آتی ہو اُسکو مفید ہے اندرونی اعضا کی سختی کو اور ایک عضو کو دوسرے عضو پر لپٹ جانے کو فائدہ کرتا ہے زخم کے منھ پر پپڑی ڈال دیتا ہے **صفت اُسکی** بیج اس پھل کا جسکی گھانس کو لوبا لاکھتے ہین اور بورہ سرخ اور نوشادر قثاء الحمار کی جڑ زراوند قریطی ہر ایک بیس مثقال یعنے ساڑھے سات تولہ فلفل دراز فلفل اشق حماما عود بلسان ہر ایک دس مثقال یعنے پونے چار تولہ کندر مرکی راتیانج خشک اور دبق بنایا ہوا ہر ایک دس مثقال یعنے پونے چار تولہ توت کے درخت کا دودھ دس مثقال یعنے پونے چار تولہ موم تیس مثقال یعنے سوا گیارہ تولہ بکری کی چربی پندرہ مثقال یعنے ڈھائی چھٹانک کم سیر بھر روغن سوسن کا دُرد جسقدر دواؤن کے گوندھ جانے کو کافی ہو پہلے خشک دواؤن کو کوٹ کر چھانین اور جتنی پگھلنے والی دوائین ہین انکو الگ اچھی طرح پگھلائین اور نرم کر ڈالین بعد اسکے سب دواؤن کو ملا دین اور خوب ملتے ملتے نرم کر ڈالین اور ملنے والے کو چاہیے کہ اپنے ہاتھ مین روغن سوسن کا دُرد چپڑ لیا کرے تا اینکہ جب سب دوائین اچھی طرح ملجائین اُٹھا کر بحفاظت رکھ چھوڑین اگر بدن کی ماندگی دور کرنیکے واسطے اسکے استعمال کی حاجت ہو چاہیے کہ تین اوقیہ یعنے آٹھ تولہ سوا پانچ ماشہ دوائے مرکب اور تین اوقیہ یعنے آٹھ تولہ سوا پانچ ماشہ بط کی چربی اور تین اوقیہ یعنے آٹھ تولہ سوا پانچ ماشہ روغن حنا ملا کر استعمال کرین -

ضماد وجع مفاصل و نقرس یہ دوا بہت برآمد کار کرنے والی ہے تخم شوکران ایک قسط یعنے پونے چار سیر غاریقون اور بورق اور میتھی ایک ایک اوقیہ یعنے دو تولہ پونے دس ماشہ ایک رطل یعنے پونے چونتیس تولہ راتینج پکایا ہوا ایک رطل یعنے پونے چونتیس تولہ زیت کہنہ ایک رطل یعنے پونے چونتیس تولہ مغز استخوان گوزن چار اوقیہ یعنے سوا گیارہ تولہ بیخ سوسن چار اوقیہ یعنے سوا گیارہ تولہ خشک دواؤن کو کوٹ کر چھانین اور پگھلنے والی دواؤنکو پگھلائین اور

اتنی دیر تک رہنے دین کہ سرد ہو جاے پھر خشک دواؤن مین ان پگھلی ہوئی دواؤن کو ڈال کر خوب ملائین اور اُٹھا رکھین۔

ضماد حکیم فیلغریوس کا درد معدہ اور دو روہاے رحم اور اورام کو فائدہ کرتا ہے جسوقت خارج مین طلا کیا جاے اور کسی کپڑے مین لگا کر عورتون کے واسطے استعمال کیا جاتا ہے کہ اُنکے رحم مین اسکو طلا کرتے ہین **اخلاط** اُسکے زعفران دو درہم یعنے سات ماشہ اور ایک نسخہ مین بارہ درہم یعنے ساڑھے تین تولہ ہی مقل اور مصطگی اور اشنج اور صبر اور میعہ تر ہر ایک آٹھ درہم یعنے دو تولہ چار ماشہ موم تین استار یعنے پانچ تولہ چھ رتی مرغابی کی چربی دو درہم یعنے ساڑھے تین تولہ زوفاے خشک یا تر تیس درہم یعنے پونے نو تولہ روغن ناردین بقدر کفایت۔

مرہم شدت ضعف جگر اور معدہ کو فائدہ کرتا ہے اور صلابت کو نرم کرتا ہے اور اسہال کبدی کو بند کر دیتا ہے **اخلاط** اُسکے کعک شامی یعنے جلی ہوئی یا سوکھی روٹی کہ ٹوٹنے سے مثل آٹے کے ہو جاے چار درہم یعنے ایک تولہ دو ماشہ کیتہ اور افسنتین اور لبان ہر ایک دو درہم یعنے سات ماشہ صبر جرائتہ اور عود اور اقاقیا ہر ایک احد ایک درہم یعنے ساڑھے تین ماشہ لاذن دو درہم یعنے سات ماشہ ہی چھلی ہوئی اور بیج نکالی ہوئی اور پکائی ہوئی چھ درہم یعنے پونے دو تولہ کچا چھوہارا جو سوکھ کے گر پڑے پچاس عدد موم اور روغن ناردین اور روغن گل اتنا جس سے مرہم بن سکے چھوہارے اور کعک کو سایہ مین بھگو کر رکھدین اور ہی کو لیکر اُسکے بیج اور چھلکے کو دور کرین بعد اُسکے طلا نامی شراب مین اُسکو جوش دین جب خوب پک جاے اُسکو کوٹ کر چھوہارے اور کعک مین ملا کر پیسین تا اینکہ ملجاے اور موم کو روغن سے پگھلا کر سب دوائین کوٹ چھان کر پگھلے ہوے موم پر چھڑکین بعد اسکے سب ہاون دستہ مین جمع کرین اور دستہ سے ہاون کے خوب اُلٹ پلٹ کر ملائین تا کہ خوب ملجاے پھر اُس کو کسی پتر پر یا کاغذ پر طلا کر کے جگر یا معدہ پر رکھین۔

مرہم جو شحم حنظل سے بنایا جاتا ہے وہی فائدہ کرتا ہے جو ابھی نسخہ سابق مین بیان ہوا **اخلاط** اُسکے شحم حنظل چودہ درہم یعنے چار تولہ ایک ماشہ تربد سقمونیا فربیون ہر ایک آٹھ درہم یعنے دو تولہ چار ماشہ تخم شبت اور نمک اندرانی اور صبر تلخ گاؤ نمک ہندی کلونجی مویزج کوہی فلفل زنجبیل بلیلہ زرد مازریون بہیڑہ ہر ایک بارہ درہم یعنے ساڑھے تین تولہ کو یعنے شہد کی مکھی کا میلا چھتہ یا مقل اور اشنج فلفل اور جاؤ شیر سکبینج ہر ایک سات درہم یعنے دو تولہ چار رتی بورق کبریت زرد ہر ایک سولہ درہم یعنے چار تولہ آٹھ ماشہ میقی اور بابونہ اسی ہر ایک دس درہم یعنے دو تولہ گیارہ ماشہ لبنی اور موم ہر ایک دس استار یعنی آدمی چھٹانک کم سوا چار سیر پگھلنے والی دواؤن کو روغن گاؤ مین پگھلائین اور بھگونے والی دواؤن کو طلا نامی شراب مین بھگو دین اور خشک دواؤن کو کوٹ کر چھانین بعد اُسکے کل دوائین پگھلی ہوئی اور پسی ہوئی ملا کر مرہم تیار کرین اور معدہ اور جگر پر اسکو لگائین کہ یہ دوا زرد آب کو گرا دیتی ہے اور جو شخص احتیاج چلنے کی رکھتا ہو اس بات کی استطاعت اُسکو نہوے کہ دواے مسہل کو پیئے اُسکے معدہ پر اس مرہم کو طلا کرین کہ چلنے پھرنے مین ہرج بھی نہ ہوگا اور دست بھی آتے جائین گے۔

مرہم جو قرومانا سے بنایا جاتا ہے معدہ کے درد بارے کمنہ کو اور جگر اور طحال کے درد کو فائدہ کرتا ہے اور جو سختی طحال مین بسبب برودت کے عارض ہوتی ہے اُسکو مفید ہے **اخلاط** اُسکے قرومانا سنبل اور حماما فلفل دار فلفل قسط اور سلیخہ یا کتیرہ اور لبان عاقرقرحا اور کور یعنے شہد کی مکھی کا میلا چھتہ یا مقل اشنج اور کیتہ مرکی و لبنی حب البلسان تراوند طویل زراوند مدور اور سعد اکلیل الملک اور لاذن قرنفل ہر ایک چار درہم یعنے ایک تولہ دو ماشہ زعفران دو درہم یعنے سات ماشہ ایرسا اور بیروزہ روغن بلسان پیہ گاؤ یا بط کی چربی ہر واحد پانچ درہم یعنے ایک تولہ ساڑھے سات ماشہ بادام تلخ کا گوند پانچ درہم یعنے ایک تولہ ساڑھے پانچ ماشہ موم کو روغن ناردین مین پگھلا کر جس طرح پہلے بیان کیا ہے مرہم تیار کرین۔

معجون اور جوارش کا بیان اور دیگر مرکبات جو ہر عضو کی بیماریون کی اصلاح کرتے ہین۔

سر کی برودت اسکو شلیثا اور انقرقا اور کمونی فائدہ کرتی ہے اور

سکا سعوط بھی فائدہ کرتا ہے۔

سر گرانی ایارج کا فیسا ندہ اُسکو فائدہ کرتا ہے حب برکی بھی سر کا تنقیہ کرتی ہے۔

درد سر پُرانا جو سردی سے ہو سوطیرا اور شلیثا بنا بر قول اطبا کے مفید ہے ایارج ہومقراطیس اور فیقرا ایارج ارکاغانیس بنادریطوس ایارج طغموا اقراص کوکب پیشانی پر طلا کیا جاتا ہی سعفہ کو بھی فائدہ کرتا ہے روغن ناردین بھی مفید ہے۔

شقیقہ اقراص کوکب پیشانی پر طلا کیا جاتا ہے روغن ناردین سعوط نقوع ایارج معجون بور ہوس بطور سعوط کے

دُوار یعنے گھومنی کو سوطیرا مخلص معجون ہرمس انقرویا ایارج ارکاغانیس بنادریطوس جوارش عنبر۔

نسیان اور حفظ اور ذہن کو انقرویا جوارش بلادر شلیثا جیسا لوگ کہتے ہین سعوط ارسطوطالیس سعوط جوارش عنبر فرزنوش ایارج فیقرا۔

وسواس اور جنون تریاق مثرودیطوس تریاق غرہ شلیثا جیسا لوگ کہتے ہین تریاق یحییٰ زامیران ایارج طغموا دواء المسک خصوصًا وہ نسخہ جو سوداء صفراوی کے واسطے بنایا جاتا ہی انقرویا جسکو اُسکے بنانے مین اعتدال مزاج کی رعایت ہے معجون یاقوت کا ہمارا نسخہ۔

جو چیز حواس کی تقویت کرتی ہے تریاق مثرودیطوس حب عصفط تحیقون حکیم کندی کی ہے۔

مرگی کی دوا مین تریاق مثرودیطوس تریاق غرہ تریاق اربعہ سوطیرا شلیثا تریاق کا ہمارا نسخہ معجون قیصر کا سکنجبین خصوصًا لڑکون کے واسطے بنادریطوس ایارج فیلغریوس کا ہمارا نسخہ دواء المسک شیرین دواء المسک تلخ ایارج فیقرا سرکہ عنصل سکنجبین عنصل کی۔

سکتہ تریاق مثرودیطوس تریاق غرہ روغن کلکلانج۔

فالج اور استرخاء اعضا تریاق مثرودیطوس تریاق غرہ تریاق اربعہ دواء المسک تلخ اور شیرین انقرویا دحمر تا بادھرہ ایارج کا ہمارا نسخہ جوارش عنبر حب لنجاح روغن رشاد ایارج جالینوس سقفی حب افربیون معجون ضمیری سعوط عباس ایارج فیقرا اور حقنہ۔

لقوہ شلیثا دواء المسک شیرین اور تلخ انقرویا جوارش عنبر حب لنجاح حجامت گوشہ کی گوبی اور نمک۔

رعشہ تریاق مثرودیطوس تریاق غرہ سوطیرا جوارش کا ہمارا نسخہ ایارج طغموا۔

تشنج سوطیرا روغن کلکلانج روغن زعفران جس گولی مین پڑتا ہی ایارج جالینوس ایارج طغموا۔

درد چشم سوطیرا ایارج فیقرا دواے قباد الملک۔

رتوندھی ایارج ارکاغانیس ابتدا مین۔

کان کا درد۔ اقراص کوکب روغن ناردین اُس کان کے درد کے واسطے جو سردی سے ہوا اور سرکہ عنصل اور سکنجبین عنصلی اُس کان کے واسطے جس مین قرحہ نہو۔

دانتون کا درد سوطیرا اسخرمنیا معجون خبث الحدید اقراص کوکب اُس دانت کے واسطے جس مین تاکل پیدا ہوا ہو اور سڑجاتا ہو معجون فلاسفہ سکنجبین عنصلی سرکہ عنصل خون کو بند کرتا ہے اور مسوڑھے کی جڑون کو جو پھول گئی ہون اُنکو برابر کردیتا ہی۔

علاج لکنت زبان کا اور استرخاء زبان شلیثا اس مرض مین دواے مختار ہے معجون فلاسفہ ایارج فیقرا۔

اورام حلق اور حلق کے درد کا علاج معجون سک دواء قباد ملک دواے جالینوس امراض قصبہ ریہ کو مفید ہے۔

دواے مقوی قلب تریاق مثرودیطوس تریاق غرہ تریاق اربعہ بزرگ دارونوش دارو معجون کندی تریاق کا ہمارا نسخہ معجون یاقوت کا ہمارا نسخہ معجون جالینوس جوارش عنبر جوارش کا دوسرا نسخہ۔

خفقان تریاق مثرودیطوس شلیثا تریاق کا ہمارا نسخہ معجون قیصر یہ کا نسخہ شربت سیب کا جس مین حرارت ہی معجون المسک دواء المسک شیرین اور تلخ۔

غشی کی دوا دواء المسک مثرودیطوس کلکلانج۔

جو دوا قصبہ ریہ و سینہ کو پاک کرتی ہے دواے جالینوس اور دواء کمونی جو سیاہ مرچ مین ہی اور دواء ایمن اور لعوق لہسن کا قرص اسطوماخس

عجیب دوا ہے اور شربت زوفا۔

گرفتگی آواز اور آواز کا بند ہو جانا اسکو لعوق لطیف اور سرکۂ عنصل اور سکنجبین عنصلی اور وہ گولی جو میامر مین ہے انقطاع آواز کے واسطے اور تریاق کے اقسام اور مثرودیطوس۔

عسر النفس یعنے سانس بدشواری آنے کو معجون قیصر دواء المسک کے نسخہ اور جو گولی میامر مین ہے اور دحمر ثادوا، الکرکم دواء الکبریت دواء قباد یلک فلونیا۔

ربو اور نفس انتصاب یعنے دمہ اور بدون سیدھے ہوے سانس نہ آنے کو لعوق عنصل اور سکنجبین عنصلی اور سرکۂ عنصل۔

عسر اور ضیق نفس قرص خشخاش۔

پھیپھڑے کا درد اور سینہ کا اور کولے کی سرے کی ہڈیون کا سوطیراقوی تریاق اور مثرودیطوس اور تریاق غرہ معجون پُرانی کھانسی کے واسطے تریاق کے اقسام اور مثرودیطوس فیلن جیسا طبیب کہتے ہین دواء الکبریت روغن سندی۔

خس کھانسی کے مادہ مین تیزی اور حدت ہو اسکے واسطے لعوق خشخاش اور قرص خشخاش۔

خون تھوکنا یا خون کا ناک وغیرہ کی طرف سے گرنا یا خون کی قے ہونے یا پیپ کی قرص جالینوس خصوصاً اگر کھانسی مین پیپ گرتی ہو قرص ارسطوماخس عجیب ہے لعوق خشخاش۔

خونی قے اور خون تھوکنے کے واسطے دواے اہرون لعوق ببطیخ لعوق طباشیر۔

برودت جگر جوارش خوزی سریاکاتیل معجون شہریاران گوکمرو کاتیل وہ گولی جو میامر مین ہے۔

درد جگر معجون بزوری دواے جنطیانا مرہم قرد مانا چڑانے درد کے واسطے قرص غافث ماء الاصول قرص عشرہ معجون مسک ہمراہ آب فودنج کے اثاناسیا معجون خورموس ہمراہ آب گلقند کے دواے کرکم اور دواے قسط فلونیا کلکلانج وہ سفوف جو درد مادہ حاد کے واسطے لکھا گیا ہے قرص اور حب غافث بنادریطوس نمک جو اوپر لکھا گیا ہی سرکۂ عنصل۔

ضعف جگر کی دوا اور وہ دوا کہ جگر کو قوت دیدے دواے لک صمغ حب افیقون جو حکیم کندی کی ہی مرہم شحم حنظل نمک مرہم وہ دوا جو انڈرون کی ہے دواے کرکم وہ دوا جسکو کندی وغیرہ نے جالینوس کی طرف نسبت دی ہے جوارش خوزی معجون خبث الحدید جوارش جالینوس جوارش دارچینی سفوف عبادہ۔

لاغری جگر کو نوش دارو زیادہ مقوی ہی تریاق کا ہمارا نسخہ معجون جو کندی سے نقل کی گئی ہی معجون مسک سنجرینا القربیا اور تمام وہ دوائین جو درد جگر کو مفید ہین۔

ورم جگر دوا فیوماناحی طبیب کی قرص زرشک قرص ونذقرص امیربادیان

صلابت جگر قرص ریوند جوارش الجدان۔

صلابت جگر و طحال تریاق مثرودیطوس تریاق غرہ دواے کرکم دواے لک۔

استسقا اور ابتدا اسکی تریاق مثرودیطوس معجون خورموس دوا فیوماناے طبیب کی ایارج ارکاغانیس۔

سوء مزاج روغن افربیون حب فربیون سفوف کلکلانج حکیم بختیشوع دواے کبریت۔

ابتدا سوء مزاج امروسیا دواے کرکم دواے لک قرص زرشک دوافیوماکی ماء الاصول حب کلکلانج اور قوی سوء مزاج کے واسطے بھی یہی دوا ہے جوارش لوازی معجون شہریاران نجنوش اور خون کی بھی اصلاح کرتی ہے اور وہ نسخہ جسکو ہمنے جوارش آخر کی سرخی سے لکھا ہی۔

ضعف معدہ دوافیوما طبیب کی مرہم جو ضعف جگر اور ضعف معدہ کے واسطے لکھا گیا ہے جوارش عود باعتدال معدہ کو گرم کرتی ہی نمک جو اوپر لکھا گیا ہے سفوف جس کو ہمنے بہ نشان عنایۃ اللہ لکھوا ہے۔

ضعف معدہ اور فساد معدہ کو جوارش خوزی ایک قمحہ یعنے ایک کف دست یا ایک لقمہ فساد معدہ کی بھی اصلاح کرتی ہے۔

فساد معدہ اور استرخاء معدہ روغن ابوسعاد معجون خورموس دواء الکرکم وہ روغن جسکو آخر کے پتہ سے ہمنے لکھا ہی ماء الاصول تریاق مثرودیطوس روغن خیری تریاق کا ہمارا نسخہ جوارش عنبر قرص کوکب جو معدہ کے

نفضون کو بھی دور کرتا ہے حب کلکلانج ایارج فیقرا معجون کمونی وہ معجون جو حکیم کندی سے منقول ہوئی خیسانذہ کا نسخہ جو اوپر لکھا گیا ہے جسمیں ایارج کو بھگوتے ہیں سفوف برگ سرکہ عنصل سکنجبین عنصلی بہیہ شربت سیب جسکا مزاج اگر اوپر لکھا گیا ہے اسی طرح امرود کا شربت اور جسکو ترسے اور بہی کا مربی سمجھ اُن دواؤں کے جو فساد اور استرخاء معدہ کو مفید ہیں جوارش جالینوس حب اصطمخیقون یہ سب دوائیں اور اطریفل جسمیں خبث الحدید داخل ہے وغیرہ۔

استرخاء معدہ اطریفل کبیر اطریفل جسمیں خبث الحدید داخل ہے سفوف عبادہ روغن حیاۃ۔

حرارت معدہ کو شراب انگور خام مفید ہے۔

برودت معدہ جوارش عود معتدل روغن داناموں روغن قسط روغن شقائق حب کا نسخہ جوارش الخدان جوارش فلخونش فندا بدلیقون یہ نسخہ خوزی معجون شہر یاران اطریفل جسمیں خبث الحدید داخل ہے وہ جوارش جسمیں تالیسپتر پڑتا ہے۔

بلۃ المعدہ یعنے معدہ کا تر اور نرم ہوجانا ایارج فیقرا حب ہندی ایارج ہو فنقراطیس اطریفل سفوف جو حکیم عبادہ سے منقول ہوا ہے۔

وردمعدہ معجون بزور جوارش تمری دوا جنطیانا دواء الاصول ایارج انرز وداخس جوارش فلافلی معجون شہر یاران مرہم قرومانا حب ہندی روغن گل دوائے قسط جوارش جالینوس معجون جورموس وہ گولی جسکو ہم نے درد شکم کے واسطے عمدہ تجویز کیا ہے ضماد حکیم فیلغر یوس کا ارسطون کبیر دوائے کرکم فلونیا معجون فودنج۔

ریاح معدہ سوطیرا بزرگ دار و جوارش خوزی اطریفل کبیر روغن ناردین۔

ورم معدہ قرص زرشک قرص غافث روغن مصطگی۔

صلابت معدہ روغن مصطگی۔

سقوط شہوت یعنے بھوک نہ لگنے کو جوارش کے اقسام اور کلکلانج فائیدہ کرتی ہے اور بھوک پیدا کرتی ہے۔

شہوت کلبی منجملہ اسکی دواؤں کے معجون کمونی ہے۔

فساد ہضم تریاق مثرو دیطوس معجون فلاسفہ معجون قیصر جوارش خوزی جوارش سفرجلی خصوصاً وہ نسخہ سفرجلی کا جسکو ہمنے ممسک لکھا ہے اطریفل کبیر معجون مسک سنجرینا کمونی جوارش عنبر سفوف ارسطاطالیس جوارش کا نسخہ سفوف کا نسخہ جوارش جنۃ الخضرا معجون یاقوت جو ہمارا نسخہ ہے جوارش کا دوسرا نسخہ اترج کا مربی جوارش کا اور نسخہ اور جوارش کا ہمارا نسخہ۔

فواق یعنے ہچکی کی دوا معجون قیصر اسکے واسطے بہت اچھی دوا ہے شراب بہیہ پودینہ کا شربت قرص بازریون۔

قے اور متلی قرص ارسطوماخس معجون کا نسخہ نمک ہندی خصوصاً بلغمی اور سوداوی قے کے واسطے شراب فاکہہ خصوصاً صفراوی قے کے واسطے قرص بہیہ شراب نعناع شربت سیب اور شربت آلو بخارا غشی اور پیاس کو بھی فائدہ کرتا ہے شربت انگور خام قرص کافور قرص طباشیر بشرطیکہ دست بھی آتے ہوں۔

کھٹی ڈکار کو کمونی قرص کوکب معجون فلاسفی۔

ورم طحال سوطیرا امروسیا کلکلانج معجون انقردیا خوزی وحمرثا اور صدون کی بھی تفتیح کرتا ہے بادزہر دوائے کرکم دوائے کبریت روغن ابوسماد معجون یاقوت کا ہمارا نسخہ بنادریطوس یا ایارج کا ہمارا نسخہ نمک کا نسخہ مرہم قرومانا سفوف کا نسخہ قرص عشرہ۔

برود امعا یعنے آنتوں میں سردی کا خلل آجانا وہ گولی کہ آنتوں کا تنقیہ کرتی ہے حب اصطمخیقون جو حکیم کندی سے منقول ہے۔

قولنج اور یبس طبیعت ارسطون کلکلانج روغن رشادر روغن بیدانجیر فیروز نوش شہر یاران اور تمری اور جب قولنج کا درد پیدا ہو فلونیا استقفی سفرجلی جو مسہل ہے جوارش ہندی جوارش قیصر اور اسی قولنج کے درد میں جو چیز کہ طبیعت کو نرم کرتی ہے ایارج فیقرا معجون ہندی شربت آلو بخارا بمقدار قلیل اور جیسے حب شبطرج اور قرص کا نسخہ اور معجون لعس اور مسہلات غلیظہ جو مادہ غلیظہ کو نکال دیں جیسے حب اصطمخیقون حکیم کندی کا دوسرا نسخہ جو خلط سوداکے واسطے لکھا گیا ہے حب شبطرج ایارج جالینوس حب فربیون جو دور کے مادہ کو جذب کرتی ہے اور پٹھے کی کچی کھال سے مادہ کو کھینچ لاتی ہے۔

ایارج فیلغریوس جوارش قیصر شہریاران حب ابن الحارث حبس اسہال کے واسطے تریاق مثرودیطوس سفرجلی ممسک مرہم کندی شراب انگور خام صفراوی مزاج کے واسطے سفوف کا نسخہ نمک کا نسخہ صفراوی مزاج کے واسطے ایک قمیحہ یعنے ایک کف دست نسخہ فنجنوش کا سفوف ارسطاطالیس شراب میبہ شراب سیب پودینہ کا شربت امرود کا شربت بہی کا مربی قرص گلنار قرص طباشیر قرص بزور قرص دیاسقراماطون عشرہ۔

خون اور پیپ کے دست آنے کو قرص دیاسقراماطون قرص گلنار۔

قروح امعا اور خراش امعا کو مثرودیطوس تریاق غزرہ معجون ہرمس قرص کا ہمارا نسخہ قرص کا دوسرا نسخہ اثاناسیا دواے قباد ملک قرص گلنار قرص دیاسقراماطون قرص بزور۔

مغص یعنے مروڑہ کو قرص بزور بہت سخت مروڑہ کو فائدہ کرتا ہی مقلیاثا فیروزنوش روغن ناردین سفوف

پیچش کو مقلیاثا معجون خورموس قرص بزور قرص گلنار سفوف

ہیضہ کو تریاق جوارش ابی سلمہ جوارش حبۃ الخضرا۔

درد مقعد کو روغن کلکلانج۔

بواسیر کو جوارش مسک معجون ہندی حب کا نسخہ حب ابی ہبیرہ اور وہ دوا جسکا عطیۃ اللہ نام ہے سفوف مقلیاثا روغن سندی۔

درد گردہ اور درد مثانہ تریاق مثرودیطوس تریاق غزرہ ہمارا نسخہ تریاق کا ایارج کا ہمارا نسخہ معجون کا کنج جوارش الخدان گردہ اور مثانہ کی برودت کے واسطے۔

گردہ اور مثانہ کی نفع کرنے والی دوا کل دوائین جو انکو قوت دیتی ہین قرص کا کنج رینڈی کا تیل وہ گولی جو گردہ کی برودت کے واسطے مفید ہین قرص امیری اور جوارش اور ان دونون کے درد کے واسطے معجون خورموس دواے کرکم معجون کا کنج بادام کا مربی روغن میعہ ان دونون کو گرم کرتا ہے۔

گردہ اور مثانہ کی پاک کرنے والی دوا بنادریطوس مثرودیطوس انقرویا ایارج کا ہمارا نسخہ جوارش عنبر دونونکی برودت کو بھی فائدہ کرتی ہے قرص کا کنج۔

استرخاء مثانہ ایارج جالینوس اطریفل جسمین خبث الحدید داخل ہے اور دوسری اقسام کے اطریفل۔

درد مثانہ وہ گولی جو خون اور پیپ کے پیشاب کے واسطے لکھی گئی ہے معجون کا کنج قرص کا کنج۔

سلسل البول وتقطیر البول معجون فلاسفہ شلیثا جیسا لوگ کہتے ہین ایارج جالینوس سنگ مثانہ تریاق مثرودیطوس تریاق غزرہ امروسیا دواء الملک دواء الکبریت جو گولی کا نسخہ بیان ہوا ہے۔

پیشاب مین اگر ریگ آتی ہو اسکو قرص رسطوماخس نکال دیتا ہی۔

برودت رحم روغن میعہ روغن ناردیکمر روغن ناردین روغن کلکلانج دحمرثا۔

ریاح رحم کا سکبینج۔

درد رحم شلیثا جیسا لوگ کہتے ہین انقرویا دحمرثا بادجہرہ فلونیا جو حاملہ عورتون کے درد رحم کے واسطے خصوصیت رکھتا ہی فیروزنوش ایارج ارکاغانیس حب کا نسخہ ضماد فیلغریوس دواء اللکرکم فرزجہ کا نسخہ

اختناق رحم کلکلانج سرکہ عنصل وسکنجبین عنصلی۔

صلابت رحم حب کا نسخہ دواء کرکم روغن زعفران۔

فساد حیض کی اصلاح بنادریطوس کلکلانج اقراص بزور معجون خبث الحدید سے ہوتی ہے۔

حاملہ عورتین اور جنین کی حفاظت کی دوا سفوف کا نسخہ تریاق حفظ جنین کا مثرودیطوس شلیثا جیسا لوگ کہتے ہین قنطارغان فیروزنوش اقراص کا نسخہ۔

وجع مفاصل اور نقرس اور عرق النسا سوطیراشلیثا جیسا کہا گیا ہی معجون فلاسفہ معجون ہرمس انقرویا معجون بزور ایارج ارکاغانیس بنادریطوس جوارش مسحقونیا ضماد کا نسخہ جوارش ہندی جوارش قیصر خصوصاً نقرس کے واسطے روغن میعہ مفاصل کو گرم کر دیتا ہے اور فضول کو مفاصل سے دفع کرتا ہی حقنہ کا نسخہ۔

عرق النسا کے واسطے جوارش کا نسخہ جو امراض بلغمی کے واسطے

لکھا گیا ہی دوا، قباد ملک، ایارج فیقرا، دہن اشادر، دہن قنفلا، روغن کلکلانج خصوصاً عرق النسا کے واسطے معجون کلکلانج خصوصاً ریاح مفاصل کے واسطے ایارج طمغوا خصوصاً ارتعاش مفاصل یعنے جوڑون مین تھرتھری پڑنے کے واسطے حب شیطرج کا نمک۔

درد پشت جو کمر کے پاس ہو ایارج ارکاغانیس حب النجاح حب المقل لکونٹہ کی گولی روغن بابشادر روغن کلکلانج روغن فربیون حب شیطرج حب آخر کلکلانج جوارش سندی معجون خبث الحدید اخروٹ کا مربی تمام پیٹھ کا درد حقنہ کا نسخہ۔

درد حقوین یعنے دونون کولون کا درد حب **شیطرج** کا ہمارا نسخہ روغن افربیون معجون ہرمس۔

دوسرا جملہ قرابادین کا ان مرکب دواؤن کے بیان مین جن کا تجربہ ہر مرض مین جدا گانہ ہوا ہے۔ اس جملہ مین ہم اُن مرکب دواؤن کا ذکر کرینگے جنکو خصوصیت ایک ایک مرض سے ہے اور اس بیان سے پہلے اُن نسخون کو بھی یاد دلائینگے جنکا بیان پہلے جملہ مین ہو چکا ہے تاکہ اس کتاب کے پڑھنے والے کو تمام معالجات پر احاطہ ہو جاوے یا بہت زائد مقدار معالجات کی اُسکو معلوم ہو اور یہ ہماری یاد دہی اس طور پر ہے کہ مثلاً ناظر کتاب ہذا کا اگر ترکھجلی کے علاج کرنے کا ارادہ ہو پہلے اُسکو چاہیے کہ دوسری کتاب قانون کی جسمین ادویہ مفردہ کا بیان ہے دیکھے کہ ایک ہی ساعت مین تمام ادویہ جزئیہ یعنے ترکھجلی کی دوائین جدول مین کتاب دوم کے پائیگا پھر جب اُس کتاب کے دیکھنے کے بعد امراض جزئیہ کتاب سوم اور چہارم کا مطالعہ کرے گا اور اسمین باب جرب یعنے ترکھجلی کا تلاش کریگا وہان پر بھی جو معالجات اس مرض کے مرقوم ہوے ہین اُسکے نزدیک حاضر ہو جاوینگے پھر جب دونون کتابون کے مطالعہ سے فارغ ہو کر پانچوین کتاب قرابادین کو دیکھے گا اسوقت ہم معالجات مرکبہ کو اسی مرض کے محصور کر دینگے اس سبب سے ناظر کتاب ہذا کو ایک راہ معالجات جزئیہ کے محصور کرنے کی ایسی مل گئی جسمین تمام معالجات یا اکثر کا احصار ہوگا۔ اس جملہ کو ہمنے چند مقالات پر منقسم کیا ہے۔

پہلا مقالہ۔ سر کے حالات کے بیان مین اور جو کچھ سر مین ہے دماغ ادن کا بیان۔

صداع یعنے درد سر کے واسطے ایک مخدر دوا ہے حکیم انطوسیس کی **اخلاط اُسکے** شیرقافاوانون جو ایک نوع ہے سولہ مثقال یعنے چھ تولہ شیر خشخاش جسکو افیون کہتے ہین چار مثقال یعنے ڈیڑھ تولہ زعفران چار مثقال یعنے ڈیڑھ تولہ انیسون چار مثقال یعنے ڈیڑھ تولہ بزرالبنج چار مثقال یعنے ڈیڑھ تولہ مرکی چار مثقال یعنے ڈیڑھ تولہ سقمونیا چار مثقال یعنے ڈیڑھ تولہ سب دواؤن کو کوٹ کر سرکہ مین گوندھ کر قرص تیار کرین اور سایہ مین خشک کرین جب حاجت ہو سرکہ مین بھگو کر پیشانی پر لگائین جسکی حد ایک کنپٹی سے دوسری کنپٹی تک ہے اور اگر بیمار کو ہمراہ درد سر کے تپ بھی ہو عوض سرکہ کے پانی مین گھول کر طلا کرنا چاہیے۔

قرص کا نسخہ جسکو حکیم انطونوس استعمال کرتا تھا حب الغار چار مثقال یعنے ڈیڑھ تولہ سقمونیا انیسون مرکی عصارہ آب انگور خام ہر ایک چار مثقال یعنے ڈیڑھ تولہ تخم کرفس زعفران اور نمام ہر ایک آٹھ مثقال یعنے تین تولہ سب کو بقدر کفایت سرکہ مین گوندھ کر قرص بنالین اور پیشانی پر لگائین۔

سعوط جسکو ناس کہتے ہین سر کا تنقیہ کرتا ہے اور جو شخص زمانہ دراز سے آشوب چشم مین گرفتار ہو اُسکو اور جس شخص کو مرگی آتی ہو فائدہ کرتا ہی بہت سی رطوبت سر سے گراتا ہی **اخلاط اُسکے** کلونجی دو مثقال یعنے نو ماشہ نوشادر ایک مثقال یعنے ساڑھے چار ماشہ عصارہ قثاء الحمار ایک مثقال یعنے ساڑھے چار ماشہ سب کو نرم نرم پیس کر اُس تیل مین گوندھین جسکو صفوادیون کہتے ہین یا روغن سوسن یا روغن حنا مین اتنا گوندھین کہ اُس پگھلے ہوے موم کے قوام مین ہو جاوے جسکو روغن مین گھلاتے ہین پھر اُسکو ایک برتن مین رکھ چھوڑین استعمال اس کا اس طرح پر کیا جاتا ہے کہ دونون نتھنون کے اندر اُسکو لگا دیتے ہین اور بہ زور سے کھینچتے ہین کہ ہوا کو دماغ کی طرف کھینچے۔

سعوط کا دوسرا نسخہ بدون اذیت کے دماغ کو پاک کرتا ہی اور کسی قسم کا درد اعضاے سر مین ہو اور درد سر کو فوراً ٹھہرا دیتا ہے یعنے سکون پیدا کرتا ہی **اخلاط اسکے** بخور مریم آٹھ مثقال یعنے تین تولہ

بیخ سوسن دو مثقال یعنی نو ماشہ تودہ سرخ ایک مثقال یعنی ساڑھے چار ماشہ سبکو ملا کر استعمال کرین۔

سعوط کا اور نسخہ بخور مریم تین اوقیہ یعنی آٹھ تولہ سوا پانچ ماشہ عصارہ برگ لبلاب ڈیڑھ اوقیہ یعنی چار تولہ سوا پانچ ماشہ قافا ذ نون چھٹا حصہ مثقال کا یعنی چھ رتی عصارہ قثاء الحمار چھٹا حصہ مثقال کا یعنی چھ رتی سب دواؤن کو ملا کر کسی شیشہ کے برتن مین باحتیاط اُٹھا رکھین اور جب احتیاج ہو تھوڑی سی دوا لیکر عورت کے دودھ مین گھول کر ناس دلائین۔

سعوط فالج اور لقوہ اور استرخاء اعضا اور سفر بھری درتمام درد کے اقسام جو سرد تر ہون اور جو سدہ برودت اور رطوبت سے عضل در عصب مین پڑجائین انکو فائدہ کرتا ہے **اخلاط اُسکے** بیخ حنظل کا نچوڑا ہوا پانی اور چقندر کا نچوڑا ہوا پانی اصل جرطبہ کا نچوڑا ہوا پانی ہر ایک بوزن ایک ملعقہ یعنی آٹھ ماشہ کلونجی اور اسپند ہر ایک دو درہم یعنی سات ماشہ پہلے کلونجی و اسپند کو خوب پیس کر انھین نچوڑے ہوے پانیون مین اچھی طرح سے ملائین پھر اُن دونون کو اسی نچوڑے ہوے پانی سے ملا کر یکجا کرین بعد اُسکے اُٹھا رکھین جب احتیاج ہو اُس عورت کے دودھ مین جسکی گود مین لڑکی ہو گھول کر مریض کو ناس دین یہ ناس سدون کی تفتیح کرتا ہے اور دماغ کو گرم کرتا ہے اور سر مین جسقدر فضول جمع ہون اُن کا اخراج کر کے دماغ کو پاک کر دیتا ہے۔

سعوط کا دوسرا نسخہ جو درد اعضاے سر مین زمانہ دراز سے ہون اون کو فائدہ کرتا ہے **اخلاط اُسکے** موسیائی جوزبوا عنبر کافور اور مشک ایک ایک درہم یعنی ساڑھے تین ماشہ لیکر جدا جدا پیسین پھر اُن سب کو روغن زنبق اور تھوڑے روغن بلسان مین ملا کر اس مین سے بوزن چھ حبہ یعنی چھ سرخ لیکر بقدر مناسب عرق مین گھول کر سعوط کرائین۔

صفت ایارج تنقیہ دماغ کرتا ہے اور مجرب ہے کہ سر کو پاک کر دیتا ہے اور جو فضول سر مین ہون اور جو بیماریان خراب سر کی ہین اُن سب کو دور کرتا ہے **اخلاط اُسکے** شحم حنظل جسکو بیج اور چھلکہ سے پاک کر لیا ہو دس مثقال یعنی پونے چار تولہ کندر فلفل سپید فلفل سیاہ چار مثقال یعنی ڈیڑھ تولہ زعفران ایک مثقال یعنی ساڑھے چار ماشہ مرکی اور صبر اور اشق اور حاشا ہر واحد ایک مثقال یعنی ساڑھے چار ماشہ سقمونیاے بریان چھ مثقال یعنی سوا دو تولہ عصارہ افسنتین دو مثقال یعنی نو ماشہ پہلے دواؤن کو کوٹ چھان کر سفوف بنائین بعد اُسکے پانی مین گوندھ کر رکھ چھوڑین مقدار شربت اسکی چار مثقال یعنی ڈیڑھ تولہ۔

ایارج جو نطوس کی طرف منسوب ہے درد سر اور غشاوہ یعنی جو آنکھ مین جھلی پڑتی ہے اور درد معدہ اور طحال اور جگر کو مفید ہے **اخلاط اُسکے** کندر صاف شدہ اور غاریقون ہر ایک سولہ مثقال یعنی چھ تولہ شحم حنظل جسکو چھلکے اور دانہ سے صاف کر لیا ہو دو مثقال یعنی نو ماشہ اسطوخودس اور فلفل سپید اور فلفل سیاہ ہر ایک سولہ مثقال یعنی چھ تولہ مرکی تین مثقال یعنی ایک تولہ ڈیڑھ ماشہ زعفران چھ مثقال یعنی سوا دو تولہ پوست خربق سیاہ اور صبر اور سقمونیا اور اسقیل بریان اور سنبل سلیخہ ہر ایک سولہ مثقال یعنی چھ تولہ سندروس افربیون ہر ایک آٹھ مثقال یعنی تین تولہ خشک دواؤن کو پیسین اور گوند کے اقسام کو بھگو کر سب دواؤن کو ملا دین مقدار شربت چار مثقال یعنی ڈیڑھ تولہ کی ہے۔

صفت ایارج جو منسوب دیوس حکیم کی طرف ہے شحم حنظل جسکو پوست اور دانہ سے صاف کر لیا ہو اور کندر ہر ایک بیس درہم یعنی پانچ تولہ دس ماشہ زراوند مدحرج تخم کرفس جبلی فلفل سپید ہر ایک پانچ درہم یعنی ایک تولہ ساڑھے پانچ ماشہ سکبینج جاوشیر ہر ایک آٹھ درہم یعنی دو تولہ چار ماشہ سنبل الطیب لسان العصافیر دارچینی سلیخہ زعفران زنجبیل جعدہ ہر ایک چار درہم یعنی ایک تولہ دو ماشہ خشک دواؤن کو کوٹ کر اور گھولکر ملا دین اور گولیان بنا کر استعمال کرین۔

حب سلیم سر کا تنقیہ کرتی ہے تربد اور صبر ہر ایک دس درہم یعنی دو تولہ گیارہ ماشہ شحم حنظل سقمونیا ہر ایک تین درہم یعنی ساڑھے دس ماشہ انیسون اور نمک ہر ایک دو درہم یعنی سات ماشہ مقدار شربت قوی اسکی دو درہم یعنی سات ماشہ ہے اور ضعیف ایک مثقال یعنی ساڑھے چار ماشہ۔

حب نافع سوداوی درد سر کو فائدہ کرتی ہے افتیمون اور غاریقون ہر ایک چار درہم یعنے ایک تولہ دو ماشہ بسفایج تین درہم یعنے ساڑھے دس ماشہ ایارج سات درہم یعنے دو تولہ چار رتی نمک ڈھائی درہم یعنے پونے نو ماشہ ہلیلہ سیاہ پانچ درہم یعنے ایک تولہ ساڑھے پانچ ماشہ حجر باجور دو درہم یعنے سات ماشہ مقدار شربت ڈھائی درہم یعنے پونے نو ماشہ کی ہے۔

حب نافع درد سر کے واسطے جو بلغم اور سودا سے ہو ہلیلہ کابلی بہیرہ اور آملہ ہر ایک تین درہم یعنے ساڑھے دس ماشہ اسطوخودوس دو درہم یعنے سات ماشہ ایارج فیقرا آٹھ درہم یعنے دو تولہ چار ماشہ شحم حنظل چار درہم یعنے ایک تولہ دو ماشہ افسنتین دو درہم یعنے سات ماشہ غاریقون آٹھ درہم یعنے دو تولہ چار ماشہ تربد افتیمون ہر ایک پندرہ درہم یعنے چار تولہ ساڑھے چار ماشہ خربق سیاہ پانچ درہم یعنے ایک تولہ ساڑھے پانچ ماشہ مقدار شربت ڈھائی درہم یعنے پونے نو ماشہ کی ہے۔

جوشاندہ ماء الاصول رینڈی کے تیل کے ساتھ بلغمی درد سر اور گھومنی اور مرگی کے واسطے پلایا جاتا ہے **اخلاط اسکے** پوست بیخ کرفس پوست بیخ بادیانہ ہر ایک دس درہم یعنے دو تولہ گیارہ ماشہ بیخ اذخر خولنجان کوہی سنبل الطیب زراوند مدحرج ہر ایک آٹھ درہم یعنے دو تولہ چار ماشہ شاہترہ سات درہم یعنے دو تولہ چار رتی ہلیلہ زرد آٹھ درہم یعنے دو تولہ چار ماشہ افتیمون چار درہم یعنے ایک تولہ چار ماشہ مصطگی ساڑھے تین درہم یعنے ایک تولہ دو رتی جعدہ چار درہم یعنے ایک تولہ دو ماشہ سب کو چار رطل یعنے سوا یا ڈیڑھ دو سیر پانی مین جوش دین تاکہ ایک رطل یعنے پونے چونتیس تولہ باقی رہ جاے اسمین ایارج فیقرا چار درہم یعنے ایک تولہ دو ماشہ ہنگو دین اور ہر روز تین اوقیہ یعنے آٹھ تولہ سوا پانچ ماشہ یہ جوشاندہ اور ایک درہم یعنے ساڑھے تین ماشہ رینڈی کا تیل ملاکر پیا کرین۔

مطبوخ جامع اخلاط کو باسہال دفع کرتا ہے ہلیلہ سیاہ ہلیلہ زرد ہلیلہ کابلی ہر ایک دس درہم یعنے دو تولہ گیارہ ماشہ آلو بخارا انیس دانہ انجیر پندرہ درہم یعنے چار تولہ ساڑھے چار ماشہ شاہترہ سات درہم یعنے دو تولہ چار رتی افسنتین تین درہم یعنے ساڑھے دس ماشہ تین رطل یعنے تخمیناً آدھی چھٹانک سوا سیر پانی مین جوش دین تاانکہ ڈیڑھ رطل رہ جاے اسمین سے دو ثلث رطل یعنے بائیس تولہ لیکر اسمین ایک درہم یعنے ساڑھے تین ماشہ تربد اور چار دانق یعنے دو ماشہ صبر اور غاریقون دو دانق یعنے ایک ماشہ ملاکر خوب ملین اور چھانکر پی جائین اور جو شخص ضعیف ہو اسکو چاہیئے کہ پسی ہوئی دوائین نہ ڈالے مگر دس درہم یعنے دو تولہ گیارہ ماشہ املتاس کے بیج نکال کر مل دین اور پی جائین۔

شقیقہ جسکو آدھاسیسی کہتے ہین یہ قرص ہے جو اس درد کو نفع کرتا ہے اور پورا عمل کرتا ہے جسوقت دو تین مرتبہ کنپٹی پر ایک پیشانی سے دوسری پیشانی تک طلا کیا جاے **اخلاط اسکے** زعفران پندرہ مثقال یعنے پانچ تولہ ساڑھے سات ماشہ اور فنجنکشت یعنے سبز پھٹکری دس مثقال یعنے پونے چار تولہ مرکی اور سوریا اور افیون عصارہ انگور خام خشک شدہ قلقطار یعنے زرد پھٹکری ہر ایک تین مثقال یعنے ایک تولہ ڈیڑھ ماشہ صمغ عربی پندرہ مثقال یعنے پانچ تولہ ساڑھے سات ماشہ سب کو پیس کر اسپر شراب قابض بقدر کفایت ڈالین اور اتنا پیسین جیسے شیاف پیسا جاتا ہے اور اسکے قرص بنا ڈالین جب حاجت ہو سرکہ پانی مین ملاکر اسمین قرص گھول کر پیشانی پر لگائین۔

دواے شقیقہ کہنہ فلفل سپید دو مثقال یعنے نو ماشہ خلط زعفران یعنے قرص زعفران دو مثقال یعنے نو ماشہ فربیون نصف مثقال یعنے سوا دو ماشہ کبوتر کی بیٹ نصف مثقال یعنے سوا دو ماشہ جبر البوراقین یعنے ایک قسم خاص کی مٹی نصف مثقال یعنے سوا دو ماشہ سب دواؤنکو پیس کر ملائین اور سرکہ مین گھول کر کنپٹی کا عضلہ اور آدھی کنپٹی پر جس طرف درد ہو طلا کرین۔

دوسرا مقالہ آنکھ کی بیماریون کی دوا کا بیان آشوب چشم اور دیگر مواد کا آنکھ کی طرف کھنچ کر آنا۔

شیاف جسکو ایک کحال نے باشندگان ثافلوس سے بنایا ہے نسخہ اسکا یہ ہے ماشیا ثا تالیس مثقال یعنے اٹھارہ تولہ انزروت چوبیس مثقال یعنے نو تولہ ساذج بارہ مثقال یعنے ساڑھے چار تولہ

عصارہ بیبرج آٹھ مثقال یعنے تین تولہ گوند دس مثقال یعنے تین تولہ ساڑھے چار ماشہ کتیرا بارہ مثقال یعنے چار تولہ چھ ماشہ پانی میں گھول کر استعمال کریں۔

نسخہ شیاف جسکا نام جالب النوم رکھا ہی یعنے نیند پیدا کرتا ہے آنکھ کے درد شدید اور ہر ایک ورم کو فایدہ کرتا ہے اور اگر مواد قوی کی بطرف آنکھ کے کشش ہو اُسکو روکتا ہے مامیثا بیس مثقال یعنے نو تولہ انزروت آٹھ مثقال یعنے تین تولہ زعفران اور مرکی افیون سرخ پھٹکری جلی ہوئی ہر ایک آٹھ مثقال یعنے تین تولہ گوند بارہ مثقال یعنے ساڑھے چار تولہ دواؤں کو آب باران سے گوندھ کر رکھ چھوڑیں اور استعمال کے وقت انڈے کی سپیدی ملا کر استعمال کریں۔

صفت دواے ارسطراطس آنکھ کی تر کھجلی اور پرانے آشوب چشم کو فایدہ کرتی ہے اور جس کان سے پیپ بہتی ہو اور جن قروح کا مندمل ہونا دشوار ہو انکو اور جو آکلہ منہ میں پیدا ہوتا ہی اُسکو فایدہ کرتی ہی **اخلاط اُسکے** جلا ہوا تانبا دو مثقال یعنے نو ماشہ مرکی ایک مثقال یعنے ساڑھے چار ماشہ پھٹکری سرخ جلی ہوئی ایک مثقال یعنے ساڑھے چار ماشہ فلفل سیاہ ثلث مثقال یعنے ڈیڑھ ماشہ زعفران نصف مثقال یعنے سوا دو ماشہ شراب نو اوقیہ یعنے پچیس تولہ چھ رتی دوشاب انگور ساڑھے چار اوقیہ یعنے ساڑھے بارہ تولہ تین رتی خشک دواؤں کو شراب میں پیسکر جب خشک ہو جائیں دوشاب انگور ملا کر پھر پیسیں اور کسی برتن میں اُٹھا رکھیں اور کسی برتن میں رکھکر نرم آنچ سے جوش دیں بعد جوش دینے کے کسی تانبے کے برتن میں اُٹھا رکھیں اور استعمال کریں۔

طلا کا نسخہ جسکو حکیم نیوکانس نے تیار کیا ہے مادہ کثیر اور درد شدید کو فایدہ کرتا ہے **اخلاط اُسکے** گل سرخ تازہ دو مثقال یعنے نو ماشہ بزر البنج آٹھ مثقال یعنے تین تولہ کندر چھ مثقال یعنے سوا دو تولہ مرکی چار مثقال یعنے ڈیڑھ تولہ جو کے ستو اٹھارہ درہم یعنے پانچ تولہ تین ماشہ بھُنی ہوئی ایک انڈے کی زردی عصارہ بیبرج چار مثقال یعنے ڈیڑھ تولہ زعفران دو مثقال یعنے نو ماشہ افیون چار مثقال یعنے ڈیڑھ تولہ شراب قابض بقدر کفایت ملا کر قرص تیار کریں اُسکے بعد استعمال کریں۔

دوسرا نسخہ جسکو تخفی کہتے ہیں تانبا جلا ہوا اور دھلا ہوا بارہ مثقال یعنے ساڑھے چار تولہ زعفران چھ مثقال یعنے سوا دو تولہ فلفل سپید چار مثقال یعنے ڈیڑھ تولہ مرکی افیون ہر ایک چار مثقال یعنے ڈیڑھ تولہ گوند بارہ مثقال یعنے ساڑھے چار تولہ شراب میں گوندھ کر استعمال کریں۔

شیاف کا اور نسخہ حمام میں نہانے سے پہلے استعمال کیا جاتا ہے مواد کثیرہ جو آنکھوں میں بہہ کر آتے ہیں اُن کو خصوصاً جس وقت کہ آنکھ میں تری بدشواری آتی ہو اور ورم کی رنگت سپیدی مایل ہو اس طرح پر کہ آشوب چشم کے آثار میں سے نشانی وہی ورم ہو جس میں سپیدی چشم سیاہی شدید پیدا آگئی ہو اس شیاف کا استعمال اسوقت مناسب ہے جس وقت بیمار کو حمام میں داخل ہونے کا حکم دیا جائے اُسی کے بعد اس شیاف کو لگانا چاہیے **اخلاط اُسکے** وہ پتھر جسکا نام مخسوتیس ہے آٹھ مثقال یعنی تین تولہ کندر سات مثقال یعنے دو تولہ چھ ماشہ تانبا جلا ہوا اور دھویا ہوا اور افیون اور گوند ہر ایک آٹھ مثقال یعنے تین تولہ مرکی چار مثقال یعنے ڈیڑھ تولہ شراب میں بقدر کفایت گوندھ کر اُٹھا رکھیں اور استعمال کے وقت انڈے کی سپیدی میں پتلا پتلا گھول کر آنکھ میں ٹپکائیں اور کئی مرتبہ اسیطرح ٹپکاتے رہیں۔

دوسرا نسخہ کہ یہ بھی قبل حمام کے استعمال کیا جاتا ہے اس نسخہ کو یوحنس نامی کحال نے مرکب کیا ہی آنکھ کے درد ہاے شدیدہ کو نفع کرتا ہی آنکھ کے درد ہر روزہ میں بہت سی تسکین دیتا ہی اور پرانے آشوب چشم کو فایدہ کرتا ہی **اخلاط اُسکے** صبر آٹھ مثقال یعنے تین تولہ تانبا جلا ہوا اور دھویا ہوا اور افیون اور گوند ہر ایک سولہ مثقال یعنے چھ تولہ زعفران آٹھ مثقال یعنے تین تولہ اقلیمیا چار مثقال یعنے ڈیڑھ تولہ کندر تین مثقال یعنے چودہ ماشہ ان دواؤں کو اس شراب میں گوندھیں جسکا نام قندلیون ہے اور انڈے کی سپیدی ملا کر خوب باریک پیسیں اسطرح پر استعمال کریں کہ غذا نہونے پاے اور مناسب ہے کہ سلائی میں لگا کر اس دوا کو آنکھ میں تین تین یا چار چار گھنٹے کے بعد لگایا کریں اور اتنے زمانہ تک آنکھ کو تعب اور حرکت سے بچائیں اور

بعد استعمال اس دوا کے مریض کو حمام جانے کی اجازت دین۔

شیاف منجح جو ہر وزہ آنکھ کے درد مین سکون پیدا کرتا ہے اور اسکا نام مکیب بھی ہے یعنے ورم کی تحلیس کرتا ہے اور اسکو فوراً شگافتہ کر دیتا ہے **اخلاط اُسکے** سنگ سرمہ اقاقیا ہر ایک چار شقال یعنے ڈیڑھ تولہ اقلیمیا چھ شقال یعنے سوا دو تولہ جلا ہوا تانبا اور دھویا ہوا چودہ شقال یعنے سوا پانچ تولہ سپیدہ قلعی آٹھ شقال یعنے تین تولہ سنبل اور رسوت ہر ایک چار شقال یعنے ڈیڑھ تولہ جند بید ستر صبر اور افیون سبز پھٹکری جلی ہوئی ہر ایک دو شقال یعنے نو ماشہ گوند چالیس شقال یعنے پندرہ تولہ اس پانی سے ان دواؤن کو گوندھین جسمین گلاب کا پھول جوش دیا ہوا اور انڈے کی سپیدی مین ملا کر استعمال کرین مگر کسی قدر گاڑھا قوام رہے۔

شیاف جسکو جالینوس نے مرکب کیا ہے اُسکو سولھ مانج بھی کہتے ہین بہت شدید درد کو فائدہ کرتا ہے اور آنکھونکی بیماری کو بروقت انحطاط کے اسکا استعمال فائدہ کرتا ہے **اخلاط اُسکے** اقلیمیا بھونی ہوئی سولہ شقال یعنے چھ تولہ اقاقیا چالیس شقال یعنے پندرہ تولہ تانبا جلا ہوا اور دھویا ہوا چودہ شقال یعنے سوا پانچ تولہ افیون اور رسوت ساذج ہندی سنبل الطیب زعفران صبر جند بیدستر ہر ایک دو شقال یعنے نو ماشہ مرکی سپیدہ قلعی سنگ سرمہ دُھلا ہوا ہر ایک آٹھ شقال یعنے تین تولہ گوند چالیس شقال یعنے پندرہ تولہ یعنے سب دواؤن کو پانی مین گوندھ کر رکھ چھوڑین اور انڈے کی سپیدی مین ملا کر استعمال کرین اس دوا کا استعمال ابتداء مرض مین بھی ہوتا ہے۔

شیاف جسکا نام تعنس ہے اس شیاف کو ایک شاہزادی کی عورت نے بنایا تھا سخت اقسام کے درد جو آنکھ مین ہون اُنکو فائدہ کرتا ہے اقلیمیا سولہ شقال یعنے چھ تولہ سپیدہ دُھلا ہوا چالیس درہم یعنے پندرہ تولہ نشاستہ کتیرا اقاقیا افیون ہر ایک دو شقال یعنے نو ماشہ گوند بارہ شقال یعنے ساڑھے چار تولہ آب باران مین گوندھ کر رکھ چھوڑین جب وہ وقت آئے اس شیاف کے لگانیکی حاجت ہو چار انڈون کی سپیدی اس مین ملا کر استعمال کرین مگر انڈے تازہ ہون۔

شیاف جو بہ لقب صقی مشہور ہے اقلیمیا سوختہ بھنی ہوئی اور طین شاموس سپیدہ قلعی ہر ایک بیس شقال تانبے کا چھیلن دُھلا ہوا اقاقیا قشار کندر ہر ایک دو شقال یعنے نو ماشہ کتیرا پانچ شقال یعنے ایک تولہ ساڑھے دس ماشہ صمغ عربی پندرہ شقال یعنے پانچ تولہ ساڑھے سات ماشہ پانی مین گوندھ کر رکھ چھوڑین اور انڈے کی سپیدی ملا کر استعمال کرین۔

شیاف جسکا نام کوکب ہے ایسا ستارہ ہے جسکی قوت کبھی مغلوب نہین ہوتی سخت اقسام کے درد اور ٹھورا اور موسرج جو ایک فرونی آنکھ مین چونٹی کے سر کے برابر سیاہ رنگ کی جسمین سُرخی اور کبودی طبقہ عنبیہ کی ہو نکلتی ہے اُسکو اور قروح چرک آلودہ اور قروح جن مین تاکل ہو اور پُرانی بیماریون کو آنکھ کے فائدہ کرتا ہے اور جلا دیتا ہے نشانات کو بھی دور کرتا ہے **اخلاط اُسکے** اقلیمیا سوختہ اور دُھلی ہوئی سپیدہ قلعی دُھلا ہوا ہر ایک سولہ شقال یعنے چھ تولہ سنگ سرمہ اور نشاستہ ہر ایک بارہ شقال یعنے ساڑھے چار تولہ اکھاون بھٹیون کی جسمین تانبے کو معدنی چرک وغیرہ سے خالص کر لیتے ہین اور جلا ہوا سیسہ دُھلا ہوا اور طین شاموش ہر واحد آٹھ شقال یعنے تین تولہ مرکی دو شقال یعنے نو ماشہ افیون دو شقال یعنے نو ماشہ کتیرا آٹھ شقال یعنے تین تولہ آب باران سے گوندھ کر تیار کرین۔

شیاف بارفراطس یہ شیاف بہت بکار آمد ہے اقلیمیا اور زعفران ہر ایک بارہ شقال یعنے ساڑھے چار تولہ افیون اور تانبے کا چھیلن ہر ایک چھ شقال یعنے سوا دو تولہ شابورقان کا چھیلن صاف کیا ہوا اور آبا یعنے سنگ جلا ہوا اور دُھلا ہوا ہر ایک پانچ شقال یعنے ایک تولہ ساڑھے دس ماشہ مرکی تین شقال یعنے ایک تولہ ڈیڑھ ماشہ سنبل الطیب دو شقال یعنے نو ماشہ اقاقیا دو شقال یعنے نو ماشہ عصارہ گل سُرخ اور صمغ عربی ہر ایک بارہ شقال یعنے ساڑھے چار تولہ آب باران سے گوندھا جاتا ہے۔

شیاف جسکا لقب دبردی ہے حکیم لقلس نے اسکو بنایا ہے درد شدید کو اور لطیف مواد جو بکثرت آنکھ کی طرف کھنچتے ہون اُن کو اور شور اور

سورسرج کو فائدہ کرتا ہی **اخلاط اُسکے** گل سرخ تازہ زیرہ برآوردہ چار شقال یعنے ڈیڑھ تولہ زعفران چار شقال یعنے ڈیڑھ تولہ افیون سدس شقال یعنے چھ رتی سنبل الطیب سدس شقال یعنے چھ رتی صمغ عربی تین شقال یعنے ایک تولہ ڈیڑھ ماشہ آب باران مین گوندھ کر اسکا استعمال انڈے کی سپیدی ملا کر کیا جاتا ہے۔

شیاف وردی کا اور **نسخہ** جسکا لقب حسن کیا گیا ہی یعنی امراض مذکورہ بالا کو فائدہ کرتا ہی **اخلاط اُسکے** گل سرخ تازہ زیرہ برآوردہ چوبیس شقال یعنے نو تولہ زعفران بارہ شقال یعنے ساڑھے چار تولہ نشاستہ چھ شقال یعنے ڈیڑھ تولہ افیون چار شقال یعنے ڈیڑھ تولہ کتیرا آٹھ شقال یعنے تین تولہ عصارہ برگ سرو مین گوندھ کر تیار کیا جاتا ہے۔

شیاف وردی جسکو حکیم طادانطینوس نے بنایا ہے گل سرخ تازہ بارہ شقال یعنے ساڑھے چار تولہ خاکستر اوس بھٹی کی جسمین تانبے کی تخلیص کی جاتی ہے اور سنبل اور زعفران اور افیون اور گوند ہر ایک چار شقال یعنے ڈیڑھ تولہ آب باران مین گوندھ کر تیار کرین۔

شیاف وردی کا اور نسخہ جسکو حکیم دیاغوراس نے بنایا ہے اور اُسکو شیاف اکبر بھی کہتے ہین درد شدید اور ان مقامات کو جسمین دانہ ہون اور اُن گہرے زخم چرک آلودہ کو جو طبقہ قرنیہ مین ہون اور مورسرج کو اور اُس مادہ کو جو زمانہ دراز سے آنکھ مین کھنچ رہا ہو اور اُس آشوب چشم کہنہ کو جسکا دور ہونا دشوار ہو فائدہ کرتا ہی **اخلاط اُسکے** گل سرخ تازہ زیرہ برآوردہ بہتر شقال یعنے ستائیس تولہ اقلیمیا سوختہ اور دُھلی ہوئی چوبیس شقال یعنے نو تولہ زعفران چھ شقال یعنے سوا دو تولہ افیون تین شقال یعنے ایک تولہ ڈیڑھ ماشہ سنگ سرمہ تین شقال یعنے ایک تولہ ڈیڑھ ماشہ اور بعض لوگ اسمین چھ شقال یعنے سوا دو تولہ تانبے کا چھیلن دو شقال یعنے نو ماشہ سنبل الطیب دو شقال یعنے نو ماشہ مرمکی چار شقال یعنے ڈیڑھ تولہ اور بعض آدمی چھ شقال مرمکی یعنے سوا دو تولہ زنگار دو شقال یعنے نو ماشہ اور ایک قوم تین شقال یعنے ایک تولہ ڈیڑھ ماشہ زنگار اور چوبیس شقال صمغ عربی ملاتے ہین یہ دوائین آب باران سے گندھ کر شیاف تیار ہوتا ہی اور دودھ کے ذریعہ سے استعمال کیا جاتا ہے۔

شیاف منجح یاسمین ملا کر بنایا جاتا ہے آنکھ مین جوشش مواد کی ہو اُسکو فائدہ کرتا ہی **اخلاط اُسکے** اقاقیا عصارہ یاسمین ہر ایک اڑتالیس شقال یعنی اٹھارہ تولہ راکھ اُن بھٹیون کی جسمین تانبا معدنی چرک سے صاف کیا جاتا ہی اور زعفران ہر ایک چوبیس شقال یعنے نو تولہ افیون چار شقال یعنے ڈیڑھ تولہ اور ایک نسخہ مین چھ شقال یعنے سوا دو تولہ مرمکی چار شقال یعنے ڈیڑھ تولہ بنگ چار شقال یعنے ڈیڑھ تولہ تانبا جلا ہوا اور دُھلا ہوا چار شقال یعنے ڈیڑھ تولہ چالیس شقال یعنے پندرہ تولہ شراب مین گوندھ کر تیار کرین۔

شیاف جسکو تفاحی کہتے ہین اُس شخص کے لائق ہی جسکی آنکھ کسی دوا کی برداشت نکر سکتی ہو پھنسی اور گہرے زخم جو آنکھ مین ہون اور آنکھ مین تھوڑے دن سے چرک آتا ہو طبقہ قرنیہ سے اُسکو اور مورسرج یعنے پردار کو اور جو مادہ بکثرت آنکھ مین آیا ہو اُسکو اور جو بیماریان تھوڑے دنون سے پیدا ہوئی ہون انکو فائدہ کرتا ہے **اخلاط اُسکے** اقلیمیاے سوختہ جسکو دودھ مین بجھایا ہو دے سولہ شقال یعنے چھ تولہ سپیدۂ قلعی دُھلا ہوا آٹھ شقال یعنے تین تولہ زعفران چار شقال یعنے ڈیڑھ تولہ کتیرا دو شقال یعنے نو ماشہ آب نطرون یعنے کماۃ مین گوندھ کر سپیدی بیضہ کے ہمراہ استعمال کرین۔

شیاف جسکا نام مشتق اس حکیم کے نام سے ہی جس نے اسکو مرکب کیا ہے اور اُسکو سوریاس حکیم کہتے ہین یہ شیاف بہت بکار آمد ہے آنکھون کے پُرانے درد کو اور بڑے کویہ سے آنکھ کے منجملہ دونون گوشہ چشم کے جو گوشت جاتا رہا ہو اسکو فائدہ کرتا ہی اور یہی مرض آنکھ کا وہ ہی جسکا نام دمعہ ہے اور جو خراج یعنے پھوڑا کہ اسی کویہ مین نکلتا ہے اور وہی ناسور ہو جاتا ہے اُسکو فائدہ کرتا ہے **اخلاط اُسکے** اقلیمیا بھنی ہوئی اور شادنج سوختہ اور رشتہ ہر ایک اٹھائیس شقال یعنے ساڑھے دس تولہ راکھ اُس بھٹی کی جسمین تانبا صاف کیا جاتا ہے چوبیس شقال یعنے نو تولہ مرمکی اڑتالیس شقال یعنے اٹھارہ تولہ زعفران چار شقال یعنے ڈیڑھ تولہ افیون آٹھ شقال یعنے تین تولہ فلفل سپید تین دانہ صمغ عربی چھ شقال یعنے سوا دو تولہ شراب مین گوندھا جاتا ہی اور سپیدی بیضہ ملا کر ان

مقامات پر لگایا جاتا ہے جن مین یہ امراض تھوڑے دنون سے پیدا ہوے ہون اور قوام اسکا رقیق بنانا چاہیئے بعض آدمی بارہ مثقال یعنے ساڑھے چار تولہ زعفران بھی اسمین ڈالتے ہین۔

شیاف ہوائی اسکا نام شیاف ہندی بھی ہے اسکی خاصیت یہ ہے کہ ہر قسم کے آشوب چشم کو روکتا اور فساد چشم اور خشک کھجلی کو جو آنکھ مین ہو اور جو چیز آنکھ مین پڑ گئی ہو اسکو اور جو نشان آنکھ مین پڑ گئے ہون انکو فائدہ کرتا ہے اور جس آنکھ مین بطور سرمہ کے لگایا جاوے اُسکی ایسی حفاظت کرتا ہے کہ بروقت لگانے کے اور بعد لگانے کے پھر کبھی اس آنکھ مین کدورت نہین آتی **اخلاط اُسکے** سپیدہ قلعی اڑتالیس مثقال یعنے اٹھارہ تولہ اقلیمیائے قبرسی چوبیس مثقال یعنے نو تولہ ہندوستان کی بنی ہوئی روشنی پانچ مثقال یعنے ایک تولہ ساڑھے دس ماشہ انزرانیون اور وہ دوا جسکو نوریقون کہتے ہین جسکا ترجمہ عربی زبان مین خزفی سے کیا جاتا ہے اور عصارہ انگور خام خشک شدہ اورانیون ہر ایک پانچ مثقال یعنے ایک تولہ ساڑھے دس ماشہ فلفل سپید چھ مثقال روغن بلسان آٹھ مثقال یعنے تین تولہ اور ایک نسخہ مین چھ مثقال یعنے سوا دو تولہ گوند سولہ مثقال یعنے چھ تولہ دارچینی دو مثقال یعنے نو ماشہ کوٹ کر آب فطر مین گوندھ کر استعمال کرین۔

یہ دوا ورم شدید کو فائدہ کرتی ہے اور آنکھ کے اُس ورم کو جو غلبہ حرارت سے ہیجان مین آتا ہے افیون کتیرا فیلزہرہ سپیدہ ہر ایک چھ درہم یعنے پونے دو تولہ صمغ عربی بارہ درم یعنے ساڑھے تین تولہ سب کو کوٹ کر پیسکر درست کرین اسکے بعد تازہ تلسی لیکر ایک رطل یعنے پونے چونتیس تولہ آب باران مین جوش دین تا اینکہ تہائی پانی باقی رہجاوے بعد اُسکے پانی کو چھان لین اسی پانی مین پسی ہوئی دوائین گوندھ کر شیاف برابر دانہ نخود کے بنائین اور سایہ مین خشک کرین جب آنکھ مین اسکا لگانا منظور ہو سرد پانی یا عورت کا دودھ یا سپیدی بیضہ مین گھسکر لگائین یا سیپی کو سیسے کے ٹکڑے یا تانبے کے برتن مین پانی ڈالکر جوش دین اور اُسی پانی مین گھسکر آنکھ مین لگائین صبح کے وقت گیارہ یا سات سلائی پھیرنی چاہیے اور اسی قدر رات کو اسکے لگانے سے جو تری اور رطوبت آنکھ مین کھنچکر آتی ہے دور ہو جاتی ہے اور آنکھ کو قوت دیتی ہے ورم کو دور کرتی ہے۔

یہ دوا سخت آشوب چشم کو فائدہ کرتی ہے اور ورم مین سکون پیدا کرتی ہے اور جو تری آنکھ مین آتی ہے اسکو دور کرتی ہے اور حرارت چشم مین سکون پیدا کرتی ہے **اخلاط اُسکے** شیاف مامیثا اڑتالیس درہم یعنے اٹھارہ تولہ زعفران چوبیس مثقال یعنے سات تولہ افیون بارہ درہم یعنے ساڑھے تین تولہ فیلزہرہ اور قرص عصارہ دبنگ سپید جو خشک ہوگیا ہو ہر ایک چھ درہم یعنے پونے دو تولہ تازہ گلاب سپید پھول کی پنکھڑیان جنکی جڑین کاٹ ڈالی ہون چالیس درہم یعنے گیارہ تولہ آٹھ ماشہ گوند اڑتالیس درہم یعنے چودہ تولہ سب دواؤن کو کوٹ پیسکر آب باران اور آب اکلیل الملک مین گوندھ کر تیار کرین اگر اکلیل الملک تازہ ملجاوے پتیون سے پانی نچوڑین اور اگر خشک ہو اسکو جوش دیکر پانی کو صاف کرلین اور دواؤن کو پیسکر کسی پانی مین گوندھین اور چھوٹی چھوٹی گولیان برابر دانہ نخود کے بناوین اور خشک کرین جب آنکھ مین لگانا منظور ہو تانبے کے پتر یا سیپی مین سرد پانی یا عورت کے دودھ یا انڈے کی سپیدی مین گھسکر صبح وشام لگادین۔

دوا جسکا نام اکثیرین احمر ہے ان قروح کو فائدہ کرتی ہے جو آنکھ مین ہون اور حرارت شدید چشم کو مفید ہے اور جو رطوبت اور تری کثرت فضول سے آنکھ مین کھنچ کر آتی ہو اُسکو دور کردیتی ہے اور پردہ چشم کو قوی کرتی ہے **اخلاط اُسکے** افیون اور شادنج صفر یعنے زرد اور کانسی جلایا ہوا اور گیہون کا ماوا ہر ایک آٹھ درہم یعنے دو تولہ چار ماشہ گوند اڑتالیس درہم یعنے چودہ تولہ سپیدہ چونسٹھ درہم یعنے اٹھارہ تولہ آٹھ ماشہ اقلیمیا اٹھائیس درہم یعنے آٹھ تولہ دو ماشہ پہلے شادنج اور کانسی جلی ہوئی کو پانی مین جداگانہ اچھی طرح پیسین بعد اُسکے سب دواؤن کو ملاکر پیسین جب سرمہ کے مثل باریک ہو جاوے اُسکو آنکھ مین بطور سنگ سرمہ کے لگائین۔

صفت ایک مرہم کی جو آنکھ پر رکھا جاتا ہے شدت کو اُس حرارت کی فائدہ کرتی ہے جسکا آنکھ مین ہیجان ہوتا ہے اور جو رطوبت آنکھ مین کھنچ کر آتی ہے اُسکو قطع کرتا ہے اور آنکھ کو قوت دیتا ہے درد مین سکون پیدا کرتا ہے برگ خشک شدہ اور

پوست انار شیرین تر و تازہ اور مسور ہر ایک پانچ درہم یعنے ایک تولہ ساڑھے پانچ ماشہ لے کر ایک رطل پانی یعنے چونتیس تولہ اس پر ڈالیں اور اچھی طرح جوش دیں اور صاف کرکے خوب کوٹیں اور تھوڑا سا پانی اور روغن گل ملا کر آنکھ پر لگائیں۔

یہ دوا آنکھ کے ہر قسم کے درد کو فائدہ کرتی ہے بشرطیکہ وہ درد حرارت سے ہو زعفران اور لبان اور صبر اور مرکی افیون انزروت جسکو ہندی میں لاے کہتے ہیں پانچ درہم یعنے ایک تولہ ساڑھے پانچ ماشہ لیکر کوٹیں اور پیسیں اور ابتداء زمانہ میں درد کے سرکہ یا آب کاسنی تازہ یا آب فوفیرا جو دوا کے مشہور ہے یا بھنگ کا پانی یا آب کشنیز تازہ میں ملا کر لگائیں اور جب زمانہ درد کا زیادہ گذر جائے پھر اس دوا کو آنکھ اور پیشانی اور جبین یعنے جہاں تک طول اور عرض کل پیشانی کا ہو طلا نامی شراب ملا کر کسی قدر گرم کرکے ان مقامات پر لگائیں یا جو کے ستو چار درہم یعنے ایک تولہ دو ماشہ جنگلی کسم دو درہم یعنے سات ماشہ افیون ایک درہم یعنے ساڑھے تین ماشہ سب کو پیسکر روغن گل میں گھیپ کر جس آنکھ میں آشوب یا ورم گرم ہو اسپر رکھیں۔

سرمہ جسکا نام اسطاطیقون ہے آنکھ کے پیلے بدرنگ ہونے اور اسکی سرخی کو فائدہ کرتا ہے جسوقت آنکھ میں ٹپکایا جاوے اور جسوقت ابتداء اقسام نزول میں آنکھ میں لگایا جاوے اور جسوقت کحل وردی آمیز ملایا جاوے **اخلاط اسکے** اقلیمیا اور جلا ہوا تانبا اور صبر ہر واحد ایک جز سنبل اور مرکی ہر واحد پانچ جز زعفران اور افیون ہر واحد نصف جز اقاقیا صاف چار جز رسوت پانچ جز گوند چار جز پہلے اقلیمیا اور تانبے اور صبر اور اقاقیا کو آب شیرین میں چار مہینے پیسیں بعد اسکے رسوت اور زعفران اور افیون کو دوسرے کھرل میں پانچ دن پیسیں اسکے بعد جو دوائیں پہلے چار مہینے پس چکی ہیں انھیں اسکو ملائیں اور گوند کو پانی میں اتنا بھگوئیں کہ گھل جاوے اور بعد گھلنے کے دواؤں کو سیر ڈالیں اور پیسکر خوب ملا دیں پھر اسکے بعد قرص یا گولیاں بنالیں اور پھر بطور سرمہ کے لگائیں انشاء اللہ فائدہ کریگا۔

سرمہ جملہ اقسام درد چشم کو جو نزلہ سے پیدا ہوں مفید ہے **اخلاط اسکے** برگ علیق جسکو توت سہ گل کہتے ہیں لیکر نچوڑیں اور صاف کریں اور کھرل میں اسکو پیسیں یہانتک کہ گاڑھا ہوجاوے گاڑھے ہونے کے بعد پھر تھوڑا سا پیسیں بعد اسکے ہموزن اسکے گوند لیکر پانی میں اتنی دیر بھگوئیں کہ گھل جاوے اور مثل شہد کے ہوجاوے پھر اسکو علیق کے پانی میں ملاویں اور چند روز پڑا رہنے دیں تا اینکہ خشک ہوجاوے اور گولیاں بندھ سکیں بعد اسکے گولی بنا کر سایہ میں خشک کریں اور بطور سرمہ کے لگائیں۔

آنکھ کے قروح اور آنکھ کے دانہ اور پھنسیاں اور آنکھ میں جو ریم پڑجاوے **جاننا چاہیئے** کہ شیاف کوکب جو اوپر مذکور ہوچکا ہے ان امراض کو بہت مفید ہے اسی طرح وہ شیاف جسکو شیاف منج کی سرخی سے لکھا ہے اور شیاف تفاحی نہایت درجہ کی دوا ہے۔

شیاف جو منسوب بطرف ماہور کے ہے پرانی بیماریوں کو اور وہ پیپ جو آنکھ میں ہوتی ہے اسکو مفید ہے **اخلاط اسکے** توتیا بتیس مثقال یعنے بارہ تولہ اور تانبا جلا ہوا بائیس مثقال یعنے سوا آٹھ تولہ زعفران سولہ مثقال یعنے چھ تولہ مرکی سولہ مثقال یعنے چھ تولہ شادنہ دس مثقال یعنے پونے چار تولہ فلفل سپید چالیس عدد صمغ عربی چالیس مثقال یعنے پندرہ تولہ شراب میں گوندھ کر تیار کریں اور دوسرے نسخے میں ہے کہ دس مثقال یعنے پونے چار تولہ افیون اس میں بڑھاویں۔

خروق قرنیہ یعنے طبقہ قرنیہ کے شگاف شیاف وردی تمام مور سرج کو مفید ہے۔

ذرور جو طبقہ قرنیہ کے گڑھوں کو بھر دیتا ہے بڑی سیپی جلی ہوئی اور شادنہ ہر ایک دو درہم یعنے سات ماشہ کوٹ چھان کر آنکھ پر چھڑکیں۔

غرب جس شیاف کو حکیم سورباف نے مرکب کیا ہے غرب یعنے ناسور گوشہ چشم کو مفید ہے اور اوپر مذکور ہوچکا ہے۔

سپیدی چشم اور قروح کے نشانات سپیدی چشم کو دوائے قبطی مصری اور شیاف ہندی فائدہ کرتی ہے اور چھپکلی کی بیٹ سے سرمہ لگانا بھی مفید ہے۔

شیاف زرد شیاف اصفر جو مشہور بنام خلاف مطلقہ ہر چھلی جو آنکھ میں

بڑھ جائے اور تاریکی چشم اور پرانی بیماریوں کو فائدہ کرتا ہے اور نشانات کو اور صلابت کے اقسام آنکھ میں ہوں انکو بھی فائدہ کرتا ہے اقلیمیا چوبیس مثقال یعنی نو تولہ عصارہ انگور خام جو خشک ہو گیا ہو بارہ مثقال یعنے ساڑھے چار تولہ توسا در بارہ مثقال یعنے ساڑھے چار تولہ افیون آٹھ مثقال یعنے تین تولہ صمغ عربی چوبیس مثقال یعنے نو تولہ سپیدہ قلعی چوبیس مثقال یعنے نو تولہ زعفران سولہ مثقال یعنے چھ تولہ فلفل سپید چوبیس مثقال یعنے نو تولہ آب باران میں گوندھ کر تیار کریں۔

کحل عجیب اسکا تجربہ کرکے بڑی تعریف کی ہے کہ سپیدی چشم اور ڈھلکہ کے مرض میں بہت فائدہ کرتا ہے یہ نسخہ مسیح نامی طبیب کا ہے اور آنکھ کی جھلی کو دور کر دیتا ہے جس قسم کی گندگی پلکوں میں آگئی ہو اُسکو زائل کرتا ہے بصارت کو تیز کرتا ہے **اخلاط اسکے** توتیاے ہندی ڈھائی درہم یعنے پونے نو ماشہ سنگ سرمہ اصفہانی چار درہم یعنے ایک تولہ دو ماشہ دار شیشا ڈھائی درہم یعنے پونے نو ماشہ جلا ہوا تانبا دو درہم اور دو ثلث درہم کا یعنے آٹھ ماشہ اور ایک رتی آبگینہ سے جو رطوبت ٹپکتی ہے بروقت اسکے بنانے کے جب کچی وغیرہ سے بنایا جاتا ہے نصف درہم یعنے پونے دو ماشہ زجاج فرعونی نصف درہم یعنے پونے دو ماشہ اقلیمیا ذہبی و اقلیمیاے فضی ہر ایک ایک درہم یعنے ساڑھے تین ماشہ شادنج ایکدرہم لبد اور مرداریدکو جیک اور تانبا کا چھیلن ہر ایک دو دانق شیح ارمنی سوختہ دو درہم اور دو ثلث درہم کا یعنے آٹھ ماشہ اور ایک رتی سب دوائیں آب باران سے پیسکر جب خوب پس جائیں ایک دانق کافور اور ایک قیراط مشک اُن پر بڑھاویں اور ملا کر پھر پیسیں اور سایہ میں خشک کریں اور بروقت استعمال کے سیپی میں پانی ملا کر گھسکر بطور سرمہ کے لگائیں۔

دوسرا نسخہ سپیدی چشم کو مفید ہے اور مجرب ہے اور عجیب دوا ہے۔ برادہ ابر یعنے سوزن بوزن ایک درہم یعنے ساڑھے تین ماشہ پارہ ساڑھے تین ماشہ دونوں کو ملا کر پیسیں اور نے کے نلے میں بھر کر اسکے منھ کو آٹا گوندھ کر بند کر دیں اور سارے نے کو بھی آٹا گوندھ کر لگائیں کہ اسکا جرم چھپ جائے پھر اسپر مٹی جسمین بال متفرض کرکے ملائے ہوں اور گوندھا ہو لپیٹ دین اور پھر اسپر سلوک کو ڈالین اور پھر اُسپر تھوڑی مٹی کی اور چڑھائیں اب اسکی گل حکمت سے فراغت ہوئی بعد خشک ہو جانے کے اسکو کوئلہ کی آنچ پہ لگائیں اسقدر کہ مثل پتھر کے سخت ہو جائے اور مثل اینٹ کے سرخ سرخ پک جائے اب اسکو آگ سے نکال کر سرد ہونے کے بعد دوا کو الگ نکال لیں اور اقلیمیاے سپید کو پیسکر اسی دواے سوختہ میں ملا دیں بوزن تین درہم یعنے ساڑھے دس ماشہ کے اور پھر دوسرے نلے میں اُسکو بھر دیں اور اسی طرح کپر وٹی اور گل حکمت اور آنچ کریں جس طرح ابھی مذکور ہو چکا ہے جب پھر متحجر اور سخت ہو جائے دوا کو نکال کر کتان یعنے السی کی پتیاں جنکو گندہ بہار کے بارش سے پہلے توڑ لیا ہو اور آسمانی پانی کی ایک بوند بھی اُنپر نہ پڑی ہو اُن خشک پتیوں کو بوزن ایک درہم یعنے ساڑھے تین ماشہ اور مروارید ناسفتہ نصف درہم یعنے سوا دو ماشہ اُن دونوں دواؤں کو نرم پیس کر ہمراہ سب ادویہ کے پھر اچھی طرح سے پیسیں کہ مثل غبار کے باریک ہو جائے جب اس سرمہ سے علاج کرنا منظور ہو بیخ سوسن کے عصارہ یعنے اُسکا پانی نچوڑ کر تین دن مریض کی آنکھ میں بطور سرمہ کے اسی عصارہ کو پہلے لگائیں اور پے در پے اسکا استعمال تین روز کرکے پھر اس سرمہ کو چوتھے روز لگائیں اور پھر یہ طریقہ جاری رکھیں کہ ایک دن عصارہ بیخ سوسن آنکھ میں لگایا جائے اور ایک روز یہ سرمہ۔

ذرور واسطے سپیدی چشم کے یہ سوکھی دوا آنکھ میں چھڑکی جاتی ہے زنگار اور اشق اور سرطان بحری یعنے دریائی گینگڑا جلا ہوا ہر ایک پانچ درہم یعنے ایک تولہ ساڑھے پانچ ماشہ شحم حنظل یعنی اندرائن کے پھل کا مغز یعنے سات ماشہ تلخہ گاؤ اور بورہ ارمنی ہر ایک سات ماشہ نمک اندرانی یعنے سیاہ نمک تین درہم یعنے ساڑھے دس ماشہ سپید مرچ بیس درہم یعنے پانچ تولہ دس ماشہ سمندر پھین چار درہم یعنے ایک تولہ دو ماشہ انڈے کے چھلکے جو بچہ نکلنے کے بعد رہجاتے ہیں تین درہم یعنے ساڑھے دس ماشہ برادہ مسن یعنے اُس مرکب پتھر کا برادہ جس سے باڑھ رکھی جاتی ہے اور جسکو باڑھ سان کہتے ہیں پانچ درہم یعنے ایک تولہ ساڑھے پانچ ماشہ ضب یعنے سوسمار کی مینگنی دس درہم یعنے دو تولہ گیارہ ماشہ مروارید ناسفتہ جو چھوٹے قسم کے ہیں چار درہم یعنے ایک تولہ دو ماشہ۔

سبل کی دوا آنکھ مین ایک پردہ جھلی خشک یا تر پڑتی ہے اور کھجلاتی ہے اُس کو سبل کہتے ہین۔

سرمہ جو بیخ سبل کے واسطے تجربہ کیا گیا ہے اور اُسکی بہت سی تعریف کی گئی ہے **اخلاط اُسکے** مرغی کے انڈون کے چھلکے اُسی وقت فوراً لیے جائین جسوقت ان سے بچہ برآمد ہوا ہو اُن کو دس دن پُرانے سرکہ مین جوش دین اور بعد اسکے انکو صاف کیکے کانچ کے شیشے خواہ مٹی کے برتن مین جو پکا ہوا ہو رکھین یعنے کچا برتن نہو اُس برتن کو کسی ایسے کھلی ہوئی جگہ مین رکھین جو دھوئین اور گرد سے کالے اور سیاہ ہو گئی ہو اور دُھوپ کا بھی گذر اسمین بخوبی ہوتا ہو کہ رطوبت سرکہ کی سوکھ جاے بعد خشک ہونے کے اسکو پیسین اور بطور سرمہ کے آنکھ مین لگائین۔

دمعہ کی دوا اسی بیماری کو ڈھلکا کہتے ہین وہ شیاف منجح جس کو حکیم سورباس نے مرکب کیا ہے اور اسکا نسخہ اور پر مذکور ہو چکا دمعہ کو مفید ہے اور شیاف حکیم انطوساسون جسکو اب ہم لکھتے ہین وہ بھی اور جس شیاف کو حکیم مسیح نے سپیدی چشم کے واسطے بنایا ہے جس مین توتیا یعنے جست داخل ہے وہ بھی مفید ہے۔

پلکون کا موٹا ہونا اور اُن کا سخت اور درشت ہو جانا اس مرض کو وہ سرمہ مفید ہے جسکا نام یوساندروس مشہور ہے اور ہم اُسکو جرب یعنے تر کھجلی کے باب مین لکھین گے اور جو دوا حکیم ارسطواطس کی ایجاد سے لکھی گئی وہ بھی اور شیاف توتیا حکیم مسیح والا جو سپیدی چشم مین مذکور ہوا وہ بھی مفید ہے۔

شیاف قبطی مصری یہ شیاف صلابات یعنے آنکھون کی ہر ایک چیز کی سختی اور سپیدی کو مفید ہے اور جو پردہ خواہ جھلی سخت آنکھ مین پڑ گئی ہو اُسکو فوراً دور کر دیتا ہے **اخلاط اُسکے** زنگار اور راسخت ہر ایک چھ مثقال یعنے دو تولہ تین ماشہ ملح تحتفر یعنے نمک کھدا ہوا ایک تولہ ڈیڑھ ماشہ شحم حنظل یعنے اندرائن کا چھلکا تین مثقال اور دو ثلث ایک مثقال کی جو برابر ایک تولہ ساڑھے چار ماشہ کی ہوتا ہے گاؤ دو مثقال جو برابر نو ماشہ کے ہے بورہ سیاہ ڈیڑھ مثقال یعنی پونے سات ماشہ فلفل سپید چالیس دانہ شہد قسم عمدہ ایک قوانوس جو برابر چار تولہ دو ماشہ ایک رتی کے ہے کہ یہ سب اور یہ برابر سات دقیہ کے یعنی اونس تولہ

آٹھ ماشہ دو رتی کے ہے پھر سب اجزا ملا کر کسی برتن مین اُٹھا رکھین

شیاف کہ جسکا نام ارسطوشاسون رکھا ہے یہ شیاف مفید ہے پُرانے مادہ کی کھینچ کر آنے کو آنکھ مین اور پلکون کی گرانی اور بوجھل ہونے کو اور سبز پلکون کی خشونت اور درشتی کو اور دونون گوشہ کے کھجلانے اور آنکھ کی سپیدی اور اسکا تاکل یعنے کسی مادہ کی سڑ جانے کو آنکھ مین فائدہ کرتا ہے اور جو رطوبت بہت سی آنکھ مین آجاے اُسکو اور جھلی کے اوسخچے ہو جانے کو مفید ہے اور نشانہاے چشم اور صلابتہاے چشم کو دور کر دیتا ہے **اخلاط اُسکے** ثمد یعنے سنگ سرمہ چار مثقال یعنے ڈیڑھ تولہ تانبا جلا ہوا اور سپیدہ قلعی ہر ایک دو مثقال یعنے نو ماشہ زعفران اور مرمکی اور قشار کندر اور زنگار اور سبز مسوسہر واحد ایک مثقال یعنے ساڑھے چار ماشہ فلفل سپید نصف مثقال یعنے سوا دو ماشہ صمغ عربی دو مثقال یعنے نو ماشہ کوٹ چھان کر شراب مین ملا کر استعمال کرین اس طرح پر کہ اُسکو بیٹھے پانی مین گھسین۔

شیاف زرد جسکا نام الجریطس ہے اور یہ شیاف منجح یعنے بکار آمد ہے جو کہ آنکھ کی تر کھجلی اور دونون کوئے کے سڑ جانے کو اور زیادہ جھلی جو آنکھ مین ہو اور پلکون کے بھاری ہونے کو فائدہ کرتا ہے **اخلاط اُسکے** اقلیمیا اسّی مثقال یعنے بیس تولہ سپیدہ کاشغری چالیس مثقال یعنے پندرہ تولہ آب باران مین گوندھ کر گولیان بنائین اور سایہ مین خشک کرین۔

آنکھ کی تر و خشک کھجلی شیاف سندی خشک کھجلی کو فائدہ کرتا ہے اور ایک سرمہ بی خطا ہے جسکو افریطن نامی کحال نے بنایا ہے جو سوکھی کھجلی اور پلکون کے موٹے ہو جانے کو فائدہ کرتا ہے **اخلاط اُسکے** اقلیمیاے قبرسی چوبیس مثقال یعنے نو تولہ شادنہ چھ مثقال یعنے ڈھائی تولہ اور ایک نسخہ مین سولہ مثقال جسکے چھ تولہ ہوے سب کو اتنا کوٹین کہ مثل ستو کے ہو جاے اور شہد مین گوندھ کر بحفاظت رکھ چھوڑین اور تھوری شراب اُس پر ڈالین بعد اسکے خشک کپڑے مین چھانین اور مثل غبار کے باریک پیسین اور پھر آنکھ مین بطور سرمہ کے لگائین۔

کحل افاقیطون حکیم کا جو آنکھ کی کھجلی اور رطوبت اور دونون کوئے کے سڑ جانے کو اور تر کھجلی جو پلکون مین بشدت ہو اُسکو فائدہ کرتا ہے **اخلاط اُسکے** اقلیمیا کے چھوٹے چھوٹے ٹکڑے کرکے

شہد مین ڈال کر مٹی کے کوزے مین رکھکر منہ اسکا بند کردے اور
بیچ مین اسکے ایک سوراخ کرے تاکہ دھوان نکلنے کی راہ بن جاوے بعد
اسکے اس برتن کو بیچ مین کوملون کے آگ مین رکھے کہ سوراخ اوپر رہے
جب قلیمیا جلنے لگے دھوان اس مین سے اُٹھے دھوئین کی رنگت
دیکھنا چاہئے جب تک سیاہ دھوان رہے دوا جلنے دے جب دھوان
سپید نکلنے لگے جاننا چاہئے کہ دوا خوب جل گئی اب برتن کو آگ پرسے
اتارلین اور قلیمیا کو برتن سے نکالین بعد اسپر اتنی شراب ڈالین
کہ تر ہوجاوے پھر اسکو کھرل مین رکھکر پیسین اور خشک کرکے
بحفاظت رکھ چھوڑین جب آنکھ مین لگانا منظور ہو سلائی مین لگاکر
آنکھ مین پھیرین جو سرمہ کہ اسمین یہ جزو قلیمیا پڑتی ہے اسکا نسخہ
یہ ہے قلیمیائے مذکور آٹھ مثقال یعنے تین تولہ تانبا جلا ہوا آٹھ مثقال
یعنے تین تولہ سنگ سرمہ آٹھ مثقال یعنے تین تولہ سب پیس کر بحفاظت رکھ
چھوڑین اور صبح اور شام سلائی اسکی پلکون پر پھیرا کرین -

شیاف قولونیوس آنکھ کے جلنے کو اور پلکون کے گرجانے کو
اور آنکھ کی بیماریون کو فائدہ کرتا ہی **اخلاط اُسکے** شادنج جلایا ہوا
اور دھویا ہوا بتیس مثقال یعنے بارہ تولہ تانبا جلا ہوا اور دھویا ہوا
سولہ مثقال یعنے چھ تولہ وہ پتھر جسکا نام مجسفوس ہے جلایا ہوا اور
دھویا ہوا بتیس مثقال یعنے بارہ تولہ زنگار جھیل ہوا سولہ مثقال یعنے
چھ تولہ افیون تین مثقال یعنے ایک تولہ ڈیڑھ ماشہ اور ایک نسخہ مین
افیون چھ مثقال یعنے سوا تین تولہ قلیمیا چار مثقال یعنے ایک تولہ
دو ماشہ قلقطار یعنے پھٹکری بریان چار مثقال یعنے ڈیڑھ تولہ
گوند سولہ مثقال یعنے چھ تولہ کوٹ چھان کر آب باران
سے خمیر کرین -

پانی کا اُترنا اور شعیرہ آنکھ مین پیدا ہونا اس دوا کو حکیم فاسیوس
نے آب نزول چشم کے واسطے مرکب کیا ہی **اخلاط اُسکے** پتہ گاؤ اور تانبے
کے برتن مین دس روز تک رکھ چھوڑین بعد اُسکے بارہ مثقال یعنے
ساڑھے چار تولہ زعفران اور روغن بلسان اور جاؤشیر ہر ایک دو
مثقال یعنے نو ماشہ مقل بارہ دانہ شہد خالص دوچند وزن پتہ گاؤ
کے لیکر سب کو ملائین اور تانبے کے برتن مین رکھکر اسکو پکائین پھر اسکو تانبے کی
ظرف یا سرمہ دانی مین بحفاظت اُٹھا رکھین -

دوسری دوا جسکو حکیم لوبوسیوس نے مرکب کیا ہی سمندر کف کو لاکر
اُسکو جلائین کسی اینٹ پر رکھکر اور جلی ہوئی راکھ اسکی پیسین اور پھر
اسکو سرستان حیوان کے خون سے ترکرین در شاخ یعنے سینگ کی سرمہ دانی
مین اسکو اُٹھا رکھین جب بال پلکون وغیرہ سے اوکھاڑین تب اس
دوا کو اُسی اوکھڑے ہوئے بال کے مقام پر لگائین -

طلا جسکو فیلوکسانس نے بنایا ہے جو مادہ کہ بکثرت ہو اور آنکھ کے درد
شدید کو نافع ہی **اخلاط اُسکے** گل سرخ تازہ اور سبز بالفعل ہر ایک نو مثقال
یعنے تین تولہ جو کے ستو اٹھارہ مثقال یعنے پونے سات تولہ اصفر اربند قند احدہ
عصارہ بیبروج بوزن چار مثقال یعنے ڈیڑھ تولہ زعفران ایک مثقال
یعنے نو ماشہ افیون چار مثقال یعنے ڈیڑھ تولہ کوٹ چھان کر شراب قابض
مین گوندھین اور اتنی شراب ڈالین جو کافی ہو اور پھر اُسکے قرص
تیار کرین اور استعمال کرین -

شیاف جو بلقب ہندی مشہور ہی ابتداء نزول الماء کو فائدہ کرتا ہی
اور جو جھالی کہ تر اور تازہ آنکھ مین پڑجاتی ہی اور قروح چشم کو مفید ہے
اخلاط اُسکے قلیمیا سوختہ اور دھوئی ہوئی سولہ اوقیہ یعنے پینتالیس تولہ
مداد یعنے روشنائی ہندوستان کی بنی ہوئی سولہ تولہ ساڑھے
دس ماشہ سپیدہ قلعی چار اوقیہ یعنے گیارہ تولہ سات ماشہ روغن بلسان
دو اوقیہ یعنے پانچ ماشہ جاؤشیر سکبینج ہر واحد دو اوقیہ یعنے پانچ تولہ
ساڑھے پانچ ماشہ صمغ عربی بارہ اوقیہ یعنے تینتیس تولہ نو ماشہ
ان سب دواؤن کو عصارہ رازیانہ خواہ عصارہ مین اس
گیاہ کے جسکو ایرفلیوس کہتے ہین گوندھ کر تیار کرین -

سرمہ جو تاریکی چشم کو مفید ہی اور ابتداء نزول الماء کو بھی فائدہ کرتا ہی
ریچھ کا پتہ چار درہم یعنے ایک تولہ دو ماشہ جاؤشیر اور فلفل ہر واحد
تین درہم یعنے ساڑھے دس ماشہ روغن زیتون کہنہ اور روغن بلسان اور
عصارہ رازیانہ تازہ کا ہر واحد دو درہم یعنے سات ماشہ قلیمیا ایک درہم
یعنے ساڑھے تین ماشہ دوا کو کوٹ کر ایک اوقیہ یعنے دو تولہ نو ماشہ
چھ رتی شہد مین گوندھین اور خوب طرح سے ملاکر شیشہ کے برتن مین
خوب صاف کرکے رکھین اور اسی ظرف کو دھوپ مین رکھین سات روز تک

بعد ازان سلائی کے کنارے سے دوا لگا کر آنکھ مین پھیرین اور صبح وشام اسی طرح لگایا کرین۔

دوا جو آنکھ کی جھلی کو مفید ہے اور اس بیمار کو مفید ہے جسکو دور سے نظر آتا ہو اور نزدیک سے نظر نہ آتا ہو اور پانی نزول کا جو آنکھ مین فراہم ہو گیا ہو اسکو مفید ہے **اخلاط اُسکے** سیاہ کوے کا پتہ اور کرگسکے کا پتہ اور سوسمار کا پتہ اور بکری کا پتہ ہر ایک دو درہم یعنے سات ماشہ اور شہد صاف شفاف تین درہم یعنے ساڑھے دس ماشہ دُغن بلسان ڈیڑھ درہم یعنے سوا پانچ ماشہ سب کو پیس کر ملا دین اور اسی کو صبح اور شام آنکھ مین لگایا کرین۔

بطلان بصر شیاف اصفر جو آنکھ کے اس ضعف کو مفید ہے جو با فراط ہو اور شیاف توتیائی جسکو حکیم مسیح نے بیاض یعنے سپیدی چشم کے واسطے ذکر کیا ہے وہ بھی نافع ہے۔

شیاف جسکا استعمال حکیم قوس کرتا تھا۔ اقاقیا گل سرخ خشک شدہ اکلیل الملک ہر ایک اڑتالیس مثقال یعنے اٹھارہ تولہ رکھ ان کھٹیو نکی جسمین تانبا معدنی خاک غیرہ سے صاف کیا جاتا ہے چوبیس مثقال یعنے نو تولہ تفاح جسکو شاہتیرک بھی کہتے ہین بارہ مثقال یعنے ساڑھے چھ تولہ بزرالبنج جسکو خراسانی اجوائن کہتے ہین اٹھارہ درہم یعنے سوا پانچ تولہ افیون چھ مثقال یعنے سوا دو تولہ صمغ عربی چالیس مثقال یعنے پندرہ تولہ شراب نواوقیہ یعنے پچیس تولہ تین ماشہ چھ رتی آب باران نو اوقیہ یعنے پچیس تولہ تین ماشہ چھ رتی پانی کو شراب مین ملا کر اسپر گل سرخ اکلیل الملک اور اجوائن اور تفاح اور قشور مہیر وج سب ڈال کر کسی برتن مین چھوڑ دین کہ تین روز تک بھیگا کرے خواہ پانچ روز تک بعد ازان اسکو خوب سا نچوڑین اور نچوڑا ہوا عصارہ لیکر ادویہ باقیماندہ کو اس سے ملائین پھر اسکا شیاف طیار کرین اور اس شیاف کو استعمال مین لائین۔

دوائے باسلیقون ملک کی یہ دوا آنکھ کی جلا کرتی ہے اور حال صحت مین اسکا استعمال ہوسکتا ہے ہر روز ایک مرتبہ یا دو دن مین ایک بار اگر آنکھ مین اسکا سرمہ لگایا جائے بصارت مین جلا پیدا کرتی ہے اور صحیح آنکھ کو اپنی حالت صحت پر حفاظت کرتی ہے **اخلاط اُسکے** اقلیمیا اور سمندر کف ہر ایک دس درہم یعنے دو تولہ گیارہ ماشہ سپیدہ اور نمک درانی ہر ایک تین درہم جسکے ساڑھے دس ماشہ ہوے نوشادر دار فلفل ہر ایک دو درہم یعنے سات ماشہ لونگ اور اشنہ جسکو سیجی گھانس کہتے ہین ہر ایک ایک درہم یعنے ساڑھے تین ماشہ مرچ سیاہ چار درہم یعنے ایک تولہ دو ماشہ کافور نصف درہم جسکے پونے دو ماشہ ہوے سبکو کوٹ پیسکر سرمہ تیار کرین اور آنکھ مین لگائین۔

باسلیقون کا دوسرا نسخہ یہ بھی وہی فائدہ رکھتا ہے جو پہلے نسخہ کا مذکور ہوا اقلیمیا سات درہم یعنے دو تولہ چار رتی قثاء الحمار جس کو جنگلی کریلہ کہتے ہین اور دار فلفل ہر ایک دو درہم یعنے سات ماشہ نوشادر دو درہم یعنے سات ماشہ صفر یعنے زرد تانبا معدنی جلایا ہوا اور مرچ سیاہ اور سپیدہ اور نمک درانی ہر ایک چار درہم یعنے ایک تولہ دو ماشہ سمندر کف چار درہم یعنے ایک تولہ دو ماشہ نمک ہندی اور لونگ اور ہیل یعنے چھوٹی الائچی اور اشنہ اور سنبل الطیب ہر واحد ایک درہم یعنے ساڑھے تین ماشہ کوٹ پیس کر آنکھ مین بطور سرمہ کے لگائین۔

دوا جو بصر کی تقویت کرتی ہے اور اُسکے صحت کو محفوظ رکھتی ہے اور جو زیادہ آنکھ سے آنسو بہتے ہین اُنکو بند کرتی ہے **اخلاط اُسکے** سنگ سرمہ لیکر گیارہ شب آب باران مین یا اُس پانی مین جو بڑے گہرے کنوین کے سوراخون سے ٹپکتا ہے بھگوئین بعد اُسکے اسمین سے بارہ درہم یعنے ساڑھے تین تولہ لین اور مارقیشا یعنے سونمکھی آٹھ درہم یعنے ڈھائی تولہ توتیا اور اقلیمیا ہر ایک بارہ درہم یعنے ساڑھے تین تولہ چھوٹے موتی بے بدھے ہوے دو درہم یعنے سات ماشہ مشک دو دانگ یعنے ڈیڑھ ماشہ کافور ایک دانگ یعنے چھ رتی ساذج جسکو تیزپات کہتے ہین اور زعفران ہر واحد ایک درہم یعنے ساڑھے تین ماشہ پانی مین ہر ایک کو جدا جدا کوٹین بعد اسکے سنگ سرمہ اور سونمکھی اور توتیا اور موتی کو ایک جا کر کے ہر روز پانی ملا کر چند مرتبہ پیسین کہ پیستے پیستے پانی خشک ہو جاے بعد اُسکے تیزپات اور زعفران کو لیکر ان دواؤن مین ملا کر کھرل مین خوب پیسین اُسکے بعد مشک اور کافور ملا کر خوب پیسین بعد اس کے شیشہ کے برتن مین اُٹھا رکھین اور صبح وشام حالت صحت مین آنکھ مین لگائین کہ اسکے لگانے سے چشم ضعیف کی تقویت ہوتی ہے اور صلابت کی

برقی کتب کی دنیا میں خوش آمدید
آپ ہمارے کتابی سلسلے کا حصہ بن سکتے ہیں
مزید اس طرح کی شان دار، مفید اور نایاب کتب
کے حصول کے لیے ہمارے واٹس ایپ گروپ کو
جوائن کریں
ایڈمن پینل :
محمد ثاقب ریاض : 03447227224
سدرہ طاہر : 03340120123
حسنین سیالوی : 03056406067
Imagitor

حفاظت کرتی ہے۔

برُود مصاص یہ دوا بخوبی جلا کرتی ہے اور آنکھ کی تقویت کرتی ہے سنرپات دُھلا ہوا اور تانبا جلا ہوا ہر ایک پانچ درہم یعنے ایک تولہ ساڑھے پانچ ماشہ صبر سقوطری جو ایلوہ کی عمدہ قسم ہے اور بورہ ارمنی ہر واحد ایک درہم زنگار مرچ سفید دار فلفل جسکو پیپل کہتے ہین شحم حنظل زعفران ہر ایک نصف درہم یعنے پونے دو ماشہ کوٹ چھان کر استعمال کرین۔

تیسرا مقالہ کان کی بیماریون کی دوا جیسے کان کا درد یا خون

اور پیپ کا نکلنا اور کان کا بھاری ہونا جو دوا حکیم ارسطاطیس کی امراض چشم کی دواؤن مین مذکور ہوچکے اس کان کو فائدہ کرتی ہے جس سے پیپ بہتی ہو۔

دوائے نافع تمام دردہائے گوش کو اور تمام قروح اور زخمون کو جو کان سے پیدا ہون اخلاط اُسکے مرکی ایک شقال یعنے ساڑھے چار ماشہ کندر تین شقال جو ایک تولہ ڈیڑھ ماشہ ہوا نطرون تین شقال یعنے ایک تولہ ڈیڑھ ماشہ زعفران چار شقال یعنے ڈیڑھ تولہ عصارۂ خشخاش یعنے خشخاش کے پھل اور پتی کا نچوڑا ہوا پانی دو شقال یعنے نو ماشہ بارزد یعنے بیروزہ دو شقال یعنے نو ماشہ بادام مقشر بیس دانہ سب کو پیسکر سرکہ مین گوندھین اور قرص تیار کرین جس وقت احتیاج ہو مثلاً اگر کان مین درد ہو روغن گل مین اُسکو گھو لکر ٹپکائین اور اگر گرانی کان مین ہو سرکہ مین گھو لکر ٹپکائین۔

صفت دوائے حاتنیس حکیم کی مرکی چار شقال یعنے ڈیڑھ تولہ کندر تین شقال یعنے ایک تولہ ڈیڑھ ماشہ ایک نسخہ مین زعفران تین شقال یعنے ایک تولہ ڈیڑھ ماشہ نطرون تین شقال یعنے ایک تولہ ڈیڑھ ماشہ عصارۂ خشخاش تین شقال یعنے ایک تولہ ڈیڑھ ماشہ بادام تلخ تیس دانہ بارزد یعنے بیروزہ دو شقال جسکے نو ماشہ ہوسے سرکہ بقدر کفایت یعنے اسقدر کہ ان ادویہ کو ملانے سے قوام شہد کا پیدا ہو۔

دوا کان کی جو منجملہ مجوزہ حکیم غالینس ہے ورم اور اُن دردہای گوش کو فائدہ کرتی ہے جو شدید ہون اور ہر وقت رہتے ہون اخلاط اُسکے قنہ جسکو بیروزہ کہتے ہین ایک شقال یعنی ساڑھے چار ماشہ دار چینی بوزن دو شقال یعنے نو ماشہ مرکی آٹھ شقال یعنے تین تولہ زعفران آٹھ شقال یعنی تین تولہ نطرون تین شقال یعنے ایک تولہ ڈیڑھ ماشہ کندر چار شقال یعنے ڈیڑھ تولہ سرکہ اس مین اسقدر کہ شہد کے قوام کے برابر قوام دوا کا درست ہوجاے۔

دوسری دوا کان کے ورم اور غدہ اور قیح کو مفید ہے اور کانون کے دردہاے کہنہ کو دور کرتی ہے اخلاط اُسکے مغز اندرونی باقلاے مصری کا جو مزہ مین تلخ ہوتا ہے اور پھٹکری اور فلفل سپید اور نطرون اور زعفران اور افیون اور پوست انار اور مرکی اور کندر اور سنبل الطیب ہر واحد دو شقال جسکے نو ماشہ ہوسے جند بیدستر ایک شقال یعنے ساڑھے چار ماشہ سرکہ اور شہد بقدر یکہ دوا اسمین گندھ جاسے۔ اور بعض آدمی اسمین شہد چھ شقال یعنے سوا دو تولہ ملاتے ہین۔

دوسری دوا جو حکیم بردطالیس کے ادویہ سے ہے زعفران اور مرکی سنبل الطیب جسکو بالچھڑ کہتے ہین ہر واحد نصف شقال یعنے سوا دو ماشہ تانبا جلا ہوا ثلث اور نصف شقال جسکا پونے چار ماشہ افیون نصف شقال یعنی سوا دو ماشہ جند بیدستر ثلث شقال یعنے ڈیڑھ ماشہ افیون نصف شقال یعنے سوا دو ماشہ پھٹکری ایک شقال یعنے ساڑھے چار ماشہ شب مدور یعنے ایک شقال جسکے ساڑھے چار ماشہ ہوسے اگر کان مین صدید اور پیپ پڑگئی ہو بس اسی دوا سے علاج اسکا کرین مطبوخ مثلث یعنے ایک جوشاندہ مخصوص کے ہمراہ اور اگر کان مین کیڑے پڑگئے ہون تو اس دوا مین خربق سیاہ ملا کر استعمال کرین اور وزن خربق کا دو شقال یعنے نو ماشہ ہونا چاہیئے۔

دوا اس کان کی جسمین سے قیح یعنے ریم بہتی ہو شگوفہ انار اور پوست انار اور زرا وند اور تلقطار جسکو سبز پھٹکری کہتے ہین اور زاج قبرسی یعنے سرخ پھٹکری اور مازو اور توبال نحاس جو تانبے کا ایک مصنوعی رخان ہے ہر واحد ایک شقال یعنے ساڑھے چار ماشہ مرکی اور کندر اور قلقند یعنے زرد پھٹکری بریان اور سپید پھٹکری ہر واحد نصف شقال سرکہ مین پیسکر قرص بنائین اور استعمال کرین۔

دوا حکیم لطیفا طرس کی نہایت شدید اور سخت درد جو کان مین ہو اسکو فائدہ کرتی ہے۔ زعفران دو اوقیہ یعنے پانچ تولہ

سات ماشہ اور چار رتی اور بعض لوگ کہ مین ایک اوقیہ مرکی ڈالتے ہین جو برابر دو تولہ نو ماشہ چھ رتی کے ہے نوشادر ایک اوقیہ پھٹکری اور اشق ہر واحد نصف اوقیہ یعنے ایک تولہ چار ماشہ اور سات رتی اور روغن سوسن کا خواہ روغن زیتون بستانی کا دو اوقیہ یعنے پانچ تولہ سات ماشہ چار رتی ایسی شراب مین اسکو پیسین جو ملا کر بنائی گئی ہو خواہ شراب شیرین مین جو کسی اور میٹھی چیز سے تیار ہوئی ہو اور مقدار شراب کی اسیقدر ہے کہ قوام شہد کا سا گاڑھا ہو جاے بعد ازان استعمال کرین۔

گرانی گوش کی دوا اور ردی اور طنین یعنے کان کی آواز اور پھر پھونیٔ کی **اخلاط اُسکے** سپید کنکی ایک مثقال یعنے ساڑھے چار ماشہ جند بید ستر نصف مثقال یعنے سوا دو ماشہ نطرون چہارم مثقال یعنے نو رتی سب کو ملا کر سرکہ ملا کر استعمال کرین اور لازم ہے کہ اُس دوا کا استعمال کرنے والا احتیاط کرتا رہے اسلیے کہ اگر اس کو باحتیاط استعمال کرے گا یہ دوا ے منجح ہے کہ اسی سے برآمد کار بخوبی ہوتا ہے۔

دوسری دوا جسکا نام جلبھرونی ہے کنزامراض گوش کو مفید ہے سپید کنکی اور مرکی اور کندر اور زعفران اور جند بید ستر افیون ہر ایک چار مثقال یعنے ساڑھے چار تولہ قلقند یعنے سبز پھٹکری چھ مثقال یعنے سوا دو تولہ فلفل سیاہ ایک مثقال یعنے نو ماشہ مرکی اور افیون اور کندر اور جند بید ستر کو سرکہ مین بھگوئین ایسے سرکہ مین جسمین انار کے چھلکے پہلے جوش پا کر ٹھہرا ہو گئے ہون بعد ازان اس پر خربق اور زعفران اور فلفل اور قلقند کو پیس کے ڈالین اور سب کو اچھی طرح سے پیسین اور نرمی پیسنے مین ملحوظ رہے جب پس کر سب اجزا ایک ذات ہو جائین اُن پر شراب عسل یعنے جس شراب مین شہد کی شرکت ہو ڈالین اسقدر کہ قوام اسکا مثل شہد رقیق کے غلیظ ہو جاے۔ جب اسکے لگانے کی حاجت ہو نیم گرم کرکے کان مین ٹپکائین۔ یہ دوا ے عجیب ہے۔

صفت دواے خبث الحدید کی یہ دوا قوی الاثر ہے خبث الحدید یعنے لوہے کا چرک ملا کر اسکو باریک کر ڈالین اور پھر اُسکو سرکہ سے دُھوئین کسی لگن وغیرہ مین رکھکر اور دُھونے کے بعد اُسکو خشک کرین پھر اسپر دوبارہ سہ بارہ سرکہ ڈالین اور یہی عمل دُھونے کا جاری رکھین تا اینکہ سات مرتبہ دُھوئین اور سکھلائین بعد اسکے پرانے سرکہ مین اسکو اسقدر جوش دین کہ قوام مین شہد کے آجاے اور اُٹھا رکھین اور بروقت حاجت اسکو کان مین ٹپکائین۔

ناک کے قروح کی ادویہ صفت سفوسوس کی یہ دوا ایسی ہے کہ ہر ایک زیادتی گوشت وغیرہ کو جو بدن مین پیدا ہو کاٹ ڈالتی ہے **اخلاط اُسکے** گلابی پھٹکری جلائی ہوئی سبز پھٹکری جلائی ہوئی اور زرد پھٹکری بھی جلائی ہوئی اور نہایت سرخ پھٹکری جلائی ہوئی اور توبال نحاس جو تانبے کا ایک مصنوعی دخان ہے سب کو ہموزن لیکر پیس ڈالین اور اسی دوا کو خشک ہی استعمال کرین۔ واجب ہے کہ پہلے فرزجی کو بخوبی مالش کرین اور دوا مذکور کے لگانے سے ایکدن پہلے اُس فرزجی والش کرکے پھر دوسرے دن صبح کو اس دوا کا استعمال ایسے وقت کرین کہ مریض اپنے طعام اور غذاے معمولی سے فارغ ہو چکا ہو۔ اگر ناک کے ناسور کا علاج اس دوا سے کرنا منظور ہو اس دوا کے لگانے سے پہلے ناک مین قطر کو خواہ زفت تازہ کو طلا کرین خواہ اور کوئی چکنی شے جیسے مرکی سے جو چکنائی نکلتی ہے۔

چوتھا مقالہ دانتون کے ادویہ کا بیان دانتون کے درد مین یہ دوا سکون پیدا کرتی ہے خواہ درد ہاے شدیدہ دندان کی اصلاح کرتی ہے خواہ دانتون کے سڑ جانے اور گر جانے کی دوا اور کھانسی کو بھی یہ دوا مفید ہے **اخلاط اُسکے** افیون دو مثقال یعنے نو ماشہ مرکی نو ماشہ شہد فلفل سپید ایک مثقال یعنے ساڑھے چار ماشہ بارزد یعنے بیروزہ ساڑھے چار ماشہ سب کو دوشاب انگور مین اسی مقدار پر ملائین کہ جو اسکے ملانے کو کافی ہو پھر اسکے قرص تیار کرکے رکھ چھوڑین اور دانتون پر اُسکو طلا کرین اور جو مقام دانتون مین کرم خوردہ خواہ سڑ گیا ہو اس مقام پر اسکو رکھین۔

دوا جسکا ذکر اندروماخس طبیب نے کیا ہے کہ جملہ درد ہاے دندان کو اور جملہ امراض کو جو دانتون مین پیدا ہین مفید ہے اور ضرس جو ایک خاص قسم کا درد دانتون کا ہے اسے بھی فائدہ کرتا ہے **اخلاط اُسکے** فلفل اور عاقرقرحا اور دودھ تیوع کا جو ایک زہریلا دودھ ہے اور میویزج ہر واحد ایک جزو سب کو پیس کر سیہ سائرے گوندھ کر موضع ماؤف پر رکھین

یہ دوا مفید ہے ضربان یعنے دانتونکی ٹیس کو تخم حنظل ایک جزء صبر یعنے ایلوا ایک جزء کو کسی پتھر کی ہانڈی مین یا لوہے کے کرچھے مین سرکہ ور شراب اور روغن زیتون ڈال کر جوش دین جب خوب جوش آجائے بعد اُسکے آگ پر سے اوتارلین اور پھر اُس کان مین ٹپکائین جدھر کی داڑھ مین ٹیس ہورہی ہو اور قطرہ قطرہ اسی کو ٹپکایا کرین۔

ضرس کی دوا جس ٹیس مین ضربان یعنے تپک زیادہ ہو اور کوئی دوا اُس مین کارگر نہوتی ہو چاہیے کہ روغن زیتون بقدر ایک اوقیہ یعنے دو تولہ نو ماشہ چھ رتی لے کر اور دونا مروا کے پانی مین خواہ سوکھا دونا مرزنجوش اور حرمل یعنے اسپند ہر ایک ڈیڑھ درہم یعنے سوا پانچ ماشہ سب کو کوٹ کر روغن زیتون مین ڈالین اور جوش دین بعد اسکے دو سلے یعنے دوال دوز کو لا کر دونون کو اسی مقام پر جہان گڑھا خواہ سوراخ پڑگیا ہو رکھین اور بیمار کا منھ کھولین اور جس داڑھ کو داغنا منظور ہے اُسکو نظر سے دیکھین اگر اسمین کوئی شے از قسم چھیچھڑے وغیرہ کے ہو اُسکو پاک کرین پھر اسپر ایک انبوبہ یعنے نل لوہے کا رکھین خواہ پیتل یا چاندی کا نل ہو اور ایک دوال دوز کو اُسی زیت مرکب مین سرا ڈبو کر اسی نل مین داخل کرین اور اب اسکو اُسی ٹیس والے دانت پر لگائین جب یہ آلہ سرد اور ٹھنڈا ہو جائے دوسرا دوال دوز لیکر پھر وہی عمل کرین جو اوپر لکھا گیا اسی طرح سے چھ مرتبہ عمل کرین کہ درد مین سکون پیدا ہوگا اور بیماری ضرس کی جاتی رہے گی۔

دوا جو دانتون کو خوشرنگ کرتی ہے منجن کہ دانتون مین ملا جاتا ہے اسکی صفت حکیم دیمقراطیس نے کی ہے اپنی کتاب مین **اخلاط اُسکے** شاخ گوزن سوختہ جسکو چار مرتبہ جلایا ہو سولہ اوقیہ یعنے پینتالیس تولہ نمک دو اوقیہ یعنے پانچ تولہ سات ماشہ اور چار رتی اشق یعنے کاغذ سوکھی ہوئی اگر اسمین تلخی نہو تو اُسکے چھوٹے چھوٹے ٹکڑے ایک رطل یعنے بونے چونتیس تولہ مصطگی تہائی رطل کے جو برابر گیارہ تولہ تین ماشہ کے ہوا اور قسط تہائی رطل کی یعنے سوا گیارہ تولہ خواہ تھوڑا زیادہ اذخر یعنے گندمل سپید اُسیقدر فلفل سپید ایک اوقیہ یعنے دو تولہ اور نو ماشہ چھ رتی تیزپات دو اوقیہ یعنے پانچ تولہ سات ماشہ اور چھ رتی سبکو کوٹکر چھان ڈالین اور منجن کو دانتون پر ملین۔

دوا جسکا نام سورنجان ہے سوڑھے کے ورم اور ادسی کے استرخاء یعنے ڈھیلے ہونے کو مفید ہے اور دانتون کو چرک سے پاک کرتی ہے۔ پوست انار دو اوقیہ یعنے پانچ تولہ سات ماشہ اور چھ رتی ورد تی یعنے ہلدی اور گلنار اور سماق ہر واحد ایک اوقیہ یعنے دو تولہ نو ماشہ اور چھ رتی پھٹکری اور مازو ہر ایک پانچ تولہ نو ماشہ چھ رتی سب کو اچھی طرح کوٹ کر پیسین اور پھر ایک انگلی بھر کر مقام درد پر دانت کے ملین بعد اسکے کتان کپڑے کا ایک ٹکڑا لیکر اُسپر رکھین۔

سنون یعنے منجن کا نسخہ یہ منجن دانتون کو صاف کردیتا ہے اور سوڑھے مضبوط کرتا ہے اور نکہت کو دانتون کی پاکیزہ کرتا ہے نمک درانی کو لیکر خوب کوٹین اور شہد ملا کر کسی کاغذ پر اسکو لگائین اور اسی کاغذ کو کوئلے کی آگ پر رکھین جب مثل کوئلے کے سرخ ہو جائے پھر اسکو آگ پر سے اُتار لین اور قطران خواہ نصوح پاکیزہ خوشبو کی ایک دوا یا مسوس مین بجھائین اور اتنی دیر ٹھہر جائین کہ سرد ہو جائے پھر اُسکو کوٹ کر باریک کرین اب ایکجزء دوا اور ایک جزء سمندر کف اور اُسکے ہمراہ دارچینی ایک جزء اور مرکی ایک جزء اور خاکستر شیح ارمنی کی ایک جزء اور شگوفہ اذخر سے چھٹا حصہ ایک جزء کا اور قتات عود یعنے باریک ٹکڑیان عود کی نصف جزء اور شکر تین جزء اور کافور دس جزء سب کو کوٹین اور ملا کر منجن تیار کرین اور پھر صبح کو اسی کی دانتون پر مالش کرین۔

یہ دوا دانتون کو قوی کرتی ہے اور اضراس یعنے اگلے دانت کو بھی اگر اسمین کسی طرح جنبش ہو بوجہ ضعف کے خواہ دانت کی ٹیس کو **اخلاط اُسکے** موم اور شہد ہر ایک دو جزء دھوپ مین موم کو پگھلا کر بذریعہ گرم پانی کے اسمین زفت کو ملائین جو ایک جزء ہو اور مثل مرہم کے اسکا قوام ہو جائے اور مریض کو دیکھ لے کہ اسکو چبائے اور جب یہ دوا اسکو کھا جائے اسمین تھوڑا سا روغن زیتون ملائین مصطگی تنہا بھی اس مرض مین بدرجہ غایت اثر کرتی ہے اگر چبائی جائے۔

دوسری دوا جو دانتون کو اور سوڑھون کو مضبوط کرتی ہے شاخ گوزن سوختہ دس درہم جو برابر دو تولہ گیارہ ماشہ کے ہے برگ سرو سوختہ پانچ درہم جو برابر ایک تولہ ساڑھے پانچ ماشہ کے ہے اور گلسرخ زیرہ برآوردہ اور بالچھڑ ہر ایک تین درہم جو برابر ساڑھے دس ماشہ کے ہے جوز السرو پانچ درہم یعنے ایک تولہ ساڑھے پانچ ماشہ قنطافلن کی جڑ دس درہم یعنے

دو تولہ اور گیارہ ماشہ پر سیاوشان سوختہ ایک تولہ ساڑھے پانچ ماشہ گلسرخ شگوفہ برآوردہ ساڑھے دس ماشہ دواؤن کو کوٹ کر ریشمی کپڑے مین چھانین اور استعمال کرین۔

پانچوان مقالہ منھ اور حلق اور جوف اعلی یعنے حلق کے نیچے جو خالی جگہ ہے انکی بیماریونکی دواؤن کے بیان مین۔

ذبح اور خوانیق جالینوس کا قول ہے کہ ایک قوم اطبا نے کہا ہی کہ بچہ شترک کا جو تر و تازہ ہو خواہ نمک ملا کر اسکو بطور کباب کے بریان کیا ہو اُسکے استعمال سے خناق کے اقسام مین فوراً سکون پیدا ہوتا ہی اور چھوٹے بچون کے اور مشایخ کے خناق کے واسطے اسمین بیخ سوسن کو ملا دیتے ہین۔

لہات اور لوزتین کے امراض یعنے جو بیماریان کوّے اور دونون فرزونی جو حلق کے دونون طرف ہین اُنکی بیماریونکی دوا۔
ایک سوکھی دوا کوّے کے استرخا اور ڈھیلی ہونے کو کہ اسمین ورم بھی آگیا ہو طلے سے فائدہ کرتی ہے مرچ سپید ایک مثقال یعنے ساڑھے چار ماشہ مرکی ایک مثقال جو برابر ساڑھے چار ماشہ کے ہے پھٹکری دو مثقال یعنے نو ماشہ مازوے سبز دو مثقال جو نو ماشہ ہو اسب کو پیس کر استعمال کرین۔

رطوبت سینہ کی یہ دوا مفید ہے رطوبت کو سینہ کی **اخلاط اُسکے** بیروزہ اور میعہ سائلہ ہر ایک دو اوقیہ جو برابر پانچ تولہ ساڑھے سات ماشہ کے ہے سوسن کی جڑ سوکھی ہوئی دو اوقیہ یعنے پانچ تولہ ساڑھے سات ماشہ افیون چہارم اوقیہ جو برابر ساڑھے آٹھ ماشہ کے ہے جو چیز انمین سے پینے کے لائق ہے اسکو پیسین اور میعہ اور بیروزہ کے ذریعہ سے سب کو ملائین اور تھوڑا سا شہد بھی شریک کرین جسکا کف دور کردیا ہو اور مقدار مناسب اسمین سے بطور لعوق کے چاٹین۔

کھانسی کی ادویہ ایک دواے حلقومی جسکو جالینوس نے لکھا ہے کہ اسی دواے خود جالینوس کھانسی کا علاج کرتا تھا **اخلاط اُسکے** کندر ایک مثقال یعنے ساڑھے چار ماشہ اور دوسرے نسخہ مین چار مثقال جو ڈیڑھ تولہ ہو امرکی ایک مثقال یعنے ساڑھے چار ماشہ اور دوسرے نسخہ مین اسکا وزن بھی چار مثقال یعنے ڈیڑھ تولہ ہے زعفران ایک مثقال اور دوسرے نسخہ مین اسکا وزن بھی چار مثقال ہے عنصل دو مثقال جو برابر نو ماشہ کے ہے شراب شیرین تین قسط یعنے ایک سو پانچ تولہ جو تخمیناً ایک چھٹانک سوا سیر کے ہوئی پہلے عنصل کو شراب مین جوش دین اس قدر کہ شراب گاڑھی ہوجاے پھر عنصل کو نکال کر پھینک دین اور سب ادویہ باقی ماندہ کو شراب مذکور مین ڈالین اور استعمال کرین۔

دواے حلقومی جو حکیم بلادریطوس کی طرف منسوب ہے جالینوس نے بیان کیا ہی کہ وہ حکیم اسی دواسے علاج کیا کرتا تھا اُس بیمار کا جسکے پھیپھڑے مین قرحہ پڑ گیا ہو۔ یہ دوا بہت نافع ہے سنبل اقلیطی چار مثقال جو برابر ڈیڑھ تولہ کے ہوا آٹھ مثقال یعنے تین تولہ ساذج ہندی جسکو تیزپات کہتے ہین چار مثقال یعنے ڈیڑھ تولہ سنبل ہندی تین مثقال جو برابر ایک تولہ ڈیڑھ ماشہ کے عنصل دو مثقال جسکے پونے نو ماشہ ہوے سلیخہ جسکو تج کہتے ہین آٹھ مثقال یعنے تین تولہ دارچینی دس مثقال یعنے پونے چار تولہ کندر تین مثقال جو ایک تولہ ڈیڑھ ماشہ ہو امرکی چار مثقال یعنے ڈیڑھ تولہ قسط چار مثقال جو برابر ڈیڑھ تولہ کے ہوا تیزپات چار مثقال یعنے ڈیڑھ تولہ رب السوس تین مثقال یعنے ایک تولہ ڈیڑھ ماشہ عصارۂ بیروج پانچ مثقال یعنے ایک تولہ ساڑھے دس ماشہ مصطگی تین مثقال جو ایک تولہ ڈیڑھ ماشہ ہو ازعفران چھ مثقال یعنے سوا دو تولہ یہ سب دوائین ملا کر یکجا کرین بعد اسکے مرکی کو لیکر ماء العسل یعنے شہد کے پانی مین جوش دین خواہ شراب شیرین مین اسکو پکائین اور شیرہ یعنے گاڑھا قوام اسکا لیکر اسمین بیس دانہ حب صنوبر کبار جسکو بُن کہتے ہین پیسکر چھڑکین اور ادویہ مذکورۂ سابق سے بقدر ایک بندقہ کے جو برابر ساڑھے تین ماشہ کے ہے ملا کر چندروز تناول کرین پھر بعد اسی دوا کو دو دن خواہ تین روز تنہا استعمال کرین مراد یہ ہے کہ حب صنوبر کو نہ داخل کرین۔ پھر اسکے بعد وہ ایارج جو ایلوے کے شربت سے تیار کیا جاے اُسکو بوزن ایک ملعقہ کے جو برابر نو ماشہ کے ہے تناول کرین ایک دن پانی کے ہمراہ۔ اور جسکے قصبہ ریہ مین کوئی مرض ہو اسکا علاج اِن دواے ہمراہ شیر بادہ خر کے کرین اور وہ علاج اس طور ہی کہ بیمار کو حکم دین کہ اتنی دوا ست

غرغرہ کرین بعد ازان چند روز اسکو چھوڑ دین کہ دوا کچھ نہ کرے اور پھر اسی کا علاج اسی دوا سے بشرکت ان ادویہ کے جو درد مین سکون پیدا کرتی مین کرنا چاہیے۔ پھر اگر سیلان مادہ کا قبوت ہوتا ہے اسی دوا مین افیون اور جند بید ستر ملا کر استعمال کرین۔

دوسرا نسخہ جو ادویہ جالینوس سے ہے جو امراض قصبہ ریہ کو اور قروح ریہ یعنی پھیپھڑے کے قرحون کو اور نفث الدم یعنی خون تھوکنے اور پیپ تھوکنے اور اس مادہ کو جو سینہ کی طرف کھنچ کر آیا ہو اور اس مادہ کو جسکا نفث یعنی تھوک کر نکالنا دشوار ہو فایدہ کرتی ہے اور یہ دوا بہت قوی ہے۔ صمغ البطم چار مثقال جو ڈیڑھ تولہ ہوا زعفران ڈیڑھ تولہ کندر ڈیڑھ تولہ مرکی ڈیڑھ تولہ دارچینی ڈیڑھ تولہ حماما تین مثقال جو ایک تولہ ڈیڑھ ماشہ ہوا حب صنوبر کبار چار مثقال جسکے ڈیڑھ تولہ ہوے ملٹی چھلی ہوئی پوست جدا کر کے ڈیڑھ تولہ سنبل شامی جو ایک قسم کا بالچھڑ ہے ڈھائی مثقال یعنی گیارہ ماشہ تج سیاہ ایک مثقال جو برابر نو ماشہ کے ہوا کتیرا تین مثقال یعنی ایک تولہ ڈیڑھ ماشہ شاہی چھوہارے کا مغز تین مثقال جو ایک تولہ ڈیڑھ ماشہ ہوا طین شاموس کی وہ قسم جسکو کوکب کہتے ہین یہ ایک قسم کی مٹی ہے چار مثقال یعنی ڈیڑھ تولہ بیروزہ صاف اور پاکیزہ دو ثلث مثقال کا یعنی تین ماشہ قسط چار مثقال جسکے ڈیڑھ تولہ ہوے اور بعضے ایک نسخہ مین ایک مثقال بھی اسکا وزن پایا ہے شہد عمدہ قسم چار قوطولے یعنی ستتر تولہ اور پانچ ماشہ اور صمغ البطم کو جوش دین دوسرے برتن مین جب قریب گاڑھے ہونے کے پہونچے اسمین بیروزہ ملا کر پھر جوش دین ایکی مرتبہ اسقدر غلیظ کرین کہ اگر ایک قطرہ اسمین سے ٹپکایا جاے پھیلنے پاے اب اسکو سرد کرین اور سرد ہونے کے بعد باقی ادویہ کو پیس کر چھڑکین اور استعمال کرین۔

یہ گولی زبان کے نیچے رکھی جاتی ہے خشونت قصبۂ ریہ کو اور انقطاع آواز کو اور تمامی امراض کو جو قصبۂ ریہ مین ہوتے ہین مفید ہے کتیرا اور گوند ہر واحد تین مثقال یعنی ایک تولہ ڈیڑھ ماشہ مرکی اور کندر ہر ایک ڈیڑھ مثقال یعنی پونے سات ماشہ زعفران ایک مثقال یعنی ساڑھے چار ماشہ ملٹی کا عصارہ نصف مثقال یعنی سوا دو ماشہ تخم یعنی ایک قسم کی مچھلی مین قیر یا شراب شیرین بقدر کفایت مین گولی بنالین اس گولی کو جو برابر باقلات یعنی پونے دو ماشہ ہو زبان کے نیچے رکھین اور بیمار کو اجازت دین کہ جتنی جتنی گھلتی جای اسکو نگل جایا کرے۔

ریوڑی کھانسی کے مریض کے واسطے۔ تخم کتان بریان اور کٹی ہوے اور مویز کلان خستہ برآوردہ ہر واحد پینتیس تولہ حب صنوبر کبار مقشر بریان اور بندق مقشر یعنی ریٹھہ چھیلا ہوا ہر واحد پینتیس تولہ فلفل سپید دو اوقیہ جو برابر پانچ تولہ ساڑھے سات ماشہ کے ہے زعفران ایک اوقیہ یعنی دو تولہ نو ماشہ اور چھ رتی شہد قسم عمدہ چار رطل یعنی تخمیناً اکیسو اکتیس تولہ سب کو کوٹ چھان کر درست کرین اور اسی اور شہد کو اتنا پکائین کہ غلیظ ہو جاے پھر اسمین سفوف ادویہ مذکورہ ڈال کر ریوڑیان تیار کرین اور بقدر کفایت مریض کو کھلائین۔

دوا کاہن نامی طبیب کی جو کھانسی کو فائدہ کرتی ہے اسکو دوائے نفیس کہنا چاہیے۔ جالینوس نے لکھا ہے کہ وہ حکیم اسی دوا سے کھانسی کا علاج کرتا تھا اخلاط اسکے افیون دس مثقال جسکے پونے چار تولہ ہوے تخم کاہو بیس مثقال یعنی ساڑھے سات تولہ جند بید ستر اٹھارہ مثقال یعنی چھ تولہ اور نو ماشہ سداب بستانی جو خشک ہو گئی ہو چودہ مثقال یعنی سوا پانچ تولہ تخم کتان سولہ مثقال یعنی چھ تولہ جاؤشیر کی جڑین چھتیس مثقال جسکے ساڑھے تیرہ تولہ ہوے مرکی چودہ مثقال یعنی سوا پانچ تولہ زعفران سات مثقال یعنی دو تولہ ساڑھے سات ماشہ ان سب کو شہد سے ملا کر تیار کرین اور بقدر باقلا کے جو برابر پونے دو ماشہ کے ہے کھلائین۔ اور جسکو کھانسی کے ہمراہ تپ بھی ہو اسے پانی کے ہمراہ دوا کھلائین۔ اور اگر تپ نہو اسکو شراب کے ساتھ دیجاے اور وقت استعمال کا رات کو تجویز کرین۔

کھانسی کی گولیان مرکی اور میعہ اور افیون ہر واحد چار مثقال یعنی ڈیڑھ تولہ روغن بلسان اور زعفران ہر ایک دو مثقال یعنی نو ماشہ ہوے سب کو پیس کر بطور معجون کے ملا کر گولیان تیار کرین اور پھر استعمال کیا جاے۔

ہر قسم کی کھانسی کو مفید ہے اور جو مادہ اندرونی پھوڑون سے بہ کر آتا ہو اسے بھی فائدہ کرتی ہے اسکی صفت ابولوقیوس حکیم نے کی ہے

اخلاط اُسکے سکبینج اور جنطیانا جسکو پکھان بید کہتے ہیں مرکی اور جاؤشیر قلفل سپید ہر واحد ایک مثقال یعنی نو ماشہ حب الغار صاف کیا ہوا چار مثقال یعنی ڈیڑھ تولہ کتیرا ایک مثقال یعنی ساڑھے چار ماشہ پانی سے گوندھ کر اسکے قرص تیار کریں اور وزن ہر ٹکیہ کا ساڑھے چار ماشہ رہے اور آب باران کے ہمراہ کھلانا چاہیئے۔

دوسری جو اقسام کو کھانسی کے نفع کرتی ہے اور آواز کے انقطاع یعنی بند ہو جانے کو بھی مفید ہے اور نسخہ اسکا یہ ہے کہ خشخاش کی بونڈیاں چھلکے سمیت ڈیڑھ سو عدد اور کرفس کوہی پسی ہوئی تین رطل جو برابر ایک سو ایک تولہ کے ہوئے اور لسبقق صاف اور پاکیزہ اور ریوند چینی اور گل سرخ سوکھا ہوا اور بیخ سوسن اور گلنار ہر ایک تین اوقیہ جو برابر آٹھ تولہ سوا پانچ ماشہ کے ہے اور دارچینی بوزن دو درہم یعنی سات ماشہ اور بالچھڑ ڈیڑھ درہم جسکے سوا پانچ ماشہ ہوئے ان سب دواؤں کو ریزہ ریزہ کریں اور آب باران میں جو بوزن ایک سو چھتر تولہ ہو بھگوئیں اور بھگا رہنے دیں تین دن بعد اسکے نرم نرم آنچ پر اسکو پکائیں تاآنکہ تہائی پانی رہجائے پھر نچوڑ کر صاف کریں اور پھوک کو پھینک دیں پھر گوندا اور کتیرا ہر ایک بوزن ایک رطل یعنی چونتیس تولہ اور زعفران اور مصطگی ہر واحد ایک درہم یعنی ساڑھے تین ماشہ ملا کر سب کو پیسیں جب خوب خشک پس چکیں اُسکے بعد پھر اسی پانی کو جو ابھی تیار ہوا ہے پسی ہوئی ادویہ میں ڈالتے جائیں اور دوا کو پیستے رہیں اور پھر پانی ڈالیں اور پھر پیسیں تاآنکہ سارا پانی جذب ہو جائے اور اسکے چوبیس رطل سفنج یعنی آدھ پاؤ اور دس سیر پختہ سفنج ڈال کر نرم نرم آنچ سے اس قدر پکائیں کہ بستہ ہو جائے اور شیشہ کے برتن میں اُتار رکھیں اور ہر قسم کی کھانسی کا اسی سے علاج کریں۔

لعوق صنوبر کا یہ ایسا لعوق ہے کہ جسکو شدید کھانسی آتی ہو انھیں فائدہ کرتا ہے یہانتک کہ اگر کھانسی میں بجائے بلغم کے پیپ اور دوسری طرح کے فضلہ برآمد ہوتے ہوں جب بھی یہ لعوق مفید ہوتا ہے۔ تخم کتان بریان اور بادام شیریں چھلا ہوا اور حب صنوبر اور گوند اور کتیرا ہر ایک چار اوقیہ جسکے سوا گیارہ تولہ ہوئے تمر ہیرون جو چھوہارے کی ایک قسم ہے دس عدد دواؤں کو مع چھوہارے کے کوٹیں اور کوٹنے کے بعد ایک سیر شہد اور مسکہ بقدر کفایت ڈالیں پھر اسکو ایسا پیسیں کہ مثل شہد کے نرم اور گاڑھا ہو جائے مقدار شربت اسکی بقدر ایک ملعقہ کے ہے بطور پابندی کے صبح و شام تناول کریں۔

یہ لعوق علک الانباط ملا کر بنایا گیا ہے خشونت حلق اور انقطاع آواز اور خون تھوکنے خواہ بلغم اور پیپ تھوکنے سے فائدہ کرتا ہے اور دیدہ ہائے مجاری حلق کے تفتیح کرتا ہے **اخلاط اُسکے** تخم کتان بریان اور مویز کالان خستہ برآوردہ ہر واحد ایک رطل جو برابر ہونے چونتیس تولہ کے ہے حب صنوبر اور بادام شیریں مقشر ہر واحد چھ اوقیہ جسکے سولہ تولہ اور ساڑھے دس ماشہ ہوئے ایرسا یعنی بیخ سوسن بریان اور علک الانباط اور ریشہ ہائے سوسن یعنی ملٹھی کے ریشے اور گوند ہر واحد چار اوقیہ یعنی سوا گیارہ تولہ اور میتھی جوش دی ہوئی اور کتیرا ہر واحد چار اوقیہ جسکے سوا گیارہ تولہ ہوئے اور فلفل سپید اور جرجیر یعنی بالون پسی ہوئی اور چینی پسی ہوئی اور زراوند اور نشاستہ گندم اور اجوائن اور حرف یعنی سرسون اور ہر واحد ایک اوقیہ یعنی دو تولہ چھ رتی مرکی اور زعفران اور لبان ہر واحد نصف اوقیہ یعنی ایک تولہ سوا پانچ ماشہ ان سب کو کوٹ کر اور اچھی طرح سے پیس کر شہد اور رطلا میں جو ایک قسم کی شراب ہے گوندھ کر تیار کریں اور صبح کو اسے چاٹنا چاہیئے برابر ایک ملعقہ کے اور شام کو اسی قدر اور جب سونے لگے اپنی زبان کے نیچے اسکو رکھ لیا کریں۔

یہ دوا کھانسی اور شدت سے جو خشکی سینہ میں ہو اسکو فائدہ کرتی ہے بادام شیریں اور بادام تلخ اور مرکی اور تخم کتان بریان اور حب صنوبر ہر ایک دو درہم یعنی سات ماشہ انیسون اور کتیرا اور گوند ہر ایک دو درہم یعنی سات ماشہ ملٹھی خواہ اسکی جڑ دن کا نچوڑا ہوا پانی ایک درہم یعنی ساڑھے تین ماشہ شکر اور قند ہر ایک دو درہم یعنی سات ماشہ کوٹ کر اور پیس کر آب رازیانہ تر میں ملائیں اور پھر گولیاں بنائیں اور زبان کے نیچے بروقت سونے کی ایک خواہ دو گولیاں رکھیں۔

لعوق کھانسی کے واسطے اگر وہ کھانسی کیموس بارد مزاج سے بالزوجت پیدا ہوئی ہو **اخلاط اُسکے** دارچینی تخم رازیانہ ہر ایک پانچ درہم یعنی ایک تولہ ساڑھے پانچ ماشہ سعد سائیدہ دس درہم یعنی دو تولہ گیارہ

ماشہ پستہ اور بادام تلخ ہر واحد دس درہم جسکے دو تولہ گیارہ ماشہ ہوے کندر اور گوند اور علک بطم ہر واحد پانچ درہم جسکے ایک تولہ ساڑھے پانچ ماشہ ہوے کشمش یعنے چھوٹا انگور بیس درہم یعنے پانچ تولہ دس ماشہ غاریقون پانچ درہم یعنے ایک تولہ اور ساڑھے پانچ ماشہ میعہ کو شہد مین بھگوئین اور کندر اور گوند کو سکنجبین مین اور باقی ادویہ کو اچھی طرح کوٹ کر میعہ کے شیرہ مین لت کرین مقدار شربت اسکی ایک درہم کی ہے۔

نفث الدم یعنے خون تھوکنے کی بیماری کے واسطے ایک قرص ہے جسکو ایک طبیب باشندگان ناموس نے جمع کیا ہے یہ قرص بیماران نفث الدم کو فائدہ کرتا ہے اور ان لوگون کو جنکے پھیپھڑے مین قرحہ پڑگیا ہو اور جنکے سینہ مین پیپ اور مدہ فراہم ہوگیا ہو اور ان بیمارون کو جنکے سینہ وغیرہ مین مادہ کھنچ کر رک گیا ہو **اخلاط اسکے** تخم بنج سپید اور پوست بیخ ہر ایک پانچ مثقال یعنے ایک تولہ ساڑھے دس ماشہ کندر تر اور میعہ جسکو سلارس کہتے ہین اور افیون اور النفحہ جسکو جیتہ خواہ پنیر مایہ کہتے ہین مگر یہ النفحہ گاؤکوہی کا ہو جسکو بارہسنگھا بھی کہتے ہین ہر ایک دس مثقال یعنے پونے چار تولہ مصطگی بیس مثقال جسکے ساڑھے سات تولہ ہوے کہربا اور بیخ سوسن اور زعفران ہر ایک تیس مثقال جسکے سوا گیارہ تولہ ہوے اسپغول پینتالیس مثقال یعنے سوا سترہ تولہ آب شیرین تین قسط جسکے ایک سو پانچ تولہ ہوے سب کو ملا کر قرص تیار کرین اور استعمال کرین۔

قرص کا دوسرا نسخہ جسکا نام قرص فلفلی رکھا گیا ہے اور بیماران نفث الدم کو اور جنکو حلقہ کا مرض ہو کہ دوسرا کچھ کھایا اور فوراً پاخانہ کی طرف سے گر گیا انکو اور جنکی آنتون مین قروح پڑ گئے ہون انکو اور جس شخص کے معدہ کی طرف کوئی مادہ کھنچ کر آتا ہو اسکو فائدہ کرتی ہے **اخلاط اسکے** انار کے عرق کا گاڑھا کیا ہوا شیرہ اور شوک مصری جسکو ہندی مین کیکر کہتے ہین اور ۔۔ صحرائی اور عصارہ لحیۃ التیس اور عصارہ اقاقیا ہر واحد چھ مثقال یعنے سوا دو تولہ رسوت اور ریوند اور افیون ہر ایک چار مثقال یعنے ڈیڑھ تولہ مرکی دو مثقال یعنے جسکے نو ماشہ ہوے یہ مرکی اسکو کوٹنے اور چھاننے کے بعد ایسے پانی مین ملائین جس پانی مین حب الآس کو جوش دیا ہو خواہ آب سرد سے ملا کر استعمال کرین۔

معجون جو حکیم ارسطوماخس کی طرف منسوب ہے یہ ایک دوا عجیب ہے بیماران سرفہ کو اور جسکے پھیپھڑے مین قرحہ ہو اسکو اور جسکے سینہ مین مدہ فراہم ہو اور جو سوختگی یا شگاف عضل مین حادث ہو اسکو اور معدہ سے طعام کے نکل آنے کو یعنے طعام معدہ مین ٹھہر نہ سکے اسکو اور سیفاد رخلفہ اور آنتون کے قروح کو اور مثانہ کے امراض اور اختناق رحم کو اور اُن بتون کو جو باری سے آتی ہون اگر قبل نوبت کے اسکو گھنٹہ بھر پہلے کھلائین اور مزاج کی رداءت اور زبون حالی کسی قسم کی ہو اور لاغری بدن کو اور ادویہ قتالہ کے ضرر سے اور ہوام یعنے حشرات الارض کے کاٹنے اور ڈسنے سے فائدہ کرتا ہے **اخلاط اسکے** دارچینی اور قسط اور میرزہ اور جند بیدستر اور افیون اور سیاہ مرچ اور دار فلفل جسکو پیپل کہتے ہین اور میعہ جسکو سلارس کہتے ہین ہر واحد ایک اوقیہ یعنے دو تولہ نو ماشہ اور چھتّی شہد ایک سو قسط یعنے پینتیس تولہ دوائون کو کوٹ چھان کے الگ رکھین اور میرزہ کو شہد مین گھلائین آگ پر چڑھا کر کے اسکو چھانین بعد ازان سفوف ادویہ اُسپر ڈالین اور اچھی طرح ملا کر کانچ خواہ چاندی کے برتن مین اُٹھا رکھین اور بقدر ایک باقلا کے جو برابر پونے دو ماشہ کے ہے اسکی خوراک ہے ماء العسل کے ہمراہ اور ماء العسل مین تین قطرہ روغن کنجد سیاہ ٹپکائین۔

شراب کا نسخہ جو حکیم حار نیفلانس کی طرف منسوب ہے سانس کی دشواری سے آنے کو فائدہ کرتی ہے اور یہ دوا منضج یعنے بکار آمد ہے۔ مویز کلان دانہ برآوردہ ایک سونافن جو برابر پونے نو تولہ کے ہے اور یہ مویز اس نسخہ کا ایک جزو واحد ہوا اور مینقی دھوئی ہوئی ہموزن مویز اور آب باران ایک قسط یعنے پینتیس تولہ سب کو جوش دین اسقدر کہ ٹھہرا ہو جاے اور پانی اسکا صاف کر کے چھان لین اور بحفاظت رکھ چھوڑین اور چند بار پے در پے اسکو پیا کرین مگر بعد از آنکہ اُسکو پس لیا کرین۔

دوا جو نفث الدم کو مفید ہے اور پیپ کے تھوکنے کو بھی فائدہ کرتی ہے اور جو فضول کہ سینہ سے کھنچ کر آئے ہون۔ تخم بنگ سپید کے بیج اور پوست بیخ بیرج اور رطلا نام شراب سے جو قسم عمدہ ہو اور لبان سپید اور لبنی اور افیون اور حب صنوبر اور حب السرو ہر واحد بوزن دس درہم یعنے

دو تولہ گیارہ ماشہ مصطگی اور کہربا اور اسپغول جسکو سغیوس کہتے ہین ہر واحد تیس درہم جسکے پونے نو تولہ ہوے پہلے اسپغول کو ایک رات گرم پانی مین بھگوئین بعد اسکے اسکا لعاب نچوڑ لین اور باقی سب ادویہ کو پیسین اور خوب پیسنے کے بعد ایک دوا کو دوسری دوا سے ملائین اور ایک ذات ہوجانے کے بعد قرص تیار کرین ہر ایک قرص کا وزن نصف درہم کا ہونا چاہیے یعنے پونے دو ماشہ کا اور بروقت خواب کے ایک قرص تناول کیا جاے آب سرد کے ہمراہ۔

یہ دوا نفث الدم کو مفید ہے افیون ایک درہم دار چینی ایک درہم یعنے ساڑھے تین تین ماشہ جند بیدستر ایک درہم فلفل و دار فلفل اور مرکی سب کا وزن ایک درہم کا ہے زعفران دو درہم یعنے سات ماشہ کہربا نصف درہم یعنے پونے دو ماشہ گلنار اور صمغ عربی اور انیسون ہر واحد ایک درہم یعنے ساڑھے تین ماشہ دوائون کو پیس کر عصارۂ بارتنگ مین جو بڑی قسم کی ہوتی ہے قرص تیار کرین ہر ایک قرص پونے دو ماشہ کا ہونا چاہیے اور سایہ مین خشک کرین اور نیم گرم پانی کے ہمراہ قرص کو استعمال کرین۔

قرص کا دوسرا نسخہ کہربا اور بسد یعنے مونگا ہر ایک تین درہم جسکے ساڑھے دس ماشہ ہوے اقاقیا اور عصارہ لحیۃ التیس ہر ایک دو درہم یعنے سات ماشہ گلنار سات ماشہ تخم خرفہ سات درہم یعنے دو تولہ چار رتی تخم خشخاس سپید اور سیاہ اور گلسرخ اور طباشیر ہر واحد دو درہم یعنے سات ماشہ شاخ گوزن سوختہ ڈھائی درہم یعنے پونے نو ماشہ ریوند ڈیڑھ درہم یعنے سوا پانچ ماشہ گھونگھا جلا ہوا دو درہم اور طین یعنے مٹی چار درہم جسکے ایک تولہ دو ماشہ ہوے مقدار ایک مثقال کے قرص بنا کر استعمال کرین۔

دوسرا قرص نفث الدم کا کندر اور گندہ ہر واحد پانچ درہم ذخیرہ یعنے گندہ بیس کی بڑ سات درہم یعنے دو تولہ چار رتی ریوند اور مصطگی ہر واحد چار درہم یعنے ایک تولہ دو ماشہ زیرہ بریان زرد اور شیشعان اور فودنج کوہی پانچ درہم مرکی اور زعفران ہر واحد سات درہم یعنے دو تولہ اور چار رتی قتقد یعنے پھٹکری اور بالچھڑ اور جند بیدستر اور عصارہ لحیۃ التیس اور اقاقیا ہر واحد چار درہم یعنے ایک تولہ دو ماشہ سب کو کوٹ کر مطبوخ مازو مین بوزن ایک مثقال کے قرص تیار کرین۔

خون کا بستہ ہونا یعنے جمنا اسکے واسطے یہ دوا مفید ہے اخلاط اسکے میتھی کا آٹا سات ماشہ ریوند ایک درہم یعنے ساڑھے تین ماشہ مرکی آٹھ درہم یعنے دو تولہ چار ماشہ انیسون اور گل سرخ ہر ایک دو درہم یعنے سات ماشہ ملٹھی کی رگین اور مرچ سیاہ اور نمک ہر ایک ساڑھے تین ماشہ کوٹ پیس کر ٹھنڈا پانی ملا کر قرص بنائین وزن ہر قرص کا ساڑھے تین ماشہ ہے اور سایہ مین خشک کرین اور بیخ رازیانہ اور بیخ کرفس کو پانی مین جوش دیکر بوزن ایک سکرجہ جو برابر ایک تولہ سوا چار ماشہ کے ہے اس پانی کو لیکر قرص اسمین بھگو کر پیسین اور پی جائین یہ دوا بہت اچھی ہے کہ خون بستہ کو پگھلا دیتی ہے اور اسکو سینہ سے باہر نکال دیتی ہے اور جس جگہ خون جم گیا ہو اس جگہ کو صاف کر دیتی ہے۔

سل اور قروح ریہ یعنے پھیپھڑے مین جو قرحہ پڑ جاے اسکی دوا یہ ہے سینے کے اور پھیپھڑے کے قروح کو فائدہ کرتی ہے اور ان زخمون کو گوشت پیدا کر کے درست کر دیتی ہے اور زخمون کو اچھا کر دیتی ہے اخلاط اسکے گلنار اور گل سرخ سوکھا ہوا ہر واحد چار درہم یعنے ایک تولہ دو ماشہ دم الاخوین اور نشاستہ گندم اور کندر ہر ایک دو درہم یعنے سات ماشہ گوند ببول اور کتیرا اور مصطگی ہر ایک تین درہم یعنے ساڑھے دس ماشہ اقاقیا اور زعفران ہر ایک نصف درہم یعنے پونے دو ماشہ مرکی اور کہربا ہر ایک ساڑھے تین ماشہ نارکیو پانچ درہم یعنے ایک تولہ ڈھائی پانچ ماشہ دواؤن کو کوٹ کر بہی کے رب اور حب الآس مین گوندھ کر قرص بنائین ہر ایک قرص ساڑھے چار ماشہ کا ہو اور سایہ مین خشک کرین اور استعمال کرین۔

قلب اور ادویہ قلبیہ کا بیان جو جون کہ اسمین حرمل یعنے ہرمل پڑتی ہے اسکا نسخہ یہ ہے حرمل اور کلونجی اور کافور اور جند بیدستر اور بزر البنج یعنے اجوائن اور زرا وند اور سعد جسکو ناگرموتھا کہتے ہین اور فاشرہ جسکو ہزار چشان کہتے ہین اور فاشرستین اور عاقرقرحا اور فلفل و صعتر اور حنظل اور سنبل یعنے بالچھڑ اور تخم کرفس اور تخم سداب اور کردیا اور افیون زعفران اور جوز بوا اور دریج اور قسط ہر واحد نصف درہم یعنے پونے دو ماشہ شہد لقدر حاجت مقدار شربت اسکی قوی آدمیون کے

واسطے ساڑھے تین ماشہ اور کمزور آدمیون کے واسطے پونے دو ماشہ۔

دوسری دوا مفید ہی واسطے خفقان اور ڈرنے اور مرگی کے بالچھڑ دارچینی زرنباد جسکو نرکچور کہتے ہین اور ورد ہر ایک دو درہم یعنے سات ماشہ سوے کے بیج ڈیڑھ درہم جسکے سوا پانچ ماشہ ہوے دواؤن کو کوٹ کر ملا دین اور ڈیڑھ درہم یہ سفوف یعنے دو تولہ نو ماشہ چھ رتی شراب کے ہمراہ استعمال کرین کبھی اسمین گاوزبان اور سکنجبین اور جادشیر ہر ایک چار درہم یعنے ایک تولہ دو ماشہ اور شکر ایک درہم یعنے ساڑھے تین ماشہ بھی پڑتی ہے اور ہر مہینے مین تین دن پے درپے استعمال کیجاتی ہے۔

چھٹا مقالہ جوف اسفل کی بیماریونکی دوا یعنے سینہ سے نیچے پیٹ کے جو بیماریان ہین اُنکی دوا ضعف معدہ کو یہ روغن فائدہ کرتا ہے اور استرخاء معدہ کو بھی مفید ہی **اخلاط اسکے** مصطگی اور ایلوہ اور عصارہ افسنتین اور افیون اور روغن ناردین یا روغن بہی بقدر کفایت سب کو ملا کر کسی اون کے نرم پارچہ مین لگا کر معدہ کو اس سے تدہین کرین اور جب منظور ہو کہ اس دوا مین کسی قدر حرارت اور بڑھ جاے لاذن ایک جزو اور میعہ ایک جز اضافہ کرین اور اگر منظور ہو کہ اسکو قباض اور مقوی معدہ کر دین تو پھر اسمین عصارہ انگور خام یا عصارۂ ہیوفاقسطیداس کو بڑھائین۔

یہ دوا ضعف معدہ اور بدہضمی کو نفع کرتی ہے۔ ہلیلہ کابلی کو بہی کے پانی مین جوش دین اور چار درہم بلیلہ یعنے بہیڑہ کو اور آملہ اور زیرہ کو سرکہ مین بھگو کر اور سعد کوفی اور مصطگی ہر واحد دو درہم یعنے سات ماشہ سوا اور انیسون اور تخم کرفس سرکہ مین بھگوے ہوے کو کہ ہر ایک کا وزن ایک درہم ہو اور عود اور مشک ہر واحد ڈیڑھ درہم یعنے سوا پانچ ماشہ اور پودینہ تین درہم یعنے ساڑھے دس ماشہ فطراسالیون ڈیڑھ درہم یعنے سوا ماشہ گل سرخ چار درہم یعنے ایک تولہ دو ماشہ دانہ انار آٹھ درہم یعنے دو تولہ چار ماشہ سماق چار درہم یعنے ایک تولہ دو ماشہ قرنفہ جسکو لونگ کہتے ہین اور قشور کندر اور سنبل الطیب ہر واحد ایک درہم۔

لخلخہ مقوی معدہ ایلوے کا زلال اور گلاب اور سیب کا نچوڑا ہوا پانی اور بہی کا پانی اور بید سادہ کا پانی ہر واحد ایک حصہ صندل سپید اور صندل سرخ اور گلسرخ اور زعفران اور کافور اور لاذن اور گلنار اور ہر ایک اور عود اور مشک ہر واحد نصف حصہ سب کو ملا کر لخلخہ تیار کرین۔

ضماد ورم صلب معدہ کا افسنتین اور سنبل الطیب اور بیج ہر واحد آٹھ درہم یعنے سوا دو تولہ ایلوا اور میعہ یعنے سلارس ہر واحد چار درہم یعنے ایک تولہ دو ماشہ زعفران دو درہم یعنے سات ماشہ اور عود البلسان اور بیج اسکے اور مرکی ہر واحد ایک درہم یعنے ساڑھے تین ماشہ مصطگی دو درہم یعنے سات ماشہ روغن ناردین بقدر حاجت۔

ممعودین کی دوا یعنے جو لوگ کہ ضعف معدہ خواہ اور قسم کے فساد معدہ مین مبتلا ہون اُنکی دوا مین سے ایارج ہی جو حکیم فطروس یا حکیم الطیاس کی طرف منسوب ہے کہ یہ ایارج ممعودین کو نفع کرتا ہی **اخلاط اسکے** ایلوہ چار مثقال یعنے ڈیڑھ تولہ مصطگی دو مثقال یعنے نو ماشہ اسارون نصف اوقیہ یعنے ایک تولہ چار ماشہ اور سات رتی گلسرخ خشکیدہ اور شگوفہ اذخر اور فو جسکو بچھیٹہ کہتے ہین اور بیج ہر واحد نصف اوقیہ یعنے ایک تولہ چار ماشہ سات رتی اس ایارج کا سفوف سوکھا ہوا استعمال کرین۔

یہ قرص ہے جسکو قرص امارونس کہتے ہین معدہ کے اولٹ پلٹ کو جو ایلاوس کے قریب پہونچے اور ہر ایک قسم کا نفخ جو معدہ مین ہو اور ہر طرح کا التہاب جو معدہ کا ہو اسکو فائدہ کرتا ہی اور جو شخص کھانا کھانیکے بعد مسلم غذا کو قے کر دے اسکی اصلاح کرتا ہی اور امراض باطنی کو مفید ہے **اخلاط اسکے** تخم کرفس چھ مثقال یعنے سوا تولہ انیسون چھ مثقال جسکے سوا دو تولہ ہوے افسنتین چار مثقال یعنے ڈیڑھ تولہ اور بعض نسخون مین مصطگی بھی ڈیڑھ تولہ لکھی ہے فلفل نو ماشہ مرکی نو ماشہ دارچینی سوا دو تولہ افیون دو مثقال یعنے جسکے نو ماشہ ہوے پانی مین گوندھ کر جندبیدستر نو ماشہ قرص بنائین اور استعمال کرین مقدار شربت میانہ اسکی ساڑھے چار ماشہ کی ہے بیماران معدہ کے واسطے پانی ملی ہوئی شراب کے ہمراہ۔

ایارج جو حکیم مایسون کی طرف منسوب ہے معدہ کے تقلب یعنے اُلٹ پلٹ کو فائدہ کرتا ہے اور اُس شخص کو مفید ہے جو اپنے معدہ مین التہاب یعنے سوزش پاتا ہو اور ہر قسم کے نفخ کو دور کر دیتا ہی اور جس شخص کو استمرا یعنے ہضم کامل دیر مین ہوتا ہو اسکو فائدہ کرتی ہر رحم کی بیماریون کو بھی مفید ہے پیشاب کا ادرار کرتا ہے اور یہ عجیب دوا ہے ان لوگون کے واسطے جو امراض جگر مین گرفتار ہون اور جس شخص کے معدہ مین درد ہوتا ہو اور

خون حیض کو نیچے اُتار لاتا ہی **اخلاط اُسکے** ایلوہ سو مثقال جسکے ساڑھے سینتیس تولہ ہوے مصطگی ایک اوقیہ یعنے دو تولہ نو ماشہ چھ رتی زعفران بھی اسیقدر سنبل الطیب دارچینی حب بلسان اسارون ہر واحد ایک اوقیہ کوٹ چھان کر خشک سفوف اُٹھا رکھیں اور اس طرح پر استعمال کرین کہ جس شخص کو ہضم کامل دیر مین ہوتا ہو اُسکو ساڑھے چار ماشہ آب سرد کے ہمراہ اور جسکو کڑوی تے مرہ صفرہ کی ہوتی ہو اُسکو سوا دو ماشہ اور جسکے معدہ پر کوئی مادہ ریزش ہوتا ہو اُسکو سوا دو ماشہ اور جس شخص کے بعض اعضاے اندرونی مین ورم ہو اُسکو نفع کرتا ہے اگر ماء العسل کے ہمراہ پلایا جاے اور جس شخص کو ادرار بول کی حاجت ہو یا خون حیض کے نیچے اُتارنے کی حاجت ہو اُسکو رازیانہ کے ہمراہ پینا چاہیے اس طرح پر کہ رازیانہ کو کوٹ کے جوش دین اور صاف کر لین۔

ضماد جو حکیم بولوامیس کی طرف منسوب ہے تمام امراض باطنی کو فائدہ کرتا ہے سعد کوفی جسکو ناگر موتھا کہتے ہین تر دماناد قاق کندر ہر واحد تین جو برابر سوا پاؤ تولہ کے ہے صمغ البطم ڈیڑھ من روغن حنا بقدر کفایت اور کبھی اس مین مقل یہودی ایک من بڑھائی جاتی ہے۔

دوا جسکو دید ابوسا کہتے ہین فساد مزاج اور معدہ مین پانی کی رطوبت جمع ہونے اور شکم کے نرم ہونے کو جس سے پتلا پاخانہ ہو فائدہ کرتی ہی **اخلاط اُسکے** ایرسا یعنے سوسن کی جڑ چوبیس درہم یعنے ساڑھے تین تولہ فلفل پانچ تولہ دس ماشہ زنجبیل اور انجدان ہر واحد سوا تین تولہ انیسون اور مصطگی اور تخم رازیانہ ہر ایک چار درہم جسکے ایک تولہ دو ماشہ ہوے اجوائن اور تخم کرفس ہر ایک آٹھ درہم یعنے دو تولہ چار ماشہ دواؤن کو کوٹ کر شہد ملا کر تیار کرین اور چنے کے برابر پانی کے ہمراہ تناول کرین۔

جوارش کرویا درد معدہ کو فائدہ کرتی ہے اور جو سدہ معدہ مین ہو یا جگر مین اُسکو مفید ہی اور کمی ہضم غذا کو فائدہ کرتی ہی کرویا یعنے شاہ زیرہ اور اجوائن اور تخم کرفس زنجبیل سویر خستہ برآوردہ اور بیسالیوس اور تخم گزر ہر واحد تین درہم یعنے ساڑھے دس ماشہ بادام تلخ صاف کیا ہوا دونون چھلکے سے چھ درہم یعنے پونے دو تولہ کوٹ کر شہد سے ملا کر تیار کرین مقدار شربت ایک بندقہ ہے جو برابر ساڑھے تین ماشہ کے ہی نیم گرم پانی کے ہمراہ۔

جوارش خولنجان شدت سردی جگر کو مفید ہی اور طعام کو ہضم کر دیتی ہے اور ریاح کو ہٹا دیتی ہے اور معدہ کو خوشبو کرتی ہے۔ خولنجان اور قرنفہ یعنے تج کی عمدہ قسم اور فلفل سپید ہر واحد دو درہم الائچی خرد اور دارچینی اور نارمشک ہر واحد تین درہم یعنے ساڑھے دس ماشہ دار فلفل چھ درہم یعنے اکیس ماشہ زنجبیل آٹھ درہم یعنے سوا دو تولہ تخم کرفس اور انیسون اور کرویا اور طالیسفر ہر واحد ایک درہم قند سپید اور شکر سہ چند وزن ادویہ سب کو اچھی طرح کوٹ کر ملا دین اور مقدار شربت اسکی سات ماشہ کی ہے۔

شہوت یعنے اشتہا کے ادویہ۔ یہ دوا مٹی کھانے کی خواہش کو قطع کر دیتی ہے **اخلاط اُسکے** ایارج چھ درہم جسکے اکیس ماشہ ہوے ہلیلہ سیاہ اور بہیڑہ اور آملہ ہر ایک تین درہم یعنے ساڑھے دس ماشہ جوز گندم پانچ درہم یعنے ایک تولہ ساڑھے پانچ ماشہ شہد کف گرفتہ سے معجون بنائین اور تین درہم کی مقدار شربت ہے ایسے جوشاندہ کے ہمراہ جسمین مصطگی اور انیسون اور پودینہ کو جوش دیا ہو اور جسکا حدید کو جو مطبوخ ہو یعنے جوش دیا ہوا ہو اور خام نہو۔

قے اور متلی کی دوا یہ شراب لیمی قے کو قطع کر دیتی ہے **اخلاط اُسکے** زیرہ کرمانی چار درہم یعنے ایکتولہ دو ماشہ مصطگی تین درہم جسکے ساڑھے دس ماشہ ہوے انار دانہ بیس درہم یعنے پانچ تولہ دس ماشہ پودینہ دو خام جو ایک قسم پودینہ کو ہی پانچ پانچ گڈیان سب کو چار رطل پانی مین جو تخمیناً سوا پاؤ کم دو سیر ہوا جوش دین تا کہ چہارم باقی رہ جاے پھر صاف کرکے اسپر ایک درہم مشک ڈالین اور صبح و شام اسمین سے تناول کرین۔

ہچکی کی دوا یہ دوا ہچکی کے واسطے عجیب لاثر ہی اور قوی بھی ہے **اخلاط اُسکے** نبیذ طیب ریحانی آٹھ رطل جسکے ڈیڑھ پاؤ تین سیر پختہ ہوے شہد کف گرفتہ دو رطل یعنے آدھ پاؤ کم سیر ان دونون کو اس قدر جوش دین کہ چھٹا حصہ جلجاے بعد ازان آگ پر سے اُتار لین اور اسمین قسط اور مصطگی ہر ایک چار درہم یعنے ایک تولہ دو ماشہ ہوے فستیین سات درہم یعنے دو تولہ چار رتی اذخر اور سنبل الطیب اور ایلوہ ہر واحد تیز پات اور گل سرخ اور غاریقون اور زعفران ہر ایک دو درہم یعنے سات ماشہ اور اسارون اور عود ہندی اور تج ہر واحد چار درہم یعنے ایکتولہ دو ماشہ پسکر چھڑکین مقدار شربت کی ایک ملعقہ یعنے نو ماشہ کی ہے۔

سیدیعنے جگرکی بیماریونکی دوا اور رام جگرکے واسطے یہ مرہم ہے۔ مورد اسفرم نفع کرتا ہے اس ورم کو جو وثی یعنے ہڈی کے ہلجانے اور اپنی جگہ سے ہٹ جانے کو فائدہ کرتا ہے یا اور قسم کے ورم کو **اخلاط اُسکے** مورد اسفرم چار درہم یعنے ایکتولہ دو ماشہ عود ہندی اور زعفران حب الغار جراحیۃ مرکی اور کیۃ جسکو پلجوش کہتے ہین ہر ایک تین درہم یعنے ساڑھے دس ماشہ موم چار درہم یعنے ایکتولہ دو ماشہ سب دواؤنکو کوٹ پیس کر جمع کرے اور موم کو بقدر مناسب پگھلا کر روغن سوسن اور روغن رازقی تین درہم ملاکر مرہم تیار کرین۔

صلابت جگر یہ معجون جو بھیڑئے کے جگر سے بنائی جاتی ہے درد پہلے جگر اور تلی اور معدہ کے درد کو اور ان اعضا کے ریاح اور ذو سنطاریا جو دستون کی ایک بیماری ہے اُسکو اور پرانی کھانسی کو فائدہ کرتی ہے اور جن لوگون کو خونی قے ہوتی ہے اُسکو فائدہ کرتی ہے **اخلاط اُسکے** زعفران مرکی افیون جند بیدستر بزرالبنج جسکو اجواین کہتے ہین اور قسط اور قرد مانا خشخاش اور سنبل الطیب اور غافث اور بھیڑئے کا جگر اور بکری کا داہنا سینگ جلا ہوا سب دوائین ہموزن لیکر جو قابل کوٹنے کے ہون اُسے کوٹین اور پگھلانی والی چیزون کو پگھلائین شراب ملاکر اور شہد کف گرفتہ ڈال کر معجون درست کرین اور چھ مہینے کے بعد استعمال کرین برابر ایک چنے کے مقدار شربت ہے ہمراہ ان پینے والی چیزون کے جو مناسب ہون۔

سوء مزاج یعنے جگر کی خرابی مزاج کے واسطے روغن ماذریون کا **اخلاط اُسکے** ماذریون دس درہم یعنے دو تولہ گیارہ ماشہ لیکر ایک رطل پانی مین جو برابر پونے چونتیس تولہ کے ہوگا ایک شبانہ روز بھگوئین پھر اُسکو کسی دیگچی مین رکھکر ورلک ماشہ ریوند سوا پانچ ماشہ شگوفہ اذخر ساڑھے تین ماشہ زعفران سوا پانچ ماشہ نرم آنچ سے جوش دین جب آدھا پانی رہجاے آگ پر سے اتار لین پھر اُسکو چھانکر دیگچی مین رکھین اور اُسپر چار رطل روغن بادام شیرین جو تخمیناً ایک سو اکتیس تولہ ہوا ڈال کر جوش دین کہ پانی جل جاے اور روغن باقی رہے اور دوائین کٹی ہوئی اور چھنی ہوئی اس روغن مین ملائین وہ دوائین یہ ہین۔ بلیلہ زرد اور بہیڑہ اور آملہ ہر ایک دس درہم یعنے دو تولہ گیارہ ماشہ تر ہندی تین درہم جسکے پونے نو تولہ

ہوے آلوے بخارا تیس عدد عناب تیس دانہ املتاس کا مغز ایک رطل یعنے پونے چونتیس تولہ مویز کلان نصف رطل سب دواؤن کو سوا املتاس کے یکجا کرکے ایک دیگ مین چھوڑدین اور اُسپر دس رطل پانی ڈال کر اسقدر جوش دین کہ تہائی پانی باقی رہجاے اس پانی کو املتاس پر چھوڑین صاف کرکے پھر املتاس کو اس پانی مین ملین اور صاف کرکے پھر اُسمین قند سپید جو برابر سوا بادن تولہ کے ہے ڈالین اور جوش دین کہ اُسکا قوام گاڑھا مثل شہد کے ہوجاے پھر اُسپر روغن بادام نصف رطل ڈالکر اسقدر جوش دین کہ پانی جلجاے اور روغن باقی رہے اور پھر ادویہ سائیدہ کو ملاکر جوش دین کہ بستہ ہوجاے اور آگ پر سے اُتار کر کانچ کے برتن مین رکھ چھوڑین مقدار شربت اسکی چھ درہم یعنے پونے دو تولہ کی ہے۔

سفوف ابتداے استسقاے مائی کے واسطے اسکا استعمال شیر یا دہ شتر خواہ ماء الجبن کے ساتھ کیا جاتا ہے **اخلاط اُسکے** عصارہ غافث ڈیڑھ درہم جسکے سوا پانچ ماشہ ہوے لک یعنے لاکھ دو درہم جسکے سات ماشہ ہوے ریوند ڈیڑھ درہم یعنے سوا پانچ ماشہ شگوفہ اذخر ایک درہم یعنے ساڑھے تین ماشہ زعفران ڈیڑھ درہم یعنے سوا پانچ ماشہ تخم کشوث ایک درہم تخم خیار تخم خرفہ ہر واحد ایک درہم سقمونیا ایک درہم یعنے ساڑھے تین ماشہ مقدار شربت ایک مثقال یعنے ساڑھے چار ماشہ کی ہے۔

طحال یعنے تلی کی بیماریون کے واسطے تریاقی دوائین اور خاص ادویہ جو مرض طحال کے واسطے مقرر ہین۔ از آنجملہ ایک دوا بہت بکار آمد ہے جو بنام دبقی مشہور ہے **اخلاط اُسکے** دبق بلوط یعنے بلوط کا لسدار اور چپکتا ہوا شیرہ دو رطل جو برابر ساڑھے سرسٹھ تولہ کے ہے اور چونا ایک رطل یعنے تخمیناً چونتیس تولہ دبق کو مٹی کے برتن مین رکھکر کوئلے کی چنگاریون پر رکھین کہ پگھل جاے اور گیلا ہوجاے چونہ پسا ہوا اُسپر چھڑکین اور خوب ملائین اور گرم گرم بھیڑے کی کھال پر اسکو طلا کرین اور رکھ چھوڑین۔ جب اسکا استعمال کرنا منظور ہو مریض کو حمام مین داخل کرین اسی جگہ اسکا پھایا مریض کے شکم پر لگادین اور پھر اس پھایے کو نہ چھیڑین تاانیکہ خود چھوٹ کر گر پڑے اور جس قدر پیٹ کی سوجن گھٹتی جاے اور ورم استسقا گھٹتا جاے اس پھاہے کو اسیقدر کترتے رہین اور متواضع سے کاٹ کاٹ کر الگ کر دیا کرین۔

دواے دیگر جسکا اثر بیماران طحال پر اُسی روز ظاہر ہوجاتا ہے جسدن استعمال کی جاے اور مناسب ہے کہ اس دوا کے استعمال سے پہلے تین روز اس مریض کی تدبیر مناسب کرلیجاے یعنے دوا اور غذا جو اسکے حال کے مناسب ہو تین روز پہلے کرکے پھر اس دوا کا استعمال کرین **اخلاط اُسکے** مرمکی تین اوقیہ یعنے آٹھ تولہ اور سوا پانچ ماشہ دقاق کندر کا برادہ جو جھڑتا ہے آٹھ تولہ اور سوا پانچ ماشہ خردل اسکندرانی جو رائی کی ایک قسم عمدہ ہے اور قردمانا ہر واحد دو اوقیہ یعنے پانچ تولہ ساڑھے سات ماشہ سرکہ عنصل بقدر کفایت رائی اور قردمانا کو کوٹین اور چھانین اور دقاق کندر اور مرمکی کو پیسین اور سوکھی دوا جو پہلے سے چھنی ہوئی رکھی ہے اسکو اُسپر چھڑکین اور خوب ملانے کے بعد بذریعہ سرکہ کے مثل مرہم کے بنالین اور زمانہ اس دوا کا پھاہا وغیرہ دو گھنٹہ کے زمانہ سے لیکر نو گھنٹہ تک رکھنے کا ہے جسقدر برداشت و تحمل یا جسقدر کمی اور زیادتی ورم کی ہو۔ بعد رکھنے دوا کے زمانہ مذکورہ تک پھر مریض کو حمام مین داخل کرنا چاہیئے اور یہ ضماد اُسکے طحال پر لگا ہوا ہو جب حمام مین ٹھہرنے سے اُسکے جوڑ بند ڈھیلے ہونے لگین اور پسینا بھی آجاے۔ اب اسکو آبزن مین بٹھانا چاہیئے اور آبزن کرانے سے پہلے اُسکو سمجھا دیجاے کہ دیر تک آبزن مین ٹھہرنا ہوگا اور جسقدر پانی طحال مین بھر گیا ہے سب نکل جاے۔ غشی کے روکنے کی تدبیر یہ ہے کہ مریض کی ناک مین سرکہ اور جنگلی پودینہ لیجائین کہ اُسکو سونگھے اور جن پٹیون سے ضماد کی بندش کی ہے اُنکو کھول ڈالین اور تھوڑی مقدار پٹیون کی کھولنی چاہیئے۔ جسوقت حمام سے اُسکو باہر لائین شوربا مچھلی اُسکو بہ دن روٹی کے کھلائین۔ اور پانی وغیرہ اُسے ہر روز اول اور پھر تیسرے دن پلانا چاہیئے اور اس تدبیر سے پہلے اسکو اجازت دینی چاہیئے کہ ریاضت اور محنت کسی قسم کی جو مریض سے ہوسکتی ہو اور اعضاے اسفل کی ریاضت بالتخصیص سے بھی ہو جیسا کہ فن اول کلیات مین بیان ہوچکا ہے بقدر طاقت کرے کہ سانس اسکی متواتر ہونے لگے اور دم پھول جاے۔

دوسری دوا جو معدہ ہی قوی ہے کہ رطوبت کو بقوت چوس لیتی ہے یہ دوا منجح یعنے بکار آمد ہے کہ تجربہ اور بیماران طحال کو اور جن لوگون کو پرانی بیماریان ہون فائدہ کرتی ہے **اخلاط اُسکے** راتینج جوش دیا ہوا چار رطل یعنے ایک سو پینتیس تولہ موم دو رطل یعنے ساڑھے سرسٹھ تولہ گندھک جسکو آگ کی گرمی نہ پہونچی ہو ایک رطل یعنے پونے چونتیس تولہ دقاق کندر اور پھٹکری زفت پھر اسی قدر بورہ سرخ بھی ایک رطل ریوند تین اوقیہ جو برابر آٹھ تولہ سوا پانچ ماشہ کے ہے قثاء الحمار یعنے جنگلی کریلے کی جڑ بھی اسی قدر ایلوہ چھ اوقیہ یعنے سولہ تولہ ساڑھے دس ماشہ عاقرقرحا بھی اسیقدر توت کا دودھ تین اوقیہ سرکہ ایک قسط جسکے پینتیس تولہ ہوے شراب لغا کی نصف قسط یعنے ساڑھے سترہ تولہ اور ہم بجاے سرکہ کے روغن زیتون بوزن تین قوطولے جو برابر اٹھاون تولہ اور چھ رتی کے ہے داخل کرتے ہین اور سب سامان اور طریقہ سابق کا اور استعمال کرانے کا برطبق دواے سابق کے ہے۔

دوسری دوا جو پورا فعل کرتی ہے **اخلاط اُسکے** سرطان نہری کو لیکر اُسکے پاؤن اور سرتانہ یعنے دونون فزونی بشکل سینگ کو ٹکڑے ٹکڑے کرے پھر اُسکو خشک کرے اور پیسے اور اسمین سے ایک مثقال یعنے ساڑھے چار ماشہ چھٹا حصہ مثقال کا یعنے چھ رتی افیون پانی مین گھولے یہ پانی بھی اسی نہر کا ہو جسمین سے کیکڑا لیا ہے اور ان سب اجزا کو مریض کو کھلائین اور بعض اوقات بجاے افیون کے روغن بلسان کو ملانا چاہیئے ہموزن افیون کے اور مناسب مرض کے بھی ہونا چاہیئے۔

صلابت طحال یعنے تلی کی سختی خواہ ورم سوداوی طحال کی دوا۔ یہ مرہم اس صلابت کو مفید ہے جو تلی مین ہوتی ہے **اخلاط اُسکے** قردمانا اور رائی اور عاقرقرحا اور میعتی جوش دی ہوئی ہر واحد ایک جزو کو خوب باریک کوٹین اور پھر سرکہ ملاکر پیسین اور پھر اُسپر روغن زیتون کو ڈال کر طحال پر طلا کرین۔ دوا کا لگانے والا پہلے حمام مین نہانے کے بعد اُسکے یہ مرہم اُسکی تلی پر رکھا جاے۔

حقنہ اندرونی شکم کے قروح کو فائدہ کرتا ہے اور مراد ان قروح سے وہ زخم آنتون وغیرہ کے ہین جنکے پڑجانے سے مریض کو خون کے دست آتے ہین اور روم کے آدمی اس مرض کا نام ذوسنطاریا رکھتے ہین۔ **اخلاط اُسکے** گوسفند کے گردے کی چربی تازہ لیکر کشک جو کے ہمراہ اسکو جوش دین اور پکائین پھر کشک جو کا پانی مع چربی کی چکنائی کے بوزن

دو سکرجہ یعنی نوے تولہ اور پونے آٹھ ماشہ کا دو چند جسکے ایکسو اکیاسی تولہ اور ساڑھے تین ماشہ ہوے اور چاول کی پیچ اور روغن گل ہر واحد ایک اسکرجہ یعنی نوے تولہ پونے آٹھ ماشہ اور اقاقیا یسی بوزن نصف درہم یعنی پونے دو ماشہ اور گوند پسا ہوا اور سپیدہ پسا ہوا ہر واحد ایک درہم زردی بیضہ بریان مین سب کو ملا کر مثل مرہم کے تیار کرین اور اسی کا حقنہ دیا جاے۔ تا منیکہ ایک سکرجہ جو برابر نوے تولہ پونے آٹھ ماشہ کے ہے پانی عصی الراعی یعنی لال ساگ کا لین اور نصف سکرجہ یعنی پینتالیس تولہ اور تین ماشہ سات رتی روغن گل کو ملیکر حقنہ کرین۔ اور غذا اُس مریض کی شوربا حماض روغن بادام اور انار دانہ ملا کر اور جسقدر ممکن ہو شوربا سے مذکورہ خوشبو کرین اور فواکہ مین سے بھی اُسکو کھلانی چاہیے۔

استطلاق بطن جسکو پیٹ جھڑنا کہتے ہین یہ سفوف مفید ہے خلفہ کے مرض کو جسمین غذا بجنسہ دستون کی راہ گر جاتی ہے جسکو خلفہ کا مرض کہنا ہو جاے **اخلاط اُسکے** گلنار اور بلوط سرکہ مین بھگویا ہوا اور بریان کیا ہوا اور سماق اور حب الآس اور قرظ یعنی سینگری ببول کی اور طراثیث من کل واحد دو درہم یعنی سات ماشہ زیرہ اور مازو جنکو پہلے سرکہ مین بھگویا ہوا اور بریان کیا ہوا اور شگوفہ انار شیرین اور ثمرۃ الطرفا یعنی جھاؤ کا پھل اور رامک اور سک اور مصطگی اور ماجھر ہر واحد ایک درہم تخم حماض یعنی چوکا کے بیج اور گوند اور طین ارمنی اور عصارہ لحیۃ التیس اور سنقے کے بیج بریان کیے ہوے اور خرنوب اور حب بلوط ہر واحد ڈیڑھ درہم یعنی سوا پانچ ماشہ۔

جوارش اُس خلفہ کو دور کرتی ہے جو برودت سے عارض ہوا ہو اور ریاح سے پیدا ہوا ہو۔ تخم کرفس اور چرایتہ اور سعد کوفی یعنی ناگرموتھا اور اجوائن اور عود بلسان اور لاذن اور جاوتری ہر واحد پانچ درہم یعنی ایک تولہ ساڑھے پانچ ماشہ الایچی کلان اور سک ہر واحد چار درہم یعنی ایکتولہ دو ماشہ گلسرخ دس درہم یعنی دو تولہ گیارہ ماشہ اشنہ جسکو سجی کہتے ہین اور انیسون ہر واحد تین درہم یعنی ساڑھے دس ماشہ قرفہ سوا پانچ ماشہ اظفار الطیب جسکو نکھ کہتے ہین سوا بارہ ماشہ زعفران سات درہم یعنی دو تولہ اور چار رتی کافور ساڑھے دس ماشہ بیخ اذخر ایکتولہ دو ماشہ قردمانا دو درہم یعنی سات ماشہ فلفل سپید سات ماشہ صندل سپید چار درہم یعنی ایکتولہ دو ماشہ دو تو ساڑھے دس ماشہ دار چینی اور سونٹھ بھی اسیقدر حب الآس سات درہم یعنی دو تولہ چار رتی ان سب کو سیب کے رب مین ملا کر جوارش تیار کرین۔

شراب فاکہہ اسہال کو روکتی ہے اور صفرا کو ہٹا دیتی ہے **اخلاط اُسکے** حماض اترج یعنی چوکا اور زرشک اور ریباس ہر واحد ایک رطل یعنی پونے چھتیس تولہ (زعرور) اور انار دانہ اور سماق ہر واحد تین رطل جسکے ایک سو ایکتولہ تین ماشہ ہوے بہی بیخوش اور سیب اور انار اور امرود ہر واحد چار رطل جسکے ایک سو پینتیس تولہ ہوے پانی برابر اسکے دو روز انکو بھگونا چاہیے پھر جوش اسقدر دین کہ خامی جاتی رہے اور چھان لین اور دوبارہ جوش دین اور شکر اُسپر ڈالین۔

سحج اور قروح امعا یعنی خراش پڑ جانے اور آنتون مین قرحہ پڑ جانے کی دوا۔ ایک دوا ہے جسکو علق کہتے ہین قروح امعا کو فائدہ کرتی ہے **اخلاط اُسکے** اقاقیا پچیس مثقال جسکے نو تولہ ساڑھے چار ماشہ ہوے پوست انار پچھتر مثقال جسکے اٹھائیس تولہ اور چھ ماشہ ہوے مازو پچیس مثقال افیون پچیس مثقال بزر البنج چھپن مثقال یعنی بیس تولہ سات ماشہ ہوے باجرا کٹا ہوا ایک سو ساٹھ مثقال جسکے ساٹھ تولہ ہوے سماق شامی ستر مثقال یعنی پچیس تولہ پانچ ماشہ عصارہ سماق شامی ڈھائی مثقال یعنی سوا گیارہ ماشہ کندر پچیس مثقال جسکے نو تولہ ساڑھے چار ماشہ ہوے سب کو پیسکر یکجا کرین اور شراب سیاہ مین ملا کر تیار کرین پوری مقدار شربت اسکی ساڑھے چار ماشہ کی ہے۔

دوا یہ دوا حکیم ابو قیوس طرسوسی کی طرف منسوب ہے اور یہ مفید ہے ہر ایک مادہ کو جو اندرونی اعضاے زیرین پر ریزش کرتا ہوا اور ہر قسم کا نفخہ اور پھولا پن جو اندرونی اعضا مین ہو اُسکو فائدہ کرتی ہے **اخلاط اُسکے** انیسون اور تخم کرفس ہر واحد دو مثقال یعنی نو ماشہ تخم رازیانہ اور تخم گاجر صحرائی اور تخم دطروسلیون جسکو سیسالیوس کہتے ہین ہر ایک چار مثقال یعنی ڈیڑھ تولہ افیون اور بزر البنج یعنی اجوائن ہر ایک پونے سات ماشہ کوٹ چھان کر پانی مین گوندھ کر تیار کرین اور استعمال کرین۔

اس حقنہ کو جالینوس استعمال کیا کرتا تھا اور یہ حقنہ اسیلوس حکیم کا ہے اور

بہت سے نسخہ ہائے متقدمین کے مطابق ہی **اخلاط اُسکے** عصارۂ انگور خام سوکھا ہوا چھ شقال یعنے دو تولہ تین ماشہ پھٹکری بھی اسیقدر ہینگ آب نارسیدہ اور تانبے کے چھلکے اور چھیلن جلائی ہوئی ہر ایک چھ شقال یعنے سوا دو تولہ سرخ ہرتال تین شقال یعنے ایکتولہ ڈیڑھ ماشہ ہرتال زرد آٹھ شقال یعنے تین تولہ کاغذ سوختہ پندرہ شقال یعنے پانچ تولہ ساڑھے سات ماشہ کوٹ کر شراب حب الآس مین گوندھ کر قرص تیار کرین ہر ایک قرص کا وزن تین خواہ چار شقال کا ہو یعنے ایکتولہ ڈیڑھ ماشہ سے ڈیڑھ تولہ تک۔ اور اس قرص کو شراب آب آمیختہ مین کہ مجموع شراب اور پانی کا وزن دہ قوانوس ہو جو برابر آٹھ تولہ اور ساڑھے دس ماشہ کے ہوا گھولکر حقنہ کرین اور بعض اوقات فقط آب باران مین گھولکر یہ حقنہ کیا جاتا ہے۔

اقراص افغاویہ خوشبو دواؤن سے یہ قرص بنایا جاتا ہے خلفہ کو قائم کرتا ہے اور قروح امعا یعنے آنتون کے قرحہ کو اور اسکا نام اقراص سوورطیسوس ہے یہ ادویہ منجملہ ہے جو بہت بکار آمد ہے اور اسہال مین جسوقت استعمال کی جائے بند کردیتی ہے **اخلاط اُسکے** زعفران اور سنبل ہندی اور انیسون ہر واحد چار شقال یعنے ڈیڑھ تولہ مرکی دو شقال یعنے نو ماشہ صبر ہندی یعنے ہندوستان کا بنا ہوا ایلوا اور عصارہ لحیۃ التیس اور رسوت اور عصارۂ اقاقیا اور افیون اور کتیرا اور فلفل سپید ہر واحد دو شقال یعنے نو ماشہ شراب مین گوندھ کر قرص تیار کرین ہر ایک قرص کا وزن نصف شقال یعنے سوا دو ماشہ کا ہے۔

سفوف جو خراش بلغمی کو مفید ہے کہ بلغم شور سے پیدا ہوا ہو حرف یعنے ہالم بریان کیئے ہوے دس درہم یعنے دو تولہ گیارہ ماشہ تلسی کے بیج سات درہم یعنے دو تولہ اور چار رتی مصطگی پانچ درہم یعنے ایک تولہ ساڑھے پانچ ماشہ تخم کنوچہ اور گل ارمنی ہر واحد دس درہم یعنے دو تولہ گیارہ ماشہ گوند بریان سات درہم یعنے دو تولہ چار رتی تخم گندنا اور نشاستہ بریان ہر واحد پانچ درہم یعنے ایک تولہ ساڑھے پانچ ماشہ مقدار شربت اسکی تین درہم یعنے ساڑھے دس ماشہ کی ہے۔

حقنہ جو بسبب دوا پینے کے خراش پیدا ہوئی ہو لازم ہے کہ روغن گلسرخ اور دم الاخوین کا حقنہ کرین **حقنہ** ابتداء زخم کے واسطے اور صفراوی خراش اور دفع مادہ کو مفید ہے **اخلاط اُسکے** سور چھلکے نکالی ہوئی دس درہم یعنے دو تولہ اور چار رتی بہی دانہ اور بیج نکالے ہوے اور امرود پندرہ درہم ماز وپانچ درہم سب کو پانچ رطل پانی جو برابر آدھ پاؤ دو سیر کے ہوا اور چار اوقیہ آب انار یعنے سوا گیارہ تولہ میخوش انار کا پانی اور انگور خام کا پانی ملاکر جوش دین کہ ایک رطل یعنے پونے چونتیس تولہ باقی رہجاے اور اسمین سے ایک تہائی لے کر گل ارمنی ساڑھے چار ماشہ اسمین ملائین اور گوند بھی اسیقدر اور کاغذ سوختہ اور اقاقیا اور سپیدہ ہر واحد ایک درہم یعنے ساڑھے تین ماشہ داخل کرین۔

صفت دواے قولنج کی جو عجیب ہے کہ جالینوس اسکا استعمال کیا کرتا تھا اس بیمار کے علاج مین جسکو ایلاوس کا خلل ہوتا تھا یعنے اسکے قے کی راہ سے فضلہ براز نکلتا تھا۔ اس دوا کو بقدر ایک باقلا کے جو کہ برابر پونے دو ماشہ کے ہے اسکو دینا چاہیئے جبکہ درد شدید ہو ہمراہ تین خواہ چار قوانوس پانی کے جو برابر چودہ تولہ سات ماشہ اور سات رتی کے خواہ برابر اٹھارہ تولہ اور سوا پانچ ماشہ کے ہے گرم پانی کا ہونا چاہیئے **اخلاط اُسکے** بزر البنج جسکو اجواین کہتے ہین اور فلفل سپید ہر واحد چالیس شقال یعنے پندرہ تولہ افیون بیس شقال جسکے ساڑھے سات تولہ ہوے زعفران دس شقال یعنے پونے چار تولہ سنبل الطیب جسکو بالچھڑ کہتے ہین افربیون عاقرقرحا ہر واحد دو شقال یعنے نو ماشہ کوٹ چھانکر شہد جوش کیے ہوے مین معجون بنائین۔

صفت دواے قولنج کی بنا بر قول جالینوس کے جو کتاب سقراطیس مین جالینوس نے لکھا ہے اور اسکا نام اسوماوس ہے اور یہ دوا امعدہ کی بیماری کے واسطے بھی نافع ہے اور جن لوگون کو آشوب چشم ہو اور درد انکی آنکھ مین زیادہ ہوتا ہو اور رحم کے اقسام درد کو بھی مفید ہے جب ماء العسل مین سداب کو جوش دیکر اسکے ہمراہ یہ دوا کھلائین **اخلاط اُسکے** زعفران سوا چھ ماشہ سنبل الطیب نو ماشہ قسط اور فلفل سپید دار فلفل اور زیرہ ہر واحد نو ماشہ روغن بلسان چار شقال یعنے ڈیڑھ تولہ دارچینی اور پوست بیخ بیروج اور ایک نسخہ مین عصارۂ بیروج بھی دیکھا گیا ہے اور جند بیدستر ہر واحد نو ماشہ تخم دوقو ایک تولہ سوا آٹھ ماشہ سکبینج ایک تولہ ڈیڑھ ماشہ تج ڈیڑھ تولہ کوٹ چھانکر شہد سے معجون درست کرین۔

استرخاے مقعد اور خروج مقعد کا - اسکی ایک دوا جالینوس سے منقول ہے کہ مقعد کے باہر نکل آنے کو فائدہ کرتی ہے **اخلاط اُسکے** یعنی اُس گھانس کا جسکو ریقی کہتے ہین اور مازو اور سپیدہ قلعی اور اقاقیا عصارہ لحیۃ التیس کے چھلکے صنوبر اور کندر اور مرکی ہر واحد ڈیڑھ تولہ جسکو پیسکر سوکھی دوا بنا کو مقعد پر چھڑکین اور پہلے اُسکے مقعد کو شراب مانع وسے دھو ڈالین -

گردہ کی پتھری میرا قول تو یہ ہے کہ جو چیز مثانہ کی پتھری کو ریزہ ریزہ کردے ضرور ہی دوا گردہ کی پتھری کو بھی ٹکڑے ٹکڑے کردیگی اور برعکس اسکے یہ بات ضروری نہین ہے کہ جو دوا گردہ کی پتھری کو ریزہ ریزہ کردے مثانہ کی پتھری کو ٹکڑے کردے گی -

معجون اُسکو فائدہ کرتی ہے جو پتھری کی بیماری مین گرفتار ہوا اور یہ فائدہ اسلیے ہے کہ پتھری کو یہ معجون ریزہ ریزہ کردیتی ہے اور آیندہ پتھری کی پیدایش کو روکتی ہے **اخلاط اُسکے** تج نو ماشہ تخم کرفس ایک تولہ ڈیڑھ ماشہ مرکی چار شقال جسکے ڈیڑھ تولہ ہوے فلفل سپید دو شقال یعنے نو ماشہ کندر تین شقال جسکے ایک تولہ ڈیڑھ ماشہ ہوے حجر شامی کی قسم زرینہ ایک شقال یعنی ساڑھے چار ماشہ تخم گندر اور انیسون ہر واحد دو شقال جسکے نو ماشہ ہوے سیعہ تین شقال یعنے ایک تولہ ڈیڑھ ماشہ بیخ سوسن سوسن اورقی ایک تولہ ڈیڑھ ماشہ تخم خشخاش سپید دو شقال یعنے نو ماشہ سنبل اسیقدر بادام چھلے ہوے اسارون ہر واحد تین شقال یعنے ایک تولہ ڈیڑھ ماشہ تخم سوسن اور سعد جسکو ناگرموتھا کہتے ہین ہر واحد دو شقال یعنے نو ماشہ شہد خالص بقدر کفایت اسمین سے ہر روز کھلائی جاے -

دوسری دوا جسکو ہم جالینوس کہتا ہے مین ایک قوم کو جانتا ہون جسکے گردے مین مرض تھا اور اسی دوا سے اسکا علاج کیا گیا پس اُنکی بیماری جاتی رہی مناسب ہے کہ اس دوا کا استعمال سبعت دنون تک کیا جاے - اور یہ دوا اسکو بھی اچھا کردیتی ہے جسکو پتھری کا مرض ہو اور جسکو قولنج کی بیماری ہو اور مثانہ کے امراض کو دور کردیتی ہے اسکے بنانے کی صورت یہ ہے بندق مقشر اور بادام مقشر اور تخم خیار بستانی مقشر تخم کردیا صاف کیا ہوا ہر واحد تین شقال یعنے ایک تولہ ڈیڑھ ماشہ تخم خوکران اور زعفران تخم خیارزہ ن ہر ایک چھ شقال جسکے سوا دو تولہ ہوے تخم ہنگ سپید تخم کرفس ہر واحد بارہ شقال یعنے ساڑھے چار تولہ شہد سے گوندھ کر قرص تیار کرین اور نصف شقال یعنے سوا دو ماشہ استعمال کرین نیمگرم ماءالعسل کے ہمراہ جو صاف کیا ہو بمقدار تین قوانو جو برابر تیرہ تولہ پانچ ماشہ سات رتی کے ہے اور دوسرے نسخہ مین دیکھا ہے کہ اسمین حرمل چھ شقال بھی پڑتی ہے اور استعمال کرتے ہین -

مثانہ کی پتھری جو کچھ کہ اس مرض کے ادویہ لوگون نے بیان کئے ہین اور جسکی شہادت معتبر ہمکو پہونچی ہے از انجملہ یہ بھی ہے کہ خرگوش کو اگر نرم آنچ سے جلائین جیسے کہ آنچ کا اندازہ ناظر کتاب ہذا اور مقالات کے مطالعہ سے معلوم ہو سکتا ہے اور جلنے کے بعد اسکا جلا ہوا جسد بحفاظت رکھ چھوڑین اور چند روز اسی کو نیمگرم پانی کے ہمراہ تناول کرین پتھری کو توڑ دیگا اور ریزہ ریزہ کر دیگا -

صفتہ دوائی کی جو بچھوؤن کی شرکت سے بنائی جاتی ہے یہ دوا اُس پتھری کو ریزہ ریزہ کرکے گرا دیتی ہے جو دونون گردون مین سے کسی گردہ کی پتھری ہو - اور جو شخص اس دوا کا استعمال کرے آیندہ اپنے بدن مین پتھری کے پیدا ہونے سے سلامت رہتا ہے - یہ دوا اس فعل کو بنظر خاصیت خاص کے کرتی ہے مزاج دوا ہذا کا یہ فعل نہین ہے مراد یہ ہے کہ قاعدہ طبی سے جو مزاج اس دوا کا ہے اُسکی رو سے پتھری کا اخراج یہ دوا نہین کرتی ہے بلکہ ایک خاصیت خدا نے اسمین ایسی دی ہے کہ اسی جہت سے یہ اثر کرتی ہے) زندہ بچھو دس عدد دیکر کے ایک کورے برتن مین اُنکو ڈالین جو پاک صاف ہو اور اسپر گل حکمت کردین پھر ایک مٹی کا برتن تلاش کرین جیسے ماہی توا ہوتا ہے اور اسکے نیچے چوب انگور جلائین کہ وہ توا سرخ ہو جاے - پھر اس گل حکمت کے برتن کو اسی توے کے اندر رکھین اور تمام رات رہنے دین بعد ازان صبح کو نکالین اور جس قدر اسمین راکھ بچھوؤن کی ملے اُسکو بعد سرد ہو جانے راکھ کے بین اور کسی برتن مین راکھ کو اُٹھا رکھین اور ہر وقت علاج کے استعمال کرین دو نون گردون کے درد مین پورے دو قیراط یعنے آٹھ جو برابر ہمراہ اُس شراب کے جسکا نام خندیقون ہے کہ اسکے پینے سے پتھری کے ٹکڑے ہو جاینگے اور پیشاب کے ہمراہ نوک دار کیلون کی شکل پر خارج ہو جاے گی اور یہ فائدہ اسجہت ہوتا ہے کہ بچھو اپنی طبیعت مین ضد مخالف اُس پتھری کے ہے جو گردہ مین پیدا ہوتی ہے جیسے کہ سانپ کا

گوشت جملہ ہوام اور حشرات زہردار کی ضد ہے۔

قرص اُس پتھری کو ریزہ ریزہ کرتا ہے جو مثانہ اور دونون گردون مین پیدا ہوتی ہے۔ تخم گاجر صحرائی اور تخم قثاء ریقی اور انیسون اور مرکی تخم کرفس کوہی اور تخم کرفس بستانی اور وج اور دارچینی اور سنبل ہر واحد ایک جزو سب کو کوٹ چھانکر پانی مین گوندھکر قرص تیار کرین ہر ایک قرص کا وزن ساڑھے تین ماشہ کا ہوگا خواہ ساڑھے چار ماشہ کا۔ خواہ چنے کے برابر گولیان بنائین اور دس گولیان نہار شراب گرم کے ہمراہ تناول کرین

معجون جو پتھری کو ریزہ ریزہ کردیتی ہے سنبل ہندی تین درخمی یعنی ایکتولہ ڈیڑھ ماشہ زنجبیل چار درخمی یعنی ڈیڑھ تولہ دار فلفل ڈیڑھ تولہ تج بارہ قیراط دارچینی ڈیڑھ تولہ جعدہ ڈیڑھ تولہ اسارون ساڑھے تین ماشہ دو تو ساڑھے تین ماشہ زعفران نو ماشہ جند بیدستر ڈیڑھ تولہ شگوفہ اذخر ڈیڑھ تولہ سعو ردیون قسط سات ماشہ فلفل سپید سات ماشہ فطراسالیون سات ماشہ حب بلسان ڈیڑھ تولہ وج ترکی نو ماشہ شہد ملاکر معجون درست کرین اور استعمال کرین۔

تقطیر البول یعنے قطرہ قطرہ پیشاب کا ہونا۔ یہ قرص قطرہ قطرہ پیشاب کے ہونے کو اور ذرب کو فایدہ کرتا ہے **اخلاط اُسکے** جند بیدستر سات ماشہ دونا مروا اور سداب جسکو تتلی کہتے ہین اور بزر البنج یعنے اجوائن اور انیسون ہر ایک ساڑھے تین ماشہ انار دانہ پندرہ عدد سب کو کوٹ کر قرص تیار کرین مقدار شربت ساڑھے تین ماشہ کی ہے اسکو کھاکر کھیرے کے بیج چھلے ہوے اور انڈے کی سپیدی رقیق تناول کرین۔

ضعف انتشار اور شہوت یعنے سہندی مین ضعف آنے کی دوا۔ اس بیماری کو یہ دوا فائدہ کرتی ہے تخم پیاز دو درہم یعنے سات ماشہ تخم جرجیر چار درہم یعنے چودہ ماشہ تخم شہدانج اور بوزیدان اور رتیع اسارون اور اسقیل بریان ہر ایک چھ درہم یعنے پونے دو تولہ شقاقل تین درہم یعنے ساڑھے دس ماشہ کنجد مقشر پانچ درہم جسکے ایکتولہ ساڑھے پانچ ماشہ ہوے تخم اُنجدان اور انار کیو سفید ہر ایک چار درہم جسکے ایکتولہ دو ماشہ ہوے قند چھ درہم جسکے پونے دو تولہ سب کو کوٹ کر ملائین اور سات ماشہ اس سفوف کو ہمراہ طلا جو ایک شراب خاص ہے پانی مین ملاکر پلائین۔

یہ دوا بھی اسی بیماری کو فائدہ کرتی ہے وہ یہ ہے کہ جڑین فارسونج کی جسکو بلبون کہتے ہین اور گاے کا دودھ اور گاے کا گھی بھی تین رطل جو برابر ایک سو ایک تولہ کے ہوا تخم جرجیر اور تخم گندر اور تخم شلجم ہر ایک تین اوقیہ یعنے آٹھ تولہ سوا سات ماشہ ہوے سب دواؤن کو سوکھی سوکھی کوٹین اور پھر دودھ اور گھی کو ملائین مقدار شربت پانچ استار یا دس استار کی ہے جو برابر چھتیس تولہ کے ہے یا بہتر تولہ کے بعد اُسکے کہ دودھ کو جلادین اور گھی فقط باقی رہے اور صاف کرکے اسکو تناول کرین۔

صفت دوسری دوا کی جسکا نام جوارش ہندی ہے باہ کو زیادہ کرتی ہے اور شہوت جماع کو برانگیختہ کرتی ہے زنجبیل دار فلفل دارچینی اور قرفہ جو تج کی عمدہ قسم ہے اور تیزپات اور بالچھڑ اور صینبی بھی اور شیطرج ہندی جسکو چیت لکڑی کہتے ہین اور جوز بوا صندل سرخ بڑی الائچی جاوتری ناگیسر تالیسپتر اور لونگ اور ناگرموتھا اور جوز ہندی اور طباشیر ہر واحد تین اوقیہ جسکے آٹھ تولہ سوا سات ماشہ ہوے مشک اور کافور ہر ایک دس مثقال جسکے تین تولہ نو ماشہ ہوے قند سپید ہموزن سب دواؤن کے دواؤن کو کوٹ چھان کر شہد کف گرفتہ ملاکر معجون تیار کرین مقدار شربت اسکی سات ماشہ ہے۔

صفت دوسری دوا کی جو باہ کو زیادہ کرتی ہے اور بادشاہون کے واسطے پکائی جاتی ہے ماہی سقنقور کی دم ڈیڑھ اوقیہ یعنے چار تولہ اور تین ماشہ پانچ رتی تخم شلجم تخم گندر تخم لفت تخم پیاز سفید شیرین تخم اڈنگن تخم جرجیر ہر واحد ایک اوقیہ یعنے دو تولہ نو ماشہ چھ رتی فلفل سیاہ فلفل سپید دار فلفل ہر واحد پانچ درہم یعنے ایکتولہ ساڑھے پانچ ماشہ بصل الفار جو پیاز دشتی کی ایک قسم ہے چار درہم یعنے ایک تولہ دو ماشہ صنوبر مقشر ڈھائی اوقیہ جسکے سات تولہ تین رتی ہوے عاقرقرحا چار درہم یعنے ایکتولہ دو ماشہ ہوے لسان العصافیر چھ درہم یعنے پونے دو تولہ مغز تخم خشخاش مزینہ جو دیوار و بنین چھوٹ لگا تا ہے چار درہم یعنے ایکتولہ دو ماشہ خصیہ مرغ خانگی ایک اوقیہ جسکے دو تولہ نو ماشہ چھ رتی ہوے ان سب دواؤن کو کوٹ کر گاے کے مسکہ اور شہد مین خوب ملائین اس طرح پر کہ جتنی شہد اور مسکہ مین دوائین مل سکین اسمین سے ایک تہائی مسکہ اور تہائی شہد ہو وہ کسی برتن مین اُٹھا رکھین مقدار شربت پورے

دو ماشہ کی ہے بعد غذا کے اور اس دوا کو کسی شراب شیرین کے ہمراہ کھانی چاہیے۔

صفت روغن کی یہ روغن پیڑو پر ملا جاتا ہے اور اُس مقام پر جو مقابل دونون گردون کے ہے پس شہوت کو جگا دیتا ہے اور اُسمین زیادتی کرتا ہے **اخلاط اُسکے** افربیون اور بیروزہ ہر ایک دو درہم یعنے سات ماشہ جاوشیر ساڑھے تین ماشہ دارفلفل سوا پانچ ماشہ عاقرقرحا ڈھائی درہم جسکے پونے نو ماشہ ہوئے تخم جرجیر جند بید ستر ہر ایک پونے دو ماشہ روغن نرگس دو اوقیہ جسکے چار تولہ دو ماشہ پانچ رتی ہوئے اور موم پونے دو ماشہ خشک دواؤن کو پیس کر موم کو تیل مین پگھلائین اور پسی ہوئی دوائین اسمین چھوڑ کر خوب ملائین اور مالش کرین۔

برد رحم یعنے رحم مین سردی کا پہونچنا ۔ یہ فرزجہ یعنے رکھنے کی دوا اُس رحم کو فائدہ کرتی ہے جسمین سردی پہونچ گئی ہو **اخلاط اُسکے** مرہم دیاخلیون ایک اوقیہ اور مرہم باسلیقون اور بیل کی چربی اور بادام کے درخت کا گوند اور مرغ کی چربی اور بط کی چربی اور بارہ سنگھے کی نلی کا مغز اور بھیڑی کا مسکہ اور گلنے انار اور روغن ناردین ہر واحد ایک اوقیہ یعنے دو تولہ نو ماشہ چھ رتی مرکی صاف کی ہوئی نصف اوقیہ یعنے ایک تولہ چار ماشہ سات رتی زعفران سات ماشہ چربیون کو روغن مین پگھلا کر سب دواؤن کو یکجا کرین اور خوب ملا کر بقدر مناسب کسی کپڑے مین لگا کر بتی بنا کر استعمال کرین۔

صلابت رحم یعنے رحم کا سخت ہو جانا یہ فرزجہ جو رطوبت رحم کے واسطے لکھا گیا ورم صلب رحم کو بھی فایدہ کرتا ہے۔

ساتوان مقالہ درد ہائے مفاصل اور نقرس اور عرق النساء کی دوائین ۔ یہ ضماد وجع مفاصل اور نقرس کو فائدہ کرتا ہے جو غاریقون اور شوکران سے بنایا جاتا ہے اور یہ دوا دوائے منجح اور بکار آمد ہے **اخلاط اُسکے** تخم شوکران ایک قسط یعنے پینتیس تولہ غاریقون ایک قسط یعنے پینتیس تولہ اور بہی ایک قسط یعنے پینتیس تولہ بورہ ایک اوقیہ یعنے دو تولہ نو ماشہ اور چھ رتی موم ایک رطل یعنے پونے چونتیس تولہ اسفنج جوش دیا ہوا ایک رطل یعنے پونے چونتیس تولہ ستق ایک رطل یعنے پونے چونتیس تولہ روغن زیت کہنہ ایک رطل بارہ سنگھے کی نلی کا گودا چار اوقیہ جسکے گیارہ تولہ تین ماشہ ہے بیخ سوسن اور لیقی چار اوقیہ جسکے گیارہ تولہ نو ماشہ ہوئے خشک دواؤن کو کوٹ کر چھلنی مین چھانین اور پگھلنے والی دواؤن کو پگھلائین اتنی دیر تک ہوا مین رہنے دین کہ سرد ہو جائین پھر اسپر سوکھی دوائین ڈال کر خوب ملائین اور اُٹھا رکھین اور بروقت استعمال کرین۔

یہ دوا بھی اس مرض کو فائدہ کرتی ہے سورنجان شیرین بارہ درہم یعنے ساڑھے تین تولہ جنتی سنہری تین درہم جسکے ساڑھے دس ماشہ ہوئے۔ سیاہ مرچ اور زیرہ ہر ایک ایکتولہ دو ماشہ دواؤن کو کوٹ کر پیسین اور ایک خوراک ساڑھے تین ماشہ کی ہے پانی اور شہد کے ساتھ۔

مرہم اس ضعف کو فائدہ کرتا ہے جو دونون پاؤن مین ہوتا ہے **اخلاط اُسکے** اسارون اور ایلوہ اور شیاف مامیثا اور شیطرج اور کشنیز اور انزروت اور مرکی ہر ایک تین درہم یعنے ساڑھے دس ماشہ جند بید ستر چار درہم یعنے ایکتولہ دو ماشہ کوٹ کر پیسین اور طلاء مکی شراب جو خوشبو ہو اُسمین ملا کر پاؤن پر لگائین۔

صفت گولی کی جو فاشرا ڈال کر بنائی جاتی ہے اور یہ دوا بنام ہزارچشان مشہور ہے نقرس کو اور دونون کولون کے درد کو اور مفاصل کے درد کو فائدہ کرتی ہے۔ اس دوا کو جسکا نام فاشرا ہے ایک درہم لین اور سورنجان بیس درہم یعنے پانچ تولہ دس ماشہ زیرہ کرمانی ساڑھے تین ماشہ دارچینی اور صعتر فارسی اور زراوند مدحرج زنجبیل اور برگ کبر اور خاکستر بچہ ہاے سترک ہر واحد ایک درہم سب دواؤن کو کوٹ کر پیسین اور شراب مین ملا کر چھوٹی چھوٹی گولیان بنائین اور سایہ مین خشک کرین ایک خوراک اسکی پونے دو ماشہ کی ہے اس جوشاندہ کے ساتھ جسمین سوئے کو جوش دیا ہو یا نصف درہم گولیان ہمراہ شہد کے پانی کے جو گرم ہو اور اُس مین سوئے کو جوش دیا ہو اس پانی سے تین تولہ اور روغن زیتون ڈیڑھ تولہ ملا کر تناول کرین۔

دوسری گولی کا نسخہ جو ہندی ملا کر بنائی جاتی ہے اور جب نقرس پر اسکا تجربہ کیا گیا تو اُسکی بڑی تعریف کی گئی۔ ہلیلہ سیاہ دستہ برآوردہ دو تولہ گیارہ ماشہ سبیرہ اور آملہ چیت لکڑی زنجبیل دارفلفل نمک ہندی ہر ایک ساڑھے دس ماشہ ایلوہ تیس درہم یعنے پونے نو تولہ صعتر فارسی بیخ کبر اور گل اور مہندی ہر ایک سات ماشہ سورنجان ہموزن سب دواؤن کے ان سب دواؤن کو

کوٹ کر چھانین اور گوگل شراب مین بھگو کر اچھی طرح ملائین پھر سب دوائین ڈال کر چھوٹی چھوٹی گولیان تیار کرین مقدار شربت سات ماشہ کی ہے۔

عرق النسا یہ دوا اس بیماری کو اتنا فائدہ کرتی ہے کہ درد مین سکون بخوبی پیدا کرتی ہے **اخلاط اسکے** زفت دو جز گندھک جسکو آگ کی گرمی نہ پہونچی ہو ایک جز دونون کو پیسکر خوب ملائین اور مقام درد پر اسکو چپڑ دین مگر پہلے بیمار کو حمام مین داخل کرین تاکہ پسینہ اسکے بدن مین نکل آئے اور دوا چپڑنے سے بدن مین چپٹ جائے پھر اس دوا پر ایک کاغذ کا ٹکڑا چپکا دین یہ دوا اُسوقت تک لگی رہے کہ خودبخود چھوٹ کر گر پڑے

نقرس دوائے شوکران جو باب وجع مفاصل مین مذکور ہو چکی اس سے بڑھکے نقرس کے واسطے کوئی دوا نہین ہے۔

آٹھوان مقالہ بالخورہ کی دوا یہ لطوخ یعنی لیپ کرنے کی دوا ہے اور فربیون اور ثافیسا اور دہن الغار ہر ایک نو ماشہ گندھک جسکو آگ کی گرمی نہ پہونچی ہو اور کنگی سیاہ لے یا سپید ہر ایک ساڑھے چار ماشہ ان دواؤن کو یکجا کر کے کوٹے اور چھانے پھر اسمین نو درہم یعنے دو تولہ ساڑھے سات ماشہ موم کو دہن الغار یا زیتون کہنہ یا رینڈی کے تیل مین پگھلا کر سب دوائین ملائے اور بالخورہ کے مقام پر لگائے۔ علاوہ یہ ہے کہ یہ دوا قوی ہے اُس بالخورہ کو بھی دور کر دیتی ہے جو مدت کا ہو اور علاج اُسکا دشوار ہو۔ جالینوس کہتا ہے کہ مین اس دوا مین بعض اوقات بالم ساڑھے چار ماشہ اور سمندر کف ساڑھے چار ماشہ ملا لیتا تھا۔

خضاب سیاہ کرنیوالا بالون کا جالینوس نے کہا ہے کہ اگر کتے کا پیشاب لیکر پانچ دن یا چھ دن اُسکو سڑائین پھر اس سے بالون کو دھوئین سیاہ کر دیگا اور سیاہ بالون کو سفید نہونے دیگا۔

پیمانہ اور وزن کا بیان کناش ساہر سے اُس نے کہا ہے کہ قسط کا وزن روغن زیتون سے اٹھارہ اوقیہ ہے جو برابر پچاس تولہ ساڑھے سات ماشہ کے اور شراب سے اسّی رطل جسکے دو ہزار سات سو تولہ ہوے اور شہد سے ایک سو اسّی رطل جو برابر چھ ہزار چھپّن تولہ کے ہوے۔

جنوش کا وزن زیت سے نو رطل جو برابر تین سو پونے چار تولہ کے ہوے اور شراب سے دس رطل جو برابر تین سو ساڑھے سینتیس تولہ کے ہوے اور شہد سے ساڑھے تیئیس رطل جو برابر سات سو ترانوے تولہ ڈیڑھ ماشہ کے ہے۔

فوسوی روغن زیتون سے نو اوقیہ جو برابر پچیس تولہ تین ماشہ چھ رتی کے ہے اور شراب سے دس اوقیہ جو برابر اٹھائیس تولہ ڈیڑھ ماشہ کے ہے اور شہد سے ساڑھے تیرہ اوقیہ جو برابر سینتیس تولہ گیارہ ماشہ پانچ رتی کے ہے۔

سطرون کبیر زیت سے تین اوقیہ جو برابر آٹھ تولہ سوا پانچ ماشہ کے ہے اور شراب سے تین اوقیہ اور آٹھ غزاجی جو برابر نو تولہ دو رتی کے ہے اور شہد سے ساڑھے چار اوقیہ جو برابر بارہ تولہ سات ماشہ سات رتی کے ہے منجملہ سب کے۔

اکسونافن زیت سے سولہ درخمی جو برابر چھ تولہ کے ہے اور شراب سے دو اوقیہ اور چہارم درخمی جو برابر چھ تولہ پانچ رتی کے ہے اور شہد سے تین اوقیہ اور چہارم اور آٹھوان حصہ اوقیہ کا جو برابر نو تولہ پانچ ماشہ سات رتی کے ہے۔

قواطوس زیت سے بارہ درخمی جو برابر ساڑھے چار تولہ کے ہے اور شراب سے ایک اوقیہ اور نصف درخمی اور ثلث درخمی جو برابر تین تولہ ڈیڑھ ماشہ کے ہے اور شہد سے سوا دو اوقیہ جو برابر چھ تولہ تین ماشہ ساڑھے سات رتی کے ہے۔

سطرون صغیر زیت سے چھ درخمی جو برابر سوا دو تولہ کے ہے اور شراب سے بیس غزاجی جو برابر ایک تولہ ساڑھے پانچ ماشہ کے ہے اور شہد سے نو درخمی جو برابر تین تولہ ساڑھے چار ماشہ کے ہوے۔

بیان وزن اور پیمانہ کا مطابق کناش یوحنا بن سرافیون کے اس حکیم نے کہا ہے کہ اس مجموعہ مین تفصیل اوزان اور پیمانہ کے بیان کرنے سے استغنا ہے اسلیے کہ مین نے ایک پیمانہ اور وزن کو جو میری کتاب مین ہین اُسی حساب سے ذکر کیا جو زبان عربی کی کتابون مین مشہور ہے اور ارباب لغت اُنکو پہچانتے ہین۔ لیکن ایک قوم نے اُن لوگون مین جو میرے نقل اوزان اور پیمانون پر مطلع ہوے مجھ سے درخواست کی کہ انکو اس کتاب مین بھی نقل کر دون تاکہ اس نقل کا ذکر سوائے اس میری کتاب کے اور کتابون مین بھی ہو

قسط کا وزن اُن لوگون کے نزدیک جو زبان یونانی بولتے تھے مشہور ہے

جن میں ناموں یا لفظوں کی اسمیں سب کا اتفاق نہیں ہے ایسے کہ ایک آدمی اس کا جسطرح استعمال کرتا ہے دوسرا اُسکے خلاف کرتا ہے۔ قسط اہل روم کے نزدیک ایک رطل اور پانچ سدس رطل کا ہے پس برابر بیس اوقیہ کے ہوگا جو برابر چھتیس تولہ تین ماشہ کے ہے اور قسط انطالیقی اڈیڑھ رطل کا ہے۔

اور رطل بارہ اوقیہ کا ہوتا ہے جو برابر تینتیس تولہ نو ماشہ کے ہے۔ اور من رومی بیس اوقیہ جو برابر چھپن تولہ تین ماشہ کے ہوگا اور من انطالیقی اور مصری سو اوقیہ کا ہوتا ہے جو برابر چالیس تولہ سوا دو ماشہ کے ہے اور من کے چالیس استار ہوتے ہیں اس حساب سے ایک استار کا وزن بحساب رومی نصف اوقیہ کا ہوا جو ایک تولہ چار ماشہ سات رتی کے برابر ہے اور انطالیقی اور مصری استار کا وزن اکیتویہ سوا پانچ رتی ہے۔ اور رطل بیس استار کا ہے اور ساتھ درہم اور دو دانگ جسکے چار مثقال ہوئے یعنے ڈیڑھ تولہ۔

اور درخمی ایک مثقال یعنے ساڑھے چار ماشہ کی

او ذرق انطالیقی آٹھ جو من کی اور ایک جو من چھ قسط رومی کی ہے جو برابر تین سو ساڑھے سینتیس تولہ کے ہے۔

قوطولی سات اوقیہ کی جسکے انیس تولہ سوا آٹھ ماشہ ہوے۔ مسطرون کبیر تین اوقیہ کی جو برابر ۸ تولہ سوا پانچ ماشہ کے ہے۔ مسطرون صغیر چھ درخمی جسکے سوا دو تولہ ہوے۔

اکسوبافن اٹھارہ درخمی جو برابر پونے سات تولہ کے ہے۔

ثمرالوس ڈیڑھ اوقیہ کا ہے جسکے دو ماشہ پانچ رتی ہوے۔

غرباد ریان چھ ماشہ درہم کے دو دانگ تک اور اس سے کم ہے۔

اونغوس ایک اوقیہ اور ہر ایک انمیں سے سات مثقال ہے وزن ایک اوقیہ۔

نابیہ شہد کا ڈھائی رطل اور روغن کا ڈیڑھ من۔

زنذرق مشہور تین رطل کا ہے۔ قسط شہد کا ڈھائی رطل ہے۔

بامین پانچ استار اور بیس درہم اور چار اولو وا سے ہونا غرض اور نصف ... من کا۔

باقلا سنفا مصر چھ چار ساموناتہ۔

اولولو وا ڈیڑھ دانگ کا۔

کماوخس اسکندرانی تین اُبولوا کا۔

ایک بندقہ ایک درخمی کا۔

جوزا ایک جوزا چودہ ساموناٹ کا۔

صدفہ صغیر سات ساموناتہ کا اور صدفہ کبیر چودہ ساموناٹ کا۔

باقلہ یونانیہ دو ساموناتہ اور دو دانق اور تولین کا۔

سکرجہ سوا چھ استار کا۔

طعقہ شہد کا چار مثقال یعنے بطور ڈیڑھ تولہ کے ہے اور طعقا اور دواؤں کا ایک مثقال اور ایک درہم کا جو آٹھ ماشہ ہوا

میطل ولبہد دو استار کی۔

درخمی چھ ابولات کی اور ہر ایک اولو وا تین قیراط کا اور ہر قیراط چار جو کا ثلث ابولو نو قیراط کا۔

قوانطوس ڈیڑھ اوقیہ کا۔

قوالوسین تین اوقیہ کا۔

آٹھ اولو لوا چوبیس قیراط کا۔

تمام ہوئی کتاب قرابادین کتاب ہمارے قانون سے اور حمد ہے خدا کو اول اور آخر اور ظاہر اور باطن میں اور درود خدا کا اسکے مقرب فرشتوں پر اور تمام انبیاء اور مرسلین خصوصاً ہمارے سید اور آقا محمد جو نبی ہیں ان پر اور انکی سب آل پر نازل ہو۔ مترجم کہتا ہے کہ اوزان مندرجہ بالا کا حساب جہانتک ممکن تھا درست کردیا اور جو ناممکن تھا یعنی اصل کتاب میں تحویل ایک وزن کی دوسرے وزن سے تناقض تھی ہر اسکی تحویل نہیں کی اور بجنسہ وہی الفاظ لکھدیے جو اصل قانون میں تھے اور چونکہ ان اوزان کا استعمال اب ہمارے ملک میں متروک ہے لہذا کچھ ہمکو انکی زیادہ تحقیق اپنی کاربراری کے واسطے بھی ضروری نہ تھی تمام کتاب کے ترجمہ میں جہاں اور ہزاروں طرح کی خرابیاں مترجم کی نادانی اور کم فہمی سے ہوئی ہیں انکو ناظرین معاف کرکے اصلاح کرینگے اسیطرح معاملہ اوزان کا بھی ہے جو بوجہ پابندی اصل کتاب کسی طرح انکی درستی پر مجھے قدرت نہ تھی اور اگر کوئی اور ابنائے جنس کو اسکی اصلاح پر قدرت ہوگی یہ خرابی ترجمہ سے ضرور دور ہوجائے گی جسطرح دیگر اغلاط اور سہو کی درستی کی امید توی تو ہمت مجھے ہے فقط

خاتمہ از طرف مُترجم

خدا کا شکر ہزار زبان سے کرتا ہون اور اُسکے اتمام نعمت پر نازان ہون کہ اُس نے مجھ ایسے نادان اور
کم رتبہ کو اپنے انعام اور اکرام سے اس مرتبہ کو پہونچایا کہ مین نے اعلےٰ درجہ کی کتاب علم طب کو جس کا
نام قانون ہے ایسے زمانہ مین ترجمہ کیا جس زمانہ مین ہمارے علوم کی کساد بازاری کا کچھ
بیان ہی نہین ہوسکتا ہے اور یہ اُسی کا احسان اور فضل ہے کہ عالی دماغ ہنرور
قدردان علم و فیض رسان ارباب علم و کمال رتبہ دان بے ہمتا یعنی
منشی نول کشور مالک مطبع اودھ اخبار نے مجھے اس کتاب کے
ترجمہ پر ایسا مجبور کیا کہ آخر ترجمہ پورا ہو ہی گیا۔ ورنہ مین اور
یہ ترجمہ۔ اور ہزار ہزار شکر خدا کا کہ قبل از آنکہ تمام
مجلدات ترجمہ کرکے چھپ کر شائع ہون فقط جلد اوّل
اور چہارم کے ترجمہ سے مین نے سیکڑون طلبہ
کو اور اطبّا کو مستفید ہوتے دیکھ لیا ہے
اور میری مراد پوری ہوگئی۔ زیادہ تر
مجھ کو خداوند عالم کی شکرگزاری کا یہ
موقع حاصل ہے کہ بفضلہ تعالےٰ
کامل الصناعۃ ابوالعباس مجوسی کا
ترجمہ بھی بخیر و خوبی ختم ہوا اور
اسی مطبع مین چھپ گیا
والحمد للہ رب العالمین
والصلوٰۃ والسلام
علی رسولہ محمد
و اہلبیتہ
الطاہرین

قطعۂ تاریخ طبع سابق کتاب ہٰذا از نتیجۂ فکر رسا آسمان ہمہ مورخ کامل سخنور عدیم المثال منشی بھگوان سہائے صاحب متخلص بہ عاقل ایڈیٹر اخبار الجنت مطبع بکڈپو کلکتہ

از فضل خدا اکنون شد طبع عجب موزون — از بہر خریداران این ترجمۂ بہتر
در بزم سخن سنجان ای عاقل خوش الحان — از فرط ادب برخوان - این ترجمہ بہتر

سنہ ۱۳۱۹ھ

ایضاً

کیا سریع الفہم تازی سے ہوا اُردو مین بیہ — شائقون کے واسطے لفظی برابر ترجمہ
سال ہجری کی جو بحث کرتے ہو عاقل جستجو — صفحۂ دل پر لکھو - ہے کیا ہی بہتر ترجمہ

تاریخ طبع سابق از نتیجۂ طبع والای مولانا محمد حامد علی خان حامد شاہ آبادی افسر صیغۂ تصحیح مطبع ہذا

سنہ ۱۳۲۹ھ

شافیِ مطلق کے فیض عام سے ہی آجکل — خاص لوگون کی زبان پر تذکرہ قانون کا
لائق و فائق مترجم نے عرق ریزی کے ساتھ — خوب اُردو مین کیا ہے تکملہ قانون کا
معالجے یہ ہر سالکانِ جادہ طب کے لیے — ہو گا آسانی سے طے ہر مرحلہ قانون کا
عام فہمون کو بھی آسانی بہت کچھ ہو گئی — اُردو خوانون مین بھی اب ہے مشورہ قانون کا
جو کہ استعداد مین کم ہین خدا کے فضل سے — رات دن رکھین گے وہ بھی مشغلہ قانون کا
اصطلاحین جب تازی کی سمجھتے جو نہ تھے — شوق ہے جنھین وہ اب ہر مسئلہ قانون کا
گیا مترجم نے مسلسل ترجمہ فرما دیا — حشر تک قائم رہے گا سلسلہ قانون کا
بے سر افکار حامد نے لکھا مصراع طبع — چھپ گیا اُردو مین بالکل ترجمہ قانون کا

خاتمۃ الطبع

ہزاران حمد اور سپاس کارساز عالم و درود نامحدود حضرت بہترین نسل آدم صلی اللہ علیہ و آلہ و اصحابہ وسلم کہ یہ کتاب یعنی ترجمۂ قانون جلد پنجم مطبع نامی گرامی مشہور عالم ہزار در علم کی اشاعت مین بے نظیر بلکہ اگر سچ پوچھئے تو ملی ترقی علم و ہنر کے واسطے ملک کی رفاہ کا متکفل نظیر و قطبیر اور مروج مبانی علمیہ مشید فنون عملیہ جسکو مطبع منشی نولکشور کہتے ہین اور جسمین ایسے ایسے تراجم بے بہا چھپتے رہتے ہین اسی مطبع مین حسب ایماے مالک مطبع باہتمام مہتمم مطبع محمد علی صاحب کنتوری خلف الصدق عالیجناب مستطاب مولوی حکیم سید غلام حسنین صاحب کنتوری مترجم کتاب ہذا اس کتاب کی کل مجلدات بعنایت ایزدی ترجمہ بھی ہو چکے اور چھپ کر تمام ہوے - اس ترجمہ کی سلاست بیانی کا آج ہندوستان مین وہ اثر ہوا جس کا اندازہ شہرت ہموزن اسی خیر سگالی قوم کے ہے جس سے نیت بخیر مالک مطبع کی متصف ہے - صدہا برس کا زمانہ قانون کی تصنیف کا گذرا آج تک اسکا ترجمہ بلفظہ کسی زبان مین کیا گیا ہو چنانچہ ابھی تک کوئی ترجمہ مشتہر نہین ہوا - چہ جائکہ زبان اُردو مین - اور ایسی مشکل اور مغلق کتاب کا ترجمہ جسکے درس سے اکابر اطبا اور اعاظم علماء زمانہ کے نامور رہے ہین - خدا کی عنایت سے یہ ترجمہ جو ساعی جمیلہ سے جناب مترجم کے پورا ہوا اور اُس مین ضمیمہ خیر طلبی ملک کی جناب مالک کی ایک بڑی مددگار چیز ہے بلکہ سچ پوچھو تو یہی سبب اشاعت اس ترجمہ کا ہے - آج سیکڑون طلبہ علوم بلکہ اکثر اطبا سے فارسی دان اور بعض کم استعداد عربی خوان سے اس ترجمہ کی حُسن عبارت سے بہرہ اندوز لیاقت علمی ہو رہے ہین - علی الخصوص اسکے فیض سے بہرہ اندوزی کی قوت اسی کو مل رہی ہے جو کبھی کبھی ایک نظر سرسری بھی اس پر ڈالتا ہے - مین زیادہ توصیف اسکی نہین کرتا ہون - بلکہ بجاے توصیف کے ایک تازہ خوشخبری یہ دیتا ہون کہ اشارات کا ترجمہ کامل الصناعۃ کا بھی اسی مترجم علام نے پورا کیا اور کامل طور پر اسی مطبع مین چھپا اور موجود ہے - المختصر یہ جلد پنجم ترجمۂ قانون شیخ الرئیس رحمۃ اللہ کی اس سے پہلے چند بار مطبع نامی گرامی منشی نول کشور واقع لکھنؤ مین طبع ہوئی اور اب حسب اصرار شائقین باتمکین مطبع منشی نول کشور واقع لکھنؤ مین بسرپرستی ارسطو فطرت جالینوس طینت مزیل امراض افلاس دافع عوارض فلاکت دلیر بازو بلند اقبال ستودہ خصال عالی جناب معلے القاب خوش خو منشی بشن نراین صاحب بھارگو مالک مطبع دام اقبالہ بتصحیح تمام و تنقیح مالا کلام بعمدہ حسن وخوبی ہزاران خوش اسلوبی باہتمام سیٹھ کیسری داس سپرنٹنڈنٹ بماہ مئی ۱۹۲۶ء بار دوم چھپی

مکتبہ ندیم بک ہاؤس
میاں چیمبر نمبر ۳، ٹمپل روڈ۔ لاہور فون ۳۶۲۲۶۰۶
۸-ئی مرکز۔ اسلام آباد ---- فون ۲۱۶۳۱۸

قیمت ۴ جلدیں (۶ حصے مکمل) /۱۲۵۰ روپے

ISBN 969-479-000-X